السنن الکبریٰ للبیہقی

مؤلف

امام ابی بکر احمد بن الحسین البیہقی رحمۃ اللہ علیہ

المتوفی ۴۵۸ھ

مترجم

حافظ ثناء اللہ

نظر ثانی

مولانا فضل احمد

جلد ۹

حدیث ۱۷۷۹۶ ـــ ۱۹۷۳۹

مکتبہ رحمانیہ

اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

سُنُن الکُبریٰ بیہقی (مترجم)

وما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا

سُنن الکُبریٰ بیہقی (مترجم)

مؤلف

لامام ابی بکر احمد بن الحسین البیہقی رحمہ اللہ

المتوفی ۴۵۸ ہجری

مترجم

حافظ ثناء اللہ

نظرثانی

مولانا افتخار احمد

جلد یازدہم

حدیث: ۱۷۷۰۱ —— ۱۹۷۲۶

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

فون: 042-37224228-37355743

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جملہ حقوق ملکیت بحق ناشر محفوظ ہیں

MAKTABA E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

نام کتاب: .... السنن الکبریٰ للبیہقی مترجم

مترجم: .... حافظ ثناء اللہ

ناشر: .... مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

مطبع: .... لعل ستار پرنٹرز لاہور

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح واصلاح کے لیے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔ تاہم چونکہ یہ سب کام انسانوں کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لیے پھر بھی غلطی کے رہ جانے کا امکان ہے۔ لہٰذا قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر ایسی کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرما دیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون صدقہ جاریہ ہوگا۔ (ادارہ)

فہرست مضامین

کتاب السیر
سیرتوں کا بیان

- عالم کی پیدائش کا بیان (خلق کی ابتداء کیسے ہوئی؟) ۲۵
- بعثت اور وحی کی ابتدا کا بیان ۳۵
- فرض کی ابتداء نبی ﷺ پر ہوئی۔ پھر لوگوں پر اور جو آپ ﷺ کو تبلیغ رسالت میں اپنی قوم سے تکالیف پہنچیں ان کا اختصار کے ساتھ بیان ۳۸
- ہجرت کی اجازت کا بیان ۴۵
- قتال کرنے کی اجازت کا بیان ۴۹
- مشرکین سے درگزر کے منسوخ ہونے اور ان سے قتال کی نہی کے منسوخ ہونے کا بیان اور حرمت والے مہینوں میں قتال کرنے کی ممانعت کا بیان ۵۳
- ہجرت کی فرضیت کا بیان ۵۷
- مستضعفین کے عذر کے بارے میں حکم کا بیان ۶۰
- جو اپنے گھر سے ہجرت کے لیے نکلے اور اسے راستے میں موت آ جائے ۶۳
- مشرکین کی بستی میں اس آدمی کو ٹھہرنے کی اجازت جس پر فتنہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہو ۶۴
- جو آدمی اس بات کو ناپسند کرے کہ جس زمین سے اس نے ہجرت کی ہے اسی میں اس کو موت آئے اس کا بیان ۷۲
- ہجرت کے بعد اعرابی بننے کے بارے میں کیا بیان ہوا ہے ۷۷
- فتنوں کے زمانے میں اس بارے میں جو رخصت آئی ہے اس کا بیان اور جو اس کے ہم معنی کے بارے میں وارد ہوا ہے ۷۷

جہاد کی فرضیت کی دلیل کا بیان ۷۸
کن پر جہاد کرنا واجب نہیں ۸۲
جس کو جہاد چھوڑنے میں بڑھاپے، بیماری، اپاہج پن یا دائمی مرض کا عذر ہو ۸۷
جو خرچ کرنے کے لیے کچھ نہیں پاتا ۹۱
مقروض آدمی قرض خواہ کی اجازت سے جہاد کرے گا ۹۲
جس آدمی کے مسلمان والدین زندہ ہوں یا ان میں سے ایک زندہ ہو تو وہ ان کی اجازت کے بغیر جہاد نہیں کرے گا ۹۳
جو مسلمان لڑائی میں اپنے باپ کے قتل سے پرہیز کرتا ہے، اگرچہ وہ اس کو قتل بھی کر دے تو کوئی حرج نہیں ہے ۹۶
مزدوری لینے کی کراہیت کا بیان اور بادشاہ کی طرف سے اس میں رخصت کا بیان ۹۸
غازی کو تیار کرنے اور اس کو بھیجنے والے کے اجر کا بیان ۹۹
غزوہ میں اپنی خدمت کے لیے کسی کو اجرت پر رکھنا ۱۰۳
حکمران لشکر کو گھر واپسی سے نہ روکے ۱۰۳
جس پر جہاد فرض نہیں اس کا جہاد پر جانا ۱۰۴
حکمران جن لوگوں سے کسی بھی حال میں نہیں لڑ سکتا ۱۰۷
مشرکین سے مدد حاصل کرنے کا بیان ۱۲۴
جہاد کن مشرکوں سے شروع کیا جائے ۱۲۷
مسلمانوں کی پہرہ داری کی ابتداء کن اطراف سے کی جائے ۱۲۹
سپہ سالار کا دشمن کو روکنے کے لیے اس کے آنے سے پہلے قلعہ، خندق اور دوسری رکاوٹیں تیار کرنا ۱۳۱
امام پر واجب ہے کہ وہ خود لڑائی پر جائے یا لشکروں کو ہر سال روانہ کرے تاکہ مسلمانوں کی بہتر نگہداشت ہو سکے اور ایک پورا سال جہاد بند بھی نہ رہے مگر کسی عذر کی وجہ سے ۱۳۲
سپہ سالار کچھ مسلمانوں کو اپنے ساتھ محاذ پر لے کر جائے گا اور کچھ کو گھروں میں چھوڑے گا جو گھروں کی حفاظت کریں ۱۳۳
لشکر کے معاملات میں حکمران کی ذمہ داری ۱۳۴
دو بھلائیوں میں سے ایک کی امید رکھتے ہوئے خود کو لڑائی کے لیے پیش کرنے والا ۱۳۴

اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وَ اَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَی التَّهْلُكَةِ﴾ [البقرۃ ۱۹۵] ''اور اللہ کے راستے میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں کو ہلاکت میں مت ڈالو!'' کا بیان ۱۴۶
احتیاطی تدابیر اختیار کرنا ۱۴۹
جہاد کے لیے نکلنا اور جس بنیاد پر کہا گیا ہے کہ جہاد فرض کفایہ ہے ۱۵۱

سیرت کے ابواب کا مجموعہ

بتوں کے پجاری مشرکوں کے ساتھ آپ کا طریقہ کار ۱۵۲
اہل کتاب کے ساتھ آپ کا طریقہ کار ۱۵۷
جہاد میں مشرک دشمن کا مال اس کے قاتل کا ہوگا ۱۵۸
غنیمت اس کے لیے ہے جو جنگ میں شامل ہو ۱۵۹
لڑائی والے علاقہ میں لشکر ہو اور ایک گروہ کو دوسرے کسی علاقہ میں روانہ کریں اس گروہ کو یا لشکر کو مال غنیمت حاصل ہو تو کیا کیا جائے ۱۶۲
گھوڑ سوار اور پیدل کا حصہ ۱۶۳
گھوڑوں کی فضیلت کا بیان ۱۶۳
گھوڑے کے دو حصے ہیں ۱۶۵
اگر لڑائی میں عورتیں بچے اور غلام شریک ہوں ۱۶۶
ذمی سے مشرکوں کے خلاف مدد لے کر ان کو تھوڑا سا مال عطیہ دینا ۱۶۸
دشمن کے علاقہ میں مال غنیمت تقسیم کرنا ۱۶۹
لشکر کا کھانے کا انتظام کرنا اور جانوروں کے لیے چارہ حاصل کرنا ۱۸۴
دار الحرب میں طعام کی خرید و فروخت کا حکم ۱۸۵
دار الحرب میں کھانا وغیرہ باقی بچ جائے ۱۸۶
مال غنیمت کے طعام سے تقسیم سے پہلے لینا منع ہے ۱۸۸
امیر کی اجازت کے بغیر مال غنیمت سے اسلحہ وغیرہ لینا ۱۸۹
ضرورت کے وقت مال غنیمت کے استعمال میں رخصت ہے ۱۹۰

- جب امیر کسی قوم پر غلبہ پائے تو وہاں تین دن قیام کرے ۱۹۱
- مغلوب قوم کے بچوں کے ساتھ کیا معاملہ ہو ۱۹۱
- مغلوب کے بالغ مردوں کے ساتھ کیا کیا جائے؟ ۱۹۳
- مشرک قیدیوں کو مثلہ کیے بغیر قتل کرنے کا بیان ۲۰۸
- کافر کو قیدی بنانے کے بعد باندھ کر نشانہ بنانے سے منع کیا گیا ہے ۲۱۴
- مشرکین کو قیدی بنانے کے بعد آگ سے جلانے کی ممانعت ۲۱۴
- قیدی پر غلام کے احکام جاری ہوں گے اگرچہ قید کے بعد اسلام قبول کر بھی لے ۲۱۷
- کس پر غلامی کا اطلاق کیا جائے گا ۲۱۸
- لڑائی سے بھاگنا اور ایک کا دو کے مقابلہ میں ڈٹ جانا ۲۲۴
- جو قتال کے لیے یا اپنی جماعت سے ملنے کی غرض سے مڑے اس کا بیان ۲۲۶
- عورتوں، بچوں کو قصداً قتل کرنے کی ممانعت کا بیان ۲۲۸
- عورتوں، بچوں کا قتل رات کے وقت اور حملے کے موقع پر بغیر کسی ارادہ کے اور رات کے موقع پر قتل کے بارے میں کیا وارد ہوا ہے ۲۳۰
- کعب بن اشرف کے قتل کا بیان ۲۳۷
- جنگجو عورت کو قتل کیا جائے گا ۲۳۹
- درختوں کو کاٹنے اور گھروں کو جلانے کا بیان ۲۴۴
- جس نے درخت کاٹنے اور جلانے سے ہاتھ کو روک لیا جب قوی امکان ہو کہ یہ دار اسلام یا ذمی لوگوں کے پاس رہیں گے ۲۴۸
- جاندار چیز کو صرف کھانے کی غرض سے شکار کیا جاسکتا ہے ۲۵۰
- حالت قتال میں چوپائے کو ذبح کرنے کی رخصت ۲۵۳
- قیدی کو باندھا جائے ۲۵۶
- جو لڑائی میں حصہ نہ لے اسے قتل نہیں کرنا چاہیے جیسے پادری یا کوئی بوڑھا وغیرہ ۲۵۹
- جس نے لڑائی نہ کرنے والے کے قتل کو جائز خیال کیا اگرچہ وہ کسی دوسرے کام میں ہی مشغول کیوں نہ ہو ۲۶۳
- غلام کی پناہ کا بیان ۲۶۸

⊛ عورت کی پناہ کا حکم ۲۶۹

⊛ پناہ کیسے دی جائے؟ ۲۷۳

⊛ قلعے والوں کا امام یا غیر امام کے حکم پر اترنا جب کہ اسے امن دیا جائے ۲۷۵

⊛ حربی کافر جو مسلمان کو قتل کرنے کے بعد اسلام قبول کر لے اس پر قصاص نہیں ہے ۲۷۷

⊛ دشمن کے علاقہ میں کئی افراد یا اکیلے آدمی کا غزوہ کے لیے جانا اس بات سے استدلال کرتے ہوئے کہ جماعت سے پہلے کسی کا چلے جانا اگرچہ قتل کا غالب امکان ہی کیوں نہ ہو ۲۸۲

⊛ قتال میں موجود شخص مال غنیمت سے چوری کر لے ۲۸۵

⊛ خیانت کا کم یا زیادہ مال حرام ہے ۲۸۶

⊛ مال غنیمت میں خیانت کرنے والے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے۔ اس کا سامان نہ جلایا جائے اور بعض کا گمان ہے کہ اس کا سامان جلایا جائے گا ۲۹۰

⊛ لڑائی کی زمین میں حدود قائم کرنے کا بیان ۲۹۳

⊛ جس کا گمان ہے کہ دار الحرب میں حد نافذ نہ کی جائے بلکہ واپس آ کر حدود نافذ کرو ۲۹۴

⊛ دار حرب میں ایک درہم کی دو درہم کے عوض خرید و فروخت کا بیان ۲۹۹

⊛ جن مشرکین کو دعوت پہنچ چکی ہو ان کو مہلت کے لیے دعوت دینا اور جن تک دعوت نہ پہنچی ہو ان کو دعوت دینا لازم ہے ۳۰۰

⊛ جس کو دعوت پہنچ چکی ہو اس کو دعوت نہ بھی دی جائے تو جائز ہے ۳۰۲

⊛ رات کے وقت حملہ میں احتیاط برتنی چاہیے کہیں لاعلمی کی بنا پر مسلمان نہ مارے جائیں ۳۰۳

⊛ دشمن کی زمین کی طرف قرآن لے کر سفر کرنے کی ممانعت ۳۰۳

⊛ دشمن کے علاقہ میں ہتھیار اٹھا کر لے جانے کا بیان ۳۰۴

⊛ جو مشرکین مسلمانوں کے مال پر قبضہ کر لیں اس کے حصول کے بعد کیا حکم ہے ۳۰۵

⊛ جس نے تقسیم سے پہلے موجود چیز اور تقسیم کے بعد کے درمیان فرق کیا ہے اور وہ چیز جو دشمن سے خریدی گئی ہو ۳۰۹

⊛ جس نے کسی چیز پر اسلام قبول کیا وہ اس کی ہے ۳۱۲

⊛ حربی کافر امان میں داخل ہو جائے اور اس کا مال دار الحرب میں ہو پھر وہ دار الحرب میں مسلمان ہو جائے ۳۱۲

⊛ جب مشرک قید ہونے سے پہلے اسلام قبول کر لے تو امام کے ذمہ کیا ہے یا ایسے کلام کریں جو اسلام کے اقرار کے مشابہ

ہو یا کسی اور کے ۳۱۷
⊛ فتح مکہ کا بیان جس کی اللہ رب العزت نے حفاظت فرمائی ۳۲۳
⊛ گھر اور زمین جاہلیت میں تقسیم کی گئی پھر اسی پر لوگ مسلمان ہو گئے ۳۳۶
⊛ مشرکین کو لینے والا مال چھوڑ دینا ۳۳۷
⊛ کوئی مسلمان میدانِ جنگ میں تقسیم سے پہلے لونڈی سے صحبت کرلے ۳۴۰
⊛ عورت جو اپنے خاوند کے ساتھ قیدی بنائی جائے ۳۴۱
⊛ دارالحرب سے نکلنے سے پہلے لونڈیوں سے ہم بستری کرنے کا حکم ۳۴۳
⊛ لڑائی کے علاقہ میں قیدیوں اور دوسری چیزوں کی بیع کرنا ۳۴۵
⊛ عورت اور اس کے بچے کے درمیان تفریق کرنے کا بیان ۳۴۶
⊛ دو بھائیوں کے درمیان بیع میں تفریق نہ کرنے کا بیان ۳۴۹
⊛ وہ وقت جس میں تفریق کرنا جائز ہے ۳۵۲
⊛ مشرک کو قیدی فروخت کرنے کا بیان ۳۵۳
⊛ بچے والدین کے تابع ہوتے ہیں جب صاف بات کرنے لگیں ۳۵۶
⊛ قیدی کو آزاد کرنے کے بعد وارث نہ بنایا جائے گا یہاں تک کہ مسلمانوں میں اس کے نسب کی دلیل مل جائے ۳۵۷
⊛ مقابلہ کی دعوت دینے کا بیان ۳۵۸
⊛ سروں کو منتقل کرنے کا بیان ۳۶۳
⊛ مشرک مردار کو نہ خریدا جائے ۳۶۶
⊛ صلح کا بیان ۳۶۷
⊛ سواد والوں پر کتنی مقدار میں جزیہ (خراج) مقرر کیا گیا ۳۷۴
⊛ جس کا خیال ہے کہ غنیمت والی زمین کو تقسیم کیا جائے اور جس کا یہ خیال نہیں ہے ۳۷۷
⊛ ایسی زمین جو بذریعہ صلح حاصل ہو اس کی سواریاں وہاں کے لوگوں کی اور ان سے خراج وصول کیا جائے گا مسلمان ان سے کرائے پر وصول کر سکتے ہیں ۳۸۳
⊛ جس نے جزیہ والی زمین کو خریدنا ناپسند کیا ہے ۳۸۵
⊛ جس شخص نے جزیہ والی زمین کو خریدنے کی رخصت دی ہے ۳۸۶

- صلح کرنے والے کا اسلام قبول کرنے کی وجہ سے جزیہ ختم ہو جاتا ہے ۳۸۸
- لڑائی کے ذریعہ حاصل کی گئی زمین جب حصہ داروں کی رضامندی سے مسلمانوں کے لیے وقف کر دی جائے تو اس کو فروخت کرنا درست نہیں ہے اور جس کے قبضہ میں ہو وہ مسلمان ہو جائے تو جزیہ ختم ہوگا ۳۸۸
- قیدی سے وعدہ لیا جائے کہ وہ بھاگے گا نہیں ۳۹۱
- ایسا قیدی جس کو امان دی گئی ہو اس کے لیے مناسب نہیں کہ وہ ان کو مالوں اور جانوں کے بارے میں دھوکہ دے ۳۹۴
- مشرک قیدی سے مشرکین کے خلاف مدد حاصل کرنے کا بیان ۳۹۵
- قیدی کے عوض فدیہ لینا یا اس کو اپنی قید میں واپس لانا ۳۹۷
- قیدی کے لیے جائز نہیں یا جس شخص کو قتل یا لڑائی کی صف میں لایا جائے کہ وہ اپنے مال میں تصرف کرے ۳۹۹
- قیدی کی نماز کا حکم جب اسے قتل کرنے کیلئے لایا جائے ۴۰۰
- ایسا مسلم انسان جو مسلمانوں کے راز مشرکین کو بتاتا ہے ۴۰۲
- لڑائی کرنے والوں کے جاسوس کا حکم ۴۰۵
- قیدی سے مشرکین کے بارے میں معلومات حاصل کرنا ۴۰۶
- مسلمانوں کا جاسوس بھیجنے کا بیان ۴۰۷
- اللہ کے راستہ میں پہرے کی فضیلت کا بیان ۴۰۹
- پہرہ دار کی نماز کا بیان ۴۱۲
- جو غزوے کا ارادہ کرے پھر اشارہ کسی دوسری جانب کا دے ۴۱۳
- سفر کے لیے جمعرات کے دن نکلنے کا بیان ۴۱۷
- صبح کے وقت سفر کا آغاز کرنے کا بیان ۴۱۷
- کن کو لشکر کے ساتھ ملنے کا حکم دیا جائے گا ۴۱۸
- دشمن سے ملنے کی تمنا نہیں کرنی چاہیے اور لڑائی کے وقت کیا کہے ۴۱۹
- لڑائی کے لیے کونسا وقت مناسب ہے ۴۲۱
- لڑائی کے وقت خاموشی اختیار کرنے کا بیان ۴۲۱
- لڑائی کے وقت نعرہ تکبیر لگانا ۴۲۲

۞ لڑائی کے وقت اشعار پڑھنے کی اجازت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۲۳

۞ لڑائی کے وقت صف بنانے کا بیان ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۲۶

۞ لڑائی کے وقت تلوار سونتنے کا بیان ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۲۷

۞ سخت لڑائی کے وقت پیدل چلنے کے بارہ میں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۲۷

۞ لڑائی کے وقت تکبیر کا اظہار کرنے کا بیان ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۲۸

۞ ظالم بادشاہوں کے خلاف جہاد کرنے کا بیان ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۲۸

۞ لشکر اور سرایا میں کونسا بہتر ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۲۹

۞ جہاد فی سبیل اللہ کی فضیلت کا بیان ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۳۰

۞ اللہ کے راستہ میں تیر پھینکنے کی فضیلت کا بیان ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۴۳

۞ اللہ کے راستے میں پیدل چلنے کا بیان ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۴۵

۞ اللہ کے راستے میں شہادت کی فضیلت کا بیان ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۴۶

۞ شہید کی سفارش قبول کیے جانے کا بیان ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۵۱

۞ اللہ کے راستہ میں زخمی ہونے والے کی فضیلت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۵۱

۞ کافر کو قتل کرنے والے کی فضیلت کا بیان ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۵۲

۞ ایک شخص دوسرے کو قتل کرتا ہے لیکن دونوں جنت میں داخل ہوں گے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۵۳

۞ اللہ کے راستہ میں مر جانے کی فضیلت کا بیان ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۵۴

۞ اجنبی تیر سے ہلاک ہونے والے کا بیان ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۵۷

۞ جو اسلام قبول کرنے کے بعد اسی جگہ شہید کر دیا جائے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۵۸

۞ لڑائی کرنے والے کی نیت کا بیان تاکہ اللہ کے راستے میں ہونا معلوم ہو سکے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۵۹

۞ وہ سریہ جو غزوہ کرتا ہے لیکن غنیمت نہیں حاصل کر پاتا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۶۴

۞ شہادت کی تمنا اور سوال کرنے کا بیان ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۶۵

۞ بہادری اور بزدلی کا بیان ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۶۷

۞ اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے کی فضیلت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۶۸

۞ اللہ کے راستے میں ذکر کی فضیلت کا بیان ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۷۳

- اللہ کے راستے میں روزہ رکھنے کی فضیلت کا بیان ۴۷۳
- غزوہ کرنے والے سے محبت اور الوداع کہنے کا بیان ۴۷۴
- مجاہدین کی عورتوں کی حرمت کا بیان ۴۷۵
- ممانعت کے بعد لوٹنے کے بارے میں اجازت لینے کا بیان ۴۷۶
- رات کے وقت گھر لوٹنے کی کراہت اور اجازت کا بیان ۴۷۷
- خوشخبری دینے والے کو عطیہ دینے کا بیان ۴۷۸
- غازیوں کے استقبال کا بیان ۴۷۹
- سفر سے واپسی پر نماز ادا کرنے کا بیان ۴۸۰
- یہود سے لڑائی کا بیان ۴۸۰
- یہود و روم سے قتال کی فضیلت کا بیان ۴۸۰
- ترک اور بالوں کے جوتے پہننے والوں سے جہاد کا بیان ۴۸۱
- ترک اور حبشیوں کو لڑائی کے لیے نہ ابھارو ۴۸۳
- ہند کی لڑائی کا بیان ۴۸۳
- دین اسلام دوسرے ادیان پر غالب آئے گا ۴۸۴

كِتَابُ الْجِزْيَةِ
جزیہ کی کتاب

- بتوں کے پجاریوں سے جزیہ نہ لیا جائے گا ۵۰۱
- اہل کتاب کے جن لوگوں سے جزیہ لیا جائے گا وہ یہود و نصاریٰ ہیں ۵۰۶
- نزول قرآن سے پہلے جو اہل کتاب سے جا ملا ۵۱۱
- عرب و عجم سے جزیہ وصول کیا جائے گا ۵۱۴
- جس کا گمان ہے کہ صرف عجمی لوگوں سے جزیہ لیا جائے گا ۵۱۶
- نزول قرآن سے پہلے جو کتب اللہ نے نازل کیں ان کا تذکرہ ۵۱۶
- مجوسی اہل کتاب میں سے ہیں ان سے جزیہ لیا جائے گا ۵۱۷

- عورتوں کے نکاح اور ان کے ذبائح میں فرق ہے جن سے جزیہ وصول کیا جاتا ہے ۵۲۵
- جزیہ کتنا لیا جائے ۵۲۶
- صلح کے ذریعے ایک دینار سے زیادہ وصول کرنا ۵۳۲
- صلح میں ضیافت کا بیان ۵۳۳
- تین دن کی ضیافت کا بیان ۵۳۶
- مہمان کی ضیافت کا بیان ۵۳۷
- جزیہ کس سے وصول نہ کیا جائے گا ۵۴۰
- ذمی اسلام قبول کرلے تو جزیہ ختم۔ اس کے مال سے عشر بھی وصول نہ کیا جائے گا جب تجارت کی وجہ سے مختلف ہوجائے ۵۴۱

وہ تمام شرائط جن کی بنا پر امام جزیہ وصول کرتا ہے اور کس کی بنا پر وعدہ توڑ دیا جاتا ہے

- ان پر شرط ہوگی کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے وہ بات ذکر کریں جو ان کے شایان شان ہو ۵۴۳
- ان پر شرط لاگو کریں اگر کسی نے مسلمہ عورت سے زنا یا نکاح کیا یا کسی مسلمان پر ڈاکہ ڈالا یا کسی مسلمان کو دین کے بارے آزمائش میں ڈالا یا مسلمانوں کے خلاف دشمنوں کی مدد کی تو عہد ختم ۵۴۴
- ان پر شرط رکھی کہ وہ مسلمانوں کے شہروں میں عبادت خانہ، نمازوں کے اجتماع، ناقوس کی آواز، شراب اور خنزیر کو داخل نہیں کریں گے ۵۴۸
- یہودیوں اور عیسائیوں کے معبد خانے گرائے نہ جائیں گے ۵۴۸
- امام کو جزیہ کے بارے میں تحریر کرلینا چاہیے ۵۴۹
- غیر مسلم پر شرط لگائیں کہ وہ اپنی حالت مسلمانوں سے مختلف رکھیں ۵۵۱
- ذمی مسلمانوں کے راستوں اور بازاروں میں مجلس قائم نہ کریں ۵۵۳
- ذمی بغیر اجازت مسجد میں داخل نہ ہو ۵۵۴
- مسلمان ذمی لوگوں کے پھل اور مال بغیر اجازت کے نہ لیں جب وہ اپنا جزیہ ادا کردیں اور ان پر ظلم اور قتل کی شدت کا بیان ۵۵۵

- جزیہ کی وصولی میں سختی سے ممانعت کا بیان ۵۵۸
- جزیہ میں شراب، خنزیر وصول نہ کیے جائیں ۵۵۹
- ذمی لوگوں کے لیے وصیت کا بیان ۵۶۰
- تمام مشرک مسجد حرام کے قریب نہ آئیں ۵۶۱
- ارض حجاز میں مشرک کے نہ رہنے کا بیان ۵۶۳
- ارضِ حجاز اور جزیرہ العرب کی تفسیر کا بیان ۵۶۷
- ذمی انسان حجاز سے گذرتے ہوئے تین دن سے زیادہ قیام نہ کرے ۵۷۰
- ذمی جب کسی دوسرے شہر سے تجارت کرے اور حربی کافر جب پناہ لے کر اسلامی ملک میں داخل ہو تو ان سے کیا لیا جائے ۵۷۰
- سال میں صرف ایک مرتبہ عشر وصول کیا جائے گا یہ کہ صلح زیادہ پر ہو ۵۷۴
- قاصد کو قتل نہ کیا جائے ۵۷۵
- حربی کافر جب حرم میں پناہ لے وہ اس شخص کی مانند ہے جس پر حد واجب ہو ۵۷۶
- مشرکین کے امام کو ہدیہ دینے کا بیان ۵۷۹
- عرب کے عیسائیوں پر دوگنا صدقہ کیے جانے کے بارہ میں ۵۸۲
- بنوتغلب کے عیسائیوں کے ذبح کا بیان ۵۸۴
- بنوتغلب کے تجارتی مال سے عشر لینے کا بیان ۵۸۶
- مسلمانوں کے لیے نظر پر صلح کرنے کا بیان ۵۸۷
- صلح کی مدت کا بیان ۵۹۷
- سورہ فتح کے نزول اور آپ کا حدیبیہ سے واپس آنے کا بیان ۵۹۸
- رسول اللہ ﷺ کے بعد خلیفہ کا صلح کرنا جب مسلمانوں پر کوئی مصیبت نازل ہو ۶۰۲
- بغیر کوئی مدت مقرر کیے صلح کرنے کا بیان ۶۰۳
- جو لڑائی پر طاقت رکھتا ہو اس سے صلح کا بیان ۶۰۴
- مسلمان جنگ بندی کے لیے کچھ دیں اس میں خیر نہیں ہے ۶۰۶
- فدیہ دینے کی رخصت اور اس طرح کی ضرورت کا بیان ۶۰۹

- مسلم خلیفہ مشرک جو مسلم ہو کر آ جائے تو اسے صلح کی بنا پر واپس کر سکتا ہے ۶۱۰
- جس وجہ سے صلح توڑنا جائز ہے وہ یہ ہے کہ عورتوں کو واپس نہ کیا جائے گا اگرچہ وہ صلح کے اندر داخل ہی کیوں نہ ہو ۶۱۵
- صلح والوں کا کوئی غلام مسلمان ہو کر آ جائے اس کا بیان ۶۱۷
- جن لوگوں سے لڑائی ہے ان کا غلام مسلمان ہو کر آ جائے تو اس کا بیان ۶۱۸
- جو غلام دار حرب سے بھاگ کر اسلام قبول کرے اس کا حکم ۶۲۰
- وعدہ پورا کرنے کا حکم جب وہ جائز ہو اور عہد کو توڑنے کی سختی کا بیان، اللہ کا فرمان ہے: ﴿یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ﴾ [المائدہ ۱] اے ایمان والو! اپنے وعدہ کو پورا کرو ۶۲۰
- معصیت والے وعدے پورے نہ کیے جائیں گے ۶۲۳
- مکمل عہد یا بعض حصہ ختم کرنا ۶۲۴
- ذمی لوگوں کے معبد خانے میں داخل ہونے اور ان کے تہواروں کی مشابہت اختیار کرنے کی کراہت کا بیان ۶۳۰

كِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ

شکار اور ذبح کا بیان

- اگر شکاری سکھایا ہوا جانور شکار کے بعد نہ کھائے تو اس کے کھانے کا بیان ۶۳۳
- سکھایا ہوا کتا اگر شکار کو قتل کر بھی دے تو اسے کھایا جا سکتا ہے ۶۳۵
- سکھائے ہوئے باز کے شکار کا حکم جب وہ اس سے کھا لے ۶۴۰
- جانور کو شکار پر چھوڑتے ہوئے بسم اللہ پڑھنا ۶۴۱
- جس شخص کا ذبیحہ حلال ہے اگر وہ بسم اللہ کو ترک کر دے ۶۴۲
- آیت ﴿وَلَا تَاْکُلُوْا مِمَّا لَمْ یُذْکَرِ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ﴾ کا سبب نزول ۶۴۵
- جب شکار آپ سے گم ہو جائے پھر تم مرا ہوا پا لو ۶۴۵
- ایسا شخص جو اپنے شکار کو زندہ پا لے ۶۵۳
- جب شکار کو نہ سکھایا ہوا کتا قتل کرے ۶۵۳
- مسلمان جب سدھائے ہوئے کتے کو شکار پر چھوڑے تو اس کے ساتھ کسی مسلمان کے کتے مل جائیں جس نے چھوڑا

نہیں ہے ۶۵۴
⊛ جس شخص نے شکار کو تیر یا کوڑا مارا یا کتا چھوڑا تو شکار کی پشت، سر، پیٹ یا اسے دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ۶۵۵
⊛ جو گوشت زندہ سے کاٹا جائے مردار ہے ۶۵۶
⊛ مجوس کے شکار کا بیان ۶۵۶
⊛ جو تیر اور اسلحہ سے ذبح کرنے پر ہی قادر ہو ۶۵۷
⊛ کس چیز سے ذبح کیا جائے ۶۶۰
⊛ شکار کیے جانے کے بعد وہ زمین پر گر جائے ۶۶۲
⊛ شکار کیے جانے کے بعد اگر پہاڑ سے گر کر یا پانی میں گرنے کے بعد ہلاک ہو جائے تو اس کا بیان ۶۶۳
⊛ شکار پتھر یا بندوق سے کیا جائے ۶۶۳
⊛ نیزہ کی چوڑائی والے حصے سے شکار کیے جانے کا حکم ۶۶۶
⊛ آیت تحریم ﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ ......﴾ [المائدة ۳] کا بیان ۶۶۶
⊛ جو غیر اللہ کے لیے ذبح کیا گیا ۶۶۷
⊛ ایسا جانور جس کو مارنے کا ارادہ ہو پھر ذبح کر دیا جائے ۶۶۸
⊛ مچھلیوں اور سمندر کے مردار کا حکم ۶۷۰
⊛ ایسی مچھلی جسے یہودی، عیسائی، مجوسی یا بتوں کا پجاری شکار کرے ۶۷۶
⊛ جسے سمندر باہر پھینک دے اور ایسی مچھلی جو پانی کے اوپر تیر آئے ۶۷۷
⊛ جس شخص نے پانی کے اوپر تیر آنے والی مچھلی کے کھانے کو مکروہ جانا ہے ۶۸۲
⊛ ٹڈی کھانے کا حکم ۶۸۳
⊛ مینڈک کا حکم ۶۸۸

كِتَابُ الْأُضْحِيَةِ

قربانیوں کا بیان

⊛ قربانی سنت ہے اس کے لازم کو ہم پسند اور ترک کو مکروہ خیال کرتے ہیں ۶۹۵
⊛ جو شخص قربانی کا ارادہ کرے وہ اپنے بال ناخن ذی الحج کا چاند دیکھنے کے بعد قربانی کرنے تک نہ کاٹے ۷۰۲

- کسی انسان کا اپنے اور گھر والوں کی طرف سے قربانی کرنا ۴۰۴ے
- بھیڑ کا جزعہ کفایت کر جائے گا لیکن بکری، اونٹ اور گائے کا دو دانت والا کفایت کرے گا ۴۰۸ے
- افضل قربانی کا بیان ۴۱۵ے
- بکری کی قربانی کرنا مستحب ہے ۴۱۶ے
- ایسے جانور جن کی قربانی کرنا ممنوع ہے ۴۱۹ے
- چھوٹے کان والے کا حکم ۴۲۵ے
- قربانی کرنے کے وقت کا بیان ۴۲۵ے
- امام عیدگاہ یا اپنے گھر قربانی کر سکتا ہے ۴۳۰ے
- حلق اور لبہ کے درمیان سے ذبح کرنا ۴۳۱ے
- بکری، گائے، گھوڑا، پرندہ کو ذبح کیا جائے اور اونٹ کو نحر کیا جائے گا ۴۳۲ے
- مذبوح جانور کو نحر اور نحر والے جانور کو ذبح کرنے کے جواز کا بیان ۴۳۳ے
- ذبح کرتے وقت چھری حرام مغز تک لے جانے کی کراہت کا بیان ۴۳۴ے
- لوہے یا ایسی چیز جو جانور کو تکلیف نہ دے اور چھری کو تیز کر لینا تاکہ جانور راحت حاصل کریں ۴۳۶ے
- ایسی چیز جو خون بہائے اور رگیں کاٹ دے اس سے ذبح کیا جا سکتا ہے لیکن ناخن اور دانت سے ذبح نہ کیا جائے ۴۳۸ے
- اہل کتاب کے کھانے ۴۴۱ے
- اگر یہ حربی ہوں تو پھر ان کے کھانے کا حکم ۴۴۲ے
- عورت، بچے اور اہل کتاب کے ذبیحہ کا بیان ۴۴۳ے
- مرد کے لیے مستحب ہے کہ وہ اپنی قربانی کا کسی کو والی بنا دے یا خود حاضر ہو ۴۴۴ے
- مالک کے علاوہ دوسرا بھی قربانی کر سکتا ہے ۴۴۵ے
- عرب کے عیسائیوں کے ذبیحہ کا بیان ۴۴۷ے
- مجوسیوں کے ذبیحہ کا بیان ۴۴۸ے
- ذبیحہ کو قبلہ کی طرف منہ کر کے لٹانا ۴۴۹ے
- ذبیحہ پر تکبیر پڑھنا ۴۴۹ے

- جانور ذبح کرتے وقت رسول اللہ پر درود پڑھنا ۷۵۰
- قربانی کرنے والا یہ کہے کہ اے اللہ! تیری عطا اور تیرے راستہ میں ہے، مجھ سے قبول فرما اور جو دوسروں کی جانب سے ذبح کرے تو کہے: اے اللہ فلاں کی طرف سے قبول فرمالے ۷۵۲
- قربانی کرنے کے بعد سر کے بال مونڈنے کا بیان ۷۵۶
- کوئی شخص قربانی کی بکری خرید کر اس کو اچھی بری تبدیل نہ کرے ۷۵۷
- ایسا شخص جو صحت مند قربانی خریدتا ہے پھر قربان گاہ تک پہنچنے کے وقت اس میں عیب پیدا ہو جاتا ہے ۷۵۸
- ایسا شخص جو قربانی خریدے پھر قربانی کا جانور مر جائے یا چوری ہو جائے یا گم ہو جائے تو وہ کیا کرے ۷۵۹
- منیٰ کے دنوں میں رات کے وقت قربانی کرنے کا بیان ۷۶۰
- تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے کی ممانعت کا بیان ۷۶۱
- قربانیوں کے گوشت کھانے کھلانے اور ذخیرہ کرنے کی رخصت کا بیان ۷۶۲
- بھوکے کو کھلانا، إِطْعَامُ الْقَانِعِ وَالْمُعْتَرِّ کی تفسیر ۷۷۰
- قربانی کے جانور سے کوئی چیز فروخت نہ کرے اور نہ ہی قصاب کو اس سے مزدوری دے ۷۷۲
- ہدی اور قربانی میں اشتراک کا بیان ۷۷۳
- سفر میں قربانی کا بیان ۷۷۴
- منیٰ کے ایام اور قربانی کے دن جانور ذبح کرنا جائز ہے کیونکہ یہ تمام قربانی کے دن ہیں ۷۷۵
- جس شخص کا گمان ہے کہ قربانی کے دن صرف تین ہیں ۷۷۸
- جو قربانی کو ذی الحج کے آخر تک مؤخر کرنا چاہے کر سکتا ہے ۷۷۸

عقیقہ کے ابواب کا مجموعہ

- عقیقہ سنت ہے ۷۸۰
- عقیقہ کرنا اختیاری چیز ہے واجب اور لازم نہیں ۷۸۳
- بچی اور بچے کی جانب سے کتنا عقیقہ کیا جائے ۷۸۵
- جس شخص نے بچے کی جانب سے عقیقہ میں ایک بکری ذبح کرنے پر اکتفا کیا ہے ۷۸۷
- عقیقہ کے جانور کی ہڈی نہ توڑی جائے گھر والے کھائیں، صدقہ کریں اور تحفہ میں دیں ۷۸۸

- بچے کو عقیقہ کے جانور کا خون نہ لگایا جائے ۷۸۹
- عقیقہ، سر مونڈنے اور نام رکھنے کا وقت ۷۹۱
- سر کے بالوں کے وزن کے مطابق چاندی صدقہ کی جائے اور عقیقہ کے جانور کی اگلی ٹانگ ہدیہ میں دی جائے ۷۹۲
- قزع یعنی سر کا بعض حصہ مونڈ دیا جائے اور بعض چھوڑ دیا جائے سے ممانعت کا بیان ۷۹۳
- ولادت کے وقت بچے کے کان میں اذان کہنے کا بیان ۷۹۵
- ولادت کے وقت ہی بچے کا نام رکھنے کے بارہ میں اور جو اس سے پہلے احادیث گزر گئی ہے ان کی صحت کا بیان ۷۹۵
- اللہ کو کون سے نام پسند ہیں ۷۹۶
- کون سے نام ناپسندیدہ ہیں ۷۹۷
- برے نام کو تبدیل کر کے اچھا نام رکھ لینے کا بیان ۷۹۹
- کون سی کنیت رکھنا ناپسندیدہ ہے ۸۰۱
- جس شخص نے نبی ﷺ کی کنیت اور نام کو جمع کرنا ناپسند کیا ہے ۸۰۲
- کنیت اور نام کو جمع کرنے کی رخصت کا بیان ۸۰۵
- جو شخص اپنی کنیت ابو عیسیٰ رکھتا ہے ۸۰۶
- جس نے بغیر بچے کے کنیت رکھی ۸۰۷
- عورت کا بغیر اولاد کے کنیت رکھنا ۸۰۷
- پرندوں کو ان کی جگہوں پر رہنے دو ۸۰۸
- فرع اور عتیرہ کا بیان ۸۰۹
- دیہاتیوں کا غیر اللہ اور جنوں کے نام پر ذبح کرنا ۸۱۴

حلال اور حرام جانوروں کا بیان

- ایسے جانور جن کو عرب نہیں کھاتے ان کی مناسبت سے حرام ہیں ۸۱۶
- بجو اور لومڑی کا حکم ۸۲۵
- خرگوش کا حکم ۸۲۸

- جنگلی گدھا عرب لوگ بغیر ضرورت کے کھا لیتے تھے ۸۳۲
- گوہ کا حکم ۸۳۳
- سیہ اور حشرات الارض کا بیان ۸۴۲
- گھوڑے کا گوشت کھانے کا بیان ۸۴۳
- گھوڑے کے گوشت کھانے کی ممانعت میں احادیث کے ضعف کا بیان ۸۴۵
- گھریلو گدھے کا گوشت کھانے کا بیان ۸۴۶
- گندگی کھانے والے جانور کے گوشت اور دودھ کا حکم ۸۵۴
- ایسی مرغی جو بدبودار خوراک کھاتی ہے کا حکم ۸۵۷
- باندھے ہوئے جانور کا حکم ۸۵۷
- ذبح شدہ جانور کے بچے کو ذبح کا بیان ۸۵۹

سینگی لگانے والے کی کمائی کا حکم

- حجام کی کمائی سے بچنے کا بیان ۸۶۳
- حجام کی کمائی میں رخصت کا بیان ۸۶۶
- مختصر سینگی لگوانے کی فضیلت کا بیان انس ابن مالک کی حدیث گذر چکی ہے ۸۶۹
- سینگی لگوانے کی جگہ ۸۷۱
- سینگی لگوانے کا کیا وقت ہے ۸۷۳
- دم کروانے اور داغ دینے کو چھوڑ دینا مستحب ہے ۸۷۵
- رگ کو کاٹ کر بوقت ضرورت داغ دینے کا بیان ۸۷۷
- دوائی کرنے کی اجازت کا بیان ۸۸۰
- مہمان نوازی کا بیان ۸۸۱
- نبی کی ادویات کے متعلق ان کے علاوہ جو پہلے باب میں گزر گئی ۸۸۲
- اپنے مریضوں کو کھانے، پینے پر مجبور نہ کرو ۸۸۸
- اللہ کی کتاب اور معروف ذکر اللہ سے دم کی رخصت ۸۸۹

- تمائم کا بیان ... ۸۹۵
- دم کرنے کا بیان ... ۸۹۸
- نظر لگانے والے شخص سے غسل کرنے کا مطالبہ کرنے کا بیان ... ۸۹۹

ایسی اشیاء جن کا کھانا جائز نہیں اور مجبور انسان کے لیے مردار کھانا بھی جائز ہے

- ایسا گھی یا تیل جس میں چوہیا مر جائے ... ۹۰۲
- جس نے نجس چیز کی بیع کو جائز قرار دیا ... ۹۰۴
- جس نے نجس چیز سے دیا جلانا جائز قرار دیا ہے ... ۹۰۵
- جس نے اس سے فائدہ اٹھانے سے بھی منع کیا ہے ... ۹۰۶
- زہر قاتل کھانا حرام ہے ... ۹۰۷
- تریاق کھانے کا بیان ... ۹۰۸
- بوقت ضرورت مردار سے کیا کھایا جا سکتا ہے ... ۹۰۸
- کسی کا مال بغیر اجازت کے کھانا حرام ہے ... ۹۱۳
- جو انسان کسی کے باغ یا جانوروں کے پاس سے گزرے اس کا بیان ... ۹۱۵
- مجبور کے لیے غیر کے مال سے کیا جائز ہے ... ۹۲۱
- مال والا اپنے زائد مال سے مجبور آدمی کو مت روکے ... ۹۲۳
- ضرورت کے وقت نجس دوائی سے علاج درست ہے ... ۹۲۶
- نشہ والی چیز سے علاج کی ممانعت کا بیان ... ۹۲۷
- ضرورت کے بغیر حرام سے علاج کرنے کی ممانعت ... ۹۳۰
- پنیر کھانے کا بیان ... ۹۳۱
- پنیر سے کیا حلال ہے اور کیا حرام ... ۹۳۲
- جگر اور تلی کا حکم ... ۹۳۴
- ذبح شدہ بکری سے کیا چیز مکروہ ہے ... ۹۳۵

- جو بنو اسرائیل پر حرام تھا لیکن شریعتِ محمدی کی وجہ سے منسوخ ہو گیا ۹۳۶
- جو مشرکین نے اپنے اوپر حرام کر لیا تھا ۹۴۰
- مشرکین کے برتن استعمال کرنا اور ان کے کھانے سے کھانا ۹۴۳
- مٹی کھانے کی حرمت کے بارے میں جو احادیث منقول ہیں ان میں کوئی صحیح نہیں ہے ۹۴۶
- جس کی حرمت یا ایسا معنی جو حرمت پر دلالت کرے ذکر نہ کیا گیا ہو تو اس سے کھانا پینا جائز ہے ۹۴۷

كِتَابُ السِّيَرِ
سیرتوں کا بیان

(۱) باب مُبْتَدَإِ الْخَلْقِ
عالم کی پیدائش کا بیان (خلق کی ابتداء کیسے ہوئی؟)

(۱۷۷۰۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ : إِنِّي لَجَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ -ﷺ- إِذْ جَاءَهُ قَوْمٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ : اقْبَلُوا الْبُشْرَى يَا بَنِي تَمِيمٍ . قَالُوا قَدْ بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ : فَدَخَلَ عَلَيْهِ أُنَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ : اقْبَلُوا الْبُشْرَى يَا أَهْلَ الْيَمَنِ إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ . قَالُوا : قَدْ قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْنَا لِنَتَفَقَّهَ فِي الدِّينِ وَنَسْأَلَكَ عَنْ أَوَّلِ هَذَا الأَمْرِ مَا كَانَ قَالَ : كَانَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهُ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ . قَالَ : وَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رَاحِلَتَكَ أَدْرِكْ نَاقَتَكَ فَقَدْ ذَهَبَتْ. فَانْطَلَقْتُ فِي طَلَبِهَا فَإِذَا السَّرَابُ يَنْقَطِعُ دُونَهَا وَايْمُ اللَّهِ لَوَدِدْتُ أَنَّهَا ذَهَبَتْ وَأَنِّي لَمْ أَقُمْ. [صحیح۔ بخاری ۳۱۹۰، ۳۱۹۲، ۴۳۶۰، ۴۳۸۶]

(۱۷۷۰۱) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا تھا کہ آپ کے پاس بنی تمیم کے لوگ آئے۔ آپ نے فرمایا: اے بنو تمیم! خوش ہو جاؤ، انہوں نے کہا کہ آپ نے ہمیں بشارت تو سنا دی۔ کچھ عطاء بھی کریں۔ حضرت عمران بن حصین نے کہا کہ پھر آپ ﷺ کے پاس اہل یمن میں سے کچھ لوگ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے اہل یمن! تم بشارت قبول کرو، جبکہ بنو تمیم نے اسے قبول نہیں کیا۔ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہم نے آپ کی بشارت (اسلام)

کو قبول کیا اور ہم آپ کے پاس دین سیکھنے کے لیے آئے ہیں۔ سب سے پہلے تو ہم آپ سے کائنات کی ابتداء کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ یہاں پر پہلے کیا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پہلے اللہ عزوجل ہی کی ذات تھی اور اس سے پہلے کوئی چیز نہ تھی اور اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کو پیدا کیا اور لوح محفوظ میں ہر چیز کو لکھا۔ راوی کہتے ہیں کہ اتنے میں ایک آدمی نے آکر کہا کہ اے عمران بن حصین! اپنی سواری کا خیال کرو۔ وہ بھاگ گئی ہے۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اونٹنی کی تلاش میں نکلا اور وہ ریتلا علاقہ پار کر چکی تھی۔ پھر کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! میں نے یہ خواہش کی کہ کاش میں اونٹنی کے پیچھے نہ جاتا اور نبی کریم ﷺ کی باتیں سنتا رہتا۔

(۱۷۷۰۲) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ فِيهِ قَالُوا: جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ هَذَا الأَمْرِ قَالَ: كَانَ اللَّهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ غَيْرُهُ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ وَخَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ. وَالْمُرَادُ بِهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ ثُمَّ خَلَقَ الْمَاءَ وَخَلَقَ الْعَرْشَ عَلَى الْمَاءِ وَخَلَقَ الْقَلَمَ وَأَمَرَهُ فَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ. [صحیح۔ کما تقدم]

(۱۷۷۰۲) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اکرم ﷺ کے پاس گیا۔ پھر انہوں نے حدیث بیان کی اور اس میں یہ الفاظ اس طرح تھے کہ انہوں نے کہا: ہم آپ سے عالم کی پیدائش کے بارے میں سوال کرنے کے لیے آئے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اللہ ہی تھا اور اس کے علاوہ کوئی چیز نہ تھی اور اس کا عرش پانی پر تھا اور اس نے لوح محفوظ میں ہر چیز کو لکھا اور آسمان وزمین کو پیدا کیا۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں عمر بن حفص بن غیاث سے روایت کیا ہے اور اس سے مراد اللہ بہتر جانتا ہے یہ ہے پھر پانی کو پیدا کیا اور پانی پر عرش کو پیدا کیا اور قلم کو پیدا کیا اور اسے لکھنے کا حکم دیا۔ پھر اس نے لوح محفوظ میں ہر چیز کو لکھ دیا۔

(۱۷۷۰۳) أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ: زَيْدُ بْنُ أَبِي هَاشِمٍ الْعَلَوِيُّ بِالْكُوفَةِ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دُحَيْمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَبْسِيُّ أَخْبَرَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ شَيْءٍ الْقَلَمُ فَقَالَ اكْتُبْ. قَالَ: يَا رَبِّ وَمَا أَكْتُبُ؟ قَالَ: اكْتُبِ الْقَدَرَ. قَالَ: فَجَرَى بِمَا هُوَ كَائِنٌ مِنْ ذَلِكَ الْيَوْمِ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ قَالَ ثُمَّ خَلَقَ النُّونَ فَدَحَا الأَرْضَ عَلَيْهَا فَارْتَفَعَ بُخَارُ الْمَاءِ فَفَتَقَ مِنْهُ السَّمَوَاتِ وَاضْطَرَبَ النُّونُ فَمَادَتِ الأَرْضُ فَأُثْبِتَتْ بِالْجِبَالِ وَإِنَّ الْجِبَالَ لَتَفْخَرُ عَلَى الأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. [صحیح]

(۱۷۷۰۳) حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چیزوں میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا کیا اور اسے کہا: لکھ۔ اس نے

کہا: اے میرے رب! میں کیا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ نے کہا: تقدیر کو لکھو۔ پس اس نے جو کچھ اس دن سے لے کر قیامت تک ہونا تھا لکھ دیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: پھر اللہ تعالیٰ نے مچھلی کو پیدا کیا اور اس پر زمین کو پھیلا دیا۔ اس طرح پانی سے بخارات بلند ہوئے تو اس سے آسمان الگ ہو گئے اور مچھلی نے حرکت کی تو زمین کے اندر پھیلاؤ اور جنبش آئی تو اس کو پہاڑوں سے ثابت اور مضبوط کر دیا گیا اور اسی وجہ سے پہاڑ زمین پر قیامت تک فخر کرتے ہیں۔

(۱۷۷۰۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوبَ الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَمِيلٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ رَبَاحِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَبِيبٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ :إِنَّ أَوَّلَ شَىْءٍ خَلَقَ اللَّهُ جَلَّ ثَنَاؤُهُ الْقَلَمُ وَأَمَرَهُ فَكَتَبَ كُلَّ شَىْءٍ يَكُونُ . وَرُوِىَ ذَلِكَ أَيْضًا فِى حَدِيثِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ مَرْفُوعًا. [صحيح]

(۱۷۷۰۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے اللہ عزوجل نے قلم کو پیدا کیا اور اسے ہر وہ چیز جو ہونے والی تھی لکھنے کا حکم دیا۔ اور یہی چیز عبادہ بن صامت کی مرفوع حدیث میں بیان ہوئی ہے۔

(۱۷۷۰۵) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ :عَلِىُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بِشْرَانَ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ :أَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ بْنِ الْحَسَنِ الْفَقِيهُ قَالَ قُرِئَ عَلَى يَحْيَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ وَأَنَا أَسْمَعُ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الأَعْوَرُ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِى إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ :أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- بِيَدِى :فَقَالَ خَلَقَ اللَّهُ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِيهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الأَحَدِ وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الاِثْنَيْنِ وَخَلَقَ الْمَكْرُوهَ يَوْمَ الثُّلاَثَاءِ وَخَلَقَ النُّورَ يَوْمَ الأَرْبِعَاءِ وَبَثَّ فِيهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَخَلَقَ آدَمَ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ آخِرَ الْخَلْقِ فِى آخِرِ سَاعَةٍ مِنْ سَاعَاتِ الْجُمُعَةِ فِيمَا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ .

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِى الصَّحِيحِ عَنْ سُرَيْجِ بْنِ يُونُسَ وَهَارُونَ بْنِ عَبْدِاللَّهِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ .[صحيح۔ مسلم]

(۱۷۷۰۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مٹی کو ہفتہ کے دن پیدا کیا اور اس میں پہاڑوں کو اتوار کے دن اور درختوں کو پیر کے دن اور مکروہ چیزوں کو منگل کے دن اور نور کو بدھ کے دن پیدا کیا اور جانداروں کو زمین پر جمعرات کے دن پھیلایا اور جمعہ کے دن عصر کے بعد آدم علیہ السلام کو پیدا کیا جو آخری مخلوق ہیں اور جمعہ کی گھڑیوں میں آخری گھڑی عصر اور مغرب کے درمیان ہے۔

(۱۷۷۰۶) أَخْبَرَنَا أَبُو مَنْصُورٍ :أَحْمَدُ بْنُ عَلِىٍّ الدَّامَغَانِىُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الإِسْمَاعِيلِىُّ أَخْبَرَنِى جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الأَزْهَرِ الطُّوسِىُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الشَّيْبَانِىِّ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ

أَظُنُّهُ عَنْ أَخِيهِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ: إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لاَ يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا عَبْدٌ شَيْئًا إِلاَّ أَعْطَاهُ إِيَّاهُ.

قَالَ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلاَمٍ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى بَدَأَ الْخَلْقَ فَخَلَقَ الأَرْضَ يَوْمَ الأَحَدِ وَيَوْمَ الاِثْنَيْنِ وَخَلَقَ السَّمَوَاتِ يَوْمَ الثُّلاَثَاءِ وَيَوْمَ الأَرْبِعَاءِ وَخَلَقَ الأَقْوَاتَ وَمَا فِي الأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ فَرَغَ مِنْ ذَلِكَ عِنْدَ صَلاَةِ الْعَصْرِ فَتِلْكَ السَّاعَةُ مَا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۷۷۰۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ہوتی ہے جس میں کوئی بندہ اپنے رب سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہیں کرتا مگر اللہ تعالیٰ وہ اسے عطا کر دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے خلق کی ابتدا کی۔ اتوار کو اور پھر زمین کو پیدا کیا اور منگل اور بدھ کو آسمانوں کو پیدا کیا اور جمعرات اور جمعہ کو خوراک اور جو کچھ زمین میں ہے ان کو پیدا کیا اور ان چیزوں کی پیدائش سے عصر کی نماز کے قریب فارغ ہوئے پس یہ ہے گھڑی جو عصر اور غروب شمس کے درمیان ہے۔

(۱۷۷۰۷) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ أَخْبَرَنِي عَوْفٌ عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- قَالَ: خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ مِنْ أَدِيمِ الأَرْضِ كُلِّهَا فَخَرَجَتْ ذُرِّيَّتُهُ عَلَى حَسَبِ ذَلِكَ مِنْهُمُ الأَبْيَضُ وَالأَسْوَدُ وَالأَسْمَرُ وَالأَحْمَرُ وَمِنْهُمْ بَيْنَ ذَلِكَ وَمِنْهُمُ السَّهْلُ وَالْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ. [صحیح]

(۱۷۷۰۷) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو روئے زمین کی تمام مٹی سے پیدا فرمایا اور پھر اس کی اولاد اسی مناسبت سے پیدا ہوئی۔ ان میں سے بعض سفید ہیں اور بعض سیاہ، اور کچھ سانولے (گندمی) رنگ کے ہیں تو کچھ سرخ ہیں اور اسی طرح ان میں سے کچھ نرم مزاج ہیں اور کچھ خبیث النفس ہیں اور کچھ اچھے ہیں۔

(۱۷۷۰۸) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ وَأَبُو جَعْفَرٍ الرَّزَّازُ قَالاَ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ عَنْ عَوْفٍ الأَعْرَابِيِّ عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: خَلَقَ آدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِيعِ الأَرْضِ فَجَاءَ بَنُو آدَمَ عَلَى قَدْرِ الأَرْضِ مِنْهُمُ الأَحْمَرُ وَالأَسْوَدُ وَالسَّهْلُ وَالْحَزْنُ وَبَيْنَ ذَلِكَ وَالْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ. [صحیح]

(۱۷۷۰۸) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو ایک مٹھی مٹی سے پیدا کیا جو اس نے تمام زمین سے لی تھی تو آدم کی اولاد بھی اسی زمین کی مناسبت سے پیدا ہوئی۔ ان میں کچھ سرخ ہیں اور کچھ سیاہ اور کچھ نرم ہیں اور کچھ سخت اور اسی طرح کچھ اچھے ہیں اور کچھ برے۔

(۱۷۷۰۹) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْعَلَوِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو حَامِدِ ابْنُ الشَّرْقِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَأَبُو الأَزْهَرِ وَحَمْدَانُ السُّلَمِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : خُلِقَتِ الْمَلاَئِكَةُ مِنْ نُورٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ. [صحيح۔ مسلم]

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ اللَّهُ جَلَّ ثَنَاؤُهُ ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالإِنْسَ إِلاَّ لِيَعْبُدُونَ﴾ [الذاريات ٥٦] قَالَ الشَّافِعِيُّ : خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ لِعِبَادَتِهِ يَعْنِي مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادِهِ أَوْ لِيَأْمُرَ مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ بِعِبَادَتِهِ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ.

(۱۷۷۰۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فرشتے نور سے پیدا ہوئے اور جن آگ کے شعلے سے اور آدم کی پیدائش کا وصف بیان کر دیا گیا ہے (وہ تم جانتے ہی ہو)۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ﴾ [الذاريات ٥٦] کہ ”میں نے جن وانس کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔“

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو اپنی عبادت کے لیے پیدا فرمایا، یعنی اپنے بندوں میں سے جسے چاہا یا اپنی عبادت کا حکم دیا اور وہ جسے چاہتا ہے صراط مستقیم پر چلا کر منزل مقصود تک پہنچاتا ہے۔

(۱۷۷۱۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ السُّوسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ الأَوْزَاعِيَّ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ وَيَحْيَى بْنُ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ فَيْرُوزَ الدَّيْلَمِيُّ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى أَنْ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ خَلْقَهُ فِي ظُلْمَةٍ ثُمَّ أَلْقَى عَلَيْهِمْ مِنْ نُورِهِ فَمَنْ أَصَابَهُ مِنْ ذَلِكَ النُّورِ يَوْمَئِذٍ شَيْءٌ اهْتَدَى وَمَنْ أَخْطَأَهُ ضَلَّ فَلِذَلِكَ أَقُولُ جَفَّ الْقَلَمُ عَلَى عِلْمِ اللَّهِ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : ثُمَّ أَبَانَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ أَنَّ خِيرَتَهُ مِنْ خَلْقِهِ أَنْبِيَاؤُهُ فَقَالَ ﴿كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً فَبَعَثَ اللَّهُ النَّبِيِّينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ﴾ [البقرة ٢١٣] فَجَعَلَ نَبِيَّنَا -ﷺ- مِنْ أَصْفِيَائِهِ دُونَ عِبَادِهِ بِالأَمَانَةِ عَلَى وَحْيِهِ وَالْقِيَامِ بِحُجَّتِهِ فِيهِمْ. [صحيح۔ الديلمي]

(۱۷۷۱۰) عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو اندھیرے میں پیدا کیا اور پھر ان پر اپنا نور ڈالا۔ جس کو اس دن اس نور میں سے کچھ مل گیا تو اس نے تو ہدایت پا لی اور جس کو یہ نور نہ ملا تو وہ گمراہ ہو گیا۔ اسی لیے میں کہتا ہوں کہ قلمیں لکھ کر خشک ہو گئی ہیں اللہ کے علم کے مطابق۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: پھر اللہ عزوجل نے واضح کر دیا کہ اس کی مخلوق میں سے بہترین مخلوق انبیاء ہیں جیسا کہ اس کا فرمان ہے: ﴿كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً فَبَعَثَ اللَّهُ النَّبِيِّينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ﴾ [البقرة ۲۱۳] کہ ''پہلے سب لوگ ایک ہی امت تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو خوشخبری سنانے والے اور ڈرانے والے بنا کر بھیجا'' پس اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی ﷺ کو اپنے بندوں میں سے اپنی وحی پر امانت کے لیے اور ان میں اپنی حجت قائم کرنے کے لیے چن لیا۔

(۱۷۷۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ إِدْرِيسَ السَّامَرِّيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ السَّعِيدِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى أَنْ قَالَ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ كَمِ النَّبِيُّونَ؟ قَالَ : مِائَةُ أَلْفِ نَبِيٍّ وَأَرْبَعَةٌ وَعِشْرُونَ أَلْفِ نَبِيٍّ . قُلْتُ : كَمِ الْمُرْسَلُونَ مِنْهُمْ؟ قَالَ : ثَلاَثُمِائَةٍ وَثَلاَثَةَ عَشَرَ . تَفَرَّدَ بِهِ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ السَّعِيدِيُّ. [ضعيف]

(۱۷۷۱۱) ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس مسجد میں داخل ہوا۔ پھر انہوں نے حدیث بیان کی حتیٰ کہ کہا کہ میں نے کہا یا رسول اللہ! کتنے نبی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک لاکھ چوبیس ہزار۔ میں نے کہا ان میں رسول کتنے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا تین سو تیرہ۔

(۱۷۷۱۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ وَأَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالاَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : مَا مِنَ الأَنْبِيَاءِ مِنْ نَبِيٍّ إِلاَّ وَقَدْ أُعْطِيَ مِنَ الآيَاتِ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيتُ وَحْيًا أَوْحَاهُ اللَّهُ إِلَيَّ فَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُوسُفَ وَغَيْرِهِ عَنِ اللَّيْثِ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ قُتَيْبَةَ. [صحيح۔ متفق عليه]

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ ثُمَّ ذَكَرَ مِنْ خَاصَّةِ صَفْوَتِهِ فَقَالَ ﴿إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ﴾ [آل عمران ۳۳] وَسَاقَ الشَّافِعِيُّ الْكَلاَمَ عَلَيْهِ إِلَى أَنْ قَالَ ثُمَّ اصْطَفَى مُحَمَّدًا -ﷺ- مِنْ خَيْرِ آلِ إِبْرَاهِيمَ وَأَنْزَلَ كُتُبَهُ قَبْلَ إِنْزَالِهِ الْفُرْقَانَ عَلَى مُحَمَّدٍ -ﷺ- بِصِفَةِ فَضِيلَتِهِ وَفَضِيلَةِ مَنْ تَبِعَهُ فَقَالَ ﴿مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلاً مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ﴾ الآيَةَ. [الفتح ۲۹]

(۱۷۷۱۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انبیاء میں سے کوئی ایسا نبی نہیں مگر یہ کہ جتنے لوگ اس پر ایمان لاتے ہیں اسی قدر اللہ تعالیٰ اسے اپنی نشانیاں اور معجزات عطا فرماتے ہیں اور جو مجھے نشانی اور معجزہ دیا گیا ہے وہ وحی

ہے جو اللہ تعالیٰ نے میری طرف کی ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ قیامت کے دن ان سب سے زیادہ میرے پیروکار ہوں گے۔

امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے پسندیدہ خاص بندوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ﴿إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى اٰدَمَ وَ نُوْحًا وَّ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَ اٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ﴾ [آل عمران ۳۳] ''بے شک اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام اور نوح، آل ابراہیم اور آل عمران کو تمام جہانوں پر چن لیا'' اور اس آیت پر امام شافعی اپنا کلام بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: پھر اللہ تعالیٰ نے آل ابراہیم کے منتخب لوگوں میں سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انتخاب کیا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر فرقان حمید نازل کرنے سے پہلے اپنی کتابیں نازل فرمائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے پیروکاروں کی فضیلت کا وصف اس طرح بیان کیا: ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ...... الخ﴾ [الفتح ۲۹] ''محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور آپ کے ساتھی کافروں پر بڑے سخت ہیں اور آپس میں رحیم و کریم۔ آپ ان کو کبھی رکوع میں اور کبھی سجدے میں اللہ کا فضل تلاش کرتے ہوئے دیکھیں گے۔ ان کی علامات ان کے چہروں میں کثرت سجود کی وجہ سے نمایاں ہوں گی۔ یہ ان کی مثال تورات میں ہے اور انجیل میں۔ وہ ایک کھیتی کی طرح ہیں جس نے اپنی کونپل نکالی، پھر وہ اس پر کھڑی ہوئی اور مضبوط ہو کر اپنے تنے پر کھڑی ہوگئی۔''

(۱۷۷۱۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ : إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ السُّوسِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ قَالاَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ الأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ فَرُّوخَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :أَنَا سَيِّدُ بَنِي آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الأَرْضُ وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ . أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ الأَوْزَاعِيِّ. [صحیح۔ مسلم ۲۲۷۸]

(۱۷۷۱۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں قیامت کے دن بنی آدم کا سردار ہوں گا اور سب سے پہلے میری قبر پھٹے گی (اور میں نکلوں گا) اور سب سے پہلے میں ہی شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول ہوگی۔

(۱۷۷۱۴) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنُ بَرْهَانَ وَأَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ وَغَيْرُهُمْ قَالُوا أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :أَنَا أَوَّلُ شَفِيعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَنَا أَكْثَرُ الأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّ مِنَ الأَنْبِيَاءِ لَمَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا مَعَهُ مُصَدِّقٌ غَيْرُ وَاحِدٍ . أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ أَوْجُهٍ عَنِ الْمُخْتَارِ. [صحیح۔ مسلم ۱۹۶]

(۱۷۷۱۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن میں ہی سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں گا اور قیامت کے دن تمام انبیاء سے زیادہ میرے ہی پیروکار ہوں گے اور انبیاء میں سے بعض ایسے بھی ہوں گے کہ قیامت کے دن ان کا صرف ایک ہی آدمی تصدیق کرنے والا ہوگا۔

(۱۷۷۱۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ: عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِءُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْفَقِيرُ أَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ: أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لأَحَدٍ قَبْلِي وَجُعِلَتْ لِيَ الأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلاَةُ فَلْيُصَلِّ وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ وَكُلُّ نَبِيٍّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً. لَفْظُ حَدِيثِ أَبِي الرَّبِيعِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ هُشَيْمٍ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۷۷۱۵) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے پانچ چیزیں عطاء کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں عطا کی گئیں: میری رعب کے ساتھ ایک مہینے کی مسافت پر (دشمن پر) مدد کی گئی اور میرے لیے مالِ غنیمت کو حلال کیا گیا جو مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں تھا اور میرے لیے زمین کو مسجد اور پاک بنا دیا گیا تو میری امت کے جس آدمی کو بھی جہاں پر بھی نماز کا وقت ہو جائے تو وہ وہیں نماز پڑھ لے اور مجھے شفاعتِ (کبریٰ) عطا کی گئی اور ہر نبی کو ایک خاص قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا اور مجھے تمام لوگوں کے لیے بھیجا گیا ہے۔

(۱۷۷۱۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلاَمِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ: قَرَأَ رَجُلٌ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سُورَةَ الْفَتْحِ فَلَمَّا بَلَغَ ﴿كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَى عَلَى سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ﴾ [الفتح ۲۹] قَالَ: لِيَغِيظَ اللَّهُ بِالنَّبِيِّ وَبِأَصْحَابِهِ الْكُفَّارَ ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: لَنِعْمَ الزَّرْعُ وَقَدْ دَنَا حَصَادُهُ. [صحيح]

(ش) قَالَ الشَّافِعِيُّ وَقَالَ لأُمَّتِهِ ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ الآيَةَ [آل عمران ۱۱۰] فَفَضَّلَهُمْ بِكَيْنُونَتِهِمْ مِنْ أُمَّتِهِ دُونَ أُمَمِ الأَنْبِيَاءِ قَبْلَهُ.

(۱۷۷۱۶) حضرت خیثمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سامنے سورۃ الفتح کی تلاوت کی۔ جب وہ اس مقام پر پہنچا: ﴿كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَى عَلَى سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ……﴾ [الفتح ۲۹] تو انہوں نے کہا: لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ سے مراد ہے کہ اللہ نبی اور اس کے اصحاب سے کفار کو غصہ

والے۔ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ((انتم الزرع قد دنا حصاده)) کہ تم کھیتی ہو جس کے کاٹنے کا وقت قریب آ گیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے متعلق فرمایا: ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ [آل عمران ۱۱۰] اللہ تعالیٰ نے اس امت کو اس لیے فضیلت دی ہے کہ وہ نبی ﷺ کی امت ہے نہ کہ سابقہ انبیاء کی امتوں کی وجہ سے۔

(۱۷۷۱۷) أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَامِدِ بْنُ بِلاَلٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْقُشَيْرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ : إِنَّكُمْ تُوَفُّونَ سَبْعِينَ أُمَّةً أَنْتُمْ خَيْرُهَا وَأَكْرَمُهَا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ . [حسن]

قَالَ الشَّافِعِيُّ : ثُمَّ أَخْبَرَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ أَنَّهُ جَعَلَهُ فَاتِحَ رَحْمَتِهِ عِنْدَ فَتْرَةِ رُسُلِهِ فَقَالَ ﴿يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلَى فَتْرَةٍ مِنَ الرُّسُلِ أَنْ تَقُولُوا مَا جَاءَنَا مِنْ بَشِيرٍ وَلاَ نَذِيرٍ فَقَدْ جَاءَكُمْ بَشِيرٌ وَنَذِيرٌ﴾ [المائدة ۱۹] وَقَالَ ﴿هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الأُمِّيِّينَ رَسُولاً مِنْهُمْ﴾ [الجمعة ۲] وَكَانَ فِي ذَلِكَ مَا دَلَّ عَلَى أَنَّهُ بَعَثَهُ إِلَى خَلْقِهِ لأَنَّهُمْ كَانُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَأُمِّيِّينَ وَإِنَّهُ فَتَحَ بِهِ رَحْمَتَهُ وَخَتَمَ بِهِ نُبُوَّتَهُ فَقَالَ ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾ [الاحزاب ٤٠]

(۱۷۷۱۷) حضرت بہز بن حکیم بن معاویہ قشیری اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''تم ستر سے زیادہ امتوں میں تقسیم ہو جاؤ گے اور تم ان سب سے بہتر اور اللہ کے ہاں مکرم ہو گے۔''

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پہلے والے رسل کی رسالت کے منقطع ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کی (رسالت) اور آپ کی ذات کو فاتح رحمت قرار دیا ہے۔ لہٰذا فرمایا: ﴿يَاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْ بَشِيْرٍ وَّ لَا نَذِيْرٍ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّ نَذِيْرٌ﴾ [المائدة ۱۹] ''اے اہل کتاب! یقیناً ہمارا رسول تمہارے پاس رسول کی آمد کے ایک وقفے کے بعد پہنچا ہے۔ جو تمہارے لیے صاف صاف بیان کر رہا ہے تاکہ تمہاری یہ بات نہ رہ جائے کہ ہمارے پاس تو کوئی بھلائی، برائی سنانے والا آیا ہی نہیں۔ پس اب تو یقیناً خوشخبری سنانے والا اور آگاہ کرنے والا آ پہنچا'' اسی طرح اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ﴿هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ﴾ [الجمعة ۲] ''وہی ہے جس نے ناخواندہ لوگوں میں ان ہی میں سے ایک رسول بھیجا.....'' ان آیات میں اس بات کی وضاحت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی تمام مخلوق کے لیے بھیجا ہے، کیونکہ ان میں اہل کتاب بھی تھے اور ناخواندہ بھی اور آپ کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کو کھولا اور سلسلہ نبوت کو ختم کیا اور اس بارے میں فرمان بھی جاری کر دیا: ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾ [الاحزاب ٤٠] ''(لوگو!) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ محمد (ﷺ) نہیں لیکن آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں۔''

(۱۷۷۱۸) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِءُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ

يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- قَالَ :فُضِّلْتُ عَلَى الأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ وَغَيْرِهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ . [صحیح۔ مسلم ۵۲۳]

(۱۷۷۱۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مجھے انبیاء پر چھ چیزوں سے فضیلت دی گئی: مجھے جامع کلمات عطا کیے گئے اور میری رعب، و دبدبہ کے ساتھ مدد کی گئی۔ میرے لیے مال غنیمت حلال کیا گیا اور میرے لیے زمین کو پاک اور مسجد بنا دیا گیا اور مجھے تمام مخلوق کے لیے رسول بنا کر بھیجا گیا اور میرے ساتھ سلسلۂ نبوت کو ختم کیا گیا۔''

(۱۷۷۱۹) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ :مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ دَاوُدَ الْعَلَوِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ مِينَاءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-.

(ح) قَالَ وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ مِينَاءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :مَثَلِي وَمَثَلُ الأَنْبِيَاءِ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ ابْتَنَى دَارًا . وَقَالَ يَزِيدُ :بَنَى دَارًا فَأَحْسَنَهَا وَأَكْمَلَهَا إِلاَّ مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْهَا وَيَقُولُونَ لَوْلاَ مَوْضِعُ هَذِهِ اللَّبِنَةِ . قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :فَأَنَا مَوْضِعُ تِلْكَ اللَّبِنَةِ جِئْتُ فَخَتَمْتُ الأَنْبِيَاءَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ سَلِيمٍ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبِي كُرَيْبٍ عَنْ عَفَّانَ. قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ :وَقَضَى أَنْ أَظْهَرَ دِينَهُ عَلَى الأَدْيَانِ فَقَالَ ﴿هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ﴾ [التوبة ۳۳] الآيَةَ قَالَ وَقَدْ وَصَفْنَا بَيَانَ كَيْفَ يُظْهِرُهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ فِي غَيْرِ هَذَا الْمَوْضِعِ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۷۷۱۹) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال اس شخص کی مانند ہے جس نے گھر بنایا اور اسے بڑا خوبصورت بنایا اور اسے ایک اینٹ کی جگہ کے سوا مکمل بنایا۔ لوگ اس میں داخل ہونے لگے اور اس سے تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے: کیوں نہیں اس اینٹ کی جگہ کو پر کیا گیا۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پس وہ اینٹ کی جگہ میں ہوں۔ میں آیا اور میرے ساتھ انبیاء کا سلسلہ ختم ہو گیا۔''

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے کہ اس دین کو تمام ادیان پر غالب کرے۔ جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ﴾ [التوبة ۳۳] ''وہ اللہ جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ مبعوث کیا تاکہ اس کو تمام ادیان پر غالب کرے'' اور امام صاحب نے اس کے غالب

ہونے کی کیفیت کو دوسری جگہ بیان کر دیا ہے۔

(۱۷۷۲۰) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الْمُزَكِّي أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ خَبَّابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْنَا : أَلاَ تَدْعُو اللَّهَ لَنَا أَلاَ تَسْتَنْصِرُ اللَّهَ لَنَا؟ قَالَ فَجَلَسَ مُحْمَارًّا وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ : وَاللَّهِ إِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ لَيُؤْخَذُ الرَّجُلُ فَيُحْفَرُ لَهُ الْحُفْرَةُ فَيُوضَعُ الْمِيشَارُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِاثْنَيْنِ مَا يَصْرِفُهُ عَنْ دِينِهِ أَوْ يُمْشَطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا بَيْنَ عَصَبِهِ وَلَحْمِهِ مَا يَصْرِفُهُ عَنْ دِينِهِ وَلَيُتِمَّنَّ اللَّهُ هَذَا الأَمْرَ حَتَّى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مِنْكُمْ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ لاَ يَخْشَى إِلاَّ اللَّهَ أَوِ الذِّئْبَ عَلَى غَنَمِهِ وَلَكِنَّكُمْ تَعْجَلُونَ.

أَخْرَجَاهُ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۷۷۲۰) حضرت خباب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (تنگ دستی) کی شکایت کی اور آپ اپنی چادر سے کعبہ کے سایہ میں تکیہ لگائے ہوئے تھے۔ ہم نے کہا: آپ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کیوں نہیں کرتے، ہمارے لیے اللہ سے مدد کیوں نہیں مانگتے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور آپ سیدھے بیٹھ گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم میں سے جو پہلے (ایمان دار) لوگ تھے ان میں سے کسی ایک کو پکڑا جاتا اور اس کے لیے گڑھا کھودا جاتا۔ پھر اس کے سر پر آرا رکھا جاتا اور اس کے دو ٹکڑے کر دیے جاتے۔ یہ چیز بھی ان کو ان کے دین سے نہ پھیر سکی، لوہے کی کنگھیوں سے اس کے پٹھوں اور گوشت کے درمیان سے نوچا جاتا اور یہ تکلیف بھی اسے اس کے دین سے نہ روک سکی اور اللہ تعالیٰ اس دین کو ضرور ضرور غالب اور پورا کرے گا حتیٰ کہ تم میں سے ایک سوار صنعاء سے حضر موت تک چلے گا اور اسے اللہ کے علاوہ کسی کا ڈر نہ ہوگا، نہ بھیڑیے کا اپنی بکریوں پر لیکن تم جلدی کرتے ہو۔

(۲) باب مُبْتَدَإِ الْبَعْثِ وَالتَّنْزِيلِ

بعثت اور وحی کی ابتدا کا بیان

(۱۷۷۲۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو الْمُقْرِءُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ : أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم- أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ : كَانَ أَوَّلَ مَا بُدِءَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةَ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لاَ يَرَى رُؤْيَا إِلاَّ جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلاَءُ فَكَانَ يَخْلُو بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ أُولاَتِ الْعَدَدِ قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهِ وَيَتَزَوَّدُ لِذَلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ فَتُزَوِّدُهُ

بِمِثْلِهَا حَتَّى فَجِئَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ :اقْرَأْ. فَقَالَ :مَا أَنَا بِقَارِءٍ . قَالَ :فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِءٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِءٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ﴾ [العلق ۱-۵] .

فَرَجَعَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- تَرْجُفُ بَوَادِرُهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَ : زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي . فَزَمَّلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ ثُمَّ قَالَ لِخَدِيجَةَ :أَيْ خَدِيجَةُ مَا لِي؟ . وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ قَالَ :لَقَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي . قَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ : كَلَّا أَبْشِرْ فَوَاللَّهِ لَا يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا وَاللَّهِ إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ
فَانْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَتَّى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قُصَيٍّ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ خَدِيجَةَ ابْنِ أَخِي أَبِيهَا وَكَانَ امْرَأً تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعَرَبِيَّ وَيَكْتُبُ مِنَ الْإِنْجِيلِ بِالْعَرَبِيَّةِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكْتُبَ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ :أَيْ عَمِّ اسْمَعْ مِنَ ابْنِ أَخِيكَ. قَالَ وَرَقَةُ بْنُ نَوْفَلٍ :ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرَى؟ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- خَبَرَ مَا رَأَى فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ :هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى مُوسَى يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا يَا لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا حِينَ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :أَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ؟ . قَالَ وَرَقَةُ :نَعَمْ لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُودِيَ وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي الطَّاهِرِ وَأَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ يُونُسَ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۷۷۲۱) حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ پر وحی کی ابتداء نیند کی حالت میں اچھے خوابوں سے ہوئی اور جو بھی آپ خواب دیکھتے وہ حالت بیداری میں صبح کی روشنی کی طرح پورا ہو جاتا۔ پھر آپ کو تنہائی اچھی لگنے لگی اور غار حرا میں اکیلے رہنے لگے اور کئی راتوں تک وہاں عبادت کرتے۔ اس سے پہلے پہلے جب تک کہ آپ کے دل میں گھر آنے کا شوق پیدا ہوتا اور اس کام کے لیے اپنے ساتھ زادِ راہ لے جاتے۔ پھر جب (زادِ راہ ختم ہو جاتا) تو اتنا ہی زادِ راہ پھر حضرت خدیجہ ؓ سے لے جاتے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ اسی غار حرا میں تھے کہ آپ ﷺ کے پاس اچانک وحی آگئی اور آپ ﷺ کے پاس فرشتہ آیا اور اس نے کہا: پڑھیے! آپ نے فرمایا: میں تو پڑھا (لکھا) نہیں ہوں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ پھر جبریل ؑ نے مجھ کو پکڑ کر اتنا دبایا کہ میں بے طاقت ہو گیا۔ پھر انہوں نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھیے میں نے کہا کہ میں تو پڑھ نہیں سکتا۔ پھر انہوں نے مجھے پکڑ لیا اور دوسری بار زور سے دبایا کہ میں بے سکت ہو گیا۔ پھر انہوں نے مجھے چھوڑا اور کہا: پڑھ، میں نے کہا: (کیسے پڑھوں) میں تو پڑھا (لکھا) نہیں

ہوں۔ پھر انہوں نے مجھے پکڑ لیا اور تیسری بار پھر زور سے بھینچا حتیٰ کہ میری طاقت نے جواب دے دیا۔ پھر مجھے چھوڑ دیا اور کہا:
پڑھیے ﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ٥ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ٥ اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ٥ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ٥﴾ [العلق ۱-۴] ”اس پروردگار کے نام سے پڑھ جس نے (تمام چیزیں) بنائیں۔ جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا تو پڑھتا رہ تیرا رب بڑے کرم والا ہے، جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا۔“ آپ ﷺ یہ آیات سن کر لوٹے اور آپ کا دل (ڈر کے مارے) کانپ رہا تھا یہاں تک کہ آپ ﷺ حضرت خدیجہ ؓ کے پاس آئے اور کہا: ”مجھے کمبل اوڑھا دو، مجھے کمبل اوڑھا دو۔“ انہوں نے کمبل اوڑھا دیا حتیٰ کہ آپ سے خوف جاتا رہا۔ پھر آپ ﷺ نے خدیجہ ؓ سے کہا: اے خدیجہ! مجھے کیا ہو گیا ہے اور پورا واقعہ بیان کیا اور کہا کہ مجھے اپنی جان کے بارے میں ڈر ہے۔ حضرت خدیجہ ؓ نے آپ ﷺ سے کہا: ہرگز نہیں آپ خوش ہو جاؤ۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ اس لیے کہ آپ ﷺ تو صلہ رحمی کرتے ہیں اور سچ بات بیان کرتے ہیں اور ناتواؤں کا بوجھ اٹھاتے ہیں اور جن کا کوئی کمانے والا نہیں ہوتا ان کے لیے کماتے ہیں اور مہمان نوازی کرتے ہیں اور حادثوں (اور جھگڑوں) میں حق کی مدد کرتے ہیں۔ پھر حضرت خدیجہ ؓ آپ کو لے کر ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی جو حضرت خدیجہ کے چچا زاد بھائی تھے اور وہ بت پرستی چھوڑ کر جاہلیت کے زمانے میں عیسائی بن گئے تھے اور وہ کتاب کو عربی زبان میں لکھتے تھے اور انجیل جو اللہ نے ان سے لکھوانا چاہی عربی میں لکھتے تھے اور وہ بوڑھے ضعیف ہو کر اندھے ہو گئے تھے تو انہیں حضرت خدیجہ ؓ نے کہا: اے میرے چچا (زاد بھائی)! اپنے بھتیجے سے کی بات تو سنو! حضرت ورقہ بن نوفل نے کہا: اے میرے بھتیجے! (کہو) تم نے کیا دیکھا ہے؟ آنحضرت ﷺ نے جو دیکھا تھا وہ ان سے بیان کیا تو ورقہ بن نوفل نے آپ سے کہا: یہ وہی فرشتہ ہے جو موسیٰ ؑ پر نازل کیا گیا۔ کاش! میں اس وقت نوجوان ہوتا، کاش میں اس وقت زندہ ہوتا جب آپ کو آپ کی قوم جلا وطن کرتی۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”کیا وہ مجھ کو نکال دیں گے۔ ورقہ نے کہا: ہاں! (بے شک وہ آپ کو نکال دیں گے) جب کبھی کسی شخص نے ایسی بات کہی جیسی آپ کہتے ہو تو لوگ اس کے دشمن بن گئے اور اگر میں آپ کے اس دن کو پالوں تو میں تمہاری پوری قوت سے مدد کروں گا۔“

(۱۷۷۲۲) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ : فَتَرَ الْوَحْيُ عَنِّي فَبَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِي قِبَلَ السَّمَاءِ فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ قَاعِدٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ فَرَقًا حَتَّى هَوَيْتُ إِلَى الأَرْضِ فَجِئْتُ أَهْلِي فَقُلْتُ لَهُمْ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَزَمَّلُونِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ﴾ [المدثر ۱-۵] . قَالَ أَبُو سَلَمَةَ : وَالرُّجْزُ الأَوْثَانُ. قَالَ : ثُمَّ حَمِيَ الْوَحْيُ بَعْدُ وَتَتَابَعَ.

[صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۷۷۲۲) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: پھر کچھ دیر مجھ سے وحی کا توقف ہو گیا اور اسی دوران میں ایک بار (راستے میں) جا رہا تھا۔ اتنے میں میں نے آسمان سے ایک آواز سنی، آنکھ اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہی فرشتہ جو میرے پاس غار حرا میں آیا تھا آسمان و زمین کے درمیان میں ایک کرسی پر (معلق) بیٹھا ہے۔ میں یہ دیکھ کر ڈر گیا حتیٰ کہ میں زمین کی طرف جھکا اور میں گھر کو لوٹا اور ان سے کہا: مجھے کمبل اوڑھا دو، مجھے کمبل اوڑھا دو، کمبل اوڑھا دو۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: ﴿يَاأَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ٥ قُمْ فَأَنْذِرْ ٥ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ٥ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ٥ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ٥ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ٥﴾ [المدثر ۱-۶] ''اے کپڑا اوڑھنے والے! کھڑا ہو جا اور لوگوں کو ڈرا اور اپنے رب ہی کی بڑائیاں بیان کر اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھ اور ناپاکی کو چھوڑ دے اور احسان کر کے زیادہ لینے کی خواہش نہ کر۔''

(۱۷۷۲۳) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو سَهْلٍ: بِشْرُ بْنُ أَحْمَدَ الْمِهْرَجَانِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَقِيلٍ هُوَ الْخُسْرُوْجِرْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي أَخْبَرَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ: ثُمَّ فَتَرَ الْوَحْيُ عَنِّي فَتْرَةً . فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَاهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ يَحْيَى بْنِ بُكَيْرٍ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ شُعَيْبٍ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۷۷۲۳) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر ایک مدت کے لیے مجھ پر وحی کا نزول بند ہو گیا۔ اس کے بعد اوپر والی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

(۱۷۷۲۴) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ: مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ دَاوُدَ الْعَلَوِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدِ ابْنُ الشَّرْقِيِّ إِمْلاَءً حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنَّ أَوَّلَ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾ [العلق ۱] [صحیح]

(۱۷۷۲۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ قرآن مجید میں جس چیز کا پہلے نزول ہوا، وہ ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ٥﴾ [العلق ۱] ہے۔

(۳) باب مُبْتَدَإِ الْفَرْضِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ عَلَى النَّاسِ وَمَا لَقِيَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ أَذَى قَوْمِهِ فِي تَبْلِيغِ الرِّسَالَةِ عَلَى وَجْهِ الاِخْتِصَارِ

فرض کی ابتداء نبی ﷺ پر ہوئی۔ پھر لوگوں پر اور جو آپ ﷺ کو تبلیغ رسالت میں اپنی قوم سے تکالیف پہنچیں ان کا اختصار کے ساتھ بیان

(۱۷۷۲۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو عَمْرِو بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو

كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الأَقْرَبِينَ﴾ [الشعراء ٢١٤] وَرَهْطَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- حَتَّى صَعِدَ عَلَى الصَّفَا فَهَتَفَ : وَاصَبَاحَاهُ . فَقَالُوا : مَنْ هَذَا الَّذِي يَهْتِفُ؟ قَالُوا : مُحَمَّدٌ. قَالَ : فَاجْتَمَعُوا إِلَيْهِ فَقَالَ : يَا بَنِي فُلاَنٍ يَا بَنِي فُلاَنٍ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَرَأَيْتَكُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلاً تَخْرُجُ بِسَفْحِ هَذَا الْجَبَلِ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ؟ . قَالُوا : مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ كَذِبًا. قَالَ : فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ . قَالَ فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ : تَبًّا لَكَ مَا جَمَعْتَنَا إِلاَّ لِهَذَا. ثُمَّ قَامَ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ ﴿تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ﴾ [اللهب ١] وَقَدْ تَبَّ كَذَا قَرَأَ الأَعْمَشُ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي أُسَامَةَ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي كُرَيْبٍ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۷۷۲۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الأَقْرَبِينَ﴾ کہ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرایئے اور ان میں سے جو آپ ﷺ کی مخلص جماعت ہے ان کو بھی تو رسول اکرم ﷺ نکلے اور صفا (پہاڑی) پر چڑھ کر آپ نے ((وَاصَبَاحَاهُ)) کی زوردار آواز سے بلایا تو لوگوں نے کہا: یہ کون بلانے والا ہے (بعض) نے کہا "محمد" ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: آپ ﷺ کے پاس تمام لوگ جمع ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے بنی فلاں! اے بنی عبد مناف! اے بنی عبد المطلب! تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر میں تمہیں کہوں کہ اس پہاڑ کے دامن سے ایک لشکر آ رہا ہے تو کیا تم میری تصدیق کرو گے۔ انہوں نے کہا: ہم نے کبھی بھی آپ کو جھوٹا نہیں پایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "بے شک میں تمہیں آنے والے سخت عذاب سے ڈرانے والا ہوں" ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ابولہب نے کہا تو ہلاک ہو جائے، کیا اسی کام کے لیے تو نے ہمیں اکٹھا کیا تھا۔ پھر وہ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے اس سورہ کو نازل کیا ﴿تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ﴾ [اللهب ١] "ابولہب کے دونوں ہاتھ ہلاک ہو گئے اور وہ خود بھی ہلاک ہو گیا۔" اسی طرح اعمش نے آخر سورہ تک تلاوت کی۔

(۱۷۷۲۶) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ فَحَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الأَقْرَبِينَ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ [الشعراء ٢١٤- ٢١٥] قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : عَرَفْتُ أَنِّي إِنْ بَادَأْتُ بِهَا قَوْمِي رَأَيْتُ مِنْهُمْ مَا أَكْرَهُ فَصَمَتُّ عَلَيْهَا فَجَاءَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ إِنْ لَمْ تَفْعَلْ مَا أَمَرَكَ بِهِ رَبُّكَ عَذَّبَكَ رَبُّكَ . ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةً فِي جَمْعِهِمْ وَإِنْذَارِهِ إِيَّاهُمْ. [ضعيف]

(۱۷۷۲۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الأَقْرَبِينَ○ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ○﴾ [الشعراء ٢١٤ - ٢١٥] تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے جان

لیا کہ اگر اس کے ساتھ میں نے اپنی قوم سے ابتدا کی تو میں وہ چیز دیکھوں گا جسے میں ناپسند کرتا ہوں اور اس لیے میں اس کے بیان کرنے سے خاموش رہا۔ میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے کہا کہ اے محمد! اگر آپ نے اپنے رب کے اس حکم کو پورا نہ کیا تو وہ آپ کو عذاب دے گا۔ پھر آپ ﷺ نے ان کو جمع ہونے کا اور ڈرانے کا قصہ بیان کیا۔

(۱۷۷۲۷) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِءُ ابْنُ الْحَمَّامِيِّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ النَّجَّادُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عَبَّادٍ الدُّؤَلِيِّ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- بِذِي الْمَجَازِ يَتْبَعُ النَّاسَ فِي مَنَازِلِهِمْ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَوَرَاءَهُ رَجُلٌ وَهُوَ يَقُولُ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ لاَ يَغُرَّنَّكُمْ عَنْ دِينِكُمْ وَدِينِ آبَائِكُمْ. قُلْتُ : مَنْ هَذَا؟ قَالُوا : عَمُّهُ أَبُو لَهَبٍ. [صحیح لغیرہ]

(۱۷۷۲۷) حضرت ربیعہ بن عباد دولی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ذی المجاز میں لوگوں کے پیچھے ان کے گھروں میں جاتے اور ان کو اللہ کے دین کی طرف بلاتے اور آپ کے پیچھے پیچھے ایک آدمی تھا جو لوگوں کو پکار پکار کر کہہ رہا تھا کہ اے لوگو! یہ تمہیں تمہارے آباء واجداد کے دین کے متعلق دھوکے میں نہ ڈال دے۔ میں نے کہا: یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: یہ آپ ﷺ کے چچا ابولہب ہیں۔

(۱۷۷۲۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَإِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ السُّوسِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ الأَوْزَاعِيَّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ : حَدِّثْنِي بِأَشَدِّ شَيْءٍ صَنَعَهُ الْمُشْرِكُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : أَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ وَرَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يُصَلِّي عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَلَوَى ثَوْبَهُ فِي عُنُقِهِ فَخَنَقَهُ خَنْقًا شَدِيدًا فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَخَذَ بِمَنْكِبَيْهِ فَدَفَعَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَ (أَتَقْتُلُونَ رَجُلاً أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ) أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ الأَوْزَاعِيِّ. [صحیح۔ اخرجہ البخاری]

(۱۷۷۲۸) عروہ بن زبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے سوال کیا اور کہا کہ مجھے مشرکین کی سب سے زیادہ سخت تکلیف بیان کریں جو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو پہنچائی۔ انہوں نے کہا کہ عقبہ بن ابی معیط آیا اور رسول اللہ ﷺ کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے۔ اس نے آپ کی گردن میں کپڑا لپیٹ کر زور سے دبایا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے اس کے دونوں کندھوں سے پکڑ کر اسے رسول اللہ ﷺ سے دور کیا اور کہا: ((أَتَقْتُلُونَ رَجُلاً أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ)) ''کیا تم ایسے آدمی کو قتل کرتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور وہ اس پر تمہارے رب کی طرف سے دلائل بھی لایا ہے؟''

(۱۷۷۲۹) أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ : جَنَاحُ بْنُ نَذِيرِ بْنِ جَنَاحٍ الْقَاضِي بِالْكُوفَةِ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دُحَيْمٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ بْنِ أَبِي غَرَزَةَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ هُوَ ابْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ هُوَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- قَائِمٌ يُصَلِّي عِنْدَ الْكَعْبَةِ وَجَمْعُ قُرَيْشٍ فِي مَجَالِسِهِمْ يَنْظُرُونَ إِذْ قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ أَلاَ تَنْظُرُونَ إِلَى هَذَا الْمُرَائِي أَيُّكُمْ يَقُومُ إِلَى جَزُورِ آلِ فُلاَنٍ فَيَعْمِدُ إِلَى فَرْثِهَا وَدَمِهَا وَسَلاَهَا فَيَجِيءُ بِهِ ثُمَّ يُمْهِلُهُ حَتَّى إِذَا سَجَدَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَانْبَعَثَ أَشْقَاهَا فَجَاءَ بِهِ فَلَمَّا سَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَثَبَتَ النَّبِيُّ -ﷺ- سَاجِدًا وَضَحِكُوا حَتَّى مَالَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ مِنَ الضَّحِكِ فَانْطَلَقَ مُنْطَلِقٌ إِلَى فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَهِيَ جُوَيْرِيَةٌ فَأَقْبَلَتْ تَسْعَى حَتَّى أَلْقَتْهُ عَنْهُ وَأَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَسُبُّهُمْ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- الصَّلاَةَ قَالَ : اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ . ثَلاَثًا ثُمَّ سَمَّى : اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِعَمْرِو بْنِ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ وَعُمَارَةَ بْنِ الْوَلِيدِ . قَالَ عَبْدُ اللَّهِ : وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرْعَى يَوْمَ بَدْرٍ يُسْحَبُونَ إِلَى قَلِيبِ بَدْرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : وَأُتْبِعَ أَصْحَابُ الْقَلِيبِ لَعْنَةً . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى وَأَخْرَجَهُ هُوَ وَمُسْلِمٌ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ . [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۷۷۲۹) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کعبہ کے نزدیک نماز پڑھ رہے تھے کہ مشرکین اپنی مجالس میں جمع ہو کر دیکھنے لگے۔ ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا: کیا تم اس ریا کار کی طرف نہیں دیکھتے ہو تم میں سے کون آل فلاں کے اونٹ کی طرف جائے گا اور اس کی گوبر، خون اور اوجھڑی لائے اور پھر ان کے سجدے میں جانے کا انتظار کرے اور جب وہ سجدے میں چلا جائے تو اس کے کندھوں کے درمیان میں رکھ دے تو قوم کا سب سے زیادہ بدبخت انسان اٹھا اور وہ اوجھڑی وغیرہ لے آیا اور جب آپ ﷺ سجدے میں گئے تو اس بدبخت نے آپ ﷺ کے کندھوں کے درمیان میں رکھ دی تو آپ ﷺ سجدے میں ہی ٹھہرے رہے تو وہ یہ منظر دیکھ کر ہنسنے لگے حتیٰ کہ شدید ہنسی کی وجہ سے ان کا بعض بعض پر گرنے لگ گیا تو ایک جانے والا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی طرف گیا اور وہ اس وقت بچی تھیں تو وہ دوڑتی ہوئی آئیں اور انہوں نے آپ ﷺ سے وہ اوجڑی دور کی اور پھر ان کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے نماز ختم کر لی تو تین دفعہ کہا: اے اللہ! قریش کو پکڑ لے، پھر ان لوگوں کے نام لے کر دعا کی: اے اللہ! عمرو بن حشام، عتبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، امیہ بن خلف، عقبہ بن ابی معیط اور عمارہ بن ولید ان سب کو پکڑ لے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے بدر کے دن ان سب کو (میدان میں) گرے ہوئے دیکھا، پھر ان کو بدر کے کنویں میں گھسیٹ کر پھینک دیا گیا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اصحاب قلیب (کنویں والوں) پر لعنت بھی مسلط کر دی گئی۔

(۱۷۷۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ إِمْلاَءً أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْهِلاَلِيُّ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالاَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ -ﷺ- يُحْرَسُ حَتَّى نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ ﴿يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾ [المائدة ٦٧] فَأَخْرَجَ النَّبِيُّ -ﷺ- رَأْسَهُ مِنَ الْقُبَّةِ فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ انْصَرِفُوا فَقَدْ عَصَمَنِي اللَّهُ . وَفِي رِوَايَةِ الْهِلاَلِيِّ فَقَالَ لَهُمْ : أَيُّهَا النَّاسُ . [ضعيف]

قَالَ الشَّافِعِيُّ : يَعْصِمُكَ مِنْ قَتْلِهِمْ أَنْ يَقْتُلُوكَ حَتَّى تُبَلِّغَ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ فَبَلَّغَ مَا أُمِرَ بِهِ فَاسْتَهْزَأَ بِهِ قَوْمٌ فَنَزَلَ عَلَيْهِ ﴿فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ﴾ [الحجر ٩٤-٩٥]

(۱۷۷۳۰) حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی نگرانی کی جاتی تھی حتیٰ کہ یہ آیت نازل ہوئی: ﴿يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾ [المائدة ٦٧] ''اے رسول! جو آپ کی طرف آپ کے رب نے نازل کیا ہے اس کی تبلیغ کیجیے اور اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے اپنے رب کے پیغام کو نہ پہنچایا اور اللہ تعالیٰ آپ کو لوگوں سے بچانے والا ہے تو آپ نے اپنا سر اپنے خیمے سے نکال کر کہا: اے لوگو! اب تم چلے جاؤ، اللہ نے میری حفاظت کا ذمہ لے لیا ہے۔''

امام شافعی ؒ فرماتے ہیں کہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ان کے قتل سے بچائے گا کہ وہ آپ کو قتل کریں جب تک کہ آپ اس چیز کی تبلیغ کرتے رہیں گے جو چیز آپ کی طرف نازل کی گئی ہے تو آپ نے اس چیز کی تبلیغ کی جس کا آپ کو حکم دیا گیا تھا تو قوم نے اس پر آپ کا مذاق اڑانا شروع کر دیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ ﴿فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ ○ إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ ○﴾ [الحجر ٩٤-٩٥] ''پس آپ اس حکم کو جو آپ کو کیا جا رہا ہے کھول کر بیان کریں اور مشرکوں سے منہ پھیر لیجیے آپ سے جو لوگ مسخرا پن کرتے ہیں ان کی سزا کے لیے ہم کافی ہیں۔''

(۱۷۷۳۱) أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَزِينٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ﴾ [الحجر ٩٥] قَالَ : الْمُسْتَهْزِئُونَ الْوَلِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ وَالأَسْوَدُ بْنُ عَبْدِ يَغُوثَ الزُّهْرِيُّ وَالأَسْوَدُ بْنُ الْمُطَّلِبِ أَبُو زَمْعَةَ مِنْ بَنِي أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى وَالْحَارِثُ بْنُ عَيْطَلٍ السَّهْمِيُّ وَالْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ. فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَشَكَاهُمْ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-.

فَأَرَاهُ الْوَلِيدَ أَبَا عَمْرِو بْنِ الْمُغِيرَةِ فَأَوْمَأَ جِبْرِيلُ إِلَى أَبْجَلِهِ فَقَالَ : مَا صَنَعْتَ؟ . قَالَ : كُفِيتَهُ. ثُمَّ أَرَاهُ الأَسْوَدَ بْنَ الْمُطَّلِبِ فَأَوْمَأَ جِبْرِيلُ إِلَى عَيْنَيْهِ فَقَالَ : مَا صَنَعْتَ؟ . قَالَ : كُفِيتَهُ ثُمَّ أَرَاهُ الأَسْوَدَ بْنَ عَبْدِ يَغُوثَ الزُّهْرِيَّ فَأَوْمَأَ إِلَى رَأْسِهِ فَقَالَ : مَا صَنَعْتَ؟ . قَالَ : كُفِيتَهُ. ثُمَّ أَرَاهُ الْحَارِثَ بْنَ عَيْطَلٍ السَّهْمِيَّ فَأَوْمَأَ إِلَى رَأْسِهِ فَقَالَ : مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ كُفِيتَهُ وَمَرَّ بِهِ الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ فَأَوْمَأَ إِلَى أَخْمَصِهِ فَقَالَ : مَا صَنَعْتَ؟ . قَالَ : كُفِيتَهُ. فَأَمَّا الْوَلِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ فَمَرَّ بِرَجُلٍ مِنْ خُزَاعَةَ وَهُوَ يَرِيشُ نَبْلاً لَهُ فَأَصَابَ أَبْجَلَهُ فَقَطَعَهَا وَأَمَّا الأَسْوَدُ بْنُ الْمُطَّلِبِ فَعَمِيَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ عَمِيَ هَكَذَا وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ نَزَلَ تَحْتَ سَمُرَةٍ فَجَعَلَ يَقُولُ : يَا بَنِيَّ أَلاَ تَدْفَعُونَ عَنِّي قَدْ قُتِلْتُ. فَجَعَلُوا يَقُولُونَ : مَا نَرَى شَيْئًا. وَجَعَلَ يَقُولُ يَا بَنِيَّ أَلاَ تَمْنَعُونَ عَنِّي قَدْ هَلَكْتُ هَا هُوَ ذَا أُطْعَنُ بِالشَّوْكِ فِي عَيْنِي فَجَعَلُوا يَقُولُونَ مَا نَرَى شَيْئًا. فَلَمْ يَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى عَمِيَتْ عَيْنَاهُ وَأَمَّا الأَسْوَدُ بْنُ عَبْدِ يَغُوثَ الزُّهْرِيُّ فَخَرَجَ فِي رَأْسِهِ قُرُوحٌ فَمَاتَ مِنْهَا وَأَمَّا الْحَارِثُ بْنُ عَيْطَلٍ فَأَخَذَهُ الْمَاءُ الأَصْفَرُ فِي بَطْنِهِ حَتَّى خَرَجَ خُرْؤُهُ مِنْ فِيهِ فَمَاتَ مِنْهَا وَأَمَّا الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ يَوْمًا إِذْ دَخَلَ فِي رَأْسِهِ شِبْرِقَةٌ حَتَّى امْتَلأَتْ مِنْهَا فَمَاتَ مِنْهَا وَقَالَ غَيْرُهُ فَرَكِبَ إِلَى الطَّائِفِ عَلَى حِمَارٍ فَرَبَضَ بِهِ عَلَى شِبْرِقَةٍ فَدَخَلَتْ فِي أَخْمَصِ قَدَمِهِ شَوْكَةٌ فَقَتَلَتْهُ.

(۱۷۷۳۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس قول: ﴿إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آپ سے مذاق کرنے والے یہ لوگ تھے: ولید بن مغیرہ، اسود بن عبد یغوث زہری، اسود بن مطلب، ابوزمعہ بنی اسد بن عبد العزیٰ، حارث بن عیطل سہمی اور عاص بن وائل۔ اس کے بعد آپ ﷺ کے پاس جبریل علیہ السلام آئے تو آپ ﷺ نے جبریل علیہ السلام سے ان لوگوں کی شکایت بیان کی۔ پھر آپ ﷺ نے جبریل علیہ السلام کو ولید، ابوعمرو بن مغیرہ کو دکھایا تو حضرت جبریل علیہ السلام نے اس کے ہاتھ کی موٹی رگ کی طرف اشارہ کیا تو آپ نے کہا: ''تو نے کیا کیا؟'' اس نے کہا کہ آپ کی اس سے کفایت کی گئی۔ پھر آپ ﷺ نے ان کو اسود بن مطلب دکھایا تو حضرت جبریل علیہ السلام نے اس کی آنکھ کی طرف اشارہ کیا اور آپ نے کہا: تو نے کیا کیا؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ (ان کے شر سے اور ایذاء سے) بچا لیے گئے ہیں پھر آپ ﷺ نے ان کو اسود بن عبد یغوث الزہری دکھایا تو انہوں نے اس کے سر کی طرف اشارہ کیا تو آپ ﷺ نے پوچھا: تو نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا تو انہوں نے کہا کہ آپ اس سے بچا لیے گئے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے ان کو حارث بن عیطل سہمی کو دکھایا تو انہوں نے اس کے سر کی طرف اشارہ کیا تو آپ نے فرمایا: اس کے ساتھ کیا کیا؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ ﷺ محفوظ کر دیے گئے ہیں۔ پھر عاص بن وائل گزرا تو انہوں نے اس کے قدم کی خالی جگہ کی طرف اشارہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا کیا؟ انہوں نے کہا: آپ بے فکر ہو جائیں (اور ان کا انجام دیکھیں) اس کے بعد ولید بن مغیرہ بنی خزاعہ کے ایک آدمی کے قریب سے گزرا جو اپنے تیر کے پھالے کو درست کر رہا تھا اور یہ تیر ولید ابن مغیرہ کی رگ میں لگا اور اسے کاٹ دیا اور رہا اسود ابن مطلب وہ اندھا ہو گیا تو بعض لوگ اس

کے بارے میں کہتے کہ وہ ایسے اندھا ہوا ہے اور بعض کہتے ہیں: وہ ببول کے درخت کے نیچے اترا اور اپنے بیٹوں سے کہنے لگا: مجھے بچاؤ! میں مرگیا، وہ کہنے لگے: ہمیں کوئی چیز نظر نہیں آتی جس سے آپ کو بچائیں۔ وہ یہی الفاظ کہتا رہا: وہ دیکھو! وہ مجھے مار رہا ہے۔ اسے مجھ سے دور کرو۔ وہ میری آنکھوں میں کانٹے چبھو رہا ہے۔ وہ کہتے: ہمیں تو کوئی چیز نظر نہیں آرہی۔ اس کی یہی حالت رہی حتی کہ آنکھوں سے اندھا ہو گیا اور رہا: اسود بن عبد یغوث زہری تو اس کے سر میں دانے نکلے اور وہ انہی دانوں کے ساتھ مر گیا۔ اور اسی طرح حارث بن عیطل کے پیٹ میں زرد رنگ کا پانی (پیپ وغیرہ) پڑ گئی کہ اس کا پاخانہ اس کے منہ سے نکل آیا اور وہ بھی اسی سے مر گیا اور رہا عاص بن وائل تو اس کے ساتھ بھی ایسے ہی ہوا کہ اس (گستاخ) کے سر میں کانٹا لگا جو پورے سر میں پھیل گیا اور وہ اسی سے مر گیا اور بعض نے یہ بیان کیا ہے کہ وہ اپنے گدھے پر سوار ہو کر طائف کی طرف جانے لگا۔ راستے میں گدھا اسے لے کر کانٹے دار بوٹی میں بیٹھ گیا تو اسے اس کے پاؤں کے تلوے میں کانٹا لگا اور وہ کانٹا ہی اس کی موت کا سبب بن گیا۔ (اور یہ ملعون بھی مر گیا)۔

(۱۷۷۳۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سُلَيْمَانَ الأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عِمْرَانَ أَبِي الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَتْ قُرَيْشٌ لِلنَّبِيِّ -ﷺ-: ادْعُ رَبَّكَ أَنْ يَجْعَلَ لَنَا الصَّفَا ذَهَبًا وَنُؤْمِنَ بِكَ. قَالَ: أَتَفْعَلُونَ؟ . قَالُوا: نَعَمْ فَدَعَا فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلاَمَ وَيَقُولُ: إِنْ شِئْتَ أَصْبَحَ الصَّفَا ذَهَبًا فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ عَذَّبْتُهُ عَذَابًا لاَ أُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ وَإِنْ شِئْتَ فَتَحْتُ لَهُمْ بَابَ التَّوْبَةِ وَالرَّحْمَةِ قَالَ: بَلْ بَابَ التَّوْبَةِ وَالرَّحْمَةِ. [حسن]

(۱۷۷۳۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ قریش نے نبی ﷺ سے کہا: اپنے رب سے دعا کرو کہ وہ صفا پہاڑی کو ہمارے لیے سونا بنا دے تو تب ہم آپ پر ایمان لائیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا دیکھو تم ایسا ہی کرو گے؟ انہوں نے کہا: ہاں! (ہم ایمان لے آئیں گے) آپ ﷺ نے دعا کی تو آپ کے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور آکر کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہتے ہیں اور ساتھ فرماتے ہیں کہ اگر آپ ﷺ چاہتے ہیں تو صفا کو سونا بنا دیں گے اور پھر اس کے بعد بھی میں جس نے کفر کیا تو میں اس کو ایسا سخت عذاب دوں گا کہ مخلوق میں سے کسی ایک کو بھی ایسا عذاب نہ دوں گا اور اگر آپ چاہتے ہیں تو میں ان کے لیے توبہ اور رحمت کا دروازہ کھول دیتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: (اے اللہ) تو توبہ اور رحمت کا دروازہ کھول دے (صفا کو سونا نہ بنا)۔

(۱۷۷۳۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ التَّمِيمِيِّ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ﴿فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ﴾ [الأحقاف: ۳۵] نُوحٌ وَهُودٌ وَإِبْرَاهِيمُ أُمِرَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- أَنْ يَصْبِرَ كَمَا صَبَرَ هَؤُلاَءِ فَكَانُوا ثَلاَثَةً وَرَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- رَابِعُهُمْ قَالَ نُوحٌ ﴿إِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَقَامِي وَتَذْكِيرِي بِآيَاتِ اللَّهِ﴾ [یونس

۷۱] إِلَى آخِرِهَا فَأَظْهَرَ لَهُمُ الْمُفَارَقَةَ وَقَالَ هُودٌ حِينَ قَالُوا ﴿إِنْ نَقُولُ إِلَّا اعْتَرَاكَ بَعْضُ آلِهَتِنَا بِسُوءٍ﴾ [هود ۵۴] الآيَةَ فَأَظْهَرَ لَهُمُ الْمُفَارَقَةَ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ﴾ [الممتحنة ٤] إِلَى آخِرِ الآيَةِ فَأَظْهَرَ لَهُمُ الْمُفَارَقَةَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ ﴿إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ﴾ [الأنعام ٥٦] فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عِنْدَ الْكَعْبَةِ يَقْرَؤُهَا عَلَى الْمُشْرِكِينَ فَأَظْهَرَ لَهُمُ الْمُفَارَقَةَ. [ضعيف]

(۱۷۷۳۳) حضرت ابوعالیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ﴿فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ﴾ [الأحقاف ۳۵] ''آپ بھی ایسے ہی صبر کیجیے جیسے رسولوں میں سے اولوالعزم رسولوں نے صبر کیا'' اولوالعزم رسول یہ ہیں: نوح، ہود، ابراہیم علیہ السلام اور رسول کریم ﷺ کو حکم دیا گیا کہ آپ بھی صبر کریں جس طرح انہوں نے صبر کیا اور وہ تین تھے اور چوتھے رسول اللہ ﷺ تھے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے کہا: ﴿إِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَقَامِي وَتَذْكِيرِي بِآيَاتِ اللَّهِ فَعَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْتُ فَأَجْمِعُوا أَمْرَكُمْ وَشُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ أَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوا إِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُونِ﴾ [یونس ۷۱] ''اے میری قوم! اگر تم کو میرا رہنا اور احکام الٰہی سے نصیحت کرنا بھاری معلوم ہوتا ہے تو میرا اللہ ہی پر بھروسہ ہے...... تم نے میرے ساتھ جو کچھ کرنا ہے کر گزرو اور مجھ کو مہلت نہ دو'' حضرت نوح علیہ السلام نے ان کو بھرپور جواب دیتے ہوئے ان پر جدائی کا مقام واضح کر دیا اور اسی طرح ہود علیہ السلام نے بھی ان کو جواب دیا: جب انہوں نے آپ سے یہ کہا تھا: ﴿إِنْ نَقُولُ إِلَّا اعْتَرَاكَ بَعْضُ آلِهَتِنَا بِسُوءٍ﴾ [هود ٥٤] ''بلکہ ہم تو یہی کہتے ہیں کہ تو ہمارے کسی معبود کے برے جھپٹے میں آ گیا ہے'' تو انہوں نے اس کے جواب میں کہا کہ میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں اور تم بھی گواہ بن جاؤ کہ میں ہوں اور تم سب مل کر میرے حق میں بدی کرلو اور میں نے نقطۂ انفصال واضح کرتے ہوئے انہیں منہ توڑ جواب دیا اور ابراہیم علیہ السلام نے کہا: ﴿قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ......﴾ [الممتحنة ٤] ''(مسلمانو!) تمہارے لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام میں اور ان کے ساتھیوں میں بہترین نمونہ ہے جبکہ ان سب نے اپنی قوم سے برملا کہہ دیا کہ ہم تم سے اور جن جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو ان سب سے بیزار ہیں'' اور ان پر اپنی بات کو واضح کر دیا اور حضرت محمد ﷺ نے کہا: ﴿إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ......﴾ [الأنعام ٥٦] ''آپ کہہ دیجیے کہ مجھ کو اس سے ممانعت کی گئی ہے کہ ان کی عبادت کروں جن کو تم لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پکارتے ہو'' رسول کریم ﷺ کعبہ کے قریب کھڑے ہوئے اور مشرکین پر اس آیت کریمہ کو پڑھنے لگے اور اپنا نقطۂ انفصال ان پر واضح کر دیا۔

(۴) باب الإِذْنِ بِالْهِجْرَةِ

ہجرت کی اجازت کا بیان

(۱۷۷۳٤) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ

أُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِیِّ -ﷺ- أَنَّهَا قَالَتْ : لَمَّا ضَاقَتْ عَلَيْنَا مَكَّةُ وَأُوذِیَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَفُتِنُوا وَرَأَوْا مَا يُصِيبُهُمْ مِنَ الْبَلاَءِ وَالْفِتْنَةِ فِی دِينِهِمْ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- لاَ يَسْتَطِيعُ دَفْعَ ذَلِكَ عَنْهُمْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فِی مَنَعَةٍ مِنْ قَوْمِهِ وَعَمِّهِ لاَ يَصِلُ إِلَيْهِ شَیْءٌ مِمَّا يَكْرَهُ مِمَّا يَنَالُ أَصْحَابَهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : إِنَّ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ مَلِكًا لاَ يُظْلَمُ أَحَدٌ عِنْدَهُ فَالْحَقُوا بِبِلاَدِهِ حَتَّى يَجْعَلَ اللَّهُ لَكُمْ فَرَجًا وَمَخْرَجًا مِمَّا أَنْتُمْ فِيهِ . فَخَرَجْنَا إِلَيْهَا أَرْسَالاً حَتَّى اجْتَمَعْنَا بِهَا فَنَزَلْنَا بِخَيْرِ دَارٍ إِلَى خَيْرِ جَارٍ أَمِنَّا عَلَى دِينِنَا وَلَمْ نَخْشَ مِنْهُ ظُلْمًا . وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ. [صحیح]

(۱۷۷۳۴) ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ہم پر مکہ تنگ ہو گیا اور اصحاب رسول کو طرح طرح کی تکلیفوں اور مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا اور انہوں نے اپنے دین پر عمل کرنے سے آزمائشوں اور فتنوں کو دیکھا اور یہ کہ رسول اکرم ﷺ بھی ان کے دفاع سے قاصر ہیں کیونکہ درمیان میں آپ ﷺ کی قوم اور آپ کے چچا رکاوٹ بنے ہوئے تھے اور آپ اپنے ساتھیوں کی تکلیفوں میں بے بس ہو گئے تو آپ نے ان سے کہا کہ حبشہ کی سرزمین میں ان کا بادشاہ اپنے پاس کسی پر ظلم نہیں ہونے دیتا لہٰذا تم ان کے شہر میں چلے جاؤ۔ جب تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے متبادل تمہارے لیے اور راستہ نہ نکال دے۔ پھر ہم آہستہ آہستہ یہاں سے نکلے حتیٰ کہ ہم حبشہ میں جمع ہو گئے اور ہم اچھے گھر اور اچھے پڑوس میں تھے۔ وہاں ظلم و زیادتی کا ڈر بھی نہ تھا۔ پھر بھی حدیث بیان کی۔

(۱۷۷۳۵) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِیُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الأَسْفَاطِیُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ أَبِی الزُّبَيْرِ : مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- لَبِثَ عَشْرَ سِنِينَ يَتْبَعُ الْحَاجَّ فِی مَنَازِلِهِمْ فِی الْمَوَاسِمِ بِمَجَنَّةَ وَعُكَاظٍ وَمَنَازِلِهِمْ بِمِنًى : مَنْ يُؤْوِينِی وَيَنْصُرُنِی حَتَّى أُبَلِّغَ رِسَالاَتِ رَبِّی وَلَهُ الْجَنَّةُ؟ . فَلَمْ يَجِدْ أَحَدًا يُؤْوِيهِ وَيَنْصُرُهُ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَدْخُلُ صَاحِبَهُ مِنْ مُضَرَ وَالْيَمَنِ فَيَأْتِيهِ قَوْمُهُ أَوْ ذُو رَحِمِهِ فَيَقُولُونَ : احْذَرْ فَتَى قُرَيْشٍ لاَ يُصِيبُكَ يَمْشِی بَيْنَ رِحَالِهِمْ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ يُشِيرُونَ إِلَيْهِ بِأَصَابِعِهِمْ حَتَّى بَعَثَنَا اللَّهُ مِنْ يَثْرِبَ فَيَأْتِيهِ الرَّجُلُ مِنَّا فَيُؤْمِنُ بِهِ وَيُقْرِئُهُ الْقُرْآنَ فَيَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِهِ فَيُسْلِمُونَ بِإِسْلاَمِهِ حَتَّى لَمْ يَبْقَ دَارٌ مِنْ دُورِ يَثْرِبَ إِلاَّ فِيهَا رَهْطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُظْهِرُونَ الإِسْلاَمَ ثُمَّ بَعَثَنَا اللَّهُ فَائْتَمَرْنَا وَاجْتَمَعْنَا سَبْعِينَ رَجُلاً مِنَّا فَقُلْنَا حَتَّى مَتَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يُطْرَدُ فِی جِبَالِ مَكَّةَ وَيُخَالُ أَوْ قَالَ وَيُخَافُ.

فَرَحَلْنَا حَتَّى قَدِمْنَا عَلَيْهِ الْمَوْسِمَ فَوَعَدَنَا شِعْبَ الْعَقَبَةِ فَاجْتَمَعْنَا فِيهِ مِنْ رَجُلٍ وَرَجُلَيْنِ حَتَّى تَوَافَيْنَا فِيهِ عِنْدَهُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَى مَا نُبَايِعُكَ؟ قَالَ : تُبَايِعُونِی عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِی النَّشَاطِ وَالْكَسَلِ وَعَلَى النَّفَقَةِ فِی الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَعَلَى الأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْیِ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأَنْ تَقُولُوا فِی اللَّهِ لاَ يَأْخُذُكُمْ فِی

اللَّهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَعَلَى أَنْ تَنْصُرُونِي إِنْ قَدِمْتُ عَلَيْكُمْ يَثْرِبَ وَتَمْنَعُونِي مِمَّا تَمْنَعُونَ مِنْهُ أَنْفُسَكُمْ وَأَزْوَاجَكُمْ وَأَبْنَاءَكُمْ وَلَكُمُ الْجَنَّةُ.

قُلْنَا : نُبَايِعُكَ فَأَخَذَ بِيَدِهِ أَسْعَدُ بْنُ زُرَارَةَ وَهُوَ أَصْغَرُ السَّبْعِينَ رَجُلاً إِلاَّ أَنَا فَقَالَ : رُوَيْدًا يَا أَهْلَ يَثْرِبَ إِنَّا لَمْ نَضْرِبْ إِلَيْهِ أَكْبَادَ الْمَطِيِّ إِلاَّ وَنَحْنُ نَعْلَمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ وَأَنَّ إِخْرَاجَهُ الْيَوْمَ مُفَارَقَةُ الْعَرَبِ كَافَّةً وَقَتْلُ خِيَارِكُمْ وَأَنْ تَعَضَّكُمُ السُّيُوفُ فَإِمَّا أَنْتُمْ قَوْمٌ تَصْبِرُونَ عَلَى عَضِّ السُّيُوفِ وَقَتْلِ خِيَارِكُمْ وَمُفَارَقَةِ الْعَرَبِ كَافَّةً فَخُذُوهُ وَأَجْرُكُمْ عَلَى اللَّهِ وَإِمَّا أَنْتُمْ تَخَافُونَ مِنْ أَنْفُسِكُمْ خِيفَةً فَذَرُوهُ فَهُوَ أَعْذَرُ لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ.

فَقَالُوا : أَخِّرْ عَنَّا يَدَكَ يَا أَسْعَدُ بْنَ زُرَارَةَ فَوَاللَّهِ لاَ نَذَرُ هَذِهِ الْبَيْعَةَ وَلاَ نَسْتَقِيلُهَا فَقُمْنَا إِلَيْهِ رَجُلاً رَجُلاً يَأْخُذُ عَلَيْنَا شُرْطَةً وَيُعْطِينَا عَلَى ذَلِكَ الْجَنَّةَ. [حسن۔ حدیث حاکم]

(۱۷۷۳۵) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ) میں دس سال ٹھہرے اور موسم حج میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم حاجیوں کے پیچھے ان کے گھروں میں جاتے جو مجنہ اور عکاظ میں تھے اور اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں بھی ان کے گھروں میں جاتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: جو مجھے ٹھکانہ دے گا اور میری مدد کرے گا حتیٰ کہ میں اللہ کے پیغامات کی تبلیغ کروں اور ان کو لوگوں تک پہنچا دوں تو اس کے لیے جنت ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھکانہ اور مدد کرنے کے لیے کوئی بھی تیار نہ ہوا حتیٰ کہ مضر اور یمن سے کوئی آدمی آتا تو اس کی قوم اور اس کے عزیز و اقارب کے لوگ اسے کہتے کہ قریش کے ایک جوان سے بچنا اور اس سے ملاقات نہ کرنا۔ وہ لوگوں کے گھروں میں جا کر ان کو اللہ کے دین کی دعوت دیتا ہے اور لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف انگلیوں سے اشارے کرتے ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں مدینہ میں منتخب فرمایا اور ہم میں سے کوئی آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور وہ آپ پر ایمان لے آیا اور آپ اسے قرآن کی تعلیم دیتے۔ پھر وہ آدمی اپنے گھر لوٹا تو اس کے اسلام کی وجہ سے اس کے اہل و عیال بھی اسلام قبول کر لیتے حتیٰ کہ یثرب (مدینہ) میں کوئی ایسا گھر نہیں تھا جس میں مسلمانوں کی جماعت نہ ہو اور یہ لوگ اسلام کی تبلیغ کرتے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کام کے لیے ہمیں چنا اور ہم ستر آدمیوں نے اکٹھے ہو کر مشاورت کی اور کہا کہ آپ کو کب تک مکہ کے پہاڑوں میں دھکیلا جائے گا اور کب تک آپ خوف کی زندگی ان پہاڑوں میں گزاریں گے۔ اس کے بعد ہم نے وہاں سے کوچ کیا اور موسم حج میں آپ سے ملاقات کی تو آپ نے شعب عقبہ میں ہمارے ساتھ ملاقات کا وعدہ کیا حتیٰ کہ ہم اس میں ایک ایک اور دو دو ہو کر داخل ہوئے حتیٰ کہ ہم سب اکٹھے ہو گئے اور کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ کی کس بات پر بیعت کریں تو آپ نے فرمایا: تم میری بیعت اطاعت و فرمانبرداری پر کرو۔ خوشی میں بھی اور ناخوشی میں بھی اور خوش حالی اور تنگ دستی میں خرچ کرنے پر اور نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے پر اور اللہ کے دین کی دعوت دینے یا عمل کرنے پر کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہ کرنے پر اور اس بات پر کہ اگر میں تمہارے پاس یثرب آؤں تو تم نے میری مدد کرنی ہے اور تم نے مجھے بھی اس چیز سے بچانا جس چیز سے تم اپنے آپ کو اپنی بیویوں کو اور اپنی اولادوں کو بچاتے ہو تو ایسی صورت

میں تمہارے لیے جنت ہے۔''

ہم نے کہا کہ ہم آپ کی بیعت کرتے ہیں اور ہم بیعت کے لیے اٹھے تو حضرت سعد بن زرارہ نے جوان ستر آدمیوں میں سب سے کم عمر تھے سوائے میرے، آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑ لیا اور بولے: ''اہل یثرب ذرا ٹھہر جاؤ! ہم آپ ﷺ کے پاس اونٹوں کے کلیجے مار کر (یعنی لمبا چوڑا سفر کر کے) اس یقین کے ساتھ حاضر ہوئے ہیں کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں آج آپ کو یہاں سے لے جانے کا معنی ہے سارے عرب سے دشمنی تمہارے چیدہ سرداروں کا قتل اور تلواروں کی مار۔ لہٰذا اگر یہ سب کچھ برداشت کر سکتے ہو تب تو انہیں لے چلو اور تمہارا اجر اللہ پر ہے اور اگر تمہیں اپنی جان عزیز ہے تو انہیں ابھی سے چھوڑ دو۔ یہ اللہ کے نزدیک زیادہ قابل قبول عذر ہوگا۔'' تو لوگوں نے بیک آواز کہا ''سعد بن زرارہ اپنا ہاتھ ہٹاؤ! اللہ کی قسم! ہم اس بیعت کو نہ چھوڑ سکتے ہیں اور نہ توڑ سکتے ہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ ایک ایک کر کے اٹھے اور آپ ﷺ نے ہم سے بیعت لی اور اس کے عوض جنت کی بشارت دی۔

(۱۷۷۳۶) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ قَابُوسِ بْنِ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بِمَكَّةَ فَأُمِرَ بِالْهِجْرَةِ وَأُنْزِلَ عَلَيْهِ ﴿وَقُلْ رَبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا﴾ [الاسراء ۸۰]۔ [ضعیف]

(۱۷۷۳۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ مکہ میں تھے۔ آپ ﷺ کو ہجرت کا حکم دیا گیا اور آپ پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَ قُلْ رَّبِّ أَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ أَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّ اجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا﴾ [الاسراء ۸۰] ''اور اس طرح دعا کریں کہ اے میرے پروردگار! مجھے جہاں لے جا اچھی طرح لے جا اور جہاں سے نکال اچھی طرح نکال اور میرے لیے اپنے پاس سے غلبہ اور مددگار مقرر فرما۔''

(۱۷۷۳۷) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ: مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ دُرُسْتُوَيْهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي مَنِيعٍ حَدَّثَنَا جَدِّي عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- وَهُوَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ لِلْمُسْلِمِينَ: قَدْ رَأَيْتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ أُرِيتُ سَبْخَةً ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لاَبَتَيْنِ وَهُمَا الْحَرَّتَانِ. فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِينَةِ حِينَ ذَكَرَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- وَرَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ بَعْضُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَتَجَهَّزَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مُهَاجِرًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: عَلَى رِسْلِكَ فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَتَرْجُو ذَلِكَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي؟ قَالَ: نَعَمْ. فَحَبَسَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَفْسَهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- لِصَحَابَتِهِ وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ عِنْدَهُ وَرَقَ السَّمُرِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ. أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ

فِی الصَّحِیحِ بِطُولِهِ مِنْ حَدِیثِ عُقَیْلٍ وَیُونُسَ عَنِ الزُّهْرِیِّ. [صحیح۔ بخاری ۲۲۹۸]

(۱۷۷۳۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے فرمایا: ''مجھے تمہارا مقام ہجرت دکھایا گیا ہے، یہ لاوے کی دو پہاڑیوں کے درمیان واقع ایک نخلستانی علاقہ ہے۔'' اس کے بعد لوگوں نے مدینہ کی جانب ہجرت کی۔ عام مہاجرین حبشہ بھی مدینہ ہی آگئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی سفر مدینہ کے لیے ساز و سامان تیار کر لیا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ذرا رکے رہو، کیونکہ توقع ہے مجھے بھی اجازت دے دی جائے گی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا! کیا آپ کو اس پر امید ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ رکے رہے تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کریں۔ ان کے پاس دو اونٹنیاں تھیں۔ انہیں بھی چار ماہ تک ببول کے پتوں کا خوب چارہ کھلایا۔

(۱۷۷۳۸) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَیْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا یَعْقُوبُ بْنُ سُفْیَانَ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِیدِ: هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الطَّیَالِسِیُّ وَأَبُو عُمَرَ: حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِیُّ قَالاَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ یَقُولُ: کَانَ أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَیْنَا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ -صلی اللہ علیہ وسلم- مُصْعَبَ بْنَ عُمَیْرٍ وَابْنَ أُمِّ مَکْتُومٍ وَکَانَا یُقْرِآنِ الْقُرْآنَ ثُمَّ جَاءَ عَمَّارُ بْنُ یَاسِرٍ وَبِلاَلٌ وَسَعْدٌ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ فِی عِشْرِینَ یَعْنِی مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ -صلی اللہ علیہ وسلم- ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ -صلی اللہ علیہ وسلم- فَمَا رَأَیْتُ أَهْلَ الْمَدِینَةِ فَرِحُوا بِشَیْءٍ قَطُّ فَرَحَهُمْ بِهِ حَتَّی رَأَیْتُ الْوَلاَئِدَ وَالصِّبْیَانَ یَسْعَوْنَ فِی الطَّرِیقِ یَقُولُونَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ -صلی اللہ علیہ وسلم- جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ -صلی اللہ علیہ وسلم-. قَالَ فَمَا قَدِمَ الْمَدِینَةَ حَتَّی قَرَأْتُ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَی﴾ [الأعلی ۱] فِی سُوَرٍ مِثْلِهَا مِنَ الْمُفَصَّلِ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ فِی الصَّحِیحِ عَنْ أَبِی الْوَلِیدِ. [صحیح۔ بخاری]

(۱۷۷۳۸) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں میں سے سب سے پہلے ہمارے پاس آنے والے (یعنی مدینہ میں) حضرت مصعب بن عمیر اور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما تھے۔ وہ دونوں قرآن کریم کی تعلیم دیتے تھے، پھر عمار بن یاسر، بلال اور سعد رضی اللہ عنہم آئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں میں سے بیسویں نمبر پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آئے۔ پھر حضور علیہ السلام تشریف لائے تو اہل مدینہ نے اتنی خوشی منائی کہ میں نے اس سے پہلے اتنا خوش ہوتے ہوئے انہیں نہیں دیکھا۔ حتی کہ میں لڑکوں اور بچوں کو دیکھا کہ وہ مدینے کی گلیوں میں دوڑتے ہوئے یہ آواز بلند کر رہے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے تو میں نے ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَی﴾ [الأعلی ۱] اور اس جیسی مفصل سورتیں پڑھ لی تھیں۔

(۵) باب مُبْتَدَإِ الإِذْنِ بِالْقِتَالِ

قتال کرنے کی اجازت کا بیان

(۱۷۷۳۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِیُّ

حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ : الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ : أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى إِكَافٍ عَلَى قَطِيفَةٍ فَدَكِيَّةٍ وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَرَاءَهُ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ فَسَارَ حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ فَإِذَا فِي الْمَجْلِسِ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ وَفِي الْمُسْلِمِينَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ ابْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ : لاَ تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا . فَسَلَّمَ النَّبِيُّ -ﷺ- ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ أَيُّهَا الْمَرْءُ إِنَّهُ لاَ أَحْسَنَ مِمَّا تَقُولُ إِنْ كَانَ حَقًّا فَلاَ تُؤْذِنَا بِهِ فِي مَجْلِسِنَا ارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ فَاقْصُصْ عَلَيْهِ. فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ : بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاغْشَنَا بِهِ فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ ذَلِكَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى كَادُوا يَتَثَاوَرُونَ فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ -ﷺ- يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَتُوا

ثُمَّ رَكِبَ النَّبِيُّ -ﷺ- دَابَّتَهُ فَسَارَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ -ﷺ- : أَيَا سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ؟ . يُرِيدُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْفُ عَنْهُ وَاصْفَحْ فَوَالَّذِي أَنْزَلَ الْكِتَابَ لَقَدْ جَاءَ اللَّهُ بِالْحَقِّ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ وَلَقَدِ اصْطَلَحَ أَهْلُ هَذِهِ الْبُحَيْرَةِ عَلَى أَنْ يُتَوِّجُوهُ فَيُعَصِّبُوهُ فَلَمَّا رَدَّ اللَّهُ ذَلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ شَرِقَ بِذَلِكَ فَذَلِكَ فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ فَعَفَا عَنْهُ النَّبِيُّ -ﷺ- وَكَانَ وَأَصْحَابُهُ يَعْفُونَ عَنِ الْمُشْرِكِينَ وَأَهْلِ الْكِتَابِ كَمَا أَمَرَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَصْبِرُونَ عَلَى الأَذَى قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ الأُمُورِ﴾ [آل عمران ١٨٦] وَقَالَ اللَّهُ ﴿وَدَّ كَثِيرٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُمْ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ [البقرة ١٠٩] وَكَانَ النَّبِيُّ -ﷺ- يَتَأَوَّلُ فِي الْعَفْوِ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ حَتَّى أَذِنَ لَهُ فِيهِمْ فَلَمَّا غَزَا النَّبِيُّ -ﷺ- بَدْرًا فَقَتَلَ اللَّهُ بِهِ مَنْ قَتَلَ مِنْ صَنَادِيدِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ قَالَ ابْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ وَمَنْ مَعَهُ مِنْ عَبَدَةِ الأَوْثَانِ : هَذَا أَمْرٌ قَدْ تَوَجَّهَ فَبَايِعُوا رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- عَلَى الإِسْلاَمِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي الْيَمَانِ وَأَخْرَجَاهُ مِنْ حَدِيثِ مَعْمَرٍ وَعُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۷۷۳۹) حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے اسامہ بن زید نے خبر دی کہ نبی ﷺ ایک گدھے پر سوار ہوئے جس پر پالان بندھا ہوا تھا اور نیچے فدک کی بنی ہوئی ایک مخملی چادر بچھی ہوئی تھی اور آپ ﷺ نے اپنے پیچھے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ

کو بٹھایا ہوا تھا۔ آپ ﷺ بنی حارث بن خزرج میں حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لے جا رہے تھے۔ یہ جنگ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے۔ آنحضرت ﷺ نے سفر کیا حتیٰ کہ ایک مجلس سے گزرے جس میں عبداللہ بن ابی بن سلول بھی تھا اور یہ اس کے اسلام لانے سے پہلے کا واقعہ ہے اور اسی طرح اس مجلس کے اندر مسلمان، مشرکین، بت پرست اور یہودی سب شریک تھے اور مسلمانوں میں سے عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ جب مجلس پر سواری کا گرد پڑا تو عبداللہ بن ابی نے اپنی چادر سے اپنی ناک چھپالی اور پھر کہا: ہمارے اوپر غبار نہ اڑاؤ۔ رسول اکرم ﷺ نے سلام کیا اور وہاں رک گئے اور اتر کر انہیں اللہ کی طرف بلایا اور ان کو قرآن مجید کی تلاوت بھی سنائی۔ عبداللہ بن ابی بن سلول بولا: میاں میں ان باتوں کے سمجھنے سے قاصر ہوں اور اگر وہ چیز جو تو کہتا ہے حق ہے تو ہماری مجلسوں میں آ کر ہمیں تکلیف نہ دیا کرو، اپنے گھر جاؤ اور ہم سے جو تمہارے پاس آئے اس سے بیان کرو، اس پر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ہماری مجلسوں میں تشریف لایا کریں، کیونکہ ہم اسے پسند کرتے ہیں۔ پھر مسلمانوں، مشرکوں اور یہودیوں میں تو تو میں میں ہونے لگی اور قریب تھا کہ وہ ایک دوسرے پر حملہ کر دیتے۔ لیکن آپ ﷺ انہیں برابر خاموش کرتے رہے اور جب وہ خاموش ہو گئے تو آنحضرت ﷺ اپنی سواری پر بیٹھ کر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے یہاں گئے۔ پھر آپ ﷺ نے ان سے کہا کہ اے سعد! تم نے نہیں سنا کہ ابو حباب نے آج کیا بات کہی؟ آپ کا اشارہ عبداللہ بن ابی کی طرف تھا کہ اس نے یوں یوں باتیں کہی ہیں۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! اسے معاف کر دیجیے اور درگزر فرمائیے، اس ذات کی قسم جس نے کتاب کو نازل فرمایا: اللہ تعالیٰ نے وہ حق آپ کو عطا فرمایا ہے جو عطاء فرمانا تھا۔ اس بستی (مدینہ منورہ) کے لوگ (آپ کی تشریف آوری سے پہلے) اس بات پر متفق ہو گئے تھے کہ اسے تاج پہنا دیں اور شاہی عمامہ اس کے سر پر باندھ دیں لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اس منصوبہ کو اس حق کی وجہ سے ختم کر دیا جو اس نے آپ کو عطاء فرمایا ہے تو اسے حق سے حسد ہو گیا اور اسی وجہ سے اس نے یہ معاملہ کیا ہے جو آپ نے دیکھا تو اسے آنحضرت ﷺ نے معاف کر دیا اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم بھی مشرکین اور اہل کتاب کو معاف کرتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو حکم دیا تھا اور وہ ان کی تکلیفوں پر صبر کیا کرتے تھے (کیونکہ) اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿لَتُبْلَوُنَّ فِي أَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا وَإِن تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ﴾ [آل عمران ۱۸۶] ''اور تمہیں ضرور ضرور ان لوگوں کی جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی اور مشرک لوگوں کی تکلیف دہ باتیں سننا پڑیں گی اور اگر تم نے صبر کیا اور تقویٰ اختیار کیا تو یہ بڑے ہمت کے کاموں میں سے ہے۔''

اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُم مِّن بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِندِ أَنفُسِهِم مِّن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ ''اہل کتاب کے بہت سے لوگ چاہتے ہیں کہ وہ تمہیں تمہارے ایمان لانے کے بعد کفر میں لوٹا دیں اپنی طرف سے حسد کرتے ہوئے اور حق واضح ہو جانے کے بعد۔ پس ان کو معاف کرو اور ان سے درگزر کرتے رہو حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی حکم آ جائے۔

بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔'' نبی ﷺ عفو درگزر سے کام لیتے رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے بارے میں اجازت دے دی اور جب آپ ﷺ نے بدر کی لڑائی لڑی تو اس میں اللہ تعالیٰ نے کفارِ قریش کے بڑے بڑے سرداروں کو قتل کروا دیا تو عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں نے کہا کہ اب یہ غالب آ جائیں گے۔ لہٰذا انہوں نے آپ کی اسلام پر بیعت کر لی۔

(۱۷۷۴۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ : مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الأَزْرَقُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : أُخْرِجَ أَهْلُ مَكَّةَ النَّبِيَّ - ﷺ - قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ أَخْرَجُوا نَبِيَّهُمْ لَيَهْلِكُنَّ.
قَالَ فَنَزَلَتْ ﴿أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ﴾ [الحج ۳۹] وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقْرَؤُهَا ﴿أَذِنَ﴾ [التوبة ۶۱] قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَعَلِمْتُ أَنَّهَا قِتَالٌ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : وَهِيَ أَوَّلُ آيَةٍ نَزَلَتْ فِي الْقِتَالِ. [صحيح]

(۱۷۷۴۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اہل مکہ نے نبی ﷺ کو نکالا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ((إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ)) پڑھا اور کہا کہ انہوں نے اپنے نبی کو نکال دیا ہے تو یہ ضرور ضرور ہلاک ہو جائیں گے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ ۝﴾ [الحج ۳۹] ''اجازت دی گئی ہے ان لوگوں کو جن کے خلاف جنگ کی گئی (جنگ کرنے کی) کیونکہ وہ مظلوم ہیں اور یقیناً ان کی مدد کرنے پر اللہ تعالیٰ قادر ہے۔'' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ((أُذِنَ)) کی قرآت سے پڑھتے تھے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے جان لیا کہ اس سے مراد قتال ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سب سے پہلے قتال کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

(۱۷۷۴۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : قَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ بِمَرْوٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ حَاتِمٍ الْبَاشَانِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ وَأَصْحَابًا لَهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَتَوُا النَّبِيَّ - ﷺ - فَقَالُوا : يَا نَبِيَّ اللَّهِ كُنَّا فِي عِزٍّ وَنَحْنُ مُشْرِكُونَ فَلَمَّا آمَنَّا صِرْنَا أَذِلَّةً فَقَالَ : إِنِّي أُمِرْتُ بِالْعَفْوِ فَلاَ تُقَاتِلُوا الْقَوْمَ. فَلَمَّا حَوَّلَهُ اللَّهُ إِلَى الْمَدِينَةِ أَمَرَهُ بِالْقِتَالِ فَكَفُّوا فَأَنْزَلَ اللَّهُ ﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُوا الصَّلاَةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ إِذَا فَرِيقٌ مِنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ﴾ [النساء ۷۷] [حسن]

(۱۷۷۴۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عبدالرحمن بن عوف اور ان کے ساتھی نبی ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اے اللہ کے نبی! جب ہم مشرک تھے تو ہم بڑے عزت والے تھے اور جب ہم نے اسلام قبول کیا تو ہم ذلیل ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے درگزر کا حکم دیا گیا اور قتال کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ پھر جب آپ ﷺ مدینہ میں چلے گئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو

قتال کرنے کا حکم دے دیا۔ جب قتال کا حکم ملا تو یہ لوگ قتال سے رک گئے تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ إِذَا فَرِيقٌ مِنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ﴾ [النساء ۷۷] ''کیا آپ ﷺ نے ان لوگوں کی طرف نہیں دیکھا جن کو کہا گیا کہ (ابھی) اپنے ہاتھ لڑائی سے روکو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو پس جب ان پر قتال فرض ہوا تو ان میں سے ایک گروہ لوگوں سے ڈرنے لگ گیا۔''

(۲) باب مَا جَاءَ فِي نَسْخِ الْعَفْوِ عَنِ الْمُشْرِكِينَ وَنَسْخِ النَّهْيِ عَنِ الْقِتَالِ حَتَّى يُقَاتِلُوا وَالنَّهْيِ عَنِ الْقِتَالِ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ

مشرکین سے درگزر کے منسوخ ہونے اور ان سے قتال کی نہی کے منسوخ ہونے کا بیان اور حرمت والے مہینوں میں قتال کرنے کی ممانعت کا بیان

قَالَ الشَّافِعِيُّ: يُقَالُ نُسِخَ هَذَا كُلُّهُ بِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ﴾ الآيَةَ [البقرة ۱۹۳]

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے منسوخ ہو گیا: ﴿وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ﴾ [البقرة ۱۹۳] ''کہ ان سے اس وقت تک قتال کرو جب تک کوئی فتنہ باقی نہ رہ جائے۔''

(۱۷۷۴۰) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الْمُزَكِّي أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ: أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدُوسٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ ﴿فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ﴾ [التوبة ۵] وَقَوْلِهِ ﴿قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ [التوبة ۲۹] قَالَ فَنَسَخَ هَذَا الْعَفْوَ عَنِ الْمُشْرِكِينَ وَقَوْلِهِ ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ﴾ [التوبة ۷۳] فَأَمَرَهُ اللَّهُ بِجِهَادِ الْكُفَّارِ بِالسَّيْفِ وَالْمُنَافِقِينَ بِاللِّسَانِ وَأَذْهَبَ الرِّفْقَ عَنْهُمْ. [ضعيف]

(۱۷۷۴۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں فرماتے ہیں: ﴿فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ﴾ [التوبة ۵] ''مشرکین کو جہاں پاؤ ان کو قتل کر دو۔'' اور اسی طرح اس آیت کے بارے میں ﴿قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ [التوبة ۲۹] ''تم ان لوگوں سے قتال کرو جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان نہیں لاتے۔'' ان آیات سے مشرکین سے درگزر کو منسوخ کر دیا گیا اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں فرماتے ہیں: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ﴾ [التوبة ۷۳] ''اے نبی ﷺ! کفار اور منافقین سے قتال کیجیے اور ان پر سختی کیجیے۔'' اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس آیت میں کفار سے جہاد بالسیف کرنے کا حکم دیا اور منافقین سے جہاد باللسان کا حکم دیا اور

ان پر نرمی کرنے کو ختم کر دیا۔

(۱۷۷۴۳) وَبِهَذَا الإِسْنَادِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَوْلُهُ ﴿وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ﴾ [الأنعام ۱۰٦] ﴿لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُسَيْطِرٍ﴾ [الغاشية ۲۲] يَقُولُ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ ﴿فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ﴾ [المائدة ۱۳] ﴿وَإِنْ تَعْفُوا وَتَصْفَحُوا﴾ [التغابن ۱٤] ﴿فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ﴾ [البقرة ۱۰۹] ﴿قُلْ لِلَّذِينَ آمَنُوا يَغْفِرُوا لِلَّذِينَ لاَ يَرْجُونَ أَيَّامَ اللَّهِ﴾ [الجاثية ۱٤] وَنَحْوَ هَذَا فِي الْقُرْآنِ أَمَرَ اللَّهُ بِالْعَفْوِ عَنِ الْمُشْرِكِينَ وَإِنَّهُ نَسَخَ ذَلِكَ كُلَّهُ قَوْلُهُ ﴿اقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ﴾ [التوبة ٥] وَقَوْلُهُ ﴿قَاتِلُوا الَّذِينَ لاَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلاَ بِالْيَوْمِ الآخِرِ﴾ [التوبة ٥] إِلَى قَوْلِهِ ﴿وَهُمْ صَاغِرُونَ﴾ [التوبة ۲۹] فَنَسَخَ هَذَا الْعَفْوَ عَنِ الْمُشْرِكِينَ. [ضعيف]

(۱۷۷۴۳) اسی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے متعلق فرمایا: ﴿وَ أَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ﴾ [الأنعام ۱۰٦] اور ﴿لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُسَيْطِرٍ﴾ [الغاشية ۲۲] انہوں نے کہا کہ اس کا مطلب ہے کہ آپ ان پر زبردستی کرنے والے نہیں ہیں اور اسی طرح یہ قول ﴿فَاعْفُ عَنْهُمْ وَ اصْفَحْ﴾ [المائدة ۱۳] ''ان کو معاف کیجیے اور ان سے درگزر کیجیے۔'' اور ایسے ہی ﴿وَإِنْ تَعْفُوا وَتَصْفَحُوا﴾ [التغابن ۱٤] اور ﴿فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ﴾ [البقرة ۱۰۹] ''ان کو معاف کرو اور ان سے درگزر کرو حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اپنا کوئی اور حکم صادر فرمائیں۔'' اور یہ آیت کریمہ ﴿قُلْ لِلَّذِينَ آمَنُوا يَغْفِرُوا لِلَّذِينَ لاَ يَرْجُونَ أَيَّامَ اللَّهِ﴾ [الجاثية ۱٤] ''آپ ﷺ ایمان والوں سے کہہ دیں کہ وہ ان لوگوں سے درگزر کریں جو اللہ کے دنوں کی توقع نہیں رکھتے'' اور ان جیسی جتنی بھی قرآن مجید میں آیات ہیں جن کے اندر اللہ تعالیٰ نے مشرکین سے درگزر کرنے کا حکم دیا وہ سب کی سب اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ﴾ [التوبة ٥] اور اس فرمان ﴿قَاتِلُوا الَّذِينَ لاَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَ لاَ بِالْيَوْمِ الآخِرِ﴾ [التوبة ۲۹] ''تم ان لوگوں سے قتال کرو جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان نہیں لاتے۔'' سے مشرکین سے درگزر کو منسوخ کر دیا گیا ہے۔

(۱۷۷٤٤) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ: أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ هُوَ الْفَزَارِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿فَإِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَلاَ تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَلاَ نَصِيرًا إِلاَّ الَّذِينَ يَصِلُونَ إِلَى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ﴾ الآيَةَ [النساء ۸۹، ۹۰] قَالَ وَقَالَ ﴿لاَ يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ﴾ الآيَةَ [الممتحنة ۸] ثُمَّ نَسَخَ هَؤُلاَءِ الآيَاتِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ ﴿بَرَاءَةٌ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ﴾ [التوبة ۱] إِلَى قَوْلِهِ ﴿فَإِذَا انْسَلَخَ الأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ﴾ [التوبة ٥] وَأَنْزَلَ ﴿قَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ

كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً﴾ [التوبة ٣٦] قَالَ ﴿وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا﴾ [الأنفال ٦١] ثُمَّ نَسَخَ ذَلِكَ هَذِهِ الآيَةُ ﴿قَاتِلُوا الَّذِينَ لاَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلاَ بِالْيَوْمِ الآخِرِ وَلاَ يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ﴾[التوبة ٢٩]۔[ضعیف]

(۱۷۷۲۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿فَإِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۝ إِلَّا الَّذِينَ يَصِلُونَ ...﴾ [النساء ۸۹-۹۰] ''پھر اگر یہ منہ پھیر لیں تو انہیں پکڑو اور قتل کرو جہاں بھی ہاتھ لگ جائیں۔ خبردار! ان میں سے کسی کو بھی اپنا رفیق اور مددگار نہ بنا بیٹھنا سوائے ان لوگوں کے جو اس قوم سے تعلق رکھتے ہیں جن سے تمہارا معاہدہ ہو چکا ہے۔'' اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: ﴿لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ﴾ [الممتحنة ۸] ''جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائی نہیں کی اور نہ تم کو جلا وطن کیا اللہ تعالیٰ تم کو ان کے ساتھ احسان اور حسن سلوک کرنے سے نہیں روکتا.....'' پھر یہ آیات منسوخ ہوئیں اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: ﴿بَرَاءَةٌ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝﴾ [التوبة ۱] اللہ تعالیٰ کے اس فرمان تک ﴿فَإِذَا انْسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ﴾ [التوبة ۵] ''اللہ اور اس کا رسول ان مشرکین سے اعلانِ برائت کرتے ہیں جن سے تم نے عہد کیا ہے۔'' یہاں تک ''جب حرمت والے مہینے گزر جائیں تو مشرکین کو جہاں بھی تم پاؤ قتل کر دو'' اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نازل ہوا: ﴿وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً﴾ [التوبة ۳۶] ''مشرکین سے تم سب مل کر و قتال کرو جس طرح وہ سب مل کر تم سے قتال کرتے ہیں۔'' اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ﴾ [الأنفال ۶۱] ''اور اگر یہ صلح کی طرف مائل ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہو جائیں۔'' یہ والی آیت اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے منسوخ ہوگئی: ﴿قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ﴾ [التوبة ۲۹] ''ان لوگوں سے قتال کرو جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور نہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی حرام کردہ چیزوں کو حرام کرتے ہیں۔''

(۱۷۷۲۵) أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ : عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو : عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي السَّوَّارِ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- رَهْطًا وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عُبَيْدَةَ بْنَ الْحَارِثِ قَالَ فَلَمَّا انْطَلَقَ لِيَتَوَجَّهَ بَكَى صَبَابَةً إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- مَكَانَهُ رَجُلاً يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَحْشٍ وَكَتَبَ لَهُ كِتَابًا وَأَمَرَهُ أَنْ لاَ يَقْرَأَهُ إِلاَّ بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا وَقَالَ : لاَ تُكْرِهَنَّ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِكَ عَلَى الْمَسِيرِ مَعَكَ.

فَلَمَّا صَارَ ذَلِكَ الْمَوْضِعَ قَرَأَ الْكِتَابَ وَاسْتَرْجَعَ قَالَ : سَمْعًا وَطَاعَةً لِلَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ فَرَجَعَ رَجُلاَنِ مِنْ أَصْحَابِهِ وَمَضَى بِبَقِيَّتِهِمْ مَعَهُ فَلَقُوا ابْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَتَلُوهُ فَلَمْ يَدْرِ ذَلِكَ مِنْ رَجَبٍ أَوْ مِنْ جُمَادَى الآخِرَةِ

فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ قَتَلْتُمْ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَنَزَلَتْ ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ﴾ [البقرة ۲۱۷] إِلَى قَوْلِهِ ﴿وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ﴾ [البقرة ۲۱۷] قَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ لَئِنْ كَانُوا أَصَابُوا خَيْرًا مَا لَهُمْ أَجْرٌ فَنَزَلَتْ ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَةَ اللَّهِ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ [البقرة ۲۸۱] ۔ [حسن]

(۱۷۷۴۵) حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک گروہ کو روانہ کیا اور اس پر عبیدہ بن حارث کو امیر بنایا اور جب وہ جانے کے لیے نکلا تو اس کو رسول اللہ ﷺ کی محبت نے رُلا دیا۔ آپ ﷺ نے ان کی جگہ پر عبداللہ بن جحش کو امیر بنا دیا اور ایک خط لکھ کر دیا اور ان سے کہا کہ اس کو فلاں جگہ پر کھول کر پڑھنا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے ساتھ سفر پر لے جانے کے لیے اپنے کسی بھی ساتھی پر جبر نہ کرنا۔'' جب وہ اس جگہ پر پہنچے جہاں پر آپ نے خط کھولنے کا حکم دیا تھا تو انہوں نے خط کھول کر پڑھا اور ساتھ ہی انا للہ وانا الیہ راجعون بھی پڑھ دیا اور کہا کہ ہم نے اللہ اور اس کے رسول کی بات سنی اور اس کی اطاعت کی۔ کہتے ہیں کہ ان کے ساتھیوں میں سے آدمی واپس آ گئے اور باقی ان کے ساتھ چلتے رہے اور ابن حضرمی ملے اور انہوں نے اس کو قتل کر دیا اور ان کو پتا نہ چلا کہ یہ رجب کا مہینہ ہے یا جمادی اخریٰ کا تو مشرکین نے کہا کہ تم نے حرمت والے مہینے میں قتل کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ والی آیات نازل فرمائیں: ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ ......﴾ [البقرة ۲۱۷] ''اس قول تک ﴿وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ﴾ [البقرة ۲۱۷] ''یہ لوگ آپ ﷺ سے حرمت والے مہینے میں قتال کرنے کے بارے میں سوال کرتے ہیں تو آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ ان میں قتل کرنا تو کبیرہ گناہ ہے...... لیکن فتنہ پھیلانا تو قتل کرنے سے بھی بڑا گناہ ہے۔'' راوی کہتے ہیں کہ بعض مسلمانوں نے کہا کہ اگر انہوں نے اچھا کام بھی کیا ہے تو اس پر ان کو اجر نہیں ملے گا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللَّهِ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ٥﴾ [البقرة ۲۸۱] ''جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور اللہ کے راستے میں جہاد کیا تو یہی لوگ اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں اور اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔''

(۱۷۷۴۶) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنِي شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- بَعَثَ سَرِيَّةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَحْشٍ الأَسَدِيَّ فَانْطَلَقُوا حَتَّى هَبَطُوا نَخْلَةَ فَوَجَدُوا بِهَا عَمْرَو بْنَ الْحَضْرَمِيِّ فِي عِيرِ تِجَارَةٍ لِقُرَيْشٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فِي قَتْلِ ابْنِ الْحَضْرَمِيِّ وَنُزُولِ قَوْلِهِ ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ﴾ [البقرة ۲۱۷] قَالَ : فَبَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- عَقَلَ ابْنَ الْحَضْرَمِيِّ وَحَرَّمَ الشَّهْرَ الْحَرَامَ كَمَا كَانَ يُحَرِّمُهُ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿بَرَاءَةٌ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ﴾ [التوبة ۱]

قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ : وَكَأَنَّهُ أَرَادَ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً﴾ [التوبة ۳۶] وَالآيَةَ الَّتِي

ذَكَرَهَا الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ أَعَمَّ فِي النَّسْخِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ. [ضعیف]

(۱۷۷۴۶) حضرت عروہ بن زبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں میں سے ایک لشکر روانہ کیا اور اس پر عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کو امیر بنایا۔ وہ سفر کرتے کرتے ایک نخلستان میں اترے، وہاں پر انہوں نے قریش کے تجارتی قافلے میں عمرو بن حضرمی کو پایا اور انہیں قتل کر دیا اور اسی طرح انہوں نے پوری حدیث بیان کی جس میں اس آیت کے نزول کا بھی ذکر ہے ﴿يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ﴾ [البقرة ۲۱۷] اور اس میں انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرمی کی دیت دی اور حرمت والے مہینے کی حرمت کو برقرار رکھا جیسا کہ اس کی حرمت کو وہ لوگ باقی رکھتے تھے حتی کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ﴾ [التوبة ۱] ''اللہ اور اس کا رسول بری ہیں۔''

شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے اس آیت: ﴿وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً﴾ کہ مشرکین سے سب مل کر قتال کرو اس کو نسخ میں عام قرار دیا ہے۔ واللہ اعلم

(۱۷۷۴۷) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ : وَاسْتَفْتَى هَلْ يَصْلُحُ لِلْمُسْلِمِينَ أَنْ يُقَاتِلُوا الْكُفَّارَ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَقَالَ سَعِيدٌ : نَعَمْ. وَقَالَ ذَلِكَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ . [صحیح]

(۱۷۷۴۷) مخرمہ بن بکیر اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ انہوں نے سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ کفار سے حرمت والے مہینوں میں مسلمانوں کا قتال کرنا درست ہے؟ تو انہوں نے کہا: ہاں! اور کہا کہ یہ سلیمان بن یسار کا قول ہے۔

(۱۷۷۴۸) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَأَلْتُ سُفْيَانَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ﴾ [البقرة ۲۱۷] قَالَ : هَذَا شَيْءٌ مَنْسُوخٌ وَقَدْ مَضَى وَلاَ بَأْسَ بِالْقِتَالِ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَغَيْرِهِ. [صحیح]

(۱۷۷۴۸) ابو اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے سفیان سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ......﴾ [البقرة ۲۱۷] کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ حکم منسوخ ہو چکا ہے اور اب حرمت والے مہینوں اور اس کے علاوہ میں ان سے قتال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۷) باب فَرْضِ الْهِجْرَةِ

ہجرت کی فرضیت کا بیان

قَالَ اللَّهُ جَلَّ ثَنَاؤُهُ فِي الَّذِي يُفْتَنُ عَنْ دِينِهِ قَدَرَ عَلَى الْهِجْرَةِ فَلَمْ يُهَاجِرْ حَتَّى تُوُفِّي ﴿إِنَّ الَّذِينَ

تَوَفَّاهُمُ الْمَلاَئِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنْتُمْ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ﴾ [النساء ۹۷] الآيَةَ.

اللہ تعالیٰ کا اس شخص کے بارے میں فرمان ہے جو اپنے دین کے بارے میں فتنوں میں مبتلا کیا جاتا ہے اور ہجرت پر قدرت رکھنے کے باوجود ہجرت نہیں کرتا حتیٰ کہ مرجاتا ہے: ﴿إِنَّ الَّذِينَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيٓ أَنْفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنْتُمْ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ قَالُوٓا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا فَأُولٰٓئِكَ مَأْوٰهُمْ جَهَنَّمُ وَسَآءَتْ مَصِيرًا﴾ [النساء ۹۷] ''جو لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں جب فرشتے ان کی روح قبض کرتے ہیں اور ان سے پوچھتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے (ہجرت کیوں نہ کی)؟ یہ جواب دیتے ہیں کہ ہم اپنی جگہ کمزور اور مغلوب تھے۔ فرشتے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی زمین وسیع نہ تھی کہ تم ہجرت کر جاتے؟ یہی لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ پہنچنے کی بری جگہ ہے۔''

(۱۷۷۴۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ وَرَجُلٌ قَالاَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ الأَسَدِيُّ قَالَ : قُطِعَ عَلَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ بَعْثٌ كُتِبْتُ فِيهِ فَلَقِيتُ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَنَهَانِي أَشَدَّ النَّهْيِ ثُمَّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ نَاسًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا مَعَ الْمُشْرِكِينَ يُكَثِّرُونَ سَوَادَ الْمُشْرِكِينَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَيَأْتِي السَّهْمُ يُرْمَى بِهِ فَيُصِيبُ أَحَدَهُمْ فَيَقْتُلُهُ أَوْ يُضْرَبُ فَيُقْتَلُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى ذِكْرُهُ فِيهِمْ ﴿إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلاَئِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنْتُمْ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الأَرْضِ قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا فَأُولَئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَسَاءَتْ مَصِيرًا﴾ [النساء ۹۷] رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْمُقْرِءِ. [صحیح۔ بخاری]

(۱۷۷۴۹) محمد بن عبدالرحمن بن نوفل اسدی نے کہا: مدینہ والوں کو ایک فوج نکالنے کا حکم دیا گیا اور اس میں میرا بھی نام لکھا گیا۔ (اسی دوران) میری ملاقات عکرمہ مولیٰ ابن عباس سے ہوئی تو انہوں نے مجھے بڑی سختی سے منع کیا اور کہا کہ مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ مسلمانوں میں سے کچھ لوگ تھے جو مشرکین کی فوج کے ساتھ مل گئے اور ان کی تعداد میں اضافہ کا سبب بنے اور رسول کریم ﷺ کے ساتھ نہ ملے تو جب کبھی مسلمانوں کی طرف سے تیر آتا تو ان کو لگ جاتا اور یہ مرجاتے یا ویسے قتل ہو جاتے تو ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿إِنَّ الَّذِينَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيٓ أَنْفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنْتُمْ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ قَالُوٓا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا فَأُولٰٓئِكَ مَأْوٰهُمْ جَهَنَّمُ وَسَآءَتْ مَصِيرًا﴾ [النساء ۹۷] ''جو لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں جب فرشتے ان کی روح قبض کرتے ہیں تو ان سے پوچھتے ہیں: تم کس حال میں تھے (ہجرت کیوں نہ کی)؟ یہ جواب دیتے ہیں کہ ہم اپنی جگہ کمزور اور مغلوب تھے۔ فرشتے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی زمین وسیع نہ تھی کہ تم ہجرت کر جاتے؟ یہی وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ پہنچنے کی بری جگہ ہے۔''

(۱۷۷۵۰) أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو مُسْلِمٍ

حَدَّثَنَاهُ حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ :مَنْ أَقَامَ مَعَ الْمُشْرِكِينَ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ . [ضعیف]

(۱۷۷۵۰) حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس آدمی نے مشرکین کے ساتھ قیام کیا تو وہ اللہ کے ذمہ سے بری ہو گیا۔

(۱۷۷۵۱) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْمُقْرِءُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي نُخَيْلَةَ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ -ﷺ- وَهُوَ يُبَايِعُ النَّاسَ فَقُلْتُ :يَا نَبِيَّ اللَّهِ ابْسُطْ يَدَكَ حَتَّى أُبَايِعَكَ وَاشْتَرِطْ عَلَيَّ فَأَنْتَ أَعْلَمُ بِالشَّرْطِ مِنِّي. قَالَ: أُبَايِعُكَ عَلَى أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ وَتُقِيمَ الصَّلاَةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتُنَاصِحَ الْمُؤْمِنَ وَتُفَارِقَ الْمُشْرِكَ . [صحیح]

(۱۷۷۵۱) حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور آپ لوگوں سے بیعت لے رہے تھے۔ میں نے کہا: اے اللہ کے نبی! اپنا ہاتھ پھیلائیے تاکہ میں آپ کی بیعت کروں اور مجھ پر شرط بھی لگائیے جو آپ میرے بارے میں مناسب جانیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں آپ کی اس بات پر بیعت لیتا ہوں کہ آپ اللہ کی عبادت کریں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں اور مومن کی خیر خواہی کریں اور مشرک سے الگ رہیں۔

(۱۷۷۵۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ قَالَ :بَيْنَا نَحْنُ بِهَذَا الْمِرْبَدِ إِذْ أَتَى عَلَيْنَا أَعْرَابِيٌّ شَعِثُ الرَّأْسِ مَعَهُ قِطْعَةُ أَدِيمٍ أَوْ قِطْعَةُ جِرَابٍ فَقُلْنَا كَأَنَّ هَذَا لَيْسَ مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ فَقَالَ أَجَلْ لاَ هَذَا كِتَابٌ كَتَبَهُ لِي رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَ الْقَوْمُ هَاتِ فَأَخَذْتُهُ فَقَرَأْتُهُ فَإِذَا فِيهِ :بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا كِتَابٌ مِنْ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ رَسُولِ اللَّهِ لِبَنِي زُهَيْرِ بْنِ أُقَيْشٍ . قَالَ أَبُو الْعَلاَءِ :وَهُمْ حَيٌّ مِنْ عُكْلٍ :إِنَّكُمْ إِنْ شَهِدْتُمْ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَأَقَمْتُمُ الصَّلاَةَ وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ وَفَارَقْتُمُ الْمُشْرِكِينَ وَأَعْطَيْتُمْ مِنَ الْغَنَائِمِ الْخُمُسَ وَسَهْمَ النَّبِيِّ وَالصَّفِيَّ . وَرُبَّمَا قَالَ :وَصَفِيَّهُ فَأَنْتُمْ آمِنُونَ بِأَمَانِ اللَّهِ وَأَمَانِ رَسُولِهِ . [ضعیف]

(۱۷۷۵۲) حضرت یزید بن عبداللہ بن شخیر فرماتے ہیں کہ ہم ایک دفعہ اس اونٹوں کے باڑے میں تھے کہ ہمارے پاس ایک دیہاتی آیا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ اس کے پاس ایک کھال کا ٹکڑا تھا یا چمڑے کا تو ہم نے کہا: لگتا ہے کہ یہ ہمارے شہر کا نہیں۔ اس نے کہا ہاں میں تمہارے شہر کا نہیں ہوں۔ میرے پاس ایک خط ہے جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے لکھوا کر دیا تھا تو قوم نے کہا: دکھاؤ! تو میں نے اس سے وہ لے لیا اور اس کو پڑھا تو اس میں یہ عبارت لکھی ہوئی تھی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ خط محمد

رسول اللہ (ﷺ) کی طرف سے ہے بنی زہیر بن اقیش کے لیے۔ ابو العلاء نے کہا کہ یہ عکل قبیلے میں سے ایک قبیلہ ہے اگر تم لا الہ الا اللہ کی گواہی دے دو اور نماز قائم کرنے لگ جاؤ اور زکوٰۃ ادا کرنے لگ جاؤ اور مشرکین سے الگ ہو جاؤ اور مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ ادا کرنا اور میرا حصہ اور میرے اہل وعیال کا حصہ ادا کرنا۔ جب تم یہ کرنے لگ جاؤ گے تو تم اللہ اور اس کے رسول کی امان میں آ جاؤ گے۔

(۸) باب مَا جَاءَ فِي عُذْرِ الْمُسْتَضْعَفِينَ

مستضعفین کے عذر کے بارے میں حکم کا بیان

قَالَ اللَّهُ جَلَّ ثَنَاؤُهُ ﴿إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا فَأُولَئِكَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُمْ وَكَانَ اللَّهُ عَفُوًّا غَفُورًا﴾ [النساء ۹۸-۹۹]

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ: وَيُقَالُ عَسَى مِنَ اللَّهِ وَاجِبٌ.

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَاءِ وَ الْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَ لَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا○ فَأُولَئِكَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُمْ وَ كَانَ اللَّهُ عَفُوًّا غَفُورًا○﴾ [النساء ۹۸-۹۹] ''مگر جو مرد عورتیں اور بچے جو بے بس ہیں جنھیں نہ تو کسی چارہ کار کی طاقت ہے اور نہ کسی راستے کا علم ہے بہت ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے درگزر کرے، اللہ تعالیٰ درگزر کرنے والا اور معاف کرنے والا ہے۔''

امام شافعی رشلٹنے نے فرمایا کہ کہا جاتا ہے کہ عسیٰ کا تعلق جب اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہو تو یہ وجوب کے معنی دیتا ہے۔

(۱۷۷۵۳) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الطَّرَائِفِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُلُّ عَسَى فِي الْقُرْآنِ فَهِيَ وَاجِبَةٌ. [ضعیف]

(۱۷۷۵۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ قرآن مجید میں جتنے بھی عسیٰ استعمال ہوئے ہیں یہ واجب کے معنی میں استعمال ہوئے ہیں۔

(۱۷۷۵۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ: أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدُوسٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا تَلَا هَذِهِ الآيَةَ ﴿إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ﴾ [النساء ۹۸] قَالَ: كُنْتُ وَأُمِّي مِمَّنْ عَذَرَ اللَّهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ. [صحیح۔ بخاری ۱۳۵۷]

(۱۷۷۵۴) ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت کریمہ کی تلاوت کی: ﴿إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ

الرِّجَالِ وَ النِّسَاءِ وَ الْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَّ لَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا﴾ [النساء ۹۸] اور کہا کہ میں اور میری والدہ ان لوگوں میں شامل تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے معذور قرار دیا ہے۔

(۱۷۷۵۵) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ : أَنَا وَأُمِّي مِنَ الْمُسْتَضْعَفِينَ كَانَتْ أُمِّي مِنَ النِّسَاءِ وَأَنَا مِنَ الْوِلْدَانِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سُفْيَانَ.

[صحیح۔ بخاری]

(۱۷۷۵۵) عبید اللہ بن یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا: وہ فرما رہے تھے کہ میں اور میری والدہ مستضعفین میں سے تھے۔ میری والدہ عورتوں میں اور میں بچوں میں شامل تھا۔

(۱۷۷۵۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا اجْتَمَعْنَا لِلْهِجْرَةِ اتَّعَدْتُ أَنَا وَعَيَّاشُ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ وَهِشَامُ بْنُ الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ وَقُلْنَا الْمِيعَادُ بَيْنَنَا التَّنَاضُبُ مِنْ أَضَاةِ بَنِي غِفَارٍ فَمَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ لَمْ يَأْتِهَا فَقَدْ حُبِسَ فَلْيَمْضِ صَاحِبَاهُ فَأَصْبَحْتُ عِنْدَهُ أَنَا وَعَيَّاشُ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ وَحُبِسَ عَنَّا هِشَامٌ وَفُتِنَ فَافْتُتِنَ وَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَكُنَّا نَقُولُ مَا اللَّهُ بِقَابِلٍ مِنْ هَؤُلَاءِ تَوْبَةً قَوْمٌ عَرَفُوا اللَّهَ وَآمَنُوا بِهِ وَصَدَّقُوا رَسُولَهُ ثُمَّ رَجَعُوا عَنْ ذَلِكَ لِبَلَاءٍ أَصَابَهُمْ مِنَ الدُّنْيَا وَكَانُوا يَقُولُونَهُ لِأَنْفُسِهِمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِمْ ﴿قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿مَثْوًى لِلْمُتَكَبِّرِينَ﴾ [الزمر ۶۰] قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَكَتَبْتُهَا بِيَدِي كِتَابًا ثُمَّ بَعَثْتُ بِهَا إِلَى هِشَامٍ فَقَالَ هِشَامُ بْنُ الْعَاصِ فَلَمَّا قَدِمَتْ عَلَيَّ خَرَجْتُ بِهَا إِلَى ذِي طُوًى فَجَعَلْتُ أُصَعِّدُ بِهَا وَأُصَوِّبُ لِأَفْهَمَهَا فَقُلْتُ اللَّهُمَّ فَهِّمْنِيهَا فَعَرَفْتُ أَنَّمَا أُنْزِلَتْ فِينَا لِمَا كُنَّا نَقُولُ فِي أَنْفُسِنَا وَيُقَالُ فِينَا فَرَجَعْتُ فَجَلَسْتُ عَلَى بَعِيرِي فَلَحِقْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَقُتِلَ هِشَامٌ شَهِيدًا بِأَجْنَادِينَ فِي وِلَايَةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. [حسن]

(۱۷۷۵۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ہجرت کے لیے اکٹھے ہوئے تو میں نے اور عیاش بن ابی ربیعہ اور ہشام بن عاص نے آپس میں طے کیا کہ ہم فلاں جگہ صبح صبح اکٹھے ہو کر وہیں سے مدینہ کو ہجرت کرنی ہے تو جو صبح کے وقت وہاں نہ پہنچا اور اس کو روک لیا گیا تو اس کے دونوں ساتھی سفر شروع کر دیں گے تو کہتے ہیں کہ میں اور عیاش بن ابی ربیعہ اس جگہ پر پہنچ گئے اور ہشام بن عاص کو قید کر لیا گیا اور اس کو سخت تکلیفوں میں ڈالا گیا اور وہ ان تکلیفوں اور فتنوں میں گھر گیا۔ جب ہم مدینہ پہنچے تو ہم کہا کرتے تھے کہ اللہ ان لوگوں کی توبہ قبول کرنے والے نہیں کیونکہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ انہوں نے اللہ کو پہچانا اور اس پر ایمان لائے اور اس کے رسولوں کی تصدیق کی۔ پھر دنیا کی مصیبتوں اور تکلیفوں کی وجہ سے اس سے پھر گئے اور وہ اپنے بارے میں کہا

کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں یہ آیات نازل کیں: ﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ﴾ اس قول تک ﴿جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ﴾ [الزمر ۶۰] ''اے نبی! میرے بندوں سے کہہ دو، جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم وزیادتی کر لی ہے کہ وہ اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوں۔ بے شک اللہ تعالیٰ سارے گناہ معاف کرنے والا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کو میں نے اپنے ہاتھ سے ایک خط میں لکھ کر ہشام کی طرف بھیج دیا۔ پھر ہشام بن عاص کہتے ہیں کہ جب یہ خط میرے پاس آیا تو میں اسے لے کر ذی طویٰ کی طرف نکل گیا اور میں اس کو اوپر سے نیچے تک (پڑھتا) اور اللہ سے دعا کرتا: یا اللہ! مجھے اس کی سمجھ عطا فرما تو پھر میں نے پہچان لیا کہ یہ ہمارے بارے میں نازل ہوئیں ہیں کیونکہ ہم اپنے بارے میں کہا کرتے تھے۔ پھر کہتے ہیں کہ میں اس کے بعد لوٹا اور اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر نبی اکرم ﷺ سے جا ملا۔ آخر کار حضرت ہشام رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق کے دور خلافت میں اور ان کے لشکر میں شہید ہوئے۔

(۱۷۷۵۷) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي حَكِيمُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : أُنْزِلَتْ هَذِهِ الآيَةُ فِيمَنْ كَانَ يُفْتَنُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- بِمَكَّةَ ﴿ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ هَاجَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوا ثُمَّ جَاهَدُوا وَصَبَرُوا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ [النحل ۱۱۰]۔ [ضعیف]

(۱۷۷۵۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ آیت: ﴿ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ ''جن لوگوں نے فتنے میں ڈالے جانے کے بعد ہجرت کی اور جہاد کیا اور صبر کا ثبوت دیا، بے شک تیرا پروردگار ان باتوں کے بعد انہیں بخشنے والا اور مہربان ہے۔'' نبی اکرم ﷺ کے ان ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی جنہیں مکہ میں ظلم وستم کا نشانہ بنایا گیا۔

(۱۷۷۵۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : أَسْلَمَ عَيَّاشُ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ وَهَاجَرَ إِلَى النَّبِيِّ -ﷺ- فَجَاءَهُ أَبُو جَهْلِ بْنُ هِشَامٍ وَهُوَ أَخُوهُ لأُمِّهِ وَرَجُلٌ آخَرُ مَعَهُ فَقَالَ لَهُ : إِنَّ أُمَّكَ تُنَاشِدُكَ رَحِمَهَا وَحَقَّهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهَا فَأَقْبَلَ مَعَهُمَا فَرَبَطَاهُ حَتَّى قَدِمَا بِهِ مَكَّةَ فَكَانَا يُعَذِّبَانِهِ. [حسن]

(۱۷۷۵۸) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عیاش بن ابی ربیعہ نے اسلام قبول کیا اور نبی اکرم ﷺ کی طرف ہجرت کی تو ان کے پاس ان کے اخیافی بھائی ابوجہل بن ہشام اور ان کے ساتھ ایک اور آدمی آیا اور انہوں نے ان سے کہا کہ تیری ماں تجھے اپنی قربت اور اپنے حق کی قسم دیتی ہے کہ تو اس کی طرف لوٹ آ تو حضرت عیاش بن ابی ربیعہ ان کے ساتھ لوٹ آئے تو انہوں نے ان کو باندھ دیا اور مدینہ میں لا کر طرح طرح کی سزائیں دیں۔

(۱۷۷۵۹) أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ الأَعْرَابِيِّ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ : كَانَ نَاسٌ بِمَكَّةَ قَدْ أَقَرُّوا بِالإِسْلاَمِ فَلَمَّا خَرَجَ النَّاسُ إِلَى بَدْرٍ لَمْ يَبْقَ أَحَدٌ إِلاَّ أَخْرَجُوهُ فَقُتِلَ أُولَئِكَ الَّذِينَ أَقَرُّوا بِالإِسْلاَمِ فَنَزَلَتْ فِيهِمْ ﴿إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلاَئِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿وَسَاءَتْ مَصِيرًا﴾ [النساء ۹۷-۹۸] ﴿حِيلَةً﴾ نُهُوضًا إِلَيْهَا وَ﴿سَبِيلاً﴾ [آل عمران ۹۷] طَرِيقًا إِلَى الْمَدِينَةِ فَكَتَبَ الْمُسْلِمُونَ الَّذِينَ كَانُوا بِالْمَدِينَةِ إِلَى مَنْ كَانَ بِمَكَّةَ فَلَمَّا كُتِبَ إِلَيْهِمْ خَرَجَ نَاسٌ مِمَّنْ أَقَرُّوا بِالإِسْلاَمِ فَاتَّبَعَهُمُ الْمُشْرِكُونَ فَأَكْرَهُوهُمْ حَتَّى أَعْطَوْهُمُ الْفِتْنَةَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِمْ ﴿إِلاَّ مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالإِيمَانِ﴾ [النحل ۱۰۶]۔ [صحیح]

(۱۷۷۵۹) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بعض لوگوں نے مکہ میں اسلام کا اقرار کرلیا۔ جب لوگوں نے بدر کی طرف کوچ کیا تو انہوں نے ان کو بھی نکلوا لیا اور ساتھ لے لیا تو یہ لوگ جنہوں نے اسلام قبول کرلیا تھا قتل کردیے گئے تو ان کے بارے میں یہ آیات نازل ہوئیں: ﴿إِنَّ الَّذِينَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ أَنْفُسِهِمْ ......﴾ اس قول تک ﴿وَسَآءَتْ مَصِيْرًا﴾ [النساء ۹۷] ”جب ظالم لوگوں کی فرشتے روحیں قبض کرتے ہیں تو وہ پوچھتے ہیں: تم کن میں تھے؟“ ((حِيْلَةً)) کا معنی ہے اسکی طرف اٹھنا، جانا اور ((سَبِيْلًا)) کا معنی ہے مدینہ کی طرف راستہ، پس مدینہ کے مسلمانوں نے مکہ کے مسلمانوں کی طرف خط لکھے جب ان کی طرف خط لکھے گئے تو مکہ کے ان نومسلمانوں میں سے کچھ نکلے تو مشرکین نے ان کو پکڑ لیا اور ان کو طرح طرح کی مصیبتوں سے دوچار کیا تو ان لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ﴿إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَ قَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيْمَانِ......﴾ [النحل ۱۰۶] ”جس پر جبر کیا گیا اور اس کا دل ایمان سے لبریز ہو تو اس پر کلمۂ کفر کہنے پر کوئی گناہ نہیں۔“

(۱۷۷۶۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الْمُزَكِّي قَالاَ أَخْبَرَنَا أَبُو سَهْلٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- لَمَّا قَالَ : سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ . قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ قَالَ : اللَّهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ اللَّهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ شَيْبَانَ.

[صحیح۔ بخاری]

(۱۷۷۶۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب ((سمع الله لمن حمده)) کہتے تو سجدہ کرنے سے پہلے آپ ان لوگوں کے لیے دعا کرتے: ”اے اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دے۔ اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دے اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات دے اے اللہ۔ مومنین میں سے جو کمزور لوگ ہیں ان کو نجات دے۔ اے اللہ! اپنی پکڑ کو مضر قبیلے پر سخت کردے اے اللہ! ان پر ایسی قحط سالی ڈال جس طرح تو نے یوسف کے لوگوں پر قحط سالی ڈالی تھی۔

(۹)باب مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا فَأَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فِي طَرِيقِهِ

جو اپنے گھر سے ہجرت کے لیے نکلے اور اسے راستے میں موت آ جائے

(۱۷۷۶۱) أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو مَنْصُورٍ: الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ: أَنَّ رَجُلاً مِنْ خُزَاعَةَ كَانَ بِمَكَّةَ فَمَرِضَ وَهُوَ ضَمْرَةُ بْنُ الْعِيصِ أَوِ الْعِيصُ بْنُ ضَمْرَةَ بْنِ زِنْبَاعٍ فَأَمَرَ أَهْلَهُ فَفَرَشُوا لَهُ عَلَى سَرِيرٍ فَحَمَلُوهُ وَانْطَلَقُوا بِهِ مُتَوَجِّهًا إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَمَّا كَانَ بِالتَّنْعِيمِ مَاتَ فَنَزَلَتْ ﴿وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ﴾ [النساء ۱۰۰] وَكَذَلِكَ قَالَهُ الْحَسَنُ وَغَيْرُهُ مِنَ الْمُفَسِّرِينَ. [صحیح]

(۱۷۷۶۱) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خزاعہ قبیلہ سے ایک (مسلمان) آدمی مکہ میں تھا اور وہ بیمار ہو گیا اس کا نام ضمرہ بن عیص تھا یا کہ عیص ابن ضمرہ بن زنباع تھا۔ اس نے اپنے گھر والوں کو حکم دیا کہ وہ اسے مدینہ پہنچا دیں۔ انہوں نے اسے چارپائی پر اٹھا لیا اور مدینہ کی جانب سفر کر دیا۔ جب وہ تنعیم مقام پر پہنچے تو یہ آدمی سفر میں ہی فوت ہو گیا تو اس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ﴿وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ﴾ [النساء ۱۰۰] ''جو شخص اپنے گھر سے اللہ کے لیے ہجرت کرلے اور پھر اسے راستے میں موت آ جائے تو اس کا اجر اللہ پر واقع ہو گیا۔'' یہی تفسیر حسن بصری رحمہ اللہ اور دوسرے مفسرین رحمہم اللہ نے کی ہے۔

(۱۰)باب الرُّخْصَةِ فِي الإِقَامَةِ بِدَارِ الشِّرْكِ لِمَنْ لاَ يَخَافُ الْفِتْنَةَ

مشرکین کی بستی میں اس آدمی کو ٹھہرنے کی اجازت جس پر فتنہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہو

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ: لأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- أَذِنَ لِقَوْمٍ بِمَكَّةَ أَنْ يُقِيمُوا بِهَا بَعْدَ إِسْلاَمِهِمْ مِنْهُمُ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَغَيْرُهُ إِذْ لَمْ يَخَافُوا الْفِتْنَةَ.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ایک قوم کو اسلام قبول کرنے کے بعد مکہ میں ٹھہرنے کی اجازت دی۔ ان میں عباس بن عبدالمطلب وغیرہ تھے جبکہ ان پر فتنہ کا آپ کو کوئی ڈر نہ تھا۔

(۱۷۷۶۲) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عُلاَثَةَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: كَانَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدْ أَسْلَمَ وَأَقَامَ عَلَى سِقَايَتِهِ وَلَمْ يُهَاجِرْ. [ضعیف]

(۱۷۷۶۳) حضرت عروہ بن زبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا آپ مکہ میں حاجیوں کو پانی پلانے

والے عہد و پر کام کرتے رہے اور ہجرت نہ کی۔

(۱۷۷۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ : ثُمَّ إِنَّ أَبَا الْعَاصِ رَجَعَ إِلَى مَكَّةَ بَعْدَ مَا أَسْلَمَ فَلَمْ يَشْهَدْ مَعَ النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم- مَشْهَدًا ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِينَةَ بَعْدَ ذَلِكَ فَتُوُفِّيَ فِي ذِي الْحِجَّةِ مِنْ سَنَةِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ فِي خِلاَفَةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَوْصَى إِلَى الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ. [ضعیف]

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : وَكَانَ يَأْمُرُ جُيُوشَهُ أَنْ يَقُولُوا لِمَنْ أَسْلَمَ إِنْ هَاجَرْتُمْ فَلَكُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَإِنْ أَقَمْتُمْ فَأَنْتُمْ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ وَلَيْسَ يُخَيِّرُهُمْ إِلاَّ فِيمَا يَحِلُّ لَهُمْ.

(۱۷۷۶۳) محمد بن اسحاق رشاللہ فرماتے ہیں کہ ابو العاص رضی اللہ عنہ اسلام قبول کرنے کے بعد پھر مکہ میں لوٹ آئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی غزوے میں شرکت نہ کی۔ اس کے بعد پھر مدینہ میں آئے اور ذی الحجہ سن ۱۲ ھ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں وفات پائی اور زبیر بن عوام کو وصیت کی۔

امام شافعی رشاللہ فرماتے ہیں کہ وہ اپنے لشکروں کو حکم دیتے تھے کہ وہ اسلام قبول کرنے والوں سے کہیں کہ اگر تم نے ہجرت کی تو تم کو بھی وہی ملے گا جو مہاجرین کو ملتا ہے اور اگر تم نے ہجرت نہ کی تو تم دیہاتی مسلمانوں کی طرح ہو گے اور ان کو وہی کچھ دیا جاتا ہے جو ان کے لیے جائز اور مناسب ہو۔

(۱۷۷۶۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو عَمْرِو بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى سَرِيَّةٍ أَوْ جَيْشٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللَّهِ وَبِمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا وَقَالَ : إِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى إِحْدَى ثَلاَثِ خِصَالٍ أَوْ خِلاَلٍ فَأَيَّتُهُنَّ أَجَابُوكَ إِلَيْهَا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ادْعُهُمْ إِلَى الإِسْلاَمِ فَإِنْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَأَعْلِمْهُمْ أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ أَنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَأَنَّ عَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ فَإِنْ أَبَوْا وَاخْتَارُوا دَارَهُمْ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ مِثْلَ أَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللَّهِ الَّذِي كَانَ يَجْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَلاَ يَكُونُ لَهُمْ فِي الْفَيْءِ وَالْغَنِيمَةِ نَصِيبٌ إِلاَّ أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ . وَذَكَرَ الْحَدِيثَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ وَكِيعٍ

قَالَ الشَّيْخُ وَقَدْ وَرَدَتْ أَخْبَارٌ فِي مِثْلِ هَذَا الْمَعْنَى. [صحیح۔ مسلم]

(۱۷۷۶۴) حضرت سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو لشکر پر امیر مقرر کر کے بھیجتے تو اسے خاص طور پر تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیتے اور اسے یہ بھی حکم دیتے کہ جب تیری ملاقات اپنے مشرک دشمنوں سے

ہوتو پہلے ان کو تین چیزوں کی دعوت دینا۔ اگر وہ تین میں سے کسی ایک کو بھی قبول کر لیں تو تم ان کی اس بات کو مان لینا اور ان سے قتال نہ کرنا۔ سب سے پہلے ان کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دینا۔ اگر وہ قبول کر لیں تو تم بھی ان سے ان کے اسلام کو قبول کرنا اور ان سے قتال نہ کرنا۔ پھر ان کو اس جگہ کو بدلنے کا حکم دینا اور ان کو دار الاسلام کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دینا اور ساتھ یہ بھی بتا دینا کہ اگر وہ یہ کام کرتے ہیں تو ان کے حقوق و فرائض ویسے ہی ہوں گے جیسے باقی مہاجرین کے ہیں اور اگر وہ ہجرت سے انکار کریں اور اپنے وطن اور شہر کو پسند کریں تو ان سے کہنا کہ اس صورت میں تمہارے حقوق و فرائض دیہات کے مسلمان جیسے ہوں گے اور ان کا مالِ فَیٔ اور مالِ غنیمت میں کوئی حصہ نہ ہوگا سوائے اس صورت کے کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر جہاد کریں۔

(۱۷۷۶۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ :إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ السُّوسِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الْبَيْرُوتِيُّ أَخْبَرَنَا أَبِي أَخْبَرَنِي الأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ - ﷺ- فَسَأَلَهُ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ :إِنَّ الْهِجْرَةَ شَأْنُهَا شَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ إِبِلٌ؟ قَالَ :نَعَمْ. قَالَ :فَهَلْ تَمْنَحُ مِنْهَا؟ قَالَ :نَعَمْ. قَالَ :فَهَلْ تَحْلِبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا؟ قَالَ :نَعَمْ. قَالَ :فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا . أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ الأَوْزَاعِيِّ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۷۷۶۵) حضرت ابوسعید خدری ڈاٹٹؤ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک دیہاتی آیا۔ اس نے ہجرت کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ہجرت کا معاملہ بڑا مشکل ہے۔ کیا تیرے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے کہا: جی! آپ نے فرمایا: ان میں سے کسی اونٹ کو عاریتاً دیتے ہو؟ اس نے کہا: ہاں! آپ نے فرمایا: کیا اس کے ورود کے دن اس کا دودھ دوہتے ہو اور تقسیم کرتے ہو؟ اس نے کہا: جی! آپ نے فرمایا: تو پھر ان کو لے کر دریاؤں اور جنگلوں کی طرف نکل جاؤ اور وہاں جا کر اچھے اعمال کرو۔ اللہ تعالیٰ تیرے اعمال میں کچھ بھی کمی نہیں کرے گا۔

(۱۷۷۶۶) أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ :الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُؤَمَّلِ أَخْبَرَنَا أَبُو عُثْمَانَ :عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ :مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ أَبُو الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ عَنْ هِلاَلِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَقَامَ الصَّلاَةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ هَاجَرَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ الَّتِي وُلِدَ فِيهَا . قَالُوا :يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلاَ نُنَبِّءُ النَّاسَ بِذَلِكَ؟ قَالَ :إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِهِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَسَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَأَعْلَى الْجَنَّةِ وَفَوْقَهُ عَرْشُ اللَّهِ وَمِنْهُ تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ يَحْيَى بْنِ صَالِحٍ عَنْ فُلَيْحٍ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۷۷۶۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا نماز قائم کی اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ اسے ضرور جنت میں داخل کرے گا۔ چاہے وہ ہجرت کرے یا اپنی ہی پیدائش والی جگہ پر بیٹھا رہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم اس چیز کی لوگوں کو خبر نہ دے دیں؟ آپ نے فرمایا: ''بے شک جنت میں سو درجے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان مجاہدین کے لیے تیار کیے ہیں جو اس کے راستے میں جہاد کرتے ہیں اور ہر دو درجوں کا درمیانی فاصلہ اتنا ہے جتنا آسمان اور زمین کا ہے اور جب تم اللہ سے سوال کرو تو جنتِ فردوس کا سوال کرو کیونکہ یہ درمیانی اور سب سے اعلیٰ جنت ہے اور اس کے اوپر اللہ تعالیٰ کا عرش ہے اور اسی سے ہی جنت کی نہریں جاری ہوتی ہیں۔

(۱۷۷۶۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ :الْعَلاَءُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الإِسْفَرَائِينِيُّ بِهَا أَخْبَرَنَا أَبُو سَهْلٍ :بِشْرُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيٍّ الذُّهْلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يَوْمَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ :لاَ هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ وَعُثْمَانَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ جَرِيرٍ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى. [صحيح۔ متفق عليه]

وَقَوْلُهُ -ﷺ- :لاَ هِجْرَةَ . يَعْنِي وَاللَّهُ أَعْلَمُ لاَ هِجْرَةَ وُجُوبًا عَلَى مَنْ أَسْلَمَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ بَعْدَ فَتْحِهَا فَإِنَّهَا قَدْ صَارَتْ دَارَ إِسْلاَمٍ وَأَمْنٍ فَلاَ يَخَافُ أَحَدٌ فِيهَا أَنْ يُفْتَنَ عَنْ دِينِهِ وَكَذَلِكَ غَيْرُ مَكَّةَ إِذَا صَارَ فِي مَعْنَاهَا بَعْدَ الْفَتْحِ فِي الأَمْنِ.

(۱۷۷۶۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فتح مکہ کے دن (آج کے بعد) کوئی ہجرت نہیں، لیکن جہاد اور نیت باقی ہے اور جب تمہیں (جہاد) کی طرف بلایا جائے تو پھر تم نکلو۔''

آپ ﷺ کے اس فرمان ((لا هجرة)) کا مطلب یہ ہے (اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے) کہ اہل مکہ میں سے جس نے فتح مکہ کے بعد اسلام قبول کیا ہے اس پر کوئی ہجرت واجب نہیں کیونکہ یہ دار الاسلام اور دار الامن بن گیا ہے اور کسی کو اس کے دین کے متعلق اس شہر میں فتنہ کا ڈر نہیں اور اسی طرح مکہ کے علاوہ دوسری جگہیں جب کہ وہ فتح ہونے کے بعد امن وامان کا گہوارہ بن جائیں (وہاں سے بھی ہجرت کرنا واجب نہیں)۔

(۱۷۷۶۸) وَفِي مِثْلِ ذَلِكَ وَرَدَ مَا أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الأَسْفَاطِيُّ : الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ الْجَارُودِيُّ

أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي مُجَاشِعُ بْنُ مَسْعُودٍ السُّلَمِيُّ قَالَ : جِئْتُ بِأَخِي أَبِي مَعْبَدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- بَعْدَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايِعْهُ عَلَى الْهِجْرَةِ قَالَ : قَدْ مَضَتِ الْهِجْرَةُ لأَهْلِهَا . فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ فَعَلَى أَىِّ شَىْءٍ تُبَايِعُهُ؟ قَالَ : عَلَى الإِسْلاَمِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ . فَبَايَعَهُ قَالَ أَبُو عُثْمَانَ فَلَقِيتُ أَبَا مَعْبَدٍ فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ مُجَاشِعٍ فَقَالَ : صَدَقَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِى الصَّحِيحِ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ سَعِيدٍ وَأَخْرَجَهُ الْبُخَارِىُّ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۷۷۶۸) حضرت مجاشع بن مسعود سلمی کہتے ہیں کہ میں اپنے بھائی ابو معبد کو فتح مکہ کے بعد رسول اکرم ﷺ کے پاس لے کر آیا اور میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ان سے ہجرت پر بیعت لیں تو آپ نے فرمایا: ''ہجرت جنہوں نے کرنی تھی انہوں نے کر لی اور (اب ہجرت نہیں) تو میں نے کہا: یا رسول! تو پھر آپ ان سے کس چیز پر بیعت لیں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسلام، جہاد اور خیر پر، پھر آپ ﷺ نے ان سے بیعت لی۔ ابو عثمان کہتے ہیں کہ میری ملاقات ابو معبد سے ہوئی تو میں نے ان کو مجاشع کے قول کی خبر دی تو انہوں نے کہا کہ مجاشع نے سچ کہا۔

(۱۷۷۶۹) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِىُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِئُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ : سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- بِأَبِى يَوْمَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايِعْ أَبِى عَلَى الْهِجْرَةِ قَالَ : بَلْ أُبَايِعُهُ عَلَى الْجِهَادِ وَقَدِ انْقَطَعَتِ الْهِجْرَةُ يَوْمَ الْفَتْحِ . كَذَا وَجَدْتُهُ وَإِنَّمَا هُوَ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ. [ضعيف]

(۱۷۷۶۹) حضرت یعلی بن امیہ فرماتے ہیں کہ میں فتح مکہ کے دن اپنے والد کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر آیا اور آپ ﷺ سے کہا: یا رسول اللہ! میرے والد سے ہجرت پر بیعت لیجیے تو آپ نے فرمایا: نہیں'' بلکہ میں ان سے جہاد پر بیعت لیتا ہوں کیونکہ ہجرت فتح مکہ کے دن سے منقطع ہوگئی ہے۔''

(۱۷۷۷۰) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِى مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنِى عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِى عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أُمَيَّةَ بْنِ يَعْلَى أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ يَعْلَى قَالَ : كَلَّمْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- فِى أَبِى أُمَيَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايِعْ أَبِى عَلَى الْهِجْرَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : بَلْ أُبَايِعُهُ عَلَى الْجِهَادِ فَقَدِ انْقَطَعَتِ الْهِجْرَةُ . وَرَوَاهُ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أُمَيَّةَ ابْنِ أُخْتِ يَعْلَى. [ضعيف]

(۱۷۷۷۰) حضرت یعلی ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے فتح مکہ کے دن آپ نے امیہ کے بارے میں بات

کی اور آپ ﷺ سے کہا یا رسول اللہ! میرے باپ سے ہجرت پر بیعت لیجیے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہجرت کا سلسلہ ختم ہو گیا لیکن میں ان سے جہاد پر بیعت لیتا ہوں۔“

(۱۷۷۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخُسْرُوْجِرْدِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الإِسْمَاعِيلِيُّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي ابْنُ كَاسِبٍ حَدَّثَنِي سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قِيلَ لِصَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ وَهُوَ بِأَعْلَى مَكَّةَ : إِنَّهُ لاَ دِينَ لِمَنْ لَمْ يُهَاجِرْ فَقَالَ : لاَ أَصِلُ إِلَى بَيْتِي حَتَّى أَقْدَمَ الْمَدِينَةَ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ فَنَزَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ -ﷺ- فَقَالَ : مَا جَاءَ بِكَ يَا أَبَا وَهْبٍ؟ . قَالَ قِيلَ : إِنَّهُ لاَ دِينَ لِمَنْ لَمْ يُهَاجِرْ. فَقَالَ النَّبِيُّ -ﷺ-: ارْجِعْ أَبَا وَهْبٍ إِلَى أَبَاطِحِ مَكَّةَ فَقِرُّوا عَلَى سَكِنَتِكُمْ فَقَدِ انْقَطَعَتِ الْهِجْرَةُ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِنِ اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا . [صحیح]

(۱۷۷۷۱) حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ صفوان بن امیہ سے کہا گیا اور وہ مکہ کے بالائی حصہ میں تھے کہ جس نے ہجرت نہ کی اس کا کوئی دین نہیں تو انہوں نے کہا کہ جب تک میں مدینہ میں نہیں جاتا اس سے پہلے میں گھر میں داخل نہیں ہوں گا۔ کہتے ہیں کہ وہ مدینہ میں آئے اور حضرت عباس بن عبدالمطلب کے ہاں اترے۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ آپ نے کہا: اے ابو وہب! تجھے کیا چیز لے آئی تو انہوں نے کہا کہ میں نے یہ سنا ہے کہ جس نے ہجرت نہیں کی اس کا کوئی دین نہیں تو نبی ﷺ نے فرمایا: اے ابو وہب! بطحاء مکہ کی طرف لوٹ جاؤ اور اپنے گھروں میں سکون کرو کیونکہ ہجرت کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے لیکن جہاد اور نیت باقی ہے اور جب تم کو (جہاد وغیرہ) کے لیے بلایا جائے تو پھر دیر نہ کرنا۔ (قصہ کے علاوہ)

(۱۷۷۷۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ يَحْيَى الأَدَمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَاهَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ رَجُلٍ سَمِعَ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ لَيْسَ لَنَا أُجُورٌ بِمَكَّةَ قَالَ : لَتَأْتِيَنَّكُمْ أُجُورُكُمْ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي جُحْرِ ثَعْلَبٍ . [ضعیف]

(۱۷۷۷۲) حضرت جبیر بن مطعم ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے لیے مکہ میں رہتے ہوئے کوئی اجر نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں تمہارا ضرور اجر ملے گا اگرچہ تم لومڑی کی بل میں بھی ہوئے۔

(۱۷۷۷۳) أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو الأَزْهَرِ حَدَّثَنَا فُدَيْكُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ صَالِحِ بْنِ بَشِيرِ بْنِ فُدَيْكٍ قَالَ : جَاءَ فُدَيْكٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ مَنْ لَمْ يُهَاجِرْ هَلَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : يَا فُدَيْكُ أَقِمِ الصَّلاَةَ وَآتِ الزَّكَاةَ وَاهْجُرِ السُّوءَ وَاسْكُنْ مِنْ أَرْضِ قَوْمِكَ حَيْثُ شِئْتَ . قَالَ وَأَظُنُّ أَنَّهُ قَالَ : تَكُنْ

مُهَاجِرًا . [ضعيف]

(۱۷۷۷۳) حضرت فدیک رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! کچھ لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ جس نے ہجرت نہ کی وہ ہلاک ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے فدیک! نماز قائم کرو، زکوۃ ادا کرو اور برائی کو چھوڑ دو۔ پھر تمہارا جہاں دل چاہے تو اپنی قوم کی زمین میں رہو۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا یہ خیال ہے کہ آپ نے فرمایا: جب تم یہ کام کرنے والے بن جاؤ گے تو تم مہاجر ہو جاؤ گے۔

(۱۷۷۷۴) وَأَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو الأَزْهَرِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ صَالِحِ بْنِ بَشِيرِ بْنِ فُدَيْكٍ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- نَحْوَهُ لَيْسَ فِي حَدِيثِ الزُّبَيْدِيِّ :تَكُنْ مُهَاجِرًا . [ضعيف]

(۱۷۷۷۴) یہ حدیث بھی پہلی حدیث کی طرح ہے لیکن اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔ زبیدی کی روایت میں ہے کہ تم مہاجر بن جاؤ گے۔

(۱۷۷۷۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- أُنَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْبَدْوِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدِمَ عَلَيْنَا أُنَاسٌ مِنْ قَرَابَاتِنَا فَزَعَمُوا أَنَّهُ لاَ يَنْفَعُ عَمَلٌ دُونَ الْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :حَيْثُمَا كُنْتُمْ فَأَحْسِنُوا عِبَادَةَ اللَّهِ وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ . [صحيح]

(۱۷۷۷۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دیہات میں سے کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! ہمارے پاس ہمارے کچھ قریبی لوگ آئے اور انہوں نے آکر یہ دعویٰ کیا ہے کہ ہجرت اور جہاد کے بغیر کوئی عمل فائدہ مند نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جہاں کہیں بھی رہو، تم اللہ کی عبادت اچھے طریقے سے کرو اور اس پر جنت کی بشارت بھی حاصل کرلو۔

(۱۷۷۷۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ :أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ :أَنَّهُ جَاءَ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ وَكَانَتْ مُجَاوِرَةً قَالَ فَقَالَ عُبَيْدٌ :أَيْ هَنْتَاهُ أَسْأَلُكِ عَنِ الْهِجْرَةِ. قَالَتْ : لاَ هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ إِنَّمَا كَانَتِ الْهِجْرَةُ قَبْلَ الْفَتْحِ حِينَ يُهَاجِرُ الرَّجُلُ بِدِينِهِ إِلَى النَّبِيِّ -ﷺ- فَأَمَّا حِينَ كَانَ الْفَتْحُ حَيْثُ شَاءَ الرَّجُلُ عَبَدَ اللَّهَ لاَ يُمْنَعُ. [صحيح]

(۱۷۷۷۶) عطاء کہتے ہیں کہ میں عبید بن عمیر کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور وہ اعتکاف بیٹھی تھیں یا مجاورہ کا دوسرا ترجمہ ہے کہ وہ ان کے پڑوس میں رہتی تھیں تو ان سے عبید نے کہا: اے ہنتاہ! (یہ حضرت عائشہ کی کنیت وغیرہ ہے) میں آپ

سے ہجرت کے متعلق سوال کرتا ہوں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا: فتح مکہ کے بعد کوئی ہجرت نہیں، ہجرت تو فتح مکہ سے پہلے تھی جب آدمی اپنے دین کی خاطر نبی ﷺ کی طرف ہجرت کرتا تو جب فتح ہوگئی ہے تو اب آدمی جہاں چاہے اللہ کی عبادت کر سکتا ہے اسے عبادت سے منع نہیں کیا جائے گا۔

(۱۷۷۷۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو الْحَسَنِ : أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبْدُوسٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : زُرْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ فَسَأَلَهَا عَنِ الْهِجْرَةِ قَالَتْ : لاَ هِجْرَةَ الْيَوْمَ إِنَّمَا كَانَتِ الْهِجْرَةُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ كَانَ الْمُؤْمِنُونَ يَفِرُّونَ بِدِينِهِمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- مِنْ أَنْ يُفْتَنُوا فَقَدْ أَفْشَى اللَّهُ الإِسْلاَمَ فَحَيْثُمَا شَاءَ رَجُلٌ عَبَدَ رَبَّهُ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ. أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ الأَوْزَاعِيِّ وَابْنِ جُرَيْجٍ وَرُوِّينَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَعْنَى هَذَا.

وَكُلُّ ذَلِكَ يَرْجِعُ إِلَى انْقِطَاعِ الْهِجْرَةِ وُجُوبًا عَنْ أَهْلِ مَكَّةَ وَغَيْرِهَا مِنَ الْبِلاَدِ بَعْدَ مَا صَارَتْ دَارَ أَمْنٍ وَإِسْلاَمٍ فَأَمَّا دَارُ حَرْبٍ أَسْلَمَ فِيهَا مَنْ يَخَافُ الْفِتْنَةَ عَلَى دِينِهِ وَلَهُ مَا يُبَلِّغُهُ إِلَى دَارِ الإِسْلاَمِ فَعَلَيْهِ أَنْ يُهَاجِرَ. [صحيح۔ بخاری ۳۰۹۰]

(۱۷۷۷۷) حضرت عطاء کہتے ہیں کہ میں نے عبید بن عمیر کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات کی تو انہوں نے ان سے ہجرت کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے کہا: آج کوئی ہجرت نہیں، ہجرت تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف کی جاتی تھی۔ جب مؤمنین کو ان کے دین کے حوالے سے فتنے میں ڈالا جاتا تھا تو وہ اپنے دین کو بچانے کے لیے رسول کریم ﷺ کے پاس آتے تھے۔ اب تو اللہ تعالیٰ نے اسلام کو اتنا پھیلا دیا ہے کہ آدمی جہاں چاہے اپنے رب کی عبادت کر سکتا ہے۔ اب تو جہاد اور نیت باقی ہے۔

یہ تمام احادیث اہل مکہ سے ہجرت کے انقطاع کے وجوب کی طرف لوٹتی ہیں یا ان کے علاوہ ایسے شہر کی طرف لوٹتی ہیں جو دار الاسلام یا دار الامن بن گئے ہیں اور اگر کوئی آدمی دار الحرب میں ہے اور اس کو وہاں پر اسلام پر چلنا مشکل ہے تو اس کے لیے ہجرت باقی ہے کہ وہ وہاں سے ہجرت کر کے دار الاسلام میں آجائے اور اپنے دین کو بچالے۔

(۱۷۷۷۸) وَفِي مِثْلِ ذَلِكَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَوْفٍ عَنْ أَبِي هِنْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ : لاَ تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ حَتَّى تَنْقَطِعَ التَّوْبَةُ وَلاَ تَنْقَطِعُ التَّوْبَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا. [ضعيف]

(۱۷۷۷۸) ابو ہند امیر معاویہ سے نقل فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: جب تک توبہ کا دروازہ بند نہیں ہوگا اس وقت تک ہجرت کا دروازہ بھی بند نہیں ہوگا اور توبہ کا دروازہ اس وقت بند ہوگا جب سورج مغرب سے

طلوع ہوگا۔

(۱۷۷۷۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ: أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَاضِي دِمَشْقَ عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّعْدِيِّ مِنْ بَنِي مَالِكِ بْنِ حِسْلٍ: أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا نَزَلُوا قَالُوا احْفَظْ لَنَا رِكَابَنَا حَتَّى نَقْضِيَ حَاجَتَنَا ثُمَّ تَدْخُلُ وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَقَضَى لَهُمْ حَاجَتَهُمْ ثُمَّ قَالُوا لَهُ ادْخُلْ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ: حَاجَتُكَ؟ قَالَ: حَاجَتِي أَنْ تُخْبِرَنِي أَنْقَطَعَتِ الْهِجْرَةُ؟ قَالَ: حَاجَتُكَ مِنْ خَيْرِ حَوَائِجِهِمْ لاَ تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ مَا قُوتِلَ الْعَدُوُّ. [صحیح لغیرہ]

(۱۷۷۷۹) حضرت عبداللہ بن سعدی مالک بن حسل قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں، فرماتے ہیں کہ میں اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ رسول کریم ﷺ کے پاس آیا۔ جب وہ اپنی سواریوں سے اترے تو انہوں نے کہا کہ آپ سواریوں کی حفاظت کریں۔ جب ہم اپنی حاجت پوری کریں گے تو تم رسول کریم ﷺ کے پاس چلے جانا اور اپنی ضرورت پوری کر لینا اور میں سب سے چھوٹا تھا جب وہ اپنی حاجت پوری کر کے آگئے تو انہوں نے مجھے کہا کہ اب تم چلے جاؤ۔ کہتے ہیں کہ جب میں رسول اکرم ﷺ کے پاس گیا تو آپ نے فرمایا: تمہاری کیا حاجت ہے؟ میں نے کہا: میری حاجت اور سوال یہ ہے کہ آپ مجھے ہجرت کے متعلق بتائیے کیا ہجرت منقطع ہوگئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تک دشمن سے قتال کیا جائے گا ہجرت منقطع نہیں ہوگی۔

(۱۱) باب مَنْ كَرِهَ أَنْ يَمُوتَ بِالأَرْضِ الَّتِي هَاجَرَ مِنْهَا

جو آدمی اس بات کو ناپسند کرے کہ جس زمین سے اس نے ہجرت کی ہے اسی میں اس کو موت آئے اس کا بیان

(۱۷۷۸۰) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ: أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دُحَيْمٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ بْنِ أَبِي غَرَزَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ وَأَبُو نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَنِي النَّبِيُّ -ﷺ- يَعُودُنِي وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَمُوتَ بِالأَرْضِ الَّتِي هَاجَرَ مِنْهَا فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ؟ قَالَ: لاَ.

قُلْتُ: فَالشَّطْرُ؟ قَالَ: لاَ. قُلْتُ فَالثُّلُثُ؟ قَالَ: الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ لَهُمْ مِنْ أَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ بِأَيْدِيهِمْ وَإِنَّكَ مَهْمَا أَنْفَقْتَ مِنْ نَفَقَةٍ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ حَتَّى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا إِلَى فِي امْرَأَتِكَ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَرْفَعَكَ فَيَنْتَفِعَ بِكَ أُنَاسٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۷۷۸۰) حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ میری عیادت کے لیے میرے پاس آئے اور میں اس بات کو ناپسند کرتا تھا کہ مجھے اسی زمین میں موت آئے جہاں سے میں نے ہجرت کی ہے تو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا میں سارے مال کی وصیت کر دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں'' میں نے کہا: آدھے مال کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا: ایک تہائی مال کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک تہائی بھی زیادہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے وارثوں مال داری کی حالت میں چھوڑ جاؤ یہ بہتر ہے اس سے کہ تم ان کو فقیری کی حالت میں چھوڑو اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں اور آپ جب کبھی بھی اللہ کے راستے میں کچھ خرچ کریں گے تو وہ آپ کے حق میں صدقہ بن جائے گا حتیٰ کہ وہ نوالہ جو تم اپنی بیوی کے منہ کی طرف اٹھاتے ہو (اس پر بھی اجر ملتا ہے) اور شاید کہ رفعت عطاء فرمائے اور تیری وجہ سے بہت سے لوگوں کو فائدہ پہنچائے اور دوسروں (یعنی کافروں، مشرکوں) کو نقصان۔

(۱۷۷۸۱) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو : عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ السَّمَّاكُ حَدَّثَنَا حَنْبَلُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ فَذَكَرَهُ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ : يَعُودُنِي وَأَنَا مَرِيضٌ بِمَكَّةَ وَهُوَ يَكْرَهُ أَنْ يَمُوتَ بِالأَرْضِ الَّتِي هَاجَرَ مِنْهَا فَقَالَ : يَرْحَمُكَ اللَّهُ ابْنَ عَفْرَاءَ . ثُمَّ ذَكَرَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ سُفْيَانَ. [صحیح۔ بخاری و مسلم]

(۱۷۷۸۱) مذکورہ حدیث کو اسی سند اور اسی معنی کے ساتھ بیان کیا سوائے ان الفاظ کی زیادتی کے ساتھ کہ میں مکہ میں مریض تھا اور آپ ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے اور وہ ناپسند کرتے تھے کہ ان کی وفات اسی زمین پر ہو جس سے انہوں نے ہجرت کی ہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابن عفراء! اللہ تجھ پر رحم کرے۔ پھر پوری حدیث بیان کی۔

(۱۷۷۸۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى : زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ أَسَدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ : أَنَّهُ مَرِضَ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا أَشْفَى مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ -ﷺ- يَعُودُهُ وَهُوَ بِمَكَّةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أُخَلَّفُ عَنْ هِجْرَتِي؟ قَالَ : إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِي فَتَعْمَلَ عَمَلاً تُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلاَّ ازْدَدْتَ بِهِ رِفْعَةً وَدَرَجَةً وَلَعَلَّكَ أَنْ تُخَلَّفَ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ اللَّهُمَّ أَمْضِ لأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلاَ تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لَكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ ابْنُ خَوْلَةَ . يَرْثِي لَهُ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۷۷۸۲) عامر بن سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں کہ ان کو ان کے والد نے خبر دی کہ وہ فتح مکہ کے سال مکہ میں بیمار ہوئے اور اس بیماری میں ان کو اپنی موت کا اندیشہ ہوا اور نبی ﷺ عیادت کرنے کے لیے آئے۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا میں اپنی ہجرت سے پیچھے چھوڑ دیا جاؤں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو میرے بعد ہرگز پیچھے نہیں چھوڑا جائے گا۔ پس تم نیک اعمال

کرتے رہو اور جو بھی تم اللہ کی رضا کے لیے کام کرو گے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے تمہارے مقام و مرتبے کو بڑھاتے جائیں گے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تجھے پیچھے چھوڑ دیا جائے اور تیری وجہ سے اللہ بعض لوگوں کو نفع پہنچائیں اور بعضوں کو نقصان۔ پھر آپ ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! میرے صحابہ کی ہجرت کو پورا فرما اور ان کو ایڑیوں کے بل نہ لوٹا دینا لیکن فقیر سعد بن خولہ، ان کے لیے مرثیہ پڑھتے کہ وہ مکہ میں ہی فوت ہوئے۔

(۱۷۷۸۲) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَخْتُوَيْهِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ فَذَكَرَهُ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ :يَرْثِي لَهُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ. قَالَ سُفْيَانُ :وَسَعْدُ ابْنُ خَوْلَةَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ. وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنِ الْحُمَيْدِيِّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ قُتَيْبَةَ وَغَيْرِهِ عَنْ سُفْيَانَ. [صحيح۔ بخاری، تقدم قبله]

(۱۷۷۸۳) اسی سند اور انہی معنی کے ساتھ مذکورہ بالا روایت منقول ہے سوائے ان الفاظ کے کہ رسول اکرم ﷺ ان کے لیے مرثیہ پڑھتے کہ وہ مکہ میں فوت ہوئے اور سفیان نے کہا کہ سعد بن خولہ بنی عامر بن لوی قبیلے کے ایک آدمی ہیں۔

(۱۷۷۸٤) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ ثَلاَثَةٍ مِنْ وَلَدِ سَعْدٍ كُلُّهُمْ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِيهِ :أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- دَخَلَ عَلَى سَعْدٍ يَعُودُهُ بِمَكَّةَ فَبَكَى فَقَالَ :مَا يُبْكِيكَ؟ . قَالَ :قَدْ خَشِيتُ أَنْ أَمُوتَ بِالأَرْضِ الَّتِي هَاجَرْتُ مِنْهَا كَمَا مَاتَ سَعْدُ ابْنُ خَوْلَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ -ﷺ- :اللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا اللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا . ثَلاَثَ مِرَارٍ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۷۷۸٤) حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے تین بیٹے سب کے سب اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ مکہ میں ان کی عیادت کرنے کے لیے ان کے پاس تشریف لائے تو وہ رونے لگ گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے کون سی چیز رلا رہی ہے؟ انہوں نے کہا کہ مجھے ڈر ہے کہ میری موت اس زمین میں واقع ہو جس سے میں نے ہجرت کی ہے۔ جیسا کہ سعد بن خولہ کی وفات اسی شہر میں ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! سعد کو شفا دے۔ اے اللہ! سعد کو شفا دے۔ تین دفعہ آپ ﷺ نے دعا کی۔

(۱۷۷۸۵) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ أَخْبَرَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَمْرٍو الْقَارِيِّ :أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَدِمَ فَخَلَّفَ سَعْدًا مَرِيضًا حَيْثُ خَرَجَ إِلَى حُنَيْنٍ فَلَمَّا قَدِمَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ مُعْتَمِرًا دَخَلَ عَلَيْهِ وَهُوَ وَجِعٌ مَغْلُوبٌ فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- إِنَّ لِي مَالاً وَإِنِّي أُورَثُ كَلاَلَةً فَأُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ أَوْ أَتَصَدَّقُ بِهِ. قَالَ :لاَ . قَالَ :فَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْهِ؟ قَالَ :لاَ . قَالَ :فَأُوصِي بِشَطْرِهِ؟ قَالَ :

لَا . قَالَ : فَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهِ؟ قَالَ : نَعَمْ وَذَاكَ كَثِيرٌ . قَالَ : أَیْ رَسُولَ اللَّهِ أُصِيبُ بِالدَّارِ الَّتِي خَرَجْتُ مِنْهَا مُهَاجِرًا. قَالَ : إِنِّي لأَرْجُو أَنْ يَرْفَعَكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنْ يَكَادَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيَنْتَفِعُ بِكَ آخَرُونَ يَا عَمْرُو بْنَ الْقَارِيِّ إِنْ مَاتَ سَعْدٌ بَعْدِي فَهَا هُنَا ادْفِنْهُ نَحْوَ طَرِيقِ الْمَدِينَةِ . وَأَشَارَ بِيَدِهِ هَكَذَا. هَذِهِ الرِّوَايَةُ تُوَافِقُ رِوَايَةَ سُفْيَانَ فِي أَنَّ ذَلِكَ كَانَ عَامَ الْفَتْحِ وَسَائِرُ الرُّوَاةِ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالُوا فِيهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَاخْتُلِفَ فِي هَذِهِ الرِّوَايَةِ عَلَى ابْنِ خُثَيْمٍ فِي اسْمِ حَفَدَةِ عَمْرِو بْنِ الْقَارِيِّ. [ضعيف]

(۱۷۷۸۵) حضرت عمرو قاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور جب آپ حنین جانے لگے تو آپ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو پیچھے چھوڑ دیا اور جب آپ جعرانہ سے عمرہ کرنے آئے تو آپ ﷺ حضرت سعد کے پاس تشریف لائے اور وہ تکلیف سے نڈھال غشی کی حالت میں تھے۔ (افاقہ کے بعد) حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! میں مال دار آدمی اور میرا وارث بھی کوئی نہیں ہے (یعنی کلالہ) کیا میں سارے مال کی وصیت کر جاؤں یا صدقہ کر دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ انہوں نے کہا: کیا دو تہائی مال کا صدقہ کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آدھے مال کی وصیت کر دوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ انہوں نے پھر کہا: کیا ایک تہائی مال کو صدقہ کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اور یہ بھی زیادہ ہے۔ پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں ایسی جگہ پہ بیماری میں مبتلا ہوں، جہاں سے میں نے ہجرت کی تھی آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تیرے درجات کو بلند کرے اور تیرے ذریعے سے کچھ لوگوں کو نقصان پہنچائے اور بعض کو فائدہ۔ پھر آپ نے کہا: اے عمرو بن قاری! اگر میرے بعد سعد فوت ہو جائے تو اسے یہاں دفن کرنا۔ آپ ﷺ نے مدینہ کے راستے کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے بتایا۔ یہ روایت بھی سفیان کی روایت کے موافق ہے جس میں ہے کہ یہ واقعہ عام الفتح میں پیش آیا جبکہ باقی رواۃ زہری کے طریق سے کہتے ہیں کہ یہ واقعہ حجۃ الوداع کے سال میں پیش آیا اور اسی طرح اس روایت میں ابن خثیم نام کے آدمی میں بھی اختلاف کیا گیا ہے جو عمرو بن قاری کے پوتے ہیں۔

(۱۷۷۸۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَسَنِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى : زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَعْرَجِ قَالَ : خَلَّفَ النَّبِيُّ - ﷺ - عَلَى سَعْدٍ رَجُلًا فَقَالَ : إِنْ مَاتَ فَلَا تَدْفِنُوهُ بِهَا . [ضعيف۔ مرسل]

(۱۷۷۸۶) حضرت عبدالرحمن اعرج رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حضرت سعد پر ایک آدمی مقرر کیا اور فرمایا کہ اگر وہ یہاں فوت ہو جائیں تو انہیں اس جگہ دفن نہ کرنا۔

(۱۷۷۸۷) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَأَبُو بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ قَالَ سَعْدٌ لِلنَّبِيِّ - ﷺ - أَيُكْرَهُ لِلرَّجُلِ أَنْ يَمُوتَ بِالأَرْضِ الَّتِي هَاجَرَ مِنْهَا؟ قَالَ : نَعَمْ . هَذَا مُرْسَلٌ وَكَذَلِكَ مَا قَبْلَهُ. [صحيح لغيره]

(۱۷۷۸۷) حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے کہا: کیا یہ بات آدمی کے لیے ناپسندیدہ ہے کہ جس زمین سے اس نے ہجرت کی ہو اسی میں اس کو موت آئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! یہ روایت بھی مرسل ہے اور اس سے ما قبل بھی۔

(۱۷۷۸۸) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ :الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَفْصٍ بِنَيْسَابُورَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ الأَسَدِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ -ﷺ- يَكْرَهُ لِلرَّجُلِ أَنْ يَمُوتَ بِالأَرْضِ الَّتِي يُهَاجِرُ مِنْهَا. [صحيح]

(۱۷۷۸۸) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرمارہے تھے کہ آدمی کے لیے یہ چیز ناپسندیدہ ہے کہ جس زمین سے وہ ہجرت کرے اور پھر اسی ہی زمین پر اسے موت آئے۔

(۱۷۷۸۹) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ :عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِءُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْيَشْكُرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- إِذَا دَخَلَ مَكَّةَ قَالَ :اللَّهُمَّ لاَ تَجْعَلْ مَنَايَانَا فِيهَا حَتَّى تُخْرِجَنَا مِنْهَا . تَابَعَهُ وَكِيعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ. [صحيح]

(۱۷۷۸۹) ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ میں داخل ہوتے تو فرماتے: اے اللہ! ہمیں اس زمین پر موت نہ دینا جس سے ہم نے ہجرت کی ہے۔ وکیع نے عبداللہ بن سعید کی متابعت کی ہے۔

(۱۷۷۹۰) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ : الْقَاسِمُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ الْهَمَذَانِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ :إِنَّمَا النَّاسُ كَإِبِلٍ مِائَةٍ لاَ تَكَادُ تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً. [صحيح۔ متفق عليه]

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ :وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ :يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ لاَ تَتَّخِذُوا الأَمْوَالَ بِمَكَّةَ وَأَعِدُّوهَا بِدَارِ هِجْرَتِكُمْ فَإِنَّ قَلْبَ الرَّجُلِ عِنْدَ مَالِهِ.

(۱۷۷۹۰) ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرمارہے تھے کہ لوگ سو اونٹ کی طرح ہیں جن میں ایک بھی سواری کے قابل نہ ہو۔

ابن شہاب زہری کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: اے مہاجرین کی جماعت! اپنے مالوں کو مکہ میں جمع نہ کرو اور ان کو اپنے ہجرت کے گھر میں مہیا کرو، کیونکہ آدمی کا دل اس کے مال کے پاس ہوتا ہے۔

(۱۲)باب مَا جَاءَ فِي التَّعَرُّبِ بَعْدَ الْهِجْرَةِ

ہجرت کے بعد اعرابی بننے کے بارے میں کیا بیان ہوا ہے

(۱۷۷۹۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى الرَّمْلِيُّ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : آكِلُ الرِّبَا وَمُؤْكِلُهُ وَشَاهِدَاهُ إِذَا عَلِمَاهُ وَالْوَاشِمَةُ وَالْمُوتَشِمَةُ وَلاَوِي الصَّدَقَةِ وَالْمُرْتَدُّ أَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْهِجْرَةِ مَلْعُونُونَ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ -ﷺ-. تَفَرَّدَ بِهِ يَحْيَى بْنُ عِيسَى هَكَذَا. وَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَرَوَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. [ضعیف]

(۱۷۷۹۱) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سود کھانے والا اور کھلانے والا اور اس کے گواہ بننے والے جاننے کے باوجود اور گودنے والی اور گدوانے والی اور صدقہ کو لپیٹنے والا اور ہجرت کے بعد مرتد اعرابی بننے والا یہ سارے محمد ﷺ کی زبان پر ملعون ہیں۔

(۱۳)باب مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيهِ فِي الْفِتْنَةِ وَمَا فِي مَعْنَاهَا

فتنوں کے زمانے میں اس بارے میں جو رخصت آئی ہے اس کا بیان اور جو اس کے ہم معنی کے بارے میں وارد ہوا ہے

(۱۷۷۹۲) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ وَدَاوُدُ بْنُ مِخْرَاقٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ : أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْحَجَّاجِ فَقَالَ : يَا ابْنَ الأَكْوَعِ ارْتَدَدْتَ عَلَى عَقِبَيْكَ تَعَرَّبْتَ قَالَ أَحَدُهُمَا بَعْدَ الْهِجْرَةِ. قَالَ : لاَ وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- أَذِنَ لِي فِي الْبَدْوِ. أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ سَعِيدٍ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۷۷۹۲) حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ حجاج بن یوسف کے پاس گئے تو انہوں نے کہا: اے ابن اکوع! تم اپنی ایڑیوں کے بل پھر گئے ہو دیہاتی بن کر ہجرت کے بعد۔ انہوں نے کہا: نہیں لیکن مجھے رسول اللہ ﷺ نے دیہات میں رہنے کی اجازت دی تھی۔

(۱۷۷۹۳) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو الْحَسَنِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ : لَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ خَرَجَ سَلَمَةُ إِلَى الرَّبَذَةِ وَتَزَوَّجَ هُنَاكَ امْرَأَةً وَوُلِدَ لَهُ أَوْلاَدٌ فَلَمْ يَزَلْ هُنَاكَ حَتَّى قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ بِلَيَالٍ فَنَزَلَ يَعْنِي الْمَدِينَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ قُتَيْبَةَ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۷۷۹۳) یزید بن ابی عبید رشٹ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو حضرت سلمہ (بن الاکوع رضی اللہ عنہ) ربذہ کی طرف چلے گئے اور وہاں پر ہی ایک عورت سے شادی کر لی اور ان کے ہاں بہت زیادہ اولاد ہوئی۔ وہ ربذہ میں ہی رہے حتیٰ کہ موت سے چند راتیں پہلے مدینہ میں آئے۔

(۱۴) باب أَصْلِ فَرْضِ الْجِهَادِ

جہاد کی فرضیت کی دلیل کا بیان

قَالَ اللَّهُ جَلَّ ثَنَاؤُهُ ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَكُمْ وَعَسَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَعَسَى أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَكُمْ﴾ [البقرة ۲۱۶] مَعَ مَا ذُكِرَ فِيهِ فَرْضُ الْجِهَادِ مِنْ سَائِرِ الآيَاتِ فِي الْقُرْآنِ.

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَ هُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ وَ عَسَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَ عَسَى أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَ هُوَ شَرٌّ لَّكُمْ﴾ [البقرة ۲۱۶] ''اے ایمان والو! تم پر جہاد (قتال) فرض کیا گیا ہے حالانکہ تم اس کو ناپسند کرو گے اور ہوسکتا ہے تم کسی چیز کو ناپسند جانو! اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ تم کسی چیز کو اچھا جانو اور وہ تمہارے حق میں بری ہو۔ اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔'' یہ آیت اور اس جیسی دوسری آیات میں قتال کی فرضیت کا بیان ہے۔

(۱۷۷۹۴) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فُورَكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَحْمَدَ الأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِي خُطْبَتِهِ: أَلاَ إِنَّ رَبِّي أَوْ إِنَّ رَبِّي أَمَرَنِي أَنْ أُعَلِّمَكُمْ مَا جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِي يَوْمِي هَذَا . فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ إِنَّمَا بَعَثْتُكَ لأَبْتَلِيَكَ وَأَبْتَلِيَ بِكَ وَأَنْزَلْتُ عَلَيْكَ كِتَابًا لاَ يَغْسِلُهُ الْمَاءُ تَقْرَؤُهُ نَائِمًا وَيَقْظَانًا وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أُحَرِّقَ قُرَيْشًا فَقُلْتُ رَبِّ إِذًا يَثْلَغُوا رَأْسِي فَيَدَعُوهُ خُبْزَةً فَقَالَ اسْتَخْرِجْهُمْ كَمَا أَخْرَجُوكَ وَاغْزُهُمْ نُغْزِ بِكَ وَأَنْفِقْ فَسَنُنْفِقَ عَلَيْكَ وَابْعَثْ جَيْشًا نَبْعَثْ خَمْسَةً أَمْثَالِهِ وَقَاتِلْ بِمَنْ أَطَاعَكَ مَنْ عَصَاكَ . وَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ حَدِيثِ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ وَغَيْرِهِ عَنْ قَتَادَةَ. [صحيح۔ مسلم ۲۸۶۵]

(۱۷۷۹۴) حضرت عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے خطبہ میں کہا: ''سنو! میرے رب نے مجھے حکم دیا کہ میں تمہیں وہ کچھ سکھاؤں جس سے تم ناواقف ہو، اس علم میں سے جو آج کے دن اس نے مجھے سکھایا ہے۔ پھر حدیث بیان کی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے محمد! میں نے تجھے اس لیے بھیجا ہے کہ میں تیری آزمائش کروں اور تیرے ذریعے سے

(دوسروں) کی آزمائش کروں اور میں نے تجھ پر ایسی کتاب نازل کی ہے جسے پانی بھی نہیں دھو سکتا یا مٹا سکتا تم اسے سوتے اور جاگتے ہوئے پڑھو گے اور بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں قریش کو جلا دوں۔ میں نے کہا: اے میرے رب! تب تو وہ میرا سر کچل دیں گے اور اسے روٹی کی مانند کر دیں گے اور اللہ تعالیٰ نے کہا کہ ان کو نکالو جیسے انہوں نے آپ کو نکالا ہے۔ آپ ان سے جہاد کیجیے ہم بھی آپ کا ساتھ دیں گے اور آپ خرچ کریں ہم آپ ﷺ پر خرچ کریں گے اور آپ ﷺ ایک لشکر بھیجیں ہم اس جیسے پانچ لشکر بھیجیں گے اور جو آپ کے مطیع و فرمانبردار ہیں ان کے ساتھ مل کر اپنے نافرمانوں سے قتال کریں۔"

(۱۷۷۹۵) أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى السُّكَّرِيُّ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ حَدَّثَنَا أَبُو زِيَادٍ يَحْيَى بْنُ عُبَيْدٍ الْغَسَّانِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُطَيْبٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ : لَعَلَّكَ أَنْ تَمُرَّ بِقَبْرِي وَمَسْجِدِي قَدْ بَعَثْتُكَ إِلَى قَوْمٍ رَقِيقَةٍ قُلُوبُهُمْ يُقَاتِلُونَكَ عَلَى الْحَقِّ مَرَّتَيْنِ فَقَاتِلْ بِمَنْ أَطَاعَكَ مِنْهُمْ مَنْ عَصَاكَ ثُمَّ يَغْدُونَ إِلَى الإِسْلاَمِ حَتَّى تُبَادِرَ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا وَالْوَلَدُ وَالِدَهُ وَالأَخُ أَخَاهُ فَانْزِلْ بَيْنَ الْحَيَّيْنِ السَّكُونِ وَالسَّكَاسِكِ . [ضعيف]

(۱۷۷۹۵) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا کہ شاید کہ تم میری قبر اور میری مسجد سے گزرو اور یقیناً میں نے تجھے ایسی قوم کی طرف بھیجا ہے جن کے دل بہت نرم ہیں اور وہ حق پر آپ کے ساتھ مل کر دو دفعہ قتال کریں گے۔ آپ اپنے فرمانبردار لوگوں سے مل کر نافرمانوں سے قتال کرنا۔ پھر وہ اسلام کی طرف چلیں گے حتیٰ کہ عورت اپنے شوہر سے جلدی کرے گی اور بیٹا اپنے باپ سے اور بھائی اپنے بھائی سے اور تم دو قبیلوں کے درمیان سکون و محبت پیدا کرنا۔

(۱۷۷۹۶) أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو الأَزْهَرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ إِمْلاَءً بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا هِلاَلُ بْنُ الْعَلاَءِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُثَنَّى الْعَبْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْخَصَاصِيَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ : أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- لأُبَايِعَهُ عَلَى الإِسْلاَمِ فَاشْتَرَطَ عَلَيَّ : تَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَتُصَلِّي الْخَمْسَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ وَتُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ .

قَالَ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَّا اثْنَتَانِ فَلاَ أُطِيقُهُمَا أَمَّا الزَّكَاةُ فَمَا لِي إِلاَّ عَشْرُ ذَوْدٍ هُنَّ رِسْلُ أَهْلِي وَحَمُولَتُهُمْ وَأَمَّا الْجِهَادُ فَيَزْعُمُونَ أَنَّهُ مَنْ وَلَّى فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِنَ اللَّهِ فَأَخَافُ إِذَا حَضَرَنِي قِتَالٌ كَرِهْتُ الْمَوْتَ وَجَشِعَتْ نَفْسِي قَالَ فَقَبَضَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يَدَهُ ثُمَّ حَرَّكَهَا ثُمَّ قَالَ : لاَ صَدَقَةَ وَلاَ جِهَادَ فَبِمَ تَدْخُلُ

الْجَنَّةَ؟ . قَالَ ثُمَّ قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللَّهِ أُبَايِعُكَ فَبَايَعَنِي عَلَيْهِنَّ كُلِّهِنَّ. لَفْظُ حَدِيثِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ. [ضعيف]

(۱۷۷۹۶) حضرت ابن خصاصیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اسلام پر بیعت کرنے کے لیے آیا تو آپ ﷺ نے مجھ پر مندرجہ ذیل باتوں کی شرط لگائی: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی حقیقی معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں اور پانچ وقت کی نماز ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، زکوۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔'' ابن خصاصیہ کہتے ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ان میں سے دو چیزوں کے کرنے کی میں طاقت نہیں رکھتا یعنی (زکوۃ اور جہاد کی)۔ رہی زکوۃ تو میرے پاس صرف دس اونٹ ہیں جو میرے گھر والوں کا سرکل چلاتے ہیں، یعنی ہم ان کا دودھ استعمال کرتے ہیں اور سواری کرتے ہیں اور رہا جہاد کا معاملہ تو اس کے بارے میں لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ جو میدان جنگ سے بھاگے گا۔ وہ اللہ کا غضب لے کر لوٹے گا تو میں ڈرتا ہوں کہ میں میدان قتال میں حاضر ہوں تو اس وقت میں موت کو ناپسند کروں اور اپنی جان کو پسند کرلوں اور اس پر حریص بن جاؤں۔ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے اپنے ہاتھ کو بند کرلیا اور پھر اسے ہلا کر کہا کہ نہ صدقہ اور نہ جہاد تو تم جنت میں کیسے جاسکتے ہو۔ ابن خصاصیہ کہتے ہیں: پھر میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں آپ کی بیعت کرتا ہوں، پھر آپ نے مجھ سے ان تمام چیزوں پر بیعت لی۔

(۱۷۷۹۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ :مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي طَاهِرٍ الدَّقَّاقُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْبَلَدِيُّ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تُحَدِّثُنِي بِعَمَلٍ أَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ؟ قَالَ :إِنْ شِئْتَ أَنْبَأْتُكَ بِرَأْسِ الأَمْرِ وَعَمُودِهِ وَذُرْوَةِ سَنَامِهِ أَمَّا رَأْسُ الأَمْرِ فَالإِسْلاَمُ مَنْ أَسْلَمَ سَلِمَ وَأَمَّا عَمُودُهُ فَالصَّلاَةُ وَأَمَّا ذُرْوَةُ سَنَامِهِ فَالْجِهَادُ . وَذَكَرَ الْحَدِيثَ. [صحيح]

(۱۷۷۹۷) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول! مجھے ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں داخل کردے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم چاہتے ہو تو میں تمہیں بتا دیتا ہوں کہ ان میں سے سر کون ہے اور ستون کون ہے اور کوہان کی بلندی کون سی چیز ہے۔ پھر فرمایا کہ ان چیزوں کا سر اسلام ہے۔ جس نے اسلام قبول کیا وہ سلامت رہا اور ان چیزوں کا ستون نماز ہے اور کوہان کی چوٹی جہاد ہے۔'' پھر حدیث بیان کی۔

(۱۷۷۹۸) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا :يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْمُزَكِّي أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ :أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدُوسٍ الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- قَالَ :جَاهِدُوا. يَعْنِي الْمُشْرِكِينَ :بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَأَلْسِنَتِكُمْ. [صحيح]

(۱۷۷۹۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جہاد کرو یعنی مشرکین سے اپنے مالوں، جانوں اور زبانوں کے ساتھ۔

(۱۷۷۹۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ :أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ

يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : عَلَيْكُمْ بِالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّهُ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يُذْهِبُ اللَّهُ بِهِ الْغَمَّ وَالْهَمَّ . وَزَادَ فِيهِ غَيْرُهُ أَنَّهُ قَالَ : وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ الْقَرِيبَ وَالْبَعِيدَ وَأَقِيمُوا حُدُودَ اللَّهِ فِي الْقَرِيبِ وَالْبَعِيدِ وَلاَ يَأْخُذْكُمْ فِي اللَّهِ لَوْمَةُ لاَئِمٍ .

قَالَ الشَّيْخُ وَرُوِيَ ذَلِكَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْكِنْدِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. [ضعيف]

(۱۷۷۹۹) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے راستے میں جہاد کرنا اپنے اوپر لازم کر لو اس لیے کہ یہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے رنج و غم دور کر دیتا ہے اور ان کے علاوہ دوسروں نے یہ الفاظ زیادہ کیے ہیں اور اللہ کے راستے میں قریب و بعید سے جہاد کرو اور اللہ کی حدود کو قریب و بعید قائم کرو اور اللہ کے دین میں تمہیں ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرنا چاہیے۔

(۱۷۸۰۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَلِيمٍ الْمَرْوَزِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُوَجِّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : جَلَسْنَا إِلَى الْمِقْدَادِ بْنِ الأَسْوَدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِدِمَشْقَ وَهُوَ عَلَى تَابُوتٍ مَا بِهِ عَنْهُ فَضْلٌ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : لَوْ قَعَدْتَ الْعَامَ عَنِ الْغَزْوِ. قَالَ : أَبَتْ عَلَيْنَا الْبُحُوثُ يَعْنِي سُورَةَ التَّوْبَةِ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ﴿انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالاً﴾ [التوبة ٤١] فَلاَ أَجِدُنِي إِلاَّ خَفِيفًا. [حسن]

(۱۷۸۰۰) عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ ہم دمشق میں حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے میں اور وہ ایک صندوق پر تھے اور ان کے پاس اس سے زائد چیز یا فضل نہ تھا تو ان سے ایک آدمی نے کہا: اگر آپ اس سال غزوے پر نہ جاتے تو یہ بہتر ہوتا تو انہوں نے کہا کہ ہمیں اس ((بحوث)) یعنی سورۃ التوبہ نے روک لیا ہے، یعنی سورۃ التوبہ ہمیں نہیں بیٹھنے دیتی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّ ثِقَالًا﴾ [التوبة ٤١] کہ ''اللہ کے راستے میں ہلکے اور بوجھل جس حال میں بھی ہو نکلو'' تو میں اپنے آپ کو ہلکا پاتا ہوں۔

(۱۷۸۰۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنِي حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ وَثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَرَأَ هَذِهِ الآيَةَ ﴿انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالاً﴾ [التوبة ٤١] قَالَ : أَرَى رَبَّنَا يَسْتَنْفِرُنَا شُيُوخًا وَشُبَّانًا جَهِّزُونِي أَيْ بَنِيَّ جَهِّزُونِي فَقَالَ بَنُوهُ : قَدْ شَهِدْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَنَحْنُ نَغْزُو فَقَالَ جَهِّزُونِي فَرَكِبَ الْبَحْرَ فَمَاتَ فَلَمْ يَجِدُوا لَهُ جَزِيرَةً إِلاَّ بَعْدَ سَبْعَةِ أَيَّامٍ فَدَفَنُوهُ فِيهَا وَلَمْ يَتَغَيَّرْ . [صحيح]

(۱۷۸۰۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تلاوت کی: ﴿انْفِرُوْا خِفَافًا وَّ ثِقَالًا﴾ [التوبة ۴۱] تو انہوں نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے رب نے اس میں بوڑھے اور جوانوں کو نکلنے کا کہا ہے تو انہوں نے اپنے بیٹوں سے کہا: اے بیٹو! میرے لیے تیاری کرو، میرے لیے تیاری کرو تو بیٹوں نے کہا کہ یقیناً آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مل کر غزوے کے لیے ہیں۔ (اب آپ بیٹھیں) اور ہم لڑتے ہیں۔ انہوں نے کہا: میری تیاری کرو حتیٰ کہ سمندر کا سفر کیا اور فوت ہو گئے۔ (حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) کہ انہیں سات دنوں کے بعد ایک جزیرہ ملا تو اس میں انہیں دفن کیا اور ان کی نعش بالکل صحیح رہی۔

(۱۵) باب مَنْ لاَ يَجِبُ عَلَيْهِ الْجِهَادُ

کن پر جہاد کرنا واجب نہیں

(۱۷۸۰۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ: أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدُوسٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ -ﷺ- فِي الْجِهَادِ فَقَالَ: جِهَادُكُنَّ أَوْ حَسْبُكُنَّ الْحَجُّ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَثِيرٍ. [صحيح۔ بخاري ۲۸۷۵]

(۱۷۸۰۲) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کرنے کی اجازت مانگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا جہاد تمہاری حج ہے یا حج کرنا ہی تمہیں کافی ہے۔

(۱۷۸۰۳) أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ: زَيْدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْعَلَوِيُّ وَأَبُو الْقَاسِمِ: عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ النَّجَّارُ الْمُقْرِءُ بِالْكُوفَةِ قَالاَ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دُحَيْمٍ الشَّيْبَانِيُّ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- قَالَتْ: اسْتَأْذَنْتُهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ: حَسْبُكُنَّ الْحَجُّ أَوْ جِهَادُكُنَّ الْحَجُّ.

(۱۷۸۰۳) یہ روایت بھی پہلی روایت کی طرح ہے۔ یہاں پر ((حَسْبُكُنَّ الْحَجُّ أَوْ جِهَادُكُنَّ الْحَجُّ)) کے الفاظ ہیں۔ (سابقہ حوالہ)

(۱۷۸۰۴) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ أَبِي هَاشِمٍ الْعَلَوِيُّ وَأَبُو الْقَاسِمِ بْنُ النَّجَّارِ الْمُقْرِءُ قَالاَ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرِ بْنُ دُحَيْمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِنَحْوٍ مِنْ هَذَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ قَبِيصَةَ بِالإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا.

(۱۷۸۰۴) یہ روایت بھی سابقہ روایات کی طرح ہے اور اس کی دونوں سندیں قبیصہ سے منقول ہیں۔ (سابقہ حوالہ)

(۱۷۸۰۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَدِيبُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الإِسْمَاعِيلِيُّ أَخْبَرَنِي مَحْمُودٌ الْوَاسِطِيُّ لَفْظُهُ وَالْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالاَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْنَا : يَا رَسُولَ اللَّهِ نَرَى الْجِهَادَ أَفْضَلَ الْعَمَلِ أَفَلاَ نُجَاهِدُ مَعَكَ؟ قَالَ : لاَ وَلَكِنَّ أَفْضَلَ الْجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُورٌ . وَكَانَتْ عَائِشَةُ خَالَتَهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ. [صحیح]

(۱۷۸۰۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم جہاد کو افضل عمل جانتی ہیں، کیا ہم بھی آپ کے ساتھ جہاد نہ کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں لیکن (عورتوں کے لیے) افضل عمل حج مبرور ہے۔

امام بخاری نے بہت سی جگہوں پر بیان کیا ہے۔

(۱۷۸۰۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيَغْزُو الرِّجَالُ وَلاَ نَغْزُو وَلاَ نُقَاتِلُ فَنَسْتَشْهِدَ وَإِنَّمَا لَنَا نِصْفُ الْمِيرَاثِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿وَلاَ تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ﴾ [النساء ۳۲]۔ [صحیح]

(۱۷۸۰۶) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مرد غزوات میں شریک ہوتے ہیں اور ہم شرکت نہیں کرتیں اور نہ ہم قتال کرتی ہیں کہ ہمیں شہادت مل جائے اور اسی طرح مردوں کے مقابلے میں ہمیں وراثت میں آدھا حصہ ملتا ہے؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَلاَ تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ﴾ [النساء ۳۲] ''جس چیز کے ساتھ اللہ نے تمہارے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اس کی تمنا نہ کرو۔''

(۱۷۸۰۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُرَيْشٍ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : عَرَضَنِي رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- يَوْمَ أُحُدٍ فِي الْقِتَالِ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ فَلَمْ يُجِزْنِي وَعَرَضَنِي يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَأَجَازَنِي. قَالَ نَافِعٌ فَقَدِمْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ خَلِيفَةٌ فَحَدَّثْتُهُ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ إِنَّ هَذَا لَحَدٌّ بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَكَتَبَ إِلَى عُمَّالِهِ أَنْ يَفْرِضُوا لِمَنْ كَانَ ابْنَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً وَمَا كَانَ دُونَ ذَلِكَ فَاجْعَلُوهُ فِي الْعِيَالِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۷۸۰۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے احد کے دن لڑائی میں اپنے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے

پیش کیا۔ آپ ﷺ نے مجھے اجازت نہ دی اور اس وقت میری عمر ۱۴ سال تھی۔ پھر خندق کے دن میں نے پیش کیا تو میری عمر ۱۵ سال تھی تو آپ نے مجھے (اس میں حصہ لینے کی) اجازت دے دی۔ نافع کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کے دور خلافت میں ان کے پاس گیا اور انہیں یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے کہا کہ یہ چھوٹے اور بڑے کے درمیان میں حد ہے۔ پھر انہوں نے اپنے عاملوں کی طرف لکھا کہ جس کی عمر ۱۵ سال ہو تو وہ اس کو قتال میں شریک کریں اور جو اس سے کم عمر کا ہو تو اس کو اہل وعیال میں بھیج دو۔

(۱۷۸۰۸) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اسْتُصْغِرْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ شُعْبَةَ. أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الْمُزَكِّي أَخْبَرَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : عُرِضْتُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ أَنَا وَرَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ عَلَى النَّبِيِّ -ﷺ- أَنَا وَهُوَ ابْنَا خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَقَبِلَنَا. [صحيح]

(۱۷۸۰۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں اور رافع بن خدیج خندق کے دن (جنگ کے لیے) نبی اکرم ﷺ پر پیش کیے گئے اور اس وقت ہم دونوں پندرہ پندرہ سال کے تھے تو آپ نے ہم دونوں کو قبول کر لیا۔

(۱۷۸۰۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْقَبَّانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي عَتَّابٍ الأَعْيَنُ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ سَلَمَةَ أَبُو سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ جَارِيَةَ الأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا عَمِّي عَمْرُو بْنُ زَيْدِ بْنِ جَارِيَةَ حَدَّثَنِي أَبِي زَيْدُ بْنُ جَارِيَةَ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- اسْتَصْغَرَ نَاسًا يَوْمَ أُحُدٍ مِنْهُمْ زَيْدُ بْنُ جَارِيَةَ يَعْنِي نَفْسَهُ وَالْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَزَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ وَسَعْدٌ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَذَكَرَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ كَذَا فِي كِتَابِي عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَرَأَيْتُهُ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ ابْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ. [ضعيف]

(۱۷۸۰۹) حضرت زید بن جاریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے احد کے دن چند بچوں کو چھوٹا جانتے ہوئے (جہاد کے لیے) قبول نہ کیا۔ ان میں سے ایک تو میں تھا اور براء بن عازب، زید بن ارقم، سعد، ابو سعید خدری اور ابن عمر رضی اللہ عنہم تھے اور اسی طرح جابر بن عبداللہ اور ایک کتاب میں عثمان بن عبداللہ اور ایک دوسری جگہ ابن عبیداللہ رضی اللہ عنہم کے نام تھے۔

(۱۷۸۱۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ : مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْهَرَوِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ الأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : أَتَتْ بِي أُمِّي فَقَدِمَتِ الْمَدِينَةَ فَخَطَبَهَا النَّاسُ فَقَالَتْ : لاَ أَتَزَوَّجُ

إِلاَّ بِرَجُلٍ يَكْفُلُ لِي هَذَا الْيَتِيمَ فَتَزَوَّجَهَا رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يَعْرِضُ غِلْمَانَ الأَنْصَارِ فِي كُلِّ عَامٍ فَيُلْحِقُ مَنْ أَدْرَكَ مِنْهُمْ قَالَ وَعُرِضْتُ عَامًا فَأَلْحَقَ غُلاَمًا وَرَدَّنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ أَلْحَقْتَهُ وَرَدَدْتَنِي وَلَوْ صَارَعْتُهُ لَصَرَعْتُهُ قَالَ :فَصَارِعْهُ . فَصَارَعْتُهُ فَصَرَعْتُهُ فَأَلْحَقَنِي. [صحیح]

(۱۷۸۱۰) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری ماں مجھے مدینہ میں لے کر آئی تو لوگوں نے ان کی طرف نکاح کے پیغام بھیجے تو انہوں نے کہا کہ میں نکاح اس آدمی سے کروں گی جو اس یتیم کی پرورش کرے گا تو انہوں نے انصار میں سے ایک آدمی سے نکاح کر لیا تو آپ ہر سال انصار کے بچوں کو جب ان کو پیش کیا جاتا؛ ان میں سے جس کے اندر صلاحیت معلوم کرتے اس کو لشکر میں بھیج دیتے۔ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سال مجھے اور میرے ساتھ ایک اور لڑکے کو پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے اس کو قبول کر لیا اور مجھے رد کر دیا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ نے اس کو قبول کر لیا ہے اور مجھے واپس کر دیا ہے۔ اگر میں اسے گرا لوں تو کیا پھر میں بھی جا سکتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: چلو تم دونوں کشتی کر لو تو کہتے ہیں: میں نے اسے پچھاڑ دیا تو آپ ﷺ نے مجھے بھی اجازت دے دی۔

(۱۷۸۱۱) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ وَأَبُو بَكْرٍ :أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ :أَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ خِلاَلٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :إِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يُكَاتِبُ الْحَرُورِيَّةَ وَلَوْلاَ أَنِّي أَخَافُ أَنْ أَكْتُمَ عِلْمًا لَمْ أَكْتُبْ إِلَيْهِ فَكَتَبَ نَجْدَةُ إِلَيْهِ أَمَّا بَعْدُ فَأَخْبِرْنِي هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يَغْزُو بِالنِّسَاءِ ؟ وَهَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ؟ وَهَلْ كَانَ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ وَمَتَى يَنْقَضِي يُتْمُ الْيَتِيمِ وَعَنِ الْخُمُسِ لِمَنْ هُوَ؟
فَكَتَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّكَ كَتَبْتَ تَسْأَلُنِي هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يَغْزُو بِالنِّسَاءِ وَقَدْ كَانَ يَغْزُو بِهِنَّ يُدَاوِينَ الْمَرْضَى وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيمَةِ وَأَمَّا السَّهْمُ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ بِسَهْمٍ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- لَمْ يَقْتُلِ الْوِلْدَانَ فَلاَ تَقْتُلْهُمْ إِلاَّ أَنْ تَكُونَ تَعْلَمُ مِنْهُمْ مَا عَلِمَ الْخَضِرُ مِنَ الصَّبِيِّ الَّذِي قَتَلَ فَتُمَيِّزَ بَيْنَ الْمُؤْمِنِ وَالْكَافِرِ فَتَقْتُلَ الْكَافِرَ وَتَدَعَ الْمُؤْمِنَ وَكَتَبْتَ مَتَى يَنْقَضِي يُتْمُ الْيَتِيمِ وَلَعَمْرِي إِنَّ الرَّجُلَ لَتَنْبُتُ لِحْيَتُهُ وَإِنَّهُ لَضَعِيفُ الأَخْذِ ضَعِيفُ الإِعْطَاءِ فَإِذَا أَخَذَ لِنَفْسِهِ مِنْ صَالِحِ مَا يَأْخُذُ النَّاسُ فَقَدْ ذَهَبَ عَنْهُ الْيُتْمُ وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنِ الْخُمُسِ وَإِنَّا كُنَّا نَقُولُ هُوَ لَنَا فَأَبَى ذَلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا فَصَبَرْنَا عَلَيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حَاتِمِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ.

(ت) وَرُوِّينَا فِي حَدِيثِ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَأَمَّا النِّسَاءُ وَالْعَبِيدُ فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شَيْءٌ مَعْلُومٌ إِذَا حَضَرُوا الْبَأْسَ وَلَكِنْ يُحْذَوْنَ مِنْ غَنَائِمِ الْقَوْمِ. [صحیح]

(۱۷۸۱۱) یزید بن ہرمز فرماتے ہیں کہ نجدہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف لکھا اور وہ آپ سے خلال کے متعلق پوچھ رہے تھے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما حروریوں سے خط و کتابت کرتے ہیں اور اگر مجھے علم چھپانے کا ڈر نہ ہوتا تو میں اس کو کبھی نہ لکھتا۔ نجدہ نے ان کو لکھا: اما بعد! مجھے یہ بتائیے کہ رسول اللہ ﷺ عورتوں کے ساتھ غزوہ کرتے تھے اور کیا آپ ﷺ ان کے لیے حصہ مقرر کرتے تھے؟ اور کیا آپ ﷺ بچوں کو قتل کرتے تھے اور یتیم کی یتیمیت کب پوری ہوتی ہے اور خمس کے متعلق بتائیے کہ وہ کس کے لیے ہے؟ پھر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کی طرف لکھا کہ تم نے مجھ سے پوچھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ عورتوں کے ساتھ مل کر غزوہ کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: ہاں عورتیں بھی آپ ﷺ کے ساتھ غزوہ میں شریک ہوتی تھیں لیکن وہ زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں اور بیماروں کی تیمارداری کرتی تھیں اور انہیں غنیمت میں سے دیا جاتا تھا لیکن ان کا حصہ مقرر نہ تھا اور آپ ﷺ بچوں کو قتل نہیں کرتے تھے۔ پس تم بھی ان کو قتل نہ کرنا سوائے اس کے کہ تم ان بچوں میں وہ کچھ جان لو جو کچھ خضر علیہ السلام نے جانا تھا اور اسی طرح مومن اور کافر کے درمیان تمیز کرنا پس کافر کو قتل کر دینا اور مومن کو چھوڑ دینا اور اسی طرح تو نے لکھا ہے کہ یتیم کی یتیمیت کب پوری اور مکمل ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا: میری عمر کی قسم! بعض دفعہ آدمی کی داڑھی نکل آتی ہے اور اس کو لین دین کا کوئی پتہ نہیں ہوتا۔ وہ اس معاملے میں بالکل کمزور ہوتا ہے اور جس کو وہ سمجھ بوجھ حاصل ہو جائے جو باقی لوگوں کو ہوتی ہے تو اس کی یتیمیت ختم ہو جاتی ہے اور تم نے مجھ سے خمس کے متعلق سوال کیا ہے تو ہم کہا کرتے تھے: یہ ہمارے لیے ہے لیکن قوم نے ہم پر انکار کر دیا (کہ یہ تمہارا نہیں) تو ہم نے صبر کیا۔

اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ رہے غلام اور عورتیں تو ان کے لیے جب یہ جنگ میں حاضر ہوتے تو کوئی خاص حصہ مقرر نہیں تھا لیکن وہ قوم کے غنائم میں سے کچھ لے لیتے تھے۔

(۱۷۸۱۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى الأَنْطَاكِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- كَانَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ فَمَرَّ بِأُنَاسٍ مِنْ مُزَيْنَةَ فَاتَّبَعَهُ عَبْدٌ لاِمْرَأَةٍ مِنْهُمْ فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ سَلَّمَ عَلَيْهِ قَالَ :فُلاَنٌ؟ .قَالَ :نَعَمْ. قَالَ :مَا شَأْنُكَ؟ . قَالَ :أُجَاهِدُ مَعَكَ. قَالَ :أَذِنَتْ لَكَ سَيِّدَتُكَ؟ . قَالَ :لاَ. قَالَ :ارْجِعْ إِلَيْهَا فَإِنَّ مِثْلَكَ مِثْلُ عَبْدٍ لاَ يُصَلِّي إِنْ مُتَّ قَبْلَ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهَا وَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلاَمَ . فَرَجَعَ إِلَيْهَا فَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ فَقَالَتْ :آللَّهِ هُوَ أَمَرَ أَنْ تَقْرَأَ عَلَيَّ السَّلاَمَ؟ قَالَ :نَعَمْ. قَالَتْ :ارْجِعْ فَجَاهِدْ مَعَهُ. [ضعیف]

(۱۷۸۱۲) حارث بن عبداللہ بن ابی ربیعہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بعض مغازی میں تھے اور آپ مزینہ کے لوگوں کے قریب سے گزرے تو اس قبیلہ کی عورت کے ایک غلام نے آپ کا پیچھا کیا۔ جب آپ سے راستے میں اس کی ملاقات ہوئی تو اس نے آپ کو سلام بلایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو فلاں ہے؟ اس نے کہا: ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: بتاؤ کیا مسئلہ ہے؟ اس

نے کہا: میں آپ ﷺ کے ساتھ جہاد کرنا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہاری سیدہ نے تمہیں اجازت دی ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی طرف لوٹ جاؤ اور تمہاری مثال اس غلام یا بندے کی طرح ہے جو نماز نہیں پڑھتا۔ اگر تو اس کے پاس پہنچنے سے پہلے مر گیا اور اسے میرا سلام کہنا، غلام اپنی سیدہ کے پاس آیا اور اسے آپ ﷺ کا سلام عرض کیا اور پورا واقعہ بیان کیا تو اس نے کہا کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دیتی ہوں کہ کیا آپ ﷺ نے مجھ کو سلام کہنے کا حکم دیا تھا؟ غلام نے کہا: ہاں! تو اس سیدہ نے کہا: پھر تم جاؤ اور آپ ﷺ کے ساتھ مل کر جہاد کرو۔

(۱۶) بَابُ مَنْ لَهُ عُذْرٌ بِالضَّعْفِ وَالْمَرَضِ وَالزَّمَانَةِ وَالْعُذْرِ فِي تَرْكِ الْجِهَادِ

جس کو جہاد چھوڑنے میں بڑھاپے، بیماری، اپاہج پن یا دائمی مرض کا عذر ہو

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي الْجِهَادِ ﴿لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضَى وَلَا عَلَى الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يُنْفِقُونَ حَرَجٌ إِذَا نَصَحُوا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِنْ سَبِيلٍ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ [التوبة ۹۱] إِلَى آخِرِ الْآيَاتِ الثَّلَاثِ.

اللہ تعالیٰ کا جہاد کے بارے میں فرمان ہے: ﴿لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضَى وَلَا عَلَى الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يُنْفِقُونَ حَرَجٌ إِذَا نَصَحُوا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِنْ سَبِيلٍ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ ''ضعیفوں اور بیماروں اور ان پر جن کے پاس خرچ کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں، کوئی حرج نہیں بشرطیکہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے خیر خواہ ہوں۔ ایسے نیکوکاروں پر الزام کی کوئی راہ نہیں، اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت و رحمت والا ہے۔'' [التوبة ۹۱]

(۱۷۸۱۳) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ السَّمَّاكِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ: مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: جِهَادُ الْكَبِيرِ وَالضَّعِيفِ وَالْمَرْأَةِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ. [صحيح]

(۱۷۸۱۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بوڑھے، کمزور اور عورتوں کا جہاد حج مبرور ہے۔''

(۱۷۸۱۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ: مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ أَبُو عُمَرَ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ﴾ [النساء ۹۵] الْآيَةَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَيْدًا فَكَتَبَهَا فَجَاءَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَشَكَا ضَرَارَتَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ﴾ [النساء ۹۵] . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ شُعْبَةَ. [صحيح۔ متفق عليه: ۱۷۸۱۵]

(۱۷۸۱۴) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ [النساء ۹۵] ”اپنی جانوں اور مالوں سے جہاد کرنے والے مومن اور بغیر عذر کے بیٹھے رہنے والے مومن برابر نہیں ہو سکتے“ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید کو حکم دیا تو انہوں نے اس کو لکھا۔ پھر ابن ام مکتوم آئے اور انہوں نے اپنی بیماری وغیرہ کا عذر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کیا تو اللہ تعالیٰ نے ﴿غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ﴾ والا حصہ نازل کیا۔ صرف سند ذکر کی ہے۔

(۱۷۸۱۵) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ. (ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ

(۱۷۸۱۵) ایضاً۔

(۱۷۸۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ الْقِطْرِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ جَالِسٌ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَنَزَلَتْ ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ﴾ [النساء ۹۵] قَالَ : فَجَاءَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَأَنَا أَكْتُبُهَا فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ تَرَى مَا بِعَيْنَيَّ مِنَ الضَّرَرِ وَلَوْ أَسْتَطِيعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ. قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَثَقُلَتْ فَخِذُ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- عَلَى فَخِذِي حَتَّى هَمَمْتُ أَنْ تَرُضَّهَا ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ لِي : اكْتُبْ ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ﴾ [النساء ۹۵]. لَفْظُ حَدِيثِ الْقِطْرِيِّ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ وَغَيْرِهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ. [صحیح۔ متفق علیہ ۱۷۸۱۷]

(۱۷۸۱۶) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا تو یہ آیت نازل ہوئی ﴿لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ [النساء ۹۵] تو کہتے ہیں کہ ابن ام مکتوم آئے اور میں لکھ رہا تھا۔ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ جانتے ہیں کہ میں آنکھوں سے نابینا ہوں اور اگر میں جہاد کرنے کی طاقت رکھتا تو میں ضرور جہاد کرتا تو زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ کے ران میری ران پر بڑے بھاری اور گراں ہو گئے۔ حتیٰ کے قریب تھا کہ وہ ٹوٹ جاتا پھر آپ کی حالت اچھی ہو گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: لکھو! ﴿لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ﴾ [النساء ۹۵]

(۱۷۸۱۷) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ السَّكِينَةَ غَشِيَتْ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ زَيْدٌ وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ فَوَقَعَتْ فَخِذُ

رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- عَلَى فَخِذِى فَمَا وَجَدْتُ شَيْئًا أَثْقَلَ مِنْ فَخِذِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- ثُمَّ سُرِّىَ عَنْهُ فَقَالَ : اكْتُبْ ﴿لاَ يَسْتَوِى الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِى سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ﴾ [النساء ۹۵]. الآيَةَ كُلَّهَا قَالَ زَيْدٌ فَكَتَبْتُ ذَلِكَ فِى كَتِفٍ فَقَامَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَ رَجُلاً أَعْمَى حِينَ سَمِعَ فَضِيلَةَ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ بِمَنْ لاَ يَسْتَطِيعُ الْجِهَادَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ فَمَا قَضَى ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ كَلاَمَهُ أَوْ مَا هُوَ إِلاَّ أَنْ قَضَى كَلاَمَهُ فَغَشِيَتْ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- السَّكِينَةُ فَوَقَعَتْ فَخِذُهُ عَلَى فَخِذِى فَوَجَدْتُ مِنْ ثِقَلِهَا الْمَرَّةَ مِثْلَمَا وَجَدْتُ مِنْ ثِقَلِهَا فِى الْمَرَّةِ الأُولَى ثُمَّ سُرِّىَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَ : اقْرَأْ. فَقَرَأْتُ ﴿لاَ يَسْتَوِى الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ [النساء ۹۵] فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- ﴿غَيْرُ أُولِى الضَّرَرِ﴾ [النساء ۹۵] قَالَ زَيْدٌ : فَأَلْحَقْتُهَا وَكَانَ مُلْحَقُهَا عِنْدَ صَدْعٍ فِى الْكَتِفِ. [صحیح لغیرہ]

(۱۷۸۱۷) حضرت خارجہ بن زید بن ثابت اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کو سکینت نے ڈھانپ لیا اور میں آپ ﷺ کے پہلو میں تھا۔ رسول اللہ ﷺ کی ران میری ران پر گری تو میں نے رسول اللہ ﷺ کی ران سے زیادہ بھاری کوئی چیز نہیں پائی۔ پھر آپ کی یہ کیفیت دور ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: لکھو! ﴿لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ……﴾ [النساء ۹۵] پوری آیت۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت میں نے کندھے (کی ہڈی) پر لکھی تو ابن ام مکتوم جو نابینا آدمی تھے، کھڑے ہوئے۔ جب انہوں نے مجاہدین کی فضیلت بیٹھنے والوں پر سنی تو انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس آدمی کا کیا حال ہے جو مومنین کے ساتھ جہاد کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابھی ابن ام مکتوم کی کلام ختم نہیں ہوئی تھی کہ پھر رسول کریم ﷺ کو سکونت نے ڈھانپ لیا اور آپ ﷺ کی ران میری ران پر آ گئی تو میں نے اس دفعہ بھی ویسے ہی بوجھ محسوس کیا جیسا کہ پہلی دفعہ محسوس کیا تھا۔ پھر آپ ﷺ کی یہ والی حالت جاتی رہی اور آپ ﷺ نے فرمایا: پڑھیے تو میں نے پڑھی: ﴿لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ﴾ حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس ٹکڑے کو اس آیت میں ملا دیا اور یہ ٹکڑا کندھے کی مضبوط ہڈی پر لکھا ہوا تھا۔

(۱۷۸۱۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِى عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِىُّ عَنْ أَبِى عَقِيلٍ عَنْ أَبِى نَضْرَةَ قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿لاَ يَسْتَوِى الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِى الضَّرَرِ﴾ [النساء: ۹۵] قَالَ : هُمْ أُولُو الضَّرَرِ قَوْمٌ كَانُوا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- لاَ يَغْزُونَ مَعَهُ كَانَتْ تَحْبِسُهُمْ أَوْجَاعٌ وَأَمْرَاضٌ وَآخَرُونَ أَصِحَّاءُ فَكَانَ الْمَرْضَى أَعْذَرَ مِنَ الأَصِحَّاءِ. [صحیح]

(۱۷۸۱۸) ابو نضرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق سوال کیا: ﴿لَا

يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ﴾ انہوں نے کہا: اس سے مراد اہل ضرر ہیں، یعنی لوگ جو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں آپ ﷺ کے ساتھ مل کر جہاد نہیں کر سکتے تھے۔ تکالیف اور بیماری نے ان کو جانے سے روک لیا تھا اور دوسرے لوگ صحیح ہونے کے باوجود نہیں جاتے تھے۔ لہٰذا بیمار لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے ان کے مقابلے میں معذور قرار دیا۔

(۱۷۸۱۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - ﷺ - فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ : إِنَّ بِالْمَدِينَةِ لَرِجَالاً مَا سِرْتُمْ مَسِيرًا وَلاَ قَطَعْتُمْ وَادِيًا إِلاَّ كَانُوا مَعَكُمْ فِيهِ حَبَسَهُمُ الْمَرَضُ .
لَفْظُ حَدِيثِ أَحْمَدَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى. [صحيح۔ مسلم]

(۱۷۸۱۹) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے کسی سفر کے دوران فرمایا کہ مدینہ میں کچھ مرد ہیں، ہم نے کوئی سفر نہیں کیا اور نہ کوئی وادی طے کی ہے مگر وہ ہمارے ساتھ ہوتے تھے۔ اب ان کو بیماری نے روک لیا ہے۔

(۱۷۸۲۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - ﷺ - قَالَ : لَقَدْ تَرَكْتُمْ بِالْمَدِينَةِ أَقْوَامًا مَا سِرْتُمْ مَسِيرًا وَلاَ أَنْفَقْتُمْ مِنْ نَفَقَةٍ وَلاَ قَطَعْتُمْ مِنْ وَادٍ إِلاَّ وَهُمْ مَعَكُمْ فِيهِ .
قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَكُونُونَ مَعَنَا وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ؟ قَالَ : حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ . أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ زُهَيْرٍ وَحَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ ثُمَّ قَالَ وَقَالَ مُوسَى عَنْ حَمَّادٍ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ - ﷺ - نَحْوَهُ. [صحيح۔ بخاری]

(۱۷۸۲۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم مدینہ میں کچھ لوگ چھوڑ آئے ہو تم نے کوئی سفر طے نہیں کیا اور نہ تم نے کوئی خرچ کیا اور نہ تم نے کوئی وادی طے کی مگر وہ اس میں تمہارے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ ہمارے ساتھ کیسے ہیں جبکہ وہ مدینہ میں بیٹھے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کو عذر نے روک رکھا ہے۔

(۱۷۸۲۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي وَالِدِي إِسْحَاقُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ أَشْيَاخٍ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ قَالُوا : كَانَ عَمْرُو بْنُ الْجَمُوحِ أَعْرَجَ شَدِيدَ الْعَرَجِ وَكَانَ لَهُ أَرْبَعَةُ بَنُونَ شَبَابٌ يَغْزُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ - ﷺ - إِذَا غَزَا فَلَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ - ﷺ - يَتَوَجَّهُ إِلَى أُحُدٍ قَالَ لَهُ بَنُوهُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ جَعَلَ لَكَ رُخْصَةً فَلَوْ قَعَدْتَ

فَنَحْنُ نَكْفِيكَ فَقَدْ وَضَعَ اللَّهُ عَنْكَ الْجِهَادَ فَأَتَى عَمْرُو بْنُ الْجَمُوحِ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بَنِيَّ هَؤُلَاءِ يَمْنَعُونِي أَنْ أَخْرُجَ مَعَكَ وَاللَّهِ إِنِّي لأَرْجُو أَنْ أَسْتَشْهِدَ فَأَطَأَ بِعَرْجَتِي هَذِهِ فِي الْجَنَّةِ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : أَمَّا أَنْتَ فَقَدْ وَضَعَ اللَّهُ عَنْكَ الْجِهَادَ .
وَقَالَ لِبَنِيهِ :وَمَا عَلَيْكُمْ أَنْ تَدَعُوهُ لَعَلَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَرْزُقُهُ الشَّهَادَةَ؟ . فَخَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَقُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ شَهِيدًا. [ضعيف]

(۱۷۸۲۱) بنی سلمہ کے چند شیوخ فرماتے ہیں کہ عمرو بن جموح بہت زیادہ لنگڑے تھے۔ ان کے چار جوان بیٹے تھے۔ رسول اللہ ﷺ جس غزوے میں بھی جاتے وہ آپ کے ساتھ ہوتے اور جب رسول اللہ ﷺ نے احد کی طرف جانے کا ارادہ کیا تو عمرو بن جموح نے بھی جانا چاہا، لیکن ان کے بیٹوں نے ان کو کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رخصت دی ہے اور آپ کا یہاں بیٹھنا زیادہ بہتر ہے اور آپ کی جگہ ہم آپ کی کفایت کر جائیں گے۔ اللہ نے آپ پر جہاد فرض نہیں کیا تو عمرو بن جموح رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! میرے بیٹے مجھے آپ ﷺ کے ساتھ جانے سے روکتے ہیں اور میں شہادت چاہتا ہوں اور میرے لنگڑے پن نے مجھے جنت میں جانے سے پیچھے چھوڑ دیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے آپ سے جہاد کو معاف کر دیا ہے اور آپ ﷺ نے ان کے بیٹوں سے کہا کہ تم اسے کیوں نہیں جانے دیتے! ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے شہادت نصیب فرمائے۔ وہ آپ ﷺ کے ساتھ نکلا اور احد کے دن شہید ہو گیا۔

(۱۷) باب الرَّجُلِ لاَ يَجِدُ مَا يُنْفِقُ
جو خرچ کرنے کے لیے کچھ نہیں پاتا

قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَلاَ عَلَى الَّذِينَ لاَ يَجِدُونَ مَا يُنْفِقُونَ حَرَجٌ﴾ [التوبة ۹۱]

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَ لَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ﴾ [التوبة ۹۱] ''اور ان لوگوں پر کوئی حرج نہیں جو خرچ کرنے کے لیے کچھ نہیں پاتے۔''

(۱۷۸۲۲) أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَكِنْ لاَ أَجِدُ سَعَةً فَأَحْمِلَهُمْ وَلاَ يَجِدُونَ سَعَةً فَيَتَّبِعُونِي وَلاَ تَطِيبُ أَنْفُسُهُمْ أَنْ يَقْعُدُوا بَعْدِي .
رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۷۸۲۲) حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری

جان ہے، اگر مومنوں پر گراں نہ ہو کہ میں کسی بھی لڑائی سے پیچھے نہ رہوں جو اس کے راستہ میں لڑی جائے لیکن میں اتنی وسعت نہیں پاتا کہ ان سب کو سوار کر سکوں۔ ان کے پاس بھی اتنی فراخی نہیں ہے کہ وہ میری پیروی کر سکیں اور ان کے دل اس کو پسند نہیں کرتے کہ وہ میرے لڑائی میں جانے کے بعد بیٹھ رہیں۔

(۱۷۸۲۳) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّزَّازُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الأَزْرَقُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ وَهْبِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ : كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُضَيِّعَ مَنْ يَقُوتُ . [ضعيف]

(۱۷۸۲۳) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انسان کے لیے بطور گناہ یہی کافی ہے کہ وہ اپنی گزر اوقات کی اشیاء کو ضائع کردے۔ وہب بن جابر راوی مجہول ہے۔

(۱۷۸۲۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا رِيَاحُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا شَابٌّ مِنَ الثَّنِيَّةِ فَلَمَّا رَأَيْنَاهُ بِأَبْصَارِنَا قُلْنَا : لَوْ أَنَّ هَذَا الشَّابَّ جَعَلَ شَبَابَهُ وَنَشَاطَهُ وَقُوَّتَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ فَسَمِعَ مَقَالَتَنَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : وَمَا سَبِيلُ اللَّهِ إِلاَّ مَنْ قُتِلَ؟ مَنْ سَعَى عَلَى وَالِدَيْهِ فَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَنْ سَعَى عَلَى عِيَالِهِ فَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَنْ سَعَى عَلَى نَفْسِهِ لِيُعِفَّهَا فَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَنْ سَعَى عَلَى التَّكَاثُرِ فَهُوَ فِي سَبِيلِ الشَّيْطَانِ . [حسن]

(۱۷۸۲۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے تھے، اچانک ایک نوجوان ثنیہ کی پہاڑیوں سے نمودار ہوا۔ جب ہم نے اس کو دیکھا تو ہم نے کہا: کاش اس جوان کی جوانی، چستی اور قوت اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ہو۔ راوی کہتا ہے: ہماری بات کو رسول اللہ ﷺ نے سن لیا اور فرمایا: صرف اللہ کے راستہ میں قتل ہونا ہی سبیل اللہ ہے؟ جس نے اپنے والدین کی خدمت کی وہ اس کے راستہ میں ہے اور جس نے اپنے خاندان کی کفالت کی وہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ہے اور جس نے اپنے نفس کی حفاظت کی تاکہ اس کو بچا کر رکھے، وہ بھی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ہے اور جس نے زیادہ مال جمع کرنے کی کوشش کی وہ شیطان کے راستہ پر ہے۔

(۱۸) باب الرَّجُلِ يَكُونُ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَلاَ يَغْزُو إِلاَّ بِإِذْنِ أَهْلِ الدَّيْنِ

مقروض آدمی قرض خواہ کی اجازت سے جہاد کرے گا

(۱۷۸۲۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ بْنِ الْحَسَنِ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ

بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم- فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَفَّرَ اللَّهُ عَنِّي خَطَايَايَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم-: إِنْ قُتِلْتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلاً غَيْرَ مُدْبِرٍ كَفَّرَ اللَّهُ عَنْكَ خَطَايَاكَ. فَلَمَّا جَلَسَ دَعَاهُ فَقَالَ: كَيْفَ قُلْتَ؟ فَأَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ: إِلاَّ الدَّيْنَ كَذَلِكَ أَخْبَرَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَغَيْرِهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هَارُونَ. [صحیح۔ مسلم]

(۱۷۸۲۵) حضرت ابوقتادہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور سوال کیا: اے اللہ کے رسول! اگر میں اللہ کے راستہ میں قتل کر دیا جاؤں کیا اللہ تعالیٰ میرے گناہوں کو معاف کر دے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو اللہ کے راستہ میں اس حال میں قتل ہوا کہ صبر کرنے والا ہو اور ثواب کی امید رکھے اور پیش قدمی کرنے والا ہو پیٹھ دکھانے والا نہ ہو تو اللہ تعالیٰ تیرے گناہوں کو مٹا دے گا۔ جب آپ ﷺ بیٹھ گئے تو اس کو بلایا اور کہا: تو کیا کہتا ہے اور بات دہرائی اور کہا: مگر قرض اور نبی ﷺ نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام نے مجھے اسی طرح بتایا ہے۔

(۱۷۸۲۶) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ إِمْلاَءً أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ: الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُكَفِّرُ كُلَّ شَيْءٍ إِلاَّ الدَّيْنَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ الْمُقْرِءِ. (ت) وَقَدْ مَضَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم-: نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتَّى يُقْضَى عَنْهُ.

(۱۷۸۲۶) (الف) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: اللہ کے راستے میں شہید ہونا تمام خطاؤں کو مٹا دیتا ہے مگر قرض باقی رہتا ہے۔

(ب) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ مومن کی جان قرض کی وجہ سے لٹکی رہتی ہے حتیٰ کہ وہ اس کی طرف سے ادا کر دیا جائے۔

(۱۹) باب الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ أَبَوَانِ مُسْلِمَانِ أَوْ أَحَدُهُمَا فَلاَ يَغْزُو إِلاَّ بِإِذْنِهِ

جس آدمی کے مسلمان والدین زندہ ہوں یا ان میں سے ایک زندہ ہو تو وہ ان کی اجازت کے بغیر جہاد نہیں کرے گا

(۱۷۸۲۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ: الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مَحْمُويَهْ

الْعَسْكَرِیُّ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَلاَنِسِیُّ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِی إِیَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا حَبِیبُ بْنُ أَبِی ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ وَكَانَ لاَ یُتَّهَمُ فِی حَدِیثِهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمَا یَقُولُ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِیِّ -ﷺ- فَاسْتَأْذَنَهُ فِی الْجِهَادِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :أَحَیٌّ وَالِدَاكَ؟ . قَالَ :نَعَمْ. قَالَ :فَفِیهِمَا فَجَاهِدْ .

رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ فِی الصَّحِیحِ عَنْ آدَمَ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ شُعْبَةَ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۷۸۲۷) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور جہاد کی اجازت مانگنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟ اس نے کہا: ہاں تو آپ ﷺ نے فرمایا: بس انہیں میں جہاد کر۔

(۱۷۸۲۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ :مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَیْهِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُعَاوِیَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِیُّ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ حَبِیبِ بْنِ أَبِی ثَابِتٍ عَنْ أَبِی الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِیِّ -ﷺ- فَقَالَ :إِنِّی أُرِیدُ الْجِهَادَ. قَالَ:أَحَیٌّ أَبَوَاكَ؟ قَالَ :نَعَمْ. قَالَ :ارْجِعْ إِلَیْهِمَا فَإِنَّ فِیهِمَا لَمُجَاهَدًا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِی الصَّحِیحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ عَمْرٍو. [صحیح]

(۱۷۸۲۸) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہوں۔ نبی ﷺ نے پوچھا: کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟ اس نے کہا: ہاں تو آپ نے فرمایا: ان کی طرف جا، ان دونوں میں جہاد کا مقام ہے۔

(۱۷۸۲۹) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَیْنِ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا یَعْقُوبُ بْنُ سُفْیَانَ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنِی عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِی عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ یَزِیدَ بْنِ أَبِی حَبِیبٍ أَنَّ نَاعِمًا مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ :أَقْبَلَ رَجُلٌ إِلَى نَبِیِّ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَ : أُبَایِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ أَوِ الْجِهَادِ أَبْتَغِی الأَجْرَ مِنَ اللَّهِ. قَالَ :فَهَلْ مِنْ وَالِدَیْكَ أَحَدٌ حَیٌّ؟ . قَالَ :نَعَمْ بَلْ كِلاَهُمَا. قَالَ :فَتَبْتَغِی الأَجْرَ مِنَ اللَّهِ؟ . قَالَ :نَعَمْ. قَالَ :فَارْجِعْ إِلَى وَالِدَیْكَ فَأَحْسِنْ صُحْبَتَهُمَا .

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِی الصَّحِیحِ عَنْ سَعِیدِ بْنِ مَنْصُورٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ. [صحیح]

(۱۷۸۲۹) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص فرماتے ہیں: ایک آدمی نبی ﷺ کی طرف آیا اور کہنے لگا: میں ہجرت یا جہاد پر آپ کی بیعت کرتا ہوں اور اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجر کی امید کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تیرے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ اس نے کہا: ہاں! دونوں زندہ ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو اللہ تعالیٰ سے اجر کی امید کرتا ہے؟ اس نے کہا: ہاں! تو آپ نے فرمایا: ان کی طرف لوٹ جا اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کر۔

(۱۷۸۳۰) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ الضَّبِّيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ التَّمَّارُ قَالاَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَ جِئْتُ أُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَتَرَكْتُ أَبَوَيَّ يَبْكِيَانِ فَقَالَ : ارْجِعْ فَأَضْحِكْهُمَا كَمَا أَبْكَيْتَهُمَا . [حسن]

(۱۷۸۳۰) حضرت عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: میں ہجرت پر آپ کی بیعت کرنے آیا ہوں اور اپنے والدین کو روتے ہوئے چھوڑ کر آیا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: واپس جا اور ان کو خوش کر جس طرح ان کو رلایا ہے۔

(۱۷۸۳۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ أَبِي السَّمْحِ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَجُلاً هَاجَرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ هَاجَرْتُ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : قَدْ هَجَرْتَ الشِّرْكَ وَلَكِنَّهُ الْجِهَادُ هَلْ لَكَ أَحَدٌ بِالْيَمَنِ؟ . قَالَ : أَبَوَيَّ . قَالَ : أَذِنَا لَكَ؟ . قَالَ : لاَ . قَالَ : فَارْجِعْ فَاسْتَأْذِنْهُمَا فَإِنْ أَذِنَا لَكَ فَجَاهِدْ وَإِلاَّ فَبَرَّهُمَا . [ضعیف]

(۱۷۸۳۱) حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں: یمن سے ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے اپنا وطن چھوڑ دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو نے شرک کو چھوڑ دیا اور جہاد کیا۔ یمن میں کوئی تیرا رشتہ دار ہے؟ اس نے کہا: میرے والدین۔ آپ ﷺ نے پوچھا۔ ان سے اجازت لی ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: واپس جا اور ان سے اجازت طلب کر۔ اگر وہ اجازت دیں تو جہاد کرو گرنہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کر۔

(۱۷۸۳۲) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّزَّازُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْفَحَّامُ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ طَلْحَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ السُّلَمِيِّ : أَنَّ جَاهِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَاءَ النَّبِيَّ -ﷺ- فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَدْتُ أَنْ أَغْزُوَ وَقَدْ جِئْتُكَ أَسْتَشِيرُكَ . فَقَالَ : هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ؟ قَالَ : نَعَمْ . قَالَ : فَالْزَمْهَا فَإِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رِجْلَيْهَا . ثُمَّ الثَّانِيَةَ ثُمَّ الثَّالِثَةَ فِي مَقَاعِدَ شَتَّى فَكَمِثْلِ هَذَا الْقَوْلِ . لَفْظُ حَدِيثِ الصَّغَانِيِّ . [حسن]

(۱۷۸۳۲) معاویہ بن جاہمہ سلمی فرماتے ہیں کہ جاہمہ ؓ نبی ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے محاذ

جنگ پر جانے کا ارادہ کیا ہے اور آپ کے پاس مشورہ کرنے آیا ہوں۔ آپ نے پوچھا: کیا تیری ماں زندہ ہے؟ اس نے کہا: ہاں! فرمایا اسی سے وابستہ رہ، جنت اس کے قدموں میں ہے۔ آپ نے یہ دو تین دفعہ کہا۔

(۱۷۸۲۳) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ : إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْمُنَادِي حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : نَزَلَتْ فِيَّ أَرْبَعُ آيَاتٍ. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ قَالَ فَقَالَتْ أُمُّ سَعْدٍ : أَلَيْسَ قَدْ أَمَرَ اللَّهُ بِبِرِّ الْوَالِدَةِ فَوَاللَّهِ لَا أَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا أَشْرَبُ شَرَابًا حَتَّى تَكْفُرَ أَوْ أَمُوتَ فَكَانُوا إِذَا أَرَادُوا أَنْ يُطْعِمُوهَا أَوْ يَسْقُوهَا شَجَرُوا فَاهَا بِعَصًا ثُمَّ أَوْجَرُوهَا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ فَنَزَلَتْ ﴿وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَى أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا﴾ [العنكبوت ۸] أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ. [صحيح۔ مسلم]

(۱۷۸۲۳) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چار آیات میرے بارے میں نازل ہوئی ہیں۔ پھر حدیث کو ذکر کیا۔ اس میں ہے کہ ام سعد نے کہا: کیا اللہ نے والدہ کے ساتھ احسان کا حکم نہیں دیا؟ اللہ کی قسم! میں نہ کھاؤں گی نہ پیوں گی حتیٰ کہ تو کفر کرے یا میں مر جاؤں۔ جب وہ اس کو کھلانا یا پلانا چاہتے تو لاٹھی سے اس کا منہ اٹھاتے اور کھانا اور پانی اس کے منہ میں ڈال دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کردی: ﴿وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَإِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا﴾ [العنكبوت ۸] ''اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنے کی تاکید کی ہے اور اگر وہ تجھ پر زور دیں کہ تو میرے ساتھ اس چیز کو شریک ٹھہرائے جس کا تجھے علم نہیں تو ان کی نہ مان۔''

(۲۰) باب الْمُسْلِمِ يَتَوَقَّى فِي الْحَرْبِ قَتْلَ أَبِيهِ وَلَوْ قَتَلَهُ لَمْ يَكُنْ بِهِ بَأْسٌ

جو مسلمان لڑائی میں اپنے باپ کے قتل سے پرہیز کرتا ہے، اگر چہ وہ اس کو قتل بھی کردے تو کوئی حرج نہیں ہے

(۱۷۸۲۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ وَحْوَحٍ : أَنَّ طَلْحَةَ بْنَ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا لَقِيَ النَّبِيَّ ﷺ۔ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مُرْنِي بِمَا أَحْبَبْتَ وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا قَالَ فَعَجِبَ لِذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ۔ وَهُوَ غُلَامٌ فَقَالَ لَهُ عِنْدَ ذَلِكَ : فَاقْتُلْ أَبَاكَ. قَالَ : فَخَرَجَ مُوَلِّيًا لِيَفْعَلَ فَدَعَاهُ قَالَ : إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ لِقَطِيعَةِ رَحِمٍ. [ضعيف]

(۱۷۸۳۴) حضرت طلحہ بن براء رضی اللہ عنہ جب نبی ﷺ سے ملے تو آپ ﷺ سے کہا: جو آپ پسند کریں مجھے حکم دیں۔ میں کسی معاملہ میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ نبی ﷺ نے اس پر تعجب کیا اور وہ ابھی چھوٹے تھے۔ آپ نے ان کو کہا: ''اپنے باپ کو قتل کر۔'' جب وہ واپس ہوا تاکہ اس پر عمل کرے تو آپ نے اس کو بلایا اور فرمایا: ''مجھے رشتے توڑنے کے لیے نہیں بھیجا گیا۔''

(۱۷۸۳۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَوْذَبٍ قَالَ : جَعَلَ أَبُو أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ يَنْصِبُ الآلِهَةَ لأَبِي عُبَيْدَةَ يَوْمَ بَدْرٍ وَجَعَلَ أَبُو عُبَيْدَةَ يَحِيدُ عَنْهُ فَلَمَّا كَثُرَ الْجَرَّاحُ قَصَدَهُ أَبُو عُبَيْدَةَ فَقَتَلَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ هَذِهِ الآيَةَ حِينَ قَتَلَ أَبَاهُ ﴿لاَ تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ﴾ [المجادلة ۲۲] إِلَى آخِرِهَا. هَذَا مُنْقَطِعٌ. [ضعيف]

(۱۷۸۳۵) حضرت عبد اللہ بن شوذب فرماتے ہیں کہ بدر کے دن ابوعبیدہ بن جراح کا والد اس کے لیے معبود کھڑے کرتا تھا اور ابوعبیدہ ان سے کنارہ کشی کرتے تھے۔ جب جراح نے اس عمل میں زیادتی کی تو ابوعبیدہ نے انہیں قتل کرنا چاہا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق یہ آیت اتاری۔ جب ابوعبیدہ نے اپنے باپ کو قتل کر دیا: ﴿لاَ تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ﴾ [المجادلة ۲۲] ''تو ان لوگوں کو جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں آپ نہیں پائیں گے کہ وہ ان لوگوں سے دوستی رکھتے ہوں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی خواہ وہ ان کے باپ ہوں یا بیٹے۔''

(۱۷۸۳۶) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ الْحَنَفِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ عُمَيْرٍ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ -ﷺ- فَقَالَ إِنِّي لَقِيتُ الْعَدُوَّ وَلَقِيتُ أَبِي فِيهِمْ فَسَمِعْتُ لَكَ مِنْهُ مَقَالَةً قَبِيحَةً فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى طَعَنْتُهُ بِالرُّمْحِ أَوْ حَتَّى قَتَلْتُهُ فَسَكَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ -ﷺ- ثُمَّ جَاءَهُ آخَرُ فَقَالَ : إِنِّي لَقِيتُ أَبِي فَتَرَكْتُهُ وَأَحْبَبْتُ أَنْ يَلِيَهُ غَيْرِي فَسَكَتَ عَنْهُ. وَهَذَا مُرْسَلٌ جَيِّدٌ. [ضعيف]

(۱۷۸۳۶) حضرت مالک بن عمیر فرماتے ہیں (اور انہوں نے جاہلیت کا دور پایا ہے) کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: میں دشمن سے ملا۔ ان میں میرا باپ بھی تھا۔ میں نے اس کے منہ سے آپ کے بارے میں ناپسندیدہ بات سنی۔ میں صبر نہیں کر سکا۔ میں نے نیزہ سے اس پر وار کیا۔ نتیجتاً وہ قتل ہو گیا۔ نبی ﷺ اس پر خاموش رہے۔ پھر دوسرا شخص آیا اور اس نے کہا: میں اپنے باپ کو ملا اور اس کو چھوڑ دیا اور میں نے چاہا کہ اس کو اور میرے علاوہ کوئی پہنچ جائے گا نبی ﷺ پھر بھی خاموش رہے۔

(۲۱) باب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَخْذِ الْجَعَائِلِ وَمَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيهِ مِنَ السُّلْطَانِ

مزدوری لینے کی کراہیت کا بیان اور بادشاہ کی طرف سے اس میں رخصت کا بیان

(۱۷۸۳۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ

قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْمَعْنَى وَأَنَا لِحَدِيثِهِ أَتْقَنُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ : سُلَيْمَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ عَنِ ابْنِ أَخِي أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : سَيُفْتَحُ عَلَيْكُمُ الأَمْصَارُ وَسَتَكُونُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ يُقْطَعُ عَلَيْكُمْ فِيهَا بُعُوثٌ يَتَكَرَّهُ الرَّجُلُ مِنْكُمُ الْبَعْثَ فِيهَا فَيَتَخَلَّصُ مِنْ قَوْمِهِ ثُمَّ يَتَصَفَّحُ الْقَبَائِلَ يَعْرِضُ نَفْسَهُ عَلَيْهِمْ يَقُولُ مَنْ أَكْفِيهِ بَعْثَ كَذَا مَنْ أَكْفِيهِ بَعْثَ كَذَا أَلاَ وَذَلِكَ الأَجِيرُ إِلَى آخِرِ قَطْرَةٍ مِنْ دَمِهِ . [ضعيف]

(۱۷۸۳۷) (الف) ابو ایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو کہتے ہوئے سنا: تم پر ایسا زمانہ آنے والا ہے جب تم جمع کیے ہوئے لشکروں میں ہو گے اور تم پر لشکروں کو روک دیا جائے اس زمانہ میں کہ انسان ان میں جانا ناپسند کرے گا اور اپنی قوم سے بچے گا۔ پھر قبائل کو دیکھے گا اور خود کو ان پر پیش کرے گا اور کہے گا: کون ہے جس سے میں کافی ہو جاؤں فلاں لشکر کے سلسلہ میں۔ کون ہے جس سے میں کافی ہو جاؤں فلاں لشکر کے بارے میں۔ خبردار یہ مزدور ہے اپنے خون آخری قطرہ تک۔

(۱۷۸۳۸) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الأَرْدَسْتَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو الْعِرَاقِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي الزُّبَيْرُ بْنُ عَدِيٍّ عَنْ شَقِيقِ بْنِ الْعَيْزَارِ الأَسَدِيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْجَعَائِلِ فَقَالَ : لَمْ أَكُنْ لأَرْتَشِيَ إِلاَّ مَا رَشَانِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَسَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ تَرْكُهَا أَفْضَلُ فَإِنْ أَخَذْتَهَا فَأَنْفِقْهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ. [ضعيف]

(۱۷۸۳۸) حضرت شقیق بن عیزار فرماتے ہیں: میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اجرت کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: میں اجرت نہیں لیتا مگر جو اجرت مجھے میرا رب دے۔ حضرت شقیق فرماتے ہیں: میں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: اس چھوڑنا افضل ہے اگر تو لیتا ہے تو فی سبیل اللہ خرچ کر دے۔

(۱۷۸۳۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الأَعْجَمِ قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ الْجُعْلِ قَالَ : إِذَا جَعَلْتَهُ فِي سِلاَحٍ أَوْ كُرَاعٍ فَلاَ بَأْسَ بِهِ وَإِذَا جَعَلْتَهُ فِي الرَّقِيقِ فَلاَ. وَرُوِّينَا عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ أَنَّهُ قَالَ : كَانُوا أَنْ يُعْطُوا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْ أَنْ يَأْخُذُوا يَعْنِي فِي الْجَعَائِلِ. [ضعيف]

(۱۷۸۳۹) عبید بن ابجم فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اجرت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: جب ہتھیار اور گھوڑوں کے سلسلہ میں ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور جب غلاموں پر اجرت ہو تو نہ لے۔

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ان کو یہ پسند تھا کہ ان کو دیا جائے اس کے بدلہ میں کہ وہ خود لیں، یعنی اجرت۔

(۱۷۸٤۰) وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ فِي الْمَرَاسِيلِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَنْصُورٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ حُدَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: مَثَلُ الَّذِينَ يَغْزُونَ مِنْ أُمَّتِي وَيَأْخُذُونَ الْجُعْلَ يَتَقَوَّوْنَ عَلَى عَدُوِّهِمْ مَثَلُ أُمِّ مُوسَى تُرْضِعُ وَلَدَهَا وَتَأْخُذُ أَجْرَهَا. أَخْبَرَنَاهُ أَبُو بَكْرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ الْفَسَوِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ اللُّؤْلُؤِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ. فَذَكَرَهُ. [ضعیف]

(۱۷۸٤۰) حضرت جبیر بن نفیر فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میری امت کے جو لوگ لڑائی پر اجرت لیتے ہیں اور اس سے دشمن کے خلاف قوت حاصل کرتے ہیں۔ ان کی مثال موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کی طرح ہے۔ وہ اپنے بیٹے کو دودھ پلاتی تھیں اور اجرت لیتی تھیں۔

(۲۲) باب مَا جَاءَ فِي تَجْهِيزِ الْغَازِي وَأَجْرِ الْجَاعِلِ

غازی کو تیار کرنے اور اس کو بھیجنے والے کے اجر کا بیان

(۱۷۸٤۱) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا: يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْمُزَكِّي أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ: أَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ: مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا. لَفْظُ حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ وَحَدِيثُ رَوْحٍ مِثْلُهُ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ عَنْ عَنْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ عَنْ حُسَيْنٍ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۷۸٤۱) حضرت زید بن خالد جہنی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے غازی کو تیار کیا اس نے جہاد کیا اور جس نے اس کے اہل خانہ کی بہتر کفالت کی، اس نے بھی جہاد کیا۔

(۱۷۸٤۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَسْلَمَ أَتَى النَّبِيَّ -ﷺ- فَقَالَ: إِنِّي أُرِيدُ الْجِهَادَ وَلَيْسَ مَعِي مَا أَتَجَهَّزُ بِهِ فَقَالَ: إِنَّ فُلاَنًا قَدْ تَجَهَّزَ ثُمَّ مَرِضَ فَاذْهَبْ إِلَيْهِ

فَقُلْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَأْمُرُكَ أَنْ تُعْطِيَنِي مَا تَجَهَّزْتَ بِهِ . فَأَتَاهُ فَقَالَ لَهُ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ : انْظُرِي أَنْ تُعْطِيهِ مَا جَهَّزْتِينِي بِهِ وَلَا تَحْبِسِي مِنْهُ شَيْئًا فَيُبَارِكَ اللَّهُ لَكِ فِيهِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَفَّانَ. [صحیح۔ مسلم]

(۱۷۸۴۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بنو اسلم سے ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: میں جہاد پر جانے کا ارادہ رکھتا ہوں مگر میرے پاس زادِ راہ نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''فلاں آدمی نے جہاد کی تیاری کی۔ پھر وہ بیمار ہو گیا تو اس کے پاس جا اور اس کو کہہ کہ رسول اللہ ﷺ تجھے سلام کہتے ہیں اور تجھے حکم دیتے ہیں کہ زادِ راہ مجھے دے دے۔ جس سے میں جہاد کی تیاری کر سکوں۔'' وہ آدمی اس کے پاس گیا اور اس کو کہا: اس نے اپنی بیوی کو کہا جو کچھ میرے لیے تیار کیا تھا وہ دیکھ کر اس کو دے دو اور کوئی چیز روک کر نہ رکھنا اللہ تجھے برکت دے گا۔

(۱۷۸٤۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ -ﷺ- فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ أُبْدِعَ بِي فَاحْمِلْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : لَيْسَ عِنْدِي . فَقَالَ رَجُلٌ : أَلَا أَدُلُّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَى مَنْ يَحْمِلُهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ أَجْرُ مِثْلِ فَاعِلِهِ . قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ : أُبْدِعَ بِي يَقُولُ قُطِعَ بِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ. [صحیح۔ مسلم]

(۱۷۸۴۳) (الف) حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی آ کر کہنے لگا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں تھک گیا ہوں، مجھے سواری دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس نہیں ہے۔'' ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں ایسا آدمی بتاؤں جو اس کو سواری دے؟ آپ نے فرمایا: ''بھلائی کی طرف رہنمائی کرنے والا اور اس پر عمل کرنے والا اجر میں برابر ہیں۔''

(ب) ایک اور روایت میں ابو معاویہ کہتے ہیں میں تھک گیا ہوں کی بجائے میرا راستہ روک دیا گیا۔

(۱۷۸٤٤) وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ الْمُؤَمَّلِ أَخْبَرَنَا أَبُو عُثْمَانَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ فَذَكَرَهُ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ : مَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكَ وَلَكِنِ ائْتِ فُلاَنًا فَأَتَاهُ فَحَمَلَهُ فَأَتَى النَّبِيَّ -ﷺ- فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ : مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ . [صحیح]

(۱۷۸۴۴) اعمش فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: میرے پاس کچھ نہیں جو میں تم کو سواری کے لیے دوں۔ ہاں تم فلاں آدمی کے پاس جاؤ۔ وہ گیا۔ اس آدمی نے اس کو سواری دی۔ یہ آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور خبر دی تو آپ نے فرمایا: ''بھلائی کی طرف راہنمائی کرنے والا اور اس پر عمل کرنے والا اجر میں برابر ہیں۔

(۱۷۸۴۵) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ دُرُسْتَوَيْهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالاَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ الْكِنْدِيِّ التُّجِيبِيِّ عَنِ ابْنِ شُفَيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ :لِلْغَازِى أَجْرُهُ وَلِلْجَاعِلِ أَجْرُهُ وَأَجْرُ الْغَازِى .وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ :قَفْلَةٌ كَغَزْوَةٍ. [صحیح]

(۱۷۸۴۵) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غازی کا اجر اس کا ہے اور اس کو تیار کرنے والے کا اجر اس کا ہے۔ غازی کا اجر اور تیار کرنے والے کا اجر برابر ہے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غازی پر خرچ کرنا لڑائی کی طرح ہے۔

(۱۷۸۴۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو زُرْعَةَ :يَحْيَى بْنُ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الأَسْقَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :نَادَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَخَرَجْتُ إِلَى أَهْلِي وَأَقْبَلْتُ وَقَدْ خَرَجَ أَوَّلُ صَحَابَةِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَطَفِقْتُ فِي الْمَدِينَةِ أُنَادِي أَلاَ مَنْ يَحْمِلُ رَجُلاً لَهُ سَهْمُهُ فَنَادَى شَيْخٌ مِنَ الأَنْصَارِ قَالَ لَنَا سَهْمُهُ عَلَى أَنْ نَحْمِلَهُ عُقْبَةً وَطَعَامُهُ مَعَنَا قُلْتُ :نَعَمْ. قَالَ : فَسِرْ عَلَى بَرَكَةِ اللَّهِ فَخَرَجْتُ مَعَ خَيْرِ صَاحِبٍ حَتَّى أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْنَا فَأَصَابَنِي قَلاَئِصُ فَسُقْتُهُنَّ حَتَّى أَتَيْتُهُ فَخَرَجَ فَقَعَدَ عَلَى حَقِيبَةٍ مِنْ حَقَائِبِ إِبِلِهِ ثُمَّ قَالَ سُقْهُنَّ مُدْبِرَاتٍ ثُمَّ قَالَ سُقْهُنَّ مُقْبِلاَتٍ فَقَالَ مَا أَرَى قَلاَئِصَكَ إِلاَّ كِرَامًا. قَالَ :إِنَّمَا هِيَ غَنِيمَتُكَ الَّتِي شَرَطْتُ لَكَ. قَالَ :خُذْ قَلاَئِصَكَ ابْنَ أَخِي فَغَيْرَ سَهْمِكَ أَرَدْنَا.

قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ :فَغَيْرَ سَهْمِكَ أَرَدْنَا يُشْبِهُ أَنْ يَكُونَ أَرَادَ أَنَّا لَمْ نَقْصِدْ بِمَا فَعَلْنَا الإِجَارَةَ وَإِنَّمَا قَصَدْنَا الاِشْتِرَاكَ فِي الأَجْرِ وَالثَّوَابِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

(۱۷۸۴۶) حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ تبوک کے لیے منادی کی۔ میں اپنے گھر گیا جب واپس آیا تو آپ ﷺ کے ابتدائی ساتھی جا چکے تھے۔ میں نے مدینہ کا چکر لگایا اور اعلان کیا جو شخص ایک آدمی کو سواری دے، اس کا حصہ سواری دینے والے کا ہوگا۔ انصار کے ایک معزز آدمی نے کہا کہ اس کا حصہ ہمارا ہوگا۔ اس کے بدلہ میں ہم اس کو سواری دیں گے اور اس کا کھانا ہمارے ساتھ ہوگا۔ میں نے قبول کر لیا، اس نے کہا: چلو اللہ کی برکت کے ساتھ، میں نکلا اپنے بہترین ساتھی کے ساتھ۔ ہمیں لڑائی بناہی مال ملا۔ مجھے کچھ اونٹنیاں ملیں۔ میں نے ان کو پانی پلایا۔ پھر میں اس کے پاس آیا۔ وہ نکلا اور اونٹ کے کجاوے پر بیٹھ گیا۔ پھر اس نے کہا: ان کو پانی پلاؤ آتے اور جاتے ہوئے اور کہا کہ تیری اونٹنیاں بہترین ہیں تو اس نے کہا: یہ نفع ہے جو میں نے آپ کے ساتھ شرط لگائی اس کا۔ یہ غنیمت آپ کی ہے تو اس نے کہا: میرے بھائی اپنی اونٹنیاں لے جاؤ، ہم نے اس کے علاوہ حصہ کا ارادہ کیا تھا۔ شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں ((فَغَيْرَ سَهْمِكَ أَرَدْنَا)) کا مطلب ہے کہ ہم اجرت میں

حصہ نہیں چاہتے تھے بلکہ ہمارا مقصد تو اجر و ثواب میں شریک ہونا تھا۔

(۲۳) باب مَنِ اسْتَأْجَرَ إِنْسَانًا لِلْخِدْمَةِ فِي الْغَزْوِ

غزوہ میں اپنی خدمت کے لیے کسی کو اجرت پر رکھنا

(۱۷۸۴۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ : الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ دُرَيْكٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ -صلى الله عليه وسلم- يَبْعَثُنِي فِي سَرَايَاهُ فَبَعَثَنِي ذَاتَ يَوْمٍ وَكَانَ رَجُلٌ يَرْكَبُ بَغْلِي فَقُلْتُ لَهُ ارْحَلْ فَقَالَ مَا أَنَا بِخَارِجٍ مَعَكَ قُلْتُ لِمَ؟ قَالَ : حَتَّى تَجْعَلَ لِي ثَلَاثَةَ دَنَانِيرَ. قُلْتُ الْآنَ حِينَ وَدَّعْتُ النَّبِيَّ -صلى الله عليه وسلم- مَا أَنَا بِرَاجِعٍ إِلَيْهِ ارْحَلْ وَلَكَ ثَلَاثَةُ دَنَانِيرَ فَلَمَّا رَجَعْتُ مِنْ غَزَاتِي ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم- فَقَالَ النَّبِيُّ -صلى الله عليه وسلم- : أَعْطِهَا إِيَّاهُ فَإِنَّهَا حَظُّهُ مِنْ غَزَاتِهِ.

(ت) وَقَدْ مَضَى فِي كِتَابِ الْقَسْمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ فِي مَعْنَاهُ. [حسن]

(۱۷۸۴۷) حضرت یعلی بن منیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ مجھے غزوات میں بھیجتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ نے مجھے روانہ کیا۔ ایک آدمی میری خچر پر سوار ہوتا تھا۔ میں نے اس کو کہا: سواری تیار کرو اور چلو۔ اس نے کہا: میں تیرے ساتھ نہیں جاؤں گا۔ میں نے کہا: کیوں؟ اس نے کہا: پہلے میرے لیے تین دینار مقرر کرو۔ میں نے کہا: اب تو میں نکل گیا ہوں اور آپ کی طرف نہیں جاؤں گا۔ سواری تیار کرو اور تجھے تین دینار ملیں گے۔ جب میں لڑائی سے واپس آیا تو میں نے آپ کے سامنے اس کا ذکر کیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "یہ اس کو دے دو۔ یہی لڑائی سے اس کا حصہ ہے۔"

(۲۴) باب الإِمَامِ لاَ يُجَمِّرُ بِالْغُزَّى

حکمران لشکر کو گھر واپسی سے نہ روکے

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : فَإِنْ جَمَّرَهُمْ فَقَدْ أَسَاءَ وَيَجُوزُ لِكُلِّهِمْ خِلاَفُهُ وَالرُّجُوعُ.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر حکمران غازیوں کو روکے گا وہ غلط کرے گا اور سب اس کی مخالفت کر کے واپس جا سکتے ہیں۔

(۱۷۸۴۸) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ يَعْنِي مَحْبُوبَ بْنَ مُوسَى حَدَّثَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي فِرَاسٍ قَالَ : خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ : أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ إِلَيْكُمْ عُمَّالِي لِيَضْرِبُوا أَبْشَارَكُمْ وَلاَ لِيَأْخُذُوا أَمْوَالَكُمْ وَلَكِنْ بَعَثْتُهُمْ لِيُعَلِّمُوكُمْ دِينَكُمْ وَسُنَّتَكُمْ فَمَنْ فُعِلَ بِهِ غَيْرُ

ذَلِكَ فَلْيَرْفَعْهُ إِلَيَّ فَأُقِصَّهُ مِنْهُ أَلَا لَا تَضْرِبُوا الْمُسْلِمِينَ فَتُذِلُّوهُمْ وَلَا تَمْنَعُوهُمْ فَتُكَفِّرُوهُمْ وَلَا تُجَمِّرُوهُمْ فَتَفْتِنُوهُمْ وَلَا تُنْزِلُوهُمُ الْغِيَاضَ فَتُضَيِّعُوهُمْ. [ضعیف]

(۱۷۸۴۸) حضرت ابوفراس فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ میں ہمیں کہا: اے لوگو! میں عمال کو تمہارے پاس اس لیے نہیں بھیجتا کہ وہ تمہارے چہروں کو بند کر دیں اور تمہارے مال کو لے لیں۔ ان کو اس لیے بھیجتا ہوں کہ وہ تم کو دین سکھائیں اور سنت سکھائیں۔ اگر ان میں سے کوئی اس کے علاوہ کام کرے تو اس کا معاملہ مجھ تک پہنچاؤ۔ میں اس سے بدلہ لوں گا۔ خبردار! مسلمانوں کو مار کر ان کو ذلیل نہ کرو۔ مسلمانوں کو بار بار ٹوک کر اور منع کر کے کفر پر مجبور نہ کریں اور گھروں کو واپسی سے مجاہدین کو نہ روکیں۔ اگر روکو گے تو وہ فتنہ میں مبتلا ہو جائیں گے اور مجاہدین کو مشکل راستوں پر ڈال کر ضائع نہ کرو۔

(۱۷۸۴۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الأَنْصَارِيِّ : أَنَّ جَيْشًا مِنَ الأَنْصَارِ كَانُوا بِأَرْضِ فَارِسَ مَعَ أَمِيرِهِمْ وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُعْقِبُ الْجُيُوشَ فِي كُلِّ عَامٍ فَشُغِلَ عَنْهُمْ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَمَّا مَرَّ الأَجَلُ قَفَلَ أَهْلُ ذَلِكَ الثَّغْرِ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِمْ وَأَوْعَدَهُمْ وَهُمْ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- قَالُوا : يَا عُمَرُ إِنَّكَ غَفَلْتَ عَنَّا وَتَرَكْتَ فِينَا الَّذِي أَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ -ﷺ- مِنْ إِعْقَابِ بَعْضِ الْغَزِيَّةِ بَعْضًا. [صحیح۔ اخرجہ السجستانی]

(۱۷۸۴۹) عبداللہ بن کعب بن مالک انصاری فرماتے ہیں کہ انصار کا لشکر اپنے امیر کے ساتھ فارس میں تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ ایک سال بعد لشکر کو واپس بلاتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے غافل ہو گئے۔ جب مقررہ وقت گزر گیا تو سرحد والے لوگ لوٹ آئے۔ امیر نے ان پر سختی کی اور ڈرایا اور یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے۔ انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ہم سے غافل ہو گئے اور آپ نے ہمارے بارے میں نبی ﷺ کے حکم کو ترک کر دیا کہ لشکر کو تھوڑا تھوڑا کر کے واپس لایا جائے۔

(۱۷۸۵۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنَ اللَّيْلِ فَسَمِعَ امْرَأَةً تَقُولُ :

تَطَاوَلَ هَذَا اللَّيْلُ وَاسْوَدَّ جَانِبُهْ ... وَأَرَّقَنِي أَنْ لَا حَبِيبٌ أُلَاعِبُهْ
فَوَاللَّهِ لَوْلَا اللَّهُ إِنِّي أُرَاقِبُهْ ... تَحَرَّكَ مِنْ هَذَا السَّرِيرِ جَوَانِبُهْ

فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِحَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : كَمْ أَكْثَرُ مَا تَصْبِرُ الْمَرْأَةُ عَنْ زَوْجِهَا؟ فَقَالَتْ : سِتَّةَ أَوْ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ. فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : لَا أَحْبِسُ الْجَيْشَ أَكْثَرَ مِنْ هَذَا. [ضعیف]

(۱۷۸۵۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات کو نکلے، انہوں نے ایک عورت کی آواز سنی۔ وہ شعر

پڑھ رہی تھی: ”رات لمبی ہوگئی اور اس کے اطراف سیاہ ہوگئے ہیں۔ میری راتوں کی نیند اڑا دی ہے اس بات نے کہ میرا حبیب (محبوب) نہیں ہے۔ اللہ کی قسم! اگر اللہ نہ ہوتا تو میں اس کی دیکھ بھال کرتی۔ اور اس چارپائی کے پہلو حرکت کرتے۔“

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی حفصہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: عورت زیادہ سے زیادہ اپنے خاوند کے بغیر کتنا صبر کرسکتی ہے؟ انہوں نے کہا: چھ ماہ یا چار ماہ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کسی لشکر کو اس سے زیادہ نہیں روکوں گا۔

(۲۵) باب شُهُودِ مَنْ لاَ فَرْضَ عَلَيْهِ الْقِتَالُ

جس پر جہاد فرض نہیں اس کا جہاد پر جانا

(۱۷۸۵۱) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِى إِسْحَاقَ الْمُزَكِّى وَأَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِى قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِىُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ : أَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يَغْزُو بِالنِّسَاءِ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ؟ فَقَالَ : قَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يَغْزُو بِالنِّسَاءِ فَيُدَاوِينَ الْجَرْحَى وَلَمْ يَكُنْ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ وَلَكِنْ يُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيمَةِ. أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِى الصَّحِيحِ كَمَا مَضَى.
قَالَ الشَّافِعِىُّ : وَمَحْفُوظٌ أَنَّهُ شَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- الْقِتَالَ الْعَبِيدُ وَالصِّبْيَانُ وَأَحْذَاهُمْ مِنَ الْغَنِيمَةِ. [صحيح۔ مسلم]

(۱۷۸۵۱) حضرت نجدہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو لکھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کے ساتھ مل کر لڑائی کی ہے؟ اور کیا ان کو حصہ دیا ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: عورتیں آپ کے لشکر کے ساتھ ہوتی تھیں اور وہ زخمیوں کا علاج معالجہ کرتی تھیں، لیکن ان کے لیے مال غنیمت سے حصہ نہیں ہوتا تھا جبکہ آپ ﷺ ان کو عطیہ کچھ دے دیتے تھے۔

امام شافعی فرماتے ہیں: درست بات یہ ہے کہ نبی ﷺ کے ساتھ لڑائی میں بچے بھی ہوتے تھے۔ آپ ﷺ ان کو غنیمت سے عطیہ دیتے تھے۔

(۱۷۸۵۲) أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَامِدِ بْنُ بِلاَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِى سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ : كَتَبَ نَجْدَةُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَسْأَلُهُ عَنِ الْعَبْدِ وَالْمَرْأَةِ يَحْضُرَانِ الْمَغْنَمَ هَلْ لَهُمَا مِنَ الْمَغْنَمِ شَىْءٌ؟ قَالَ : فَكَتَبَ إِلَيْهِ لَيْسَ لَهُمَا شَىْءٌ إِلاَّ أَنْ يُحْذَيَا. أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِى الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. [صحيح۔ مسلم]
وَذَكَرَ أَبُو يُوسُفَ فِى هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَيْهِ يَسْأَلُهُ عَنِ الصَّبِىِّ مَتَى يَخْرُجُ مِنَ الْيُتْمِ؟ وَمَتَى يُضْرَبُ لَهُ بِسَهْمٍ؟ فَقَالَ : إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنَ الْيُتْمِ إِذَا احْتَلَمَ وَيُضْرَبُ لَهُ بِسَهْمٍ.

(۱۷۸۵۲) حضرت نجدہ نے ابن عباس ؓ کو لکھا کہ کیا غلام اور عورت کا مال غنیمت میں حصہ ہے؟ تو انہوں نے ان کو لکھا کہ ان دونوں کا کوئی حصہ نہیں ہے مگر یہ کہ ان کو عطیۂ دیا جائے۔

ابو یوسف نے اس حدیث کے بارے میں اسماعیل بن امیہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے لکھا ان کو اور بچے کے بارے میں سوال کیا کہ کب وہ یتیمی سے نکلتا ہے اور اس کے لیے مال غنیمت سے حصہ دیا جاتا ہے؟ انہوں نے کہا: جب بچہ بالغ ہو جائے تو وہ یتیم نہیں ہوتا اس سے نکل جاتا ہے اور اس کے لیے مال غنیمت میں حصہ بھی ہوگا۔

(۱۷۸۵۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ الْقَاضِي قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ الْقُرَشِيِّ فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ :وَسَأَلَ عَنِ الْيَتِيمِ مَتَى يَخْرُجُ مِنَ الْيُتْمِ وَيَقَعُ حَقُّهُ فِي الْفَيْءِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ إِذَا احْتَلَمَ فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْيُتْمِ وَوَقَعَ حَقُّهُ فِي الْفَيْءِ . يَزِيدُ بْنُ عِيَاضٍ لاَ يُحْتَجُّ بِهِ وَسَقَطَ مِنْ إِسْنَادِهِ سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ. [ضعيف]

(۱۷۸۵۳) اسماعیل بن امیہ سے مذکورہ روایت کے بعد یہ منقول ہے کہ یتیم کب یتیمی سے نکلتا ہے اور مال فیٔ سے کب اس کا حق رکھا جائے گا تو انہوں نے جواب دیا: جب بالغ ہو جائے تو بچہ یتیم نہیں رہتا اور اس کا حق مال فیٔ میں ثابت ہو جاتا ہے۔

(۱۷۸۵٤) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْهِلاَلِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْهَزَمَ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- وَأَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- يُجَوِّبُ عَلَيْهِ بِحَجَفَةٍ الْحَدِيثَ قَالَ: وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ وَأُمَّ سُلَيْمٍ وَإِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ أَرَى خَدَمَ سُوقِهِمَا تَنْقُلاَنِ الْقِرَبَ عَلَى مُتُونِهِمَا ثُمَّ تُفْرِغَانِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلآنِهَا ثُمَّ تَجِيئَانِ فَتُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الدَّارِمِيِّ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۷۸۵٤) حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ غزوہ احد کے دن جب کچھ لوگ نبی ﷺ سے الگ ہو گئے اور ابوطلحہ ؓ نبی ﷺ کے سامنے ڈھال سے آپ ﷺ کو بچا رہے تھے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے عائشہ ؓ کو دیکھا اور ام سلیم کو وہ اپنی پیٹھوں پر مشکیزے اٹھاتی تھیں اور لوگوں کے منہ میں ڈالتی تھیں۔ پھر واپس آتی تھیں اور مشکیزے بھر کر پھر جاتیں اور لوگوں کے منہ میں پانی ڈالتی تھیں۔

(۱۷۸۵۵) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْحَرَشِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يَغْزُو بِأُمِّ سُلَيْمٍ وَنِسْوَةٍ مِنَ الأَنْصَارِ مَعَهُ إِذَا غَزَا فَيَسْقِينَ الْمَاءَ وَيُدَاوِينَ الْجَرْحَى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى وَرُوِيَ فِي ذَلِكَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ

مُعَوِّذٍ وَأُمُّ عَطِيَّةَ وَغَيْرُهُمَا. [صحيح۔ مسلم]

(۱۷۸۵۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگوں میں ام سلیم اور انصار کی کچھ دوسری عورتیں نبی ﷺ کے ساتھ ہوتی تھیں جب لڑائی ہوتی یہ پانی پلاتیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔

(۱۷۸۵۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ إِمْلاَءً حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْفَرَّاءُ وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالاَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ : أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُسْأَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ : جُرِحَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ وَهُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- تَغْسِلُ الدَّمَ وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَسْكُبُ الْمَاءَ عَلَيْهِ بِالْمِجَنِّ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ الْمَاءَ لاَ يَزِيدُ الدَّمَ إِلاَّ كَثْرَةً أَخَذَتْ قِطْعَةَ حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهُ حَتَّى إِذَا صَارَ رَمَادًا أَلْصَقَتْهُ بِالْجُرْحِ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنِ الْقَعْنَبِيِّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى كِلاَهُمَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۷۸۵۶) (الف) حضرت ابوحازم فرماتے ہیں کہ سہل بن سعد سے رسول اکرم ﷺ کے زخم کے بارے میں سوال ہوا جو احد میں لگا تھا۔ انہوں نے کہا: آپ کے چہرے کو زخمی کیا گیا تھا اور آپ کے رباعی دانت ٹوٹ گئے تھے اور خود آپ کے سر پر ٹوٹ گیا تھا۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کا خون دھو رہی تھیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ڈھال سے پانی ڈال رہے تھے۔ جب خون نہ رکا تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے چٹائی کا ٹکڑا جلا کر اس کی راکھ زخم پر لگائی تو خون بند ہو گیا۔

(۱۷۸۵۷) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِءُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَبِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عُمَيْرٌ مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ -ﷺ- خَيْبَرَ وَأَنَا عَبْدٌ مَمْلُوكٌ فَلَمْ يَضْرِبْ لِي بِسَهْمٍ وَأَعْطَانِي سَيْفًا فَقَلَّدْتُهُ أَجُرُّ بِنَعْلِهِ فِي الأَرْضِ وَأَمَرَ لِي مِنْ خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ. [صحيح]

(۱۷۸۵۷) حضرت عمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خیبر کی جنگ نبی ﷺ کے ساتھ مل کر لڑی اور میں اس وقت غلام تھا میرے لیے حصہ تو مقرر نہ ہوا مگر اللہ کے نبی ﷺ نے مجھے تلوار دی جو میرے گلے میں ڈال دی گئی۔ میں اس کو زمین پر گھسیٹتے ہوئے چلتا تھا اور آپ نے میرے لیے ردی مال کا بھی حکم دیا۔

(۱۷۸۵۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كُنْتُ أَمِيحُ أَصْحَابِي الْمَاءَ يَوْمَ بَدْرٍ. وَفِي رِوَايَةِ أَحْمَدَ : كُنْتُ أَسْقِي. [صحيح۔ سعيد بن منصور]

(۱۷۸۵۸) (الف) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بدر کے دن اپنے ساتھیوں کے لیے پانی بھرتا تھا۔

احمد کی روایت میں ہے: کنت اسقي یعنی میں پانی پلاتا تھا۔

(۲۶) باب مَنْ لَيْسَ لِلإِمَامِ أَنْ يَغْزُوَ بِهِ بِحَالٍ

حکمران جن لوگوں سے کسی بھی حال میں نہیں لڑ سکتا

(۱۷۸۵۹) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : غَزَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فَغَزَا مَعَهُ بَعْضُ مَنْ يُعْرَفُ نِفَاقُهُ فَانْخَزَلَ عَنْهُ يَوْمَ أُحُدٍ بِثَلاَثِمِائَةٍ. قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ : هُوَ بَيِّنٌ فِي الْمَغَازِي. [صحيح۔ للشافعي]

(۱۷۸۵۹) امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی ﷺ نے جنگیں لڑیں۔ آپ ﷺ کے ساتھ بعض ایسے لوگوں نے بھی جنگ لڑی جن کا نفاق ظاہر تھا اور احد کے دن تین سو آدمی آپ سے الگ ہو گئے تھے۔ شیخ فرماتے ہیں: اس کی وضاحت مغازی میں ہے۔

(۱۷۸۶۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ فَحَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ وَعَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ وَغَيْرُهُمْ مِنْ عُلَمَائِنَا عَنْ يَوْمِ أُحُدٍ فَذَكَرَ الْقِصَّةَ قَالَ فِيهَا : خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فِي أَلْفِ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالشَّوْطِ بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَأُحُدٍ انْخَزَلَ عَنْهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ الْمُنَافِقُ بِثُلُثِ النَّاسِ فَرَجَعَ بِمَنِ اتَّبَعَهُ مِنْ قَوْمِهِ مِنْ أَهْلِ الرَّيْبِ وَالنِّفَاقِ. [ضعيف]

(۱۷۸۶۰) ابن شہاب رحمہ اللہ اور دیگر علماء فرماتے ہیں کہ احد کے دن آپ ﷺ ایک ہزار آدمیوں کے ساتھ نکلے تھے۔ جب مدینہ اور احد کے درمیان شوط کے مقام پر پہنچے تو عبداللہ بن ابی منافق لوگوں کی ایک تہائی لے کر الگ ہو گیا اور اہل ریب اور منافق جو اس کے تابع تھے واپس لوٹ آئے۔

(۱۷۸۶۱) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عَتَّابٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَمِّهِ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ فِي قِصَّةِ أُحُدٍ قَالَ : وَرَجَعَ عَنْهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ فِي ثَلاَثِمِائَةٍ وَبَقِيَ رَسُولُ

اللَّهِ -ﷺ- فِي سَبْعِمِائَةٍ. [ضعيف]

(۱۷۸۶۱) حضرت موسیٰ بن عقبہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن ابی منافق احد کے دن اپنے تین ساتھیوں کے ساتھ لوٹ آیا اور نبی ﷺ کے ساتھ سات سو آدمی تھے جو باقی بچے۔

(۱۷۸۶۲) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عُلاَثَةَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ : فَمَضَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- حَتَّى نَزَلَ أُحُدًا وَرَجَعَ عَنْهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ فِي ثَلاَثِمِائَةٍ وَبَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فِي سَبْعِمِائَةٍ. [صحيح]

(۱۷۸۶۲) حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ احد کی طرف چلے۔ جب احد میں پہنچے تو عبداللہ بن ابی اپنے تین سو ساتھیوں کے ساتھ وہاں سے لوٹ آیا۔ آپ کے ساتھ سات سو باقی رہ گئے تھے۔

(۱۷۸۶۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَوْذَبٍ الْوَاسِطِيُّ بِهَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : لَمَّا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- إِلَى أُحُدٍ رَجَعَ قَوْمٌ مِنَ الطَّرِيقِ فَكَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فِيهِمْ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةٌ تَقُولُ نَقْتُلُهُمْ وَفِرْقَةٌ تَقُولُ لاَ نَقْتُلُهُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَاللَّهُ أَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوا﴾ [النساء ۸۸] رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ شُعْبَةَ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ : ثُمَّ شَهِدُوا مَعَهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَتَكَلَّمُوا بِمَا حَكَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ قَوْلِهِمْ ﴿مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِلاَّ غُرُورًا﴾ [الأحزاب ۱۲]

قَالَ الشَّيْخُ : هُوَ بَيِّنٌ فِي الْمَغَازِي عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ يَسَارٍ وَغَيْرِهِمَا قَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ بِالإِسْنَادِ الَّذِي تَقَدَّمَ فِي قِصَّةِ الْخَنْدَقِ : فَلَمَّا اشْتَدَّ الْبَلاَءُ عَلَى النَّبِيِّ -ﷺ- وَأَصْحَابِهِ نَافَقَ نَاسٌ كَثِيرٌ وَتَكَلَّمُوا بِكَلاَمٍ قَبِيحٍ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- مَا فِيهِ النَّاسُ مِنَ الْبَلاَءِ وَالْكَرْبِ جَعَلَ يُبَشِّرُهُمْ وَيَقُولُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُفَرَّجَنَّ عَنْكُمْ مَا تَرَوْنَ مِنَ الشِّدَّةِ وَالْبَلاَءِ فَإِنِّي لأَرْجُو أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ آمِنًا وَأَنْ يَدْفَعَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيَّ مَفَاتِيحَ الْكَعْبَةِ وَلَيُهْلِكَنَّ اللَّهُ كِسْرَى وَقَيْصَرَ وَلَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ مَعَهُ لأَصْحَابِهِ أَلاَ تَعْجَبُونَ مِنْ مُحَمَّدٍ يَعِدُنَا أَنْ نَطُوفَ بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ وَأَنْ نَقْسِمَ كُنُوزَ فَارِسَ وَالرُّومِ وَنَحْنُ هَا هُنَا لاَ يَأْمَنُ أَحَدُنَا أَنْ يَذْهَبَ إِلَى الْغَائِطِ وَاللَّهِ لَمَا يَعِدُنَا إِلاَّ غُرُورًا وَقَالَ آخَرُونَ

مِمَّنْ مَعَهُ ائْذَنْ لَنَا فَإِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ وَقَالَ آخَرُونَ يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لاَ مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوا وَسَمَّى ابْنُ إِسْحَاقَ الْقَائِلَ الأَوَّلَ مُعَتِّبَ بْنَ قُشَيْرٍ وَالْقَائِلَ الثَّانِيَ أَوْسَ بْنَ قَيْظِيٍّ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۷۸۶۳) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد کی طرف گئے تو کچھ لوگ راستے سے ہی واپس آ گئے جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ان میں دو گروہ تھے، ایک کہتا تھا: ہم ان سے قتال کریں گے۔ ایک کہتا تھا: ہم ان سے قتال نہیں کریں گے تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کردی: ﴿فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَ اللّٰهُ أَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا﴾ [النساء ۸۸] ''پھر تمہیں کیا ہوا کہ منافقین کے بارے میں دو گروہ ہو گئے۔ حالانکہ اللہ نے انہیں اس وجہ سے الٹا کر دیا جو انہوں نے کیا۔''

امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں: پھر یہ لوگ خندق میں شریک ہوئے تو انہوں نے کلام کیا۔ اس میں جو اس نے بیان کیا تھا ﴿مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗٓ إِلَّا غُرُوْرًا﴾ [الاحزاب ۱۲] ''اللہ اور اس کے رسول نے ہمارے ساتھ دھوکہ کا وعدہ کیا ہے۔''

شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ مغازی میں بالتفصیل موسیٰ بن عقبہ سے اور محمد بن اسحاق اور دیگر سے بیان ہوا ہے اور خندق کے قصہ میں گزر گیا ہے کہ جب آزمائش سخت ہو گئی۔ آپ اور آپ کے ساتھیوں پر اکثر لوگ منافق ہو گئے اور کلام قبیح (ناپسندیدہ) کرنے لگے۔ جب آپ نے آزمائش اور تکلیف کی وجہ سے لوگوں کی یہ حالت دیکھی تو آپ خوشخبری دینے لگے، آپ نے فرمایا: ''مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو سخت آزمائش تم دیکھ رہے ہو وہ ضرور دور ہو جائے گی۔ مجھے امید ہے ہم بیت اللہ کا طواف پرامن ہو کر کریں گے اور اللہ تعالیٰ مجھے کعبہ کی چابیاں دے گا اور وہ ضرور کسریٰ و قیصر کو ہلاک کرے گا اور تم ان کا خزانہ اس کی راہ میں خرچ کرو گے۔'' منافقوں میں سے ایک آدمی نے اپنے ساتھیوں سے کہا: کیا تم کو محمد پر حیرانی نہیں ہوئی۔ وہ ہمیں بیت اللہ کے طواف اور فارس و روم کے خزانوں کی تقسیم کے وعدے دیتا ہے جبکہ ہم اپنی حاجت کے لیے جائیں تو بھی محفوظ نہیں ہیں۔ اللہ کی قسم! یہ ہمارے ساتھ دھوکہ کرتا ہے۔ دوسروں نے کہا: ہمیں اجازت دیں ہمارے گھر اور کچھ نے کہا: اے یثرب والو! یہاں تمہارے لیے کوئی ٹھکانہ نہیں ہے، لوٹ جاؤ۔ ابن اسحاق نے پہلے قول کا نام معتب بن قشیر اور دوسرے نام اوس بن قیظی نقل کیا ہے۔

(۱۷۸۶٤) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عُلاَثَةَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: فَلَمَّا اشْتَدَّ الْبَلاَءُ عَلَى النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم- وَأَصْحَابِهِ فَذَكَرَ هَذِهِ الْقِصَّةَ مِثْلَ قَوْلِ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ فِي آخِرِهَا وَقَالَ رِجَالٌ مِنْهُمْ يُخَذِّلُونَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لاَ مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوا.

قَالَ الشَّافِعِيُّ: ثُمَّ غَزَا بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَشَهِدَهَا مَعَهُ مِنْهُمْ عَدَدٌ فَتَكَلَّمُوا بِمَا حَكَى اللَّهُ مِنْ قَوْلِهِمْ ﴿لَئِنْ رَّجَعْنَآ إِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ﴾ [المنافقون ۸] وَغَيْرِ ذَلِكَ مِمَّا حَكَى اللَّهُ مِنْ نِفَاقِهِمْ. [ضعیف]

(۱۷۸۶٤) حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور ساتھیوں پر آزمائش سخت ہوئی (پھر موسیٰ بن عقبہ کی

پوری حدیث مذکورہ نمبر ۱۷۸۶۲ بیان ہوئی ہے) مگر آخر میں یہ ہے کہ کچھ لوگوں نے کہا (جو نبی ﷺ سے مدد کا ہاتھ کھینچ چکے تھے) کہ اے یثرب والو! یہاں سے لوٹ چلو تمہارے لیے یہاں کوئی قیام گاہ نہیں ہے۔

امام شافعی فرماتے ہیں: منافقین میں سے کچھ لوگ غزوہ بنی مصطلق میں بھی آپ کے ساتھ انہوں نے بھی نازیبا باتیں کی جن کو اللہ نے حکایتاً بیان فرمایا ہے ﴿يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَا إِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ﴾ [المنافقون ۸] ''اگر ہم مدینہ واپس گئے تو زیادہ عزت والا اس میں سے ذلیل تر کو ضرور ہی نکال باہر کرے گا۔'' اس کے علاوہ دوسری آیات جن میں اللہ نے ان کے نفاق کو بیان فرمایا ہے۔

(۱۷۸۶۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مَحْمُوَيْهِ الْعَسْكَرِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَلاَنِسِيُّ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: لَمَّا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ لاَ تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُّوا وَقَالَ أَيْضًا لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الأَعَزُّ مِنْهَا الأَذَلَّ أَخْبَرْتُ بِذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- فَلاَمَنِي الأَنْصَارُ وَحَلَفَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ مَا قَالَ ذَلِكَ فَرَجَعْتُ إِلَى الْمَنْزِلِ فَنِمْتُ فَأَتَانِي رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ صَدَّقَكَ وَعَذَرَكَ. وَنَزَلَ ﴿هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لاَ تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُّوا﴾ [المنافقون ۷] الآيَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ آدَمَ بْنِ أَبِي إِيَاسٍ.

[صحيح۔ متفق عليه]

(۱۷۸۶۵) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب عبداللہ بن ابی نے کہا کہ اللہ کے رسول کے ساتھیوں پر خرچ نہ کرو حتیٰ کہ وہ لوٹ جائیں اور اسی طرح کہا: اگر ہم مدینہ واپس گئے تو زیادہ عزت والا ذلیل کو ضرور نکال دے گا۔ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو خبر دی کہ انصاریوں نے مجھے ملامت کی اور عبداللہ بن ابی نے قسم اٹھائی کہ اس نے یہ نہیں کہا۔ میں اپنے گھر آ کر سو گیا۔ نبی ﷺ نے مجھے بلوایا، میں گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے تیری تصدیق کی ہے اور عذر بیان کیا ہے۔ قرآن نازل ہوا ﴿هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا﴾ [المنافقون ۷] ''یہ وہی ہیں جو کہتے ہیں: اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھیوں پر خرچ نہ کرو تا کہ وہ منتشر ہو جائیں۔''

(۱۷۸۶۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكَعْبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوبَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: كُنَّا فِي غَزَاةٍ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً أُخْرَى كُنَّا فِي جَيْشٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ فَقَالَ: دَعُوهَا فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ. فَسَمِعَ ذَلِكَ عِنْدَ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ قَدْ فَعَلُوهَا أَمَا وَاللَّهِ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الأَعَزُّ مِنْهَا الأَذَلَّ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ-: دَعْهُ لاَ يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ. قَالَ: وَكَانَتِ

الْأَنْصَارُ أَكْثَرَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ ثُمَّ إِنَّ الْمُهَاجِرِينَ كَثُرُوا بَعْدُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَجَمَاعَةٍ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ.

وَرُوِّينَا عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ بِالإِسْنَادِ الَّذِي تَقَدَّمَ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَكَذَلِكَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ :ثُمَّ غَزَا غَزْوَةَ تَبُوكَ فَشَهِدَهَا مَعَهُ مِنْهُمْ قَوْمٌ نَفَرُوا بِهِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ لِيَقْتُلُوهُ فَوَقَاهُ اللَّهُ شَرَّهُمْ.

قَالَ الشَّيْخُ :رَحِمَهُ اللَّهُ هُوَ بَيِّنٌ فِي الْمَغَازِي. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۷۸۶۶) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم کسی غزوہ میں تھے۔ مہاجرین نے کسی انصاری کو تکلیف دہ بات کہہ دی تو جابر نے کہا: اس کو چھوڑ دو، یہ ناپسندیدہ بات ہے۔ عبداللہ بن ابی نے سن لی اور کہا: ان کے اس کام کی وجہ سے اللہ کی قسم اگر ہم مدینہ واپس گئے تو معزز ذلیل کو ضرور نکال دے گا۔ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو فرمایا: ''اس کو چھوڑ دو تاکہ لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں کو قتل کرتا ہے۔'' جب مہاجرین مدینے آئے تو انصار زیادہ تھے۔ پھر مہاجرین زیادہ ہو گئے۔

امام شافعی فرماتے ہیں: غزوہ تبوک میں بھی منافقین میں سے کچھ لوگ شریک تھے۔ عقبہ کی رات کچھ لوگ آپ کو قتل کرنے کے لیے نکلے تھے مگر اللہ نے آپ کو ان کے شر سے محفوظ رکھا۔

شیخ فرماتے ہیں: اس کی تفصیل مغازی میں ہے۔

(۱۷۸۶۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ فِي قِصَّةِ تَبُوكَ قَالَ :فَلَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- الثَّنِيَّةَ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- أَنْ خُذُوا بَطْنَ الْوَادِي فَهُوَ أَوْسَعُ عَلَيْكُمْ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَدْ أَخَذَ الثَّنِيَّةَ وَكَانَ مَعَهُ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- أَنْ يُزَاحِمَهُ فِي الثَّنِيَّةِ أَحَدٌ فَسَمِعَهُ نَاسٌ مِنَ الْمُنَافِقِينَ فَتَخَلَّفُوا ثُمَّ اتَّبَعَهُ رَهْطٌ مِنَ الْمُنَافِقِينَ فَسَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- حِسَّ الْقَوْمِ خَلْفَهُ فَقَالَ لأَحَدِ صَاحِبَيْهِ :اضْرِبْ وُجُوهَهُمْ . فَلَمَّا سَمِعُوا ذَلِكَ وَرَأَوُا الرَّجُلَ مُقْبِلاً نَحْوَهُمْ وَهُوَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ انْحَدَرُوا جَمِيعًا وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَضْرِبُ رَوَاحِلَهُمْ وَقَالُوا :إِنَّمَا نَحْنُ أَصْحَابُ أَحْمَدَ وَهُمْ مُتَلَثِّمُونَ لاَ يُرَى شَىْءٌ إِلاَّ أَعْيُنُهُمْ فَجَاءَ صَاحِبُهُ بَعْدَ مَا انْحَدَرَ الْقَوْمُ فَقَالَ :هَلْ عَرَفْتَ الرَّهْطَ؟ فَقَالَ :لاَ وَاللَّهِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَلَكِنِّي قَدْ عَرَفْتُ رَوَاحِلَهُمْ فَانْحَدَرَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- مِنَ الثَّنِيَّةِ وَقَالَ لِصَاحِبَيْهِ :هَلْ تَدْرُونَ مَا أَرَادَ الْقَوْمُ؟ أَرَادُوا أَنْ يَزْحَمُونِي مِنَ الثَّنِيَّةِ فَيَطْرَحُونِي مِنْهَا فَقَالاَ أَفَلاَ تَأْمُرُنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَنَضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ إِذَا اجْتَمَعَ إِلَيْكَ النَّاسُ فَقَالَ :أَكْرَهُ أَنْ يَتَحَدَّثَ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا قَدْ وَضَعَ يَدَهُ فِي أَصْحَابِهِ بِقَتْلِهِمْ . وَذَكَرَ الْقِصَّةَ. [ضعیف۔ ابن اسحاق عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسل]

(۱۷۸۶۷) ابن اسحاق غزوہ تبوک کے بارے میں فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثنیہ (گھاٹی) پر پہنچے تو آپ کے ایلچی

نے اعلان کیا کہ وادی کے درمیانی حصہ پر قبضہ کرلیں۔ وہ تمہارے لیے وسیع جگہ ہے۔ آپ ﷺ ثنیہ پر چلے گئے آپ کے ساتھ حذیفہ بن یمان، عمار بن یاسر ؓ تھے اور رسول اللہ ﷺ ناپسند کرتے تھے کہ کوئی ثنیہ کے بارے میں ان سے مقابلہ کرے۔ جب منافقین کے گروہ نے یہ ندا سنی تو پیچھے ہٹ گئے اور منافقین نے ان کی پیروی کی۔ ان کے جانے کے بعد جب آپ ﷺ نے لوگوں کے خیالات سنے تو اپنے ایک ساتھ سے کہا: (ان کے منہ پر مارو) جب منافقین نے یہ سنا اور دیکھا کہ ایک آدمی ان کی طرف آرہا ہے جو حذیفہ بن یمان تھے تو سب نیچے اتر آئے۔ ایک سواریوں کو مارنے لگا اور انہوں نے کہا: ہم احمد کے ساتھی ہیں وہ نقاب پوش تھے ان کی صرف آنکھیں نظر آتی تھیں۔ جب آپ کا ساتھی آیا قوم کے اترنے کے بعد تو آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تو نے گروہ کو پہچانا تھا تو اس نے کہا: میں نے ان کو نہیں پہچانا مگر ان کی سواریوں کو پہچانتا ہے تو نبی ﷺ ثنیہ سے اترے اور ساتھیوں سے کہا: ''کیا تم جانتے ہو یہ لوگ کیا چاہتے ہیں؟ یہ ثنیہ کے بارے میں مجھ سے جھگڑا کرتے ہیں تاکہ وہ مجھے اس سے ہٹا دیں۔'' تو ساتھیوں نے کہا: کیا آپ ہم کو حکم دیتے ہیں کہ ہم ان کی گردن ماردیں۔ جب وہ آپ کے پاس آئیں؟ تو آپ نے فرمایا: ''میں پسند نہیں کرتا کہ لوگ باتیں کریں کہ محمد اپنے ساتھیوں کو قتل کرتا ہے۔''

(۱۷۸۶۸) وَأَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عُلَاثَةَ : مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ : وَرَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- قَافِلاً مِنْ تَبُوكَ إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ مَكَرَ بِرَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَتَآمَرُوا أَنْ يَطْرَحُوهُ مِنْ عَقَبَةٍ فِي الطَّرِيقِ ثُمَّ ذَكَرَ الْقِصَّةَ بِمَعْنَى ابْنِ إِسْحَاقَ. [ضعيف]

(۱۷۸۶۸) حضرت عروہ ؓ فرماتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک سے واپس آرہے تھے تو راستے میں کچھ لوگوں نے آپ کے خلاف چال چلی اور مشورہ کیا کہ آپ کو راستہ میں عقبہ سے نیچے گرادیں گے۔ پھر ابن اسحاق کے ہم معنی قصہ نقل کیا ہے۔

(۱۷۸۶۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَأَبُو نُعَيْمٍ قَالاَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جُمَيْعٍ حَدَّثَنَا أَبُو الطُّفَيْلِ قَالَ : كَانَ بَيْنَ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْعَقَبَةِ وَبَيْنَ حُذَيْفَةَ بَعْضُ مَا يَكُونُ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ أَنْشُدُكَ بِاللَّهِ كَمْ كَانَ أَصْحَابُ الْعَقَبَةِ؟ قَالَ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ أَخْبِرْهُ إِذْ سَأَلَكَ. قَالَ : كُنَّا نُخْبَرُ أَنَّهُمْ أَرْبَعَةَ عَشَرَ فَإِنْ كُنْتَ فِيهِمْ فَقَدْ كَانَ الْقَوْمُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَأَشْهَدُ بِاللَّهِ أَنَّ اثْنَيْ عَشَرَ مِنْهُمْ حَرْبٌ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الأَشْهَادُ وَعَذَرَ ثَلاَثَةً قَالُوا مَا سَمِعْنَا مُنَادِيَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَلاَ عَلِمْنَا مَا أَرَادَ الْقَوْمُ وَقَدْ كَانَ فِي حَرَّةٍ فَمَشَى فَقَالَ إِنَّ الْمَاءَ قَلِيلٌ فَلاَ يَسْبِقُنِي إِلَيْهِ أَحَدٌ فَوَجَدَ قَوْمًا قَدْ سَبَقُوهُ فَلَعَنَهُمْ يَوْمَئِذٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ أَبِي أَحْمَدَ : مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الزُّبَيْرِيِّ. [صحيح۔ مسلم]

قَالَ الشَّافِعِيُّ : وَتَخَلَّفَ آخَرُونَ مِنْهُمْ فِيمَنْ بِحَضْرَتِهِ ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ غَزَاةَ تَبُوكَ أَوْ مُنْصَرَفَهُ

مِنْهَا مِنْ أَخْبَارِهِمْ فَقَالَ ﴿وَلَوْ أَرَادُوا الْخُرُوجَ لَأَعَدُّوا لَهُ عُدَّةً وَلَكِنْ كَرِهَ اللَّهُ انْبِعَاثَهُمْ﴾ [التوبة ٤٦] قَرَأَ إِلَى قَوْلِهِ ﴿وَيَتَوَلَّوْا وَهُمْ فَرِحُونَ﴾ [التوبة ٥٠] قَالَ الشَّيْخُ هُوَ بَيِّنٌ فِي مَغَازِي مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ وَابْنِ إِسْحَاقَ۔

(۱۷۸۶۹) حضرت ابوطفیل فرماتے ہیں کہ عقبہ کے لوگوں میں سے ایک آدمی کی حضرت حذیفہ کے ساتھ چپقلش تھی جیسا کہ لوگوں میں ہوتی ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس کو گواہ بنا کر بتاؤ، عقبہ کے کتنے لوگ تھے تو قوم نے کہا: جب اس نے سوال کیا تو بتا دو تو اس نے کہا: ہم چودہ تھے۔ اگر میں بھی ہوں تو پندرہ ہوں گے میں گواہی دیتا ہوں کہ ان میں بارہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ لڑ رہے تھے اور دنیا اور آخرت دونوں میں اور تین کا عذر بیان کیا۔ انہوں نے کہا: ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلان نہیں سنا تھا اور نہ قوم کا ارادہ معلوم تھا اور یہ غزوہ گرمی میں تھا وہ چلے اور کہتے ہیں کہ پانی قلیل تھا۔ میں سب سے پہلے پہنچا تو دیکھا کہ ایک گروہ اس سے بھی آگے ہے۔ اس نے اس دن ان پر لعنت کی۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حاضرین میں سے کچھ لوگ پیچھے رہ گئے۔ پھر اللہ نے غزوہ تبوک کے دوران یا واپسی پر ان کی خبریں نازل کر دیں اور یہ آیات تلاوت کیں: ﴿وَلَوْ أَرَادُوا الْخُرُوجَ لَأَعَدُّوا لَهُ عُدَّةً وَلَكِنْ كَرِهَ اللَّهُ انْبِعَاثَهُمْ﴾ [التوبة ٤٦] یہاں تک پڑھا ﴿وَيَتَوَلَّوْا وَهُمْ فَرِحُونَ﴾ [التوبة ٥٠] ''اگر وہ نکلنے کا ارادہ کرتے تو اس کے لیے کچھ سامان ضرور تیار کرتے لیکن انہوں نے اس کا اٹھانا ناپسند کیا۔ اور اس حال میں پھرتے ہیں کہ وہ خوش ہیں۔''

شیخ فرماتے ہیں کہ مغازی میں وضاحت موجود ہے۔

(۱۷۸۷۰) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عُلَاثَةَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ : ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- تَجَهَّزَ غَازِيًا يُرِيدُ الشَّامَ فَأَذَّنَ فِي النَّاسِ بِالْخُرُوجِ وَأَمَرَهُمْ بِهِ فِي قَيْظٍ شَدِيدٍ فِي لَيَالِي الْخَرِيفِ فَأَبْطَأَ عَنْهُ نَاسٌ كَثِيرٌ وَهَابُوا الرُّومَ فَخَرَجَ أَهْلُ الْحِسْبَةِ وَتَخَلَّفَ الْمُنَافِقُونَ وَحَدَّثُوا أَنْفُسَهُمْ أَنَّهُ لاَ يَرْجِعُ أَبَدًا وَثَبَّطُوا عَنْهُ مَنْ أَطَاعَهُمْ وَتَخَلَّفَ عَنْهُ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لأَمْرٍ كَانَ لَهُمْ فِيهِ عُذْرٌ فَذَكَرَ الْقِصَّةَ

قَالَ وَأَتَاهُ جَدُّ بْنُ قَيْسٍ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ مَعَهُ نَفَرٌ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْذَنْ لِي فِي الْقُعُودِ فَإِنِّي ذُو ضَيْعَةٍ وَعِلَّةٍ لِي بِهَا عُذْرٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- : تَجَهَّزْ فَإِنَّكَ مُوسِرٌ لَعَلَّكَ تُحْقِبُ بَعْضَ بَنَاتِ الأَصْفَرِ. فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْذَنْ لِي وَلاَ تَفْتِنِّي بِبَنَاتِ الأَصْفَرِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ وَفِي أَصْحَابِهِ ﴿وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ ائْذَنْ لِي وَلاَ تَفْتِنِّي أَلاَ فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوا وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ بِالْكَافِرِينَ﴾ [التوبة ٤٩] عَشْرَ آيَاتٍ يَتْبَعُ بَعْضُهَا بَعْضًا.

وَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- وَالْمُؤْمِنُونَ مَعَهُ وَكَانَ فِيمَنْ تَخَلَّفَ ابْنُ عَنَمَةَ أَوْ عَنَمَةُ مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَقِيلَ لَهُ : مَا خَلَّفَكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم-؟ قَالَ : الْخَوْضُ وَاللَّعِبُ. فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ وَفِيمَنْ

تَخَلَّفَ مِنَ الْمُنَافِقِينَ ﴿وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ﴾ [التوبة ٦٥] ثَلاَثُ آيَاتٍ مُتَتَابِعَاتٍ. [ضعيف]

(۱۷۸۷۰) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شام کے لیے ایک لشکر تیار کیا۔ جب لوگوں کو نکلنے کا حکم دیا تو موسم بہت گرم تھا اور موسم خزاں کی راتیں بھی۔ لوگوں نے سستی کا مظاہرہ کیا اور رومیوں سے ڈر گئے جن کو ثواب کی امید تھی وہ نکل گئے۔ منافقین پیچھے رہے اور اپنے جی میں باتیں کرتے تھے کہ جانے والے واپس نہیں آئیں گے اور یہ رکے رہے۔ اطاعت کرنے والوں سے کچھ مسلمان بھی عذر کی وجہ سے پیچھے رہ گئے۔ حضرت عروہ کہتے ہیں: جد بن قیس آپ کے پاس آئے آپ ﷺ مسجد میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ بیٹھے تھے۔ اس نے کہا: اللہ کے رسول! مجھے بیٹھنے کی اجازت دیں میں زمیندار ہوں اور بھی کچھ وجوہات ہیں جو میرے لیے عذر ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تیاری کر تو مالدار آدمی ہے شاید تو رومیوں کی لڑکیوں کو اپنے پیچھے سوار کرے۔'' تو اس نے کہا: آپ مجھے اجازت دیں، رومیوں کی لڑکیاں مجھے فتنے میں مبتلا نہیں کریں گی تو اللہ نے ان کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ ائْذَنْ لِي وَلَا تَفْتِنِّي أَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوا وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ بِالْكَافِرِينَ﴾ [التوبة ٤٩] ''ان میں وہ ہے جو کہتا ہے مجھے اجازت دے دیں اور مجھے فتنہ میں نہ ڈالیں، سن لو وہ فتنے ہی میں تو پڑے ہوئے ہیں اور بے شک جہنم کافروں کو ضرور گھیرنے والی ہے۔'' رسول اللہ ﷺ اور مومنین نکلے اور پیچھے رہنے والوں میں ابن عنمہ یا عنمہ جو بنی عمرو بن عوف سے ہے وہ بھی تھا۔ جب اس سے پوچھا گیا کہ پیچھے کیوں رہا تو اس نے کہا: شغل اور دل لگی کے لیے تو اللہ نے اس کے اور منافقین کے بارے میں آیت نازل فرما دی: ﴿وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ﴾ [التوبة ٦٥] ''اور بلاشبہ اگر تو ان سے پوچھے تو ضرور کہیں گے ہم تو صرف شغل کی بات کر رہے تھے، دل لگی کر رہے تھے۔ کہہ دے: کیا تم اللہ اور اس کی آیات اور اس کے رسول کے ساتھ مذاق کر رہے ہو۔''

(۱۷۸۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ قَائِدَ كَعْبٍ حِينَ عَمِيَ مِنْ بَنِيهِ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ: لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ إِلاَّ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ غَيْرَ أَنِّي تَخَلَّفْتُ عَنْ غَزْوَةِ بَدْرٍ وَلَمْ يُعَاتِبِ اللَّهُ أَحَدًا حِينَ تَخَلَّفَ عَنْهَا إِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يُرِيدُ عِيرَ قُرَيْشٍ حَتَّى جَمَعَ اللَّهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ وَمَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا كَانَ مِنْ خَبَرِي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ أَنِّي لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَقْوَى وَلاَ أَيْسَرَ مِنِّي

حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَاللَّهِ مَا اجْتَمَعَتْ عِنْدِي قَبْلَهَا رَاحِلَتَانِ قَطُّ حَتَّى جَمَعْتُهُمَا بِتِلْكَ الْغَزْوَةِ وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يُرِيدُ غَزْوَةً يَغْزُوهَا إِلاَّ وَرَّى بِغَيْرِهَا حَتَّى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ غَزَاهَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فِي حَرٍّ شَدِيدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا وَمَفَازًا وَعَدُوًّا كَثِيرًا فَجَلَّى لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوا أُهْبَةَ عَدُوِّهِمْ وَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِي يُرِيدُهُ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- كَثِيرٌ لاَ يَجْمَعُهُمْ كِتَابُ حَافِظٍ يُرِيدُ الدِّيوَانَ.

قَالَ كَعْبٌ : فَمَا رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَتَغَيَّبَ إِلاَّ ظَنَّ أَنْ سَيَخْفَى لَهُ مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ وَحْيٌ مِنَ اللَّهِ وَغَزَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِينَ طَابَتِ الثِّمَارُ وَالظِّلاَلُ فَتَجَهَّزَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَطَفِقْتُ أَغْدُو لِكَيْ أَتَجَهَّزَ مَعَهُمْ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا وَأَقُولُ فِي نَفْسِي إِنِّي قَادِرٌ عَلَى ذَلِكَ إِذَا أَرَدْتُهُ فَلَمْ يَزَلْ يَتَمَادَى بِي حَتَّى اسْتَمَرَّ بِالنَّاسِ الْجِدُّ فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَلَمْ أَقْضِ مِنْ جَهَازِي شَيْئًا فَقُلْتُ أَتَجَهَّزُ بَعْدَهُ يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ ثُمَّ أَلْحَقُهُمْ فَغَدَوْتُ بَعْدَ أَنْ فَصَلُوا لأَتَجَهَّزَ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا ثُمَّ غَدَوْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ يَتَمَادَى بِي حَتَّى أَسْرَعُوا وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ وَهَمَمْتُ أَنْ أَرْتَحِلَ فَأُدْرِكَهُمْ وَلَيْتَنِي فَعَلْتُ فَلَمْ يُقَدَّرْ لِي ذَلِكَ فَكُنْتُ إِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوجِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَطُفْتُ فِيهِمْ أَحْزَنَنِي أَنِّي لاَ أَرَى إِلاَّ رَجُلاً مَغْمُوصًا مِنَ النِّفَاقِ أَوْ رَجُلاً مِمَّنْ عَذَرَ اللَّهُ مِنَ الضُّعَفَاءِ فَلَمْ يَذْكُرْنِي رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- حَتَّى بَلَغَ تَبُوكَ قَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوكَ : مَا فَعَلَ كَعْبٌ؟ . فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَبَسَهُ بُرْدَاهُ يَنْظُرُ فِي عِطْفَيْهِ. فَقَالَ لَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ : بِئْسَمَا قُلْتَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عَلِمْنَا إِلاَّ خَيْرًا فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-.

قَالَ كَعْبٌ : فَلَمَّا بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَدْ تَوَجَّهَ قَافِلاً مِنْ تَبُوكَ حَضَرَنِي هَمِّي وَطَفِقْتُ أَتَذَكَّرُ الْكَذِبَ وَأَقُولُ بِمَاذَا أَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ غَدًا وَأَسْتَعِينُ عَلَى ذَلِكَ بِكُلِّ ذِي رَأْيٍ مِنْ أَهْلِي فَلَمَّا قِيلَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَدْ أَظَلَّ قَادِمًا زَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ وَعَرَفْتُ أَنِّي لاَ أَخْرُجُ مِنْهُ أَبَدًا بِشَيْءٍ فِيهِ كَذِبٌ فَأَجْمَعْتُ صِدْقَهُ.

وَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- قَادِمًا وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلَّى فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَعَلَ ذَلِكَ جَاءَ الْمُخَلَّفُونَ فَطَفِقُوا يَعْتَذِرُونَ إِلَيْهِ وَيَحْلِفُونَ لَهُ وَكَانُوا بِضْعَةً وَثَمَانِينَ رَجُلاً فَقَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَلاَنِيَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَوَكَلَ سَرَائِرَهُمْ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

فَجِئْتُهُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ : تَعَالَ. فَجِئْتُ أَمْشِي حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ : مَا خَلَّفَكَ أَلَمْ تَكُنِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ؟ فَقُلْتُ : بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي وَاللَّهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ

الدُّنْيَا لَرَأَيْتُ أَنْ سَأَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ بِعُذْرٍ وَلَقَدْ أُعْطِيتُ جَدَلاً وَلَكِنْ وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثًا كَاذِبًا تَرْضَى بِهِ عَنِّي لَيُوشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ يُسْخِطَكَ عَلَيَّ وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيهِ إِنِّي لأَرْجُو عَفْوَ اللَّهِ لاَ وَاللَّهِ مَا كَانَ لِي مِنْ عُذْرٍ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوَى وَلاَ أَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :أَمَّا هَذَا فَقَدْ صَدَقَ قُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِيكَ.

فَقُمْتُ وَثَارَ رِجَالٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ فَقَالُوا :لاَ وَاللَّهِ مَا عَلِمْنَاكَ كُنْتَ أَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هَذَا عَجَزْتَ أَنْ لاَ تَكُونَ اعْتَذَرْتَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- بِمَا اعْتَذَرَ إِلَيْهِ الْمُخَلَّفُونَ قَدْ كَانَ كَافِيَكَ ذَنْبَكَ اسْتِغْفَارُ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- لَكَ فَوَاللَّهِ مَا زَالُوا يُؤَنِّبُونِي حَتَّى أَرَدْتُ أَنْ أَرْجِعَ فَأُكَذِّبَ نَفْسِي ثُمَّ قُلْتُ :هَلْ لَقِيَ هَذَا مَعِي أَحَدٌ؟ قَالُوا :نَعَمْ رَجُلاَنِ قَالاَ مِثْلَمَا قُلْتَ وَقِيلَ لَهُمَا مِثْلَمَا قِيلَ لَكَ. فَقُلْتُ :مَنْ هُمَا؟ قَالُوا :مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيعِ الْعَمْرِيُّ وَهِلاَلُ بْنُ أُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ فَذَكَرُوا لِي رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا فِيهِمَا أُسْوَةٌ فَمَضَيْتُ حِينَ ذَكَرُوهُمَا لِي.

وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَنْ كَلاَمِنَا أَيُّهَا الثَّلاَثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ فَاجْتَنَبَنَا النَّاسُ وَتَغَيَّرُوا لَنَا حَتَّى تَنَكَّرَتْ لِي فِي نَفْسِي الأَرْضُ فَمَا هِيَ الَّتِي أَعْرِفُ فَلَبِثْنَا عَلَى ذَلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً فَأَمَّا صَاحِبَايَ فَاسْتَكَانَا وَقَعَدَا فِي بُيُوتِهِمَا وَأَمَّا أَنَا فَكُنْتُ أَشَبَّ الْقَوْمِ وَأَجْلَدَهُمْ وَكُنْتُ أَخْرُجُ فَأَشْهَدُ الصَّلاَةَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ وَأَطُوفُ فِي الأَسْوَاقِ وَلاَ يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ وَآتِي رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- وَهُوَ فِي مَجْلِسِهِ بَعْدَ الصَّلاَةِ فَأُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَأَقُولُ فِي نَفْسِي هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلاَمِ عَلَيَّ أَمْ لاَ ثُمَّ أُصَلِّي فَأُسَارِقُهُ النَّظَرَ فَإِذَا أَقْبَلْتُ عَلَى صَلاَتِي نَظَرَ إِلَيَّ فَإِذَا الْتَفَتُّ نَحْوَهُ أَعْرَضَ عَنِّي حَتَّى إِذَا طَالَ عَلَيَّ ذَلِكَ مِنْ جَفْوَةِ الْمُسْلِمِينَ تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّي وَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللَّهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلاَمَ فَقُلْتُ لَهُ :يَا أَبَا قَتَادَةَ أَنْشُدُكَ اللَّهَ هَلْ تَعْلَمُنِي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ فَسَكَتَ فَعُدْتُ لَهُ فَنَشَدْتُهُ فَسَكَتَ قَالَ فَعُدْتُ لَهُ فَنَاشَدْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَفَاضَتْ عَيْنَايَ وَتَوَلَّيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي بِسُوقِ الْمَدِينَةِ إِذَا نَبَطِيٌّ مِنْ أَنْبَاطِ الشَّامِ مِمَّنْ قَدِمَ بِالطَّعَامِ يَبِيعُهُ بِالْمَدِينَةِ يَقُولُ مَنْ يَدُلُّ عَلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيرُونَ لَهُ حَتَّى إِذَا جَاءَنِي دَفَعَ إِلَيَّ كِتَابًا مِنْ مَلِكِ غَسَّانَ وَكُنْتُ كَاتِبًا فَإِذَا فِيهِ : أَمَّا بَعْدُ فَقَدْ بَلَغَنِي أَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللَّهُ بِدَارِ هَوَانٍ وَلاَ مَضْيَعَةٍ فَالْحَقْ بِنَا نُوَاسِكَ.

فَقُلْتُ حِينَ قَرَأْتُهَا :وَهَذَا أَيْضًا مِنَ الْبَلاَءِ فَتَيَمَّمْتُ بِهِ التَّنُّورَ فَسَجَرْتُهُ بِهَا

حَتَّى إِذَا مَضَتْ لَنَا أَرْبَعُونَ لَيْلَةً مِنَ الْخَمْسِينَ إِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَ :إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزِلَ امْرَأَتَكَ. فَقُلْتُ :أُطَلِّقُهَا؟ أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ بِهَا؟ فَقَالَ :لاَ بَلِ اعْتَزِلْهَا فَلاَ تَقْرَبَنَّهَا وَأَرْسَلَ إِلَى

صَاحِبِيَّ بِمِثْلِ ذَلِكَ فَقُلْتُ لاِمْرَأَتِي :الْحَقِي بِأَهْلِكِ فَكُونِي عِنْدَهُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ هَذَا الأَمْرَ. قَالَ كَعْبٌ : فَجَاءَتِ امْرَأَةُ هِلاَلِ بْنِ أُمَيَّةَ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَتْ :يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هِلاَلَ بْنَ أُمَيَّةَ شَيْخٌ ضَائِعٌ لَيْسَتْ لَهُ خَادِمٌ فَهَلْ تَكْرَهُ أَنْ أَخْدُمَهُ. قَالَ :لاَ وَلَكِنْ لاَ يَقْرَبَنَّكِ . قَالَتْ :إِنَّهُ وَاللَّهِ مَا بِهِ حَرَكَةٌ إِلَى شَيْءٍ وَإِنَّهُ مَا زَالَ يَبْكِي مُذْ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ إِلَى يَوْمِي هَذَا فَقَالَ لِي بَعْضُ أَهْلِي :لَوِ اسْتَأْذَنْتَ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- فِي امْرَأَتِكَ كَمَا أَذِنَ لِهِلاَلِ بْنِ أُمَيَّةَ تَخْدُمُهُ فَقُلْتُ :وَاللَّهِ لاَ أَسْتَأْذِنُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- وَمَا يُدْرِينِي مَا يَقُولُ لِي رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- إِنِ اسْتَأْذَنْتُهُ فِيهَا وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ.

فَلَبِثْتُ بَعْدَ ذَلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ حَتَّى كَمَلَتْ لَنَا خَمْسُونَ لَيْلَةً مِنْ حِينِ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَنْ كَلاَمِنَا فَلَمَّا صَلَّيْتُ صَلاَةَ الْفَجْرِ صُبْحَ خَمْسِينَ لَيْلَةً وَأَنَا عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِنَا فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الَّتِي ذَكَرَ اللَّهُ مِنَّا قَدْ ضَاقَتْ عَلَيَّ نَفْسِي وَضَاقَتْ عَلَيَّ الأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ أَوْفَى عَلَى جَبَلِ سَلْعٍ يَا كَعْبُ بْنَ مَالِكٍ أَبْشِرْ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا وَعَرَفْتُ أَنَّهُ قَدْ جَاءَ الْفَرَجُ وَأَذِنَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بِتَوْبَةِ اللَّهِ عَلَيْنَا حِينَ صَلَّى صَلاَةَ الْفَجْرِ فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُونِي وَذَهَبَ قِبَلَ صَاحِبَيَّ مُبَشِّرُونَ وَرَكَضَ رَجُلٌ إِلَيَّ فَرَسًا وَسَعَى سَاعٍ مِنْ أَسْلَمَ فَأَوْفَى عَلَى الْجَبَلِ وَكَانَ الصَّوْتُ أَسْرَعَ إِلَيَّ مِنَ الْفَرَسِ فَلَمَّا جَاءَنِي الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِي نَزَعْتُ ثَوْبَيَّ فَكَسَوْتُهُمَا إِيَّاهُ بِبُشْرَاهُ وَوَاللَّهِ مَا أَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ وَاسْتَعَرْتُ ثَوْبَيْنِ فَلَبِسْتُهُمَا وَانْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا يُهَنِّئُونِي بِالتَّوْبَةِ يَقُولُونَ لِتَهْنِكَ تَوْبَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ حَتَّى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَقَامَ إِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ يُهَرْوِلُ حَتَّى صَافَحَنِي وَهَنَّأَنِي مَا قَامَ إِلَيَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ غَيْرُهُ وَلاَ أَنْسَاهَا لِطَلْحَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُورِ :أَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُذْ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ. قُلْتُ:أَمِنْ عِنْدِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ؟ قَالَ:لاَ بَلْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى.

وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- إِذَا بُشِّرَ بِبِشَارَةٍ يَبْرُقُ وَجْهُهُ حَتَّى كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكَذَلِكَ يُعْرَفُ ذَلِكَ مِنْهُ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِلَى الرَّسُولِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ . فَقُلْتُ :فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي بِخَيْبَرَ. فَقُلْتُ :يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا نَجَّانِي بِالصِّدْقِ وَإِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لاَ أُحَدِّثَ إِلاَّ صِدْقًا مَا بَقِيتُ فَوَاللَّهِ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ابْتَلاَهُ اللَّهُ فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ مُذْ حَدَّثْتُ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- أَحْسَنَ مِمَّا ابْتَلاَنِي مَا تَعَمَّدْتُ مُذْ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- إِلَى يَوْمِي هَذَا كَذِبًا وَإِنِّي لأَرْجُو أَنْ يَحْفَظَنِي اللَّهُ فِيمَا بَقِيَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ ﴿لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ الَّذِينَ

اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَحِيمٌ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتَّى إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَنْ لَا مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ﴾ [التوبة ١١٧-١١٩] فَوَاللَّهِ مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ بَعْدَ أَنْ هَدَانِي لِلإِسْلَامِ أَعْظَمَ فِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِي رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَوْمَئِذٍ أَنْ لَا أَكُونَ كَذَبْتُهُ فَأَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَبُوهُ فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ لِلَّذِينَ كَذَبُوهُ حِينَ نَزَلَ الْوَحْيُ شَرَّ مَا قَالَ لأَحَدٍ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ﴿سَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوا عَنْهُمْ فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ إِنَّهُمْ رِجْسٌ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ يَحْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَى عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ﴾ [التوبة ٩٥-٩٦]

قَالَ كَعْبٌ وَكُنَّا تَخَلَّفْنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ أَمْرِ أُولَئِكَ الَّذِينَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- حِينَ حَلَفُوا لَهُ فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَأَرْجَأَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- أَمْرَنَا حَتَّى قَضَى اللَّهُ فِيهِ فَبِذَلِكَ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ﴿وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا﴾ [التوبة ١١٨] وَلَيْسَ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ تَخَلُّفَنَا عَنِ الْغَزْوِ وَإِنَّمَا هُوَ تَخْلِيفُهُ إِيَّانَا وَإِرْجَاؤُهُ أَمْرَنَا عَمَّنْ حَلَفَ وَاعْتَذَرَ فَقَبِلَ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ يَحْيَى بْنِ بُكَيْرٍ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(١٧٨٧١) حضرت کعب بن مالک کے قائد (جو آپ کی راہنمائی کرتے تھے نابینا ہونے کی بنا پر) فرماتے ہیں کہ میں نے کعب بن مالک کو سنا، وہ غزوہ تبوک سے اپنے پیچھے رہنے کا واقعہ بیان کرتے ہیں کعب کہتے ہیں: میں کسی غزوہ میں پیچھے نہیں رہا تھا کبھی بھی مگر غزوہ تبوک میں اور غزوہ بدر میں مگر اس میں اللہ نے پیچھے رہنے والے پر سزا نہیں رکھی تھی، کیونکہ آپ ﷺ قریش کے قافلے کے ارادہ سے نکلے تھے تاکہ لڑائی کے لیے جگہ مقرر کرنے کے بغیر ہی دشمن سے سامنا ہو گیا تھا اور میں بیعت عقبہ میں موجود تھا۔ اس میں موجود ہونا مجھے بدر سے زیادہ پسند ہے اگرچہ بدر لوگوں میں بیعت عقبہ سے زیادہ مشہور ہے۔ میرا واقعہ کچھ اس طرح ہے کہ میں غزوہ تبوک سے پیچھے رہ گیا، حالانکہ اس سے پہلے نہ اتنا قوی تھا اور نہ اتنا سہولت میں تھا۔ جب میں اس غزوہ سے پیچھے رہ گیا۔ اس سے پہلے میرے پاس کبھی دو سواریاں نہیں تھیں۔ اس غزوہ میں دو سواریاں تھیں اور رسول اللہ ﷺ اس سے پہلے غزوات کے لیے واضح بات نہیں کرتے تھے جبکہ اس دفعہ واضح بتا دیا تھا اور سخت موسم میں آپ طویل سفر کی طرف نکلے اور کامیابی کی طرف اور دشمن کی زیادہ تعداد کی طرف آپ نے معاملہ کو مسلمانوں کے لیے واضح کیا تاکہ دشمن کی تیاری کے مطابق تیار ہوں اور آپ نے اس طرف کی خبر دی جہاں جانا تھا۔ مسلمان بھی کثرت میں تھے جبکہ حاضری کا انتظام بھی نہیں تھا۔

کعب کہتے ہیں: کوئی غائب ہونے کا گمان ہی کر سکتا ہے مگر وہ یہ جانتا ہے جب تک وحی نہیں آئے گی ہو سکتا مخفی رہے بعد میں نہیں۔

یہ غزوہ آپ ﷺ نے اس وقت برپا کیا جب پھل پک گئے تھے اور سائے اچھے تھے۔ نبی ﷺ اور مسلمان تیار ہوئے۔ میں بھی صبح کے وقت تیاری کرنے لگا تاکہ آپ کے ساتھ تیار ہو سکوں لیکن کوئی فیصلہ نہ کر سکا۔ اپنے دل میں کہا: جب چاہوں گا تو تیاری کر لوں گا میں لیٹ ہوتا رہا یہاں تک کہ لوگوں کی سنجیدگی سخت ہو گئی۔ رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں نے صبح کی اور میں کوئی فیصلہ نہ کر سکا تو میں نے دل میں کہا: ایک دو دن میں چلا جاؤں گا اور آپ ﷺ سے مل جاؤں گا۔ پھر میں نے صبح کی جب کہ لوگ جا چکے تھے تاکہ تیاری کروں۔ پھر لوٹ آیا اور کوئی فیصلہ نہ کر پایا۔ صبح و شام ہوتی رہی مگر میں کوئی فیصلہ نہ کر سکا میں مسلسل لیٹ ہوتا رہا حتیٰ کہ لشکر جلد نکل گیا اور لڑائی شروع ہو گئی میں نے ارادہ کیا کہ کوچ کروں اور ان کو پالوں۔ کاش میں ایسا کرتا لیکن یہ میرے مقدر میں نہیں تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے جانے کے بعد جب میں لوگوں میں نکلتا تو یہ بات مجھے غم زدہ کر دیتی کہ میں نفاق میں ڈوبے لوگوں کو دیکھتا یا کمزور لوگوں کو دیکھتا جن کا عذر تھا۔ رسول اللہ ﷺ کو میرا خیال نہ آیا حتیٰ کہ آپ تبوک پہنچ گئے تو آپ نے تبوک میں لوگوں سے پوچھا ''کعب کو کیا ہوا۔'' تو بنو سلمہ کے آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس کو دو چادروں نے روک لیا ہے وہ اس کے کناروں کو دیکھ رہا ہے۔

معاذ بن جبل نے فرمایا: تو نے اچھی بات نہیں کی۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم ان کے بارے میں برا خیال نہیں رکھتے، آپ خاموش ہو گئے۔

کعب کہتے ہیں: جب مجھے خبر ملی کہ نبی ﷺ کا قافلہ واپس آرہا ہے تو میری سوچ نے فیصلہ کیا کہ میں جھوٹ کا سہارا لوں گا۔ اب میں جھوٹ یاد کرنے لگا اور دل میں کہا کہ کس طرح آپ کے غصہ سے نجات حاصل کی جائے اور اپنے گھر والوں سے مشاورت میں مدد لی۔ جب کہا گیا کہ رسول اللہ ﷺ صبح کو آرہے ہیں تو جھوٹ مجھ سے زائل ہو گیا اور میں جان گیا کہ جھوٹی بات سے میں نجات نہیں پاؤں گا میں نے سچ کا دامن پکڑ لیا۔

آپ صبح کے وقت آئے اور آپ کی عادت تھی۔ جب آتے تو مسجد میں پہلے دو رکعت پڑھتے تھے، جب آپ یہ کام کر چکے تو پیچھے رہنے والے اور انہوں نے اپنے عذر پیش کیے اور قسمیں اٹھائیں۔ یہ اسی سے اوپر تھے۔ آپ نے ان کے ظاہری حالات کو قبول کیا ان کی بیعت کو قبول کیا اور ان کے لیے استغفار کیا اور ان کے غیب کو اللہ کی طرف لوٹا دیا۔ میں آیا میں نے سلام کہا آپ ہنسے غصے کے ساتھ تھے اور کہا: ''آؤ'' میں آیا اور آپ کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''کس چیز نے تم کو پیچھے رکھا کیا تو نے بیعت نہیں کی تھی؟'' میں نے کہا: کیوں نہیں؟ اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! اگر کسی دنیا دار کے پاس ہوتا تو عذر کے ساتھ اس کے غصہ سے نکل سکتا تھا کیونکہ مجھے بات کرنے کا فن عطا کیا گیا تھا۔ لیکن میں جانتا تھا اگر آج جھوٹی بات سے آپ کو راضی کر لوں تو ہو سکتا ہے اللہ آپ کو مجھ پر ناراض کر دے اور اگر میں سچی بات کروں تو جو آپ اس معاملہ میں مجھ پر پائیں تو میں اللہ سے معافی کی امید کرتا ہوں۔ اللہ کی قسم! کوئی عذر نہیں ہے میں کبھی اتنا قوی اور سہولت میں نہیں تھا جتنا اب ہوں جبکہ میں پیچھے رہ گیا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''اس نے سچ بولا ہے اٹھو یہاں تک کہ اللہ تیرے بارے میں فیصلہ کر دے۔''

میں اٹھا بنی سلمہ کے کچھ کہنے لگے: اللہ کی قسم! ہم اس سے پہلے تیرے کسی گناہ کو نہیں جانتے تھے۔ پھر بھی تو عذر پیش کرنے سے عاجز کیوں ہوا جیسا کہ دوسروں نے عذر پیش کیے ہیں۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ کا استغفار تیرے گناہ کے لیے کافی تھا وہ مجھے ملامت کرتے رہے حتیٰ کہ میں نے ارادہ کر لیا کہ جاؤں اور جھوٹ بول کر اپنی خلاصی کرا لوں۔ پھر میں نے پوچھا: میرے ساتھ کوئی اور بھی ہے تو انہوں نے کہا: ہاں دو آدمی ہیں۔ میں نے کہا: وہ کون ہیں؟ جواب ملا مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ ہیں۔ انہوں نے دو نیک آدمیوں کے نام لیے جو بدر میں موجود تھے۔ میں نے ان کو نمونہ بنایا، میں پکا ہو گیا، جب ان کا ذکر کیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے پیچھے رہنے والوں میں سے ہم تینوں کے ساتھ بات کرنے سے روک دیا تو لوگوں نے اجتناب کیا اور ہم سے بدل گئے۔ یہاں تک کہ ایسے محسوس ہوتا تھا کہ زمین بھی ہمارا انکار کرتی تھی۔ اسی حالت میں ہم پچاس راتوں تک رہے۔ میرے دونوں ساتھی اپنے گھروں میں بیٹھ گئے اور میں جوان تھا اور طاقت ور تھا۔ میں نماز میں جاتا مسلمانوں کے ساتھ اور بازار کا چکر لگاتا تھا اور کوئی مجھ سے بات نہ کرتا تھا اور میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آتا، وہ نماز کے بعد مجلس میں ہوتے میں۔ سلام کہتا کہ دیکھوں آپ کے ہونٹ حرکت کرتے ہیں یا نہیں سلام کے جواب دیتے وقت اور نماز پڑھتا اور آنکھ چرا کر دیکھتا۔ جب میں نماز کی طرف متوجہ ہوتا تو آپ میری طرف دیکھتے جب میں آپ کی طرف دیکھتا تو آپ اعراض کرتے۔ جب مسلمانوں کی بے رخی طویل ہو گئی تو میں ابوقتادہ کے باغ کی دیوار پھلانگ کر اندر گیا۔ وہ میرا چچا زاد تھا اور لوگوں میں محبوب بھی تھا۔ میں نے سلام کہا تو اللہ کی قسم! اس نے جواب نہیں دیا۔ میں نے کہا: اے ابوقتادہ! میں تجھے گواہ بناتا ہوں کیا تو نہیں جانتا ہے میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔ وہ خاموش رہے۔ میں نے دہرایا وہ پھر بھی خاموش رہے۔ میں نے تیسری بار دہرایا تو اس نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔ میری آنکھیں بہہ پڑیں۔ میں واپس لوٹا اور دیوار پھلانگ کر باہر آیا۔ کعب کہتے ہیں: میں ایک بازار میں تھا کہ ایک شامی ملا جو شام سے غلہ مدینہ میں لا کر فروخت کرتا تھا وہ کہتا تھا: کون ہے جو مجھے کعب سے ملا دے۔ لوگ اشارہ کرنے لگے: وہ میرے پاس آیا اور مجھے ایک خط دیا جو غسان کے بادشاہ کی طرف سے تھا۔ میں چونکہ کاتب تھا تو پڑھ سکتا تھا اس میں لکھا تھا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ تیرے ساتھی نے تجھ سے بے وفائی کی ہے اور اللہ نے تجھے ذلت کے لیے نہیں بنایا اور نہ ضائع ہونے کے لیے ہمارے ساتھ مل جاؤ، ہم اچھا برتاؤ کریں گے۔ میں نے اس کو پڑھ کر کہا: یہ بھی ایک آزمائش ہے، میں تنور تلاش کیا اور اس کو تنور میں پھینک دیا۔

پچاس میں سے جب چالیس دن گزر گئے تو رسول اللہ ﷺ کا ایلچی آیا اور اس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی بیوی سے الگ ہو جاؤ۔ کعب نے پوچھا: کیا طلاق دے دوں یا کچھ اور کروں اس نے کہا: نہیں بلکہ اس سے علیحدہ ہو جاؤ قریب نہ جاؤ، اسی طرح میرے دونوں ساتھیوں کو بھی پیغام دیا گیا۔ میں نے اپنی بیوی سے کہا: جب تک اللہ میرے معاملہ کا فیصلہ نہیں کرتا تو اپنے گھر (میکے) چلی جا۔ کعب کہتے ہیں کہ ہلال بن امیہ کی بیوی رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگی: اللہ کے رسول! ہلال بن امیہ بوڑھا آدمی ہے اس کی خدمت کو بھی آپ پسند نہیں کرتے؟ آپ نے فرمایا: "نہیں مگر وہ تیرے قریب نہ

آ ئے۔'' اس نے کہا: اللہ کی قسم اس میں تو کوئی سکت نہیں ہے وہ تو اس دن سے آج تک مسلسل رو رہا ہے مجھے میرے گھر والوں نے کہا کہ تو بھی اپنی بیوی کے بارے میں اجازت لے لے جس طرح ہلال بن امیہ کے لیے اجازت دی تو وہ اس کی خدمت کرتی ہے۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں اس سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب نہیں کروں گا۔ مجھے نہیں خبر کہ رسول اللہ ﷺ کیا کہیں گے، اگر میں اجازت طلب کروں اور میں جوان آدمی ہوں۔

ہم اسی حالت میں رہے کہ پچاس دن گزر گئے۔ پچاسویں رات میں اپنے گھر کی چھت پر صبح کی نماز پڑھی، میں بیٹھا ہوا تھا میں اپنے آپ سے تنگ تھا اور زمین ہم پر تنگ ہو گئی تھی کشادہ ہونے کے باوجود۔ میں نے سلع پہاڑ کے اوپر سے ایک آواز سنی اے خوش ہو جاؤ! میں سجدہ میں گر گیا اور میں جان گیا کہ نجات مل گئی ہے اور اللہ کے رسول ﷺ نے فجر کی نماز کے بعد ہماری توبہ کی قبولیت کی خبر دی۔ لوگ مجھے خوشخبری دینے لگے، میرے دو ساتھی مجھے خوشخبری دینے کے لیے ایک گھوڑے پر سوار ہو کر آئے اور وہ پہاڑ پر چڑھ گیا، اس کی آواز گھوڑے والے سے پہلے مجھ تک پہنچ گئی۔ جب یہ میرے پاس آیا جس کی آواز میں نے سنی تھی تو میں نے خوشخبری دینے کی وجہ سے اپنا قمیص اتار کر اس کو پہنایا اور اللہ کی قسم! میرے پاس اس کے علاوہ کوئی تھا بھی نہیں۔ میں نے دو کپڑے ادھار لیے اور رسول اللہ ﷺ کی طرف چلا، لوگ جوق در جوق مجھے مبارک دیتے اور کہتے: اللہ نے تیری توبہ کو قبول کر لیا تجھے مبارک ہو۔ جب میں مسجد میں داخل ہوا تو طلحہ بن عبید اللہ میری طرف بھاگ کر آئے اور مصافحہ کیا اور مبارک دی۔ مہاجرین میں سے ان کے علاوہ اور کوئی میری طرف نہیں آیا اور میں نے طلحہ کے اس عمل کو بھلایا نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور آپ کا چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا: ''اے کعب! مبارک ہو جب تیری ماں نے تجھ کو جنا اس وقت سے لے کر اس بہترین دن کی'' میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ آپ کی طرف سے یا اللہ کی طرف سے؟ تو آپ نے فرمایا: ''نہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے۔'' اور جب آپ کو خوشخبری دیتے تو آپ کا چہرہ چمک اٹھتا تھا گویا چاند کا ٹکڑا ہو اور یہ بات آپ کے چہرے پر دیکھی گئی۔ کعب کہتے ہیں: جب میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا تو میں نے کہا کہ میں اپنی توبہ کی قبولیت کے شکرانے کے طور پر اپنا سارا مال اللہ اور اس کے رسول کے لیے صدقہ کرتا ہوں تو آپ نے فرمایا: ''اپنا کچھ مال اپنے پاس رکھ، یہ تیرے لیے بہتر ہے۔'' تو میں نے کہا کہ میں خیبر کا حصہ رکھتا ہوں تو میں نے کہا: اللہ نے مجھے سچ کی وجہ سے نجات دی ہے۔ اب توبہ کا تقاضا یہ ہے کہ کبھی جھوٹی بات نہ کروں گا۔ جب تک زندہ رہوں اللہ کی قسم! میں کسی مسلمان کو نہیں جانتا کہ جس کی آزمائش سچ کی وجہ سے ہوئی ہو جتنی آزمائش میری ہوئی اور اس دن کے بعد میں نے کبھی جھوٹ کا ارادہ بھی نہیں کیا اور میں امید کرتا ہوں کہ اللہ بقیہ زندگی میں بھی مجھے اس سے محفوظ رکھے گا۔ اللہ نے رسول اللہ ﷺ پر قرآن نازل فرما دیا: ﴿لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِیِّ وَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَ الْاَنْصَارِ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُ فِیْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ یَزِیْغُ قُلُوْبُ فَرِیْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَیْهِمْ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝ وَّ عَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِیْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتْ عَلَیْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَ ضَاقَتْ عَلَیْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَ ظَنُّوْۤا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَیْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَیْهِمْ لِیَتُوْبُوْا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۝ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا

اللّٰهَ وَ كُونُوا مَعَ الصّٰدِقِينَ﴾ [التوبة ۱۱۷ تا ۱۱۹] ''بلاشبہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے نبی پر مہربانی کے ساتھ توبہ قبول فرمائی اور مہاجرین وانصار پر بھی جو تنگ دستی کی گھڑی میں اس کے ساتھ رہے۔ اس کے بعد کہ قریب تھا کہ ان میں سے ایک گروہ کے دل ٹیڑھے ہو جائیں پھر وہ ان پر دوبارہ مہربان ہو گیا۔ یقیناً وہ ان پر بہت شفقت کرنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے اور ان تینوں پر بھی جو موقوف رکھے گئے تھے یہاں تک کہ جب زمین ان پر تنگ ہو گئی باوجود اس کے کہ فراخ تھی اور ان پر ان کی جانیں تنگ ہو گئیں اور انھوں نے یقین کر لیا کہ بے شک اللہ سے پناہ کی کوئی جگہ اس کی جناب سے خالی نہیں۔ پھر اس نے ان پر مہربانی سے توجہ فرمائی تاکہ وہ توبہ کریں یقیناً اللہ ہی ہے جو بہت توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم والا ہے۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو! اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔'' اسلام قبول کرنے کے بعد اس سچائی سے بڑھ کر کوئی نعمت مجھے عزیز نہیں ہے جو سچ میں نے اللہ کے رسول کے سامنے بولا اور اس دن میں نے جھوٹ نہیں بولا اگر بولا ہوتا تو ہلاک ہوتا جس طرح جھوٹ بولنے والے ہلاک ہوئے اللہ نے وحی کے ذریعہ جھوٹ بولنے کو کہا ہے بہت جو کسی کو کہا جائے۔ اللہ فرماتے ہیں ﴿سَيَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوا عَنْهُمْ فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ إِنَّهُمْ رِجْسٌ وَّ مَأْوٰهُمْ جَهَنَّمُ جَزَآءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ۝ يَحْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِينَ۝﴾ [التوبة ۹۵-۹۶] ''عنقریب وہ تمہارے لیے اللہ کی قسمیں کھائیں گے جب تم ان کی طرف واپس آؤ گے تاکہ تم ان سے توجہ ہٹا لو سو ان سے بے توجہی کرو۔ بے شک وہ گندے ہیں اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اس کے بدلے میں جو کماتے ہیں۔ تمہارے لیے قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ پس اگر تم ان سے راضی ہو جاؤ بے شک اللہ نافرمان لوگوں سے راضی نہیں ہوتا۔'' کعب کہتے ہیں: تینوں مؤخر ہو گئے اس معاملہ میں جس کو رسول اللہ ﷺ نے دوسروں کی جانب سے قبول کر لیا جب انھوں نے حلف اٹھا دیا اور ان کی بیعت لے لی اور ان کے لیے استغفار کیا اور ہمارے معاملہ کو لیٹ کر دیا حتیٰ کہ اللہ نے اس کا فیصلہ فرمایا، اس کے بارے میں اللہ نے کہا: ﴿وَّ عَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا﴾ [التوبة ۱۱۸] ''اور ان تینوں پر بھی جن کے معاملہ کو مؤخر کر دیا گیا تھا۔'' اللہ نے یہاں غزوہ سے لیٹ ہونا ذکر نہیں کیا بلکہ فیصلہ کا لیٹ ہونا کہا ہے ان سے جنھوں نے قسم اٹھا کر اور عذر کر لیا اور رسول اللہ ﷺ نے قبول کر لیا ان سے معاملہ کو لیٹ کیا گیا تھا۔

(۱۷۸۷۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَيُّوبَ الطُّوسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رِجَالاً مِنَ الْمُنَافِقِينَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ -ﷺ- كَانَ إِذَا خَرَجَ النَّبِيُّ -ﷺ- إِلَى الْغَزْوِ تَخَلَّفُوا عَنْهُ وَفَرِحُوا بِمَقْعَدِهِمْ خِلاَفَ رَسُولِ اللّٰهِ -ﷺ- فَإِذَا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ -ﷺ- اعْتَذَرُوا إِلَيْهِ وَحَلَفُوا وَأَحَبُّوا أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَنَزَلَتْ فِيهِمْ ﴿لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِنَ الْعَذَابِ﴾ [آل عمران ۱۸۸] رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ

سَعِيدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنِ الْحُلْوَانِيِّ وَابْنِ عَسْكَرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مَرْيَمَ. [صحيح۔ متفق عليه]

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ: فَأَظْهَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِرَسُولِهِ -ﷺ- أَسْرَارَهُمْ وَخَبَرَ السَّمَّاعِينَ لَهُمْ وَابْتِغَاءَهُمْ أَنْ يَفْتِنُوا مَنْ مَعَهُ بِالْكَذِبِ وَالإِرْجَافِ وَالتَّخْذِيلِ لَهُمْ فَأَخْبَرَ أَنَّهُ كَرِهَ انْبِعَاثَهُمْ إِذْ كَانُوا عَلَى هَذِهِ النِّيَّةِ فَكَانَ فِيهَا مَا دَلَّ عَلَى أَنَّ اللَّهَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ أَمَرَ أَنْ يُمْنَعَ مَنْ عُرِفَ بِمَا عُرِفُوا بِهِ مِنْ أَنْ يَغْزُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ لأَنَّهُ ضَرَرٌ عَلَيْهِمْ ثُمَّ زَادَ فِي تَأْكِيدِ بَيَانِ ذَلِكَ بِقَوْلِهِ ﴿فَرِحَ الْمُخَلَّفُونَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلاَفَ رَسُولِ اللَّهِ﴾ [التوبة ۸۱] قَرَأَ إِلَى قَوْلِهِ ﴿فَاقْعُدُوا مَعَ الْخَالِفِينَ﴾ [التوبة ۸۳]

(۱۷۸۷۲) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کچھ منافقین نبی ﷺ کے دور میں اس طرح کرتے کہ جب آپ غزوہ کے لیے نکلتے تو پیچھے رہ جاتے اور نبی ﷺ کی مخالفت میں بیٹھ کر خوش ہوتے تھے اور جب رسول اللہ ﷺ واپس آتے تو یہ لوگ عذر کرتے اور قسم اٹھاتے اور چاہتے کہ اللہ کے رسول ان کی تعریف کریں ایسے کام پر جو انہوں نے نہیں کیا۔ تو ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: ﴿لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِنَ الْعَذَابِ﴾ [آل عمران ۱۸۸] ''ان لوگوں کو ہرگز خیال نہ کر جو ان (کاموں) پر خوش ہوتے ہیں جو انہوں نے کیے اور پسند کرتے ہیں کہ ان کی تعریف ان (کاموں) پر کی جائے جو انہوں نے نہیں کیے تو انہیں عذاب سے بچ نکلنے میں کامیاب ہرگز خیال نہ کر اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ کے رسول ﷺ نے ان کے راز کھول دیے اور ان کا جاسوسوں کو خبریں دینا بھی ظاہر کر دیا اور ان کا یہ چاہنا کہ آپ کے ساتھیوں کو جھوٹ کا سہارا لے کر فتنہ میں ڈال دیں اور بری خبریں پھیلا کر اور آپ کے ساتھیوں کو آپ کی مدد سے ہاتھ کھینچنے کی ترغیب دلا کر اور اللہ نے خبر دی کہ وہ ان کا اس نیت کے ساتھ جانا ناپسند کرتا ہے یہ اس کی دلیل ہے کہ اللہ نے حکم دیا ہے کہ جس کے بارے میں پتہ چل جائے تو ان کو مسلمانوں کے غزوہ میں شریک نہ کیا جائے کیونکہ وہ خود مسلمانوں کے لیے نقصان کا باعث ہیں۔ پھر اس کی مزید تاکید اس قول سے ہوتی ہے ﴿فَرِحَ الْمُخَلَّفُونَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلَافَ رَسُولِ اللَّهِ﴾ [التوبة ۸۱] ''پیچھے رہنے والے اللہ کے رسول کی مخالفت میں بیٹھ کر خوش ہوتے ہیں۔ انہوں نے یہاں تک پڑھا: ﴿فَاقْعُدُوا مَعَ الْخَالِفِينَ﴾ [التوبة ۸۳] ''پیچھے رہنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو۔''

(۱۷۸۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْعَلَوِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ دَلُّويَهْ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الأَزْهَرِ بْنِ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: إِنَّ اللَّهَ لَيُؤَيِّدُ الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ. أَخْرَجَاهُ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۷۸۷۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ دین کو فاجر آدمی کے ذریعے بھی تقویت دے

دیتے ہیں۔

(۱۷۸۷۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : نَسْتَعِينُ بِقُوَّةِ الْمُنَافِقِينَ وَإِثْمُهُمْ عَلَيْهِمْ. وَهَذَا مُنْقَطِعٌ. فَإِنْ صَحَّ فَإِنَّمَا وَرَدَ فِي مُنَافِقِينَ لَمْ يُعْرَفُوا بِالتَّخْذِيلِ وَالإِرْجَافِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ. [ضعيف۔ عبدالملك بن عبيد من صغار التابعين مجهول الحال]

(۱۷۸۷۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم منافقین سے فائدہ حاصل کرتے ہیں اور ان کا گناہ ان پر ہے۔ یہ منقطع ہے اور اگر یہ صحیح ہو تو یہ ان منافقین کے بارے میں ہے جن کے بارے میں علم نہیں کہ یہ مدد سے ہاتھ کھینچنے پر اکساتے ہیں یا یہ بری باتیں پھیلاتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

(۱۷۸۷۵) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حَبَّةَ بْنِ جُوَيْنٍ قَالَ : كُنَّا مَعَ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي غَزَاةٍ وَنَحْنُ مُصَافُّو الْعَدُوِّ فَقَالَ : مَنْ هَؤُلاَءِ؟ قَالُوا : الْمُشْرِكُونَ. قَالَ : مَنْ هَؤُلاَءِ؟ قَالُوا : الْمُؤْمِنُونَ. قَالَ فَقَالَ : هَؤُلاَءِ الْمُشْرِكُونَ وَهَؤُلاَءِ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُنَافِقُونَ فَيُؤَيِّدُ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ بِقُوَّةِ الْمُنَافِقِينَ وَيَنْصُرُ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ بِدَعْوَةِ الْمُؤْمِنِينَ. [ضعيف۔ حبة بن جوين ضعيف الحديث]

(۱۷۸۷۵) حبہ بن جوین فرماتے ہیں کہ ہم سلمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک تھے اور ہم دشمن کے سامنے تھے تو سلمان نے کہا: یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: یہ مشرکین ہیں۔ پھر انہوں نے کہا: یہ کون ہیں تو انہوں نے کہا: مومنین ہیں تو حبہ بن جوین کہتے ہیں: سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ مشرکین ہیں اور یہ مومنین ہیں اور منافقین۔ اللہ مومنوں کو مضبوط کرے گا منافقین کی قوت سے اور منافقوں کو کامیاب کرے گا مومنوں کی دعوت کی وجہ سے۔

(۱۷۸۷۶) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الأُشْنَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الطَّرَائِفِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ يَعْنِي غُنْدَرًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلِمَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : إِنَّكُمْ سَتُعَانُونَ فِي غَزْوِكُمْ بِالْمُنَافِقِينَ.

(۱۷۸۷۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوات میں منافقین کے ذریعہ تمہاری مدد کی جائے گی۔

(۲۷) باب مَا جَاءَ فِي الاِسْتِعَانَةِ بِالْمُشْرِكِينَ

مشرکین سے مدد حاصل کرنے کا بیان

(۱۷۸۷۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ

الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نِيَارٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : لَمَّا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- قِبَلَ بَدْرٍ فَلَمَّا كَانَ بِحَرَّةِ الْوَبَرَةِ أَدْرَكَهُ رَجُلٌ قَدْ كَانَ يُذْكَرُ مِنْهُ جُرْأَةٌ وَنَجْدَةٌ فَفَرِحَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- حِينَ رَأَوْهُ فَلَمَّا أَدْرَكَهُ قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ لأَتَّبِعَكَ وَأُصِيبَ مَعَكَ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ؟ قَالَ : لاَ. قَالَ : فَارْجِعْ فَلَنْ أَسْتَعِينَ بِمُشْرِكٍ . قَالَ : ثُمَّ مَضَى حَتَّى إِذَا كَانَتِ الشَّجَرَةُ أَدْرَكَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ -ﷺ- كَمَا قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ قَالَ لاَ قَالَ فَارْجِعْ فَلَنْ أَسْتَعِينَ بِمُشْرِكٍ قَالَتْ فَرَجَعَ ثُمَّ أَدْرَكَهُ بِالْبَيْدَاءِ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ : تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ؟ . قَالَ : نَعَمْ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : فَانْطَلِقْ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي الطَّاهِرِ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ. [صحيح۔ مسلم]

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : لَعَلَّهُ رَدَّهُ رَجَاءَ إِسْلاَمِهِ وَذَلِكَ وَاسِعٌ لِلإِمَامِ وَقَدْ غَزَا بِيَهُودِ بَنِي قَيْنُقَاعَ بَعْدَ بَدْرٍ وَشَهِدَ صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ مَعَهُ حُنَيْنًا بَعْدَ الْفَتْحِ وَصَفْوَانُ مُشْرِكٌ.

قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ : أَمَّا شُهُودُ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ مَعَهُ حُنَيْنًا وَصَفْوَانُ مُشْرِكٌ فَإِنَّهُ مَعْرُوفٌ فِيمَا بَيْنَ أَهْلِ الْمَغَازِي وَقَدْ مَضَى بِإِسْنَادِهِ. وَأَمَّا غَزْوَةُ بِيَهُودِ بَنِي قَيْنُقَاعَ فَإِنِّي لَمْ أَجِدْهُ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ وَهُوَ ضَعِيفٌ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : اسْتَعَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بِيَهُودِ قَيْنُقَاعَ فَرَضَخَ لَهُمْ وَلَمْ يُسْهِمْ لَهُمْ.

(۱۷۸۷۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ بدر کی طرف نکلے تو حرہ الوبرہ کے مقام پر آدمی ملا۔ وہ جرأت اور بہادری و دلیری میں مشہور تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھی اس کو دیکھ کر خوش ہوئے۔ اس نے آپ کے پاس آ کر کہا: میں آپ کے ساتھ ہونا چاہتا ہوں۔ آپ نے اس سے پوچھا: ''کیا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہے؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''واپس جا میں مشرک سے مدد نہیں لوں گا۔'' پھر آگے چلے۔ ایک آدمی اور ملا۔ اس نے بھی پہلے آدمی کی طرح کہا۔ نبی ﷺ نے اس سے وہی سوال کیا جو پہلے سے کیا تھا۔ اس نے کہا: نہیں تو آپ نے اس کو بھی واپس جانے کو کہا اور فرمایا: ''میں مشرک سے ہرگز مدد نہیں لوں گا۔'' عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: وہ چلا گیا پھر بیداء کے مقام پر ایک آدمی ملا اس نے بھی پہلے آدمیوں کی طرح کہا تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''کیا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان ہے؟'' اس نے ہاں میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا: ''چلو۔''

امام شافعی فرماتے ہیں: جس کو واپس بھیجا گیا شاید ان کے اسلام لانے کی امید سے تھا اور اس میں قائد کے لیے وسعت ہے۔ بنو قینقاع کے یہودیوں سے بدر کے بعد جنگ ہوئی ہے اور صفوان بن امیہ آپ کے ساتھ حنین کی جنگ میں شریک تھا اور یہ فتح مکہ کے بعد ہوئی ہے اور اس وقت صفوان بن امیہ مشرک تھا۔

شیخ فرماتے ہیں: مغازی والوں کے ہاں صفوان بن امیہ کا شرک کی حالت میں جنگ میں شریک ہونا تو مشہور ہے۔ یہ

پہلے گزر گیا ہے اور اس کا غزوہ بنو قینقاع میں شریک ہونا یہ میں نے حسن بن عمارہ کی حدیث کے سوا کہیں اور نہیں پایا اور یہ حدیث ضعیف ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو قینقاع کے یہودیوں سے مدد لی اور ان کو کچھ مال دیا، لیکن ان کا حصہ مقرر نہیں کیا۔

(۱۷۸۷۸) وَقَدْ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَمْرٍو الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى السِّينَانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- حَتَّى إِذَا خَلَّفَ ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ إِذَا كَتِيبَةٌ قَالَ :مَنْ هَؤُلاَءِ؟ قَالُوا :بَنِي قَيْنُقَاعَ وَهُوَ رَهْطُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ سَلاَمٍ. قَالَ :وَأَسْلَمُوا؟ قَالُوا : لاَ بَلْ هُمْ عَلَى دِينِهِمْ. قَالَ :قُلْ لَهُمْ فَلْيَرْجِعُوا فَإِنَّا لاَ نَسْتَعِينُ بِالْمُشْرِكِينَ . هَذَا الإِسْنَادُ أَصَحُّ. [ضعیف]

(۱۷۸۷۸) ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ کے لیے نکلے۔ جب ثنیۃ الوداع سے آگے گئے تو ایک لشکر دیکھا تو آپ نے پوچھا: ''یہ کون ہیں؟'' لوگوں نے کہا: یہ بنو قینقاع کے لوگ ہیں اور وہ عبداللہ بن سلام کا قبیلہ ہے تو آپ نے پوچھا: ''کیا وہ اسلام لے آئے ہیں؟'' لوگوں نے کہا: نہیں بلکہ وہ اپنے دین پر ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان سے کہو واپس جائیں ہم مشرکوں سے مدد نہیں لیتے۔ سعید بن منذر مجہول الحال ہے۔

(۱۷۸۷۹) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُكْرَمُ بْنُ أَحْمَدَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوْحٍ الْمَدَائِنِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْمُسْتَلِمُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ :خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فِي بَعْضِ غَزَوَاتِهِ فَأَتَيْتُهُ أَنَا وَرَجُلٌ قَبْلَ أَنْ نُسْلِمَ فَقُلْنَا :إِنَّا نَسْتَحِي أَنْ يَشْهَدَ قَوْمُنَا مَشْهَدًا فَلاَ نَشْهَدُهُ قَالَ :أَسْلَمْتُمَا؟ . قُلْنَا :لاَ . قَالَ :فَإِنَّا لاَ نَسْتَعِينُ بِالْمُشْرِكِينَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ . فَأَسْلَمْنَا وَشَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَقَتَلْتُ رَجُلاً وَضَرَبَنِي الرَّجُلُ ضَرْبَةً فَتَزَوَّجْتُ ابْنَتَهُ فَكَانَتْ تَقُولُ لاَ عَدِمْتَ رَجُلاً وَشَّحَكَ هَذَا الْوِشَاحَ فَقُلْتُ لاَ عَدِمْتِ رَجُلاً عَجَّلَ أَبَاكِ إِلَى النَّارِ. [ضعیف]
جَدُّهُ خُبَيْبُ بْنُ يَسَافٍ وَيُقَالُ إِسَافٍ لَهُ صُحْبَةٌ.

(۱۷۸۷۹) خبیب بن عبدالرحمن اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کسی غزوہ کے لیے نکلے۔ میں آپ کے پاس آیا۔ ابھی میں نے اسلام قبول نہیں کیا تھا کہ ہم نے کہا: ہمیں شرم آتی ہے کہ ہماری قوم لڑائی میں جائے اور ہم نہ جائیں تو آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا تم اسلام قبول کر چکے ہو؟'' ہم نے کہا: نہیں تو آپ نے فرمایا: ''ہم مشرکوں کے خلاف مشرکوں سے مدد نہیں لیں گے۔'' پھر ہم نے اسلام قبول کیا اور آپ کے ساتھ لڑائی میں گئے۔ میں نے ایک آدمی کو مارا اور ایک آدمی نے مجھے ضرب لگائی اور میں نے اس کی بیٹی سے شادی کی۔ وہ کہتی تھی: تیری دست نہ کر اس آدمی کو جس نے تجھے یہ جواہر اور موتیوں کا ہار دیا میں اس کو کہتا تو ایسے آدمی کو تہی دست نہ کر جس نے تیرے باپ کو آگ کی طرف جلدی بھیج دیا۔ خبیب

بن عبدالرحمن کے دادا کا نام خبیب بن یساف یا اساف تھا کہا جاتا ہے کہ اس کو صحبت رسول حاصل ہے۔

عبدالرحمن بن خبیب بن یساف مجہول ہے۔

(۱۷۸۸۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ زُهَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ وَكِيعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ : أَنَّ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ غَزَا بِقَوْمٍ مِنَ الْيَهُودِ فَرَضَخَ لَهُمْ. [ضعيف۔ رجاله كلهم ثقات الا ان الشيباني عن سعد بن مالك مرسل]

(۱۷۸۸۰) شیبانی فرماتے ہیں کہ سعد بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہود کے کچھ لوگوں کو ساتھ لے کر لڑائی کی اور ان کو مال بھی دیا۔

(۴۸) باب مَنْ يُبْدَأُ بِجِهَادِهِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

جہاد کن مشرکوں سے شروع کیا جائے

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ﴿قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُمْ مِنَ الْكُفَّارِ﴾ [التوبة ۱۲۳]

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ نے فرمایا ہے: ﴿قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُمْ مِنَ الْكُفَّارِ﴾ [التوبة ۱۲۳] ''ان لوگوں سے لڑو جو کافروں میں تمہارے قریب ہیں۔''

(۱۷۸۸۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ : ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- تَهَيَّأَ لِلْحَرْبِ فَقَامَ فِيمَا أَمَرَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مِنْ جِهَادِ عَدُوِّهِ وَقِتَالِ مَنْ أَمَرَهُ بِهِ مِمَّنْ يَلِيهِ مِنْ مُشْرِكِي الْعَرَبِ. [ضعيف]

قَالَ الشَّافِعِيُّ : فَإِنِ اخْتَلَفَ حَالُ الْعَدُوِّ فَكَانَ بَعْضُهُمْ أَنْكَى مِنْ بَعْضٍ أَوْ أَخْوَفَ مِنْ بَعْضٍ فَلْيَبْدَإِ الإِمَامُ بِالْعَدُوِّ الأَخْوَفِ أَوِ الأَنْكَى وَإِنْ كَانَتْ دَارُهُ أَبْعَدَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَتَكُونُ هَذِهِ بِمَنْزِلَةِ ضَرُورَةٍ.

قَالَ وَقَدْ بَلَغَ النَّبِيَّ -ﷺ- عَنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ضِرَارٍ أَنَّهُ يَجْمَعُ لَهُ فَأَغَارَ النَّبِيُّ -ﷺ- عَلَيْهِ وَقُرْبَهُ عَدُوٌّ أَقْرَبُ مِنْهُ.

(۱۷۸۸۱) ابن اسحاق فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لڑائی کا ارادہ کیا۔ آپ ﷺ نے جہاد ان دشمنوں سے شروع کیا جن سے آپ کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے پہلے قریبی مشرکین سے لڑنے کا حکم دیا تھا۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر دشمن کی حالت مختلف ہو یعنی بعض بعض سے زیادہ ضرر کا باعث ہوں اور زیادہ خوف کا باعث ہوں تو سپہ سالار لڑائی اس دشمن سے پہلے کرے گا جس سے خدشہ زیادہ ہو، اگرچہ وہ گھر کے لحاظ سے دور ہو اور یہ ضرورت کے وقت ہوگا۔

فرمایا: جب نبی ﷺ کو خبر ملی کہ حارث بن ابی ضرار لشکر جمع کر رہا ہے تو آپ ﷺ نے اس پر رات کو حملہ کر دیا تھا اور

آپ ﷺ کے اردگرد دشمن تھے جو حارث بن ابی ضرار سے قریب تھے۔

(۱۷۸۸۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ وَعَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- بَلَغَهُ أَنَّ بَنِي الْمُصْطَلِقِ يَجْمَعُونَ لَهُ وَقَائِدُهُمُ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي ضِرَارٍ أَبُو جُوَيْرِيَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ -ﷺ- فَسَارَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- حَتَّى نَزَلَ بِالْمُرَيْسِيعِ مَاءٍ مِنْ مِيَاهِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَعَدُّوا لِرَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَتَزَاحَفَ النَّاسُ فَاقْتَتَلُوا فَهَزَمَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَقَتَلَ مَنْ قَتَلَ مِنْهُمْ وَنَفَّلَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- أَبْنَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ وَنِسَاءَهُمْ وَأَقَامَ عَلَيْهِ مِنْ نَاحِيَةِ قُدَيْدٍ إِلَى السَّاحِلِ.

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ غَزَاهَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فِي شَعْبَانَ سَنَةَ سِتٍّ. [ضعیف]

(۱۷۸۸۲) عبداللہ بن ابی بکر فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کو خبر ملی کہ بنو مصطلق والے لشکر تیار کر رہے ہیں اور ان کی قیادت ام المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کا باپ حارث بن ابی ضرار کر رہا ہے تو آپ نکلے۔ جب مریسیع نامی کنویں پر گئے یہ بنو مصطلق کے کنوؤں میں سے ایک تھا۔ انہوں نے آپ کے ساتھ لڑائی کی تیاری کی اور لوگوں نے ایک دوسرے کے قریب ہونا شروع کیا۔ پھر لڑائی کی۔ رسول اللہ ﷺ نے بنو مصطلق کو شکست دی۔ کچھ ان میں سے قتل ہوئے اور ان کے بچے مال اور عورتیں رسول اللہ ﷺ نے زائد حاصل کیا اور قدید کے ساحل کی طرف سے ان پر حملہ کیا تھا۔ ابن اسحاق کہتے ہیں: یہ چھ ہجری کو ہوا تھا۔

(۱۷۸۸۳) أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ : عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ قَتَادَةَ وَأَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْفَارِسِيُّ قَالاَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الدُّعَاءِ قَبْلَ الْقِتَالِ قَالَ فَكَتَبَ إِنَّمَا كَانَ ذَاكَ فِي أَوَّلِ الإِسْلاَمِ قَدْ أَغَارَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّونَ وَأَنْعَامُهُمْ تُسْقَى عَلَى الْمَاءِ فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَسَبَى سَبْيَهُمْ وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ أَحْسِبُهُ قَالَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَكَانَ فِي ذَلِكَ الْجَيْشِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى.

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ وَبَلَغَهُ أَنَّ خَالِدَ بْنَ سُفْيَانَ بْنِ نُبَيْحٍ يَجْمَعُ لَهُ فَأَرْسَلَ ابْنَ أُنَيْسٍ فَقَتَلَهُ وَقَرْيَتُهُ عَدُوٌّ أَقْرَبُ مِنْهُ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۷۸۸۳) ابن عون کہتے ہیں: میں نافع کو سوال لکھ کر بھیجا کہ قتال (لڑائی) سے دعا کیا ہے؟ انہوں نے لکھا: یہ ابتداء اسلام تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے بنو مصطلق پر شب خون مارا (رات کو حملہ کیا) اور وہ بھی شب خون مارنے والے تھے جبکہ ان کے جانوروں کو پانی پلایا جا رہا تھا تو لڑائی کے اہل لوگوں کو قتل کر دیا گیا اور بچوں کو قیدی بنایا گیا۔ اس دن جویریہ رضی اللہ عنہا کو زخم بھی آیا تھا۔

امام شافعی فرماتے ہیں: جب یہ خبر آئی کہ خالد بن سفیان بن نبیح لشکر تیار کر رہا ہے تو اس طرف ابن انیس رضی اللہ عنہ کو بھیجا

گیا۔ انہوں نے اس کو قتل کر دیا جبکہ اس سے قریب بھی دشمن موجود تھے۔

(۱۷۸۸۴) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُنَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- إِلَى خَالِدِ بْنِ سُفْيَانَ الْهُذَلِيِّ وَكَانَ نَحْوَ عُرَنَةَ وَعَرَفَاتٍ فَقَالَ : اذْهَبْ فَاقْتُلْهُ . قَالَ فَرَأَيْتُهُ وَحَضَرَتْ صَلاَةُ الْعَصْرِ فَقُلْتُ إِنِّي لأَخَافُ أَنْ يَكُونَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ مَا أَنْ أُؤَخِّرَ الصَّلاَةَ فَانْطَلَقْتُ أَمْشِي وَأَنَا أُصَلِّي أُومِءُ إِيمَاءً نَحْوَهُ فَلَمَّا دَنَوْتُ مِنْهُ قَالَ لِي : مَنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ : رَجُلٌ مِنَ الْعَرَبِ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَجْمَعُ لِهَذَا الرَّجُلِ فَجِئْتُكَ فِي ذَاكَ قَالَ إِنِّي لَفِي ذَاكَ فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً حَتَّى إِذَا أَمْكَنَنِي عَلَوْتُهُ بِسَيْفِي حَتَّى بَرَدَ. [ضعیف]

(۱۷۸۸۴) حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے خالد بن سفیان کی طرف بھیجا۔ وہ عرنہ اور عرفات کی طرف تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جاؤ اسے قتل کرو۔'' یہ کہتے ہیں: میں نے اس کو دیکھا اس وقت عصر کی نماز کا وقت آ گیا۔ میں نے سوچا میرے اور اس کے درمیان معاملہ میں نماز کے مؤخر ہونے کا خدشہ ہے تو میں نماز کے لیے نکلا۔ میں اس طرف اشارہ کیا جب میں اس کے قریب ہو گیا تو اس نے مجھے کہا: تو کون ہے؟ میں نے کہا: عرب ہوں۔ مجھے خبر ملی ہے کہ تو اس شخص کے خلاف لشکر جمع کر رہا ہے تو میں بھی اسی سلسلہ میں تیرے پاس آیا ہوں۔ اس نے کہا: میں یہ کام کر رہا ہوں تو میں کچھ دیر اس کے ساتھ چلا جب میں نے اس پر موقع پایا تو اپنی تلوار سے اس پر حملہ کر دیا حتیٰ کہ وہ مر گیا۔

(۲۹) باب مَا يُبْدَأُ بِهِ مِنْ سَدِّ أَطْرَافِ الْمُسْلِمِينَ بِالرِّجَالِ

مسلمانوں کی پہرہ داری کی ابتداء کن اطراف سے کی جائے

(۱۷۸۸۵) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ : هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى الْقُرَشِيِّ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : مَنْ رَابَطَ يَوْمًا وَلَيْلَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَانَ لَهُ أَجْرُ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ وَمَنْ مَاتَ مُرَابِطًا جَرَى لَهُ مِثْلُ الأَجْرِ وَأُجْرِيَ عَلَيْهِ الرِّزْقُ وَأَمِنَ الْفَتَّانَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ. [صحیح۔ مسلم]

(۱۷۸۸۵) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو بندہ ایک دن اور رات کو اللہ کے راستہ

میں پہرہ دیتا ہے اس کو ایک ماہ کے روزوں اور قیام کا ثواب ملتا ہے اور اگر کوئی پہرہ دیتے ہوئے مر جائے تو اس کا یہ اجر جاری رہتا ہے اور اس کا رزق جاری رکھا جاتا ہے اور اس کو فتنوں سے محفوظ کر دیا جاتا ہے۔''

(۱۷۸۸۶) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ عَنْ سَلْمَانَ الْخَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- نَحْوَهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي الطَّاهِرِ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ. [صحیح۔ مسلم]

(۱۷۸۸۶) حضرت سلمان خیر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح روایت ہے۔

(۱۷۸۸۷) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَالرَّوْحَةُ يَرُوحُهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوِ الْغَدْوَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَمَوْضِعُ سَوْطِ أَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُنِيرٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ هَاشِمٍ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۷۸۸۷) حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک دن اللہ کے لیے پہرہ دینا ساری دنیا سے بہتر ہے اور اللہ کے راستہ میں ایک بار سفر کرنا صبح یا شام کو یہ بھی دنیا اور جو اس پر ہے اس سے بہتر ہے اور ایک کوڑے کے برابر جگہ جنت میں اگر کسی کے لیے ہو تو وہ بھی ساری دنیا سے بہتر ہے۔

(۱۷۸۸۸) أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ : زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ : إِنِّي كُنْتُ كَتَمْتُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- كَرَاهِيَةَ تَفَرُّقِكُمْ عَنِّي ثُمَّ بَدَا لِي أَنْ أُحَدِّثَكُمُوهُ لِيَخْتَارَ امْرُؤٌ مِنْكُمْ لِنَفْسِهِ مَا بَدَا لَهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ : رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ. [صحیح]

(۱۷۸۸۸) عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے غلام ابوصالح فرماتے ہیں کہ میں نے منبر پر عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے ایک حدیث تم سے چھپائی ہے جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے اس خوف سے چھپائی ہے کہ تم سب مجھے چھوڑ کر نہ چلے جاؤ۔ پھر مجھے خیال آیا کہ میں بیان کرتا ہوں تاکہ ہر بندہ اختیار کرے اس کو جو اس کو اچھا لگے میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا ''اللہ کے راستہ میں ایک دن کا پہرہ دوسرے مقام پر ہزار دن کے پہرے سے بہتر ہے۔'' ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے۔

(۳۰)باب مَا يَفْعَلُهُ الإِمَامُ مِنَ الْحُصُونِ وَالْخَنَادِقِ وَكُلِّ أَمْرٍ دَفَعَ الْعَدُوَّ قَبْلَ انْتِيَابِهِ

سپہ سالار کا دشمن کو روکنے کے لیے اس کے آنے سے پہلے قلعہ، خندق اور دوسری رکاوٹیں تیار کرنا

(۱۷۸۸۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ إِمْلاَءً وَأَبُو الْفَضْلِ : مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمُزَكِّي قِرَاءَةً قَالاَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْحَرَشِيُّ أَخْبَرَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : جَاءَ نَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- وَنَحْنُ نَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَنَنْقُلُ التُّرَابَ عَلَى أَكْتَافِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : اللَّهُمَّ لاَ عَيْشَ إِلاَّ عَيْشُ الآخِرَةْ فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ . [صحیح۔ متفق علیہ]

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنِ الْقَعْنَبِيِّ وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ قُتَيْبَةَ وَغَيْرِهِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ.

(۱۷۸۸۹) سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے، ہم خندق کھود رہے تھے اور مٹی کو اپنے کندھوں پر اٹھا کر نکال رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اے اللہ! نہیں ہے کوئی اچھی زندگی مگر آخرت کی بہتر زندگی اے اللہ! بخش دے مہاجرین اور انصار کو۔''

(۱۷۸۹۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَدِيبُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الإِسْمَاعِيلِيُّ أَخْبَرَنِي أَبُو يَعْلَى حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مِهْرَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ الْمُهَاجِرُونَ وَالأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ الْخَنْدَقَ حَوْلَ الْمَدِينَةِ وَيَنْقُلُونَ التُّرَابَ عَلَى مُتُونِهِمْ وَيَقُولُونَ :

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا   عَلَى الإِسْلاَمِ مَا بَقِينَا أَبَدَا

قَالَ وَيَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- وَهُوَ يُجِيبُهُمْ :

اللَّهُمَّ لاَ خَيْرَ إِلاَّ خَيْرُ الآخِرَةْ   فَبَارِكْ فِي الأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةْ

قَالَ : وَيُؤْتَوْنَ بِمِلْءِ جَفْنَتَيْنِ شَعِيرًا فَيُصْنَعُ لَهُمْ إِهَالَةٌ سَنِخَةٌ وَهِيَ بَشِعَةٌ فِي الْحَلْقِ وَلَهَا رِيحٌ مُنْكَرَةٌ فَيُوضَعُ بَيْنَ يَدَيِ الْقَوْمِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۷۸۹۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مہاجرین و انصار مدینے کے اردگرد خندق کھود رہے تھے اور اپنی کمر پر مٹی اٹھا کر نکال رہے تھے اور کہتے تھے: ہم نے محمد ﷺ سے اسلام پر بیعت کی جب تک باقی رہیں گے اور رسول اللہ ﷺ جواب دیتے تھے:

اے اللہ! کوئی بھلائی نہیں ہے مگر آخرت کی بھلائی۔ اے اللہ! انصار و مہاجرین میں برکت ڈال۔

انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ان کو دو مٹھ جو دیے جاتے اور سالن بنایا جاتا جو بدبودار ہوتا تھا اور وہ حلق میں اٹک جاتا تھا اور اس کی بو اچھی نہ تھی وہ لوگوں کے سامنے رکھ دیا جاتا تھا۔

(۳۱)باب مَا یَجِبُ عَلَی الإِمَامِ مِنَ الْغَزْوِ بِنَفْسِهِ أَوْ بِسَرَایَاهُ فِی کُلِّ عَامٍ عَلَی حُسْنِ النَّظَرِ لِلْمُسْلِمِینَ حَتَّی لاَ یَکُونَ الْجِهَادُ مُعَطَّلاً فِی عَامٍ إِلاَّ مِنْ عُذْرٍ

امام پر واجب ہے کہ وہ خود لڑائی پر جائے یا لشکروں کو ہر سال روانہ کرے تاکہ مسلمانوں کی بہتر نگہداشت ہو سکے اور ایک پورا سال جہاد بند بھی نہ رہے مگر کسی عذر کی وجہ سے

(۱۷۸۹۱) أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِیهُ أَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ أَحْمَدَ الطُّوسِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِیمِ بْنُ مُنِیبٍ حَدَّثَنَا جَرِیرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِیدِ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ بْنُ إِبْرَاهِیمَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِیمَ أَخْبَرَنَا جَرِیرٌ عَنْ سُهَیْلٍ عَنْ أَبِیهِ عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : تَضَمَّنَ اللَّهُ لِمَنْ خَرَجَ فِی سَبِیلِهِ لاَ یُخْرِجُهُ إِلاَّ إِیمَانًا بِی وَتَصْدِیقًا بِرُسُولِی أَنْ یُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ یُرْجِعَهُ إِذَا رَجَعَ إِلَی مَنْزِلِهِ نَائِلاً مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِیمَةٍ وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِهِ لَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَی أُمَّتِی مَا تَخَلَّفْتُ خِلاَفَ سَرِیَّةٍ تَغْزُو فِی سَبِیلِ اللَّهِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِی الصَّحِیحِ عَنْ زُهَیْرِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَرِیرٍ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۷۸۹۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اس شخص کو ضمانت دیتا ہے جو اللہ کے راستہ میں نکلا اللہ پر ایمان کی حالت میں اور رسول اللہ ﷺ کی تصدیق کرتا ہوا اس بات کی کہ اس کو جنت میں داخل کرے گا یا اس کو واپس لائے گا جب وہ واپس اپنے گھر کی طرف آئے گا تو وہ اجر اور غنیمت پانے والا ہوگا مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر میری امت پر گراں نہ ہوتا تو میں کسی لڑائی میں پیچھے نہ رہتا۔

(۱۷۸۹۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَکْرِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِی وَأَبُو سَعِیدِ بْنُ أَبِی عَمْرٍو قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِیُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ أَخْبَرَنِی أَبُو الزُّبَیْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ یَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ -ﷺ- یَقُولُ : لاَ تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِی یُقَاتِلُونَ عَلَی الْحَقِّ ظَاهِرِینَ إِلَی یَوْمِ الْقِیَامَةِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِی الصَّحِیحِ عَنْ هَارُونَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَغَیْرِهِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ. [صحیح۔ مسلم]

(۱۷۸۹۲) ابو زبیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق کے لیے لڑتا رہے گا اور قیامت تک موجود ہوگا۔''

(۳۲)باب الإِمَامُ يَغْزِي مِنْ أَهْلِ دَارٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بَعْضَهُمْ وَيُخَلِّفُ مِنْهُمْ فِي دَارِهِمْ مَنْ يَمْنَعُ دَارَهُمْ

سپہ سالار کچھ مسلمانوں کو اپنے ساتھ محاذ پر لے کر جائے گا اور کچھ کو گھروں میں چھوڑے گا جو گھروں کی حفاظت کریں

(۱۷۸۹۳) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فُورَكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : خَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُخَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ : أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى غَيْرَ أَنَّهُ لاَ نَبِيَّ بَعْدِي . أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۷۸۹۳) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پیچھے چھوڑا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ رہے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا آپ اس پر راضی نہیں ہیں کہ آپ کا میرے ساتھ وہ مقام ہو جو مقام ہارون علیہ السلام کا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

(۱۷۸۹۴) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ دُرُسْتَوَيْهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ حَدَّثَنِي خُثَيْمُ بْنُ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- إِلَى خَيْبَرَ فَاسْتَخْلَفَ سِبَاعَ بْنَ عُرْفُطَةَ عَلَى الْمَدِينَةِ. [صحیح]

(۱۷۸۹۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ خیبر میں تھے تو سباع بن عرفطہ کو مدینہ میں اپنا نائب بنایا۔

(۱۷۸۹۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ الْقَاضِي قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : مَضَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- لِسَفَرِهِ إِلَى مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَاسْتَعْمَلَ عَلَى الْمَدِينَةِ أَبَا رُهْمٍ كُلْثُومَ بْنَ الْحُصَيْنِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ خَلَفٍ الْغِفَارِيَّ. [ضعیف]

(۱۷۸۹۵) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے موقع پر آپ ﷺ نے مدینہ میں اپنی غیر موجودگی میں ابو رہم کلثوم بن حصین بن عبید بن خلف الغفاری کو عامل مقرر کیا تھا۔

(۱۷۸۹۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ

الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- بَعَثَ إِلَى بَنِي لِحْيَانَ وَقَالَ : لِيَخْرُجْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ . ثُمَّ قَالَ لِلْقَاعِدِ : أَيُّكُمْ خَلَفَ الْخَارِجَ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ بِخَيْرٍ كَانَ لَهُ مِثْلُ نِصْفِ أَجْرِ الْخَارِجِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَنْصُورٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ . [صحيح۔ مسلم]

(۱۷۸۹۶) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بنولحیان کی طرف وفد بھیجا اور فرمایا: ''ہر دو آدمیوں میں سے ایک جہاد کے لیے نکلے۔'' آپ ﷺ نے بیٹھنے والوں کو کہا: ''جو جہاد پر جانے والے کا اس کے گھر اور مال میں عمدہ طریقے سے نائب بنا اس کو جہاد پر جانے والے کے اجر کے نصف کے برابر اجر ملے گا۔

(۱۷۸۹۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ فُورَكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- بَعَثَ بَعْثًا إِلَى بَنِي لِحْيَانَ مِنْ هُذَيْلٍ قَالَ : لِيَنْبَعِثْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا وَالأَجْرُ بَيْنَهُمَا. أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ مِنْ أَوْجُهٍ عَنْ يَحْيَى وَمِنْ حَدِيثِ عَبْدِالْوَارِثِ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ. [صحيح۔ مسلم]

(۱۷۸۹۷) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنولحیان کی طرف وفد روانہ کیا اور فرمایا: ''ہر دو آدمیوں میں سے ایک لازمی جہاد پر جائے اور اجر دونوں میں برابر ہوگا۔

(۳۳) باب مَا عَلَى الْوَالِي مِنْ أَمْرِ الْجَيْشِ

لشکر کے معاملات میں حکمران کی ذمہ داری

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : وَلاَ يَنْبَغِي أَنْ يُوَلِّيَ الإِمَامُ الْغَزْوَ إِلاَّ ثِقَةً فِي دِينِهِ شُجَاعًا بِبَدَنِهِ حَسَنَ الأَنَاةِ عَاقِلاً لِلْحَرْبِ بَصِيرًا بِهَا غَيْرَ عَجِلٍ وَلاَ نَزِقٍ وَيَتَقَدَّمَ إِلَيْهِ أَنْ لاَ يَحْمِلَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى مَهْلَكَةٍ بِحَالٍ.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حکمران کو چاہیے کہ وہ سالار لشکر ایسے آدمی کو بنائے جو دین میں مضبوط اور بہادر ہو اور اچھے وقار والا ہو، جنگی معاملات کو جانتا ہو، گہری نظر رکھنے والا ہو، جنگ کے معاملات میں جلد باز نہ ہو، کم عقل وکم فہم نہ ہو اور وہ جلدی اس کی طرف بڑھ کر مسلمانوں کو کسی حال میں بھی ہلاکت میں مبتلا نہ کرے۔

(۱۷۸۹۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو الْوَلِيدِ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ.

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالاَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم- سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَخَرَجْتُ فِيمَا يَبْعَثُ مِنَ الْبُعُوثِ سَبْعَ غَزَوَاتٍ مَرَّةً عَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ وَمَرَّةً عَلَيْنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ. لَفْظُ حَدِيثِ قُتَيْبَةَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ فِي الثَّانِيَةِ تِسْعَ غَزَوَاتٍ. [صحيح۔ متفق عليه]

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ سَعِيدٍ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ الْمَكِّيِّ.

(۱۷۸۹۸) حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ سات غزوات میں شریک ہوا اور جو آپ نے لشکر روانہ کیے ان میں سے بھی سات میں میں شریک تھا کبھی ہم پر سپہ سالار ابوبکر ہوتے اور کبھی اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ۔ ایک حدیث میں نو لشکروں کا ذکر ہے۔

(۱۷۸۹۹) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْمَعْرُوفِ الإِسْفَرَايِينِيُّ بِهَا أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو : إِسْمَاعِيلُ بْنُ نُجَيْدٍ السُّلَمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو مُسْلِمٍ الْكَجِّيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم- سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَمَعَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ تِسْعَ غَزَوَاتٍ كَانَ يُؤَمِّرُهُ عَلَيْنَا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۷۸۹۹) حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات اور زید بن حارثہ کے ساتھ نو غزوات میں شریک ہوا۔ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو آپ نے ہمارا امیر مقرر کیا تھا۔

(۱۷۹۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ إِمْلاَءً وَأَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي قِرَاءَةً قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ ثَعْلَبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ فِي سَرِيَّةٍ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَلَمَّا انْتَهَوْا إِلَى مَكَانِ الْحَرْبِ أَمَرَهُمْ عَمْرٌو أَنْ لاَ يُنَوِّرُوا نَارًا فَغَضِبَ عُمَرُ وَهَمَّ أَنْ يَأْتِيَهُ فَنَهَاهُ أَبُو بَكْرٍ وَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ لَمْ يَسْتَعْمِلْهُ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- عَلَيْكَ إِلاَّ لِعِلْمِهِ بِالْحَرْبِ فَهَدَأَ عَنْهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. [حسن لغيره]

(۱۷۹۰۰) حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو لشکر کا امیر بنا کر بھیجا۔ جبکہ لشکر میں ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ جب جنگ کے مقام پر پہنچے تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے لشکر کو حکم دیا کہ آگ نہ جلائیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ غصہ ہوئے اور ان کے پاس جانے کا ارادہ کیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے روک دیا اور ان کو کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو امیر اسی لیے بنایا ہے کیونکہ وہ امور جنگ جانتے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ رک گئے۔

(۱۷۹۰۱) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ : عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بِشْرَانَ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ : مُحَمَّدُ

بْنُ عَمْرٍو الرَّزَّازُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ: أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ زِيَادٍ عَادَ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي مَرَضِهِ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنِّي مُحَدِّثُكَ بِحَدِيثٍ لَوْلاَ أَنِّي فِي الْمَوْتِ لَمْ أُحَدِّثْكَ بِهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ: مَا مِنْ أَمِيرٍ يَلِي أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ لاَ يَجْهَدُ لَهُمْ وَلاَ يَنْصَحُ إِلاَّ لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي غَسَّانَ وَغَيْرِهِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۷۹۰۱) حضرت ابوملیح سے روایت ہے کہ عبید اللہ بن زیاد معقل بن یسار کی تیمارداری کے لیے گئے تو حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: میں تجھ کو ایسی حدیث سنا رہا ہوں، اگر میری موت قریب نہ ہوتی تو میں نہ بتاتا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: جو مسلمانوں کا والی ہو اور وہ ان کے لیے جدوجہد نہ کرے اور ان کی خیر خواہی نہ کرے وہ اپنی قوم کے ساتھ جنت میں نہیں جائے گا۔

(۱۷۹۰۲) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ الإِمَامُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا أَبُو الأَشْهَبِ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: عَادَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زِيَادٍ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ الْمُزَنِيَّ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ مَعْقِلٌ: إِنِّي مُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّ بِي حَيَاةً مَا حَدَّثْتُكَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللَّهُ رَعِيَّةً يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهِ إِلاَّ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ. [صحیح۔ متفق علیہ]

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ شَيْبَانَ بْنِ فَرُّوخَ وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ. وَرُوِّينَا فِي الْحَدِيثِ الثَّابِتِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى سَرِيَّةٍ أَوْ جَيْشٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللَّهِ وَبِمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا.

(۱۷۹۰۲) حضرت عبید اللہ بن زیاد حضرت معقل بن یسار مزنی کی عیادت کے لیے گئے۔ اس مرض میں ہی آپ فوت ہو گئے تھے۔ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ایک حدیث بیان کروں گا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے اور انہوں نے کہا: اگر مجھے علم ہوتا کہ میری زندگی ابھی باقی ہے تو میں یہ حدیث نہ بیان کرتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس بندے کو اللہ کسی قوم کا نگران بنا دے اور وہ اپنی قوم کو دھوکہ دے تو وہ جب بھی مرے گا تو اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے۔

سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کسی لشکر کو روانہ کرتے اور ان کا امیر مقرر کرتے تو اس کو خاص تقویٰ کی نصیحت کرتے اور جو مسلمان اس کے ساتھ ہوتے ان کے ساتھ بھلائی کی نصیحت کرتے۔

(۱۷۹۰۳) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ فُورَكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فِي غَزْوَةٍ فَأَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ فَكَتَبَ جَرِيرٌ إِلَى

مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ: مَنْ لاَ يَرْحَمِ النَّاسَ لاَ يَرْحَمْهُ اللَّهُ. قَالَ: وَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ أَنْ يَقْفُلُوا قَالَ وَمَتَّعَهُمْ. قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: فَأَنَا أَدْرَكْتُ قَطِيفَةً مِمَّا مَتَّعَهُمْ. [صحیح۔ بدون القصہ]

(۱۷۹۰۳) ابو اسحاق کے والد کہتے ہیں کہ ہم جریر بن عبداللہ کے ساتھ تھے۔ ہمیں بھوک لاحق ہوئی تو جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا اور رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان لکھا کہ ”جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ اس پر رحم نہیں کرتا۔“ تو معاویہ نے لکھا کہ وہ لوٹ آئیں اور معاویہ نے ان کو مال دیا۔ ابو اسحاق کہتے ہیں: میں نے اس میں سے ایک چادر پائی تھی۔

(۱۷۹۰٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ الأَصْبَهَانِيُّ إِمْلاَءً أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ: أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْبَصْرِيُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ: لاَ يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ لاَ يَرْحَمُ النَّاسَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَغَيْرِهِ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۷۹۰۴) حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ اس پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔“

(۱۷۹۰٥) أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَامِدِ بْنُ بِلاَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ حَبِيبِ بْنِ مِهْرَانَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي قَابُوسَ مَوْلًى لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ: الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ ارْحَمُوا مَنْ فِي الأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ. [صحیح لغیرہ]

(۱۷۹۰۵) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رحم کرنے والوں پر رحمن رحم کرتا ہے، تم زمین والوں پر مہربانی کرو تو آسمان والا تم پر مہربان ہوگا۔“

(۱۷۹۰٦) أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ ابْنُ الأَعْرَابِيِّ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ: اسْتَعْمَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَجُلاً مِنْ بَنِي أَسَدٍ عَلَى عَمَلٍ فَجَاءَ يَأْخُذُ عَهْدَهُ قَالَ فَأُتِيَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِبَعْضِ وَلَدِهِ فَقَبَّلَهُ قَالَ: أَتُقَبِّلُ هَذَا؟ مَا قَبَّلْتُ وَلَدًا قَطُّ. فَقَالَ عُمَرُ: فَأَنْتَ بِالنَّاسِ أَقَلُّ رَحْمَةً هَاتِ عَهْدَنَا لاَ تَعْمَلْ لِي عَمَلاً أَبَدًا. [حسن]

(۱۷۹۰۶) حضرت ابو عثمان نہدی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بنو اسد کے آدمی کے ذمہ ایک کام لگایا۔ جب وہ کام کر کے واپس آیا تو اس وقت حضرت عمر کے پاس ان کا کوئی بچہ لایا گیا تو انہوں نے اس کو بوسہ دیا تو اس نے کہا کہ کیا آپ اس کو بوسہ دیتے ہیں! میں نے کبھی کسی بچے کو بوسہ نہیں دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگوں کے معاملہ میں مہربانی کم ہے ہمارا کام

واپس کر دے اور آئندہ کبھی ہمارے لیے کام نہ کرتا۔

(۱۷۹۰۷) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِءُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي فِرَاسٍ قَالَ : شَهِدْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ قَدْ أَتَى عَلَيَّ زَمَانٌ وَأَنَا أَرَى أَنَّ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ يُرِيدُ بِهِ اللَّهَ وَمَا عِنْدَهُ فَيُخَيَّلُ إِلَيَّ بِأَخَرَةٍ أَنَّ قَوْمًا قَرَأُوهُ يُرِيدُونَ بِهِ النَّاسَ وَيُرِيدُونَ بِهِ الدُّنْيَا أَلاَ فَأَرِيدُوا اللَّهَ بِقِرَاءَتِكُمْ أَلاَ فَأَرِيدُوا اللَّهَ بِأَعْمَالِكُمْ أَلاَ إِنَّمَا كُنَّا نَعْرِفُكُمْ إِذْ يَتَنَزَّلُ الْوَحْيُ وَإِذِ النَّبِيُّ -ﷺ- بَيْنَ أَظْهُرِنَا وَإِذْ نَبَّأَنَا اللَّهُ مِنْ أَخْبَارِكُمْ فَقَدِ انْقَطَعَ الْوَحْيُ وَذَهَبَ النَّبِيُّ -ﷺ- فَإِنَّمَا نَعْرِفُكُمْ بِمَا أَقُولُ لَكُمْ أَلاَ مَنْ رَأَيْنَا مِنْهُ خَيْرًا ظَنَنَّا بِهِ خَيْرًا وَأَحْبَبْنَاهُ عَلَيْهِ وَمَنْ رَأَيْنَا مِنْهُ شَرًّا ظَنَنَّا بِهِ شَرًّا وَأَبْغَضْنَاهُ عَلَيْهِ سَرَائِرُكُمْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ أَلاَ إِنَّمَا أَبْعَثُ عُمَّالِي لِيُعَلِّمُوكُمْ دِينَكُمْ وَلِيُعَلِّمُوكُمْ سُنَّتَكُمْ وَلاَ أَبْعَثُهُمْ لِيَضْرِبُوا ظُهُورَكُمْ وَلاَ لِيَأْخُذُوا أَمْوَالَكُمْ أَلاَ فَمَنْ رَابَهُ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ فَلْيَرْفَعْهُ إِلَيَّ فَوَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ لأُقِصَّنَّ مِنْهُ. فَقَامَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنْ بَعَثْتَ عَامِلاً مِنْ عُمَّالِكَ فَأَدَّبَ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ رَعِيَّتِهِ فَضَرَبَهُ إِنَّكَ لَمُقِصُّهُ مِنْهُ.

قَالَ : نَعَمْ وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ لأُقِصَّنَّ مِنْهُ وَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ -ﷺ- يُقِصُّ مِنْ نَفْسِهِ أَلاَ لاَ تَضْرِبُوا الْمُسْلِمِينَ فَتُذِلُّوهُمْ وَلاَ تَمْنَعُوهُمْ حُقُوقَهُمْ فَتُكَفِّرُوهُمْ وَلاَ تُجَمِّرُوهُمْ فَتَفْتِنُوهُمْ وَلاَ تُنْزِلُوهُمُ الْغِيَاضَ فَتُضَيِّعُوهُمْ. [ضعیف]

(۱۷۹۰۷) حضرت ابو فراس فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، وہ لوگوں کو وعظ کر رہے تھے کہ اے لوگو! مجھ پر ایسا زمانہ گزرا ہے کہ میں نے لوگوں کو دیکھا وہ قرآن پڑھتے تھے بدلہ اللہ کی رضا اور اجر چاہتے تھے۔ پھر میں تصور کرتا ہوں کہ بعد والوں میں ایک قوم ہوگی جو قرآن پڑھے گی مگر لوگوں کو خوش کرنے کے لیے اور بدلہ میں دنیا کا مال حاصل کرنے کے لیے۔ خبردار تلاوت قرآن سے اللہ کی رضا طلب کرو۔ خبردار! اپنے اعمال سے اللہ کو راضی کرو۔ خبردار! ہم تم کو جانتے ہیں۔ جب وحی نازل ہو رہی تھی اور نبی ﷺ ہمارے درمیان موجود تھے۔ اللہ نے ہمیں تمہارے بارے میں خبریں دے دی تھیں۔ اب وحی ختم ہوگئی اور نبی ﷺ فوت ہوگئے اور ہم جانتے ہیں جو تم کو کہتے ہیں۔ خبردار! جس میں ہم بھلائی دیکھتے ہیں اور بھلا خیال کرتے ہیں اور اس کو پسند کرتے ہیں اور جس میں برائی دیکھتے اس کو برا سمجھتے ہیں اور اس پر ناراض ہوتے ہیں اور تمہارے راز اللہ اور تمہارے درمیان ہے۔ خبردار! ہم عمال کو بھیجتے ہیں تاکہ وہ تم کو دین اور سنت سکھائیں اس لیے نہیں بھیجتے کہ وہ تمہاری پیٹھ پر ماریں اور نہ اس لیے کہ وہ تمہارا مال لے لیں۔ خبردار اگر کسی کو ان باتوں میں شک ہو تو وہ ہم تک پہنچائے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں عمر کی جان ہے میں اس سے بدلہ لوں گا تو حضرت عمرو بن عاص کھڑے ہو کر کہنے لگے: اے امیر المومنین! اگر آپ کسی عامل کو بھیجیں اور وہ

ادب سکھانے کے لیے کسی کو مارے تو کیا اس سے بھی بدلہ لیں گے تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں اللہ کی قسم میں اس سے بھی بدلہ لوں گا۔ میں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ خود کو قصاص کے لیے پیش کرتے تھے۔ خبردار! مسلمانوں کو مار کر ذلیل نہ کرو۔ ان کے حقوق غصب نہ کرو، ان کو گھر جانے سے روک کر فتنہ میں مبتلا نہ کرو اور دشوار گزار جگہ اتار کر مسلمانوں کو ہلاک نہ کرو۔

(۱۷۹۰۸) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الْمُزَكِّي حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنِي الثَّقَفِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلَهُ إِذَا حَاصَرْتُمُ الْمَدِينَةَ كَيْفَ تَصْنَعُونَ؟ قَالَ : نَبْعَثُ الرَّجُلَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَنَصْنَعُ لَهُ هَنَةً مِنْ جُلُودٍ. قَالَ : أَرَأَيْتَ إِنْ رُمِيَ بِحَجَرٍ. قَالَ : إِذًا يُقْتَلَ. قَالَ : فَلاَ تَفْعَلُوا فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا يَسُرُّنِي أَنْ تَفْتَتِحُوا مَدِينَةً فِيهَا أَرْبَعَةُ آلاَفِ مُقَاتِلٍ بِتَضْيِيعِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ. [صحيح]

(۱۷۹۰۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: جب تم کسی شہر کا محاصرہ کرتے ہو تو کیا طریقہ اختیار کرتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم شہر کی طرف ایک آدمی کو شہر کی طرف بھیجتے ہیں اور اسے چمڑے کی ڈھال دیتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اگر اسے پتھر پھینک کر مارا جائے تو؟ عرض کیا: پھر وہ مر جائے گا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے اللہ کی قسم! ایک مسلمان کا ضیاع چار ہزار لڑائی کے قابل آدمیوں کے شہر کی فتح کے بدلے میں بھی پسند نہیں ہے۔

(۱۷۹۰۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ وَيَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَالاَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : أَصَابَ النَّاسَ سَنَةٌ غَلاَ فِيهَا السَّمْنُ فَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَأْكُلُ الزَّيْتَ فَيُقَرْقِرُ بَطْنُهُ. رِوَايَةُ يَحْيَى قَالَ : وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَأْكُلُهُ فَلَمَّا قَلَّ قَالَ لاَ آكُلُهُ حَتَّى يَأْكُلَهُ النَّاسُ. قَالَ : فَكَانَ يَأْكُلُ الزَّيْتَ فَيُقَرْقِرُ بَطْنُهُ. قَالَ ابْنُ مُكْرَمٍ فِي رِوَايَتِهِ فَقَالَ : قَرْقِرْ مَا شِئْتَ فَوَاللَّهِ لاَ تَأْكُلُ السَّمْنَ حَتَّى يَأْكُلَهُ النَّاسُ ثُمَّ قَالَ لِي : اكْسِرْ حَرَّهُ عَنِّي بِالنَّارِ فَكُنْتُ أَطْبُخُهُ لَهُ فَيَأْكُلُهُ. [صحيح]

(۱۷۹۰۹) حضرت زید بن اسلم کے والد فرماتے ہیں: مسلمانوں پر ایک ایسا سال آیا جس میں گھی کی قیمت بڑھ گئی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ پیٹ کی خرابی کی وجہ سے زیتون کھاتے تھے اور یحییٰ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تیل کھاتے تھے۔ جب وہ کم ہو گیا تو انہوں نے کہا: اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک لوگ نہ کھائیں۔ جبکہ آپ پیٹ کے بولنے کی وجہ سے تیل کھایا کرتے تھے۔ ابن مکرم کی روایت میں ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے پیٹ کو مخاطب کر کے کہا: جتنا چاہے بول اللہ کی قسم تو اس وقت تک گھی نہیں کھائے گا جب تک لوگ نہ کھائیں گے۔ پھر انہوں نے مجھے کہا: اس کی گرمی کو آگ سے ختم کر دو میں آپ کے لیے اس کو پکاتا تھا اور آپ کھاتے تھے۔

(۱۷۹۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ طَاوُسٍ وَعِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ : أَنَّ حَفْصَةَ وَابْنَ مُطِيعٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَلَّمُوا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالُوا لَوْ أَكَلْتَ طَعَامًا طَيِّبًا كَانَ أَقْوَى لَكَ عَلَى الْحَقِّ قَالَ: أَكُلُّكُمْ عَلَى هَذَا الرَّأْيِ؟ قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: قَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ لَيْسَ مِنْكُمْ إِلاَّ نَاصِحٌ وَلَكِنْ تَرَكْتُ صَاحِبَيَّ عَلَى جَادَّةٍ فَإِنْ تَرَكْتُ جَادَّتَهُمَا لَمْ أُدْرِكْهُمَا فِي الْمَنْزِلِ. قَالَ: وَأَصَابَ النَّاسَ سَنَةٌ فَمَا أَكَلَ عَامَئِذٍ سَمْنًا وَلاَ سَمِينًا حَتَّى أَحْيَا النَّاسُ. [صحیح]

(۱۷۹۱۰) حضرت حفصہ اور ابن مطیع اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور آپ سے کہا کہ اگر آپ اچھا کھانا کھائیں تو یہ آپ کو حق کا کام کرنے کے لیے مضبوط کرے گا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم سب کی یہی رائے ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں تو آپ نے فرمایا: میں جانتا ہوں تم میرے خیر خواہ ہو لیکن میں اپنے دونوں ساتھیوں کے راستے کو چھوڑ دوں اور اگر میں نے ان کا طریقہ چھوڑ دیا تو میں قیامت کے دن ان کو نہیں پا سکوں گا۔ لوگوں پر تنگی کا سال آیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پورا سال گھی نہیں کھایا اور نہ بھنا ہوا موٹا گوشت حتیٰ کہ لوگ جان میں آ گئے اور تر و تازہ ہو گئے۔

(۱۷۹۱۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ هُوَ ابْنُ يَزِيدَ الْهُذَلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ: لَمَّا كَانَتِ الرَّمَادَةُ أَصَابَ النَّاسَ جُوعًا شَدِيدًا فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ رَكِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَابَّةً لَهُ فَرَأَى فِي رَوْثِهَا شَعِيرًا فَقَالَ: وَاللَّهِ لاَ أَرْكَبُهَا حَتَّى يَحْسُنَ حَالُ النَّاسِ. [ضعیف]

(۱۷۹۱۱) حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قحط کے سال مسلمانوں کو سخت فاقے لاحق ہوئے۔ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی سواری پر سوار تھے تو انہوں نے اس کی لید میں جو کا ایک دانہ دیکھا تو کہا: اللہ کی قسم! میں اس پر سوار نہیں ہوں گا حتیٰ کہ لوگوں کی حالت بہتر ہو جائے۔

(۱۷۹۱۲) وَرُوِّينَا عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ: أَنَّ عُتْبَةَ بْنَ فَرْقَدٍ بَعَثَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ أَذْرَبِيجَانَ بِخَبِيصٍ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَيَشْبَعُ الْمُسْلِمُونَ فِي رِحَالِهِمْ مِنْ هَذَا فَقَالَ الرَّسُولُ اللَّهُمَّ لاَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لاَ أُرِيدُهُ وَكَتَبَ إِلَى عُتْبَةَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ كَدِّكَ وَلاَ مِنْ كَدِّ أَبِيكَ وَلاَ مِنْ كَدِّ أُمِّكَ فَأَشْبِعْ مَنْ قِبَلَكَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فِي رِحَالِهِمْ مِمَّا تَشْبَعُ مِنْهُ فِي رَحْلِكَ. أَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَحْمَدَ الْجُرْجَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى الْمَوْصِلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ فَذَكَرَهُ. [حسن]

(۱۷۹۱۲) ابوعثمان نہدی فرماتے ہیں: عتبہ بن فرقد نے کچھ حلوہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو آذربائی جان سے بھیجا تو آپ نے قاصد سے پوچھا: کیا مسلمان اس سے سیر ہو گئے ہیں؟ تو اس نے کہا: نہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ نہیں چاہیے اور عتبہ کو لکھا کہ یہ تیری کوشش و محنت سے نہیں ہے نہ تیرے ماں باپ کی کوشش سے ہے۔ پہلے ان مسلمانوں کو سیر کر جو تیرے پاس ہیں اپنے گھر اتنا دے جتنا تو نے اپنے گھر کے لیے رکھا ہے۔

(۱۷۹۱۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ حَرْمَلَةَ الْمِصْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شُمَاسَةَ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَتْ مِمَّنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ : مِنْ أَهْلِ مِصْرَ. قَالَتْ : كَيْفَ وَجَدْتُمُ ابْنَ حُدَيْجٍ فِي غَزَاتِكُمْ هَذِهِ؟ قُلْتُ : خَيْرَ أَمِيرٍ مَا يَنْفَقُ لِرَجُلٍ مِنَّا فَرَسٌ وَلَا بَعِيرٌ إِلَّا أَبْدَلَ لَهُ مَكَانَهُ بَعِيرًا وَلَا غُلَامٌ إِلَّا أَبْدَلَ لَهُ مَكَانَهُ غُلَامًا. فَقَالَتْ : إِنَّهُ لَا يَمْنَعُنِي قَتْلُهُ أَخِي أَنْ أُحَدِّثَكُمْ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ : اللَّهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهِ وَمَنْ شَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ.

وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو أَحْمَدَ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَسَّانَ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ حَرْمَلَةَ الْحَضْرَمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شُمَاسَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- نَحْوَهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ. [صحيح۔ مسلم]

(۱۷۹۱۳) عبدالرحمن بن شماسہ فرماتے ہیں: میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا۔ انہوں نے پوچھا: کن لوگوں میں سے ہے؟ میں نے کہا: مصری ہوں تو آپ نے پوچھا: تم نے اپنی لڑائیوں میں ابن حدیج کو کیسا پایا؟ میں نے کہا: وہ اچھا امیر ہے۔ جنگ میں جس کا گھوڑا یا اونٹ کام آیا۔ وہ اس کا بدلہ اونٹ سے دیتا ہے اور اگر کسی کا غلام کام آیا (مارا گیا) تو وہ بدلہ میں اس کو غلام دیتا ہے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اس کا میرے بھائی کو قتل کرنا مجھے حدیث بیان کرنے سے نہیں روکتا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ آپ نے فرمایا: اے وہ شخص جو مسلمانوں کے معاملات کا وارث ہو کسی طرح بھی ممکن ہو ان پر نرمی کرے تو اے اللہ! اس پر نرمی کر اور جو ان پر مشقت کا ذریعہ بن جائے اے اللہ! تو اس پر مشقت ڈال دے۔

(۱۷۹۱۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ الْأَصْبَهَانِيُّ إِمْلَاءً أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ : أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْبَصْرِيُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يَعْنِي حِينَ حَاصَرَ أَهْلَ الطَّائِفِ فَلَمْ يَنَلْ مِنْهُمْ شَيْئًا إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ كَيْفَ نَذْهَبُ وَلَمْ نَفْتَحْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : فَاغْدُوا لِلْقِتَالِ . فَغَدَوْا عَلَيْهِمْ فَأَصَابَتْهُمْ جِرَاحَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا . فَأَعْجَبَهُمْ ذَلِكَ قَالَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَغَيْرِهِ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۷۹۱۴) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس وقت طائف والوں کا محاصرہ کیا گیا اور نتیجتاً کچھ حاصل نہ ہوا تو رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم ان شاء اللہ کل واپس جائیں گے'' تو مسلمانوں نے کہا: کیسے واپس جائیں ہم کامیاب تو ہوئے نہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صبح لڑائی کے لیے تیار رہو'' صبح انہوں نے ان پر حملہ کیا تو ان کو زخم لگے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم کل واپس جائیں گے'' تو لوگوں نے اس کو پسند کیا تو رسول اللہ ﷺ مسکرا دیے۔

(۳۴) باب مَنْ تَبَرَّعَ بِالتَّعَرُّضِ لِلْقَتْلِ رَجَاءَ إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ

دو بھلائیوں میں سے ایک کی امید رکھتے ہوئے خود کو لڑائی کے لیے پیش کرنے والا

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : قَدْ بُورِزَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَحَمَلَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ حَاسِرًا عَلَى جَمَاعَةِ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ بَدْرٍ بَعْدَ إِعْلاَمِ النَّبِيِّ -ﷺ- إِيَّاهُ بِمَا فِي ذَلِكَ مِنَ الْخَيْرِ فَقُتِلَ.

قَالَ الشَّيْخُ هُوَ عَوْفُ بْنُ عَفْرَاءَ فِيمَا ذَكَرَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ وَذَلِكَ مَعَ ذِكْرِ مَنْ بَارَزَ بَيْنَ يَدَيْهِ يَرِدُ فِي مَوْضِعِهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: انصار کے ایک آدمی نے حفاظتی ہتھیار کے بغیر ہی مشرکین کے ایک گروہ پر حملہ کر دیا۔ یہ بدر کا موقع تھا جب رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں خیر کی خبر دی تھی تو وہ مارا گیا۔

شیخ فرماتے ہیں: ابن اسحاق کے مطابق یہ بندہ عوف بن عفراء تھا۔

(۱۷۹۱۵) وَقَدْ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَذَكَرَ شَيْئًا مِنْ قِصَّةِ بَدْرٍ قَالَ : فَدَنَا الْمُشْرِكُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : قُومُوا إِلَى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَوَاتُ وَالأَرْضُ . قَالَ يَقُولُ عُمَيْرُ بْنُ الْحُمَامِ الأَنْصَارِيُّ : يَا رَسُولَ اللَّهِ عَرْضُهَا السَّمَوَاتُ وَالأَرْضُ؟ فَقَالَ :نَعَمْ . قَالَ :بَخٍ بَخٍ.

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : مَا يَحْمِلُكَ عَلَى قَوْلِكَ بَخٍ بَخٍ؟ . قَالَ : لاَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلاَّ رَجَاءَ أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِهَا قَالَ : فَإِنَّكَ مِنْ أَهْلِهَا . قَالَ : فَأَخْرَجَ تَمَرَاتٍ مِنْ قَرَنِهِ فَجَعَلَ يَأْكُلُ مِنْهُنَّ ثُمَّ قَالَ : لَئِنْ أَنَا حَيِيتُ حَتَّى آكُلَ تَمَرَاتِي هَذِهِ إِنَّهَا لَحَيَاةٌ طَوِيلَةٌ. قَالَ : فَرَمَى بِمَا كَانَ مَعَهُ مِنَ التَّمْرِ ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتَّى قُتِلَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ وَغَيْرِهِ عَنْ أَبِي النَّضْرِ. [صحیح۔ مسلم]

(۱۷۹۱۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بدر کا واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ مشرکین قریب ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت کی طرف بڑھو وہ جنت جس کی چوڑائی (عرض) زمین اور آسمان کے درمیان فاصلے کے برابر ہے۔ عمر بن حمام انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا اس کا عرض (چوڑائی) آسمان و زمین کے درمیانی خلا کے برابر ہے؟ آپ نے فرمایا:

''ہاں!'' تو عمیر نے کہا: واہ واہ۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''تو نے واہ واہ کیوں کہا'' تو عمیر نے کہا کہ صرف اس امید کی وجہ سے کہ میں ان میں سے ہو جاؤں: تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو ان میں سے ہے۔'' اس نے اپنی پوٹلی سے کھجوریں نکال کر کھانا شروع کیں۔ پھر کہا: اگر ان کھجوروں کو کھانے تک میں مزید رکا تو یہ لمبی زندگی ہوگی، اسی وقت کھجوروں کو پھینکا اور دشمن سے لڑا حتیٰ کہ شہید ہو گیا۔

(۱۷۹۱۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ : قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ -ﷺ- يَوْمَ أُحُدٍ : أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ أَنَا؟ قَالَ : فِي الْجَنَّةِ . فَأَلْقَى تُمَيْرَاتٍ كُنَّ فِي يَدِهِ ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ.

أَخْرَجَاهُ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۷۹۱۶) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے احد کے دن رسول اللہ ﷺ سے کہا اگر آج میں قتل کر دیا جاؤں تو کہاں ہوگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں'' اس نے اپنے سے کھجوریں پھینکیں اور دشمن سے لڑا اور شہید ہو گیا۔

(۱۷۹۱۷) أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ الأَصْبَهَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ الأَعْرَابِيِّ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ النَّضْرَ بْنَ أَنَسٍ عَمَّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ غَابَ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ : غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- الْمُشْرِكِينَ لَئِنْ أَشْهَدَنِي اللَّهُ قِتَالاً لَيَرَيَنَّ اللَّهُ مَا أَصْنَعُ.

فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْكَشَفَ الْمُسْلِمُونَ فَقَالَ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا جَاءَ بِهِ هَؤُلاَءِ يَعْنِي الْمُشْرِكِينَ وَأَعْتَذِرُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هَؤُلاَءِ يَعْنِي الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ مَشَى بِسَيْفِهِ فَلَقِيَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ : أَيْ سَعْدُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لأَجِدُ رِيحَ الْجَنَّةِ دُونَ أُحُدٍ وَاهًا لِرِيحِ الْجَنَّةِ.

قَالَ سَعْدٌ : فَمَا اسْتَطَعْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا صَنَعَ فَوَجَدْنَاهُ بَيْنَ الْقَتْلَى وَبِهِ بِضْعٌ وَثَمَانُونَ جِرَاحَةً مِنْ ضَرْبَةٍ بِسَيْفٍ وَطَعْنَةٍ بِرُمْحٍ وَرَمْيَةٍ بِسَهْمٍ وَقَدْ مَثَّلُوا بِهِ حَتَّى عَرَفَتْهُ أُخْتُهُ بِبَنَانِهِ.

قَالَ أَنَسٌ : كُنَّا نَقُولُ أُنْزِلَتْ هَذِهِ الآيَةُ ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ﴾ [الأحزاب ۲۳] فِيهِ وَفِي أَصْحَابِهِ. كَذَا فِي كِتَابِي وَالصَّوَابُ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ. أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ مِنْ أَوْجُهٍ عَنْ حُمَيْدٍ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ حَدِيثِ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۷۹۱۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: انس بن مالک کے چچا نضر بن انس بدر کی لڑائی سے غائب رہے۔ جب وہ آئے تو کہا کہ میں پہلی لڑائی سے غائب ہوا ہوں جو رسول اللہ ﷺ نے مشرکین سے لڑی ہے۔ اگر میں حاضر ہوتا تو اللہ دیکھتا کہ میں کیا کرتا۔

جب احد کا موقعہ آیا تو مسلمانوں نے اس کو ظاہر کر دیا اور اس کے کام کو دیکھ لیا۔ اس نے کہا: اے اللہ! میں مشرکوں سے

ارادہ سے بری ہوں اور مسلمان جو کریں میں ان کو معذور سمجھتا ہوں۔ پھر وہ اپنی تلوار لے کر نکلے اور سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے ملے۔ ان کو رسول اللہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! مجھے احد سے آگے جنت کی خوشبو آ رہی ہے۔ جنت کی خوشبو کتنی پیاری ہے۔ سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اس کی طاقت نہیں رکھتا جو اس نے کیا۔ ہم نے اس کو مقتولین میں پایا۔ ان کو اسی سے اوپر زخم آئے تھے جس میں تلوار نیزہ اور تیر سب کے زخم تھے۔ ان کا مثلہ کر دیا گیا تھا ان کی بہن نے ان کی انگلی کے پورے سے پہچانا تھا۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم کہا کرتے تھے کہ آیت ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ﴾ [الأحزاب ۲۳] ''مومنوں میں سے کچھ مرد ایسے ہیں جنہوں نے وہ بات سچ کہی جس پر انہوں نے عہد کیا تھا۔'' ان کے اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں اتری ہے۔ امام صاحب فرماتے ہیں: میری کتاب میں اسی طرح ہے مگر صحیح نضر بن انس کی بجائے انس بن نضر ہے۔

(۱۷۹۱۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو الْحَسَنِ: مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْخَطَّابِ بْنِ عُمَرَ الأَنْصَارِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيبٍ الْمَعْمَرِيُّ إِمْلاَءً حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ وَثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- أُفْرِدَ يَوْمَ أُحُدٍ فِي سَبْعَةٍ مِنَ الأَنْصَارِ وَرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا رَهِقُوهُ قَالَ: مَنْ يَرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ أَوْ هُوَ رَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ؟. فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ ثُمَّ رَهِقُوهُ أَيْضًا فَقَالَ: مَنْ يَرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ أَوْ هُوَ رَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ؟ فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ فَلَمْ يَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى قُتِلَ السَّبْعَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- لِصَاحِبَيْهِ: مَا أَنْصَفْنَا أَصْحَابَنَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ هَدَّابِ بْنِ خَالِدٍ۔ [صحیح۔ مسلم]

(۱۷۹۱۸) انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ احد کے میدان میں آپ ﷺ کے سامنے سات انصار اور دو قریشی اکیلے رہ گئے۔ جب کافروں نے آپ کو گھیرے میں لے لیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کون ہے جو ان کو روکے اس کے لیے جنت ہے یا وہ جنت میں میرا ساتھی ہوگا۔'' انصار میں سے ایک آگے آیا دشمن سے لڑا اور شہید ہو گیا۔ انہوں نے پھر گھیرا تنگ کیا تو آپ نے فرمایا: ''جو ان کو روکے گا اس کے لیے جنت ہے یا وہ جنت میں میرا ساتھی ہوگا۔'' دوسرا انصاری آگے بڑھا اور لڑ کر شہید ہو گیا۔ اس طرح ساتوں انصاری شہید ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم نے اپنے ساتھیوں سے انصاف نہیں کیا۔''

(۱۷۹۱۹) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ هُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَازِعِ قَالَ سَمِعْتُ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ بَعْضِ بَنِي أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ أُرَاهُ ثُمَامَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَرْتُ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَهُوَ يَتَحَنَّطُ فَقُلْتُ: يَا عَمِّ أَمَا تَرَى مَا يَلْقَى الْمُسْلِمُونَ أَيْ وَأَنْتَ هَا هُنَا؟ قَالَ: فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ: الآنَ يَا ابْنَ أَخِي. فَلَبِسَ سِلاَحَهُ وَرَكِبَ فَرَسَهُ حَتَّى أَتَى الصَّفَّ فَقَالَ أُفٍّ لِهَؤُلاَءِ وَلِمَا يَصْنَعُونَ وَقَالَ لِلْعَدُوِّ أُفٍّ لِهَؤُلاَءِ وَلِمَا يَعْبُدُونَ خَلُّوا عَنْ

سَبِیلِهِ أَوْ قَالَ سُنَّتِهِ یَعْنِی قُرْسَهُ حَتَّی أَصْلَی بِحَرِّهَا فَحَمَلَ فَقَاتَلَ حَتَّی قُتِلَ. [صحیح لغیرہ]

(۱۷۹۱۹) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ یمامہ کی لڑائی کے دن ثابت بن قیس بن شماس کے پاس سے گزرے وہ مہندی لگا رہے تھے۔ میں نے کہا: آپ کو خبر نہیں کہ مسلمانوں پر کیا لاحق ہو گیا اور آپ یہاں ہیں۔ وہ مسکرائے اور کہا بھتیجے ابھی چلتے ہیں انہوں نے ہتھیار پہنے اور گھوڑے پر سوار ہوئے صفوں تک پہنچ گئے اور کہا افسوس ہے ان پر اور ان کے خون پر اور دشمن سے کہا: افسوس ہے ان پر اور جس کی یہ عبادت کرتے ہیں۔ انہوں نے ان کا راستہ چھوڑ دیا یا کہا کہ ان کے گھوڑے کا راستہ چھوڑ دیا یہاں تک کہ وہ گھمسان کی جنگ میں پہنچ گئے اور حملہ کیا لڑائی کی اور شہید ہو گئے۔

(۱۷۹۲۰) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَیْنِ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا یَعْقُوبُ بْنُ سُفْیَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ: أَنَّ عِکْرِمَةَ بْنَ أَبِی جَهْلٍ تَرَجَّلَ یَوْمَ کَذَا فَقَالَ لَهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیدِ لاَ تَفْعَلْ فَإِنَّ قَتْلَکَ عَلَی الْمُسْلِمِینَ شَدِیدٌ. فَقَالَ :خَلِّ عَنِّی یَا خَالِدُ فَإِنَّهُ قَدْ کَانَتْ لَکَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- سَابِقَةٌ وَإِنِّی وَأَبِی کُنَّا مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَلَی رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَمَشَی حَتَّی قُتِلَ. [ضعیف]

(۱۷۹۲۰) ثابت بنانی سے روایت ہے کہ عکرمہ بن ابی جہل ایک لڑائی میں ایک دن پیدل چلنے لگے تو خالد بن ولید نے کہا: ایسا نہ کر تیرا قتل مسلمانوں پر گراں ہوگا۔ انہوں نے کہا: میرا راستہ چھوڑ دیں۔ اے خالد رضی اللہ عنہ! آپ تو نبی ﷺ کے ساتھ دینے میں مجھ سے آگے ہیں جبکہ میں اور میرا باپ اللہ کے رسول ﷺ کے سب سے بڑے دشمن تھے وہ چلے اور شہید ہو گئے۔

(۱۷۹۲۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَکْرٍ :أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الأَعْوَرُ أَخْبَرَنِی السَّرِیُّ بْنُ یَحْیَی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیرِینَ : أَنَّ الْمُسْلِمِینَ انْتَهَوْا إِلَی حَائِطٍ قَدْ أُغْلِقَ بَابُهُ فِیهِ رِجَالٌ مِنَ الْمُشْرِکِینَ فَجَلَسَ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِکٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَی تُرْسٍ فَقَالَ : ارْفَعُونِی بِرِمَاحِکُمْ فَأَلْقُونِی إِلَیْهِمْ فَرَفَعُوهُ بِرِمَاحِهِمْ فَأَلْقَوْهُ مِنْ وَرَاءِ الْحَائِطِ فَأَدْرَکُوهُ قَدْ قَتَلَ مِنْهُمْ عَشَرَةً. [حسن]

(۱۷۹۲۱) محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مسلمان ایک باغ کے پاس پہنچے جس کا دروازہ بند تھا اور اس باغ میں مشرکین تھے تو براء بن مالک رضی اللہ عنہ ایک ڈھال پر بیٹھ گئے اور کہا کہ مجھے اپنے نیزوں سے اوپر اٹھاؤ اور مجھے ان کی طرف ڈال دو تو انہوں نے اپنے نیزوں سے اٹھایا اور باغ کی دوسری طرف ڈال دیا۔ جب تک انہوں نے اس کو پایا تو وہ ان کے دس آدمی قتل کر چکے تھے۔

(۱۷۹۲۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِی أَبُو النَّضْرِ الْفَقِیهُ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ :مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ الإِمَامُ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیَی أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَیْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِیُّ عَنْ أَبِی بَکْرِ بْنِ أَبِی مُوسَی عَنْ أَبِیهِ أَنَّهُ کَانَ بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ قَالَ فَسَمِعْتُهُ یَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- یَقُولُ : الْجَنَّةُ تَحْتَ ظِلاَلِ السُّیُوفِ . قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ رَثُّ الْهَیْئَةِ فَقَالَ :یَا أَبَا مُوسَی أَنْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- یَقُولُ هَذَا؟ قَالَ :

اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَرَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ كَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهِ وَشَدَّ عَلَى الْعَدُوِّ ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ.

(۱۷۹۲۲) ابوبکر بن ابی موسیٰ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ جب دشمن حاضر ہوا تو انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''جنت تلواروں کے سائے میں ہے'' ایک آدمی اٹھا وہ پراگندہ حالت میں تھا۔ اس نے کہا: اے ابوموسیٰ! تو نے خود رسول اللہ ﷺ سے یہ کہتے ہوئے سنا؟ اس نے کہا: ہاں۔ وہ اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹا۔ ان کو سلام کیا اور اپنی تلوار کی میان کو توڑا اور دشمن پر زوردار حملہ کیا اور شہید ہو گیا۔ [صحیح۔ مسلم]

باب مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلاَ تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ﴾

اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وَ اَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَی التَّهْلُكَةِ﴾ [البقرۃ ۱۹۵] ''اور اللہ کے راستے میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں کو ہلاکت میں مت ڈالو!'' کا بیان

(۱۷۹۲۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ حُذَيْفَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَلاَ تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ [البقرة ۱۹۵] فِي النَّفَقَةِ. أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ النَّضْرِ بْنِ شُمَيْلٍ عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ غَيْرُهُ عَنِ الأَعْمَشِ فِي هَذَا قَالَ : هُوَ تَرْكُ النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. [صحیح۔ بخاری]

(۱۷۹۲۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آیت ﴿وَ لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَی التَّهْلُكَةِ﴾ [البقرۃ ۱۹۵] ''اور ہاتھوں کو ہلاکت میں مت ڈالو'' نفقہ (خرچ) کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ آیت فی سبیل اللہ خرچ نہ کرنے کے بارے میں ہے۔

(۱۷۹۲۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْفَضْلِ الصَّائِغُ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى أُمِّ هَانِءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ ﴿وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ﴾ [البقرة ۱۹۵] الآيَةَ قَالَ يَقُولُ : لاَ يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ لاَ أَجِدُ شَيْئًا إِنْ لَمْ يَجِدْ إِلاَّ مِشْقَصًا فَلْيُجَهِّزْ بِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ﴿وَلاَ تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ [البقرة ۱۹۵]۔ [ضعیف]

(۱۷۹۲۴) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ کے قول: ﴿وَ اَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ﴾ [البقرۃ ۱۹۵] ''اور اللہ کے راستے میں خرچ کرو۔'' کے بارے میں کہتے ہیں: ہرگز کوئی یہ نہ کہے کہ میرے پاس اللہ کے راستہ میں دینے کو کچھ نہیں۔ اگر اس پاس ایک تیر ہو تو

اس کے ساتھ تیاری کرے ﴿وَ لَا تُلْقُوا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّهْلُکَةِ﴾ [البقرة ۱۹۵] ''اور ہاتھوں کو ہلاکت میں طرف مت ڈالو۔''

(۱۷۹۲۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِءُ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ حَدَّثَنِي أَسْلَمُ أَبُو عِمْرَانَ قَالَ : كُنَّا بِالْقُسْطَنْطِينِيَّةِ وَعَلَى أَهْلِ مِصْرَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ وَعَلَى أَهْلِ الشَّامِ رَجُلٌ يُرِيدُ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ فَخَرَجَ مِنَ الْمَدِينَةِ صَفٌّ عَظِيمٌ مِنَ الرُّومِ فَصَفَفْنَا لَهُمْ فَحَمَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى الرُّومِ حَتَّى دَخَلَ فِيهِمْ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَصَاحَ النَّاسُ إِلَيْهِ فَقَالُوا : سُبْحَانَ اللَّهِ أَلْقَى بِيَدِهِ إِلَى التَّهْلُكَةِ فَقَامَ أَبُو أَيُّوبَ الأَنْصَارِيُّ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ لَتَأَوَّلُونَ هَذِهِ الآيَةَ عَلَى هَذَا التَّأْوِيلِ إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الآيَةُ فِينَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ إِنَّا لَمَّا أَعَزَّ اللَّهُ دِينَهُ وَكَثُرَ نَاصِرُوهُ قُلْنَا فِيمَا بَيْنَنَا بَعْضُنَا لِبَعْضٍ سِرًّا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- إِنَّ أَمْوَالَنَا قَدْ ضَاعَتْ فَلَوْ أَقَمْنَا فِيهَا فَأَصْلَحْنَا مَا ضَاعَ مِنْهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَرُدُّ عَلَيْنَا مَا هَمَمْنَا بِهِ فَقَالَ ﴿وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلاَ تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ [البقرة ۱۹۵] فَكَانَتِ التَّهْلُكَةُ فِي الإِقَامَةِ الَّتِي أَرَدْنَا أَنْ نُقِيمَ فِي أَمْوَالِنَا نُصْلِحُهَا فَأُمِرْنَا بِالْغَزْوِ فَمَا زَالَ أَبُو أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ. [صحيح]

(۱۷۹۲۵) حضرت اسلم ابوعمران کہتے ہیں: ہم قسطنطنیہ میں تھے۔ اس وقت امیر عقبہ بن عامر تھے اور شام میں ایک اور آدمی امیر تھا جس کا نام فضالہ بن عبید تھا۔ روم سے ایک بڑا لشکر نکلا۔ ہم نے ان کے لیے صف بندی کی۔ ایک مسلمان نے رومیوں پر حملہ کیا۔ وہ ان کے پاس داخل ہوا پھر باہر آیا تو لوگ اس کو چیخ چیخ کر کہہ رہے تھے: اس نے خود کو ہلاکت میں ڈال دیا ہے۔ ابوایوب الانصاری رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ یہ کچھ انصاریوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے، جب دین کی عزت اور مدد گار زیادہ ہو گئے تو ہم بعض ساتھیوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوشیدہ رکھ کر بات کی کہ ہمارے مال ضائع ہو گئے ہیں، اگر ہم وہاں ہوں ان کی اصلاح ہو سکے تو اللہ نے ہماری سوچ کی تردید اس قول سے کی ہے: ﴿وَ أَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّهْلُکَةِ﴾ [البقرة ۱۹۵] ''اور اللہ کے راستے میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں کو ہلاکت میں مت ڈالو!'' ہلاکت اس میں تھی جو ہم ارادہ کیا کہ اپنے اموال کی اصلاح کے لیے وہیں رہیں۔ ہمیں جہاد کا حکم دیا گیا۔ پھر ابوایوب وفات تک جہاد میں مشغول رہے۔

(۱۷۹۲۶) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدٍ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَحْمِلُ عَلَى الْكَتِيبَةِ بِالسَّيْفِ فِي أَلْفٍ مِنَ التَّهْلُكَةِ ذَاكَ. قَالَ : لاَ إِنَّمَا التَّهْلُكَةُ أَنْ يُذْنِبَ الرَّجُلُ الذَّنْبَ ثُمَّ يُلْقِي بِيَدَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ لاَ يُغْفَرُ لِي. [صحيح]

(۱۷۹۲۶) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی نے کہا: میں نے ایک ہزار کے لشکر پر حملہ کیا، کیا یہ ہلاکت سے ہے؟

براء رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں ہلاکت یہ ہے کہ بندہ گناہ کرے پھر اس میں ڈوب جائے اور کہے: مجھے معاف نہیں کیا جائے گا۔

(۱۷۹۲۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ هُوَ الأَصَمُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْفَضْلِ الْعَسْقَلاَنِيُّ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ﴿وَلاَ تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ [البقرة ۱۹۵] قَالَ :يَقُولُ إِذَا أَذْنَبَ أَحَدُكُمْ فَلاَ يُلْقِيَنَّ بِيَدِهِ إِلَى التَّهْلُكَةِ وَلاَ يَقُولَنَّ لاَ تَوْبَةَ لِي وَلَكِنْ لِيَسْتَغْفِرِ اللَّهَ وَلْيَتُبْ إِلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ۔ [ضعیف]

(۱۷۹۲۷) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ آیت: ﴿وَ لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّهْلُکَةِ﴾ [البقرة ۱۹۵] کے بارے میں فرماتے ہیں: جب بندہ گناہ کرے تو وہ خود کو ہلاکت میں نہ ڈالے اور ہرگز نہ کہے کہ مجھے معافی نہیں ہے بلکہ اس کو چاہیے وہ معافی مانگے اور اللہ کی طرف رجوع کرے اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا مہربان ہے۔

(۱۷۹۲۸) أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو عُثْمَانَ :عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ هُوَ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ مُدْرِكِ بْنِ عَوْفٍ الأَحْمَسِيِّ :أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَذَكَرُوا رَجُلاً شَرَى نَفْسَهُ يَوْمَ نَهَاوَنْدَ فَقَالَ ذَاكَ وَاللَّهِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ خَالِي زَعَمَ النَّاسُ أَنَّهُ أَلْقَى بِيَدَيْهِ إِلَى التَّهْلُكَةِ. فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَذَبَ أُولَئِكَ بَلْ هُوَ مِنَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الآخِرَةَ بِالدُّنْيَا. كَذَا فِي رِوَايَةِ يَعْلَى. [صحیح]

(۱۷۹۲۸) حضرت مدرک بن عوف احمسی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے۔ لوگوں نے ایک آدمی کا ذکر کیا جس نے نہاوند کی لڑائی کے دن اپنی جان کا سودا کیا تو مدرک نے کہا: اے امیر المومنین! یہ میرے ماموں تھے۔ لوگوں کا خیال ہے کہ اس نے خود کو ہلاکت میں ڈالا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ غلط کہتے ہیں بلکہ اس نے اپنے نفس کے بدلہ میں آخرت کا سودا کیا ہے۔

(۱۷۹۲۹) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ :لَمَّا أُخْبِرَ عُمَرُ بِقَتْلِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ وَقِيلَ أُصِيبَ فُلاَنٌ وَفُلاَنٌ وَآخَرُونَ لاَ نَعْرِفُهُمْ قَالَ :وَلَكِنَّ اللَّهَ يَعْرِفُهُمْ قَالَ وَرَجُلٌ شَرَى نَفْسَهُ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَحْمَسَ يُقَالُ لَهُ مَالِكُ بْنُ عَوْفٍ :ذَاكَ خَالِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ زَعَمَ نَاسٌ أَنَّهُ أَلْقَى بِيَدِهِ إِلَى التَّهْلُكَةِ. فَقَالَ عُمَرُ : كَذَبَ أُولَئِكَ بَلْ هُوَ مِنَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الآخِرَةَ بِالدُّنْيَا. قَالَ قَيْسٌ وَالْمَقْتُولُ عَوْفُ بْنُ أَبِي حَيَّةَ وَهُوَ أَبُو شِبْلٍ قَالَ يَعْقُوبُ مَالِكٌ أَثْبَتُ. [صحیح]

(۱۷۹۲۹) حضرت حصین بن عوف کہتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نعمان بن مقرن کے قتل کی خبر دی گئی اور کہا گیا کہ کچھ دوسرے لوگوں کو بھی نقصان پہنچا ہے جن کو ہم نہیں جانتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ ان کو جانتا ہے تو حصین بن نے کہا کہ ایک آدمی نے اپنے نفس کا سودا کیا ہے۔ احمس کے ایک آدمی نے کہا: جس کو مالک بن عوف کہا جاتا ہے کہ یہ میرا ماموں ہے۔ اے امیر المومنین!

لوگوں کا خیال ہے کہ اس نے خود کو ہلاکت میں ڈالا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: لوگ غلط کہتے ہیں بلکہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے دنیا کے بدلے آخرت کا سودا کیا ہے۔ قیس کہتے ہیں: مقتول عوف بن ابی حیہ تھا جبکہ یعقوب کہتے ہیں: مالک زیادہ انسب ہے۔

(۱۷۹۳۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِی أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِیُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِیدٍ الدَّارِمِیُّ (ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَلِیٍّ الرُّوذْبَارِیُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَکْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالاَ حَدَّثَنَا مُوسَی بْنُ إِسْمَاعِیلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِیِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: عَجِبَ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ مِنْ رَجُلٍ غَزَا فِی سَبِیلِ اللَّهِ فَانْهَزَمَ أَصْحَابُهُ فَعَلِمَ مَا عَلَیْهِ فَرَجَعَ حَتَّی أُهَرِیقَ دَمُهُ فَیَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَلاَئِکَتِهِ انْظُرُوا إِلَی عَبْدِی رَجَعَ رَغْبَةً فِیمَا عِنْدِی وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدِی حَتَّی أُهَرِیقَ دَمُهُ. [منکر]

(۱۷۹۳۰) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایک بندہ کے معاملہ میں تعجب کیا۔ وہ جہاد پر گیا اس کے ساتھیوں کو شکست ہوئی وہ جان گیا اس کے ساتھ کیا ہوگا۔ وہ لوٹا حتیٰ کہ اس کا خون بہا دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے کہتے ہیں: میرے بندے کو دیکھو میرے پاس جو ہے اس کی امید کی وجہ سے وہ لوٹا اور میری شفقت کی وجہ سے حتیٰ کہ قتل کر دیا گیا۔

(۳۶) باب الاِخْتِیَارِ فِی التَّحَرُّزِ

احتیاطی تدابیر اختیار کرنا

(۱۷۹۳۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنِی أَبُو أَحْمَدَ بْنُ أَبِی الْحَسَنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِی إِسْحَاقُ بْنُ شَاهِینَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدٍ یَعْنِی الْحَذَّاءَ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِیَّ -ﷺ- قَالَ وَهُوَ فِی قُبَّةٍ لَهُ یَوْمَ بَدْرٍ: أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ بَعْدَ هَذَا الْیَوْمِ أَبَدًا. فَأَخَذَ أَبُو بَکْرٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ بِیَدِهِ فَقَالَ: حَسْبُكَ یَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَدْ أَلْحَحْتَ عَلَی رَبِّكَ وَهُوَ فِی الدِّرْعِ فَخَرَجَ وَهُوَ یَقُولُ ﴿سَیُهْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّونَ الدُّبُرَ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَی وَأَمَرُّ﴾ [القمر ۴۵-۴۶] رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ فِی الصَّحِیحِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ شَاهِینَ. [صحیح۔ بخاری]

(۱۷۹۳۱) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بدر کے دن اپنے خیمے میں تھے اور کہہ رہے تھے: ''اے اللہ! میں تجھے تیرا وعدہ یاد دلاتا ہوں۔ اے اللہ! اگر تو چاہے تو آج کے بعد تیری عبادت نہیں کی جائے گی۔'' حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر کہا: اے اللہ کے رسول! کافی ہو گیا۔ آپ نے اللہ کے سامنے بہت اصرار کر لیا ہے۔ وہ اس وقت زرہ پہنے ہوئے تھے اور خیمے سے باہر آئے اور یہ آیات پڑھ رہے تھے: ﴿سَیُهْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّونَ الدُّبُرَ ۝ بَلِ

السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهٰى وَأَمَرُّ﴾ [القمر ۴۵-۴۶] ''عن قریب یہ جماعت شکست کھائے گی اور یہ لوگ پیٹھیں پھیر کر بھاگیں گے۔ بلکہ قیامت ان کے وعدے کا وقت ہے اور قیامت زیادہ بڑی مصیبت اور زیادہ کڑوی ہے۔''

(۱۷۹۳۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ إِمْلاَءً وَقِرَاءَةً حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ فَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- حِينَ ذَهَبَ لِيَنْهَضَ إِلَى الصَّخْرَةِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- قَدْ ظَاهَرَ بَيْنَ دِرْعَيْنِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَنْهَضَ إِلَيْهَا فَجَلَسَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ تَحْتَهُ فَنَهَضَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- حَتَّى اسْتَوَى عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : أَوْجَبَ طَلْحَةُ . [حسن]

(۱۷۹۳۲) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب آپ چٹان پر چڑھنے کے لیے گئے اس وقت آپ نے دو زرہیں پہنی ہوئی تھیں۔ آپ چٹان پر چڑھ نہ سکے تو حضرت طلحہ بن عبید اللہ نیچے بیٹھے۔ پھر آپ چٹان کے اوپر چڑھ گئے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''طلحہ نے واجب کر لیا'' یعنی جنت کو۔

(۱۷۹۳۳) أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَامِدِ بْنُ بِلاَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الرَّبِيعِ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- ظَاهَرَ يَوْمَ أُحُدٍ بَيْنَ دِرْعَيْنِ. [صحيح]

(۱۷۹۳۳) حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ احد کی لڑائی کے دن رسول اللہ ﷺ نے دو زرہیں پہنی ہوئی تھیں جب آپ ﷺ نمودار ہوئے۔

(۱۷۹۳۴) وَأَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ أَبُو إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَهُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنِ السَّائِبِ قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَجَدْتُ فِي كِتَابِي عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَيْمٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- ظَاهَرَ بَيْنَ دِرْعَيْنِ يَوْمَ أُحُدٍ. [صحيح]

(۱۷۹۳۴) حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: احد کے دن رسول اللہ ﷺ دو زرہیں پہن کر نمودار ہوئے تھے۔

(۱۷۹۳۵) وَرَوَاهُ بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَاهُ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ فَذَكَرَهُ. [صحيح]

(۱۷۹۳۵) اس مذکورہ حدیث کو بشر بن سری نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔

(۳۷)باب النَّفِیرِ وَمَا یُسْتَدَلُّ بِهِ عَلَی أَنَّ الْجِهَادَ فَرْضٌ عَلَی الْکِفَایَةِ

جہاد کے لیے نکلنا اور جس بنیاد پر کہا گیا ہے کہ جہاد فرض کفایہ ہے

قَالَ اللَّهُ جَلَّ ثَنَاؤُهُ ﴿لاَ یَسْتَوِی الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِینَ غَیْرُ أُولِی الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِی سَبِیلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِینَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَی الْقَاعِدِینَ دَرَجَةً وَکُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَی﴾ [النساء ۹۵]

اللہ فرماتے ہیں: ﴿لاَ یَسْتَوِی الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ......﴾ [النساء ۹۵] ''ایمان والوں میں سے بیٹھ رہنے والے جو کسی تکلیف والے نہیں وہ اللہ کے راستے میں اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرنے والوں کے برابر نہیں ہیں۔ اللہ نے اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر درجے میں فضیلت دی ہے اور ہر ایک سے اللہ نے بھلائی کا وعدہ کیا ہے۔''

(۱۷۹۳۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِی أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ زِیَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ حَدَّثَنِی عَبْدُ الْکَرِیمِ أَنَّهُ سَمِعَ مِقْسَمًا مَوْلَی عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ یُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ ﴿لاَ یَسْتَوِی الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ﴾ [النساء ۹۵] عَنْ بَدْرٍ وَالْخَارِجُونَ إِلَی بَدْرٍ لَمَّا نَزَلَتْ غَزْوَةُ بَدْرٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَحْشٍ الأَسَدِیُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ شُرَیْحٍ أَوْ شُرَیْحُ بْنُ مَالِكِ بْنِ رَبِیعَةَ بْنِ ضِبَابٍ هُوَ ابْنُ أُمِّ مَکْتُومٍ إِنَّا أَعْمَیَانِ یَا رَسُولَ اللَّهِ فَهَلْ لَنَا رُخْصَةٌ فَنَزَلَتْ ﴿لاَ یَسْتَوِی الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِینَ غَیْرُ أُولِی الضَّرَرِ﴾ ﴿فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِینَ ۔ عَلَی الْقَاعِدِینَ دَرَجَةً﴾ فَهَؤُلاَءِ الْقَاعِدُونَ غَیْرُ أُولِی الضَّرَرِ ﴿وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِینَ عَلَی الْقَاعِدِینَ أَجْرًا عَظِیمًا دَرَجَاتٍ مِنْهُ﴾ [النساء ۹۵-۹۶] عَلَی الْقَاعِدِینَ مِنَ الْمُؤْمِنِینَ غَیْرِ أُولِی الضَّرَرِ. أَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ فِی الصَّحِیحِ أَوَّلَ الْحَدِیثِ دُونَ سِیَاقَتِهِ مِنْ وَجْهَیْنِ آخَرَیْنِ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ. [صحیح۔ بخاری]

قَالَ الشَّافِعِیُّ رَحِمَهُ اللَّهُ: وَبَیَّنَ إِذْ وَعَدَ اللَّهُ الْقَاعِدِینَ غَیْرَ أُولِی الضَّرَرِ الْحُسْنَی أَنَّهُمْ لاَ یَأْثَمُونَ بِالتَّخَلُّفِ وَأَبَانَ اللَّهُ جَلَّ ثَنَاؤُهُ فِی قَوْلِهِ فِی النَّفِیرِ حِینَ أَمَرَ بِالنَّفِیرِ ﴿انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالاً﴾ [التوبة ۴۱] وَقَالَ ﴿إِلَّا تَنْفِرُوا یُعَذِّبْکُمْ عَذَابًا أَلِیمًا﴾ [التوبة ۳۹] وَقَالَ ﴿وَمَا کَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِیَنْفِرُوا کَافَّةً فَلَوْلاَ نَفَرَ مِنْ کُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ﴾ [التوبة ۱۲۲] فَأَعْلَمَهُمْ أَنَّ فَرْضَ الْجِهَادِ عَلَی الْکِفَایَةِ مِنَ الْمُجَاهِدِینَ وَأَبَانَ أَنْ لَوْ تَخَلَّفُوا مَعًا أَثِمُوا مَعًا بِالتَّخَلُّفِ لِقَوْلِهِ تَعَالَی ﴿إِلَّا تَنْفِرُوا یُعَذِّبْکُمْ عَذَابًا أَلِیمًا﴾ [التوبة ۳۹]

(۱۷۹۳۶) حضرت عبداللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں: آیت ﴿لاَ یَسْتَوِی الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ﴾ [النساء ۹۵] ایمان والوں میں بیٹھ رہنے والے برابر نہیں ہیں بدر میں جانے والے اور نہ جانے والے افراد کے بارے میں ہے جب غزوہ

بدر کا واقعہ پیش آیا تو عبداللہ بن جحش اسدی، عبداللہ بن شریح یا شریح بن مالک بن ربیعہ بن خباب وہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ ہیں۔ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم نابینا ہیں کیا ہمارے لیے رخصت ہے تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿لَا یَسْتَوِی الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ﴾ ﴿فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِیْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِیْنَ دَرَجَةً﴾ مومنوں میں بیٹھ رہنے والے بغیر عذر کے جانے والوں کے برابر نہیں ہے اللہ نے اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر درجہ میں فضیلت دی ہے۔ یہ وہ بیٹھ رہنے والے ہیں جن کا کوئی عذر نہیں ہے: ﴿فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِیْنَ عَلَى الْقٰعِدِیْنَ اَجْرًا عَظِیْمًا﴾ ﴿دَرَجٰتٍ مِّنْهُ﴾ [النساء ۹۵-۹۶] ''اللہ نے مجاہدین کو اجر عظیم دے کر بیٹھنے والوں پر فضیلت دی ہے'' ان بیٹھنے والوں پر جو بغیر عذر کے بیٹھ رہتے ہیں۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ واضح ہے کہ جب اللہ نے بغیر تکلیف کے بیٹھنے والوں سے بھلائی کا وعدہ کیا ہے تو وہ گناہ گار نہیں ہیں، پیچھے رہنے کی وجہ سے۔ اللہ نے نکلنے کے بارے میں اپنے اس قول میں واضح کیا جب نکلنے کا حکم دیا ﴿اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّ ثِقَالًا﴾ [التوبة ۴۱] ''نکلو ہلکے اور بوجھل'' اور فرمایا: ﴿اِلَّا تَنْفِرُوْا یُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا﴾ [التوبة ۳۹] ''اگر تم نہ نکلو تو تمہیں دردناک عذاب دے گا۔'' اور فرمایا: ﴿وَ مَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِیَنْفِرُوْا كَآفَّةً فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ﴾ [التوبة ۱۲۲] ''اور ممکن نہیں ہے کہ مومن سب کے سب نکل جائیں۔ سو ان کے ہر گروہ میں سے کچھ لوگ کیوں نہ نکلے۔'' اللہ نے یہاں بتایا ہے کہ جہاد فرض کفایہ ہے اور واضح کر دیا کہ اگر سب کے سب یک بارگی پیچھے رہیں تو سب گناہ گار ہوں گے پیچھے رہنے کی وجہ سے۔ اللہ کے اس فرمان کی روشنی میں ﴿اِلَّا تَنْفِرُوْا یُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا﴾ [التوبة ۳۹] ''اگر تم نہ نکلو تو وہ تمہیں دردناک عذاب دے گا۔''

(۱۷۹۳۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِیٍّ الرُّوذْبَارِیُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِیُّ حَدَّثَنِی عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ عَنْ أَبِیهِ عَنْ یَزِیدَ النَّحْوِیِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ ﴿إِلَّا تَنْفِرُوا یُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِیمًا﴾ [التوبة ۳۹] ﴿وَمَا كَانَ لأَهْلِ الْمَدِینَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِنَ الأَعْرَابِ أَنْ یَتَخَلَّفُوا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿یَعْمَلُونَ﴾ [التوبة ۱۲۰-۱۲۱] نَسَخَتْهَا الآیَةُ الَّتِی تَلِیهَا ﴿وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِیَنْفِرُوا كَافَّةً﴾ [التوبة: ۱۲۲]۔ [ضعیف]

(۱۷۹۳۷) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آیت: ﴿اِلَّا تَنْفِرُوْا یُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا﴾ [التوبة ۳۹] ''اگر تم نہ نکلو تو تمہیں دردناک عذاب دے گا۔'' اور یہ فرمایا: ﴿مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِیْنَةِ وَ مَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ یَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ﴾ ﴿یَعْمَلُوْنَ﴾ تک [التوبة ۱۲۰-۱۲۱] ''مدینے والوں کا اور ان کے ارد گرد جو دیہاتی ہیں ان کا حق نہ تھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہتے۔'' ان دونوں آیات کو آئندہ آنے والی آیت نے منسوخ کر دیا ہے۔ وہ یہ ہے: ﴿وَ مَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِیَنْفِرُوْا كَآفَّةً فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ﴾ [التوبة ۱۲۲] ''اور ممکن نہیں ہے کہ مومن سب کے سب نکل

جائیں سوان کے ہر گروہ میں سے کچھ لوگ کیوں نہ نکلے"

(۱۷۹۳۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ﴿خُذُوا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوا ثُبَاتٍ﴾ [النساء ۷۱] عُصَبًا ﴿أَوِ انْفِرُوا جَمِيعًا﴾ [النساء ۷۱] وَقَالَ ﴿انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالاً﴾ [التوبة ۴۱] وَقَالَ ﴿إِلاَّ تَنْفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا﴾ [التوبة ۱۲۲] ثُمَّ نَسَخَ هَذِهِ الآيَاتِ فَقَالَ ﴿وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً﴾ [التوبة ۱۲۲] قَالَ فَتَغْزُو طَائِفَةٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَتُقِيمُ طَائِفَةٌ قَالَ فَالْمَاكِثُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- هُمُ الَّذِينَ يَتَفَقَّهُونَ فِي الدِّينِ وَيُنْذِرُونَ قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ مِنَ الْغَزْوِ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنْ كِتَابِهِ وَفَرَائِضِهِ وَحُدُودِهِ. [ضعيف]

(۱۷۹۳۸) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوا ثُبَاتٍ﴾ [النساء ۷۱] "اے ایمان والو! اپنے بچاؤ کا سامان پکڑو۔ پھر دستوں کی صورت میں نکلو۔" ابن عباس کہتے ہیں: ثبات کا معنی جماعت ہے اے ایمان والو! ﴿أَوِ انْفِرُوا جَمِيعًا﴾ [النساء ۷۱] "یا اکٹھے ہو کر نکلو۔" اور فرمایا ﴿انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالاً﴾ [التوبة ۴۱] "نکلو ہلکے اور بوجھل" اور فرمایا: ﴿إِلاَّ تَنْفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا﴾ [التوبة ۳۹] "اگر تم نہ نکلو تو تمہیں دردناک عذاب دے گا۔" پھر ان آیات کو منسوخ کر دیا اور فرمایا: ﴿وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا﴾ [التوبة ۱۲۲] "اور ممکن نہیں ہے کہ مومن سب کے سب نکل جائیں" اور فرمایا: ایک گروہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محاذ پر اور ایک پیچھے رہتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہنے والے دین کی سمجھ رکھنے والے ہیں اور وہ قوم کو ڈراتے ہیں جب ان کے پاس آتے ہیں تا کہ وہ ڈرتے رہیں اس بارے میں جو اللہ نے نازل کیا ہے۔ یہ فرائض اور حدود کے معاملہ میں ہے۔

(۱۷۹۳۹) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي رَجُلٌ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَنْصُورٍ وَأَبِي الطَّاهِرِ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ وَأَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ كَمَا مَضَى. [صحيح۔ بخارى]

(۱۷۹۳۹) حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے ایک غازی کو تیار کیا اللہ کے راستہ کے لیے گویا اس نے خود جہاد کیا اور جو غازی کے گھر کا قائم مقام بنا بھلائی کے ساتھ گویا اس نے بھی جہاد کیا۔

(۱۷۹۴۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا ابْنُ

وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- بَعَثَ إِلَى بَنِي لِحْيَانَ وَقَالَ : لِيَخْرُجْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ . ثُمَّ قَالَ لِلْقَاعِدِ : أَيُّكُمْ خَلَفَ الْخَارِجَ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ بِخَيْرٍ كَانَ لَهُ مِثْلُ نِصْفِ أَجْرِ الْخَارِجِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَنْصُورٍ . [صحيح۔ مسلم]

(۱۷۹۴۰) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنولحیان کی طرف وفد بھیجا اور فرمایا: ''ہر دو آدمیوں میں سے ایک آدمی نکلے۔'' پھر قاعدین (بیٹھنے والوں) سے کہا: جو بھی جہاد پر جانے والے کا قائم مقام بنے اس کے گھر بار میں بھلائی سے تو اس کو جہاد پر جانے والے کے اجر کے آدھے کے برابر اجر دیا جاتا ہے۔

(۱۷۹۴۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَلِيمٍ بِمَرْوٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُوَجِّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

(ح) قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا وُهَيْبُ بْنُ الْوَرْدِ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهُ بِغَزْوٍ مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِنَ النِّفَاقِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ . [صحيح۔ مسلم]

(۱۷۹۴۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو جہاد کیے بغیر مرگیا اور اس کے دل میں جہاد کی خواہش بھی پیدا نہیں ہوئی وہ نفاق کی ایک نشانی پر مرے گا۔

(۱۷۹۴۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَقَرَأْتُهُ عَلَى يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ الْجُرْجُسِيِّ قَالاَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- قَالَ : مَنْ لَمْ يَغْزُ أَوْ لَمْ يُجَهِّزْ غَازِيًا أَوْ يَخْلُفْ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ أَصَابَهُ اللَّهُ بِقَارِعَةٍ . قَالَ يَزِيدُ فِي حَدِيثِهِ : قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ . [حسن]

(۱۷۹۴۲) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے جہاد نہ کیا اور نہ غازی کو تیار کیا اور مجاہد کے گھر کا قائم مقام تو بنا بھلائی کے ساتھ اللہ اس کو مصیبت میں مبتلا کرے گا۔ یزید کہتے ہیں: یہ قیامت سے پہلے ہوگا۔

(۱۷۹۴۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُؤْمِنِ بْنُ خَالِدٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا نَجْدَةُ بْنُ نُفَيْعٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- اسْتَنْفَرَ حَيًّا مِنَ الْعَرَبِ فَتَثَاقَلُوا فَنَزَلَتْ ﴿إِلَّا تَنْفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا﴾ [التوبة ۳۹] قَالَ : كَانَ عَذَابُهُمْ حَبْسَ الْمَطَرِ عَنْهُمْ . [ضعيف]

(۱۷۹۴۳) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبیلے کے لوگوں کو جہاد پر جانے کا کہا تو وہ بوجھل ہوئے تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿إِلَّا تَنفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا﴾ [التوبة ۳۹] ''اگر تم نہ نکلو تو تمہیں دردناک عذاب دے گا۔'' اور فرمایا: عذاب کی شکل یہ کہ ان سے بارش کو روک دیا جاتا ہے۔

(۱۷۹۴۴) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ فُورَكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- فَذَكَرَ الْجِهَادَ فَلَمْ يُفَضِّلْ عَلَيْهِ شَيْئًا إِلاَّ الْمَكْتُوبَةَ.

(ق) هَذَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ فَرْضٌ عَلَى الْكِفَايَةِ حَيْثُ فَضَّلَ عَلَيْهِ الْمَكْتُوبَةَ بِعَيْنِهَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ. [صحيح۔ الطيالسي ا]

(۱۷۹۴۴) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور اس میں جہاد کا ذکر کیا اور فرض کے علاوہ کسی چیز کو اس پر افضل قرار نہیں دیا۔ یہ اس کی دلیل ہے کہ جہاد فرض کفایہ ہے کیونکہ اس کو فرض میں سے درجہ میں کم رکھا گیا ہے۔

(۱۷۹۴۵) وَأَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْفَرَّاءُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْنٍ قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ أَسْأَلُهُ مَا أَقْعَدَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْغَزْوِ؟ قَالَ : فَكَتَبَ إِلَيَّ إِنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُغْزِي وَلَدَهُ وَيَحْمِلُ عَلَى الظَّهْرِ وَمَا أَقْعَدَهُ عَنِ الْغَزْوِ إِلاَّ وَصَايَا عُمَرَ وَصِبْيَانٌ صِغَارٌ وَإِنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَرَى الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلَ الأَعْمَالِ بَعْدَ الصَّلاَةِ. [حسن]

(۱۷۹۴۵) حضرت عبداللہ بن عون نے نافع کو لکھا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما غزوات میں کیوں نہ گئے تو انہوں نے جواب میں لکھا کہ ان کے بیٹے جہاد پر جاتے اور وہ ان کے بعد ذمہ داری ادا کرتے تھے اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وصیت کی وجہ سے پیچھے رہتے تھے کیونکہ ان کے بچے چھوٹے تھے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جہاد فی سبیل اللہ کو نماز فرض کے علاوہ باقی تمام اعمال سے افضل قرار دیتے تھے۔

(۱۷۹۴۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْجُدِّيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ خَالِدٍ الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَفَعَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ : يُجْزِءُ عَنِ الْجَمَاعَةِ إِذَا مَرُّوا أَنْ يُسَلِّمَ أَحَدُهُمْ وَيُجْزِءُ عَنِ الْجُلُوسِ أَنْ يَرُدَّ أَحَدُهُمْ. [ضعيف]

(۱۷۹۴۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، جبکہ امام ابو داود کہتے ہیں: حسن بن علی نے اس کو بیان کیا ہے کہ جماعت کی طرف سے ایک آدمی کا سلام کہنا کافی ہے اور بیٹھنے والوں میں سے بھی ایک کا جواب کافی ہے۔

جماع أَبْوَابِ السِّيَرِ

سیرت کے ابواب کا مجموعہ

(۳۸) باب السِّيرَةِ فِي الْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الأَوْثَانِ

بتوں کے پجاری مشرکوں کے ساتھ آپ کا طریقہ کار

قَالَ اللَّهُ جَلَّ ثَنَاؤُهُ ﴿فَإِذَا انْسَلَخَ الأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ﴾ [التوبة ٥] الآيَتَيْنِ

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿فَإِذَا انْسَلَخَ الأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ﴾ [التوبة ٥] ''پس جب حرمت والے مہینے نکل جائیں تو ان مشرکوں کو جہاں پاؤ قتل کرو اور انہیں پکڑو۔''

(۱۷۹۴۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنِي شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ فَمَنْ قَالَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي نَفْسَهُ وَمَالَهُ إِلاَّ بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ . رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ عَنْ أَبِي الْيَمَانِ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنِ الزُّهْرِيِّ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۷۹۴۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے جہاد کا حکم دیا گیا ہے حتیٰ کہ وہ لوگ لا الہ الا اللہ پڑھ لیں اور جس نے کلمہ پڑھ لیا۔ اس نے اپنا مال جان ہم سے بچا لیا ہے مگر اسلام کے حقوق کی ادائیگی میں اور اس کا حساب اللہ پر ہے۔''

(۱۷۹۴۸) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مُحَرَّرِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كُنْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَيْثُ بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بِبَرَاءَةَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَكُنْتُ أُنَادِي حَتَّى صَحِلَ صَوْتِي قُلْتُ : يَا أَبِي بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتَ تُنَادِي؟ قَالَ : أُمِرْنَا أَنْ نُنَادِيَ أَنَّهُ لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلاَّ مُؤْمِنٌ وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- عَهْدٌ فَأَجَلُهُ إِلَى أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَإِذَا مَضَتِ الأَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ

فَإِنَّ اللَّهَ بَرِیءٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَرَسُولُهُ وَلَا يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ عُرْيَانٌ وَلَا يَطُوفَنَّ بِالْكَعْبَةِ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ أَوْ بَعْدَ الْيَوْمِ مُشْرِكٌ. [صحيح]

(۱۷۹۴۸) محرز بن ابی ہریرہ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی کو مشرکین سے برأت کے اعلان کے لیے بھیجا تو میں بھی ان کے ساتھ تھا اور میں اعلان کرتا تھا حتیٰ کہ میری آواز بیٹھ گئی۔ میں نے اپنے والد سے کہا: ابو کس چیز کا اعلان کر رہے ہو؟ تو انہوں نے کہا: ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ اعلان کریں کہ جنت میں صرف مومن جائیں گے اور جس کا رسول اللہ ﷺ سے کوئی معاہدہ ہے اس کی مدت چار ماہ ہے۔ جب چار ماہ گزر جائیں گے تو اللہ اور اس کا رسول مشرکوں سے بری ہیں اور اب کوئی بیت اللہ کا طواف ننگی حالت میں نہ کرے گا اور نہ کوئی مشرک اس سال کے بعد طواف کرے گا یا کہا: آج کے دن کے بعد کوئی مشرک طواف نہیں کرے گا۔

(۳۹)باب السِّيرَةِ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ

اہل کتاب کے ساتھ آپ کا طریقہ کار

قَالَ اللَّهُ جَلَّ ثَنَاؤُهُ ﴿قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتَّى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ﴾ [التوبة ۲۹]

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ......﴾ [التوبة ۲۹] ”لڑو ان لوگوں سے جو نہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ یوم آخرت پر اور نہ ان چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول نے حرام کی ہیں اور نہ دین حق کو اختیار کرتے ہیں ان لوگوں میں سے جنہیں کتاب دی گئی ہے یہاں تک کہ وہ ہاتھ سے جزیہ دیں اور وہ حقیر ہوں۔“

(۱۷۹۴۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ بْنِ خَالِدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللَّهِ وَبِمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ : اغْزُوا بِاسْمِ اللَّهِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ اغْزُوا وَلَا تَغُلُّوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تُمَثِّلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا وَإِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى إِحْدَى ثَلَاثِ خِصَالٍ أَوْ خِلَالٍ فَأَيَّتُهُمْ مَا أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمُ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ مِنَ التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَأَخْبِرْهُمْ إِنْ هُمْ فَعَلُوا ذَلِكَ فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ

وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا أَنْ يَتَحَوَّلُوا مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللَّهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْعَرَبِ وَلاَ يَكُونُ لَهُمْ مِنَ الْفَيْءِ وَلاَ مِنَ الْغَنِيمَةِ شَيْءٌ إِلاَّ أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنْ أَبَوْا فَسَلْهُمْ إِعْطَاءَ الْجِزْيَةِ فَإِنْ فَعَلُوا فَكُفَّ عَنْهُمْ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ وَقَاتِلْهُمْ . وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ وَتَمَامُ الْحَدِيثِ يَرِدُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ. [صحیح۔ مسلم]

(۱۷۹۴۹) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب لشکر پر امیر بناتے تھے تو اس کو تقویٰ کی نصیحت کرتے اور مسلمانوں کے ساتھ بھلائی کی نصیحت کرتے اور پھر کہا: ''اس کا نام لے کر جہاد کرو اور اس کے راستہ میں لڑائی کرو۔ جو اللہ کے انکاری ہوں ان سے لڑائی کرو، ان کو قتل کرو، دھوکہ نہ دو، غداری نہ کرو، مثلہ نہ کرو، بچوں کو قتل نہ کرو۔ جب دشمن سے ملو تو ان کو تین شرائط میں سے کسی ایک کے قبول کرنے کی دعوت دیں۔ اگر ان میں سے کسی ایک کو قبول کرلیں تو قبول کرو اور اپنا ہاتھ ان سے روک لو۔ ان کو اسلام کی دعوت دو اگر قبول کریں تو تم قبول کرو اور ان سے رک جاؤ۔ پھر ان کو اپنے گھروں سے مہاجرین کے گھروں کی طرف منتقل ہونے کی دعوت دیں اور ان کو بتائیں کہ اگر وہ اس طرح کریں گے تو ان کو وہ ملے گا جو مہاجرین کو ملے گا اور ان کی ذمہ داری وہ ہی ہوگی جو مہاجرین کی ہے۔ اگر وہ اپنے گھروں سے مہاجرین کی طرف منتقل نہ ہونا چاہیں تو ان کو بتاؤ کہ ان کی حیثیت دیہاتی مسلمانوں کی طرح ہوگی۔ اللہ کے احکامات ان پر جاری کیے جائیں گے جو دیہاتیوں پر جاری ہوتے ہیں۔ ان کو مال فی اور مال غنیمت سے کچھ ان کو نہیں ملے گا۔ ہاں اگر وہ مسلمانوں کے ساتھ جہاد پر جائیں۔ اگر اس کا انکار کریں تو ان سے جزیہ طلب کریں۔ اگر وہ جزیہ دیں تو اپنا ہاتھ ان سے روک لیں۔ اگر اس کو بھی نہ مانیں تو اللہ سے ان کے مقابلہ میں مدد طلب کریں اور ان سے قتال کریں۔

(۴۰) باب السَّلَبِ لِلْقَاتِلِ

جہاد میں مشرک دشمن کا مال اس کے قاتل کا ہوگا

وَقَدْ مَضَتِ الأَخْبَارُ فِيهِ فِي كِتَابِ قَسْمِ الْفَيْءِ وَالْغَنِيمَةِ وَنَحْنُ نَذْكُرُ هَا هُنَا طَرَفًا مِنْهَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ

مال فی اور مال غنیمت کی تقسیم کے ابواب میں اس کے متعلق گزر گیا ہے یہاں ہم کچھ حصہ ذکر کرتے ہیں۔

(۱۷۹۵۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ (ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَدِيبُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الإِسْمَاعِيلِيُّ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يَوْمَ حُنَيْنٍ : مَنْ أَقَامَ بَيِّنَةً عَلَى قَتِيلٍ فَلَهُ سَلَبُهُ . فَقُمْتُ لأَلْتَمِسَ

بَيِّنَةٌ عَلَى قَتِيلِي فَلَمْ أَرَ أَحَدًا يَشْهَدُ لِي فَجَلَسْتُ ثُمَّ بَدَا لِي فَذَكَرْتُ أَمْرَهُ لِرَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ: سِلَاحُ هَذَا الْقَتِيلِ الَّذِي يَذْكُرُ عِنْدِي قَالَ فَأَرْضِهِ مِنْهُ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: كَلَّا لَا يُعْطِهِ أُصَيْبِغَ مِنْ قُرَيْشٍ وَيَدَعُ أَسَدًا مِنْ أُسْدِ اللَّهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ. قَالَ: فَعَلِمَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فَأَدَّاهُ إِلَيَّ فَاشْتَرَيْتُ مِنْهُ خِرَافًا فَكَانَ أَوَّلَ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ. وَقَالَ أَبُو عَمْرٍو فِي رِوَايَتِهِ: فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فَأَدَّاهُ إِلَيَّ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَلَى اللَّفْظِ الأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ الْبُخَارِيُّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ عَنِ اللَّيْثِ: فَقَامَ النَّبِيُّ -ﷺ- فَأَدَّاهُ إِلَيَّ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۷۹۵۰) ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حنین کے دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو مقتول کے بارے میں دلیل دے دے کہ اس نے قتل کیا ہے تو اس سے لیا گیا مال قاتل کا ہوگا۔'' ابوقتادہ کہتے ہیں کہ میں نے جس کو قتل کیا تھا ان پر گواہی تلاش کر رہا تھا۔ مجھے کوئی نہ ملا جو میرے حق میں گواہی دے۔ میں بیٹھ گیا پھر معاملہ مجھ پر کھل گیا۔ میں اللہ کے رسول ﷺ کو ذکر کیا تو ایک آدمی نے مجلس میں سے کہا کہ اس مقتول کا اسلحہ میرے پاس ہے تو آپ نے فرمایا: اس کو اس معاملہ میں راضی کرو۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو بکری کا چھوٹا بچہ بھی قریش کی طرف سے نہیں دیا جائے گا اور اس نے اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر کو چھوڑا جو اللہ اور اس کے لیے لڑتا تھا اللہ کے رسول ﷺ نے جب علم ہوتو اس کو میری طرف ادا کر دیا تو میں اس سے خرید لیا۔ یہ پہلا مال تھا جو میں نے اپنے لیے جمع کیا ہے۔ ابوعمرو اپنی روایت میں کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اٹھے اور مال مجھے دے دیا۔

(۳۱) باب الْغَنِيمَةِ لِمَنْ شَهِدَ الْوَقْعَةَ

غنیمت اس کے لیے ہے جو جنگ میں شامل ہو

(۱۷۹۵۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ قَالَ: مَعْلُومٌ عِنْدَ غَيْرِ وَاحِدٍ مِمَّنْ لَقِيتُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالرِّدَّةِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّمَا الْغَنِيمَةُ لِمَنْ شَهِدَ الْوَقْعَةَ. [صحیح۔ شافعی]

(۱۷۹۵۱) امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جن اہل علم سے میں ملا ہوں ان میں سے اکثر سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: غنیمت اس کے لیے جو واقعہ میں حاضر ہوا۔

(۱۷۹۵۲) وَبِهَذَا الإِسْنَادِ قَالَ قَالَ الشَّافِعِيُّ حِكَايَةً عَنْ أَبِي يُوسُفَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعَثَ عِكْرِمَةَ بْنَ أَبِي جَهْلٍ فِي خَمْسِمِائَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَدَدًا لِزِيَادِ بْنِ لَبِيدٍ وَلِلْمُهَاجِرِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ فَوَافَقَهُمُ الْجُنْدُ قَدِ افْتَتَحُوا النُّجَيْرَ بِالْيَمَنِ فَأَشْرَكَهُمْ زِيَادُ بْنُ لَبِيدٍ وَهُوَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فِي الْغَنِيمَةِ. [ضعیف]

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : فَإِنَّ زِيَادًا كَتَبَ فِيهِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَكَتَبَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّمَا الْغَنِيمَةُ لِمَنْ شَهِدَ الْوَقْعَةَ وَلَمْ يَرَ لِعِكْرِمَةَ شَيْئًا لأَنَّهُ لَمْ يَشْهَدِ الْوَقْعَةَ فَكَلَّمَ زِيَادٌ أَصْحَابَهُ فَطَابُوا أَنْفُسًا بِأَنْ أَشْرَكُوا عِكْرِمَةَ وَأَصْحَابَهُ مُتَطَوِّعِينَ عَلَيْهِمْ وَهَذَا قَوْلُنَا.

(۱۷۹۵۲) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ کو زیاد بن لبید اور مہاجر بن ابی امیہ کی مدد کے لیے پانچ سو مسلمانوں کے ساتھ روانہ کیا۔ ان کو لشکر ملا وہ یمن میں نجیر کے علاقہ کو فتح کر چکے تھے تو زیاد بن لبید نے ان کو مال غنیمت میں شامل کیا وہ بدر کی غنیمت میں شامل ہونے والوں میں سے تھے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: زیاد نے یہ معاملہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو لکھا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ غنیمت اس کے لیے ہے جو واقعہ میں موجود تھا۔ وہ عکرمہ کے لیے غنیمت سے کچھ حصہ خیال نہیں کرتے تھے کیونکہ وہ واقعہ میں موجود نہیں تھے تو زیاد نے اپنے ساتھیوں سے اس بارے میں بات کی تو انہوں نے دل کی خوشی سے ان کو شریک کرنے کا کہا رضا کارانہ طور پر۔

(۱۷۹۵۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ طَارِقَ بْنَ شِهَابٍ يَقُولُ : إِنَّ أَهْلَ الْبَصْرَةِ غَزَوْا أَهْلَ نَهَاوَنْدَ فَأَمَدُّوهُمْ بِأَهْلِ الْكُوفَةِ وَعَلَيْهِمْ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَقَدِمُوا عَلَيْهِمْ بَعْدَ مَا ظَهَرُوا عَلَى الْعَدُوِّ فَطَلَبَ أَهْلُ الْكُوفَةِ الْغَنِيمَةَ وَأَرَادَ أَهْلُ الْبَصْرَةِ أَنْ لاَ يَقْسِمُوا لأَهْلِ الْكُوفَةِ مِنَ الْغَنِيمَةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ لِعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ : أَيُّهَا الأَجْدَعُ تُرِيدُ أَنْ تُشَارِكَنَا فِي غَنَائِمِنَا. قَالَ : وَكَانَتْ أُذُنُ عَمَّارٍ جُدِعَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَكَتَبُوا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَكَتَبَ إِلَيْهِمْ عُمَرُ إِنَّ الْغَنِيمَةَ لِمَنْ شَهِدَ الْوَقْعَةَ. [صحیح]

(۱۷۹۵۳) طارق بن شہاب کہتے ہیں: اہل بصرہ نے اہل نہاوند سے جنگ لڑی۔ ان کو اہل کوفہ کے ذریعہ مدد ملی اور ان پر امیر عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ تھے۔ دشمن پر غلبہ پانے کے بعد وہ عمار کے پاس آئے اور اہل کوفہ نے غنیمت کا مال طلب کیا جبکہ بصرہ والے اہل کوفہ کو مال غنیمت سے حصہ نہیں دینا چاہتے تھے۔ بنو تمیم کے ایک آدمی نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ ہمیں بھی غنیمت کے مال میں شریک کریں گے؟ عمار رضی اللہ عنہ کے کان رسول اللہ ﷺ کی معیت میں کاٹ دیے گئے تھے تو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ غنیمت اس کی ہے جو واقعہ میں موجود ہو۔

(۱۷۹۵٤) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ الأَحْمَسِيِّ قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : إِنَّ الْغَنِيمَةَ لِمَنْ شَهِدَ الْوَقْعَةَ. هَذَا هُوَ الصَّحِيحُ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. [صحیح]

(۱۷۹۵۴) طارق بن شہاب احمسی کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ غنیمت میں اس کا حصہ ہے جو واقعہ میں شریک ہو۔

(۱۷۹۵۵) وَأَمَّا الَّذِي أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ

قَالَ قَالَ الشَّافِعِيُّ حِكَايَةً عَنْ أَبِي يُوسُفَ عَنِ الْمُجَالِدِ عَنْ عَامِرٍ وَزِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ : أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَتَبَ إِلَى سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَدْ أَمْدَدْتُكَ بِقَوْمٍ فَمَنْ أَتَاكَ مِنْهُمْ قَبْلَ أَنْ تَتَفَقَّأَ الْقَتْلَى فَأَشْرِكْهُ فِي الْغَنِيمَةِ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : فَهَذَا غَيْرُ ثَابِتٍ عَنْ عُمَرَ وَلَوْ ثَبَتَ عَنْهُ كُنَّا أَسْرَعَ إِلَى قَبُولِهِ مِنْهُ ثُمَّ ذَكَرَ مُخَالَفَةَ أَبِي يُوسُفَ حَدِيثَ عُمَرَ هَذَا.

قَالَ الشَّيْخُ : وَهُوَ مُنْقَطِعٌ وَرَاوِيهِ مُجَالِدٌ وَهُوَ ضَعِيفٌ وَحَدِيثُ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ لَا شَكَّ فِيهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- شَيْءٌ يَثْبُتُ فِي مَعْنَى مَا رُوِيَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَا يَحْضُرُنِي حِفْظُهُ.

قَالَ الشَّيْخُ : إِنَّمَا أَرَادَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ حَدِيثَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي قِصَّةِ أَبَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ حِينَ قَدِمَ مَعَ أَصْحَابِهِ عَلَى النَّبِيِّ -ﷺ- بِخَيْبَرَ بَعْدَ أَنْ فَتَحَهَا فَلَمْ يَقْسِمْ لَهُمْ وَقَدْ مَضَى ذَلِكَ بِأَسَانِيدِهِ مَعَ سَائِرِ مَا رُوِيَ فِي هَذَا الْبَابِ فِي كِتَابِ الْقَسْمِ. [ضعيف]

(۱۷۹۵۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سعد بن ابی وقاص کو لکھا: آپ کی مدد کے لیے کچھ لوگ بھیج رہا ہوں۔ ان میں سے جو مقتولین کے اکھڑنے سے پہلے پہنچ جائیں ان کو غنیمت میں شریک کرو۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ثابت نہیں ہے۔ اگر ثابت ہو جائے تو ہم جلدی قبول کریں گے۔ پھر ابو یوسف کی مخالفت ذکر کی ہے جو عمر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کے ساتھ ہے۔

شیخ فرماتے ہیں: یہ منقطع ہے، اس کا راوی مجالد ضعیف ہے۔ طارق بن شہاب والی حدیث کی سند صحیح ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ سے اس میں کچھ ثابت ہے جو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے منقول روایت کے موافق ہے مگر مجھے اچھی طرح یاد نہیں تھا۔

شیخ فرماتے ہیں: شاید ان کی مراد ابو ہریرہ کی حدیث ہے جس میں ابان بن سعید بن عاص کا واقعہ ہے۔ جب ان کے پاس نبی ﷺ کے پاس آئے تو آپ خیبر کو فتح کر چکے تھے آپ نے ان کو حصہ نہیں دیا، یہ پہلے کتاب القسم میں گزر گیا ہے اور جو کچھ اس میں بیان ہوا ہے۔

(۱۷۹۵۶) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ الْمَالِينِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ بْنُ عَدِيٍّ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قِرَاءَةً حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ مُخَارِقٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ بَخْتَرِيٍّ الْعَبْدِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : الْغَنِيمَةُ لِمَنْ شَهِدَ الْوَقْعَةَ. [ضعيف]

(۱۷۹۵۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ غنیمت کا مال اس کا ہے جو واقعہ میں موجود ہو۔

(۴۴) باب الْجَيْشِ فِي دَارِ الْحَرْبِ تَخْرُجُ مِنْهُمُ السَّرِيَّةُ إِلَى بَعْضِ النَّوَاحِي فَتَغْنَمُ أَوْ يَغْنَمُ الْجَيْشُ

لڑائی والے علاقہ میں لشکر ہو اور ایک گروہ کو اردگرد کسی علاقہ میں روانہ کریں اس گروہ کو یا لشکر کو مال غنیمت حاصل ہو تو کیا کیا جائے

(۱۷۹۵۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو الأَدِيبُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الإِسْمَاعِيلِيُّ أَخْبَرَنِي أَبُو يَعْلَى حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : لَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- مِنْ حُنَيْنٍ بَعَثَ أَبَا عَامِرٍ عَلَى جَيْشٍ إِلَى أَوْطَاسٍ فَلَقِيَ دُرَيْدَ بْنَ الصِّمَّةِ فَقُتِلَ دُرَيْدٌ وَهَزَمَ اللَّهُ أَصْحَابَهُ. وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي كُرَيْبٍ. [صحیح۔ متفق علیہ]

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : أَبُو عَامِرٍ كَانَ فِي جَيْشِ النَّبِيِّ -ﷺ- وَمَعَهُ بِحُنَيْنٍ فَبَعَثَهُ النَّبِيُّ -ﷺ- فِي اتِّبَاعِهِمْ وَهَذَا جَيْشٌ وَاحِدٌ كُلُّ فِرْقَةٍ مِنْهُ رِدْءٌ لِلأُخْرَى وَإِذَا كَانَ الْجَيْشُ هَكَذَا فَلَوْ أَصَابَ الْجَيْشُ شَيْئًا دُونَ السَّرِيَّةِ أَوِ السَّرِيَّةُ شَيْئًا دُونَ الْجَيْشِ كَانُوا فِيهِ شُرَكَاءَ.

(۱۷۹۵۷) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ حنین کی لڑائی سے فارغ ہوئے تو آپ نے ابو عامر کو ایک دستے کا امیر بنا کر اوطاس کی جانب روانہ کیا درید بن صمہ کی طرف۔ انہوں نے اس کو پایا اور وہ قتل ہوا۔ اللہ نے اس کے ساتھیوں کو شکست دی۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو عامر حنین کی جنگ میں نبی ﷺ کے لشکر میں تھے۔ نبی ﷺ نے ان کو اپنے کچھ مددگاروں کے ساتھ بھیجا۔ یہ ایک لشکر تھا۔ ہر گروہ دوسرے کا مددگار تھا۔ جب لشکر کی یہ حیثیت ہو تو جس کو بھی غنیمت ملے تو لشکر اور علیحدہ گروہ دونوں اس میں شریک ہوں گے۔

(۱۷۹۵۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ هُوَ الأَصَمُّ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَامَ الْفَتْحِ فَقَالَ فِيهِ : وَالْمُسْلِمُونَ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ يَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ أَقْصَاهُمْ تَرُدُّ سَرَايَاهُمْ عَلَى قَعَدِهِمْ. وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرٍو فَقَالَ : يَرُدُّ مُشِدُّهُمْ عَلَى مُضْعِفِهِمْ وَمُتَسَرِّعُهُمْ عَلَى قَاعِدِهِمْ. [ضعیف]

(۱۷۹۵۸) حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح کے موقع پر

خطبہ میں کہا تھا: "مسلمانوں کو دوسروں پر فوقیت ہے اور مسلمانوں میں سے کمزور ترین آدمی کی ضمان کا بھی خیال رکھا جائے گا۔ دور والوں کو ان پر لوٹایا جائے گا اور فوجی وقائی دستوں کو ان کے بیٹھنے کی جگہ پر لوٹایا جائے گا۔ عمرو کی روایت میں ہے کہ عقل مندوں کو کمزوروں پر لوٹایا جائے گا اور سبقت لے جانے والوں کو بیٹھنے والوں پر لوٹایا جائے گا۔

(۴۳)باب سَهْمِ الْفَارِسِ وَالرَّاجِلِ

گھوڑسوار اور پیدل کا حصہ

(۱۷۹۵۹) أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ الأَصْبَهَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ ابْنُ الأَعْرَابِيِّ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- أَسْهَمَ لِلرَّجُلِ وَلِفَرَسِهِ ثَلاَثَةَ أَسْهُمٍ سَهْمًا لَهُ وَسَهْمَيْنِ لِفَرَسِهِ.

أَخْرَجَاهُ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ كَمَا مَضَى فِي كِتَابِ الْقَسْمِ وَقَدْ مَضَتْ سَائِرُ الأَخْبَارِ فِي هَذَا الْبَابِ فِيهِ. [صحیح۔ متفق علیه]

(۱۷۹۵۹) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی ﷺ نے آدمی اور گھوڑے کے لیے تین حصہ مقرر کیے: ایک آدمی کے لیے اور دو گھوڑے کے لیے۔

(۴۴)باب تَفْضِيلِ الْخَيْلِ

گھوڑوں کی فضیلت کا بیان

(۱۷۹۶۰) أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ بْنُ خَمِيرُوَيْهِ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ شَرِيكٍ عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ الْعَبْدِيِّ عَنْ كُلْثُومِ بْنِ الأَقْمَرِ قَالَ : أَوَّلُ مَنْ عَرَّبَ الْعِرَابَ رَجُلٌ مِنَّا يُقَالُ لَهُ مُنْذِرٌ الْوَادِعِيُّ كَانَ عَامِلاً لِعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى بَعْضِ الشَّامِ فَطَلَبَ الْعَدُوَّ فَلَحِقَتِ الْخَيْلُ وَتَقَطَّعَتِ الْبَرَاذِينُ فَأَسْهَمَ لِلْخَيْلِ وَتَرَكَ الْبَرَاذِينَ وَكَتَبَ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَكَتَبَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نِعِمَّا رَأَيْتَ فَصَارَتْ سُنَّةً. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ. ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَذْهَبُ إِلَيْهِ مِنْ هَذَا تَسْوِيَةٌ بَيْنَ الْخَيْلِ وَالْعِرَابِ وَالْبَرَاذِينِ وَالْمَقَارِيفِ وَلَوْ كُنَّا نُثْبِتُ مِثْلَ هَذَا مَا خَالَفْنَاهُ. [ضعیف]

(۱۷۹۶۰) کلثوم بن اقمر فرماتے ہیں: ہمارے اندر گھوڑوں کی تعریب کرنے والا پہلا شخص منذر روداعی تھا۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے شام کے بعض علاقوں کا امیر تھا۔ اس نے دشمن کو تلاش کیا۔ گھوڑے مل گئے اور غیر عربی گھوڑے بے بس ہو گئے۔ اس

نے گھوڑوں کے لیے حصہ مقرر کیا اور غیر عربی گھوڑوں کو چھوڑ دیا اور حضرت عمر ؓ کو لکھا تو حضرت نے جواب دیا کہ تیرا خیال اچھا ہے تو یہ طریقہ بن گیا۔ امام شافعی کہتے ہیں: اس بارے میں ہمارا خیال ہے کہ عربی غیر عربی گھوڑوں کو اور جس گھوڑے کی ماں عربی اور باپ غیر عربی یا اس کے الٹ ہو سب کو برابر رکھا جائے گا اور اگر ہم اس طرح برقرار رکھتے تو ہم مخالفت نہ کرتے۔

(١٧٩٦١) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ الْمَالِينِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ بْنُ عَدِيٍّ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا هَنْبَلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي أَحْمَدَ الْجُرْجَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جَارِيَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَرَّبَ الْعَرَبِيَّ وَهَجَّنَ الْهَجِينَ. كَذَا رَوَاهُ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي أَحْمَدَ الْجُرْجَانِيُّ سَاكِنُ حِمْصَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ خَالِدٍ مَوْصُولاً. وَرَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَجَمَاعَةٌ عَنْ حَمَّادٍ مُنْقَطِعًا وَكَذَلِكَ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَزَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي بِشْرٍ وَهُوَ الْعَلاَءُ عَنْ مَكْحُولٍ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ هَجَّنَ الْهَجِينَ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَرَّبَ الْعَرَبِيَّ لِلْعَرَبِيِّ سَهْمَانِ وَلِلْهَجِينِ سَهْمٌ. وَهَذَا مُنْقَطِعٌ وَلاَ تَقُومُ بِهِ الْحُجَّةُ. [منکر]

(۱۷۹۶۱) حبیب بن مسلمہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے عربی کو عربی النسل قرار دیا اور حقیر کو حقیر سمجھا اور مکحول سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن دوغلی نسل کے گھوڑے کو حقیر قرار دیا اور عربی گھوڑے کو عربی کے لیے اور عربی گھوڑے کو دو حصے اور دوغلے کو ایک حصہ دیا۔

(١٧٩٦٢) وَقَدْ رُوِيَ فِيهِ حَدِيثٌ آخَرُ مُسْنَدٌ بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ : أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو بِلاَلٍ الأَشْعَرِيُّ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ صَدَقَةَ عَنْ وَائِلِ بْنِ دَاوُدَ عَنِ الْبَهِيِّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يُعْطِ الْكَوْدَنَ شَيْئًا وَأَعْطَى دُونَ سَهْمِ الْعِرَابِ. وَالْكَوْدَنُ الْبِرْذَوْنُ الْبَطِيءُ. أَبُو بِلاَلٍ الأَشْعَرِيُّ لاَ يُحْتَجُّ بِهِ. [ضعیف]

(۱۷۹۶۲) حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دوغلی نسل کے گھوڑوں کو کچھ نہیں دیا اور اس کو خالص عربی النسل گھوڑے سے کم دیا دوغلی نسل کا گھوڑا البرذون البطی ہے۔

(١٧٩٦٣) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ وَحُصَيْنٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الْخَيْرُ مَعْقُودٌ بِنَوَاصِي الْخَيْلِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ. قَالَ الْبُخَارِيُّ وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ فَذَكَرَهُ. وَفِيهِ دَلاَلَةٌ عَلَى أَنَّهُ عَلَّقَ الْمَغْنَمَ بِجِنْسِ الْخَيْلِ وَالْبَرَاذِينُ مِنْ جُمْلَةِ الْخَيْلِ.
وَرُوِّينَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ : أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْبَرَاذِينِ هَلْ فِيهَا صَدَقَةٌ فَقَالَ وَهَلْ فِي الْخَيْلِ مِنْ صَدَقَةٍ.

[صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۷۹۶۳) حضرت عروہ بن ابی جعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن تک گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر رکھ دی گئی ہے اور غنیمت بھی ان کی پیشانیوں میں رکھ دی گئی ہے تو اس میں دلالت ہے کہ غلیجوں کو گھوڑوں کی جنس سے متعلق کیا گیا ہے تو دوغلی نسل کے گھوڑے بھی اصل میں گھوڑوں کی نسل سے ہیں۔

(۳۵) باب سُهْمَانِ الْخَيْلِ

گھوڑے کے دو حصے ہیں

(۱۷۹۶٤) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ: أَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَضْرِبُ فِي الْمَغْنَمِ بِأَرْبَعَةِ أَسْهُمٍ سَهْمٌ لَهُ وَسَهْمَيْنِ لِفَرَسِهِ وَسَهْمٌ فِي ذِي الْقُرْبَى سَهْمُ أُمِّهِ صَفِيَّةَ يَعْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ. قَالَ: وَكَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ يَهَابُ أَنْ يَذْكُرَ يَحْيَى بْنَ عَبَّادٍ وَالْحُفَّاظُ يَرْوُونَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ.

قَالَ الشَّيْخُ قَدْ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- بِنَحْوِهِ وَهُوَ مَعَ ذِكْرِ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ فِيهِ مُرْسَلٌ وَقَدْ وَصَلَهُ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُحَاضِرُ بْنُ الْمُوَرِّعِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ. [ضعيف]

قَالَ الشَّافِعِيُّ بِالإِسْنَادِ الَّذِي مَضَى وَرَوَى مَكْحُولٌ: أَنَّ الزُّبَيْرَ حَضَرَ خَيْبَرَ فَأَسْهَمَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- خَمْسَةَ أَسْهُمٍ سَهْمٌ لَهُ وَأَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ لِفَرَسَيْهِ. فَذَهَبَ الأَوْزَاعِيُّ إِلَى قَبُولِ هَذَا عَنْ مَكْحُولٍ مُنْقَطِعًا وَهِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَحْرَصُ لَوْ زِيدَ الزُّبَيْرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِفَرَسَيْنِ أَنْ يَقُولَ بِهِ وَأَشْبَهُ إِذْ خَالَفَهُ مَكْحُولٌ أَنْ يَكُونَ أَثْبَتَ فِي حَدِيثِ أَبِيهِ مِنْهُ لِحِرْصِهِ عَلَى زِيَادَتِهِ وَإِنْ كَانَ حَدِيثُهُ مَقْطُوعًا لاَ تَقُومُ بِهِ حُجَّةٌ فَهُوَ كَحَدِيثِ مَكْحُولٍ وَلَكِنَّا ذَهَبْنَا إِلَى أَهْلِ الْمَغَازِي فَقُلْنَا إِنَّهُمْ لَمْ يَرْوُوا أَنَّ النَّبِيَّ -صلى الله عليه وسلم- أَسْهَمَ لِفَرَسَيْنِ وَلَمْ يَخْتَلِفُوا أَنَّ النَّبِيَّ -صلى الله عليه وسلم- حَضَرَ خَيْبَرَ بِثَلاَثَةِ أَفْرَاسٍ لِنَفْسِهِ السَّكْبِ وَالظَّرِبِ وَالْمُرْتَجِزِ وَلَمْ يَأْخُذْ مِنْهَا إِلاَّ لِفَرَسٍ وَاحِدٍ.

قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ قَدْ رُوِّينَا حَدِيثَ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فِي كِتَابِ الْقَسْمِ مِنْ حَدِيثِ مُحَاضِرٍ مَوْصُولاً.

(۱۷۹۶٤) حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ غنیمت کے مال کے چار حصے بناتے تھے: ایک حصہ اپنے لیے، دو گھوڑے کے لیے، ایک اپنے قریبیوں کے لیے اور اپنی ماں صفیہ کا حصہ خیبر کے دن کا۔ ابن عیینہ یحییٰ بن عباد کے ذکر کرنے سے ڈرتے تھے جبکہ حفاظ اس کو یحییٰ بن عباد سے نقل فرماتے ہیں۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سند سے کہ زبیر خیبر میں آئے۔ آپ نے ان کے لیے پانچ حصے مقرر کیے۔ ایک ان کا

اور چار ان کے گھوڑے کے۔ اوزاعی نے اس بات کو قبول کیا ہے کہ یہ مکحول سے منقطع ہے اور ہشام بن عروہ حریص تھے کہ زبیر کے دو گھوڑوں کے لیے زیادہ کیا جائے۔ یہ زیادہ اشبہ ہے جب کہ مکحول مخالف ہیں۔ اگرچہ اس کی حدیث مقطوع ہے۔ اس سے دلیل نہیں لی جائے گی۔ وہ حدیث مکحول کی حدیث کی طرح ہی ہے لیکن ہم اہل مغازی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ ان میں سے کسی نے بھی یہ روایت نہیں کی کہ آپ نے دو گھوڑوں کا حصہ مقرر کیا ہو جبکہ اس میں اختلاف نہیں ہے کہ آپ خیبر میں تین گھوڑوں کے ساتھ گئے تھے۔ ① سکب ② ظرب ③ مرتجز آپ نے ان میں سے صرف ایک کا حصہ لیا تھا۔

(۱۷۹۶۵) وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَارِثِ الأَصْبَهَانِيُّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَامَ خَيْبَرَ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ بِأَرْبَعَةِ أَسْهُمٍ سَهْمًا لَهُ وَسَهْمًا لِذِي الْقُرْبَى لِصَفِيَّةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أُمِّ الزُّبَيْرِ وَسَهْمَيْنِ لِلْفَرَسِ. [ضعيف]

(۱۷۹۶۵) یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن زبیر اپنے دادا سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زبیر بن عوام کے لیے خیبر کے دن چار حصے مقرر کیے تھے: ایک حصہ ان کا اور ایک ان کے قریبی کا صفیہ بنت عبدالمطلب زبیر کی ماں کا اور دو حصے گھوڑے کے۔

(۴۶)باب الْعَبِيدِ وَالنِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ يَحْضُرُونَ الْوَقْعَةَ

اگر لڑائی میں عورتیں بچے اور غلام شریک ہوں

(۱۷۹۶۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الأُمَوِيُّ وَأَبُو الْفَضْلِ: الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ الْعَدْلُ قَالاَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ (ح) قَالَ وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا وَهُوَ ابْنُ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ: أَنَّ نَجْدَةَ بْنَ عَامِرٍ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنِ اكْتُبْ إِلَيَّ مَنْ ذَوُو الْقُرْبَى الَّذِينَ ذَكَرَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَفَرَضَ لَهُمْ فِيمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ وَمَتَى يَنْقَضِي يُتْمُ الْيَتِيمِ وَهَلْ يُقْتَلُ صِبْيَانُ الْمُشْرِكِينَ وَهَلْ لِلنِّسَاءِ وَالْعَبِيدِ إِذَا حَضَرُوا الْبَأْسَ مِنْ سَهْمٍ مَعْلُومٍ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَوْلاَ أَنِّي أَخَافُ أَنْ يَقَعَ فِي شَيْءٍ مَا كَتَبْتُ إِلَيْهِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ وَأَنَا شَاهِدٌ أَمَّا ذَوُو الْقُرْبَى فَإِنَّا كُنَّا نَرَى أَنَّهُمْ قَرَابَةُ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَأَبَى ذَلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا وَأَمَّا صِبْيَانُ الْمُشْرِكِينَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- لَمْ يَقْتُلْ مِنْهُمْ أَحَدًا فَلاَ تَقْتُلْ إِلاَّ أَنْ تَعْلَمَ مَا عَلِمَ الْخَضِرُ مِنَ الْغُلاَمِ الَّذِي قَتَلَهُ وَأَمَّا مَا سَأَلْتَ عَنِ انْقِضَاءِ يُتْمِ الْيَتِيمِ فَإِذَا بَلَغَ الْحُلُمَ وَأُونِسَ مِنْهُ رُشْدُهُ

فَقَدِ انْقَضَی یُتْمُهُ فَادْفَعْ إِلَیْهِ مَالَهُ وَأَمَّا النِّسَاءُ وَالْعَبِیدُ فَلَمْ یَکُنْ لَهُمْ سَهْمٌ مَعْلُومٌ إِذَا حَضَرُوا الْبَأْسَ وَلَکِنْ یُحْذَوْنَ مِنْ غَنَائِمِ الْقَوْمِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِی الصَّحِیحِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِیمَ. [صحیح۔ مسلم]

(۱۷۹۶۶) نجدہ بن عامر نے حضرت عبداللہ بن عباس کو خط لکھا کہ مجھے بتاؤ وہ کون سے رشتہ دار ہیں جن کا اللہ نے ذکر کیا ہے ان کو مال فئی میں سے دیا جائے گا جو اللہ نے رسول کو بغیر جنگ کے عطا کیا ہے اور یتیم کی یتیمی کب ختم ہوگی، کیا مشرکین کے بچوں کو قتل کیا جائے گا؟ اگر عورتیں اور غلام جنگ میں جائیں تو کیا ان کے لیے حصہ مقرر ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر مجھے ڈر نہ ہوتا کہ یہ اس میں مبتلا ہو جائے تو میں نہ لکھتا تو انہوں نے لکھا، میں وہاں موجود تھا کہ رشتے داروں سے مراد ہمارے نزدیک صرف رسول اللہ ﷺ کے رشتہ دار ہیں جبکہ ہماری قوم نے اس کا انکار بھی کیا ہے۔ رہے مشرکین کے بچے تو رسول اللہ ﷺ نے کسی بچے کو قتل نہیں کیا تو تم بھی قتل نہ کرو۔ ہاں اگر تم جان لو جو خضر نے جانا تھا جس بچے کو اس نے قتل کیا تھا اور یتیمی کی آخری مدت احتلام کا آنا یا سمجھداری کا پتہ چلنا ہے تو اس کی یتیمی ختم ہوگئی۔ اب ان کا مال ان کو دے دو اور اگر عورتیں اور بچے جنگ میں جائیں تو ان کے لیے مقرر حصہ تو نہیں ہے ہاں ان کو غنیمت میں سے کچھ تحفۃً دے دو۔

(۱۷۹۶۷) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الطَّیِّبِ: مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ الْحَسَنِ الزَّاهِدُ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عَمَّارٍ الْعَتَکِیُّ حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ أَبِی جَعْفَرٍ وَالزُّهْرِیُّ عَنْ یَزِیدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ: فِیمَا کَتَبَ إِلَیْهِ نَجْدَةُ فِی کِتَابِهِ ذَلِکَ یَسْأَلُهُ عَنِ الْیَتِیمِ مَتَی یَخْرُجُ مِنَ الْیُتْمِ وَیَقَعُ حَقُّهُ فِی الْفَیْءِ فَکَتَبَ إِلَیْهِ: إِنَّهُ إِذَا احْتَلَمَ فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْیُتْمِ وَوَقَعَ حَقُّهُ فِی الْفَیْءِ.

(۱۷۹۶۷) یزید بن ہرمز فرماتے ہیں کہ نجدہ نے ان کی طرف خط لکھا تھا۔ میں یہ بھی تھا کہ یتیم کب یتیمی کی عمر سے نکل جاتا ہے اور اس کا حق مال فئی میں ثابت ہو جاتا ہے تو عبداللہ بن عباس نے ان کو لکھا کہ بالغ ہونے پر یتیم کی یتیمی ختم ہو جاتی ہے اور مال فئی میں اس کا حق ثابت ہو جاتا ہے۔

(۱۷۹۶۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِیٍّ الرُّوذْبَارِیُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَکْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَیْدٍ حَدَّثَنِی عُمَیْرٌ مَوْلَی آبِی اللَّحْمِ قَالَ: شَهِدْتُ خَیْبَرَ مَعَ سَادَتِی فَکَلَّمُوا فِیَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَ بِی فَقُلِّدْتُ سَیْفًا فَإِذَا أَنَا أَجُرُّهُ فَأُخْبِرَ أَنِّی مَمْلُوکٌ فَأَمَرَ لِی بِشَیْءٍ مِنْ خُرْثِیِّ الْمَتَاعِ. [صحیح]

(۱۷۹۶۸) ابو لحم کے غلام عمیر فرماتے ہیں کہ میں اپنے سرداروں کے ساتھ خیبر میں موجود تھا۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے میرے بارے میں بات کی تو انہوں نے مجھے حکم دیا، مجھے تلوار پہنائی گئی، میں اس کو کھینچ رہا تھا، میرے بارے میں خبر دی گئی کہ میں غلام ہوں اللہ کے نبی ﷺ نے میرے لیے مال میں کچھ ردی مال دینے کا حکم دیا۔

(۱۷۹۶۹) وَأَمَّا الَّذِی أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا یُونُسُ بْنُ بُکَیْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الدِّمَشْقِیِّ عَنْ مَکْحُولٍ وَخَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالاَ: أَسْهَمَ

رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- لِلْفَارِسِ لِفَرَسِهِ سَهْمَيْنِ وَلِصَاحِبِهِ سَهْمًا فَصَارَ لَهُ ثَلاَثَةُ أَسْهُمٍ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا وَأَسْهَمَ لِلنِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ. فَهَذَا مُنْقَطِعٌ. وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْصُولٌ صَحِيحٌ فَهُوَ أَوْلَى وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقُ. [ضعیف]

(۱۷۹۶۹) خالد بن معدان اور مکحول فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھوڑسوار کے گھوڑے کے دو حصے اور سوار کا ایک حصہ مقرر کیا۔ اس طرح اس کے تین حصے ہو گئے اور پیدل کو ایک حصہ ملا اور آپ نے عورتوں اور بچوں کے لیے بھی حصہ مقرر کیا۔

(۴۷) باب الرَّضْخِ لِمَنْ يُسْتَعَانُ بِهِ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ عَلَى قِتَالِ الْمُشْرِكِينَ

ذمی سے مشرکوں کے خلاف مدد لے کر ان کو تھوڑا سا مال عطیہ دینا

(۱۷۹۷۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ الشَّافِعِيُّ قَالَ أَبُو يُوسُفَ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ : اسْتَعَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بِيَهُودِ قَيْنُقَاعَ فَرَضَخَ لَهُمْ وَلَمْ يُسْهِمْ لَهُمْ.

(ج) تَفَرَّدَ بِهَذَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ وَهُوَ مَتْرُوكٌ وَلَمْ يَبْلُغْنَا فِي هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ. وَقَدْ رُوِّينَا قَبْلَ هَذَا فِي كَرَاهِيَةِ الاِسْتِعَانَةِ بِالْمُشْرِكِينَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ. [ضعیف]

(۱۷۹۷۰) حضرت عبداللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بنو قینقاع کے یہود سے مدد لی اور ان کو اس کا بدلہ کچھ مال عطیہ دیا لیکن ان کو حصہ مقرر کر کے نہیں دیا۔ یہ پہلے بھی بیان ہو چکی ہے۔

(۱۷۹۷۱) فَأَمَّا الْحَدِيثُ الَّذِي أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِاللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- غَزَا بِنَاسٍ مِنَ الْيَهُودِ فَأَسْهَمَ لَهُمْ فَهَذَا مُنْقَطِعٌ. وَكَذَلِكَ رَوَاهُ يَزِيدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ مُنْقَطِعًا. [ضعیف۔ منقطع]

قَالَ الشَّافِعِيُّ : وَالْحَدِيثُ الْمُنْقَطِعُ عِنْدَنَا لاَ يَكُونُ حُجَّةً.

قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ وَرَوَى الْوَاقِدِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي سَبْرَةَ عَنْ فُطَيْرٍ الْحَارِثِيِّ قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بِعَشَرَةٍ مِنَ الْيَهُودِ مِنْ يَهُودِ الْمَدِينَةِ إِلَى خَيْبَرَ فَأَسْهَمَ لَهُمْ كَسُهْمَانِ الْمُسْلِمِينَ. وَهَذَا مُنْقَطِعٌ وَإِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ.

(۱۷۹۷۱) زہری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ یہودی لوگوں کو ساتھ ملا کر جہاد کیا ہے اور ان کا حصہ بھی مقرر کیا ہے۔

امام شافعی ؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث منقطع ہے اس لیے حجت نہیں ہے۔

شیخ فرماتے ہیں: فطیر حارثی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ کے دس یہودیوں کو ساتھ لے کر خیبر کی طرف گئے اور ان کے لیے مسلمانوں کی طرح حصہ بھی مقرر کیا۔ یہ بھی منقطع ہے۔

(۴۸) باب قِسْمَةِ الْغَنِيمَةِ فِي دَارِ الْحَرْبِ
دشمن کے علاقہ میں مال غنیمت تقسیم کرنا

(۱۷۹۷۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ أَيُّوبَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الدُّعَاءِ قَبْلَ الْقِتَالِ قَالَ فَكَتَبَ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ فِي أَوَّلِ الإِسْلاَمِ قَدْ أَغَارَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّونَ وَأَنْعَامُهُمْ تُسْقَى عَلَى الْمَاءِ فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَسَبَى سَبْيَهُمْ وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ قَالَ يَحْيَى أَحْسَبُهُ قَالَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ وَحَدَّثَنِي هَذَا الْحَدِيثَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَكَانَ فِي ذَلِكَ الْجَيْشِ. [صحیح۔ متفق علیہ]

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى وَأَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ.

(۱۷۹۷۲) ابن عون کہتے ہیں کہ میں نے نافع سے لڑائی سے پہلے دعا کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے لکھا: یا بتداء اسلام میں تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے بنو مصطلق پر شب خون مارا (رات کو حملہ کیا) وہ بھی حملہ کرنے کے لیے تیار تھے ان کے جانوروں کو پانی پلایا جا رہا تھا۔ ان کے لڑائی کے قابل لوگوں کو قتل کر دیا گیا اور بچوں کو قیدی بنا لیا گیا اور اس دن جویریہ کو تکلیف لاحق ہوئی تھی۔

(۱۷۹۷۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَدِيبُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الإِسْمَاعِيلِيُّ أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الصُّوفِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ

(ح) قَالَ وَأَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ وَهَذَا حَدِيثُهُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالاَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيعَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ أَنَّهُ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو صِرْمَةَ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَسَأَلَهُ أَبُو صِرْمَةَ فَقَالَ: يَا أَبَا سَعِيدٍ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَذْكُرُ الْعَزْلَ؟ قَالَ: نَعَمْ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- غَزْوَةَ الْمُصْطَلِقِ فَسَبَيْنَا كَرَائِمَ الْعَرَبِ وَطَالَتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَرَغِبْنَا فِي الْفِدَاءِ فَأَرَدْنَا أَنْ نَسْتَمْتِعَ وَنَعْزِلَ فَقُلْنَا نَفْعَلُ وَرَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بَيْنَ أَظْهُرِنَا فَلاَ نَسْأَلُهُ فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَ: لاَ عَلَيْكُمْ أَنْ لاَ تَفْعَلُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ خَلْقَ نَسَمَةٍ هِيَ كَائِنَةٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلاَّ سَتَكُونُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ قُتَيْبَةَ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةَ. وَفِي هَذَا دَلاَلَةٌ عَلَى أَنَّهُ قَسَمَ بَيْنَهُمْ غَنَائِمَهُمْ قَبْلَ الرُّجُوعِ إِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا قَالَ الأَوْزَاعِيُّ وَالشَّافِعِيُّ. قَالَ أَبُو يُوسُفَ: افْتَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بِلاَدَ بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَظَهَرَ عَلَيْهِمْ فَصَارَتْ بِلاَدُهُمْ دَارَ الإِسْلاَمِ وَبَعَثَ الْوَلِيدَ بْنَ عُقْبَةَ يَأْخُذُ صَدَقَاتِهِمْ. [صحیح۔ متفق علیہ]

قَالَ الشَّافِعِيُّ مُجِيبًا لَهُ عَنْ ذَلِكَ أَغَارَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَلَيْهِمْ وَهُمْ غَارُّونَ فِي نَعَمِهِمْ فَقَتَلَهُمْ وَسَبَاهُمْ

وَقَسَمَ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فِي دَارِهِمْ سَنَةَ خَمْسٍ وَإِنَّمَا أَسْلَمُوا بَعْدَهَا بِزَمَانٍ وَإِنَّمَا بَعَثَ إِلَيْهِمُ الْوَلِيدَ بْنَ عُقْبَةَ مُصَدِّقًا سَنَةَ عَشْرٍ وَقَدْ رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَنْهُمْ وَدَارُهُمْ دَارُ حَرْبٍ

قَالَ الشَّيْخُ أَمَّا قَوْلُهُ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ سَنَةَ خَمْسٍ فَكَذَلِكَ قَالَهُ عُرْوَةُ وَابْنُ شِهَابٍ.

(۱۷۹۷۳) ابوصرمہ نے ابوسعید خدری سے پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو عزل کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں ہم غزوہ بنی مصطلق میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ ہم نے معزز ین عرب کو قیدی بنایا اور اپنے گھر سے دوری طویل ہو رہی تھی اور ہم چاہتے تھے کہ کچھ مال دے کر فائدہ حاصل کریں اور عزل کریں تو ہم نے کہا: ہم عزل کریں جبکہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان میں موجود ہیں اور ہم ان سے سوال نہ کریں۔ ہم نے سوال کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم پر کوئی حرج نہیں اگر نہ کرو جس جان کے پیدا ہونے کا اللہ نے لکھ دیا کہ وہ پیدا ہونے والی ہے قیامت تک وہ پیدا ہو کر رہے گی۔

اس میں دلیل ہے کہ آپ نے مدینہ آنے سے پہلے مال غنیمت کو تقسیم کیا ہے جیسا کہ امام اوزاعی اور امام شافعی رحمہما اللہ کا موقف ہے۔ ابو یوسف رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب بنو مصطلق کو فتح کیا اور ان پر غالب ہوئے تو ان کا علاقہ دار السلام میں شامل ہو گیا اور آپ نے ولید بن عقبہ کو ان سے زکوۃ وصول کرنے کے لیے روانہ کیا تھا۔

امام شافعی رحمہ اللہ نے ابو یوسف کا رد کرتے ہوئے جواب دیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان پر حملہ کیا جبکہ وہ اپنے جانوروں میں مشغول تھے۔ ان کے قیدیوں کو قتل کیا گیا اور مالوں کو اور قیدیوں کو تقسیم کیا گیا۔ یہ ان کے علاقہ میں پانچ ہجری میں ہوا جبکہ وہ اس کے کافی عرصہ بعد مسلمان ہوئے۔ پھر آپ نے ولید بن عقبہ کو زکوۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا اور یہ دس ہجری کا وقت ہے اور جب آپ ان سے فارغ ہو کر لوٹے تو وہ ابھی دشمن کا علاقہ تھا۔

شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ پانچ ہجری کو ہوا اسی طرح عروہ اور ابن شہاب کہتے ہیں۔

(۱۷۹۷۴) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ

(ج) قَالَ وَحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي ذِكْرِ مَغَازِي رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ: ثُمَّ قَاتَلَ بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَبَنِي لِحْيَانَ فِي شَعْبَانَ مِنْ سَنَةِ خَمْسٍ. وَهَذَا أَصَحُّ مِمَّا رُوِيَ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ سَنَةَ سِتٍّ. [ضعیف]

(۱۷۹۷۴) ابن شہاب رسول اللہ ﷺ کے غزوات کو ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ بنو مصطلق اور بنو لحیان کے غزوات شعبان پانچ ہجری کو ہوئے ہیں۔ یہ ابن اسحاق کی روایت سے زیادہ صحیح ہے جس میں چھ ہجری بتایا گیا ہے۔

(۱۷۹۷۵) وَأَمَّا بَعْثُهُ الْوَلِيدَ مُصَدِّقًا فِيمَا أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْعَوْفِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي سَعْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ حَدَّثَنِي عَمِّي الْحُسَيْنُ بْنُ

الْحَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بَعَثَ الْوَلِيدَ بْنَ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ إِلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ لِيَأْخُذَ مِنْهُمُ الصَّدَقَاتِ وَإِنَّهُ لَمَّا أَتَاهُمُ الْخَبَرُ فَرِحُوا وَخَرَجُوا لِيَتَلَقَّوْا رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَإِنَّهُ لَمَّا حُدِّثَ الْوَلِيدُ أَنَّهُمْ خَرَجُوا يَتَلَقَّوْنَهُ رَجَعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بَنِي الْمُصْطَلِقِ قَدْ مَنَعُوا الصَّدَقَةَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- مِنْ ذَلِكَ غَضَبًا شَدِيدًا فَبَيْنَمَا هُوَ يُحَدِّثُ نَفْسَهُ أَنْ يَغْزُوَهُمْ إِذْ أَتَاهُ الْوَفْدُ فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا حُدِّثْنَا أَنَّ رَسُولَكَ رَجَعَ مِنْ نِصْفِ الطَّرِيقِ وَإِنَّا خَشِينَا أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا رَدَّهُ كِتَابٌ جَاءَهُ مِنْكَ لِغَضَبٍ غَضِبْتَهُ عَلَيْنَا وَإِنَّا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- اسْتَغَشَّهُمْ وَهَمَّ بِهِمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عُذْرَهُمْ فِي الْكِتَابِ فَقَالَ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ﴾ [الحجرات ٦]۔ [ضعيف جداً]

(۱۷۹۷۵) ولید بن عقبہ کے صدقہ وصول کرنے کے لیے بھیجنے کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ولید بن عقبہ بن ابی معیط کو بنو مصطلق کی طرف صدقہ وصول کرنے کے لیے بھیجا۔ جب ان کے پاس آنے کی خبر آئی تو وہ خوش ہوتے اور اس کا استقبال کرنے کے لیے نکلتے۔ تاکہ اللہ کے رسول کے قاصد کا استقبال کریں جب ولید رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ وہ استقبال کے لیے آتے ہیں تو وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف لوٹے اور کہا: اے اللہ کے رسول! انہوں نے زکوۃ کو روک لیا ہے۔ آپ ناراض ہوئے۔ ابھی آپ ان سے لڑائی کا سوچ رہے تھے کہ بنو مصطلق کا وفد آ گیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں پتہ چلا ہے کہ آپ کا قاصد آدھا سفر کر کے واپس چلا گیا ہے۔ ہم ڈرے کہ اس کا لوٹنا آپ کے کسی خط کی وجہ سے کسی غصہ کی وجہ سے جو آپ کو ہم پر آیا ہو اور ہم اللہ اور اس کے رسول کے غصہ سے بچنے کے لیے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ ان سے چھپا رہے تھے اور ان پر حملہ کا ارادہ رکھتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان کا عذر نازل فرما دیا۔ فرمایا: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ...... ﴾ [الحجرات ٦] ''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اگر تمہارے پاس کوئی فاسق کوئی خبر لے کر آئے تو اچھی طرح تحقیق کر لو۔ ایسا نہ ہو کہ تم کسی قوم کو لاعلمی کی وجہ سے نقصان پہنچا دو۔ پھر جو تم نے کیا اس پر پشیمان ہو جاؤ۔''

(۱۷۹۷۶) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : أَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- الْوَلِيدَ بْنَ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ إِلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ لِيُصَدِّقَهُمْ فَتَلَقَّوْهُ بِالْهَدِيَّةِ فَرَجَعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَ لَهُ إِنَّ بَنِي الْمُصْطَلِقِ قَدْ أَجْمَعُوا لَكَ لِيُقَاتِلُوكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ﴿إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا﴾ [الحجرات ٦] الآيَةَ.

قَالَ الشَّيْخُ : وَالَّذِي يُسْتَدَلُّ بِهِ عَلَى أَنَّ ذَلِكَ كَانَ بَعْدَ غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ بِمُدَّةٍ كَثِيرَةٍ وَيُشْبِهُ أَنْ يَكُونَ سَنَةَ عَشْرٍ كَمَا حَفِظَهُ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ عُقْبَةَ كَانَ زَمَنَ الْفَتْحِ صَبِيًّا وَذَلِكَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَلَا

يَبْعَثُهُ مُصَدِّقًا إِلاَّ بَعْدَ أَنْ يُصِيبَ رَجُلاً. [حسن]

(۱۷۹۷۶) مجاہد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ولید بن عقبہ بن ابی معیط کو بنو مصطلق کی طرف صدقہ وصول کرنے کے لیے بھیجا۔ انہوں نے تحائف لے کر ان کا استقبال کیا تو وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف لوٹ گئے اور کہا کہ بنو مصطلق نے آپ کے قتل کا ارادہ کیا ہے تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا﴾ [الحجرات ٦]
''اے لوگو جو ایمان لائے ہو اگر تمہارے پاس کوئی فاسق کوئی خبر لے کر آئے تو اچھی طرح تحقیق کرلو''

شیخ نے فرمایا: جس سے دلیل لی گئی کہ یہ غزوہ بنی مصطلق کے کافی عرصہ بعد ہوا ہے اور یہ مدت تقریباً دس سال ہے جیسا کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے ذہن میں رکھا وہ یہ ہے کہ ولید بن عقبہ فتح مکہ کے وقت بچے تھے جبکہ فتح مکہ آٹھ ہجری میں ہوا ہے اور آپ نے اس کو اس وقت بھیجا تھا جب وہ جوان ہو گئے تھے۔

(۱۷۹۷۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ هُوَ الأَصَمُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ : لَمَّا افْتَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- مَكَّةَ جَعَلَ أَهْلُ مَكَّةَ يَأْتُونَهُ بِصِبْيَانِهِمْ فَيَمْسَحُ رُءُوسَهُمْ وَيَدْعُو لَهُمْ فَجِيءَ بِي إِلَيْهِ وَقَدْ خُلِّقْتُ بِالْخَلُوقِ فَلَمَّا رَآنِي لَمْ يَمَسَّنِي وَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ ذَلِكَ إِلاَّ الْخَلُوقُ الَّذِي خَلَّقَتْنِي أُمِّي. [ضعیف]

(۱۷۹۷۷) ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ نے مکہ فتح کیا تو مکہ والے اپنے بچوں کو آپ کے پاس لاتے آپ ان کے سر پر ہاتھ پھیرتے اور ان کے لیے دعا کرتے۔ مجھے بھی لایا گیا میرے سر پر زعفران کی خوشبو لگائی گئی تھی۔ جب آپ نے مجھے دیکھا تو مجھے نہ چھوا۔ آپ نے زعفرانی خوشبو کی وجہ سے مجھے ہاتھ نہ لگایا جو میری ماں نے لگایا تھا۔

(۱۷۹۷۸) وَحَدَّثَنَا بِذَلِكَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا فَيَّاضُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقِّيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْحَجَّاجِ الْكِلاَبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ : لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- مَكَّةَ فَذَكَرَهُ بِمَعْنَاهُ. قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَقَدْ رُوِيَ أَنَّهُ سَلَحَ يَوْمَئِذٍ فَتَقَذَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- وَلَمْ يَمَسَّهُ وَلَمْ يَدْعُ لَهُ وَمُنِعَ بَرَكَةَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- لِسَابِقِ عِلْمِ اللَّهِ فِيهِ. [ضعیف]

(۱۷۹۷۸) ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مکہ فتح کیا باقی حدیث پہلی سند والی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اس نے ایک دن پاخانہ کیا۔ اس کو رسول اللہ ﷺ نے ناپسند کیا۔ پھر اس کو نہ چھوا اور نہ اس کے لیے دعا کی۔ اس کو رسول اللہ ﷺ کی برکت سے منع کیا گیا کیونکہ آپ کو اس کے بارے میں پہلے سے علم تھا۔

(۱۷۹۷۹) أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِءُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكَعْبِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوبَ أَخْبَرَنَا مُسَدَّدٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْحَجَبِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ وَثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- صَلَّى الصُّبْحَ بِغَلَسٍ ثُمَّ رَكِبَ فَقَالَ : اللَّهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ . فَخَرَجُوا يَسْعَوْنَ فِي السِّكَكِ وَهُمْ يَقُولُونَ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ. قَالَ مُسَدَّدٌ قَالَ حَمَّادٌ :وَالْخَمِيسُ الْجَيْشُ فَظَهَرَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فَقَتَلَ الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَى الذَّرَارِيَّ فَصَارَتْ صَفِيَّةُ لِدِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ ثُمَّ صَارَتْ صَفِيَّةُ لِرَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- ثُمَّ تَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ صَدَاقَهَا عِتْقَهَا. قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ لِثَابِتٍ :يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَنْتَ سَأَلْتَ أَنَسًا مَا أَمْهَرَهَا؟ فَقَالَ : أَمْهَرَهَا نَفْسَهَا. فَتَبَسَّمَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُسَدَّدٍ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۷۹۷۹) انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھی۔ پھر آپ سوار ہوئے اور فرمایا: ''اللہ اکبر خیبر برباد ہو گیا۔ جب ہم کسی قوم کے صحن میں اترتے ہیں تو ڈرائے لوگوں کی یہ صبح بہت بری ہے۔'' وہ نکلے گلیوں میں چل رہے تھے اور کہہ رہے تھے: محمد اور اس کا لشکر۔ حماد کہتے ہیں: خمیس لشکر کو کہتے ہیں۔ آپ نے ان پر غلبہ حاصل کیا اور جوانوں کو قتل کیا اور بچوں کو قیدی بنایا۔ صفیہ دحیہ کلبی کے حصہ میں آئی۔ پھر اس کو رسول اللہ ﷺ کے حصہ میں دے دیا گیا۔ آپ نے اس سے نکاح کیا اور آزادی کو حق مہر قرار دیا۔ عبدالعزیز نے ثابت سے پوچھا: کیا تو نے انس سے پوچھا تھا کہ آپ نے مہر کیا رکھا تو انہوں نے کہا: آپ نے اس کا مہر اس کے نفس کی آزادی رکھا تھا تو وہ مسکرا دیے۔

(۱۷۹۸۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ :مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ :مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ قَالاَ حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ

(ح) قَالَ وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : صَارَتْ صَفِيَّةُ لِدِحْيَةَ فِي مَقْسَمِهِ وَجَعَلُوا يَمْدَحُونَهَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَيَقُولُونَ مَا رَأَيْنَا فِي السَّبْيِ مِثْلَهَا قَالَ فَبَعَثَ إِلَى دِحْيَةَ فَأَعْطَاهُ بِهَا مَا أَرَادَ ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَى أُمِّي فَقَالَ :أَصْلِحِيهَا .

قَالَ ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- مِنْ خَيْبَرَ حَتَّى جَعَلَهَا فِي ظَهْرِهِ نَزَلَ ثُمَّ ضَرَبَ عَلَيْهَا الْقُبَّةَ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ :مَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَضْلُ زَادٍ فَلْيَأْتِنَا بِهِ . قَالَ :فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِفَضْلِ التَّمْرِ وَفَضْلِ السَّوِيقِ وَفَضْلِ السَّمْنِ حَتَّى جَعَلُوا مِنْ ذَلِكَ سَوَادًا حَيْسًا فَجَعَلُوا يَأْكُلُونَ مِنْ ذَلِكَ الْحَيْسِ وَيَشْرَبُونَ مِنْ حِيَاضٍ إِلَى جَنْبِهِمْ مِنْ مَاءِ السَّمَاءِ قَالَ فَقَالَ أَنَسٌ وَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- عَلَيْهَا

قَالَ فَانْطَلَقْنَا حَتَّى إِذَا رَأَيْنَا جُدُرَ الْمَدِينَةِ هَشِشْنَا إِلَيْهَا فَرَفَعْنَا مَطِيَّتَنَا وَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- مَطِيَّتَهُ قَالَ

وَصَفِيَّةُ خَلْفَهُ قَدْ أَرْدَفَهَا فَعَثَرَتْ مَطِيَّةُ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَصُرِعَ وَصُرِعَتْ قَالَ فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَلاَ إِلَيْهَا حَتَّى قَامَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يَسْتُرُهَا قَالَ فَأَتَيْنَاهُ فَقَالَ :لَمْ نُضَرَّ . قَالَ فَدَخَلْنَا الْمَدِينَةَ فَخَرَجَ جَوَارِى نِسَائِهِ يَتَرَاءَيْنَهَا وَيَشْمَتْنَ بِصَرْعَتِهَا. لَفْظُ حَدِيثِ بَهْزِ بْنِ أَسَدٍ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هَاشِمٍ.

وَفِي هَذَا دَلاَلَةٌ عَلَى وُقُوعِ قِسْمَةِ غَنِيمَةِ خَيْبَرَ بِخَيْبَرَ قَالَ أَبُو يُوسُفَ إِنَّهَا حِينَ افْتَتَحَهَا صَارَتْ دَارَ إِسْلاَمٍ وَعَامَلَهُمْ عَلَى النَّخْلِ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ :أَمَّا خَيْبَرُ فَمَا عَلِمْتُهُ كَانَ فِيهَا مُسْلِمٌ وَاحِدٌ مَا صَالَحَ إِلاَّ الْيَهُودَ وَهُمْ عَلَى دِينِهِمْ وَمَا حَوْلَ خَيْبَرَ كُلُّهُ دَارُ حَرْبٍ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۷۹۸۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تقسیم میں صفیہ دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے حصہ میں آئی۔ لوگ آپ ﷺ کے پاس اس کی تعریف کرنے لگے اور وہ کہتے تھے: ہم نے قیدیوں میں اس جیسا نہیں دیکھا۔ آپ نے دحیہ کی طرف قاصد بھیجا اور ان کو صفیہ کے بدلہ میں کچھ دیا اور اس کو میرے ماں کی طرف بھیجا اور کہا کہ اس کا معاملہ درست کرو۔ پھر رسول اللہ ﷺ خیبر سے نکلے۔ جب وہ پیچھے رہ گیا تو آپ نے پڑاؤ کیا۔ آپ کا خیمہ لگایا گیا۔ جب صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا: جس کے پاس زائد مال ہو وہ لائے تو لوگ چیزیں لانا شروع ہوئے۔ کھجوریں، ستو، گھی لایا گیا۔ جب یہ ایک کھانے کا بڑا ڈھیر بن گیا تو اس میں سے کھانے لگے اور وہ اپنے پہلوں میں جمع پانی سے پینے لگے جو آسمانی بارش سے جمع ہوا تھا۔ یہ اللہ کے رسول کی طرف سے ولیمہ تھا جو صفیہ سے نکاح پر کیا گیا تھا۔ پھر ہم نکلے حتیٰ کہ ہم نے مدینہ کی دیواروں کو دیکھنا شروع کیا۔ ہم ان کی طرف چلے ہم نے اپنی سواریوں کو اٹھایا اور رسول اللہ ﷺ نے بھی اپنی سواری کو اٹھایا اور صفیہ آپ کے پیچھے تھیں۔ آپ اس کو پیچھے بٹھایا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کی سواری پھسل گئی۔ آپ اور صفیہ گر گئے۔ ہم میں سے کسی نے آپ کی طرف نہیں دیکھا نہ صفیہ کی طرف دیکھا حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے اس پر پردہ کر دیا۔ پھر ہم آپ کے پاس آئے تو آپ نے کہا: ہمیں چوٹ نہیں آئی۔ جب ہم مدینہ میں داخل ہوئے تو آپ کی بیویوں کی ہمسائیاں نکلیں۔ وہ اس کو دیکھنے کی کوشش کر رہی تھیں اور اس کی جلدی پر خوش ہو رہی تھیں۔

اس میں دلیل ہے کہ آپ نے خیبر کی غنیمت کو خیبر ہی میں تقسیم کیا تھا۔ ابو یوسف کہتے ہیں: جب خیبر کو فتح کر لیا گیا تو وہ دارالسلام بن گیا اور آپ نے کھجوروں پر ان کو عامل مقرر کیا تھا۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مجھے علم نہیں کہ وہاں کوئی ایک بھی مسلمان تھا۔ آپ نے صرف یہود سے مصالحت کی تھی۔ وہ اپنے دین پر قائم ہیں اور خیبر کے اردگرد علاقہ بھی دشمن کا علاقہ ہے۔

(۱۷۹۸۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِى عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِى نَافِعٌ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ

أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- كَانَ عَامَلَ يَهُودَ خَيْبَرَ عَلَى أَنَّا نُخْرِجُهُمْ إِذَا شِئْنَا فَمَنْ كَانَ لَهُ مَالٌ فَلْيَلْحَقْ بِهِ فَإِنِّي مُخْرِجٌ يَهُودَ فَأَخْرَجَهُمْ. [صحیح۔ احمد]

(۱۷۹۸۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اے لوگو! رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں سے اس بات پر معاملہ طے کیا کہ ہم جب چاہیں گے ان کو نکال دیں گے۔ جس کا کوئی مال ہو وہ اس کو تابع کر لے۔ میں یہود کو نکال رہا ہوں پھر آپ نے ان کو نکال دیا۔

(۱۷۹۸۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو الأَدِيبُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الإِسْمَاعِيلِيُّ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَاشِمٍ الْبَغَوِيُّ وَأَبُو يَعْلَى الْمَوْصِلِيُّ وَالْحَسَنُ النَّسَوِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا هُدْبَةُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِي ذِي الْقَعْدَةِ إِلاَّ الَّتِي فِي حَجَّتِهِ عُمْرَةٌ فِي الْحُدَيْبِيَةِ أَوْ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةٌ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ وَعُمْرَةٌ مِنَ الْجِعْرَانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةٌ مَعَ حَجَّتِهِ. هَذَا حَدِيثُ إِبْرَاهِيمَ وَقَالَ الْحَسَنُ : عُمْرَةٌ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ. وَقَالَ أَبُو يَعْلَى : عُمْرَتُهُ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ هُدْبَةَ. وَفِي هَذَا دَلاَلَةٌ عَلَى أَنَّهُ -ﷺ- قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ بِهَا.
قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ فَأَمَّا مَا احْتَجَّ بِهِ أَبُو يُوسُفَ مِنْ أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- لَمْ يَقْسِمْ غَنَائِمَ بَدْرٍ حَتَّى وَرَدَ الْمَدِينَةَ وَمَا ثَبَتَ مِنَ الْحَدِيثِ بِأَنْ قَالَ وَالدَّلِيلُ عَلَى ذَلِكَ أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- أَسْهَمَ لِعُثْمَانَ وَطَلْحَةَ وَلَمْ يَشْهَدَا بَدْرًا فَإِنْ كَانَ كَمَا قَالَ فَهُوَ يُخَالِفُ سُنَّةَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- لأَنَّهُ يَزْعُمُ أَنَّهُ لَيْسَ لِلإِمَامِ أَنْ يُعْطِيَ أَحَدًا لَمْ يَشْهَدِ الْوَقْعَةَ وَلَمْ يَكُنْ مَدَدًا وَلَيْسَ كَمَا قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- غَنَائِمَ بَدْرٍ بِسَيْرٍ شِعْبٍ مِنْ شِعَابِ الصَّفْرَاءِ قَرِيبٌ مِنْ بَدْرٍ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۷۹۸۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی ﷺ نے حجۃ الوداع کے عمرہ کے علاوہ چار عمرے کیے باقی سب ذی القعدہ میں تھے ایک عمرہ حدیبیہ میں یا حدیبیہ کی صلح کے موقع پر ذی القعدہ میں ہوا اور ایک عمرہ آئندہ سال اور ایک جعرانہ سے لوٹتے ہوئے جب آپ حنین کی غنیمتیں تقسیم کرنے آئے تھے اور ایک عمرہ آپ نے اپنے حج کے ساتھ کیا تھا۔ یہ ابراہیم کی حدیث ہے جبکہ حسن نے بالضبط عمرۃ من الحدیبیۃ کہا ہے۔ اس میں دلیل ہے کہ آپ نے حنین کے مقام پر ہی غنیمت کا مال بھی تقسیم کیا تھا۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابو یوسف نے جو دلیل لی ہے کہ نبی ﷺ نے بدر کا مال غنیمت مدینہ میں پہنچ کر تقسیم کیا اور جو حدیث میں ثابت ہے اس پر دلیل یہ ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت عثمان اور طلحہ رضی اللہ عنہما کے لیے بدر کا حصہ رکھا جبکہ وہ بدر میں نہیں آئے۔ اگر اسی طرح ہے تو یہ سنت کے مخالف ہے کیونکہ امام یا امیر کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ کسی کو غنیمت سے کچھ دے جبکہ وہ اس میں شامل نہ رہا ہو اور وہ مددگار نہ رہا ہو جبکہ یہ اس طرح نہیں ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ بدر کی غنیمتیں سیر نامی جگہ پر تقسیم کیں جو صفراء کی گھاٹیوں میں سے ایک گھاٹی ہے اور بدر کے قریب ہے۔

(۱۷۹۸۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا

يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ : وَمَضَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فَلَمَّا خَرَجَ مِنْ مَضِيقٍ يُقَالُ لَهُ الصَّفْرَاءُ خَرَجَ مِنْهُ إِلَى كَثِيبٍ يُقَالُ لَهُ سَيْرٌ عَلَى ثَمِيرَةٍ لَيْلَةٍ مِنْ بَدْرٍ أَوْ أَكْثَرَ فَقَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- النَّفَلَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى ذَلِكَ الْكَثِيبِ. [ضعيف]

(۱۷۹۸۳) ابن اسحاق کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ چلے۔ جب آپ درے سے نکلے جس کو صفراء کہا جاتا ہے تو آپ اس سے ٹیلے کی طرف نکلے جس کو سیر کہا جاتا ہے۔ یہ بدر سے ایک رات کی مسافت کے برابر دوری پر ہے یا اس بھی زیادہ۔ پھر آپ نے اس ٹیلے کے پاس مال غنیمت کو تقسیم کیا۔

(۱۷۹۸۴) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي حُيَيٌّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- خَرَجَ يَوْمَ بَدْرٍ بِثَلاَثِمِائَةٍ وَخَمْسَةَ عَشَرَ مِنَ الْمُقَاتِلَةِ كَمَا خَرَجَ طَالُوتُ فَدَعَا لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- حِينَ خَرَجَ فَقَالَ : اللَّهُمَّ إِنَّهُمْ حُفَاةٌ فَاحْمِلْهُمُ اللَّهُمَّ إِنَّهُمْ عُرَاةٌ فَاكْسُهُمُ اللَّهُمَّ إِنَّهُمْ جِيَاعٌ فَأَشْبِعْهُمْ . فَفَتَحَ اللَّهُ لَهُمْ يَوْمَ بَدْرٍ فَانْقَلَبُوا وَمَا مِنْهُمْ رَجُلٌ إِلاَّ وَقَدْ رَجَعَ بِجَمَلٍ أَوْ جَمَلَيْنِ وَاكْتَسَوْا وَشَبِعُوا.

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : وَكَانَتْ غَنَائِمُ بَدْرٍ كَمَا رَوَى عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ غَنِمَهَا الْمُسْلِمُونَ قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ الآيَةُ فِي سُورَةِ الأَنْفَالِ فَلَمَّا تَشَاحُّوا عَلَيْهَا انْتَزَعَهَا اللَّهُ مِنْ أَيْدِيهِمْ بِقَوْلِهِ ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الأَنْفَالِ قُلِ الأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ﴾ [الأنفال ١] الآيَةَ. [ضعيف]

(۱۷۹۸۴) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین سو پندرہ نفوس کے ساتھ بدر کی طرف نکلے جیسے طالوت نکلا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے دعا کی جب نکلے تو آپ نے کہا: "اے اللہ! یہ بغیر سواری کے ننگے پاؤں ہیں۔ اے اللہ! تو ان کو سوار کر دے۔ اے اللہ! یہ ننگے بدن ہیں ان کو پہنا۔ اے اللہ! یہ بھوکے ہیں تو ان کو سیر کر دے۔ اللہ نے ان کو بدر کے دن فتح دی۔ وہ واپس آئے تو ہر آدمی ایک یا دو اونٹ لے کر آیا۔ انہوں نے پہنا اور سیر ہوئے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبادہ بن صامت کی روایت کے مطابق بدر کی غنیمتیں جو مسلمانوں کو حاصل ہوئیں۔ یہ سورہ انفال کی آیت کے نزول سے پہلے کا واقعہ ہے۔ جب انہوں اختلاف کیا تو اللہ نے یہ ان سے چھین لیا ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الأَنْفَالِ قُلِ الأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ﴾ [الأنفال ١] "وہ تجھ سے غنیمتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ کہہ دیجیے کہ غنیمتیں اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہیں۔

(۱۷۹۸۵) أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو مَنْصُورٍ : الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ

سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى الأَشْدَقِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي سَلاَّمٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- إِلَى بَدْرٍ فَلَقِيَ بِهَا الْعَدُوَّ فَلَمَّا هَزَمَهُمُ اللَّهُ اتَّبَعَتْهُمْ طَائِفَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَقْتُلُونَهُمْ وَأَحْدَقَتْ طَائِفَةٌ بِرَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَاسْتَوْلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى النَّهْبِ وَالْعَسْكَرِ فَلَمَّا رَجَعَ الَّذِينَ طَلَبُوا الْعَدُوَّ قَالُوا لَنَا النَّفَلُ نَحْنُ طَلَبْنَا الْعَدُوَّ وَبِنَا نَفَاهُمُ اللَّهُ وَهَزَمَهُمْ وَقَالَ الَّذِينَ أَحْدَقُوا بِرَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- مَا أَنْتُمْ بِأَحَقَّ بِهِ مِنَّا بَلْ هُوَ لَنَا نَحْنُ أَحْدَقْنَا بِرَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- أَنْ يَنَالَهُ مِنَ الْعَدُوِّ غِرَّةٌ وَقَالَ الَّذِينَ اسْتَوْلَوْا عَلَى الْعَسْكَرِ وَالنَّهْبِ مَا أَنْتُمْ بِأَحَقَّ بِهِ مِنَّا بَلْ هُوَ لَنَا نَحْنُ اسْتَوْلَيْنَا عَلَيْهِ وَأَحْرَزْنَاهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى رَسُولِهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الأَنْفَالِ قُلِ الأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ﴾ [الأنفال ۱] الآيَةَ فَقَسَمَهُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بَيْنَهُمْ عَنْ فُوَاقٍ. [ضعيف]

(۱۷۹۸۵) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بدر کی طرف نکلے۔ دشمن سے آمنا سامنا ہوا۔ جب اللہ نے دشمن کو شکست دے دی تو مسلمان کے ایک لشکر نے دشمن کا پیچھا کیا۔ وہ ان کو قتل کرتا تھا اور ایک دستہ رسول اللہ ﷺ کو گھیرے میں لیے ہوئے تھا۔ ایک دستہ مال غنیمت اور لشکر پر قبضہ کر رہا تھا۔ جب دشمن کا تعاقب کرنے والے لوٹے تو انہوں نے کہا: غنیمت ہمارے لیے ہیں کیونکہ ہم نے دشمن کا تعاقب کیا ہے اور ہمارے ذریعہ اللہ نے ان کو بھگا دیا اور ان کو شکست دی۔ جنہوں نے آپ کو گھیرے میں لے رکھا تھا انہوں نے کہا: تم ہم سے زیادہ حق دار نہیں ہو؟ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو گھیرے رکھا کہ کہیں ان کو دشمن نقصان نہ پہنچائے اور جنہوں نے مال غنیمت اور لشکر پر قبضہ کیا انہوں نے کہا: تم ہم سے زیادہ حق دار نہیں۔ ہم نے اس پر قبضہ کیا اور اس کی حفاظت کی ہے تو اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ پر یہ آیت نازل کی: ﴿يَسْئَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَ الرَّسُولِ﴾ [الأنفال ۱] ''وہ تجھ سے غنیموں کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ کہہ دیجیے کہ غنیمتیں اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہیں۔ کچھ دیر بعد رسول اللہ ﷺ نے مال غنیمت کو ان میں برابر تقسیم کر دیا۔

(۱۷۹۸۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى الأَشْدَقِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ : سَأَلْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الأَنْفَالِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَاهُ قَالَ فِي آخِرِهِ فَلَمَّا اخْتَلَفْنَا وَسَاءَتْ أَخْلاَقُنَا انْتَزَعَهُ اللَّهُ مِنْ أَيْدِينَا فَجَعَلَهُ إِلَى رَسُولِهِ فَقَسَمَهُ عَلَى النَّاسِ عَنْ بَوَاءٍ فَكَانَ فِي ذَلِكَ تَقْوَى اللَّهِ وَطَاعَتُهُ وَطَاعَةُ رَسُولِهِ وَصَلاَحُ ذَاتِ الْبَيْنِ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الأَنْفَالِ قُلِ الأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ﴾ [الأنفال ۱]

وَعَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ : أُنْزِلَتْ سُورَةُ الأَنْفَالِ بِأَسْرِهَا فِي أَهْلِ بَدْرٍ. [ضعيف]

قَالَ الشَّافِعِيُّ : فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- كُلُّهَا خَالِصًا وَقَسَمَهَا بَيْنَهُمْ وَأَدْخَلَ مَعَهُمْ ثَمَانِيَةَ نَفَرٍ لَمْ

يَشْهَدُوا الْوَقْعَةَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ وَقَالَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ سَبْعَةٌ أَوْ ثَمَانِيَةٌ.

(۱۷۹۸۶) حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ نے عبادہ بن صامت سے انفال کے بارے میں سوال کیا، اس کے آخر میں ہے کہ جب ہم نے اختلاف کیا اور ہمارا رویہ برا ہو گیا تو اللہ نے ہمارے ہاتھوں سے چھین لیا اور اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لوٹا دیا۔ آپ نے اس کو لوگوں میں برابر تقسیم کر دیا۔ یہ اللہ سے ڈر میں تھا اور اللہ اور رسول کی اطاعت میں لوگوں کے درمیان صلح کا طریقہ تھا۔ اللہ فرماتے ہیں: ﴿يَسْئَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ﴾ [الأنفال ۱] ''وہ تجھ سے غنیموں کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ کہہ دے کہ غنیمتیں اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہیں سو اللہ سے ڈرو اور اپنے آپس کے تعلقات درست کرو۔

ابن اسحاق کہتے ہیں: میں نے زہری رحمہ اللہ سے سنا ہے، سورۂ انفال مکمل بدر والوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: غنیمت کا سارا مال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تھا۔ آپ نے اس کو لوگوں میں تقسیم کیا اور اس میں آٹھ ایسے گروہ شامل کیے جو غزوہ میں موجود تھے۔ جن کا تعلق مہاجرین و انصار سے تھا ایک مقام پر سات یا آٹھ کا ذکر ہے۔

(۱۷۹۸۷) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ وَحَسَّانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالاَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا وَلَمْ يَشْهَدْهَا ثُمَّ ضَرَبَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بِسَهْمِهِ فِيمَنْ لَمْ يَشْهَدْهَا وَضَرَبَ لَهُ بِسَهْمِهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ بْنِ أُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ تَخَلَّفَ بِالْمَدِينَةِ عَلَى امْرَأَتِهِ رُقَيَّةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَكَانَتْ وَجِعَةً فَضَرَبَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بِسَهْمِهِ قَالَ وَأَجْرِى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: وَأَجْرُكَ.

وَطَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ كَعْبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ قَالَ كَانَ بِالشَّامِ فَقَدِمَ فَكَلَّمَ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- فَضَرَبَ لَهُ بِسَهْمِهِ قَالَ وَأَجْرِى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: وَأَجْرُكَ.

وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَدِمَ مِنَ الشَّامِ بَعْدَ مَا رَجَعَ النَّبِيُّ -ﷺ- إِلَى الْمَدِينَةِ فَضَرَبَ لَهُ النَّبِيُّ -ﷺ- بِسَهْمِهِ فَقَالَ وَأَجْرِى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: وَأَجْرُكَ.

فَهَؤُلاَءِ الثَّلاَثَةُ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَأَمَّا مِنَ الأَنْصَارِ فَأَبُو لُبَابَةَ خَرَجَ زَعَمُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- إِلَى بَدْرٍ فَأَمَّرَهُ عَلَى الْمَدِينَةِ وَضَرَبَ لَهُ بِسَهْمِهِ مَعَ أَصْحَابِ بَدْرٍ وَالْحَارِثُ بْنُ حَاطِبٍ رَجَعَهُ النَّبِيُّ -ﷺ- زَعَمُوا إِلَى الْمَدِينَةِ وَضَرَبَ لَهُ بِسَهْمِهِ وَخَرَجَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فَرَدَّهُ النَّبِيُّ -ﷺ- وَضَرَبَ لَهُ بِسَهْمٍ مَعَ أَهْلِ بَدْرٍ وَخَوَّاتُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ النُّعْمَانِ ضَرَبَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بِسَهْمِهِ فِي أَصْحَابِ بَدْرٍ وَالْحَارِثُ بْنُ الصِّمَّةِ كُسِرَ بِالرَّوْحَاءِ فَضَرَبَ لَهُ النَّبِيُّ -ﷺ- بِسَهْمٍ. وَذَكَرَهُمْ أَيْضًا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ يَسَارٍ وَذَكَرَهُمْ أَيْضًا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ إِلاَّ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ الْحَارِثَ بْنَ حَاطِبٍ فِي الرَّدِّ إِلَى الْمَدِينَةِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ: وَإِنَّمَا أَعْطَاهُمْ مِنْ مَالِهِ وَإِنَّمَا نَزَلَتْ ﴿وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ﴾ [الأنفال ٤١] بَعْدَ غَنِيمَةِ بَدْرٍ.

(۱۷۹۸۷) عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں جانے اور نہ جانے والوں کا ذکر کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ میں حاضر ہونے والوں کے لیے حصہ مقرر کیا اور جو غیر حاضر تھے ان میں سے عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس کو حصہ دیا۔ وہ اپنی بیوی رقیہ رضی اللہ عنہا کی بیماری کی وجہ سے مدینہ میں رہے تھے۔ آپ نے ان کو ان کا حصہ دیا تو انہوں نے کہا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور میرا ثواب تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرا ثواب بھی اور طلحہ بن عبید اللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب یہ شام میں تھے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر بات کی تو آپ ان کو بھی حصہ دیا تو انہوں نے ثواب کا مطالبہ کیا تو آپ نے کہا: تیرا ثواب بھی تجھے ملے گا۔

اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل یہ بھی شام سے آئے جب آپ مدینہ لوٹ چکے تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حصہ دیا اور اجر و ثواب کے بارے میں بھی کہا کہ ملے گا۔ یہ تینوں مہاجرین میں سے تھے اور انصار میں سے ابولبابہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر کی طرف گئے۔ آپ نے ان کو مدینہ کا امیر بنایا تھا۔ آپ نے ان کو بدر والوں کے ساتھ حصہ دیا اور حارث بن حاطب کو بھی آپ نے مدینہ بھیج دیا تھا۔ اس کو بھی حصہ دیا تھا۔ عاصم بن عدی بھی نکلے تھے مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو واپس کر دیا تھا اور ان کو حصہ بھی دیا اور خوات بن جبیر بن نعمان کو بھی بدر والوں کے ساتھ حصہ دیا اور حارث بن صمہ جو کہ روحاء کے مقام پر زخمی ہو گئے تھے۔ آپ نے ان کو بھی حصہ دیا۔ ان سب کا تذکرہ محمد بن اسحاق بن یسار اور موسیٰ بن عقبہ نے بھی کیا ہے مگر حارث بن حاطب کو مدینہ کی طرف واپس بھیجنے کا تذکرہ نہیں کیا۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: آپ نے ان کو اپنے مال سے دیا اور اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ﴾ [الأنفال ٤١] ''اور جان لو کہ بے شک تم جو کچھ بھی غنیمت حاصل کرو اس کا پانچواں حصہ اللہ اور رسول کے لیے ہے۔'' یہ بدر کے بعد کا واقعہ ہے۔

(۱۷۹۸۸) أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ: عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو مَنْصُورٍ: الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ النَّضْرَوِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لاِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: سُورَةُ الأَنْفَالِ. قَالَ: نَزَلَتْ فِي أَهْلِ بَدْرٍ. [صحيح۔ متفق عليه]

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ هُشَيْمٍ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ وَأَمَّا مَا احْتَجَّ بِهِ مِنْ وَقْعَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ وَابْنِ الْحَضْرَمِيِّ فَذَلِكَ قَبْلَ بَدْرٍ وَقَبْلَ نُزُولِ الآيَةِ وَكَانَتْ وَقْعَتُهُمْ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنَ الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَتَوَقَّفُوا فِيمَا صَنَعُوا حَتَّى نَزَلَتْ ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ﴾ [البقرة ٢١٧] وَلَيْسَ مِمَّا خَالَفَ فِيهِ الأَوْزَاعِيُّ بِسَبِيلٍ.

قَالَ الشَّيْخُ قَدْ ذَكَرْنَا قِصَّةَ ابْنِ جَحْشٍ مِنْ رِوَايَةِ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.

(۱۷۹۸۸) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عباس ؓ سے سورہ انفال کے بارے میں بات کی تو انہوں نے فرمایا: یہ بدر کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

امام شافعی ؒ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن جحش اور ابن حضرمی کے واقعہ جو دلیل لی جاتی ہے یہ واقعہ بدر سے پہلے کا ہے اور ان آیات کے نزول سے پہلے کا ہے جبکہ ان کا واقعہ حرمت والے مہینوں کے آخر میں ہوا تو انہوں نے اس میں توقف کیا یہاں تک یہ آیت نازل ہوئی: ﴿يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ﴾ [البقرة ۲۱۷] ''یہ تجھ سے حرمت والے مہینے میں لڑنے کے بارے میں پوچھتے ہیں، کہہ دے کہ اس میں لڑنا بہت بڑا ہے۔'' اور امام اوزاعی کو اختلاف کرنے کے لیے کوئی راستہ نہیں۔ شیخ فرماتے ہیں کہ ابن جحش کا قصہ جندب بن عبداللہ کی روایت میں ذکر ہو گیا ہے۔

(۱۷۹۸۹) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ : بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَحْشٍ إِلَى نَخْلَةَ فَقَالَ لَهُ : كُنْ بِهَا حَتَّى تَأْتِيَنَا بِخَبَرٍ مِنْ أَخْبَارِ قُرَيْشٍ . وَلَمْ يَأْمُرْهُ بِقِتَالٍ وَذَلِكَ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَكَتَبَ لَهُ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يُعْلِمَهُ أَيْنَ يَسِيرُ فَقَالَ : اخْرُجْ أَنْتَ وَأَصْحَابُكَ حَتَّى إِذَا سِرْتَ يَوْمَيْنِ فَافْتَحْ كِتَابَكَ وَانْظُرْ فِيهِ فَمَا أَمَرْتُكَ بِهِ فَامْضِ لَهُ وَلاَ تَسْتَكْرِهَنَّ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِكَ عَلَى الذَّهَابِ مَعَكَ . فَلَمَّا سَارَ يَوْمَيْنِ فَتَحَ الْكِتَابَ فَإِذَا فِيهِ : أَنِ امْضِ حَتَّى تَنْزِلَ نَخْلَةَ فَتَأْتِيَنَا مِنْ أَخْبَارِ قُرَيْشٍ بِمَا يَصِلُ إِلَيْكَ مِنْهُمْ . فَقَالَ لأَصْحَابِهِ حِينَ قَرَأَ الْكِتَابَ : سَمْعٌ وَطَاعَةٌ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَهُ رَغْبَةٌ فِي الشَّهَادَةِ فَلْيَنْطَلِقْ مَعِي فَإِنِّي مَاضٍ لأَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَمَنْ كَرِهَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَرْجِعْ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَدْ نَهَانِي أَنْ أَسْتَكْرِهَ مِنْكُمْ أَحَدًا فَمَضَى مَعَهُ الْقَوْمُ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَحْرَانَ أَضَلَّ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ بَعِيرًا لَهُمَا كَانَا يَعْتَقِبَانِهِ فَتَخَلَّفَا عَلَيْهِ يَطْلُبَانِهِ وَمَضَى الْقَوْمُ حَتَّى نَزَلُوا نَخْلَةَ فَمَرَّ بِهِمْ عَمْرُو بْنُ الْحَضْرَمِيِّ وَالْحَكَمُ بْنُ كَيْسَانَ وَعُثْمَانُ وَالْمُغِيرَةُ ابْنَا عَبْدِ اللَّهِ مَعَهُمْ تِجَارَةٌ قَدِمُوا بِهَا مِنَ الطَّائِفِ أَدَمٌ وَزَبِيبٌ فَلَمَّا رَآهُمُ الْقَوْمُ أَشْرَفَ لَهُمْ وَاقِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَكَانَ قَدْ حَلَقَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَوْهُ حَلِيقًا قَالُوا عُمَّارٌ لَيْسَ عَلَيْكُمْ مِنْهُمْ بَأْسٌ وَائْتَمَرَ الْقَوْمُ بِهِمْ يَعْنِي أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنْ رَجَبٍ فَقَالُوا : لَئِنْ قَتَلْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَتَقْتُلُونَهُمْ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَلَئِنْ تَرَكْتُمُوهُمْ لَيَدْخُلُنَّ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ الْحَرَمَ فَلَيَمْتَنِعُنَّ مِنْكُمْ فَأَجْمَعَ الْقَوْمُ عَلَى قَتْلِهِمْ فَرَمَى وَاقِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ التَّمِيمِيُّ عَمْرَو بْنَ الْحَضْرَمِيِّ بِسَهْمٍ فَقَتَلَهُ وَاسْتَأْسَرَ عُثْمَانَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَالْحَكَمَ بْنَ كَيْسَانَ وَهَرَبَ الْمُغِيرَةُ فَأَعْجَزَهُمْ وَاسْتَاقُوا الْعِيرَ فَقَدِمُوا بِهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَ لَهُمْ : وَاللَّهِ مَا أَمَرْتُكُمْ بِالْقِتَالِ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ . فَأَوْقَفَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- الأَسِيرَيْنِ وَالْعِيرَ فَلَمْ يَأْخُذْ مِنْهَا شَيْئًا فَلَمَّا قَالَ لَهُمْ رَسُولُ

اللَّهِ -ﷺ- مَا قَالَ أُسْقِطَ فِى أَيْدِيهِمْ وَظَنُّوا أَنْ قَدْ هَلَكُوا وَعَنَّفَهُمْ إِخْوَانُهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَقَالَتْ قُرَيْشٌ حِينَ بَلَغَهُمْ أَمْرُ هَؤُلاَءِ قَدْ سَفَكَ مُحَمَّدٌ الدَّمَ فِى الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَأَخَذَ فِيهِ الْمَالَ وَأَسَرَ فِيهِ الرِّجَالَ وَاسْتَحَلَّ الشَّهْرَ الْحَرَامَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِى ذَلِكَ ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَكُفْرٌ بِهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِخْرَاجُ أَهْلِهِ مِنْهُ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ﴾ [البقرة ۲۱۷] يَقُولُ الْكُفْرُ بِاللَّهِ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ فَلَمَّا نَزَلَ ذَلِكَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- الْعِيرَ وَفَدَى الأَسِيرَيْنِ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ أَتَطْمَعُ لَنَا أَنْ تَكُونَ غَزْوَةً فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِمْ ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا﴾ [البقرة ۲۱۸] إِلَى قَوْلِهِ ﴿أُولَئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَةَ اللَّهِ﴾ [البقرة ۲۱۸] إِلَى آخِرِ الآيَةِ وَكَانُوا ثَمَانِيَةً وَأَمِيرُهُمُ التَّاسِعُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَحْشٍ. [ضعیف]

(۱۷۹۸۹) حضرت عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کو کھجوروں کے باغ کی طرف بھیجا اور کہا: ''تم وہاں رہو اور قریش کے بارے میں خبر دو۔'' آپ نے ان کو قتال کا حکم نہیں دیا تھا اور یہ حرمت والے مہینے کا واقعہ ہے اور ان کو ایک خط دیا اس سے پہلے کہ ان کو بتاتے کہ وہ کہاں جا رہے ہیں اور کہا: ''اپنے ساتھیوں کے ساتھ نکل جاؤ اور دو دن سفر کے بعد اس کو کھولنا اور دیکھنا میں نے تم کو کیا حکم دیا ہے اور اس پر عمل کرنا اور اپنے ساتھیوں کو اپنے ساتھ جانے پر مجبور نہ کرنا۔'' جب انہوں نے دو دن سفر کر لیا تو خط کو کھولا اس میں تھا ''سفر جاری رکھو حتیٰ کہ کھجور کے باغ میں جاؤ اور جو قریش کے بارے میں تم کو پتہ چلے اس کی ہمیں خبر دو۔''

انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا سننا اور سن کر اطاعت کرنا ضروری ہے جو شہادت کا متلاشی ہے میرے ساتھ چلے۔ میں رسول اللہ ﷺ کے حکم سے چلوں گا جو اس کو ناپسند کرے وہ واپس جا سکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو تمہیں مجبور کرنے سے منع کیا ہے۔ لوگ ان کے ساتھ چلے جب دو دریاؤں کے پاس پہنچے تو سعد بن ابی وقاص اور عتبہ بن غزوان کا اونٹ گم ہو گیا وہ اس کے تعاقب میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے رہ گئے۔ لوگ نکل گئے حتیٰ کہ کھجور کے باغ میں پہنچ گئے تو ان کے پاس سے عمرو بن حضرمی اور حکم بن کیسان عثمان اور مغیرہ گزرے۔ آخری دونوں عبداللہ کے بیٹے تھے۔ ان کے پاس مال تجارت بھی تھا۔ وہ طائف سے چمڑہ اور منقی لائے تھے۔ جب لوگوں نے ان کو دیکھا تو واقد بن عبداللہ نے ان کی نگرانی کی۔ انہوں نے اپنا سر منڈوایا ہوا تھا۔ جب انہوں نے دیکھا تو کہا: ان سے کوئی خوف نہیں ہے، یہ عمرہ کرنے والے ہیں تو ان لوگوں نے رجب کے آخری دن مشورہ کیا کہ اگر تم ان کو قتل کرتے ہو تو یہ حرمت کا مہینہ ہے اور اگر ان کو چھوڑ دو گے تو یہ لوگ آج رات حرم میں داخل ہو جائیں اور تمہارے لیے ان کا قتل ممنوع ہو گا لہٰذا لوگوں نے ان کو قتل کرنے پر اتفاق کیا۔ عمرو بن حضرمی کو واقد بن عبداللہ تمیمی نے تیر مار کر قتل کر دیا اور عثمان بن عبداللہ نے حکم بن کیسان کو قیدی بنا لیا جبکہ مغیرہ بھاگ گیا اور یہ لوگ اس کو نہ پکڑ سکے۔ انہوں نے قافلہ کو لیا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آ گئے تو آپ نے ان سے کہا: ''اللہ کی قسم! میں نے تم کو حرمت والے مہینے میں قتال کا حکم نہیں دیا تھا۔'' آپ

نے قافلے اور اسیروں کو روکے رکھا۔ ان سے کچھ نہ لیا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے ان کی باز پرس کی تو وہ نادم ہوئے اور انہوں نے خیال کیا کہ وہ ہلاک ہو گئے اور مسلمانوں نے ان کی سرزنش کی۔ جب قریش کو یہ خبر ملی تو انہوں نے کہا کہ محمد نے حرمت والے مہینے میں خون بہایا اور بندوں کو اس میں قید کیا اور مہینے کی حرمت کو پامال کیا ہے تو اللہ نے یہ آیات نازل کر دیں: ﴿يَسْئَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ وَ صَدٌّ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ وَ كُفْرٌ بِهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ إِخْرَاجُ أَهْلِهِ مِنْهُ أَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ وَ الْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ﴾ [البقرة ٢١٧] ''تجھ سے حرمت والے مہینے کے متعلق اس میں لڑنے کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ کہہ دے: اس میں لڑنا بہت بڑا ہے اور اللہ کے راستہ سے روکنا اور کفر کرنا اور مسجد حرام سے روکنا اور اس کے رہنے والوں کو اس سے نکالنا اللہ کے نزدیک اس سے بھی بڑا (جرم) ہے اور فتنہ قتل سے بھی بڑا ہے۔'' اللہ نے کہہ دیا کہ اللہ کا انکار کرنا قتال سے بڑا ہے۔ جب یہ آیات نازل ہوئیں تو آپ ﷺ نے قافلہ کو پکڑ لیا اور اسیروں پر فدیہ لگایا تو مسلمانوں نے کہا: کیا آپ اس کو ہمارے لیے غزوہ خیال کرتے ہیں تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَ الَّذِينَ هَاجَرُوا وَ جَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أُولَئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللّٰهِ﴾ [البقرة ٢١٨] ''بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اللہ کے راستے میں جہاد کیا وہی اللہ کی رحمت کی امید رکھتے ہیں۔'' یہ لوگ آٹھ تھے اور نویں ان کے امیر عبداللہ بن جحش تھے۔

(۱۷۹۹۰) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عَتَّابٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَمِّهِ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ فَذَكَرَ قِصَّةَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ بِمَعْنَى هَذَا قَالَ وَذَلِكَ فِي رَجَبٍ قَبْلَ بَدْرٍ بِشَهْرَيْنِ وَفِي ذَلِكَ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ ذَلِكَ كَانَ قَبْلَ نُزُولِ الآيَةِ فِي الْغَنَائِمِ. [ضعيف]

(۱۷۹۹۰) موسیٰ بن عقبہ عبداللہ بن جحش کے اسی واقعہ کو نقل فرماتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ بدر کے معرکہ سے دو ماہ پہلے رجب میں پیش آیا اور اس میں یہ دلالت بھی موجود ہے کہ یہ واقعہ غنیمتوں کی تقسیم کے بارے میں نازل ہونے والی آیت سے پہلے کا ہے۔

(۳۹) باب السَّرِيَّةِ تَأْخُذُ الْعَلَفَ وَالطَّعَامَ

لشکر کا کھانے کا انتظام کرنا اور جانوروں کے لیے چارہ حاصل کرنا

(۱۷۹۹۱) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ: مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ دَاوُدَ الْعَلَوِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ أَخْبَرَنَا أَبُو الأَحْرَزِ: مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ جَمِيلٍ الطُّوسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ: إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمَرْوَزِيُّ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ عَنْ شُعْبَةَ (ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ: عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْلِمٍ: إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا مُحَاصِرِي خَيْبَرَ فَرَمَى إِنْسَانٌ بِجِرَابٍ فَأَخَذْتُهُ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا النَّبِيُّ ﷺ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ فِی الصَّحِیحِ عَنْ أَبِی الْوَلِیدِ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۷۹۹۱) عبداللہ بن مغفل فرماتے ہیں: ہم نے خیبر کا محاصرہ کیا ہوا تھا۔ اسی اثناء میں ایک آدمی نے ایک تھیلی پھینکی۔ میں نے وہ پکڑ لی جب پلٹا تو نبی ﷺ سامنے تھے تو مجھے حیا آیا۔

(۱۷۹۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَکْرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فُورَکَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا یُونُسُ بْنُ حَبِیبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّیَالِسِیُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَسُلَیْمَانُ بْنُ الْمُغِیرَةِ الْقَیْسِیُّ کِلاَهُمَا عَنْ حُمَیْدِ بْنِ هِلاَلٍ الْعَدَوِیِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمُغَفَّلِ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ یَقُولُ: دُلِّیَ جِرَابٌ بِشَحْمٍ یَوْمَ خَیْبَرَ فَأَخَذْتُهُ فَالْتَزَمْتُهُ فَقُلْتُ هَذَا لِی لاَ أُعْطِی أَحَدًا مِنْهُ شَیْئًا فَالْتَفَتُّ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فَاسْتَحْیَیْتُ مِنْهُ قَالَ سُلَیْمَانُ فِی حَدِیثِهِ وَلَیْسَ فِی حَدِیثِ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ: هُوَ لَکَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِی الصَّحِیحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّی عَنْ أَبِی دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ. [صحیح]

(۱۷۹۹۲) عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چربی کی ایک تھیلی لٹکائی گئی۔ میں نے اس کو پکڑ لیا اور اپنے قبضہ میں لے لیا اور کہا: یہ میری ہے کسی کو اس میں سے نہیں دوں گا۔ جب میں پلٹا تو رسول اللہ ﷺ کو سامنے پایا تو مجھے شرم آئی۔

سلیمان کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ تیری ہے۔" جبکہ شعبہ کی روایت میں نہیں ہے۔

(۱۷۹۹۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَدِیبُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَکْرٍ الإِسْمَاعِیلِیُّ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِیمُ بْنُ هَاشِمٍ الْبَغَوِیُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِیمَ الْمَوْصِلِیُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ أَیُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: کُنَّا نُصِیبُ فِی الْمَغَازِی الْعَسَلَ وَالْفَاکِهَةَ فَنَأْکُلُهُ وَلاَ نَرْفَعُهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ فِی الصَّحِیحِ عَنْ مُسَدَّدٍ عَنْ حَمَّادٍ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: الْعَسَلَ وَالْعِنَبَ. [صحیح]

(۱۷۹۹۳) ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ غزوات میں ہمیں شہد اور پھل ملتے تھے ہم ان کو کھا لیتے تھے۔ نبی ﷺ کے پاس نہیں لاتے تھے۔ بخاری کی روایت میں شہد اور انگور کا ذکر ہے۔

(۱۷۹۹۴) وَرَوَاهُ ابْنُ الْمُبَارَکِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَیْدٍ فَقَالَ فِی الْحَدِیثِ: کُنَّا نَأْتِی الْمَغَازِیَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَنُصِیبُ الْعَسَلَ وَالسَّمْنَ فَنَأْکُلُهُ. أَخْبَرَنَاهُ أَبُو زَکَرِیَّا بْنُ أَبِی إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْبَاقِی بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِیعِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَکِ فَذَکَرَهُ. [صحیح]

(۱۷۹۹۴) حماد بن زید کہتے ہیں: غزوات میں ہمیں جو شہد یا گھی ملتا ہم اس کو کھا لیتے تھے۔

(۱۷۹۹۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَکْرٍ: أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِی قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْحَکَمِ حَدَّثَنَا الزُّبَیْرِیُّ إِبْرَاهِیمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِی أَنَسُ بْنُ عِیَاضٍ عَنْ عُبَیْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ جَیْشًا غَنِمُوا فِی زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- طَعَامًا وَعَسَلاً

فَلَمْ يُؤْخَذْ مِنْهُمُ الْخُمُسُ. [حسن]

(۱۷۹۹۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک لشکر غنیمت میں شہد اور کھانا لایا تو اس میں سے خمس نہیں لیا گیا۔

(۱۷۹۹۶) وَرَوَاهُ عُثْمَانُ بْنُ الْحَكَمِ الْجُذَامِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ جَيْشًا غَنِمُوا دُونَ ذِكْرِ ابْنِ عُمَرَ فِيهِ أَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ هُوَ الأَصَمُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ الْحَكَمِ الْجُذَامِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَذَكَرَهُ مُرْسَلاً. [منکر]

(۱۷۹۹۶) عثمان بن حکم جذامی نے یہ روایت نافع سے نقل کی ہے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں کیا کہ نافع کہتے ہیں: ایک لشکر نے غنیمت کا مال حاصل کیا۔

(۱۷۹۹۷) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا الشَّيْبَانِيُّ وَأَشْعَثُ بْنُ سَوَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ قَالَ : بَعَثَنِي أَهْلُ الْمَسْجِدِ إِلَى ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَسْأَلُهُ مَا صَنَعَ النَّبِيُّ -صلى الله عليه وسلم- فِي طَعَامِ خَيْبَرَ فَأَتَيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقُلْتُ : هَلْ خَمَّسَهُ؟ قَالَ : لاَ كَانَ أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ وَكَانَ أَحَدُنَا إِذَا أَرَادَ مِنْهُ شَيْئًا أَخَذَ مِنْهُ حَاجَتَهُ. [صحیح]

(۱۷۹۹۷) محمد بن ابی مجالد کہتے ہیں کہ مجھے مسجد والوں نے ابن ابی اوفی کی طرف بھیجا کہ میں ان سے دریافت کروں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے کھانوں کے ساتھ کیا معاملہ کیا تھا تو میں ان کے پاس آیا اور سوال کیا تو میں نے کہا: کیا خمس نکالا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں کیونکہ وہ اس سے کم تھا اور ہم ضرورت کے مطابق اس سے لے لیتے تھے۔

(۱۷۹۹۸) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ : أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالاَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَتِ الْعَرَبُ تَقُولُ مَنْ أَكَلَ الْخُبْزَ سَمِنَ فَلَمَّا فَتَحْنَا خَيْبَرَ أَجْهَضْنَاهُمْ عَنْ خُبْزَةٍ لَهُمْ فَقَعَدْتُ عَلَيْهَا فَأَكَلْتُ مِنْهَا حَتَّى شَبِعْتُ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ فِي عِطْفَيَّ هَلْ سَمِنْتُ. كَذَا قَالَ عَنْ يُونُسَ وَقَالَ غَيْرُهُ عَنْ أَيُّوبَ. [ضعیف]

(۱۷۹۹۸) ابو برزہ اسلمی کہتے ہیں: عرب کہا کرتے تھے کہ جو روٹی کھائے گا وہ موٹا ہو جائے گا۔ جب ہم نے خیبر فتح کیا اور ہم نے ان کو قتل کر دیا اور ان کا کھانا لے لیا۔ میں اس پر بیٹھ گیا اور اس سے سیر ہو کر کھایا۔ پھر میں اپنے جسم کو دیکھا کرتا تھا کہ کیا موٹا ہوا ہوں۔

(۱۷۹۹۹) أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ بْنُ خُمَيْرُوَيْهِ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ سُوَيْدٍ خَادِمِ سَلْمَانَ : أَنَّهُ

أَصَابَ سَلَّةً يَعْنِي فِي غَزْوِهِمْ فَقَرَّبَهَا إِلَى سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَفَتَحَهَا فَإِذَا فِيهَا حُوَّارَى وَجُبْنٌ فَأَكَلَ سَلْمَانُ مِنْهَا. [ضعيف]

(۱۷۹۹۹) سلمان کے خادم سوید کہتے کہ ان کولڑائی میں ٹوکری ملی ۔ وہ انہوں نے سلمان رضی اللہ عنہ کو دی تو انہوں نے اس کو کھولا تو اس میں سفید کھانا اور پنیر تھا تو سلمان نے اس سے کھایا۔

(۵۰)باب بَيْعِ الطَّعَامِ فِي دَارِ الْحَرْبِ

دارالحرب میں طعام کی خرید وفروخت کا حکم

(۱۸۰۰۰) أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ بْنُ خَمِيرُوَيْهِ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي أَسِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ خَالِدِ بْنِ الدُّرَيْكِ قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ مُحَيْرِيزٍ عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ وَالْعَلَفِ بِأَرْضِ الرُّومِ فَقَالَ سَمِعْتُ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ : إِنَّ رِجَالاً يُرِيدُونَ أَنْ يُزِيلُونِي عَنْ دِينِي وَاللَّهِ لاَ يَكُونُ ذَلِكَ حَتَّى أَلْقَى مُحَمَّدًا ﷺ وَأَصْحَابَهُ مَنْ بَاعَ طَعَامًا أَوْ عَلَفًا بِأَرْضِ الرُّومِ مِمَّا أَصَابَ مِنْهَا بِذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ فَفِيهِ خُمُسُ اللَّهِ وَفَيْءُ الْمُسْلِمِينَ. [صحيح]

(۱۸۰۰۰) خالد بن دریک کہتے ہیں: میں نے محیریز سے پوچھا: کیا روم کے علاقہ میں طعام اور جانوروں کے چارہ وغیرہ فروخت ہو سکتے ہیں تو انہوں نے کہا: میں فضالہ بن عبید سے سنا وہ کہتے تھے: کچھ لوگ مجھے میرے دین سے پھسلانا چاہتے ہیں ۔ یہ نہیں ہو گا حتیٰ کہ مجھے موت آجائے ۔ میں محمد اور اس کے ساتھیوں سے ملوں ۔ مال غنیمت میں سے جو کوئی روم کے علاقہ میں خرید و فروخت کرے گا غلے اور طعام کی اس میں اللہ کا خمس بھی ہے اور مسلمانوں کا مال فی بھی ہے۔

(۱۸۰۰۱) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ دُرَيْكٍ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ نَاسًا يُرِيدُونَ أَنْ يَسْتَزِلُّونِي عَنْ دِينِي وَإِنِّي وَاللَّهِ لأَرْجُو أَنْ لاَ أَزَالَ عَلَيْهِ حَتَّى أَمُوتَ مَا كَانَ مِنْ شَيْءٍ بِيعَ بِذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ فَفِيهِ خُمُسُ اللَّهِ وَسِهَامُ الْمُسْلِمِينَ. [صحيح]

(۱۸۰۰۱) فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کچھ لوگ مجھے میرے دین سے پھیرنا چاہتے ہیں اور اللہ کی قسم! میں مرنے تک اسی پر رہنے کی امید کرتا ہوں ۔ کوئی بھی چیز جس کو سونے یا چاندی کے بدلہ میں فروخت کیا جائے اس میں اللہ کا خمس اور مسلمانوں کا حصہ ہے۔

(۱۸۰۰۲) أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ بْنُ خَمِيرُوَيْهِ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا أَسِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُقْبِلِ بْنِ

عَبْدِاللّٰهِ عَنْ هَانِءِ بْنِ كُلْثُومٍ : أَنَّ صَاحِبَ جَيْشِ الشَّامِ حِينَ فُتِحَتِ الشَّامُ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّا فَتَحْنَا أَرْضًا كَثِيرَةَ الطَّعَامِ وَالْعَلَفِ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَقَدَّمَ فِي شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ إِلَّا بِأَمْرِكَ فَاكْتُبْ إِلَيَّ بِأَمْرِكَ فِي ذَلِكَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنْ دَعِ النَّاسَ يَأْكُلُونَ وَيَعْلِفُونَ فَمَنْ بَاعَ شَيْئًا بِذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ فَفِيهِ خُمُسُ اللّٰهِ وَسِهَامُ الْمُسْلِمِينَ. [صحیح]

(۱۸۰۰۲) ہانی بن کلثوم فرماتے ہیں: شام کو فتح کرنے کے بعد لشکر کے امیر نے عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا: ہم نے طعام کی کثرت اور مویشیوں کے چارہ کی کثرت والے علاقہ کو فتح کیا ہے۔ میں آپ کے حکم کے بغیر کوئی قدم نہیں اٹھانا چاہتا، لہٰذا آپ ہمارے لیے احکامات لکھ دیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا: لوگوں کو کھانے سے اور چارہ حاصل کرنے سے نہ روکو اور جو چیز سونے چاندی کے عوض فروخت کی جائے اس میں خمس بھی ہوگا مسلمانوں کا حصہ بھی ہوگا۔

(۵۱) باب مَا فَضَلَ فِي يَدَيْهِ مِنَ الطَّعَامِ وَالْعَلَفِ فِي دَارِ الْحَرْبِ

دارالحرب میں کھانا وغیرہ باقی بچ جائے

(۱۸۰۰۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الْعَزِيزِ شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الْأُرْدُنِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ قَالَ : رَابَطْنَا مَدِينَةَ قِنَّسْرِينَ مَعَ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمَّا فَتَحَهَا أَصَابَ فِيهَا غَنَمًا وَبَقَرًا فَقَسَمَ فِينَا طَائِفَةً مِنْهَا وَجَعَلَ بَقِيَّتَهَا فِي الْمَغْنَمِ فَلَقِيتُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ مُعَاذٌ : غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِخَيْبَرَ فَأَصَبْنَا فِيهَا غَنَمًا فَقَسَمَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ طَائِفَةً وَجَعَلَ بَقِيَّتَهَا فِي الْمَغْنَمِ. [حسن]

(۱۸۰۰۳) عبدالرحمن بن غنم کہتے ہیں: ہم نے قنسرین شہر کا شرحبیل بن سمط کے ساتھ مل کر محاصرہ کیا۔ جب اس کو فتح کر لیا تو ہمیں غنیمت کا مال ملا اور جانور (بکریاں اور گائے) بھی ملے تو انہوں نے اس کا کچھ حصہ ہمیں تقسیم کر کے دے دیا۔ باقی ماندہ کو مال غنیمت میں داخل کر دیا۔ میں نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس اس کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر کی جنگ میں تھے۔ آپ مال غنیمت کا ایک حصہ ہمارے درمیان تقسیم کیا اور باقی کو مال غنیمت میں داخل کر دیا۔

(۱۸۰۰۴) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّزَّازُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْفَضْلِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ : كُلُوا وَاعْلِفُوا وَلَا تَحْتَمِلُوا. [ضعیف]

(۱۸۰۰۴) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن فرمایا: ''کھاؤ اور جانوروں کے لیے حاصل کرو اور اٹھا کر نہ لے جاؤ۔''

(۱۸۰۰۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَذَكَرَهُ مُرْسَلاً. [ضعیف]

(۱۸۰۰۵) عبیداللہ بن عمر نے مذکورہ روایت کو ہی نقل کیا ہے مگر مرسل ہے۔

(۱۸۰۰۶) أَخْبَرَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ الْحَافِظُ، أَنْبَأَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الحافظ، انبا أبو عبد الله محمد بن يعقوب الحافظ، ثنا يحيى بن محمد بن يحيى، ثنا مسدد، ثنا هشيم، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ ابْنَ حَرْشَفٍ الأَزْدِيَّ حَدَّثَهُ عَنِ الْقَاسِمِ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ -ﷺ- قَالَ: كُنَّا نَأْكُلُ الْجَزَرَ فِي الْغَزْوِ وَلاَ نَقْسِمُهُ حَتَّى إِنْ كُنَّا لَنَرْجِعُ إِلَى رِحَالِنَا وَأَخْرِجَتُنَا مِنْهُ مُمْلأَةٌ. [ضعیف]

(۱۸۰۰۶) عبدالرحمن کے مولیٰ قاسم اصحاب النبی ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ ہم غزوات میں گوشت کھاتے تھے اور تقسیم نہیں کرتے تھے۔ جب ہم گھروں کو آتے تو ہماری تھیلیاں اس سے بھری ہوتی تھیں۔

(۱۸۰۰۷) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الأَصَمُّ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ الشَّافِعِيُّ يُرْوَى مِنْ حَدِيثِ بَعْضِ النَّاسِ مِثْلَمَا قُلْتُ مِنْ أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- أَذِنَ لَهُمْ أَنْ يَأْكُلُوا فِي بِلاَدِ الْعَدُوِّ وَلاَ يَخْرُجُوا بِشَيْءٍ مِنَ الطَّعَامِ فَإِنْ كَانَ مِثْلُ هَذَا يَثْبُتُ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- فَلاَ حُجَّةَ لأَحَدٍ مَعَهُ وَإِنْ كَانَ لاَ يَثْبُتُ لأَنَّ فِي رِجَالِهِ مَنْ يُجْهَلُ فَكَذَلِكَ فِي رِجَالِ مَنْ رَوَى عَنْهُ إِحْلاَلَهُ مَنْ يُجْهَلُ. [صحیح]

قَالَ الشَّيْخُ وَكَأَنَّهُ أَرَادَ بِالأَوَّلِ حَدِيثَ الْوَاقِدِيِّ وَأَرَادَ بِالثَّانِي مَا ذَكَرْنَا بَعْدَهُ.

(۱۸۰۰۷) امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بعض لوگوں سے روایت بیان کی گئی ہے جس طرح میں کہتا ہوں کہ نبی ﷺ نے اجازت دی ہے کہ دشمن کے علاقے میں مال غنیمت کھالیں، لیکن اس میں سے کچھ نہ نکالو۔ اگر یہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہو جائے تو اس کی موجودگی میں دوسری کوئی دلیل نہیں ہے اور اگر یہ ثابت نہ ہو کیونکہ اس میں ایک مجہول ہے اور اسی طرح جن راویوں نے اس کا اعلال بیان کیا ہے اس میں بھی مجہول ہے۔

شیخ فرماتے ہیں: امام شافعی کی اول سے مراد حدیث واقدی ہے اور دوسری وہ جو ہم نے بعد میں ذکر کی ہے۔

(۱۸۰۰۸) أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ قَالاَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَزَّازُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَمْزَةَ الْعَطَّارُ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ: يَا أَبَا سَعِيدٍ إِنِّي امْرُؤٌ مَتْجَرِي بِالأُبُلَّةِ وَإِنِّي أَمْلأُ بَطْنِي مِنَ الطَّعَامِ فَأَصْعَدُ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ فَآكُلُ مِنْ تَمْرِهِ وَبُسْرِهِ فَمَا تَرَى؟

قَالَ الْحَسَنُ : غَزَوْتُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ وَرِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم- كَانُوا إِذَا صَعِدُوا إِلَى الثِّمَارِ أَكَلُوا مِنْ غَيْرِ أَنْ يُفْسِدُوا أَوْ يَحْمِلُوا. [ضعیف]

(۱۸۰۰۸) ابوحمزہ عطار نے حسن سے سوال کیا: اے ابوسعید! میں ایسا آدمی ہوں جس کی تجارت کا مقام (ابلہ) کی جگہ ہے۔ میں اپنا کھانے بھر لیتا ہوں۔ پھر دشمن کے علاقہ میں جاتا ہوں اور وہاں خشک اور تر کھجور کھاتا ہوں۔ اس کو آپ کیسا دیکھتے ہو؟ تو حسن نے کہا: ہم عبدالرحمن بن سمرہ کے ساتھ غزوہ میں شریک تھے۔ نبی ﷺ کے صحابی بھی موجود تھے۔ جب وہ پھلوں کی طرف چڑھتے تو اس سے کھالیتے تھے مگر خراب نہیں کرتے تھے اور نہ ساتھ اٹھاتے تھے۔

(۵۲) باب النَّهْيِ عَنْ نَهْبِ الطَّعَامِ

مال غنیمت کے طعام سے تقسیم سے پہلے لینا منع ہے

(۱۸۰۰۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو عَلِيٍّ : الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَأَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ فَأَصَبْنَا إِبِلاً وَغَنَمًا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- فِي أُخْرَيَاتِ النَّاسِ فَعَجِلُوا فَذَبَحُوا وَنَصَبُوا الْقُدُورَ فَدَفَعَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- فَأَمَرَ بِالْقُدُورِ فَأُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَمَ فَعَدَلَ عَشْرًا مِنَ الْغَنَمِ بِبَعِيرٍ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُوسَى بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۰۰۹) رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم ذی الحلیفہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ لوگوں کو شدید بھوک لگی۔ ہمیں کچھ اونٹ اور بکریاں ملیں۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ لشکر کے آخر میں تھے تو لوگوں نے جلدی کی اور انھوں نے جانور ذبح کیا اور ہنڈیاں چڑھا دیں۔ جب رسول اللہ ﷺ آئے تو آپ نے ان کے بارے میں حکم دیا تو ہنڈیاں الٹا دی گئیں۔ پھر آپ ان کو تقسیم کیا، ایک اونٹ کے برابر دس بکریاں رکھی گئیں۔

(۱۸۰۱۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- فِي سَفَرٍ فَأَصَابَ النَّاسَ حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ وَجَهْدٌ فَأَصَابُوا غَنَمًا فَانْتَهَبُوهَا وَإِنَّ قُدُورَنَا لَتَغْلِي إِذْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- يَمْشِي عَلَى قَوْسِهِ فَأَكْفَأَ قُدُورَنَا بِقَوْسِهِ ثُمَّ جَعَلَ يُرَمِّلُ اللَّحْمَ بِالتُّرَابِ ثُمَّ قَالَ : إِنَّ النُّهْبَةَ لَيْسَتْ بِأَحَلَّ مِنَ الْمَيْتَةِ. أَوْ : إِنَّ الْمَيْتَةَ لَيْسَتْ بِأَحَلَّ مِنَ النُّهْبَةِ. الشَّكُّ مِنْ هَنَّادٍ. [صحیح]

(۱۸۰۱۰) انصار کا ایک آدمی کہتا ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر پر نکلے۔ لوگوں کو مسلسل کام کی وجہ سے کھانے کی سخت

حاجت ہوئی۔ ان کو کچھ بکریاں مالِ غنیمت میں ملیں ان لوگوں نے ان میں سے کچھ لیا اور اس وقت ہنڈیاں پک رہی تھیں۔ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو آپ اپنے گھوڑے پر چل رہے تھے اور اپنی کمان سے ہنڈیوں کو الٹا رہے تھے اور گوشت میں مٹی ملا رہے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا: ''لوٹی ہوئی مردار سے زیادہ حلال نہیں ہے'' یا فرمایا: ''مردار لوٹی ہوئی چیز سے زیادہ حلال نہیں ہے۔'' یعنی یہ دونوں حرام ہیں۔

(۵۳) بابُ أَخْذِ السِّلَاحِ وَغَيْرِهِ بِغَيْرِ إِذْنِ الإِمَامِ

امیر کی اجازت کے بغیر مالِ غنیمت سے اسلحہ وغیرہ لینا

(۱۸۰۱۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ وَأَبُو مُحَمَّدٍ : عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْمُقْرِءُ وَأَبُو صَادِقٍ : مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْعَطَّارُ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ الْمِصْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ سُلَيْمٍ التُّجِيبِيِّ عَنْ حَنَشٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ السَّبَئِيِّ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ عَامَ حُنَيْنٍ : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلَا يَسْقِيَنَّ مَاءَهُ وَلَدَ غَيْرِهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلَا يَأْخُذَنَّ دَابَّةً مِنَ الْمَغَانِمِ فَيَرْكَبَهَا حَتَّى إِذَا نَقَصَهَا رَدَّهَا فِي الْمَغَانِمِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلَا يَلْبَسَنَّ شَيْئًا مِنَ الْمَغَانِمِ حَتَّى إِذَا أَخْلَقَهُ رَدَّهُ فِي الْمَغَانِمِ . [صحیح]

(۱۸۰۱۱) رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے حنین کے دن فرمایا: ''جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنا پانی غیر کے بچے کو نہ پلائے اور وہ جو اللہ پر آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ غنیمت کے مال سے کوئی جانور نہ لے۔ اگر لے اور اس کو بوڑھا کر دے پھر بھی وہ اس کو غنیمت کے مال میں واپس کرے گا اور جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ غنیمت سے کچھ لباس نہ پہنے۔ اگر لے کر اس کو بوسیدہ بھی کر دے تو وہ اس کو غنیمت کے مال میں واپس کرے گا۔

(۱۸۰۱۲) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِءُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ وَخَالِدٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْخِرِّيتِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَلْقَيْنِ قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ بِوَادِي الْقُرَى فَقُلْتُ : مَا تَقُولُ فِي الْغَنِيمَةِ؟ قَالَ : لِلَّهِ خُمُسُهَا وَأَرْبَعَةُ أَخْمَاسٍ لِلْجَيْشِ. قُلْتُ : فَمَا أَحَدٌ أَوْلَى بِهِ مِنْ أَحَدٍ؟ قَالَ : لَا وَلَا السَّهْمُ تَسْتَخْرِجُهُ مِنْ جَنْبِكَ لَيْسَ أَنْتَ أَحَقَّ بِهِ مِنْ أَخِيكَ الْمُسْلِمِ . [صحیح]

(۱۸۰۱۲) عبداللہ بن شقیق بلقین کے ایک آدمی سے نقل فرماتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کے پاس آیا۔ اس وقت آپ قریٰ کی وادی میں تھے۔ اس نے غنیمت کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: اس کا پانچواں حصہ اللہ کے لیے ہے۔ باقی چار حصے لشکر

کے لیے ہیں۔ اس نے کہا: کیا کسی کو کسی پر فوقیت ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں حتیٰ کہ وہ تیر جس کو تم اپنے پہلو سے نکالو، اس میں بھی تم اپنے بھائی سے زیادہ حق نہیں رکھتے۔

(۵۴)باب الرُّخْصَةِ فِي اسْتِعْمَالِهِ فِي حَالِ الضَّرُورَةِ

ضرورت کے وقت مال غنیمت کے استعمال میں رخصت ہے

(۱۸۰۱۲) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ: عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْمَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَثَّامُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى أَبِي جَهْلٍ وَهُوَ صَرِيعٌ وَعَلَيْهِ بَيْضَةٌ وَمَعَهُ سَيْفٌ جَيِّدٌ وَمَعِي سَيْفٌ رَدِيٌّ فَجَعَلْتُ أَنْقُفُ رَأْسَهُ بِسَيْفِي وَأَذْكُرُ نَقْفًا كَانَ يَنْقُفُ رَأْسِي بِمَكَّةَ حَتَّى ضَعُفَتْ يَدُهُ فَأَخَذْتُ سَيْفَهُ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: عَلَى مَنْ كَانَتِ الدَّبْرَةُ؟ أَكَانَتْ لَنَا أَوْ عَلَيْنَا أَلَسْتَ رُوَيْعِيَنَا بِمَكَّةَ؟ قَالَ فَقَتَلْتُهُ ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ -ﷺ- فَقُلْتُ: قَتَلْتُ أَبَا جَهْلٍ. قَالَ النَّبِيُّ -ﷺ-: آللَّهِ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ قَتَلْتَهُ؟ فَاسْتَحْلَفَنِي ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَامَ مَعِي إِلَيْهِمْ فَدَعَا عَلَيْهِمْ. [ضعيف]

(۱۸۰۱۳) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ابوجہل کے پاس پہنچا، وہ نیم مردہ حالت میں تھا۔ اس کے سر پر خود تھا اور اس کے پاس عمدہ تلوار تھی اور میری تلوار ہلکی تھی۔ میں اپنی تلوار سے اس کے سر پر مارا اس وقت مجھے مکہ میں اس کا مجھے مارنا یاد آیا۔ میں نے اتنا مارا کہ اس کا ہاتھ کمزور ہو گیا۔ میں نے اس کی تلوار پکڑ لی۔ اس نے سر اٹھایا اور کہا: شکست کس کو ہوئی؟ کیا ہمیں یا ان کو اور مجھے کہا: کیا تو مکہ میں ہمارا چرواہا نہیں تھا۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اس کو قتل کر دیا۔ پھر نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے اس کو قتل کر دیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم وہ اللہ جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے کیا تو نے اس کو قتل کیا ہے؟ نبی ﷺ نے تین دفعہ مجھ سے قسم لی۔ پھر میرے ساتھ گئے۔ پھر ان کے لیے بددعا کی۔

(۱۸۰۱۴) أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ: جَنَاحُ بْنُ نَذِيرِ بْنِ جَنَاحٍ الْقَاضِي بِالْكُوفَةِ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دُحَيْمٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ أَخْبَرَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى أَبِي جَهْلٍ وَهُوَ فِي الْقَتْلَى صَرِيعٌ وَمَعِي سَيْفٌ رَثٌّ فَجَعَلْتُ أَضْرِبُهُ بِسَيْفِي فَلَمْ يَعْمَلْ شَيْئًا قَالَ وَنَظَرَ إِلَيَّ فَقَالَ: أُرُوَيْعِيَنَا بِمَكَّةَ؟ فَوَقَعَ سَيْفُهُ فَأَخَذْتُهُ فَضَرَبْتُهُ بِهِ حَتَّى قَتَلْتُهُ ثُمَّ جِئْتُ أَشْتَدُّ حَتَّى أَخْبَرْتُ النَّبِيَّ -ﷺ- فَقَالَ: أَنْتَ قَتَلْتَهُ؟ . قُلْتُ: نَعَمْ حَتَّى اسْتَحْلَفَنِي ثَلاَثَ مَرَّاتٍ فَحَلَفْتُ لَهُ ثُمَّ قَالَ: انْطَلِقْ فَأَرِنِيهِ. فَانْطَلَقَ فَأَرَيْتُهُ إِيَّاهُ فَقَالَ: كَانَ هَذَا فِرْعَوْنَ هَذِهِ الأُمَّةِ.

(ت) وَرَوَاهُ الأَعْمَشُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ بِمَعْنَاهُ. [صحيح]

(۱۸۰۱۴) عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں ابوجہل کے پاس آیا، وہ مقتولین میں نیم مردہ پڑا تھا۔ میرے پاس پرانی تلوار تھی۔ میں نے اس کو اپنی تلوار سے مارنا شروع کر دیا وہ کچھ نہیں کر رہی تھی۔ اس نے میری طرف دیکھا اور کہا: کیا تو مکہ میں ہمارا چرواہا نہیں تھا؟ اسی اثناء میں اس کی تلوار گر گئی۔ میں نے اس کو پکڑ لیا اور اس کو اس کی تلوار سے قتل کر دیا۔ پھر میں جلدی جلدی آیا اور آپ کو خبر دی تو آپ نے فرمایا: کیا تو نے اس کو قتل کیا ہے؟ میں نے کہا: ہاں تو آپ نے مجھ سے تین قسمیں لیں۔ میں نے قسمیں دیں۔ آپ نے کہا: چلو مجھے اس کو دکھاؤ۔ آپ نکلے تو میں نے ان کو دکھایا تو آپ نے فرمایا: یہ اس امت کا فرعون ہے۔

(۱۸۰۱۵) أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ : عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَمِيرُوَيْهِ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ بَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : لَقِيتُ يَوْمَ مُسَيْلِمَةَ رَجُلاً يُقَالُ لَهُ حِمَارُ الْيَمَامَةِ رَجُلاً جَسِيمًا بِيَدِهِ سَيْفٌ أَبْيَضُ فَضَرَبْتُ رِجْلَيْهِ فَكَأَنَّمَا أَخْطَأْتُهُ فَانْقَعَرَ فَوَقَعَ عَلَى قَفَاهُ فَأَخَذْتُ سَيْفَهُ وَأَغْمَدْتُ سَيْفِي فَمَا ضَرَبْتُ بِهِ إِلاَّ ضَرْبَةً حَتَّى انْقَطَعَ فَأَلْقَيْتُهُ وَأَخَذْتُ سَيْفِي.

(۱۸۰۱۵) حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسیلمہ سے لڑائی کے دن میں ایک طاقتور آدمی سے ملا جس کو یمامہ کا گدھا کہا جاتا تھا۔ اس کے ہاتھ میں عمدہ تلوار تھی۔ میں نے اس کی ٹانگوں پر مارا گویا کہ مجھ سے خطا ہو گئی۔ اس کی ٹانگیں اکھڑ گئیں اور وہ گدی کے بل گر گیا۔ میں نے اس کی تلوار کو پکڑا اور اپنی تلوار کو میان میں رکھا میں اس کو ایک ہی وار سے قتل کر دیا پھر میں نے اس کی تلوار کو پھینک دیا اور میں نے اپنی تلوار پکڑ لی۔

(۵۵) باب الإِمَامِ إِذَا ظَهَرَ عَلَى قَوْمٍ أَقَامَ بِعَرْصَتِهِمْ ثَلاَثًا

جب امیر کسی قوم پر غلبہ پائے تو وہاں تین دن قیام کرے

(۱۸۰۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ الأَصْبَهَانِيُّ إِمْلاَءً وَقِرَاءَةً أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ ابْنُ الأَعْرَابِيِّ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- إِذَا غَلَبَ عَلَى قَوْمٍ أَحَبَّ أَنْ يُقِيمَ بِعَرْصَتِهِمْ ثَلاَثًا. أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ رَوْحٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ قَالَ الْبُخَارِيُّ وَتَابَعَهُ مُعَاذٌ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۰۱۶) ابوطلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب آپ کسی قوم پر غلبہ حاصل کرتے تو پسند کرتے کہ وہاں تین دن قیام کیا جائے۔

(۵۶) باب مَا يَفْعَلُهُ بِذَرَارِيِّ مَنْ ظَهَرَ عَلَيْهِ

مغلوب قوم کے بچوں کے ساتھ کیا معاملہ ہو

(۱۸۰۱۷) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ الْمُقْرِءُ ابْنُ الْحَمَّامِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا

أَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ بْنَ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ بَنِي قُرَيْظَةَ لَمَّا نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا كَانَ قَرِيبًا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ أَوْ إِلَى خَيْرِكُمْ . فَقَالَ : إِنَّ هَؤُلاَءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ. قَالَ : فَإِنِّي أَحْكُمُ فِيهِمْ أَنْ يُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ وَتُسْبَى ذَرَارِيُّهُمْ. قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : حَكَمْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ وَرُبَّمَا قَالَ حَكَمْتَ بِحُكْمِ اللَّهِ .

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ مِنْ أَوْجُهٍ عَنْ شُعْبَةَ . [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۰۱۷) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب بنو قریظہ نے سعد بن معاذ کو اپنا ثالث بنایا تو نبی ﷺ نے ان کو پیغام بھیجا، وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے۔ جب وہ مسجد کے قریب آئے تو آپ نے فرمایا: ''اپنے سردار یا اپنے اچھے کی طرف اٹھو۔'' آپ نے فرمایا: ان لوگوں نے آپ کو ثالث بنایا ہے تو انہوں نے کہا: میں ان کے متعلق یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ لڑائی کے قابل لوگوں کو قتل کر دیا جائے اور بچوں کو قیدی بنایا جائے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو نے مالک (اللہ) کے فیصلہ کے ساتھ فیصلہ کیا ہے۔

(۱۸۰۱۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ : أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الأَسَدِيُّ الْحَافِظُ بِهَمَذَانَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ دِيزِيلَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالاَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ التَّمَّارُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَكَمَ عَلَى بَنِي قُرَيْظَةَ أَنْ يُقْتَلَ مِنْهُمْ كُلُّ مَنْ جَرَتْ عَلَيْهِ الْمُوسَى وَأَنْ تُقْسَمَ أَمْوَالُهُمْ وَذَرَارِيُّهُمْ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَ : لَقَدْ حَكَمَ الْيَوْمَ فِيهِمْ بِحُكْمِ اللَّهِ الَّذِي حَكَمَ بِهِ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمَوَاتٍ. [صحیح لغیرہ]

(۱۸۰۱۸) سعد بن معاذ نے بنی قریظہ کے بارے میں فیصلہ کیا کہ ان میں سے بالغوں کو قتل کیا جائے اور مال اور بچوں کو مال غنیمت کے طور پر تقسیم کیا جائے۔ یہ بات رسول اللہ ﷺ کے پاس ذکر کی گئی تو آپ نے فرمایا: سعد نے وہ فیصلہ کیا جو اللہ نے سات آسمانوں پر کیا ہے۔

(۱۸۰۱۹) أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو عُثْمَانَ : عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ قَالَ : كُنْتُ فِيهِمْ فَكَانَ مَنْ أَنْبَتَ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ تُرِكَ فَكُنْتُ فِيمَنْ لَمْ يُنْبِتْ. [صحیح]

(۱۸۰۱۹) عطیہ قرظی فرماتے ہیں: میں بھی بنی قریظہ میں سے تھا جس کے زیر ناف بال تھے، اس کو قتل کیا گیا اور جس کے بال نہ تھے اس کو چھوڑ دیا گیا۔ میں اس وقت بغیر بال کے تھا۔

(۱۸۰۲۰) أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ

حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ قَالَ : كُنْتُ فِيمَنْ حَكَمَ فِيهِمْ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- أَنْ يَقْتُلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَتُسْبَى ذَرَارِيُّهُمْ قَالَ فَجَاءُوا بِي وَلاَ أُرَانِي إِلاَّ سَيَقْتُلُونِي فَكَشَفُوا عَانَتِي فَوَجَدُوهَا لَمْ تُنْبِتْ فَجَعَلُونِي فِي السَّبْيِ. [صحیح]

(۱۸۰۲۰) عطیہ قرظی فرماتے ہیں: سعد بن معاذ نے جن کے متعلق فیصلہ کیا تھا ان میں میں بھی تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے جنگجوؤں کے بارے میں قتل کا حکم دیا اور بچوں کو قیدی بنایا گیا۔ لوگ مجھے لائے، وہ مجھے بھی قتل کرنے والے تھے۔ انہوں نے میرا ستر کھولا تو میرے زیر ناف بال نہیں تھے (میں بالغ نہیں تھا) تو انہوں نے مجھے قیدیوں میں رکھا۔

(۵۷) باب مَا يَفْعَلُهُ بِالرِّجَالِ الْبَالِغِينَ مِنْهُمْ

مغلوب کے بالغ مردوں کے ساتھ کیا کیا جائے؟

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : الإِمَامُ فِيهِمْ بِالْخِيَارِ بَيْنَ أَنْ يَقْتُلَهُمْ إِنْ لَمْ يُسْلِمْ أَهْلُ الأَوْثَانِ أَوْ يُعْطِيَ الْجِزْيَةَ أَهْلُ الْكِتَابِ أَوْ يَمُنَّ عَلَيْهِمْ أَوْ يُفَادِيَهُمْ بِمَالٍ يَأْخُذُهُ مِنْهُمْ أَوْ بِأَسْرَى مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُطْلَقُوا لَهُمْ أَوْ يَسْتَرِقَّهُمْ فَإِنِ اسْتَرَقَّهُمْ أَوْ أَخَذَ مِنْهُمْ مَالاً فَسَبِيلُهُ سَبِيلُ الْغَنِيمَةِ يُخَمَّسُ وَيَكُونُ أَرْبَعَةُ أَخْمَاسِهَا لأَهْلِ الْغَنِيمَةِ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ كَيْفَ حَكَمْتَ فِي الْمَالِ وَالْوِلْدَانِ وَالنِّسَاءِ حُكْمًا وَاحِدًا وَحَكَمْتَ فِي الرِّجَالِ أَحْكَامًا مُتَفَرِّقَةً. قِيلَ ظَهَرَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَلَى قُرَيْظَةَ وَخَيْبَرَ فَقَسَمَ عَقَارَهَا مِنَ الأَرَضِينَ وَالنَّخْلِ قِسْمَةَ الأَمْوَالِ وَسَبَى وِلْدَانَ بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهَوَازِنَ وَنِسَاءَهُمْ فَقَسَمَهُمْ قَسْمَ الأَمْوَالِ.

قَالَ الشَّيْخُ أَمَّا مَا قَالَ فِي قُرَيْظَةَ فَفِيمَا.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امیر کو اختیار ہے کہ اگر بتوں کے پجاری اسلام نہ لائیں تو امیر ان کو قتل کر سکتا ہے اور اہل کتاب جزیہ دیں یا امیر ان پر احسان کرے یا مال بطور فدیہ دیں یا ان کے بدلہ میں مسلمان قیدیوں کو چھڑا لے یا ان کا مالک بن جائے۔ اگر مالک بنے یا مال لے تو اس کا طریقہ غنیمت والا ہوگا، خمس نکالا جائے گا اور پانچ میں سے چار حصے غنیمت حاصل کرنے والوں کے ہوں گے۔ اگر کوئی کہے کہ آپ نے مال غنیمت میں بچوں اور عورتوں پر ایک حکم لاگو کیا، جبکہ مردوں میں مختلف احکامات جاری کیے ہیں تو اس کو کہا جائے گا کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو قریظہ اور خیبر کو فتح کیا تو آپ زمین اور کھجوروں کی جائیداد میں تقسیم کے لیے مال کی تقسیم کا طریقہ اختیار کیا اور بنی مصطلق اور ہوازن کے بچوں اور عورتوں کو قیدی بنایا اور مال کی طرح ان کو تقسیم کر دیا۔

شیخ فرماتے ہیں: جو آپ بنو قریظہ کے بارے میں فرمایا وہی ان کے بارے میں فرمایا۔

(۱۸۰۲۱) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْعَلَوِيُّ وَأَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ قَالاَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَطَّانُ أَخْبَرَنَا أَبُو الأَزْهَرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ

نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ يَهُودَ بَنِي النَّضِيرِ وَقُرَيْظَةَ حَارَبُوا رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- فَأَجْلَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بَنِي النَّضِيرِ وَأَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ حَتَّى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ وَقَسَمَ نِسَاءَهُمْ وَأَوْلاَدَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلاَّ بَعْضَهُمْ لَحِقُوا بِرَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَأَمَّنَهُمْ وَأَسْلَمُوا وَأَجْلَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يَهُودَ الْمَدِينَةِ بَنِي قَيْنُقَاعَ وَهُمْ قَوْمُ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ سَلاَمٍ وَيَهُودَ بَنِي حَارِثَةَ وَكُلَّ يَهُودِيٍّ بِالْمَدِينَةِ.

أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۰۲۱) ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بنونضیر اور بنوقریظہ کے یہود نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لڑائی کی۔ آپ نے بنونضیر کو جلا وطن کر دیا اور قریظہ والوں کو برقرار رکھا اور ان پر احسان کیا۔ اس کے بعد بنوقریظہ نے بھی لڑائی کی۔ آپ نے ان کے مردوں کو قتل کیا اور عورتوں، بچوں اور مال کو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا اور ان کو چھوڑ دیا جو رسول اللہ ﷺ سے مل گئے۔ آپ نے ان کو امن دیا انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ آپ نے مدینہ کے یہودیوں کو جلا وطن کر دیا۔ ان بنی قینقاع جو کہ عبداللہ بن سلام کی قوم کے لوگ تھے اور بنی حارثہ کے یہود تھے اور ہر یہودی جو مدینہ میں تھا اس کو جلا وطن کر دیا۔

(۱۸۰۲۲) وَأَمَّا مَا قَالَ فِي خَيْبَرَ فَفِيمَا أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو الْوَلِيدِ : حَسَّانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : لَوْلاَ آخِرُ النَّاسِ مَا فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ قَرْيَةٌ إِلاَّ قَسَمْتُهَا كَمَا قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- خَيْبَرَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۰۲۲) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر مجھے اس بات کا ڈر نہ ہوتا کہ بعد میں آنے والے لوگ تنگ دست ہو جائیں گے تو میں جو بھی علاقہ فتح ہوتا تو اس کو تقسیم کر دیتا جس طرح رسول اکرم ﷺ نے خیبر کو تقسیم کیا تھا۔

(۱۸۰۲۳) وَأَمَّا مَا قَالَ فِي وِلْدَانِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَفِيمَا أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ

(ح) قَالَ وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَمُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالاَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الدُّعَاءِ قَبْلَ الْقِتَالِ قَالَ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ الدُّعَاءُ فِي أَصْلِ الإِسْلاَمِ قَدْ أَغَارَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّونَ وَأَنْعَامُهُمْ تُسْقَى عَلَى الْمَاءِ فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَسَبَى سَبْيَهُمْ وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ جُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي بِهَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَكَانَ فِي ذَلِكَ الْجَيْشِ.

وَفِي رِوَايَةِ يَزِيدَ إِنَّمَا ذَلِكَ بَعْدَ الدُّعَاءِ فِي أَوَّلِ الإِسْلاَمِ وَالْبَاقِي سَوَاءٌ.
رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى عَنِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ.
وَقَدْ مَضَى فِي حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ :غَزَوْنَا الْمُصْطَلِقَ فَسَبَيْنَا كَرَائِمَ الْعَرَبِ فَأَرَدْنَا أَنْ نَسْتَمْتِعَ وَنَعْزِلَ فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَ لاَ عَلَيْكُمْ أَنْ لاَ تَفْعَلُوا. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۸۰۲۳) ابن عون فرماتے ہیں: میں نے نافع کو لڑائی سے پہلے دعوت کے بارے میں سوال لکھ کر بھیجا انہوں نے کہا: دعوت دینا اسلام کی بنیاد ہے۔ رسول اللہ ﷺ بنو مصطلق پر شب خون مارا کیونکہ وہ بھی اس کے لیے تیار تھے۔ اس وقت جانوروں کو پانی پلایا جا رہا تھا۔ آپ نے جنگجوؤں کو قتل کیا، بچوں کو قیدی بنایا اور اسی دن آپ کو حضرت جویریہ بنت حارث ملی تھیں۔

(۱۸۰۲٤) وَأَمَّا مَا قَالَ فِي هَوَازِنَ فَفِيمَا أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو الأَدِيبُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الإِسْمَاعِيلِيُّ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ وَهُوَ ابْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ وَزَعَمَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَامَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِينَ فَسَأَلُوهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- مَعِي مَنْ تَرَوْنَ وَأَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ إِمَّا السَّبْيَ وَإِمَّا الْمَالَ وَقَدِ اسْتَأْنَيْتُ بِكُمْ وَكَانَ أَنْظَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِينَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلاَّ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فِي الْمُسْلِمِينَ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ :أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَتَكُمْ قَدْ جَاءُوا تَائِبِينَ وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ ذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللَّهُ عَلَيْنَا . فَقَالَ النَّاسُ :قَدْ طَيَّبْنَا ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :إِنَّا لاَ نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ . فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ فَرَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا هَذَا الَّذِي بَلَغَنِي عَنْ سَبْيِ هَوَازِنَ.
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ إِسْحَاقَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ. قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ :وَأَسَرَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- أَهْلَ بَدْرٍ فَمِنْهُمْ مَنْ مَنَّ عَلَيْهِ بِلاَ شَىْءٍ أَخَذَهُ مِنْهُ وَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَ مِنْهُ فِدْيَةً وَمِنْهُمْ مَنْ قَتَلَهُ وَكَانَ الْمَقْتُولاَنِ بَعْدَ الإِسَارِ يَوْمَ بَدْرٍ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ وَالنَّضْرُ بْنُ الْحَارِثِ. [صحيح۔ بخاری ۴۳۱۹]

(۱۸۰۲۴) عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ بیان کرتے ہیں کہ ہوازن کے وفد نے رسول اللہ سے اپنے مال و قیدیوں کی واپسی کا مطالبہ کیا تو رسول اللہ نے فرمایا: مجھے اور میرے ساتھیوں کو سچی بات زیادہ محبوب ہے۔ تمہیں دونوں میں سے ایک چیز کا اختیار ہے (مال یا قیدی) اور میں تمہیں مہلت دیتا ہوں اور رسول اللہ ﷺ نے طائف سے واپسی پر

دس راتوں کی مہلت دی۔ جب انہیں یقین ہو گیا کہ آپ صرف ایک چیز واپس کریں گے تو انہوں نے قیدیوں کی واپسی کا مطالبہ کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے اللہ کی تعریف فرمائی جس کا وہ اصل حق دار تھا پھر فرمایا: امابعد! تمہارے بھائی توبہ کر کے آ گئے ہیں میں ان کے قیدی واپس کرنا چاہتا ہوں۔ جو تم میں سے دل کی خوشی سے یہ کام کرنا چاہتا ہے تو کر لے اور جو کوئی ان کا عوض لینا چاہے تو ہم پہلے مال فیٔ سے اس کا بدل واپس کر دیں گے تو لوگوں نے کہا: ہم نے دل کی خوشی سے واپس کر دیے، اے اللہ کے رسول! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمیں معلوم نہ ہو سکا کون اجازت دیتا ہے اور کون نہیں۔ تم اپنے سرداروں کو بتاؤ، وہ ہمیں خبر دیں تو لوگوں نے اپنے چوہدریوں سے بات کی تو انہوں نے رسول اللہ کو بتایا کہ لوگوں نے خوشی سے اجازت دے دی ہے۔ یہ حدیث مجھے ہوازن کے قیدیوں کے بارے میں پہنچی۔

(ب) امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے بدر کے قیدیوں سے فدیہ لے کر چھوڑا، بعض سے کچھ بھی نہ لیا اور بعض کو قتل بھی کروا دیا۔ رسول اللہ نے بدر کے دو قیدیوں کو قتل کروایا۔ عقبہ بن ابی معیط اور نضر بن حارث۔

(۱۸۰۲۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا عَدَدٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قُرَيْشٍ وَغَيْرِهِمْ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْمَغَازِي: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- أَسَرَ النَّضْرَ بْنَ الْحَارِثِ الْعَبْدَرِيَّ يَوْمَ بَدْرٍ وَقَتَلَهُ بِالْبَادِيَةِ أَوِ الأُثَيْلِ صَبْرًا وَأَسَرَ عُقْبَةَ بْنَ أَبِي مُعَيْطٍ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَتَلَهُ صَبْرًا. قَالَ الشَّيْخُ وَقَدْ رُوِّينَا فِي كِتَابِ الْقَسْمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ يَسَارٍ صَاحِبِ الْمَغَازِي. [صحيح]

(۱۸۰۲۵) امام شافعی رحمہ اللہ اہل مغازی سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نضر بن حارث عبدری کو بدر کے دن دیہات یا اثیل کے مقام پر باندھ کر قتل کر دیا یہی سلوک عقبہ بن ابی معیط کے ساتھ کیا گیا۔

(۱۸۰۲۶) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- لَمَّا أَقْبَلَ بِالأُسَارَى حَتَّى إِذَا كَانَ بِعِرْقِ الظُّبْيَةِ أَمَرَ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتِ بْنِ أَبِي الأَقْلَحِ أَنْ يَضْرِبَ عُنُقَ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ فَجَعَلَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ يَقُولُ: يَا وَيْلاَهْ عَلاَمَ أُقْتَلُ مِنْ بَيْنِ هَؤُلاَءِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: لِعَدَاوَتِكَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ. فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ مَنُّكَ أَفْضَلُ فَاجْعَلْنِي كَرَجُلٍ مِنْ قَوْمِي إِنْ قَتَلْتَهُمْ قَتَلْتَنِي وَإِنْ مَنَنْتَ عَلَيْهِمْ مَنَنْتَ عَلَيَّ وَإِنْ أَخَذْتَ مِنْهُمُ الْفِدَاءَ كُنْتُ كَأَحَدِهِمْ يَا مُحَمَّدُ مَنْ لِلصِّبْيَةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: النَّارُ يَا عَاصِمُ بْنَ ثَابِتٍ قَدِّمْهُ فَاضْرِبْ عُنُقَهُ. فَقَدَّمَهُ فَضَرَبَ عُنُقَهُ. [ضعيف جدًا]

(۱۸۰۲۶) محمد بن یحییٰ بن سہل بن ابی حثمہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل فرماتے ہیں کہ عرق ظبیہ نامی جگہ پر جب رسول اللہ کے پاس قیدی لائے گئے تو رسول اللہ ﷺ نے عاصم بن ثابت بن ابی افلح کو حکم دیا وہ عقبہ بن ابی معیط کی گردن جدا کر دیں۔ عقبہ بن ابی معیط نے کہا: ان کے درمیان سے مجھے کیوں قتل کیا جا رہا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ فرمایا: اللہ اور رسول کی

دشمنی کی وجہ سے تو عقبہ نے کہا: اے محمد! آپ مجھے میری قوم کے آدمیوں میں شمار کرتے ہوئے ان جیسا سلوک کریں۔ اگر ان کو قتل یا احسان کریں تو میرے ساتھ بھی یہ سلوک کر لینا۔ اے احمد! بچوں کا کون ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان کے لیے آگ ہے۔ اے عاصم بن عون! اس کی گردن تن سے جدا کر دو تو انہوں نے اس کا سر قلم کر دیا۔

(۱۸۰۲۷) وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلاَّبُ بِهَمَذَانَ حَدَّثَنَا هِلاَلُ بْنُ الْعَلاَءِ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : أَرَادَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ أَنْ يَسْتَعْمِلَ مَسْرُوقًا فَقَالَ لَهُ عُمَارَةُ بْنُ عُقْبَةَ أَتَسْتَعْمِلُ رَجُلاً مِنْ بَقَايَا قَتَلَةِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ مَسْرُوقٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ فِي أَنْفُسِنَا مَوْثُوقَ الْحَدِيثِ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - ﷺ- لَمَّا أَرَادَ قَتْلَ أَبِيكَ قَالَ : مَنْ لِلصِّبْيَةِ؟ قَالَ : النَّارُ . قَدْ رَضِيتُ لَكَ مَا رَضِيَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ - ﷺ-. [صحیح]

(۱۸۰۲۷) ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب ضحاک بن قیس نے مسروق کو عامل بنانا چاہا تو عمارہ بن عقبہ نے کہا کہ کیا آپ حضرت عثمان کے قاتلوں میں سے کسی کو عامل بنانا چاہتے ہیں تو مسروق نے عمارہ سے کہا کہ ہمیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جو بات ہمارے دلوں میں پختہ ہے یہ ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے تیرے باپ کو قتل کرنے کا ارادہ فرمایا تو اس نے کہا تھا: بچوں کا کون ہے؟ فرمایا: آگ۔ میں تیرے لیے وہ پسند کرتا ہوں جو تیرے لیے رسول اللہ ﷺ نے پسند فرمایا۔

(۱۸۰۲۸) قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : وَكَانَ مِنَ الْمَمْنُونِ عَلَيْهِمْ بِلاَ فِدْيَةٍ أَبُو عَزَّةَ الْجُمَحِيُّ تَرَكَهُ رَسُولُ اللَّهِ - ﷺ- لِبَنَاتِهِ وَأَخَذَ عَلَيْهِ عَهْدًا أَنْ لاَ يُقَاتِلَهُ فَأَخْفَرَهُ وَقَاتَلَهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ - ﷺ- أَنْ لاَ يُفْلِتَ فَمَا أُسِرَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ رَجُلٌ غَيْرُهُ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ امْنُنْ عَلَيَّ وَدَعْنِي لِبَنَاتِي وَأُعْطِيكَ عَهْدًا أَنْ لاَ أَعُودَ لِقِتَالِكَ. فَقَالَ النَّبِيُّ - ﷺ- : لاَ تَمْسَحُ عَلَى عَارِضَيْكَ بِمَكَّةَ تَقُولُ قَدْ خَدَعْتُ مُحَمَّدًا مَرَّتَيْنِ . فَأَمَرَ بِهِ فَضُرِبَتْ عُنُقُهُ. أَخْبَرَنَاهُ أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ فَذَكَرَهُ. وَقَدْ رُوِّينَا فِي ذَلِكَ عَنْ غَيْرِ الشَّافِعِيِّ فِي كِتَابِ الْقَسْمِ. [صحیح]

(۱۸۰۲۸) امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابو عزہ جمحی کو رسول اللہ ﷺ نے بغیر فدیہ کے احسان کرتے ہوئے چھوڑ دیا۔ اس کی بیٹیوں کی وجہ سے اور وعدہ لیا کہ آئندہ وہ لڑائی کے لیے نہ آئیں۔ لیکن اس نے وعدہ خلافی کی تو رسول اللہ ﷺ نے احد کے دن اسے قتل کروا دیا۔ مشرکین کا کوئی اور شخص قیدی نہ تھا۔ ابو عزہ جمحی نے کہا: اے محمد! آپ میری بیٹیوں کی وجہ سے احسان فرمائیں۔ میں آئندہ قتال کے لیے نہ آؤں گا۔ آپ نے فرمایا: مکہ جانے کے بہانے چاپلوسی مت کرو۔ پھر تم کہو گے: میں نے محمد ﷺ کو دو مرتبہ دھوکہ دیا ہے۔ پھر آپ نے حکم فرمایا تو اس کی گردن تن سے جدا کر دی گئی۔

(۱۸۰۲۹) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ

الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : أَمَّنَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- مِنَ الأُسَارَى يَوْمَ بَدْرٍ أَبَا عَزَّةَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ عُمَيْرٍ الْجُمَحِيَّ وَكَانَ شَاعِرًا وَكَانَ قَالَ لِلنَّبِيِّ -ﷺ- يَا مُحَمَّدُ إِنَّ لِي خَمْسَ بَنَاتٍ لَيْسَ لَهُنَّ شَيْءٌ فَتَصَدَّقْ بِي عَلَيْهِنَّ فَفَعَلَ وَقَالَ أَبُو عَزَّةَ : أُعْطِيكَ مَوْثِقًا أَنْ لاَ أُقَاتِلَكَ وَلاَ أُكَثِّرَ عَلَيْكَ أَبَدًا فَأَرْسَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-. فَلَمَّا خَرَجَتْ قُرَيْشٌ إِلَى أُحُدٍ جَاءَهُ صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ فَقَالَ : اخْرُجْ مَعَنَا. فَقَالَ : إِنِّي قَدْ أَعْطَيْتُ مُحَمَّدًا مَوْثِقًا أَنْ لاَ أُقَاتِلَهُ. فَضَمِنَ صَفْوَانُ أَنْ يَجْعَلَ بَنَاتِهِ مَعَ بَنَاتِهِ إِنْ قُتِلَ وَإِنْ عَاشَ أَعْطَاهُ مَالاً كَثِيرًا فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتَّى خَرَجَ مَعَ قُرَيْشٍ يَوْمَ أُحُدٍ فَأُسِرَ وَلَمْ يُؤْسَرْ غَيْرُهُ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ إِنَّمَا أُخْرِجْتُ كُرْهًا وَلِي بَنَاتٌ فَامْنُنْ عَلَيَّ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : أَيْنَ مَا أَعْطَيْتَنِي مِنَ الْعَهْدِ وَالْمِيثَاقِ لاَ وَاللَّهِ لاَ تَمْسَحُ عَارِضَيْكَ بِمَكَّةَ تَقُولُ سَخِرْتُ بِمُحَمَّدٍ مَرَّتَيْنِ.

قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ النَّبِيُّ -ﷺ- : إِنَّ الْمُؤْمِنَ لاَ يُلْدَغُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ يَا عَاصِمُ بْنَ ثَابِتٍ قَدِّمْهُ فَاضْرِبْ عُنُقَهُ. فَقَدَّمَهُ فَضَرَبَ عُنُقَهُ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : ثُمَّ أَسَرَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- ثُمَامَةَ بْنَ أُثَالٍ الْحَنَفِيَّ بَعْدُ فَمَنَّ عَلَيْهِ ثُمَّ عَادَ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ بَعْدُ فَأَسْلَمَ وَحَسُنَ إِسْلاَمُهُ. [ضعیف جداً]

(۱۸۰۲۹) سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بدری قیدی ابوعزہ عبداللہ بن عمرو بن عمیر جمحی شاعر کو احسان کرتے ہوئے چھوڑ دیا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ میری پانچ بچیاں ہیں ان کی وجہ سے میرے اوپر احسان کریں تو آپ نے احسان کر دیا۔ ابوعزہ نے کہا: نہ تو خود آپ کے خلاف آؤں گا اور نہ ہی تعداد کو زیادہ کروں گا تو رسول اللہ نے چھوڑ دیا۔ جب قریش غزوہ احد کے لیے نکلے تو صفوان بن امیہ نے ابوعزہ سے نکلنے کا مطالبہ کر دیا تو ابوعزہ نے کہا: میں نے محمد ﷺ سے نہ لڑنے کا پختہ عہد کیا ہوا ہے تو صفوان بن امیہ نے اس کی بیٹیوں کی پرورش کا ذمہ لیا۔ اگر وہ قتل کر دیا گیا۔ اگر زندہ رہا تو بہت زیادہ مال دیا جائے گا تو جب غزوہ احد میں وہ قریشیوں کے ساتھ نکلا تو یہ اکیلا قیدی بنایا گیا تو اس نے کہا: اے محمد ﷺ! مجھے زبردستی لایا گیا آپ میرے اوپر بچیوں کی وجہ سے احسان کریں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیرا وہ وعدہ کہاں گیا؟ تو نے کہا کہ میں نے محمد ﷺ سے دو مرتبہ مذاق کیا ہے۔

(ب) سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مومن ایک بل سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا، اے عاصم بن ثابت! اس کی گردن تن سے جدا کر دو تو انہوں نے اس کا سر قلم کر دیا۔

(ج) امام شافعی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ثمامہ بن اثال کو قیدی بنایا تو احسان کر کے چھوڑ دیا تو ثمامہ بن اثال نے اسلام قبول کر لیا۔ پھر اس کا اسلام اچھا ہو گیا۔

(۱۸۰۳۰) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْفَقِيهُ وَأَبُو الْفَضْلِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمُزَكِّي قَالاَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ : بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- خَيْلاً نَحْوَ أَرْضِ نَجْدٍ فَجَاءَ تْ بِرَجُلٍ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ الْحَنَفِيُّ سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَ : مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟ . قَالَ : عِنْدِي يَا مُحَمَّدُ خَيْرٌ إِنْ تَقْتُلْنِي تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَإِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ وَإِنْ تُرِدِ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- حَتَّى كَانَ مِنَ الْغَدِ ثُمَّ قَالَ : مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟ . فَقَالَ : عِنْدِي مَا قُلْتُ لَكَ. فَرَدَّهَا عَلَيْهِ ثُمَّ أَتَاهُ الْيَوْمَ الثَّالِثَ فَرَدَّهَا عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : أَطْلِقُوا ثُمَامَةَ . فَخَرَجَ ثُمَامَةُ إِلَى نَخْلٍ قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ : أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ يَا مُحَمَّدُ وَاللَّهِ مَا كَانَ عَلَى وَجْهِ الأَرْضِ وَجْهٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ وَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهُكَ أَحَبَّ الْوُجُوهِ إِلَيَّ وَوَاللَّهِ مَا كَانَ دِينٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ دِينِكَ وَقَدْ أَصْبَحَ دِينُكَ أَحَبَّ الأَدْيَانِ إِلَيَّ وَوَاللَّهِ مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ وَقَدْ أَصْبَحَ بَلَدُكَ أَحَبَّ الْبُلْدَانِ كُلِّهَا إِلَيَّ وَإِنَّ خَيْلَكَ أَخَذَتْنِي وَأَنَا أُرِيدُ الْعُمْرَةَ فَمَاذَا تَرَى فَبَشَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- وَأَمَرَهُ أَنْ يَعْتَمِرَ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ لَهُ رِجَالٌ بِمَكَّةَ أَصَبَوْتَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ لاَ وَاللَّهِ مَا صَبَوْتُ وَلَكِنِّي أَسْلَمْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَوَاللَّهِ لاَ تَأْتِيكُمْ حَبَّةُ حِنْطَةٍ مِنَ الْيَمَامَةِ حَتَّى يَأْذَنَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۸۰۳۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول معظم ﷺ نے ایک لشکر نجد کی طرف بھیجا۔ وہ دستہ ثمامہ بن اثال کو گرفتار کر کے لایا جو یمامہ کے علاقے کا رئیس تھا۔ انہوں نے اسے مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا۔ رسول اکرم ﷺ اس کے پاس آئے اور اس سے دریافت کیا: اے ثمامہ! تیرا کیا حال ہے؟ اس نے جواب دیا: میرا حال اچھا ہے اگر مجھے قتل کر دیں تو ایسے شخص کو قتل کریں گے جس کے خون کا بدلہ لیا جائے گا اور اگر آپ احسان کریں گے تو احسان کا شکریہ ادا ہوگا اور اگر آپ مال چاہتے ہیں تو طلب کریں جتنا چاہتے ہو مال مل جائے گا۔ رسول اکرم ﷺ اس کو چھوڑ کر چلے گئے۔ جب دوسرا دن ہوا تو آپ ﷺ نے اس سے حال دریافت کیا: ثمامہ تمہارا کیا ذہن ہے؟ اس نے جواب دیا: اگر آپ احسان کریں گے تو آپ ﷺ کے احسان کا شکریہ ادا کیا جائے گا۔ اگر آپ قتل کریں گے تو ایسے شخص کو قتل کریں گے جس کے خون کا بدلہ لیا جائے گا۔ اگر آپ مال چاہتے ہیں تو جتنا مال چاہتے ہیں اتنا ہی دیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ اسے پھر چھوڑ کر چلے گئے۔ جب تیسرا دن ہوا تو آپ ﷺ نے اس سے پوچھا تو اس نے وہی جواب دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ثمامہ کو کھول دو۔ چنانچہ وہ مسجد

کے قریب کھجوروں کے باغ میں گیا، غسل کیا۔ پھر مسجد میں داخل ہوا اور اس نے اقرار کیا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ اے محمد! اللہ کی قسم روئے زمین پر کوئی چہرہ ایسا نہ تھا مجھے آپ کے چہرے سے زیادہ برا لگتا ہو مگر اب آپ کا چہرہ تمام چہروں سے زیادہ محبوب لگتا ہے۔ اللہ کی قسم! آپ کے شہر سے زیادہ برا مجھے کوئی شہر نہیں لگتا تھا مگر اب مجھے آپ کا شہر تمام شہروں سے زیادہ اچھا لگتا ہے اور آپ کے لشکر نے مجھے اس وقت گرفتار کیا جب میں عمرہ ادا کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ اب آپ کی کیا رائے ہے؟ رسول کریم ﷺ نے اسے خوشخبری دی اور کہا: جاؤ عمرہ ادا کرو۔ جب وہ مکہ آیا تو کسی کہنے والے نے کہا: تو صابی ہو گیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں میں تو رسول اللہ کے اسلام میں داخل ہو گیا ہوں۔ اللہ کی قسم! تمہارے پاس یمامہ کی گندم کا ایک دانہ بھی نہیں آئے گا جب تک اس کے بارے میں رسول اللہ اجازت نہ دیں گے۔

(۱۸۰۳۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ إِسْلاَمُ ثُمَامَةَ بْنِ أُثَالٍ الْحَنَفِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- دَعَا اللَّهَ حِينَ عَرَضَ لِرَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- بِمَا عَرَضَ لَهُ أَنْ يُمَكِّنَهُ اللَّهُ مِنْهُ وَكَانَ عَرَضَ لَهُ وَهُوَ مُشْرِكٌ فَأَرَادَ قَتْلَهُ فَأَقْبَلَ ثُمَامَةُ مُعْتَمِرًا وَهُوَ عَلَى شِرْكِهِ حَتَّى دَخَلَ الْمَدِينَةَ فَتَحَيَّرَ فِيهَا حَتَّى أُخِذَ وَأُتِيَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فَأَمَرَ بِهِ فَرُبِطَ إِلَى عَمُودٍ مِنْ عُمُدِ الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَ : مَا لَكَ يَا ثُمَامُ هَلْ أَمْكَنَ اللَّهُ مِنْكَ؟ . قَالَ : وَقَدْ كَانَ ذَلِكَ يَا مُحَمَّدُ إِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَإِنْ تَعْفُ تَعْفُ عَنْ شَاكِرٍ وَإِنْ تَسْأَلْ مَالاً تُعْطَهُ فَمَضَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- وَتَرَكَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ الْغَدُ مَرَّ بِهِ فَقَالَ : مَا لَكَ يَا ثُمَامُ؟ . فَقَالَ : خَيْرًا يَا مُحَمَّدُ إِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَإِنْ تَعْفُ تَعْفُ عَنْ شَاكِرٍ وَإِنْ تَسْأَلْ مَالاً تُعْطَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَجَعَلْنَا الْمَسَاكِينَ نَقُولُ بَيْنَنَا مَا يُصْنَعُ بِدَمِ ثُمَامَةَ وَاللَّهِ لأَكْلَةٌ مِنْ جَزُورٍ سَمِينَةٍ مِنْ فِدَائِهِ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْ دَمِ ثُمَامَةَ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ مَرَّ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَ : مَا لَكَ يَا ثُمَامُ؟ . فَقَالَ : خَيْرًا يَا مُحَمَّدُ إِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَإِنْ تَعْفُ تَعْفُ عَنْ شَاكِرٍ وَإِنْ تَسْأَلْ مَالاً تُعْطَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : أَطْلِقُوهُ فَقَدْ عَفَوْتُ عَنْكَ يَا ثُمَامُ . فَخَرَجَ ثُمَامَةُ حَتَّى أَتَى حَائِطًا مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ فَاغْتَسَلَ فِيهِ وَتَطَهَّرَ وَطَهَّرَ ثِيَابَهُ ثُمَّ جَاءَ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ وَاللَّهِ لَقَدْ كُنْتَ وَمَا وَجْهٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ وَلاَ دِينٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ دِينِكَ وَلاَ بَلَدٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ ثُمَّ لَقَدْ أَصْبَحْتَ وَمَا وَجْهٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ وَلاَ دِينٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ دِينِكَ وَلاَ بَلَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ وَإِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ قَدْ خَرَجْتُ مُعْتَمِرًا وَأَنَا عَلَى دِينِ قَوْمِي فَبَشِّرْنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ فِي عُمْرَتِي فَبَشَّرَهُ وَعَلَّمَهُ فَخَرَجَ مُعْتَمِرًا فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ وَسَمِعَتْهُ

قُرَيْشٌ يَتَكَلَّمُ بِأَمْرِ مُحَمَّدٍ مِنَ الإِسْلاَمِ قَالُوا صَبَأَ ثُمَامَةُ فَأَغْضَبُوهُ فَقَالَ إِنِّي وَاللَّهِ مَا صَبَوْتُ وَلَكِنِّي أَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ مُحَمَّدًا وَآمَنْتُ بِهِ وَايْمُ الَّذِي نَفْسُ ثُمَامَةَ بِيَدِهِ لاَ تَأْتِيكُمْ حَبَّةٌ مِنَ الْيَمَامَةِ وَكَانَتْ رِيفَ مَكَّةَ مَا بَقِيتُ حَتَّى يَأْذَنَ فِيهَا مُحَمَّدٌ -ﷺ- وَانْصَرَفَ إِلَى بَلَدِهِ وَمَنَعَ الْحَمْلَ إِلَى مَكَّةَ حَتَّى جُهِدَتْ قُرَيْشٌ فَكَتَبُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- يَسْأَلُونَهُ بِأَرْحَامِهِمْ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى ثُمَامَةَ يُخَلِّي إِلَيْهِمْ حَمْلَ الطَّعَامِ فَفَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۸۰۳۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ثمامہ بن اثال حنفی کے اسلام کا واقعہ پیش آیا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اللہ سے دعا فرمائی جس وقت آپ کے لیے کوئی واقعہ پیش آیا کہ اللہ آپ کو غلبہ عطا فرما دے اور وہ ابھی مشرک ہی تھا۔ آپ نے اس کے قتل کا ارادہ فرمایا اور ثمامہ حالت شرک میں عمرہ کی غرض سے مدینہ میں سے گزر رہا تھا کہ صحابہ نے پکڑ کر رسول اللہ ﷺ کے دربار میں پیش کر دیا۔ آپ کے حکم سے مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون کے ساتھ باندھ دیا گیا تو رسول اللہ ﷺ اس کے پاس آئے اور پوچھا: اے ثمامہ! کیا حال ہے؟ کیا اللہ نے تیرے اوپر غلبہ دے دیا ہے؟ اس نے کہا: اے محمد! اگر تو مجھے قتل کر دے تو ایسے شخص کو قتل کرو گے جس کے خون کا بدلہ لیا جائے گا۔ اگر آپ ﷺ معاف کریں گے تو معافی کا شکریہ ادا کیا جائے گا۔ اگر آپ ﷺ مال چاہتے ہیں تو مال بھی دیا جائے گا۔ اسے اس حالت میں چھوڑ کر رسول اللہ چلے گئے۔ دوسرے دن پھر آئے اور پوچھا: تیرا کیا حال ہے ثمامہ! اس نے کہا: میرا حال اچھا ہے اے محمد! اگر مجھے قتل کر دیں گے تو ایسے شخص کو قتل کریں گے جس کے خون کا بدلہ لیا جائے گا۔ اگر آپ معاف کر دیں تو معاف کرنے کا شکریہ ادا ہوگا۔ اگر مال طلب کرو تو دیا جائے گا۔ رسول اللہ پھر چلے گئے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم مسکین بیٹھ کر ثمامہ کے خون کے بارے میں باتیں کر رہے تھے کہ اللہ کی قسم ثمامہ کے خون کی بجائے اس کے مقابلہ میں موٹے تازے اونٹ فدیہ میں زیادہ بہتر رہیں گے۔ پھر صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ اس کے پاس آئے اور پوچھا: ثمامہ کیا حال ہے؟ اس نے کہا: میرا حال اچھا ہے اے محمد! اگر قتل کریں گے تو ایسے شخص کو قتل کریں گے جس کے خون کا بدلہ لیا جائے گا۔ اگر آپ معاف کر دیں تو معاف کرنے کا شکریہ ادا ہوگا۔ اگر مال طلب کرو گے تو مال بھی دیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ثمامہ کو رہا کر دو۔ اے ثمامہ! میں نے تجھے معاف کر دیا۔ پھر ثمامہ نے مدینہ کے کسی باغ میں غسل کر کے اپنے کپڑوں اور جسم کو پاک کیا اور واپس آیا تو رسول ﷺ اپنے صحابہ میں تشریف فرما تھے۔ اس نے کہا: اے محمد ﷺ تیرے چہرے سے بڑھ کر کوئی چہرہ میرے نزدیک برا نہ تھا، آپ کے دین سے زیادہ کوئی دین میرے لیے برا نہ تھا اور آپ کے شہر سے زیادہ برا کوئی شہر مجھے نہیں لگتا تھا۔ پھر اس نے کہا: اب آپ کے چہرہ سے بڑھ کر کوئی چہرہ محبوب نہیں، آپ کے دین سے بڑھ کر کوئی دین اچھا نہیں لگتا اور آپ کے شہر سے بڑھ کر کوئی شہر اچھا نہیں لگتا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ کے رسول! میں اپنی قوم کے دین پر ہی عمرہ کے لیے نکلا تھا، آپ میرے عمرہ کے بارہ میں خوشخبری دیں۔ اللہ آپ پر رحمت فرمائے۔ آپ نے خوشخبری بھی دی اور طریقہ بھی سکھایا۔

وہ عمرہ کی غرض سے نکلے۔ جب وہ مکہ آئے تو قریشیوں نے ان سے آپ کے دین کے بارہ میں سنا تو کہنے لگے کہ ثمامہ بے دین ہو گیا ہے۔ انہوں نے ثمامہ کو غصہ دلایا۔ ثمامہ کہنے لگے: میں بے دین نہیں ہوا، میں نے اسلام قبول کیا۔ محمد ﷺ کی تصدیق کی اور ان پر ایمان لایا۔ اللہ کی قسم! تمہارے پاس یمامہ سے گندم کا ایک دانہ بھی نہ آئے گا (اور یمامہ سرسبز جگہ تھی)۔ جب تک میں ہوں لیکن نبی ﷺ اجازت دے دیں۔ وہ اپنے شہر واپس چلے گئے۔ جا کر مکہ کا غلہ روک دیا یہاں تک کہ قریش مشکل میں پڑ گئے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی رشتہ داریوں کا واسطہ دے کر سوال کیا کہ آپ ثمامہ کو خط لکھیں کہ وہ غلہ روانہ کر دے تو رسول اللہ ﷺ نے ثمامہ کو غلہ روانہ کرنے کا حکم صادر فرما دیا۔

(۱۸۰۳۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عُلَاثَةَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: وَأَقْبَلَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَ: هَبْ لِي الزَّبِيرَ الْيَهُودِيَّ أَجْزِيهِ بِيَدٍ كَانَتْ لَهُ عِنْدِي يَوْمَ بُعَاثٍ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ فَأَقْبَلَ ثَابِتٌ حَتَّى أَتَاهُ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَلْ تَعْرِفُنِي؟ فَقَالَ: نَعَمْ وَهَلْ يُنْكِرُ الرَّجُلُ أَخَاهُ؟ قَالَ ثَابِتٌ: أَرَدْتُ أَنْ أَجْزِيَكَ الْيَوْمَ بِيَدٍ لَكَ عِنْدِي يَوْمَ بُعَاثٍ. قَالَ: فَافْعَلْ فَإِنَّ الْكَرِيمَ يَجْزِي الْكَرِيمَ. قَالَ: قَدْ فَعَلْتُ قَدْ سَأَلْتُكَ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- فَوَهَبَكَ لِي فَأَطْلَقَ عَنْهُ إِسَارَهُ. فَقَالَ الزَّبِيرُ: لَيْسَ لِي قَائِدٌ وَقَدْ أَخَذْتُمُ امْرَأَتِي وَبَنِيَّ. فَرَجَعَ ثَابِتٌ إِلَى الزَّبِيرِ فَقَالَ: رَدَّ إِلَيْكَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- امْرَأَتَكَ وَبَنِيكَ. فَقَالَ الزَّبِيرُ: حَائِطٌ لِي فِيهِ أَعْذُقٌ لَيْسَ لِي وَلَا لأَهْلِي عَيْشٌ إِلاَّ بِهِ. فَرَجَعَ ثَابِتٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَوَهَبَهُ لَهُ فَرَجَعَ ثَابِتٌ إِلَى الزَّبِيرِ فَقَالَ: قَدْ رَدَّ إِلَيْكَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- أَهْلَكَ وَمَالَكَ فَأَسْلِمْ تَسْلَمْ. قَالَ: مَا فَعَلَ الْجَلِيسَانِ؟ وَذَكَرَ رِجَالَ قَوْمِهِ قَالَ ثَابِتٌ: قَدْ قُتِلُوا وَفُرِغَ مِنْهُمْ وَلَعَلَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنْ يَكُونَ أَبْقَاكَ لِخَيْرٍ. قَالَ الزَّبِيرُ: أَسْأَلُكَ بِاللَّهِ يَا ثَابِتُ وَبِيَدِي الْخَضِيمِ عِنْدَكَ يَوْمَ بُعَاثٍ إِلاَّ أَلْحَقْتَنِي بِهِمْ فَلَيْسَ فِي الْعَيْشِ خَيْرٌ بَعْدَهُمْ. فَذَكَرَ ذَلِكَ ثَابِتٌ لِرَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَأَمَرَ بِالزَّبِيرِ فَقُتِلَ.

وَذَكَرَهُ أَيْضًا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَذَكَرَ أَنَّهُ الزَّبِيرُ بْنُ بَاطَا الْقُرَظِيُّ وَذَكَرَهُ أَيْضًا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَذَكَرَ أَنَّهُ كَانَ يَوْمَئِذٍ كَبِيرًا أَعْمَى. [ضعيف]

(۱۸۰۳۲) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ ثابت بن قیس بن شماس رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا: آپ مجھے زبیر یہودی ہبہ کر دیں تاکہ بعاث کے احسان کا بدلہ دیا جا سکے، جو اس نے میرے اوپر کیا تھا۔ آپ نے ہبہ کر دیا۔ حضرت ثابت زبیر سے پوچھتے ہیں: کیا مجھے پہچانتے ہو؟ اس نے کہا: ہاں! کیا کوئی شخص اپنے بھائی کو نہ پہچانے گا؟ تو ثابت فرمانے لگے: میں تیرے بعاث کے دن کے احسان کا بدلہ دینا چاہتا ہوں۔ زبیر یہودی نے کہا: بدلہ دو۔ معزز انسان کسی معزز کا بدلہ دیتا ہے۔ ثابت کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے مجھے ہبہ فرما دیا تھا۔ میں نے اپنے قیدی کو آزاد کر دیا تو زبیر نے کہا: میری بیوی، بچے تو زبیر نے واپس آ کر

کہا کہ رسول اللہ نے تیری بیوی، بچے بھی واپس کر دیے ہیں۔ زبیر کہنے لگا: میرا باغ جس پر میرے گھر والوں کی گزراں تھی تو حضرت ثابت رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے تو آپ نے وہ بھی ہبہ کر دیا تو ثابت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تیرا اہل و عیال، مال واپس کر دیا مسلمان ہو جاؤ، محفوظ ہو جاؤ گے تو زبیر نے کہا: میرے دو ساتھیوں کا کیا بنا؟ اس نے اپنی قوم کے اشخاص کا تذکرہ کیا۔ ثابت فرماتے ہیں: ان کے قتل سے فراغت حاصل کر لی گئی ہے۔ شاید کہ اللہ نے آپ کو بھلائی کے لیے باقی رکھا ہے تو زبیر نے کہا: میں اللہ کا واسطہ دے کر اے ثابت سوال کرتا ہوں کہ آپ میرے احسان کا بدلہ تب ادا کر سکیں گے جب مجھے بھی میرے ساتھیوں کے ساتھ ملا دیں۔ کیونکہ ان کے بعد میری زندگی اچھی نہیں ہے تو ثابت نے نبی ﷺ سے کہا تو زبیر کے قتل کا حکم دے دیا گیا۔ (ب) موسیٰ بن عقبہ ذکر کرتے ہیں کہ وہ اس دن بوڑھا اور نابینا تھا۔

(۱۸۰۳۲) أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ السُّكَّرِيُّ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- قَالَ لأُسَارَى بَدْرٍ: لَوْ كَانَ مُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا فَكَلَّمَنِي فِي هَؤُلاَءِ النَّتْنَى لَخَلَّيْتُهُمْ لَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ. [صحيح۔ بخاری ۳۱۳۹-۴۰۲۴]

(۱۸۰۳۲) محمد بن جبیر بن مطعم اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے بدری قیدیوں کے بارے میں فرمایا: اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا تو وہ مجھ سے ان بدبودار اشخاص کے بارے میں کلام کرتا تو اس کی وجہ سے میں ان کو رہا کر دیتا۔

(۱۸۰۳۴) أَخْبَرَنَا أَبُو سَهْلٍ: مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرُوَيْهِ الْمَرْوَزِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ خَنْبٍ الْبُخَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ: الْحَسَنُ بْنُ سَلاَّمٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ ثَمَانِينَ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ هَبَطُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَأَصْحَابِهِ مِنْ جَبَلِ التَّنْعِيمِ عِنْدَ صَلاَةِ الْفَجْرِ فَأَخَذَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فَعَفَا عَنْهُمْ قَالَ وَنَزَلَ الْقُرْآنُ ﴿وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ﴾ [الفتح ۲۴]

أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ هَارُونَ عَنْ حَمَّادٍ. [صحيح۔ مسلم ۱۸۰۸]

(۱۸۰۳۴) ثابت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ مکہ کے اسی افراد نے رسول اللہ ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم پر جبل تنعیم سے اتر کر نماز فجر کے وقت حملہ کا ارادہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں پکڑ کر معاف کر دیا۔ قرآن نازل ہوا: ﴿وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ﴾ [الفتح ۲۴] ''کہ اللہ نے ان کے ہاتھوں سے تمہیں بچایا اور تمہارے ہاتھوں سے ان کو مکہ کی وادی میں محفوظ رکھا تمہارے غلبہ حاصل کر لینے کے بعد۔''

(۱۸۰۳۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَطَّانُ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- نَزَلَ مَنْزِلاً وَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْعِضَاهِ يَسْتَظِلُّونَ تَحْتَهَا فَعَلَّقَ النَّاسُ سِلاَحَهُمْ فِي شَجَرَةٍ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى سَيْفِهِ فَأَخَذَهُ فَسَلَّهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّبِيِّ -ﷺ- فَقَالَ : مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ وَالنَّبِيُّ -ﷺ- يَقُولُ : اللَّهُ . فَشَامَ الأَعْرَابِيُّ السَّيْفَ فَدَعَا النَّبِيُّ -ﷺ- أَصْحَابَهُ وَأَخْبَرَهُمْ بِصَنِيعِ الأَعْرَابِيِّ وَهُوَ جَالِسٌ إِلَى جَنْبِهِ لَمْ يُعَاقِبْهُ. [صحیح۔ متفق علیه]

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مَحْمُودٍ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ عَبْدِ بْنِ حُمَيْدٍ كِلاَهُمَا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ.

(۱۸۰۳۵) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک جگہ پڑاؤ فرمایا تو لوگ کانٹے دار درختوں کے سایہ کی تلاش میں نکلے۔ لوگوں نے اپنا اسلحہ درختوں پر لٹکا دیا۔ ایک دیہاتی آپ ﷺ کی تلوار پکڑ کر سونت کر کہنے لگا: آپ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ آپ نے فرمایا: اللہ۔ دیہاتی نے تلوار رکھ دی۔ نبی ﷺ نے اپنے صحابہ کو بلایا اور دیہاتی کی حرکت کی خبر دی وہ آپ کے قریب بیٹھا ہوا تھا۔ آپ نے اسے سزا نہ دی۔

(۱۸۰۳۶) أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ السُّكَّرِيُّ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَاهُ. قَالَ مَعْمَرٌ وَكَانَ قَتَادَةُ يَذْكُرُ نَحْوَ هَذَا وَيَذْكُرُ أَنَّ قَوْمًا مِنَ الْعَرَبِ أَرَادُوا أَنْ يَفْتِكُوا بِالنَّبِيِّ -ﷺ- فَأَرْسَلُوا هَذَا الأَعْرَابِيَّ وَيَتْلُو ﴿وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ هَمَّ قَوْمٌ﴾ [المائدة ١١] الآيَةَ. [صحیح۔ تقدم قبله]

(۱۸۰۳۶) قتادہ اس کی مثل ذکر کرتے ہیں کہ عرب کی ایک قوم نے نبی ﷺ کو دھوکہ سے قتل کرنے کی سازش کی تو انہوں نے اس دیہاتی کو بھیجا۔ پھر یہ آیت تلاوت کی: ﴿اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ هَمَّ قَوْمٌ﴾ [المائدة ١١] ''تم اللہ کی نعمت کو یاد کرو جب ایک قوم نے (ہلاک) کرنے کا قصد کیا تھا۔''

(۱۸۰۳۷) وَأَمَّا الْمُفَادَاةُ بِالنَّفْسِ فَفِيمَا أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ

(ح) قَالَ وَأَخْبَرَنِي أَبُو الْفَضْلِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ بْنِ وَاقِدٍ الْكِلاَبِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَتْ ثَقِيفُ حُلَفَاءَ لِبَنِي عُقَيْلٍ فَأَسَرَتْ ثَقِيفُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَأَسَرَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- رَجُلاً وَأَصَابُوا مَعَهُ الْعَضْبَاءَ فَأَتَى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- وَهُوَ فِي الْوَثَاقِ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَأَتَاهُ -ﷺ- فَقَالَ : مَا شَأْنُكَ؟ . فَقَالَ : بِمَ أَخَذْتَنِي وَبِمَ أَخَذْتَ سَابِقَ الْحَاجِّ؟ فَقَالَ إِعْظَامًا لِذَلِكَ : أُخِذْتَ بِجَرِيرَةِ حُلَفَائِكَ ثَقِيفَ. ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ فَنَادَاهُ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ

يَا مُحَمَّدُ. قَالَ :وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- رَحِيمًا رَقِيقًا فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ :مَا شَأْنُكَ؟ فَقَالَ :إِنِّي مُسْلِمٌ. قَالَ :لَوْ قُلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ أَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلاَحِ . ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ فَنَادَاهُ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ. فَأَتَاهُ فَقَالَ : مَا شَأْنُكَ؟ فَقَالَ :إِنِّي جَائِعٌ فَأَطْعِمْنِي وَظَمْآنُ فَاسْقِنِي قَالَ :هَذِهِ حَاجَتُكَ. قَالَ :فَفُدِيَ بِالرَّجُلَيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُجْرٍ وَغَيْرِهِ. [صحيح۔ مسلم ١٦٤]

(۱۸۰۳۷) حضرت عمران بن حصین فرماتے ہیں کہ ثقیف بنو عقیل کے حلیف تھے تو بنو ثقیف نے دو صحابہ کو قیدی بنا لیا اور صحابہ کرام ؓ نے بنو عقیل کے آدمی کو قید کر لیا اور جکڑ دیا۔ اسی حالت میں رسول اللہ ﷺ اس کے پاس سے گزرے تو اس نے آواز دی: اے محمد! اے محمد! آپ اس کے پاس آئے اور پوچھا: کیا بات ہے؟ اس نے کہا: آپ نے مجھے کس جرم کی پاداش میں گرفتار کیا ہے؟ اور کیوں کر حج کرنے والوں کو گرفتار کرتے ہو؟ آپ نے فرمایا: یہ بڑی بات ہے تو اپنے حلیف بنو ثقیف کے جرم کی وجہ سے پکڑا گیا ہے۔ پھر آپ چلے گئے۔ اس نے آواز دی: اے محمد! اے محمد! آپ رحیم رقیق القلب تھے، واپس آئے۔ آپ نے پوچھا: تیری کیا حالت ہے؟ اس نے کہا: میں مسلمان ہوں۔ آپ نے فرمایا: یہ بات تو تب کہتا جب تو اپنے معاملے کا مالک تھا تو مکمل فلاح پا لیتا۔ آپ پھر چلے۔ اس نے آواز دی: اے محمد! اے محمد! پھر آپ اس کے پاس آئے اور پوچھا: تیری کیا حالت ہے؟ اس نے کہا: میں بھوکا ہوں، کھانا کھلاؤ، پیاسا ہوں پانی پلاؤ! فرمایا: یہ تیری ضرورت ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ دو صحابہ کے عوض اس کو چھوڑا گیا۔

(۱۸۰۳۸) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ عَنْ عَمِّهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- فَدَى رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَعْطَى رَجُلاً مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي أَخَذَ رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَعْطَى رَجُلاً مِنَ الْمُشْرِكِينَ.

(۱۸۰۳۸) حضرت عمران بن حصین فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مسلمانوں کے دو آدمیوں کے فدیے میں مشرکین کا ایک آدمی دیا۔ سفیان کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مسلمانوں کے دو آدمی لیے اور مشرکین کا ایک آدمی دیا۔ [صحيح۔ تقدم قبله]

(۱۸۰۳۹) وَأَمَّا الْمُفَادَاةُ بِالْمَالِ فَفِيمَا أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ :عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحُرْفِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي زُمَيْلٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَكَانَ أَكْثَرُ حَدِيثِهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ قَالَ :مَا تَرَوْنَ فِي هَؤُلاَءِ الأَسَارَى؟ . فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :يَا نَبِيَّ اللَّهِ بَنُو الْعَمِّ وَالْعَشِيرَةِ وَالإِخْوَانِ غَيْرَ أَنَّا نَأْخُذُ مِنْهُمُ الْفِدَاءَ لِيَكُونَ لَنَا قُوَّةً عَلَى الْمُشْرِكِينَ وَعَسَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَهْدِيَهُمْ إِلَى الإِسْلاَمِ وَيَكُونُوا لَنَا عَضُدًا. قَالَ :فَمَاذَا تَرَى يَا ابْنَ الْخَطَّابِ؟ . قُلْتُ :يَا نَبِيَّ

اللَّهِ مَا أَرَى الَّذِي رَأَى أَبُو بَكْرٍ وَلَكِنْ هَؤُلَاءِ أَئِمَّةُ الْكُفْرِ وَصَنَادِيدُهُمْ فَقَرِّبْهُمْ فَاضْرِبْ أَعْنَاقَهُمْ قَالَ فَهَوِيَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- مَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَلَمْ يَهْوَ مَا قُلْتُ أَنَا فَأَخَذَ مِنْهُمُ الْفِدَاءَ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ غَدَوْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَإِذَا هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ قَاعِدَانِ يَبْكِيَانِ فَقُلْتُ :يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَخْبِرْنِي مِنْ أَيِّ شَيْءٍ تَبْكِي أَنْتَ وَصَاحِبُكَ؟ فَإِنْ وَجَدْتُ بُكَاءً بَكَيْتُ وَإِلَّا تَبَاكَيْتُ لِبُكَائِكُمَا قَالَ :الَّذِي عَرَضَ عَلَيَّ أَصْحَابُكَ لَقَدْ عُرِضَ عَلَيَّ عَذَابُكُمْ أَدْنَى مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ . وَشَجَرَةٌ قَرِيبَةٌ حِينَئِذٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللَّهُ يُرِيدُ الْآخِرَةَ﴾ [الانفال ٦٧] الآيَةَ.

أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ زَادَ إِلَى قَوْلِهِ ﴿فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا﴾ [الانفال ٦٩] فَأَحَلَّ اللَّهُ الْغَنِيمَةَ لَهُمْ وَقَدْ مَضَى فِي كِتَابِ الْقَسْمِ. [صحيح۔ مسلم ١٧٦٣]

(۱۸۰۳۹) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں (ان کی اکثر احادیث حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہیں): جب بدر کا دن تھا تو آپ ﷺ نے پوچھا: تمہارا ان قیدیوں کے بارے میں کیا خیال ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: اے اللہ کے نبی! یہ ہمارے چچا کے بیٹے، خاندان کے لوگ اور ہمارے بھائی ہیں، اگر ان سے فدیہ لے کر چھوڑ دیں ممکن ہے اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے اور مشرکین کے خلاف مالی قوت بھی حاصل ہو جائے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اے ابن خطاب! تیرا کیا خیال ہے؟ میں نے کہا: اے اللہ کے نبی میری رائے ابوبکر والی نہیں ہے بلکہ یہ کفر کے سردار ہیں ان کے سرتن سے جدا کر دو لیکن رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی رائے کو قبول فرمایا، میری رائے قبول نہ کی۔ آپ ﷺ نے ان سے فدیہ لے لیا۔ جب صبح ہوئی تو میں آپ ﷺ کے پاس گیا، دیکھتا ہوں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور آپ بیٹھے رو رہے ہیں۔ میں نے پوچھا: اے اللہ کے نبی! آپ مجھے بتائیں آپ اور ابوبکر کو کس چیز نے رونے پر مجبور کر دیا؟ اگر رونے کی وجہ ہو تو میں بھی رولوں یا پھر تم دونوں کے رونے کی وجہ سے رولوں...... آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات نے آپ کے ساتھیوں کو میرے سامنے پیش کیا اور اس درخت سے قریب تر اللہ کا عذاب پیش کیا گیا تو اللہ نے قرآن نازل فرمایا: ﴿مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللَّهُ يُرِيدُ الْآخِرَةَ﴾ [الانفال ٦٧] ''کسی نبی کے لائق نہیں کہ اس کے پاس قیدی ہوں یہاں تک کہ وہ خون بہالے۔ تم دنیا کا ارادہ کرتے ہو اور اللہ آخرت کا ارادہ رکھتا ہے۔''

(ب) عکرمہ بن عمارہ نے کچھ اضافہ فرمایا ہے: ﴿فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا﴾ [الانفال ٦٧] ''اللہ نے غنیمتیں ان کے لیے حلال قرار دیں۔''

(۱۸۰۴۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْبُرُلُّسِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَرْعَرَةَ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ :عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ

إِسْحَاقَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فِي الأُسَارَى يَوْمَ بَدْرٍ : إِنْ شِئْتُمْ قَتَلْتُمُوهُمْ وَإِنْ شِئْتُمْ فَادَيْتُمُوهُمْ وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِالْفِدَاءِ وَاسْتُشْهِدَ مِنْكُمْ بِعِدَّتِهِمْ . قَالَ فَكَانَ آخِرَ السَّبْعِينَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ قُتِلَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ زَادَ الْبُرْتُيِّيُّ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ ابْنُ عَرْعَرَةَ : رَدَدْتُ هَذَا عَلَى أَزْهَرَ فَأَبَى إِلاَّ أَنْ يَقُولَ عَبِيدَةُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. [صحيح]

(۱۸۰۴۰) عبیدہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بدری قیدیوں کے بارے میں فرمایا: اگر تم قتل کرنا یا فدیہ لینا چاہو اور فدیہ سے فائدہ اٹھاؤ اور اتنی تعداد میں تمہارے ساتھی شہید کیے جائیں گے۔ فرماتے ہیں کہ ثابت بن قیس ان ستر میں سے آخری تھے جو یمامہ کے دن شہید کیے گئے۔

(ب) برتی نے اپنی روایت میں اضافہ کیا ہے کہ ابن عرعرہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ معاملہ ازہر پر پیش کیا تو اس نے انکار کر دیا بلکہ وہ کہتے ہیں کہ عبیدہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں۔

(۱۸۰۴۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَأَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو بَحْرٍ الْبَكْرَاوِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَنْبَسِ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فِدَاءَ الأُسَارَى أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ أَرْبَعَمِائَةٍ. [صحيح]

(۱۸۰۴۱) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قیدیوں کے فدیہ میں جاہلیت کے چار سو لیے۔

(۱۸۰۴۲) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ فِي قِصَّةِ بَدْرٍ قَالَ : وَكَانَ فِي الأُسَارَى أَبُو وَدَاعَةَ السَّهْمِيُّ فَقَدِمَ ابْنُهُ الْمُطَّلِبُ الْمَدِينَةَ فَأَخَذَ أَبَاهُ بِأَرْبَعَةِ آلاَفِ دِرْهَمٍ فَانْطَلَقَ بِهِ ثُمَّ بَعَثَتْ قُرَيْشٌ فِي فِدَاءِ الأُسَارَى فَقَدِمَ مِكْرَزُ بْنُ حَفْصٍ فِي فِدَاءِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ اجْعَلُوا رِجْلِي مَكَانَ رِجْلِهِ وَخَلُّوا سَبِيلَهُ حَتَّى يَبْعَثَ إِلَيْكُمْ بِفِدَائِهِ فَخَلَّوْا سَبِيلَ سُهَيْلٍ وَحَبَسُوا مِكْرَزًا قَالَ فَفَدَى كُلُّ قَوْمٍ أَسِيرَهُمْ بِمَا رَضُوا قَالَ وَكَانَ أَكْثَرَ الأُسَارَى يَوْمَ بَدْرٍ فِدَاءً الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَذَلِكَ لأَنَّهُ كَانَ رَجُلاً مُوسِرًا فَافْتَدَى نَفْسَهُ بِمِائَةِ أُوقِيَّةِ ذَهَبٍ. [ضعيف]

(۱۸۰۴۲) ابن اسحاق بدر کے قصہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ابو وداعہ سہمی بدری قیدی تھا۔ اس کے بیٹے نے اپنے باپ کو چار ہزار درہموں میں حاصل کیا۔ قریشیوں نے اس کے اور اپنے قیدیوں کے فدیے روانہ کیے۔ مکرز بن حفص سہیل بن عمرو کا فدیہ لے کر آیا۔ اس نے کہا: سہیل کی جگہ مجھے قید کر لو۔ جب اس کا فدیہ آئے گا مجھے چھوڑ دینا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے سہیل کو چھوڑ کر مکرز کو قید کر لیا...... راوی کہتے ہیں: تمام قوم نے اپنے قیدیوں کا فدیہ دیا، جتنے پر وہ راضی ہوئے اور بدر قیدیوں میں سے سب سے زیادہ فدیہ عباس بن عبدالمطلب کا تھا۔ یہ مالدار آدمی تھا۔ اس نے ایک سو اوقیہ سونا ادا کیا تھا۔

(۱۸۰۴۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ: عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَخْتَوَيْهِ حَدَّثَنَا الْقَبَّانِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ وَصَالِحُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّازِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رِجَالاً مِنَ الأَنْصَارِ اسْتَأْذَنُوا رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالُوا: ائْذَنْ لَنَا فَلْنَتْرُكْ لاِبْنِ أُخْتِنَا الْعَبَّاسِ فِدَاءَهُ فَقَالَ: وَاللَّهِ لاَ تَذَرُونَ دِرْهَمًا.
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُنْذِرِ وَسَائِرُ الأَحَادِيثِ فِي هَذَا الْبَابِ قَدْ مَضَتْ فِي كِتَابِ الْقَسْمِ. [صحیح۔ بخاری ۲۵۳۷۔ ۳۰۴۹۔ ۴۰۱۸]

(۱۸۰۴۳) حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ انصاری لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی۔ انہوں نے کہا: آپ ہمیں اجازت دیں کہ ہم اپنے بھانجے عباس کا فدیہ معاف کر دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم ایک درہم بھی نہیں چھوڑو گے۔

(۵۸) باب قَتْلِ الْمُشْرِكِينَ بَعْدَ الإِسَارِ بِضَرْبِ الأَعْنَاقِ دُونَ الْمُثْلَةِ
مشرک قیدیوں کو مثلہ کیے بغیر قتل کرنے کا بیان

(۱۸۰۴۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو عَمْرِو بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ عَنْ أَبِي الأَشْعَثِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ثِنْتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ: إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ.
رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ. [صحیح۔ مسلم ۱۹۵۵]

(۱۸۰۴۴) حضرت شداد بن اوس فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے دو باتیں یاد رکھی ہیں: ① اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان کو فرض کیا ہے۔ جب تم قتل کرو تو احسن انداز سے اور جب تم ذبح کرو تب بھی احسن انداز سے ذبح کرو اور اپنی چھری کو تیز کر کے اپنے ذبیحہ کو راحت دو۔

(۱۸۰۴۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ: الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَوْذَبٍ الْمُقْرِءُ بِوَاسِطٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَنِ الْمُثْلَةِ وَالنُّهْبَى.
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ مِنْهَالٍ وَغَيْرِهِ عَنْ شُعْبَةَ. [صحیح۔ بخاری ۵۵۱۶]

(۱۸۰۴۵) عبداللہ بن یزید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مثلہ اور ڈاکے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۸۰۴٦) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ دُرُسْتَوَيْهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ الأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْ سَرِيَّةٍ أَمَرَهُ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللَّهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ :اغْزُوا بِاسْمِ اللَّهِ فَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ اغْزُوا وَلاَ تَغُلُّوا وَلاَ تَغْدِرُوا وَلاَ تُمَثِّلُوا وَلاَ تَقْتُلُوا وَلِيدًا . أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ شُعْبَةَ. [صحيح۔ مسلم ۱۷۳۱]

(۱۸۰۴٦) سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کو لشکر یا سریے کا امیر مقرر فرماتے تو اللہ سے ڈرنے اور مسلمانوں کے ساتھ بھلائی کی نصیحت فرماتے۔ پھر فرماتے: اللہ کا نام لے کر غزوہ کرو اور اللہ کے راستے میں جہاد کرو اور خدا کے منکروں سے جہاد کرو۔ غزوہ کرو اخیانت، دھوکہ، مثلہ اور غلام کو قتل نہ کرو۔

(۱۸۰۴۷) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ هَيَّاجِ بْنِ عِمْرَانَ الْبُرْجُمِيِّ: أَنَّ غُلاَمًا لأَبِيهِ أَبَقَ فَجَعَلَ لِلَّهِ عَلَيْهِ إِنْ قَدَرَ عَلَيْهِ لَيَقْطَعَنَّ يَدَهُ فَلَمَّا قَدَرَ عَلَيْهِ بَعَثَنِي إِلَى عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ -ﷺ- يَحُثُّ فِي خُطْبَتِهِ عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهَى عَنِ الْمُثْلَةِ. قَالَ وَبَعَثَنِي إِلَى سَمُرَةَ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ -ﷺ- يَحُثُّ عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهَى عَنِ الْمُثْلَةِ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ قَدْ قَطَعَ أَيْدِيَ الَّذِينَ اسْتَاقُوا لِقَاحَهُ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ فَإِنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَرَجُلاً رَوَيَا هَذَا عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- ثُمَّ رَوَيَا فِيهِ أَوْ أَحَدُهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- لَمْ يَخْطُبْ بَعْدَ ذَلِكَ خُطْبَةً إِلاَّ أَمَرَ بِالصَّدَقَةِ وَنَهَى عَنِ الْمُثْلَةِ.قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ رَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَهَذِهِ الزِّيَادَةُ فِي حَدِيثِ أَنَسٍ. [صحيح]

(۱۸۰۴۷) ہیاج بن عمران رجمی کہتے ہیں کہ میرے والد کا غلام بھاگ گیا۔ انہوں نے کہا: اگر میں نے اسے پکڑ لیا تو اس کا ہاتھ کاٹ دوں گا۔ جب غلام قابو میں آ گیا تو مجھے عمران بن حصین سے پوچھنے کے لیے روانہ کر دیا تو انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ سے سنا، آپ خطبہ میں صدقہ کی ترغیب فرماتے اور مثلہ سے منع کرتے تھے۔ کہتے ہیں میں نے سمرہ کی طرف بھیجا۔ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ صدقہ پر ابھارتے اور مثلہ سے منع فرماتے تھے۔

آپ ﷺ نے ان لوگوں کے پاؤں کاٹ ڈالے، آنکھوں میں تیخ گرم کر کے پھیرے۔ حضرت انس اور ایک شخص دونوں نبی ﷺ سے نقل فرماتے ہیں، پھر اس کے بعد نبی ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا تو اس میں صدقہ پر ابھارا اور مثلہ سے منع فرمایا۔

(۱۸۰۴۸) أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ :عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ الأَصْبَهَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ ابْنُ الأَعْرَابِيِّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ

مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِیدِ حَدَّثَنَا حُمَیْدٌ عَنْ أَنَسٍ
(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ : یُوسُفُ بْنُ یَعْقُوبَ السُّوسِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلاَمِ بْنِ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیَی أَخْبَرَنَا هُشَیْمٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیزِ بْنِ صُهَیْبٍ وَحُمَیْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَیْنَةَ قَدِمُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- الْمَدِینَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :إِنْ شِئْتُمْ أَنْ تَخْرُجُوا إِلَى إِبِلِ الصَّدَقَةِ فَتَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا . فَفَعَلُوا فَصَحُّوا ثُمَّ مَالُوا عَلَى الرِّعَاءِ فَقَتَلُوهُمْ وَارْتَدُّوا عَنِ الإِسْلاَمِ وَاسْتَاقُوا ذَوْدَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِیَّ -ﷺ- فَبَعَثَ فِی إِثْرِهِمْ فَأُتِیَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَیْدِیَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْیُنَهُمْ وَتَرَكَهُمْ فِی الْحَرَّةِ حَتَّى مَاتُوا.
لَفْظُ حَدِیثِ هُشَیْمٍ. وَفِی رِوَایَةِ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ حُمَیْدٍ قَالَ لاَ أَحْفَظُ :اشْرَبُوا أَبْوَالَهَا .
رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِی الصَّحِیحِ عَنْ یَحْیَی بْنِ یَحْیَی. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۰۴۸) حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ عرینہ قبیلے کے لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ انہیں آب وہوا موافق نہ آئی تو رسول اللہ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو صدقہ کے اونٹوں کے دودھ اور پیشاب پیو۔ انہوں نے ایسا کیا تو تندرست ہو گئے۔ پھر انہوں نے چرواہوں کو قتل کیا اور مرتد ہو گئے اور رسول اللہ کے اونٹ بھی لے گئے۔ نبی ﷺ کو پتہ چلا تو ان کا پیچھا کیا، جب پکڑ کر ان کو لایا گیا تو آپ ﷺ نے ان کے ہاتھ، پاؤں کاٹ دیے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیں پھروا دیں اور ان کو پتھریلی زمین میں پھینک دیا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

(ب) عبدالوہاب حمید سے نقل فرماتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں کہ تم ان کے پیشاب پیو کا ذکر ہے یا نہیں۔

(۱۸۰۴۹) وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ یُوسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِیدٍ حَدَّثَنَا الزَّعْفَرَانِیُّ حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا أَبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ -ﷺ- بِمَعْنَى حَدِیثِ حُمَیْدٍ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ : نَفَرٌ مِنْ عُكْلٍ قَالَ فَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَنِ الْمُثْلَةِ بَعْدَ ذَلِكَ. [صحیح۔ تقدم قبلہ]

(۱۸۰۴۹) حضرت انس بن مالک ؓ نبی ﷺ سے نقل فرماتے ہیں..... حمید کی حدیث کے ہم معنی ہے کہ عکل قبیلہ کا گروہ تھا اس کے بعد نبی ﷺ نے مثلہ سے منع فرمادیا۔

(۱۸۰۵۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِیٍّ الرُّوذْبَارِیُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی عَدِیٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَذَا الْحَدِیثِ زَادَ ثُمَّ نَهَى عَنِ الْمُثْلَةِ بَعْدَ ذَلِكَ. [صحیح۔ تقدم قبلہ]

(۱۸۰۵۰) حضرت انس بن مالک اس حدیث کو نقل فرماتے ہیں، اس میں اضافہ ہے کہ اس کے بعد نبی ﷺ نے مثلہ سے منع فرمادیا۔

(۱۸۰۵۱) وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ ابْنُ الأَعْرَابِيِّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَهْطًا مِنْ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةَ فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ.

قَالَ قَتَادَةُ بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- كَانَ يَحُثُّ فِي خُطْبَتِهِ بَعْدَ ذَلِكَ عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهَى عَنِ الْمُثْلَةِ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ يُنْكِرُ حَدِيثَ أَنَسٍ فِي أَصْحَابِ اللِّقَاحِ. [صحیح۔ تقدم قبلہ]

(۱۸۰۵۱) قتادہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ عکل و عرینہ کا گروہ...... اس نے حدیث کو ذکر کیا...... قتادہ کہتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ سے خبر ملی کہ آپ ﷺ اس کے بعد صدقہ پر ابھارتے اور مثلہ سے منع فرماتے تھے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علی بن حسین حضرت انس بن مالک کی اونٹنیوں والوں کی حدیث کا انکار کرتے تھے۔

(۱۸۰۵۲) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا وَأَبُو بَكْرٍ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي يَحْيَى عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ قَالَ : لاَ وَاللَّهِ مَا سَمَلَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَيْنًا وَلاَ زَادَ أَهْلَ اللِّقَاحِ عَلَى قَطْعِ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلِهِمْ.

قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ ثَابِتٌ صَحِيحٌ وَمَعَهُ رِوَايَةُ ابْنِ عُمَرَ وَفِيهِمَا جَمِيعًا أَنَّهُ سَمَلَ أَعْيُنَهُمْ فَلاَ مَعْنَى لإِنْكَارِ مَنْ أَنْكَرَ. [ضعیف]

(۱۸۰۵۲) حضرت جعفر اپنے والد علی بن حسین سے نقل فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! رسول اللہ نے آنکھوں میں سلائیاں نہیں پھیریں، صرف ہاتھ اور پاؤں کاٹے ہیں۔

شیخ فرماتے ہیں: حضرت انس بن مالک اور ابن عمر کی روایات صحیح ثابت ہیں۔ ان میں ہے کہ آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیریں ہیں تو کسی کے انکار کر دینے سے کیا حاصل۔

(۱۸۰۵۳) فَالأَحْسَنُ حَمْلُهُ عَلَى النَّسْخِ كَمَا أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَهْطًا مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ -ﷺ- فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

قَالَ قَتَادَةُ وَحَدَّثَنِي ابْنُ سِيرِينَ أَنَّ هَذَا قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ الْحُدُودُ.

وَفِي رِوَايَةِ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ مَا دَلَّ عَلَى هَذَا أَوْ حَمْلِهِ عَلَى أَنَّهُ فَعَلَ بِهِمْ مَا فَعَلُوا بِالرِّعَاءِ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۰۵۳) قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ عرینہ قبیلے کا گروہ نبی ﷺ کے پاس آیا۔ قتادہ کہتے ہیں کہ ابن سیرین فرماتے ہیں کہ یہ حدود نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے۔

(ب) ہشام قتادہ سے نقل فرماتے ہیں کہ چرواہوں کے ساتھ انہوں نے یہ سلوک کیا تھا جو آپ ﷺ نے عرینہ کے گروہ کے

ساتھ کیا تھا۔

(۱۸۰۵۴) وَالَّذِی یَدُلُّ عَلَیْهِ مَا أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَیْنِ بْنُ بِشْرَانَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِیلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِیُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ یَعْنِی ابْنَ إِبْرَاهِیمَ الْمَرْوَزِیُّ حَدَّثَنَا یَحْیَى بْنُ غَیْلاَنَ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِیلَ بْنِ مِهْرَانَ وَأَبُو الْعَبَّاسِ السَّرَّاجُ قَالاَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الأَعْرَجُ حَدَّثَنَا یَحْیَى بْنُ غَیْلاَنَ حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ زُرَیْعٍ عَنْ سُلَیْمَانَ التَّیْمِیِّ عَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- إِنَّمَا سَمَلَ أَعْیُنَ أُولَئِكَ لأَنَّهُمْ سَمَلُوا أَعْیُنَ الرِّعَاءِ.

لَفْظُ حَدِیثِ الأَعْرَجِ.

وَفِی رِوَایَةِ الْمَرْوَزِیِّ: إِنَّمَا سَمَلَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- أَعْیُنَهُمْ لأَنَّهُمْ سَمَلُوا أَعْیُنَ الرِّعَاءِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِی الصَّحِیحِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ سَهْلٍ. [صحیح۔ مسلم ۱۶۷۱]

(۱۸۰۵۴) سلیمان تیمی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیریں؛ کیونکہ انہوں نے چرواہوں کی آنکھوں میں سلائیاں پھیری تھیں۔

(۱۸۰۵۵) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ یُوسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَیْنِ: عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ جَعْفَرٍ الرُّصَافِیُّ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعِیدٍ الْقُرَشِیُّ عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ سَعِیدٍ عَنْ حُصَیْنِ بْنِ مُخَارِقٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِی هِنْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِیَّ -ﷺ- إِنَّمَا مَثَّلَ بِهِمْ لأَنَّهُمْ مَثَّلُوا بِالرَّاعِی.

[صحیح۔ تقدم قبله]

(۱۸۰۵۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کا مثلہ صرف اس لیے کیا؛ کیونکہ انہوں نے چرواہوں کا مثلہ کیا تھا۔

(۵۹) باب الْمَنْعِ مِنْ صَبْرِ الْكَافِرِ بَعْدَ الإِسَارِ بِأَنْ یُتَّخَذَ غَرَضًا

کافر کو قیدی بنانے کے بعد باندھ کر نشانہ بنانے سے منع کیا گیا ہے

(۱۸۰۵۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِیٍّ: الْحُسَیْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرُّوذْبَارِیُّ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَوْذَبٍ الْوَاسِطِیُّ بِهَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِیدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِیَّ -ﷺ- قَالَ: لاَ تَتَّخِذُوا شَیْئًا فِیهِ الرُّوحُ غَرَضًا.

أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِی الصَّحِیحِ مِنْ حَدِیثِ شُعْبَةَ وَذَكَرَهُ الْبُخَارِیُّ. [صحیح۔ متفق علیه]

(۱۸۰۵۶) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کسی ذی روح چیز کو نشانہ بازی کے لیے نہ باندھو۔

(۱۸۰۵۷) وَرَوَاهُ الْمِنْهَالُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ كَمَا أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْمِنْهَالُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ : أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا خَرَجَ فِي طَرِيقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَرَأَى غِلْمَانًا قَدْ نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا فَلَمَّا رَأَوْهُ فَرُّوا فَغَضِبَ وَقَالَ : مَنْ فَعَلَ هَذَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَدْ لَعَنَ مَنْ مَثَّلَ بِالْحَيَوَانِ.

ذَكَرَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الشَّوَاهِدِ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ. [صحیح۔ متفق علیه]

(۱۸۰۵۷) سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مدینہ کے کسی راستہ پر نکلے۔ انہوں نے دیکھا کہ بچے مرغی کو باندھ کر نشانہ بازی کر رہے ہیں۔ جب بچوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو فرار ہو گئے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما غصے ہوئے اور پوچھا: یہ کس نے کیا؟ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے حیوان کا مثلہ کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

(۱۸۰۵۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو عَمْرٍو الْحِيرِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ : مَرَّ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِفِتْيَانٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَقَدْ نَصَبُوا طَيْرًا وَهُمْ يَرْمُونَهُ وَقَدْ جَعَلُوا لِصَاحِبِ الطَّيْرِ كُلَّ خَاطِئَةٍ مِنْ نَبْلِهِمْ فَلَمَّا رَأَوُا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : مَنْ فَعَلَ هَذَا لَعَنَ اللَّهُ مَنْ فَعَلَ هَذَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- لَعَنَ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ حَرْبٍ وَأَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ.

[صحیح۔ متفق علیه]

(۱۸۰۵۸) سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا گزر قریشی بچوں کے پاس سے ہوا۔ وہ ایک پرندے کو باندھ کر نشانہ بازی کر رہے تھے لیکن تمام کے نشانے خطا تھے۔ جب انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو بکھر گئے تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے پوچھا: یہ کس نے کیا؟ اللہ اس پر لعنت فرمائے جس نے کیا؛ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ذی روح چیز پر نشانے بازی کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

(۱۸۰۵۹) أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الدَّارَابَجِرْدِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ تِعْلَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- نَهَى عَنْ صَبْرِ الدَّابَّةِ قَالَ أَبُو أَيُّوبَ لَوْ كَانَتْ دَجَاجَةٌ مَا صَبَرْتُهَا. [صحیح لغیرہ]

(۱۸۰۵۹) ابو ایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چوپائے کو باندھنے سے منع فرمایا ہے۔

ایوب کہتے ہیں: اگر مرغی بھی ہو تو میں نہیں باندھوں گا۔

(۱۸۰۶۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الأَشَجِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ تِعْلَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : أَدْرَبْنَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَهُوَ أَمِيرُ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ عَلَى الدُّرُوبِ قَالَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلاً مِنْ أَرْضِ الرُّومِ فَأَقَمْنَا بِهِ قَالَ وَكَانَ أَبُو أَيُّوبَ قَدِ اتَّخَذَ مَسْجِدًا فَكُنَّا نَرُوحُ وَنَجْلِسُ إِلَيْهِ وَيُصَلِّي لَنَا وَنَسْتَمْتِعُ مِنْ حَدِيثِهِ قَالَ فَوَاللَّهِ إِنَّا لَعَشِيَّةً مَعَهُ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ أُتِيَ الآنَ الأَمِيرُ بِأَرْبَعَةِ أَعْلاَجٍ مِنَ الرُّومِ فَأَمَرَ بِهِمْ أَنْ يُصْبَرُوا فَرُمُوا بِالنَّبْلِ حَتَّى قُتِلُوا فَقَامَ أَبُو أَيُّوبَ فَزِعًا حَتَّى جَاءَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ خَالِدٍ فَقَالَ أَصْبَرْتَهُمْ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَنْهَى عَنْ صَبْرِ الدَّابَّةِ وَمَا أُحِبُّ أَنَّ لِي كَذَا وَكَذَا وَإِنِّي صَبَرْتُ دَجَاجَةً قَالَ فَدَعَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ بِغِلْمَانٍ لَهُ أَرْبَعَةٍ فَأَعْتَقَهُمْ مَكَانَهُمْ. قَالَ أَبُو زُرْعَةَ عُبَيْدُ بْنُ تِعْلَى مِنْ أَهْلِ فِلَسْطِينَ مَنْزِلُهُ عَسْقَلاَنُ. وَرَوَاهُ أَيْضًا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ. [صحيح لغيره۔ بدون القصة]

(۱۸۰۶۰) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے عبدالرحمن بن خالد بن ولید کے ساتھ ایک جنگ لڑی۔ ہم نے رومی سرزمین پر پڑاؤ کیا۔ کہتے ہیں کہ ابو ایوب نے ایک مسجد بنائی۔ ہم شام کے وقت جا کر ان کی مجلس میں بیٹھ کر ان کی باتوں سے فائدہ حاصل کرتے، کہتے ہیں: ایک شام میں ان کے ساتھ تھا کہ ایک شخص آیا۔ اس نے کہا کہ امیر المومنین کے پاس چار کافر لائے گئے تو انہوں نے انہیں باندھنے کا حکم دیا اور تیر اندازی کر کے انہیں ہلاک کر دیا گیا تو ابو ایوب گھبرا کر کھڑے ہوئے اور عبدالرحمن بن خالد کے پاس آئے اور فرمانے لگے: آپ نے ان کو باندھا تھا؟ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے چوپائے کو باندھنے سے منع فرمایا تھا۔ میں پسند نہیں کرتا کہ میرے لیے یہ ہو اگرچہ میں ایک مرغی ہی کو کیوں نہ باندھوں تو عبدالرحمن بن خالد نے ان کی جگہ اپنے چار غلام آزاد کروا دیے۔ ابو زرعہ عبید بن یعلی فرماتے ہیں کہ وہ فلسطین کے تھے ان کا گھر عسقلان میں تھا۔

(۱۸۰۶۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالاَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ عَنْ شِبَاكٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هُنَيِّ بْنِ نُوَيْرَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : أَعَفُّ النَّاسِ قِتْلَةً أَهْلُ الإِيمَانِ . [ضعيف]

(۱۸۰۶۱) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں سے قتل سے زیادہ محفوظ اہل ایمان ہوں گے۔

(۶۰) باب الْمَنْعِ مِنْ إِحْرَاقِ الْمُشْرِكِينَ بِالنَّارِ بَعْدَ الإِسَارِ
مشرکین کو قیدی بنانے کے بعد آگ سے جلانے کی ممانعت

(۱۸۰۶۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبِسْطَامِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الإِسْمَاعِيلِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَاشِمٍ

الْبَغَوِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ : رَأَیْتُ عَمْرَو بْنَ دِینَارٍ وَأَیُّوبَ وَعَمَّارًا الدُّهْنِیَّ اجْتَمَعُوا فَتَذَاکَرُوا الَّذِینَ حَرَّقَهُمْ عَلِیٌّ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ فَحَدَّثَ أَیُّوبُ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ بَلَغَهُ قَالَ : لَوْ کُنْتُ أَنَا مَا حَرَّقْتُهُمْ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- : لاَ تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللَّهِ . وَلَقَتَلْتُهُمْ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- : مَنْ بَدَّلَ دِینَهُ فَاقْتُلُوهُ . فَقَالَ عَمَّارٌ : لَمْ یُحَرِّقْهُمْ وَلَکِنْ حَفَرَ لَهُمْ حَفَائِرَ وَخَرَقَ بَعْضَهَا إِلَی بَعْضٍ ثُمَّ دَخَّنَ عَلَیْهِمْ حَتَّی مَاتُوا فَقَالَ عَمْرٌو قَالَ الشَّاعِرُ

لِتَرْمِ بِیَ الْمَنَایَا حَیْثُ شَاءَ تْ ... إِذَا لَمْ تَرْمِ بِی فِی الْحُفْرَتَیْنِ

إِذَا مَا أَجَّجُوا حَطَبًا وَنَارًا ... هُنَاکَ الْمَوْتُ نَقْدًا غَیْرَ دَیْنِ

رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ فِی الصَّحِیحِ عَنْ عَلِیِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سُفْیَانَ دُونَ قَوْلِ عَمَّارٍ وَعَمْرٍو . [صحیح]

(۱۸۰۶۲) سفیان کہتے ہیں کہ میں نے عمرو بن دینار، ایوب اور عمار دہنی کو دیکھا، وہ سب اکٹھے تھے۔ انہوں نے ان لوگوں کے بارے مذاکرہ کیا جن کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جلا دیا تھا۔

(ب) عکرمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں: اگر میں ہوتا تو انہیں رسول اللہ ﷺ کے اس قول کی وجہ سے نہ جلاتا کہ تم اللہ کے عذاب کے ساتھ عذاب نہ دو اور رسول کریم ﷺ کے فرمان کی وجہ سے قتل کر دیتا کہ جو مرتد ہو جائے (اپنا دین بدل لے) اسے قتل کر دو۔ عمار کہتے ہیں: ان کو جلایا نہ گیا تھا بلکہ ان کے لیے گڑھے کھودے گئے جن کے اندر سوراخ کر دیے گئے پھر ان پر دھواں چھوڑ دیا گیا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔ عمرو نے کہا: شاعر نے کہا ہے، (ترجمہ) تو مجھے جیسے چاہے موت کے آگے ڈال دے، جب کہ تو نے مجھے دو گڑھوں میں نہ ڈالا ہو جب انہوں نے لکڑیوں اور آگ کو اکٹھا کر دیا ہو تو پھر موت فوراً آتی ہے دیر نہیں کرتی۔

(۱۸۰۶۳) أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ : عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الإِیَادِیُّ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ یُوسُفَ النَّصِیبِیُّ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ أَبِی أُسَامَةَ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ حَدَّثَنِی بُکَیْرٌ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو الأَدِیبُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَکْرٍ الإِسْمَاعِیلِیُّ أَخْبَرَنِی الْحَسَنُ بْنُ سُفْیَانَ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیدٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ بُکَیْرٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ : بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فِی بَعْثٍ وَقَالَ : إِنْ وَجَدْتُمْ فُلاَنًا وَفُلاَنًا . لِرَجُلَیْنِ مِنْ قُرَیْشٍ : فَأَحْرِقُوهُمَا بِالنَّارِ . ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- حِینَ أَرَدْنَا الْخُرُوجَ : إِنِّی کُنْتُ أَمَرْتُکُمْ أَنْ تُحَرِّقُوا فُلاَنًا وَفُلاَنًا بِالنَّارِ وَإِنَّ النَّارَ لاَ یُعَذِّبُ بِهَا إِلاَّ اللَّهُ فَإِنْ وَجَدْتُمُوهُمَا فَاقْتُلُوهُمَا .

لَفْظُهُمَا سَوَاءٌ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ فِی الصَّحِیحِ عَنْ قُتَیْبَةَ بْنِ سَعِیدٍ . [صحیح۔ بخاری ۳۰۱۶]

(۱۸۰۶۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں کسی لشکر میں بھیجا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم دو

فلاں قریشیوں کو پاؤ تو آگ سے جلا دینا۔ پھر جب جانے لگے تو رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے تمھیں فلاں فلاں کو آگ سے جلانے کا حکم دیا تھا لیکن آگ کا عذاب صرف اللہ رب العزت ہی دے سکتے ہیں۔ اگر تم انہیں پالو تو قتل کر دینا۔

(۱۸۰۶۴) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّزَّازُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ زِيَادَ بْنَ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا الزِّنَادِ أَخْبَرَهُ أَنَّ حَنْظَلَةَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الأَسْلَمِيِّ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- بَعَثَ رَجُلاً فَقَالَ : إِنْ أَصَبْتَ فُلاَنًا أَوْ فُلاَنًا فَأَحْرِقُوهُ بِالنَّارِ . فَلَمَّا وَلَّى دَعَاهُ فَقَالَ : إِنَّهُ لاَ يُعَذِّبُ بِالنَّارِ إِلاَّ رَبُّهَا . [صحيح]

(۱۸۰۶۴) حمزہ بن عمرو اسلمی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو بھیجا کہ اگر فلاں فلاں کو پاؤ تو آگ سے جلا دینا۔ جب وہ جانے لگا تو آپ نے بلایا اور فرمایا: آگ کا عذاب آگ کا رب ہی دے سکتا ہے۔

(۱۸۰۶۵) وَرَوَاهُ مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِى الزِّنَادِ كَمَا أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِى الزِّنَادِ قَالَ وَحَدَّثَنِى مُحَمَّدُ بْنُ حَمْزَةَ الأَسْلَمِيُّ عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- أَمَّرَهُ عَلَى سَرِيَّةٍ قَالَ فَخَرَجْتُ فِيهَا وَقَالَ : إِنْ وَجَدْتُمْ فُلاَنًا فَأَحْرِقُوهُ بِالنَّارِ فَوَلَّيْتُ فَنَادَانِى فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ : إِنْ وَجَدْتُمْ فُلاَنًا فَاقْتُلُوهُ وَلاَ تُحْرِقُوهُ فَإِنَّهُ لاَ يُعَذِّبُ بِالنَّارِ إِلاَّ رَبُّ النَّارِ .

وَأَمَّا حَدِيثُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ حَيْثُ أَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- أَنْ يُحَرِّقَ عَلَى أُبْنَى وَمَا رُوِىَ فِى نَصْبِ الْمَنْجَنِيقِ عَلَى الطَّائِفِ فَغَيْرُ مُخَالِفٍ لِمَا قُلْنَا إِنَّمَا هُوَ فِى قِتَالِ الْمُشْرِكِينَ مَا كَانُوا مُمْتَنِعِينَ وَمَا رُوِىَ مِنَ النَّهْىِ فِى الْمُشْرِكِينَ إِذَا كَانُوا مَأْسُورِينَ

وَشَبَّهَهُ الشَّافِعِىُّ رَحِمَهُ اللَّهُ بِرَمْىِ الصَّيْدِ مَا دَامَ عَلَى الاِمْتِنَاعِ ثُمَّ النَّهْىِ عَنْ رَمْىِ الدَّجَاجَةِ الَّتِى لَيْسَتْ بِمُمْتَنِعَةٍ وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقُ . [صحيح۔ تقدم قبلہ]

(۱۸۰۶۵) محمد بن حمزہ اسلمی اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے انہیں ایک لشکر کا امیر بنایا۔ کہتے ہیں: میں اس لشکر میں گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم فلاں کو پالو تو آگ سے جلا دینا۔ میں جانے لگا تو آپ ﷺ نے آواز دی۔ میں آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم فلاں کو پالو تو قتل کر دینا جلانا نہ، کیونکہ آگ کا عذاب اس کا رب ہی دے سکتا ہے۔

(ب) اسامہ بن زید کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے گھروں سمیت جلانے کا حکم دیا اور طائف پر منجنیق کا نصب کرنا ہمارے قول کے مخالف نہیں ہے۔ وہ صرف مشرکین سے قتال کے بارے میں ہے، جب وہ رکنے والے نہ ہوں اور مشرکین کو جلانے کی نفی اس وقت ہے جب وہ قیدی ہوں۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شکار کو باندھ کر نہ مارا جائے۔ پھر مرغی کو تیر مارنے کی ممانعت ہے جو باندھی نہ بھی گئی ہو۔

(۶۱) باب جَرَيَانِ الرِّقِّ عَلَى الْأَسِيرِ وَإِنْ أَسْلَمَ إِذَا كَانَ إِسْلَامُهُ بَعْدَ الْأَسْرِ

قیدی پر غلام کے احکام جاری ہوں گے اگرچہ قید کے بعد اسلام قبول کر بھی لے

(۱۸۰۶۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ: أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَسَرَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- رَجُلًا مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ فَأَوْثَقُوهُ فَطَرَحُوهُ فِي الْحَرَّةِ فَمَرَّ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- وَنَحْنُ مَعَهُ أَوْ قَالَ أَتَى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَلَى حِمَارٍ وَتَحْتَهُ قَطِيفَةٌ فَنَادَاهُ: يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ -ﷺ- فَقَالَ: مَا شَأْنُكَ؟. قَالَ: فِيمَ أُخِذْتُ وَفِيمَ أُخِذَتْ سَابِقَةُ الْحَاجِّ؟ قَالَ: أُخِذْتَ بِجَرِيرَةِ حُلَفَائِكُمْ ثَقِيفَ. وَكَانَتْ ثَقِيفُ قَدْ أَسَرَتْ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ -ﷺ- فَتَرَكَهُ وَمَضَى فَنَادَاهُ: يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَرَحِمَهُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ: مَا شَأْنُكَ؟ فَقَالَ: إِنِّي مُسْلِمٌ. قَالَ: لَوْ قُلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ أَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ. قَالَ: فَتَرَكَهُ وَمَضَى فَنَادَاهُ: يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ: إِنِّي جَائِعٌ فَأَطْعِمْنِي قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ: وَإِنِّي عَطْشَانُ فَاسْقِنِي. قَالَ: هَذِهِ حَاجَتُكَ. قَالَ فَفَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بِالرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ أَسَرَتْهُمَا ثَقِيفُ وَأَخَذَ نَاقَتَهُ تِلْكَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ. [صحيح۔ مسلم ۱۶۴۱]

(۱۸۰۶۶) حضرت عمران بن حصین فرماتے ہیں کہ صحابہ نے بنو عقیل کا ایک شخص قیدی بنا کر باندھ کر پتھریلی زمین میں پھینک دیا۔ رسول محترم ﷺ اس کے پاس سے گزرے۔ ہم بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ آپ ایک گدھے پر سوار تھے۔ آپ ﷺ کے نیچے ایک چادر تھی تو اس نے آپ ﷺ کو آواز دی: اے محمد! اے محمد! آپ ﷺ اس کے پاس آئے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا بات ہے؟ اس نے کہا: مجھے کیوں کر پکڑا گیا ہے؟ اور حج کی طرف جانے والے کو کیوں پکڑا گیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو پکڑا گیا ہے تیرے حلیف بنو ثقیف کے جرم کی پاداش میں اور بنو ثقیف نے دو صحابہ کو قیدی بنا لیا تھا۔ آپ ﷺ اس کو چھوڑ کر چل دیے۔ اس نے پھر آواز دی: اے محمد! اے محمد! رسول رحمت ﷺ کو اس پر رحم آ گیا۔ آپ ﷺ واپس آ گئے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا بات ہے؟ اس نے کہا: میں تو مسلمان ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو اس وقت یہ بات کہہ دیتا جب تو آزاد تھا تو ہر طرح سے کامیاب ہو جاتا۔ راوی کہتے ہیں: آپ ﷺ اس کو چھوڑ کر چل دیے تو اس نے آواز دی: اے محمد! اے محمد! آپ ﷺ واپس آ گئے۔ اس نے کہا: میں بھوکا ہوں، مجھے کھانا کھلاؤ۔ راوی کہتے ہیں: میرا گمان ہے: اس نے کہا: میں پیاسا ہوں مجھے پانی پلاؤ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تیری ضرورت ہے۔ راوی کہتے ہیں: رسول اکرم ﷺ نے اس کے عوض اپنے دو آدمیوں کو رہا

کروایا جس کو بنو ثقیف نے قید کر لیا تھا۔ آپ ﷺ نے اس کی اونٹنی بھی لے لی۔

(۶۲)باب مَنْ يَجْرِي عَلَيْهِ الرِّقُّ

کس پر غلامی کا اطلاق کیا جائے گا

(۱۸۰۶۷) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ قَالَ : قَدْ سَبَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهَوَازِنَ وَقَبَائِلَ مِنَ الْعَرَبِ وَأَجْرَى عَلَيْهِمُ الرِّقَّ حَتَّى مَنَّ عَلَيْهِمْ بَعْدُ فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ بِالْمَغَازِي فَزَعَمَ بَعْضُهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- لَمَّا أَطْلَقَ سَبْيَ هَوَازِنَ قَالَ : لَوْ كَانَ تَامٌّ عَلَى أَحَدٍ مِنَ الْعَرَبِ سَبْيٌ لَتَمَّ عَلَى هَؤُلاَءِ وَلَكِنَّهُ إِسَارٌ وَفِدَاءٌ ۔ قَالَ الشَّافِعِيُّ : فَمَنْ أَثْبَتَ هَذَا الْحَدِيثَ زَعَمَ أَنَّ الرِّقَّ لاَ يَجْرِي عَلَى عَرَبِيٍّ بِحَالٍ وَهَذَا قَوْلُ الزُّهْرِيِّ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَالشَّعْبِيِّ وَيُرْوَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ۔ [صحیح]

(۱۸۰۶۷) امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے بنو مصطلق، ہوازن جو عرب کے قبیلے تھے ان کو غلام بنانے کے بعد احسان کر کے آزاد فرمایا۔ اہل علم کا اس بارے میں اختلاف ہے۔ بعض کا گمان ہے کہ نبی ﷺ نے جب ہوازن کے قیدی چھوڑے تو فرمایا: اگر عرب کے کوئی مکمل قیدی ہوتے تو وہ قبیلہ ہوازن کے لوگ تھے لیکن قید کے بعد فدیہ ہوتا تھا۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جس نے اس حدیث کو ثابت کیا ہے ان کے نزدیک عرب کے باشندے کو غلام نہیں بنایا جا سکتا ہے۔

(۱۸۰۶۸) قَالَ الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى الْغَسَّانِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ

(ح) قَالَ وَأَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ رَجُلٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : لاَ يُسْتَرَقُّ عَرَبِيٌّ.

قَالَ وَأَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمَوْلَى يَنْكِحُ الأَمَةَ : يُسْتَرَقُّ وَلَدُهُ. وَفِي الْعَرَبِيِّ يَنْكِحُ الأَمَةَ : لاَ يُسْتَرَقُّ وَلَدُهُ عَلَيْهِ قِيمَتُهُمْ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ وَمَنْ لَمْ يُثْبِتِ الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- ذَهَبَ إِلَى أَنَّ الْعَرَبَ وَالْعَجَمَ سَوَاءٌ وَإِنَّهُ يَجْرِي عَلَيْهِمُ الرِّقُّ حَيْثُ جَرَى عَلَى الْعَجَمِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

قَالَ الرَّبِيعُ وَبِهِ يَأْخُذُ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ.

قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ أَمَّا الرِّوَايَةُ فِيهِ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- فَإِنَّمَا ذَكَرَهَا الشَّافِعِيُّ فِي الْقَدِيمِ عَنْ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ عُمَرَ الْوَاقِدِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ السَّلُولِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- قَالَ يَوْمَ حُنَيْنٍ : لَوْ كَانَ ثَابِتًا عَلَى أَحَدٍ مِنَ الْعَرَبِ سِبَاءٌ بَعْدَ الْيَوْمِ لَثَبَتَ عَلَى هَؤُلاَءِ وَلَكِنْ إِنَّمَا هُوَ إِسَارٌ وَفِدَاءٌ.

وَهَذَا إِسْنَادٌ ضَعِيفٌ لاَ يُحْتَجُّ بِمِثْلِهِ.
وَأَمَّا الرِّوَايَةُ فِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. [ضعیف]

(۱۸۰۶۸) شعبی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ عربی کو غلام نہیں بنایا جائے گا۔

(ب) زہری سعید بن مسیب سے نقل فرماتے ہیں کہ غلام لونڈی سے نکاح کرسکتا ہے۔ اس کی اولاد غلام ہوگی۔ عربی بھی لونڈی سے نکاح کرسکتا ہے لیکن اس کی اولاد کو غلام نہ بنایا جائے گا اس کے ذمہ ان کی قیمت ادا کرنا ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث نبی ﷺ سے ثابت نہیں ہے بلکہ عربی و عجمی دونوں برابر ہیں جہاں عجمی پر غلامی کا اطلاق کیا جائے گا وہاں عربی پر بھی ہوگا۔

شیخ فرماتے ہیں: امام شافعی رحمہ اللہ نے قدیم قول کو نقل کیا ہے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ حنین کے دن آپ نے فرمایا: اگر عرب میں سے کسی پر غلام کا اثبات آج کے بعد ہو سکتا تو یہ لوگ تھے لیکن یہ تو قید اور فدیہ دینا ہے۔

(۱۸۰۶۹) فَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْكَارِزِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَمَّا قَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَيْسَ عَلَى عَرَبِيٍّ مِلْكٌ وَلَسْنَا بِنَازِعِي مِنْ يَدِ رَجُلٍ شَيْئًا أَسْلَمَ عَلَيْهِ وَلَكِنَّا نُقَوِّمُهُمُ الْمِلَّةَ خَمْسًا مِنَ الإِبِلِ.
قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ يَقُولُ هَذَا الَّذِي فِي يَدِهِ السَّبْيُ لاَ نَنْزِعُهُ مِنْ يَدِهِ بِلاَ عِوَضٍ لأَنَّهُ أَسْلَمَ عَلَيْهِ وَلاَ نَتْرُكُهُ مَمْلُوكًا وَهُوَ مِنَ الْعَرَبِ وَلَكِنَّهُ قَوَّمَ قِيمَتَهُ خَمْسًا مِنَ الإِبِلِ لِلَّذِي سَبَاهُ وَيَرْجِعُ إِلَى نَسَبِهِ عَرَبِيًّا كَمَا كَانَ.
قَالَ الشَّيْخُ وَهَذِهِ الرِّوَايَةُ مُنْقَطِعَةٌ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. [ضعیف]

(۱۸۰۶۹) شعبی فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر بن خطاب نے خطبہ ارشاد فرمایا تو فرمانے لگے: عربی انسان کسی کی ملکیت نہیں ہوتا اور ہم کسی شخص کے احسان کے بارے میں جھگڑا کرنے والے نہیں ہیں لیکن ہم اس کی پانچ اونٹ قیمت مقرر کردیں گے۔

ابو عبید کہتے ہیں: جب کوئی کسی کے ہاتھ غلام ہو تو ہم بلا قیمت نہ لیں گے کیونکہ وہ اس کا محافظ ہے اور غلام بھی رہنے نہ دیں گے کیونکہ وہ عربی ہے۔ لیکن غلام بنانے والے کو پانچ اونٹ قیمت ادا کی جائے گی اور عربی اپنے نسب کی جانب واپس لوٹ جائے گا۔

(۱۸۰۷۰) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَتَّابٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ هُوَ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَمِّهِ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَرَضَ فِي كُلِّ سَبْيٍ فُدِيَ مِنَ الْعَرَبِ سِتَّةَ فَرَائِضَ وَأَنَّهُ كَانَ يَقْضِي بِذَلِكَ فِيمَنْ تَزَوَّجَ الْوَلاَئِدَ مِنَ الْعَرَبِ.
وَهَذَا أَيْضًا مُرْسَلٌ إِلاَّ أَنَّهُ جَيِّدٌ. [ضعیف]

(۱۸۰۷۰) سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہر غلام کے عوض کچھ فدیہ مقرر فرمایا۔ عربی غلام کے بدلے جانور۔ یہ فیصلہ ان کے بارے میں فرمایا جس نے عرب لونڈیوں سے شادی کر رکھی تھی۔

(۱۸۰۷۱) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَارِثِ الأَصْبَهَانِيُّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: أَبَقَتْ أَمَةٌ لِبَعْضِ الْعَرَبِ فَوَقَعَتْ بِوَادِى الْقُرَى فَانْتَهَتْ إِلَى الْحَىِّ الَّذِينَ أَبَقَتْ مِنْهُمْ فَتَزَوَّجَهَا رَجُلٌ مِنْ بَنِى عُذْرَةَ فَنَثَرَتْ لَهُ بَطْنَهَا ثُمَّ عَثَرَ عَلَيْهَا سَيِّدُهَا فَاسْتَاقَهَا وَوَلَدَهَا فَقَضَى عُمَرُ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ لِلْعُذْرِىِّ يَعْنِى قَضَى لَهُ بِوَلَدِهِ وَقَضَى عَلَيْهِ بِالْغُرَّةِ لِكُلِّ وَصِيفٍ وَصِيفٌ وَلِكُلِّ وَصِيفَةٍ وَصِيفَةٌ وَجَعَلَ ثَمَنَ الْغُرَّةِ إِذَا لَمْ تُوجَدْ عَلَى أَهْلِ الْقُرَى سِتِّينَ دِينَارًا أَوْ سَبْعَمِائَةِ دِرْهَمٍ وَعَلَى أَهْلِ الْبَادِيَةِ سِتَّ فَرَائِضَ.

قَالَ الشَّيْخُ وَهَذَا وَرَدَ فِى وَطْءِ الشُّبْهَةِ فَيَكُونُ الْوَلَدُ حُرًّا وَعَلَيْهِ قِيمَتُهُ لِصَاحِبِ الْجَارِيَةِ وَكَأَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ رَأَى الْقِيمَةَ بِمَا نُقِلَ فِى هَذَا الأَثَرِ إِنْ ثَبَتَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ وَجَرَيَانُ الرِّقِّ عَلَى سَبَايَا بَنِى الْمُصْطَلِقِ وَهَوَازِنَ صَحِيحٌ ثَابِتٌ وَالْمَنُّ عَلَيْهِمْ بِإِطْلاَقِ السَّبَايَا تَفَضُّلٌ. [ضعیف]

(۱۸۰۷۱) سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ کسی عرب کی لونڈی بھاگ گئی جو وادی قریٰ سے جا کر اس قبیلہ کو مل گئی جس سے بھاگ کر گئی تھی تو بنو عذرہ کے ایک شخص نے اس سے شادی کر لی تو وہ حاملہ ہوگئی۔ پھر مالک کو اس کا پتہ چلا تو وہ لونڈی اور اس کے بچے کو لے گیا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عذرہ کے شخص کے لیے بچے کا فیصلہ فرمایا اور اس پر ہر ایک کے عوض ایک غلام ڈالا اور شہر والوں پر ایک غلام کی قیمت چھ دینار یا دو سو دینار مقرر فرمائی اور دیہاتی پر چھ فرائض۔

شیخ فرماتے ہیں: یہ وطی کے شبہ کی بنا پر ہے کیونکہ بچہ آزاد ہوگا۔ اس کے ذمہ قیمت ہے لونڈی والے کے لیے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس اثر کو زائل کرنے کے لیے قیمت مقرر فرماتے تھے۔ لیکن بنو مصطلق و ہوازن پر غلام کا اطلاق کیا گیا جو صحیح ثابت ہے لیکن بعد میں احسان کر کے شرافت کی بنا پر غلامی سے آزادی دی گئی۔

(۱۸۰۷۲) وَذَلِكَ بَيِّنٌ فِيمَا أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِىٍّ الرُّوذْبَارِىُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِىُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِى عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَرَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِىَّ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فِى غَزْوَةِ بَنِى الْمُصْطَلِقِ فَأَصَبْنَا سَبَايَا مِنْ سَبْىِ الْعَرَبِ فَاشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ وَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَأَحْبَبْنَا الْفِدَاءَ فَأَرَدْنَا أَنْ نَعْزِلَ ثُمَّ قُلْنَا نَعْزِلُ وَرَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بَيْنَ أَظْهُرِنَا قَبْلَ أَنْ نَسْأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لاَ تَفْعَلُوا مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلاَّ وَهِىَ كَائِنَةٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ فِى الصَّحِيحِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُوسُفَ عَنْ مَالِكٍ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۰۷۲) ابن محیریز فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو ابو سعید خدری کو دیکھا۔ میں نے ان کے پاس بیٹھ کر عزل کے بارے میں سوال کیا تو ابو سعید فرمانے لگے: ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ غزوہ بنو مصطلق کے لیے گئے تو ہم نے عربوں کی لونڈیاں حاصل کیں۔ ہمیں عورت کی خواہش بھی تھی اور عورت سے جدا رہنا مشکل ہو گیا تھا اور ہم فدیہ کو بھی محبوب چاہتے تھے تو ہم نے عزل کا ارادہ کیا۔ پھر ہم نے سوچا کہ رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں بغیر پوچھے عزل نہیں کریں گے۔ پہلے پوچھیں گے؟ ہم نے پوچھ لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کرلو لیکن جس جان نے کائنات میں آنا ہے وہ آ کر ہی رہے گی۔

(۱۸۰۷۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ :أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ :لَمَّا قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- سَبَايَا بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَقَعَتْ جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ فِي السَّهْمِ لِثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ أَوْ لاِبْنِ عَمٍّ لَهُ فَكَاتَبَتْهُ عَلَى نَفْسِهَا وَكَانَتِ امْرَأَةً حُلْوَةً مُلاَّحَةً لاَ يَرَاهَا أَحَدٌ إِلاَّ أَخَذَتْ بِنَفْسِهِ فَأَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- تَسْتَعِينُهُ فِي كِتَابَتِهَا. قَالَتْ عَائِشَةُ :فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلاَّ أَنْ رَأَيْتُهَا فَكَرِهْتُهَا وَقُلْتُ سَيَرَى مِنْهَا مِثْلَمَا رَأَيْتُ فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- قَالَتْ :يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ سَيِّدِ قَوْمِهِ وَقَدْ أَصَابَنِي مِنَ الْبَلاَءِ مَا لَمْ يَخْفَ عَلَيْكَ وَقَدْ كَاتَبْتُ عَلَى نَفْسِي فَأَعِنِّي عَلَى كِتَابَتِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :أَوْ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ أُؤَدِّي عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَأَتَزَوَّجُكِ. فَقَالَتْ :نَعَمْ. فَفَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فَبَلَغَ النَّاسَ أَنَّهُ قَدْ تَزَوَّجَهَا فَقَالُوا أَصْهَارُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلُوا مَا كَانَ فِي أَيْدِيهِمْ مِنْ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَلَقَدْ أُعْتِقَ بِهَا مِائَةُ أَهْلِ بَيْتٍ مِنْ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَمَا أَعْلَمُ امْرَأَةً أَعْظَمَ بَرَكَةً مِنْهَا عَلَى قَوْمِهَا مِنْهَا. [حسن]

(۱۸۰۷۳) عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل فرماتے ہیں کہ جب رسول کریم ﷺ نے بنو مصطلق کی لونڈیاں تقسیم فرمائیں تو جویریہ بنت حارث ثابت بن قیس بن شماس یا اس کے چچا کے بیٹے کے حصہ میں آئی۔ اس نے مکاتبت کر لی۔ وہ ایک شریلی ملاحیا عورت تھی جسے کسی نے بھی نہیں دیکھا تھا تو اس عورت نے اپنے آپ کو روک لیا اور رسول اکرم ﷺ سے اپنی مکاتبت کے بارے میں مدد کا سوال کر دیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کی قسم میں نے اس کو اچھا نہ جانا۔ میں نے کہا: آپ بھی اس طرح اس سے محسوس کریں جیسے میں نے کیا۔ جب وہ رسول معظم ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی: میں جویریہ بنت حارث ہوں اپنی قوم کے سردار کی بیٹی۔ میرے اوپر پریشانی آئی ہے جو آپ سے پوشیدہ نہیں ہے۔ میں نے مکاتبت کی ہے جس میں آپ میری مدد فرمائیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا اس سے بھی بہتر، میں تیری کتابت ادا کر کے تجھ سے شادی کر لوں۔ اس نے کہا: ہاں! تو رسول اللہ ﷺ نے ایسا کر دیا۔ جب لوگوں کو پتہ چلا کہ آپ ﷺ نے اس سے شادی کر لی ہے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے سسرال بنو مصطلق کے سو افراد کو آزاد کر دیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: مجھے علم نہیں کہ اس عورت سے بڑھ کر

کوئی عورت اپنی قوم کے لیے برکت کا باعث بنی ہو۔

(۱۸۰۷۴) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- بِحُنَيْنٍ فَلَمَّا أَصَابَ مِنْ هَوَازِنَ مَا أَصَابَ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَسَبَايَاهُمْ أَدْرَكَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ بِالْجِعْرَانَةِ وَقَدْ أَسْلَمُوا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَنَا أَصْلٌ وَعَشِيرَةٌ وَقَدْ أَصَابَنَا مِنَ الْبَلاَءِ مَا لَمْ يَخْفَ عَلَيْكَ فَامْنُنْ عَلَيْنَا مَنَّ اللَّهُ عَلَيْكَ وَقَامَ خَطِيبُهُمْ زُهَيْرُ بْنُ صُرَدٍ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا فِي الْحَظَائِرِ مِنَ السَّبَايَا خَالاَتُكَ وَعَمَّاتُكَ وَحَوَاضِنُكَ اللاَّتِي كُنَّ يَكْفُلْنَكَ وَذَكَرَ كَلاَمًا وَأَبْيَاتًا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : نِسَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ أَحَبُّ إِلَيْكُمْ أَمْ أَمْوَالُكُمْ؟ . فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ خَيَّرْتَنَا بَيْنَ أَحْسَابِنَا وَبَيْنَ أَمْوَالِنَا أَبْنَاؤُنَا وَنِسَاؤُنَا أَحَبُّ إِلَيْنَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : أَمَّا مَا كَانَ لِي وَلِبَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكُمْ وَإِذَا أَنَا صَلَّيْتُ بِالنَّاسِ فَقُومُوا وَقُولُوا إِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِرَسُولِ اللَّهِ إِلَى الْمُسْلِمِينَ وَبِالْمُسْلِمِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ فِي أَبْنَائِنَا وَنِسَائِنَا سَأُعْطِيكُمْ عِنْدَ ذَلِكَ وَأَسْأَلُ لَكُمْ . فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بِالنَّاسِ الظُّهْرَ قَامُوا فَقَالُوا مَا أَمَرَهُمْ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : أَمَّا مَا كَانَ لِي وَلِبَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكُمْ . وَقَالَ الْمُهَاجِرُونَ : وَمَا كَانَ لَنَا فَهُوَ لِرَسُولِ اللَّهِ -ﷺ-. وَقَالَتِ الأَنْصَارُ وَمَا كَانَ لَنَا فَهُوَ لِرَسُولِ اللَّهِ -ﷺ-. فَقَالَ الأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ : أَمَّا أَنَا وَبَنُو تَمِيمٍ فَلاَ. فَقَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ مِرْدَاسٍ السُّلَمِيُّ : أَمَّا أَنَا وَبَنُو سُلَيْمٍ فَلاَ. فَقَالَتْ بَنُو سُلَيْمٍ : بَلْ مَا كَانَ لَنَا فَهُوَ لِرَسُولِ اللَّهِ -ﷺ-. وَقَالَ عُيَيْنَةُ بْنُ بَدْرٍ : أَمَّا أَنَا وَبَنُو فَزَارَةَ فَلاَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : مَنْ أَمْسَكَ مِنْكُمْ بِحَقِّهِ فَلَهُ بِكُلِّ إِنْسَانٍ سِتُّ فَرَائِضَ مِنْ أَوَّلِ فَيْءٍ نُصِيبُهُ فَرُدُّوا إِلَى النَّاسِ نِسَاءَهُمْ وَأَبْنَاءَهُمْ .

وَحَدِيثُ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ فِي سَبْيِ هَوَازِنَ قَدْ مَضَى. [حسن۔ بدون قول صرد]

(۱۸۰۷۴) عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل فرماتے ہیں کہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ حنین میں تھے کہ ہمیں قبیلہ ہوازن سے مال اور لونڈیاں میسر آئیں۔ لیکن ہوازن کے لوگ جعرانہ نامی جگہ پر مسلمان ہو کر نبی ﷺ کو ملے۔ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمارے مال اور افراد واپس کر دیں، جو پریشانی ہمیں آئی ہے آپ پر پوشیدہ بھی نہیں ہے۔ آپ ہمارے اوپر احسان کریں جیسے اللہ نے آپ پر احسان فرمایا ہے۔ ان کے خطیب زہیر بن صرد کھڑے ہوئے۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! لونڈیوں میں آپ کی خالائیں، پھوپھیاں اور بچپن میں آپ کی پرورش کرنے والیاں بھی موجود ہیں۔ اس نے لمبی کلام کی اور اشعار پڑھے۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں عورتیں اور اولاد پسند ہے یا مال؟ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے ہمارے حسب و نسب اور مال میں اختیار دیا ہے۔ ہمیں عورتیں اور مال زیادہ محبوب ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو میرے اور بنو عبدالمطلب کے حصہ میں ہیں وہ سب تمہارا ہے۔ جس وقت میں لوگوں کو نماز

پڑھاؤں تو وہاں کھڑے ہو کر کہہ دینا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کو مسلمانوں کی جانب سفارشی بناتے ہیں یا مسلمانوں کو رسول اللہ کے پاس سفارشی پیش کرتے ہیں اپنے بیٹوں اور عورتوں کے بارے میں۔ عنقریب میں تمہیں عطا کروں گا اور تمہارے لیے سفارش بھی کروں گا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی تو وہ کھڑے ہوئے اور جو رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا تھا کہہ دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو میرے اور بنو عبدالمطلب کے حصہ میں ہے وہ تمہارا ہے اور مہاجرین و انصار کہنے لگے: جو ہمارا ہے وہ بھی رسول کریم ﷺ کا ہے اور اقرع بن حابس نے کہہ دیا کہ میں اور بنو تمیم نہ دیں گے۔ اس طرح عباس بن مرداس سلمی نے بھی کہہ دیا لیکن بنو سلیم کہنے لگے: ہمارا حصہ رسول اللہ ﷺ کا ہی ہے اور عیینہ بن بدر نے بھی انکار کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنا حق روک لیا وہ بھی ان کی عورتیں اور بچے واپس کر دیں ہم پہلے مال فی سے اس کو ہر انسان کے عوض چھ اونٹ عطا کریں گے۔

(۱۸۰۷۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ حَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ الْمَازِنِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : ثَلاَثٌ سَمِعْتُهُنَّ لِبَنِي تَمِيمٍ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- لاَ أُبْغِضُ بَنِي تَمِيمٍ بَعْدَهُنَّ أَبَدًا كَانَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا نَذْرٌ مُحَرَّرٌ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ فَسُبِيَ سَبْيٌ مِنْ بَلْعَنْبَرِ فَلَمَّا جِيءَ بِذَلِكَ السَّبْيِ قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : إِنْ سَرَّكِ أَنْ تَفِي بِنَذْرِكِ فَأَعْتِقِي مُحَرَّرًا مِنْ هَؤُلاَءِ . فَجَعَلَهُمْ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَجِيءَ بِنَعَمٍ مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ فَلَمَّا رَآهُ رَاعَهُ حُسْنُهُ قَالَ فَقَالَ : هَذَا نَعَمُ قَوْمِي . فَجَعَلَهُمْ قَوْمَهُ قَالَ وَقَالَ : هُمْ أَشَدُّ النَّاسِ قِتَالاً فِي الْمَلاَحِمِ .

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ حَامِدِ بْنِ عُمَرَ وَأَخْرَجَاهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

[صحیح۔ مسلم ۲۵۲۵]

(۱۸۰۷۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے بنو تمیم کے بارے تین باتیں سنیں: ① میں بنو تمیم سے اس کے بعد بغض نہ رکھوں گا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میرے ذمہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ایک غلام آزاد کرنا نذر تھی۔ جب بلعنبر سے قیدی بنائے گئے اور ان کو لایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ! اگر تجھے اچھا لگے کہ تو اپنی نذر پوری کرے تو ان لوگوں سے غلام کو آزاد کر دے۔ آپ ﷺ نے ان کو اسماعیل کی اولاد سے شمار فرمایا اور جب صدقہ کے اونٹ لائے گئے تو آپ ﷺ نے ان کی خوبصورتی کو دیکھا تو فرمایا: یہ جانور میری قوم کے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر لڑائیوں میں وہ سب سے زیادہ سخت ہوتے ہیں۔

(۱۸۰۷۶) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ بِمَرْوٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ مُغَفَّلٍ : أَنَّ سَبْيًا مِنْ خَوْلاَنَ قَدِمَ

. وَكَانَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَقَبَةٌ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ فَقَدِمَ سَبْيٌ مِنَ الْيَمَنِ فَأَرَادَتْ أَنْ تُعْتِقَ فَنَهَاهَا النَّبِيُّ -ﷺ- فَقَدِمَ سَبْيٌ مِنْ مُضَرَ أَحْسِبُهُ قَالَ مِنْ بَنِي الْعَنْبَرِ فَأَمَرَهَا أَنْ تُعْتِقَ.

(ت) تَابَعَهُ شُعْبَةُ عَنْ عُبَيْدٍ. [صحيح]

(۱۸۰۷۶) ابن مغفل فرماتے ہیں کہ خولان سے لونڈیاں آئیں اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ذمہ اسماعیل کی اولاد سے ایک غلام آزاد کرنا تھا۔ یمن سے غلام آئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آزاد کرنے کا ارادہ فرمایا تو آپ ﷺ نے منع فرما دیا۔ میرا خیال ہے کہ پھر مضر قبیلہ کے غلام آئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بنو عنبر سے ہیں آپ ﷺ نے ان کو آزاد کرنے کا حکم دیا۔

(۲۳) باب تَحْرِيمِ الْفِرَارِ مِنَ الزَّحْفِ وَصَبْرِ الْوَاحِدِ مَعَ الاِثْنَيْنِ

لڑائی سے بھاگنا اور ایک کا دو کے مقابلہ میں ڈٹ جانا

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا زَحْفًا فَلاَ تُوَلُّوهُمُ الأَدْبَارَ﴾ [الأنفال ۱۵] الآيَةَ وَقَالَ ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ﴾ [الأنفال ۶۵] إِلَى آخِرِ الآيَتَيْنِ.

اللہ کا فرمان: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا زَحْفًا فَلاَ تُوَلُّوهُمُ الأَدْبَارَ﴾ [الأنفال ۱۵] ''اے ایمان والو! جب تم کفار سے ملو تو پھر پیٹھ پھیر کر نہ بھاگ جاؤ۔'' ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ﴾ [الأنفال ۶۵] ''اے نبی! مومنوں کو لڑائی پر ابھارو۔''

(۱۸۰۷۷) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ: أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ غَالِبٍ الْخَوَارِزْمِيُّ الْحَافِظُ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ هُوَ ابْنُ حَمْدَانَ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ: اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا هُنَّ؟ فَذَكَرَهُنَّ وَذَكَرَ فِيهِنَّ التَّوَلِّيَ يَوْمَ الزَّحْفِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنِ الأُوَيْسِيِّ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۸۰۷۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: سات ہلاک کر دینے والی اشیاء سے بچو۔ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہ کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے تذکرہ فرمایا اور ان میں سے ایک چیز یہ ہے کہ لڑائی کے دن بھاگ جانا۔

(۱۸۰۷۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ: أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَكَانَ كَاتِبًا لَهُ قَالَ كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ: لاَ تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَسَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا وَاعْلَمُوا

أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلاَلِ السُّيُوفِ .

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرٍو. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۰۷۸) حضرت عبداللہ بن ابی اوفی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم دشمن سے ملاقات کی تمنا نہ کرو بلکہ اللہ سے عافیت کا سوال کرو۔ لیکن جب دشمن سے ملاقات ہو جائے تو صبر کرو اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔

(۱۸۰۷۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَيْبَانَ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ وَأَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ ﴿إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ﴾ [الأنفال ٦٥] فَكُتِبَ عَلَيْهِمْ أَنْ لاَ يَفِرَّ الْعِشْرُونَ مِنَ الْمِائَتَيْنِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿الآنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا فَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ﴾ [الأنفال ٦٦] فَخَفَّفَ عَنْهُمْ وَكَتَبَ عَلَيْهِمْ أَنْ لاَ يَفِرَّ مِائَةٌ مِنْ مِائَتَيْنِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ. [صحیح۔ بخاری ٤٥٦٢]

(۱۸۰۷۹) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ﴾ [الأنفال ٦٥] ''اگر تمہارے بیس افراد صبر کرنے والے ہوں تو دو سو افراد پر غالب آئیں گے۔'' یہ فرض کیا گیا کہ بیس افراد دو سو افراد کے مقابلے سے نہ بھاگیں۔ پھر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿الآنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا فَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ﴾ [الأنفال ٦٦] ''اب اللہ نے تم سے تخفیف فرما دی ہے اور اللہ جانتا ہے کہ تمہارے اندر کمزوری ہے۔ اگر تمہارے سو افراد ہوں گے تو وہ دو سو افراد پر غالب آجائیں گے۔'' یعنی ایک سو افراد دو سو کے مقابلہ سے راہ فرار اختیار نہ کریں۔

(۱۸۰۸۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ النَّضْرِ الْمَرْوَزِيُّ أَخْبَرَنَا الْحَارِثُ بْنُ أَبِي أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو الأَدِيبُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الإِسْمَاعِيلِيُّ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ هُوَ ابْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ الْخِرِّيتِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : نَزَلَتْ ﴿إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ﴾ [الأنفال ٦٥] قَالَ : فُرِضَ عَلَيْهِمْ أَنْ لاَ يَفِرَّ رَجُلٌ مِنْ عَشَرَةٍ وَلاَ قَوْمٌ مِنْ عَشْرِ أَمْثَالِهِمْ فَجَهَدَ ذَلِكَ النَّاسَ وَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَنَزَلَتْ ﴿الآنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا فَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ﴾ [الأنفال ٦٦] قَالَ : فَأُمِرُوا أَنْ لاَ

يَفِرُّ رَجُلٌ مِنْ رَجُلَيْنِ وَلَا قَوْمٌ مِنْ مِثْلَيْهِمْ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :فَنَقَصَ مِنَ النَّصْرِ بِقَدْرِ مَا خَفَّفَ مِنَ الْعِدَّةِ.
هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ عَفَّانَ. وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ :فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ حِينَ فُرِضَ أَنْ لَا يَفِرَّ وَاحِدٌ مِنْ عَشَرَةٍ فَجَاءَ التَّخْفِيفُ فَقَالَ ﴿الْآنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ﴾ [الأنفال ٦٦] الآيَةَ فَلَمَّا خَفَّفَ اللَّهُ عَنْهُمْ مِنَ الْعِدَّةِ نَقَصَ مِنَ الصَّبْرِ بِقَدْرِ مَا خَفَّفَ عَنْهُمْ.
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ السُّلَمِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ. [صحيح۔ بخاری ٤٦٥٣]

(۱۸۰۸۰) عکرمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ﴾ [الأنفال ٦٥] ”اگر تمہارے بیس افراد صبر کرنے والے ہوں تو دو سو افراد پر غالب آ جائیں گے۔“ فرماتے ہیں کہ ان پر فرض قرار دے دیا گیا کہ ایک شخص دس کے مقابلہ سے نہ بھاگے اور نہ کوئی قوم ان جیسے افراد سے بھاگے۔ یہ لوگوں پر شاق گزرا تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿الْآنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا فَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ﴾ [الأنفال ٦٦] ”اب اللہ نے تم سے تخفیف فرما دی ہے اور اللہ جانتا ہے کہ تمہارے اندر کمزوری ہے۔ اگر تمہارے سو افراد ہوں گے تو وہ دو سو افراد پر غالب آ جائیں گے۔“ راوی کہتے ہیں کہ ایک شخص دو کے مقابلہ سے نہ بھاگے اور کوئی قوم اپنی سے دگنی تعداد کے مقابلہ سے راہ فرار اختیار نہ کرے۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اتنی مدد میں کمی ہے جتنی تعداد میں چھوڑ دے دی گئی۔

(ب) عبداللہ بن مبارک کی روایت میں ہے کہ مسلمانوں پر شاق گزرا جب یہ مقرر کر دیا گیا کہ ایک دس کے مقابلہ سے نہ بھاگے تو تخفیف کا حکم آ گیا، فرمایا: ﴿الْآنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ﴾ ”اب اللہ نے تمہارے لیے تخفیف فرما دی ہے صبر میں کمی کی مقدار کے مطابق۔“

(۱۸۰۸۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَيْبَانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ :إِنْ فَرَّ رَجُلٌ مِنَ اثْنَيْنِ فَقَدْ فَرَّ وَإِنْ فَرَّ مِنْ ثَلَاثَةٍ لَمْ يَفِرَّ. [صحيح]

(۱۸۰۸۱) عطاء حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص دو سے بھاگ جائے تو اسے بھاگا ہوا کہتے ہیں۔ اگر کوئی تین کے مقابلہ سے بھاگ جائے تو اسے فرار لوگوں میں شمار نہیں کرتے۔

(۲۴) باب مَنْ تَوَلَّى مُتَحَرِّفًا لِقِتَالٍ أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَى فِئَةٍ
جو قتال کے لیے یا اپنی جماعت سے ملنے کی غرض سے مڑے اس کا بیان

(۱۸۰۸۲) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الْمُزَكِّي حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ

سُلَیْمَانَ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِیُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ یَزِیدَ بْنِ أَبِی زِیَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِی لَیْلَی عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فِی سَرِیَّةٍ فَلَقُوا الْعَدُوَّ فَحَاصَ النَّاسُ حَیْصَةً فَأَتَیْنَا الْمَدِینَةَ فَفَتَحْنَا بَابَهَا وَقُلْنَا یَا رَسُولَ اللَّهِ نَحْنُ الْفَرَّارُونَ فَقَالَ : بَلْ أَنْتُمُ الْعَکَّارُونَ وَأَنَا فِئَتُکُمْ . [ضعیف]

(۱۸۰۸۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا۔ وہ دشمن سے ملے تو لوگ فرار ہو گئے۔ ہم نے مدینہ آ کر اس کا دروازہ کھولا اور کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم فرار ہونے والے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم واپس پلٹنے والے ہو، میں بھی تمہارے گروہ میں ہوں۔

(۱۸۰۸۳) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَیْنِ : عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بِشْرَانَ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّزَّازُ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ أَبِی زِیَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِی لَیْلَی عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فِی سَرِیَّةٍ فَلَقِینَا الْعَدُوَّ فَحَاصَ الْمُسْلِمُونَ حَیْصَةً فَکُنْتُ فِیمَنْ حَاصَ قُلْتُ فِی نَفْسِی لاَ نَدْخُلُ الْمَدِینَةَ وَقَدْ بُؤْنَا بِغَضَبٍ مِنَ اللَّهِ ثُمَّ قُلْنَا نَدْخُلُهَا فَنَمْتَارُ مِنْهَا فَدَخَلْنَا فَلَقِینَا النَّبِیَّ -ﷺ- وَهُوَ خَارِجٌ إِلَی الصَّلاَةِ فَقُلْنَا نَحْنُ الْفَرَّارُونَ فَقَالَ : بَلْ أَنْتُمُ الْعَکَّارُونَ . فَقُلْنَا : یَا نَبِیَّ اللَّهِ أَرَدْنَا أَنْ لاَ نَدْخُلَ الْمَدِینَةَ وَأَنْ نَرْکَبَ الْبَحْرَ . قَالَ : فَلاَ تَفْعَلُوا فَإِنِّی فِئَةُ کُلِّ مُسْلِمٍ . [ضعیف۔ تقدم قبلہ]

(۱۸۰۸۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا۔ ہماری دشمن سے ملاقات ہوئی تو مسلمان بھاگ کھڑے ہوئے۔ میں بھی فرار ہونے والوں میں سے تھا۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہم مدینہ میں داخل نہ ہوں گے۔ کیونکہ ہم تو اللہ کے غضب سے لوٹے ہیں۔ پھر ہم نے کہا کہ ٹھہر کر داخل ہو جائیں گے۔ ہم مدینہ میں داخل ہوئے تو نبی ﷺ نماز کے لیے نکلے تھے۔ ہماری ملاقات ہو گئی۔ ہم نے کہا: ہم فرار ہونے والے ہیں؟ فرمایا: نہیں، بلکہ تم پلٹ کر جانے والے ہو۔ ہم نے کہا: مدینہ داخل ہونے سے پہلے ہم سمندری سفر کریں؟ فرمایا: ایسا نہ کرو۔ میں ہر مسلمان کے گروہ میں شامل ہوں۔

(۱۸۰۸۴) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِیدِ بْنُ أَبِی عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الأَصَمُّ أَخْبَرَنَا الرَّبِیعُ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِیُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِی نَجِیحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : أَنَا فِئَةُ کُلِّ مُسْلِمٍ . [ضعیف]

(۱۸۰۸۴) مجاہد بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا: میں مسلمانوں کے طبقہ (درجہ) میں ہوں۔

(۱۸۰۸۵) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِی حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاکٍ سَمِعَ سُوَیْدًا سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ یَقُولُ لَمَّا هُزِمَ أَبُو عُبَیْدٍ : لَوْ أَتَوْنِی کُنْتُ فِئَتَهُمْ.

ذَکَرَ الشَّافِعِیُّ رَحِمَهُ اللَّهُ فِی رِوَایَةِ أَبِی عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَغْدَادِیِّ عَنْهُ أَحَادِیثَ فِی الْبَیْعَةِ عَلَی السَّمْعِ

وَالطَّاعَةِ فِيمَا اسْتَطَاعُوا وَقَدْ ذَكَرْنَاهَا فِي قِتَالِ أَهْلِ الْبَغْيِ. [صحیح]

(۱۸۰۸۵) سوید نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ فرماتے تھے: جب ابوعبید کو شکست ہوئی۔ اگر وہ میرے پاس آ جاتے تو میں ان کے لشکر یا گروہ میں ہوتا۔

(ب) بیعت کی احادیث کے بارے میں ہے کہ صرف اپنی استطاعت کے مطابق اطاعت کی جائے گی۔

(۶۵) باب النَّهْيِ عَنْ قَصْدِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ بِالْقَتْلِ

عورتوں، بچوں کو قصداً قتل کرنے کی ممانعت کا بیان

(۱۸۰۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ الأَصْبَهَانِيُّ إِمْلاَءً حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ: أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْبَصْرِيُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَمِّهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- حِينَ بَعَثَهُ إِلَى ابْنِ أَبِي الْحُقَيْقِ نَهَاهُ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ. [ضعیف]

(۱۸۰۸۶) زہری ابن کعب بن مالک سے اور وہ اپنے چچا سے نقل فرماتے ہیں کہ جب رسول کریم ﷺ نے انہیں ابن ابی الحقیق کی طرف بھیجا تو عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا۔

(۱۸۰۸۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو جَعْفَرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْحَرَشِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ: أَنَّ امْرَأَةً وُجِدَتْ فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- مَقْتُولَةً فَأَنْكَرَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- قَتْلَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ يُونُسَ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى وَغَيْرِهِ عَنْ لَيْثٍ. [صحیح]

(۱۸۰۸۷) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول معظم ﷺ کے غزوات میں سے کسی غزوہ میں ایک مقتول عورت پائی گئی تو آپ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے انکار فرمایا۔

(۱۸۰۸۸) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ قَالاَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: وُجِدَتِ امْرَأَةٌ مَقْتُولَةً فِي بَعْضِ تِلْكَ الْمَغَازِي فَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ. وَقَدْ مَضَى فِي حَدِيثِ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ-: لاَ تَقْتُلُوا وَلِيدًا. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۰۸۸) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نقل فرماتے ہیں کہ کسی غزوہ میں ایک عورت مقتول پائی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرما دیا۔

(ب) حضرت بریدہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ تم بچوں کو قتل نہ کرو۔

(۱۸۰۸۹) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ نَاصِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ الْخَفَّافَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ سَرِيعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- فَغَزَوْتُ مَعَهُ فَأَصَبْنَا ظَفَرًا فَقَتَلَ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ حَتَّى قَتَلُوا الذُّرِّيَّةَ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَ : مَا بَالُ أَقْوَامٍ جَاوَزَ بِهِمُ الْقَتْلُ حَتَّى قَتَلُوا الذُّرِّيَّةَ . فَقَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا هُمْ أَبْنَاءُ الْمُشْرِكِينَ. قَالَ : أَلاَ إِنَّ خِيَارَكُمْ أَبْنَاءُ الْمُشْرِكِينَ . ثُمَّ قَالَ : لاَ تَقْتُلُوا الذُّرِّيَّةَ . قَالَهَا ثَلاَثًا وَقَالَ : كُلُّ نَسَمَةٍ تُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ حَتَّى يُعْرِبَ عَنْهَا لِسَانُهَا فَأَبَوَاهَا يُهَوِّدَانِهَا وَيُنَصِّرَانِهَا.

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ : أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ مَعْنَى قَوْلِهِ : كُلُّ نَسَمَةٍ تُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ . يَعْنِي الْفِطْرَةَ الَّتِي فَطَرَهُمْ عَلَيْهَا حِينَ أَخْرَجَهُمْ مِنْ صُلْبِ آدَمَ فَأَقَرُّوا بِتَوْحِيدِهِ. [ضعیف]

(۱۸۰۸۹) اسود بن سریع فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل کر غزوہ کیا۔ ہمیں کامیابی ملی تو لوگوں نے قتل و غارت کی۔ حتیٰ کہ بچوں کو بھی قتل کر دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ کو پتہ چلا تو فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ قتل کے جواز میں وہ بچوں کو بھی قتل کرتے ہیں۔ ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہ مشرکین کی اولاد ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے بہتر مشرکین کے بیٹے ہیں۔ پھر فرمایا: بچوں کو قتل نہ کرو، تین مرتبہ فرمایا۔ پھر فرمایا: ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے یہاں تک کہ اس کی زبان فصیح ہو جاتی ہے تو اس کے والدین اس کو یہودی یا عیسائی بنا دیتے ہیں۔

(ب) ابوجعفر کہتے ہیں کہ احمد بن عبید کے قول کا معنیٰ کہ ہر جان فطرت پر پیدا ہوتی ہے یعنی وہ فطرت جب انہیں صلب آدم سے نکالا تھا اور انہوں نے توحید کا اقرار کیا تھا۔

(۱۸۰۹۰) وَكَذَلِكَ رَوَاهُ هُشَيْمٌ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ وَذَكَرَ فِيهِ سَمَاعَ الْحَسَنِ مِنَ الأَسْوَدِ بْنِ سَرِيعٍ أَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا الأَسْوَدُ بْنُ سَرِيعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا فِي غَزْوَةٍ لَنَا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ. وَرَوَاهُ أَيْضًا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ. [ضعیف]

(۱۸۰۹۰) اسود بن سریع فرماتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں تھے۔

(۶۶) بَابُ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ فِي التَّبْيِيتِ وَالْغَارَةِ مِنْ غَيْرِ قَصْدٍ وَمَا وَرَدَ فِي إِبَاحَةِ التَّبْيِيتِ

عورتوں، بچوں کا قتل رات کے وقت اور حملہ کے موقع پر بغیر کسی ارادہ کے اور رات کے موقع پر قتل کے بارے میں کیا وارد ہوا ہے

(۱۸۰۹۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ وَأَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَخْبَرَنِي الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ -ﷺ- يُسْأَلُ عَنْ أَهْلِ الدَّارِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يُبَيَّتُونَ فَيُصَابُ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ -ﷺ- :هُمْ مِنْهُمْ . وَزَادَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ :هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ .

لَفْظُ حَدِيثِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ وَفِي رِوَايَتِهِمَا وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ فِي الْحَدِيثِ :هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ .

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى وَغَيْرِهِ كُلُّهُمْ عَنْ سُفْيَانَ. [ضعيف۔ تقدم قبله]

(۱۸۰۹۱) صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے سنا: آپ سے کسی علاقہ کے ان مشرکوں کے بارے میں پوچھا جن کی عورتیں اور بچے مارے جاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ انہیں میں سے ہیں۔

(ب) عمرو بن دینار زہری سے نقل فرماتے ہیں کہ وہ اپنے آباء سے ہیں۔

(ج) سفیان حدیث میں کہتے ہیں کہ وہ اپنے آباء سے ہیں۔

(۱۸۰۹۲) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَأَبُو زَكَرِيَّا وَأَبُو بَكْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- :لَمَّا بَعَثَ إِلَى ابْنِ أَبِي الْحُقَيْقِ نَهَى عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ. لَفْظُ حَدِيثِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ.

زَادَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ الشَّافِعِيُّ فَكَانَ سُفْيَانُ يَذْهَبُ إِلَى أَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ -ﷺ- :هُمْ مِنْهُمْ . إِبَاحَةٌ لِقَتْلِهِمْ وَأَنَّ حَدِيثَ ابْنِ أَبِي الْحُقَيْقِ نَاسِخٌ لَهُ قَالَ وَكَانَ الزُّهْرِيُّ إِذَا حَدَّثَ بِحَدِيثِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ أَتْبَعَهُ حَدِيثَ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ وَحَدِيثُ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ كَانَ فِي عُمْرَةِ النَّبِيِّ -ﷺ- فَإِنْ كَانَ فِي عُمْرَتِهِ

الْأُولَى فَقَدْ قُتِلَ ابْنُ أَبِي الْحُقَيْقِ قَبْلَهَا وَقِيلَ فِي سَنَتِهَا وَإِنْ كَانَ فِي عُمْرَتِهِ الآخِرَةِ فَهُوَ بَعْدَ أَمْرِ ابْنِ أَبِي الْحُقَيْقِ غَيْرَ شَكٍّ وَاللَّهُ أَعْلَمُ قَالَ وَلَمْ نَعْلَمْهُ رَخَّصَ فِي قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ ثُمَّ نَهَى عَنْهُ وَمَعْنَى نَهْيِهِ عِنْدَنَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ أَنْ يُقْصَدَ قَصْدُهُمْ بِقَتْلٍ وَهُمْ يُعْرَفُونَ مُمَيَّزِينَ مِمَّنْ أَمَرَ بِقَتْلِهِ مِنْهُمْ قَالَ وَمَعْنَى قَوْلِهِ :هُمْ مِنْهُمْ . أَنَّهُمْ يَجْمَعُونَ خَصْلَتَيْنِ أَنْ لَيْسَ لَهُمْ حُكْمُ الإِيمَانِ الَّذِي يَمْنَعُ الدَّمَ وَلاَ حُكْمَ دَارِ الإِيمَانِ الَّذِي يَمْنَعُ الْغَارَةَ عَلَى الدَّارِ

قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ أَمَّا قَوْلُهُ فِي حَدِيثِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ فِي عُمْرَتِهِ.

[ضعیف۔ تقدم برقم ۱۸۰۸۶]

(۱۸۰۹۲) ابن کعب بن مالک اپنے چچا سے نقل فرماتے ہیں کہ جب نبی ﷺ نے انہیں ابن ابی الحقیق کی طرف روانہ فرمایا تو عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔

(ب) سفیان کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کا فرمان کہ وہ انہیں میں سے ہیں سے مراد یہ ہے کہ ان کا قتل جائز ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: صعب بن جثامہ کی حدیث نبی ﷺ کے عمرہ کے بارہ میں ہے۔ اگر آپ کا پہلا عمرہ ہے تو ابن ابی الحقیق اس سے قبل قتل ہو چکا تھا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سال میں اگر آپ ﷺ کا آخری عمرہ ہے تو یہ ابن ابی الحقیق کے بعد کی بات ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ راوی فرماتے ہیں: ہمیں علم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رخصت کے بعد قتل سے منع فرمایا۔ عورتوں اور بچوں کا قتل کرنا قصداً ممنوع ہے۔ هم منهم: ① وہ اہل ایمان نہیں۔ جس کی وجہ سے خون بہانا ممنوع ہو۔ ② ان کے حکم پر نہیں جس کی وجہ سے غارت گری منع ہے۔

قال الشیخ: صعب بن جثامہ کی حدیث آپ کے عمرہ کے بارہ میں ہے۔

(۱۸۰۹۳) وَإِنَّمَا قَالَ ذَلِكَ اسْتِدْلاَلاً بِمَا أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو الْبِسْطَامِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الإِسْمَاعِيلِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :مَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- وَأَنَا بِالأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَأَهْدَيْتُ إِلَيْهِ لَحْمَ حِمَارِ وَحْشٍ فَرَدَّهُ عَلَيَّ فَلَمَّا رَأَى الْكَرَاهَةَ فِي وَجْهِي قَالَ :إِنَّهُ لَيْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَيْكَ وَلَكِنَّا حُرُمٌ .

قَالَ :وَسُئِلَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ فَيُبَيَّتُونَ فَيُصَابُ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ فَقَالَ :هُمْ مِنْهُمْ .

قَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ :لاَ حِمَى إِلاَّ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ . قَالَ عَلِيٌّ فَرَدَّدَهُ سُفْيَانُ فِي هَذَا الْمَجْلِسِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ حَفِظْتُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ سَمِعْتُهُ وَكَانَ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَمِّهِ :أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- لَمَّا بَعَثَ إِلَى ابْنِ أَبِي الْحُقَيْقِ نَهَى عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۰۹۳) صعب بن جثامہ فرماتے ہیں کہ میں ابواء یا ودان نامی جگہ پر تھا کہ رسول اللہ ﷺ میرے قریب سے گزرے تو میں

نے آپ ﷺ کو نیل گائے کا گوشت تحفہ میں دیا۔ آپ ﷺ نے واپس کر دیا۔ جب آپ ﷺ نے میرے چہرے پر کراہت کے آثار دیکھے تو فرمایا: ہم نے کسی وجہ سے واپس نہیں کیا لیکن یہ ہمارے اوپر حرام ہے۔

فرماتے ہیں: مشرکین کی اولاد کے بارے پوچھا گیا کہ جب شب خون کے وقت ان کی عورتیں اور بچے مارے جائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی انہی میں سے ہیں۔

کہتے ہیں: میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا کہ چراگاہ صرف اللہ اور رسول کی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سفیان نے مجلس کے دوران دو مرتبہ یہ بات کہی۔

سفیان جب اس حدیث کو بیان فرماتے تو کہتے تھے کہ ابن کعب بن مالک اپنے چچا سے نقل فرماتے ہیں کہ جب آپ نے انہیں ابن ابی الحقیق کی طرف بھیجا تو عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا۔

(١٨٠٩٤) وَأَمَّا تَارِيخُ قَتْلِ ابْنِ أَبِي الْحُقَيْقِ وَتَارِيخُ عُمْرَتِهِ فَقَدْ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ هُوَ ابْنُ يَسَارٍ قَالَ : فَلَمَّا انْقَضَى أَمْرُ الْخَنْدَقِ وَأَمْرُ بَنِي قُرَيْظَةَ وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ سَلاَّمُ بْنُ أَبِي الْحُقَيْقِ مِمَّنْ كَانَ حَزَّبَ الأَحْزَابَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- اسْتَأْذَنَتِ الْخَزْرَجُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- فِي قَتْلِ سَلاَّمِ بْنِ أَبِي الْحُقَيْقِ وَكَانَ بِخَيْبَرَ فَأَذِنَ لَهُمْ فِيهِ قَالَ ثُمَّ غَزَا بَنِي الْمُصْطَلِقِ فِي شَعْبَانَ سَنَةَ سِتٍّ ثُمَّ خَرَجَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ مُعْتَمِرًا عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ.

قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ: ثُمَّ كَانَتْ عُمْرَتُهُ الَّتِي تُسَمَّى عُمْرَةَ الْقَضَاءِ ثُمَّ عُمْرَةُ الْجِعْرَانَةِ ثُمَّ عُمْرَتُهُ فِي سَنَةِ حَجَّتِهِ كُلُّهُنَّ بَعْدَ ذَلِكَ وَقُتِلَ ابْنُ أَبِي الْحُقَيْقِ كَانَ قَبْلَهُنَّ فَكَيْفَ يَكُونُ نَهْيُهُ فِي قِصَّةِ ابْنِ أَبِي الْحُقَيْقِ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ نَاسِخًا لِحَدِيثِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ الَّذِي كَانَ بَعْدَهُ وَزَعَمُوا أَنَّهُ هَاجَرَ إِلَى النَّبِيِّ -ﷺ- وَمَاتَ فِي خِلاَفَةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَإِنْ كَانَ سَمَاعُهُ الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- بَعْدَ مَا هَاجَرَ فَيَكُونُ ذَلِكَ أَيْضًا بَعْدَ قِصَّةِ ابْنِ أَبِي الْحُقَيْقِ فَإِنَّ فِي حَدِيثِ الْهَدِيَّةِ مَا دَلَّ عَلَى أَنَّهُ أَوَّلُ مَا الْتَقَى بِالنَّبِيِّ -ﷺ- فَيَكُونُ وَجْهُ الْحَدِيثَيْنِ مَا أَشَارَ إِلَيْهِ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ مِنَ اخْتِلاَفِ الْحَالَيْنِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ. [ضعيف]

(۱۸۰۹۴) محمد بن اسحاق بن یسار فرماتے ہیں کہ جب خندق اور بنو قریظہ کا معاملہ ختم ہوا تو ابو رافع سلام بن ابی الحقیق جس نے نبی ﷺ کے خلاف لشکر ترتیب دیے تھے۔ خزرج والوں نے سلام بن ابی الحقیق کے قتل کی اجازت مانگی۔ یہ اس وقت خیبر میں تھا تو آپ ﷺ نے اجازت دے دی۔ پھر شعبان ۶ ہجری میں بنو مصطلق ہوا۔ پھر آپ ﷺ نے حدیبیہ کے سال عمرہ ادا فرمایا۔

شیخ فرماتے ہیں: اس کے بعد آپ ﷺ کا عمرۃ القضاء تھا پھر جعرانہ والا پھر وہ عمرہ جو آپ ﷺ نے حج کے ساتھ کیا اور ابن ابی الحقیق اس سے پہلے قتل ہو چکا تھا۔

پھر کیسے ممکن ہے کہ آپ کا ابن ابی الحقیق کے قصہ میں عورتوں و بچوں کے قتل سے منع فرمانا اور صعب بن جثامہ کی حدیث کو منسوخ کرتا جو اس کے بعد ہے اور ان کا گمان ہے کہ اس نے آپ ﷺ کی طرف ہجرت کی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں وفات پائی۔ اگر ہجرت کے بعد آپ ﷺ سے سنا ہے تب بھی ابن ابی الحقیق کے قصہ کے بعد کی بات ہے اور جنگ بندی کے بعد سب سے پہلے نبی ﷺ کو ملے۔

(۱۸۰۹۵) وَاحْتَجَّ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي جَوَازِ التَّبْيِيتِ أَيْضًا بِمَا أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ :أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ وَأَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الْمُزَكِّي قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْنٍ أَنَّ نَافِعًا كَتَبَ إِلَيْهِ يُخْبِرُهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ :أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- أَغَارَ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّونَ فِي نَعَمِهِمْ بِالْمُرَيْسِيعِ فَقَتَلَ الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَى الذُّرِّيَّةَ. أَخْرَجَاهُ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَوْنٍ كَمَا مَضَى. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۸۰۹۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے بنو مصطلق پر شب خون مارا اور مریسیع نامی جگہ پر ان کے چوپاؤں پر حملہ کیا تو جنگجو افراد کو قتل کر دیا اور بچوں کو قیدی بنا لیا۔

(۱۸۰۹۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ وَأَبُو عَامِرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ :أَمَّرَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَلَيْنَا أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَغَزَوْنَا نَاسًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَبَيَّتْنَاهُمْ نَقْتُلُهُمْ وَكَانَ شِعَارُنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ أَمِتْ أَمِتْ. قَالَ سَلَمَةُ :فَقَتَلْتُ بِيَدِي تِلْكَ اللَّيْلَةَ سَبْعَةَ أَهْلِ أَبْيَاتٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ. [صحيح]

(۱۸۰۹۶) ایاس بن سلمہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مشرکین کے خلاف ایک غزوہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ہمارا امیر مقرر فرمایا۔ ہم رات کے وقت حملہ کر کے ان کو قتل کرتے تھے اور اس رات ہماری علامت آیت اَمِتْ اَمِتْ تھی۔ سلمہ کہتے ہیں: اس رات میں نے مشرکین کے سات شعراء اپنے ہاتھ سے قتل کیے۔

(۱۸۰۹۷) وَأَمَّا الْحَدِيثُ الَّذِي أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ :أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدُوسٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ فِيمَا قَرَأَ عَلَى مَالِكٍ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- خَرَجَ إِلَى خَيْبَرَ فَجَاءَ هَا لَيْلاً وَكَانَ إِذَا جَاءَ قَوْمًا بِلَيْلٍ لاَ يُغِيرُ عَلَيْهِمْ حَتَّى يُصْبِحَ فَلَمَّا أَصْبَحَ خَرَجَتْ يَهُودُ بِمَسَاحِيهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا مُحَمَّدٌ وَاللَّهِ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ فَقَالَ النَّبِيُّ -ﷺ- :اللَّهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنِ الْقَعْنَبِيِّ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۸۰۹۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ خیبر آئے تو رات کے وقت پہنچے۔ آپ ﷺ جب بھی

کسی قوم کے پاس رات کے وقت آتے تو صبح سے پہلے حملہ نہیں فرماتے تھے۔ جب صبح ہوئی تو یہودی اپنے زرعی ساز و سامان کے ساتھ نکلے۔ جب انہوں نے آپ ﷺ کے لشکر کو دیکھا تو کہنے لگے: اللہ کی قسم! محمد اور اس کا لشکر۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ بہت بڑا ہے، خیبر ہلاک ہو گیا یعنی وہاں کے رہنے والے۔ جب ہم کسی قوم کے پاس صبح کے وقت آتے ہیں تو ڈرائے گئے کی صبح بری ہوتی ہے۔

(۱۸۰۹۸) وَأَمَّا الْحَدِيثُ الَّذِي أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الْمُزَكِّي وَأَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَارَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- إِلَى خَيْبَرَ فَانْتَهَى إِلَيْهَا لَيْلاً وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- إِذَا طَرَقَ قَوْمًا لَمْ يُغِرْ عَلَيْهِمْ حَتَّى يُصْبِحَ فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ وَإِنْ لَمْ يَكُونُوا يُصَلُّونَ أَغَارَ عَلَيْهِمْ حِينَ يُصْبِحُ فَلَمَّا أَصْبَحَ رَكِبَ وَرَكِبَ الْمُسْلِمُونَ وَخَرَجَ أَهْلُ الْقَرْيَةِ وَمَعَهُمْ مَكَاتِلُهُمْ وَمَسَاحِيهِمْ فَلَمَّا رَأَوْا رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالُوا : مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : اللَّهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ .

قَالَ أَنَسٌ : وَإِنِّي لَرَدِفُ لأَبِي طَلْحَةَ وَإِنَّ قَدَمِي لَتَمَسُّ قَدَمَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ-. [صحيح- متفق عليه]

(۱۸۰۹۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ خیبر رات کے وقت پہنچے، لیکن جب بھی نبی ﷺ کسی قوم کے پاس رات کے وقت آتے تو صبح سے پہلے حملہ نہیں فرماتے تھے۔ اگر آپ ﷺ اذان کی آواز سنتے تو حملے سے رک جاتے۔ اگر وہ نماز نہیں پڑھتے تو صبح کے وقت ان پر حملہ کر دیتے۔ جب صبح ہوئی تو آپ اور مسلمان سوار ہوئے۔ بستی والے نکلے، ان کے پاس زرعی ساز و سامان تھا۔ جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو کہنے لگے کہ محمد ﷺ اور لشکر۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اکبر خیبر برباد ہو گیا۔ جب ہم کسی قوم کے صحن میں اترتے ہیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح اچھی نہیں ہوتی۔ انس کہتے ہیں: میں ابو طلحہ کے پیچھے سوار تھا تو میرے پاؤں رسول اللہ ﷺ کے پاؤں کے ساتھ لگ رہے تھے۔

(۱۸۰۹۹) وَأَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ قَالَ قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي رِوَايَةِ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- كَانَ لاَ يُغِيرُ حَتَّى يُصْبِحَ لَيْسَ بِتَحْرِيمٍ لِلإِغَارَةِ لَيْلاً وَلاَ نَهَارًا وَلاَ غَارِّينَ فِي حَالٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ وَلَكِنَّهُ عَلَى أَنْ يَكُونَ يُبْصِرُ مَنْ مَعَهُ كَيْفَ يُغِيرُونَ احْتِيَاطًا مِنْ أَنْ يُؤْتَوْا مِنْ كَمِينٍ أَوْ مِنْ حَيْثُ لاَ يَشْعُرُونَ وَقَدْ يَخْتَلِطُ الْحَرْبُ إِذَا أَغَارُوا لَيْلاً فَيَقْتُلُ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ بَعْضًا قَدْ أَصَابَهُمْ ذَلِكَ فِي قَتْلِ ابْنِ عَتِيكٍ فَقَطَعُوا رِجْلَ أَحَدِهِمْ

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ -ﷺ- بِالْغَارَةِ عَلَى غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ يَهُودَ فَقَتَلُوهُ.

قَتْلُ أَبِي رَافِعٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْحُقَيْقِ وَيُقَالُ سَلاَّمُ بْنُ أَبِي الْحُقَيْقِ. [صحيح]

(۱۸۰۹۹) امام شافعی رحمہ اللہ حضرت انس کی روایت میں فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ صبح سے پہلے حملہ نہ کرتے لیکن حملہ دن و رات کے کسی وقت بھی کرنا جائز ہے حرام نہیں ہے اور حالت غفلت میں بھی حملہ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن احتیاط کی غرض سے کبھی حالت غفلت میں بھی حملہ کرتے اور رات کو حملہ اس لیے نہ کرتے کہ کہیں مسلمان ایک دوسرے کو قتل نہ کر بیٹھیں۔ جیسے ابن عتیک کے قتل میں ہوا کہ انہوں نے اپنے ساتھی کی ٹانگ کاٹ ڈالی۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے صحابہ کو کئی یہودیوں پر حملہ کرنے کا حکم دیا۔ جیسے ابو رافع عبداللہ بن ابی الحقیق جس کو سلام بن ابی الحقیق بھی کہا جاتا تھا۔

(۱۸۱۰۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ : أَحْمَدُ بْنُ مُوسَى الشَّطَوِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- إِلَى أَبِي رَافِعٍ الْيَهُودِيِّ وَكَانَ يَسْكُنُ أَرْضَ الْحِجَازِ فَنَدَبَ لَهُ سَرَايَا مِنَ الأَنْصَارِ وَأَمَّرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَتِيكٍ وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ يُؤْذِي النَّبِيَّ -ﷺ- وَيُعِينُ عَلَيْهِ وَكَانَ فِي حِصْنٍ لَهُ بِأَرْضِ الْحِجَازِ فَلَمَّا دَنَوْا مِنْهُ وَقَدْ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَرَاحَ النَّاسُ بِسَرْحِهِمْ فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللَّهِ اجْلِسُوا مَكَانَكُمْ فَإِنِّي مُنْطَلِقٌ فَمُتَطَلِّعٌ الأَبْوَابَ لَعَلِّي أَدْخُلُ فَأَقْتُلَهُ حَتَّى إِذَا دَنَا مِنَ الْبَابِ تَقَنَّعَ بِثَوْبِهِ كَأَنَّهُ يَقْضِي حَاجَةً وَقَدْ دَخَلَ النَّاسُ فَهَتَفَ بِهِ الْبَوَّابُ فَقَالَ : يَا عَبْدَ اللَّهِ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ أَنْ تَدْخُلَ فَادْخُلْ فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُغْلِقَ الْبَابَ قَالَ فَدَخَلْتُ فَلَمَّا دَخَلَ النَّاسُ أَغْلَقَ الْبَابَ ثُمَّ عَلَّقَ الأَقَالِيدَ عَلَى وَتَدٍ قَالَ فَقُمْتُ إِلَى الأَقَالِيدِ فَأَخَذْتُهَا فَفَتَحْتُ الْبَابَ وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ يُسْمَرُ عِنْدَهُ فِي عَلاَلِيَّ لَهُ فَلَمَّا نَزَلَ عَنْهُ أَهْلُ سَمَرِهِ صَعِدْتُ إِلَيْهِ فَجَعَلْتُ كُلَّمَا فَتَحْتُ بَابًا أَغْلَقْتُ عَلَيَّ مِنْ دَاخِلٍ فَقُلْتُ إِنَّ الْقَوْمَ نَذِرُوا بِي لَمْ يَخْلُصُوا إِلَيَّ حَتَّى أَقْتُلَهُ قَالَ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ فِي بَيْتٍ مُظْلِمٍ وَسْطَ عِيَالِهِ لاَ أَدْرِي أَيْنَ هُوَ مِنَ الْبَيْتِ فَقُلْتُ : أَبَا رَافِعٍ. قَالَ : مَنْ هَذَا؟ فَأَهْوِي نَحْوَ الصَّوْتِ فَأَضْرِبُهُ ضَرْبَةً غَيْرَ طَائِلٍ وَأَنَا دَهِشٌ فَلَمْ أُغْنِ عَنْهُ شَيْئًا وَصَاحَ فَخَرَجْتُ مِنَ الْبَيْتِ فَمَكَثْتُ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ : مَا هَذَا الصَّوْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ؟ فَقَالَ : لأُمِّكَ الْوَيْلُ رَجُلٌ فِي الْبَيْتِ ضَرَبَنِي قُبَيْلُ بِالسَّيْفِ قَالَ فَأَضْرِبُهُ ضَرْبَةً ثَانِيَةً وَلَمْ أَقْتُلْهُ ثُمَّ وَضَعْتُ ضَبَابَةَ السَّيْفِ فِي بَطْنِهِ ثُمَّ اتَّكَيْتُ عَلَيْهِ حَتَّى سَمِعْتُهُ أَخَذَ فِي ظَهْرِهِ فَعَرَفْتُ أَنِّي قَدْ قَتَلْتُهُ فَجَعَلْتُ أَفْتَحُ الأَبْوَابَ بَابًا بَابًا حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى دَرَجَةٍ فَوَضَعْتُ رِجْلِي وَأَنَا أُرَى أَنِّي قَدِ انْتَهَيْتُ إِلَى الأَرْضِ فَوَقَعْتُ فِي لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ فَانْكَسَرَتْ رِجْلِي فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَتِي ثُمَّ إِنِّي انْطَلَقْتُ حَتَّى جَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ قُلْتُ وَاللَّهِ لاَ أَخْرُجُ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَعْلَمَ أَنِّي قَدْ قَتَلْتُهُ أَوْ لاَ فَلَمَّا صَاحَ الدِّيكُ قَامَ النَّاعِي عَلَى السُّورِ فَقَالَ : أَنْعِي أَبَا رَافِعٍ تَاجِرَ أَهْلِ الْحِجَازِ. فَانْطَلَقْتُ أَتَعَجَّلُ إِلَى أَصْحَابِي فَقُلْتُ النَّجَاءَ قَدْ قَتَلَ اللَّهُ أَبَا رَافِعٍ حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ : ابْسُطْ

رِجْلَكَ. فَبَسَطْتُهَا فَمَسَحَهَا فَكَأَنَّمَا لَمْ أَشْتَكِهَا قَطُّ. [صحیح۔ بخاری ۳۰۲۲-۳۰۲۳-۴۰۳۸-۴۰۴۰]

(۱۸۱۰۰) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ابو رافع یہودی جو حجاز میں رہائش پذیر تھا۔ اس کے لیے ایک انصاری گروہ کی ذمہ داری لگائی تھی۔ جس کے امیر عبداللہ بن عتیک تھے۔ ابو رافع نبی ﷺ کو تکلیف دیتا۔ آپ ﷺ کے خلاف مدد کرتا۔ اس کا قلعہ حجاز میں تھا۔ جب صحابہ کا یہ گروہ اس کے قریب ہوا تو سورج غروب ہونے کو تھا۔ لوگ اپنے مویشی لے کر جا رہے تھے تو عبداللہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا: تم اپنی جگہ ٹھہرو، میں جا کر دروازے کے متعلق معلومات حاصل کرتا ہوں۔ شاید میں داخل ہو کر اسے قتل کر سکوں۔ جب وہ دروازے کے قریب ہوئے تو اپنا کپڑا اس طرح لپیٹ لیا جیسے کوئی قضائے حاجت کرنے والا کرتا ہے۔ لوگ قلعہ میں داخل ہو گئے تو دربان نے آواز لگائی۔ اے اللہ کے بندے! اگر اندر آنا ہے تو آ جاؤ۔ میں دروازہ بند کرنا چاہتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ میں بھی داخل ہو گیا۔ جب لوگ سارے داخل ہو گئے، اس نے دروازہ بند کر دیا اور چابیاں ایک تند پر لٹکا دیں۔ عبداللہ کہتے ہیں: میں نے چابیاں لے کر دروازہ کھول دیا اور ابو رافع کے پاس رات کو قصہ گو موجود ہوتے۔ جب رات کو باتیں کرنے والے آ گئے تو میں ابو رافع کی طرف چڑھا۔ میں جب دروازہ کھولتا تو اندر سے دروازہ بند کر لیتا۔ میں نے کہا: میرے قتل کرنے تک لوگ مجھے چھوڑے رکھیں۔ جب میں اس تک پہنچا۔ وہ اندھیرے گھر اور اپنے اہل وعیال کے درمیان میں تھا۔ مجھے معلوم نہ تھا کہ وہ کس جگہ ہے۔ میں نے کہا: ابو رافع! اس نے کہا: یہ کون ہے؟ میں نے آواز کی طرف مائل ہو کر وار کیا لیکن بے فائدہ۔ میں گھبرا گیا۔ مجھے کچھ فائدہ نہ ہوا۔ وہ چیخا میں گھر سے نکل کر زیادہ دور نہ گیا۔ پھر میں آیا، میں نے پوچھا: اے ابو رافع! یہ آواز کیسی تھی؟ اس نے کہا: تیری ماں کی ہلاکت ہو، گھر میں کوئی شخص ہے، جو مجھے تلوار سے مار رہا ہے۔ عبداللہ کہتے ہیں: میں نے دوسرا حملہ کیا لیکن میں اسے قتل نہ کر سکا۔ پھر میں نے تلوار کی نوک اس کے پیٹ میں رکھ کر اوپر سے زور دیا تو تلوار کے دوسری طرف نکلنے کی آواز سن لی تو میں نے جان لیا کہ میں نے اسے قتل کر دیا ہے۔ پھر میں ایک ایک دروازہ کھولتے کھولتے سیڑھیوں تک آ گیا۔ میں نے پاؤں رکھا اور خیال کیا کہ میں زمین تک پہنچ گیا ہوں۔ میں چاندنی رات میں گر پڑا۔ میری ٹانگ ٹوٹ گئی تو میں نے اپنی پگڑی سے باندھ لی۔ پھر میں نکل کر دروازے کے پاس بیٹھ گیا۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! آج رات نہ جاؤں گا، جب تک معلوم نہ کر لوں کہ میں نے اس کو قتل کر دیا ہے یا نہیں۔ جب مرغ نے آذان دی تو دیوار پر ایک موت کی خبر دینے والے نے کہا: میں ابو رافع کی موت کی خبر دیتا ہوں۔ میں جلدی سے اپنے ساتھیوں کے پاس گیا۔ میں نے کہا: اللہ نے ابو رافع کو ہلاک کر دیا ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پاؤں پھیلاؤ، میں نے پاؤں پھیلایا۔ آپ ﷺ نے ہاتھ مبارک پھیرا تو یوں محسوس ہوا کہ مجھے کبھی تکلیف ہوئی ہی نہیں۔

(۱۸۱۰۱) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو الأَدِيبُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الإِسْمَاعِيلِيُّ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى

(ح) قَالَ وَأَخْبَرَنِي الْمَنِيعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي

إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- إِلَى أَبِي رَافِعٍ الْيَهُودِيِّ رِجَالاً مِنَ الأَنْصَارِ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ فُلاَنٍ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ : فَإِنِّي مُنْطَلِقٌ فَمُتَلَطِّفٌ لِلْبَوَّابِ وَقَالَ فَدَخَلْتُ فَكَمَنْتُ فَلَمَّا دَخَلَ النَّاسُ أَغْلَقَ الْبَابَ ثُمَّ عَلَّقَ الأَقَالِيدَ عَلَى وَتِدٍ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مُوسَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى وَيُذْكَرُ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ بِخَيْبَرَ وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُنَيْسٍ هُوَ الَّذِي قَتَلَهُ وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُنَيْسٍ ضَرَبَهُ وَابْنَ عَتِيكٍ ذَفَّفَ عَلَيْهِ . وَفِي الرِّوَايَاتِ كُلِّهَا أَنَّ ابْنَ عَتِيكٍ سَقَطَ فَوُثِئَتْ رِجْلُهُ.

(۱۸۱۰۱) براء فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے ابو رافع کی جانب کچھ انصاری لوگ بھیجے اور عبداللہ کو ان کا امیر بنایا اس طرح اس نے حدیث کو ذکر کیا علاوہ اس کے کہ انہوں نے کہا: میں چلتا رہا اور دربان کو چھوڑتا رہا۔ پھر میں داخل ہوا اور چھپ گیا۔ جب لوگ داخل ہوئے تو اس نے دروازہ بند کر دیا اور چابیاں ایک کیل پر لٹکا دیں۔

قَتْلِ كَعْبِ بْنِ الأَشْرَفِ

کعب بن اشرف کے قتل کا بیان

(۱۸۱۰۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبْدُوسٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالاَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ؟ . فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ : أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ : نَعَمْ . قَالَ : أَنَا لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأْذَنْ لِي أَنْ أَقُولَ قَالَ : قُلْ . فَأَتَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ : إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَدْ أَخَذَنَا بِالصَّدَقَةِ وَقَدْ عَنَّانَا وَقَدْ مَلِلْنَا مِنْهُ فَقَالَ الْخَبِيثُ لَمَّا سَمِعَهَا وَأَيْضًا وَاللَّهِ لَتَمَلُّنَّهُ أَوْ لَتَمَلُّنَّ مِنْهُ وَلَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ أَمْرَكُمْ سَيَصِيرُ إِلَى هَذَا قَالَ إِنَّا لاَ نَسْتَطِيعُ أَنْ نُسْلِمَهُ حَتَّى نَنْظُرَ مَا فَعَلَ وَإِنَّا نَكْرَهُ أَنْ نَدَعَهُ بَعْدَ أَنِ اتَّبَعْنَاهُ حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى أَيِّ شَيْءٍ يَصِيرُ أَمْرُهُ وَقَدْ جِئْتُكَ لِتُسْلِفَنِي تَمْرًا. قَالَ : نَعَمْ عَلَى أَنْ تَرْهَنُونِي نِسَاءَكُمْ. قَالَ مُحَمَّدٌ : نَرْهَنُكَ نِسَاءَنَا وَأَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ. قَالَ : فَأَوْلاَدَكُمْ. قَالَ : فَيُعَيَّرُ النَّاسُ أَوْلاَدَنَا أَنَّا رَهَنَّاهُمْ بِوَسْقٍ أَوْ وَسْقَيْنِ وَرُبَّمَا قَالَ فَيُسَبُّ ابْنُ أَحَدِنَا فَيُقَالُ رُهِنَ بِوَسْقٍ أَوْ وَسْقَيْنِ. قَالَ : فَأَيَّ شَيْءٍ تَرْهَنُونِي؟ قَالَ : نَرْهَنُكَ اللأْمَةَ يَعْنِي السِّلاَحَ قَالَ : نَعَمْ فَوَاعَدَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ فَرَجَعَ مُحَمَّدٌ إِلَى أَصْحَابِهِ فَأَقْبَلَ وَأَقْبَلَ مَعَهُ أَبُو نَائِلَةَ وَهُوَ أَخُو كَعْبٍ مِنَ الرَّضَاعَةِ

وَجَاءَ مَعَهُ رَجُلَانِ آخَرَانِ فَقَالَ : إِنِّي مُسْتَمْكِنٌ مِنْ رَأْسِهِ فَإِذَا أَدْخَلْتُ يَدِي فِي رَأْسِهِ فَدُونَكُمُ الرَّجُلَ فَجَاءَهُ لَيْلًا وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ فَقَامُوا فِي ظِلِّ النَّخْلِ وَأَتَاهُ مُحَمَّدٌ فَنَادَاهُ : يَا أَبَا الأَشْرَفِ. فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ : أَيْنَ تَخْرُجُ هَذِهِ السَّاعَةَ؟ فَقَالَ : إِنَّمَا هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَأَخِي أَبُو نَائِلَةَ فَنَزَلَ إِلَيْهِ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ تَنْفَحُ مِنْهُ رِيحُ الطِّيبِ فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدٌ : مَا أَحْسَنَ جِسْمَكَ وَأَطْيَبَ رِيحَكَ. قَالَ : إِنَّ عِنْدِي ابْنَةَ فُلَانٍ وَهِيَ أَعْطَرُ الْعَرَبِ. قَالَ : فَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَشَمَّهُ . قَالَ : نَعَمْ. فَأَدْخَلَ مُحَمَّدٌ يَدَهُ فِي رَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ : أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُشِمَّهُ أَصْحَابِي؟ قَالَ : نَعَمْ فَأَدْخَلَهَا فِي رَأْسِهِ فَأَشَمَّ أَصْحَابَهُ ثُمَّ أَدْخَلَهَا مَرَّةً أُخْرَى فِي رَأْسِهِ حَتَّى أَمِنَهُ ثُمَّ إِنَّهُ شَبَّكَ يَدَهُ فِي رَأْسِهِ فَنَصَاهُ ثُمَّ قَالَ لأَصْحَابِهِ : دُونَكُمْ عَدُوَّ اللَّهِ فَخَرَجُوا عَلَيْهِ فَقَتَلُوهُ ثُمَّ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ . [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۱۰۲) جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کعب بن اشرف کو کون قتل کرے گا، اس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو تکلیف دی ہے؟ محمد بن مسلمہ کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! کیا آپ ﷺ پسند کریں گے کہ میں اس کو قتل کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں اس کو قتل کروں گا لیکن آپ ﷺ مجھے کچھ باتیں کہنے کی اجازت دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہہ لے۔ محمد بن مسلمہ اس کے پاس آئے اور کہنے لگے: اس شخص (یعنی محمد ﷺ) نے ہم سے صدقہ لیا۔ ہم پر سختی کی اور ہم اس سے اکتا گئے ہیں۔ خبیث انسان نے جب یہ باتیں سنیں اور یہ بھی کہا کہ اللہ کی قسم! تم ضرور اس سے اکتا جاؤ گے اور مجھے معلوم تھا کہ تمہارا معاملہ یہاں تک پہنچ جائے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم اس کو چھوڑ نہیں سکتے، یہاں تک کہ ہم دیکھ لیں کہ وہ کیا کرتا ہے اور ہم اس کی اتباع کے بعد چھوڑنا ناپسند کرتے ہیں یہاں تک کہ ہم دیکھ لیں کہ اس کا معاملہ کہاں تک پہنچتا ہے۔ میں تیرے پاس آیا ہوں تاکہ مجھے کھجوریں ادھار دو۔ اس نے کہا: ٹھیک ہے لیکن تم اپنی عورتیں میرے پاس گروی رکھ دو۔ محمد بن مسلمہ نے کہا: آپ عرب میں سب سے زیادہ حسین ہیں۔ ہم آپ کے پاس اپنی عورتیں گروی رکھ دیں۔ اس نے کہا: اپنی اولاد گروی رکھ دو۔ محمد بن مسلمہ کہتے ہیں کہ لوگ ہماری اولاد کو عار دلائیں گے کہ ہم نے انہیں ایک وسق یا دو وسق کے بدلے گروی رکھ دیا تھا اور بعض اوقات ہماری اولاد کو گالی دی جائے کہ یہ وہ شخص ہے جسے ایک یا دو وسق کے بدلے گروی رکھا گیا۔ اس نے کہا: کون سی چیز تم میرے پاس گروی رکھو گے؟ محمد بن مسلمہ کہنے لگے: ہم آپ کے پاس ہتھیار گروی رکھیں گے۔ اس نے کہا: درست ہے۔ اس نے وعدہ لیا کہ وہ اس کے پاس آئے گا۔ محمد بن مسلمہ پلٹ کر اپنے ساتھیوں کے پاس آئے اور ان کے ساتھ ابو نائلہ جو کعب کے رضاعی بھائی ہیں اور دو دوسرے آدمی بھی آئے۔ اس نے کہا: میں اس کے سر کو مضبوطی سے پکڑ لوں گا۔ جب میں اپنا ہاتھ اس کے سر میں داخل کروں تو تم حملہ کر دینا۔ وہ ایک رات آئے اور محمد بن مسلمہ

نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ وہ کھجور کے سائے میں کھڑے ہو جائیں۔ محمد بن مسلمہ نے آکر آواز دی: اے ابو الاشرف! تو اس کی بیوی نے کہا: آپ اس وقت کہاں جائیں گے؟ اس نے کہا: محمد بن مسلمہ اور ابو نائلہ میرا بھائی ہے۔ وہ ایک کپڑے میں لپٹا ہوا اترا، جس سے خوشبو پھوٹ رہی تھی۔ محمد بن مسلمہ نے کہا: تیرا جسم کتنا حسین اور تیری خوشبو عمدہ ہے۔ اس نے کہا: میرے نکاح میں فلاں کی بیٹی ہے اور یہ عرب میں سب سے زیادہ بہتر خوشبو والی ہے۔ محمد نے کہا: ہاں! اور اپنا ہاتھ اس کے سر میں داخل کیا اور اس کی خوشبو اپنے ساتھیوں کو سونگھائی۔ پھر دوسری مرتبہ اپنے ہاتھ سے اس کے سر اور پیشانی کے بالوں کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔ پھر اپنے ساتھیوں سے کہا: اللہ کے دشمن پر حملہ کر دو تو انہوں نے نکل کر اس کو قتل کر دیا پھر انہوں نے آکر رسول اللہ کو خبر دی۔

(۱۸۱۰۲) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَتَّابٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَمِّهِ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ: فَعَانَقَهُ سِلْكَانُ بْنُ سَلَامَةَ وَقَالَ اقْتُلُونِي وَعَدُوَّ اللَّهِ فَلَمْ يَزَالُوا يَتَخَلَّصُونَ إِلَيْهِ بِأَسْيَافِهِمْ حَتَّى طَعَنَهُ أَحَدُهُمْ فِي بَطْنِهِ طَعْنَةً بِالسَّيْفِ خَرَجَ مِنْهَا مُصْرَانُهُ وَخَلَصُوا إِلَيْهِ فَضَرَبُوهُ بِأَسْيَافِهِمْ وَكَانُوا فِي بَعْضِ مَا يَتَخَلَّصُونَ إِلَيْهِ وَسِلْكَانُ مُعَانِقُهُ أَصَابُوا عَبَّادَ بْنَ بِشْرٍ فِي وَجْهِهِ أَوْ فِي رِجْلِهِ وَلَا يَشْعُرُونَ ثُمَّ خَرَجُوا يَشْتَدُّونَ سِرَاعًا حَتَّى إِذَا كَانُوا بِجُرْفِ بُعَاثٍ فَقَدُوا صَاحِبَهُمْ فَرَجَعُوا أَدْرَاجَهُمْ فَوَجَدُوهُ مِنْ وَرَاءِ الْجُرْفِ فَاحْتَمَلُوهُ حَتَّى أَتَوْا بِهِ أَهْلَهُمْ مِنْ لَيْلَتِهِمْ.

وَذَكَرَ ابْنُ إِسْحَاقَ هَذِهِ الْقِصَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ قَالَ وَأُصِيبَ الْحَارِثُ بْنُ أَوْسِ بْنِ مُعَاذٍ فَجُرِحَ فِي رَأْسِهِ وَرِجْلِهِ أَصَابَهُ بَعْضُ أَسْيَافِنَا. وَبِمَعْنَاهُ ذَكَرَهُ ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ.

(۱۸۱۰۳) موسیٰ بن عقبہ اس قصہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ سلکان بن سلامہ نے اس سے معانقہ کیا اور اس نے کہا: تم مجھے اور اللہ کے دشمن کو قتل کر ڈالو وہ اسے اپنی تلواروں سے چھڑواتے رہے حتیٰ کہ ان میں سے ایک نے اس کے پیٹ میں تلوار گھونپ دی۔ اس کی رگیں باہر آگئیں۔ پھر انہوں نے اسے تلوار سے قتل کر دیا جب وہ اسے چھڑوا رہے تھے اور سلکان نے اس کی گردن پکڑی ہوئی تھی تو عباد بن بشر کے چہرے یا ٹانگ میں زخم آگیا۔ انہیں اس کی خبر نہیں تھی۔ پھر وہ جلدی سے بھاگ نکلے۔ جب جرف بعاث پر پہنچے تو اپنے ساتھی کو گم پایا۔ وہ الٹے پاؤں پلٹے اور اسے جرف کے پیچھے پایا۔ پھر اسے اٹھایا اور رات کے وقت اپنے گھر پہنچے۔

(۶۷) باب الْمَرْأَةِ تُقَاتِلُ فَتُقْتَلُ

جنگجو عورت کو قتل کیا جائے گا

(۱۸۱۰۴) اسْتِدْلَالاً بِمَا أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْمُرَقَّعِ بْنِ صَيْفِيٍّ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّهِ رَبَاحِ بْنِ رَبِيعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا

مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فِي غَزْوَةٍ فَرَأَى النَّاسَ مُجْتَمِعِينَ عَلَى شَيْءٍ فَبَعَثَ رَجُلاً فَقَالَ : انْظُرْ عَلَى مَا اجْتَمَعَ هَؤُلاَءِ ؟ . فَجَاءَ فَقَالَ : عَلَى امْرَأَةٍ قَتِيلٍ فَقَالَ : مَا كَانَتْ هَذِهِ لِتُقَاتِلَ . قَالَ وَعَلَى الْمُقَدِّمَةِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَبَعَثَ رَجُلاً فَقَالَ : قُلْ لِخَالِدٍ لاَ تَقْتُلَنَّ امْرَأَةً وَلاَ عَسِيفًا . [حسن]

(۱۸۱۰۴) رباح بن ربیع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو کسی چیز پر اکٹھے ہوتے دیکھا تو آپ ﷺ نے ایک شخص کو بھیجا کہ دیکھو لوگ کس چیز پر جمع ہیں؟ اس نے آ کر بتایا کہ ایک مقتول عورت پر جمع ہیں۔ اس نے کہا: یہ لڑائی کا ارادہ رکھتی تھی۔ راوی کہتے ہیں کہ مقدمہ پر حضرت خالد بن ولید تھے۔ آپ ﷺ نے کسی کو بھیجا اور فرمایا: خالد سے کہو کہ کسی عورت اور مزدور کو قتل نہ کرو۔

(۱۸۱۰۵) وَفِيمَا رَوَى أَبُو دَاوُدَ فِي الْمَرَاسِيلِ عَنْ مُوسَى بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ وُهَيْبٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- رَأَى امْرَأَةً مَقْتُولَةً بِالطَّائِفِ فَقَالَ : أَلَمْ أَنْهَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ ؟ مَنْ صَاحِبُ هَذِهِ الْمَرْأَةِ الْمَقْتُولَةِ؟ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ : أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرْدَفْتُهَا فَأَرَادَتْ أَنْ تَصْرَعَنِي فَتَقْتُلَنِي فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- أَنْ تُوَارَى. [ضعيف]

(۱۸۱۰۵) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے طائف میں ایک مقتول عورت دیکھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں نے عورتوں کے قتل سے منع نہیں کیا؟ اس مقتولہ عورت کو کس نے قتل کیا ہے؟ ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے قتل کیا ہے میں نے اس کو اپنے پیچھے سوار کیا تھا۔ اس نے مجھے گرا کر قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ آپ ﷺ نے اس کو دفن کر دینے کا حکم فرمایا۔

(۱۸۱۰۶) وَعَنْ مُوسَى بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ وُهَيْبٍ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ مَنْصُورٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ كِلاَهُمَا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ : لَمَّا حَاصَرَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- أَهْلَ الطَّائِفِ أَشْرَفَتِ امْرَأَةٌ فَكَشَفَتْ قُبُلَهَا فَقَالَتْ : هَا دُونَكُمْ فَارْمُوا. فَرَمَاهَا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَمَا أَخْطَأَ ذَلِكَ مِنْهَا.

وَفِي حَدِيثِ وُهَيْبٍ فَمَا أَخْطَأَهَا أَنْ قَتَلُوهَا فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- أَنْ تُوَارَى.

أَخْبَرَنَا بِهِمَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ الْفَسَوِيُّ الدَّاوُدِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ اللُّؤْلُؤِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَيْنِ. [ضعيف۔ تقدم قبله]

(۱۸۱۰۶) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ نے طائف والوں کا محاصرہ کیا تو اوپر سے ایک عورت نے جھانک کر کہا: (اس کا پردہ کھل گیا) تم ان پر تیر اندازی کرو تو ایک مسلمان نے تیر مارا جس کا نشانہ خطا نہ گیا۔ وہیب کی حدیث میں ہے کہ انہوں نے اس کو قتل کرنے میں غلطی نہ کی تو آپ ﷺ نے اس کو دفن کر دینے کا حکم فرمایا۔

(۱۸۱۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

أَنَّهَا قَالَتْ : مَا قَتَلَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- امْرَأَةً مِنْ بَنِي قُرَيْظَةَ إِلاَّ امْرَأَةً وَاحِدَةً وَاللَّهِ إِنَّهَا لَعِنْدِي تَضْحَكُ ظَهْرًا لِبَطْنٍ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- لَيَقْتُلُ رِجَالَهُمْ بِالسُّوقِ إِذْ هَتَفَ هَاتِفٌ بِاسْمِهَا أَيْنَ فُلاَنَةُ؟ فَقَالَتْ : أَنَا وَاللَّهِ. فَقُلْتُ : وَيْلَكِ مَا لَكِ؟ فَقَالَتْ : أُقْتَلُ وَاللَّهِ؟ قُلْتُ : وَلِمَ؟ قَالَتْ : لِحَدَثٍ أَحْدَثْتُهُ فَانْطُلِقَ بِهَا فَضُرِبَتْ عُنُقُهَا فَمَا أَنْسَى عَجَبًا مِنْهَا طِيبَةَ نَفْسِهَا وَكَثْرَةَ ضَحِكِهَا وَقَدْ عَرَفَتْ أَنَّهَا تُقْتَلُ.

ذَكَرَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي رِوَايَةِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَغْدَادِيِّ عَنْهُ عَنْ أَصْحَابِهِ أَنَّهَا كَانَتْ دَلَّتْ عَلَى مَحْمُودِ بْنِ مَسْلَمَةَ دَلَّتْ عَلَيْهِ رَحًا فَقَتَلَتْهُ فَقُتِلَتْ بِذَلِكَ قَالَ وَقَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ تَكُونَ أَسْلَمَتْ وَارْتَدَّتْ وَلَحِقَتْ بِقَوْمِهَا فَقَتَلَهَا لِذَلِكَ وَيُحْتَمَلُ غَيْرُ ذَلِكَ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ وَلَمْ يَصِحَّ الْخَبَرُ لأَيِّ مَعْنًى قَتَلَهَا وَقَدْ قِيلَ إِنَّ مَحْمُودَ بْنَ مَسْلَمَةَ قُتِلَ بِخَيْبَرَ وَلَمْ يُقْتَلْ يَوْمَ بَنِي قُرَيْظَةَ. [حسن]

(۱۸۱۰۷) عروہ حضرت عائشہ ؓ سے نقل فرماتے ہیں کہ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو قریظہ کی صرف ایک عورت قتل کی۔ اللہ کی قسم! وہ میرے پاس خوب ہنس رہی تھی اور رسول اللہ ﷺ ان کے مردوں کو قتل کر رہے تھے۔ اچانک آواز دینے والے نے اس کا نام لے کر آواز دی: فلاں عورت کہاں ہے؟ اس نے کہا: میں ہوں۔ میں نے کہا: تجھے کیا ہے؟ اس نے کہا اللہ کی قسم! میں قتل کر دی جاؤں گی۔ میں نے پوچھا: کیوں؟ اس نے کہا: ایسے کام کی وجہ سے جس کا میں سبب بنی، اس کو لے جا کر گردن اتار دی گئی۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں: میں اس عجیب واقعہ کو نہیں بھولی کہ وہ اتنی خوش اور ہنس رہی تھی حالانکہ اسے معلوم تھا کہ وہ قتل کر دی جائے گی۔

(ب) ابو عبدالرحمن بغدادی اپنے صحابہ سے نقل فرماتے ہیں کہ یہ ایسی عورت تھی جس نے محمود بن مسلمہ پر چکی گرا کر قتل کر دیا تھا جس کے عوض اس کو قتل کیا گیا۔ یہ بھی احتمال ہے کہ اسلام لانے کے بعد مرتد ہو کر اپنی قوم سے جا ملی، اس وجہ سے قتل کیا گیا اس کے علاوہ بھی احتمال ہیں۔

امام شافعی ؒ فرماتے ہیں: کوئی حدیث صحیح نہیں کہ کس وجہ سے اس عورت کو قتل کیا گیا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ محمود بن مسلمہ خیبر میں قتل کیے گئے۔ وہ بنو قریظہ کے دن قتل نہ ہوئے۔

(۱۸۱۰۸) وَاحْتَجَّ بِمَتْنِ الْحَدِيثِ الَّذِي أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ هُوَ الأَصَمُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ أَحَدُ بَنِي حَارِثَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : خَرَجَ مَرْحَبٌ الْيَهُودِيُّ مِنْ حِصْنِ خَيْبَرَ قَدْ جَمَعَ سِلاَحَهُ وَهُوَ يَرْتَجِزُ وَيَقُولُ مَنْ يُبَارِزُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : مَنْ لِهَذَا؟ . فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ : أَنَا لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا وَاللَّهِ الْمَوْتُورُ الثَّائِرُ قَتَلُوا أَخِي بِالأَمْسِ. وَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْمَنْقُولُ عِنْدَنَا فِي قِصَّةِ هَذِهِ الْمَرْأَةِ مَا. [حسن]

(۱۸۱۰۸) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خیبر کے قلعہ سے مرحب یہودی نکلا۔ اس نے اپنا اسلحہ پہن رکھا تھا اور رجزیہ اشعار پڑھ رہا تھا: اور کہہ رہا تھا کون میرا مقابلہ کرے گا؟ آپ ﷺ نے پوچھا: کون اس کے مدمقابل آئے گا؟ تو محمد بن مسلمہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں۔ انہوں نے کل میرے بھائی کو قتل کیا ہے۔

شیخ فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک یہ اس عورت کے قصہ کے بارے میں منقول ہے۔

(۱۸۱۰۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ : مَخْلَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ فِيمَا حَدَّثَهُمْ مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ وَالْحَارِثِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْوَاقِدِيِّ أَنَّهُمْ قَالُوا : إِنَّ خَلاَّدَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْخَزْرَجِيَّ دَلَّتْ عَلَيْهِ فُلاَنَةُ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي قُرَيْظَةَ رَحًا فَشَدَخَتْ رَأْسَهُ فَذُكِرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ :لَهُ أَجْرُ شَهِيدَيْنِ . فَقَتَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فِيمَا ذُكِرَ وَكَانَ خَلاَّدُ بْنُ سُوَيْدٍ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَأُحُدًا وَالْخَنْدَقَ وَبَنِي قُرَيْظَةَ.

وَهَذَا مِنْ قَوْلِ ابْنِ إِسْحَاقَ وَالْوَاقِدِيِّ مُنْقَطِعٌ. [ضعیف]

(۱۸۱۰۹) محمد بن سعد واقدی سے نقل فرماتے ہیں کہ خلاد بن سوید بن ثعلبہ خزرجی پر بنو قریظہ کی عورت نے چکی گرا کر اس کا سر کچل دیا۔ آپ ﷺ کے سامنے تذکرہ ہوا تو فرمایا: اس کے لیے دو شہیدوں کا اجر ہے۔ پھر اس کے عوض رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کو قتل کیا تھا اور خلاد بن سوید بدر، احد، خندق اور بنو قریظہ کے موقع پر حاضر ہوئے۔

(۲۸) باب قَطْعِ الشَّجَرِ وَحَرْقِ الْمَنَازِلِ

درختوں کو کاٹنے اور گھروں کو جلانے کا بیان

(۱۸۱۱۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ :أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي وَأَبُو مُحَمَّدِ بْنُ أَبِي حَامِدٍ الْمُقْرِءُ وَأَبُو صَادِقِ بْنُ أَبِي الْفَوَارِسِ الْعَطَّارُ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالُوا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا :أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ-

حَرَّقَ نَخْلَ بَنِی النَّضِیرِ وَقَطَعَ وَہِیَ الْبُوَیْرَةُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ﴾ [الحشر ۵]۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ قُتَيْبَةَ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى وَقُتَيْبَةَ وَابْنِ رُمْحٍ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۱۱۰) نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بویرہ نامی جگہ پر بنو نضیر کی کھجوریں جلائیں اور کاٹی تھیں تو اللہ نے یہ آیت نازل فرما دی: ﴿مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ﴾ [الحشر ۵] ''جو تم نے کاٹ دیا یا تم نے ان کے تنوں پر کھڑا رہنے دیا، یہ اللہ کے حکم سے ہے تاکہ اللہ فاسقوں کو ذلیل ورسوا کردے۔''

(۱۸۱۱۱) أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ: سُلَيْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الطَّبَرَانِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنَّى وَيُوسُفُ الْقَاضِي قَالاَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- قَطَعَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَحَرَّقَ.
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَثِيرٍ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۱۱۱) نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے بنو نضیر کی کھجوریں کاٹ کر جلا دیں۔

(۱۸۱۱۲) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَطَعَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَحَرَّقَ وَلَهَا يَقُولُ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ:

وَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ ... حَرِيقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيرُ

وَفِي هَذَا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ ﴿مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا﴾ [الحشر ۵]
رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ هَنَّادِ بْنِ السَّرِيِّ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۱۱۲) نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے بنو نضیر کی کھجوریں کاٹ کر جلا دیں۔ اس کے لیے حسان بن ثابت نے کہا تھا۔ کہ بنو لوی کے سرداروں پر بویرہ نامی جگہ پر پھیلی ہوئی کھجوروں کو جلانا آسان ہے۔ اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: ﴿مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا﴾ [الحشر ۵] ''جو تم نے کاٹ دیا یا تم نے ان کے تنوں پر کھڑا رہنے دیا۔''

(۱۸۱۱۳) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ: عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- حَرَّقَ بَعْضَ نَخْلِ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ بَعْضًا وَقِيلَ فِي

ذٰلِكَ شِعْرٌ

وَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ حَرِيقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيرُ
تَرَكْتُمْ قِدْرَكُمْ لَا شَيْءَ فِيهَا وَقِدْرُ الْقَوْمِ حَامِيَةٌ تَفُورُ

[صحيح۔ متفق عليه]

(۱۸۱۱۳) نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنونضیر کی بعض کھجوروں کے درخت جلا دیے اور بعض کاٹ دیے اس بارے میں یہ شعر بھی کہا گیا:

بنولوی کے سرداروں پر بویرہ نامی جگہ پر پھیلی ہوئی کھجور کے درختوں کو جلانا آسان ہو گیا۔ تم نے اپنی ہنڈیاں اس طرح چھوڑیں کہ ان میں کچھ بھی نہ تھا اور لوگوں کی ہنڈیاں جوش مار رہی تھیں۔

(۱۸۱۱۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو الْحَسَنِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي أَبُو الْمُنْذِرِ : رَجَاءُ بْنُ الْجَارُودِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ قَالَ وَلَهَا يَقُولُ حَسَّانُ

هَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ حَرِيقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيرُ

قَالَ فَأَجَابَهُ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ

أَدَامَ اللَّهُ ذَلِكَ مِنْ صَنِيعٍ وَحَرَّقَ فِي نَوَاحِيهَا السَّعِيرُ
سَتَعْلَمُ أَيُّنَا مِنْهَا بِنُزْهٍ وَتَعْلَمُ أَيَّ أَرْضَيْنَا تَضِيرُ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ نَصْرٍ عَنْ حَبَّانَ عَنْ جُوَيْرِيَةَ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۸۱۱۴) نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے بنونضیر کے کھجور کے درخت جلا دیے۔ جس کے بارے میں حسان نے کہا تھا: "بنولوی کے سرداروں پر بویرہ نامی جگہ پر پھیلی ہوئی کھجور کے درخت جلانے آسان ہو گئے۔"

اس کا جواب ابوسفیان بن حارث نے دیا تھا۔

"اللہ کرے یہ کام جاری رہے اور آگ اس کے اطراف میں بھڑکی رہے۔ عنقریب تم لوگ جان لوگے کہ ہم میں سے کون بچا ہے اور تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ ہم میں سے کس کی زمین کا نقصان ہوا ہے۔"

(۱۸۱۱۵) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فُورَكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ أَبِي الْأَخْضَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أُسَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : أَمَرَنِي النَّبِيُّ -ﷺ- أَنْ أُغِيرَ عَلَى أُبْنَى صَبَاحًا وَأُحَرِّقَ. [ضعيف]

(۱۸۱۱۵) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں ابنی پر صبح کے وقت حملہ کروں اور ان کو جلا ڈالوں۔

(۱۸۱۱۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو الْغَزِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُسْهِرٍ قِيلَ لَهُ أُبْنَى قَالَ: نَحْنُ أَعْلَمُ هِيَ يُبْنَى فِلَسْطِينَ. [صحیح]

(۱۸۱۱۶) عبداللہ بن عمرو غزی کہتے ہیں کہ میں نے ابومسہر سے سنا، اس سے کہا گیا: أبنی۔ اس نے کہا: ہم جانتے ہیں کہ یہ فلسطین میں ہے۔

(۱۸۱۱۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عُلَاثَةَ: مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بِالأَكَمَةِ عِنْدَ حِصْنِ الطَّائِفِ فَحَاصَرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً وَقَاتَلَتْهُ ثَقِيفٌ بِالنَّبْلِ وَالْحِجَارَةِ وَهُمْ فِي حِصْنِ الطَّائِفِ وَكَثُرَتِ الْقَتْلَى فِي الْمُسْلِمِينَ وَفِي ثَقِيفٍ وَقَطَعَ الْمُسْلِمُونَ شَيْئًا مِنْ كُرُومِ ثَقِيفٍ لِيُغِيظُوهُمْ بِذَلِكَ قَالَ عُرْوَةُ وَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- الْمُسْلِمِينَ حِينَ حَاصَرُوا ثَقِيفَ أَنْ يَقْطَعَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَمْسَ نَخَلَاتٍ أَوْ حَبَلَاتٍ مِنْ كُرُومِهِمْ فَأَتَاهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا عَفَاءٌ لَمْ تُؤْكَلْ ثِمَارُهَا فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَقْطَعُوا مَا أُكِلَتْ ثَمَرَتُهُ الأَوَّلَ فَالأَوَّلَ. [ضعیف]

(۱۸۱۱۷) عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے طائف کے قلعے کے پاس اونچی جگہ پر پڑاؤ کیا۔ آپ ﷺ نے ان کا دس سے زیادہ راتیں محاصرہ فرمایا تو بنوثقیف نے تیروں اور پتھروں سے لڑائی کی۔ وہ طائف کے قلعہ میں تھے۔ مسلمانوں اور بنوثقیف کے زیادہ آدمی قتل ہوئے اور مسلمانوں نے بنوثقیف کے انگوروں کے پودے غصہ دلانے کے لیے کاٹ ڈالے۔ عروہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو حکم دیا تھا کہ ہر شخص پانچ درخت کھجور یا پانچ پودے انگور کے کاٹ ڈالے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ زیادہ ہے اس کے پھل کھایا نہیں جاتا۔ پھر آپ ﷺ نے حکم دیا کہ وہ درخت کاٹے جائیں جن کا پھل کھایا جاتا ہے، پہلے وہ کاٹو۔

(۱۸۱۱۸) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَتَّابٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ فِي غَزْوَةِ الطَّائِفِ قَالَ: وَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بِالأَكَمَةِ عِنْدَ حِصْنِ الطَّائِفِ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً يُقَاتِلُهُمْ فَذَكَرَهُ قَالَ وَقَطَعُوا طَائِفَةً مِنْ أَعْنَابِهِمْ لِيُغِيظُوهُمْ بِهَا فَقَالَتْ ثَقِيفٌ: لَا تُفْسِدُوا الأَمْوَالَ فَإِنَّهَا لَنَا أَوْ لَكُمْ قَالَ وَاسْتَأْذَنَهُ الْمُسْلِمُونَ فِي مُنَاهَضَةِ الْحِصْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: مَا أَرَى أَنْ نَفْتَحَهُ وَمَا أُذِنَ لَنَا فِيهِ الآنَ. [ضعیف]

(۱۸۱۱۸) موسیٰ بن عقبہ طائف کے غزوہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے طائف کے قلعہ کے پاس اونچی جگہ پر دس سے زیادہ راتیں پڑاؤ کیا۔ آپ ﷺ ان سے لڑائی کرتے رہے۔ راوی کہتے ہیں کہ ایک گروہ نے انگور کی بیلیں کاٹ ڈالیں ان کو غصہ دلانے کے لیے تو بنوثقیف کہنے لگے: مالوں کو خراب نہ کرو، یہ ہمارے یا تمہارے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ

مسلمانوں نے قلعہ والوں کے مقابلہ کی اجازت طلب کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے خیال میں ہم اس کو فتح نہ کر پائیں گے اور نہ ہی ابھی اجازت دی گئی ہے۔

(۱۸۱۱۹) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ قَالَ قَالَ الشَّافِعِيُّ :نَصَبَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَلَى أَهْلِ الطَّائِفِ مَنْجَنِيقًا أَوْ عَرَّادَةً. [ضعیف]

(۱۸۱۱۹) ربیع فرماتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے طائف والوں کے لیے منجنیق نصب فرمائی۔

(۱۸۱۲۰) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الْمُزَكِّي أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ قَالَ قُرِءَ عَلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بَصْرِيٌّ وَكَانَ حَافِظًا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- حَاصَرَ أَهْلَ الطَّائِفِ وَنَصَبَ عَلَيْهِمُ الْمَنْجَنِيقَ سَبْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا. قَالَ أَبُو قِلاَبَةَ :وَكَانَ يُنْكِرُ عَلَيْهِ هَذَا الْحَدِيثُ.

قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ : فَكَأَنَّهُ كَانَ يُنْكِرُ عَلَيْهِ وَصْلُ إِسْنَادِهِ وَيُحْتَمَلُ أَنَّهُ إِنَّمَا أَنْكَرَ رَمْيَهُمْ يَوْمَئِذٍ بِالْمَجَانِيقِ. فَقَدْ رَوَى أَبُو دَاوُدَ فِي الْمَرَاسِيلِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْفَزَارِيِّ عَنِ الأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ :حَاصَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- شَهْرًا. قُلْتُ :فَبَلَغَكَ أَنَّهُ رَمَاهُمْ بِالْمَجَانِيقِ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ وَقَالَ :مَا نَعْرِفُ هَذَا.

قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ كَذَا قَالَ يَحْيَى أَنَّهُ لَمْ يَبْلُغْهُ وَزَعَمَ غَيْرُهُ أَنَّهُ بَلَغَهُ.رَوَى أَبُو دَاوُدَ فِي الْمَرَاسِيلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَشَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ مَكْحُولٍ :أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- نَصَبَ الْمَجَانِيقَ عَلَى أَهْلِ الطَّائِفِ وَقَدْ ذَكَرَهُ الشَّافِعِيُّ فِي الْقَدِيمِ. [ضعیف]

(۱۸۱۲۰) ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے سترہ دن طائف والوں کا محاصرہ فرمایا اور ان کے لیے منجنیق نصب فرمائی۔

ابو قلابہ کہتے ہیں کہ ان پر اس حدیث کا انکار کیا گیا ہے۔

شیخ فرماتے ہیں: حدیث کی سند کے متصل ہونے کا انکار اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس دن منجنیق سے پتھر پھینکنے کا انکار کیا گیا ہو۔ ابن ابی کثیر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ماہ تک ان کا محاصرہ فرمایا۔ میں نے کہا: آپ ﷺ کو خبر ملی کہ ان پر منجنیق کے ذریعہ پتھر برسائے گئے۔ آپ نے انکار فرمایا اور فرمایا: میں اس کو نہیں پہچانتا۔

مکحول فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اہل طائف پر منجنیق کو نصب فرمایا۔

(۱۸۱۲۱) أَخْبَرَنَا بِهَذَا وَبِحَدِيثِ يَحْيَى أَبُو بَكْرٍ :مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ الْفَسَوِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ اللُّؤْلُؤِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ فَذَكَرَهُمَا وَقَدْ ذَكَرَهُ الْوَاقِدِيُّ عَنْ شُيُوخِهِ كَمَا ذَكَرَهُ مَكْحُولٌ وَزَعَمَ أَنَّ الَّذِي أَشَارَ بِهِ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ. وَذَكَرَ الشَّافِعِيُّ فِي الْقَدِيمِ حَدِيثَ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ :أَنَّ

عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ نَصَبَ الْمَنْجَنِيقَ عَلَى أَهْلِ الإِسْكَنْدَرِيَّةِ. [ضعيف]

(۱۸۱۲۱) موسیٰ بن علی اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے اہل سکندریہ پر منجنیق نصب کی۔

(۱۸۱۲۲) أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ بْنُ خُمَيْرُوَيْهِ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ يَزِيدَ وَيَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ فِي فَتْحِ قَيْسَارِيَّةَ قَالَ فَكَانُوا يَرْمُونَهَا كُلَّ يَوْمٍ بِسِتِّينَ مَنْجَنِيقًا وَذَلِكَ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَى يَدَيْ مُعَاوِيَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو. [ضعيف]

(۱۸۱۲۲) حارث بن یزید اور یزید بن ابی حبیب قیساریہ کی فتح کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ ہر روز منجنیق سے ساٹھ پتھر مارتے تھے۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور کی بات تھی۔ یہاں تک کہ امیر معاویہ اور عبداللہ بن عمرو کے ہاتھ فتح ہوئی۔

(۱۸۱۲۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا هِلاَلُ بْنُ الْعَلاَءِ حَدَّثَنَا أَبُو رَبِيعَةَ الْعَامِرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ هَارُونَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْحَنَفِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- أَنْ أُغَوِّرَ مَاءَ آبَارِ بَدْرٍ.

(ت) وَكَذَلِكَ رَوَاهُ يُوسُفُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ هَارُونَ. (ج) وَيُوسُفُ وَأَبُو رَبِيعَةَ فَهْدُ بْنُ عَوْفٍ ضَعِيفَانِ.

(ت) وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ فِي الْمَرَاسِيلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: اسْتَشَارَ النَّبِيُّ -صلى الله عليه وسلم- يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ الْحُبَابُ بْنُ الْمُنْذِرِ نَرَى أَنْ تُغَوِّرَ الْمِيَاهَ كُلَّهَا غَيْرَ مَاءٍ وَاحِدٍ فَنَلْقَى الْقَوْمَ عَلَيْهِ. [موضوع]

(۱۸۱۲۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں بدر کے کنویں کے پانی کو گہرا کر دوں۔

(ب) یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن مشورہ لیا تو حباب بن منذر نے کہا کہ ہمارے خیال میں آپ تمام پانی گہرا کر دیں۔ سوائے ایک پانی کے اس پر ہم قوم سے ملاقات کریں گے۔

(۱۸۱۲۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ: كَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَأْمُرُ أُمَرَاءَهُ حِينَ كَانَ يَبْعَثُهُمْ فِي الرِّدَّةِ إِذَا غَشِيتُمْ دَارًا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى أَنْ قَالَ: فَشُنُّوهَا غَارَةً وَاقْتُلُوا وَحَرِّقُوا وَانْهِكُوا فِي الْقَتْلِ وَالْجِرَاحِ لاَ يُرَى بِكُمْ وَهْنٌ لِمَوْتِ نَبِيِّكُمْ -صلى الله عليه وسلم-.

[ضعيف]

(۱۸۱۲۴) طلحہ بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جب ارتداد کے خلاف لشکر روانہ فرماتے تو امراء کو حکم دیتے کہ جب تم کسی علاقہ پر حملہ کرو تو ہر طرف سے حملہ کرو، قتل کرو، جلاؤ اور قتل و زخمی کرنے میں مبالغہ کرو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کی وجہ سے تمہارے اندر کمزوری ظاہر نہ ہو۔

(۲۹) باب مَنِ اخْتَارَ الْكَفَّ عَنِ الْقَطْعِ وَالتَّحْرِيقِ إِذَا كَانَ الْأَغْلَبُ أَنَّهَا سَتَصِيرُ دَارَ إِسْلاَمٍ أَوْ دَارَ عَهْدٍ

جس نے درخت کاٹنے اور جلانے سے ہاتھ کو روک لیا جب قوی امکان ہو کہ یہ دار اسلام یا ذمی لوگوں کے پاس رہیں گے

(۱۸۱۴۵) أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ : عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَمِيرُوَيْهِ الْكَرَابِيسِيُّ الْهَرَوِيُّ بِهَا أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ : أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا بَعَثَ الْجُنُودَ نَحْوَ الشَّامِ يَزِيدَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَعَمْرَو بْنَ الْعَاصِ وَشُرَحْبِيلَ ابْنَ حَسَنَةَ قَالَ لَمَّا رَكِبُوا مَشَى أَبُو بَكْرٍ مَعَ أُمَرَاءِ جُنُودِهِ يُوَدِّعُهُمْ حَتَّى بَلَغَ ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ فَقَالُوا يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ أَتَمْشِي وَنَحْنُ رُكْبَانٌ؟ فَقَالَ : إِنِّي أَحْتَسِبُ خُطَاىَ هَذِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ جَعَلَ يُوصِيهِمْ فَقَالَ : أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ اغْزُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ نَاصِرٌ دِينِهِ وَلاَ تَغُلُّوا وَلاَ تَغْدِرُوا وَلاَ تَجْبُنُوا وَلاَ تُفْسِدُوا فِي الأَرْضِ وَلاَ تَعْصُوا مَا تُؤْمَرُونَ فَإِذَا لَقِيتُمُ الْعَدُوَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَادْعُوهُمْ إِلَى ثَلاَثِ خِصَالٍ فَإِنْ هُمْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلُوا مِنْهُمْ وَكُفُّوا عَنْهُمُ ادْعُهُمْ إِلَى الإِسْلاَمِ فَإِنْ هُمْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلُوا مِنْهُمْ وَكُفُّوا عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُوهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ فَإِنْ هُمْ فَعَلُوا فَأَخْبِرُوهُمْ أَنَّ لَهُمْ مِثْلَ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ وَإِنْ هُمْ دَخَلُوا فِي الإِسْلاَمِ وَاخْتَارُوا دَارَهُمْ عَلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ فَأَخْبِرُوهُمْ أَنَّهُمْ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللَّهِ الَّذِي فَرَضَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَلَيْسَ لَهُمْ فِي الْفَيْءِ وَالْغَنَائِمِ شَيْءٌ حَتَّى يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا أَنْ يَدْخُلُوا فِي الإِسْلاَمِ فَادْعُوهُمْ إِلَى الْجِزْيَةِ فَإِنْ هُمْ فَعَلُوا فَاقْبَلُوا مِنْهُمْ وَكُفُّوا عَنْهُمْ وَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَاسْتَعِينُوا بِاللَّهِ عَلَيْهِمْ فَقَاتِلُوهُمْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَلاَ تُغْرِقُنَّ نَخْلاً وَلاَ تُحْرِقُنَّهَا وَلاَ تَعْقِرُوا بَهِيمَةً وَلاَ شَجَرَةً تُثْمِرُ وَلاَ تَهْدِمُوا بِيعَةً وَلاَ تَقْتُلُوا الْوِلْدَانَ وَلاَ الشُّيُوخَ وَلاَ النِّسَاءَ وَسَتَجِدُونَ أَقْوَامًا حَبَسُوا أَنْفُسَهُمْ فِي الصَّوَامِعِ فَدَعُوهُمْ وَمَا حَبَسُوا أَنْفُسَهُمْ لَهُ وَسَتَجِدُونَ آخَرِينَ اتَّخَذَ الشَّيْطَانُ فِي أَوْسَاطِ رُءُ وسِهِمْ أَفْحَاصًا فَإِذَا وَجَدْتُمْ أُولَئِكَ فَاضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ. [ضعيف]

(۱۸۱۴۵) سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ جب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شام کی جانب لشکر روانہ فرمائے۔ یزید بن ابی سفیان، عمرو بن عاص، شرحبیل بن حسنہ فرماتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ لشکر کو الوداع کہنے کے لیے ثنیۃ الوداع تک پیدل ان کے ساتھ جاتے۔

انہوں نے کہا: اے خلیفۃ المسلمین! ہم سوار اور آپ پیدل؟ فرمایا: میں اپنے ان قدموں کو اللہ کے راستہ میں ثواب کی نیت سے اٹھاتا ہوں۔ پھر امراء کو وصیت فرماتے: میں تمہیں اللہ کے تقویٰ کی نصیحت کرتا ہوں، اللہ کے راستہ میں غزوہ کرو جو اللہ کے ساتھ کفر کرے ان سے جہاد کرو۔ اللہ اپنے دین کی مدد کرنے والا ہے۔ خیانت نہ کرو۔ دھوکہ نہ دو، بزدلی نہ دکھاؤ، زمین پر فساد نہ کرو، دیے گئے احکام کی نافرمانی نہ کرو۔ اگر اللہ چاہے تمہاری ملاقات دشمن سے ہو جائے تو ان کو تین چیزوں کی طرف دعوت دو۔ اگر وہ قبول کرلیں تو تم ان سے اپنے ہاتھ روک لو۔ ① انہیں اسلام کی دعوت دو اگر اسلام قبول کرلیں تو اپنے ہاتھ ان سے روک لو۔ پھر انہیں اپنے گھروں سے مہاجرین کے گھروں میں منتقل ہونے کا کہا جائے۔ اگر وہ یہ کام کرلیں تو انہیں بتا دیں۔ ان کے لیے وہی ہے جو مہاجرین کے لیے یا ان کے ذمہ بھی وہی ہے۔ جو مہاجرین کے ذمہ ہے اگر وہ اسلام میں داخل ہونے کے بعد مہاجرین کے گھروں پر اپنے گھروں کو ترجیح دیں تو ان کو بتا دینا وہ عام دیہاتی مسلمانوں کی مانند ہیں۔ جو مومنوں پر احکام جاری ہوتے ہیں وہی تمہارے اوپر ہوں گے اور مال فیٔ اور غنیمت سے اس وقت تک حصہ نہ ملے گا جب تک مسلمانوں کے ساتھ مل کر جہاد نہ کریں گے۔ ② اگر اسلام میں داخل ہونے سے انکار کردیں تو جزیہ کی دعوت دو۔ اگر یہ کام کریں تو جزیہ قبول کرلو اور اپنے ہاتھ روک لو۔ ③ اگر وہ اس سے انکار کریں تو ان کے خلاف اللہ سے مدد طلب کرو اور اگر اللہ چاہے تو ان سے قتال کرو اور تم کھجور کے درخت مت کاٹو اور نہ ہی ان کو جلاؤ۔ چوپائے اور پھل دار درخت نہ کاٹو اور گرجا گھر مت گراؤ۔ بچوں، بوڑھوں اور عورتوں کو مت قتل کرو۔ عنقریب تم ایسے لوگوں کو پاؤ گے جنہوں نے اپنے آپ کو گرجوں کے اندر روک رکھا ہوگا، ان کو چھوڑ دو اور بعض نے اپنے آپ کو ان کے اندر بند رکھا ہوگا اور عنقریب تم ایسے لوگ پاؤ گے کہ شیطان نے ان کے سروں کے درمیان گھونسلا بنا رکھا ہوگا۔ جب تم ایسے افراد سے ملو تو ان کی گردنیں اتار دو اگر اللہ چاہے۔

(۱۸۱۲۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ مَا أَظُنُّ مِنْ هَذَا شَيْءٌ هَذَا كَلاَمُ أَهْلِ الشَّامِ أَنْكَرَهُ أَبِي عَلَى يُونُسَ مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ كَأَنَّهُ عِنْدَهُ مِنْ يُونُسَ عَنْ غَيْرِ الزُّهْرِيِّ.

(۱۸۱۲۶) خالی

(۱۸۱۲۷) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ قَالَ قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : وَلَعَلَّ أَمْرَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِأَنْ يَكُفُّوا عَنْ أَنْ يَقْطَعُوا شَجَرًا مُثْمِرًا إِنَّمَا هُوَ لأَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ -ﷺ- يُخْبِرُ أَنَّ بِلاَدَ الشَّامِ تُفْتَحُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَلَمَّا كَانَ مُبَاحًا لَهُ أَنْ يَقْطَعَ وَيَتْرُكَ اخْتَارَ التَّرْكَ نَظَرًا لِلْمُسْلِمِينَ لاَ لأَنَّهُ رَآهُ مُحَرَّمًا لأَنَّهُ قَدْ حَضَرَ مَعَ النَّبِيِّ -ﷺ- تَحْرِيقَهُ بِالنَّضِيرِ وَخَيْبَرَ وَالطَّائِفِ. [صحيح]

(۱۸۱۲۷) امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پھل دار درختوں کو کاٹنے سے منع فرمایا، کیونکہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا تھا کہ شام کے شہر مسلمان فتح کریں گے۔ پھل دار درخت کو کاٹنا اور چھوڑ دینا دونوں طرح جائز ہے تو

انہوں نے مسلمانوں کی وجہ سے چھوڑ دینے کو اختیار کیا اس وجہ سے نہیں کہ وہ اس کو حرام خیال کرتے تھے۔ کیونکہ وہ نبی ﷺ کے ساتھ اس وقت موجود تھے جب بنو نضیر، خیبر اور طائف کے پھل دار درختوں کو جلایا گیا۔

(۷۰)باب تَحْرِیمِ قَتْلِ مَا لَهُ رُوحٌ إِلاَّ بِأَنْ يُذْبَحَ فَيُؤْكَلَ

جاندار چیز کو صرف کھانے کی غرض سے شکار کیا جا سکتا ہے

(۱۸۱۲۸) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ صُهَيْبٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : مَنْ قَتَلَ عُصْفُورًا فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا سَأَلَهُ اللَّهُ عَنْ قَتْلِهِ . قِيلَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا حَقُّهَا؟ قَالَ : أَنْ تَذْبَحَهَا فَتَأْكُلَهَا وَلاَ تَقْطَعَ رَأْسَهَا فَتَرْمِيَ بِهَا .

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَنِ الْمَصْبُورَةِ . [ضعيف]

(۱۸۱۲۸) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے چڑیا یا اس سے بھی چھوٹے پرندے کو ناحق قتل کیا تو اللہ رب العزت اس کے قتل کے بارے میں سوال کریں گے۔ پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! اس کا حق کیا ہے؟ فرمایا کہ آپ ذبح کر کے اس کو کھائیں، اس کا سر کاٹ کر پھینک نہ دیں۔

امام شافعی فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے باندھی ہوئی چڑیا کے کھانے سے منع فرمایا۔

(۱۸۱۲۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ : مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوبَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : دَخَلْتُ مَعَ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الْحَكَمِ بْنِ أَيُّوبَ فَرَأَى غِلْمَانًا أَوْ فِتْيَانًا قَدْ نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا فَقَالَ أَنَسٌ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- أَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ شُعْبَةَ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۸۱۲۹) ہشام بن زید کہتے ہیں: میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ حکم بن ایوب کے پاس آیا۔ انہوں نے بچوں یا نوجوانوں کو دیکھا کہ وہ ایک مرغی کو نصب کر کے نشانہ بازی کر رہے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چوپایوں کو باندھنے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۸۱۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ دَاوُدَ الْعَلَوِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الشَّرْقِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- أَنْ يُقْتَلَ شَيْءٌ مِنَ الْبَهَائِمِ صَبْرًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ عَنْ يَحْيَى. [صحيح۔ مسلم ۱۹۵۹]

(۱۸۱۳۰) جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی چوپائے کو باندھ کر قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۸۱۳۱) أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْمِهْرَجَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُزَكِّي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبُوشَنْجِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ : أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعَثَ جُيُوشًا إِلَى الشَّامِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فِي وَصِيَّتِهِ إِلَى أَنْ قَالَ : وَلاَ تَعْقِرَنَّ شَاةً وَلاَ بَعِيرًا إِلاَّ لِمَأْكَلَةٍ. [ضعیف]

(۱۸۱۳۱) یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شام کی طرف لشکر بھیجے۔ ان کی وصیت کے بارے میں حدیث کو ذکر کیا، جس کے آخر میں ہے کہ بکری اور اونٹ کو صرف کھانے کے لیے ذبح کیا جائے۔

(۱۸۱۳۲) وَأَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ بْنُ خَمِيرُوَيْهِ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ : أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعَثَ يَزِيدَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ إِلَى الشَّامِ فَمَشَى مَعَهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى أَنْ قَالَ : وَلاَ تَذْبَحُوا بَعِيرًا وَلاَ بَقَرًا إِلاَّ لِمَأْكَلٍ. [ضعیف]

(۱۸۱۳۲) ابو عمران جونی فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یزید بن ابی سفیان کو شام کی طرف بھیجا۔ اس نے حدیث ذکر کی جس کے آخر میں ہے کہ تم اونٹ اور گائے کو صرف کھانے کے لیے ذبح کرو۔

(۱۸۱۳۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ قَالَ قَالَ الشَّافِعِيُّ قَالَ أَبُو يُوسُفَ حَدَّثَنَا بَعْضُ أَشْيَاخِنَا عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ أَنَّهُ قِيلَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : إِنَّ الرُّومَ يَأْخُذُونَ مَا حُسِرَ مِنْ خَيْلِنَا فَيَسْتَفْحِلُونَهَا وَيُقَاتِلُونَ عَلَيْهَا أَفَنَعْقِرُ مَا حُسِرَ مِنْ خَيْلِنَا؟ فَقَالَ : لَيْسُوا بِأَهْلٍ أَنْ يَنْتَقِصُوا مِنْكُمْ إِنَّمَا هُمْ غَدًا رَقِيقُكُمْ أَوْ أَهْلُ ذِمَّتِكُمْ. زَادَ أَبُو سَعِيدٍ فِي رِوَايَتِهِ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ وَقَدْ بَلَغَنَا عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّهُ أَوْصَى ابْنَهُ أَنْ لاَ يَعْقِرَ حَسِيرًا.

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَحِمَهُ اللَّهُ : أَنَّهُ نَهَى عَنْ عَقْرِ الدَّابَّةِ إِذَا هِيَ قَامَتْ.

وَعَنْ قَبِيصَةَ : أَنَّ فَرَسَهُ قَامَ عَلَيْهِ بِأَرْضِ الرُّومِ فَتَرَكَهُ وَنَهَى عَنْ عَقْرِهِ. أَخْبَرَنَا مَنْ سَمِعَ هِشَامَ بْنَ الْغَازِ يَرْوِي عَنْ مَكْحُولٍ أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنْهَا فَنَهَاهُ وَقَالَ : إِنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- نَهَى عَنِ الْمُثْلَةِ.

(۱۸۱۳۳) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: رومیوں کو ہمارے جو گھوڑے وغیرہ ہاتھ لگتے ہیں تو وہ انہیں قتل کر دیتے ہیں۔ کیا ہم اپنے گھوڑوں کو قتل کر دیں۔ انہوں نے فرمایا: نہیں، وہ اس لائق نہیں کہ وہ تم سے انتقام لیں۔ کل وہ تمہارے غلام ہوں گے یا اہل ذمہ۔

(۱۸۱۳٤) أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ : جَنَاحُ بْنُ نَذِيرِ بْنِ جَنَاحٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ : عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَسَنِ الأَسَدِيُّ

الْهَمَذَانِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْكِسَائِيُّ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْمِنْهَالُ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ : لَعَنَ اللَّهُ مَنْ مَثَّلَ بِالْحَيَوَانِ . [صحيح۔ بخاری ۵۵۱۵]

(۱۸۱۳۴) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اس شخص پر لعنت کرے جو حیوانوں کا مثلہ کرتا ہے۔

(۱۸۱۲۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ :أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَبُو عُتْبَةَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ اللَّخْمِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي رُهْمٍ السَّمَاعِيِّ صَاحِبِ النَّبِيِّ -ﷺ- أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ :مَنْ عَقَرَ بَهِيمَةً ذَهَبَ رُبُعُ أَجْرِهِ وَمَنْ حَرَّقَ نَحْلاً ذَهَبَ رُبُعُ أَجْرِهِ وَمَنْ غَاشَّ شَرِيكَهُ ذَهَبَ رُبُعُ أَجْرِهِ وَمَنْ عَصَى إِمَامَهُ ذَهَبَ أَجْرُهُ كُلُّهُ. فِي هَذَا الإِسْنَادِ ضَعْفٌ وَفِي الأَوَّلِ كِفَايَةٌ. [ضعيف]

(۱۸۱۳۵) ابورہم سماعی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے چوپائے کو ذبح کیا، اس کا چوتھائی حصہ اجر ختم ہو گیا۔ جس نے شہد کی مکھی کو جلایا، اس کا بھی چوتھائی حصہ اجر ختم ہو گیا اور جس شخص نے اپنے حصہ دار انسان سے دھوکا کیا اس کا بھی چوتھائی اجر ختم ہو گیا اور جس نے امام کی نافرمانی کی اس کا مکمل اجر ختم ہو گیا۔

(۱۸۱۳۶) فَأَمَّا الْحَدِيثُ الَّذِي أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي الَّذِي أَرْضَعَنِي وَكَانَ أَحَدَ بَنِي مُرَّةَ بْنِ عَوْفٍ قَالَ :وَاللَّهِ لَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ مُؤْتَةَ حِينَ اقْتَحَمَ عَنْ فَرَسٍ لَهُ شَقْرَاءَ فَعَقَرَهَا ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ. [حسن]

(۱۸۱۳۶) یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن زبیر اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ میرے والد جس نے مجھے دودھ پلوایا مرہ بن عوف کے ایک شخص تھے، فرماتے ہیں کہ قسم بخدا! گویا کہ میں جعفر بن ابی طالب کی طرف جنگ موتہ کے دن دیکھ رہا ہوں جس وقت وہ اپنے شقراء گھوڑے سے کود پڑے، اس کو ذبح کر دیا۔ پھر آگے بڑھ کر لڑے یہاں تک کہ شہید کر دیے گئے۔

(۱۸۱۳۷) فَقَدْ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ قَالَ قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ :فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رُوِيَ أَنَّ جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَقَرَ عِنْدَ الْحَرْبِ فَلاَ أَحْفَظُ ذَلِكَ مِنْ وَجْهٍ يَثْبُتُ عِنْدَ الاِنْفِرَادِ وَلاَ أَعْلَمُهُ مَشْهُورًا عِنْدَ عَوَامِّ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْمَغَازِي. [صحيح]

(۱۸۱۳۷) امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر کوئی کہنے والا کہے کہ جعفر بن ابی طالب نے لڑائی کے موقعہ پر اپنے گھوڑے کی کونچیں کاٹ ڈالیں۔ فرماتے ہیں: نہ تو مجھے یاد ہے اور نہ ہی اہل علم کے ہاں یہ مشہور ہے۔

(۱۸۱۲۸) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ قَالَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ :هَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِذَلِكَ الْقَوِيِّ وَقَدْ جَاءَ فِيهِ نَهْيٌ كَثِيرٌ عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ-.

قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ الْحُفَّاظُ يَتَوَقَّوْنَ مَا يَنْفَرِدُ بِهِ ابْنُ إِسْحَاقَ وَإِنْ صَحَّ فَلَعَلَّ جَعْفَرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمْ يَبْلُغْهُ النَّهْيُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ. [صحیح]

(۱۸۱۲۸) ابوداؤد سجستانی فرماتے ہیں: یہ حدیث قوی نہیں ہے، اس کے بارے میں بہت سارے صحابہ سے بھی منقول ہے۔

شیخ فرماتے ہیں: اگر یہ بات درست ہے تو ممکن ہے کہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو نہی کے بارے میں علم نہ ہو۔

(۷۱) باب الرُّخْصَةِ فِي عَقْرِ دَابَّةِ مَنْ يُقَاتِلُهُ فِي حَالِ الْقِتَالِ

حالت قتال میں چوپائے کو ذبح کرنے کی رخصت

(۱۸۱۲۹) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الأَصَمُّ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ قَالَ قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : قَدْ عَقَرَ حَنْظَلَةُ بْنُ الرَّاهِبِ بِأَبِي سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ يَوْمَ أُحُدٍ فَاكْتَسَعَتْ فَرَسُهُ بِهِ فَسَقَطَ عَنْهَا فَجَلَسَ عَلَى صَدْرِهِ لِيَذْبَحَهُ فَرَآهُ ابْنُ شَعُوبٍ فَرَجَعَ إِلَيْهِ يَعْدُو كَأَنَّهُ سَبُعٌ فَقَتَلَهُ وَاسْتَنْقَذَ أَبَا سُفْيَانَ مِنْ تَحْتِهِ قَالَ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ :

فَلَوْ شِئْتُ نَجَّتْنِي كُمَيْتٌ رَجِيلَةٌ ... وَلَمْ أَحْمِلِ النَّعْمَاءَ لاِبْنِ شَعُوبِ

وَمَا زَالَ مُهْرِي مَزْجَرَ الْكَلْبِ ... مِنْهُمُ لَدَى غُدْوَةٍ حَتَّى دَنَتْ لِغُرُوبِ

أُقَاتِلُهُمْ طُرًّا وَأَدْعُو يَالَ غَالِبٍ ... وَأَدْفَعُهُمْ عَنِّي بِرُكْنٍ صَلِيبِ

[ضعیف]

(۱۸۱۲۹) امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حنظلہ بن راہب نے ابوسفیان بن حرب کے جانور کی کونچیں احد کے دن کاٹ ڈالیں۔ اس کا گھوڑا بیٹھ گیا تو ابوسفیان گر پڑا تو حنظلہ اس کے سینے پر ذبح کرنے کے لیے چڑھ بیٹھے۔ ابن شعوب نے دیکھ لیا، وہ اس کی طرف درندے کی طرح لپکا اور اس کو قتل کر دیا۔ ابوسفیان کو اس کے نیچے سے بچا لیا تو اس کے بعد ابوسفیان نے یہ اشعار کہے۔

اگر میں چاہتا تو مجھے طاقت ور سرخ و سیاہ رنگت والا گھوڑا ہی بچا لیتا اور میں ابن شعوب کا احسان نہ اٹھاتا۔ میرا بچھیرا گھوڑا صبح کے وقت سے ان کے کتے کو دھتکارتا رہا حتیٰ کہ غروب کے قریب ہو گیا۔ میں ان سے مسلسل لڑتا رہوں گا اور میں پکاروں گا: غالب کی طرف آؤ اور میں ان کو صلیب کے غلبے کے ساتھ اپنے سے دور کرتا رہوں گا۔

(۱۸۱۴۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَغَيْرِهِ فِي قِصَّةِ أُحُدٍ فَذَكَرَ قِصَّةَ حَنْظَلَةَ مَعَ أَبِي سُفْيَانَ وَمَا

كَانَ مِنْ مَعُونَةِ ابْنِ شَعُوبٍ أَبَا سُفْيَانَ وَقَتْلِهِ حَنْظَلَةَ إِلاَّ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ الْعَقْرَ ثُمَّ ذَكَرَ أَبْيَاتَ أَبِى سُفْيَانَ بِنَحْوٍ مِمَّا ذَكَرَهُنَّ الشَّافِعِىُّ وَزَادَ عَلَيْهِنَّ

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ وَاسْمُ ابْنِ شَعُوبٍ شَدَّادُ بْنُ الأَسْوَدِ كَذَا قَالَ. وَقَدْ ذَكَرَ الْوَاقِدِىُّ فِى هَذِهِ الْقِصَّةِ عَقْرَهُ فَرَسَهُ. [ضعيف]

(۱۸۱۴۰) ابن اسحاق زہری اور دوسروں سے احد کے قصہ کے بارے میں نقل فرماتے ہیں اس نے حنظلہ کا قصہ ابوسفیان کے ساتھ ذکر کیا اور ابن شعوب کا ابوسفیان کی مدد کرنا اور حنظلہ کے قتل کا ذکر کیا۔ لیکن کونچیں کاٹنے کا تذکرہ نہیں کیا۔ پھر اس نے ابوسفیان کے اشعار کا تذکرہ کیا جیسے امام شافعی رشٹ نے بیان کیا لیکن اس نے کچھ اضافہ بھی کیا ہے۔

ابن اسحاق فرماتے ہیں: ابن شعوب کا نام شداد بن اسود تھا۔ واقدی نے اس قصہ کے بارے میں بیان کیا ہے کہ اس نے اس کے گھوڑے کی کونچیں کاٹ ڈالیں۔

(۱۸۱۴۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الأَصْبَهَانِىُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْوَاقِدِىُّ عَنْ شُيُوخِهِ فَذَكَرُوا قِصَّةَ حَنْظَلَةَ قَالُوا : وَأَخَذَ حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِى عَامِرٍ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ سِلاَحَهُ فَلَحِقَ بِرَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- بِأُحُدٍ وَهُوَ يُسَوِّى الصُّفُوفَ فَلَمَّا انْكَشَفَ الْمُشْرِكُونَ اعْتَرَضَ حَنْظَلَةُ لأَبِى سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ فَضَرَبَ عُرْقُوبَ فَرَسِهِ فَاكْتَسَعَتِ الْفَرَسُ وَيَقَعُ أَبُو سُفْيَانَ إِلَى الأَرْضِ فَجَعَلَ يَصِيحُ : يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ أَنَا أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ وَحَنْظَلَةُ يُرِيدُ ذَبْحَهُ بِالسَّيْفِ فَأَسْمَعَ الصَّوْتُ رِجَالاً لاَ يَلْتَفِتُونَ إِلَيْهِ مِنَ الْهَزِيمَةِ حَتَّى عَايَنَهُ الأَسْوَدُ بْنُ شَعُوبٍ فَحَمَلَ عَلَى حَنْظَلَةَ بِالرُّمْحِ فَأَنْفَذَهُ وَهَرَبَ أَبُو سُفْيَانَ. [ضعيف جدًا]

(۱۸۱۴۱) محمد بن عمر واقدی اپنے شیوخ سے نقل فرماتے ہیں، جنہوں نے حنظلہ کا قصہ ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ حنظلہ بن عامر نے اپنا اسلحہ لیا اور احد میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا ملے۔ جس وقت آپ ﷺ صفیں درست فرما رہے تھے۔ جب مشرک سامنے ہوئے تو حنظلہ نے ابوسفیان کا پیچھا کر کے اس کے گھوڑے کی رگیں کاٹ ڈالیں تو گھوڑا رک گیا اور ابوسفیان زمین پر گر پڑا۔ ابوسفیان چیخ رہا تھا: اے قریشیو! میں ابوسفین بن حرب ہوں، حنظلہ تلوار سے اسے ذبح کرنا چاہتے تھے۔ کئی اشخاص نے اس کی آواز سنی، لیکن شکست کی بنا پر کوئی اس کی جانب التفات بھی نہ کر رہا تھا یہاں تک کہ اسود بن شعوب نے اس کی مدد کی۔ اس نے حنظلہ کو تیر مار کر ہلاک کر دیا۔ اس کو چھڑوایا تو ابوسفیان بھاگ گیا۔

(۱۸۱۴۲) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِىُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ الْيَمَامِىُّ عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فِى الْحُدَيْبِيَةِ وَرُجُوعِهِمْ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ : فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- ظَهْرَهُ مَعَ رَبَاحٍ غُلاَمِ رَسُولِ

اللَّهِ -ﷺ- قَالَ وَخَرَجْتُ مَعَهُ بِفَرَسِ طَلْحَةَ أُنَدِّيهِ مَعَ الظَّهْرِ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا إِذَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُيَيْنَةَ قَدْ أَغَارَ عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَاسْتَاقَهُ أَجْمَعَ وَقَتَلَ رَاعِيَهُ فَقُلْتُ يَا رَبَاحُ خُذْ هَذَا الْفَرَسَ فَأَبْلِغْهُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ وَأَخْبِرْ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- أَنَّ الْمُشْرِكِينَ قَدْ أَغَارُوا عَلَى سَرْحِهِ قَالَ ثُمَّ قُمْتُ عَلَى ثَنِيَّةٍ فَاسْتَقْبَلْتُ الْمَدِينَةَ فَنَادَيْتُ ثَلاَثَةَ أَصْوَاتٍ يَا صَبَاحَاهُ قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ فِي آثَارِ الْقَوْمِ أَرْمِيهِمْ بِالنَّبْلِ وَأَرْتَجِزُ

أَنَا ابْنُ الأَكْوَعْ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعْ

قَالَ فَأَرْمِي رَجُلاً فَأَصُكُّ السَّهْمَ حَتَّى يَقَعَ فِي كَتِفِهِ وَقُلْتُ :

خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ الأَكْوَعْ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعْ

قَالَ فَوَاللَّهِ مَا زِلْتُ أَرْمِيهِمْ وَأَعْقِرُ بِهِمْ فَإِذَا رَجَعَ إِلَيَّ فَارِسٌ أَتَيْتُ شَجَرَةً فَجَلَسْتُ فِي أَصْلِهَا فَرَمَيْتُهُ فَعَقَرْتُ بِهِ فَإِذَا تَضَايَقَ الْجَبَلُ فَدَخَلُوا فِي مُتَضَايِقٍ رَقِيتُ الْجَبَلَ ثُمَّ جَعَلْتُ أُرَدِّيهِمْ بِالْحِجَارَةِ قَالَ فَمَا زِلْتُ كَذَلِكَ أَتْبَعُهُمْ حَتَّى مَا خَلَقَ اللَّهُ بَعِيرًا مِنْ ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- إِلاَّ جَعَلْتُهُ وَرَاءَ ظَهْرِي وَخَلَّوْا بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى أَنْ قَالَ فَمَا بَرِحْتُ مَكَانِي حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى فَوَارِسِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- يَتَخَلَّلُونَ الشَّجَرَ وَإِذَا أَوَّلُهُمُ الأَخْرَمُ الأَسَدِيُّ وَعَلَى إِثْرِهِ أَبُو قَتَادَةَ الأَنْصَارِيُّ وَعَلَى إِثْرِهِ الْمِقْدَادُ بْنُ الأَسْوَدِ الْكِنْدِيُّ فَأَخَذْتُ بِعِنَانِ فَرَسِ الأَخْرَمِ قُلْتُ يَا أَخْرَمُ إِنَّ الْقَوْمَ قَلِيلٌ فَاحْذَرْهُمْ لاَ يَقْتَطِعُونَكَ حَتَّى يَلْحَقَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ :يَا سَلَمَةُ إِنْ كُنْتَ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَتَعْلَمُ أَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ فَلاَ تَحُلْ بَيْنِي وَبَيْنَ الشَّهَادَةِ فَخَلَّيْتُهُ فَالْتَقَى هُوَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُيَيْنَةَ فَعَقَرَ الأَخْرَمُ بِعَبْدِ الرَّحْمَنِ فَرَسَهُ وَطَعَنَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَتَلَهُ وَتَحَوَّلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَلَى فَرَسِهِ فَلَحِقَ أَبُو قَتَادَةَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ فَطَعَنَهُ فَقَتَلَهُ وَعَقَرَ بِهِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَتَحَوَّلَ أَبُو قَتَادَةَ عَلَى فَرَسِ الأَخْرَمِ وَخَرَجُوا هَارِبِينَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۱۴۲) ایاس بن سلمہ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں، اس نے حدیبیہ کا قصہ ذکر کیا اور مدینہ کی طرف واپسی کا تذکرہ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے غلام رباح کے ساتھ کچھ اونٹ بھیجے۔ راوی کہتے ہیں: میں بھی طلحہ کے گھوڑے پر سوار ہو کر اس کے ساتھ نکلا۔ میں بھی اونٹوں کا خیال رکھ رہا تھا۔ اچانک صبح کے وقت عبدالرحمن بن عیینہ نے رسول اللہ ﷺ کے اونٹ پر حملہ کر دیا اور تمام اونٹ لے گیا اور چرواہے کو قتل کر دیا۔ میں نے کہا: اے رباح! یہ گھوڑا لو اور طلحہ بن عبید اللہ کو دے دینا اور جا کر رسول اللہ ﷺ کو خبر دو کہ مشرکین نے مویشیوں پر حملہ کر دیا ہے۔ پھر میں نے ثنیہ پہاڑی پر چڑھ کر مدینہ کی طرف منہ کر کے تین آوازیں لگائیں۔ یا صباحاہ، یا صباحاہ، یا صباحاہ! اے لوگو! ہم صبح کے وقت لوٹے گئے۔ پھر میں ان لوگوں کے پیچھے ہو لیا، تیر مار رہا تھا اور اشعار پڑھ رہا تھا۔ میں اکوع کا بیٹا ہوں آج کا دن کمینوں کی ہلاکت کا دن ہے۔ کہتے ہیں: میں کسی کو تیر مارتا اور اپنے تیر محفوظ بھی رکھتا یہاں تک

کہ جب وہ اس کے کندھے کو زخمی کرتا تو پھر میں کہتا۔ یہ لو میں اکوع کا بیٹا ہوں آج کا دن کمینوں کی ہلاکت کا دن ہے۔ کہتے ہیں: میں انہیں تیر مارتا اور زخمی کرتا رہا۔ جب کوئی شہسوار واپس آتا تو میں درخت کی اوٹ میں ہو کر بیٹھ جاتا اور تیر مار کر زخمی کر دیتا اور جب پہاڑوں کا تنگ راستہ آجاتا تو میں پہاڑ کے اوپر چڑھ جاتا اور ان پر پتھر برساتا۔ کہتے ہیں: میں اس طرح کرتا رہا یہاں تک کہ رسول اللہ کے جتنے اونٹ تھے۔ میں نے ان کو اپنے پیچھے محفوظ کر لیا۔ میں رسول اللہ کے اونٹوں کو پیچھے چھوڑتا گیا اور وہ اپنا بوجھ ہلکا کرتے رہے۔ اس نے حدیث کو ذکر کیا کہ میں اپنی جگہ پر رہا یہاں تک میں نے رسول اللہ کے شہسواروں کو دیکھا کہ وہ درختوں کے درمیان سے ظاہر ہوئے۔ سب سے پہلے آنے والے اصرم اسدی تھے، ان کے پیچھے ابوقتادہ انصاری تھے۔ ان کے بعد مقداد بن اسود کندی۔ میں نے اصرم کے گھوڑے کی لگام تھام لی۔ میں نے کہا: اے اصرم! یہ تھوڑے لوگ ہیں، ان کو ڈراؤ، وہ تجھے ہلاک نہ کر دیں۔ یہاں تک کہ رسول اللہ اور آپ ﷺ کے صحابہ ہمیں مل جائیں۔ اس نے کہا: اے سلمہ! اگر تو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اور جنت وجہنم کو حق خیال کرتا ہے تو میرے اور شہادت کے درمیان رکاوٹ نہ بن تو میں نے اس کا راستہ چھوڑ دیا۔ وہ عبدالرحمن بن عیینہ سے جا ملے تو اصرم نے عبدالرحمن بن عیینہ کے گھوڑے کو زخمی کر دیا تو عبدالرحمن نے اصرم کو نیزہ مار کر شہید کر دیا۔ پھر عبدالرحمن اپنے گھوڑے کے پاس آیا۔ اتنی دیر میں ابوقتادہ نے عبدالرحمن کو تیر مار کر قتل کر دیا اور عبدالرحمن نے انہیں زخمی کیا۔ پھر ابوقتادہ نے اصرم کے گھوڑے کو اپنی تحویل میں لیا اور وہ بھاگ گئے۔

(۷۲) باب الْأَسِيرِ يُوثَقُ

قیدی کو باندھا جائے

(۱۸۱۴۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: بَعَثَ النَّبِيُّ -ﷺ- خَيْلاً قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ. قَدْ أَخْرَجَاهُ فِي الصَّحِيحِ بِطُولِهِ كَمَا مَضَى. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۸۱۴۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک لشکر نجد کی جانب روانہ کیا۔ وہ بنو حنیفہ کے ایک شخص کو پکڑ کر لائے جس کو ثمامہ بن اثال کہا جاتا تھا۔ جو یمامہ کا سردار تھا۔ انہوں نے اسے مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیا۔

(۱۸۱۴۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْهِلاَلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ مَكِيثٍ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَبْدَ اللَّهِ بْنَ غَالِبٍ اللَّيْثِيَّ فِي سَرِيَّةٍ فَكُنْتُ فِيهِمْ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَشُنُّوا الْغَارَةَ عَلَى بَنِي الْمُلَوَّحِ فِي الْكَدِيدِ فَخَرَجْنَا حَتَّى إِذَا كُنَّا

بِالْكَدِيدِ لَقِينَا الْحَارِثَ ابْنَ الْبَرْصَاءِ اللَّيْثِيَّ فَأَخَذْنَاهُ فَقَالَ إِنَّمَا جِئْتُ أُرِيدُ الإِسْلاَمَ وَإِنَّمَا خَرَجْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَقُلْنَا إِنْ تَكُ مُسْلِمًا لَمْ يَضُرَّكَ رِبَاطُنَا يَوْمًا وَلَيْلَةً وَإِنْ يَكُنْ غَيْرُ ذَلِكَ نَسْتَوْثِقُ مِنْكَ فَشَدَدْنَاهُ وَثَاقًا. [ضعيف]

(۱۸۱۴۴) جندب بن ابی مکیث فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن غالب لیثی کو ایک لشکر میں روانہ کیا۔ میں بھی ان میں شامل تھا اور ان کو حکم دیا کہ وہ بنو ملوح پر کدید نامی جگہ پر چاروں اطراف سے حملہ کر دیں۔ ہم نکلے تو ہماری ملاقات کدید میں حارث بن برصاء سے ہوگئی۔ ہم نے اسے پکڑ لیا۔ اس نے کہا: میں اسلام کے ارادہ سے آیا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس جانا چاہتا ہوں۔ ہم نے کہا: اگر تو مسلمان ہے تو ایک دن، رات کا باندھنا تجھے نقصان نہ دے گا۔ اگر تم مسلم نہیں تو پھر ہم تجھے مضبوطی سے باندھیں گے۔ ہم نے اس کو باندھ دیا۔

(۱۸۱۴۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ بَعْضِ أَهْلِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : لَمَّا أَمْسَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يَوْمَ بَدْرٍ وَالأَسَارَى مَحْبُوسُونَ بِالْوَثَاقِ بَاتَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- سَاهِرًا أَوَّلَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ لاَ تَنَامُ وَقَدْ أَسَرَ الْعَبَّاسَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : سَمِعْتُ أَنِينَ عَمِّي الْعَبَّاسِ فِي وَثَاقِهِ . فَأَطْلَقُوهُ فَسَكَتَ فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-.

[ضعيف]

(۱۸۱۴۵) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بدر کے دن شام کے وقت جب قیدیوں کو زنجیروں سے باندھا جا رہا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے رات کا پہلا حصہ بیدار رہ کر گزارا۔ آپ ﷺ کے صحابہ نے فرمایا: اے اللہ کے رسول! آپ سو کیوں نہیں رہے اور عباس کو ایک انصاری نے قیدی بنا رکھا تھا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے چچا عباس کے رونے کی آواز سنی ہے، انہوں نے اس کو کھول دیا۔ وہ خاموش ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ سو گئے۔

(۱۸۱۴۶) وَبِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ : قُدِمَ بِالأُسَارَى حِينَ قُدِمَ بِهِمُ الْمَدِينَةَ وَسَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجُ النَّبِيِّ -ﷺ- عِنْدَ آلِ عَفْرَاءَ فِي مَنَاحِهِمْ عَلَى عَوْفٍ وَمُعَوِّذٍ ابْنَيْ عَفْرَاءَ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُضْرَبَ عَلَيْهِنَّ الْحِجَابُ قَالَتْ سَوْدَةُ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَعِنْدَهُمْ إِذْ أُتِينَا فَقِيلَ هَؤُلاَءِ الأُسَارَى قَدْ أُتِيَ بِهِمْ فَرَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي وَرَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فِيهِ وَإِذَا أَبُو يَزِيدَ : سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فِي نَاحِيَةِ الْحُجْرَةِ يَدَاهُ مَجْمُوعَتَانِ إِلَى عُنُقِهِ بِحَبْلٍ فَوَاللَّهِ مَا مَلَكْتُ حِينَ رَأَيْتُ أَبَا يَزِيدَ كَذَلِكَ أَنْ قُلْتُ أَىْ أَبَا يَزِيدَ أَعْطَيْتُمْ بِأَيْدِيكُمْ أَلاَ مُتُّمْ كِرَامًا فَمَا انْتَبَهْتُ إِلاَّ بِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- مِنَ الْبَيْتِ : يَا سَوْدَةُ أَعَلَى اللَّهِ وَعَلَى رَسُولِهِ . فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ

بِالْحَقِّ مَا مَلَكْتُ حِينَ رَأَيْتُ أَبَا يَزِيدَ مَجْمُوعَةً يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ بِالْحَبْلِ أَنْ قُلْتُ مَا قُلْتُ. [حسن]

(۱۸۱۳۶) یحییٰ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن اسعد بن زرارہ فرماتے ہیں: جب آپ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو قیدی لائے گئے اور سودہ بنت زمعہ نبی کی بیوی آل عفراء کے پاس تھی، عطیان کے اندر۔ یہ پردہ سے پہلے کی بات ہے۔ سودہ فرماتی ہیں: میں ان کے پاس تھی جب ہمیں لایا گیا۔ کہا گیا: یہ قیدی ہیں۔ ہم آپ کے سامنے لائے گئے۔ میں اپنے گھر واپس آئی۔ رسول اللہ ﷺ وہاں موجود تھے۔ اچانک ابو یزید سہیل بن عمرو حجرہ کے ایک کونے میں پڑے تھے کہ اس کے دونوں ہاتھ گردن کے ساتھ ایک رسی سے باندھے گئے تھے۔ اللہ کی قسم! میں نے قابو نہ پایا جس وقت میں نے ابو یزید کو اس حالت میں دیکھا۔ میں نے کہہ دیا: اے ابو یزید! تم نے اپنے ہاتھ پکڑوا دیے۔ خبردار! عزت کے موت مر جاتے۔ میں کچھ نہ کہہ سکی مگر گھر سے رسول اللہ ﷺ کی آواز آئی: اے سودہ! کیا اللہ اور رسول پر؟ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! جب میں نے ابو یزید کے دونوں ہاتھ گردن کے ساتھ بندھے دیکھے تو میں اپنے اوپر قابو نہ رکھ سکی جو کہنا تھا میں نے کہہ دیا۔

(۱۸۱۳۷) حَدَّثَنَا الشَّيْخُ الإِمَامُ أَبُو الطَّيِّبِ : سَهْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ رَحِمَهُ اللَّهُ إِمْلاَءً أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو : إِسْمَاعِيلُ بْنُ نُجَيْدٍ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا : أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- دَخَلَ عَلَيْهَا بِأَسِيرٍ وَعِنْدَهَا نِسْوَةٌ فَلَهَّيْنَهَا عَنْهُ فَذَهَبَ الأَسِيرُ فَجَاءَ النَّبِيُّ -ﷺ- فَقَالَ : يَا عَائِشَةُ أَيْنَ الأَسِيرُ؟ . فَقَالَتْ : نِسْوَةٌ كُنَّ عِنْدِي فَلَهَّيْنَنِي عَنْهُ فَذَهَبَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : قَطَعَ اللَّهُ يَدَكِ . وَخَرَجَ فَأَرْسَلَ فِي إِثْرِهِ فَجِيءَ بِهِ فَدَخَلَ النَّبِيُّ -ﷺ- وَإِذَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَدْ أَخْرَجَتْ يَدَيْهَا فَقَالَ : مَا لَكِ؟ . قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ دَعَوْتَ عَلَيَّ بِقَطْعِ يَدِي وَإِنِّي مُعَلِّقَةٌ يَدِي أَنْتَظِرُ مَنْ يَقْطَعُهَا. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : أَجُنِنْتِ؟ . ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ : اللَّهُمَّ مَنْ كُنْتُ دَعَوْتُ عَلَيْهِ فَاجْعَلْهُ لَهُ كَفَّارَةً وَطَهُورًا . [صحیح]

(۱۸۱۳۷) حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ نے ان کے پاس ایک قیدی کو بھیجا اور حضرت عائشہ ؓ کے پاس عورتیں تھی تو ان عورتوں نے قیدی سے غافل کر دیا۔ قیدی چلا گیا۔ نبی ﷺ نے پوچھا: اے عائشہ! قیدی کہاں ہے؟ فرماتی ہیں: میرے پاس عورتیں تھیں جنہوں نے مجھے اس سے غافل کر دیا، وہ چلا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تیرے ہاتھ کاٹ دے۔ آپ ﷺ چلے گئے۔ اس قیدی کے پیچھے کسی کو روانہ کیا۔ جب نبی ﷺ آئے تو حضرت عائشہ اپنے ہاتھوں کو نکال کر بیٹھی ہوئی تھیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تجھے کیا ہے؟ کہنے لگی: اے اللہ کے رسول! آپ نے میرے خلاف ہاتھ کاٹنے کی بددعا فرمائی۔ میں ہاتھ لٹکا کر بیٹھی ہوں اس انتظار میں کہ کون میرے ہاتھ کاٹتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تو پاگل ہوگئی ہے؟ پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا: اے اللہ! جو میں نے اس کے خلاف بددعا کی تھی اس کو اس کے لیے گناہوں کا کفارہ بنا دے۔

(۴۷) باب تَرْكِ قَتْلِ مَنْ لاَ قِتَالَ فِيهِ مِنَ الرُّهْبَانِ وَالْكَبِيرِ وَغَيْرِهِمَا

جولڑائی میں حصہ نہ لے اسے قتل نہیں کرنا چاہیے جیسے پادری یا کوئی بوڑھا وغیرہ

(۱۸۱۴۸) أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْمِهْرَجَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُزَكِّي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ : أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعَثَ جُيُوشًا إِلَى الشَّامِ فَخَرَجَ يَمْشِي مَعَ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ وَكَانَ أَمِيرَ رُبْعٍ مِنْ تِلْكَ الأَرْبَاعِ فَزَعَمُوا أَنَّ يَزِيدَ قَالَ لأَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : إِمَّا أَنْ تَرْكَبَ وَإِمَّا أَنْ أَنْزِلَ. فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : مَا أَنْتَ بِنَازِلٍ وَلاَ أَنَا بِرَاكِبٍ إِنِّي أَحْتَسِبُ خُطَايَ هَذِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّكَ سَتَجِدُ قَوْمًا زَعَمُوا أَنَّهُمْ حَبَسُوا أَنْفُسَهُمْ لِلَّهِ فَذَرْهُمْ وَمَا زَعَمُوا أَنَّهُمْ حَبَسُوا أَنْفُسَهُمْ لَهُ وَسَتَجِدُ قَوْمًا فَحَصُوا عَنْ أَوْسَاطِ رُءُ وسِهِمْ مِنَ الشَّعَرِ فَاضْرِبْ مَا فَحَصُوا عَنْهُ بِالسَّيْفِ وَإِنِّي مُوصِيكَ بِعَشْرٍ لاَ تَقْتُلَنَّ امْرَأَةً وَلاَ صَبِيًّا وَلاَ كَبِيرًا هَرِمًا وَلاَ تَقْطَعَنَّ شَجَرًا مُثْمِرًا وَلاَ تُخَرِّبَنَّ عَامِرًا وَلاَ تَعْقِرَنَّ شَاةً وَلاَ بَعِيرًا إِلاَّ لِمَأْكَلَةٍ وَلاَ تُحْرِقَنَّ نَحْلاً وَلاَ تُغَرِّقَنَّهُ وَلاَ تَغْلُلْ وَلاَ تَجْبُنْ. وَرُوِّينَاهُ فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَمَا مَضَى فِي مَسْأَلَةِ التَّحْرِيقِ. [ضعيف]

(۱۸۱۴۸) یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شام کی جانب لشکر روانہ کیے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ یزید بن ابی سفیان کے ساتھ پیدل نکلے۔ وہ چوتھائی حصے پر امیر مقرر تھے۔ انہوں نے گمان کیا کہ آپ اضافہ کریں۔ اس نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ سوار ہو جائیں یا میں بھی پیدل چلتا ہوں تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہ تو پیدل چلے گا اور نہ ہی میں سوار ہوں گا۔ میں تو پیدل چلنے میں ثواب کی نیت کرتا ہوں کیونکہ یہ اللہ کے راستہ میں ہے۔ پھر فرمایا: عنقریب تم ایسے لوگوں کو پاؤ گے جن کا گمان ہوگا کہ انہوں نے اپنے آپ کو اللہ کے لیے روک رکھا ہے۔ ان کو چھوڑ دینا اور جس کا گمان ہو کہ انہوں نے اپنے آپ کو الگ کیا ہوا ہے اور ایسی قوم کو چھوڑ دینا اور جس کا گمان ہو کہ انہوں نے اپنے آپ کو الگ کیا ہوا ہے اور ایسی قوم کو آملیں گے جنہوں نے اپنے سروں پر بالوں کے گھونسلے بنا رکھے ہوں گے تو ان بالوں کو تلوار سے کاٹ ڈالو اور میں تجھے دس نصیحتیں کرتا ہوں: تم کسی عورت، بچے اور بوڑھے کو قتل نہ کرنا، پھل دار درخت کو نہ کاٹنا، آباد زمین کو برباد و ویران نہ کرنا، کسی بکری، اونٹ کو صرف کھانے کے لیے ذبح کرنا، کسی شہد کی مکھی کو جلانا اور ڈبونا نہیں، نہ خیانت کرنا اور نہ بزدلی دکھانا۔

(۱۸۱۴۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ الشَّامِيِّ قَالَ : جَهَّزَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَزِيدَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ بَعَثَهُ إِلَى الشَّامِ أَمِيرًا فَمَشَى مَعَهُ وَذَكَرَ

الْحَدِيثَ بِمَعْنَاهُ. [ضعیف]

(۱۸۱۴۹) یزید بن ابی مالک شامی فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یزید بن ابی سفیان کے لشکر کا امیر بنا کر شام کی جانب روانہ فرمایا اور خود اس کے ساتھ پیدل چلے۔

(۱۸۱۵۰) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ قَالَ: لَمَّا بَعَثَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَزِيدَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ إِلَى الشَّامِ عَلَى رُبْعٍ مِنَ الأَرْبَاعِ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَعَهُ يُوصِيهِ وَيَزِيدُ رَاكِبٌ وَأَبُو بَكْرٍ يَمْشِي فَقَالَ يَزِيدُ: يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ إِمَّا أَنْ تَرْكَبَ وَإِمَّا أَنْ أَنْزِلَ. فَقَالَ: مَا أَنْتَ بِنَازِلٍ وَمَا أَنَا بِرَاكِبٍ إِنِّي أَحْتَسِبُ خُطَاىَ هَذِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَا يَزِيدُ إِنَّكُمْ سَتَقْدَمُونَ بِلاَدًا تُؤْتَوْنَ فِيهَا بِأَصْنَافٍ مِنَ الطَّعَامِ فَسَمُّوا اللَّهَ عَلَى أَوَّلِهَا وَاحْمَدُوهُ عَلَى آخِرِهَا وَإِنَّكُمْ سَتَجِدُونَ أَقْوَامًا قَدْ حَبَسُوا أَنْفُسَهُمْ فِي هَذِهِ الصَّوَامِعِ فَاتْرُكُوهُمْ وَمَا حَبَسُوا لَهُ أَنْفُسَهُمْ وَسَتَجِدُونَ أَقْوَامًا قَدِ اتَّخَذَ الشَّيْطَانُ عَلَى رُءُوسِهِمْ مَقَاعِدَ يَعْنِي الشَّمَامِسَةَ فَاضْرِبُوا تِلْكَ الأَعْنَاقَ وَلاَ تَقْتُلُوا كَبِيرًا هَرِمًا وَلاَ امْرَأَةً وَلاَ وَلِيدًا وَلاَ تُخَرِّبُوا عُمْرَانًا وَلاَ تَقْطَعُوا شَجَرَةً إِلاَّ لِنَفْعٍ وَلاَ تَعْقِرَنَّ بَهِيمَةً إِلاَّ لِنَفْعٍ وَلاَ تُحْرِقَنَّ نَحْلاً وَلاَ تُغْرِقُنَّهُ وَلاَ تَغْدِرْ وَلاَ تُمَثِّلْ وَلاَ تَجْبُنْ وَلاَ تَغْلُلْ وَلَيَنْصُرَنَّ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ وَرُسُلَهُ بِالْغَيْبِ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ أَسْتَوْدِعُكَ اللَّهَ وَأُقْرِئُكَ السَّلاَمَ ثُمَّ انْصَرَفَ. [ضعیف]

(۱۸۱۵۰) صالح بن کیسان فرماتے ہیں کہ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یزید بن ابی سفیان کو چار گروہوں سے ایک کا امیر بنا کر شام کی جانب بھیجا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وصیت کی غرض سے اس کے ساتھ پیدل چلے۔ جبکہ یزید بن ابی سفیان سوار تھے۔ یزید نے کہا: اے خلیفۃ الرسول! یا تو آپ سوار ہو جائیں یا میں بھی نیچے اتر آتا ہوں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اترو نہ میں سوار ہوتا ہوں۔ میں تو اللہ کے راستہ میں پیدل چلنے میں نیت کیے ہوئے ہوں۔ اے یزید! تم ایسے شہروں میں آؤ گے جس میں مختلف قسم کے کھانے ہوں گے۔ ابتدا میں اللہ کا نام لو اور آخر میں اللہ کی تعریف کرو۔ حمد بیان کرو اور عنقریب تم ایسے لوگ بھی پاؤ گے جنہوں نے اپنے آپ کو معبد خانوں میں روک رکھا ہو گا، ان کو چھوڑ دو اور جنہوں نے اپنے آپ کو بھی روک رکھا ہو اور عنقریب تم ایسی قوم کو پاؤ گے کہ شیطان نے ان کے سروں پر تخت نفرت والی اشیاء بنا دی ہوں گی۔ ان کی گردنیں اڑا دو۔ کسی بوڑھے، عورت اور بچے کو قتل نہ کرنا، کسی آباد جگہ کو ویران نہ کرنا، درخت اور چوپائے کو فائدہ کے لیے کاٹنا، شہد کے چھتے کو نہ جلانا، دھوکہ، مثلہ، بزدلی اور خیانت نہ کرنا۔ اللہ اس کی ضرور مدد فرمائیں گے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی بن دیکھے مدد کرے گا کیونکہ اللہ قوی غالب ہے میں تجھے اللہ کے سپرد کرتا ہوں اور میری طرف سے سلام۔ پھر وہ چلے گئے۔

(۱۸۱۵۱) وَبِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَقَالَ لِي هَلْ تَدْرِي لِمَ فَرَّقَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فَأَمَرَ بِقَتْلِ الشَّمَامِسَةِ وَنَهَى عَنْ قَتْلِ الرُّهْبَانِ فَقُلْتُ لاَ أُرَاهُ إِلاَّ لِحَبْسِ هَؤُلاَءِ أَنْفُسَهُمْ فَقَالَ

أَجَلْ وَلَكِنَّ الشَّمَامِسَةَ يَلْقَوْنَ الْقِتَالَ فَيُقَاتِلُونَ وَإِنَّ الرُّهْبَانَ رَأْيُهُمْ أَنْ لاَ يُقَاتِلُوا وَقَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ﴾ [البقرة ۱۹۰]۔ [ضعیف]

(۱۸۱۵۱) ابن اسحاق محمد بن جعفر بن زبیر سے نقل فرماتے ہیں کہ اس نے مجھے کہا: آپ کو معلوم ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کیوں تفریق کروائی کہ خادم کنیسہ جو کنیسہ پر دور ہو کو قتل کرنے کا حکم دیا جبکہ راہب کے قتل سے منع فرمایا؟ کہتے ہیں: میرے خیال کے مطابق صرف انہوں نے اپنے آپ کو روک رکھا ہے۔ اس نے کہا: ہاں! لیکن شمامہ یہ لڑائی کی ابتدا کرواتے ہیں اور خود لڑائی کرتے ہیں اور راہب لوگوں کی رائے یہ ہوتی ہے کہ لڑائی نہ کی جائے اور اللہ کا فرمان ہے: ﴿وَ قَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَكُمْ﴾ [البقرة ۱۹۰] ”اور تم اللہ کے راستہ میں جہاد کرو ان لوگوں سے جو تم سے لڑائی کرتے ہیں۔“

(۱۸۱۵۲) أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ بْنُ خَمِيرُوَيْهِ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعَثَ يَزِيدَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ إِلَى الشَّامِ فَمَشَى مَعَهُ يُشَيِّعُهُ قَالَ يَزِيدُ: إِنِّي أَكْرَهُ أَنْ تَكُونَ مَاشِيًا وَأَنَا رَاكِبٌ. قَالَ فَقَالَ: إِنَّكَ خَرَجْتَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَإِنِّي أَحْتَسِبُ فِي مَشْيِي هَذَا مَعَكَ ثُمَّ أَوْصَاهُ فَقَالَ لاَ تَقْتُلُوا صَبِيًّا وَلاَ امْرَأَةً وَلاَ شَيْخًا كَبِيرًا وَلاَ مَرِيضًا وَلاَ رَاهِبًا وَلاَ تَقْطَعُوا مُثْمِرًا وَلاَ تُخَرِّبُوا عَامِرًا وَلاَ تَذْبَحُوا بَعِيرًا وَلاَ بَقَرَةً إِلاَّ لِمَأْكَلٍ وَلاَ تُغْرِقُوا نَحْلاً وَلاَ تُحْرِقُوهُ. وَقَدْ رُوِيَ فِي ذَلِكَ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ-. [ضعیف]

(۱۸۱۵۲) ابو عمران جونی فرماتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یزید بن ابی سفیان کو شام کی جانب روانہ کیا تو اس کے ساتھ پیدل چلے۔ یزید نے کہا: مجھے اچھا نہیں لگتا کہ آپ پیادہ ہوں اور میں سوار ہوں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ اللہ کے راستہ میں غزوہ کے لیے جا رہے ہیں جبکہ میں پیادہ چلنے میں ثواب کی نیت کیے ہوئے ہوں۔ پھر اس کو وصیت فرمائی کہ بچے، عورت، بہت زیادہ بوڑھے، بیمار اور راہب کو قتل نہ کرنا، پھل دار درخت نہ کاٹنا، آباد زمین کو ویران نہ کرنا، گائے اور اونٹ صرف کھانے کے لیے ذبح کرنا اور شہد کی مکھی کے چھتے کو ڈبونا اور جلانا نہیں ہے۔

(۱۸۱۵۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْفِزْرِ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ: انْطَلِقُوا بِاسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ لاَ تَقْتُلُوا شَيْخًا فَانِيًا وَلاَ طِفْلاً وَلاَ صَغِيرًا وَلاَ امْرَأَةً وَلاَ تَغُلُّوا وَضُمُّوا غَنَائِمَكُمْ وَأَصْلِحُوا وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ. [ضعیف]

(۱۸۱۵۳) حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے نام و نصرت کے ساتھ چلو اور رسول اللہ کے دین پر کسی بزرگ بوڑھے، بچے، چھوٹے اور عورت کو قتل نہ کرو۔ خیانت نہ کرو اور مال غنیمت اکٹھا کرو۔ اصلاح کرو اور احسان کرو۔ اللہ احسان کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

(۱۸۱۵۴) أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ الْقَاضِي حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ نَظِيفٍ الْفَرَّاءُ الْمِصْرِيُّ بِمَكَّةَ رَحِمَهُ اللَّهُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْمَوْتِ إِمْلاَءً أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَمَّادٍ زُغْبَةُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- كَانَ إِذَا بَعَثَ جَيْشًا وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- أَنَّهُ كَانَ إِذَا بَعَثَ جُيُوشَهُ قَالَ : اخْرُجُوا بِاسْمِ اللَّهِ تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ لاَ تَغْدِرُوا وَلاَ تُمَثِّلُوا وَلاَ تَغُلُّوا وَلاَ تَقْتُلُوا الْوِلْدَانَ وَلاَ أَصْحَابَ الصَّوَامِعِ.

وَلَيْسَ فِي رِوَايَةِ الْمِصْرِيِّ قَوْلُهُ : وَلاَ تَغُلُّوا . وَالْبَاقِي مِثْلُهُ. [ضعيف]

(۱۸۱۵۴) عکرمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی لشکر روانہ فرماتے۔ ابن ابی اویس کی روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے لشکر روانہ کرتے تو فرماتے: تم اللہ کے نام کے ساتھ نکلو، اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں کے ساتھ تم قتال کرتے ہو۔ دھوکہ، مثلہ، خیانت نہ کرو اور نہ بچوں اور پادریوں کو قتل کرو۔

لیکن مصری کی روایت میں یہ قول نہیں ہے: وَلاَ تَغُلُّوا

(۱۸۱۵۵) أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ ابْنُ الأَعْرَابِيِّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عُمَرَ مَوْلَى عَنْبَسَةَ الْقُرَشِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- إِذَا بَعَثَ جَيْشًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ قَالَ : انْطَلِقُوا بِاسْمِ اللَّهِ . فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ : وَلاَ تَقْتُلُوا وَلِيدًا طِفْلاً وَلاَ امْرَأَةً وَلاَ شَيْخًا كَبِيرًا وَلاَ تُغَوِّرُنَّ عَيْنًا وَلاَ تَعْقِرُنَّ شَجَرًا إِلاَّ شَجَرًا يَمْنَعُكُمْ قِتَالاً أَوْ يَحْجِزُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ وَلاَ تُمَثِّلُوا بِآدَمِيٍّ وَلاَ بَهِيمَةٍ وَلاَ تَغْدِرُوا وَلاَ تَغُلُّوا .

فِي هَذَا الإِسْنَادِ إِرْسَالٌ وَضَعْفٌ وَهُوَ بِشَوَاهِدِهِ مَعَ مَا فِيهِ مِنَ الآثَارِ يَقْوَى وَاللَّهُ أَعْلَمُ. [ضعيف]

(۱۸۱۵۵) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کا لشکر مشرکین کی جانب روانہ کرتے تو فرماتے: اللہ کے نام کے ساتھ چلو۔ اس نے حدیث ذکر کی، جس میں ہے کہ تم بچوں، عورتوں اور زیادہ بوڑھے کو قتل نہ کرو۔ آنکھ خراب نہ کرو۔ صرف وہ درخت کاٹو جو تمہارے اور مشرکین کے درمیان لڑائی میں رکاوٹ بنتا ہو۔ کسی انسان و چوپائے کا مثلہ نہ کرو۔ دھوکہ اور خیانت بھی نہ کرو۔

(۱۸۱۵۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ

الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي ابْنُ صَفْوَانَ وَعَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- مُشَيِّعًا لأَهْلِ مُؤْتَةَ حَتَّى بَلَغَ ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ فَوَقَفَ وَوَقَفُوا حَوْلَهُ فَقَالَ : اغْزُوا بِاسْمِ اللَّهِ فَقَاتِلُوا عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ بِالشَّامِ وَسَتَجِدُونَ فِيهِمْ رِجَالاً فِي الصَّوَامِعِ مُعْتَزِلِينَ مِنَ النَّاسِ فَلاَ تَعَرَّضُوا لَهُمْ وَسَتَجِدُونَ آخَرِينَ لِلشَّيْطَانِ فِي رُءُ وسِهِمْ مَفَاحِصُ فَافْلِقُوهَا بِالسُّيُوفِ وَلاَ تَقْتُلُوا امْرَأَةً وَلاَ صَغِيرًا ضَرَعًا وَلاَ كَبِيرًا فَانِيًا وَلاَ تَقْطَعُنَّ شَجَرَةً وَلاَ تَعْقِرُنَّ نَخْلاً وَلاَ تَهْدِمُوا بَيْتًا .

وَهَذَا أَيْضًا مُنْقَطِعٌ وَضَعِيفٌ . [ضعيف جدًا]

(۱۸۱۵۶) حضرت خالد بن زید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اہل موتہ کو الوداع کرتے ہوئے ثنیۃ الوداع تک جا پہنچے۔ آپ ﷺ کھڑے ہوئے تو لوگ بھی آپ ﷺ کے ارد گرد کھڑے ہو گئے۔ آپ نے فرمایا: اللہ کا نام لے کر غزوہ کرو۔ تم اپنے اور خدا کے دشمنوں سے ملک شام میں قتال کرو۔ عنقریب تم ایسے لوگوں کو پاؤ گے جو کنیسہ میں دوسرے لوگوں سے الگ تھلگ ہوں گے تو ان کے درپے نہ ہونا اور دوسری قسم کے لوگ جن کے سروں پر شیطانوں نے گھونسلے بنا رکھے ہوں گے۔ ان کو تلوار سے کاٹ ڈالو اور کسی عورت، چھوٹے بچے، زیادہ بوڑھے شخص کو قتل نہ کرو اور درخت، کھجور نہ کاٹو اور گھروں کو نہ گراؤ۔

(۱۸۱۵۷) وَقَدْ أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ : عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَعْدٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ أَبُو زَكَرِيَّا حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ حَدَّثَنِي الْمُرَقِّعُ بْنُ صَيْفِيٍّ عَنْ جَدِّهِ رِيَاحِ بْنِ الرَّبِيعِ أَخِي حَنْظَلَةَ الْكَاتِبِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ : أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَلَى مُقَدِّمَتِهِ فَمَرَّ رِيَاحٌ وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- عَلَى امْرَأَةٍ مَقْتُولَةٍ مِمَّا أَصَابَتْهُ الْمُقَدِّمَةُ فَوَقَفُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهَا وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْ خَلْقِهَا حَتَّى لَحِقَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَلَى نَاقَةٍ لَهُ قَالَ فَفَرَجُوا عَنِ الْمَرْأَةِ فَوَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ : هَاهْ مَا كَانَتْ هَذِهِ تُقَاتِلُ . قَالَ : ثُمَّ نَظَرَ فِي وُجُوهِ الْقَوْمِ فَقَالَ لأَحَدِهِمْ : الْحَقْ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ فَلاَ يَقْتُلَنَّ ذُرِّيَّةً وَلاَ عَسِيفًا . قَالَ الْبُخَارِيُّ : رَبَاحُ بْنُ الرَّبِيعِ أَصَحُّ وَمَنْ قَالَ رِيَاحٌ فَهُوَ وَهَمٌ وَكَذَا قَالَ أَبُو عِيسَى . [حسن۔ تقدم برقم ۱۸۱۰۴]

(۱۸۱۵۷) مرقع بن صیفی اپنے دادا ریاح بن ربیع سے جو حنظلہ کاتب کے بھائی ہیں نقل فرماتے ہیں کہ میں کسی غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلا اور خالد بن ولید لشکر کے مقدمہ پر مقرر تھے۔ رباح اور صحابہ ایک مقتولہ عورت کے پاس سے گزرے جس کو مقدمہ کے لشکر نے قتل کر دیا تھا۔ وہ کھڑے ہو کر دیکھ رہے تھے اور اس کی شکل و صورت پر تعجب کر رہے تھے۔ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ بھی اپنی اونٹنی پر آ گئے۔ راوی کہتے ہیں کہ صحابہ عورت کے قریب سے ہٹ گئے۔ رسول اللہ ﷺ اس کے پاس کھڑے ہو گئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا یہ لڑائی کرتی تھی؟ پھر آپ ﷺ نے لوگوں کے چہرے دیکھے اور کسی کو حکم دیا کہ

جاؤ خالد بن ولید سے کہہ کر آؤ کہ وہ کسی بچے اور غلام کو قتل نہ کریں۔

(۱۸۱۵۸) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَوُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَنْ قَتْلِ الْوُصَفَاءِ وَالْعُسَفَاءِ . [ضعیف]

(۱۸۱۵۸) ایوب سختیانی کسی شخص سے اور وہ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نوکر کے قتل سے منع فرمایا ہے۔

(۱۸۱۵۹) وَأَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ : اتَّقُوا اللَّهَ فِي الْفَلاَّحِينَ فَلاَ تَقْتُلُوهُمْ إِلاَّ أَنْ يَنْصِبُوا لَكُمُ الْحَرْبَ.

(۱۸۱۵۹) زید بن وہب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: کسانوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو صرف ان کو قتل کرو جو تمہارے خلاف لڑائی میں مدمقابل آجائیں۔ [ضعیف]

(۱۸۱۶۰) وَأَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ الرَّازِيُّ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ : كَانُوا لاَ يَقْتُلُونَ تُجَّارَ الْمُشْرِكِينَ.

(۱۸۱۶۰) ابو زبیر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ وہ مشرکین تاجر لوگوں کو قتل نہ کرتے تھے۔ [ضعیف]

(۴۷) باب مَنْ رَأَى قَتْلَ مَنْ لاَ قِتَالَ فِيهِ مِنَ الْكُفَّارِ جَائِزًا وَإِنْ كَانَ الاِشْتِغَالُ بِغَيْرِهِ أَوْلَى

جس نے لڑائی نہ کرنے والے کے قتل کو جائز خیال کیا اگرچہ وہ کسی دوسرے کام میں ہی مشغول کیوں نہ ہو

(۱۸۱۶۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ

(ح) قَالَ وَأَخْبَرَنِي أَبُو عَمْرٍو هُوَ ابْنُ حَمْدَانَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ : لَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- مِنْ حُنَيْنٍ بَعَثَ أَبَا عَامِرٍ عَلَى جَيْشٍ أَوْطَاسٍ فَلَقِيَ دُرَيْدَ بْنَ الصِّمَّةِ فَقُتِلَ دُرَيْدٌ وَهَزَمَ اللَّهُ أَصْحَابَهُ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى أَنْ قَالَ عَنْ أَبِي مُوسَى فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى النَّبِيِّ -ﷺ- دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي بَيْتٍ عَلَى سَرِيرٍ مُرَمَّلٍ وَعِنْدَهُ فِرَاشٌ

قَدْ أَثَّرَ رِمَالُ السَّرِيرِ بِظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَجَنْبَيْهِ فَأَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِى وَخَبَرِ أَبِى عَامِرٍ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ.
رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِى الصَّحِيحِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرَّادٍ وَأَخْرَجَاهُ جَمِيعًا عَنْ أَبِى كُرَيْبٍ عَنْ أَبِى أُسَامَةَ.

[صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۱۶۱) ابو بردہ بن ابی موسیٰ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب غزوہ حنین سے فارغ ہوئے تو ابو عامر کو لشکر اوطاس پر روانہ کر دیا۔ وہ درید بن صمہ سے جا ملے جو قتل ہو چکا تھا۔ اللہ نے اس کے ساتھیوں کو شکست دے دی تھی۔ اس نے حدیث ذکر کی ہے۔ حضرت ابو موسیٰ فرماتے ہیں: جب میں نبی ﷺ کے پاس واپس آیا۔ آپ ﷺ گھر میں باریک بنائی ہوئی چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے جس کے نشانات آپ ﷺ کی کمر مبارک اور پہلوؤں پر تھے تو میں نے اپنی اور ابو عامر کی خبر آپ ﷺ کو دی۔

(۱۸۱۶۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ يَسَارٍ فِى قِصَّةِ أَوْطَاسٍ قَالَ : فَأَدْرَكَ رَبِيعَةُ بْنُ رُفَيْعٍ دُرَيْدَ بْنَ الصِّمَّةِ فَأَخَذَ بِخِطَامِ جَمَلِهِ وَهُوَ يَظُنُّ أَنَّهُ امْرَأَةٌ وَذَلِكَ أَنَّهُ كَانَ فِى شِجَارٍ لَهُ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ فَأَنَاخَ بِهِ فَإِذَا هُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ وَإِذَا هُوَ دُرَيْدٌ وَلاَ يَعْرِفُهُ الْغُلاَمُ فَقَالَ دُرَيْدٌ : مَاذَا تُرِيدُ؟ قَالَ : قَتْلَكَ. قَالَ : وَمَنْ أَنْتَ؟ قَالَ : أَنَا رَبِيعَةُ بْنُ رُفَيْعٍ السُّلَمِىُّ قَالَ ثُمَّ ضَرَبَهُ بِسَيْفِهِ فَلَمْ يُغْنِ شَيْئًا. فَقَالَ دُرَيْدٌ : بِئْسَمَا سَلَّحَتْكَ أُمُّكَ خُذْ سَيْفِى هَذَا مِنْ مُؤَخَّرِ الشِّجَارِ ثُمَّ اضْرِبْ بِهِ وَارْفَعْ عَنِ الْعِظَامِ وَاخْفِضْ عَنِ الدِّمَاغِ فَإِنِّى كَذَلِكَ كُنْتُ أَقْتُلُ الرِّجَالَ فَقَتَلَهُ. [ضعیف]

(۱۸۱۶۲) محمد بن اسحاق بن یسار اوطاس کے قصہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ربیعہ بن رفیع نے درید بن صمہ کو پالیا اور اس کے اونٹ کی مہار پکڑ لی۔ اس نے سمجھا: یہ عورت ہے اور یہ درختوں میں تھا۔ جب اونٹ کو بٹھایا تو وہ بوڑھا درید تھا۔ غلام اس کو جانتا نہ تھا درید نے کہا: تیرا کیا ارادہ ہے؟ اس نے کہا: تیرے قتل کا۔ درید نے پوچھا: تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں ربیعہ بن رفیع سلمی ہوں۔ راوی کہتے ہیں: پھر اس نے تلوار ماری۔ لیکن درید کو قتل نہ کر سکا تو درید نے کہا: تیرے والد نے تجھے اچھے اسلحہ سے لیس نہیں کیا۔ جاؤ درختوں کے پیچھے سے میری تلوار لاؤ، ہڈی سے بچا کر دماغ پر مارو۔ میں بھی اس طرح افراد کو قتل کرتا تھا تو اس طرح اس نے قتل کر دیا۔

(۱۸۱۶۳) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِى عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الأَصَمُّ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ الشَّافِعِىُّ : قُتِلَ يَوْمَ حُنَيْنٍ دُرَيْدُ بْنُ الصِّمَّةِ ابْنَ خَمْسِينَ وَمِائَةِ سَنَةٍ فِى شِجَارٍ لاَ يَسْتَطِيعُ الْجُلُوسَ فَذُكِرَ لِلنَّبِىِّ -ﷺ- فَلَمْ يُنْكِرْ قَتْلَهُ

قَالَ الشَّافِعِىُّ وَقُتِلَ أَعْمَى مِنْ بَنِى قُرَيْظَةَ بَعْدَ الإِسَارِ. وَهَذَا يَدُلُّ عَلَى قَتْلِ مَنْ لاَ يُقَاتِلُ مِنَ الرِّجَالِ الْبَالِغِينَ

إِذَا أَبَى الإِسْلاَمَ وَالْجِزْيَةَ. قَالَ الشَّيْخُ :هُوَ الزَّبِيرُ بْنُ بَاطَا الْقُرَظِيُّ قَدْ ذَكَرْنَا قِصَّتَهُ فِيمَا مَضَى. [صحيح]

(۱۸۱۶۳) امام شافعی رشٹ فرماتے ہیں کہ درید بن صمہ ۱۵۰ سال کی عمر میں اپنے باغ میں قتل کیا گیا۔ وہ بیٹھنے کی طاقت نہ رکھتا تھا۔ جب نبی ﷺ کے سامنے اس کے قتل کا تذکرہ ہوا تو آپ ﷺ نے اس کا انکار نہ کیا۔

امام شافعی رشٹ فرماتے ہیں: بنو قریظہ کا نابینا شخص قید کے بعد قتل کر دیا گیا۔ یہ دلالت ہے کہ بالغ آدمی جب اسلام و جزیہ سے بھاگ جائے تو قتل کرنا جائز ہے۔

(۱۸۱٦٤) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ :مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :اقْتُلُوا شُيُوخَ الْمُشْرِكِينَ وَاسْتَحْيُوا شَرْخَهُمْ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ :وَلَوْ جَازَ أَنْ يُعَابَ قَتْلُ مَنْ عَدَا الرُّهْبَانِ لِمَعْنَى أَنَّهُمْ لاَ يُقَاتِلُونَ لَمْ يُقْتَلِ الأَسِيرُ وَلاَ الْجَرِيحُ الْمُثْبَتُ وَقَدْ ذُفِّفَ عَلَى الْجَرْحَى بِحَضْرَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْهُمْ أَبُو جَهْلِ بْنُ هِشَامٍ ذَفَّفَ عَلَيْهِ ابْنُ مَسْعُودٍ وَغَيْرُهُ. [ضعيف]

(۱۸۱٦۴) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مشرکین کے بوڑھے اشخاص کو قتل کرو اور ان کے بچوں کو باقی رکھو۔

امام شافعی رشٹ فرماتے ہیں: اگر راہب کے علاوہ کسی کو قتل کرنے پر عیب لگایا جاتا تو قیدی اور زخمی کو بھی قتل نہ کیا جاتا۔ حالانکہ نبی ﷺ کی موجودگی میں حضرت عبداللہ بن مسعود نے ابو جہل بن ہشام زخمی کو قتل کیا تھا۔

(۱۸۱٦٥) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :مَنْ يَنْظُرُ مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ؟ . قَالَ :فَانْطَلَقَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ فَنَزَلَ فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ قَالَ :أَنْتَ أَبُو جَهْلٍ؟ قَالَ :وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ أَوْ قَتَلَهُ قَوْمُهُ.

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ مِنْ أَوْجُهٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۸۱٦۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دیکھو ابو جہل کا کیا بنا؟ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود گئے تو دیکھا کہ ابن عفراء نے اس کو قتل کر دیا ہے تو حضرت عبداللہ بن مسعود نے نیچے اتر کر اس کی داڑھی پکڑ لی۔ پوچھا: تو ابو جہل ہے؟ اس نے کہا: کیا تم نے مجھ سے کسی بڑے آدمی کو قتل کیا ہے یا اس کو اس کی قوم نے قتل کیا ہو۔

(۱۸۱٦٦) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ فُورَكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَبُو وَكِيعٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ

انْتَهَيْتُ إِلَى أَبِي جَهْلٍ وَهُوَ مَصْرُوعٌ فَضَرَبْتُهُ بِسَيْفِي فَمَا صَنَعَ شَيْئًا وَنَدَرَ سَيْفُهُ فَضَرَبْتُهُ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فِي يَوْمٍ حَارٍّ كَأَنَّمَا أُقَلُّ مِنَ الأَرْضِ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا عَدُوُّ اللَّهِ أَبُو جَهْلٍ قَدْ قُتِلَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : اللَّهِ لَقَدْ قُتِلَ . قُلْتُ : اللَّهِ لَقَدْ قُتِلَ.

قَالَ : فَانْطَلِقْ بِنَا فَأَرِنَاهُ . فَجَاءَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ : هَذَا كَانَ فِرْعَوْنَ هَذِهِ الأُمَّةِ .

كَذَا قَالَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ. وَالْمَحْفُوظُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ وَقَدْ مَضَى ذَلِكَ.

[ضعيف۔ تقدم برقم ۱۸۰۱۳-۱۸۰۱۴]

(۱۸۱۶۶) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بدر کے دن میں ابوجہل تک پہنچا۔ وہ گرا ہوا تھا، میں نے اسے اپنی تلوار ماری۔ اس نے کچھ بھی نہ کیا۔ اس کی تلوار گر گئی۔ میں نے اسے مارا۔ پھر میں ایک گرم دن میں نبی ﷺ کے پاس لے کر آیا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ اللہ کا دشمن ابوجہل قتل کر دیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! قتل کر دیا گیا؟ میں نے کہا: ہاں اللہ کی قسم وہ قتل کر دیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: چلو ہمیں دکھاؤ۔ آپ ﷺ نے آ کر دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اس امت کا فرعون تھا۔

(۱۸۱۶۷) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ السَّمَّاكِ حَدَّثَنَا حَنْبَلُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ : أَنَّهُ كَانَ مَعَ أَبِيهِ يَوْمَ الْيَرْمُوكِ فَلَمَّا انْهَزَمَ الْمُشْرِكُونَ وَحُمِلَ فَجَعَلَ يُجِيزُ عَلَى جَرْحَاهُمْ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : وَلاَ أَعْلَمُ يَثْبُتُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خِلاَفُ هَذَا وَلَوْ كَانَ يَثْبُتُ لَكَانَ يُشْبِهُ أَنْ يَكُونَ أَمَرَهُمْ بِالْجِدِّ عَلَى قِتَالِ مَنْ يُقَاتِلُهُمْ وَلاَ يَتَشَاغَلُوا بِالْمَقَامِ عَلَى مَوَاضِعِ هَؤُلاَءِ

قَالَ الشَّيْخُ : وَإِنَّمَا قَالَ هَذَا لأَنَّ الرِّوَايَاتِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كُلَّهَا مَرَاسِيلُ إِلاَّ أَنَّهَا رُوِيَتْ مِنْ أَوْجُهٍ وَرَوَاهَا ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَهُوَ حَسَنُ الْمُرْسَلِ

وَذَكَرَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي رِوَايَةِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَغْدَادِيِّ عَنْهُ حَدِيثَ الْمُرَقَّعِ ثُمَّ ضَعَّفَهُ بِأَنَّ مُرَقَّعًا لَيْسَ بِالْمَعْرُوفِ وَذَكَرَ حَدِيثَ أَيُّوبَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِيهِ ثُمَّ قَالَ وَهَذَا كَالَّذِي ذَكَرْنَا مِنْ قَبْلِهِ مِنَ الْمَجْهُولِ وَأَمَّا حَدِيثُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ فَلَمْ يَذْكُرْهُ الشَّافِعِيُّ وَهُوَ أَضْعَفُ مِمَّا رَدَّهُ بِالْجَهَالَةِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ. [ضعيف]

(۱۸۱۶۷) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں غزوہ یرموک میں اپنے باپ کے ساتھ تھا۔ جب مشرکین کو شکست ہوئی اور قیدی بنائے گئے تو وہ اپنے زخمیوں کا فدیہ دیتے تھے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ان کے خلاف ثابت نہیں ہے۔ اگر ان سے ثابت ہو تو یہ اس کے مناسب

ہے کہ آپ ﷺ نے ان کے دادا کو حکم دیا کہ وہ لڑنے والوں سے لڑائی کرے اور ان جگہوں پر وہ مصروف نہ ہو جائے۔

(۷۵) باب أَمَانِ الْعَبْدِ

غلام کی پناہ کا بیان

(۱۸۱۶۸) حَدَّثَنَا الإِمَامُ أَبُو الطَّيِّبِ : سَهْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ رَحِمَهُ اللَّهُ إِمْلاَءً حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو : إِسْمَاعِيلُ بْنُ نُجَيْدٍ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوبَ بْنِ يَحْيَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لاَ يُقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَلاَ صَرْفٌ وَمَنْ وَالَى مُؤْمِنًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لاَ يُقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَلاَ صَرْفٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَثِيرٍ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنِ الثَّوْرِيِّ.

وَقَدْ مَضَى حَدِيثُ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- : الْمُؤْمِنُونَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ وَيَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ.

وَمَضَى ذَلِكَ أَيْضًا فِي حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ-. [صحیح۔ متفق علیه]

(۱۸۱۶۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمام مسلمانوں کا پناہ دینا ایک جیسا ہے ان کا ادنیٰ بھی پناہ دے سکتا ہے۔ جس نے مسلمان کی پناہ کو ختم کیا اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اس کے فرض و نفل قبول نہ کیے جائیں گے۔

(ب) حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ تمام مومنوں کے خون برابر ہیں، وہ اپنے مخالفوں پر ایک ہاتھ کی مانند متحد ہیں اور ان کا ادنیٰ ترین شخص بھی پناہ دے سکتا ہے۔

(۱۸۱۶۹) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : يُجِيرُ عَلَى أُمَّتِي أَدْنَاهُمْ. [صحیح لغیرہ]

(۱۸۱۶۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کا ادنیٰ آدمی بھی پناہ دے سکتا ہے۔

(۱۸۱۷۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : كُنَّا مُصَافِّي الْعَدُوِّ قَالَ فَكَتَبَ عَبْدٌ فِي سَهْمٍ أَمَانًا لِلْمُشْرِكِينَ فَرَمَاهُمْ بِهِ فَجَاءُ وا فَقَالُوا قَدْ آمَنْتُمُونَا قَالُوا لَمْ نُؤَمِّنْكُمْ إِنَّمَا أَمَّنَكُمْ عَبْدٌ فَكَتَبُوا

فِيهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :إِنَّ الْعَبْدَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَذِمَّتَهُ ذِمَّتُهُمْ وَآمِنُهُمْ. [حسن]

(۱۸۱۷۰) فضیل بن زید فرماتے ہیں کہ ہم دشمن کا مقابلہ کرتے۔ فرماتے ہیں کہ ایک غلام نے مشرکین کو اپنے حصہ کی پناہ دی۔ مسلمانوں نے ان کی پناہ قبول نہ کی۔ مشرکین نے آ کر کہا: تم نے ہمیں پناہ دی۔ صحابہ نے کہا: ہم تمہیں پناہ نہ دیں گے۔ تمہیں غلام نے پناہ دی ہے تو مشرکین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ غلام مسلمانوں سے ہیں، ان کی پناہ مسلمانوں کی پناہ شمار کی جائے گی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مشرکین کو پناہ دی۔

(۱۸۱۷۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيسَى عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ مُسْلِمٍ :أَنَّ رَجُلاً مِنَ الْهِنْدِ قَدِمَ بِأَمَانِ عَبْدٍ ثُمَّ قَتَلَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ فَبَعَثَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِدِيَتِهِ إِلَى وَرَثَتِهِ. [حسن]

(۱۸۱۷۱) زیاد بن مسلم فرماتے ہیں کہ سندھ کا ایک شخص غلام کی پناہ میں آیا تو مسلمانوں کے کسی شخص نے قتل کر دیا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنی طرف سے اس کے ورثاء کو دیت ادا کی۔

(۱۸۱۷۲) وَقَدْ رُوِيَ فِي حَدِيثِ أَهْلِ الْبَيْتِ مَا أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ :مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُلَيْمَانَ الصُّوفِيُّ قَالَ قُرِءَ عَلَى أَبِي عَلِيٍّ :مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الأَشْعَثِ الْكُوفِيِّ بِمِصْرَ وَأَنَا أَسْمَعُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْحَسَنِ :مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا أَبِي إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :لَيْسَ لِلْعَبْدِ مِنَ الْغَنِيمَةِ شَيْءٌ إِلاَّ خُرْثِيَّ الْمَتَاعِ وَأَمَانُهُ جَائِزٌ وَأَمَانُ الْمَرْأَةِ جَائِزٌ إِذَا هِيَ أَعْطَتِ الْقَوْمَ الأَمَانَ . [ضعیف]

(۱۸۱۷۲) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مال غنیمت سے غلام کو گھٹیا سامان دیا جائے گا۔ اس کی پناہ جائز ہے۔ عورت کی پناہ بھی جائز ہے جب وہ لوگوں کو پناہ دے دے۔

(۷۶) باب أَمَانِ الْمَرْأَةِ

عورت کی پناہ کا حکم

(۱۸۱۷۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ

(ح) وَحَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ :كَامِلُ بْنُ أَحْمَدَ الْمُسْتَمْلِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو سَهْلٍ :بِشْرُ بْنُ أَحْمَدَ الإِسْفَرَائِينِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو

سُلَیْمَانَ :دَاوُدُ بْنُ الْحُسَیْنِ الْبَیْهَقِیُّ بِخُسْرَوْجِرْدَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیَی قَالَ قَرَأْتُ عَلَی مَالِكٍ عَنْ أَبِی النَّضْرِ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَی أُمِّ هَانِءٍ بِنْتِ أَبِی طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِءٍ بِنْتَ أَبِی طَالِبٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ :ذَهَبْتُ إِلَی رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ یَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ عَلَیْهَا السَّلاَمُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ قَالَتْ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ فَقُلْتُ أُمُّ هَانِءٍ بِنْتُ أَبِی طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِءٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلَّی ثَمَانَ رَکَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِی ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ یَا رَسُولَ اللَّهِ زَعَمَ ابْنُ أُمِّی عَلِیُّ بْنُ أَبِی طَالِبٍ أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلاً أَجَرْتُهُ فُلاَنُ بْنُ هُبَیْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ یَا أُمَّ هَانِءٍ .

قَالَتْ أُمُّ هَانِءٍ وَذَلِكَ ضُحًی.

لَفْظُ حَدِیثِ یَحْیَی بْنِ یَحْیَی وَفِی حَدِیثِ الْقَعْنَبِیِّ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقُلْتُ وَالْبَاقِی سَوَاءٌ.

رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ فِی الصَّحِیحِ عَنِ الْقَعْنَبِیِّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ یَحْیَی بْنِ یَحْیَی. [صحیح۔ متفق علیه]

(۱۸۱۷۳) حضرت ام ہانی بنت ابی طالب فرماتی ہیں کہ میں فتح مکہ کے سال رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ جب میں وہاں پہنچی تو آپ ﷺ غسل فرما رہے تھے اور آپ ﷺ کی بیٹی فاطمہ ؓ نے ایک کپڑے کے ساتھ آپ کے لیے پردہ کیا ہوا تھا۔ میں نے سلام کیا تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کون ہے؟ میں نے جواب دیا: میں ام ہانی ابوطالب کی بیٹی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ام ہانی کے لیے خوش آمدید! جب آپ ﷺ غسل سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر ایک کپڑے میں لپٹ کر آٹھ رکعت نفل ادا کیے۔ پھر میری جانب متوجہ ہوئے۔ میں نے عرض کیا کہ میرا بھائی علی ؓ کہتا ہے کہ وہ ایک شخص فلاں بن ہبیرہ کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں جس کو میں نے پناہ دی ہے۔ رسول مکرم ﷺ نے فرمایا: اے ام ہانی جس شخص کو تو نے پناہ دی ہے اسے ہم بھی پناہ دیتے ہیں ام ہانی نے بیان کیا یہ چاشت کا وقت تھا۔

(۱۸۱۷٤) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَکْرٍ :أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِی وَأَبُو مُحَمَّدٍ :عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَحْمَدَ الْمُقْرِءُ وَأَبُو صَادِقٍ :مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِالْحَکَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِی ابْنُ أَبِی ذِئْبٍ عَنْ سَعِیدِ بْنِ أَبِی سَعِیدٍ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ أَبِی مُرَّةَ مَوْلَی عَقِیلِ بْنِ أَبِی طَالِبٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أُمِّ هَانِءٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ :أَجَرْتُ حَمْوَیْنِ لِی مِنَ الْمُشْرِکِینَ فَدَخَلَ عَلِیُّ بْنُ أَبِی طَالِبٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ فَتَفَلَّتَ عَلَیْهِمَا لِیَقْتُلَهُمَا وَقَالَ لِمَ تُجِیرِی الْمُشْرِکِینَ؟ فَقَالَتْ :وَاللَّهِ لاَ تَقْتُلُهُمَا حَتَّی تَبْدَأَ بِی قَبْلَهُمَا فَخَرَجَتْ وَقَالَتْ :أَغْلِقُوا دُونَهُ الْبَابَ وَذَهَبَتْ إِلَی رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَأَخْبَرَتْهُ فَقَالَ :مَا کَانَ ذَلِكَ لَهُ وَقَدْ آمَنَّا مَنْ آمَنْتِ وَأَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ . [صحیح]

(۱۸۱۷٤) ابو مرہ عقیل بن ابی طالب کے غلام فرماتے ہیں کہ ام ہانی نے اپنے دو مشرک دیوروں کو پناہ دی تو حضرت علی ؓ نے دونوں کے قتل کا ارادہ کیا اور کہا: تو نے مشرکین کو کیوں پناہ دی ہے۔ ام ہانی نے کہا: ان کے قتل سے پہلے مجھے قتل کرو۔

جانے لگی تو فرمایا: ان کا دروازہ بند کر دو۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر خبر دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے کیا ہے اے ام ہانی! جس کو تو نے امن دیا ہم بھی امن دیتے ہیں۔ جس کو تو نے پناہ دی ہم بھی پناہ دیتے ہیں۔

(۱۸۱۷۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِاللَّهِ وَأَبُو بَكْرٍ وَأَبُو مُحَمَّدٍ وَأَبُو صَادِقٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ أُمَّ هَانِءٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ -ﷺ-: زَعَمَ ابْنُ أُمِّي عَلِيٌّ أَنَّهُ قَاتِلٌ مَنْ أَجَرْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ. [صحيح]

(۱۸۱۷۵) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ام ہانی نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ میرے بھائی علی رضی اللہ عنہ کا ارادہ ہے کہ جس کو میں نے پناہ دی ہے اس کو قتل کر دے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کو تو نے پناہ دی ہے ہم نے بھی پناہ دے دی۔

(۱۸۱۷۶) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ: أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنْ كَانَتِ الْمَرْأَةُ لَتَأْخُذُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَيُجَوِّزُونَ ذَلِكَ لَهَا. [صحيح]

(۱۸۱۷۶) اسود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل فرماتے ہیں کہ وہ فرماتی ہیں کہ اگر عورت مسلمانوں کے خلاف پناہ دے دے تو اس کے پناہ دینے کو جائز خیال کرتے تھے۔

(۱۸۱۷۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ: أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ جُبَيْرٍ الأَنْصَارِيِّ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ الْغِفَارِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ -ﷺ-: أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- أَرْسَلَ إِلَيْهَا زَوْجُهَا أَبُو الْعَاصِ بْنُ الرَّبِيعِ أَنْ خُذِي لِي أَمَانًا مِنْ أَبِيكِ فَخَرَجَتْ فَاطَّلَعَتْ رَأْسَهَا مِنْ بَابِ حُجْرَتِهَا وَالنَّبِيُّ -ﷺ- فِي صَلاَةِ الصُّبْحِ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَقَالَتْ: أَيُّهَا النَّاسُ أَنَا زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَإِنِّي قَدْ أَجَرْتُ أَبَا الْعَاصِ فَلَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ -ﷺ- مِنَ الصَّلاَةِ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي لَمْ أَعْلَمْ بِهَذَا حَتَّى سَمِعْتُمُوهُ أَلاَ وَإِنَّهُ يُجِيرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَدْنَاهُمْ. [صحيح۔ بدون القصة]

(۱۸۱۷۷) حضرت ام سلمہ بیان کرتی ہیں کہ زینب بنت رسول اللہ ﷺ کو اس کے خاوند ابو العاص بن ربیع نے آپ ﷺ کے پاس پناہ لینے کے لیے بھیجا۔ وہ چلی تو ان کا سر حجرہ سے باہر نظر آ رہا تھا اور آپ ﷺ صبح کی نماز پڑھا رہے تھے۔ وہ فرمانے لگیں: میں زینب رسول اللہ ﷺ کی بیٹی ہوں میں نے ابو العاص کو پناہ دی ہے۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: میں بھی اس کے بارہ میں جانتا نہ تھا جو تم نے سنا خبردار مسلمانوں کا ادنیٰ آدمی بھی پناہ دے سکتا ہے۔

(۱۸۱۷۸) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا

يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ رُومَانَ قَالَ : لَمَّا دَخَلَ أَبُو الْعَاصِ بْنُ الرَّبِيعِ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَاسْتَجَارَ بِهَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- إِلَى الصُّبْحِ فَلَمَّا كَبَّرَ فِي الصَّلَاةِ صَرَخَتْ زَيْنَبُ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ أَجَرْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيعِ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ هَلْ سَمِعْتُمْ مَا سَمِعْتُ؟ . قَالُوا : نَعَمْ. قَالَ : أَمَا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا عَلِمْتُ بِشَيْءٍ مِمَّا كَانَ حَتَّى سَمِعْتُ مِنْهُ مَا سَمِعْتُمْ إِنَّهُ يُجِيرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَدْنَاهُمْ . ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَلَى زَيْنَبَ فَقَالَ : أَيْ بُنَيَّةُ أَكْرِمِي مَثْوَاهُ وَلَا يَقْرَبَنَّكِ فَإِنَّكِ لَا تَحِلِّينَ لَهُ وَلَا يَحِلُّ لَكِ .

هَكَذَا أَخْبَرَنَا بِهِ فِي كِتَابِ الْمَغَازِي مُنْقَطِعًا وَحَدَّثَنَا بِهِ فِي كِتَابِ الْمُسْتَدْرَكِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَرَخَتْ زَيْنَبُ فَذَكَرَهُ. [ضعیف]

(۱۸۱۷۸) یزید بن رومان بیان کرتے ہیں کہ جب ابوالعاص بن ربیع حضرت زینب کے پاس آیا اور ان سے پناہ کا مطالبہ کیا تو اس وقت رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز کے لیے چلے گئے تھے۔ جب آپ ﷺ نے نماز کی تکبیر کہی تو زینب نے بلند آواز سے کہا: اے لوگو! میں نے ابوالعاص بن ربیع کو پناہ دے دی ہے۔ جب آپ ﷺ نے نماز سے سلام پھیرا تو فرمایا: اے لوگو! کیا تم نے سنا جو میں نے سنا؟ لوگوں نے کہا: ہاں! پھر فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے، میں اس بارے میں کچھ نہ جانتا تھا یہاں تک کہ میں نے ان سے سنا جو تم نے بھی سنا ہے اور فرمایا کہ مسلمانوں کا ادنیٰ شخص بھی پناہ دے سکتا ہے۔ پھر آپ ﷺ زینب کے پاس آئے اور فرمایا: اے بیٹی! اچھا ٹھکانا دو، لیکن وہ آپ کے قریب نہ آئے۔ کیونکہ تو اس کے لیے اور وہ تیرے لیے حلال نہیں ہے۔

(ب) عروہ حضرت عائشہ ؓ سے نقل فرماتے ہیں کہ زینب نے بلند آواز سے کہا۔

(۱۸۱۷۹) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِءُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْبَهِيِّ عَنْ زَيْنَبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ -ﷺ- : إِنَّ أَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيعِ إِنْ قَرُبَ فَابْنُ عَمٍّ وَإِنْ بَعُدَ فَأَبُو وَلَدٍ وَإِنِّي قَدْ أَجَرْتُهُ فَأَجَارَهُ النَّبِيُّ -ﷺ-.

وَقِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ زَيْنَبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ -ﷺ- وَهُوَ مُرْسَلٌ.

(۱۸۱۷۹) حضرت زینب فرماتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے کہا کہ ابوالعاص بن ربیع قریبی رشتہ دار چچا کا بیٹا ہے۔ اگر دور کی رشتہ داری ہو تو بچوں کا باپ ہے۔ میں نے اس کو پناہ دے دی ہے تو نبی ﷺ نے بھی اس کو پناہ دے دی۔

(ب) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ زینب ؓ نے نبی ﷺ سے کہا......۔

(۷۷) باب كَيْفَ الْأَمَانُ

پناہ کیسے دی جائے؟

(۱۸۱۸۰) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الْمُزَكِّي أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ : جَاءَ نَا كِتَابُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَإِذَا حَاصَرْتُمْ قَصْرًا فَأَرَادُوكُمْ أَنْ يَنْزِلُوا عَلَى حُكْمِ اللَّهِ فَلَا تُنْزِلُوهُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ مَا حُكْمُ اللَّهِ فِيهِمْ وَلَكِنْ أَنْزِلُوهُمْ عَلَى حُكْمِكُمْ ثُمَّ اقْضُوا فِيهِمْ مَا أَحْبَبْتُمْ وَإِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ لَا تَخَفْ فَقَدْ آمَنَهُ وَإِذَا قَالَ مَتَرْسْ فَقَدْ آمَنَهُ وَإِذَا قَالَ لَهُ أَطْنُهُ لَا تَدْحَلْ فَقَدْ آمَنَهُ فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ الْأَلْسِنَةَ.

وَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ فَقَالَ فِي آخِرِهِ : وَإِذَا قَالَ لَا تَدْحَلْ فَقَدْ آمَنَهُ فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ الْأَلْسِنَةَ. [صحيح]

(۱۸۱۸۰) ابو وائل فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت عمر بن خطاب کا خط آیا کہ جب تم کسی قلعہ کا محاصرہ کرو اور ان کا ارادہ ہو کہ تم انہیں اللہ کے حکم پر اتارو تو ایسا نہ کرنا۔ کیونکہ تم نہیں جانتے ان کے بارے میں اللہ کا کیا حکم ہے بلکہ اپنے حکم پر اتارو۔ پھر اپنی مرضی کا ان کے بارے میں فیصلہ کرو اور جب کوئی شخص کسی آدمی سے کہے تو ڈر نہیں۔ اس نے تجھے امن دے دیا ہے اور جب اس نے لفظ متوس کہا تو اس نے امن دے دیا اور جب اس نے لَا تَدْحَلْ کے الفاظ کہہ دیے تب بھی پناہ دے دی۔ اللہ تعالیٰ زبانوں کو جانتے ہیں۔

ثوری اعمش سے فرماتے ہیں، جس کے آخر میں ہے کہ لَا تَدْحَلْ کے الفاظ کے ساتھ بھی پناہ دی جاتی ہے کیونکہ اللہ رب العزت زبانوں کو جانتے ہیں۔

(۱۸۱۸۱) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ : جَاءَ كِتَابُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَنَحْنُ مُحَاصِرُونَ قَصْرًا فَذَكَرَهُ بِمَعْنَاهُ. [صحيح۔ تقدم قبله]

(۱۸۱۸۱) ابو وائل فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا جس وقت ہم ایک قلعے کا محاصرہ کیے ہوئے تھے۔

(۱۸۱۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ لَفْظًا وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قِرَاءَةً عَلَيْهِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيُّ وَزِيَادُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ قَالَ : بَعَثَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ النَّاسَ مِنْ أَفْنَاءِ الْأَمْصَارِ يُقَاتِلُونَ الْمُشْرِكِينَ قَالَ فَبَيْنَمَا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَذَلِكَ إِذْ أُتِيَ بِرَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ الْأَهْوَازِ قَدْ أُسِرَ فَلَمَّا أُتِيَ بِهِ قَالَ بَعْضُ النَّاسِ لِلْهُرْمُزَانِ : أَيَسُرُّكَ أَنْ لَا تُقْتَلَ؟ قَالَ :

نَعَمْ وَمَا هُوَ. قَالَ: إِذَا قَرَّبُوكَ مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ لِيُكَلِّمَكَ فَقُلْ إِنِّي أَفْرَقُ أَنْ أُكَلِّمَكَ فَإِنْ أَرَادَ قَتْلَكَ فَقُلْ إِنِّي فِي أَمَانٍ إِنَّكَ قُلْتَ لاَ تَفْرَقْ قَالَ فَحَفِظَهَا الرَّجُلُ فَلَمَّا أُتِيَ بِهِ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَهُ فِي بَعْضِ مَا يُسَائِلُهُ عَنْهُ إِنِّي أَفْرَقُ يَعْنِي فَقَالَ لاَ تَفْرَقْ قَالَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ كَلاَمِهِ سَاءَ لَهُ عَمَّا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ إِنِّي قَاتِلُكَ قَالَ فَقَالَ قَدْ أَمَّنْتَنِي فَقَالَ: وَيْحَكَ مَا أَمَّنْتُكَ؟ قَالَ قُلْتَ: لاَ تَفْرَقْ. قَالَ: صَدَقَ إِمَّا لِي فَأَسْلِمْ قَالَ نَعَمْ فَأَسْلَمَ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ.

(۱۸۱۸۲) جبیر بن حیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو مختلف شہروں میں مشرکین سے جہاد کے لیے بھیجا۔ راوی کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اہل اہواز میں سے کسی مشرک آدمی کو قیدی بنا کر بلایا جاتا تو بعض لوگوں نے ہرمزان سے کہا: کیا آپ کو یہ بات اچھی لگتی ہے کہ آپ قتل نہ کریں۔ اس نے کہا: وہ کیسے؟ کہا: جب وہ تجھے امیر المومنین کے قریب کریں اور وہ تم سے بات کرنا چاہیں تو تم کہنا: میں تنہائی میں آپ سے بات کروں گا۔ پھر اگر وہ تجھے قتل کرنا چاہیں تو کہہ دینا: میں امان میں ہوں۔ وہ لاتفرق کہہ دیں گے۔ اس شخص نے یہ بات یاد کر لی۔ پھر جب اسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا تو اس نے سوالات کا جواب دینے کے لیے تنہائی کا مطالبہ کر دیا۔ آپ نے فرمایا: "لاتفرق" پھر جب اس سے گفتگو کر کے فارغ ہوئے تو انہیں گرانی محسوس ہوئی اور فرمایا: میں تجھے قتل کرنا چاہتا ہوں۔ اس نے کہا: آپ نے مجھے امان دی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیرا ناس ہو میں نے تجھے کب امان دی؟ اس نے کہا: آپ نے "لاتفرق" کہا ہے۔ فرمایا: اس نے سچ کہا اور فرمایا: اب تو میرے لیے اسلام قبول کرے۔ اس نے قبول کیا...... آگے طویل حدیث ہے۔

(۱۸۱۸۳) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَاصَرْنَا تُسْتَرَ فَنَزَلَ الْهُرْمُزَانُ عَلَى حُكْمِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَدِمْتُ بِهِ عَلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهِ قَالَ لَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَكَلَّمْ قَالَ كَلاَمُ حَيٍّ أَوْ كَلاَمُ مَيِّتٍ قَالَ تَكَلَّمْ لاَ بَأْسَ. قَالَ: إِنَّا وَإِيَّاكُمْ مَعَاشِرَ الْعَرَبِ مَا خَلَّى اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كُنَّا نَتَعَبَّدُكُمْ وَنَقْتُلُكُمْ وَنَغْصِبُكُمْ فَلَمَّا كَانَ اللَّهُ مَعَكُمْ لَمْ يَكُنْ لَنَا يَدَانِ. فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَا تَقُولُ؟ فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ تَرَكْتُ بَعْدِي عَدُوًّا كَثِيرًا وَشَوْكَةً شَدِيدَةً فَإِنْ قَتَلْتَهُ يَيْأَسِ الْقَوْمُ مِنَ الْحَيَاةِ وَيَكُونُ أَشَدَّ لِشَوْكَتِهِمْ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَسْتَحْيِي قَاتِلَ الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ وَمَجْزَأَةَ بْنِ ثَوْرٍ فَلَمَّا خَشِيتُ أَنْ يَقْتُلَهُ قُلْتُ لَيْسَ إِلَى قَتْلِهِ سَبِيلٌ قَدْ قُلْتَ لَهُ تَكَلَّمْ لاَ بَأْسَ. فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ارْتَشَيْتَ وَأَصَبْتَ مِنْهُ. فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا ارْتَشَيْتُ وَلاَ أَصَبْتُ مِنْهُ قَالَ لَتَأْتِيَنِّي عَلَى مَا شَهِدْتَ بِهِ بِغَيْرِكَ أَوْ لأَبْدَأَنَّ بِعُقُوبَتِكَ قَالَ فَخَرَجْتُ فَلَقِيتُ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَشَهِدَ مَعِي وَأَمْسَكَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَسْلَمَ يَعْنِي الْهُرْمُزَانَ وَفَرَضَ لَهُ.

(۱۸۱۸۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے تستر کا محاصرہ کیا۔ ہرمزان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پر نیچے اترا، میں اسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر چلا۔ جب ہم آپ کے پاس پہنچے تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بات کرو۔ اس نے پوچھا: زندہ والی بات کروں یا مردہ والی؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بات کرو کوئی حرج نہیں۔ اس نے کہا: ہم اور آپ عرب کے قبائلی ہیں۔ ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ نے کوئی علیحدگی نہیں رکھی۔ ہم تمہاری عبادت کرتے تھے اور انہیں قتل کرتے تھے اور تمہارا مال غصب کرتے تھے۔ پھر جب اللہ تمہارے ساتھ ہو لیا تو ہمارے دونوں ہاتھ نہ رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا کہہ رہے ہو؟ میں نے کہا: اے امیر المومنین میں نے اپنے بعد بہت زیادہ دشمن اور اور سخت شورش چھوڑی ہے۔ اگر آپ اسے قتل کر دیں گے تو لوگ زندگی سے مایوس ہو جائیں گے اور ان کی شورش میں اضافہ ہو جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے براء بن مالک اور مجزاہ بن ثور کے قتل سے حیاء آتی ہے۔ جب میں نے خوف محسوس کیا کہ وہ اسے قتل ہی کریں گے تو میں نے کہا: آپ کے لیے اسے قتل کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے آپ اسے کہہ چکے ہیں: بات کرو کوئی حرج نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو نے رشوت لی ہے اور تو درجگی کو پہنچا۔ میں نے کہا: قسم بخدا! نہ تو میں نے رشوت لی ہے اور نہ ہی کسی بھلائی پہنچا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا تو میرے پاس اس بات پر کوئی گواہ لاؤ ورنہ میں تجھے ضرور سزا دے کر رہوں گا۔ کہتے ہیں میں نکلا اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے ملا۔ انہوں نے میرے ساتھ گواہی دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رک گئے اور ہرمزان مسلمان ہو گیا اور ان کے لیے مقرر کیا گیا۔

(۷۸) باب نُزُولِ أَهْلِ الْحِصْنِ أَوْ بَعْضِهِمْ عَلَى حُكْمِ الإِمَامِ أَوْ غَيْرِ الإِمَامِ إِذَا كَانَ الْمَنْزُولُ عَلَى حُكْمِهِ مَأْمُونًا

قلعے والوں کا امام یا غیر امام کے حکم پر اترنا جب کہ اسے امن دیا جائے

(۱۸۱۸۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوبَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَنْبَأَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ بْنَ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ أَهْلَ قُرَيْظَةَ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فَجَاءَ فَقَالَ: قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ أَوْ خَيْرِكُمْ. فَقَعَدَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَ: إِنَّ هَؤُلاَءِ قَدْ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ. قَالَ: فَإِنِّي أَحْكُمُ أَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ. [صحیح۔ متفق علیه]

(۱۸۱۸۴) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنو قریظہ والوں نے سعد رضی اللہ عنہ کو فیصل مانا رسول اللہ ﷺ نے اس کی جانب پیغام بھیجا وہ آئے آپ ﷺ نے فرمایا اپنے سردار یا اپنے بہتر انسان کی جانب اٹھو تو حضرت سعد رسول اللہ کے پاس بیٹھ گئے آپ ﷺ نے فرمایا: سعد یہ تیرے فیصلے پر راضی ہوئے ہیں تو اس نے کہا کہ میرا فیصلہ یہ ہے کہ ان کے جنگجوؤں کو قتل کیا جائے۔

(۱۸۱۸۵) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالاَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالاَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أُصِيبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ حِبَّانُ بْنُ الْعَرِقَةِ رَمَاهُ فِي الأَكْحَلِ فَضَرَبَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُودَهُ مِنْ قَرِيبٍ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- مِنَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلاَحَ وَاغْتَسَلَ أَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ قَدْ وَضَعْتَ السِّلاَحَ وَاللَّهِ مَا وَضَعْنَاهَا اخْرُجْ إِلَيْهِمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: فَأَيْنَ؟. قَالَ: هَا هُنَا وَأَشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- إِلَيْهِمْ فَنَزَلُوا عَلَى حُكْمِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَرَدَّ الْحُكْمَ فِيهِمْ إِلَى سَعْدٍ قَالَ فَإِنِّي أَحْكُمُ فِيهِمْ أَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَتُسْبَى الذُّرِّيَّةُ وَتُقْسَمَ أَمْوَالُهُمْ قَالَ أَبِي فَأُخْبِرْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ: لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ اللَّهِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ يَحْيَى وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَغَيْرِهِ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ نُمَيْرٍ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۸۱۸۵) ہشام بن عروہ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ خندق کے دن حضرت سعد کو زخم لگا، جو حبان بن عرقہ قریشی نے لگایا تھا۔ اس نے رگِ حیات پر تیر مارا تو رسول اللہ ﷺ نے سعد کے لیے مسجد میں خیمہ لگوایا تاکہ قریب سے اس کی تیمارداری کر سکیں۔ جب رسول اللہ ﷺ غزوہ خندق سے واپس آئے اور اپنے ہتھیار اتار دیے اور غسل کر لیا۔ اس وقت جبرائیل امین علیہ السلام اپنے سر سے غبار کو جھاڑتے ہوئے آئے۔ کہتے ہیں: آپ ﷺ نے اسلحہ اتار دیا، ہم نے اللہ کی قسم اسلحہ نہیں اتارا۔ آپ ان کی جانب نکلیے۔ آپ نے پوچھا: کہاں؟ جبرائیل کہتے ہیں: وہاں اور بنو قریظہ کی جانب اشارہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ ان کی جانب گئے تو وہ رسول اللہ ﷺ کے حکم پر اتر پڑے تو آپ ﷺ نے فیصلہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی جانب منتقل کر دیا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: ان کے بارے میں میرا فیصلہ یہ ہے کہ لڑائی کرنے والوں کو قتل کیا جائے، بچوں کو قیدی بنایا جائے اور ان کے مالوں کو تقسیم کیا جائے۔ میرے باپ کہتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو نے ان کے بارے میں اللہ کے حکم کے موافق فیصلہ دیا۔

(۱۸۱۸۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْصَاهُ بِتَقْوَى اللَّهِ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ وَبِمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا. وَذَكَرَ

الْحَدِيثَ قَالَ : وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ فَلاَ تُنْزِلْهُمْ فَإِنَّكَ لاَ تَدْرِى أَتُصِيبُ حُكْمَ اللَّهِ أَمْ لاَ .زَادَ فِيهِ وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ :وَلَكِنْ أَنْزِلُوهُمْ عَلَى حُكْمِكُمْ ثُمَّ اقْضُوا فِيهِمْ بَعْدُ مَا شِئْتُمْ . [صحيح۔ مسلم ۱۷۳۱]

(۱۸۱۸۶) سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کو لشکر کا امیر بناتے تو اسے خاص طور پر اللہ کے تقویٰ کی اور مومنوں کے ساتھ بھلائی کی نصیحت فرماتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب آپ کسی قلعہ والوں کا محاصرہ کریں اگر وہ چاہیں کہ آپ ان کو اللہ کے حکم پر اتاریں تو آپ ایسا نہ کریں۔ آپ نہیں جانتے کہ آپ اللہ کے حکم کو پاسکیں گے یا نہیں۔

(ب) وکیع سفیان سے نقل فرماتے ہیں: لیکن انہیں اپنے حکم پر اتارو، پھر ان کے بارے میں جو چاہو فیصلہ کرو۔

(۱۸۱۸۷) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ فَذَكَرَهُ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ وَأَخْرَجَهُ مِنْ حَدِيثِ وَكِيعٍ وَرُوِّينَا فِي ذَلِكَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الْبَابِ قَبْلَهُ.

(۱۸۱۸۷) خالی

(۷۹) باب الْكَافِرِ الْحَرْبِيِّ يَقْتُلُ مُسْلِمًا ثُمَّ يُسْلِمُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ قَوَدٌ

حربی کافر جو مسلمان کو قتل کرنے کے بعد اسلام قبول کر لے اس پر قصاص نہیں ہے

(۱۸۱۸۸) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ :مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فُورَكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو الضَّمْرِيِّ قَالَ : خَرَجْتُ مَعَ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ إِلَى الشَّامِ فَلَمَّا قَدِمْنَا حِمْصَ قَالَ لِي عُبَيْدُ اللَّهِ :هَلْ لَكَ فِي وَحْشِيٍّ نَسْأَلُهُ عَنْ قَتْلِ حَمْزَةَ؟ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ كَذَا فِي كِتَابِي قَالَ أَقْبَلْنَا مِنَ الرُّومِ فَلَمَّا قَرُبْنَا مِنْ حِمْصَ قُلْنَا لَوْ مَرَرْنَا بِوَحْشِيٍّ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ قَتْلِ حَمْزَةَ فَلَقِينَا رَجُلاً فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ هُوَ رَجُلٌ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْخَمْرُ فَإِنْ أَدْرَكْتُمَاهُ وَهُوَ صَاحٍ لَمْ تَسْأَلاَهُ عَنْ شَيْءٍ إِلاَّ أَخْبَرَكُمَا وَإِنْ أَدْرَكْتُمَاهُ شَارِبًا فَلاَ تَسْأَلاَهُ فَانْطَلَقْنَا حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَيْهِ قَدْ أُلْقِيَ لَهُ شَيْءٌ عَلَى بَابِهِ وَهُوَ جَالِسٌ صَاحٍ فَقَالَ :ابْنُ الْخِيَارِ؟ قُلْتُ :نَعَمْ. قَالَ :مَا رَأَيْتُكَ مُنْذُ حَمَلْتُكَ إِلَى أُمِّكَ بِذِي طُوًى إِذْ وَضَعَتْكَ

فَرَأَيْتُ قَدَمَيْكَ فَعَرَفْتُهُمَا قَالَ قُلْتُ جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ قَتْلِ حَمْزَةَ قَالَ سَأُحَدِّثُكُمَا كَمَا حَدَّثْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- إِذْ سَأَلَنِي كُنْتُ عَبْدًا لآلِ مُطْعِمٍ فَقَالَ لِي ابْنُ أَخِي مُطْعِمٍ : إِنْ أَنْتَ قَتَلْتَ حَمْزَةَ بِعَمِّي فَأَنْتَ حُرٌّ فَانْطَلَقْتُ يَوْمَ أُحُدٍ مَعِي حَرْبَتِي وَأَنَا رَجُلٌ مِنَ الْحَبَشَةِ أَلْعَبُ بِهَا لَعِبَهُمْ فَخَرَجْتُ يَوْمَئِذٍ مَا أُرِيدُ أَنْ أَقْتُلَ أَحَدًا وَلاَ أُقَاتِلَهُ إِلاَّ حَمْزَةَ فَخَرَجْتُ فَإِذَا أَنَا بِحَمْزَةَ كَأَنَّهُ بَعِيرٌ أَوْرَقُ مَا يُرْفَعُ لَهُ أَحَدٌ إِلاَّ قَمَعَهُ بِالسَّيْفِ فَهِبْتُهُ وَبَادَرَنِي إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي وَلَدِ سِبَاعٍ فَسَمِعْتُ حَمْزَةَ يَقُولُ : إِلَيَّ يَا ابْنَ مُقَطِّعَةِ الْبُظُورِ فَشَدَّ عَلَيْهِ فَقَتَلَهُ وَجَعَلْتُ أَلُوذُ مِنْهُ فَلُذْتُ مِنْهُ بِشَجَرَةٍ وَمَعِي حَرْبَتِي حَتَّى إِذَا اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ هَزَزْتُ الْحَرْبَةَ حَتَّى رَضِيتُ مِنْهَا ثُمَّ أَرْسَلْتُهَا فَوَقَعَتْ بَيْنَ ثَنْدُوَتَيْهِ وَنَهَزَ لِيَقُومَ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَقَتَلْتُهُ ثُمَّ أَخَذْتُ حَرْبَتِي مَا قَتَلْتُ أَحَدًا وَلاَ قَاتَلْتُهُ فَلَمَّا جِئْتُ عَتَقْتُ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- أَرَدْتُ الْهَرَبَ مِنْهُ أُرِيدُ الشَّامَ فَأَتَانِي رَجُلٌ فَقَالَ وَيْحَكَ يَا وَحْشِيُّ وَاللَّهِ مَا يَأْتِي مُحَمَّدًا أَحَدٌ يَشْهَدُ بِشَهَادَتِهِ إِلاَّ خَلَّى عَنْهُ فَانْطَلَقْتُ فَمَا شَعَرَ بِي إِلاَّ وَأَنَا وَاقِفٌ عَلَى رَأْسِهِ أَشْهَدُ بِشَهَادَةِ الْحَقِّ فَقَالَ : أَوَحْشِيٌّ؟ . قُلْتُ : وَحْشِيٌّ. قَالَ : وَيْحَكَ حَدِّثْنِي عَنْ قَتْلِ حَمْزَةَ . فَأَنْشَأْتُ أُحَدِّثُهُ كَمَا حَدَّثْتُكُمَا فَقَالَ : وَيْحَكَ يَا وَحْشِيُّ غَيِّبْ عَنِّي وَجْهَكَ فَلاَ أَرَاكَ . فَكُنْتُ أَتَّقِي أَنْ يَرَانِي رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فَقَبَضَ اللَّهُ نَبِيَّهُ -ﷺ- فَلَمَّا كَانَ مِنْ أَمْرِ مُسَيْلِمَةَ مَا كَانَ وَانْبَعَثَ إِلَيْهِ الْبَعْثُ انْبَعَثْتُ مَعَهُ وَأَخَذْتُ حَرْبَتِي فَالْتَقَيْنَا فَبَادَرْتُهُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ فَرَبُّكَ أَعْلَمُ أَيُّنَا قَتَلَهُ فَإِنْ كُنْتُ قَتَلْتُهُ فَقَدْ قَتَلْتُ خَيْرَ النَّاسِ وَشَرَّ النَّاسِ. قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ : كُنْتُ فِي الْجَيْشِ يَوْمَئِذٍ فَسَمِعْتُ قَائِلاً يَقُولُ فِي مُسَيْلِمَةَ قَتَلَهُ الْعَبْدُ الأَسْوَدُ.

لَفْظُ حَدِيثِ أَبِي دَاوُدَ وَحَدِيثُ حُجَيْنٍ بِمَعْنَاهُ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ لَمْ يَذْكُرْ حَدِيثَ الشُّرْبِ وَلاَ قَوْلَهُ إِنْ كُنْتُ قَتَلْتُهُ.

وَقَدْ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ : مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حُجَيْنِ بْنِ الْمُثَنَّى.

[صحيح۔ بخاری ۴۰۷۲]

(۱۸۱۸۸) جعفر بن عمرو ضمری فرماتے ہیں: میں عبید اللہ بن عدی بن خیار کے ساتھ ہشام کی جانب گیا۔ جب ہم حمص پہنچے تو مجھے عبید اللہ نے کہا: کیا ہم وحشی سے حضرت حمزہ کے قتل کے بارے میں پوچھیں۔

(ب) سلیمان بن یسار عبید اللہ بن عدی خیار سے نقل فرماتے ہیں کہ ہم روم سے آئے۔ جب ہم حمص کے قریب پہنچے تو ہم نے کہا: اگر ہم وحشی کے پاس سے گزرے تو حضرت حمزہ کے قتل کے بارے میں اس سے سوال کریں گے۔ ہماری ملاقات ایک شخص سے ہوئی۔ ہم نے اس کے سامنے تذکرہ کیا تو اس نے کہا کہ وہ ایسا شخص ہے کہ جب ہم اس کے پاس پہنچے تو دروازے کے سامنے اس کے لیے کوئی چیز بچھائی گئی تھی جس پر وہ بیٹھا چیخ رہا تھا۔ اس نے کہا: ابن خیار؟ میں نے کہا: ہاں۔ اس نے کہا: میں

نے تجھے اس وقت دیکھا تھا جب تیری والدہ نے تجھے جنم دیا اور میں تجھے اٹھا کر تیری والدہ کے پاس ذی طویٰ نامی جگہ پر لے گیا تھا میں نے تیرے دونوں قدموں کو دیکھ کر پہچان لیا ہے۔ کہتے ہیں: میں نے کہا: ہم آپ کے پاس حضرت حمزہ کے قتل کے بارے میں پوچھنے کے لیے آئے ہیں۔ اس نے کہا: تمہیں ویسے ہی بیان کرتا ہوں جیسے میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا تھا جس وقت آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا۔ میں آل مطعم کا غلام تھا، میرے بھتیجے مطعم نے مجھے کہا: اگر تو نے میرے چچا حمزہ کو قتل کر دیا تو تو آزاد ہے۔ احد کے دن میں اپنا نیزہ لے کر چلا۔ میں حبشی آدمی تھا ہم تیروں کے ساتھ کھیلا کرتے تھے۔ میں اس دن کسی کو قتل اور کسی سے لڑائی کی غرض سے نہ گیا تھا صرف حمزہ کو قتل کرنا مقصود تھا۔ میں نکلا کہ اچانک حمزہ گویا کہ وہ خاکستری رنگ کا اونٹ ہے جو بھی ان کے سامنے آتا تلوار سے اس کا خاتمہ کر دیتے۔ میں ڈر گیا بنی ولد سباع کے ایک شخص نے ان کی جانب جلد بازی کی۔ میں نے حمزہ کو سنا، وہ کہہ رہے تھے: اے ختنے کرنے والی عورت کے بیٹے! اور اس کے پیچھے ہو کر اس کو قتل کر دیا اور میں بھی ان سے بچاؤ حاصل کر رہا تھا۔ میں ایک درخت کی اوٹ میں ہو کر بچا اور میرے پاس نیزہ بھی تھا یہاں تک کہ جب میں نے اس پر قابو پالیا تو میں نے اپنے نیزے کو حرکت دی یہاں تک کہ میں اس سے مطمئن ہو گیا۔ پھر میں نے نیزے کو چھوڑا تو وہ چھاتی کے درمیان لگا۔ انہوں نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن وہ اٹھ نہ سکے۔ میں نے انہیں قتل کر دیا۔ میں نے اپنا نیزہ پکڑا نہ تو میں نے کسی اور کو قتل کیا اور نہ ہی کسی سے لڑائی کی۔ جب میں واپس آیا تو میں آزاد تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ آئے تو میں نے شام کی جانب بھاگ جانے کا ارادہ کیا تو ایک شخص نے مجھے کہا: اے وحشی! تجھ پر افسوس اللہ کی قسم جو بھی محمد ﷺ کے پاس جا کر اسلام قبول کر لیتا ہے۔ آپ ﷺ اس کو چھوڑ دیتے ہیں۔ میں چلا مجھے معلوم نہیں میں صرف آپ ﷺ کے پاس کھڑے ہو کر حق کی گواہی دے رہا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا وحشی ہے؟ میں نے کہا: جی وحشی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے اوپر افسوس مجھے حمزہ کے قتل کے بارے میں بیان کرو۔ میں نے ایسے ہی بیان کیا جیسے تم دونوں کو بیان کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے وحشی! اپنا چہرہ مجھ سے چھپا لو، میں تجھے نہ دیکھوں۔ وحشی کہتے ہیں کہ میں بچا کرتا تھا کہ رسول اللہ کہیں مجھے دیکھ نہ لیں کہ اللہ نے اپنے نبی ﷺ کو فوت کر لیا۔ جب مسیلمہ کا معاملہ پیش آیا تو جو لشکر بھی اس کی جانب بھیجا جاتا میں بھی اس کے ساتھ شامل ہوتا اور میں نے اپنے نیزے کو پکڑ لیا۔ ہماری ملاقات ہوگئی تو میں اور ایک انصاری شخص نے اس کی طرف جلدی کی۔ تیرا رب بہتر جانتا ہے کہ ہم سے کس نے اس کو قتل کیا۔ اگر میں نے اس کو قتل کیا ہے تو میں نے لوگوں میں سے بہترین اور بدترین شخص کو قتل کیا۔

سلیمان بن یسار کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں بھی اس دن لشکر میں شامل تھا کہ میں نے کسی کہنے والے سے سنا کہ وہ مسیلمہ کے بارے میں کہہ رہا تھا کہ اس کو سیاہ غلام نے قتل کر دیا۔

(۱۸۱۸۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَزَكَرِيَّا بْنُ دَاوُدَ الْخَفَّافُ قَالُوا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ

نَاسًا مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ قَتَلُوا فَأَكْثَرُوا وَزَنَوْا فَأَكْثَرُوا ثُمَّ أَتَوْا مُحَمَّدًا -ﷺ- فَقَالُوا إِنَّ الَّذِى تَقُولُ وَتَدْعُو إِلَيْهِ لَحَسَنٌ لَوْ تُخْبِرُنَا أَنَّ لِمَا عَمِلْنَا كَفَّارَةً فَنَزَلَتْ ﴿وَالَّذِينَ لاَ يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلاَ يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِى حَرَّمَ اللَّهُ إِلاَّ بِالْحَقِّ وَلاَ يَزْنُونَ﴾ [الفرقان ٦٨] وَنَزَلَتْ ﴿يَا عِبَادِىَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لاَ تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ﴾ [الزمر ٥٣] الآيَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِى الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ وَغَيْرِهِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَأَخْرَجَهُ الْبُخَارِىُّ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۸۱۸۹) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مشرک لوگوں نے قتل وزنا زیادہ کیا۔ پھر محمد ﷺ سے آ کر کہنے لگے کہ آپ میرے کیے ہوئے اعمال کا کفارہ بتائیں۔ تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ﴾ [الفرقان ٦٨] ”وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو نہیں پکارتے اور کسی جان کو قتل نہیں کرتے مگر حق کے ساتھ اور نہ ہی وہ زنا کرتے ہیں۔“

اور یہ آیت نازل ہوئی: ﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ﴾ [الزمر ٥٣] ”اے لوگو! جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کر لیا ہے تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہونا۔“

(۱۸۱۹۰) أَخْبَرَنَا أَبُو صَالِحِ بْنُ أَبِى طَاهِرٍ الْعَنْبَرِىُّ أَخْبَرَنَا جَدِّى يَحْيَى بْنُ مَنْصُورٍ الْقَاضِى حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَغَيْرُهُ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ أَخْبَرَنِى يَزِيدُ بْنُ أَبِى حَبِيبٍ عَنِ ابْنِ شُمَاسَةَ الْمَهْرِىِّ قَالَ : حَضَرْنَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ فِى سِيَاقَةِ الْمَوْتِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- لأُبَايِعَهُ عَلَى الإِسْلاَمِ فَقُلْتُ ابْسُطْ يَمِينَكَ أُبَايِعْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَبَسَطَ يَدَهُ فَقَبَضْتُ يَدِى فَقَالَ :مَا لَكَ يَا عَمْرُو؟ . قُلْتُ : أَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِطَ. قَالَ :تَشْتَرِطُ مَاذَا؟. قُلْتُ :أَشْتَرِطُ أَنْ يُغْفَرَ لِى. قَالَ :أَمَا عَلِمْتَ يَا عَمْرُو أَنَّ الإِسْلاَمَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ .

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِى الصَّحِيحِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مَنْصُورٍ. [صحيح۔ مسلم ١٢١]

(۱۸۱۹۰) ابن شماسہ مصری فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عمرو بن عاص کی موت کے وقت ان کے پاس حاضر ہوئے۔ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اسلام پر بیعت کے لیے حاضر ہوا۔ میں نے کہا: ہاتھ نکالیے اے اللہ کے رسول! میں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے ہاتھ پھیلایا تو میں نے ہاتھ پیچھے کر لیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اے عمرو! کیا بات ہے؟ میں نے کہا: میں شرط کرنا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: شرط کرو کیا ہے؟ میں نے کہا: میری شرط یہ ہے کہ مجھے معاف کر دیا جائے گا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمرو! کیا تو جانتا نہیں ہے کہ اسلام پہلے تمام گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

(۱۸۱۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِى أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الدَّغُولِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ عَدِىٍّ حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ :رَمَى عَبْدُ

اللَّهِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِسَهْمٍ يَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَقَضَتْ بِهِ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- بِأَرْبَعِينَ لَيْلَةً فَمَاتَ فَذَكَرَ قِصَّةً قَالَ فَقَدِمَ عَلَيْهِ وَفْدُ ثَقِيفٍ وَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ السَّهْمُ عِنْدَهُ فَأَخْرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: هَلْ يَعْرِفُ هَذَا السَّهْمَ مِنْكُمْ أَحَدٌ؟ فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ أَخُو بَنِي الْعَجْلَانِ: هَذَا سَهْمٌ أَنَا بَرَيْتُهُ وَرِشْتُهُ وَعَقَبْتُهُ وَأَنَا رَمَيْتُ بِهِ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فَإِنَّ هَذَا السَّهْمَ الَّذِي قَتَلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَكْرَمَهُ بِيَدِكَ وَلَمْ يُهِنْكَ بِيَدِهِ فَإِنَّهُ وَاسِعٌ لَكُمَا. [ضعیف]

(۱۸۱۹۱) قاسم بن محمد فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن ابوبکر کو طائف کے دن تیر لگ گیا تو وہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے چالیس دن بعد فوت ہو گئے۔ اس نے قصہ ذکر کیا کہ ان کے پاس ثقیف کا وفد آیا۔ یہ تیر ان کے پاس ہی تھا۔ وفد کے سامنے تیر کو پیش کیا اور کہنے لگے: تم میں سے کوئی اس تیر کو پہچانتا ہے؟ تو بنو عجلان کے سعید بن عبید نے کہا: یہ تیر میں نے تراشا تھا اور میں نے ہی پھینکا تھا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: اس تیر نے عبداللہ بن ابوبکر کو قتل کیا تھا۔ تمام تعریفیں اس ذات کی جس نے تیرے ہاتھ کے ذریعے اسے عزت دی اور اس کے ہاتھ کے ذریعے تجھے رسوا نہیں کیا۔ کیونکہ وہ تم دونوں کو گھیرنے والا ہے۔

(۱۸۱۹۲) وَحَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو عَلِيٍّ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُصَابُ بِالْمُصِيبَةِ فَيَقُولُ أُصِبْتُ بِزَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَصَبَرْتُ وَأَبْصَرَ قَاتِلَ أَخِيهِ زَيْدٍ فَقَالَ لَهُ: وَيْحَكَ لَقَدْ قَتَلْتَ لِي أَخًا مَا هَبَّتِ الصَّبَا إِلاَّ ذَكَرْتُهُ. [ضعیف]

(۱۸۱۹۲) عمر بن عبدالرحمن بن زید بن خطاب فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو کوئی پریشانی، مصیبت آتی تو فرماتے کہ زید بن خطاب کی وجہ سے پریشانی آئی ہے۔ میں نے صبر کیا۔ اس نے اپنے بھائی زید کے قاتل کو دیکھ لیا تو اس سے کہتے: افسوس تیرے اوپر تو نے میرے بھائی کو قتل کر دیا۔ جب بھی صبح کی ہوا چلتی ہے تو میں بھائی کو یاد کرتا ہوں۔

(۱۸۱۹۳) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ دُرُسْتَوَيْهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا أَنَسٌ: أَنَّ الْهُرْمُزَانَ نَزَلَ عَلَى حُكْمِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَا أَنَسُ أَسْتَحْيِي قَاتِلَ الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ وَمَجْزَأَةَ بْنِ ثَوْرٍ فَأَسْلَمَ وَفُرِضَ لَهُ. [صحیح]

(۱۸۱۹۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہرمزان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم پر اتر پڑا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے انس! میں براء بن مالک اور مجزاۃ بن ثور کے قاتل سے حیا کرتا ہوں۔ وہ مسلمان ہوا اور اس کے لیے فرض کیا گیا۔

(۱۸۱۹۴) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ: يَحْيَى بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ: عَلِيُّ بْنُ سَقْرِ بْنِ نَصْرٍ السُّكَّرِيُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي

قِصَّةِ الْقُرَّاءِ وَقَتْلِ حَرَامِ بْنِ مِلْحَانَ قَالَ فِي آخِرِهِ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ إِذَا أَبُو طَلْحَةَ يَقُولُ لِي هَلْ لَكَ فِي قَاتِلِ لِحَرَامٍ قُلْتُ :مَا بَالُهُ فَعَلَ اللَّهُ بِهِ وَفَعَلَ. قَالَ :لاَ تَفْعَلْ فَقَدْ أَسْلَمَ. [ضعيف]

(۱۸۱۹۴) حضرت ثابت انس رضی اللہ عنہ سے قراء کے قصہ اور حرام بن ملحان کے قتل کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔ اس کے آخر میں فرماتے ہیں: اس کے بعد ابوطلحہ مجھے فرمایا کرتے تھے: آپ کا حرام کے قاتل کے بارے میں کیا خیال ہے؟ میں نے کہا: اس کی کیا حالت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ جو کیا سو کیا۔ فرمانے لگے: وہ مسلمان ہو گیا ہے۔ آپ کچھ بھی نہ کریں۔

(۸۰) باب جَوَازِ انْفِرَادِ الرَّجُلِ وَالرِّجَالِ بِالْغَزْوِ فِي بِلاَدِ الْعَدُوِّ اسْتِدْلاَلاً بِجَوَازِ التَّقَدُّمِ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَإِنْ كَانَ الأَغْلَبُ أَنَّهَا سَتَقْتُلُهُ

دشمن کے علاقہ میں کئی افراد یا اکیلے آدمی کا غزوہ کے لیے جانا اس بات سے استدلال کرتے ہوئے کہ جماعت سے پہلے کسی کا چلے جانا اگرچہ قتل کا غالب امکان ہی کیوں نہ ہو

(۱۸۱۹۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَسْلَمَ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ : غَزَوْنَا الْمَدِينَةَ يُرِيدُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ وَعَلَى الْجَمَاعَةِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَالرُّومُ مُلْصِقُو ظُهُورِهِمْ بِحَائِطِ الْمَدِينَةِ فَحَمَلَ رَجُلٌ عَلَى الْعَدُوِّ فَقَالَ النَّاسُ مَهْ مَهْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ يُلْقِي بِيَدِهِ إِلَى التَّهْلُكَةِ. فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الآيَةُ فِينَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ لَمَّا نَصَرَ اللَّهُ نَبِيَّهُ وَأَظْهَرَ الإِسْلاَمَ قُلْنَا هَلُمَّ نُقِيمُ فِي أَمْوَالِنَا وَنُصْلِحُهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلاَ تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ [البقرة ۱۹۵] فَالإِلْقَاءُ بِأَيْدِينَا إِلَى التَّهْلُكَةِ أَنْ نُقِيمَ فِي أَمْوَالِنَا وَنُصْلِحَهَا وَنَدَعَ الْجِهَادَ.

قَالَ أَبُو عِمْرَانَ :فَلَمْ يَزَلْ أَبُو أَيُّوبَ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى دُفِنَ بِالْقُسْطَنْطِينِيَّةِ.

وَقَدْ مَضَى فِي هَذَا الْمَعْنَى أَحَادِيثُ. [صحيح۔ تقدم برقم ۱۷۹۲۵]

(۱۸۱۹۵) یزید بن ابی حبیب حضرت اسلم ابی عمران سے نقل فرماتے ہیں کہ ہم نے قسطنطنیہ میں غزوہ کیا اور امیر عبدالرحمن بن خالد بن ولید تھے۔ رومی ان کے پیچھے شہر کے باغ میں تھے۔ ایک شخص نے دشمن پر حملہ کر دیا۔ لوگوں نے کہا: رک رک اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ وہ اپنا ہاتھ ہلاکت میں ڈال رہا ہے۔ ابوایوب فرماتے ہیں: یہ آیت انصاری لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی۔ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی مدد فرمائی اور اسلام کو غلبہ عطا کیا۔ ہم نے کہا: آؤ ہم اپنے مالوں میں رک جائیں۔ ان کی اصلاح کریں۔ اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَ أَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ لَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ [البقرة

۱۹۵] ''اور تم اللہ کے راستہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔'' اپنے ہاتھوں کو ہلاکت میں ڈالنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم اپنے مالوں کی اصلاح کریں اور جہاد چھوڑ دیں۔

ابو عمران کہتے ہیں کہ ابو ایوب انصاری اللہ کے راستہ میں جہاد کرتے رہے، یہاں تک کہ وہ قسطنطنیہ میں دفن ہوگئے۔

(۱۸۱۹۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَيْبَانَ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ -ﷺ- يَوْمَ أُحُدٍ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ قُتِلْتُ فَأَيْنَ أَنَا؟ قَالَ : فِي الْجَنَّةِ . فَأَلْقَى تَمَرَاتٍ كُنَّ فِي يَدِهِ ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ.

وَهَذَا لَفْظُ أَحْمَدَ بْنِ شَيْبَانَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو كِلاَهُمَا عَنْ سُفْيَانَ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۱۹۶) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے احد کے دن نبی ﷺ سے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر میں شہید کر دیا گیا تو میں کہاں ہوں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جنت میں۔ اس شخص نے اپنے ہاتھ کی کھجوریں پھینک دیں۔ پھر لڑتے ہوئے شہید ہو گیا۔

(۱۸۱۹۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ : هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بُسَيْسَةَ عَيْنًا يَنْظُرُ مَا صَنَعَتْ عِيرُ أَبِي سُفْيَانَ فَجَاءَ وَمَا فِي الْبَيْتِ غَيْرِي وَغَيْرُ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَ لاَ أَدْرِي مَا اسْتَثْنَى بَعْضَ نِسَائِهِ فَحَدَّثَهُ الْحَدِيثَ قَالَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فَتَكَلَّمَ فَقَالَ : إِنَّ لَنَا طَلِبَةً فَمَنْ كَانَ ظَهْرُهُ حَاضِرًا فَلْيَرْكَبْ مَعَنَا .

فَجَعَلَ رِجَالٌ يَسْتَأْذِنُونَ فِي ظُهْرَانِهِمْ فِي عُلْوِ الْمَدِينَةِ قَالَ : لاَ إِلاَّ مَنْ كَانَ ظَهْرُهُ حَاضِرًا . فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- وَأَصْحَابُهُ حَتَّى سَبَقُوا الْمُشْرِكِينَ إِلَى بَدْرٍ وَجَاءَ الْمُشْرِكُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : لاَ يُقَدِّمَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلَى شَيْءٍ حَتَّى أَكُونَ أَنَا أُؤْذِنُهُ . فَدَنَا الْمُشْرِكُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : قُومُوا إِلَى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَوَاتُ وَالأَرْضُ . قَالَ يَقُولُ عُمَيْرُ بْنُ الْحُمَامِ الأَنْصَارِيُّ : يَا رَسُولَ اللَّهِ جَنَّةٌ عَرْضُهَا السَّمَوَاتُ وَالأَرْضُ؟ قَالَ : نَعَمْ . قَالَ : بَخٍ بَخٍ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : مَا يَحْمِلُكَ عَلَى قَوْلِكَ بَخٍ بَخٍ . قَالَ : لاَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلاَّ رَجَاءَ أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِهَا . قَالَ : فَإِنَّكَ مِنْ أَهْلِهَا . فَأَخْرَجَ تَمَرَاتٍ مِنْ قَرَنِهِ فَجَعَلَ يَأْكُلُ مِنْهُنَّ ثُمَّ قَالَ : لَئِنْ أَنَا حَيِيتُ حَتَّى آكُلَ تَمَرَاتِي هَذِهِ إِنَّهَا لَحَيَاةٌ طَوِيلَةٌ قَالَ فَرَمَى بِمَا كَانَ مَعَهُ

مِنَ التَّمْرِ ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتَّى قُتِلَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ وَمُحَمَّدِ بْنِ رَافِعٍ وَغَيْرِهِمَا عَنْ أَبِي النَّضْرِ.

[صحیح۔ مسلم ۱۹۰۱]

(۱۸۱۹۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لبیسہ کو جاسوس بنا کر روانہ کیا کہ دیکھو ابی سفیان کا لشکر کیا کر رہا ہے؟ جب وہ واپس آیا تو میرے اور رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کوئی گھر میں نہ تھا۔ اس نے کہا: مجھے معلوم نہیں کہ اس نے بعض عورتوں کا استثناء کیا۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نکلے اور فرمایا: جس کے پاس سواری ہو وہ ہمارے ساتھ نکلے۔

بعض لوگوں نے اجازت طلب کی کہ وہ مدینہ کے بالائی علاقہ سے سواری لے آتے ہیں، لیکن آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس کے پاس سواری موجود ہو۔ رسول اللہ اور صحابہ چلے اور بدر کے مقام پر مشرکین سے پہلے پہنچ گئے۔ مشرکین بھی آگئے۔ آپ نے فرمایا: تم میں سے کوئی آگے کی جانب پیش قدمی نہ کرے یہاں تک کہ میں اجازت دے دوں۔ مشرکین قریب آگئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس جنت کی طرف چلو جس کی چوڑائی آسمان وزمین کے برابر ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ عمیر بن حمام انصاری نے کہا: اے اللہ کے رسول! جنت کی چوڑائی آسمان وزمین کے برابر ہے؟ فرمایا: ہاں! اس نے خوشی سے بخ، بخ کے الفاظ کہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تجھے کس چیز نے ابھارا کہ تو بخ بخ کے کلمات کہے؟ اس نے کہا: صرف اس امید پر کہ میں بھی اہل جنت سے ہو جاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو بھی اس کے باسیوں میں سے ہے۔ اس نے اپنے کمان سے کچھ کھجوریں نکالیں۔ ان کو کھانا شروع کیا۔ پھر کہنے لگے: اگر میں یہ کھجوریں کھانے تک زندہ رہا تو میری زندگی بہت لمبی ہے۔ راوی کہتے ہیں: اس نے کھجوریں پھینک دیں اور لڑنے لگا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔

(۱۸۱۹۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ : لَمَّا الْتَقَى النَّاسُ يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ عَوْفُ ابْنُ عَفْرَاءَ بْنُ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يُضْحِكُ الرَّبَّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنْ عَبْدِهِ؟ قَالَ : أَنْ يَرَاهُ قَدْ غَمَسَ يَدَهُ فِي الْقِتَالِ يُقَاتِلُ حَاسِرًا . فَنَزَعَ عَوْفٌ دِرْعَهُ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ. [ضعيف]

(۱۸۱۹۸) عاصم بن عمر بن قتادہ فرماتے ہیں: لوگوں کی بدر کے دن دشمن سے جنگ ہوئی تو عوف بن عفراء بن حارث نے کہا: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی کس ادا پر مسکراتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب بندے کو دیکھتے ہیں کہ وہ ننگے بدن لڑائی میں کود پڑتا ہے تو عوف نے اپنی زرہ اتار دی۔ پھر آگے بڑھ کر لڑائی کی، یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔

(۱۸۱۹۹) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : قَدْ بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ وَخَبَّابًا سَرِيَّةً وَبَعَثَ دِحْيَةَ سَرِيَّةً وَحْدَهُ. [صحيح]

(۱۸۱۹۹) مجاہد فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے عبداللہ بن مسعود اور خباب کو ایک لشکر، جب کہ دحیہ کو اکیلے لشکر بنا کر روانہ کیا۔

(۱۸۲۰۰) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الأَصَمُّ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ : أَنَّ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ تَخَلَّفَ عَنْ أَصْحَابِ بِئْرِ مَعُونَةَ فَرَأَى الطَّيْرَ عُكُوفًا عَلَى مَقْتَلَةِ أَصْحَابِهِ فَقَالَ لِعَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ سَأَتَقَدَّمُ عَلَى هَؤُلاَءِ الْعَدُوِّ فَيَقْتُلُونِي وَلاَ أَتَخَلَّفُ عَنْ مَشْهَدٍ قُتِلَ فِيهِ أَصْحَابُنَا فَفَعَلَ فَقُتِلَ فَرَجَعَ عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ -ﷺ- فَقَالَ فِيهِ قَوْلاً حَسَنًا وَيُقَالُ قَالَ لِعَمْرٍو : فَهَلاَّ تَقَدَّمْتَ فَقَاتَلْتَ حَتَّى تُقْتَلَ . قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ وَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَمْرَو بْنَ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيَّ وَرَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ سَرِيَّةً وَحْدَهُمَا وَبَعَثَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُنَيْسٍ سَرِيَّةً وَحْدَهُ. وَقَدْ ذَكَرْنَا إِسْنَادَهُمَا فِي هَذَا الْكِتَابِ. [صحیح]

(۱۸۲۰۰) امام شافعی فرماتے ہیں کہ ایک انصاری شخص بئر معونہ کے ساتھیوں سے پیچھے رہ گیا۔ اس نے دیکھا کہ پرندے اس کے ساتھیوں کی لاشوں پر ٹھہرے ہوئے ہیں تو اس نے عمرو بن امیہ سے کہا: میں بھی اپنے دشمنوں سے لڑوں گا یہاں تک کہ وہ مجھے قتل کر دیں اور اپنے ساتھیوں کی قتل گاہ سے پیچھے نہ رہوں گا۔ اس نے ایسا ہی کیا، وہ شہید کر دیا گیا تو عمرو بن امیہ نے واپس آ کر نبی ﷺ کو بتایا۔ آپ ﷺ نے اس کے بارے میں اچھی بات کہی۔ آپ نے عمرو سے کہا کیا تو آگے بڑھ کر قتال کیوں نہیں کرتا یہاں تک کہ تجھے قتل کر دیا جائے۔ امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرو بن امیہ ضمری اور ایک انصاری کو لشکر بنا کر روانہ فرمایا اور عبداللہ بن انیس کو اکیلے ہی سریہ بنا کر روانہ فرمایا۔

(۸۱) باب الرَّجُلِ يَسْرِقُ مِنَ الْمَغْنَمِ وَقَدْ حَضَرَ الْقِتَالَ

قتال میں موجود شخص مال غنیمت سے چوری کر لے

(۱۸۲۰۱) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ : أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَالِينِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَدِيٍّ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْلَى حَدَّثَنَا جُبَارَةُ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ تَمِيمٍ حَدَّثَنِي مَيْمُونُ بْنُ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ عَبْدًا مِنْ رَقِيقِ الْخُمُسِ سَرَقَ مِنَ الْخُمُسِ فَرُفِعَ إِلَى النَّبِيِّ -ﷺ- فَلَمْ يَقْطَعْهُ فَقَالَ : مَالُ اللَّهِ سَرَقَ بَعْضُهُ بَعْضًا . هَذَا إِسْنَادٌ فِيهِ ضَعْفٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- مُرْسَلاً. وَرُوِّينَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَجُلاً سَرَقَ مِغْفَرًا مِنَ الْمَغْنَمِ فَلَمْ يَقْطَعْهُ. [ضعیف]

(۱۸۲۰۱) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: خمس کے غلاموں میں سے کسی غلام نے خمس کا مال چرا لیا۔ معاملہ نبی ﷺ تک پہنچا تو آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ نہ کاٹا اور فرمایا: اللہ کا مال ہے اس کے بعض حصے نے بعض کو چرایا ہے۔

(ب) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے مال غنیمت سے ٹوپ چرا لیا۔ آپ نے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا۔

(٨٢)باب الْغُلُولُ قَلِيلُهُ وَكَثِيرُهُ حَرَامٌ

خیانت کا کم یا زیادہ مال حرام ہے

(١٨٢٠٢) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ :أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي حَامِدٍ الْمُقْرِءُ وَأَبُو صَادِقٍ :مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْعَطَّارُ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ الْمِصْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيلِيِّ عَنْ سَالِمٍ أَبِي الْغَيْثِ مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ :خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- إِلَى خَيْبَرَ فَلَمْ نَغْنَمْ ذَهَبًا وَلاَ فِضَّةً إِنَّمَا غَنِمْنَا الْمَتَاعَ وَالأَمْوَالَ ثُمَّ انْصَرَفْنَا نَحْوَ وَادِي الْقُرَى وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- عَبْدٌ أَعْطَاهُ إِيَّاهُ رِفَاعَةُ بْنُ زَيْدٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي ضُبَيْبٍ فَبَيْنَمَا هُوَ يَحُطُّ رَحْلَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- إِذْ أَتَاهُ سَهْمٌ عَائِرٌ فَأَصَابَهُ فَمَاتَ فَقَالَ لَهُ النَّاسُ هَنِيئًا لَهُ الْجَنَّةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : كَلاَّ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِي غَلَّهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا . فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- بِشِرَاكٍ أَوْ شِرَاكَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :شِرَاكٌ مِنْ نَارٍ أَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ .
رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي الطَّاهِرِ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ وَأَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ مَالِكٍ.

[صحیح۔ متفق علیه]

(١٨٢٠٢) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر گئے تو سونا، چاندی مال غنیمت میں نہ ملا بلکہ عام مال حاصل ہوا۔ پھر ہم وادی قریٰ میں آئے تو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غلام تھا، جو رفاعہ بن بدر بنو ضبیب کے آدمی نے دیا تھا۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی سواری سے کجاوہ اتار رہا تھا کہ اجنبی تیر اس کو لگ گیا جس کی وجہ سے وہ فوت ہو گیا۔ لوگوں نے اسے جنت کی بشارت دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہرگز نہیں اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اس نے خیبر کے مال غنیمت کے تقسیم ہونے سے پہلے ایک چادر چرائی تھی۔ وہ آگ بن کر اس پر لپٹی ہوئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص ایک یا دو تسمے لے کر آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ایک یا دو تسمے آگ سے ہیں۔

(١٨٢٠٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ :عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ الأَصْبَهَانِيُّ إِمْلاَءً أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ :أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْبَصْرِيُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ عَلَى ثَقَلِ النَّبِيِّ -ﷺ- رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ كِرْكِرَةُ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :هُوَ فِي النَّارِ . فَذَهَبُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَوَجَدُوا عَلَيْهِ عَبَاءَةً قَدْ غَلَّهَا.
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. [صحیح۔ بخاری ٣٠٧٤]

(۱۸۲۰۳) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کے سامان پر مقرر تھا جس کا نام کرکرہ تھا۔ وہ فوت ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ جہنمی ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے جا کر دیکھا تو اس کے اوپر ایک حلہ تھا جو اس نے مال غنیمت سے چرایا تھا اور خیانت کی تھی۔

(۱۸۲۰۴) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ الْمُقْرِءُ ابْنُ الْحَمَّامِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ النَّجَّادُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ أَبُو عَمْرٍو الْغُدَانِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ سِمَاكٍ أَبِي زُمَيْلٍ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ قُتِلَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ -ﷺ- يَعْنِي نَاسًا فَقَالُوا فُلاَنٌ شَهِيدٌ وَفُلاَنٌ شَهِيدٌ حَتَّى مَرُّوا عَلَى رَجُلٍ فَقَالُوا فُلاَنٌ شَهِيدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : كَلاَّ إِنِّي رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ فِي عَبَاءَةٍ غَلَّهَا أَوْ بُرْدَةٍ غَلَّهَا . ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اذْهَبْ فَنَادِ فِي النَّاسِ إِنَّهُ لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلاَّ الْمُؤْمِنُونَ . فَخَرَجْتُ فَنَادَيْتُ فِي النَّاسِ إِنَّهُ لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلاَّ الْمُؤْمِنُونَ.

أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ. [صحیح۔ مسلم ۱۱۴]

(۱۸۲۰۴) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خیبر کے دن بعض صحابہ شہید ہوئے تو لوگوں نے کہا: فلاں شہید ہے، فلاں شہید ہے یہاں تک کہ وہ ایک شخص کے پاس سے گزرے۔ انہوں نے کہا: یہ شہید ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہرگز نہیں بلکہ میں نے اس کو جہنم میں دیکھا ہے، ایک عباء یا چادر کی خیانت کی وجہ سے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابن خطاب! جاؤ لوگوں میں اعلان کر دو کہ صرف مومن جنت میں داخل ہوں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں میں اعلان کر دیا کہ صرف مومن جنت میں داخل ہوں گے۔

(۱۸۲۰۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْمُنَادِي حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ الْقَاضِي وَأَبُو مُحَمَّدِ بْنُ أَبِي حَامِدٍ الْمُقْرِءُ وَأَبُو صَادِقٍ الْعَطَّارُ قَالُوا أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ : تُوُفِّيَ رَجُلٌ يَوْمَ خَيْبَرَ وَإِنَّهُمْ ذَكَرُوا لِرَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَ لَهُمْ : صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ . فَتَغَيَّرَتْ وُجُوهُ النَّاسِ لِذَلِكَ فَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : إِنَّ صَاحِبَكُمْ قَدْ غَلَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ . فَفَتَّشْنَا مَتَاعَهُ فَوَجَدْنَا خَرَزَاتٍ مِنْ خَرَزِ يَهُودَ مَا تُسَاوِي دِرْهَمَيْنِ.

لَفْظُ حَدِيثِ ابْنِ وَهْبٍ. [ضعیف]

(۱۸۳۰۵) زید بن خالد جہنی فرماتے ہیں کہ ایک شخص خیبر کے دن فوت ہو گیا۔ صحابہ نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے تذکرہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے ساتھی کی نماز جنازہ ادا کرو۔ اس کی وجہ سے لوگوں کے رنگ تبدیل ہو گئے۔ راوی کا گمان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ تمہارے ساتھی نے اللہ کے راستہ میں خیانت کی ہے۔ ہم نے اس کے سامان کی تلاشی لی تو یہود کے ہاروں میں سے ایک ہار پایا جو دو درہم کے برابر تھا۔

(۱۸۳۰۶) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ بْنُ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ (ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يَوْمًا فَذَكَرَ الْغُلُولَ فَعَظَّمَهُ وَعَظَّمَ أَمْرَهُ فَقَالَ : لاَ أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ بَعِيرٌ لَهُ رُغَاءٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغِثْنِي أَقُولُ لاَ أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لاَ أُلْفِيَنَّ يَجِيءُ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغِثْنِي أَقُولُ لاَ أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لاَ أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ فَرَسٌ لَهَا حَمْحَمَةٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ لاَ أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لاَ أُلْفِيَنَّ يَجِيءُ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ نَفْسٌ لَهَا صِيَاحٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغِثْنِي أَقُولُ لاَ أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لاَ أُلْفِيَنَّ يَجِيءُ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ صَامِتٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ لاَ أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لاَ أُلْفِيَنَّ يَجِيءُ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ رِقَاعٌ تَخْفِقُ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغِثْنِي أَقُولُ لاَ أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُسَدَّدٍ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۳۰۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اکرم ﷺ نے کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا۔ آپ ﷺ نے غنیمت کے مال میں خیانت کا تذکرہ فرمایا اور اسے بہت بڑا گناہ گردانا اور اس خیانت کو کبیرہ گناہ قرار دیا۔ پھر فرمایا: میں تم سے کسی شخص کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن میدان حشر میں آئے تو اس کی گردن پر ایسا اونٹ ہو جو آواز نکال رہا ہو اور وہ کہے: اے اللہ کے رسول! میری مدد فرمائیں۔ میں کہوں کہ میں تیرے لیے کچھ نہیں کر سکتا۔ میں نے تجھ تک (فریضہ زکوٰۃ کی) بات پہنچا دی تھی۔ پھر فرمایا: میں تم میں سے کسی کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن آئے اور اس کی گردن پر بکری ممیا رہی ہو وہ کہے کہ اللہ کے رسول! میری مدد کیجیے میں کہوں کہ میں تیرے لیے کچھ نہیں کر سکتا۔ میں نے تمہیں بتا دیا تھا۔ پھر فرمایا: تم میں کسی کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن میدان حشر میں آئے اور اس کی گردن پر گھوڑا ہنہنا رہا ہو، وہ شخص کہے: اے اللہ کے رسول! میری مدد فرمائیے۔ میں جواب دوں کہ میں تیرے لیے کچھ نہیں کر سکتا، میں نے تجھ تک بات پہنچا دی تھی۔ پھر فرمایا: تم میں سے کسی شخص کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن آئے اور اس کی گردن پر سوار انسان

چلا رہا ہو۔ وہ شخص کہے کہ اے اللہ کے رسول! میری مدد کیجیے۔ میں کہوں کہ میں تیرے لیے کچھ نہیں کر سکتا۔ میں نے تجھ تک بات پہنچادی تھی۔ پھر فرمایا: میں تم میں سے کسی شخص کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن میدان حشر میں آئے اور اس کی گردن پر سونا چاندی لدا ہوا ہو اور وہ التجا کر رہا ہو۔ اے اللہ کے رسول! میری مدد کیجیے۔ میں جواب دوں کہ میں تیرے لیے کچھ نہیں کر سکتا۔ میں نے تجھ تک بات پہنچادی تھی۔ پھر فرمایا: میں تم میں سے کسی کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن آئے اور اس کی گردن پر کپڑے پھڑ پھڑا رہے ہوں اور وہ التجا کر رہا ہو کہ اے اللہ کے رسول! میری مدد کیجیے اور میں جواب دوں کہ میں تیرے لیے کچھ نہیں کر سکتا، میں نے تجھ تک بات پہنچادی تھی۔

(۱۸۲۰۷) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ بْنُ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ (ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الصَّفَّارُ إِمْلاَءً حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- الْغُلُولَ فَعَظَّمَهُ ثُمَّ قَالَ : لِيَحْذَرْ أَحَدُكُمْ أَنْ يَجِيءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِبَعِيرٍ عَلَى عُنُقِهِ فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ أَغِثْنِي فَأَقُولُ إِنِّي لاَ أُغْنِي عَنْكَ شَيْئًا إِنِّي قَدْ بَلَّغْتُ وَيَجِيءُ رَجُلٌ عَلَى عُنُقِهِ فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ أَغِثْنِي فَأَقُولُ إِنِّي لاَ أُغْنِي عَنْكَ شَيْئًا إِنِّي قَدْ بَلَّغْتُ وَيَجِيءُ الرَّجُلُ عَلَى عُنُقِهِ رِقَاعٌ فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ أَغِثْنِي فَأَقُولُ لاَ أُغْنِي عَنْكَ شَيْئًا قَدْ بَلَّغْتُ.

قَالَ حَمَّادٌ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ فَجَاءَ بِهِ نَحْوًا مِنْ هَذَا. لَفْظُ حَدِيثِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الصَّفَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ الدَّارِمِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۸۲۰۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالِ غنیمت میں خیانت کا ذکر فرمایا اور اسے بہت بڑا گناہ گردانا۔ پھر فرمایا کہ تمہیں ڈرنا چاہیے کہ کوئی کل قیامت کے دن آئے اور اس کی گردن پر اونٹ سوار ہو اور وہ کہے: اے محمد! میری مدد کیجیے۔ میں جواب دوں گا کہ میں تیرے لیے کچھ نہیں کر سکتا، میں نے بات تجھے پہنچادی تھی اور کوئی شخص قیامت کے دن میدان حشر میں آئے کہ اس کی گردن پر کپڑے ہوں۔ وہ کہے: اے محمد! میری مدد کیجیے، میں کہوں کہ میں تیرے لیے کچھ نہیں کر سکتا۔ میں نے تجھے بات پہنچادی تھی۔

(۱۸۲۰۸) أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الأَسْفَاطِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- : مَنْ مَاتَ وَهُوَ بَرِيءٌ مِنْ ثَلاَثٍ مِنَ الْكِبْرِ وَالْغُلُولِ وَالدَّيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ. (ت) قَالَ أَبُو عِيسَى وَرَوَاهُ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ وَقَالَ : الْكَنْزُ. بَدَلَ : الْكِبْرِ. [صحيح]

(۱۸۲۰۸) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو اس حالت میں موت آئی کہ وہ تین چیزوں سے محفوظ تھا: ① تکبر سے ② مال غنیمت میں خیانت سے ③ قرض سے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ ابو عیسیٰ کہتے ہیں کہ سعید قتادہ سے نقل فرماتے ہیں۔ اس نے الکبر کی جگہ کنز کے الفاظ بولے ہیں۔

(۸۳) باب لاَ يُقْطَعُ مَنْ غَلَّ فِي الْغَنِيمَةِ وَلاَ يُحْرَقُ مَتَاعُهُ وَمَنْ قَالَ يُحْرَقُ

مال غنیمت میں خیانت کرنے والے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے۔ اس کا سامان نہ جلایا جائے اور بعض کا گمان ہے کہ اس کا سامان جلایا جائے گا

(۱۸۲۰۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ السُّوسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعَ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ. وَابْنُ عَجْلاَنَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا قَفَلَ مِنْ غَزْوَةِ حُنَيْنٍ رَهِقَهُ النَّاسُ يَسْأَلُونَهُ فَحَاصَتْ بِهِ النَّاقَةُ فَخَطِفَتْ رِدَاءَهُ شَجَرَةٌ فَقَالَ : رُدُّوا عَلَيَّ رِدَائِي أَتَخْشَوْنَ عَلَيَّ الْبُخْلَ وَاللَّهِ لَوْ أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ نَعَمًا مِثْلَ سَمُرِ تِهَامَةَ لَقَسَمْتُهَا بَيْنَكُمْ ثُمَّ لاَ تَجِدُونِي بَخِيلاً وَلاَ جَبَانًا وَلاَ كَذَّابًا . ثُمَّ أَخَذَ وَبَرَةً مِنْ وَبَرِ سَنَامِ بَعِيرٍ فَرَفَعَهَا وَقَالَ : مَا لِي مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ وَلاَ مِثْلُ هَذِهِ إِلاَّ الْخُمُسَ وَالْخُمُسُ مَرْدُودٌ عَلَيْكُمْ . فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ قَسْمِ الْخُمُسِ أَتَاهُ رَجُلٌ يَسْتَحِلُّهُ خِيَاطًا أَوْ مِخْيَطًا فَقَالَ : رُدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمِخْيَطَ فَإِنَّ الْغُلُولَ عَارٌ وَنَارٌ وَشَنَارٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . (حسن۔ تقدم برقم ۱۳۱۷۷/۷)

(۱۸۲۰۹) حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ جب غزوہ حنین سے واپس آئے تو لوگوں نے آپ کو گھیر لیا اور مال مانگ رہے تھے۔ جس کی وجہ سے اونٹنی بدکی اور آپ کی چادر مبارک درخت پر اٹک گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میری چادر واپس کرو، کیا تمہیں مجھ سے بخل کا خطرہ ہے؟ اگر اللہ مجھے تہامہ کے درختوں جتنے جانور عطا کر دے تو میں سارے کے سارے تمہارے درمیان تقسیم کر دوں پھر تم مجھے بخیل، بزدل اور جھوٹا نہ پاؤ گے۔ پھر آپ ﷺ نے اونٹ کی کوہان کے بال پکڑ کر بلند فرمائے اور فرمایا: اللہ کے عطا کردہ مال سے میرا حصہ اتنا بھی نہیں سوائے پانچویں حصہ کے اور خمس بھی تمہیں واپس کر دیا جاتا ہے۔ خمس کی تقسیم کے وقت ایک شخص آیا، جو اپنے لیے اس مال سے سوئی یا دھاگہ بھی حلال خیال کرتا ہے۔ فرمایا: دھاگا اور سوئی واپس کر دو، کیونکہ مال غنیمت میں خیانت قیامت کے دن عیب و رسوائی ہوگی۔

(۱۸۲۱۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَوْذَبٍ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- إِذَا أَصَابَ غَنِيمَةً أَمَرَ بِلاَلاً فَنَادَى فِي النَّاسِ فَيَجِيئُونَ بِغَنَائِمِهِمْ فَيُخَمِّسُهَا وَيُقَسِّمُهَا فَجَاءَ رَجُلٌ بَعْدَ ذَلِكَ بِزِمَامٍ مِنْ شَعَرٍ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا فِيمَا كُنَّا أَصَبْنَاهُ مِنَ الْغَنِيمَةِ. قَالَ : أَسَمِعْتَ بِلاَلاً نَادَى ثَلاَثًا؟ . قَالَ : نَعَمْ. قَالَ : فَمَا مَنَعَكَ أَنْ تَجِيءَ بِهِ؟ . قَالَ : فَاعْتَذَرَ. قَالَ : كُنْ أَنْتَ تَجِيءُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَنْ أَقْبَلَهُ مِنْكَ .

وَقَدْ مَضَى فِي الْبَابِ قَبْلَهُ حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فِي كِرْكِرَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي شَيْءٍ مِنْ هَذِهِ الرِّوَايَاتِ أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- أَمَرَ بِتَحْرِيقِ مَتَاعِ الْغَالِّ. [حسن۔ تقدم برقم ۱۲۷۱۹/۶]

(۱۸۲۱۰) حضرت عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ مال غنیمت حاصل ہوتا تو رسول کریم ﷺ حضرت بلال کو حکم فرماتے کہ لوگوں میں اعلان کرو کہ غنیمت کا مال لے آؤ۔ آپ ﷺ پانچواں حصہ نکال کر باقی تقسیم فرما دیتے۔ اس کے بعد ایک شخص بالوں کی لٹ لے کر آیا۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ مال غنیمت میں سے ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے حضرت بلال کا تین مرتبہ اعلان سنا تھا؟ اس نے کہا: ہاں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: پھر تو لے کر کیوں نہ آیا؟ اس نے عذر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لے جاؤ کل قیامت کے دن لے کر آنا، میں تجھ سے ہرگز قبول نہ کروں گا۔

(ب) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی حدیث کرکرہ کے بارے میں گزر گئی۔ آپ ﷺ نے کسی جگہ بھی مال غنیمت میں خیانت کرنے والے کا سامان نہیں جلایا۔

(۱۸۲۱۱) وَفِي ذَلِكَ دَلِيلٌ عَلَى ضَعْفِ مَا أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَصْبَهَانِيُّ الزَّاهِدُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ الْبَرِّيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَحْرَقُوا مَتَاعَ الْغَالِّ وَمَنَعُوهُ سَهْمَهُ وَضَرَبُوهُ.

هَكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ. وَقَدْ قِيلَ عَنْهُ مُرْسَلاً. [ضعيف]

(۱۸۲۱۱) حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ، ابوبکر، اور عمر رضی اللہ عنہما نے مال غنیمت میں خیانت کرنے والے کے مال کو جلایا اور مال غنیمت سے اس کا حصہ بھی روک دیا اور پٹائی بھی کی۔

(۱۸۲۱۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ قَالاَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَوْلَهُ لَمْ يَذْكُرْ عَبْدُ الْوَهَّابِ مَنْعَ سَهْمِهِ. وَيُقَالُ إِنَّ زُهَيْرًا هَذَا مَجْهُولٌ وَلَيْسَ بِالْمَكِّيِّ.

(۱۸۲۱۲) خالی

(۱۸۲۱۳) وَأَمَّا الْحَدِيثُ الَّذِي أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ وَأَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْفَارِسِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو

عَمْرِو بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَائِدَةَ قَالَ : دَخَلْتُ مَعَ مَسْلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَرْضَ الرُّومِ فَأُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ غَلَّ فَسَأَلَ سَالِمًا عَنْهُ فَقَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : إِذَا وَجَدْتُمُ الرَّجُلَ قَدْ غَلَّ فَأَحْرِقُوا مَتَاعَهُ وَاضْرِبُوهُ . قَالَ : فَوَجَدْنَا فِي مَتَاعِهِ مُصْحَفًا فَسُئِلَ سَالِمٌ عَنْهُ فَقَالَ بِعْهُ وَتَصَدَّقْ بِثَمَنِهِ. لَفْظُ حَدِيثِ سَعِيدٍ فَهَذَا ضَعِيفٌ. [ضعیف]

(۱۸۲۱۳) صالح بن محمد بن زائدہ فرماتے ہیں: میں روم کی سرزمین پر مسلم بن عبدالملک کے ساتھ تھا۔ ایک شخص لایا گیا جس نے مال غنیمت میں خیانت کی تھی۔ اس نے سالم سے اس کے بارے میں سوال کیا، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا جو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر تم ایسے شخص کو پاؤ جس نے مال غنیمت میں خیانت کی ہو تو اس کا سامان جلا دو اور اس کو مارو۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے اس کے سامان میں قرآن مجید پایا تو سالم سے اس کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرماتے ہیں: قرآن مجید بیچ کر اس کی قیمت صدقہ کر دو۔

(۱۸۲۱۴) وَقَدْ أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الأَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ : غَزَوْنَا مَعَ الْوَلِيدِ بْنِ هِشَامٍ وَمَعَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَغَلَّ رَجُلٌ مَتَاعًا فَأَمَرَ الْوَلِيدُ بِمَتَاعِهِ فَأُحْرِقَ وَطِيفَ بِهِ وَلَمْ يُعْطِهِ سَهْمَهُ.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا أَصَحُّ الْحَدِيثَيْنِ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ هِشَامٍ حَرَّقَ رَحْلَ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ وَكَانَ قَدْ غَلَّ وَضَرَبَهُ. [ضعیف]

(۱۸۲۱۴) صالح بن محمد فرماتے ہیں: ہم نے ولید بن ہشام کے ساتھ مل کر غزوہ کیا اور ہمارے ساتھ سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور عمر بن عبدالعزیز تھے۔ ایک شخص نے مال غنیمت میں خیانت کر لی تو ولید نے اس کے سامان کو جلانے کا حکم دیا اور اسے سزا دی گئی اور مال غنیمت میں سے حصہ بھی نہ دیا گیا۔

(ب) ابوداؤد کہتے ہیں: یہ دونوں حدیثوں سے زیادہ صحیح ہے کہ ولید بن ہشام نے زیاد بن سعد کا سامان جلایا۔ اس نے مال غنیمت میں خیانت کی تھی۔

(۱۸۲۱۵) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْفَارِسِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ : إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ قَالَ صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَائِدَةَ أَبُو وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ الْمَدَنِيُّ تَرَكَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ يَرْوِي عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ رَفَعَهُ : مَنْ غَلَّ فَأَحْرِقُوا مَتَاعَهُ.

وَقَدْ رَوَى ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- فِي الْغُلُولِ وَلَمْ يُحْرِقْ

قَالَ الْبُخَارِيُّ وَعَلَيْهِ أَصْحَابُنَا يَحْتَجُّونَ بِهَذَا فِي الْغُلُولِ وَهَذَا بَاطِلٌ لَيْسَ بِشَيْءٍ - [صحيح]

(۱۸۲۱۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ عمرو رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث نقل فرماتے ہیں کہ جو شخص مال غنیمت میں خیانت کرے اس کا سامان جلا دو۔

(ب) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے نقل فرماتے ہیں مال غنیمت میں خیانت آپ ﷺ نے اس کا سامان نہیں جلایا۔

(۱۸۲۱۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ يَقُولُ :صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَائِدَةَ لَيْسَ حَدِيثُهُ بِذَاكَ.

(۱۸۲۱۶) خالی

(۸۴) باب إِقَامَةِ الْحُدُودِ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ

لڑائی کی زمین میں حدود قائم کرنے کا بیان

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ :قَدْ أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- الْحَدَّ بِالْمَدِينَةِ وَالشِّرْكُ قَرِيبٌ مِنْهَا وَفِيهَا شِرْكٌ كَثِيرٌ مُوَادِعُونَ وَضَرَبَ الشَّارِبَ بِحُنَيْنٍ وَالشِّرْكُ قَرِيبٌ مِنْهُ.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں حد لگائی۔ حالانکہ شرک قریب تھا۔ اس طرح آپ ﷺ نے حنین میں بھی شرابی کو حد لگائی۔

(۱۸۲۱۷) أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ :مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ جَعْفَرٍ الْقِرْمِيسِينِيُّ بِهَا أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ :مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْكُهَيْلِيُّ أَخْبَرَنَا الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَزْهَرَ الزُّهْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَوْمَ حُنَيْنٍ يَتَخَلَّلُ النَّاسَ يَسْأَلُ عَنْ مَنْزِلِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَأُتِيَ بِسَكْرَانٍ فَأَمَرَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَضَرَبُوهُ بِمَا كَانَ فِي أَيْدِيهِمْ وَحَثَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَلَيْهِ مِنَ التُّرَابِ.

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ. [ضعيف۔ تقدم برقم ۱۷۵۳۷/۸]

(۱۸۲۱۷) عبدالرحمن بن ازہر فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو حنین کے دن دیکھا کہ آپ ﷺ خالد بن ولید کی منزل کے بارے میں پوچھ رہے تھے کہ ایک شرابی لایا گیا تو آپ ﷺ نے لوگوں سے کہا: جو ان کے ہاتھوں میں ہے اسے ماریں اور رسول اللہ ﷺ نے اس پر مٹی ڈالی۔

(۱۸۲۱۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ

بْنُ الْفَرَجِ أَخْبَرَنَا عَنِ الْوَاقِدِيِّ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ فِي قِصَّةِ خَيْبَرَ وَمَا أُخْرِجَ مِنْ حِصْنِ الصَّعْبِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ : وَزِقَاقُ خَمْرٍ فَأُهْرِيقَتْ وَعَمَدَ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَشَرِبَ مِنْ ذَلِكَ الْخَمْرِ فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم- فَكَرِهَ حِينَ رُفِعَ إِلَيْهِ فَخَفَقَهُ بِنَعْلِهِ وَأَمَرَ مَنْ حَضَرَهُ فَخَفَقُوهُ بِنِعَالِهِمْ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ الْحِمَارُ وَكَانَ رَجُلاً لاَ يَصْبِرُ عَنِ الشَّرَابِ فَضَرَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- مِرَارًا فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : اللَّهُمَّ الْعَنْهُ مَا أَكْثَرَ مَا يُضْرَبُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- : لاَ تَفْعَلْ يَا عُمَرُ فَإِنَّهُ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ . [ضعیف]

(۱۸۲۱۸) عبدالحمید بن جعفر اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے خیبر کے قصہ کے بارے میں نقل فرماتے ہیں کہ صعب بن معاذ کے قلعہ سے شراب نکالی گئی اور گلیوں میں بہا دی گئی تو اس شراب سے کسی مسلمان شخص نے جان بوجھ کر پی لی۔ جب معاملہ نبی ﷺ تک پہنچا تو آپ ﷺ نے ناپسند فرمایا۔ آپ ﷺ نے اسے اپنے جوتے سے مارا اور لوگوں کو حکم فرمایا کہ وہ اپنے جوتے سے ماریں۔ اسے عبداللہ الحمار کہا جاتا تھا۔ یہ ایسا شخص تھا جو شراب سے باز نہ آتا تھا۔ آپ ﷺ نے اس کو کئی مرتبہ سزا دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ! اس پر لعنت کر یہ کتنی بار سزا دیا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! ایسا نہ کہو یہ اللہ اور رسول سے محبت کرتا ہے۔

(۱۸۲۱۹) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي يَزِيدَ غَيْلاَنَ مَوْلَى كِنَانَةَ عَنْ أَبِي سَلاَّمٍ الْحَبَشِيِّ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ وَعِنْدَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- صَلَّى إِلَى بَعِيرٍ مِنَ الْمَقْسَمِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلاَتِهِ أَخَذَ مِنْهُ قَرَدَةً بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ وَهِيَ فِي وَبَرِهِ فَقَالَ : أَلاَ إِنَّ هَذَا مِنْ غَنَائِمِكُمْ وَلَيْسَ لِي مِنْهُ إِلاَّ الْخُمُسُ وَالْخُمُسُ مَرْدُودٌ عَلَيْكُمْ فَأَدُّوا الْخَيْطَ وَالْمَخِيطَ وَأَصْغَرَ مِنْ ذَلِكَ وَأَكْبَرَ فَإِنَّ الْغُلُولَ عَارٌ عَلَى أَهْلِهِ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَجَاهِدُوا النَّاسَ فِي اللَّهِ الْقَرِيبَ مِنْهُمْ وَالْبَعِيدَ وَلاَ يَأْخُذُكُمْ فِي اللَّهِ لَوْمَةُ لاَئِمٍ وَأَقِيمُوا حُدُودَ اللَّهِ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ وَعَلَيْكُمْ بِالْجِهَادِ فَإِنَّهُ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ عَظِيمٌ يُنَجِّي اللَّهُ بِهِ مِنَ الْهَمِّ وَالْغَمِّ . [ضعیف]

(۱۸۲۱۹) عبادہ بن صامت فرماتے ہیں کہ ان کے پاس ابو درداء رضی اللہ عنہ تھے کہ نبی اکرم ﷺ نے مقسم کے اونٹوں میں سے کسی ایک پر نماز ادا کی۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو اونٹ کی کوہان کے بالوں میں سے اپنی انگلیوں کے درمیان ایک چیچڑی کو پکڑا اور فرمایا: خبردار! یہ تمہارا مال غنیمت ہے، اس میں سے میرا صرف پانچواں حصہ ہے اور پانچواں حصہ بھی تم پر ہی لوٹا دیا جاتا ہے۔ تم سوئی اور دھاگہ یا اس سے چھوٹی یا بڑی چیز بھی واپس کر دو۔ کیونکہ مال غنیمت میں خیانت دنیا اور آخرت میں

رسوائی کا سبب ہے اور اللہ کے لیے قریب اور دور کے لوگوں سے جہاد کرو اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت تمہیں اللہ کے راستہ میں جہاد سے نہ روکے اور سفر وحضر میں حدود کو نافذ کرو اور جہاد کو لازم کرلو؛ کیونکہ یہ جنت کے دروازوں میں سے ایک بہت بڑا دروازہ ہے۔ اللہ رب العزت اس کے ذریعے ہر پریشانی اور غم سے نجات دے دیتے ہیں۔

(۱۸۲۲۰) وَرَوَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ : أَنَّهُ جَلَسَ مَعَ عُبَادَةَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَالْحَارِثِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْكِنْدِيِّ فَتَذَاكَرُوا الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فِي الأَخْمَاسِ فَقَالَ عُبَادَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- صَلَّى بِهِمْ فِي غَزْوَةٍ إِلَى بَعِيرٍ فَذَكَرَهُ بِنَحْوِهِ وَقَالَ فِيهِ : وَأَقِيمُوا حُدُودَ اللَّهِ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ .

أَخْبَرَنَاهُ أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ مَطَرٍ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْمُسْتَفَاضِ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَائِذٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ فَذَكَرَهُ. [ضعيف]

(۱۸۲۲۰) مقدام بن معدیکرب فرماتے ہیں کہ وہ عبادہ، ابودرداء اور حارث بن معاویہ کندی کے ساتھ بیٹھے تھے اور حدیث کا مذاکرہ کر رہے تھے۔ حضرت عبادہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک اونٹ کی جانب منہ کر کے نماز پڑھائی، پھر اس کی مثل ذکر کیا۔ اس حدیث میں ہے کہ تم سفر وحضر میں حدود کو نافذ کرو۔

(۱۸۲۲۱) وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ فِي الْمَرَاسِيلِ عَنْ هِشَامِ بْنِ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ يَحْيَى الْخُشَنِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :أَقِيمُوا الْحُدُودَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ عَلَى الْقَرِيبِ وَالْبَعِيدِ وَلاَ تُبَالُوا فِي اللَّهِ لَوْمَةَ لاَئِمٍ .

أَخْبَرَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ الْفَسَوِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ اللُّؤْلُؤِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ فَذَكَرَهُ. وَرُوِيَ ذَلِكَ أَيْضًا عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ. [ضعيف]

(۱۸۲۲۱) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: سفر وحضر میں قریب وبعید میں حدوں کو نافذ کرو اور اللہ کے بارے میں کسی ملامت گر کی ملامت کی پرواہ نہ کرو۔

(۱۸۲۲۲) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ دُرُسْتَوَيْهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ بْنُ خَمِيرُوَيْهِ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ كَهْمَسٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ الأَصَمِّ قَالَ :بَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ فِي جَيْشٍ فَبَعَثَ خَالِدٌ ضِرَارَ بْنَ الأَزْوَرِ فِي سَرِيَّةٍ فِي خَيْلٍ فَأَغَارُوا عَلَى حَيٍّ مِنْ بَنِي أَسَدٍ فَأَصَابُوا امْرَأَةً عَرُوسًا جَمِيلَةً فَأَعْجَبَتْ ضِرَارًا فَسَأَلَهَا أَصْحَابَهُ فَأَعْطَوْهَا إِيَّاهُ فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَلَمَّا

فَقَلَ نَدِمَ وَسُقِطَ فِي يَدِهِ فَلَمَّا دُفِعَ إِلَى خَالِدٍ أَخْبَرَهُ بِالَّذِي فَعَلَ قَالَ خَالِدٌ فَإِنِّي قَدْ أَجَزْتُهَا لَكَ وَطَيَّبْتُهَا لَكَ قَالَ لاَ حَتَّى تَكْتُبَ بِذَلِكَ إِلَى عُمَرَ فَكَتَبَ عُمَرُ أَنِ ارْضَخْهُ بِالْحِجَارَةِ فَجَاءَ كِتَابُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَدْ تُوُفِّيَ فَقَالَ مَا كَانَ اللَّهُ لِيُخْزِيَ ضِرَارَ بْنَ الأَزْوَرِ. [ضعیف]

(۱۸۲۲۲) ہارون بن اصم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولید کو ایک لشکر میں روانہ فرمایا اور حضرت خالد بن ولید نے ضرار بن ازور کو گھوڑ سواروں کے ساتھ بھیجا۔ انہوں نے بنو اسد پر شب خون مارا۔ انہیں ایک خوبصورت دلہن ملی۔ وہ ضرار کو اچھی لگی تو ساتھیوں کی رضامندی کے بعد ضرار اس پر واقع ہو گئے۔ جب واپس پلٹے تو شرمندہ ہوئے اور ہاتھ کو فالج ہو گیا۔ جب انہیں خالد بن ولید کے پاس لایا گیا اور جو انہوں نے کیا تھا اس کی خبر دی تو حضرت خالد کہنے لگے کہ میں اس عورت کو آپ کے لیے جائز قرار دیتا ہوں۔ فرماتے ہیں: نہیں بلکہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خط لکھو تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ ان کا سر پتھروں سے کچل دیا جائے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا تو اس وقت وہ فوت ہو چکے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ اللہ نے ضرار بن ازور کو رسوائی سے بچا لیا۔

(۸۵) باب مَنْ زَعَمَ لاَ تُقَامُ الْحُدُودُ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ حَتَّى يَرْجِعَ

جس کا گمان ہے کہ دار الحرب میں حد نافذ نہ کی جائے بلکہ واپس آ کر حدود نافذ کرو

(۱۸۲۲۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيِّ عَنْ شُيَيْمِ بْنِ بَيْتَانَ وَيَزِيدَ بْنِ صُبْحٍ الأَصْبَحِيِّ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ بُسْرِ بْنِ أَبِي أَرْطَاةَ فِي الْبَحْرِ فَأُتِيَ بِسَارِقٍ يُقَالُ لَهُ مِصْدَرٌ قَدْ سَرَقَ بُخْتِيَّةً فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لاَ تُقْطَعُ الأَيْدِي فِي السَّفَرِ. وَلَوْلاَ ذَلِكَ لَقَطَعْتُهُ.
هَذَا إِسْنَادٌ شَامِيٌّ.
وَكَانَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ يَقُولُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ يُنْكِرُونَ أَنْ يَكُونَ بُسْرُ بْنُ أَبِي أَرْطَاةَ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ.
وَقَالَ يَحْيَى بُسْرُ بْنُ أَبِي أَرْطَاةَ رَجُلُ سَوْءٍ. [صحیح]

(۱۸۲۲۳) جنادہ بن امیہ فرماتے ہیں کہ ہم بسر بن ابی ارطاۃ کے ساتھ سمندری سفر میں تھے۔ ان کے پاس ایک چور لایا گیا جس کا نام مصدر تھا۔ اس نے بختی اونٹ چوری کیا تھا۔ اس نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سفر میں ہاتھ نہ کاٹے جائیں۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔

(ب) یحییٰ بن معین کہتے ہیں کہ اہل مدینہ انکار کرتے ہیں کہ بسر بن ابی ارطاۃ نے نبی ﷺ سے سنا ہے اور یحییٰ تو فرماتے ہیں کہ بسر بن ارطاۃ برا آدمی ہے۔

(١٨٢٢٤) أَخْبَرَنَا بِذَلِكَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الدُّورِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ

قَالَ الشَّيْخُ وَإِنَّمَا قَالَ ذَلِكَ يَحْيَى لِمَا ظَهَرَ مِنْ سُوءِ فِعْلِهِ فِي قِتَالِ أَهْلِ الْحَرَّةِ وَغَيْرِهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ. [صحيح]

(۱۸۲۲۳) شیخ فرماتے ہیں کہ یحییٰ نے جو اس کے بارے میں کہا اس وجہ سے کہ اس کا برا فعل حرہ کی لڑائی میں ظاہر ہوا۔

(١٨٢٢٥) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ قَالَ قَالَ أَبُو يُوسُفَ حَدَّثَنَا بَعْضُ أَشْيَاخِنَا عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: لاَ تُقَامُ الْحُدُودُ فِي دَارِ الْحَرْبِ مَخَافَةَ أَنْ يَلْحَقَ أَهْلُهَا بِالْعَدُوِّ. [ضعيف]

(۱۸۲۲۵) زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دار الحرب میں حدود نافذ نہ کی جائیں اس ڈر سے کہ کہیں دشمن سے نہ جا ملے۔

(١٨٢٢٦) قَالَ وَحَدَّثَنَا بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ عُمَيْرٍ: أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَتَبَ إِلَى عُمَيْرِ بْنِ سَعْدٍ الأَنْصَارِيِّ وَإِلَى عُمَّالِهِ أَنْ لاَ يُقِيمُوا حَدًّا عَلَى أَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ حَتَّى يَخْرُجُوا إِلَى أَرْضِ الْمُصَالَحَةِ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ مَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مُسْتَنْكَرٌ وَهُوَ يَعِيبُ أَنْ يَحْتَجَّ بِحَدِيثٍ غَيْرِ ثَابِتٍ وَيَقُولُ حَدَّثَنَا شَيْخٌ وَمَنْ هَذَا الشَّيْخُ وَيَقُولُ مَكْحُولٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَمَكْحُولٌ لَمْ يَرَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَقَوْلُهُ يَلْحَقُ بِالْمُشْرِكِينَ فَإِنْ لَحِقَ بِهِمْ فَهُوَ أَشْقَى لَهُ وَمَنْ تَرَكَ الْحَدَّ خَوْفَ أَنْ يَلْحَقَ الْمَحْدُودُ بِبِلاَدِ الْمُشْرِكِينَ تَرَكَهُ فِي سَوَاحِلِ الْمُسْلِمِينَ وَمَسَالِحِهِمُ الَّتِي تَتَّصِلُ بِبِلاَدِ الْحَرْبِ. [ضعيف]

(۱۸۲۲۶) حکیم بن عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عمیر بن سعد انصاری اور اپنے عمال کو خط لکھا کہ وہ مسلمانوں پر دار الحرب میں حد نافذ نہ کریں۔ یہاں تک کہ وہ صلح والی زمین پر آجائیں۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کردہ حدیث منکر ہے۔ لہٰذا غیر ثابت شدہ حدیث سے دلیل لینا درست نہیں ہے۔ نیز فرماتے ہیں کہ اگر وہ مشرکین سے جا ملے تو بہت برا ہے اور جس نے حد کو صرف اس لیے چھوڑا کہ وہ مشرکین سے نہ جا ملے تو مسلمانوں کی سمندری حدوں اور ان حدود میں نافذ کرے جہاں بلادِ حرب ساتھ ملے ہوئے ہیں۔

(١٨٢٢٧) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ: أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الرَّازِيُّ خَتَنُ سَلَمَةَ بْنِ الْفَضْلِ الأَنْصَارِيِّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: شَرِبَ عَبْدُ بْنُ الأَزْوَرِ وَضِرَارُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأَبُو جَنْدَلِ بْنُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو بِالشَّامِ فَأُتِيَ بِهِمْ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَبُو جَنْدَلٍ وَاللَّهِ مَا شَرِبْتُهَا إِلاَّ عَلَى تَأْوِيلٍ إِنِّي سَمِعْتُ اللَّهَ يَقُولُ ﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ﴾ [المائدة ۹۳] فَكَتَبَ أَبُو عُبَيْدَةَ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِأَمْرِهِمْ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ الأَزْوَرِ: إِنَّهُ قَدْ حَضَرَ لَنَا عَدُوُّنَا فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ تُؤَخِّرَنَا إِلَى أَنْ نَلْقَى عَدُوَّنَا غَدًا فَإِنِ اللَّهُ أَكْرَمَنَا بِالشَّهَادَةِ كَفَاكَ ذَاكَ وَلَمْ يُقِمْنَا عَلَى خِزَايَةٍ وَإِنْ نَرْجِعْ نَظَرْتَ إِلَى مَا أَمَرَكَ بِهِ صَاحِبُكَ فَأَمْضَيْتَهُ. قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَنَعَمْ فَلَمَّا الْتَقَى النَّاسُ قُتِلَ عَبْدُ بْنُ الأَزْوَرِ شَهِيدًا فَرَجَعَ الْكِتَابُ كِتَابُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ الَّذِي أَوْقَعَ أَبَا جَنْدَلٍ فِي الْخَطِيئَةِ قَدْ تَهَيَّأَ لَهُ فِيهَا بِالْحُجَّةِ وَإِذَا أَتَاكَ كِتَابِي هَذَا فَأَقِمْ عَلَيْهِمْ حَدَّهُمْ وَالسَّلاَمُ فَدَعَا بِهِمَا أَبُو عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَحَدَّهُمَا وَأَبُو جَنْدَلٍ لَهُ شَرَفٌ وَلأَبِيهِ فَكَانَ يُحَدِّثُ نَفْسَهُ حَتَّى قِيلَ إِنَّهُ قَدْ وَسْوَسَ فَكَتَبَ أَبُو عُبَيْدَةَ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي قَدْ ضَرَبْتُ أَبَا جَنْدَلٍ حَدَّهُ وَإِنَّهُ قَدْ حَدَّثَ نَفْسَهُ حَتَّى قَدْ خَشِينَا عَلَيْهِ أَنَّهُ قَدْ هَلَكَ فَكَتَبَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى أَبِي جَنْدَلٍ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الَّذِي أَوْقَعَكَ فِي الْخَطِيئَةِ قَدْ خَزَنَ عَلَيْكَ التَّوْبَةَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴿حم تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ إِلَيْهِ الْمَصِيرُ﴾ [غافر ۱-۳] فَلَمَّا قَرَأَ كِتَابَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ذَهَبَ عَنْهُ مَا كَانَ بِهِ كَأَنَّمَا أُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ. [ضعيف]

(۱۸۲۲۷) یحییٰ بن عروہ بن زبیر اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ عبد بن ازور، ضرار بن خطاب، ابوجندل اور سہیل بن عمرو نے شام میں شراب پی۔ انھیں ابوعبیدہ بن جراح کے پاس لایا گیا۔ ابوجندل نے کہا: میں نے تو اس قرآنی آیت کو مدنظر رکھتے ہوئے پی: ﴿لَیْسَ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِیْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ﴾ [المائدة ۹۳] ''ان لوگوں پر کوئی گناہ نہیں جو ایمان لائے، نیک عمل کیے اس میں جو انھوں نے کھایا، جب وہ اللہ سے ڈرے ہیں اور ایمان لائے نیک عمل کیے۔'' تو ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے ان کا معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا تو عبد بن ازور نے کہا کہ دشمن ہمارے سامنے موجود ہے۔ اگر آپ ہمیں کل تک دشمن سے لڑنے کے لیے مہلت دیں۔ اگر اللہ نے شہادت کا مرتبہ عطا کر دیا تو آپ کو یہی کافی ہے آپ ہمیں حد نہ لگائیں گے۔ اگر واپس آئے تو جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حکم ہو کر گزرنا۔ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ مان گئے تو عبد بن ازور لڑائی میں شہید کر دیے گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا کہ ابوجندل نے دلیل لینے میں غلطی کی ہے۔ جب میرا خط آپ کو مل جائے تو ان پر حد نافذ کر دینا۔ والسلام! ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے دونوں کو بلا کر حد نافذ کر دی۔ ابوجندل اور اس کے والد کا ایک مقام تھا۔ وہ اپنے آپ سے باتیں کرنے لگے۔ یہاں تک کہ کہا گیا کہ ان کے حواس گم ہو گئے ہیں تو ابوعبیدہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھ دیا کہ میں نے ابوجندل کو حد لگائی تو وہ بدحواس ہو گیا۔ مجھے ڈر ہوا کہ کہیں وہ ہلاک نہ ہو جائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوجندل کو خط لکھا۔ حمد وثنا کے بعد: جس چیز نے آپ کو غلطی میں مبتلا کیا ہے اس کی وجہ سے آپ کے ذمہ توبہ لازم ہے ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ حٰمٓ ○ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ○ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ

الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ إِلَيْهِ الْمَصِيرُo مَا يُجَادِلُ فِی آيَاتِ اللّٰهِ إِلَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِی الْبِلَادِo﴾ [غافر ۱-۴] ''اس کتاب کا نازل کرنا غالب جاننے والے خدا کی جانب سے ہے، گناہ معاف کرنے والا، توبہ قبول کرنے والا، سخت سزا والا، قوت والا، اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں اس کی طرف پلٹ کر جانا ہے، اللہ کی آیات کے بارے میں صرف کافر لوگ جھگڑا کرتے ہیں۔ ان کا شہروں میں پھرنا آپ کو دھوکے میں نہ ڈالے۔'' جب اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط پڑھا تو ان کی وہ کیفیت ختم ہو گئی گویا کہ وہ رسی سے کھول دیے گئے ہیں۔

(۱۸۲۲۸) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ :مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ كَانَ اللَّيْثُ يَرَى أَنْ يُقِيمَ الْحَدَّ فِی أَرْضِ الرُّومِ لأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ ﴿وَمَنْ يُرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهُ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهُ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا﴾ [المائدۃ ۴۱]۔ [صحیح]

(۱۸۲۲۸) عبداللہ بن صالح فرماتے ہیں کہ لیث کا خیال تھا کہ روم کی سرزمین پر حد جاری کی جائے؛ کیونکہ اللہ فرماتے ہیں: ﴿مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهُ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهُ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا﴾ [المائدۃ ۴۱] ''جس شخص کی آزمائش کا اللہ ارادہ فرمائیں تو اللہ سے اس کا کچھ بھی نہیں کر سکتا۔''

(۸۶)باب بَيْعِ الدِّرْهَمِ بِالدِّرْهَمَيْنِ فِی أَرْضِ الْحَرْبِ

دارِ حرب میں ایک درہم کی دو درہم کے عوض خرید و فروخت کا بیان

(۱۸۲۲۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِی أَبُو عَمْرٍو الْمُقْرِءُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِی شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِی قِصَّةِ حَجَّةِ النَّبِیِّ -ﷺ- أَنَّ النَّبِیَّ -ﷺ- قَالَ فِی خُطْبَتِهِ :أَلَا وَإِنَّ كُلَّ شَیْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ تَحْتَ قَدَمَیَّ وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَأَوَّلُ رِبًا أَضَعُهُ رِبَا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ.

أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِی الصَّحِيحِ كَمَا مَضَى. [صحیح۔ متفق علیه]

(۱۸۲۲۹) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے حج کے قصہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا: خبردار! جاہلیت کے تمام معاملات میرے قدموں تلے رکھ دیے گئے ہیں اور جاہلیت کا سود ختم اور سب سے پہلے میں عباس بن عبدالمطلب کے سود کو ختم کرتا ہوں۔

(۸۷) باب دُعَاءِ مَنْ لَمْ تَبْلُغْهُ الدَّعْوَةُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وُجُوبًا وَدُعَاءِ مَنْ بَلَغَتْهُ نَظَرًا

جن مشرکین کو دعوت پہنچ چکی ہو ان کو مہلت کے لیے دعوت دینا اور جن تک دعوت نہ پہنچی ہو ان کو دعوت دینا لازم ہے

قَدْ مَضَى فِي هَذَا حَدِيثُ بُرَيْدَةَ بْنِ حُصَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: كَانَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً قَالَ: إِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى إِحْدَى ثَلاَثِ خِصَالٍ. وَمَضَى حَدِيثُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِينَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ: إِذَا أَتَيْتَهُمْ فَادْعُهُمْ إِلَى أَنْ يَشْهَدُوا أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

(۱۸۲۳۰) وَأَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ: لأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلاً يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ. فَبَاتَ النَّاسُ يَذْكُرُونَ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ؟. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ يَشْتَكِي عَيْنَهُ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَبَصَقَ فِي عَيْنِهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ مَكَانَهُ حَتَّى كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِهِ شَيْءٌ فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا قَالَ: عَلَى رِسْلِكَ انْفُذْ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الإِسْلاَمِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ فَوَاللَّهِ لأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ الرَّجُلَ الْوَاحِدَ خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ۔ [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۲۳۰) سہل بن سعد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے خیبر کے دن سنا، آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ کل میں جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ فتح عطا فرمائیں گے۔ لوگ رات کو باتیں کرتے رہے کہ جھنڈا کس کو دیا جائے گا۔ صبح کے وقت لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس اس امید سے گئے کہ جھنڈا انہیں دیا جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علی بن ابی طالب کہاں ہے؟ صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس کی آنکھیں خراب ہیں۔ آپ ﷺ نے اسے بلوایا اور آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا اور اس کے لیے دعا کی۔ وہ اسی وقت تندرست ہو گئے گویا کہ انہیں بیماری تھی ہی نہیں تھی۔ آپ ﷺ نے اس کو جھنڈا دیا تو اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم ان سے لڑائی کریں یہاں تک کہ وہ ہماری طرح ہو جائیں۔ پھر ان کو اسلام کی دعوت دو اور ان کو خبر دو کہ کیا چیز ان پر حقوق سے واجب ہے۔ اللہ کی قسم! اگر اللہ تیری وجہ سے کسی ایک شخص کو ہدایت دے تو یہ تیرے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

(۱۸۲۳۱) أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَامِدِ بْنُ بِلاَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى يَعْنِي الذُّهْلِيَّ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ أَخْبَرَنِي أَبِي حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- كَتَبَ إِلَى كِسْرَى وَقَيْصَرَ وَإِلَى كُلِّ جَبَّارٍ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ. [صحيح۔ مسلم ۱۷۷٤]

(۱۸۲۳۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے کسریٰ قیصر اور ہر سردار کی طرف خط لکھا اور انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دی۔

(۱۸۲۳۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ : سُلَيْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الطَّبَرَانِيُّ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنَّى وَيُوسُفُ الْقَاضِي قَالاَ حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : مَا قَاتَلَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- قَوْمًا قَطُّ حَتَّى يَدْعُوَهُمْ. [صحيح]

(۱۸۲۳۲) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی بھی کسی قوم سے لڑائی نہیں کی یہاں تک کہ ان کو دعوت دے دی۔

(۱۸۲۳۳) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مَحْمُويَهِ الْعَسْكَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو : مُوسَى بْنُ عِيسَى بْنِ الْمُنْذِرِ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ مُسَافِرٍ حَدَّثَنِي مُقَاتِلُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بِأُسَارَى مِنَ اللاَّتِ وَالْعُزَّى قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : هَلْ دَعَوْتُمُوهُمْ إِلَى الإِسْلاَمِ؟ . فَقَالُوا : لاَ. فَقَالُوا لَهُمْ : هَلْ دَعَوْكُمْ إِلَى الإِسْلاَمِ. فَقَالُوا : لاَ. قَالَ : خَلُّوا سَبِيلَهُمْ حَتَّى يَبْلُغُوا مَأْمَنَهُمْ . ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- هَاتَيْنِ الآيَتَيْنِ ﴿إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا﴾ [الأحزاب ٤٥-٤٦] ﴿وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَذَا الْقُرْآنُ لِأُنْذِرَكُمْ بِهِ وَمَنْ بَلَغَ أَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُونَ﴾ [الأنعام ١٩] إِلَى آخِرِ الآيَةِ.

رَوْحُ بْنُ مُسَافِرٍ ضَعِيفٌ. [ضعيف]

(۱۸۲۳۳) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لات وعزیٰ کے قیدی لائے گئے۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے ان کو اسلام کی طرف دعوت دی ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں، آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: کیا تمہیں انہوں نے اسلام کی جانب بلایا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کو چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ امن کی جگہ پہنچ جائیں پھر آپ ﷺ نے یہ دو آیات تلاوت کیں۔

(۸۸) باب جَوَازِ تَرْكِ دُعَاءِ مَنْ بَلَغَتْهُ الدَّعْوَةُ

جس کو دعوت پہنچ چکی ہو اس کو دعوت نہ بھی دی جائے تو جائز ہے

(۱۸۲۳۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : الْقَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ بِمَرْوٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ حَاتِمٍ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الدُّعَاءِ يَعْنِي فِي الْقِتَالِ فَكَتَبَ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ فِي أَوَّلِ الإِسْلاَمِ قَدْ أَغَارَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّونَ وَأَنْعَامُهُمْ تُسْقَى عَلَى الْمَاءِ فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَسَبَى سَبْيَهُمْ وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ جُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي بِذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَكَانَ فِي ذَلِكَ الْجَيْشِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ كَمَا مَضَى. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۸۲۳۴) ابن عون فرماتے ہیں کہ میں نے نافع کو خط لکھا کہ قتال میں دعوت دینے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ شروع اسلام میں تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے بنو مصطلق پر شب خون مارا اس حال میں کہ وہ غافل تھے اور ان کے مویشی پانی پی رہے تھے۔ آپ ﷺ نے ان کے جنگجوؤں کو قتل کیا اور بچوں کو قیدی بنایا اور اسی دن جویریہ بنت حارث آپ ﷺ کو ملی۔ یہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اور وہ اس لشکر میں تھے۔

(۱۸۲۳۵) أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ رَجَاءٍ أَخْبَرَنَا عِكْرِمَةُ عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَمَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَلَيْنَا فِي غَزْوَةٍ فَلَمَّا دَنَوْنَا أَمَرَنَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَعَرَّسْنَا فَلَمَّا صَلَّيْنَا الصُّبْحَ أَمَرَنَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَشَنَنَّا الْغَارَةَ فَوَرَدْنَا الْمَاءَ فَقَتَلْنَا مَنْ قَتَلْنَا وَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ وَالأَحَادِيثُ الَّتِي مَضَتْ فِي جَوَازِ التَّبْيِيتِ دَلِيلٌ فِي هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ. [صحيح۔ بخارى ۱۷۵۵]

(۱۸۲۳۵) ایاس بن سلمہ بن اکوع اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ ہم ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلے۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ہمارے اوپر ایک غزوہ میں امیر بنایا تھا۔ جب ہم دشمن کے قریب ہوئے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہمیں پڑاؤ کا حکم دیا۔ جب ہم نے صبح کی نماز ادا کی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چاروں طرف سے حملے کا حکم دے دیا۔ ہم پانی کے گھاٹ پر وارد ہوئے تو ہم نے قتل کیا جس کو بھی قتل کیا۔

(۸۹) باب الاِحْتِیَاطِ فِی التَّبْیِیتِ وَالإِغَارَةِ لِئَلاَّ یُصِیبَ مُسْلِمِینَ بِجَهَالَةٍ

رات کے وقت حملہ میں احتیاط برتنی چاہیے کہیں لاعلمی کی بنا پر مسلمان نہ مارے جائیں

(۱۸۲۳۶) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فُورَكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا یُونُسُ بْنُ حَبِیبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- یُغِیرُ عِنْدَ الصَّبَاحِ فَیَسْتَمِعُ فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ وَإِلاَّ أَغَارَ.

أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِی الصَّحِیحِ مِنْ حَدِیثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ. [صحیح۔ متفق علیه]

(۱۸۲۳۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صبح کے وقت حملہ کرتے اگر اذان کی آواز کو سن لیتے تو رک جاتے ورنہ حملہ کر دیتے۔

(۱۸۲۳۷) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِیُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَیْدٍ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ بْنُ شَرِیكٍ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ حُمَیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ یَقُولُ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- إِذَا غَزَا قَوْمًا لَمْ یُغِرْ حَتَّى یُصْبِحَ فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ وَإِنْ لَمْ یَسْمَعْ أَذَانًا أَغَارَ بَعْدَ مَا أَصْبَحَ.

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ فِی الصَّحِیحِ مِنْ حَدِیثِ مُعَاوِیَةَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ الْفَزَارِیِّ. [صحیح۔ تقدم قبله]

(۱۸۲۳۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی قوم سے جنگ کرتے تو صبح سے پہلے حملہ نہ کرتے۔ اگر اذان کی آواز سن لیتے تو حملہ سے باز آجاتے۔ اگر اذان کی آواز نہ سنتے تو صبح کے بعد حملہ کر دیتے۔

(۱۸۲۳۸) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَیْنِ بْنُ بِشْرَانَ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِیلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَیْنَةَ یُقَالُ لَهُ ابْنُ عِصَامٍ عَنْ أَبِیهِ : أَنَّ النَّبِیَّ -ﷺ- كَانَ إِذَا بَعَثَ سَرِیَّةً قَالَ : إِذَا سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا أَوْ رَأَیْتُمْ مَسْجِدًا فَلاَ تَقْتُلُوا أَحَدًا . [ضعیف]

(۱۸۲۳۸) ابن عصام اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ جب کوئی چھوٹا لشکر بھیجتے تو فرماتے: جب تم اذان کی آواز سنو یا تم مسجد دیکھو تو تم کسی کو قتل نہ کرو۔

(۹۰) باب النَّهْیِ عَنِ السَّفَرِ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ

دشمن کی زمین کی طرف قرآن لے کر سفر کرنے کی ممانعت

(۱۸۲۳۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِی أَبُو النَّضْرِ الْفَقِیهُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِیدٍ الدَّارِمِیُّ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِیُّ فِیمَا قَرَأَ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- أَنْ

يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ.

قَالَ مَالِكٌ أُرَاهُ مَخَافَةَ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ. [صحیح]

(۱۸۲۳۹) نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دشمن کی زمین کی طرف قرآن لے کر سفر کرنے سے منع فرمایا ہے۔

امام مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرا خیال ہے اس ڈر سے کہ کہیں دشمن اس کو حاصل نہ کر لیں۔

(۱۸۲۴۰) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْحَرَشِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيٍّ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ فَذَكَرَهُ بِمِثْلِهِ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ مَالِكٍ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنِ الْقَعْنَبِيِّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى.

(۱۸۲۴۰) خالی

(۱۸۲۴۱) أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ الأَصْبَهَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ : أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْبَصْرِيُّ بِمَكَّةَ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ مَخَافَةَ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ عُلَيَّةَ. [صحیح۔ تقدم قبله]

(۱۸۲۴۱) نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قرآن لے کر دشمن کے علاقہ کی طرف سفر کرنے سے منع فرمایا اس خوف سے کہ کہیں دشمن اس کو لے نہ لے۔

(۹۱) باب حَمْلِ السِّلاَحِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ

دشمن کے علاقہ میں ہتھیار اٹھا کر لے جانے کا بیان

(۱۸۲۴۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ ذِي الْجَوْشَنِ رَجُلٌ مِنَ الضِّبَابِ قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ -ﷺ- بَعْدَ أَنْ فَرَغَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ بِابْنِ فَرَسٍ لِي يُقَالُ لَهَا الْقَرْحَاءُ فَقُلْتُ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي جِئْتُكَ بِابْنِ الْقَرْحَاءِ لِتَتَّخِذَهُ قَالَ : لاَ حَاجَةَ لِي فِيهِ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ أُقِيضَكَ بِهِ الْمُخْتَارَةَ مِنْ دُرُوعِ بَدْرٍ فَعَلْتُ. قُلْتُ : مَا كُنْتُ أُقِيضُهُ الْيَوْمَ بِغُرَّةٍ. قَالَ : فَلاَ حَاجَةَ لِي فِيهِ.

قَالَ الشَّيْخُ قَوْلُهُ أُقِيضُكَ مِنَ الْمُقَايَضَةِ وَهِيَ الْمُبَادَلَةُ. [ضعيف]

(۱۸۲۴۲) ذی الجوشن ضباب قبیلے کا ایک آدمی ہے۔ اس نے کہا: میں نبی ﷺ پاس اپنے گھوڑے کا بچہ لایا جس وقت آپ ﷺ بدر والوں سے فارغ ہو چکے تھے۔ اس کو قرحاء کہا جاتا تھا۔ میں نے کہا: اے محمد! میں آپ ﷺ کے پاس قرحاء کے بچے کو لایا ہوں تاکہ آپ اس کو لے لیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اگر آپ چاہیں تو میں اس کا بدر کے زرعوں سے تبادلہ کر لیتا ہوں۔ میں نے ایسا کر لیا۔ میں نے کہا: میں آج کسی غلام کے بدلے تبادلہ نہ کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

(۹۲) باب مَا أَحْرَزَهُ الْمُشْرِكُونَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ

جو مشرکین مسلمانوں کے مال پر قبضہ کر لیں اس کے حصول کے بعد کیا حکم ہے

(۱۸۲۴۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَسَنِ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ (ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : أَسَرَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- رَجُلاً مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ : وَأُخِذَتْ نَاقَةُ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- تِلْكَ وَسُبِيَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ وَكَانَتِ النَّاقَةُ أُصِيبَتْ قَبْلَهَا فَكَانَتْ تَكُونُ فِيهِمْ وَكَانُوا يَجِيئُونَ بِالنَّعَمِ إِلَيْهِمْ قَالَ فَانْفَلَتَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِنَ الْوَثَاقِ فَأَتَتِ الإِبِلَ فَجَعَلَتْ كُلَّمَا أَتَتْ بَعِيرًا رَغَا حَتَّى أَتَتْ تِلْكَ النَّاقَةَ فَمَسَّتْهَا فَلَمْ تَرْغُ وَهِيَ نَاقَةٌ هَدِرَةٌ فَقَعَدَتْ فِي عَجُزِهَا ثُمَّ صَاحَتْ بِهَا فَانْطَلَقَتْ فَطُلِبَتْ مِنْ لَيْلَتِهَا فَلَمْ يُقْدَرْ عَلَيْهَا فَجَعَلَتْ لِلَّهِ عَلَيْهَا إِنِ اللَّهُ أَنْجَاهَا عَلَيْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا فَلَمَّا قَدِمَتْ عَرَفُوا النَّاقَةَ فَقَالُوا نَاقَةُ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَتْ إِنَّهَا قَدْ جَعَلَتْ لِلَّهِ عَلَيْهَا إِنْ أَنْجَاهَا اللَّهُ عَلَيْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا قَالُوا لاَ وَاللَّهِ لاَ تَنْحَرِيهَا حَتَّى نُؤْذِنَ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- فَأَتَوْهُ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ فُلاَنَةَ قَدْ جَاءَتْ عَلَى نَاقَتِكَ وَإِنَّهَا جَعَلَتْ لِلَّهِ عَلَيْهَا إِنْ أَنْجَاهَا اللَّهُ عَلَيْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : سُبْحَانَ اللَّهِ بِئْسَمَا جَزَتْهَا إِنِ اللَّهُ أَنْجَاهَا عَلَيْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا لاَ وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلاَ وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِيمَا لاَ يَمْلِكُ الْعَبْدُ. أَوْ قَالَ : ابْنُ آدَمَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ. [صحيح۔ مسلم ۱٦٤١]

(۱۸۲۴۳) حضرت عمران بن حصین فرماتے ہیں کہ صحابہ نے بنو عقیل کا ایک شخص قیدی بنا لیا۔ پھر انہوں نے حدیث کو ذکر کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی پکڑ لی گئی اور ایک انصاری عورت قیدی بنالی گئی۔ اونٹنی اس سے پہلے پکڑ لی گئی تھی۔ وہ

ان میں موجود تھی اور وہ اپنے جانور لے کر ان کے پاس آئے تھے۔ راوی کہتے ہیں: ایک دن وہ زنجیروں سے نکل گئی۔ وہ اونٹوں کے باڑے میں آئی۔ وہ جس اونٹ کے پاس بھی آئی اس نے آواز نکالی۔ جب وہ عورت اس اونٹنی کے پاس آئی اس اونٹنی کو لگام دی تو اس نے آواز نہ نکالی۔ بلبلانے والی اونٹنی تھی۔ وہ عورت اس پر سوار ہوگئی اور اسے چلایا۔ اس عورت کو تلاش کیا گیا لیکن وہ اس پر قادر نہ ہو سکے۔ اس عورت نے نذر مان لی۔ اگر اللہ نے مجھے نجات دی تو وہ اس اونٹنی کو ذبح کر دے گی۔ جب وہ عورت آئی تو صحابہ نے اونٹنی پہچان لی کہ یہ اونٹنی تو رسول اللہ ﷺ کی ہے۔ اس عورت نے کہا کہ میں نے تو نذر مانی ہے۔ اگر اللہ نے اسے نجات دے دی تو وہ اس اونٹنی کو ذبح کر دے گی۔ صحابہ نے کہا: اس اونٹنی کو ذبح نہ کرنا یہاں تک کہ ہم رسول اللہ سے اجازت لے لیں۔ صحابہ نے آکر رسول اللہ کو خبر دی کہ فلاں عورت آپ کی اونٹنی پر آئی ہے اور اس نے نذر مانی ہے اگر اللہ نے اسے نجات دے دی تو وہ اس کو ذبح کر دے گی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ پاک ہے برا بدلہ ہے اگر اللہ نے اسے نجات دی تو وہ اس کو ذبح کرے گی۔ اللہ کی نافرمانی میں مانی گئی نذر کا پورا کرنا واجب نہیں ہے اور نہ اس نذر کو پورا کیا جائے جس کا بندہ مالک نہیں رہا یا فرمایا ابن آدم مالک نہیں رہا۔

(۱۸۲۴۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو عَمْرٍو الْحِيرِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَتِ الْعَضْبَاءُ لِرَجُلٍ مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ وَكَانَتْ مِنْ سَوَابِقِ الْحَاجِّ فَأُسِرَ الرَّجُلُ وَأُخِذَتِ الْعَضْبَاءُ قَالَ فَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ -ﷺ- وَهُوَ فِي وَثَاقٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى أَنْ قَالَ ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ فُدِيَ بِالرَّجُلَيْنِ وَحَبَسَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- الْعَضْبَاءَ لِرَحْلِهِ ثُمَّ إِنَّ الْمُشْرِكِينَ أَغَارُوا عَلَى سَرْحِ الْمَدِينَةِ فَذَهَبُوا بِهِ وَكَانَتِ الْعَضْبَاءُ فِي ذَلِكَ السَّرْحِ وَأَسَرُوا امْرَأَةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ فِي قِصَّةِ انْفِلاَتِهَا بِنَحْوٍ مِنْ حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيِّ. [صحیح۔ تقدم قبلہ]

(۱۸۲۴۴) حضرت عمران بن حصین فرماتے ہیں کہ عضباء اونٹنی بنو عقیل کے ایک شخص کی تھی اور یہ اونٹنی حاجیوں سے سبقت لے جانے والی تھی۔ آدمی کو قیدی بنا لیا گیا اور اونٹنی پکڑ لی گئی۔ راوی کہتے ہیں کہ نبی ﷺ اس کے پاس سے گزرے۔ وہ جکڑا ہوا تھا۔ پھر اس شخص کو دو آدمیوں کے عوض چھوڑ دیا گیا اور عضباء اونٹنی نبی ﷺ نے اپنی سواری کے لیے رکھ لی۔ پھر مشرکین نے مدینہ کے مویشیوں پر حملہ کیا تو اسے بھی لے گئے اور عضباء اونٹنی بھی ان جانوروں میں تھی۔ انہوں نے مسلمانوں کی ایک عورت کو بھی قید کر لیا۔ پھر اس نے اس عورت کے آنے کا بھی تذکرہ کیا۔

(۱۸۲۴۵) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ قَوْمًا أَغَارُوا فَأَصَابُوا امْرَأَةً مِنَ الأَنْصَارِ وَنَاقَةً لِلنَّبِيِّ

-ﷺ- فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ وَالنَّاقَةُ عِنْدَهُمْ ثُمَّ انْفَلَتَتِ الْمَرْأَةُ فَرَكِبَتِ النَّاقَةَ فَأَتَتِ الْمَدِينَةَ فَعُرِفَتْ نَاقَةُ النَّبِيِّ -ﷺ- فَقَالَتْ : إِنِّي نَذَرْتُ لَئِنْ نَجَّانِي اللَّهُ عَلَيْهَا لأَنْحَرَنَّهَا فَمَنَعُوهَا أَنْ تَنْحَرَهَا حَتَّى يَذْكُرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ -ﷺ- فَقَالَ : بِئْسَمَا جَزَيْتِهَا إِنْ نَجَّاكِ اللَّهُ عَلَيْهَا أَنْ تَنْحَرِيهَا لاَ نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلاَ فِيمَا لاَ يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ . وَقَالاَ مَعًا أَوْ أَحَدُهُمَا فِي الْحَدِيثِ وَأَخَذَ النَّبِيُّ -ﷺ- نَاقَتَهُ.

زَادَ أَبُو سَعِيدٍ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ الشَّافِعِيُّ فَقَدْ أَخَذَ النَّبِيُّ -ﷺ- نَاقَتَهُ بَعْدَ مَا أَحْرَزَهَا الْمُشْرِكُونَ وَأَحْرَزَتْهَا الأَنْصَارِيَّةُ عَلَى الْمُشْرِكِينَ.

(۱۸۲۴۵) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی قوم نے شب خون مارا اور ایک انصاری عورت اور نبی ﷺ کی اونٹنی کو پکڑ لیا۔ یہ عورت اور اونٹنی ان کے پاس تھیں۔ پھر عورت اونٹنی پر سوار ہو کر مدینہ آ گئی۔ نبی ﷺ کی اونٹنی پہچان لی گئی۔ اس عورت نے کہا: میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ نے مجھے نجات دے دی تو میں اس کو ذبح کر دوں گی۔ صحابہ نے ذبح کرنے سے منع فرما دیا یہاں تک کہ وہ نبی ﷺ سے تذکرہ کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے برا بدلہ دیا ہے۔ اگر اللہ تجھے اس پر نجات دے تو اسے ذبح کرے گی۔ اللہ کی نافرمانی میں کوئی نذر نہیں اور ابن آدم جس چیز کا مالک نہیں اس کی بھی نذر نہیں۔ دونوں یا ایک حدیث میں اکٹھے ذکر ہے کہ نبی ﷺ نے اپنی اونٹنی لے لی۔

(۱۸۲۴۶) أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ : طَلْحَةُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الصَّقْرِ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْخَالِقِ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي رُوبَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ غُلاَمًا لَهُمْ أَبَقَ إِلَى الْعَدُوِّ ثُمَّ ظَهَرَ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ فَرَدَّهُ النَّبِيُّ -ﷺ- وَلَمْ يَكُنْ قَسَمَ.

أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ فِي السُّنَنِ عَنْ صَالِحِ بْنِ سُهَيْلٍ عَنْ يَحْيَى. [حسن]

(۱۸۲۴۶) نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ ان کا غلام دشمن کی جانب بھاگ گیا۔ پھر مسلمانوں نے اس پر غلبہ پا لیا تو نبی ﷺ نے اسے واپس کر دیا۔ آپ ﷺ نے تقسیم نہ فرمایا تھا۔

(۱۸۲۴۷) أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ السُّكَّرِيُّ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ غُلاَمًا لَهُ لَحِقَ بِالْعَدُوِّ عَلَى فَرَسٍ لَهُ فَظَهَرَ عَلَيْهِمَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَرَدَّهُمَا عَلَيْهِ كَذَا قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ وَقَدْ بَيَّنَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ مَا كَانَ مِنْهُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ -ﷺ- وَمَا كَانَ بَعْدَهُ. [صحیح]

(۱۸۲۴۷) نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ ان کا غلام دشمنوں سے ان کے گھوڑے سمیت جا ملا تو خالد بن ولید نے دونوں کو قبضہ میں لے لیا اور ان پر واپس کر دیے۔

اسی طرح ابو معاویہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن نمیر نے عبیداللہ سے واضح بیان کیا جو نبی ﷺ اور آپ کے بعد میں ہوا۔

(۱۸۲۴۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الأَنْبَارِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْنَى قَالاَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبِسْطَامِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الإِسْمَاعِيلِيُّ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ هُوَ ابْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ يَعْنِي مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : ذَهَبَتْ فَرَسٌ لَهُ فَأَخَذَهَا الْعَدُوُّ فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُونَ فَرُدَّتْ عَلَيْهِ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ-. قَالَ : وَأَبَقَ عَبْدٌ لَهُ فَلَحِقَ بِالرُّومِ فَظَهَرَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بَعْدَ النَّبِيِّ -ﷺ-.

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ فَقَالَ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ فَذَكَرَهُ.

[صحیح۔ بخاری ۳۰۶۸-۳۰۶۹]

(۱۸۲۴۸) نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ ان کا گھوڑا بھاگ گیا، جسے دشمنوں نے پکڑ لیا تو مسلمانوں نے ان پر غلبہ پالیا۔ پھر رسول اللہ کے دور میں ان کو واپس کر دیا گیا۔ فرماتے ہیں: ان کا غلام بھاگ کر رومیوں کے ساتھ جا ملا۔ مسلمان ان پر غالب آ گئے تو خالد بن ولید نے نبی ﷺ کے بعد واپس کر دیا تھا۔

(۱۸۲۴۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو الْبِسْطَامِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الإِسْمَاعِيلِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّهُ كَانَ عَلَى فَرَسٍ لَهُ يَوْمَ لَقِيَ الْمُسْلِمُونَ طَيِّئًا وَأَسَدًا وَأَمِيرُ الْمُسْلِمِينَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بَعَثَهُ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَاقْتَحَمَ الْفَرَسُ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ جُرُفًا فَصَرَعَهُ وَسَقَطَ عَبْدُ اللَّهِ فَعَارَ الْفَرَسُ فَأَخَذَهُ الْعَدُوُّ فَلَمَّا هَزَمَ اللَّهُ الْعَدُوَّ رَدَّ خَالِدٌ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ فَرَسَهُ. [صحیح]

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ يُونُسَ. فَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ الْعَبْدُ هُوَ الَّذِي رُدَّ عَلَيْهِ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ -ﷺ- وَالْفَرَسُ بَعْدَهُ لِيَكُونَ مُوَافِقًا لِرِوَايَةِ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ثُمَّ رِوَايَةِ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ هَذِهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ وَلَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنَ الرِّوَايَاتِ أَمْرُ الْقِسْمَةِ وَلَعَلَّهُ فِي رِوَايَةِ يَحْيَى مِنْ قَوْلِ بَعْضِ الرُّوَاةِ دُونَ ابْنِ عُمَرَ.

(۱۸۲۴۹) نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ وہ اپنے گھوڑے پر سوار تھے۔ جب مسلمانوں نے قبیلہ طی اور اسد سے لڑائی کی۔ مسلمانوں کے امیر خالد بن ولید تھے۔ جنہیں حضرت ابوبکر نے مقرر فرمایا تھا۔ جرف نامی جگہ پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا گھوڑا بدکا۔ اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو گرا دیا۔ گھوڑا بھاگ گیا تو دشمن نے اسے پکڑ لیا۔ جب

دشمن کو اللہ نے شکست دی تو خالد بن ولید نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو گھوڑا واپس کر دیا۔

نوٹ: غلام کی واپسی نبی ﷺ کے دور میں ہوئی اور گھوڑا بعد میں واپس کیا گیا تاکہ یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ کی روایت کے موافق ہو جائے۔ان روایات میں تقسیم کا تذکرہ نہیں ہے۔

(۱۸۲۵۰) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الأَصَمُّ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ لاَ أَحْفَظُ عَمَّنْ رَوَاهُ :أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فِيمَا أَحْرَزَ الْعَدُوُّ مِنْ أَمْوَالِ الْمُسْلِمِينَ مِمَّا غَلَبُوا عَلَيْهِ أَوْ أَبَقَ إِلَيْهِمْ ثُمَّ أَحْرَزَهُ الْمُسْلِمُونَ مَالِكُوهُ أَحَقُّ بِهِ قَبْلَ الْقَسْمِ وَبَعْدَهُ. [ضعيف]

(۱۸۲۵۰) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب دشمن مسلمانوں کا مال ان پر غلبے کی صورت میں حاصل کر لے یا کوئی چیز ان کی طرف بھاگ گئی پھر مسلمانوں نے اس مال کو حاصل کر لیا تو مال کے مالک تقسیم سے پہلے اور بعد میں اس مال کے زیادہ حق دار ہیں۔

(۱۸۲۵۱) أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ :عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ :مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَمِيرُوَيْهِ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ زَائِدَةَ عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ الْفَزَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ :أَصَابَ الْمُشْرِكُونَ فَرَسًا لَهُمْ زَمَنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ كَانُوا أَحْرَزُوهُ فَأَصَابَهُ مُسْلِمُونَ زَمَنَ سَعْدٍ فَكَلَّمْنَاهُ فَرَدَّهُ عَلَيْنَا بَعْدَ مَا قُسِمَ وَصَارَ فِي خُمُسِ الإِمَارَةِ. [صحيح]

(۱۸۲۵۱) رکین بن ربیع فزاری اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ مشرکوں نے ان کا گھوڑا قبضہ میں لے لیا، خالد بن ولید کے دور میں۔ پھر مسلمانوں نے حضرت سعد کے دور میں واپس حاصل کر لیا۔ ہم نے حضرت سعد سے بات کی تو انہوں نے ہمیں مال کی تقسیم کے بعد واپس کر دیا اور یہ خلیفہ کے خمس مال میں تھا۔

(۹۳) باب مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وُجُودِهِ قَبْلَ الْقَسْمِ وَبَيْنَ وُجُودِهِ بَعْدَهُ وَمَا جَاءَ فِيمَا اشْتُرِيَ مِنْ أَيْدِي الْعَدُوِّ

جس نے تقسیم سے پہلے موجود چیز اور تقسیم کے بعد کے درمیان فرق کیا ہے اور وہ چیز جو دشمن سے خریدی گئی ہو

(۱۸۲۵۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ الزَّرَّادِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ

إِلَى النَّبِيِّ -ﷺ- فَقَالَ : إِنِّي وَجَدْتُ بَعِيرِي فِي الْمَغْنَمِ كَانَ أَخَذَهُ الْمُشْرِكُونَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : انْطَلِقْ فَإِنْ وَجَدْتَ بَعِيرَكَ قَبْلَ أَنْ يُقَسَّمَ فَخُذْهُ وَإِنْ وَجَدْتَهُ قَدْ قُسِمَ فَأَنْتَ أَحَقُّ بِهِ بِالثَّمَنِ إِنْ أَرَدْتَهُ .

هَذَا الْحَدِيثُ يُعْرَفُ بِالْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ. وَالْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ مَتْرُوكٌ لاَ يُحْتَجُّ بِهِ. وَرَوَاهُ أَيْضًا مَسْلَمَةُ بْنُ عَلِيٍّ الْخُشَنِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ وَهُوَ أَيْضًا ضَعِيفٌ وَرُوِيَ بِإِسْنَادٍ آخَرَ مَجْهُولٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ وَلاَ يَصِحُّ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ وَرُوِيَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ وَيَاسِينَ بْنِ مُعَاذٍ الزَّيَّاتِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ مَرْفُوعًا عَلَى اخْتِلاَفٍ بَيْنَهُمَا فِي لَفْظِهِ. (ج) وَإِسْحَاقُ وَيَاسِينُ مَتْرُوكَانِ لاَ يُحْتَجُّ بِهِمَا. [ضعيف]

(۱۸۲۵۲) حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے کہا کہ میرا اونٹ مال غنیمت میں ہے جس کو مشرکین نے پکڑ لیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تقسیم سے پہلے آپ اپنے اونٹ کو پالیں تو لے لو، اگر تقسیم ہو جائے تو پھر اونٹ کی قیمت مل سکتی ہے اگر آپ چاہیں۔

(۱۸۲۵۳) وَأَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ وَأَبُو بَكْرٍ الْفَارِسِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ قَالَ : عَرَفَ رَجُلٌ نَاقَةً لَهُ فِي يَدَيْ رَجُلٍ فَأَتَى بِهِ النَّبِيَّ -ﷺ- فَسُئِلَ عَنْ أَمْرِ النَّاقَةِ فَوَجَدَ أَصْلَهَا اشْتُرِيَ مِنْ أَيْدِي الْعَدُوِّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- لِلَّذِي عَرَفَهَا : إِنْ شِئْتَ أَنْ تَأْخُذَ بِالثَّمَنِ الَّذِي اشْتَرَاهَا بِهِ فَأَنْتَ أَحَقُّ بِهَا وَإِلاَّ فَخَلِّ عَنْ نَاقَتِهِ . قَالَ : وَسُئِلَ شَاهِدَيْنِ. [ضعيف]

(۱۸۲۵۳) تمیم بن طرفہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنی اونٹنی کسی شخص کے ہاتھ میں پہچان لی۔ وہ اسے لے کر نبی ﷺ کے پاس آیا جب اس سے اونٹنی کے بارے میں پوچھا گیا تو اس نے کہا: میں نے دشمن سے خریدی ہے تو آپ ﷺ نے پہچاننے والے شخص سے کہا: اگر آپ لینا چاہیں تو جس قیمت میں اس نے خریدی ہے، وہ قیمت ادا کرو تو آپ اس کے زیادہ حقدار ہیں ورنہ اونٹنی چھوڑ دو۔ راوی کہتے ہیں کہ دو گواہوں کے متعلق پوچھا گیا۔

(۱۸۲۵۴) وَأَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ بْنُ خُمَيْرُوَيْهِ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ : أَنَّ الْعَدُوَّ أَصَابُوا نَاقَةَ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَاشْتَرَاهَا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَعَرَفَهَا صَاحِبُهَا فَخَاصَمَ إِلَى النَّبِيِّ -ﷺ- فَقَالَ : رُدَّ إِلَيْهِ الثَّمَنَ الَّذِي اشْتَرَاهَا بِهِ أَوْ خَلِّ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا .

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي رِوَايَةِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَغْدَادِيِّ عَنْهُ : تَمِيمُ بْنُ طَرَفَةَ لَمْ يُدْرِكِ النَّبِيَّ -ﷺ- وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ وَالْمُرْسَلُ لاَ تَثْبُتُ بِهِ حُجَّةٌ لأَنَّهُ لاَ يُدْرَى عَمَّنْ أَخَذَهُ. [ضعيف]

(۱۸۲۵۴) سماک بن حرب حضرت تمیم بن طرفہ سے نقل فرماتے ہیں کہ دشمن نے مسلمانوں کے کسی فرد کی اونٹنی پر قبضہ کر لیا اور کسی مسلمان نے اس اونٹنی کو خرید لیا تو اونٹنی کے مالک نے اسے پہچان لیا۔ جھگڑا نبی ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ اس کی قیمت واپس کر دو جس قیمت میں اس نے خریدی ہے یا اپنی اونٹنی چھوڑ دو۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تمیم بن طرفہ نے نبی ﷺ سے کچھ نہیں سنا اور مرسل حدیث حجت نہیں ہوتی۔ معلوم ہی نہیں کہ اس نے کس سے حاصل کی۔

(۱۸۲۵۵) أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ بْنُ خَمِيرُوَيْهِ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فِيمَا أَحْرَزَهُ الْمُشْرِكُونَ مَا أَصَابَهُ الْمُسْلِمُونَ فَعَرَفَهُ صَاحِبُهُ قَالَ: إِنْ أَدْرَكَهُ قَبْلَ أَنْ يُقَسَّمَ فَهُوَ لَهُ وَإِذَا جَرَتْ فِيهِ السِّهَامُ فَلَا شَيْءَ لَهُ. قَالَ وَقَالَ قَتَادَةُ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: هُوَ لِلْمُسْلِمِينَ اقْتُسِمَ أَوْ لَمْ يُقْتَسَمْ. هَذَا مُنْقَطِعٌ. قَبِيصَةُ لَمْ يُدْرِكْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَتَادَةُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مُنْقَطِعٌ. [ضعيف]

(۱۸۲۵۵) قبیصہ بن ذویب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مشرکین نے کسی مال پر قبضہ کر لیا، پھر ان سے مسلمانوں نے حاصل کر لیا اور مال کے مالک نے اپنا مال پہچان لیا تو اگر تقسیم سے پہلے اپنا مال لے لے تو اس کا ہے اور جب حصے تقسیم ہو جائیں تو اسے کچھ نہ ملے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تقسیم ہو یا نہ ہو وہ مال مسلمانوں کا ہے۔

(۱۸۲۵۶) وَأَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى أَبِي عُبَيْدَةَ فِيمَا أَحْرَزَ الْعَدُوُّ مِنْ أَمْوَالِ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ أَصَابَهُ الْمُسْلِمُونَ بَعْدُ أَنْ يُرَدَّ إِلَى أَهْلِهِ مَا لَمْ يُقْسَمْ. [ضعيف]

(۱۸۲۵۶) رجاء بن حیوہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ کو خط لکھا کہ جو مال دشمن اپنے قبضہ میں کر لے۔ پھر مسلمانوں نے حاصل کر لیا تو تقسیم سے پہلے اصل مالک کو واپس کیا جا سکتا ہے۔

(۱۸۲۵۷) وَبِإِسْنَادِهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى السَّائِبِ بْنِ الأَقْرَعِ أَيُّمَا رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَجَدَ رَقِيقَهُ وَمَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ وَإِنْ وَجَدَهُ فِي أَيْدِي التُّجَّارِ بَعْدَ مَا قُسِمَ فَلَا سَبِيلَ إِلَيْهِ وَأَيُّمَا حُرٍّ اشْتَرَاهُ التُّجَّارُ فَرُدَّ عَلَيْهِمْ رُءُوسَ أَمْوَالِهِمْ فَإِنَّ الْحُرَّ لَا يُبَاعُ وَلَا يُشْتَرَى.

رَوَاهُ غَيْرُهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ أَبِي حَرِيزٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي رِوَايَةِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْهُ هَذَا عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مُرْسَلٌ إِنَّمَا رُوِيَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ عُمَرَ وَكِلَاهُمَا لَمْ يُدْرِكْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَلَا قَارَبَ

ذَلِكَ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَحَدِيثُ سَعْدٍ أَثْبَتُ مِنَ الْحَدِيثِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لأَنَّهُ عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ سَعْدًا فَعَلَهُ بِهِ وَالْحَدِيثُ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مُرْسَلٌ. [ضعیف]

(۱۸۲۵۷) شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سائب بن اقرع کو خط لکھا: جو مسلمان اپنا غلام یا مال پالے وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔ اگر اس نے تاجروں کے پاس پایا تو پھر اس کا کوئی حق نہیں ہے اور جس آزاد فرد کو تاجروں نے خرید لیا ہو تو ان کا اصل مال واپس کر دیا جائے گا؛ کیونکہ آزاد آدمی کی خرید و فروخت نہیں کی جا سکتی۔

(۱۸۲۵۸) أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ بْنُ خَمِيرُوَيْهِ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الأَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالاَ : مَا أَحْرَزَ الْعَدُوُّ مِنْ مَالِ الْمُسْلِمِينَ فَاسْتُنْقِذَ فَعَرَفَهُ أَهْلُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ رُدَّ إِلَيْهِمْ فَإِنْ لَمْ يَعْرِفُوهُ حَتَّى يُقْسَمَ لَمْ يُرَدَّ عَلَيْهِمْ.

كَذَا وَجَدْتُهُ فِي كِتَابِي وَهُوَ هَكَذَا مُنْقَطِعٌ. وَابْنُ لَهِيعَةَ غَيْرُ مُحْتَجٍّ بِهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

وَقَدْ قِيلَ فِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ. [ضعیف]

(۱۸۲۵۸) سلیمان بن یسار اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ دونوں فرماتے ہیں کہ دشمن مسلمانوں کے مال پر قبضہ کر لے، پھر مال حاصل کر لیا جائے اور مالک تقسیم سے پہلے پہچان لے تو اسے واپس کر دیا جائے گا۔ اگر تقسیم کے بعد پہچان کرے تو واپس نہ کیا جائے گا۔

(۹۴) باب مَنْ أَسْلَمَ عَلَى شَيْءٍ فَهُوَ لَهُ

جس نے کسی چیز پر اسلام قبول کیا وہ اس کی ہے

(۱۸۲۵۹) أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ الْمَالِينِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُرَيْمٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا يَاسِينُ بْنُ مُعَاذٍ الزَّيَّاتُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : مَنْ أَسْلَمَ عَلَى شَيْءٍ فَهُوَ لَهُ.

يَاسِينُ بْنُ مُعَاذٍ الزَّيَّاتُ كُوفِيٌّ ضَعِيفٌ جَرَحَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَالْبُخَارِيُّ وَغَيْرُهُمَا مِنَ الْحُفَّاظِ.

وَهَذَا الْحَدِيثُ إِنَّمَا يُرْوَى عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- مُرْسَلاً وَعَنْ عُرْوَةَ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- مُرْسَلاً.

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : وَكَانَ مَعْنَى ذَلِكَ مَنْ أَسْلَمَ عَلَى شَيْءٍ يَجُوزُ لَهُ مِلْكُهُ فَهُوَ لَهُ. [ضعیف]

(۱۸۲۵۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی چیز پر اسلام قبول کر لیا وہ اس کی ہے۔

قال الشافعی: اگر اس کی ملکیت اس کے لیے درست ہو تو وہ اس کی ہے۔

(۱۸۲۶۰) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو الأَدِيبُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الإِسْمَاعِيلِيُّ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ قَالَ مَعْمَرٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فِي قِصَّةِ الْحُدَيْبِيَةِ وَمَا قَالَ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيُّ لِلْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ حِينَ قَالَ لَهُ الْمُغِيرَةُ: أَخِّرْ يَدَكَ عَنْ لِحْيَةِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ-. قَالَ: أَيْ غُدَرُ أَوَلَسْتُ أَسْعَى فِي غَدْرَتِكَ قَالَ وَكَانَ الْمُغِيرَةُ صَحِبَ قَوْمًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَتَلَهُمْ وَأَخَذَ أَمْوَالَهُمْ ثُمَّ جَاءَ فَأَسْلَمَ قَالَ النَّبِيُّ -ﷺ-: أَمَّا الإِسْلاَمُ فَأَقْبَلُ وَأَمَّا الْمَالُ فَلَسْتُ مِنْهُ فِي شَيْءٍ.

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ.

قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ: وَإِنَّمَا امْتَنَعَ النَّبِيُّ -ﷺ- مِنْ تَخْمِيسِهِ فِيمَا رَوَى يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ مَالُ غَدْرٍ وَفِيمَا رَوَى عُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: لاَ نُخَمِّسُ مَالاً أُخِذَ غَصْبًا. فَتَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- الْمَالَ فِي يَدَيِ الْمُغِيرَةِ وَفِي ذَلِكَ دَلاَلَةٌ عَلَى أَنَّهُ مَلَكَهُ بِالأَخْذِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

[صحیح۔ بخاری ۲۷۴۵]

(۱۸۲۶۰) مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم حدیبیہ کے قصہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ عروہ بن مسعود ثقفی نے مغیرہ بن شعبہ سے کہا، جب مغیرہ نے عروہ سے کہا تھا کہ اپنا ہاتھ نبی ﷺ کی داڑھی مبارک سے دور رکھو۔ اس نے کہا: اے دھوکہ باز! کیا میں نے تیرے غدر کی رقم نہ بھری تھی اور مغیرہ زمانہ جاہلیت میں اس قوم کا ساتھی تھا جس نے قتل کیا اور اس نے ان کے مال بھی لیے۔ پھر آکر مسلمان ہو گئے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اسلام تو میں نے اس کا قبول کر لیا لیکن میں اس کے کسی اور فعل کا ذمہ دار نہیں ہوں۔

شیخ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے خمس سے حصہ روکا ہے۔ یونس زہری سے نقل فرماتے ہیں کہ وہ غدر کا مال ہے۔ زہری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غصب شدہ مال سے ہم خمس نہیں لیتے (یعنی پانچواں حصہ) تو رسول اللہ ﷺ نے مال مغیرہ کو دے دیا۔ یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ وہ اس مال کو لینے کی وجہ سے اس کے مالک بن گئے۔

(۱۸۲۶۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو شَيْخٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي أَهْلِ الذِّمَّةِ: لَهُمْ مَا أَسْلَمُوا عَلَيْهِ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَعَبِيدِهِمْ وَدِيَارِهِمْ وَأَرْضِهِمْ وَمَاشِيَتِهِمْ لَيْسَ عَلَيْهِمْ فِيهِ إِلاَّ الصَّدَقَةُ. [ضعیف]

(۱۸۲۶۱) سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اہل ذمہ سے فرمایا: ان کے لیے ہے جس پر انہوں

نے اسلام قبول کیا۔ مال، غلام، گھر، زمین اور مویشی وغیرہ۔ ان کے ذمہ صرف زکوۃ ہے۔

(۹۵) باب الْحَرْبِيِّ يَدْخُلُ بِأَمَانٍ وَلَهُ مَالٌ فِي دَارِ الْحَرْبِ ثُمَّ يُسْلِمُ أَوْ يُسْلِمُ فِي دَارِ الْحَرْبِ

حربی کافر امان میں داخل ہو جائے اور اس کا مال دار الحرب میں ہو پھر وہ دار الحرب میں مسلمان ہو جائے

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : أَسْلَمَ ابْنَا سَعْيَةَ الْقُرَظِيَّانِ وَرَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- مُحَاصِرٌ بَنِي قُرَيْظَةَ فَأَحْرَزَ لَهُمَا إِسْلاَمُهُمَا أَنْفُسَهُمَا وَأَمْوَالَهُمَا مِنَ النَّخْلِ وَالأَرْضِ وَغَيْرِهِمَا.

امام شافعی ؒ فرماتے ہیں کہ سعید کے دو بیٹے مسلمان ہو گئے، حالانکہ نبی ﷺ بنو قریظہ کا محاصرہ کیے ہوئے تھے تو اسلام قبول کرنے نے ان کی جان، مال اور زمین کو محفوظ کر دیا۔

(۱۸۲۶۲) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ يَهُودَ بَنِي النَّضِيرِ وَقُرَيْظَةَ حَارَبُوا رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- فَأَجْلَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بَنِي النَّضِيرِ وَأَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ حَتَّى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ وَقَسَمَ نِسَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ وَأَوْلاَدَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلاَّ بَعْضَهُمْ لَحِقُوا بِرَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَآمَنَهُمْ وَأَسْلَمُوا. وَذَكَرَ الْحَدِيثَ أَخْرَجَاهُ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۲۶۲) نافع حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے نقل فرماتے ہیں کہ بنو نضیر، بنو قریظہ کے یہودیوں نے نبی ﷺ سے جنگ کی تو نبی ﷺ نے بنو نضیر کو جلا وطن کر دیا جبکہ بنو قریظہ کو برقرار رکھا اور ان پر احسان کیا لیکن بعد میں بنو قریظہ نے آپ سے لڑائی کی۔ آپ ﷺ نے ان کے مردوں کو قتل کیا اور ان کی عورتیں، مال اور اولاد کو مسلمانوں کے درمیان تقسیم فرما دیا۔ لیکن جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل گئے آپ ﷺ نے ان کو پناہ بھی دی تو انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔

(۱۸۲۶۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ شَيْخٍ مِنْ بَنِي قُرَيْظَةَ أَنَّهُ قَالَ : هَلْ تَدْرِي عَمَّ كَانَ إِسْلاَمُ ثَعْلَبَةَ وَأُسَيْدٍ ابْنَيْ سَعْيَةَ وَأَسَدِ بْنِ عُبَيْدٍ نَفَرٍ مِنْ هَدَلٍ لَمْ يَكُونُوا مِنْ بَنِي قُرَيْظَةَ وَلاَ نَضِيرٍ كَانُوا فَوْقَ ذَلِكَ فَقُلْتُ لاَ قَالَ فَإِنَّهُ قَدِمَ عَلَيْنَا رَجُلٌ مِنَ الشَّامِ مِنْ يَهُودَ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْهَيَّبَانِ فَأَقَامَ

عِنْدَنَا وَاللَّهِ مَا رَأَيْنَا رَجُلاً قَطُّ لاَ يُصَلِّي الْخَمْسَ خَيْرًا مِنْهُ فَقَدِمَ عَلَيْنَا قَبْلَ مَبْعَثِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- بِسِنِينَ فَكُنَّا إِذَا أُقْحِطْنَا وَقَلَّ عَلَيْنَا الْمَطَرُ نَقُولُ لَهُ يَا ابْنَ الْهَيِّبَانِ اخْرُجْ فَاسْتَسْقِ لَنَا فَيَقُولُ لاَ وَاللَّهِ حَتَّى تُقَدِّمُوا أَمَامَ مَخْرَجِكُمْ صَدَقَةً فَنَقُولُ كَمْ نُقَدِّمُ فَيَقُولُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ مُدَّيْنِ مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ يَخْرُجُ إِلَى ظَاهِرَةِ حَرَّتِنَا وَنَحْنُ مَعَهُ فَيَسْتَسْقِي فَوَاللَّهِ مَا يَقُومُ مِنْ مَجْلِسِهِ حَتَّى تَمُرَّ الشِّعَابُ قَدْ فَعَلَ ذَلِكَ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلاَ مَرَّتَيْنِ وَلاَ ثَلاَثَةٍ فَحَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ فَاجْتَمَعْنَا إِلَيْهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ يَهُودَ مَا تَرَوْنَهُ أَخْرَجَنِي مِنْ أَرْضِ الْخَمْرِ وَالْخَمِيرِ إِلَى أَرْضِ الْبُؤْسِ وَالْجُوعِ فَقُلْنَا أَنْتَ أَعْلَمُ فَقَالَ إِنَّهُ إِنَّمَا أَخْرَجَنِي تَوَقُّعُ خُرُوجِ نَبِيٍّ قَدْ أَظَلَّ زَمَانُهُ هَذِهِ الْبِلاَدُ مُهَاجَرُهُ فَأَتَّبِعُهُ فَلاَ تُسْبَقُنَّ إِلَيْهِ إِذَا خَرَجَ يَا مَعْشَرَ يَهُودَ فَإِنَّهُ يَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَيَسْبِي الذَّرَارِيَّ وَالنِّسَاءَ مِمَّنْ خَالَفَهُ فَلاَ يَمْنَعُكُمْ ذَلِكَ مِنْهُ ثُمَّ مَاتَ فَلَمَّا كَانَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةُ الَّتِي افْتُتِحَتْ فِيهَا قُرَيْظَةُ قَالَ أُولَئِكَ الْفِتْيَةُ الثَّلاَثَةُ وَكَانُوا شَبَابًا أَحْدَاثًا يَا مَعْشَرَ يَهُودَ لَلَّذِي كَانَ ذَكَرَ لَكُمُ ابْنُ الْهَيِّبَانِ قَالُوا مَا هُوَ قَالُوا بَلَى وَاللَّهِ إِنَّهُ لَهُوَ يَا مَعْشَرَ يَهُودَ إِنَّهُ وَاللَّهِ لَهُوَ لِصِفَتِهِ ثُمَّ نَزَلُوا فَأَسْلَمُوا وَخَلَّوْا أَمْوَالَهُمْ وَأَوْلاَدَهُمْ وَأَهَالِيَهُمْ قَالَ وَكَانَتْ أَمْوَالُهُمْ فِي الْحِصْنِ مَعَ الْمُشْرِكِينَ فَلَمَّا فُتِحَ رُدَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ. [ضعیف]

(۱۸۲۶۳) عاصم بن عمر بن قتادہ بنو قریظہ کے ایک شیخ سے نقل فرماتے ہیں کہ اس نے کہا: کیا آپ کو معلوم ہے کہ ثعلبہ، اسید جو سعید کے بیٹے تھے اور اسد بن عبید جو بنو ہزل سے تھا بنو نضیر اور بنو قریظہ سے نہ تھا بلکہ ان کے اعلیٰ لوگوں میں سے تھا۔ انہوں نے اسلام قبول کر لیا؟ میں نے کہا: نہیں انہوں نے فرمایا بلکہ ہمارے پاس شام سے یہود کا ایک شخص آیا، اسے ابن ہیبان کہا جاتا تھا۔ اس نے ہمارے پاس قیام کیا۔ اللہ کی قسم! ہم نے اس جیسا شخص کوئی نہیں دیکھا۔ اس سے بہتر پانچ نمازیں کوئی نہ پڑھتا تھا۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے دو سال پہلے آیا، جب قحط سالی یا بارش کم ہوئی۔ ہم کہتے: اے ابن ہیبان! چلو ہمارے لیے بارش کی دعا کرو۔ وہ کہتا کہ نہیں پہلے صدقہ کرو پھر دعا کے لیے چلتے ہیں۔ ہم پوچھتے کتنا صدقہ کریں؟ وہ کہتا کہ ایک صاع کھجور یا دو مد جو۔ پھر وہ پتھریلی زمین کی طرف نکلتا ہے۔ ہم بھی ساتھ ہوتے اور وہ بارش کی دعا کرتا۔ اللہ کی قسم! ہم اپنی جگہ سے نہ ہٹتے کہ بادل آ جاتے۔ یہ کام اس نے کئی مرتبہ کیا۔ اس کی موت کا وقت آ گیا تو ہم اس کے پاس جمع ہو گئے۔ اس نے کہا: اے یہود کا گروہ! تمہارا اس کے بارے میں کیا خیال ہے کہ ایک نبی آئے گا جس کی حکومت ان شہروں تک اور یہ اس کی ہجرت گاہ بھی ہے۔ میں اس کی پیروی کروں گا جب اس کا ظہور ہو اور تم اس کے مدمقابل نہ آنا۔ کیونکہ وہ اپنے مخالفوں کا خون بہائے گا۔ بچوں اور عورتوں کو قیدی بنائے گا تو اس کے ماننے سے کوئی چیز رکاوٹ نہ بنے۔ پھر وہ فوت ہو گیا۔ جس رات بنو قریظہ مغلوب کر دیے گئے۔ اس وقت یہ تینوں جوان تھے۔ انہوں نے کہا: اے یہود کا گروہ! ابن ہیبان نے تمہیں کچھ کہا تھا؟ انہوں نے کہا: وہ کیا؟ انہوں نے کہا: یہ وہی ہے جس کی صفات اس نے بیان کی تھیں۔ آپ نے ان کے مال، اولاد اور گھر والے دے دیے۔ ان کے مال قلعہ میں مشرکین کے پاس تھے جب فتح ہوئی تو ان کو واپس کر دیے۔

(١٨٢٦٤) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَبُو حَفْصٍ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ صَخْرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- غَزَا ثَقِيفًا فَلَمَّا أَنْ سَمِعَ ذَلِكَ صَخْرٌ رَكِبَ فِي خَيْلٍ يُمِدُّ النَّبِيَّ -ﷺ- فَوَجَدَ نَبِيَّ اللَّهِ -ﷺ- قَدِ انْصَرَفَ وَلَمْ يَفْتَحْ فَجَعَلَ صَخْرٌ حِينَئِذٍ عَهْدَ اللَّهِ وَذِمَّتَهُ أَنْ لاَ يُفَارِقَ هَذَا الْقَصْرَ حَتَّى يَنْزِلُوا عَلَى حُكْمِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَلَمْ يُفَارِقْهُمْ حَتَّى نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَكَتَبَ إِلَيْهِ صَخْرٌ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ ثَقِيفًا قَدْ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَنَا مُقْبِلٌ إِلَيْهِمْ وَهُمْ فِي خَيْلٍ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بِالصَّلاَةِ جَامِعَةً فَدَعَا لأَحْمَسَ عَشْرَ دَعَوَاتٍ اللَّهُمَّ بَارِكْ لأَحْمَسَ فِي خَيْلِهَا وَرِجَالِهَا وَأَتَاهُ الْقَوْمُ فَتَكَلَّمَ الْمُغِيرَةُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ صَخْرًا أَخَذَ عَمَّتِي وَدَخَلَتْ فِيمَا دَخَلَ فِيهِ الْمُسْلِمُونَ فَدَعَاهُ فَقَالَ: يَا صَخْرُ إِنَّ الْقَوْمَ إِذَا أَسْلَمُوا أَحْرَزُوا دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ فَادْفَعْ إِلَى الْمُغِيرَةِ عَمَّتَهُ. فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ وَسَأَلَ نَبِيَّ اللَّهِ -ﷺ- مَاءً لِبَنِي سُلَيْمٍ قَدْ هَرَبُوا عَنِ الإِسْلاَمِ وَتَرَكُوا ذَاكَ الْمَاءَ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَنْزِلْنِيهِ أَنَا وَقَوْمِي قَالَ: نَعَمْ. فَأَنْزَلَهُ وَأَسْلَمَ يَعْنِي السُّلَمِيِّينَ فَأَتَوْا صَخْرًا فَسَأَلُوهُ أَنْ يَدْفَعَ إِلَيْهِمُ الْمَاءَ فَأَبَى فَأَتَوْا نَبِيَّ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَسْلَمْنَا وَأَتَيْنَا صَخْرًا لِيَدْفَعَ إِلَيْنَا مَاءَنَا فَأَبَى عَلَيْنَا فَدَعَاهُ فَقَالَ: يَا صَخْرُ إِنَّ الْقَوْمَ إِذَا أَسْلَمُوا أَحْرَزُوا أَمْوَالَهُمْ وَدِمَاءَهُمْ فَادْفَعْ إِلَى الْقَوْمِ مَاءَهُمْ. قَالَ: نَعَمْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَرَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- يَتَغَيَّرُ عِنْدَ ذَلِكَ حُمْرَةً حَيَاءً مِنْ أَخْذِهِ الْجَارِيَةَ وَأَخْذِهِ الْمَاءَ.

قَالَ الشَّيْخُ: الاِسْتِدْلاَلُ وَقَعَ بِقَوْلِهِ -ﷺ-: إِنَّ الْقَوْمَ إِذَا أَسْلَمُوا أَحْرَزُوا أَمْوَالَهُمْ وَدِمَاءَهُمْ. فَأَمَّا اسْتِرْدَادُ الْمَاءِ عَنْ صَخْرٍ بَعْدَ مَا مَلَّكَهُ بِتَمْلِيكِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- إِيَّاهُ فَإِنَّهُ يُشْبِهُ أَنْ يَكُونَ بِاسْتِطَابَةِ نَفْسِهِ وَلِذَلِكَ كَانَ يَظْهَرُ فِي وَجْهِهِ أَثَرُ الْحَيَاءِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ. وَعَمَّةُ الْمُغِيرَةِ فَإِنْ كَانَتْ أَسْلَمَتْ بَعْدَ الأَخْذِ فَكَأَنَّهُ رَأَى إِسْلاَمَهَا قَبْلَ الْقِسْمَةِ يُحْرِزُ مَالَهَا وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ إِسْلاَمُهَا قَبْلَ الأَخْذِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ. وَصَخْرٌ هَذَا هُوَ ابْنُ الْعَيْلَةِ قَالَهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ عَنْ أَبَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ صَخْرِ بْنِ الْعَيْلَةِ لَمْ يَقُلْ عَنْ أَبِيهِ وَرُوِيَ فِي قِصَّةِ رِعْيَةَ السُّحَيْمِيِّ مَا دَلَّ عَلَيْهِ ظَاهِرُ قِصَّةِ عَمَّةِ الْمُغِيرَةِ فَإِنَّهُ أَسْلَمَ ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهْلِي وَمَالِي. قَالَ: أَمَّا مَالُكَ فَقَدْ قُسِمَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَّا أَهْلُكَ فَانْظُرْ مَنْ قَدَرْتَ عَلَيْهِ مِنْهُمْ. قَالَ: فَرَدَّ عَلَيْهِ ابْنَهُ وَيُحْتَمَلُ أَنَّهُ اسْتَطَابَ أَنْفُسَ أَهْلِ الْغَنِيمَةِ كَمَا فَعَلَ فِي سَبْيِ هَوَازِنَ وَعَوَّضَ أَهْلَ الْخُمُسِ مِنْ نَصِيبِهِمْ وَاللَّهُ أَعْلَمُ وَإِسْنَادُ الْحَدِيثَيْنِ غَيْرُ قَوِيٍّ. [ضعیف]

(۱۸۲۶۳) عثمان بن ابی حازم اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا صخر سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو ثقیف سے غزوہ کیا صخر کو پتہ چلا تو نبی ﷺ کی مدد کے لیے اپنے گھوڑے پر آیا۔ اس نے دیکھا کہ نبی ﷺ بغیر فتح کے واپس ہو رہے ہیں تو

صخر نے کہا: وہ اتنی دیر نہ جانے گا جب تک یہ رسول اللہ ﷺ کے حکم پر نہ اتر آئیں۔ بالآخر وہ نبی ﷺ کے حکم پر اتر پڑے تو صخر نے لکھا: حمد وثنا کے بعد! اے اللہ کے رسول! وہ آپ کے حکم پر اتر پڑے ہیں اور آپ کے پاس ایک قافلہ کی صورت میں آرہے ہیں۔ آپ نے حکم فرمایا: صلاۃ جامعۃ، پھر آپ ﷺ نے اہل احمس کے لیے دس دعائیں فرمائیں۔ اے اللہ! اہل احمس کے سواروں اور پیادوں میں برکت دے۔ لوگ آئے تو مغیرہ نے بات کی کہ اے اللہ کے رسول! صخر نے میری پھوپھی کو پکڑ لیا ہے وہ بھی لوگوں کے ساتھ مسلمان ہوگئی ہے۔ آپ ﷺ نے صخر کو بلایا اور فرمایا: اے صخر جب لوگ مسلمان ہو جاتے ہیں تو اپنے مال، خون محفوظ کر لیتے ہیں تو مغیرہ کو ان کی پھوپھی واپس کر دو۔ صخر نے واپس کر دی اور کہا: بنو سلیم کے پانیوں کے متعلق سوال کیا جو اسلام سے بھاگ گئے اور پانی چھوڑ گئے کہ آپ ﷺ مجھے اور میری قوم کو وہ عطا کر دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: درست ہے۔ وہ وہاں چلے گئے تو پھر بنو سلیم والے مسلمان ہو کر آ گئے۔ تو صخر سے اپنے پانی کا مطالبہ کیا تو اس نے انکار کر دیا تو وہ نبی ﷺ کے پاس آئے کہ اے اللہ کے رسول! ہم نے اسلام قبول کر لیا اور ہم نے صخر سے مطالبہ کیا کہ وہ ہمارے پانی واپس کر دیں۔ لیکن اس نے انکار کر دیا۔ آپ ﷺ نے صخر کو بلایا اور فرمایا: اے صخر! جب لوگ مسلمان ہو جاتے ہیں تو اپنے مال، خون محفوظ کر لیتے ہیں۔ آپ ان کے پانی واپس کر دیں۔ اس نے کہا: اے اللہ کے نبی! درست ہے۔ میں نے رسول اللہ کے چہرے کو دیکھا کہ وہ حیا کی وجہ سرخ ہو رہا تھا کہ آپ ﷺ نے اس سے لونڈی اور پانی واپس لیے تھے۔

شیخ فرماتے ہیں: اس قول سے استدلال کیا ہے کہ لوگ جب مسلمان ہو جاتے ہیں تو اپنے مال، خون محفوظ کر لیتے ہیں صخر سے پانی واپس لینا یہ بھی اس کے مشابہ ہے کہ وہ اپنے دل کی خوشی سے واپس کریں۔ یہی وجہ تھی کہ حیاء کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کا چہرہ متغیر ہو گیا اور مغیرہ کی پھوپھی نے پکڑے جانے کے بعد اسلام قبول کیا لیکن تقسیم سے پہلے وہ اپنے مال کا مالک بن گیا اور یہ بھی احتمال ہے کہ پکڑے جانے سے پہلے ہی اس نے اسلام قبول کر لیا۔ رعیہ تیمی کا قصہ ہے کہ جب وہ مسلمان ہوا تو اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے اہل وعیال اور مال؟ آپ نے فرمایا: تیرا مال تو مسلمانوں کے درمیان تقسیم ہو چکا اور اپنے اہل کو دیکھو جس پر آپ کو قدرت ہو تو اس کا بیٹا واپس کر دیا گیا۔ ممکن ہے غنیمت وصول کرنے والوں نے اپنی خوشی سے واپس کیا ہو۔

(۹۶) باب الْمُشْرِكِينَ يُسْلِمُونَ قَبْلَ الْأَسْرِ وَمَا عَلَى الإِمَامِ وَغَيْرِهِ مِنَ التَّثَبُّتِ إِذَا تَكَلَّمُوا بِمَا يُشْبِهُ الإِقْرَارَ بِالإِسْلاَمِ وَيُشْبِهُ غَيْرَهُ

جب مشرک قید ہونے سے پہلے اسلام قبول کرلے تو امام کے ذمہ کیا ہے یا ایسے کلام کریں جو اسلام کے اقرار کے مشابہ ہو یا کسی اور کے

(۱۸۳۶۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو الأَدِيبُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الإِسْمَاعِيلِيُّ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا فَيَّاضٌ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : بَعَثَ النَّبِيُّ -ﷺ- خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَحْسِبُهُ قَالَ إِلَى بَنِي جَذِيمَةَ فَدَعَاهُمْ إِلَى الإِسْلاَمِ فَلَمْ يُحْسِنُوا أَنْ يَقُولُوا أَسْلَمْنَا فَقَالُوا صَبَأْنَا صَبَأْنَا وَجَعَلَ خَالِدٌ بِهِمْ قَتْلاً وَأَسْرًا قَالَ ثُمَّ دَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرًا حَتَّى إِذَا أَصْبَحَ يَوْمًا أَمَرَنَا فَقَالَ :لِيَقْتُلْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمْ أَسِيرَهُ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :وَاللَّهِ لاَ أَقْتُلُ أَسِيرِي وَلاَ يَقْتُلُ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِي أَسِيرَهُ قَالَ فَقَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَذَكَرَ لَهُ مَا صَنَعَ خَالِدٌ قَالَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مَحْمُودٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ.

[صحیح۔ بخاری ٤٣٣٩-٧١٨٩]

(۱۸۲۶۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ نبی ﷺ نے خالد بن ولید کو بنو خزیمہ کی طرف بھیجا تو خالد نے انہیں اسلام کی دعوت دی۔ انہوں نے اچھی کلام نہ کی کہ وہ کہتے کہ ہم مسلمان ہو گئے بلکہ انہوں نے کہا: ہم بے دین ہو گئے تو خالد نے انہیں قتل کیا اور قیدی بنائے۔ کہتے ہیں: پھر ہر شخص کو اس کا قیدی دے دیا گیا تو ایک صبح حضرت خالد نے حکم دیا کہ اپنے قیدی قتل کر دو تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: نہ تو میں اپنے قیدی کو قتل کروں گا اور نہ ہی میرا کوئی ساتھی تو ہم نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے ہاتھ بلند کر کے فرمایا: اے اللہ! میں اس سے بری ہوں جو خالد نے کیا۔

(۱۸۲۶٦) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ :لَقِيَ نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَجُلاً فِي غُنَيْمَةٍ لَهُ فَقَالَ السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ فَأَخَذُوهُ فَقَتَلُوهُ وَأَخَذُوا تِلْكَ الْغُنَيْمَةَ فَنَزَلَتْ ﴿وَلاَ تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلاَمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا﴾ [النساء ٩٤] وَقَرَأَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ السَّلاَمَ.
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ. [صحیح]

(۱۸۲۶٦) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مسلمان کسی شخص کو اس کے مال میں ملا۔ اس نے کہا: تم پر سلامتی ہو تو انہوں نے پکڑ کر اس کو قتل کر دیا۔ اس کی بکریاں بھی لے لیں تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَیْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا﴾ [النساء ٩٤] ''اور تم ایسے شخص کو نہ کہو کہ تو مومن نہیں ہے جو تمہاری طرف صلح چاہتا ہے۔

(۱۸۲٦٧) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ :مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ :مَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ عَلَى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ -ﷺ- وَمَعَهُ غَنَمٌ لَهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا مَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ إِلاَّ لِيَتَعَوَّذَ مِنْكُمْ فَعَمَدُوا إِلَيْهِ فَقَتَلُوهُ وَأَخَذُوا غَنَمَهُ فَأَتَوْا بِهَا النَّبِيَّ -ﷺ- فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿يَا

﴿أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا﴾ [النساء ٩٤] إِلَى قَوْلِهِ ﴿كَذَلِكَ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوا﴾ [النساء ٩٤] ۔ [ضعيف]

(۱۸۲۶۷) عکرمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ بنو سلیم کا ایک شخص صحابہ کے ایک گروہ کے پاس سے گزرا۔ اس کے پاس بکریاں بھی تھیں۔ اس نے سلام کیا۔ صحابہ کہنے لگے: اس نے صرف بچاؤ کے لیے سلام کہا ہے۔ انہوں نے پکڑ کر اس کو قتل کر دیا اور اس کی بکری بھی لے لی۔ وہ اس کو لے کر نبی ﷺ کے پاس آئے تو اللہ نے یہ آیت نازل فرما دی: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللَّهِ مَغَانِمُ كَثِيرَةٌ كَذَلِكَ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوا﴾ [النساء ٩٤] ''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو جب تم اللہ کے راستہ میں چلو تو تحقیق کر لیا کرو تم ایسے شخص کو یہ نہ کہہ دو کہ تو مومن نہیں ہے حالانکہ وہ تم پر سلام کہہ رہا ہو تم پہلے اس طرح تھے اللہ نے تمہارے اوپر احسان فرمایا لہٰذا تحقیق کر لیا کرو۔''

(۱۸۲٦۸) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْعُطَارِدِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ أَبِي الْقَعْقَاعِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَدْرَدٍ عَنْ أَبِيهِ أَبِي حَدْرَدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- إِلَى إِضَمٍ فَخَرَجْتُ فِي نَفَرٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ وَمُحَلِّمُ بْنُ جَثَّامَةَ فَخَرَجْنَا حَتَّى إِذَا كُنَّا بِبَطْنِ إِضَمٍ مَرَّ بِنَا عَامِرُ بْنُ الأَضْبَطِ عَلَى بَعِيرٍ لَهُ فَلَمَّا مَرَّ عَلَيْنَا سَلَّمَ عَلَيْنَا بِتَحِيَّةِ الإِسْلَامِ فَأَمْسَكْنَا عَنْهُ وَحَمَلَ عَلَيْهِ مُحَلِّمُ بْنُ جَثَّامَةَ فَقَتَلَهُ وَأَخَذَ بَعِيرَهُ وَمَا مَعَهُ فَقَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَأَخْبَرْنَاهُ الْخَبَرَ فَنَزَلَ فِينَا الْقُرْآنُ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا﴾ [النساء ٩٤] إِلَى آخِرِ الآيَةِ

كَذَا رَوَاهُ يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ.

وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَدْرَدٍ عَنْ أَبِيهِ

وَرَوَاهُ أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَدْرَدٍ عَنْ أَبِيهِ وَكَذَلِكَ قَالَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الأُمَوِيُّ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ

وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ فِي رِوَايَةِ حَجَّاجٍ عَنْهُ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي حَدْرَدٍ الأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَقِيلَ غَيْرُ ذَلِكَ.

وَرَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَدْرَدٍ الأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كُنْتُ فِي سَرِيَّةٍ بَعَثَهَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- إِلَى إِضَمٍ وَادٍ مِنْ أَوْدِيَةِ أَشْجَعَ.

وَرَوَاهُ سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ أَوْ قَالَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ :بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-. [ضعیف]

(۱۸۲۶۸) ابوحدرد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اضم کی طرف روانہ کیا۔ میں مسلمانوں کے گروہ میں نکلا جس میں ابوقتادہ، حارث بن ربعی، محلم بن جثامہ تھے۔ جب ہم اضم وادی کے نشیب میں آئے تو ہمارے پاس سے عامر بن اضبط اپنے اونٹ پر سوار ہوئے گزرا۔ جب وہ ہمارے پاس سے گزرا تو اس نے ہمیں سلام کہا۔ ہم نے اسے روک لیا اور محلم بن جثامہ نے اسے قتل کر دیا اور اونٹ قبضے میں لے لیا۔ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ کو بتایا تو ہمارے بارے میں قرآن نازل ہوا: ﴿يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللَّهِ مَغَانِمُ كَثِيرَةٌ كَذَلِكَ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوا﴾ [النساء ۹۴] ''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو جب تم اللہ کے راستہ میں چلو تو تحقیق کر لیا کرو تم ایسے شخص کو یہ نہ کہو کہ تو مومن نہیں ہے حالانکہ وہ تم پر سلام کہہ رہا ہو۔ تم پہلے اس طرح تھے اللہ نے تمہارے اوپر احسان فرمایا، لہٰذا تحقیق کر لیا کرو۔''

(۱۸۲۶۹) وَأَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَسْلَمَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ الأَسْلَمِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ :أَنَّهُ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ فَرَآهُمْ رَجُلٌ وَهُوَ فِي جَبَلٍ فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَأَخَذُوهُ فَقَتَلُوهُ فَفِيهِ نَزَلَتْ ﴿وَلاَ تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلاَمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ [النساء ۹۴] وَالرَّجُلُ الَّذِي قَتَلُوهُ عَامِرُ بْنُ الأَضْبَطِ الأَشْجَعِيُّ. [ضعیف]

(۱۸۲۶۹) ابن ابی حدرد اسلمی فرماتے ہیں: میں ایک لشکر میں تھا کہ انہیں پہاڑ سے ایک شخص نے دیکھا تو ان کے پاس آ کر سلام کہا۔ انہوں نے پکڑ کر اس کو قتل کر دیا تو اس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ [النساء ۹۴] ''اور تم نہ کہو ایسے شخص کو جو تمہیں سلام کہتا ہے کہ تم مومن نہیں تم دنیا کی زندگی کا سامان چاہتے ہو۔'' کہ وہ شخص جسے انہوں نے قتل کیا وہ عامر بن اضبط تھا۔

(۱۸۲۷۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ زِيَادَ بْنَ ضُمَيْرَةَ بْنِ سَعْدٍ السُّلَمِيَّ يُحَدِّثُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ :أَنَّ أَبَاهُ وَجَدَّهُ شَهِدَا حُنَيْنًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالاَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- الظُّهْرَ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى ظِلِّ شَجَرَةٍ فَقَامَ إِلَيْهِ الأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ وَعُيَيْنَةُ بْنُ بَدْرٍ يَخْتَصِمَانِ فِي دَمِ عَامِرِ بْنِ الأَضْبَطِ الأَشْجَعِيِّ وَكَانَ قَتَلَهُ مُحَلِّمُ بْنُ جَثَّامَةَ بْنِ قَيْسٍ فَعُيَيْنَةُ يَطْلُبُ بِدَمِ الأَشْجَعِيِّ عَامِرِ بْنِ الأَضْبَطِ لأَنَّهُ مِنْ قَيْسٍ وَالأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ يَدْفَعُ عَنْ مُحَلِّمِ بْنِ جَثَّامَةَ لأَنَّهُ مِنْ خِنْدِفَ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ سَيِّدُ

خِنْدِفَ فَسَمِعْنَا عُيَيْنَةَ يَقُولُ : وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لاَ أَدَعُهُ حَتَّى أُذِيقَ نِسَاءَهُ مِنَ الْحَرِّ مَا أَذَاقَ نِسَائِى وَرَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ : تَأْخُذُونَ الدِّيَةَ خَمْسِينَ فِى سَفَرِنَا هَذَا وَخَمْسِينَ إِذَا رَجَعْنَا . وَهُوَ يَأْبَى فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ بَنِى لَيْثٍ يُقَالُ لَهُ مُكَيْتِلٌ مَجْمُوعٌ قَصِيرٌ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا وَجَدْتُ لِهَذَا الْقَتِيلِ فِى غُرَّةِ الإِسْلاَمِ إِلاَّ كَغَنَمٍ وَرَدَتْ فَرُمِيَتْ أُولاَهَا فَنَفَرَتْ أُخْرَاهَا اسْنُنِ الْيَوْمَ وَغَيِّرْ غَدًا. فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يَدَهُ ثُمَّ قَالَ : تَأْخُذُونَ الدِّيَةَ خَمْسِينَ فِى سَفَرِنَا هَذَا وَخَمْسِينَ إِذَا رَجَعْنَا . فَقَبِلَهَا الْقَوْمُ ثُمَّ قَالَ : ائْتُوا بِصَاحِبِكُمْ يَسْتَغْفِرُ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فَجَاءُ وا بِهِ فَقَامَ رَجُلٌ آدَمُ طَوِيلٌ ضَرْبٌ عَلَيْهِ حُلَّةٌ لَهُ قَدْ تَهَيَّأَ فِيهَا لِلْقَتْلِ فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَىْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَ لَهُ : مَا اسْمُكَ؟ . فَقَالَ : مُحَلِّمُ بْنُ جَثَّامَةَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : اللَّهُمَّ لاَ تَغْفِرْ لِمُحَلِّمِ بْنِ جَثَّامَةَ اللَّهُمَّ لاَ تَغْفِرْ لِمُحَلِّمِ بْنِ جَثَّامَةَ اللَّهُمَّ لاَ تَغْفِرْ لِمُحَلِّمِ بْنِ جَثَّامَةَ . ثُمَّ قَالَ لَهُ : قُمْ . فَقَامَ وَهُوَ يَتَلَقَّى دَمْعَهُ بِفَضْلِ رِدَائِهِ فَأَمَّا نَحْنُ فِيمَا بَيْنَنَا فَنَقُولُ إِنَّا لَنَرْجُو أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- قَدِ اسْتَغْفَرَ لَهُ وَلَكِنْ أَظْهَرَ هَذَا لِيَنْزِعَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ عَنْ بَعْضٍ فَأَمَّا مَا ظَهَرَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- هَذَا.

وَبِمَعْنَاهُ رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ. [ضعيف]

(۱۶۸۷۰) عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ ان کے والد اور دادا نبی ﷺ کے ساتھ غزوہ حنین میں موجود تھے۔ دونوں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی۔ پھر سایہ دار درخت کے نیچے چلے گئے تو اقرع بن حابس اور عیینہ بن بدر، عامر بن اضبط کے خون کا جھگڑا لے کر آ گئے، جسے محلم بن جثامہ نے قتل کیا تھا۔ عیینہ بن بدر، عامر بن اضبط کے خون کا مطالبہ کر رہے تھے کیونکہ وہ قیس سے تھے اور اقرع بن حابس محلم بن جثامہ کا دفاع کر رہے تھے کیونکہ وہ ان دونوں قبیلہ خندف کے سردار تھے۔ ہم نے عیینہ کو سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ اے اللہ کے رسول! میں اس کو نہیں چھوڑوں گا یہاں تک کہ میں اس کی عورتوں کو غم پہنچاؤں جو میری عورتوں نے غم پایا ہے اور رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے: تم پچاس اونٹ دیت کے سفر میں حاصل کر لو اور پچاس جب ہم واپس پلٹیں گے تب لے لینا، لیکن وہ انکار کر رہا تھا تو بنولیث کا ایک شخص کھڑا ہوا جس کو مکیتل کہا جاتا تھا، وہ چھوٹے قد کا تھا۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس مقتول کے لیے میں کچھ نہیں پاتا مگر اونٹوں کے اس قافلے کی مثل جس کے پہلے کو پھینک دیا جائے اور آخری کو بھگا دیا جائے۔ آج چھری تیز کی جائے اور کل ذبح کر دیا جائے۔

رسول اللہ نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور فرمایا: تم پچاس اونٹ دیت کے سفر میں لے لو اور پچاس اونٹ تب لے لینا جب ہم واپس جائیں گے۔ لوگوں نے دیت کو قبول کیا، پھر کہا: تم اپنے ساتھی کو لاؤ کہ رسول اللہ ﷺ اس کے لیے استغفار کرتے ہیں۔ وہ لے کر آئے تو ایک شخص گندمی رنگ لمبے قد کا کھڑا ہوا جس نے حلہ پہن رکھا تھا۔ وہ قتل کے لیے تیار تھا۔ وہ رسول اللہ کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! تو محلم بن جثامہ کو معاف نہ کر۔ تین مرتبہ فرمایا۔ پھر اسے کہا: کھڑا ہو جا۔ وہ کھڑا

ہوا تو اس نے اپنے خون کو پایا کہ چادر کے زائد حصے کو لگا ہوا ہے اور ہمارے درمیان یہ باتیں ہو رہی تھیں۔ ہم کہہ رہے تھے کہ ہمیں امید ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس کے لیے بخشش کی دعا کریں گے۔ لیکن آپ ﷺ کو یہ معلوم ہو گیا کہ یہ چیز لوگوں کے درمیان جھگڑے کا باعث بنے گی۔

(۱۸۲۷۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُ سَمِعَ زِيَادَ بْنَ سَعْدِ بْنِ ضُمَيْرَةَ السُّلَمِيَّ يُحَدِّثُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ مُحَلِّمَ بْنَ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيَّ قَتَلَ رَجُلاً مِنْ أَشْجَعَ فِي الإِسْلاَمِ وَذَلِكَ أَوَّلُ غِيَرٍ قَضَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-. فَذَكَرَ مَعْنَاهُ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :« يَا عُيَيْنَةُ أَلاَ تَقْبَلُ الْغِيَرَ؟ ». يُرِيدُ الدِّيَةَ وَقَالَ فِي آخِرِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :« أَقَتَلْتَهُ بِسِلاَحِكَ فِي غُرَّةِ الإِسْلاَمِ اللَّهُمَّ لاَ تَغْفِرْ لِمُحَلِّمٍ ». بِصَوْتٍ عَالٍ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ. [ضعیف]

(۱۸۲۷۱) عروہ بن زبیر اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ محلم بن جثامہ لیثی نے اشجع کے ایک فرد کو اسلام میں قتل کیا۔ یہ دیت تھی، جس کا رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عیینہ! آپ دیت قبول نہیں کریں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس کے آخر میں تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے اس کو اپنے اسلحہ سے قتل کیا، اسلام کی علامت کے باوجود۔ اے اللہ! تو محلم کو معاف نہ کر آپ ﷺ نے بلند آواز سے کہا۔

(۱۸۲۷۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الصَّفَّارُ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ الْفَقِيهُ قَالاَ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ قَالَ أَتَيْنَا نَصْرَ بْنَ عَاصِمٍ اللَّيْثِيَّ فَقَالَ نَصْرٌ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مَالِكٍ وَكَانَ مِنْ رَهْطِهِ قَالَ : بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- سَرِيَّةً فَأَغَارُوا عَلَى قَوْمٍ فَشَذَّ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ مِنَ السَّرِيَّةِ مَعَهُ السَّيْفُ شَاهِرًا فَقَالَ الشَّاذُّ مِنَ الْقَوْمِ إِنِّي مُسْلِمٌ فَلَمْ يَنْظُرْ فِيهِ فَضَرَبَهُ فَقَتَلَهُ فَنُمِيَ الْحَدِيثُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَ قَوْلاً شَدِيدًا فَقَالَ الْقَاتِلُ : وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا قَالَ الَّذِي قَالَ إِلاَّ تَعَوُّذًا مِنَ الْقَتْلِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثَلاَثًا فَأَعَادَهُ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- تُعْرَفُ الْمَسَاءَةُ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ :« إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَبَى عَلَى مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا ». قَالَهَا ثَلاَثًا.

تَابَعَهُ يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ. [صحیح]

(۱۸۲۷۲) عقبہ بن مالک فرماتے ہیں کہ (میں بھی اس گروہ میں تھا) کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک چھوٹا لشکر بھیجا۔ انہوں نے ایک قوم پر حملہ کر دیا تو قوم سے ایک فرد الگ ہو گیا تو لشکر کے ایک فرد نے اس کا پیچھا کیا جس کے پاس سونتی ہوئی تلوار تھی۔ قوم

سے الگ ہونے والے فرد نے کہا: میں مسلمان ہوں۔ اس نے اس کا خیال نہ کیا اور قتل کر دیا۔ بات نبی ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے اس کے بارے میں سخت بات کہی تو قاتل نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس نے قتل سے بچنے کی غرض سے یہ بات کہی تھی۔ آپ ﷺ نے اس اعراض کیا اور یہی بات دہرائی۔ آپ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے، ناراضگی آپ ﷺ کے چہرے سے پہچانی جا سکتی تھی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ رب العزت اس شخص پر انکار کرتے ہیں جو کسی مومن کو قتل کرتا ہے تین مرتبہ فرمایا۔

(۹۷)باب فَتْحِ مَكَّةَ حَرَسَهَا اللَّهُ تَعَالَى

فتح مکہ کا بیان جس کی اللہ رب العزت نے حفاظت فرمائی

(۱۸۲۷۲) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فُورَكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعِمْرَانُ بْنُ مُوسَى قَالاَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : وَفَدَتْ وُفُودٌ إِلَى مُعَاوِيَةَ وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ فَكَانَ يَصْنَعُ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ الطَّعَامَ فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ مِمَّا يُكْثِرُ أَنْ يَدْعُونَا إِلَى رَحْلِهِ فَقُلْتُ أَلاَ أَصْنَعُ طَعَامًا وَأَدْعُوهُمْ إِلَى رَحْلِي فَأَمَرْتُ بِطَعَامٍ فَصُنِعَ ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا هُرَيْرَةَ مِنَ الْعَشِيِّ فَقُلْتُ الدَّعْوَةُ عِنْدِي اللَّيْلَةَ قَالَ سَبَقْتَنِي قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَلاَ أُعَلِّمُكُمْ حَدِيثًا مِنْ حَدِيثِكُمْ يَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ ثُمَّ ذَكَرَ فَتْحَ مَكَّةَ فَقَالَ أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَبَعَثَ الزُّبَيْرَ عَلَى إِحْدَى الْمُجَنِّبَتَيْنِ وَبَعَثَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الأُخْرَى وَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ عَلَى الْحُسَّرِ فَأَخَذُوا بَطْنَ الْوَادِي وَرَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فِي كَتِيبَةٍ فَنَظَرَ فَرَآنِي فَقَالَ : أَبُو هُرَيْرَةَ . قُلْتُ : لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ فَنَدَبَ الأَنْصَارَ فَقَالَ : لاَ يَأْتِينَا إِلاَّ أَنْصَارِيٌّ . فَأَطَافُوا بِهِ .

زَادَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ فَقَالَ : اهْتِفْ بِالأَنْصَارِ وَلاَ تَأْتِنِي إِلاَّ بِأَنْصَارِيٍّ . قَالَ فَفَعَلْتُ

قَالَ شَيْبَانُ فِي رِوَايَتِهِ وَأَوْبَشَتْ قُرَيْشٌ أَوْبَاشًا لَهَا وَأَتْبَاعًا فَقَالُوا نُقَدِّمُ هَؤُلاَءِ فَإِنْ كَانَ لَهُمْ شَيْءٌ كُنَّا مَعَهُمْ وَإِنْ أُصِيبُوا أَعْطَيْنَا الَّذِي سُئِلْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : تَرَوْنَ إِلَى أَوْبَاشِ قُرَيْشٍ وَأَتْبَاعِهِمْ . ثُمَّ قَالَ بِيَدَيْهِ إِحْدَاهُمَا عَلَى الأُخْرَى ثُمَّ قَالَ : حَتَّى تُوَافُونِي بِالصَّفَا .

زَادَ أَبُو دَاوُدَ فِي رِوَايَتِهِ : احْصُدُوهُمْ حَصْدًا .

قَالَ شَيْبَانُ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ : وَانْطَلَقْنَا فَمَا شَاءَ أَحَدٌ مِنَّا أَنْ يَقْتُلَ أَحَدًا إِلاَّ قَتَلَهُ وَمَا أَحَدٌ يُوَجِّهُ إِلَيْنَا شَيْئًا قَالَ : فَجَاءَ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أُبِيحَتْ خَضْرَاءُ قُرَيْشٍ لاَ قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ قَالَ : مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ .

زَادَ أَبُو دَاوُدَ فِي رِوَايَتِهِ : مَنْ أَلْقَى السِّلاَحَ فَهُوَ آمِنٌ .

قَالَ شَيْبَانُ فِي رِوَايَتِهِ فَقَالَتِ الأَنْصَارُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَمَّا الرَّجُلُ فَأَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ وَرَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَجَاءَ الْوَحْىُ وَكَانَ إِذَا جَاءَ لاَ يَخْفَى عَلَيْنَا فَإِذَا جَاءَ فَلَيْسَ أَحَدٌ يَرْفَعُ طَرْفَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- حَتَّى يَنْقَضِىَ الْوَحْىُ فَلَمَّا قُضِىَ الْوَحْىُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : يَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ . قَالُوا : لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ : قُلْتُمْ أَمَّا الرَّجُلُ فَأَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ . قَالُوا : قَدْ كَانَ ذَاكَ. قَالَ : كَلاَّ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ هَاجَرْتُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَيْكُمُ الْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ . فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ يَبْكُونَ وَيَقُولُونَ : وَاللَّهِ مَا قُلْنَا الَّذِى قُلْنَا إِلاَّ الضِّنَّ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ . فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَى دَارِ أَبِي سُفْيَانَ وَأَغْلَقَ النَّاسُ أَبْوَابَهُمْ وَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- حَتَّى أَقْبَلَ إِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ فَطَافَ بِالْبَيْتِ فَأَتَى إِلَى صَنَمٍ إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ كَانُوا يَعْبُدُونَهُ قَالَ وَفِى يَدِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- قَوْسٌ وَهُوَ آخِذٌ بِسِيَةِ الْقَوْسِ فَلَمَّا أَتَى عَلَى الصَّنَمِ جَعَلَ يَطْعَنُ فِي عَيْنِهِ وَيَقُولُ : جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا . فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ طَوَافِهِ أَتَى الصَّفَا فَعَلاَ عَلَيْهِ حَتَّى نَظَرَ إِلَى الْبَيْتِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَجَعَلَ يَحْمَدُ اللَّهَ وَيَدْعُو بِمَا شَاءَ أَنْ يَدْعُوَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ شَيْبَانَ بْنِ فَرُّوخَ وَأَخْرَجَهُ مِنْ حَدِيثِ بَهْزِ بْنِ أَسَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ وَذَكَرَ اللَّفْظَةَ الَّتِي زَادَهَا أَبُو دَاوُدَ. [صحیح۔ مسلم ۱۷۷۰]

(۱۸۲۷۳) عبداللہ بن رباح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ ماہِ رمضان میں معاویہ کے پاس وفد آتے تو ہم ایک دوسرے کے لیے کھانا بنایا کرتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اکثر ہمیں اپنے گھر دعوت دیا کرتے تھے۔ میں نے کہا: کیا میں کھانا پکوا کر انہیں اپنے گھر میں دعوت نہ دوں۔ میں نے کھانا بنوایا۔ شام کے وقت ابو ہریرہ سے ملا تو کہا: رات کے کھانے کی دعوت میرے پاس ہوگی۔ انہوں نے کہا: آپ مجھ سے سبقت لے گئے۔ اس نے کہا: ہاں۔ میں نے ان کو دعوت دی۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اے انصاریو! کیا میں تمہاری باتوں میں سے کوئی بات تمہیں نہ سکھاؤں۔ پھر انہوں نے فتح مکہ کا تذکرہ کیا۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مکہ آئے تو زبیر کو لشکر کی ایک جانب اور خالد بن ولید کو دوسری جانب بھیجا اور ابو عبیدہ کو حسر پر۔ انہوں نے وادی کے نشیب میں پکڑ لیا اور رسول اللہ اپنے قافلہ میں تھے۔ آپ ﷺ نے نظر دوڑائی تو مجھے دیکھا اور فرمایا: ابو ہریرہ! میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! حاضر ہوں۔ آپ ﷺ نے انصار کو دعوت دی اور فرمایا کہ میرے پاس صرف انصاری آئیں تو

انہوں نے آپ کو گھیر لیا۔ ابوداؤد نے یہ لفظ زائد بیان کیے ہیں کہ انصار کو بلاؤ، صرف انصاری میرے پاس آئیں۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ کام کیا۔

شیبان کی روایت میں ہے کہ قریش کے لوگ تیزی سے اُن کے پیچھے چلے اور انہوں نے کہا کہ ہم ان سے آگے بڑھ جائیں گے۔ اگر ان کو کوئی چیز حاصل ہوئی تو ہم بھی ان کے ساتھ ہیں۔ اگر وہ کسی مصیبت میں مبتلا کیے گئے تو ہم وہ چیز عطا کر دیں گے جس کا ہم سے سوال کیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم قریش کے اوباش لوگوں اور ان کے پیچھے چلنے والوں کی طرف دیکھو۔ پھر آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھوں سے فرمایا کہ تم مجھے صفا پہاڑی پر ملنا۔

ابوداؤد نے اپنی روایت میں زیادہ کیا ہے کہ تم ان کو کاٹ ڈالو۔

شیبان اپنی روایت میں کہتے ہیں کہ جب ہم چلے تو جس کو چاہتے قتل کر دیتے، کوئی چیز ہمارے سامنے رکاوٹ نہ تھی۔ راوی کہتے ہیں کہ ابوسفیان آئے۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! قریش کی اصل ختم ہو جائے گی۔ آج کے بعد قریش نہ ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو ابوسفیان کے گھر داخل ہو گیا وہ امن میں ہے۔

ابوداؤد نے اپنی روایت میں زیادہ کیا ہے۔ جو اسلحہ ڈال دے وہ بھی حالتِ امن میں ہے۔

شیبان اپنی روایت میں کہتے ہیں کہ انصار نے ایک دوسرے سے کہا کہ کسی شخص کو اپنی بستی میں رغبت اور اپنے خاندان کے ساتھ الفت ہو جاتی ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وحی آگئی۔ جب وحی آتی تو ہم سے پوشیدہ نہ رہتی۔ جب وحی آتی تو کوئی بھی رسول کی طرف اپنی نظر نہ اٹھاتا تھا یہاں تک کہ وحی ختم ہو جائے۔ جب وحی مکمل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے انصاریو! انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! حاضر ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے کہا کہ کوئی شخص اپنی بستی میں آئے تو اس کو رغبت ہو جاتی ہے انہوں نے کہا: ہاں! یہ بات ہوئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہرگز نہیں، میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ میں نے اللہ اور تمہاری طرف ہجرت کی ہے۔ میری زندگی اور موت تمہارے ساتھ ہے۔ وہ آپ ﷺ کی طرف روتے ہوئے متوجہ ہوئے اور کہنے لگے: اللہ کی قسم! جو ہم نے کہا، صرف گمان تھا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ تمہاری تصدیق کرتے ہیں اور تمہارے عذر کو قبول کرتے ہیں۔ لوگ ابوسفیان کے گھر کی طرف متوجہ ہوئے اور اپنے دروازے بند کر لیے۔ رسول اللہ ﷺ حجرِ اسود کے پاس آئے۔ اس کا استلام کیا۔ بیت اللہ کا طواف کیا۔ پھر بیت اللہ کی ایک طرف بت کے پاس آئے، جس کی وہ عبادت کرتے تھے اور آپ ﷺ کے ہاتھ میں کمان تھی۔ جب آپ ﷺ کسی بت کے پاس آتے تو وہ کمان اس کی آنکھ پر مارتے اور فرماتے: حق آگیا اور باطل مٹ گیا کیونکہ باطل کو مٹنا ہی ہوتا ہے۔ جب آپ ﷺ طواف سے فارغ ہوئے تو صفا پہاڑی کے اوپر چڑھے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کی نظر بیت اللہ پر پڑی۔ آپ ﷺ نے ہاتھ اٹھا کر اللہ کی حمد کی اور جو چاہا دعا کی۔

(۱۸۲۷۴) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ فِيهِ : فَجَاءَتِ الأَنْصَارُ فَأَحَاطُوا بِرَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- عِنْدَ الصَّفَا فَجَاءَ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أُبِيدَتْ خَضْرَاءُ قُرَيْشٍ لاَ قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ. فَقَالَ : مَنْ دَخَلَ دَارَهُ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَلْقَى سِلاَحَهُ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ.

أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ حَسَّانَ عَنْ حَمَّادٍ إِلاَّ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ : مَنْ دَخَلَ دَارَهُ فَهُوَ آمِنٌ . [صحیح۔ تقدم قبلہ]

(۱۸۲۷۴) عبداللہ بن رباح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں۔ اس نے حدیث ذکر کی۔ اس میں ہے کہ انصاری لوگوں نے صفا پہاڑی کے قریب نبی ﷺ کو گھیر لیا۔ ابوسفیان آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! قریش کی نسل ختم ہو جائے گی۔ آپ کے بعد قریش نہ رہیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو ابوسفیان کے گھر داخل ہو جائے۔ اس کو امن ہے۔ جو ہتھیار پھینک دے اسے بھی امن ہے اور جو اپنے گھر میں داخل ہو جائے اور دروازہ بند کرلے اس کو بھی امن ہے۔

(ب) یحییٰ بن حسان حضرت حماد سے یہی نقل فرماتے ہیں، لیکن ((مَنْ دَخَلَ دَارَهُ فَهُوَ آمِنٌ)) کا قول ذکر نہیں کیا۔

(۱۸۲۷۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا سَلاَّمُ بْنُ مِسْكِينٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ الأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- لَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ سَرَّحَ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَأَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَخَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ عَلَى الْخَيْلِ وَقَالَ : يَا أَبَا هُرَيْرَةَ اهْتِفْ بِالأَنْصَارِ . قَالَ : اسْلُكُوا هَذَا الطَّرِيقَ فَلاَ يُشْرِفَنَّ لَكُمْ أَحَدٌ إِلاَّ أَنَمْتُمُوهُ . فَنَادَى مُنَادِي : لاَ قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : مَنْ دَخَلَ دَارًا فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَلْقَى السِّلاَحَ فَهُوَ آمِنٌ . وَعَمَدَ صَنَادِيدُ قُرَيْشٍ فَدَخَلُوا الْكَعْبَةَ فَغَصَّ بِهِمْ وَطَافَ النَّبِيُّ -ﷺ- وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ ثُمَّ أَخَذَ بِجَنْبَتَيِ الْبَابِ فَخَرَجُوا فَبَايَعُوا النَّبِيَّ -ﷺ- عَلَى الإِسْلاَمِ. زَادَ فِيهِ الْقَاسِمُ بْنُ سَلاَّمِ بْنِ مِسْكِينٍ عَنْ أَبِيهِ بِهَذَا الإِسْنَادِ قَالَ : ثُمَّ أَتَى الْكَعْبَةَ فَأَخَذَ بِعِضَادَتَيِ الْبَابِ فَقَالَ : مَا تَقُولُونَ وَمَا تَظُنُّونَ . قَالُوا : نَقُولُ ابْنُ أَخٍ وَابْنُ عَمٍّ حَلِيمٍ رَحِيمٍ قَالَ وَقَالُوا ذَلِكَ ثَلاَثًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : أَقُولُ كَمَا قَالَ يُوسُفُ ﴿لاَ تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ﴾ [يوسف ۹۲] . قَالَ فَخَرَجُوا كَأَنَّمَا نُشِرُوا مِنَ الْقُبُورِ فَدَخَلُوا فِي الإِسْلاَمِ. [صحیح]

(۱۸۲۷۵) عبداللہ بن رباح انصاری حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ جب مکہ میں داخل ہوئے تو زبیر بن عوام، ابوعبیدہ بن جراح اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہم کو لشکر پر روانہ فرمایا اور فرمایا: اے ابو ہریرہ! انصار کو آواز دو کہ تم اس راستہ پر چلو۔

تو اعلان کرنے والے نے اعلان کیا کہ آج کے بعد قریش نہ ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو اپنے گھر میں داخل ہو گیا اس کو امان ہے۔ جس نے ہتھیار پھینک دیے اس کو بھی امن ہے تو قریشی سردار کعبہ میں داخل ہو گئے اور کعبہ ان سے بھر گیا۔ نبی ﷺ نے طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھی۔ پھر آپ ﷺ نے دروازے کی چوکھٹ کو پکڑا تو انہوں نے نکل کر نبی ﷺ کی اسلام پر بیعت کی۔

(ب) قاسم بن سلام بن مسکین اپنے والد سے اسی سند سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کعبہ میں آئے اور دروازے کی چوکھٹ کے دو بازوں کو پکڑا اور فرمایا: تم کیا کہتے ہو تمہارا کیا گمان ہے؟ انہوں نے کہا: ہم کہتے ہیں: بھتیجا اور چچا کا بیٹا بردبار رحم کرنے والا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے یہ بات تین مرتبہ کہی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں وہی بات کہتا ہوں جو یوسف علیہ السلام نے کہی تھی: ﴿قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَ هُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ۝﴾ [یوسف ۹۲] ''فرمایا: تمہارے اوپر کوئی سرزنش نہیں، اللہ تمہیں معاف فرمائے، وہ سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔'' راوی کہتے ہیں کہ وہ نکلے جیسے قبروں سے اٹھائے گئے ہوں اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔

(۱۸۲۷۶) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ الْمُؤَمَّلِ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوبَ أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ سَلاَّمٍ فَذَكَرَهُ.

وَفِيمَا حَكَى الشَّافِعِيُّ عَنْ أَبِي يُوسُفَ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ أَنَّهُ قَالَ لَهُمْ حِينَ اجْتَمَعُوا فِي الْمَسْجِدِ : مَا تَرَوْنَ أَنِّي صَانِعٌ بِكُمْ؟ . قَالُوا : خَيْرًا أَخٌ كَرِيمٌ وَابْنُ أَخٍ كَرِيمٍ. قَالَ : اذْهَبُوا فَأَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ .

قَالَ الشَّيْخُ وَإِنَّمَا أَطْلَقَهُمْ بِالأَمَانِ الأَوَّلِ الَّذِي عَقَدَهُ عَلَى شَرْطِ قَبُولِهِمْ فَلَمَّا قَبِلُوهُ قَالَ : أَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ . يَعْنِي بِالأَمَانِ الأَوَّلِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ. [صحیح۔ تقدم قبلہ]

(۱۸۲۷۶) امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، ابو یوسف سے اس قصہ کے بارے میں نقل فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ان سے کہا، جب وہ مسجد میں جمع ہو گئے کہ میں تمہارے ساتھ کیا کرنے والا ہوں؟ انہوں نے کہا: بھلائی، معزز بھائی اور معزز بھائی کا بیٹا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ تم سب آزاد ہو۔

شیخ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ان کو پہلی امان کے ساتھ آزاد کر دیا۔ جو قبولیت کے لیے شرط لگائی تھی جب انہوں نے اسلام قبول کر لیا تب فرمایا: تم آزاد ہو۔

(۱۸۲۷۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- عَامَ الْفَتْحِ جَاءَهُ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بِأَبِي سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ فَأَسْلَمَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ يُحِبُّ هَذَا الْفَخْرَ

فَلَوْ جَعَلْتَ لَهُ شَيْئًا. قَالَ : نَعَمْ مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ . [حسن]

(۱۸۲۷۷) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے سال عباس بن عبدالمطلب ابوسفیان بن حرب کو لے کر آئے۔ اس نے مرالظہران نامی جگہ پر اسلام قبول کیا تو عباس کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! ابوسفیان ایسا آدمی ہے جو فخر کو پسند کرتا ہے، آپ ﷺ اس کو کسی اعزاز سے نوازیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو گیا وہ امن میں ہے۔ جس نے اپنا دروازہ بند کر لیا وہ بھی امن میں ہے۔

(۱۸۲۷۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ بَعْضِ أَهْلِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : لَمَّا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- مَرَّ الظَّهْرَانِ قَالَ الْعَبَّاسُ قُلْتُ وَاللَّهِ لَئِنْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- مَكَّةَ عَنْوَةً قَبْلَ أَنْ يَأْتُوهُ فَيَسْتَأْمِنُوهُ إِنَّهُ لَهَلاَكُ قُرَيْشٍ فَجَلَسْتُ عَلَى بَغْلَةِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَقُلْتُ لَعَلِّي أَجِدُ ذَا حَاجَةٍ يَأْتِي أَهْلَ مَكَّةَ فَيُخْبِرُهُمْ بِمَكَانِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- لِيَخْرُجُوا إِلَيْهِ فَيَسْتَأْمِنُوهُ وَإِنِّي لأَسِيرُ سَمِعْتُ كَلاَمَ أَبِي سُفْيَانَ وَبُدَيْلِ بْنِ وَرْقَاءَ فَقُلْتُ : يَا أَبَا حَنْظَلَةَ فَعَرَفَ صَوْتِي قَالَ أَبُو الْفَضْلِ؟ قُلْتُ : نَعَمْ. قَالَ : مَا لَكَ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي؟ قُلْتُ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- وَالنَّاسُ. قَالَ : فَمَا الْحِيلَةُ؟ قَالَ : فَرَكِبَ خَلْفِي وَرَجَعَ صَاحِبُهُ. فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَوْتُ بِهِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَأَسْلَمَ. قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ يُحِبُّ هَذَا الْفَخْرَ فَاجْعَلْ لَهُ شَيْئًا. قَالَ : نَعَمْ مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَغْلَقَ عَلَيْهِ دَارَهُ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَهُوَ آمِنٌ . قَالَ : فَتَفَرَّقَ النَّاسُ إِلَى دُورِهِمْ وَإِلَى الْمَسْجِدِ. [حسن]

(۱۸۲۷۸) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مرالظہران پر پڑاؤ کیا تو عباس کہتے ہیں میں نے کہا: اگر رسول اللہ ﷺ مکہ میں ان کے آنے سے پہلے داخل ہو گئے کہ وہ اس کی درخواست کریں تو یہ قریشیوں کی ہلاکت ہے۔ میں رسول اللہ ﷺ کے خچر پر بیٹھ گیا۔ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے کوئی کام ہے وہ مکہ والوں کے پاس آئے تاکہ انہیں رسول اللہ ﷺ کی جگہ کی خبر دیں کہ وہ آپ ﷺ سے امن کی درخواست کر سکیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے چلتے ہوئے ابو سفیان بدیل بن ورقا کی بات چیت کو سنا۔ میں نے کہا: اے ابوحنظلہ! اس نے میری آواز کو پہچان لیا۔ اس نے کہا: ابوالفضل؟ میں نے کہا: ہاں! اس نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ کیا بات ہے؟ میں نے کہا: یہ اللہ کے رسول ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں۔ اس نے کہا: کیا بہانہ ہے؟ کہتے ہیں: وہ میرے پیچھے سوار ہوئے اور اس کا ساتھی چلا گیا اور میں صبح انہیں لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آ گیا تو انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ابوسفیان ایسا شخص ہے جو فخر کو پسند کرتا ہے۔ آپ اس کے لیے جو مقرر فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو ابوسفیان کے گھر داخل ہو گیا اور اپنے گھر کا

دروازہ بند کرلیا یا مسجد میں داخل ہوگیا اس کو امان ہے۔ راوی کہتے ہیں: لوگ اپنے گھروں اور مسجد میں بکھر گئے۔

(۱۸۲۷۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ: مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمُزَكِّى حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاَءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ

(ح) قَالَ وَأَخْبَرَنِى أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّسَوِىُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ شَاكِرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا سَارَ رَسُولُ اللَّهِ - عَامَ الْفَتْحِ فَبَلَغَ ذَلِكَ قُرَيْشًا خَرَجَ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ وَحَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ وَبُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ يَلْتَمِسُونَ الْخَبَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ - فَأَقْبَلُوا يَسِيرُونَ حَتَّى أَتَوْا مَرَّ الظَّهْرَانِ فَإِذَا هُمْ بِنِيرَانٍ كَأَنَّهَا نِيرَانُ عَرَفَةَ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: مَا هَذِهِ؟ لَكَأَنَّهَا نِيرَانُ. فَقَالَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ: نِيرَانُ بَنِى عَمْرٍو. فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: عَمْرٌو أَقَلُّ مِنْ ذَلِكَ فَرَآهُمْ نَاسٌ مِنْ حَرَسِ رَسُولِ اللَّهِ - فَأَدْرَكُوهُمْ فَأَخَذُوهُمْ فَأَتَوْا بِهِمْ رَسُولَ اللَّهِ - فَأَسْلَمَ أَبُو سُفْيَانَ فَلَمَّا سَارَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ: احْبِسْ أَبَا سُفْيَانَ عِنْدَ خَطْمِ الْجَبَلِ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ. فَحَبَسَهُ الْعَبَّاسُ فَجَعَلَتِ الْقَبَائِلُ تَمُرُّ مَعَ النَّبِىِّ - تَمُرُّ كَتِيبَةٌ كَتِيبَةٌ عَلَى أَبِى سُفْيَانَ فَمَرَّتْ كَتِيبَةٌ قَالَ: يَا عَبَّاسُ مَنْ هَذِهِ؟ قَالَ: هَذِهِ غِفَارُ. قَالَ: مَا لِى وَلِغِفَارَ. ثُمَّ مَرَّتْ جُهَيْنَةُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ مَرَّتْ سَعْدُ بْنُ هُذَيْمٍ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ وَمَرَّتْ سُلَيْمٌ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى أَقْبَلَتْ كَتِيبَةٌ لَمْ يَرَ مِثْلَهَا قَالَ: مَنْ هَذِهِ؟ قَالَ: هَؤُلاَءِ الأَنْصَارُ عَلَيْهِمْ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مَعَهُ الرَّايَةُ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: يَا أَبَا سُفْيَانَ الْيَوْمُ يَوْمُ الْمَلْحَمَةِ الْيَوْمَ تُسْتَحَلُّ الْكَعْبَةُ. فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: يَا عَبَّاسُ حَبَّذَا يَوْمُ الذِّمَارِ ثُمَّ جَاءَتْ كَتِيبَةٌ وَهِىَ أَقَلُّ الْكَتَائِبِ فِيهِمْ رَسُولُ اللَّهِ - وَأَصْحَابُهُ وَرَايَةُ النَّبِىِّ - مَعَ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فَلَمَّا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ - بِأَبِى سُفْيَانَ قَالَ: أَلَمْ تَعْلَمْ مَا قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ؟ قَالَ: مَا قَالَ؟. قَالَ: كَذَا وَكَذَا. قَالَ: كَذَبَ سَعْدٌ وَلَكِنْ هَذَا يَوْمٌ يُعَظِّمُ اللَّهُ فِيهِ الْكَعْبَةَ وَيَوْمٌ تُكْسَى فِيهِ الْكَعْبَةُ. قَالَ: وَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ - أَنْ تُرْكَزَ رَايَتُهُ بِالْحَجُونِ قَالَ عُرْوَةُ فَأَخْبَرَنِى نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُولُ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ: يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ هَا هُنَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ - أَنْ تَرْكُزَ الرَّايَةَ. قَالَ: فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ - يَوْمَئِذٍ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ مِنْ كَدَاءٍ وَدَخَلَ النَّبِىُّ - مِنْ كُدًى فَقُتِلَ مِنْ خَيْلِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ يَوْمَئِذٍ رَجُلاَنِ حُبَيْشُ بْنُ الأَشْعَرِ وَكُرْزُ بْنُ جَابِرٍ الْفِهْرِىُّ.

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِىُّ فِى الصَّحِيحِ هَكَذَا. [صحيح۔ بخاری ۴۲۸۰]

(۱۸۲۷۹) ہشام بن عروہ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ فتح کے سال رسول اللہ ﷺ جب چلے تو قریش کو خبر ہوگئی۔ ابو سفیان بن حرب، حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقاء رسول اللہ ﷺ کے بارے میں خبر کی تلاش میں نکلے۔ وہ چلتے ہوئے

مرالظہران نامی جگہ پر پہنچے تو اچانک وہاں آگ دیکھی گویا کہ وہ عرفہ کی آگ ہے۔ ابوسفیان کہنے لگے یہ کیا ہے؟ گویا کہ یہ آگ ہے تو بدیل کہنے لگا: یہ بنو عمرو کی آگ ہے۔ ابوسفیان نے کہا کہ بنو عمرو کی تعداد تو بہت کم ہے تو رسول اللہ ﷺ کے نگران لوگوں نے ان کو دیکھ لیا تو پکڑ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے۔ ابوسفیان مسلمان ہو گئے۔ جب آپ ﷺ چلے تو عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابوسفیان کو پہاڑ کی اونچائی پر روکو تا کہ وہ مسلمانوں کو دیکھ سکیں تو عباس رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان کو روک لیا تو مختلف قبیلے نبی ﷺ کے پاس سے گزرنے لگے تو وہ ٹولیوں کی شکل میں ابوسفیان کے پاس سے گزرتے تو ابوسفیان پوچھتا: یہ کون ہیں؟ عباس کہتے: یہ غفار قبیلہ ہے۔ ابوسفیان نے کہا: مجھے غفار سے کیا واسطہ؟ پھر جہینہ کے لوگ گزرے تو اس نے پھر اسی طرح کہا۔ پھر سعد بن ہذیم گزرے تو اس نے ویسی ہی بات کہی۔ پھر بنو سلیم گزرے تو وہی بات کہی۔ پھر ایک بہت بڑا قبیلہ آیا تو ابوسفیان نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں۔ عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ انصاری ہیں جن کا جھنڈا سعد بن عبادہ کے ہاتھ میں ہے تو سعد بن عبادہ نے کہا: اے ابوسفیان آج لڑائی کا دن ہے آج حرم میں لڑائی بھی جائز ہے تو ابوسفیان نے کہا: اے عباس! آج بہادری اور غصہ اتارنے کا دن ہے۔ پھر ایک چھوٹی جماعت آئی جس میں رسول اللہ اور صحابہ تھے اور نبی ﷺ کا جھنڈا زبیر بن عوام کے پاس تھا۔ جب رسول اللہ ابوسفیان کے پاس سے گزرے تو ابوسفیان نے نبی ﷺ سے کہا: کیا آپ کو معلوم ہے جو سعد بن عبادہ نے کہا؟ پوچھا: اس نے کیا کہا ہے؟ ابوسفیان نے کہا: فلاں فلاں بات۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سعد نے غلطی کی ہے۔ لیکن آج کے دن اللہ نے کعبہ کی عزت کو بڑھایا ہے اور اس دن کعبہ کو غلاف پہنایا جائے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ ان کو اکٹھا کیا جائے ٹھہرایا جائے میں اس کو حجون نامی جگہ پر دیکھ رہا ہوں۔

(ب) جبیر بن مطعم کہتے ہیں کہ میں نے عباس سے سنا، وہ زبیر بن عوام سے کہہ رہے تھے کہ ابو عبداللہ! رسول اللہ نے آپ کو کیا حکم دیا ہے کہ جھنڈا یہاں گاڑ دیں۔

راوی کہتے ہیں کہ اس دن رسول اللہ ﷺ نے خالد بن ولید کو کداء کی جانب سے مکہ میں داخل ہونے کا حکم دیا اور خود نبی ﷺ کدیٰ کی جانب سے داخل ہوئے تو خالد بن ولید کے ساتھیوں نے دو آدمیوں کو قتل کیا۔ حبیش بن اشعر اور کرز بن جابر فہری کو۔

(۱۸۲۸۰) أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ زَكَرِيَّا الأَدِيبُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْقَبَّانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعِيدٍ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنِي جَدِّي عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ : أَمِّنُوا النَّاسَ إِلاَّ هَؤُلاَءِ الأَرْبَعَةَ لاَ يُؤْمَنُونَ فِي حِلٍّ وَلاَ حَرَمٍ ابْنَ خَطَلٍ وَمِقْيَسَ بْنَ صُبَابَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي سَرْحٍ وَابْنَ نُقَيْدٍ فَأَمَّا ابْنُ خَطَلٍ فَقَتَلَهُ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ وَأَمَّا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ فَاسْتَأْمَنَ لَهُ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأُومِنَ وَكَانَ أَخَاهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَلَمْ يُقْتَلْ وَمِقْيَسُ بْنُ صُبَابَةَ قَتَلَهُ ابْنُ عَمٍّ لَهُ لَحا قَدْ سَمَّاهُ وَقَتَلَ عَلِيٌّ

رَضِیَ اللَّهُ عَنهُ ابْنَ نُقَيْدٍ وَقَيْنَتَينِ كَانَتَا لِمِقْيَسٍ فَقُتِلَتْ إِحْدَاهُمَا وَأَفْلَتَتِ الأُخْرَى فَأَسْلَمَتْ. أَبُو جَدِّهِ سَعِيدُ بْنُ يَرْبُوعِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَهُ الْقَبَّانِيُّ

وَفِي حَدِيثِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِيمَنْ أَمَرَ بِقَتْلِهِ أُمُّ سَارَةَ مَوْلَاةٌ لِقُرَيْشٍ.

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ إِسْحَاقَ فِي الْمَغَازِي سَارَةُ مَوْلَاةٌ لِبَعْضِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَكَانَتْ مِمَّنْ يُؤْذِيهِ بِمَكَّةَ.

[ضعیف]

(۱۸۲۸۰) عثمان بن عبدالرحمن بن سعید مخزومی فرماتے ہیں کہ میرے دادا اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ نے تمام لوگوں کو پناہ دی سوائے چار افراد کے۔ ان کو کسی صورت بھی امن نہ دیا جائے بلکہ قتل کیا جائے گا: ① ابن خطل ② مقیس بن ضبابہ ③ عبداللہ بن ابی سرح ④ ابن نقید۔ ابن خطل کو زبیر بن عوام نے قتل کیا۔ عبداللہ بن ابی سرح کے لیے حضرت عثمان نے امان حاصل کر لی۔ کیونکہ وہ ان کا رضاعی بھائی تھا اور مقیس بن ضبابہ کو ان کے چچا کے بیٹے نمیلہ نے قتل کیا۔ ابن نقید کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قتل کیا اور مقیس کی دو گانے والیاں بھی تھیں۔ ایک قتل کر دی گئی اور ایک کو چھوڑ دیا گیا وہ مسلمان ہوگئی۔

انس بن مالک کی حدیث میں ہے کہ جس کے قتل کا حکم دیا وہ ام سارہ قریش کی آزاد کردہ لونڈی تھی۔

ابن اسحاق کی روایت مغازی میں ہے کہ یہ بنو عبدالمطلب کی آزاد کردہ لونڈی تھی، جو مکہ والوں کو تکلیف دیتی تھی۔

(۱۸۲۸۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عُلَاثَةَ: مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ.

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَتَّابٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَمِّهِ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ مُوسَى وَحَدِيثُ عُرْوَةَ بِمَعْنَاهُ قَالَ: ثُمَّ إِنَّ بَنِي نُفَاثَةَ مِنْ بَنِي الدِّيلِ أَغَارُوا عَلَى بَنِي كَعْبٍ وَهُمْ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَبَيْنَ قُرَيْشٍ وَكَانَتْ بَنُو كَعْبٍ فِي صُلْحِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَكَانَتْ بَنُو نُفَاثَةَ فِي صُلْحِ قُرَيْشٍ فَأَعَانَتْ بَنُو بَكْرٍ بَنِي نُفَاثَةَ وَأَعَانَتْهُمْ قُرَيْشٌ بِالسِّلَاحِ وَالرَّقِيقِ. فَذَكَرَ الْقِصَّةَ قَالَ فَخَرَجَ رَكْبٌ مِنْ بَنِي كَعْبٍ حَتَّى أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- فَذَكَرُوا لَهُ الَّذِي أَصَابَهُمْ وَمَا كَانَ مِنْ قُرَيْشٍ عَلَيْهِمْ فِي ذَلِكَ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةَ خُرُوجِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- إِلَى مَكَّةَ وَقِصَّةَ الْعَبَّاسِ وَأَبِي سُفْيَانَ حِينَ أُتِيَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بِمَرِّ الظَّهْرَانِ وَمَعَهُ حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ وَبُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ قَالَ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ وَحَكِيمٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ النَّاسَ إِلَى الأَمَانِ أَرَأَيْتَ إِنِ اعْتَزَلَتْ قُرَيْشٌ فَكَفَّتْ أَيْدِيَهَا آمِنُونَ هُمْ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: نَعَمْ

مَنْ كَفَّ يَدَهُ وَأَغْلَقَ دَارَهُ فَهُوَ آمِنٌ. قَالُوا: فَابْعَثْنَا نُؤَذِّنْ بِذَلِكَ فِيهِمْ. قَالَ: انْطَلِقُوا فَمَنْ دَخَلَ دَارَكَ يَا أَبَا سُفْيَانَ وَدَارَكَ يَا حَكِيمُ وَكَفَّ يَدَهُ فَهُوَ آمِنٌ.

وَدَارُ أَبِي سُفْيَانَ بِأَعْلَى مَكَّةَ وَدَارُ حَكِيمٍ بِأَسْفَلِ مَكَّةَ فَلَمَّا تَوَجَّهَا ذَاهِبَيْنِ قَالَ الْعَبَّاسُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لاَ آمَنُ أَبَا سُفْيَانَ أَنْ يَرْجِعَ عَنْ إِسْلاَمِهِ، فَارْدُدْهُ حَتَّى تَقِفَهُ وَيَرَى جُنُودَ اللَّهِ مَعَكَ. فَأَدْرَكَهُ عَبَّاسٌ فَحَبَسَهُ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: أَغَدْرًا يَا بَنِي هَاشِمٍ؟ فَقَالَ الْعَبَّاسُ: سَتَعْلَمُ أَنَّا لَسْنَا نَغْدِرُ وَلَكِنْ لِي إِلَيْكَ حَاجَةٌ فَأَصْبِحْ حَتَّى تَنْظُرَ جُنُودَ اللَّهِ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةَ إِيقَافِ أَبِي سُفْيَانَ حَتَّى مَرَّتْ بِهِ الْجُنُودُ قَالَ وَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الْمُهَاجِرِينَ وَخَيْلِهِمْ وَأَمَرَهُ أَنْ يَدْخُلَ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ وَأَعْطَاهُ رَايَتَهُ وَأَمَرَهُ أَنْ يَغْرِزَهَا بِالْحَجُونِ وَلاَ يَبْرَحَ حَيْثُ أَمَرَهُ أَنْ يَغْرِزَهَا حَتَّى يَأْتِيَهُ وَبَعَثَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ فِيمَنْ كَانَ أَسْلَمَ مِنْ قُضَاعَةَ وَبَنِي سُلَيْمٍ وَنَاسًا أَسْلَمُوا قَبْلَ ذَلِكَ وَأَمَرَهُ أَنْ يَدْخُلَ مِنْ أَسْفَلِ مَكَّةَ وَأَمَرَهُ أَنْ يَغْرِزَ رَايَتَهُ عِنْدَ أَدْنَى الْبُيُوتِ بِأَسْفَلِ مَكَّةَ وَبِأَسْفَلِ مَكَّةَ بَنُو بَكْرٍ وَبَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ مَنَاةٍ وَهُذَيْلٌ وَمَنْ كَانَ مَعَهُمْ مِنَ الأَحَابِيشِ قَدِ اسْتَنْصَرَتْ بِهِمْ قُرَيْشٌ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَكُونُوا بِأَسْفَلِ مَكَّةَ وَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي كَتِيبَةِ الأَنْصَارِ فِي مُقَدِّمَةِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- أَنْ يَكُفُّوا أَيْدِيَهُمْ فَلاَ يُقَاتِلُوا أَحَدًا إِلاَّ مَنْ قَاتَلَهُمْ وَأَمَرَهُمْ بِقَتْلِ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ مِنْهُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ وَالْحَارِثُ بْنُ نُقَيْدٍ وَابْنُ خَطَلٍ وَمِقْيَسُ بْنُ صُبَابَةَ وَأَمَرَ بِقَتْلِ قَيْنَتَيْنِ لاِبْنِ خَطَلٍ كَانَتَا تُغَنِّيَانِ بِهِجَاءِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَمَرَّتِ الْكَتَائِبُ يَتْلُو بَعْضُهَا بَعْضًا عَلَى أَبِي سُفْيَانَ وَحَكِيمٍ وَبُدَيْلٍ لاَ تَمُرُّ عَلَيْهِمْ كَتِيبَةٌ إِلاَّ سَأَلُوا عَنْهَا حَتَّى مَرَّتْ عَلَيْهِمْ كَتِيبَةُ الأَنْصَارِ فِيهَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَنَادَى سَعْدٌ أَبَا سُفْيَانَ: الْيَوْمُ يَوْمُ الْمَلْحَمَةِ الْيَوْمَ تُسْتَحَلُّ الْحُرْمَةُ فَلَمَّا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بِأَبِي سُفْيَانَ فِي الْمُهَاجِرِينَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَرْتَ بِقَوْمِكَ أَنْ يُقْتَلُوا فَإِنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ وَمَنْ مَعَهُ حِينَ مَرُّوا بِي نَادَانِي سَعْدٌ فَقَالَ: الْيَوْمُ يَوْمُ الْمَلْحَمَةِ الْيَوْمَ تُسْتَحَلُّ الْحُرْمَةُ وَإِنِّي أُنَاشِدُكَ اللَّهَ فِي قَوْمِكَ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- إِلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَعَزَلَهُ وَجَعَلَ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ مَكَانَهُ عَلَى الأَنْصَارِ مَعَ الْمُهَاجِرِينَ فَسَارَ الزُّبَيْرُ بِالنَّاسِ حَتَّى وَقَفَ بِالْحَجُونِ وَغَرَزَ بِهَا رَايَةَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَانْدَفَعَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَتَّى دَخَلَ مِنْ أَسْفَلِ مَكَّةَ فَلَقِيَتْهُ بَنُو بَكْرٍ فَقَاتَلُوهُ فَهُزِمُوا وَقُتِلَ مِنْ بَنِي بَكْرٍ قَرِيبٌ مِنْ عِشْرِينَ رَجُلاً وَمِنْ هُذَيْلٍ ثَلاَثَةٌ أَوْ أَرْبَعَةٌ وَانْهَزَمُوا وَقُتِلُوا بِالْحَزْوَرَةِ حَتَّى بَلَغَ قَتْلُهُمْ بَابَ الْمَسْجِدِ وَفَرَّ فَضَضُهُمْ حَتَّى دَخَلُوا الدُّورَ وَارْتَفَعَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ عَلَى الْجِبَالِ وَاتَّبَعَهُمُ الْمُسْلِمُونَ بِالسُّيُوفِ وَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فِي الْمُهَاجِرِينَ الأَوَّلِينَ فِي أُخْرَيَاتِ النَّاسِ وَصَاحَ أَبُو سُفْيَانَ حِينَ دَخَلَ مَكَّةَ: مَنْ أَغْلَقَ دَارَهُ وَكَفَّ يَدَهُ فَهُوَ آمِنٌ. فَقَالَتْ لَهُ هِنْدُ

بِنْتُ عُتْبَةَ وَهِيَ امْرَأَتُهُ : قَبَّحَكَ اللَّهُ مِنْ طَلِيعَةِ قَوْمٍ وَقَبَّحَ عَشِيرَتَكَ مَعَكَ وَأَخَذَتْ بِلِحْيَةِ أَبِي سُفْيَانَ وَنَادَتْ : يَا آلَ غَالِبٍ اقْتُلُوا الشَّيْخَ الأَحْمَقَ هَلاَّ قَاتَلْتُمْ وَدَفَعْتُمْ عَنْ أَنْفُسِكُمْ وَبِلاَدِكُمْ. فَقَالَ لَهَا أَبُو سُفْيَانَ : وَيْحَكِ اسْكُتِي وَادْخُلِي بَيْتَكِ فَإِنَّهُ جَاءَنَا بِالْخَلْقِ وَلَمَّا عَلاَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- ثَنِيَّةَ كَدَاءٍ نَظَرَ إِلَى الْبَارِقَةِ عَلَى الْجَبَلِ مَعَ فَضَضِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ : مَا هَذَا وَقَدْ نَهَيْتُ عَنِ الْقِتَالِ . فَقَالَ الْمُهَاجِرُونَ نَظُنُّ أَنَّ خَالِدًا قُوتِلَ وَبُدِءَ بِالْقِتَالِ فَلَمْ يَكُنْ لَهُ بُدٌّ مِنْ أَنْ يُقَاتِلَ مَنْ قَاتَلَهُ وَمَا كَانَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِيَعْصِيَكَ وَلاَ لِيُخَالِفَ أَمْرَكَ فَهَبَطَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- مِنَ الثَّنِيَّةِ فَأَجَازَ عَلَى الْحَجُونِ وَانْدَفَعَ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ حَتَّى وَقَفَ بِبَابِ الْكَعْبَةِ وَذَكَرَ الْقِصَّةَ قَالَ فِيهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- لِخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ : لِمَ قَاتَلْتَ وَقَدْ نَهَيْتُكَ عَنِ الْقِتَالِ؟ . فَقَالَ : هُمْ بَدَءُونَا بِالْقِتَالِ وَوَضَعُوا فِينَا السِّلاَحَ وَأَشْعَرُونَا بِالنَّبْلِ وَقَدْ كَفَفْتُ يَدِي مَا اسْتَطَعْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : قَضَاءُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرٌ . [ضعيف]

(۱۸۲۸۱) اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ اپنے چچا موسیٰ بن عقبہ سے نقل فرماتے ہیں۔ یہ لفظ موسیٰ کی حدیث کے ہیں اور عروہ کی حدیث اس کے ہم معنی ہے۔ فرماتے ہیں کہ بنونفاثہ بنو دیل سے ہے۔ انہوں نے بنو کعب پر حملہ کر دیا۔ یہ وہ مدت ہے جب رسول اللہ اور قریش کے درمیان جنگ بندی تھی اور بنو کعب صلح میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شامل تھے اور بنونفاثہ قریش کے حامی تھے۔ تو بنو بکر والوں نے بنونفاثہ کی اصلاح اور غلاموں سے تعاون کیا۔ اس نے قصہ ذکر کیا ہے۔

کہتے ہیں: بنو کعب کا ایک سوار رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اپنا قصہ رسول اللہ ﷺ کو سنایا اور قریش کا ان کے خلاف مدد کرنا ذکر کیا۔ پھر اس نے رسول اللہ ﷺ کا مکہ کی طرف آنے، عباس کا ابوسفیان کو مرالظہران میں نبی ﷺ کے پاس لانے اور ان کے ساتھ حکیم بن حزام، بدیل بن ورقاء کو لانے کا تذکرہ کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ ابوسفیان اور حکیم نے کہا: اے اللہ کے رسول! لوگوں کو امان کی طرف دعوت دو۔ آپ کا کیا خیال ہے کہ قریش الگ ہو جائیں، لڑائی سے باز رہیں، کیا وہ امان میں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو لڑائی سے باز رہا، اپنے گھر کا دروازہ بند کر لیا، اس کو امن ہے۔ انہوں نے کہا: ہمیں بھیج دیں تاکہ ہم ان میں اعلان کر دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ جو ابوسفیان اور حکیم کے گھر میں بھی داخل ہو گیا اور لڑائی سے باز رہا اس کو بھی امن ہے۔ ابوسفیان کا گھر مکہ کی بالائی جانب تھا جبکہ حکیم کا گھر نچلی سطح پر تھا جب وہ دونوں جانے لگے تو عباس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں ابوسفیان پر مطمئن نہیں کہ وہ اسلام سے نہ پلٹ جائے۔ آپ اس کو واپس کریں، وہ ہمارے پاس ٹھہرے اور آپ کے ساتھ لشکروں کو دیکھ لے تو عباس نے انہیں روک لیا۔ ابوسفیان نے کہا: اے بنو ہاشم! کیا غدر ہے؟ عباس کہنے لگے: آپ جان لیں گے ہم دھوکہ باز نہیں، لیکن مجھے آپ سے کام ہے۔ آپ صبح کریں اور اللہ کے لشکروں کا مشاہدہ کریں۔ پھر اس نے ابوسفیان کو روکنے کا قصہ ذکر کیا۔ یہاں تک کہ لشکر گزرے۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زبیر بن عوام کو مہاجرین اور اپنے لشکر پر مقرر فرمایا۔ اس کو حکم فرمایا کہ وہ کداء کی جانب سے مکہ کی اوپر کی جانب سے داخل ہو۔ آپ ﷺ نے اپنا جھنڈا

دیا اور فرمایا: حجون نامی جگہ پر گاڑ دینا۔ زبیر بن عوام اس جگہ رہے کہ رسول اللہ ﷺ بھی تشریف لے آئے اور خالد بن ولید کے ساتھ بنو قضاعہ، بنو سلیم اور جوان سے پہلے مسلمان ہوئے تھے کو روانہ فرمایا اور حکم دیا کہ مکہ کی نچلی جانب سے داخل ہونا اور جھنڈے کو نچلی سطح کے قریبی گھروں کے پاس لگانے کا حکم دیا اور یہاں بنو بکر، بنو حارث بن عبد مناۃ، ہذیل اور کچھ دوسرے قبائل تھے۔ قریش نے ان سے مدد طلب کی اور مکہ کی نچلی جانب آنے کا کہا اور رسول اللہ ﷺ نے سعد بن عبادہ کو انصاری لشکر اور اپنے ابتدائی حصہ پر مقرر فرمایا تھا اور حکم دیا کہ صرف اس سے لڑائی کرنا جو لڑنے کے لیے آئے اور چار افراد کے قتل کا حکم دیا: ① عبداللہ بن سعد بن سرح ② حارث بن نقید ③ ابن خطل ④ مقیس بن صبابہ اور ابن خطل کی دو گانے والی لونڈیوں کے قتل کا حکم دیا۔ جو رسول اللہ ﷺ کی مذمت کرتی تھی۔ مختلف لشکر ابوسفیان، بدیل، حکیم، کے پاس سے گزرتے تو وہ ان کے بارے میں سوال کرتے یہاں تک کہ انصاری لشکر جس کے امیر سعد بن عبادہ تھے تو سعد بن عبادہ نے ابوسفیان کو آواز دی۔ آج لڑائی کا دن ہے۔ آج تو حرم میں بھی لڑائی جائز ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ مہاجرین کے ساتھ ابوسفیان کے پاس سے گزرے تو ابوسفیان نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے حکم دیا ہے کہ وہ قتل کریں۔ کیونکہ سعد بن عبادہ اپنے لوگوں کے ساتھ میرے پاس سے گزرے تو آواز دے کر کہنے لگے کہ آج قتل کا دن ہے آج حرم میں بھی لڑائی جائز ہے اور میں آپ ﷺ کو اپنی قوم کے بارے میں خدا کا واسطہ دیتا ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے سعد بن عبادہ کو معزول کر کے انصار و مہاجرین کا امیر زبیر بن عوام کو مقرر کر دیا اور حضرت زبیر نے حجون نامی جگہ پر جا کر رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا لگایا اور خالد بن ولید مکہ کی نچلی جانب سے داخل ہوئے تو بنو بکر نے ان سے لڑائی کی، وہ شکست کھا گئے۔ بنو بکر کے بیس افراد، ہذیل کے تین یا چار افراد مارے گئے۔ انہیں شکست ہوئی اور ان کی لڑائی مسجد کے دروازے تک جاری رہی اور ان کے بکھرے ہوئے افراد بھاگ گئے اور گھروں میں داخل ہو گئے اور ایک گروہ پہاڑ پر چڑھ گیا، جن کا مسلمانوں نے تلواروں کے ذریعے پیچھا کیا اور رسول اللہ ﷺ پہلے مہاجرین اور دوسرے لوگوں کے ساتھ داخل ہوئے اور ابوسفیان نے بلند آواز سے مکہ میں داخل ہوتے وقت کہا: جس نے اپنا دروازہ بند کر لیا، لڑائی سے باز رہا وہ امن میں ہے تو اس کی بیوی ہند بنت عتبہ نے کہا: اللہ قوم کے سردار کا برا کرے اور ساتھ ہی اس کے کنبے کا اور ابوسفیان کی داڑھی پکڑ کر اونچی آواز دی۔ اے آل غالب! اس احمق بوڑھے کو قتل کر دو، کیا تم نے لڑائی اور دفاع کیا، اپنے جانوں اور شہروں سے۔ ابوسفیان نے کہا: افسوس ہے تجھ پر خاموش ہو جا اور گھر میں داخل ہو جا۔ وہ تو مخلوق لے کر آئے ہیں اور جب رسول اللہ ﷺ کداء کے راستہ پر آئے تو آپ ﷺ نے اسلحہ کی چمک پہاڑ پر دیکھی، مشرکین کے بکھرے ہوئے افراد سے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا میں نے لڑائی سے منع نہ کیا تھا؟ تو مہاجرین نے کہا: ہمارا گمان ہے کہ خالد بن ولید قتال میں مصروف ہیں، کیونکہ لگتا ہے ان کو قتال پر مجبور کیا گیا، وگرنہ وہ آپ ﷺ کے حکم کی نافرمانی اور مخالفت نہ کرتے۔ رسول اللہ ﷺ ثنیہ سے اترے تو حجون مقام پر ٹھہرے۔ یہاں تک آپ ﷺ کعبہ کے دروازے پر کھڑے ہو گئے۔ اس نے قصہ ذکر کیا ہے۔ اس میں ہے کہ آپ ﷺ نے خالد بن ولید سے پوچھا: تو نے لڑائی کیوں کی جبکہ میں نے تجھے منع کیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا

کہ لڑائی کی ابتدا انہوں نے کی۔ اسلحہ کا استعمال شروع کیا اور ہمیں تیر مارے۔ میں نے حتی الوسع لڑائی سے گریز کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کا فیصلہ بہتر ہے۔

(۱۸۲۸۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَقِيلِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَهْبٍ قَالَ : سَأَلْتُ جَابِرًا هَلْ غَنِمُوا يَوْمَ الْفَتْحِ شَيْئًا؟ قَالَ : لاَ. [حسن]

(۱۸۲۸۲) ابراہیم بن عقیل بن معقل اپنے والد سے اور وہب سے نقل فرماتے ہیں کہ میں نے جابر سے پوچھا: کیا فتح کے مکہ دن غنیمت بھی حاصل ہوئی؟ اس نے کہا: نہیں۔

(۱۸۲۸۳) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي قِصَّةِ أَبِي قُحَافَةَ وَابْنَةٍ لَهُ مِنْ أَصْغَرِ وَلَدِهِ كَانَتْ تَقُودُهُ يَوْمَ الْفَتْحِ حَتَّى إِذَا هَبَطَتْ بِهِ إِلَى الأَبْطَحِ لَقِيَتْهَا الْخَيْلُ وَفِي عُنُقِهَا طَوْقٌ لَهَا مِنْ وَرِقٍ فَاقْتَطَعَهُ إِنْسَانٌ مِنْ عُنُقِهَا فَلَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَسْجِدَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَتَّى جَاءَ بِأَبِيهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فِي إِسْلاَمِهِ ثُمَّ قَامَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَخَذَ بِيَدِ أُخْتِهِ فَقَالَ : أَنْشُدُهُمْ بِاللَّهِ وَالإِسْلاَمِ طَوْقَ أُخْتِي فَوَاللَّهِ مَا أَجَابَهُ أَحَدٌ ثُمَّ قَالَ الثَّانِيَةَ فَمَا أَجَابَهُ أَحَدٌ فَقَالَ يَا أُخَيَّةُ احْتَسِبِي طَوْقَكِ فَوَاللَّهِ إِنَّ الأَمَانَةَ الْيَوْمَ فِي النَّاسِ لَقَلِيلٌ.

وَهَذَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّهُمْ لَمْ يَغْنَمُوا شَيْئًا وَأَنَّهَا فُتِحَتْ صُلْحًا إِذْ لَوْ فُتِحَتْ عَنْوَةً لَكَانَتْ وَمَا مَعَهَا غَنِيمَةٌ وَلَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لاَ يَطْلُبُ طَوْقَهَا. [حسن]

(۱۸۲۸۳) اسماء بنت ابی بکر ابو قحافہ اور ان کے چھوٹے بچے کی بیٹی کے بارے میں فرماتی ہے کہ وہ فتح کے دن اونٹ چلا رہی تھی۔ جب وہ ابطح سے نیچے اتری تو اسے ایک شہسوار ملا، اس کے گلے چاندی کا ہار تھا۔ کسی انسان نے اس کی گردن سے کاٹ لیا۔ جب رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنے والد کو لے کر آئے۔ ان کے اسلام کے بارے میں حدیث ذکر کی۔ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر اس کی بہن کا ہاتھ پکڑ لیا۔ فرمانے لگے: میں انہیں اور اسلام کی قسم دیتا ہوں، یہ ہار میری بہن کا ہے۔ اللہ کی قسم! کسی نے جواب نہ دیا۔ پھر انہوں نے دوسری مرتبہ کہا، تب بھی کسی نے جواب نہ دیا۔ پھر فرمایا: اے بہن صبر کرو۔ اللہ کی قسم! آج لوگوں میں امانت داری کم ہے۔ یہ دلالت کرتا ہے کہ انہوں نے غنیمت حاصل نہ کی، بلکہ صلح کی فتح تھی۔ گر زبردستی فتح ہوئی تو غنیمت بھی ہوتی ان کے پاس غنیمت کا مال نہ تھا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ہار کا مطالبہ نہ کیا۔

(۱۸۲۸۴) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ إِمْلاَءً وَقِرَاءَةً قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلاَنِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ عَمْرَو

بْنَ عُثْمَانَ أَخْبَرَهُ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَنْزِلُ فِي دَارِكَ بِمَكَّةَ؟ قَالَ : وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ رِبَاعٍ أَوْ دُورٍ . وَكَانَ عَقِيلٌ وَرِثَ أَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ وَلَمْ يَرِثْهُ عَلِيٌّ وَلاَ جَعْفَرٌ شَيْئًا لأَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ وَكَانَ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ.

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ وَهْبٍ كَمَا مَضَى. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۲۸۴) حضرت اسامہ بن زید نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ اپنے مکہ کے گھر میں رہیں گے؟ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی گھر چھوڑے ہیں؟ کیونکہ عقیل ابوطالب کا وارث تھا۔ علی اور جعفران کے وارث نے تھے کیونکہ یہ دونوں مسلمان تھے عقیل اور طالب دونوں کافر تھے۔

(۹۸) باب مَا قُسِمَ مِنَ الدُّورِ وَالأَرَاضِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ أَسْلَمَ أَهْلُهَا عَلَيْهَا

گھر اور زمین جاہلیت میں تقسیم کی گئی پھر اسی پر لوگ مسلمان ہو گئے

(۱۸۲۸۵) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَأَلْتُ الشَّافِعِيَّ عَنْ أَهْلِ الدَّارِ مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ يَقْسِمُونَ الدَّارَ وَيَمْلِكُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ عَلَى ذَلِكَ الْقَسْمِ وَيُسْلِمُونَ ثُمَّ يُرِيدُ بَعْضُهُمْ أَنْ يَنْقُضَ ذَلِكَ الْقَسْمَ وَيَقْسِمَهُ عَلَى قَسْمِ الأَمْوَالِ فَقَالَ لَيْسَ ذَلِكَ لَهُ فَقُلْتُ وَمَا الْحُجَّةُ فِي ذَلِكَ قَالَ الاِسْتِدْلاَلُ بِمَعْنَى الإِجْمَاعِ وَالسُّنَّةِ فَذَكَرَ مَا لاَ يُؤَاخَذُونَ بِهِ مِنْ قَتْلِ بَعْضِهِمْ بَعْضًا وَسَبْيِ بَعْضِهِمْ بَعْضًا وَغَصْبِ بَعْضِهِمْ بَعْضًا ثُمَّ قَالَ مَعَ أَنَّهُ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيلِيِّ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : أَيُّمَا دَارٍ أَوْ أَرْضٍ قُسِمَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَهِيَ عَلَى قَسْمِ الْجَاهِلِيَّةِ وَأَيُّمَا دَارٍ أَوْ أَرْضٍ أَدْرَكَهَا الإِسْلاَمُ لَمْ تُقْسَمْ فَهِيَ عَلَى قَسْمِ الإِسْلاَمِ .

قَالَ الشَّافِعِيُّ وَنَحْنُ نَرْوِي فِيهِ حَدِيثًا أَثْبَتَ مِنْ هَذَا بِمِثْلِ مَعْنَاهُ.

قَالَ الشَّيْخُ وَلَعَلَّهُ أَرَادَ مَا. [صحیح]

(۱۸۲۸۵) ربیع بن سلیمان کہتے ہیں: میں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے پوچھا کہ علاقہ کے لوگ بعض اہل حرب سے ہوتے ہیں وہ اپنے گھر تقسیم کرتے ہیں اور وہ ایک دوسرے کے مالک ہوتے ہیں۔ پھر وہ مسلمان ہو جاتے ہیں اور اس تقسیم کو ختم کرنا چاہتے ہیں اور اپنے مال تقسیم کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں: یہ ان کے لیے درست نہیں ہے۔ میں نے دلیل پوچھی تو فرمایا: جس طرح ان سے مؤاخذہ نہ کیا جائے گا کسی کے قتل، قیدی اور غصب شدہ چیز کا۔ ثور بن زید دیلی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو گھر یا زمین جاہلیت میں تقسیم کردی گئی، وہ اسی تقسیم پر باقی رہے گی اور جو گھر، زمین تقسیم نہ کی گئی تو اسے اسلام کے اصولوں کے مطابق تقسیم کر لیا جائے گا۔

(۱۸۲۸۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ النَّحْوِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ نُعَيْمٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ

(ح) وَأَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا تَمْتَامٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ :جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- قَالَ :كُلُّ قَسْمٍ قُسِمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ عَلَى مَا قُسِمَ عَلَيْهِ وَكُلُّ قَسْمٍ قُسِمَ فِي الإِسْلاَمِ فَهُوَ عَلَى مَا قُسِمَ فِي الإِسْلاَمِ.

لَفْظُ حَدِيثِ تَمْتَامٍ. [حسن]

(۱۸۲۸۶) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ ہر وہ تقسیم جو جاہلیت میں کی گئی، وہ اسی طرح باقی ہے اور ہر وہ تقسیم جو اسلامی اصولوں کے موافق کی گئی وہ اسی طرح بحال رہے گی۔

(۱۸۲۸۷) وَقَدْ رُوِيَ حَدِيثُ مَالِكٍ مَوْصُولاً أَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فَذَكَرَهُ مِثْلَ رِوَايَةِ الشَّافِعِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ. [حسن۔ تقدم قبله]

(۱۸۲۸۷) عکرمہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس نے امام شافعی رحمہ اللہ کی روایت کے موافق ذکر کیا۔

(۹۹)باب تَرْكِ أَخْذِ الْمُشْرِكِينَ بِمَا أَصَابُوا

مشرکین کو لینے والا مال چھوڑ دینا

(۱۸۲۸۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو عَمْرٍو الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالاَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي قِصَّةِ حَجِّ النَّبِيِّ -ﷺ- عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- أَنَّهُ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ :أَلاَ وَإِنَّ كُلَّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ تَحْتَ قَدَمَيَّ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ وَأَوَّلُ دَمٍ أَضَعُهُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ . يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَكَانَ مُسْتَرْضَعًا فِي بَنِي سَعْدٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ.

أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ. [صحيح۔ مسلم ۱۲۱۸]

(۱۸۲۸۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے حجۃ الوداع کا قصہ نقل فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے خطبہ میں ارشاد فرمایا: خبردار!

جاہلیت کی ہر چیز میرے قدموں تلے رکھ دی گئی ہے اور جاہلیت کے تمام خون معاف اور سب سے پہلا خون جو میں معاف کرتا ہوں اپنے خونوں سے وہ ربیعہ بن حارث کا خون ہے، یعنی ابن عبدالمطلب کا۔ یہ بنو سعد میں دودھ پیتے تھے کہ ہذیل والوں نے اسے قتل کر دیا۔

[۱۸۲۸۹] وَأَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي مُسْلِمُ بْنُ يَزِيدَ أَحَدُ بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرِ بْنِ قَيْسٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَبُو شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- : أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- يَوْمَ الْفَتْحِ لَقُوا رَجُلاً مِنْ هُذَيْلٍ كَانُوا يَطْلُبُونَهُ بِذَحْلٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِي الْحَرَمِ يَؤُمُّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- لِيُبَايِعَهُ عَلَى الإِسْلاَمِ فَقَتَلُوهُ فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- غَضِبَ فَسَعَتْ بَنُو بَكْرٍ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَسْتَشْفِعُونَ بِهِمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ : أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ مَكَّةَ وَلَمْ يُحِلَّهَا لِلنَّاسِ . أَوْ قَالَ : وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ وَإِنَّمَا أَحَلَّهَا لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ ثُمَّ هِيَ حَرَامٌ كَمَا حَرَّمَهَا اللَّهُ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَإِنَّ أَعْدَى النَّاسِ عَلَى اللَّهِ ثَلاَثَةٌ رَجُلٌ قَتَلَ فِيهَا وَرَجُلٌ قَتَلَ غَيْرَ قَاتِلِهِ وَرَجُلٌ طَلَبَ بِذَحْلِ الْجَاهِلِيَّةِ وَإِنِّي وَاللَّهِ لأَدِيَنَّ هَذَا الرَّجُلَ الَّذِي أَصَبْتُمْ .

قَالَ أَبُو شُرَيْحٍ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-. [صحیح۔ بدون القصة]

(۱۸۲۸۹) ابو شریح خزاعی فرماتے ہیں کہ صحابہ فتح مکہ کے دن ہذیل کے افراد سے ملے، وہ حرم میں جاہلیت کے انتقام کا مطالبہ کر رہے تھے۔ اس شخص کا ارادہ تھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی اسلام پر بیعت کرے، لیکن صحابہ نے اسے قتل کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ کو خبر ملی تو غصے ہوئے۔ بنو بکر نے ابو بکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ کے پاس شکایت کی کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے سفارش کریں۔ جب شام کا وقت ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا: اللہ کی حمد وثنا بیان کی۔ پھر فرمایا: اللہ نے مکہ کو حرمت والا بنایا ہے۔ لوگوں کے لیے حلال نہیں کیا یا فرمایا کہ لوگوں نے اسے حرام قرار نہ دیا۔ یہ صرف میرے لیے ایک گھڑی حلال قرار دیا گیا۔ پھر اللہ نے اس کو پہلے کی طرح حرام ہی قرار دے دیا اور لوگوں کا تین کام کرنا ظلم ہے: ① کسی شخص کو حرم میں قتل کرنا ② کسی غیر قاتل انسان کو قتل کرنا ③ جاہلیت کے بدلے کا مطالبہ کرنا۔ اللہ کی قسم! جس شخص کو تم نے قتل کیا ہے میں اس کی دیت ادا کروں گا۔ ابو شریح کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کی دیت ادا کی۔

[۱۸۲۹۰] أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الأَصَمُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ رَاشِدٍ مَوْلَى حَبِيبٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي أَوْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فِي قِصَّةِ إِسْلاَمِهِ قَالَ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ

اللّٰهِ أُبَايِعُكَ عَلَى أَنْ يُغْفَرَ لِي مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِي وَلَمْ أَذْكُرْ مَا تَأَخَّرَ فَقَالَ لِي : يَا عَمْرُو بَايِعْ فَإِنَّ الإِسْلاَمَ يَجُبُّ مَا كَانَ قَبْلَهُ وَإِنَّ الْهِجْرَةَ تَجُبُّ مَا كَانَ قَبْلَهَا . فَبَايَعْتُهُ. [صحیح]

(۱۸۲۹۰) حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اپنے اسلام کا قصہ بیان فرماتے ہیں کہ میں آگے بڑھا اور کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اس شرط پر آپ ﷺ کی بیعت کروں گا کہ میرے پہلے گناہ معاف کردیے جائیں اور بعد والوں کا ذکر نہیں کیا۔ آپ ﷺ نے مجھے کہا: اے عمرو! بیعت کرو، اسلام اپنے سے پہلے تمام گناہ ختم کردیتا ہے اور ہجرت کی وجہ سے بھی پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں تو میں نے بیعت کرلی۔

(۱۸۲۹۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ : الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَرَ : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ النَّحْوِيُّ غُلاَمُ ثَعْلَبٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى الأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا خَلاَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنُؤَاخَذُ بِمَا عَمِلْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ؟ قَالَ : مَنْ أَحْسَنَ فِي الإِسْلاَمِ لَمْ يُؤَاخَذْ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ أَسَاءَ فِي الإِسْلاَمِ أُخِذَ بِالأَوَّلِ وَالآخِرِ .

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ خَلاَّدِ بْنِ يَحْيَى. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۲۹۱) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہمارا مؤاخذہ کیا جائے گا جو جاہلیت میں کام کیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو اسلام میں اچھا ہوا اس کے جاہلیت کے کاموں کا مؤاخذہ نہ کیا جائے گا اور جو اسلام میں اچھا نہ ہوا اس کے پہلے اور بعد والے کاموں کا مؤاخذہ کیا جائے گا۔

(۱۸۲۹۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ. فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنُؤَاخَذُ بِمَا كُنَّا نَعْمَلُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ؟ فَقَالَ : مَنْ أَحْسَنَ فِي الإِسْلاَمِ لَمْ يُؤَاخَذْ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ أَسَاءَ أُخِذَ بِالأَوَّلِ وَالآخِرِ .

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ. وَإِنَّمَا أَرَادَ بِهِ فِي الآخِرَةِ وَكَأَنَّهُ جَعَلَ الإِيمَانَ كَفَّارَةً لِمَا مَضَى مِنْ كُفْرِهِ وَجَعَلَ الْعَمَلَ الصَّالِحَ بَعْدَهُ كَفَّارَةً لِمَا مَضَى مِنْ ذُنُوبِهِ سِوَى كُفْرِهِ.

[صحیح۔ تقدم قبلہ]

(۱۸۲۹۲) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہمارے جاہلیت کے کاموں کا مؤاخذہ کیا جائے گا؟ فرمایا: جس نے اسلام میں اچھے کام کیے، اس کے جاہلیت کے کاموں کا مؤاخذہ نہ ہوگا اور جس نے برائی کی اس کے پہلے اور آخری تمام کاموں کا مؤاخذہ کیا جائے گا۔

(ب) محمد بن عبداللہ بن نمیر اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا ارادہ آخرت کا تھا؛ کیونکہ ایمان کفر کا کفارہ بن جاتا تھا اور نیک اعمال کفر کے علاوہ باقی تمام گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں۔

(۱۸۲۹۳) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ عَتَاقَةٍ وَصِلَةِ رَحِمٍ هَلْ لِي فِيهَا مِنْ أَجْرٍ؟ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ -ﷺ-: أَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ لَكَ مِنْ خَيْرٍ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاهَوَيْهِ وَعَبْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَأَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ مَعْمَرٍ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۸۲۹۳) حضرت حکیم بن حزام فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ کا ایسے کاموں کے متعلق کیا خیال ہے کہ جاہلیت میں غلام آزاد کرنا، صلہ رحمی کرنا، کیا اس کا مجھے ثواب ملے گا؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: تو نے اسلام قبول کیا جو بھلائی تھی وہ تیرے لیے باقی ہے۔

(۱۰۰) بَابُ الرَّجُلِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَدْ شَهِدَ الْحَرْبَ يَقَعُ عَلَى الْجَارِيَةِ مِنَ السَّبْيِ قَبْلَ الْقَسْمِ

کوئی مسلمان میدانِ جنگ میں تقسیم سے پہلے لونڈی سے صحبت کرلے

قَالَ الشَّافِعِيُّ: أُخِذَ مِنْهُ عُقْرُهَا وَلاَ حَدَّ مِنْ قِبَلِ الشُّبْهَةِ فِي أَنَّهُ يَمْلِكُ مِنْهَا شَيْئًا.

قال الشافعی: اس کا حق مہر لیا جائے گا لیکن شبہ کی وجہ سے حد نہیں ہے کیونکہ وہ کسی چیز کا اس سے مالک ہے۔

(۱۸۲۹۴) أَخْبَرَنَا الإِمَامُ أَبُو الْفَتْحِ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ أَبِي شُرَيْحٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: ادْرَءُ وا الْحُدُودَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنْ وَجَدْتُمْ لِلْمُسْلِمِينَ مَخْرَجًا فَخَلُّوا سَبِيلَهُ فَإِنَّ الإِمَامَ أَنْ يُخْطِءَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يُخْطِءَ فِي الْعُقُوبَةِ.

وَرُوِّينَا فِي ذَلِكَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَغَيْرِهِمَا. وَأَصَحُّ الرِّوَايَاتِ فِيهِ عَنِ الصَّحَابَةِ رِوَايَةُ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ مِنْ قَوْلِهِ وَقَدْ مَضَى فِي كِتَابِ الْحُدُودِ. [ضعيف]

(۱۸۲۹۴) حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی طاقت کے موافق حدود کو دور کرو۔ اگر مسلمانوں

کے لیے کوئی راستہ پاؤ تو ان کو چھوڑ دو۔ کیونکہ امام معاف کرنے میں غلطی کرے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ غلطی سے سزا دے۔

(۱۸۲۹۵) وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الأَرْدَسْتَانِيُّ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ الْعِرَاقِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي الشَّرِيَّةِ : أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سُئِلَ عَنْ جَارِيَةٍ بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَقَعَ عَلَيْهَا أَحَدُهُمَا قَالَ هُوَ خَائِنٌ لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ يُقَوَّمُ عَلَيْهِ قِيمَةً. [ضعیف]

(۱۸۲۹۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک لونڈی جو دو افراد کی مشترک تھی۔ ایک نے اس سے صحبت کر لی۔ فرمایا کہ وہ خائن انسان ہے، حد نہ لگائیں بلکہ اس کے ذمہ اس کی قیمت لگا دی جائے۔

(۱۸۲۹۶) وَهَذَا يُحْتَمَلُ أَنْ يُرِيدَ بِهِ تَقْوِيمَ الْبُضْعِ عَلَيْهِ فَيَرْجِعُ إِلَى الْمَهْرِ غَيْرَ أَنَّ وَكِيعًا رَوَاهُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ نُمَيْرٍ وَهُوَ اسْمُ أَبِي الشَّرِيَّةِ فَقَالَ : سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ جَارِيَةٍ كَانَتْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا أَحَدُهُمَا قَالَ :لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ يُقَوَّمُ عَلَيْهِ قِيمَتَهَا وَيَأْخُذُهَا.

أَنْبَأَنِيهِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ إِجَازَةً أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ أَخْبَرَنَا ابْنُ زُهَيْرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ وَكِيعٍ فَذَكَرَهُ. وَهَذَا يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ فِيهِ إِذَا حَمَلَتْ مِنْهُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ. [ضعیف۔ تقدم قبلہ]

(۱۸۲۹۶) عمیر بن نمیر فرماتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دو آدمیوں کی مشترک لونڈی کے بارے میں پوچھا گیا کہ ایک اس سے صحبت کر لیتا ہے۔ فرماتے ہیں: اس پر حد نہیں، صرف اس سے قیمت وصول کی جائے گی۔

(ب) یہ بھی صرف اس احتمال کی وجہ سے کہ وہ حاملہ ہو جائے گی۔

(۱۰۱)باب الْمَرْأَةِ تُسْبَى مَعَ زَوْجِهَا

عورت جو اپنے خاوند کے ساتھ قیدی بنائی جائے

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ سَبَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- سَبْيَ أَوْطَاسٍ وَسَبْيَ بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَأَسَرَ مِنْ رِجَالِ هَؤُلاَءِ وَهَؤُلاَءِ وَقَسَمَ السَّبْيَ فَأَمَرَ أَنْ لاَ تُوطَأَ حَامِلٌ حَتَّى تَضَعَ وَلاَ حَائِلٌ حَتَّى تَحِيضَ وَلَمْ يَسْأَلْ عَنْ ذَاتِ زَوْجٍ وَلاَ غَيْرِهَا وَلاَ هَلْ سُبِيَ زَوْجٌ مَعَ امْرَأَتِهِ وَلاَ غَيْرِهِ.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اوطاس و بنو مصطلق کے لوگ قیدی بنائے اور آپ ﷺ نے تقسیم فرمائے تو فرمایا کہ حاملہ عورت کے ساتھ صحبت نہ کی جائے اور ایک حیض کا انتظار کیا جائے۔ آپ ﷺ نے کسی کے خاوند کے بارے میں نہیں پوچھا اور نہ ہی یہ پوچھا کہ اس کا خاوند بھی قیدی ہے یا نہیں؟

(۱۸۲۹۷) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو زَكَرِيَّا : يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ وَهْبٍ وَالْمُجَالِدِ عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : أَصَبْنَا سَبَايَا يَوْمَ أَوْطَاسٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : لاَ تُوطَأُ حَامِلٌ حَتَّى تَضَعَ حَمْلَهَا وَلاَ غَيْرُ حَامِلٍ حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً . [حسن لغيره]

(۱۸۲۹۷) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اوطاس کے دن ہمیں لونڈیاں ملیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حاملہ کے ساتھ وضع حمل سے پہلے ہمبستری نہ کی جائے اور غیر حاملہ سے ایک حیض آنے تک۔

(۱۸۲۹۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ مَوْلَى تُجِيبَ عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ قَالَ : غَزَوْنَا مَعَ أَبِي رُوَيْفِعٍ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْمَغْرِبَ فَافْتَتَحَ قَرْيَةً فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ : إِنِّي لاَ أَقُولُ فِيكُمْ إِلاَّ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ فِينَا يَوْمَ خَيْبَرَ قَامَ فِينَا عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَقَالَ : لاَ يَحِلُّ لاِمْرِءٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ أَنْ يَسْقِيَ مَاءَهُ زَرْعَ غَيْرِهِ . يَعْنِي إِتْيَانَ الْحَبَالَى مِنَ الْفَيْءِ : وَلاَ يَحِلُّ لاِمْرِءٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ أَنْ يُصِيبَ امْرَأَةً مِنَ السَّبْيِ حَتَّى يَسْتَبْرِئَهَا وَلاَ يَحِلُّ لاِمْرِءٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ أَنْ يَبِيعَ مَغْنَمًا حَتَّى يُقْسَمَ وَلاَ يَحِلُّ لاِمْرِءٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ يَرْكَبُ دَابَّةً مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى إِذَا أَعْجَفَهَا رَدَّهَا فِيهِ وَلاَ يَحِلُّ لاِمْرِءٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ أَنْ يَلْبَسَ ثَوْبًا مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى إِذَا أَخْلَقَهُ رَدَّهُ .

كَذَا قَالَ يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ يَوْمَ خَيْبَرَ وَإِنَّمَا هُوَ يَوْمُ حُنَيْنٍ كَذَلِكَ رَوَاهُ غَيْرُهُ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ غَيْرُ ابْنِ إِسْحَاقَ وَقَالَ غَيْرُهُ رُوَيْفِعُ بْنُ ثَابِتٍ وَهُوَ الصَّحِيحُ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : وَدَلَّ ذَلِكَ عَلَى أَنَّ السِّبَاءَ نَفْسَهُ انْقِطَاعُ الْعِصْمَةِ بَيْنَ الزَّوْجَيْنِ وَذَلِكَ أَنَّهُ لاَ يَأْمُرُ بِوَطْءِ ذَاتِ زَوْجٍ بَعْدَ حَيْضَةٍ إِلاَّ وَذَلِكَ قَطْعُ الْعِصْمَةِ وَقَدْ ذَكَرَ ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلاَّ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ [النساء ۲۴] ذَوَاتُ الأَزْوَاجِ اللاَّتِي مَلَكْتُمُوهُنَّ بِالسِّبَاءِ.

قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ وَرُوِّينَا فِي كِتَابِ النِّكَاحِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ . [حسن]

(۱۸۲۹۸) حنش صنعانی فرماتے ہیں کہ ہم نے رویفع انصاری کے ساتھ مل کر غزوہ کیا۔ ایک بستی فتح ہوگئی تو انہوں نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور کہا: میں تم سے صرف وہی بات کہوں گا جو میں نے خیبر میں رسول اللہ ﷺ سے سنی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کسی مومن کے لیے جائز نہیں کہ وہ غیر کی کھیتی کو پانی دے، یعنی حاملہ عورت سے وطی نہ کرے اور کسی مومن کے لیے یہ بھی جائز نہیں کہ استبراء رحم کے بغیر کسی قیدی عورت سے ہم بستری کرے اور کسی مومن کے لیے جس کا اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان ہے یہ جائز نہیں کہ مال غنیمت کو تقسیم ہونے سے پہلے فروخت کرے اور کسی مومن کے لیے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے

یہ جائز نہیں مال فی کی سواری لے کر دبلی پتلی یعنی کمزور کر کے واپس کرے اور نہ ہی کسی مسلمان کے لیے یہ جائز ہے کہ جس کا اللہ اور آخرت کے دن پر یقین ہے کہ وہ مال فی سے کپڑے حاصل کر کے پہنے اور بوسیدہ کر کے واپس کر دے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ نبی ﷺ نے اس لیے حکم دیا تاکہ دو خاوندوں کے درمیان عصمت ختم ہو جائے۔ اللہ کا فرمان ہے: ﴿وَّ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ﴾ [النساء ٢٤] ”وہ خاوند والی عورتیں جن کو لونڈی بنا کر تم ان کے مالک بنے ہو۔“

(۱۸۲۹۹) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِى الْخَلِيلِ أَنَّ أَبَا عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِىَّ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِىَّ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- بَعَثَ سَرِيَّةً يَوْمَ حُنَيْنٍ فَأَصَابُوا حَيًّا مِنَ الْعَرَبِ يَوْمَ أَوْطَاسٍ فَقَاتَلُوهُمْ وَهَزَمُوهُمْ فَأَصَابُوا نِسَاءً لَهُنَّ أَزْوَاجٌ فَكَانَ أُنَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- تَأَثَّمُوا مِنْ غِشْيَانِهِنَّ مِنْ أَجْلِ أَزْوَاجِهِنَّ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلاَّ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ [النساء ٢٤] فَهُنَّ لَكُمْ حَلاَلٌ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِى الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَشَّارٍ. [صحيح۔ مسلم ١٤٥٦]

(۱۸۲۹۹) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حنین کے دن ایک سریہ روانہ فرمایا، جن کی لڑائی اوطاس کے دن عرب کے ایک لشکر سے ہوئی جن کو شکست ہوئی۔ عورتیں قیدی بنیں جن کے خاوند بھی تھے تو صحابہ نے ان کے خاوندوں کی وجہ سے ان سے ہم بستری کرنے کو گناہ خیال کیا تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَّ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ﴾ [النساء ٢٤] کہ یہ تمہارے لیے حلال ہیں۔

(۱۸۳۰۰) وَأَخْرَجَهُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ الْقَوَارِيرِىِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِى عَرُوبَةَ بِمَعْنَاهُ زَادَ فِيهِ أَىْ فَهُنَّ لَهُمْ حَلاَلٌ إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ.

أَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَلِىٍّ الرُّوذْبَارِىُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ فَذَكَرَهُ. [صحيح۔ تقدم قبله]

(۱۸۳۰۰) سعید بن ابی عروبہ نے فرمایا ہے کہ یہ ان کے لیے حلال ہیں جب عدت ختم ہو جائے۔

(۱۰۲) باب وَطْءِ السَّبَايَا بِالْمِلْكِ قَبْلَ الْخُرُوجِ مِنْ دَارِ الْحَرْبِ

دار الحرب سے نکلنے سے پہلے لونڈیوں سے ہم بستری کرنے کا حکم

(۱۸۳۰۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مِيكَالَ أَخْبَرَنَا

عَبْدَانُ الأَهْوَازِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَرِيشِ وَالْحَسَنُ بْنُ الْحَارِثِ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو هَمَّامٍ يَعْنِي مُحَمَّدَ بْنَ الزِّبْرِقَانِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : أَصَبْنَا سَبَايَا فِي سَبْيِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَرَدْنَا أَنْ نَسْتَمْتِعَ وَأَنْ لاَ يَلِدْنَ فَسَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَ : لاَ عَلَيْكُمْ أَنْ لاَ تَفْعَلُوا فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ كَتَبَ مَنْ هُوَ خَالِقٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَرَجِ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : وَعَرَّسَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بِصَفِيَّةَ بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ غَيْرُ بِلاَدِ الإِسْلاَمِ يَوْمَئِذٍ.

[صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۳۰۱) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں بنو مصطلق کی لونڈیاں ملیں تو ہماری چاہت ہم بستری کی تھی اولاد کی نہیں۔ اس بارے میں ہم نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو۔ کیونکہ اللہ نے لکھ چھوڑا ہے جس نے قیامت تک پیدا ہونا ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے صفیہ کے ساتھ صہبا نامی جگہ پر دخول کیا حالانکہ یہ دار الحرب تھا۔

(۱۸۳۰۲) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو الْقَاسِمِ : زَيْدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَلَوِيُّ بِالْكُوفَةِ مِنْ أَصْلِ سَمَاعِهِ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دُحَيْمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْحُنَيْنِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ لأَبِي طَلْحَةَ حِينَ أَرَادَ الْخُرُوجَ إِلَى خَيْبَرَ : الْتَمِسْ لِي غُلاَمًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِي . فَخَرَجَ بِي أَبُو طَلْحَةَ مُرْدِفِي وَأَنَا غُلاَمٌ قَدْ رَاهَقْتُ فَكَانَ إِذَا نَزَلَ خَدَمْتُهُ فَسَمِعْتُهُ كَثِيرًا مِمَّا يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ . فَلَمَّا فُتِحَ الْحِصْنُ ذُكِرَ لَهُ جَمَالُ صَفِيَّةَ وَكَانَتْ عَرُوسًا وَقُتِلَ زَوْجُهَا فَاصْطَفَاهَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- لِنَفْسِهِ فَلَمَّا كُنَّا بِسُدِّ الصَّهْبَاءِ حَلَّتْ فَبَنَى بِهَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- وَاتَّخَذَ حَيْسًا فِي نِطْعٍ صَغِيرٍ وَكَانَتْ وَلِيمَةً فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يُحَوِّي لَهَا بِعَبَاءَةٍ خَلْفَهُ وَيَجْلِسُ عِنْدَ نَاقَتِهِ فَيَضَعُ رُكْبَتَهُ فَتَجِيءُ صَفِيَّةُ فَتَضَعُ رِجْلَهَا عَلَى رُكْبَتِهِ ثُمَّ تَرْكَبُ فَلَمَّا بَدَا لَنَا أُحُدٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ . فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ : اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ اللَّهُمَّ وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لاَبَتَيْهَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ .

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَنْصُورٍ وَأَخْرَجَاهُ عَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ يَعْقُوبَ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : وَقَدْ غَزَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فِي غَزْوَةِ الْمُرَيْسِيعِ بِامْرَأَةٍ أَوِ امْرَأَتَيْنِ مِنْ نِسَائِهِ وَالْغَزْوُ بِالنِّسَاءِ أَوْلَى لَوْ كَانَ فِيهِ مَكْرُوهٌ أَنْ يُتَوَقَّى.

قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ قَدْ مَضَتِ الأَحَادِيثُ فِي ذَلِكَ فِي كِتَابِ الْقَسْمِ وَمَضَتْ أَحَادِيثُ فِي غَزْوِ النَّبِيِّ -ﷺ- بِالنِّسَاءِ فِي هَذَا الْكِتَابِ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۳۰۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوطلحہ سے فرمایا: جب خیبر جانے کا ارادہ تھا کہ اپنے غلاموں سے کوئی غلام تلاش کرو جو میری خدمت کرے تو ابوطلحہ نے مجھے اپنے پیچھے سوار کر لیا اور میں بچہ تھا اور بلوغت کے قریب۔ جب آپ ﷺ پڑاؤ کرتے تو میں آپ ﷺ کی خدمت کرتا۔ میں نے آپ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ کہتے تھے: اے اللہ! میں فکر اور غم سے، عاجزی اور سستی سے، بزدلی اور بخل سے اور قرض چڑھ جانے سے اور لوگوں کے غلبہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ جب قلعہ فتح ہو گیا تو صفیہ کی خوبصورتی کا تذکرہ کیا گیا۔ وہ شادی شدہ تھی، اس کا خاوند قتل ہو گیا تو نبی ﷺ نے اس کا انتخاب اپنے لیے کر لیا۔ جب ہم صہبا نامی جگہ پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے صحبت کی اور حلوے کے ساتھ ولیمہ کیا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے چادر کے ذریعے اپنے پیچھے سواری پر جگہ بنائی اور اپنی اونٹنی کو بٹھایا اور اپنے گھٹنے کو رکھا تو صفیہ آپ ﷺ کے گھٹنے پر پاؤں رکھ کر سوار ہوئی۔ جب احد کا موقع آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا اور میں دو پہاڑوں کے درمیان کو حرم قرار دیتا ہوں۔ اے اللہ! ان کے صاع اور مد میں برکت دے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے غزوہ مریسیع میں ایک یا دو عورتوں کو ساتھ لیا اور عورت کو ساتھ لے کر غزوہ کرنا بہتر ہے اگرچہ چاہت کرنا مکروہ ہے۔

(۱۰۳) باب بَيْعِ السَّبْيِ وَغَيْرِهِ فِي دَارِ الْحَرْبِ

لڑائی کے علاقہ میں قیدیوں اور دوسری چیزوں کی بیع کرنا

(۱۸۳۰۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ بِمَرْوٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يَوْمَ خَيْبَرَ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ وَعَنِ النِّسَاءِ الْحَبَالَى أَنْ يُوطَأْنَ حَتَّى يَضَعْنَ مَا فِي بُطُونِهِنَّ وَعَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ بَيْعِ الْخُمُسِ حَتَّى يُقْسَمَ وَقَالَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ وَعَنْ شِرَى الْمَغْنَمِ حَتَّى يُقْسَمَ. [حسن]

(۱۸۳۰۳) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ خیبر کے دن رسول اللہ ﷺ نے گھریلو گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے اور حاملہ عورتوں سے وطی سے منع کیا جب تک وہ وضع حمل نہ کر دیں اور درندوں کے گوشت سے اور خمس کو تقسیم سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرمایا اور ایک دوسری جگہ فرمایا کہ مال غنیمت کو تقسیم سے پہلے فروخت سے منع فرمایا۔

(۱۸۳۰۴) أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ

بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- نَهَى أَنْ يُوقَعَ عَلَى الْحَبَالَى حَتَّى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ وَقَالَ : زَرْعُ غَيْرِكَ . وَعَنْ بَيْعِ الْمَغَانِمِ قَبْلَ أَنْ تُقْسَمَ وَعَنْ أَكْلِ الْحُمُرِ الإِنْسِيَّةِ وَعَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ فَدَلِيلُهُ أَنَّهَا إِذَا قُسِمَتْ جَازَ بَيْعُهَا.

وَقَدْ مَضَتِ الدَّلاَلَةُ عَلَى جَوَازِ قَسْمِهَا فِي دَارِ الْحَرْبِ. [حسن]

(۱۸۳۰۴) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حاملہ عورتوں سے وضع حمل سے پہلے وطی سے منع فرمایا اور کہا کہ یہ غیر کی کھیتی کو پانی پلانے کے مترادف ہے۔ مال غنیمت کو تقسیم سے پہلے فروخت کرنے سے بھی روکا۔ گھریلو گدھے اور درندوں کے گوشت کھانے سے بھی منع فرمایا۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ جب تقسیم ہو جائے تب جائز ہے۔

اور لڑائی والے علاقہ میں اس کی تقسیم جائز ہے۔

(۱۰۴) باب التَّفْرِيقِ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَوَلَدِهَا

عورت اور اس کے بچے کے درمیان تفریق کرنے کا بیان

(۱۸۳۰۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلاَّبُ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُؤْمِنِ بْنُ خَالِدٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبِي خَالِدٍ الدَّالاَنِيِّ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّهُ بَاعَ جَارِيَةً وَوَلَدَهَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا فَنَهَاهُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَنْ ذَلِكَ. [ضعيف]

(۱۸۳۰۵) میمون بن ابی شبیب حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لونڈی اور اس کے بچے کے درمیان فروخت کرتے وقت تفریق کر دی تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرما دیا۔

(۱۸۳۰۶) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ فَذَكَرَهُ بِمِثْلِ إِسْنَادِهِ أَنَّهُ فَرَّقَ بَيْنَ جَارِيَةٍ وَوَلَدِهَا فَنَهَاهُ النَّبِيُّ -ﷺ- وَرَدَّ الْبَيْعَ.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ : مَيْمُونٌ لَمْ يُدْرِكْ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. [ضعيف۔ تقدم قبله]

(۱۸۳۰۶) عبدالسلام بن حرب اس کی مثل فرماتے ہیں کہ انہوں نے لونڈی اور اس کے بچے کے درمیان تفریق کر دی تو نبی ﷺ نے منع فرمایا اور بیع واپس کر دی۔

(۱۸۳۰۷) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دُحَيْمٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ

بْنُ حَازِمٍ أَخْبَرَنَا عَوْنُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : أَصَبْتُ جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ مَعَهَا ابْنٌ لَهَا فَأَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَهَا وَأُمْسِكَ ابْنَهَا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :بِعْهُمَا جَمِيعًا أَوْ أَمْسِكْهُمَا جَمِيعًا . [ضعيف]

(۱۸۳۰۷) میمون بن ابی شبیب فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے ایک لونڈی اور اس کا بیٹا ملا، میں نے لونڈی کو فروخت کرنے اور بچے کو رکھنے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا کہ دونوں کو فروخت کر دو یا دونوں کو رکھ لو۔

(۱۸۳۰۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ بْنِ أَعْيَنَ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَأَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ : أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ الأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدِمَ بِسَبْيٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَصُفُّوا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَبْكِي فَقَالَ :مَا يُبْكِيكِ؟ . قَالَتْ :بِيعَ ابْنِي فِي عَبْسٍ. فَقَالَ النَّبِيُّ -ﷺ- لأَبِي أُسَيْدٍ :لَتَرْكَبَنَّ فَلَتَجِيئَنَّ بِهِ كَمَا بِعْتَ بِالثَّمَنِ . فَرَكِبَ أَبُو أُسَيْدٍ فَجَاءَ بِهِ.

هَذَا وَإِنْ كَانَ فِيهِ إِرْسَالٌ فَهُوَ مُرْسَلٌ حَسَنٌ شَاهِدٌ لِمَا تَقَدَّمَ. [ضعيف]

(۱۸۳۰۸) ابو اسید انصاری فرماتے ہیں کہ بحرین کے قیدیوں کی صفیں بنی ہوئی تھیں۔ آپ ﷺ نے ان کی جانب دیکھا تو ایک عورت رو رہی تھی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تجھے کس چیز نے رلایا ہے؟ اس نے کہا: قبیلہ عبس میں میرے بیٹے کو فروخت کر دیا گیا تو نبی ﷺ نے ابو اسید سے کہا کہ جاؤ، اس کو لے کر آؤ جتنی قیمت میں آپ نے فروخت کیا ہے تو ابو اسید اسے لے کر آئے۔

(۱۸۳۰۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حُيَيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَعَافِرِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ :مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحِبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

وَرُوِيَ ذَلِكَ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ. [ضعيف]

(۱۸۳۰۹) ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے والدہ اور اس کے بچے کے درمیان تفریق کر دی تو قیامت والے دن اللہ اس کے پیاروں کے درمیان تفریق کر دے گا۔

(۱۸۳۱۰) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ الْقَاضِي وَأَبُو صَادِقِ بْنُ أَبِي الْفَوَارِسِ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ إِجَازَةً حَدَّثَنَا أَبُو عُتْبَةَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ :مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الْوَلَدِ وَأُمِّهِ فَرَّقَ اللَّهُ

بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحِبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . [ضعیف]

(۱۸۳۱۰) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے بچے اور اس کی ماں کے درمیان جدائی ڈال دی۔ اللہ رب العزت قیامت کے دن اس کے اور اس کے پیاروں کے درمیان جدائی ڈال دے گا۔

(۱۸۳۱۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ الْقَاضِي قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ضُمَيْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ ضُمَيْرَةَ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- مَرَّ بِأُمِّ ضُمَيْرَةَ وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ : مَا يُبْكِيكِ أَجَائِعَةٌ أَنْتِ أَمْ عَارِيَةٌ أَنْتِ؟ . فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ فُرِّقَ بَيْنِي وَبَيْنَ ابْنِي. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : لاَ يُفَرَّقُ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا . ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى الَّذِي عِنْدَهُ ضُمَيْرَةُ فَدَعَاهُ فَابْتَاعَهُ مِنْهُ بِبَكْرَةٍ. [ضعیف جدًا]

(۱۸۳۱۱) حسین بن عبداللہ بن ضمیرہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ضمیرہ کی والدہ کے پاس سے گزرے وہ رو رہی تھی آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تو بھوکی ہے یا تجھے کوئی پریشانی ہے؟ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے اور بچے کے درمیان تفریق کر دی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ والدہ اور بچے کے درمیان تفریق نہ کی جائے۔ پھر آپ ﷺ نے اس شخص کی جانب بھیجا جس کے پاس ضمیرہ تھا تو اس سے آپ ﷺ نے اس کو خرید لیا۔

(۱۸۳۱۲) أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ : عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَمِيرُوَيْهِ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الشَّعْبِيِّ : أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اسْتَعْمَلَ شُرَحْبِيلَ بْنَ السِّمْطِ عَلَى الْمَدَائِنِ وَأَبُوهُ بِالشَّامِ فَكَتَبَ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : إِنَّكَ تَأْمُرُ أَنْ لاَ يُفَرَّقَ بَيْنَ السَّبَايَا وَبَيْنَ أَوْلاَدِهِنَّ فَإِنَّكَ قَدْ فَرَّقْتَ بَيْنِي وَبَيْنَ ابْنِي فَكَتَبَ إِلَيْهِ فَأَلْحَقَهُ بِأَبِيهِ. [ضعیف]

(۱۸۳۱۲) امام شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے شرحبیل بن سبط کو مدائن اور ان کے والد کو شام کا عامل مقرر کیا تو اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ آپ نے حکم دیا ہے کہ قیدیوں اور ان کے اولاد کے درمیان تفریق نہ کی جائے، حالانکہ آپ نے میرے اور میرے باپ کے درمیان تفریق کر دی ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ اپنے باپ کے ساتھ مل جاؤ۔

(۱۸۳۱۳) وَبِإِسْنَادِهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ : أَمَرَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنْ يُشْتَرَى لَهُ رَقِيقٌ وَقَالَ : لاَ تُفَرِّقُنَّ بَيْنَ الْوَالِدِ وَوَلَدِهِ. وَرُوِيَ هَذَا مَوْصُولاً . [صحیح]

(۱۸۳۱۳) حضرت ایوب فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اپنے لیے غلام خریدنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ والد اور بچے کے درمیان تفریق نہ کی جائے۔

(۱۸۳۱۴) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ الْهَيْثَمِ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ بْنَ أَبِي اللَّيْثِ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا الأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ عِقَالٍ قَالَ : نَهَانِي عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنْ أُفَرِّقَ بَيْنَ الْوَالِدِ وَوَلَدِهِ فِي الْبَيْعِ. [صحيح]

(۱۸۳۱۴) حکیم بن عقال فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے مجھے والد اور بچے کے درمیان بیع میں تفریق کرنے سے منع فرمایا۔

(۱۸۳۱۵) أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ بْنُ خَمِيرُوَيْهِ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَمَّنْ سَمِعَ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : لاَ يُفَرَّقُ بَيْنَ الأَمَةِ وَوَلَدِهَا فِي الْقِسْمَةِ تَقَعُ فَقَالَ لَهُ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَإِنْ لَمْ يَعْتَدِلِ الْقَسْمُ. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : وَإِنْ لَمْ يَعْتَدِلِ الْقَسْمُ. [ضعيف]

(۱۸۳۱۵) سالم بن عبداللہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ لونڈی اور اس کے بچے کے درمیان تقسیم میں تفریق نہ کی جائے تو سالم بن عبداللہ نے کہا: اگر تقسیم برابر نہ ہو تو عبداللہ نے کہا: اگرچہ تقسیم برابر نہ ہی ہو۔

(۱۰۵) باب مَنْ قَالَ لاَ يُفَرَّقُ بَيْنَ الأَخَوَيْنِ فِي الْبَيْعِ

دو بھائیوں کے درمیان بیع میں تفریق نہ کرنے کا بیان

(۱۸۳۱۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ الْقَاضِي قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ الْخَفَّافُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- أَنْ أَبِيعَ غُلاَمَيْنِ أَخَوَيْنِ فَبِعْتُهُمَا وَفَرَّقْتُ بَيْنَهُمَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ -ﷺ- فَقَالَ : أَدْرِكْهُمَا فَارْتَجِعْهُمَا وَلاَ تَبِعْهُمَا إِلاَّ جَمِيعًا وَلاَ تُفَرِّقْ بَيْنَهُمَا. وَكَذَلِكَ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَغَيْرُهُ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ. [حسن]

(۱۸۳۱۶) عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دو غلام بھائیوں کو فروخت کرنے کا حکم دیا۔ میں نے فروخت کرتے وقت دونوں میں تفریق کر دی اور نبی ﷺ کو بتا دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان دونوں کو تلاش کر کے واپس لاؤ اور اکٹھے فروخت کرو، دونوں کے درمیان تفریق نہ کرو۔

(۱۸۳۱۷) وَرَوَاهُ الزَّعْفَرَانِيُّ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَاهُ أَبُو مُحَمَّدٍ : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ ابْنُ الأَعْرَابِيِّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ الْخَفَّافُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ فَذَكَرَهُ بِنَحْوِهِ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :

أَمْرَنِي. كَذَا وَجَدْتُهُ فِي أَصْلِ كِتَابِهِ عَنْ سَعِيدٍ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنِ الْحَكَمِ.

(۱۸۳۱۷) خالی

(۱۸۳۱۸) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ: عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ الْخُرَاسَانِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- نَحْوَهُ. قَالَ ابْنُ الْخُرَاسَانِيِّ وَهُوَ الصَّوَابُ. قَالَ الشَّيْخُ وَهَذَا أَشْبَهُ وَسَائِرُ أَصْحَابِ شُعْبَةَ لَمْ يَذْكُرُوهُ عَنْ شُعْبَةَ وَسَائِرُ أَصْحَابِ سَعِيدٍ قَدْ ذَكَرُوهُ عَنْ سَعِيدٍ هَكَذَا.

(۱۸۳۱۸) خالی

(۱۸۳۱۹) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو الْحَسَنِ: عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ سَوَاءٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَذَكَرَهُ بِمِثْلِهِ

وَقَدْ رَوَاهُ الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

(۱۸۳۱۹) خالی

(۱۸۳۲۰) حَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ فُورَكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ ابْنُ الأَعْرَابِيِّ حَدَّثَنَا الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: وَهَبَ لِي رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- غُلاَمَيْنِ أَخَوَيْنِ فَبِعْتُ أَحَدَهُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ -ﷺ-: مَا فَعَلَ الْغُلاَمَانِ؟ قُلْتُ: بِعْتُ أَحَدَهُمَا. قَالَ: رُدَّهُ. [حسن]

كَذَا رَوَاهُ الْحَجَّاجُ. وَالْحَجَّاجُ لاَ يُحْتَجُّ بِهِ وَحَدِيثُ أَبِي خَالِدٍ الدَّالاَنِيِّ عَنِ الْحَكَمِ أَوْلَى أَنْ يَكُونَ مَحْفُوظًا لِكَثْرَةِ شَوَاهِدِهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

(۱۸۳۲۰) میمون بن ابی شبیب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو بھائی غلام مجھے ہدیہ دیے۔ میں نے ایک کو فروخت کر دیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: غلاموں کا کیا کیا؟ میں نے کہا: میں نے ایک کو فروخت کر دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو واپس لو۔

(۱۸۳۲۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ

الرَّحْمَنِ بْنُ يُونُسَ السَّرَّاجُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ طُلَيْقِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: مَلْعُونٌ مَنْ فَرَّقَ.

كَذَا قَالَهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ وَقِيلَ عَنْهُ فِيهِ عَنْ طَلْقِ بْنِ مُحَمَّدٍ. [ضعيف]

(۱۸۳۲۱) حضرت عمران بن حصین فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے تفریق کی وہ ملعون ہے۔

(۱۸۳۲۲) وَقَدْ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْقَاضِي حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ هُوَ الأَصَمُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ طُلَيْقِ بْنِ عِمْرَانَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الْوَالِدِ وَبَيْنَ وَلَدِهِ وَبَيْنَ الأَخِ وَبَيْنَ أَخِيهِ.

قَالَ الشَّيْخُ: إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَمِّعٍ هَذَا لاَ يُحْتَجُّ بِهِ. وَقَدْ قِيلَ عَنْهُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ طُلَيْقِ بْنِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- فِي الْوَالِدِ وَوَلَدِهِ. [ضعيف]

(۱۸۳۲۲) ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے والد اور بچے کے درمیان اور دو بھائیوں کے درمیان تفریق کرنے والے پر لعنت کی ہے۔

شیخ فرماتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ نبی ﷺ سے والد اور بچے کے بارے میں نقل فرماتے ہیں۔

(۱۸۳۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ فُورَكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- كَانَ إِذَا أُتِيَ بِالسَّبْيِ أَعْطَى أَهْلَ الْبَيْتِ جَمِيعًا وَكَرِهَ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَهُمْ. [ضعيف]

(۱۸۳۲۳) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس جب قیدی لائے جاتے تو آپ ﷺ کسی کو ایک گھر والے اکٹھے عطا کرتے اور ان کے درمیان تفریق کو ناپسند فرماتے تھے۔

(۱۸۳۲۴) وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ فُورَكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ وَشَيْبَانُ وَقَيْسٌ كُلُّهُمْ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بِسَبْيٍ فَجَعَلَ يُعْطِي أَهْلَ الْبَيْتِ كَمَا هُمْ جَمِيعًا وَكَرِهَ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَهُمْ.

جَابِرٌ هَذَا هُوَ ابْنُ يَزِيدَ الْجُعْفِيُّ تَفَرَّدَ بِهِ بِهَذَيْنِ الإِسْنَادَيْنِ. [ضعيف]

(۱۸۳۲۴) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس قیدی لائے گئے تو آپ ﷺ ایک گھر والے اکٹھے ہی کسی کو عطا کر دیتے اور ان کے درمیان تفریق کو ناپسند کیا ہے۔

(۱۸۳۲۵) أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ بْنُ خَمِيرُوَيْهِ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ فَرُّوخَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنْ لاَ يُفَرَّقَ بَيْنَ أَخَوَيْنِ مَمْلُوكَيْنِ فِي الْبَيْعِ. [ضعیف]

(۱۸۳۲۵) عبدالرحمن بن فروخ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط لکھا کہ فروخت کرتے وقت دو غلام بھائیوں کے درمیان تفریق نہ کی جائے۔

(۱۰۶)باب الْوَقْتِ الَّذِي يَجُوزُ فِيهِ التَّفْرِيقُ

وہ وقت جس میں تفریق کرنا جائز ہے

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ حَتَّى يَبْلُغَ الْوَلَدُ سَبْعَ سِنِينَ أَوْ ثَمَانَ سِنِينَ وَقَاسَ ذَلِكَ عَلَى وَقْتِ التَّخْيِيرِ بَيْنَ الأَبَوَيْنِ وَمَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي ذَلِكَ وَقَالَ فِي رِوَايَةِ حَرْمَلَةَ حَتَّى يَبْلُغَ.
قَالَ الشَّيْخُ وَقَدْ رُوِيَ فِيهِ حَدِيثٌ ضَعِيفٌ

امام شافعی فرماتے ہیں: جب بچہ سات یا آٹھ سال کا ہو جائے۔ یہ انہوں نے قیاس کیا ہے جب والدین کے درمیان اختیار دیا جاتا ہے۔

(۱۸۳۲۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْخُرَاسَانِيُّ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْعَسْكَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ التَّنُوخِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مَكْحُولاً يَقُولُ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الأُمِّ وَوَلَدِهَا فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَى مَتَى؟ قَالَ : حَتَّى يَبْلُغَ الْغُلاَمُ وَتَحِيضَ الْجَارِيَةُ. [موضوع]

(۱۸۳۲۶) حضرت عبادہ بن صامت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ماں اور اس کے بچے کے درمیان تفریق سے منع فرمایا: کہا گیا: اے اللہ کے رسول! کب تک؟ فرمایا: جب تک بچہ بالغ ہو جائے اور بچی حیض والی ہو جائے۔

(۱۸۳۲۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَارِثِ قَالاَ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الدَّارَقُطْنِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو هَذَا هُوَ الْوَاقِعِيُّ وَهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ رَمَاهُ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ بِالْكَذِبِ وَلَمْ يَرْوِهِ عَنْ سَعِيدٍ غَيْرُهُ.

(۱۸۳۲۷) خالی

(۱۰۷) باب بَیْعِ السَّبْیِ مِنْ أَہْلِ الشِّرْکِ

مشرک کو قیدی فروخت کرنے کا بیان

(۱۸۳۲۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَخْبَرَنَا الرَّبِیعُ قَالَ قَالَ الشَّافِعِیُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : سَبَی رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- نِسَاءَ بَنِی قُرَیْظَةَ وَذَرَارِیَّهُمْ وَبَاعَهُمْ مِنَ الْمُشْرِکِینَ فَاشْتَرَی أَبُو الشَّحْمِ الْیَهُودِیُّ أَهْلَ بَیْتٍ عَجُوزًا وَوَلَدَهَا مِنَ النَّبِیِّ -ﷺ- وَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بِمَا بَقِیَ مِنَ السَّبْیِ أَثْلاَثًا ثُلُثًا إِلَی تِهَامَةَ وَثُلُثًا إِلَی نَجْدٍ وَثُلُثًا إِلَی طَرِیقِ الشَّامِ فَبِیعُوا بِالْخَیْلِ وَالسِّلاَحِ وَالإِبِلِ وَالْمَالِ. [صحیح]

(۱۸۳۲۸) امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے بنو قریظہ کی عورتیں اور ان کی اولاد کو قیدی بنایا اور مشرکین کو فروخت کر دیا۔ ابو شحم یہودی نے ایک بوڑھیا اور اس کے بچے نبی ﷺ سے خریدے اور باقی قیدیوں کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا۔ دو ثلث تہامہ، ایک ثلث نجد اور ایک ثلث شام کی جانب روانہ کر دیا اور فرمایا کہ گھوڑوں، اسلحہ، اونٹ اور مال کے بدلے فروخت کر دو۔

(۱۸۳۲۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا یُونُسُ بْنُ بُکَیْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ فِی قِصَّةِ قُرَیْظَةَ قَالَ : ثُمَّ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- سَعْدَ بْنَ زَیْدٍ أَخَا بَنِی عَبْدِ الأَشْهَلِ بِسَبَایَا بَنِی قُرَیْظَةَ إِلَی نَجْدٍ فَابْتَاعَ لَهُ بِهِمْ خَیْلاً وَسِلاَحًا.

قَالَ الشَّافِعِیُّ : وَکَذَلِکَ النِّسَاءُ الْبَوَالِغُ قَدِ اسْتَوْهَبَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- جَارِیَةً بَالِغًا مِنْ أَصْحَابِهِ فَفَدَی بِهَا رَجُلَیْنِ. [ضعیف]

(۱۸۳۲۹) ابن اسحاق قریظہ کے قصہ میں بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سعد بن زید جو بنو عبد اشہل کے بھائی ہیں بنو قریظہ کے قیدی دے کر نجد کی جانب روانہ کیا کہ ان کے عوض گھوڑے اور اسلحہ خریدے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو ایک بالغ لونڈی عطا کی جو انہوں نے دو آدمیوں کے عوض فدیہ میں دی۔

(۱۸۳۳۰) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِیُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَیْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الأَسْفَاطِیُّ یَعْنِی الْعَبَّاسَ بْنَ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِیدِ حَدَّثَنَا عِکْرِمَةُ حَدَّثَنِی إِیَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الأَکْوَعِ عَنْ أَبِیهِ قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ أَبِی بَکْرٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَمَّرَهُ عَلَیْنَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فَغَزَوْنَا فَزَارَةَ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنَ الْمَاءِ أَمَرَنَا أَبُو بَکْرٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ فَعَرَّسْنَا فَلَمَّا صَلَّیْنَا الصُّبْحَ أَمَرَنَا أَبُو بَکْرٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ فَشَنَنَّا الْغَارَةَ فَنَزَلْنَا عَلَی الْمَاءِ قَالَ سَلَمَةُ فَنَظَرْتُ إِلَی عُنُقٍ مِنَ النَّاسِ فِیهِمُ الذُّرِّیَّةُ وَالنِّسَاءُ فَخَشِیتُ أَنْ یَسْبِقُونِی إِلَی الْجَبَلِ

فَأَخَذْتُ آثَارَهُمْ فَرَمَيْتُ بِسَهْمٍ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْجَبَلِ فَقَامُوا فَجِئْتُ أَسُوقُهُمْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَفِيهِمُ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ عَلَيْهَا قِشْعٌ مِنْ أَدَمٍ وَمَعَهَا ابْنَةٌ لَهَا مِنْ أَحْسَنِ الْعَرَبِ فَنَفَّلَنِي أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ابْنَتَهَا فَمَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا حَتَّى قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ وَلَمْ أَكْشِفْ لَهَا ثَوْبًا وَلَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فِي السُّوقِ فَقَالَ :يَا سَلَمَةُ هَبْ لِي الْمَرْأَةَ . قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ أَعْجَبَتْنِي وَمَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- وَتَرَكَنِي حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ الْغَدِ لَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فِي السُّوقِ فَقَالَ لِي :يَا سَلَمَةُ هَبْ لِي الْمَرْأَةَ لِلَّهِ أَبُوكَ . قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ أَعْجَبَتْنِي وَاللَّهِ مَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا وَهِيَ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ :فَبَعَثَ بِهَا إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ فَفَدَى بِهَا رِجَالاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِأَيْدِيهِمْ. أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ يُونُسَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ :أَرَأَيْتَ صِلَةَ أَهْلِ الْحَرْبِ بِالْمَالِ وَإِطْعَامَهُمُ الطَّعَامَ أَلَيْسَ بِأَقْوَى لَهُمْ فِي كَثِيرٍ مِنَ الْحَالاَتِ مِنْ بَيْعِ عَبْدٍ أَوْ عَبْدَيْنِ مِنْهُمْ فَقَدْ أَذِنَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- لأَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَتْ :إِنَّ أُمِّي أَتَتْنِي وَهِيَ رَاغِبَةٌ فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ أَفَأَصِلُهَا؟ قَالَ :نَعَمْ . [صحيح۔ مسلم ۱۲۵۵]

(۱۸۴۳۰) ایاس بن سلمہ بن اکوع اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ ہم اپنے امیر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلے۔ ہم نے فزارہ سے غزوہ کیا۔ جب ہم ان کے پانی کے قریب پہنچے تو ہم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حکم سے پڑاؤ کیا۔ جب صبح کی نماز پڑھی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حملے کا حکم دے دیا۔ ہم پانی پر آئے۔ سلمہ کہتے ہیں: میں نے ایک اونچی جگہ پر لوگوں کو دیکھا، جن میں بچے اور عورتیں تھیں۔ میں ڈرا کہ کہیں وہ مجھ سے پہلے پہاڑ پر نہ چڑھ جائیں تو میں ان کے پیچھے چلا۔ ان کے اور پہاڑ کے درمیان تیر پھینکا تو وہ کھڑے ہو گئے۔ میں ان کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا۔ ان میں بنو فزارہ کی ایک عورت تھی جس پر چمڑے کا لباس تھا اور اس کے ساتھ عرب کی حسین ترین بیٹی بھی تھی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کی بیٹی مجھے زائد دے دی۔ میں نے اس کے کپڑے کو مدینہ آنے تک نہ کھولا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بازار میں ملے۔ فرمایا: اے سلمہ! عورت مجھے ہبہ کر دو۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہ مجھے اچھی لگتی ہے اور میں نے اس کا کپڑا ابھی نہیں اٹھایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے اور مجھے چھوڑ کر چلے گئے اور دوسرے دن صبح پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بازار میں ملے اور کہا: اے سلمہ عورت! مجھے ہبہ کر دو۔ اللہ کے لیے تیرے باپ کی خوبی ہے۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے اچھی لگتی ہے۔ اور اللہ کی قسم میں نے ابھی تک اس کا کپڑا نہیں اٹھایا۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے۔ راوی کہتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ والوں کی طرف اس کو روانہ کر دیا اور اس کے عوض بہت سارے مسلمان ان کے ہاتھوں سے آزاد کروائے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: آپ کا کیا خیال ہے کہ لڑائی والے مال یا کھانے سے صلہ رحمی زیادہ قوی نہیں بعض حالات میں جبکہ ایک یا دو غلام ان سے فروخت کر دیے جائیں۔

رسول اللہ ﷺ نے اسماء بنت ابی بکر کو اجازت دی تھی، جب اس نے کہا کہ میری والدہ میرے پاس آئی ہے اور یہ مشرک ہے۔ کیا میں اس سے صلہ رحمی کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔

(۱۸۳۳۱) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو بَكْرٍ: أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ هُوَ الأَصَمُّ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّهِ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: أَتَتْنِي أُمِّي رَاغِبَةً فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- أَصِلُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ.
أَخْرَجَاهُ فِي الصَّحِيحِ كَمَا مَضَى.
قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ: وَأَذِنَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَكَسَا ذَا قَرَابَةٍ لَهُ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ. [صحيح۔ متفق علیه]

(۱۸۳۳۱) اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میری والدہ قریش کے دین میں رغبت رکھتی ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس سے صلہ رحمی کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں صلہ رحمی کرو۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اجازت دی کہ وہ اپنے مشرک قرابت داروں کو کپڑے پہنا دیں مکہ میں۔

(۱۸۳۳۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَأَى حُلَّةً سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هَذِهِ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوُفُودِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ فِي الآخِرَةِ. ثُمَّ جَاءَ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- مِنْهَا حُلَلٌ فَأَعْطَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَسَوْتَنِيهَا وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا. فَكَسَاهَا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخًا لَهُ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ.
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنِ الْقَعْنَبِيِّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ.
قَالَ الشَّافِعِيُّ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا﴾ [الانسان ۸]

[صحیح۔ متفق علیه]

(۱۸۳۳۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد کے دروازے کے پاس دھاری دار حلہ دیکھا تو کہا: اے اللہ کے رسول! اگر آپ ﷺ اس کو خرید کر جمعہ اور وفود کے لیے پہن لیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو وہ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ پھر آپ ﷺ کے پاس حلے آئے تو آپ ﷺ نے ایک حلہ حضرت عمر بن

خطاب ﷺ کو دے دیا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے رسول! آپ نے مجھے حلہ پہنا دیا ہے حالانکہ عطارد کے حلہ کے بارے میں آپ نے فرمایا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تجھے پہننے کے لیے نہیں دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے مشرک بھائی کو دے دیا جو مکہ میں تھا۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ۝﴾ [الانسان ۸] ''وہ اللہ کی محبت کی بنا پر مسکینوں، یتیموں، قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔''

(۱۸۲۳۲) أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو مَنْصُورٍ النَّضْرَوِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِّيِّ عَنِ الْحَسَنِ فِي قَوْلِهِ ﴿وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا﴾ [الانسان ۸] قَالَ : كَانُوا مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ. [صحیح]

(۱۸۳۳۳) حضرت حسن اس قول کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ﴿وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ۝﴾ [الانسان ۸] ''وہ اللہ کی محبت کی وجہ سے مسکینوں، یتیموں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں مراد مشرکوں کو۔''

(۱۰۸) باب الْوَلَدُ تَبَعٌ لأَبَوَيْهِ حَتَّى يُعْرِبَ عَنْهُ اللِّسَانُ

بچے والدین کے تابع ہوتے ہیں جب صاف بات کرنے لگیں

(۱۸۲۳۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُنَادِي حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُؤَدِّبُ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ سَرِيعٍ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- بَعَثَ سَرِيَّةً يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَاتَلُوا الْمُشْرِكِينَ فَأَفْضَى بِهِمُ الْقَتْلُ إِلَى الذُّرِّيَّةِ فَلَمَّا جَاءُوا قَالَ النَّبِيُّ -ﷺ- : مَا حَمَلَكُمْ عَلَى قَتْلِ الذُّرِّيَّةِ . قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا كَانُوا أَوْلاَدَ الْمُشْرِكِينَ قَالَ : وَهَلْ خِيَارُكُمْ إِلاَّ أَوْلاَدُ الْمُشْرِكِينَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا مِنْ نَسَمَةٍ تُولَدُ إِلاَّ عَلَى الْفِطْرَةِ حَتَّى يُعْرِبَ عَنْهَا لِسَانُهَا .

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي رِوَايَةِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْهُ : هِيَ الْفِطْرَةُ الَّتِي فَطَرَ اللَّهُ عَلَيْهَا الْخَلْقَ فَجَعَلَهُمْ مَا لَمْ يُفْصِحُوا بِالْقَوْلِ لاَ حُكْمَ لَهُمْ فِي أَنْفُسِهِمْ إِنَّمَا الْحُكْمُ لَهُمْ بِآبَائِهِمْ. [ضعیف۔ تقدم برقم ۱۸۰۸۹]

(۱۸۳۳۴) اسود بن سریع فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حنین کے دن ایک چھوٹا لشکر بھیجا، جنہوں نے مشرکین سے لڑائی کرتے ہوئے ان کے بچوں کو بھی قتل کر دیا۔ جب وہ آئے تو آپ ﷺ نے پوچھا: تمہیں بچوں کے قتل پر کس نے ابھارا؟ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہ مشرکین کی اولاد تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مشرکین کی اولاد کیا تم سے بہتر نہیں، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے کہ ہر جان فطرت پر پیدا ہوتی ہے یہاں تک کہ اس کی بات سمجھ میں آنے لگ جائے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ابو عبدالرحمن کی روایت میں فرماتے ہیں: یہ وہ فطرت ہے جس پر اللہ رب العزت نے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ ان کے لیے کوئی حکم لاگو نہیں کیا جاتا جب تک فصیح کلام نہ کریں اور ان کو والدین کے تابع ہی شمار کیا جاتا ہے۔

(۱۰۹) باب الْحَمِيلُ لاَ يُورَثُ إِذَا عُتِقَ حَتَّى تَقُومَ بِنَسَبِهِ بَيِّنَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

قیدی کو آزاد کے بعد وارث نہ بنایا جائے گا یہاں تک کہ مسلمانوں میں اس کے نسب کی دلیل مل جائے

قَالَ النَّبِيُّ -ﷺ- : لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لاَدَّعَى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَأَمْوَالَهُمْ وَلَكِنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ.

نبی ﷺ نے فرمایا: اگر لوگوں کو ان کے دعووں کے سبب دیا جانے لگے تو لوگ مردوں کے خون اور اپنے مالوں کے دعوے کر دیں لیکن قسم اس پر ہے جس کے خلاف دعویٰ کیا گیا۔

(۱۸۳۳۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ لاَ يُوَرِّثُ الْحَمِيلَ. [ضعیف]

(۱۸۳۳۵) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کسی کو بھی قیدی کا وارث نہ بناتے تھے۔

(ایسا قیدی جس کو مختلف جگہوں پر رکھا جائے)

(۱۸۳۳۶) قَالَ وَأَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا أَشْعَثُ بْنُ سَوَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ : أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَتَبَ إِلَى شُرَيْحٍ أَنْ لاَ يُوَرِّثَ الْحَمِيلَ إِلاَّ بِبَيِّنَةٍ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ فِي خِرْقَتِهَا. [حسن۔ بدون الزیادۃ الاخیرۃ]

(۱۸۳۳۶) امام شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قاضی شریح کو خط لکھا کہ قیدی کا وارث کسی کو دلیل کے ذریعے بنایا جائے۔ اگرچہ دلیل ایک ٹکڑے پر ہی کیوں نہ ہو۔

(۱۸۳۳۷) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ : كَتَبَ إِلَيَّ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لاَ تُوَرِّثِ الْحَمِيلَ إِلاَّ بِبَيِّنَةٍ. [حسن]

(۱۸۳۳۷) امام شعبی قاضی شریح سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے خط لکھا کہ آپ کسی کو قیدی کا وارث بغیر دلیل کے نہ بنائیں۔

(۱۸۳۳۸) قَالَ وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبْجَرَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ شُرَيْحٍ مِثْلَهُ.

(۱۸۳۳۸) خالی

(۱۸۳۳۹) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ : أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اسْتَشَارَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ - ﷺ - فِي الْحَمِيلِ فَقَالُوا فِيهِ فَقَالَ عُثْمَانُ : مَا نَرَى أَنْ نُوَرِّثَ مَالَ اللَّهِ إِلاَّ بِالْبَيِّنَاتِ. [ضعيف]

(۱۸۳۳۹) ابن شہاب زہری فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے صحابہ سے قیدی کے بارے میں مشورہ لیا انہوں نے اس کے بارے میں بات کی تو حضرت عثمان نے کہا: ہم اللہ کے مال کا وارث صرف دلیل کے ذریعے بناتے ہیں۔

(۱۸۳۴۰) قَالَ وَأَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : لاَ يُوَرَّثُ الْحَمِيلُ إِلاَّ بِبَيِّنَةٍ. وَهَذِهِ الأَسَانِيدُ عَنْ عُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كُلُّهَا ضَعِيفَةٌ. [ضعيف]

(۱۸۳۴۰) حبیب بن ابی ثابت فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ قیدی کو صرف دلیل کی بنا پر وارث بنایا جائے گا۔

(۱۱۰) باب الْمُبَارَزَةِ

مقابلہ کی دعوت دینے کا بیان

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : لاَ بَأْسَ بِالْمُبَارَزَةِ قَدْ بَارَزَ يَوْمَ بَدْرٍ عُبَيْدَةُ وَحَمْزَةُ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ بِأَمْرِ النَّبِيِّ - ﷺ -.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مقابلہ کی دعوت دینے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ بدر کے دن عبیدہ، حمزہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کے حکم سے مبارزہ کیا۔

(۱۸۳۴۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو عَمْرِو بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُقْسِمُ قَسَمًا أَنَّ هَذِهِ الآيَةَ ﴿هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ﴾ [الحج ۱۹] نَزَلَتْ فِي الَّذِينَ بَرَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ حَمْزَةَ وَعَلِيٍّ وَعُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَعُتْبَةَ وَشَيْبَةَ ابْنَيْ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ.
رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ زُرَارَةَ وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ يَعْقُوبَ الدَّوْرَقِيِّ عَنْ هُشَيْمٍ. [صحيح]

(۱۸۳۴۱) قیس بن عباد فرماتے ہیں کہ میں نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ قسم اٹھا کر کہتے تھے کہ یہ آیت ﴿هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ﴾ [الحج ۱۹] ''یہ دو شخص جن سے انہوں نے اللہ کے بارے میں جھگڑا کیا۔'' یہ ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جنہوں نے بدر کے دن مقابلہ کیا۔ حمزہ، علی، عبیدہ بن حارث اور عتبہ وشیبہ یہ دونوں ربیعہ کے بیٹے ہیں اور ولید

بن عتبہ۔

(۱۸۳۴۲) وَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ زَادَ فِيهِ اخْتَصَمُوا فِي الْحَجِّ يَوْمَ بَدْرٍ. أَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَمْرٍو الأَدِيبُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الإِسْمَاعِيلِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ فَذَكَرَهُ. [صحيح۔ تقدم قبله]

(۱۸۳۴۲) ثوری ابو ہاشم سے نقل فرماتے ہیں: اس میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ بدر کے دن انہوں نے حج کے بارے میں جھگڑا کیا۔

(۱۸۳۴۳) أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ الأَصْبَهَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ ابْنُ الأَعْرَابِيِّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي قِصَّةِ بَدْرٍ قَالَ: فَبَرَزَ عُتْبَةُ وَأَخُوهُ وَابْنُهُ الْوَلِيدُ حَمِيَّةً فَقَالَ: مَنْ يُبَارِزُ؟ فَخَرَجَ مِنَ الأَنْصَارِ شَبَبَةٌ فَقَالَ عُتْبَةُ: لاَ نُرِيدُ هَؤُلاَءِ وَلَكِنْ يُبَارِزُنَا مِنْ بَنِي عَمِّنَا مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: قُمْ يَا عَلِيُّ قُمْ يَا حَمْزَةُ قُمْ يَا عُبَيْدَةُ بْنَ الْحَارِثِ. فَقَتَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عُتْبَةَ وَشَيْبَةَ ابْنَيْ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدَ بْنَ عُتْبَةَ وَجُرِحَ عُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ فَقَتَلْنَا مِنْهُمْ سَبْعِينَ وَأَسَرْنَا سَبْعِينَ. وَذَكَرَ الْحَدِيثَ. [ضعيف]

(۱۸۳۴۳) حارثہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بدر کے قصہ کے بارے میں نقل فرماتے ہیں کہ عتبہ اور اس کے بھائی اور اس کے بیٹے ولید نے غیرت سے مقابلہ کی دعوت دی کہ کون مقابلہ کرے گا۔ انصاری جوان مقابلہ میں آئے۔ عتبہ نے کہا: ان کا ہم نے قصد نہیں کیا، بلکہ ہمارے مقابلہ میں ہمارے چچا کے بیٹے یعنی بنو عبدالمطلب آئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی، حمزہ، عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہم! کھڑے ہو جاؤ۔ اللہ رب العزت نے عتبہ، شیبہ اور ولید بن عتبہ کو ہلاک کر ڈالا اور عبیدہ بن حارث زخمی ہوئے ستر کافر ہم نے قتل کیے اور ستر ہی قیدی بنائے۔

(۱۸۳۴۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ

(ح) وَحَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ وَعَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَغَيْرُهُمْ مِنْ عُلَمَائِنَا فَذَكَرُوا قِصَّةَ بَدْرٍ وَفِيهَا: ثُمَّ خَرَجَ عُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ فَدَعَوْا إِلَى الْبِرَازِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فِتْيَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ ثَلاَثَةٌ فَقَالُوا: مِمَّنْ أَنْتُمْ؟ قَالُوا: رَهْطٌ مِنَ الأَنْصَارِ قَالُوا مَا بِنَا إِلَيْكُمْ حَاجَةٌ ثُمَّ نَادَى مُنَادِيهِمْ يَا مُحَمَّدُ أَخْرِجْ إِلَيْنَا أَكْفَاءَنَا مِنْ قَوْمِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: قُمْ يَا حَمْزَةُ قُمْ يَا عَلِيُّ قُمْ يَا عُبَيْدَةُ. فَلَمَّا قَامُوا وَدَنَوْا مِنْهُمْ قَالُوا: مَنْ أَنْتُمْ؟ قَالَ حَمْزَةُ: أَنَا حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ. وَقَالَ عُبَيْدَةُ: أَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ. فَقَالُوا: نَعَمْ أَكْفَاءٌ كِرَامٌ. فَبَارَزَ عُبَيْدَةُ عُتْبَةَ فَاخْتَلَفَا ضَرْبَتَيْنِ كِلاَهُمَا أَثْبَتَ صَاحِبَهُ وَبَارَزَ حَمْزَةُ شَيْبَةَ فَقَتَلَهُ مَكَانَهُ وَبَارَزَ عَلِيٌّ الْوَلِيدَ فَقَتَلَهُ مَكَانَهُ

ثُمَّ كَرَّا عَلَى عُتْبَةَ فَذَفَّفَا عَلَيْهِ وَاحْتَمَلَا صَاحِبَهُمَا فَحَازُوهُ إِلَى الرَّحْلِ.
قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ :وَبَارَزَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ مَرْحَبًا يَوْمَ خَيْبَرَ بِأَمْرِ النَّبِيِّ -ﷺ- وَبَارَزَ يَوْمَئِذٍ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَاسِرًا. [ضعیف]

(۱۸۳۴۴) عبداللہ بن ابی بکر اور ان کے علاوہ دوسرے بدر کے قصے کا ذکر کرتے ہیں اور اس میں ہے کہ عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ نکلے اور مقابلہ کی دعوت دی تو تین انصاری جوان ان کے مقابلہ میں آئے۔ انہوں نے پوچھا: تم کون ہو؟ انہوں نے کہا: انصاری لوگ۔ وہ کہنے لگے: ہمیں تمہاری کوئی ضرورت نہیں ہے۔ پھر آواز دینے والے نے آواز دی: اے محمد! ہماری طرف ہمارے برابر کے لوگ نکالو! آپ ﷺ نے فرمایا: اے حمزہ، علی اور عبیدہ کھڑے ہو جاؤ۔ جب وہ ان کے قریب گئے تو انہوں نے پوچھا: تم کون ہو؟ حمزہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں حمزہ بن عبدالمطلب ہوں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں علی بن ابی طالب ہوں۔ عبیدہ کہنے لگے: میں عبیدہ بن حارث ہوں۔ انہوں نے کہا: برابر کے معزز لوگ ہیں۔ حضرت عبیدہ نے عتبہ کا مقابلہ کیا ان کے درمیان دو واروں کا تبادلہ ہوا۔ دونوں ثابت قدم رہے اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے شیبہ کا مقابلہ کیا۔ اسی جگہ ہی اسے قتل کر ڈالا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ولید کا مقابلہ کیا۔ اسے بھی قتل کر ڈالا۔ پھر دونوں عتبہ پر پلٹے اور اس کا کام تمام کر دیا اور اپنے ساتھی کو اٹھا کر خیمے میں لے گئے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے خیبر کے دن نبی ﷺ کے حکم کی وجہ سے مرحب کا مقابلہ کیا اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے یاسر کا۔

(۱۸۳۴۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ أَحَدُ بَنِي حَارِثَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :خَرَجَ مَرْحَبٌ الْيَهُودِيُّ مِنْ حِصْنِ خَيْبَرَ قَدْ جَمَعَ سِلاَحَهُ وَهُوَ يَرْتَجِزُ وَيَقُولُ :مَنْ يُبَارِزُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :مَنْ لِهَذَا؟ . فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ :أَنَا لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا وَاللَّهِ الْمَوْتُورُ الثَّائِرُ قَتَلُوا أَخِي بِالأَمْسِ. قَالَ :قُمْ إِلَيْهِ اللَّهُمَّ أَعِنْهُ عَلَيْهِ . فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فِي كَيْفِيَّةِ قِتَالِهِمَا قَالَ :وَضَرَبَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَتَّى قَتَلَهُ. قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ ثُمَّ خَرَجَ يَاسِرٌ فَبَرَزَ لَهُ الزُّبَيْرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَتْ صَفِيَّةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَمَّا خَرَجَ إِلَيْهِ الزُّبَيْرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَقْتُلُ ابْنِي. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :بَلِ ابْنُكِ يَقْتُلُهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ . فَخَرَجَ الزُّبَيْرُ وَهُوَ يَرْتَجِزُ ثُمَّ الْتَقَيَا فَقَتَلَهُ الزُّبَيْرُ قَالَ وَكَانَ ذَكَرَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هُوَ قَتَلَ يَاسِرًا كَذَا فِي هَذِهِ الرِّوَايَةِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ هُوَ قَتَلَ مَرْحَبًا. [حسن۔ تقدم برقم ۱۸۶۰۸]

(۱۸۳۴۵) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خیبر کے قلعہ سے مرحب یہودی اپنے اسلحہ سے لیس ہو کر اشعار پڑھتے ہوئے نکلا۔ وہ کہہ رہا تھا: کون میرا مقابلہ کرے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کون اس کے مقابلے میں آئے گا؟ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے

کہا: اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم میں اس کو موت کے گھاٹ اتاروں گا۔ کیونکہ انہوں نے کل میرے بھائی کو قتل کیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ اور دعا دی۔ اے اللہ! اس کی مدد فرما۔ ان دونوں کے لڑائی کی کیفیت کو اس نے حدیث میں ذکر کیا، کہتے ہیں کہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اس کو قتل کر دیا۔ ابن اسحاق کہتے ہیں: پھر یاسر نکلا تو حضرت زبیر نے اس کا مقابلہ کیا۔ جب زبیر نکلے تو صفیہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرا بیٹا قتل کرے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو تیرا بیٹا ہی اس کو قتل کرے گا۔ پھر زبیر رجز یہ اشعار پڑھتے ہوئے نکلے۔ پھر ان دونوں کی لڑائی ہوئی تو زبیر نے اس کو قتل کر دیا۔

راوی کہتے ہیں: اس طرح اس نے ذکر کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یاسر کو قتل کیا اور محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے مرحب کو قتل کیا۔

(۱۸۳۴۶) وَقَدْ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ قَالَ: فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَدْعُوهُ وَهُوَ أَرْمَدُ فَقَالَ: لأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ الْيَوْمَ رَجُلاً يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ. قَالَ: فَجِئْتُ بِهِ أَقُودُهُ قَالَ فَبَصَقَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فِي عَيْنَيْهِ فَبَرَأَ فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ قَالَ فَبَرَزَ مَرْحَبٌ وَهُوَ يَقُولُ

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي مَرْحَبُ
شَاكِي السِّلاَحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ
إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

قَالَ: فَبَرَزَ لَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقُولُ:

أَنَا الَّذِي سَمَّتْنِي أُمِّي حَيْدَرَهْ
كَلَيْثِ غَابَاتٍ كَرِيهِ الْمَنْظَرَهْ
أُوفِيهِمُ بِالصَّاعِ كَيْلَ السَّنْدَرَهْ

فَضَرَبَ مَرْحَبًا فَفَلَقَ رَأْسَهُ فَقَتَلَهُ وَكَانَ الْفَتْحُ. أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۳۴۶) ایاس بن سلمہ بن اکوع اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آئے۔ ایک لمبی حدیث ذکر کی...... رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا: ان کی آنکھیں خراب تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آج میں جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ اور رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ مجھے لایا گیا۔ آپ ﷺ نے میری آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا۔ میں تندرست ہو گیا۔ آپ ﷺ نے جھنڈا مجھے دے دیا۔ تو مرحب نے رجزیہ اشعار

پڑھتے ہوئے مقابلہ کی دعوت دی۔ اس نے کہا: خیبر جانتا ہے میں مرحب ہوں۔ اسلحے سے لیس اور تجربہ کار بہادر ہوں۔ جب جنگیں بھڑک کر سامنے آجاتی ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے مقابلہ میں یہ کہتے ہوئے آئے: میں وہ ہوں جس کی ماں نے اس کا نام حیدر رکھا ہے۔ جو جنگل کے شیر کی طرح خوفناک ہے اور صرف دھاڑنے سے ہی بھرپور قتل کرنے والا ہے۔

تو حضرت علی نے پہلے ہی وار میں مرحب کا سر تلوار سے پھاڑ ڈالا اور قتل کر دیا۔ یہ فتح تھی۔

(۱۸۳۴۷) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ :الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْغَضَائِرِيُّ بِبَغْدَادَ قَالاَ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ :مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّزَّازُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ مُسْلِمٍ الأَزْدِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ فَذَكَرَ الْقِصَّةَ فِي خَيْبَرَ وَذَكَرَ خُرُوجَ مَرْحَبٍ وَرَجَزَهُ وَقَوْلَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِمَعْنَاهُ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ :أَكِيلُهُمْ بِالصَّاعِ كَيْلَ السَّنْدَرَهْ قَالَ :فَاخْتَلَفَا ضَرْبَتَيْنِ فَبَدَرَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَضَرَبَهُ فَقَدَّ الْحَجَرَ وَالْمِغْفَرَ وَرَأْسَهُ وَوَقَعَ فِي الأَضْرَاسِ وَأَخَذَ الْمَدِينَةَ. [حسن]

(۱۸۳۴۷) عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ اس نے خیبر اور مرحب کا رجزیہ اشعار پڑھتے ہوئے نکلنے کا تذکرہ کیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بات بھی اس کے ہم معنی ہے مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول دوسرے الفاظ میں نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: میں تمہیں بہت زیادہ قتل کرنے والا ہوں۔

راوی کہتے ہیں: ان میں دو واروں کا تبادلہ ہوا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تلوار ماری، جس نے پتھر، ٹوپ اور سر کو پھاڑ ڈالا اور داڑھوں تک جا پہنچی۔

(۱۸۳۴۸) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ :يَحْيَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ الْعُكْلِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ :لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ فَذَكَرَ بَعْضَ الْقِصَّةِ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِاللِّوَاءِ فَدَعَا عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ فَمَسَحَهُمَا ثُمَّ دَفَعَ إِلَيْهِ اللِّوَاءَ فَفُتِحَ لَهُ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بُرَيْدَةَ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ كَانَ صَاحِبُ مَرْحَبٍ. [حسن]

(۱۸۳۴۸) عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں: جب خیبر کا دن ہوا، اس نے قصے کا بعض حصہ ذکر کیا۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھنڈا منگوایا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلوایا۔ ان کی آنکھیں خراب تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ہاتھ پھیرا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جھنڈا دیا، جن کے ہاتھ پر فتح ہوئی۔ عبداللہ بن بریدہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے بیان کیا کہ وہ مرحب کا ساتھی تھا۔

(۱۸۳۴۹) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ الْمَالِينِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ بْنُ عَدِيٍّ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا السَّاجِيُّ وَبَدْرُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِي قَالاَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُسَيْنٍ الأَشْقَرُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي قَابُوسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: جِئْتُ النَّبِيَّ -ﷺ- بِرَأْسِ مَرْحَبٍ. وَرَوَاهُ صَالِحُ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ حَسَنٍ الأَشْقَرِ بِمَعْنَاهُ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ :وَبَارَزَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَمْرَو بْنَ عَبْدِ وُدٍّ.

[ضعیف جدًا]

(۱۸۳۴۹) ابوقابوس اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس مرحب کا سر لے کر آیا۔

قال الشافعی: خندق کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عمرو بن عبدود کا مقابلہ کیا۔

(۱۸۳۵۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ :خَرَجَ يَعْنِي يَوْمَ الْخَنْدَقِ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ وُدٍّ فَنَادَى :مَنْ يُبَارِزُ؟ فَقَامَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ مُقَنَّعٌ فِي الْحَدِيدِ فَقَالَ :أَنَا لَهَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ. فَقَالَ :إِنَّهُ عَمْرٌو اجْلِسْ . وَنَادَى عَمْرٌو :أَلاَ رَجُلٌ وَهُوَ يُؤَنِّبُهُمْ وَيَقُولُ :أَيْنَ جَنَّتُكُمُ الَّتِي تَزْعُمُونَ أَنَّهُ مَنْ قُتِلَ مِنْكُمْ دَخَلَهَا أَفَلاَ يُبْرِزُ إِلَيَّ رَجُلٌ؟ فَقَامَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ :أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ. فَقَالَ :اجْلِسْ . ثُمَّ نَادَى الثَّالِثَةَ وَذَكَرَ شِعْرًا فَقَامَ عَلِيٌّ فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا. فَقَالَ :إِنَّهُ عَمْرٌو . قَالَ :وَإِنْ كَانَ عَمْرًا فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فَمَشَى إِلَيْهِ حَتَّى أَتَاهُ وَذَكَرَ شِعْرًا فَقَالَ لَهُ عَمْرٌو :مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ :أَنَا عَلِيٌّ. قَالَ :ابْنُ عَبْدِ مَنَافٍ؟ فَقَالَ :أَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ. فَقَالَ :غَيْرُكَ يَا ابْنَ أَخِي مِنْ أَعْمَامِكَ مَنْ هُوَ أَسَنُّ مِنْكَ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُهَرِيقَ دَمَكَ. فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :لَكِنِّي وَاللَّهِ مَا أَكْرَهُ أَنْ أُهَرِيقَ دَمَكَ فَغَضِبَ فَنَزَلَ وَسَلَّ سَيْفَهُ كَأَنَّهُ شُعْلَةُ نَارٍ ثُمَّ أَقْبَلَ نَحْوَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مُغْضَبًا وَاسْتَقْبَلَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِدَرَقَتِهِ فَضَرَبَهُ عَمْرٌو فِي الدَّرَقَةِ فَقَدَّهَا وَأَثْبَتَ فِيهَا السَّيْفَ وَأَصَابَ رَأْسَهُ بِشَجَّةٍ وَضَرَبَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى حَبْلِ الْعَاتِقِ فَسَقَطَ وَثَارَ الْعَجَاجُ وَسَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- التَّكْبِيرَ فَعَرَفَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدْ قَتَلَهُ. [ضعیف]

(۱۸۳۵۰) ابن اسحاق کہتے ہیں: خندق کے دن عمرو بن عبدود نکلا۔ اس نے مقابلہ کی دعوت دی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ لوہے میں چھپے ہوئے تھے، کہنے لگے: اے اللہ کے نبی! میں اس کا مقابلہ کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عمرو ہے بیٹھ جاؤ۔ عمرو نے پھر آواز دی۔ کیا کوئی مرد نہیں ہے۔ وہ ان کو متنبہ کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا: تمہاری جنت کہاں ہے۔ جس کا تم گمان کرتے ہو؟ جو تم میں سے قتل کیا گیا وہ اس میں داخل ہو جائے گا۔ کیا کوئی شخص میرا مقابلہ نہیں کرے گا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں مقابلہ کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ پھر تیسری مرتبہ اس نے آواز دی اور اشعار پڑھے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے: اے اللہ کے رسول! میں مقابلہ کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عمرو ہے۔ کہنے لگے: اگرچہ عمرو

ہی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اجازت دے دی تو وہ چل کر اس کے پاس گئے اور اشعار پڑھے۔ عمرو نے پوچھا: تو کون ہے؟ کہتے ہیں: میں علی ہوں۔ اس نے کہا: ابن عبد مناف؟ کہا: میں علی بن ابی طالب ہوں۔ اس نے کہا: اے بھتیجے! کیا تیرے چچاؤں میں سے تیرے علاوہ کوئی بڑی عمر کا نہیں ہے۔ کیونکہ میں تیرا خون بہانا ناپسند کرتا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہنے لگے: لیکن اللہ کی قسم! میں تجھے قتل کرنے میں کراہت محسوس نہیں کرتا۔ وہ غصے سے نیچے اتر پڑا اور اپنی تلوار کو سونتا گویا کہ وہ آگ کا شعلہ ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جانب غصے کی حالت میں آیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کا سامنا اپنی ڈھال کے ذریعے کیا۔ عمرو نے ڈھال پر تلوار ماری تو تلوار نے ڈھال کو توڑ ڈالا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا سر بھی زخمی ہوا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے کندھے پر تلوار ماری، وہ گر پڑا اور اس کی چیخ بلند ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نے تکبیر کی آواز سنی تو پہچان گئے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو قتل کر دیا۔

(۱۱۱) باب مَا جَاءَ فِی نَقْلِ الرُّءُ وسِ
سروں کو منتقل کرنے کا بیان

(۱۸۳۵۱) أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَمِيرُوَيْهِ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ أَبِي شُجَاعٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ : أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ وَشُرَحْبِيلَ ابْنَ حَسَنَةَ بَعَثَا عُقْبَةَ بَرِيدًا إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِرَأْسِ يَنَّاقَ بِطْرِيقِ الشَّامِ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنْكَرَ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ عُقْبَةُ : يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَإِنَّهُمْ يَصْنَعُونَ ذَلِكَ بِنَا. قَالَ : أَفَاسْتِنَانٌ بِفَارِسَ وَالرُّومِ لاَ يُحْمَلُ إِلَىَّ رَأْسٌ فَإِنَّمَا يَكْفِي الْكِتَابُ وَالْخَبَرُ. [صحيح]

(۱۸۳۵۱) عقبہ بن عامر جہنی فرماتے ہیں کہ عمرو بن عاص اور شرحبیل بن حسنہ نے حضرت عقبہ کو ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف یناق بطریق شام کا سر دے کر روانہ کیا۔ جب ابوبکر کے پاس سر لایا گیا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ عقبہ نے کہا: اے خلیفۃ الرسول! وہ ہمارے ساتھ یہ کرتے ہیں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم فارس اور روم کی سنت کو اختیار کرنے والے ہو؟ میری جانب کوئی سر نہ لایا جائے، صرف خط اور خبر ہی کافی ہے۔

(۱۸۳۵۲) وَأَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ حُدَيْجٍ يَقُولُ : هَاجَرْنَا عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ إِذْ طَلَعَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّهُ قُدِمَ عَلَيْنَا بِرَأْسِ يَنَّاقَ الْبِطْرِيقِ وَلَمْ يَكُنْ لَنَا بِهِ حَاجَةٌ إِنَّمَا هَذِهِ سُنَّةُ الْعَجَمِ. [ضعيف]

(۱۸۳۵۲) معاویہ بن خدیج فرماتے ہیں کہ ہم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور میں ہجرت کی۔ ہم ان کے پاس ہی تھے۔ جس وقت وہ منبر پر تشریف فرما ہوئے تو اللہ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد کہا کہ ہمارے پاس یناق بطریق کا سر لایا گیا ہے، حالانکہ ہمیں اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ یہ عجمیوں کا طریقہ ہے۔

(۱۸۳۵۳) قَالَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ أَنَّهُ حَدَّثَهُ : أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أُتِيَ بِرَأْسٍ فَقَالَ : بَغَيْتُمْ.

قَالَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنِي صَاحِبٌ لَنَا عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : لَمْ يُحْمَلْ إِلَى النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم- رَأْسٌ إِلَى الْمَدِينَةِ قَطُّ وَلاَ يَوْمَ بَدْرٍ وَحُمِلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَأْسٌ فَكَرِهَ ذَلِكَ قَالَ وَأَوَّلُ مَنْ حُمِلَتْ إِلَيْهِ الرُّءُ وسُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ. [ضعيف]

(۱۸۳۵۳) عبدالکریم جذری فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس ایک سر لایا گیا تو فرمانے لگے: تم نے سرکشی کی ہے۔

(ب) زہری فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ میں کبھی سر نہیں لایا گیا۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس سر لایا گیا تو انہوں نے ناپسند کیا۔ کہتے ہیں: سب سے پہلے عبداللہ بن زبیر کے پاس سر لائے گئے۔

(۱۸۳۵۴) قَالَ الشَّيْخُ وَالَّذِي رَوَى أَبُو دَاوُدَ فِي الْمَرَاسِيلِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْجَرَّاحِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أُسَامَةَ عَنْ بَشِيرِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ : لَقِيَ النَّبِيُّ -صلى الله عليه وسلم- الْعَدُوَّ فَقَالَ : مَنْ جَاءَ بِرَأْسٍ فَلَهُ عَلَى اللَّهِ مَا تَمَنَّى. فَجَاءَهُ رَجُلاَنِ بِرَأْسٍ فَاخْتَصَمَا فِيهِ فَقَضَى بِهِ لأَحَدِهِمَا.

أَخْبَرَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ الْفَسَوِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ اللُّؤْلُؤِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ فَذَكَرَهُ فَهَذَا حَدِيثٌ مُنْقَطِعٌ. وَفِيهِ إِنْ ثَبَتَ تَحْرِيضٌ عَلَى قَتْلِ الْعَدُوِّ وَلَيْسَ فِيهِ نَقْلُ الرَّأْسِ مِنْ بِلاَدِ الشِّرْكِ إِلَى بِلاَدِ الإِسْلاَمِ.

(۱۸۳۵۴) بشیر بن عقبہ ابونضرہ سے نقل فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دشمن سے ملے۔ فرمایا: جو سر لے کر آئے اس کے لیے وہی چیز ہے جو وہ اللہ سے خواہش کرے۔ دو آدمی ایک سر لے کر آئے اور اس کے بارے میں جھگڑا کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کے لیے فیصلہ کر دیا۔

(ب) اگر یہ حدیث ثابت بھی ہو جائے تو صرف دشمنوں کے قتل پر ابھارنا مقصود ہے نہ کہ سروں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا۔

(۱۱۲)باب لاَ تُبَاعُ جِيفَةُ مُشْرِكٍ

مشرک مردار کو نہ خرید اجائے

(۱۸۲۵۵) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِءُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ الْمُسْلِمِينَ أَصَابُوا رَجُلاً مِنْ عُظَمَاءِ الْمُشْرِكِينَ فَقَتَلُوهُ فَسَأَلُوهُمْ أَنْ يَشْتَرُوهُ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ -ﷺ- أَنْ يَبِيعُوا جِيفَةَ مُشْرِكٍ. [ضعیف]

(۱۸۲۵۵) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مسلمانوں نے مشرکین کے بڑے آدمیوں میں سے کسی کو پکڑ کر قتل کر دیا۔ مشرکین نے ان سے کہا کہ وہ اس کو فروخت کر دیں۔ نبی ﷺ نے مشرک مردار کو فروخت کرنے سے منع کر دیا۔

(۱۸۲۵۶) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَجُلاً مِنَ الْمُشْرِكِينَ قُتِلَ يَوْمَ الأَحْزَابِ فَبَعَثَ الْمُشْرِكُونَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- أَنِ ابْعَثْ إِلَيْنَا بِجَسَدِهِ وَنُعْطِيكَ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : لاَ خَيْرَ فِي جَسَدِهِ وَلاَ فِي ثَمَنِهِ.

[ضعیف]

(۱۸۲۵۶) مقسم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ مشرکین کا ایک آدمی غزوہ احزاب میں قتل کر دیا گیا تو مشرکین نے نبی ﷺ کی طرف پیغام بھیجا کہ اس کا جسم ہمیں واپس کر دیں ہم آپ کو بارہ ہزار دیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے جسم اور قیمت میں بھلائی نہیں ہے۔

(۱۱۳)باب السَّوَادِ

صلح کا بیان

(۱۸۲۵۷) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الأَصَمُّ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : وَلاَ أَعْرِفُ مَا أَقُولُ فِي أَرْضِ السَّوَادِ إِلاَّ ظَنًّا مَقْرُونًا إِلَى عِلْمٍ وَذَلِكَ أَنِّي وَجَدْتُ أَصَحَّ حَدِيثٍ يَرْوِيهِ الْكُوفِيُّونَ عِنْدَهُمْ فِي السَّوَادِ لَيْسَ فِيهِ بَيَانٌ وَوَجَدْتُ أَحَادِيثَ مِنْ أَحَادِيثِهِمْ تُخَالِفُهُ مِنْهَا أَنَّهُمْ يَقُولُونَ السَّوَادُ صُلْحٌ وَيَقُولُونَ السَّوَادُ عَنْوَةٌ وَيَقُولُونَ بَعْضُ السَّوَادِ صُلْحٌ وَبَعْضُهُ عَنْوَةٌ. [صحیح]

(۱۸۲۵۷) امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں صلح والی زمین کے بارے میں کیا کہوں کہ اس میں ظن اور علم دونوں ملے ہوئے

ہیں میں نے صحیح حدیث دیکھی ہے جن کو کوفی روایت کرتے ہیں ان میں لفظ سواد کا بیان نہیں ہے لیکن ان کے مخالف حدیث ہیں جس میں لفظ سواد کا معنی صلح کیا گیا ہے اور بعض کے نزدیک سواد کا معنی زبردستی ہے۔

(۱۸۳۵۸) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الأَصَمُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا أَبُو زُبَيْدٍ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ : السَّوَادُ مِنْهُ صُلْحٌ وَمِنْهُ عَنْوَةٌ فَمَا كَانَ مِنْهُ عَنْوَةً فَهُوَ لِلْمُسْلِمِينَ وَمَا كَانَ مِنْهُ صُلْحًا فَلَهُمْ أَمْوَالُهُمْ. [ضعيف]

(۱۸۳۵۸) اشعث ابن سیرین سے نقل فرماتے ہیں کہ سواد کا معنی بعض نے صلح اور بعض نے زبردستی کیا ہے۔ جو چیز زبردستی حاصل ہو وہ مسلمانوں کے لیے اور جہاں پر صلح ہو جائے تو مال انہیں لوگوں کا ہے۔

(۱۸۳۵۹) وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ يَحْيَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عُبَيْدٍ أَبِي الْحَسَنِ الْمُزَنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ : لاَ تُبَاعُ أَرْضٌ دُونَ الْجَبَلِ إِلاَّ أَرْضَ بَنِي صَلُوبَا وَأَرْضَ الْحِيرَةِ فَإِنَّ لَهُمْ عَهْدًا. قَالَ الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ كُنَّا نَسْمَعُ أَنَّ مَا دُونَ الْجَبَلِ فَمَا وَرَاءَهُ صُلْحٌ. [صحيح]

(۱۸۳۵۹) حضرت عبداللہ بن معقل فرماتے ہیں کہ پہاڑ کے اوپر کوئی زمین نہ خریدی جائے مگر جو بنوصلوبا اور حیرہ کی زمین کیونکہ ان سے ساتھ معاہدہ ہے حسن بن صالح کہتے ہیں کہ جو صلح کے بعد ہو۔

(۱۸۳۶۰) قَالَ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ قَالَ : لَيْسَ لأَهْلِ السَّوَادِ عَهْدٌ إِلاَّ أَرْضَ الْحِيرَةِ وَالُّلَيْسِ وَبَانِقْيَا. قَالَ شَرِيكٌ : إِنَّ أَهْلَ بَانِقْيَا كَانُوا دَلُّوا جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَلَى مَخَاضَةٍ وَأَهْلُ الُّلَيْسِ كَانُوا أَنْزَلُوا أَبَا عُبَيْدَةَ وَدَلُّوهُ عَلَى شَيْءٍ قَالَ يَحْيَى أَظُنُّهُ يَعْنِي غَدْرَةً لِلْعَدُوِّ. [ضعيف]

(۱۸۳۶۰) عبداللہ بن معقل فرماتے ہیں کہ صلح صرف حیرہ، لیس اور بانقیا سے ہے۔ شریک کہتے ہیں کہ اہل بانقیا جریر بن عبداللہ کے تابع ہوئے اور اہل لیس ابوعبیدہ کے حکم پر اترے تھے۔ یحییٰ کہتے ہیں کہ انہوں نے دشمن سے دھوکہ کیا۔

(۱۸۳۶۱) قَالَ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : صَالَحَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ أَهْلَ الْحِيرَةِ وَأَهْلَ عَيْنِ التَّمْرِ قَالَ وَكَتَبَ بِذَلِكَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَجَازَهُ قَالَ يَحْيَى قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ فَأَهْلُ عَيْنِ التَّمْرِ مِثْلُ أَهْلِ الْحِيرَةِ إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ عَلَيْهِمْ وَلَيْسَ عَلَى أَرْضِهِمْ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ. [ضعيف]

(۱۸۳۶۱) شعبی فرماتے ہیں کہ خالد بن ولید نے حیرہ اور اہل عین التمر سے صلح کی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تو انہوں نے اجازت دے دی۔ یحییٰ کہتے ہیں کہ میں نے حسن بن صالح سے کہا کہ عین التمر والے حیرہ والوں کی مثل ہیں۔ ان کے ذمہ کچھ تا ہے، لیکن ان کی زمین پر کچھ نہیں ہوتا..... فرمایا: ہاں۔

(۱۸۳۶۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : انْتَهَيْنَا إِلَى أَهْلِ الْحِيرَةِ فَصَالَحْنَاهُمْ عَلَى أَلْفِ دِرْهَمٍ وَرَحْلٍ قَالَ قُلْتُ لأَبِي مَا صَنَعْتُمْ بِذَلِكَ الرَّحْلِ قَالَ صَاحِبٌ لَنَا لَمْ يَكُنْ لَهُ

رَجُلٌ كَذَا فِي كِتَابِي أَلْفُ دِرْهَمٍ وَقَالَ غَيْرُهُ سَبْعِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ. [صحیح]

(۱۸۳۶۲) اسود بن قیس اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ جب ہم حیرہ والوں کے پاس پہنچے تو ایک ہزار درہم اور سواری کے عوض ان سے صلح کی۔ کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے کہا: تم نے اس سواری کا کیا کیا؟ کہتے ہیں: ہمارا ایک ساتھی تھا جس کے پاس سواری نہ تھی۔ اس طرح میری کتاب میں ہزار درہم تو دوسروں نے کہا: ستر ہزار درہم۔

(۱۸۳۶۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ كَانُوا يُرَخِّصُونَ أَنْ يَشْتَرُوا مِنْ أَرْضِ الْحِيرَةِ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُمْ صُلْحٌ. [ضعیف]

(۱۸۳۶۳) اشعث حضرت حکم سے نقل فرماتے ہیں کہ وہ حیرہ کی زمین کو خریدنے کی رخصت دیتے ہیں، کیونکہ ان سے صلح ہے۔

(۱۸۳۶۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ : أَهْلُ الْحِيرَةِ إِنَّمَا صُولِحُوا عَلَى مَالٍ يَقْتَسِمُونَهُ بَيْنَهُمْ وَلَيْسَ عَلَى رُءُوسِ الرِّجَالِ شَيْءٌ. [صحیح]

(۱۸۳۶۴) مجالد بن سعید کہتے ہیں کہ حیرہ والوں سے مال پر صلح ہوئی تھی، جو وہ اپنے درمیان تقسیم کر لیتے تھے۔ لیکن مردوں کے ذمے کچھ نہیں تھا۔

(۱۸۳۶۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لأَهْلِ الأَنْبَارِ عَهْدٌ أَوْ قَالَ عَقْدٌ. [ضعیف]

(۱۸۳۶۵) جابر شعبی سے نقل فرماتے ہیں کہ اہل انبار سے معاہدہ تھا۔

(۱۸۳۶۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ : لَيْسَ لأَهْلِ السَّوَادِ عَهْدٌ إِنَّمَا نَزَلُوا عَلَى حُكْمٍ.

[صحیح]

(۱۸۳۶۶) حضرت جابر عامر سے نقل فرماتے ہیں کہ اہل سواد سے معاہدہ نہ تھا وہ تو صرف حکم پر اترے تھے۔

(۱۸۳۶۷) قَالَ وَحَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الزُّبَيْدِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ الأَسَدِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ : أَنَّهُ سُئِلَ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَهْلِ السَّوَادِ أَلَهُمْ عَهْدٌ؟ قَالَ : لَمْ يَكُنْ لَهُمْ عَهْدٌ فَلَمَّا رُضِيَ مِنْهُمْ بِالْخَرَاجِ صَارَ لَهُمُ الْعَهْدُ. [صحیح]

(۱۸۳۶۷) محمد بن قیس اسدی شعبی سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز کے دور میں اہل سواد کے بارے میں پوچھا گیا: کیا ان کے لیے کوئی عہد تھا؟ کہتے ہیں کہ ان کے لیے نہیں تھا جب رضا مندی سے خراج لیا جانے لگا تو ان کے لیے معاہدہ بن گیا۔

(۱۸۳۶۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ : قَدْ رَدَّ إِلَيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَرْضِيهِمْ وَصَالَحَهُمْ عَلَى الْخَرَاجِ. [ضعیف]

(۱۸۳۶۸) حسن بن صالح ابن ابی لیلیٰ سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کی زمینیں واپس کر دیں اور

خراج پر ان سے صلح کر لی۔

(۱۸۳۶۹) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ إِلَى سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حِينَ افْتَتَحَ الْعِرَاقَ : أَمَّا بَعْدُ فَقَدْ بَلَغَنِي كِتَابُكَ تَذْكُرُ أَنَّ النَّاسَ سَأَلُوكَ أَنْ تَقْسِمَ بَيْنَهُمْ مَغَانِمَهُمْ وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَإِذَا جَاءَكَ كِتَابِي هَذَا فَانْظُرْ مَا أَجْلَبَ النَّاسُ عَلَيْكَ إِلَى الْعَسْكَرِ مِنْ كُرَاعٍ أَوْ مَالٍ فَاقْسِمْهُ بَيْنَ مَنْ حَضَرَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَاتْرُكِ الأَرَضِينَ وَالأَنْهَارَ لِعُمَّالِهَا فَيَكُونُ ذَلِكَ فِي أُعْطِيَاتِ الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّكَ إِنْ قَسَمْتَهَا بَيْنَ مَنْ حَضَرَ لَمْ يَكُنْ لِمَنْ بَعْدَهُمْ شَيْءٌ. [ضعیف]

(۱۸۳۶۹) یزید بن ابی حبیب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سعد کو عراق کی فتح کے موقع پر خط لکھا: حمد وثنا کے بعد! مجھے آپ کا خط ملا جس میں آپ نے تذکرہ کیا ہے کہ لوگ آپ سے مال غنیمت کی تقسیم کا سوال کرتے ہیں اور جو اللہ نے آپ پر لوٹایا ہے جب میرا خط آپ کے پاس آئے تو دیکھنا، جو لوگوں نے آپ کے پاس مال جمع کروایا ہے اس کو موجود مسلمانوں کے اندر تقسیم کر دیں۔ زمینیں اور نہریں مال کے لیے چھوڑ دیں، یہ مسلمانوں کے لیے عطیہ ہوں گے۔ اگر آپ نے موجود لوگوں کے اندر ہی تقسیم کر دیا تو بعد والوں کے لیے کچھ نہ بچے گا۔

(۱۸۳۷۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّهُ أَرَادَ أَنْ يَقْسِمَ أَهْلَ السَّوَادِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَرَ بِهِمْ أَنْ يُحْصَوْا فَوَجَدُوا الرَّجُلَ الْمُسْلِمَ يُصِيبُهُ ثَلاَثَةٌ مِنَ الْفَلاَّحِينَ يَعْنِي الْعُلُوجَ فَشَاوَرَ أَصْحَابَ النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم- فِي ذَلِكَ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَعْهُمْ يَكُونُونَ مَادَّةً لِلْمُسْلِمِينَ فَبَعَثَ عُثْمَانَ بْنَ حُنَيْفٍ فَوَضَعَ عَلَيْهِمْ ثَمَانِيَةً وَأَرْبَعِينَ وَأَرْبَعَةً وَعِشْرِينَ وَاثْنَيْ عَشَرَ.

[ضعیف]

(۱۸۳۷۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے اہل سواد کو مسلمانوں کے درمیان تقسیم کا ارادہ کیا اور ان کے بارے میں حکم دیا کہ ان کو شمار کیا جائے۔ انہوں نے ایک مسلم آدمی کو پایا جس کے حصہ میں تین کاشتکار آئے تھے۔ صحابہ نے اس کے بارے مشورہ کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ چھوڑ دیں۔ یہ مسلمانوں کے لیے عطیہ ہے۔ اس نے عثمان بن حنیف کو بھیجا جنہوں نے ان کی قیمت ① ۴۸ ② ۲۴ ③ ۱۲ مقرر کی۔

(۱۸۳۷۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي حُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : أَصْفَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ هَذَا السَّوَادِ عَشَرَةَ أَصْنَافٍ أَصْفَى أَرْضَ مَنْ قُتِلَ فِي الْحَرْبِ وَمَنْ هَرَبَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَعْنِي إِلَيْهِمْ وَكُلَّ أَرْضٍ لِكِسْرَى وَكُلَّ أَرْضٍ كَانَتْ لأَحَدٍ مِنْ أَهْلِهِ وَكُلَّ مَغِيضِ مَاءٍ وَكُلَّ دَيْرِ بَرِيدٍ قَالَ وَنَسِيتُ أَرْبَعًا قَالَ وَكَانَ خَرَاجُ مَنْ أَصْفَى

سَبْعَةَ آلَافِ أَلْفٍ فَلَمَّا كَانَتِ الْجَمَاجِمُ أَحْرَقَ النَّاسُ الدِّيوَانَ وَأَخَذَ كُلُّ قَوْمٍ مَا يَلِيهِمْ. [ضعیف]

(۱۸۳۷۱) عبدالمطلب بن ابی حرہ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سواد کی دس اقسام اپنے لیے خاص کر لیں: ① لڑائی میں قتل ہونے والے کی زمین ② جو کفارہ کی جانب مسلمان بھاگ جائے ③ کسریٰ کی تمام زمین ④ تمام وہ زمین جو اس کے رہنے والوں کی تھی ⑤ کم پانی والی زمین ⑥ محکمہ ڈاک۔ کہتے ہیں: چار اشیاء میں بھول گیا۔ ان کا کل خراج سات لاکھ بنتا تھا۔ جب لڑائی ہوئی تو لوگوں نے رجسٹر جلا ڈالے اور جو کسی کے ہاتھ آئی قبضہ کر لیا۔

(۱۸۳۷۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَصْفَى حُذَيْفَةُ أَرْضَ كِسْرَى وَأَرْضَ آلِ كِسْرَى وَمَنْ كَانَ كِسْرَى أَصْفَى أَرْضَهُ وَأَرْضَ مَنْ قُتِلَ وَمَنْ هَرَبَ وَالآجَامَ وَمَغِيضَ الْمَاءِ. [ضعیف]

(۱۸۳۷۲) بنو اسد کے ایک فرد اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ نے کسریٰ اور آل کسریٰ کی زمین اپنے لیے خاص کر لی اور جو کسریٰ تھا اس کی زمین اپنے لیے خاص کی اور لڑائی میں قتل ہونے والے کی زمین اور جو مسلمانوں میں سے کفار کی جانب بھاگ گیا اور جنگل والی زمین اور کم پانی والی زمین بھی اپنے لیے خاص کی۔

(۱۸۳۷۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ الْحِمَّانِيِّ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالرَّحْبَةِ فَقَالَ: لَوْلاَ أَنْ يَضْرِبَ بَعْضُكُمْ وُجُوهَ بَعْضٍ لَقَسَمْتُ السَّوَادَ بَيْنَكُمْ. [ضعیف]

(۱۸۳۷۳) ثعلبہ حمانی کہتے ہیں کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس رحبہ نامی جگہ پر آئے تو فرمانے لگے: اگر تم آپس میں لڑائی نہ کرو تو میں تمہارے درمیان سواد کو تقسیم کر دوں۔

(۱۸۳۷٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي الْمِقْدَامِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ يَزِيدَ الْحِمَّانِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَحْوَهُ. حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ قُرَّانَ الأَسَدِيِّ عَنْ أَبِي سِنَانٍ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عُمَيْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَقْسِمَ السَّوَادَ يَنْزِلُ أَحَدُكُمُ الْقَرْيَةَ فَيَقُولُ قَرْيَتِي لَتَكْفُونِّي أَوْ قَالَ لَتَدَعُنِّي أَوْ لأَقْسِمَنَّهُ. [صحیح]

(۱۸۳۷٤) عمیرہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ میں نے سواد کو تقسیم کرنے کا ارادہ کیا تھا کہ تم کسی بستی میں جاؤ اور کہو: یہ میری بستی ہے۔ تم مجھ سے دور رہو یا کہہ دے: تم مجھے چھوڑ دو یا کہے کہ میں ضرور اس کو تقسیم کروں گا۔

(۱۸۳۷۵) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ قَالَ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَيَقُولُونَ إِنَّ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيَّ وَهَذَا أَثْبَتُ حَدِيثٍ عِنْدَهُمْ فِيهِ

(۱۸۳۷۵) خالی

(۱۸۳۷۶) أَخْبَرَنَاهُ الثِّقَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : كَانَتْ بَجِيلَةُ رُبُعَ النَّاسِ فَقَسَمَ لَهُمْ رُبُعَ السَّوَادِ فَاسْتَغَلُّوهُ ثَلاَثًا أَوْ أَرْبَعَ سِنِينَ أَنَا شَكَكْتُ ثُمَّ قَدِمْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَمَعِي فُلاَنَةُ بِنْتُ فُلاَنٍ امْرَأَةٌ مِنْهُمْ قَدْ سَمَّاهَا لاَ يَحْضُرُنِي ذِكْرُ اسْمِهَا فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : لَوْلاَ أَنِّي قَاسِمٌ مَسْئُولٌ لَتَرَكْتُكُمْ عَلَى مَا قُسِمَ لَكُمْ وَلَكِنْ أَرَى أَنْ تَرُدُّوا عَلَى النَّاسِ. قَالَ الشَّافِعِيُّ وَكَانَ فِي حَدِيثِهِ وَعَاضَنِي مِنْ حَقِّي فِيهِ نَيِّفًا وَثَمَانِينَ دِينَارًا وَكَانَ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَتْ فُلاَنَةُ شَهِدَ أَبِي الْقَادِسِيَّةَ وَثَبَتَ سَهْمُهُ وَلاَ أُسَلِّمُهُ حَتَّى تُعْطِيَنِي كَذَا وَتُعْطِيَنِي كَذَا فَأَعْطَاهَا إِيَّاهُ.

وَرَوَاهُ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ فَذَكَرَ قِصَّةَ جَرِيرٍ وَرَوَاهُ هُشَيْمٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ فَذَكَرَهَا وَذَكَرَ قِصَّةَ الْمَرْأَةِ وَذَكَرَ أَنَّهَا أُمُّ كُرْزٍ وَذَكَرَ أَنَّهَا قَالَتْ : وَإِنِّي لَسْتُ أُسَلِّمُ حَتَّى تَحْمِلَنِي عَلَى نَاقَةٍ ذَلُولٍ وَعَلَيْهَا قَطِيفَةٌ حَمْرَاءُ وَتَمْلأَ كَفِّيَّ ذَهَبًا فَفَعَلَ ذَلِكَ وَكَانَتِ الدَّنَانِيرُ نَحْوًا مِنْ ثَمَانِينَ دِينَارًا. [صحيح]

(۱۸۳۷۶) قیس بن ابی حازم حضرت جریر بن عبداللہ سے نقل فرماتے ہیں کہ بجیلہ لوگوں کا چوتھائی حصہ تھا۔ ان کے لیے سواد کا چوتھائی حصہ تقسیم کر دیا گیا۔ انہوں نے تین یا چار سال تک غلہ حاصل کیا۔ میں نے شکایت کی۔ پھر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور میرے ساتھ انہیں میں سے ایک عورت تھی۔ اس کا نام ذکر کرنا یاد نہیں رہا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر مجھے پوچھے جانے کا خوف نہ ہوتو تمہاری تقسیم پر ہی چھوڑ دوں۔ لیکن میرا خیال ہے کہ تم لوگوں پر واپس کر دو گے۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حدیث میں ہے: اس نے مجھے میرے حق کا بدلہ دیا ہے جو اسی دینار سے بھی زیادہ ہے اور دوسری حدیث میں ہے کہ اس عورت نے کہا کہ میرا باپ جنگ قادسیہ میں موجود تھا۔ اس کا حصہ مقرر تھا۔ میں اس کو نہ چھوڑوں گی۔ مجھے اتنا اتنا دیا جائے۔ انہوں نے ادا کر دیا۔

(ب) ہشیم اسماعیل سے نقل فرماتے ہیں کہ اس نے عورت کا قصہ ذکر کیا جو ام کرز تھی، کہنے لگی: اب مجھے اونٹنی پر سوار کریں جس پر سرخ رنگ کی چادر ہو اور میرے دونوں ہاتھوں کو سونے سے بھر دو۔ پھر انہوں نے دیے اور دینار تقریباً اسی تھے۔

(۱۸۳۷۷) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو نَصْرٍ : عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَمِيرُوَيْهِ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ : لَمَّا وَفَدَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى عُمَرَ وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَنَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِجَرِيرٍ : يَا جَرِيرُ وَاللَّهِ لَوْ مَا أَنِّي قَاسِمٌ مَسْئُولٌ لَكُنْتُمْ عَلَى مَا قُسِمَ لَكُمْ وَلَكِنِّي أَرَى أَنْ أَرُدَّهُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَرَدَّهُ وَكَانَ جَعَلَ رُبُعَ السَّوَادِ لِبَجِيلَةَ فَأَخَذُوا الْخَرَاجَ ثَلاَثَ سِنِينَ فَرَدَّهُ وَأَعْطَاهُ ثَمَانِينَ دِينَارًا. [صحيح]

(۱۸۳۷۷) قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں کہ جب جریر بن عبداللہ، عمار بن یاسر اور کچھ مسلمان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جریر سے کہا: اللہ کی قسم! اگر میں تقسیم نہ کروں تو پوچھا جاؤں گا۔ پھر تم پہلی تقسیم پر ہی باقی رہتے۔ لیکن میں مسلمانوں پر واپس کرنا چاہتا ہوں اور لوٹا بھی دیا اور سواد کا چوتھائی حصہ بجیلہ کے پاس تھا۔ انہوں نے تین سال جزیہ وصول کیا۔ ان سے واپس لے کر اسی دینار عطا کر دیے۔

(۱۸۳۷۸) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ : كُنَّا رُبُعَ النَّاسِ يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ فَأَعْطَانَا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رُبُعَ السَّوَادِ فَأَخَذْنَاهُ ثَلاَثَ سِنِينَ ثُمَّ وَفَدَ جَرِيرٌ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ أَمَا وَاللَّهِ لَوْلاَ أَنِّي قَاسِمٌ مَسْئُولٌ لَكُنْتُمْ عَلَى مَا قُسِمَ لَكُمْ فَأَرَى أَنْ تَرُدَّهُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَفَعَلَ وَأَجَازَهُ بِثَمَانِينَ دِينَارًا. [صحيح]

(۱۸۳۷۸) قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں کہ قادسیہ کے دن ہمارے چوتھائی لوگوں کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سواد کا چوتھائی حصہ عطا کر دیا۔ ہم نے تین سال تک جزیہ وصول کیا۔ اس کے بعد جریر بن عبداللہ کا وفد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ آپ نے فرمایا: اگر مجھے تقسیم کے بارے میں پوچھے جانے کا ڈر نہ ہوتا تو تمہیں اسی تقسیم پر باقی رکھتا۔ لیکن میرے خیال میں تم یہ مسلمانوں کو واپس کر دو۔ انہوں نے ایسا کر لیا تو اسی دینار کی ان کے لیے اجازت دے دی گئی۔

(۱۸۳۷۹) وَأَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ : أَعْطَى عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَرِيرًا وَقَوْمَهُ رُبُعَ السَّوَادِ فَأَخَذَهُ سَنَتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا ثُمَّ إِنَّ جَرِيرًا وَفَدَ إِلَى عُمَرَ مَعَ عَمَّارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : يَا جَرِيرُ لَوْلاَ أَنِّي قَاسِمٌ مَسْئُولٌ لَكُنْتُمْ عَلَى مَا كُنْتُمْ عَلَيْهِ وَلَكِنْ أَرَى أَنْ تَرُدَّهُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِمْ وَأَعْطَاهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثَمَانِينَ دِينَارًا. [صحيح۔ تقدم قبله]

(۱۸۳۷۹) قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جریر اور اس کی قوم کو سواد کا چوتھائی حصہ عطا کر دیا۔ انہوں نے دو یا تین سال جزیہ وصول کیا، پھر جریر اور عمار بن یاسر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انہوں نے فرمایا: اے جریر! اگر تقسیم کے بارے میں مجھ سے سوال کیا نہ جاتا تو میں تمہیں اسی حالت پر برقرار رکھتا۔ لیکن اب تم یہ مسلمانوں کو واپس کر دو تو جریر نے سواد کا چوتھائی حصہ واپس کر دیا، اس کے عوض حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں اسی دینار عطا کیے۔

(۱۸۳۸۰) وَأَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِجَرِيرٍ : هَلْ لَكَ أَنْ تَأْتِيَ الْعِرَاقَ وَلَكَ الرُّبُعُ أَوِ الثُّلُثُ بَعْدَ الْخُمُسِ مِنْ كُلِّ أَرْضٍ وَشَيْءٍ.

هَذَا مُنْقَطِعٌ وَالَّذِي قَبْلَهُ مَوْصُولٌ وَلَيْسَ فِي الآثَارِ الَّتِي رَوَيْنَاهَا وَلَمْ نَرْوِهَا فِي سَوَادِ الْعِرَاقِ أَصَحُّ مِنْهُ كَمَا

قَالَ الشَّافِعِیُّ رَحِمَهُ اللَّهُ.

أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ قَالَ قَالَ الشَّافِعِيُّ : وَفِي هَذَا الْحَدِيثِ دَلاَلَةٌ إِذْ أَعْطَى جَرِيرًا الْبَجَلِيَّ عِوَضًا مِنْ سَهْمِهِ وَالْمَرْأَةَ عِوَضًا مِنْ سَهْمِ أَبِيهَا أَنَّهُ اسْتَطَابَ أَنْفُسَ الَّذِينَ أَوْجَفُوا عَلَيْهِ فَتَرَكُوا حُقُوقَهُمْ مِنْهُ فَجَعَلَهُ وَقْفًا لِلْمُسْلِمِينَ وَهَذَا حَلاَلٌ لِلإِمَامِ لَوِ افْتَتَحَ الْيَوْمَ أَرْضَ عَنْوَةٍ فَأَحْصَى مَنِ افْتَتَحَهَا وَطَابُوا أَنْفُسًا عَنْ حُقُوقِهِمْ مِنْهَا أَنْ يَجْعَلَهَا الإِمَامُ وَقْفًا وَحُقُوقُهُمْ مِنْهَا الأَرْبَعَةُ الأَخْمَاسِ وَيُوَفِّي أَهْلَ الْخُمُسِ حَقَّهُمْ إِلاَّ أَنْ يَدَعَ الْبَالِغُونَ مِنْهُمْ حُقُوقَهُمْ فَيَكُونُ ذَلِكَ لَهُ وَالْحُكْمُ فِي الأَرْضِ كَالْحُكْمِ فِي الْمَالِ وَقَدْ سَبَى النَّبِيُّ -ﷺ- هَوَازِنَ وَقَسَمَ أَرْبَعَةَ الأَخْمَاسِ بَيْنَ الْمُوجِفِينَ ثُمَّ جَاءَتْهُ وُفُودُ هَوَازِنَ مُسْلِمِينَ فَسَأَلُوهُ أَنْ يَمُنَّ عَلَيْهِمْ بِأَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ مَا أَخَذَ مِنْهُمْ فَخَيَّرَهُمْ بَيْنَ الأَمْوَالِ وَالسَّبْيِ فَقَالُوا خَيَّرْتَنَا بَيْنَ أَحْسَابِنَا وَأَمْوَالِنَا فَنَخْتَارُ أَحْسَابَنَا فَتَرَكَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- حَقَّهُ وَحَقَّ أَهْلِ بَيْتِهِ وَسَمِعَ بِذَلِكَ الْمُهَاجِرُونَ فَتَرَكُوا لَهُ حُقُوقَهُمْ وَسَمِعَ بِذَلِكَ الأَنْصَارُ فَتَرَكُوا لَهُ حُقُوقَهُمْ وَبَقِيَ قَوْمٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ الآخَرِينَ وَالْفَتْحِيِّينَ فَأَمَرَ فَعُرِّفَ عَلَى كُلِّ عَشَرَةٍ وَاحِدٌ ثُمَّ قَالَ : ائْتُونِي بِطِيبِ أَنْفُسِ مَنْ بَقِيَ فَمَنْ كَرِهَ فَلَهُ عَلَيَّ كَذَا وَكَذَا مِنَ الإِبِلِ . إِلَى وَقْتٍ ذَكَرَهُ فَجَاءُوهُ بِطِيبِ أَنْفُسِهِمْ إِلاَّ الأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ وَعُيَيْنَةَ بْنَ بَدْرٍ فَإِنَّهُمَا أَبَيَا لِيُعَيِّرَا هَوَازِنَ فَلَمْ يُكْرِهْهُمَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَلَى ذَلِكَ حَتَّى كَانَا هُمَا تَرَكَا بَعْدُ بِأَنْ خُدِعَ عُيَيْنَةُ عَنْ حَقِّهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- حَقَّ مَنْ طَابَ نَفْسُهُ عَنْ حَقِّهِ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ وَهَذَا أَوْلَى الأُمُورِ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عِنْدَنَا فِي السَّوَادِ وَفُتُوحِهِ إِنْ كَانَتْ عَنْوَةً وَهَذَا الَّذِي ذَكَرَهُ الشَّافِعِيُّ مِنْ أَمْرِ هَوَازِنَ قَدْ مَضَى فِي حَدِيثِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَفِي رِوَايَةِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ. [ضعیف]

(۱۸۳۸۰) شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جریر سے کہا: کیا آپ عراق میں میرے پاس آ سکتے ہیں؟ آپ کو چوتھائی یا تہائی حصہ خمس کے بعد تمام زمین سے دیا جائے گا۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ جب جریر بجلی کو اس کے حصہ کا عوض دیا گیا جیسے عورت کو اس کے باپ کے حصہ کا عوض دیا گیا، یہ ان لوگوں کی خوشی سے تھا جنہوں نے اس پر گھوڑے دوڑائے تھے۔ انہوں نے اپنے حقوق چھوڑ کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دیے۔ امام کے لیے جائز ہے کہ اگر آج کسی زمین کو فتح کرے تو فاتحین میں تقسیم کر دے اور وہ اپنی خوشی سے امام کے لیے وقف کر دیں اور خمس بھی مکمل ادا کیا جائے۔ وگرنہ بالغ لوگ اپنے حصے چھوڑ سکتے ہیں۔ یہ بھی امام لے سکتا ہے اور زمین کا حکم بھی مال کی مانند ہے اور نبی ﷺ نے ہوازن کے لوگ قیدی بنائے اور ان کا مال فاتحین میں تقسیم کر دیا۔ پھر ہوازن کا وفد مسلمان ہو کر آیا تو انہوں نے احسان کرنے کی اپیل کی تو آپ ﷺ نے انہیں قیدیوں

اور مال میں سے کسی ایک چیز لینے کا اختیار دیا تو انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ نے ہمیں ہمارے نسبوں اور مالوں میں اختیار دیا ہے۔ ہم اپنے نسبوں کو اختیار کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا اور اہل بیت کا حق چھوڑ دیا۔ جب مہاجرین اور انصار نے سنا تو انہوں نے بھی اپنے حقوق چھوڑ دیے، باقی لوگوں پر دس میں سے ایک شخص کو مقرر کر دیا کہ مجھے خبر دو۔ وگرنہ اتنے اتنے ادا کیے جائیں گے۔ آپ ﷺ نے وقت کا تعین فرما دیا، اقراع بن حابس اور عیینہ بن بدر کے علاوہ تمام نے اپنے حقوق چھوڑ دیے۔ ان دونوں نے ہوازن کو عار دلانے کے لیے انکار کیا تھا۔ آپ ﷺ نے اس پر ناراضگی کا اظہار نہیں فرمایا۔ بعد میں دونوں نے اپنا حق چھوڑ بھی دیا۔ عیینہ نے بھی اپنا حق دل کی خوشی سے چھوڑ دیا تھا۔

(۱۸۳۸۱) أَخْبَرَنَا أَبُو مَنْصُورٍ : أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الدَّامَغَانِيُّ بِبَيْهَقَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الإِسْمَاعِيلِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ : هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ الْقَطِيعِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ -ﷺ- :مُثِّلَتْ لِي الْحِيرَةُ كَأَنْيَابِ الْكِلاَبِ وَإِنَّكُمْ سَتَفْتَحُونَهَا . فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللَّهِ هَبْ لِي ابْنَةَ بُقَيْلَةَ. قَالَ :هِيَ لَكَ . فَأَعْطَوْهُ إِيَّاهَا فَجَاءَ أَبُوهَا فَقَالَ :أَتَبِيعُهَا؟ قَالَ :نَعَمْ. قَالَ :بِكَمْ احْكُمْ مَا شِئْتَ. قَالَ :أَلْفُ دِرْهَمٍ. قَالَ :قَدْ أَخَذْتُهَا.

قَالُوا لَهُ :لَوْ قُلْتَ ثَلاَثِينَ أَلْفًا لأَخَذَهَا. قَالَ :وَهَلْ عَدَدٌ أَكْثَرُ مِنْ أَلْفٍ؟

تَفَرَّدَ بِهِ ابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ سُفْيَانَ هَكَذَا وَقَالَ غَيْرُهُ عَنْهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ وَالْمَشْهُورُ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ خُرَيْمِ بْنِ أَوْسٍ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- هَذِهِ الْمَرْأَةَ وَقَدْ رُوِّينَاهُ فِي كِتَابِ دَلاَئِلِ النُّبُوَّةِ فِي آخِرِ غَزْوَةِ تَبُوكَ. [موضوع]

(۱۸۳۸۱) عدی بن حاتم فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: حیرہ شہر میرے سامنے کتوں کی کچلیوں کی مانند ظاہر کیا گیا اور تم اس کو فتح کرو گے۔ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا: اے اللہ کے نبی! بقیلہ کی بیٹی مجھے ہبہ کر دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تیری ہے۔ آپ ﷺ نے اس کو دے دی۔ پھر اس کا باپ آیا۔ کہنے لگا: کیا فروخت کرو گے؟ اس نے پوچھا: کتنے کی؟ اس نے کہا: جو چاہو فیصلہ کر لو۔ اس نے کہا: ہزار درہم۔ اس نے کہا: میں نے خرید لی ہے۔ انہوں نے کہا: اگر وہ تمیں ہزار بھی مانگتا تب بھی وہ خرید لیتے اس نے کہا: کیا ہزار سے بڑا عدد بھی کوئی ہے۔

(ب) یہ حدیث خریم بن اوس سے ہے۔ یہ وہ شخص ہے جس کو رسول اللہ ﷺ نے یہ عورت دی تھی۔

(۱۱۴) بَابُ قَدْرِ الْخَرَاجِ الَّذِي وُضِعَ عَلَى السَّوَادِ

سواد والوں پر کتنی مقدار میں جزیہ (خراج) مقرر کیا گیا

(۱۸۳۸۲) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ

اللَّهِ الْبَرْتِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ لَاحِقِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ : لَمَّا بَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ وَعُثْمَانَ بْنَ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ إِلَى الْكُوفَةِ بَعَثَ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ عَلَى الصَّلَاةِ وَعَلَى الْجُيُوشِ وَبَعَثَ ابْنَ مَسْعُودٍ عَلَى الْقَضَاءِ وَعَلَى بَيْتِ الْمَالِ وَبَعَثَ عُثْمَانَ بْنَ حُنَيْفٍ عَلَى مَسَاحَةِ الأَرْضِ وَجَعَلَ بَيْنَهُمْ كُلَّ يَوْمٍ شَاةً شَطْرَهَا وَسَوَاقِطَهَا لِعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَالنِّصْفَ بَيْنَ هَذَيْنِ ثُمَّ قَالَ أَنْزَلْتُكُمْ وَإِيَّايَ مِنْ هَذَا الْمَالِ كَمَنْزِلَةِ وَالِي مَالِ الْيَتِيمِ ﴿وَ ابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰى إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَإِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَ لَا تَأْكُلُوْهَآ إِسْرَافًا وَّ بِدَارًا أَنْ يَّكْبَرُوْا وَ مَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَ مَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ [النساء ٦] وَمَا أَرَى قَرْيَةً يُؤْخَذُ مِنْهَا كُلَّ يَوْمٍ شَاةٌ إِلَّا كَانَ ذَلِكَ سَرِيعًا فِي خَرَابِهَا قَالَ فَوَضَعَ عُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ عَلَى جَرِيبِ الْكَرْمِ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ وَعَلَى جَرِيبِ النَّخْلِ أَظُنُّهُ قَالَ ثَمَانِيَةً وَعَلَى جَرِيبِ الْقَصَبِ سِتَّةَ دَرَاهِمَ وَعَلَى جَرِيبِ الْبُرِّ أَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ وَعَلَى جَرِيبِ الشَّعِيرِ دِرْهَمَيْنِ وَعَلَى رُءُوسِهِمْ عَنْ كُلِّ رَجُلٍ أَرْبَعَةً وَعِشْرِينَ كُلَّ سَنَةٍ وَعَطَّلَ مِنْ ذَلِكَ النِّسَاءَ وَالصِّبْيَانَ وَفِيمَا يُخْتَلَفُ بِهِ مِنْ تِجَارَاتِهِمْ نِصْفَ الْعُشْرِ قَالَ ثُمَّ كَتَبَ بِذَلِكَ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَجَازَ ذَلِكَ وَرَضِيَ بِهِ وَقِيلَ لِعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَيْفَ نَأْخُذُ مِنْ تُجَّارِ الْحَرْبِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْنَا. فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : كَيْفَ يَأْخُذُونَ مِنْكُمْ إِذَا أَتَيْتُمْ بِلَادَهُمْ؟ قَالُوا : الْعُشْرَ. قَالَ : فَكَذَلِكَ خُذُوا مِنْهُمْ.

وَرَوَاهُ يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ وَقَالَ : وَعَلَى جَرِيبِ النَّخْلِ ثَمَانِيَةً وَعَلَى جَرِيبِ الْقَصَبِ سِتَّةً لَمْ يَشُكَّ. [ضعيف]

(۱۸۳۸۲) لاحق بن حمید فرماتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عمار بن یاسر، عبداللہ بن مسعود اور عثمان بن حنیف کو کوفہ روانہ کیا تو عمار بن یاسر کی ڈیوٹی نماز اور لشکروں پر تھی۔ ابن مسعود کو قاضی اور بیت المال کا عہدہ سونپا گیا اور عثمان بن حنیف کو زمین کے متعلقہ ذمہ داری دی گئی۔ ان کے لیے ایک دن میں ایک بکری دی گئی۔ نصف عمار بن یاسر کو باقی نصف دونوں ساتھیوں کو دی گئی۔ پھر فرمایا: میں نے تمہیں اس مال پر مقرر کیا ہے جیسے یتیم کے مال کا انسان والی ہوتا ہے پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَ ابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰى إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَإِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَ لَا تَأْكُلُوْهَآ إِسْرَافًا وَّ بِدَارًا أَنْ يَّكْبَرُوْا وَ مَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَ مَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ [النساء ٦] ''اور یتیموں کی آزمائش کرو یہاں تک کہ وہ بلوغت کو پہنچ جائیں اگر تم ان میں بھلائی پاؤ تو ان کے مال ان کے سپرد کر دو اور تم ان کے مال زیادتی اور جلد بازی سے نہ کھاؤ کہ وہ بڑے ہو جائیں اور جو کوئی غنی ہو تو وہ اس سے بچے اور جو کوئی فقیر ہو انصاف کے ساتھ کھائے۔''

میرا خیال نہیں کہ جس بستی سے ہر روز ایک بکری وصول کی جائے تو یہ اس کی جلد بربادی کے لیے کافی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عثمان بن حنیف نے انگور کی فصل والوں پر دس درہم اور کھجور کے باغ والوں کے ذمہ آٹھ درہم اور قصب (ایک

درخت کا نام) کے کھیت والوں پر چھ درہم اور گندم کی فصل والے کسانوں پر چار درہم اور جو کی فصل پر دو درہم مقرر فرمائے۔ ہر انسان سے سال میں ۲۴ درہم وصول کرتے تھے۔ عورتوں اور بچوں کو چھوڑ رکھا تھا اور مختلف قسم کی تجارت کرنے والوں پر نصف عشر تھا۔ پھر انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا۔ انہوں نے اجازت دے دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ ہم حربی تاجروں سے کتنا ٹیکس لیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم ان کے شہروں میں جاتے ہو وہ تم سے کتنا وصول کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا: دسواں حصہ۔ فرمایا: تم بھی ان سے اسی طرح لو۔

(ب) سعید بن ابی عروبہ فرماتے ہیں کہ کھجور کے باغ پر آٹھ درہم اور قضب کے کھیت پر چھ درہم مقرر فرمائے۔

(۱۸۳۸۳) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْحَكَمِ : أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعَثَ عُثْمَانَ بْنَ حُنَيْفٍ فَمَسَحَ السَّوَادَ فَوَضَعَ عَلَى كُلِّ جَرِيبٍ عَامِرٍ أَوْ غَامِرٍ حَيْثُ يَنَالُهُ الْمَاءُ قَفِيزًا وَدِرْهَمًا قَالَ وَكِيعٌ يَعْنِي الْحِنْطَةَ وَالشَّعِيرَ وَوَضَعَ عَلَى كُلِّ جَرِيبِ الْكَرْمِ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ وَعَلَى جَرِيبِ الرِّطَابِ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ. [ضعیف]

(۱۸۳۸۳) حکم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عثمان بن حنیف کو سواد کی جگہ بھیجا تو انہوں نے ہر آباد اور ویران کھیت پر جہاں تک پانی پہنچتا ہو، ایک قفیز (پیمانہ) اور درہم مقرر کیا۔ وکیع کہتے ہیں: یعنی گندم اور جو کا اور ہر انگور والے کھیت پر دس درہم اور تر کھجوروں پر پانچ درہم مقرر فرمائے۔

(۱۸۳۸۴) قَالَ وَحَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّهُ وَضَعَ عَلَى النَّخْلِ عَلَى الدَّقَلَتَيْنِ دِرْهَمًا وَعَلَى الْفَارِسِيَّةِ دِرْهَمًا. [ضعیف]

(۱۸۳۸۴) ابان بن تغلب ایک شخص سے نقل فرماتے ہیں جو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ انہوں نے ردی کھجوروں اور فارسی کھجوروں پر ایک درہم مقرر کیا۔

(۱۸۳۸۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- : مَنَعَتِ الْعِرَاقُ دِرْهَمَهَا وَقَفِيزَهَا وَمَنَعَتِ الشَّامُ مُدْيَهَا وَدِينَارَهَا وَمَنَعَتْ مِصْرُ إِرْدَبَّهَا وَدِينَارَهَا وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ . شَهِدَ عَلَى ذَلِكَ لَحْمُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَدَمُهُ قَالَ يَحْيَى يُرِيدُ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- ذَكَرَ الْقَفِيزَ وَالدِّرْهَمَ قَبْلَ أَنْ يَضَعَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الأَرْضِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ يَعِيشَ وَإِسْحَاقَ بْنِ رَاهَوَيْهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ.

[صحيح۔ مسلم ۲۸۹۶]

(۱۸۳۸۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عراقیوں نے درہم اور قفیز (پیمانہ) کو روک لیا اور شامیوں نے مد اور دینار کو روک لیا۔ مصر نے اردب (چوبیس صاع کا پیمانہ) اور دینار کو روک لیا اور تم اس کو شمار کرو جب سے تم نے ابتدا کی تھی، تین مرتبہ فرمایا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا خون اور گوشت اس بات پر گواہ ہے۔ یحییٰ کہتے ہیں: اس حدیث سے ان کی مراد یہ ہے کہ رسول اللہ نے قفیز اور درہم کا ذکر کیا۔ اس سے پہلے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے زمین والوں پر مقرر کرتے۔

(۱۱۵) باب مَنْ رَأَى قِسْمَةَ الأَرَاضِي الْمَغْنُومَةِ وَمَنْ لَمْ يَرَهَا

جس کا خیال ہے کہ غنیمت والی زمین کو تقسیم کیا جائے اور جس کا یہ خیال نہیں ہے

(۱۸۳۸۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْفَزَارِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنِي ثَوْرٌ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ : افْتَتَحْنَا خَيْبَرَ فَلَمْ نَغْنَمْ ذَهَبًا وَلاَ فِضَّةً إِنَّمَا غَنِمْنَا الإِبِلَ وَالْبَقَرَ وَالْمَتَاعَ وَالْحَوَائِطَ ثُمَّ انْصَرَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- إِلَى وَادِي الْقُرَى وَمَعَهُ عَبْدٌ لَهُ يُقَالُ لَهُ مِدْعَمٌ وَهَبَهُ لَهُ أَحَدُ بَنِي الضِّبَابِ فَبَيْنَمَا هُوَ يَحُطُّ رَحْلَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- إِذْ جَاءَهُ سَهْمٌ عَائِرٌ حَتَّى أَصَابَ ذَلِكَ الْعَبْدَ فَقَالَ النَّاسُ هَنِيئًا لَهُ الشَّهَادَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : بَلْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِي أَصَابَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا . فَجَاءَ رَجُلٌ حِينَ سَمِعَ ذَلِكَ مِنَ النَّبِيِّ -ﷺ- بِشِرَاكٍ أَوْ بِشِرَاكَيْنِ فَقَالَ هَذَا شَيْءٌ كُنْتُ أَصَبْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : شِرَاكٌ أَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ .

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرٍو . [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۸۳۸۶) سالم بن مطیع نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ جب ہم نے خیبر فتح کیا تو مال غنیمت میں سونا چاندی حاصل نہ ہوا بلکہ اونٹ، گائے، سامان اور باغ ملے۔ پھر ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ وادی قریٰ میں آئے تو آپ ﷺ کے ساتھ ایک غلام تھا جس کو مدعم کہا جاتا تھا، یہ بنو ضباب کے ایک شخص نے آپ ﷺ کو ہبہ کیا تھا۔ ایک مرتبہ مدعم رسول اللہ ﷺ کی سواری سے کجاوہ اتار رہا تھا کہ اچانک اس کو نامعلوم جانب سے آنے والا تیر لگا جس سے وہ مر گیا۔ لوگوں نے کہا: مبارک ہو یہ شخص جنتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! بے شک وہ چادر جس کو اس نے جنگ خیبر کے مال غنیمت کی تقسیم سے پہلے اٹھایا تھا وہ اس پر آگ بن کر لپٹی ہوئی ہے۔ جب لوگوں نے یہ بات سنی تو ایک شخص ایک یا

دو تھے آپ ﷺ کے پاس لایا۔ اس نے کہا: یہ مجھے ملے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ایک یا دو تھے آگ کے ہیں۔

(۱۸۲۸۷) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِءُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فِيمَا يَحْسِبُ أَبُو سَلَمَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَاتَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ حَتَّى أَلْجَأَهُمْ إِلَى قَصْرِهِمْ فَغَلَبَ عَلَى الأَرْضِ وَالزَّرْعِ وَالنَّخْلِ فَصَالَحُوهُ عَلَى أَنْ يُجْلَوْا مِنْهَا وَلَهُمْ مَا حَمَلَتْ رِكَابُهُمْ وَلِرَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- الصَّفْرَاءُ وَالْبَيْضَاءُ وَيَخْرُجُونَ مِنْهَا وَاشْتَرَطَ عَلَيْهِمْ أَنْ لاَ يَكْتُمُوا وَلاَ يُغَيِّبُوا شَيْئًا فَإِنْ فَعَلُوا فَلاَ ذِمَّةَ لَهُمْ وَلاَ عَهْدَ فَغَيَّبُوا مَسْكًا فِيهِ مَالٌ وَحُلِيٌّ لِحُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ كَانَ احْتَمَلَهُ مَعَهُ إِلَى خَيْبَرَ حِينَ أُجْلِيَتِ النَّضِيرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- لِعَمِّ حُيَيٍّ مَا فَعَلَ مَسْكُ حُيَيٍّ الَّذِي جَاءَ بِهِ مِنَ النَّضِيرِ فَقَالَ أَذْهَبَتْهُ النَّفَقَاتُ وَالْحُرُوبُ فَقَالَ الْعَهْدُ قَرِيبٌ وَالْمَالُ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ فَدَفَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- إِلَى الزُّبَيْرِ فَمَسَّهُ بِعَذَابٍ وَقَدْ كَانَ حُيَيٌّ قَبْلَ ذَلِكَ دَخَلَ خَرِبَةً فَقَالَ قَدْ رَأَيْتُ حُيَيًّا يَطُوفُ فِي خَرِبَةٍ هَا هُنَا فَذَهَبُوا فَطَافُوا فَوَجَدُوا الْمَسْكَ فِي الْخَرِبَةِ فَقَتَلَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- ابْنَيْ أَبِي حُقَيْقٍ وَأَحَدُهُمَا زَوْجُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ وَسَبَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- نِسَاءَهُمْ وَذَرَارِيَّهُمْ وَقَسَمَ أَمْوَالَهُمْ بِالنَّكْثِ الَّذِي نَكَثُوا وَأَرَادَ أَنْ يُجْلِيَهُمْ مِنْهَا فَقَالُوا يَا مُحَمَّدُ دَعْنَا نَكُونُ فِي هَذِهِ الأَرْضِ نُصْلِحُهَا وَنَقُومُ عَلَيْهَا وَلَمْ يَكُنْ لِرَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَلاَ لأَصْحَابِهِ غِلْمَانٌ يَقُومُونَ عَلَيْهَا وَكَانُوا لاَ يَفْرُغُونَ أَنْ يَقُومُوا عَلَيْهَا فَأَعْطَاهُمْ خَيْبَرَ عَلَى أَنَّ لَهُمُ الشَّطْرَ مِنْ كُلِّ زَرْعٍ وَنَخْلٍ وَشَيْءٍ مَا بَدَا لِرَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ يَأْتِيهِمْ كُلَّ عَامٍ فَيَخْرُصُهَا عَلَيْهِمْ ثُمَّ يُضَمِّنُهُمُ الشَّطْرَ فَشَكَوْا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- شِدَّةَ خَرْصِهِ وَأَرَادُوا أَنْ يَرْشُوهُ فَقَالَ يَا أَعْدَاءَ اللَّهِ تُطْعِمُونِي السُّحْتَ وَاللَّهِ لَقَدْ جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَلأَنْتُمْ أَبْغَضُ إِلَيَّ مِنْ عِدَّتِكُمْ مِنَ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيرِ وَلاَ يَحْمِلُنِي بُغْضِي إِيَّاكُمْ وَحُبِّي إِيَّاهُ عَلَى أَنْ لاَ أَعْدِلَ بَيْنَكُمْ فَقَالُوا بِهَذَا قَامَتِ السَّمَوَاتُ وَالأَرْضُ قَالَ وَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بِعَيْنِ صَفِيَّةَ خُضْرَةً فَقَالَ : يَا صَفِيَّةُ مَا هَذِهِ الْخُضْرَةُ؟ . فَقَالَتْ : كَانَ رَأْسِي فِي حَجْرِ ابْنِ حُقَيْقٍ وَأَنَا نَائِمَةٌ فَرَأَيْتُ كَأَنَّ قَمَرًا وَقَعَ فِي حَجْرِي فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ فَلَطَمَنِي وَقَالَ تَمَنَّيْنَ مَلِكَ يَثْرِبَ قَالَتْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- مِنْ أَبْغَضِ النَّاسِ إِلَيَّ قَتَلَ زَوْجِي وَأَبِي فَمَا زَالَ يَعْتَذِرُ إِلَيَّ وَيَقُولُ إِنَّ أَبَاكِ أَلَّبَ عَلَيَّ الْعَرَبَ وَفَعَلَ وَفَعَلَ حَتَّى ذَهَبَ ذَلِكَ مِنْ نَفْسِي وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يُعْطِي كُلَّ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ ثَمَانِينَ وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ كُلَّ عَامٍ وَعِشْرِينَ وَسْقًا مِنْ شَعِيرٍ فَلَمَّا كَانَ زَمَنُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ غَشُّوا الْمُسْلِمِينَ وَأَلْقَوُا ابْنَ عُمَرَ مِنْ فَوْقِ بَيْتٍ فَفَدَعُوا يَدَيْهِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَنْ كَانَ لَهُ سَهْمٌ مِنْ خَيْبَرَ فَلْيَحْضُرْ حَتَّى نَقْسِمَهَا بَيْنَهُمْ

فَقَسَمَهَا بَيْنَهُمْ فَقَالَ رَئِيسُهُمْ لاَ تُخْرِجْنَا دَعْنَا نَكُونُ فِيهَا كَمَا أَقَرَّنَا رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِرَئِيسِهِمْ أَتُرَاهُ سَقَطَ عَنِّي قَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- كَيْفَ بِكَ إِذَا رَقَصَتْ بِكَ رَاحِلَتُكَ نَحْوَ الشَّامِ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا وَقَسَمَهَا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيْنَ مَنْ كَانَ شَهِدَ خَيْبَرَ مِنْ أَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ. [صحیح]

(۱۸۳۸۷) نافع حضرت عبداللہ بن عمر ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر والوں سے جنگ کرتے ہوئے انہیں قلعہ میں پناہ لینے پر مجبور کر دیا۔ آپ ﷺ نے ان کی زمین، زراعت اور کھجوروں کے باغات پر قبضہ کر لیا۔ آپ ﷺ نے ان سے اس بات پر صلح کی کہ جو ان کی سواریاں لے جا سکیں وہ ان کا ہے اور رسول اللہ ﷺ کے لیے سونا چاندی ہے۔ وہ وہاں سے چلے گئے اور آپ ﷺ نے شرط رکھی کہ وہ کسی چیز کو نہیں چھپائیں گے۔ اگر انہوں نے کسی چیز کو چھپایا تو ان کا ذمہ اور کوئی عہد نہیں ہے۔ پھر بھی انہوں نے مال سے بھری ہوئی ایک کھال چھپا دی اور حیی بن اخطب کے زیورات جو وہ خیبر لے کر آیا تھا بنو نضیر کی جلاوطنی کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے حیی کے چچا سے کہا کہ حیی کی مال سے بھری ہوئی وہ مشک کہاں ہے جو بنو نضیر سے لے کر آیا تھا؟ اس نے کہا: جنگوں اور اخراجات نے اس کو ختم کر دیا۔ فرمایا کہ اعہد قریب ہے اور مال اس سے بھی زیادہ ہے تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو زبیر کے حوالے کر دیا، جس نے اسے سزا دی اور حیی اس سے پہلے ایک ویرانے میں داخل ہوا: کہتے ہیں: میں نے حیی کو دیکھا کہ وہ اس ویرانے میں گھوم رہا تھا وہاں گئے تو انہوں نے ویرانے میں مال کو پایا۔ رسول اللہ نے حقیق کے دونوں بیٹوں کو قتل کر دیا۔ ان میں سے ایک صفیہ بنت حیی بن اخطب کا خاوند تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی عورتوں اور بچوں کو قیدی بنایا اور ان کے مالوں کو وعدہ کی خلاف ورزی کی بنا پر تقسیم کیا اور آپ ﷺ نے ان کو جلاوطن کرنے کا ارادہ فرمایا۔ انہوں نے کہا: اے محمد! ہمیں اس زمین پر برقرار رکھیے، ہم کھیتی باڑی کریں اور اس کا خیال رکھیں۔ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کے پاس غلام بھی نہ تھے جو اس کا خیال رکھتے اور نہ خود ہی فارغ تھے کہ وہاں ٹھہر سکتے۔ آپ ﷺ نے انہیں خیبر کی زمین اس شرط پر دی کہ وہ کھیتی باڑی اور کھجوروں کا اندازہ کرتے۔ پھر نصف ان سے وصول کرتے۔ انہوں نے اندازہ کی سختی کی نبی ﷺ کو شکایت کی اور عبداللہ بن رواحہ کو رشوت دینے کا ارادہ کیا تو انہوں نے کہا: اے اللہ کے دشمنو! تم مجھے حرام کھلاتے ہو، اللہ کی قسم! میں تمہارے پاس لوگوں میں سے اپنی جانب سب سے زیادہ محبوب شخص کے پاس سے آیا ہوں لیکن تمہاری عادت مجھے بندروں اور خنزیروں سے بھی زیادہ بری لگتی ہے۔ تمہارا بغض اور ان کی محبت مجھے اس بات پر نہ ابھارے کہ میں عدل نہ کر سکوں۔ انہوں نے کہا: اسی وجہ سے آسمان و زمین قائم ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صفیہ کی آنکھ میں سبز نشان دیکھا تو پوچھا: اے صفیہ یہ کیا ہے؟ کہتی ہیں کہ میں حقیق کے بیٹے کی گود میں سر رکھ کر سوئی ہوئی تھی۔ میں نے دیکھا کہ چاند میری گود میں گر پڑا ہے۔ میں نے اس کو بتایا تو اس نے مجھے تھپڑ دے مارا اور کہا: تو یثرب کے بادشاہ کی تمنا کرتی ہے۔ کہتی ہیں کہ رسول اللہ مجھے لوگوں میں سب سے زیادہ مبغوض تھے کہ آپ ﷺ نے میرے باپ اور خاوند کو قتل کیا تھا وہ مجھ سے معذرت کرتا رہا اور اس نے کہا کہ

تیرا باپ میرے نزدیک عرب کا عقل مند آدمی ہے۔ اس نے یہ کیا۔ یہاں تک کہ میرے دل سے وہ بات ختم ہوگئی۔ رسول اللہ ﷺ اپنی ہر عورت کو ہر سال اسی وسق کھجور اور بیس وسق جو دیا کرتے تھے۔ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا دور آیا اور پریشانیوں نے مسلمانوں کو گھیر لیا تو انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو چھت پر چڑھایا اور اس کے ہاتھوں کے جوڑ نکال دیے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس کا خیبر میں حصہ ہو وہ آئے کہ ہم ان کے درمیان تقسیم کرتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کے درمیان تقسیم کردی۔ ان کے سردار نے کہا: آپ ہمیں جلاوطن نہ کریں۔ بلکہ جیسے رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہمیں برقرار رکھا ویسے ہی رہنے دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے سردار سے یہ بات کہی: کیا تیرا خیال ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی بات بھول گیا ہوں کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ تیری کیا حالت ہوگی جب تیری سواری تجھے تین دن تک شام کی جانب لے کر جائے گی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حدیبیہ والوں میں جو غزوہ خیبر میں موجود تھے ان کے حصے تقسیم کردیے۔

(۱۸۳۸۸) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ هُوَ الأَصَمُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- قَالُوا: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- حِينَ ظَهَرَ عَلَى خَيْبَرَ قَسَمَهَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَلَى سِتَّةٍ وَثَلاَثِينَ سَهْمًا جَمَعَ كُلُّ سَهْمٍ مِائَةَ سَهْمٍ فَكَانَ النِّصْفُ سِهَامًا لِلْمُسْلِمِينَ وَسَهْمَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَعَزَلَ النِّصْفَ لِلْمُسْلِمِينَ لِمَا يَنُوبُهُ مِنَ الأُمُورِ وَالنَّوَائِبِ.

قَالَ الشَّيْخُ: وَهَذَا لأَنَّهُ افْتَتَحَ بَعْضَ خَيْبَرَ عَنْوَةً وَبَعْضَهَا صُلْحًا فَمَا قَسَمَ بَيْنَهُمْ هُوَ مَا افْتَتَحَهُ عَنْوَةً وَمَا تَرَكَهُ لِنَوَائِبِهِ هُوَ مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ لَمْ يُوجَفْ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلاَ رِكَابٍ. [صحيح]

(۱۸۳۸۸) بشیر بن یسار نے صحابہ کے ایک گروہ سے سنا، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب خیبر کو فتح کیا اور مال غنیمت کو ۳۶ حصوں میں تقسیم کردیا اور تمام حصے سو میں تقسیم کیے۔ نصف حصے مسلمانوں اور رسول اللہ ﷺ کے تھے اور نصف حصے ان کے لیے الگ کر لیے جن کو مختلف امور سرانجام دینے پر مقرر کیا ہوا تھا۔

شیخ فرماتے ہیں: خیبر کا بعض حصہ لڑائی کی وجہ سے حاصل ہوا اور کچھ حصہ صلح کے ساتھ جو آپ ﷺ نے تقسیم کیا وہ تھا جو لڑائی کے ذریعے حاصل کیا گیا اور جو مصیبت زدہ لوگوں کے لیے چھوڑا وہ تھا جو بغیر لڑائی کے حاصل ہوا۔

(۱۸۳۸۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جُوَيْرِيَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- افْتَتَحَ بَعْضَ خَيْبَرَ عَنْوَةً. [ضعيف]

(۱۸۳۸۹) سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کا بعض حصہ لڑائی کے ذریعے فتح کیا۔

(۱۸۳۹۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ: أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ

حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَوْلاَ آخِرُ الْمُسْلِمِينَ مَا افْتُتِحَتْ قَرْيَةٌ إِلاَّ قَسَمْتُهَا كَمَا قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- خَيْبَرَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ صَدَقَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ. [صحیح۔ بخاری ٢٣٣٤-٣١٢٥]

(١٨٣٩٠) زید بن اسلم اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر دوسرے مسلمان نہ ہوتے تو ہر فتح ہونے والی بستی کو ہم تقسیم کر دیتے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کو تقسیم کیا۔

(١٨٣٩١) وَأَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الْمُزَكِّي وَأَبُو بَكْرٍ: أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: لَوْلاَ أَنِّي أَتْرُكُ النَّاسَ بَبَّانًا لاَ شَيْءَ لَهُمْ مَا فُتِحَتْ قَرْيَةٌ إِلاَّ قَسَمْتُهَا كَمَا قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- خَيْبَرَ. قَالَ الشَّيْخُ: وَهَذَا عِنْدَنَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ عَلَى أَنَّهُ كَانَ يَسْتَطِيبُ قُلُوبَهُمْ ثُمَّ يَقِفُهَا لِلْمُسْلِمِينَ نَظَرًا لَهُمْ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(١٨٣٩١) زید بن اسلم اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ فرماتے تھے: اگر میں لوگوں کو اس حالت میں نہ چھوڑوں کہ ان کے لیے کوئی چیز نہ ہو جو بستی بھی فتح ہو تو میں اسے تقسیم کر دوں۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کو تقسیم کیا تھا۔

شیخ فرماتے ہیں: یہی ہمارا موقف ہے۔ ان کے دلوں کی چاہت تھی لیکن پھر بھی انہوں نے مسلمانوں کے فائدہ کے لیے وقف کر دیا۔

(١٨٣٩٢) وَقَدْ أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ بْنُ خَمِيرُوَيْهِ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ: أَصَابَ النَّاسُ فَتْحًا بِالشَّامِ فِيهِمْ بِلاَلٌ وَأَظُنُّهُ ذَكَرَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَكَتَبُوا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ هَذَا الْفَيْءَ الَّذِي أَصَبْنَا لَكَ خُمُسُهُ وَلَنَا مَا بَقِيَ لَيْسَ لأَحَدٍ مِنْهُ شَيْءٌ كَمَا صَنَعَ النَّبِيُّ -ﷺ- بِخَيْبَرَ فَكَتَبَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّهُ لَيْسَ عَلَى مَا قُلْتُمْ وَلَكِنِّي أَقِفُهَا لِلْمُسْلِمِينَ فَرَاجَعُوهُ الْكِتَابَ وَرَاجَعَهُمْ يَأْبَوْنَ وَيَأْبَى فَلَمَّا أَبَوْا قَامَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَدَعَا عَلَيْهِمْ فَقَالَ اللَّهُمَّ اكْفِنِي بِلاَلاً وَأَصْحَابَ بِلاَلٍ قَالَ فَمَا حَالَ الْحَوْلُ عَلَيْهِمْ حَتَّى مَاتُوا جَمِيعًا.

قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ قَوْلُهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّهُ لَيْسَ عَلَى مَا قُلْتُمْ لَيْسَ يُرِيدُ بِهِ إِنْكَارَ مَا احْتَجُّوا بِهِ مِنْ قِسْمَةِ خَيْبَرَ فَقَدْ رُوِّينَاهُ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- وَيُشْبِهُ أَنْ يُرِيدَ بِهِ لَيْسَتِ الْمَصْلَحَةُ فِيمَا قُلْتُمْ وَإِنَّمَا الْمَصْلَحَةُ فِي أَنْ أَقِفَهَا لِلْمُسْلِمِينَ وَجَعَلَ يَأْبَى قِسْمَتَهَا لِمَا كَانَ يَرْجُو مِنْ تَطْيِيبِهِمْ ذَلِكَ لَهُ وَجَعَلُوا يَأْبَوْنَ

لِمَا كَانَ لَهُمْ مِنَ الْحَقِّ فَلَمَّا أَبَوْا لَمْ يُبْرِمْ عَلَيْهِمُ الْحُكْمَ بِإِخْرَاجِهَا مِنْ أَيْدِيهِمْ وَوَقْفِهَا وَلَكِنْ دَعَا عَلَيْهِمْ حَيْثُ خَالَفُوهُ فِيمَا رَأَى مِنَ الْمَصْلَحَةِ وَهُمْ لَوْ وَافَقُوهُ وَافَقَهُ أَفْنَاءُ النَّاسِ وَأَتْبَاعُهُمْ

وَالْحَدِيثُ مُرْسَلٌ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

وَقَدْ رُوِّينَا فِي كِتَابِ الْقَسْمِ فِي فَتْحِ مِصْرَ أَنَّهُ رَأَى ذَلِكَ وَرَأَى الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قِسْمَتَهَا كَمَا قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْبَرَ. [ضعيف]

(۱۸۳۹۲) جریر بن حازم کہتے ہیں کہ میں نے نافع سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ لوگوں کو شام کی فتح نصیب ہوئی۔ جن میں بلال بھی تھے، میرا گمان ہے کہ انہوں نے معاذ بن جبل کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب ؓ کو خط لکھا کہ مال فی میں سے پانچواں حصہ آپ کا اور باقی ہمارا ہے، کسی اور کا کوئی حصہ نہیں۔ جیسا کہ نبی ﷺ نے خیبر کے موقع پر کیا تھا۔ حضرت عمر ؓ نے جواب دیا: تمہاری بات درست نہیں بلکہ میں اس کو مسلمانوں کے لیے وقف کرتا ہوں۔ حضرت عمر ؓ نے تقسیم کرنے سے انکار کر دیا۔ کیونکہ وہ اس کی امید کیے بیٹھے تھے اور انہوں نے بھی واپس کرنے سے انکار کر دیا۔ کیونکہ یہ ان کا حق تھا۔ جب انہوں نے انکار کر دیا تو ان پر ان کے ہاتھوں خراج لینے کا حکم باقی رہے گا اور اس زمین کو وقف سمجھا جائے گا۔ لیکن حضرت عمر ؓ نے ان کے خلاف بددعا کی، جب انہوں نے حضرت عمر ؓ سے مصلحت کی مخالفت کی۔ اگر وہ ان کی موافقت کرتے تو غیر معروف لوگ اور ان کے پیروکار اس کی موافقت کرتے۔

(ب) فتح مصر کے بارے میں زبیر بن عوام ؓ کی یہ رائے تھی کہ اس کو تقسیم کر دیا جائے، جیسے رسول اللہ ﷺ نے خیبر کو تقسیم کیا تھا۔

(۱۸۳۹۳) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ: أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا قُرَادٌ أَبُو نُوحٍ حَدَّثَنَا الْمُرَجَّا بْنُ رَجَاءٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أَيُّمَا قَرْيَةٍ افْتَتَحَهَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَهِيَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَأَيُّمَا قَرْيَةٍ افْتَتَحَهَا الْمُسْلِمُونَ عَنْوَةً فَخُمُسُهَا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَبَقِيَّتُهَا لِمَنْ قَاتَلَ عَلَيْهَا. قَالَ أَبُو الْفَضْلِ الدُّورِيُّ: أَبُو سَلَمَةَ هَذَا هُوَ عِنْدِي صَاحِبُ الطَّعَامِ أَوْ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ.

قَالَ الشَّيْخُ قَدْ رُوِّينَاهُ فِي كِتَابِ الْقَسْمِ مِنْ حَدِيثِ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِمَعْنَاهُ.

[ضعيف]

(۱۸۳۹۳) حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بستی اللہ اور اس کے رسول ﷺ فتح کریں تو یہ اللہ اور رسول ﷺ کے لیے ہے اور جس بستی کو جنگ کے ذریعے فتح کریں۔ اس کا پانچواں حصہ اللہ اور رسول کا اور باقی حصہ لڑائی کرنے والوں کا ہے۔

(۱۱۶)باب الْأَرْضِ إِذَا كَانَتْ صُلْحًا رِقَابُهَا لأَهْلِهَا وَعَلَيْهَا خَرَاجٌ يُؤَدُّونَهُ فَأَخَذَهَا مِنْهُمْ مُسْلِمٌ بِكِرَاءٍ

ایسی زمین جو بذریعہ صلح حاصل ہو اس کی سواریاں وہاں کے لوگوں کی اور ان سے خراج وصول کیا جائے گا مسلمان ان سے کرائے پر وصول کر سکتے ہیں

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ لاَ بَأْسَ كَمَا تُسْتَأْجَرُ مِنْهُمْ إِبِلُهُمْ وَبُيُوتُهُمْ وَرَقِيقُهُمْ وَمَا دُفِعَ إِلَيْهِمْ أَوْ إِلَى السُّلْطَانِ بِوَكَالَتِهِمْ فَلَيْسَ بِصَغَارٍ عَلَيْهِ إِنَّمَا هُوَ دَيْنٌ عَلَيْهِ يُؤَدِّيهِ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَالْحَدِيثُ الَّذِي يُرْوَى عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- : لاَ يَنْبَغِي لِمُسْلِمٍ أَنْ يُؤَدِّيَ خَرَاجًا وَلاَ لِمُشْرِكٍ أَنْ يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ . إِنَّمَا هُوَ خَرَاجُ الْجِزْيَةِ قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ وَقَدِ اتَّخَذَ أَرْضَ الْخَرَاجِ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْوَرَعِ وَالدِّينِ وَكَرِهَهُ قَوْمٌ احْتِيَاطًا. قَالَ الشَّيْخُ أَمَّا الْكَرَاهِيَةُ فَلِمَا.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان سے اونٹ، گھر اور غلام کرائے پر وصول کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جو ان کی طرف یا بادشاہ کی طرف وکالت کے ذریعے لوٹا دیا جائے تو یہ اس پر ذلت نہیں، بلکہ یہ تو قرض ہے جو اس نے ادا کیا اور وہ حدیث جو نبی ﷺ سے منقول ہے کہ کسی مسلمان کے لیے یہ مناسب نہیں کہ وہ خراج ادا کرے اور کسی مشرک کے لیے مناسب نہیں کہ وہ مسجد حرام میں آئے۔ خراج سے مراد جزیہ ہے اور جزیے والی زمین بعض نیک اور دین دار لوگوں نے حاصل بھی کی اور ایک قوم نے اس کو احتیاطاً ناپسند کیا ہے۔

(۱۸۲۹٤) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارِ بْنِ بِلاَلٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ سُمَيْعٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ : مَنْ عَقَدَ الْجِزْيَةَ فِي عُنُقِهِ فَقَدْ بَرِءَ مِمَّا عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-. [ضعیف]

(۱۸۲۹٤) ابو عبداللہ حضرت معاذ سے نقل فرماتے ہیں کہ جس کے ذمہ جزیہ ہو تو رسول اللہ ﷺ اس سے بری ہیں جو اس کے ذمہ ہے۔

(۱۸۲۹۵) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ أَبِي الشَّعْثَاءِ حَدَّثَنِي سِنَانُ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنِي شَبِيبُ بْنُ نُعَيْمٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ خُمَيْرٍ حَدَّثَنِي أَبُو الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : مَنْ أَخَذَ أَرْضًا بِجِزْيَتِهَا فَقَدِ اسْتَقَالَ هِجْرَتَهُ وَمَنْ نَزَعَ صَغَارَ كَافِرٍ مِنْ عُنُقِهِ فَجَعَلَهُ فِي عُنُقِهِ فَقَدْ وَلَّى الإِسْلاَمَ ظَهْرَهُ .

قَالَ سِنَانٌ فَسَمِعَ مِنِّی خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ لِی أَشَبِيبٌ حَدَّثَكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِذَا قَدِمْتَ فَسَلْهُ فَلْيَكْتُبْ إِلَیَّ بِالْحَدِيثِ قَالَ فَكَتَبَ لَهُ فَلَمَّا قَدِمْتُ سَأَلَنِی ابْنُ مَعْدَانَ الْقِرْطَاسَ فَأَعْطَيْتُهُ فَلَمَّا قَرَأَهُ تَرَكَ مَا فِی يَدَيْهِ مِنَ الأَرْضِ حِينَ سَمِعَ ذَلِكَ

قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا يَزِيدُ بْنُ خُمَيْرٍ الْيَزَنِیُّ لَيْسَ هُوَ صَاحِبُ شُعْبَةَ

قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ هَذَانِ الْحَدِيثَانِ إِسْنَادُهُمَا شَامِیٌّ وَالْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ لَمْ يَحْتَجَّ بِمِثْلِهِمَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ. [ضعیف]

(۱۸۳۹۵) ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے جزیہ والی زمین حاصل کی اس نے اپنی ہجرت ختم کر لی اور جس نے کافر کی گردن سے ذلت کو اتار کر اپنے گلے ڈال لیا، اس نے اسلام سے پیٹھ پھیر لی۔

(۱۸۳۹۶) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَحَجَّاجٌ قَالاَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبٍ هُوَ ابْنُ أَبِی ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّی أَكُونُ بِالسَّوَادِ فَأَتَقَبَّلُ وَلاَ أُرِيدُ أَنْ أَزْدَادَ إِنَّمَا أُرِيدُ أَنْ أَدْفَعَ عَنْ نَفْسِی فَقَرَأَ هَذِهِ الآيَةَ ﴿قَاتِلُوا الَّذِينَ لاَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلاَ بِالْيَوْمِ الآخِرِ﴾ [التوبة ۲۹] إِلَى ﴿حَتَّى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ﴾ [التوبة ۲۹] لاَ تَنْزِعِ الصَّغَارَ مِنْ أَعْنَاقِهِمْ فَتَجْعَلَهُ فِی عُنُقِكَ. [صحیح]

(۱۸۳۹۶) حبیب بن ابی ثابت فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، جب کسی شخص نے ان سے پوچھا۔ فرمایا: میں سواد کا رہنے والا ہوں میں قبول تو کرتا ہوں لیکن زیادتی کا ارادہ نہیں رکھتا۔ میں اپنے دفاع کا ارادہ کرتا ہوں۔ انہوں نے یہ آیت پڑھی: ﴿قَاتِلُوا الَّذِينَ لاَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلاَ بِالْيَوْمِ الآخِرِ﴾ [التوبة ۲۹] ''تم ان لوگوں سے لڑائی کرو جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے ..... یہاں تک کہ وہ ذلیل ہو کر اپنے ہاتھ سے جزیہ ادا کریں تو کوئی بھی ان کی ذلت کو اتار کر اپنی گردن پر مت ڈالے۔

(۱۸۳۹۷) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِی وَأَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِی إِسْحَاقَ الْمُزَكِّی قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِی عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ : أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الإِسْلاَمِ يَأْخُذُ الأَرْضَ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ بِمَا عَلَيْهَا مِنَ الْخَرَاجِ يَقُولُ : لاَ يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَوْ لاَ يَنْبَغِی لِمُسْلِمٍ أَنْ يَكْتُبَ عَلَى نَفْسِهِ الذُّلَّ وَالصَّغَارَ. [ضعیف]

(۱۸۳۹۷) نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ جب ایسے شخص کے متعلق سوال کیا گیا جو ذمی آدمی سے زمین خرید لیتا ہے، کیا اس کے ذمہ جزیہ ہے؟ فرماتے ہیں: کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے اوپر اس ذلت کو

مسلط کرے۔

(۱۸۳۹۸) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : مَا يَسُرُّنِي أَنَّ الأَرْضَ كُلَّهَا لِي بِجِزْيَةِ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ أُقِرُّ فِيهَا بِالصَّغَارِ عَلَى نَفْسِي. [حسن]

(۱۸۳۹۸) میمون بن مہران حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ مجھے اچھا نہیں لگتا کہ جزیہ کی تمام زمین مجھے پانچ درہم کے بدلے ملے کہ میں اپنے آپ کو اس ذلت میں برقرار رکھوں۔

(۱۸۳۹۹) وَأَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ هُوَ ابْنُ مَسْعُودٍ قَالَ : مَنْ أَقَرَّ بِالطَّسْقِ فَقَدْ أَقَرَّ بِالصَّغَارِ.

(۱۸۳۹۹) قاسم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ جس نے ٹیکس کا اقرار کیا تو اس نے ذلت کا اقرار کیا۔

(۱۱۷) باب مَنْ كَرِهَ شِرَاءَ أَرْضِ الْخَرَاجِ

جس نے جزیہ والی زمین کو خریدنا ناپسند کیا ہے

(۱۸۴۰۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْكَارِزِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سُفْيَانَ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ أَبِي عِيَاضٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : لاَ تَشْتَرُوا رَقِيقَ أَهْلِ الذِّمَّةِ فَإِنَّهُمْ أَهْلُ خَرَاجٍ يُؤَدِّي بَعْضُهُمْ عَنْ بَعْضٍ وَأَرَضِيهِمْ فَلاَ تَبْتَاعُوهَا وَلاَ يُقِرَّنَّ أَحَدُكُمْ بِالصَّغَارِ بَعْدَ إِذْ نَجَّاهُ اللَّهُ مِنْهُ.

قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ : أَرَادَ فِيمَا نُرَى أَنَّهُ إِذَا كَانَتْ لَهُ مَمَالِيكُ وَأَرْضٌ وَأَمْوَالٌ ظَاهِرَةٌ كَانَتْ أَكْثَرَ لِجِزْيَتِهِ وَهَكَذَا كَانَتْ سُنَّةُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِيهِمْ إِنَّمَا كَانَ يَضَعُ الْجِزْيَةَ عَلَى قَدْرِ الْيَسَارِ وَالْعُسْرِ فَلِهَذَا كَرِهَ أَنْ يُشْتَرَى رَقِيقُهُمْ وَأَمَّا شِرَاءُ الأَرْضِ فَإِنَّهُ ذَهَبَ فِيهِ إِلَى الْخَرَاجِ كَرِهَ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَلاَ تَرَاهُ يَقُولُ وَلاَ يُقِرَّنَّ أَحَدُكُمْ بِالصَّغَارِ بَعْدَ إِذْ نَجَّاهُ اللَّهُ مِنْهُ. قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ وَقَدْ رَخَّصَ فِي ذَلِكَ بَعْدَ عُمَرَ رِجَالٌ مِنْ أَكَابِرِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ - ﷺ - مِنْهُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ بِرَاذَانَ وَخَبَّابُ بْنُ الأَرَتِّ وَغَيْرُهُمَا. [ضعيف]

(۱۸۴۰۰) ابوعیاض حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ تم ذمی شخص سے غلام نہ خریدو، کیونکہ وہ جزیہ دینے والے لوگ ہیں کہ وہ ایک دوسرے سے ادا کرتے ہیں اور ان کی زمینیں بھی نہ خریدو اور تم میں سے کوئی اپنے آپ کو ذلت میں کیوں ڈالتا ہے جب اللہ رب العزت نے اس کو نجات دے دی ہے۔

ابو عبید فرماتے ہیں: جب غلام، زمین اور ظاہری مال ان کے جزیہ سے زیادہ ہوں تو یہ حضرت عمر ؓ کا طریقہ تھا کہ وہ آسانی اور تنگی کی وجہ سے جزیہ کو کم کر لیتے تھے۔ اس وجہ سے ان کے غلاموں کو خریدنا ناپسند کیا گیا اور زمین کا خریدنا وہ جزیہ کی ادائیگی کی طرف لے جائے گا اور جزیہ کا ادا کرنا مسلمانوں پر ہو، یہ ناپسندیدہ بات ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے کہ تم میں سے کوئی اپنے آپ کو ذلت میں روکے جب کہ اللہ رب العزت نے اس کو نجات دی ہے۔ حضرت عمر ؓ کے بعد کبار صحابہ جن میں حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ خباب بن ارت ؓ وغیرہ شامل ہیں انہوں نے اس بارے میں رخصت دی ہے۔

(١٨٤٠١) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ هُوَ الأَصَمُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَشْتَرِيَ مِنْ أَرْضِ الْخَرَاجِ شَيْئًا وَيَقُولُ عَلَيْهَا خَرَاجُ الْمُسْلِمِينَ. [ضعیف]

(۱۸۴۰۱) قتادہ ؓ حضرت علی ؓ سے نقل فرماتے ہیں کہ وہ جزیہ کی زمین میں سے کچھ بھی خریدنے کو ناپسند کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ مسلمانوں کا جزیہ ان کے ذمہ ہے۔

(١٨٤٠٢) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ قَالَ قُلْتُ لاِبْنِ عُمَرَ: اشْتَرَيْتُ أَرْضًا. قَالَ: الشِّرَاءُ حَسَنٌ. قَالَ قُلْتُ فَإِنِّي أُعْطِي مِنْ كُلِّ جَرِيبِ أَرْضٍ دِرْهَمًا وَقَفِيزًا مِنْ طَعَامٍ قَالَ فَلاَ تَجْعَلْ فِي عُنُقِكَ صَغَارًا. [حسن]

(۱۸۴۰۲) کلیب بن وائل فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے کہا: میں نے زمین خریدی ہے تو انہوں نے فرمایا: زمین خریدنا اچھا ہے۔ کہتے ہیں: میں نے کہا کہ میں ہر زمین کی کھیتی کے عوض ایک درہم اور ایک کھانے کا قفیز (پیمانہ) ادا کرتا ہوں تو انہوں نے کہا کہ ذلت کو اپنے گلے میں نہ ڈالو۔

(١١٨) بَابُ مَنْ رَخَّصَ فِي شِرَاءِ أَرْضِ الْخَرَاجِ

جس شخص نے جزیہ والی زمین کو خریدنے کی رخصت دی ہے

(١٨٤٠٣) أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: اشْتَرَى عَبْدُ اللَّهِ أَرْضًا مِنْ أَرْضِ الْخَرَاجِ قَالَ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهَا يَعْنِي دِهْقَانَهَا أَنَا أَكْفِيكَ إِعْطَاءَ خَرَاجِهَا وَالْقِيَامَ عَلَيْهَا. [ضعیف]

(۱۸۴۰۳) قاسم بن عبدالرحمن فرماتے ہیں کہ عبداللہ نے جزیے والی زمین خریدی تو ان سے حقلہ نے یہ بات کہی کہ میں آپ کی جانب سے جزیہ ادا کروں گا اور زمین کی دیکھ بھال بھی کروں گا۔

(١٨٤٠٤) وَأَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الأَصَمُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ

حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : اشْتَرَى عَبْدُ اللَّهِ أَرْضَ خَرَاجٍ مِنْ دِهْقَانٍ وَعَلَى أَنْ يَكْفِيَهُ خَرَاجَهَا. [ضعيف]

(۱۸۴۰۴) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے ایک تاجر سے جزیہ کی زمین خریدی اور شرط رکھی کہ وہ اس کا جزیہ ادا کرتے رہیں گے۔

(۱۸۴۰۵) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ : اشْتَرَى الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَلْحَةً أَوْ مِلْحًا وَاشْتَرَى الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ شَرِيدَيْنِ مِنْ أَرْضِ الْخَرَاجِ وَقَالَ قَدْ رَدَّ إِلَيْهِمْ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرْضَهُمْ وَصَالَحَهُمْ عَلَى الْخَرَاجِ الَّذِي وَضَعَهُ عَلَيْهِمْ. [ضعيف]

(۱۸۴۰۵) ابن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ حسن بن علی نے نمک خریدا اور حسین بن علی نے جزیہ کی باقی ماندہ زمین خریدی۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زمین واپس کر دی اور جزیہ پر صلح کر لی جو کم کیا تھا۔

(۱۸۴۰۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَسَنٍ : أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا اشْتَرَيَا قِطْعَةً مِنْ أَرْضِ الْخَرَاجِ. [ضعيف]

(۱۸۴۰۶) عبداللہ بن حسن فرماتے ہیں کہ حضرت حسن و حسین نے جزیہ کی زمین کا ٹکڑا خریدا۔

(۱۸۴۰۷) قَالَ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنْ حَجَّاجٍ قَالَ بَلَغَنَا : أَنَّ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اشْتَرَى قِطْعَةً مِنْ أَرْضِ الْخَرَاجِ. [ضعيف]

(۱۸۴۰۷) حجاج کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ نے جزیہ والی زمین کا ایک قطعہ خریدا تھا۔

(۱۸۴۰۸) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحِيمِ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ شُرَيْحٍ : أَنَّهُ اشْتَرَى أَرْضًا مِنْ أَرْضِ الْحِيرَةِ يُقَالُ لَهَا زَبًّا. قَالَ وَقَالَ الْحَكَمُ وَكَانُوا يُرَخِّصُونَ فِي شِرَاءِ أَرْضِ الْحِيرَةِ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُمْ صُلْحٌ.

قَالَ يَحْيَى وَسَأَلْتُ حَسَنَ بْنَ صَالِحٍ فَكَرِهَ شِرَاءَ أَرْضِ الْخَرَاجِ الَّتِي أُخِذَتْ عَنْوَةً فَوُضِعَ عَلَيْهَا الْخَرَاجُ وَلَمْ يَرَ بَأْسًا بِشِرَاءِ أَرْضِ أَهْلِ الصُّلْحِ. [ضعيف]

(۱۸۴۰۸) حکم قاضی شریح سے نقل فرماتے ہیں کہ اس نے حیرہ کی زمین خریدی جس کو زبّ کہا جاتا تھا اور حیرہ کی زمین خریدنے کی رخصت تھی کیونکہ یہ صلح کی زمین تھی۔

(ب) یحییٰ کہتے ہیں کہ میں نے حسن بن صالح سے پوچھا تو انہوں نے خراج والی زمین کو خریدنے کو ناپسند فرمایا، جس کو لڑائی

سے حاصل کیا گیا ہو اور اس پر جزیہ لاگو کیا گیا ہو اور صلح کی زمین خریدنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۱۹) باب مَنْ أَسْلَمَ مِنْ أَهْلِ الصُّلْحِ سَقَطَ الْخَرَاجُ عَنْ أَرْضِهِ

صلح کرنے والے کا اسلام قبول کرنے کی وجہ سے جزیہ ختم ہو جاتا ہے

(۱۸۴۰۹) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الأَصْبَهَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ حَمْدَانَ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَحِمَهُ اللَّهُ إِلَى عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَذَكَرَهُ فَقَالَ فِيهِ وَلاَ خَرَاجَ عَلَى مَنْ أَسْلَمَ مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ وَقَدْ رُوِّينَا فِيهِ حَدِيثًا مُسْنَدًا لَيْسَ عَلَيْهِمْ فِيهِ إِلاَّ صَدَقَةٌ وَقَدْ مَضَى ذَلِكَ مَعَ غَيْرِهِ فِي كِتَابِ الزَّكَاةِ. [ضعيف]

(۱۸۴۰۹) داود بن سلیمان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے عبدالحمید بن عبدالرحمن کو خط لکھا، جس میں یہ تحریر تھا کہ جو اسلام قبول کرے اس کی زمین پر خراج نہیں ہے اور ایک مسند روایت ہے کہ صرف اس کے ذمہ زکوۃ ہے۔

(۱۲۰) باب الأَرْضِ إِذَا أُخِذَتْ عَنْوَةً فَوُقِفَتْ لِلْمُسْلِمِينَ بِطِيبِ أَنْفُسِ الْغَانِمِينَ لَمْ يَجُزْ بَيْعُهَا وَإِذَا أَسْلَمَ مَنْ هِيَ فِي يَدِهِ لَمْ يَسْقُطْ خَرَاجُهَا

لڑائی کے ذریعہ حاصل کی گئی زمین جب حصہ داروں کی رضامندی سے مسلمانوں کے لیے وقف کر دی جائے تو اس کو فروخت کرنا درست نہیں ہے اور جس کے قبضہ میں ہو وہ مسلمان ہو جائے تو جزیہ ختم ہوگا

(۱۸۴۱۰) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ هُوَ ابْنُ حَرْبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ : اشْتَرَى عُتْبَةُ بْنُ فَرْقَدٍ أَرْضًا مِنْ أَرْضِ الْخَرَاجِ ثُمَّ أَتَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ : مِمَّنِ اشْتَرَيْتَهَا؟ قَالَ : مِنْ أَهْلِهَا. قَالَ : فَهَؤُلاَءِ أَهْلُهَا الْمُسْلِمُونَ أَبِعْتُمُوهُ شَيْئًا قَالُوا : لاَ. قَالَ : اذْهَبْ فَاطْلُبْ مَالَكَ. [ضعيف]

(۱۸۴۱۰) بکر بن عامر حضرت عامر سے نقل فرماتے ہیں کہ عتبہ بن فرقد نے خراج والی زمین خریدی پھر آ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا۔ انہوں نے پوچھا: آپ نے کس سے خریدی ہے؟ کہنے لگے: زمین والوں سے۔ فرمایا: یہ زمین والے ہیں۔ کیا تم نے ان سے کچھ خریدا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ فرمایا: جا کر اپنا مال واپس لے لو۔

(۱۸۴۱۱) وَأَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ قَالَ: اشْتَرَيْتُ عَشَرَةَ أَجْرِبَةٍ مِنْ أَرْضِ السَّوَادِ عَلَى شَاطِءِ الْفُرَاتِ لِقَضْبِ دَوَابَّ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: اشْتَرَيْتَهَا مِنْ أَصْحَابِهَا قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ رُحْ إِلَيَّ قَالَ فَرُحْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا هَؤُلاَءِ أَبِعْتُمُوهُ شَيْئًا قَالُوا لاَ قَالَ ابْتَغِ مَالَكَ حَيْثُ وَضَعْتَهُ. [ضعيف]

(۱۸۴۱۱) شعبی حضرت عتبہ بن فرقد سے نقل فرماتے ہیں کہ میں نے سواد کی زمین سے دس ایکڑ زمین فرات کے کنارے خریدی۔ جب حضرت عمر ؓ کے سامنے تذکرہ ہوا تو پوچھا: آپ نے زمین والوں سے خریدی ہے؟ میں نے کہا: ہاں۔ کہنے لگے: میرے پاس آؤ۔ میں ان کے پاس گیا تو فرمایا: کیا تم نے ان کو کچھ فروخت کیا ہے؟ انھوں نے کہا: نہیں۔ فرمایا: اپنا مال لو جس کو دے رکھا ہے۔

(۱۸۴۱۲) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَسْلَمَتِ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِ نَهْرِ الْمَلِكِ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ أَوْ كَتَبَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنِ اخْتَارَتْ أَرْضَهَا وَأَدَّتْ مَا عَلَى أَرْضِهَا فَخَلُّوا بَيْنَهَا وَبَيْنَ أَرْضِهَا وَإِلاَّ خَلُّوا بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَبَيْنَ أَرْضِهِمْ. [حسن]

(۱۸۴۱۲) طارق بن شہاب فرماتے ہیں کہ اہل نہر سے ایک عورت مسلمان ہوگئی تو حضرت عمر ؓ نے خط لکھا: اگر وہ اپنی زمین کو اختیار کرے اور جزیہ ادا کرے تو اس کو زمین دے دو، وگرنہ زمین سے فارغ کر دو۔

(۱۸۴۱۳) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ الأَسَدِيِّ عَنْ أَبِي عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ قَالَ: كَانَ عُمَرُ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِذَا أَسْلَمَ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ السَّوَادِ تَرَكَاهُ يَقُومُ بِخَرَاجِهِ فِي أَرْضِهِ. [حسن]

(۱۸۴۱۳) ابو عون ثقفی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر اور حضرت علی ؓ اہل سواد کے افراد کو چھوڑ دیتے، جب وہ اسلام قبول کر لیتے تو فرماتے: وہ اپنی زمین پر ہی رہیں اور خراج ادا کرتے رہیں۔

(۱۸۴۱۴) قَالَ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا شَرِيكٌ وَقَيْسٌ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ أَسْلَمَ الرُّفَيْلُ فَأَعْطَاهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرْضَهُ بِخَرَاجِهَا وَفَرَضَ لَهُ أَلْفَيْنِ. [ضعيف]

(۱۸۴۱۴) حضرت جابر عامر سے نقل فرماتے ہیں کہ رفیل نے اسلام قبول کرلیا تو حضرت عمر ؓ نے ان کو خراج والی زمین عطا کردی اور ان کے لیے دو ہزار جزیہ مقرر کر دیا۔

(۱۸۴۱۵) قَالَ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ شَيْخٍ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى سَعْدٍ يُقْطِعُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ أَرْضًا فَأَقْطَعَهُ أَرْضًا لِبَنِي الرُّفَيْلِ فَأَتَى ابْنُ

الرَّجُلِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى مَا صَالَحْتُمُونَا؟ قَالَ : عَلَى أَنْ تُؤَدُّوا إِلَيْنَا الْجِزْيَةَ وَلَكُمْ أَرْضُكُمْ وَأَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ. قَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَقْطَعْتَ أَرْضِي لِسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ. قَالَ : فَكَتَبَ إِلَى سَعْدٍ رُدَّ عَلَيْهِ أَرْضَهُ ثُمَّ دَعَاهُ إِلَى الإِسْلَامِ فَأَسْلَمَ فَفَرَضَ لَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَبْعَمِائَةٍ وَجَعَلَ عَطَاءَهُ فِي خَثْعَمٍ وَقَالَ إِنْ أَقَمْتَ فِي أَرْضِكَ أَدَّيْتَ عَنْهَا مَا كُنْتَ تُؤَدِّي.

وَهَذَا فِي إِسْنَادِهِ ضَعْفٌ. فَإِنْ ثَبَتَ كَانَ قَوْلُهُ وَلَكُمْ أَرْضُكُمْ مَحْمُولاً عَلَى أَنَّهُ أَرَادَ وَلَكُمْ أَرْضُكُمُ الَّتِي كَانَتْ لَكُمْ تَزْرَعُونَهَا وَتُعْطُونَ خَرَاجَهَا وَذَلِكَ فِيمَا أُخِذَ عَنْوَةً أَلَا تَرَاهُ لَمْ يُسْقِطْ عَنْهُ خَرَاجَهَا حِينَ أَسْلَمَ وَفِي الصُّلْحِ يَسْقُطُ. [ضعیف]

(۱۸۴۱۵) بنو زہرہ کے ایک شیخ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت سعد کو لکھا کہ سعید بن زید کو کچھ زمین عطا کرو تو انہوں نے رفیل کی زمین دے دی۔ بنو رفیل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آ گئے اور کہا: اے امیر المومنین! کس بات پر تم نے ہمارے ساتھ صلح کی ہے؟ فرمانے لگے کہ تم جزیہ ادا کرو۔ زمین، مال، اولاد تمہارے پاس ہی رہیں گے۔ اس نے کہا: اے امیر المومنین! کیا آپ نے میری زمین سعید بن زید کو دے دی ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سعد کو لکھا کہ اس کی زمین واپس کر دو۔ پھر اسے اسلام کی دعوت دی تو وہ مسلمان ہو گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر سات سو جزیہ مقرر فرما دیا اور اس کی زمین خثعم قبیلہ کو عطا کر دی اور فرمایا: اگر تم اپنی زمین پر رہے تو اتنا جزیہ ادا کرتے رہنا جتنا دیا کرتے تھے۔

(ب) یہ قول ﴿وَلَكُمْ أَرْضُكُمْ﴾ وہ زمین جس میں تم کھیتی باڑی کرتے ہو اور جزیہ ادا کرتے ہو اور یہ زمین زبردستی ان سے لی گئی۔ دیکھیں مسلمان ہونے کے بعد بھی خراج ختم نہ ہوا حالانکہ صلح کی وجہ سے ساقط ہو جاتا ہے۔

(۱۸۴۱۶) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيَّ يَقُولُ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ فَضَعْ عَنْ أَرْضِي الْخَرَاجَ فَقَالَ لَا إِنَّ أَرْضَكَ أُخِذَتْ عَنْوَةً. قَالَ : وَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ أَرْضَ كَذَا وَكَذَا يُطِيقُونَ مِنَ الْخَرَاجِ أَكْثَرَ مِمَّا عَلَيْهِمْ فَقَالَ : لَا سَبِيلَ إِلَيْهِمْ إِنَّمَا صَالَحْنَاهُمْ صُلْحًا. [ضعیف]

(۱۸۴۱۶) ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: میں نے اسلام قبول کر لیا ہے، جزیہ ختم کر دو۔ فرمایا: نہیں آپ کی زمین بذریعہ لڑائی حاصل کی گئی ہے۔ راوی کہتے ہیں: دوسرا شخص آیا کہ فلاں زمین والے زیادہ خراج دینے کی طاقت رکھتے ہیں۔ فرمایا: ہم نے اسی پر ان سے صلح کی ہے۔

(۱۸۴۱۷) قَالَ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ أَبِي الْحَكَمِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ : أَسْلَمَ دِهْقَانٌ مِنْ أَهْلِ السَّوَادِ فِي عَهْدِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنْ أَقَمْتَ فِي أَرْضِكَ رَفَعْنَا الْجِزْيَةَ عَنْ

رَأْسِكَ وَأَخَذْنَا مِنْ أَرْضِكَ وَإِنْ تَحَوَّلْتَ عَنْهَا فَنَحْنُ أَحَقُّ بِهَا. [صحيح]

(۱۸۴۱۷) زبیر بن عدی فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور میں اہل سواد کے ایک تاجر نے اسلام قبول کر لیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: اگر تو اپنی زمین پر رہے تو ہم تیرا جزیہ ختم کر دیتے ہیں اور تیری زمین کا جزیہ وصول کریں گے۔ اگر تو اس سے منتقل ہو جائے تو اس زمین کے ہم زیادہ حق دار ہیں۔

(۱۸۴۱۸) قَالَ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْمَسْعُودِيِّ عَنْ أَبِي عَوْنٍ قَالَ: أَسْلَمَ دِهْقَانٌ مِنْ أَهْلِ عَيْنِ التَّمْرِ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَمَّا جِزْيَةُ رَأْسِكَ فَنَرْفَعُهَا وَأَمَّا أَرْضُكَ فَلِلْمُسْلِمِينَ فَإِنْ شِئْتَ فَرَضْنَا لَكَ وَإِنْ شِئْتَ جَعَلْنَاكَ قَهْرَمَانًا لَنَا فَمَا أَخْرَجَ اللَّهُ مِنْهَا مِنْ شَيْءٍ أَتَيْتَنَا بِهِ. [صحيح]

(۱۸۴۱۸) ابو عون فرماتے ہیں کہ اہل عین التمر کا ایک تاجر مسلمان ہو گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم تیرا جزیہ ختم کر دیتے ہیں، تیری زمین مسلمانوں کے لیے ہوگی۔ اگر آپ چاہو تو آپ کے لیے جزیہ مقرر کر دیتے ہیں اور اگر آپ چاہو تو ہم آپ کو قہرمان عطا کر دیتے ہیں۔ جو اللہ رب العزت اس سے پیدا فرمائے وہ آپ ہمارے پاس لے کر آئیں گے۔

(۱۴۱) باب الأَسِيرِ يُؤْخَذُ عَلَيْهِ الْعَهْدُ أَنْ لاَ يَهْرُبَ

قیدی سے وعدہ لیا جائے کہ وہ بھاگے گا نہیں

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ فَمَتَى قَدَرَ عَلَى الْخُرُوجِ مِنْهَا فَلْيَخْرُجْ لأَنَّ يَمِينَهُ يَمِينُ مُكْرَهٍ قَالَ وَلَعَلَّهُ لَيْسَ بِوَاسِعٍ لَهُ أَنْ يُقِيمَ مَعَهُمْ إِذَا قَدَرَ عَلَى التَّنَحِّي عَنْهُمْ.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب وہ بھاگنے کی قدرت رکھتا ہو تو بھاگ جائے، کیونکہ اس کی قسم مجبور انسان کی قسم ہے۔ فرماتے ہیں: شاید کہ اس کے لیے وسعت نہ ہو، جب تک ان کے ساتھ رہے کہ جب ان سے دور ہونے کی طاقت رکھتا ہو۔

(۱۸۴۱۹) قَالَ الشَّيْخُ وَهَذَا لِمَا أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ: عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ دَاوُدَ الرَّزَّازُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ الْقَطَّانُ قَالاَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- سَرِيَّةً إِلَى خَثْعَمٍ فَاعْتَصَمَ نَاسٌ مِنْهُمْ بِالسُّجُودِ فَأَسْرَعَ فِيهِمُ الْقَتْلَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ -ﷺ- فَأَمَرَ لَهُمْ بِنِصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ أَنَا بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ مُقِيمٍ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُشْرِكِينَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلِمَ؟ قَالَ: لاَ تَرَايَا نَارَاهُمَا.

[ضعيف۔ تقدم برقم ١٦٤٧٠]

(۱۸۴۱۹) جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ خثعم کی جانب ایک لشکر روانہ کیا تو لوگوں نے سجدہ کے ذریعے بچاؤ اختیار کیا۔ لشکر والوں نے ان کے قتل میں جلدی کی۔ یہ بات نبی ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے نصف دیت ادا کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ میں ہر اس مسلمان سے بری ذمہ ہوں جو مشرکین کے درمیان رہتا ہے۔ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیوں؟ فرمایا کہ وہ ایک دوسرے کی آگ کو نہ دیکھیں۔

(۱۸۴۲۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِدْرِيسَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- قَالَ : لاَ تُسَاكِنُوا الْمُشْرِكِينَ وَلاَ تُجَامِعُوهُمْ فَمَنْ سَاكَنَهُمْ أَوْ جَامَعَهُمْ فَلَيْسَ مِنَّا . [ضعيف]

(۱۸۴۲۰) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم مشرکین میں رہائش نہ رکھو اور نہ تم ان کے ساتھ میل جول رکھو جس نے ان کے ساتھ میل جول یا رہائش رکھی وہ ہم میں سے نہیں۔

(۱۲۲) باب الأَسِيرِ يُؤْمَنُ فَلاَ يَكُونُ لَهُ أَنْ يَغْتَالَهُمْ فِي أَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ

ایسا قیدی جس کو امان دی گئی ہو اس کے لیے مناسب نہیں کہ وہ ان کو مالوں اور جانوں کے بارے میں دھوکہ دے

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ لأَنَّهُمْ إِذَا آمَنُوهُ فَهُمْ فِي أَمَانٍ مِنْهُ.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب مالک امان دے دیں تو وہ اس سے امن میں ہے۔

(۱۸۴۲۱) وَقَدْ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فُورَكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- قَالَ : لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلاَنٍ .

أَخْرَجَاهُ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۸۴۲۱) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے نقل فرماتے ہیں: قیامت کے دن ہر دھوکہ کرنے والے انسان کے لیے ایک جھنڈا ہو گا کہا جائے گا کہ یہ فلاں کی عہد شکنی ہے۔

(۱۸۴۲۲) وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ فُورَكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ شَدَّادٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَمِقِ الْخُزَاعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : إِذَا آمَنَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ عَلَى نَفْسِهِ ثُمَّ قَتَلَهُ فَأَنَا بَرِيءٌ مِنَ الْقَاتِلِ وَإِنْ كَانَ الْمَقْتُولُ كَافِرًا . [صحيح]

(۱۸۴۲۲) عمرو بن حمق خزاعی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی آدمی کسی شخص کو امان دے کر قتل کر دے تو میں قاتل سے بری الذمہ ہوں اگرچہ مقتول کافر ہی کیوں نہ ہو۔

(۱۸۴۲۳) وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ فُورَكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ : كُنْتُ أَبْطَنَ شَيْءٍ بِالْمُخْتَارِ يَعْنِي الْكَذَّابَ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ : دَخَلْتَ وَقَدْ قَامَ جِبْرِيلُ قَبْلُ مِنْ هَذَا الْكُرْسِيِّ قَالَ فَأَهْوَيْتُ إِلَى قَائِمِ السَّيْفِ فَقُلْتُ مَا أَنْتَظِرُ أَنْ أَمْشِيَ بَيْنَ رَأْسِ هَذَا وَجَسَدِهِ حَتَّى ذَكَرْتُ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ عَمْرُو بْنُ الْحَمِقِ الْخُزَاعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- قَالَ : إِذَا آمَنَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ عَلَى دَمِهِ ثُمَّ قَتَلَهُ رُفِعَ لَهُ لِوَاءُ الْغَدْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . فَكَفَفْتُ عَنْهُ. [صحيح]

(۱۸۴۲۳) رفاعہ بن شداد کہتے ہیں: میں نے کپڑے کے نیچے مختار (کذاب) کے لیے کوئی چیز چھپائی۔ کہتے ہیں: میں ایک دن اس کے پاس گیا اس نے کہا: تو آیا ہے، جبرائیل علیہ السلام اس کرسی پر پہلے کھڑا تھا تو میں تلوار کے دستے کی جانب جھکا۔ میں نے کہا کہ میں اسے مہلت نہ دوں گا یہاں تک کہ میں اس کے سر اور جسم کے درمیان چلوں۔ لیکن پھر مجھے عمرو بن حمق خزاعی کی حدیث یاد آگئی کہ نبی ﷺ نے فرمایا تھا: جب کوئی شخص کسی فرد کو جان کی امان دے کر قتل کر دے تو قیامت کے دن اس کے لیے عہد شکنی کا جھنڈا لگایا جائے گا تو میں اس سے رک گیا۔

(۱۸۴۲٤) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فِي غَزْوَةِ خَيْبَرَ خَرَجَتْ سَرِيَّةٌ فَأَخَذُوا إِنْسَانًا مَعَهُ غَنَمٌ يَرْعَاهَا فَجَاءُ وا بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَكَلَّمَهُ النَّبِيُّ -ﷺ- مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يُكَلِّمَهُ بِهِ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ : إِنِّي قَدْ آمَنْتُ بِكَ وَبِمَا جِئْتَ بِهِ فَكَيْفَ بِالْغَنَمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهَا أَمَانَةٌ وَهِيَ لِلنَّاسِ الشَّاةُ وَالشَّاتَانِ وَأَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ : احْصُبْ وُجُوهَهَا تَرْجِعْ إِلَى أَهْلِهَا . فَأَخَذَ قَبْضَةً مِنْ حَصْبَاءَ أَوْ تُرَابٍ فَرَمَى بِهِ وُجُوهَهَا فَخَرَجَتْ تَشْتَدُّ حَتَّى دَخَلَتْ كُلُّ شَاةٍ إِلَى أَهْلِهَا ثُمَّ تَقَدَّمَ إِلَى الصَّفِّ فَأَصَابَهُ سَهْمٌ فَقَتَلَهُ وَلَمْ يُصَلِّ لِلَّهِ سَجْدَةً قَطُّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : أَدْخِلُوهُ الْخِبَاءَ . فَأُدْخِلَ خِبَاءَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- حَتَّى إِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- دَخَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ : لَقَدْ حَسُنَ إِسْلاَمُ صَاحِبِكُمْ لَقَدْ دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَإِنَّ عِنْدَهُ لَزَوْجَتَيْنِ لَهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ .

لَمْ أَكْتُبْهُ مَوْصُولاً إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ شُرَحْبِيلَ بْنِ سَعْدٍ وَقَدْ تَكَلَّمُوا فِيهِ. (ت) وَرُوِيَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيهِ مُرْسَلاً.

وَرُوِیَ عَنْ أَبِی الْعَاصِ بْنِ الرَّبِیعِ فِیهِ قِصَّةٌ شَبِیهَةٌ بِهَذِهِ إِلاَّ أَنَّهَا بِإِسْنَادٍ مُرْسَلٍ. [ضعیف]

(۱۸۴۲۴) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ خیبر میں ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے۔ ایک چھوٹا لشکر نکلا، انہوں نے ایک انسان کو پکڑا جو بکریاں چرا رہا تھا۔ اسے لے کر نبی کریم ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے اس سے بات چیت کی جو اللہ نے چاہا تو اس شخص نے کہا: میں آپ پر اور جو آپ لے کر آئے ہیں اس پر ایمان رکھتا ہوں، اے اللہ کے رسول! بکریوں کا کیا بنے گا؟ کیونکہ یہ امانت ہے کسی کی ایک اور دو یا اس سے بھی زائد ہے۔ آپ نے فرمایا: تو ان کے چہروں پر کنکریاں پھینک یہ بکریاں اپنے گھر والوں کے پاس واپس چلی جائیں گی۔ اس نے کنکریوں یا مٹی کی ایک مٹھی لی اور ان بکریوں کی طرف پھینکی تو وہ بھاگتی ہوئی ہر بکری اپنے مالکوں کے پاس پہنچ گئی۔ پھر یہ شخص مجاہدین کی صف میں کھڑا ہوا تو ایک تیر لگنے کی وجہ سے یہ ہلاک ہو گیا اور اس نے اللہ کے لیے ایک سجدہ بھی نہ کیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اس کو خیمے میں داخل کر دو تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے خیمے میں داخل کر دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ فارغ ہوئے اس کے پاس آئے، پھر نکلے تو فرمایا تمہارے ساتھی کا اسلام اچھا تھا، میں اس کے پاس گیا تو اس کی دو بیویاں حور العین سے اس کے پاس موجود تھیں۔

(۱۸۴۲۵) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا یُونُسُ بْنُ بُكَیْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِی عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِی بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ : خَرَجَ أَبُو الْعَاصِ بْنُ الرَّبِیعِ تَاجِرًا إِلَى الشَّامِ وَكَانَ رَجُلاً مَأْمُونًا وَكَانَتْ مَعَهُ بَضَائِعُ لِقُرَیْشٍ فَأَقْبَلَ قَافِلاً فَلَقِیَهُ سَرِیَّةٌ لِرَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَاسْتَاقُوا عِیرَهُ وَأَفْلَتَ وَقَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- بِمَا أَصَابُوا فَقَسَمَهُ بَیْنَهُمْ وَأَتَى أَبُو الْعَاصِ حَتَّى دَخَلَ عَلَى زَیْنَبَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهَا فَاسْتَجَارَ بِهَا وَسَأَلَهَا أَنْ تَطْلُبَ لَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- رَدَّ مَالِهِ عَلَیْهِ وَمَا كَانَ مَعَهُ مِنْ أَمْوَالِ النَّاسِ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- السَّرِیَّةَ فَسَأَلَهُمْ فَرَدُّوا عَلَیْهِ ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَأَدَّى عَلَى النَّاسِ مَا كَانَ مَعَهُ مِنْ بَضَائِعِهِمْ حَتَّى إِذَا فَرَغَ قَالَ : یَا مَعْشَرَ قُرَیْشٍ هَلْ بَقِیَ لأَحَدٍ مِنْكُمْ مَعِی مَالٌ لَمْ أَرُدَّهُ عَلَیْهِ؟ قَالُوا : لاَ فَجَزَاكَ اللَّهُ خَیْرًا قَدْ وَجَدْنَاكَ وَفِیًّا كَرِیمًا. فَقَالَ : أَمَا وَاللَّهِ مَا مَنَعَنِی أَنْ أُسْلِمَ قَبْلَ أَنْ أَقْدَمَ عَلَیْكُمْ إِلاَّ تَخَوُّفًا أَنْ تَظُنُّوا أَنِّی إِنَّمَا أَسْلَمْتُ لأَذْهَبَ بِأَمْوَالِكُمْ فَإِنِّی أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

قَالَ الشَّافِعِیُّ فِی الْمُسْلِمِ إِذَا أُسِرَ وَلَمْ یُؤَمِّنُوهُ وَلَمْ یَأْخُذُوا عَلَیْهِ أَنَّهُمْ آمِنُونَ مِنْهُ فَلَهُ أَخْذُ مَا قَدَرَ عَلَیْهِ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَإِفْسَادُهُ وَالْهَرَبُ مِنْهُمْ.

قَالَ الشَّیْخُ قَدْ رُوِّینَا حَدِیثَ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ فِی الْمَرْأَةِ الْمُسْلِمَةِ الَّتِی أَخَذَتِ النَّاقَةَ وَهَرَبَتْ عَلَیْهَا. [ضعیف]

(۱۸۴۲۵) عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم فرماتے ہیں کہ ابوالعاص بن ربیع شام کی جانب تجارت کی غرض سے نکلا اور

یہ ایسا شخص تھا جس کو امان حاصل تھی۔ اس کے پاس قریش کا مال بھی تھا۔ جب قافلہ آیا تو رسول اللہ ﷺ کے لشکر نے اس قافلے کو آپ ﷺ کے سامنے پیش کر دیا اور مال آپس میں تقسیم کر لیا۔ ابو العاص نے حضرت زینب کے پاس آ کر پناہ طلب کی اور ان سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے اس کے مال اور لوگوں کے مال کو واپس کرنے کا مطالبہ کریں تو رسول اللہ ﷺ نے سریے والوں کو بلا کر پوچھا تو انہوں نے مال واپس کر دیا۔ ابو العاص نے مکہ آ کر لوگوں کے مال واپس کر دیے۔ فارغ ہونے کے بعد کہنے لگے: اے قریش کے گروہ! کیا کسی کا مال ہے کہ میں نے واپس نہ کیا ہو؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔ ہم نے تجھے معزز ادا کرنے والا پایا ہے۔ پھر کہا: میں نے اسلام صرف اس ڈر سے نہ قبول کیا کہ کہیں تم یہ نہ کہو کہ ہمارے مال ہڑپ کرنا چاہتا تھا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

امام شافعی رحمہ اللہ مسلم کے بارے میں فرماتے ہیں: جب قیدی بنایا جائے اور امان بھی نہ دی ہو اور وعدہ بھی نہ لیا ہو تو وہ ان کے مال کو حسب قدرت لے سکتا ہے خراب کرے یا لے کر بھاگ جائے۔

شیخ فرماتے ہیں کہ وہ مسلمہ عورت جو اونٹنی لے کر بھاگ گئی تھی۔

(۱۲۳) باب الْأَسِيرِ يَسْتَعِينُ بِهِ الْمُشْرِكُونَ عَلَى قِتَالِ الْمُشْرِكِينَ

مشرک قیدی سے مشرکین کے خلاف مدد حاصل کرنے کا بیان

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : قَدْ قِيلَ يُقَاتِلُهُمْ قَدْ قَاتَلَ الزُّبَيْرُ وَأَصْحَابٌ لَهُ بِبِلاَدِ الْحَبَشَةِ مُشْرِكِينَ عَنْ مُشْرِكِينَ وَلَوْ قَالَ قَائِلٌ يَمْتَنِعُ عَنْ قِتَالِهِمْ لِمَعَانٍ ذَكَرَهَا الشَّافِعِيُّ كَانَ مَذْهَبًا وَلاَ نَعْلَمُ خَبَرَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَثْبُتُ وَلَوْ ثَبَتَ كَانَ النَّجَاشِيُّ مُسْلِمًا كَانَ آمَنَ بِرَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَصَلَّى النَّبِيُّ -ﷺ- عَلَيْهِ.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے حبشہ میں قتال کیا، جبکہ دونوں جانب مشرک تھے۔ بعض حضرات مشرکین کی مدد کو جائز نہیں خیال کرتے۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ والی بات ہی ثابت نہیں۔ اگر ثابت ہو بھی جائے تو نجاشی مسلمان تھا، نبی ﷺ پر ایمان لایا۔ آپ ﷺ نے اس پر نماز جنازہ پڑھائی۔

(۱۸۲۳۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ -ﷺ- أَنَّهَا قَالَتْ : لَمَّا ضَاقَتْ عَلَيْنَا مَكَّةُ فَذَكَرَتِ الْحَدِيثَ فِي هِجْرَتِهِمْ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ وَمَا كَانَ مِنْ بَعْثَةِ قُرَيْشٍ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ إِلَى النَّجَاشِيِّ لِيُخْرِجَهُمْ مِنْ بِلاَدِهِ وَيَرُدَّهُمْ عَلَيْهِمْ وَمَا كَانَ مِنْ دُخُولِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَأَصْحَابِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ عَلَى النَّجَاشِيِّ قَالَ فَقَالَ النَّجَاشِيُّ : هَلْ مَعَكُمْ شَيْءٌ مِمَّا جَاءَ بِهِ؟ فَقَالَ لَهُ جَعْفَرٌ : نَعَمْ فَقَرَأَ عَلَيْهِ

صَدْرًا مِنْ ﴿كهيعص﴾ [مریم ۱] فَبَكَى وَاللَّهِ النَّجَاشِيُّ حَتَّى أَخْضَلَ لِحْيَتَهُ وَبَكَتْ أَسَاقِفَتُهُ حَتَّى أَخْضَلُوا مَصَاحِفَهُمْ ثُمَّ قَالَ : إِنَّ هَذَا الْكَلَامَ لَيَخْرُجُ مِنَ الْمِشْكَاةِ الَّتِي جَاءَ بِهَا مُوسَى انْطَلِقُوا رَاشِدِينَ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ فِي تَصْوِيرِهِمَا لَهُ أَنَّهُمْ يَقُولُونَ فِي عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ عَبْدٌ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ وَعِنْدَهُ بَطَارِقَتُهُ فَقَالَ مَا تَقُولُونَ فِي عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ جَعْفَرٌ نَقُولُ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ وَكَلِمَتُهُ وَرُوحُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ الْعَذْرَاءِ الْبَتُولِ فَدَلَّى النَّجَاشِيُّ يَدَهُ إِلَى الأَرْضِ فَأَخَذَ عُوَيْدًا بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ فَقَالَ مَا عَدَا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ مَا قُلْتَ هَذَا الْعُوَيْدَ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَتْ :فَلَمْ يَنْشَبْ أَنْ خَرَجَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الْحَبَشَةِ يُنَازِعُهُ فِي مُلْكِهِ فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْتُنَا حَزِنَّا حُزْنًا قَطُّ كَانَ أَشَدَّ مِنْهُ فَرَقًا مِنْ أَنْ يَظْهَرَ ذَلِكَ الْمَلِكُ عَلَيْهِ فَيَأْتِي مَلِكٌ لاَ يَعْرِفُ مِنْ حَقِّنَا مَا كَانَ يَعْرِفُ فَجَعَلْنَا نَدْعُو اللَّهَ وَنَسْتَنْصِرُهُ لِلنَّجَاشِيِّ فَخَرَجَ إِلَيْهِ سَائِرًا فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ مَنْ رَجُلٌ يَخْرُجُ فَيَحْضُرَ الْوَقْعَةَ حَتَّى يَنْظُرَ عَلَى مَنْ تَكُونُ فَقَالَ الزُّبَيْرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ مِنْ أَحْدَثِهِمْ سِنًّا أَنَا فَنَفَخُوا لَهُ قِرْبَةً فَجَعَلَهَا فِي صَدْرِهِ ثُمَّ خَرَجَ يَسْبَحُ عَلَيْهَا فِي النِّيلِ حَتَّى خَرَجَ مِنَ الشِّقَّةِ الأُخْرَى إِلَى حَيْثُ الْتَقَى النَّاسُ فَحَضَرَ الْوَقْعَةَ فَهَزَمَ اللَّهُ ذَلِكَ الْمَلِكَ وَقَتَلَهُ وَظَهَرَ النَّجَاشِيُّ عَلَيْهِ فَجَاءَنَا الزُّبَيْرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَجَعَلَ يُلِيحُ إِلَيْنَا بِرِدَائِهِ وَيَقُولُ أَلاَ أَبْشِرُوا فَقَدْ أَظْهَرَ اللَّهُ النَّجَاشِيَّ فَوَاللَّهِ مَا فَرِحْنَا بِشَيْءٍ فَرَحَنَا بِظُهُورِ النَّجَاشِيِّ. [صحیح]

(۱۸۴۲۶) ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نقل فرماتے ہیں کہ جب مکہ کی زمین ہمارے اوپر تنگ ہوگئی ...... انہوں نے اپنی ہجرت حبشہ کا قصہ ذکر کیا اور قریش کا عمرو بن عاص اور عبداللہ بن ابی ربیعہ کو نجاشی کے پاس روانہ کرنا تاکہ وہ مسلمانوں کو اپنے ملک سے نکال دے اور ان کے پاس واپس کر دے اور جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور دیگر ساتھی نجاشی کے پاس گئے تو نجاشی نے پوچھا: وہ نبی تمہارے پاس کیا لیکر آئے ہیں؟ تو جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں اور سورہ مریم کی ابتدائی آیات پڑھ کر سنائی تو نجاشی کی روتے روتے داڑھی تر ہوگئی اور ان کے پادریوں کے روتے ہوئے مصاحف بھی تر ہو گئے۔ اس نے کہا کہ یہ کلام تو وہاں سے ہی آئی ہے جس طرح موسیٰ کے پاس آئی تھی۔ تم ہدایت یافتہ ہو کر چلو۔ پھر اس نے ان کے تصورات کے بارے میں حدیث ذکر کی کہ وہ عیسیٰ بن مریم کو بندہ خیال کرتے ہیں۔ وہ صحابہ کے پاس آئے جورات کو ان کے پاس تھے کہ تم عیسیٰ بن مریم کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ تو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم کہتے ہیں کہ وہ اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور اس کا کلمہ ہیں۔ جو اللہ نے حضرت مریم میں پھونک ڈالا تو نجاشی نے زمین سے ایک تنکا پکڑ کر کہا کہ عیسیٰ بن مریم اس تنکے سے زیادہ نہ تھے جو اس نے ان کے بارے میں کہا۔ پھر اس نے حدیث ذکر کی۔ فرماتی ہیں کہ پھر حبشی شخص اس کی بادشاہت کے بارے میں جھگڑا کرے گا۔ اللہ کی قسم! ہمیں، جان کر بہت غم ہوا کہ کوئی دوسرا بادشاہ اس پر غلبہ حاصل کرلے کہ وہ ایسا بادشاہ ہو جو ہمارے حقوق کو نہ جانتا ہو جن کو یہ جانتا ہے۔ ؟ نے اللہ سے دعا کی اور نجاشی کے لیے مدد طلب کر رہے تھے تو صحابہ ایک دوسرے سے کہنے لگے: کون اس واقعہ میں حاضر ہو کر دیکھے؟

کہ کیا بنتا ہے؟ تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے حامی بھری۔ یہ ابھی نوجوان تھے۔ انہوں نے زبیر رضی اللہ عنہ کو کہا: ایک تکیے کے اندر ہوا بھر کر دی۔ جس کے اوپر تیر کر انہوں نے دریائے نیل کو عبور کر لیا اور دوسری جانب جا پہنچے جہاں لڑائی ہو رہی تھی۔ جنگ ہوئی تو اللہ نے اس بادشاہ کو شکست دی اور وہ مارا گیا۔ نجاشی کو فتح نصیب ہوئی تو زبیر رضی اللہ عنہ نے چادر ہلا کر ہمیں اطلاع دی۔ وہ کہہ رہا تھا کہ اللہ نے نجاشی کو فتح نصیب فرمائی ہے تو ہمیں نجاشی کی فتح کی بڑی خوشی ہوئی۔

(۱۴۳)باب الْأَسِيرِ يُؤْخَذُ عَلَيْهِ أَنْ يَبْعَثَ إِلَيْهِمْ بِفِدَاءٍ أَوْ يَعُودَ فِي إِسَارِهِمْ

قیدی کے عوض فدیہ لینا یا اس کو اپنی قید میں واپس لانا

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ رُوِيَ عَنِ الأَوْزَاعِيِّ يَعُودُ فِي إِسَارِهِمْ إِنْ لَمْ يُعْطِهِمُ الْمَالَ قَالَ وَمَنْ ذَهَبَ مَذْهَبَ الأَوْزَاعِيِّ وَمَنْ قَالَ بِقَوْلِهِ فَإِنَّمَا يَحْتَجُّ فِيمَا أَرَاهُ بِمَا رُوِيَ عَنْ بَعْضِهِمْ أَنَّهُ رَوَى أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- صَالَحَ أَهْلَ الْحُدَيْبِيَةِ أَنْ يَرُدَّ مَنْ جَاءَهُ مِنْهُمْ بَعْدَ الصُّلْحِ مُسْلِمًا فَجَاءَهُ أَبُو جَنْدَلٍ فَرَدَّهُ إِلَى أَبِيهِ وَأَبُو بَصِيرٍ فَرَدَّهُ فَقَتَلَ أَبُو بَصِيرٍ الْمَرْدُودَ مَعَهُ ثُمَّ جَاءَ النَّبِيَّ -ﷺ- فَقَالَ قَدْ وَفَيْتَ لَهُمْ وَنَجَّانِي اللَّهُ مِنْهُمْ فَلَمْ يَرُدَّهُ النَّبِيُّ -ﷺ- وَلَمْ يَعِبْ ذَلِكَ عَلَيْهِ وَتَرَكَهُ فَكَانَ بِطَرِيقِ الشَّامِ يَقْطَعُ عَلَى كُلِّ مَالٍ لِقُرَيْشٍ حَتَّى سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- أَنْ يَضُمَّهُ إِلَيْهِ لِمَا نَالَهُمْ مِنْ أَذَاهُ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ وَهَذَا حَدِيثٌ قَدْ رَوَاهُ بَعْضُ أَهْلِ الْمَغَازِي كَمَا وَصَفْتُ وَلاَ يَحْضُرُنِي ذِكْرُ إِسْنَادِهِ.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اوزاعی سے منقول ہے کہ وہ قیدیوں کو واپس لاتے تھے، اگر چہ وہ ان کو مال بھی دے دے۔ جب نبی ﷺ نے حدیبیہ کے مقام پر اس شرط پر صلح کی کہ آپ ﷺ ان سے آنے والے انسان کو واپس کر دیں گے تو ابوجندل رضی اللہ عنہ کو اس کے باپ واپس کیا اور ابوبصیر رضی اللہ عنہ کو بھی واپس کر دیا لیکن ابوبصیر رضی اللہ عنہ نے واپس لے جانے والے کو قتل کر ڈالا۔ پھر آپ ﷺ کے پاس آ گیا کہ آپ ﷺ نے اپنا وعدہ پورا کر دیا اور اللہ نے مجھے نجات دی۔ آپ ﷺ نے کچھ بھی نہیں کہا اور اسے چھوڑ دیا۔

وہ شام کے راستہ پر قریشیوں کے قافلے لوٹتا تو قریش نے آپ ﷺ سے التجا کی کہ اس کو اپنے پاس بلا لو، اس وجہ سے جو اس نے ان کو تکلیف دی تھی۔

(۱۸۴۲۷) قَالَ الشَّيْخُ أَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَذَكَرَ حَدِيثَ صُلْحِ الْحُدَيْبِيَةِ وَذَكَرَ فِيهِ قِصَّةَ أَبِي جَنْدَلٍ وَأَبِي بَصِيرٍ بِنَحْوٍ مِنْ هَذَا وَأَتَمَّ مِنْهُ.

قَالَ الشَّيْخُ : وَإِنَّمَا رَدَّ النَّبِيُّ -ﷺ- أَبَا جَنْدَلٍ إِلَيْهِمْ لأَنَّهُ كَانَ لاَ يُخَافُ عَلَيْهِ فِي الرَّدِّ لِمَكَانِ أَبِيهِ وَكَذَلِكَ أَشَارَ عَلَى أَبِي بَصِيرٍ بِالرُّجُوعِ إِلَيْهِمْ فِي الاِبْتِدَاءِ لِذَلِكَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ وَسَيَرِدُ كَلاَمُ الشَّافِعِيِّ إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي كِتَابِ الْجِزْيَةِ. [صحيح۔ بخاري ۲۷۳۴]

(۱۸۴۲۷) مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور مسروق بن حکم رضی اللہ عنہ نے حدیبیہ کی صلح حدیث ذکر کی۔ اس میں ابو جندل رضی اللہ عنہ اور ابو بصیر رضی اللہ عنہ کا واقعہ ذکر کیا اور وہ اس سے زیادہ مکمل بھی ہے۔

شیخ فرماتے ہیں: ابو جندل رضی اللہ عنہ کو صرف اس لیے واپس فرمایا کہ مرتد ہونے کا خطرہ نہ تھا اور اس طرح ابتداء میں ابو بصیر رضی اللہ عنہ کو واپس کر دیا تھا۔

(۱۸۴۲۸) وَفِي مِثْلِ هَذَا مَا أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو مُحَمَّدِ بْنُ أَبِي حَامِدٍ الْمُقْرِءُ وَأَبُو بَكْرٍ الْقَاضِي وَأَبُو صَادِقٍ الْعَطَّارُ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ هُوَ الأَصَمُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الأَشَجِّ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي رَافِعٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ : أَنَّهُ أَقْبَلَ بِكِتَابٍ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- أُلْقِيَ فِي قَلْبِيَ الإِسْلاَمُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي وَاللَّهِ لاَ أَرْجِعُ إِلَيْهِمْ أَبَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : إِنِّي لاَ أَخِيسُ بِالْعَهْدِ وَلاَ أَحْبِسُ الْبُرُدَ وَلَكِنِ ارْجِعْ فَإِنْ كَانَ فِي قَلْبِكَ الَّذِي فِي قَلْبِكَ الآنَ فَارْجِعْ . قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِمْ ثُمَّ أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ -ﷺ- فَأَسْلَمْتُ قَالَ بُكَيْرٌ وَأَخْبَرَنِي أَنَّ أَبَا رَافِعٍ كَانَ قِبْطِيًّا. [صحيح]

(۱۸۴۲۸) ابو رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قریش کا خط نبی ﷺ کے پاس آیا۔ راوی کہتے ہیں: جب میں نے نبی ﷺ کو دیکھا تو میرے دل میں اسلام پختہ ہو گیا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ میں واپس نہ جاؤں گا تو نبی ﷺ نے فرمایا: میں عہد کو نہیں توڑتا اور نہ ہی قاصد کو روک سکتا ہوں۔ جاؤ اگر آپ کے دل میں یہی بات ہے تو واپس پلٹ آنا۔ کہتے ہیں: میں واپس چلا گیا اور واپس آکر مسلمان ہو گیا اور ابو رافع رضی اللہ عنہ قبطی آدمی تھا۔

(۱۸۴۲۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَقَدْ سَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ حَدَّثَنَا أَبُو الطُّفَيْلِ حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : مَا مَنَعَنِي أَنْ أَشْهَدَ بَدْرًا إِلاَّ أَنِّي خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِي : حُسَيْلٌ قَالَ فَأَخَذَنَا كُفَّارُ قُرَيْشٍ فَقَالُوا إِنَّكُمْ تُرِيدُونَ مُحَمَّدًا فَقُلْنَا مَا نُرِيدُهُ مَا نُرِيدُ إِلاَّ الْمَدِينَةَ فَأَخَذُوا عَلَيْنَا عَهْدَ اللَّهِ وَمِيثَاقَهُ لَنَنْصَرِفَنَّ إِلَى الْمَدِينَةِ وَلاَ نُقَاتِلُ مَعَهُ فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ -ﷺ- فَأَخْبَرْنَاهُ الْخَبَرَ فَقَالَ : انْصَرِفَا نَفِي لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَنَسْتَعِينُ بِاللَّهِ عَلَيْهِمْ .

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ.

قَالَ الشَّیْخُ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَهَذَا لأَنَّهُ لَمْ يُؤَدِّ انْصِرَافُهُمَا إِلَى تَرْكِ فَرْضٍ إِذْ لَمْ يَكُنْ خُرُوجُهُمَا وَاجِبًا عَلَيْهِمَا وَلاَ إِلَى ارْتِكَابِ مَحْظُورٍ وَالْعَوْدُ إِلَيْهِمْ وَالإِقَامَةُ بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ مِمَّا لاَ يَجُوزُ إِذَا كَانَ يَخَافُ الْفِتْنَةَ عَلَى نَفْسِهِ فِي الْعَوْدِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ. [صحیح۔ مسلم ۱۷۸۷]

(۱۸۴۲۹) حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بدر میں حاضر نہ ہوا، اس وجہ سے کہ میں اور میرے والد حسیل تاکی جنگ گئے تو کفار قریش نے پکڑ لیا۔ انہوں نے کہا: تم مکہ کا ارادہ رکھتے ہو۔ ہم نے نفی میں جواب دیا کہ ہم مدینہ جانا چاہتے ہیں تو انہوں نے ہم سے وعدہ لیا کہ وہ مدینہ جائیں گے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر لڑائی نہ کریں گے۔ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آ کر بتایا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مدینہ جاؤ ہم وعدہ کی پاسداری کریں گے اور ان کے خلاف اللہ سے مدد طلب کریں گے۔

شیخ فرماتے ہیں: فرض کے ترک کی وجہ سے وہ واپس نہیں ہوئے۔ جب ان پر نکلنا بھی فرض نہ تھا اور نہ ہی انہوں نے حرام کا ارتکاب کیا۔ قیام وقعود میں ان کے لیے فتنہ کا ڈر تھا۔

(۱۲۵) باب مَا يَجُوزُ لِلأَسِيرِ أَوْ مَنْ قُدِّمَ لِيُقْتَلَ وَالرَّجُلِ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ فِي مَالِهِ

قیدی کے لیے جائز نہیں یا جس شخص کو قتل یا لڑائی کی صف میں لایا جائے کہ وہ اپنے مال میں تصرف کرے

(۱۸۴۳۰) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا بَعْضُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَنَّ مُسْرِفًا قَدَّمَ يَزِيدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ يَوْمَ الْحَرَّةِ لِيَضْرِبَ عُنُقَهُ فَطَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَسَأَلُوا أَهْلَ الْعِلْمِ فَقَالُوا لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ وَلاَ مِيرَاثَ لَهَا. [ضعیف]

(۱۸۴۳۰) زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مسرف نے یزید بن عبداللہ کو حرہ کے دن قتل کے لیے پیش کیا۔ اس نے اپنی غیر مدخول بہا عورت کو طلاق دے دی۔ انہوں نے اہل علم سے پوچھا تو فرماتے ہیں: اس کو آدھا حق مہر ملے گا اور وراثت نہ ملے گی۔

(۱۸۴۳۱) وَبِإِسْنَادِهِ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عَامَّةَ صَدَقَاتِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَصَدَّقَ بِهَا وَفَعَلَ أُمُورًا وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى ظَهْرِ فَرَسِهِ يَوْمَ الْجَمَلِ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَابْنِ الْمُسَيَّبِ رَحِمَهُ اللّٰهُ أَنَّهُمَا قَالاَ: إِذَا كَانَ الرَّجُلُ عَلَى ظَهْرِ فَرَسِهِ يُقَاتِلُ فَمَا صَنَعَ فَهُوَ جَائِزٌ. وَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: عَطِيَّةُ الْحُبْلَى جَائِزَةٌ حَتَّى تَجْلِسَ بَيْنَ الْقَوَابِلِ. وَقَالَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ: عَطِيَّةُ الْحَامِلِ

جَائِزَةٌ. قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ وَبِهَذَا كُلِّهِ نَقُولُ.

قَالَ الشَّيْخُ حَدِيثُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدْ رُوِّينَاهُ فِي كِتَابِ الْوَصَايَا بِطُولِهِ. [ضعيف]

(۱۸۴۳۱) ہشام اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ زبیر رضی اللہ عنہ کے عام صدقات جو وہ صدقہ کرتے اور بعض کام وہ گھوڑے پر سوار ہو کر سرانجام دیا کرتے تھے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عمر بن عبد العزیز اور سعید بن مسیب رحمہ اللہ دونوں گھوڑے پر سوار ہو کر قتال کرتے۔ جو بھی کیا جائے جائز ہے۔ عمر بن عبد العزیز فرماتے ہیں کہ حاملہ کا عطیہ جائز ہے یہاں تک کہ وہ بچہ جنم دینے کے لیے بیٹھ جائے۔

قاسم بن محمد اور سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حاملہ کا عطیہ دینا جائز ہے۔

(۱۲۶) باب صَلاَةِ الأَسِيرِ إِذَا قُدِّمَ لِيُقْتَلَ

قیدی کی نماز کا حکم جب اسے قتل کرنے کیلئے لایا جائے

(۱۸۴۳۲) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فُورَكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَسِيدِ بْنِ جَارِيَةَ حَلِيفِ بَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَشَرَةَ رَهْطٍ عَيْنًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتِ بْنِ أَبِي الأَقْلَحِ وَهُوَ جَدُّ عَاصِمٍ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَانْطَلَقُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْهَدَّةِ بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ ذُكِرُوا لِحَيٍّ مِنْ هُذَيْلٍ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو لِحْيَانَ فَنَفَرُوا لَهُمْ بِمِائَةِ رَجُلٍ رَامٍ فَاتَّبَعُوا آثَارَهُمْ حَتَّى وَجَدُوا مَأْكَلَهُمُ التَّمْرَ فَقَالُوا هَذَا تَمْرُ يَثْرِبَ فَلَمَّا أَحَسَّ بِهِمْ عَاصِمٌ وَأَصْحَابُهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ لَجَئُوا إِلَى قَرْدَدٍ يَعْنِي فَأَحَاطَ بِهِمُ الْقَوْمُ فَقَالُوا: انْزِلُوا وَلَكُمُ الْعَهْدُ وَالْمِيثَاقُ أَنْ لاَ يُقْتَلَ مِنْكُمْ أَحَدٌ فَقَالَ عَاصِمٌ: أَمَّا أَنَا فَوَاللَّهِ لاَ أَنْزِلُ فِي ذِمَّةِ كَافِرٍ الْيَوْمَ اللَّهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّكَ السَّلاَمَ فَقَاتَلُوهُمْ فَقُتِلَ مِنْهُمْ سَبْعَةٌ وَنَزَلَ ثَلاَثَةٌ عَلَى الْعَهْدِ وَالْمِيثَاقِ فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوا مِنْهُمْ حَلُّوا أَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ وَكَتَّفُوهُمْ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ مِنْهُمْ أَحَدُ الثَّلاَثَةِ قَالَ هُوَ وَاللَّهِ أَوَّلُ الْغَدْرِ فَعَالَجُوهُ فَقَتَلُوهُ وَانْطَلَقُوا بِخُبَيْبِ بْنِ عَدِيٍّ وَزَيْدِ بْنِ الدَّثِنَةِ فَانْطَلَقُوا بِهِمَا إِلَى مَكَّةَ فَبَاعُوهُمَا وَذَلِكَ بَعْدَ وَقْعَةِ بَدْرٍ فَاشْتَرَى بَنُو الْحَارِثِ خُبَيْبًا وَكَانَ قَتَلَ الْحَارِثَ يَوْمَ بَدْرٍ قَالَتِ ابْنَةُ الْحَارِثِ: فَكَانَ خُبَيْبٌ أَسِيرًا عِنْدَنَا فَوَاللَّهِ إِنْ رَأَيْتُ أَسِيرًا قَطُّ كَانَ خَيْرًا مِنْ خُبَيْبٍ وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ قِطْفًا مِنْ عِنَبٍ وَمَا بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ مِنْ ثَمَرَةٍ وَإِنْ هُوَ إِلاَّ رِزْقٌ رَزَقَهُ اللَّهُ خُبَيْبًا قَالَتْ فَاسْتَعَارَ مِنِّي مُوسَى يَسْتَحِدُّ بِهِ لِلْقَتْلِ قَالَتْ فَأَعَرْتُهُ إِيَّاهُ وَدَرَجَ بُنَيٌّ لِي وَأَنَا غَافِلَةٌ فَرَأَيْتُهُ مُجْلِسَهُ عَلَى صَدْرِهِ قَالَتْ فَفَزِعْتُ فَزْعَةً عَرَفَهَا خُبَيْبٌ قَالَتْ فَفَطِنَ بِي فَقَالَ

أَنْ تَحْسَبُونِي أَنِّي قَتِيلُهُ مَا كُنْتُ لأَفْعَلَهُ قَالَتْ فَلَمَّا أَجْمَعُوا عَلَى قَتْلِهِ قَالَ لَهُمْ دَعُونِي أُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَالَتْ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ :لَوْلاَ أَنْ تَحْسَبُوا أَنَّ بِي جَزَعًا لَزِدْتُ قَالَ فَكَانَ خُبَيْبٌ أَوَّلَ مَنْ سَنَّ الصَّلاَةَ لِمَنْ قُتِلَ صَبْرًا ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَحْصِهِمْ عَدَدًا وَاقْتُلْهُمْ بَدَدًا وَلاَ تُبْقِ مِنْهُمْ أَحَدًا وَأَنْشَأَ يَقُولُ :

فَلَسْتُ أُبَالِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا
عَلَى أَيِّ حَالٍ كَانَ فِي اللَّهِ مَصْرَعِي
وَذَلِكَ فِي جَنْبِ الإِلَهِ وَإِنْ يَشَأْ
يُبَارِكْ عَلَى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعِ

قَالَ :وَبَعَثَ الْمُشْرِكُونَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ لِيُؤْتَوْا مِنْ لَحْمِهِ بِشَيْءٍ وَكَانَ قَتَلَ رَجُلاً مِنْ عُظَمَائِهِمْ فَبَعَثَ اللَّهُ مِثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ فَحَمَتْهُ مِنْ رُسُلِهِمْ فَلَمْ يَسْتَطِيعُوا أَنْ يَأْخُذُوا مِنْ لَحْمِهِ شَيْئًا.

[صحیح۔ بخاری ۳۰۴۵]

(۱۸۳۳۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دس افراد کا گروہ روانہ کیا۔ جن کے امیر عاصم بن ثابت بن ابی اقلح تھے۔ یہ عاصم کے دادا ہیں، یعنی حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ۔ جب وہ چلتے ہوئے عسفان اور مکہ کے درمیان ایک بلند جگہ پر پہنچے تو ہذیل نامی قبیلے کا تذکرہ کیا گیا جن کو بنولحیان کہا جاتا تھا۔ ان کے سو تیر اندازوں نے ان صحابہ کا پیچھا کیا اور انہیں کھجوریں کھاتے ہوئے پالیا۔ انہوں نے کہا: یہ یثرب کی کھجوریں ہیں، جب عاصم اور ساتھیوں نے محسوس کر لیا کہ لوگوں نے انہیں گھیر لیا ہے تو انہوں نے کہا: تم اترو اور تم سے عہد و پیما ہے۔ تم میں سے کسی کو قتل نہ کیا جائے گا۔ عاصم نے کہا: میں کسی کافر کے عہد میں نہ اتروں گا۔ اے اللہ! ہماری جانب سے اپنے نبی ﷺ کو سلام بھیج دینا۔ انہوں نے ان سے قتال کیا۔ سات شہید ہو گئے۔ تین افراد نے ان کے عہد و پیما کو قبول کر لیا۔ جب انہوں نے ان پر غلبہ پالیا اور ان کی کمان کی تندی کو اتار کر ان کے بازو پچھلی جانب باندھ لیے۔ جب ان تینوں میں سے ایک نے دیکھا تو کہنے لگا: یہ پہلا دھوکہ ہے تو انہوں نے اس کو قتل کر ڈالا۔ خبیب بن عدی زید بن دثنہ کو مکہ لا کر فروخت کر دیا۔ یہ جنگ بدر کے بعد کی بات ہے۔ بنو حارث نے خبیب کو خرید لیا۔ خبیب نے بدر کے دن حارث کو قتل کیا تھا۔ حارث کی بیٹی کہتی ہے کہ خبیب ہمارے پاس قیدی تھے۔ اللہ کی قسم! میں نے خبیب سے بہتر قیدی کوئی نہیں دیکھا۔ اللہ کی قسم! میں نے اس کو انگوروں کے گچھے کھاتے ہوئے دیکھا۔ حالانکہ وہ پھل مکہ میں موجود نہیں تھا۔ یہ اللہ رب العزت نے خبیب کو رزق عطا کیا تھا۔ کہتی ہے: خبیب نے مجھ سے استرا مانگا تا کہ قتل کی تیاری کیلئے وہ زیر ناف بال صاف کرے۔ کہتی ہے: میں نے اس کو دے دیا۔ میرا چھوٹا بیٹا آہستہ آہستہ چلتے ہوئے اس کے پاس پہنچ گیا۔ میں اس سے غافل تھی۔ جب میں نے اس کو دیکھا تو وہ اس کے سینے پر بیٹھا ہوا تھا۔ کہتی ہیں: میں گھبرائی جسے خبیب پہچان گئے۔ کہتی ہیں: اس نے مجھے تسلی دی اور کہا: تو میرے بارے میں گمان رکھتی ہے کہ میں اس کو قتل کر دوں گا۔ میں ایسا کرنے والا نہیں۔ کہتی

ہے کہ جب تمام لوگ اس کو قتل کرنے پر جمع ہو گئے تو اس نے کہا: مجھے دو رکعت نماز پڑھ لینے دو۔ کہتی ہے: خبیب نے دو رکعت نماز ادا کی اور فرمانے لگے: اگر تم میرے بارے میں یہ خیال نہ کرو کہ میں ڈر گیا ہوں تو میں مزید نماز ادا کرتا۔ راوی کہتے ہیں کہ خبیب پہلا انسان ہے جس نے باندھ کر قتل کیے جانے کے وقت نماز پڑھنے کی سنت جاری کی اور پھر فرمایا: اے اللہ! ان کو شمار کر لے اور ان کو ایک ایک کر کے قتل کرنا۔ ان میں سے کسی کو بھی نہ چھوڑ اور یہ شعر پڑھ رہے تھے۔

مجھے کوئی پرواہ نہیں جب میں حالت اسلام میں قتل کیا جاؤں اور کسی حالت میں اللہ کی راہ میں گرایا جاؤں۔

اور یہ میرا مرنا اللہ کے حق میں ہے۔ اگر وہ چاہے گا تو اپنی برکت سے بکھرے جوڑ ملا دے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ مشرکین نے عاصم بن ثابت کو بھیجا کہ وہ اس کا کچھ گوشت لیکر آئے اور ان کے قبیلے کے بڑے آدمی نے اس کو قتل کیا تھا۔ اللہ رب العزت نے شہید کی مکھیوں کا ایک جھنڈ چھتری کی مثل بھیج دیا۔ جس نے ان کے قاصد سے حفاظت کی تو وہ اس کا گوشت نہ لے جا سکا۔

(۱۸۴۳۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِیٍّ الرُّوذْبَارِیُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِى ابْنَ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِى عُمَرُ بْنُ جَارِيَةَ الثَّقَفِىُّ حَلِيفُ بَنِى زُهْرَةَ عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ فَذَكَرَهُ بِمَعْنَاهُ مُخْتَصَرًا دُونَ الشِّعْرِ وَدُونَ قِصَّةِ عَاصِمٍ فِى آخِرِهِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ فِى الصَّحِيحِ عَنْ مُوسَى بْنِ إِسْمَاعِيلَ بِطُولِهِ قَالَ وَأَخْبَرَنِى ابْنُ أَسِيدِ بْنِ جَارِيَةَ وَهُوَ عَمْرُو بْنُ أَبِى سُفْيَانَ بْنِ أَسِيدِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِىُّ وَقِيلَ عُمَرُ بْنُ أَسِيدٍ قَالَ الْبُخَارِىُّ الأَوَّلُ أَصَحُّ يَعْنِى عَمْرَو بْنَ أَبِى سُفْيَانَ بْنِ أَسِيدٍ أَصَحُّ وَكَذَلِكَ قَالَهُ شُعَيْبُ بْنُ أَبِى حَمْزَةَ وَمَعْمَرٌ وَيُونُسُ وَغَيْرُهُمْ عَنِ الزُّهْرِىِّ. [صحيح]

(۱۸۴۳۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کے ہم معنی مختصر حدیث ذکر کی۔ جس میں اشعار اور عاصم کے قصے کا ذکر نہیں ہے۔

(۱۲۷) باب الْمُسْلِمِ يَدُلُّ الْمُشْرِكِينَ عَلَى عَوْرَةِ الْمُسْلِمِينَ

ایسا مسلم انسان جو مسلمانوں کے راز مشرکین کو بتاتا ہے

(۱۸۴۳۴) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ دَاوُدَ الْعَلَوِىُّ رَحِمَهُ اللَّهُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الشَّرْقِىِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمِ بْنِ حَيَّانَ الطُّوسِىُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ وَأَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِى إِسْحَاقَ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِىُّ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِىُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِى رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ : بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ فَقَالَ : انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ . فَخَرَجْنَا تَعَادَى بِنَا خَيْلُنَا فَإِذَا نَحْنُ بِظَعِينَةٍ فَقُلْنَا أَخْرِجِى الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعِى كِتَابٌ فَقُلْنَا

لَهَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَأَتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- فَإِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أُنَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِمَّنْ بِمَكَّةَ يُخْبِرُ بِبَعْضِ أَمْرِ النَّبِيِّ -ﷺ- فَقَالَ :مَا هَذَا يَا حَاطِبُ؟ . قَالَ :لاَ تَعْجَلْ عَلَيَّ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَاتِهِمْ وَلَمْ يَكُنْ لِي بِمَكَّةَ قَرَابَةٌ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذَلِكَ أَنْ أَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا وَاللَّهِ مَا فَعَلْتُهُ شَكًّا فِي دِينِي وَلاَ رِضًا بِالْكُفْرِ بَعْدَ الإِسْلاَمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :إِنَّهُ قَدْ صَدَقَ . فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ النَّبِيُّ -ﷺ- :إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ . وَنَزَلَتْ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ﴾ [الممتحنة ۱]

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ جَمَاعَةٍ عَنْ سُفْيَانَ. [صحیح۔ متفق علیه]

(۱۸۴۴۴) عبیداللہ بن ابی رافع کہتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ ﷺ نے مجھے، زبیر رضی اللہ عنہ اور مقداد کو روانہ کیا اور فرمایا کہ تم روضہ خاخ نامی جگہ جاؤ وہاں ایک عورت ہوگی جس کے پاس ایک خط ہے۔ ہم نے اپنے گھوڑے بھگائے وہاں پہنچے تو ایک عورت تھی۔ ہم نے خط مانگا تو وہ کہنے لگی میرے پاس خط نہیں ہے۔ ہم نے کہا: خط نکالو ورنہ تجھے ننگی کر دیں گے تو اس نے اپنی مینڈھیوں سے خط نکال کر دے دیا۔ ہم اسے لیکر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ اس میں تھا کہ یہ حاطب بن ابی بلتعہ کی جانب سے مشرکین مکہ کی طرف ہے۔ جس میں نبی ﷺ کی بعض خبریں دی گئی تھیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اے حاطب! یہ کیا ہے؟ اس نے کہا: آپ جلدی نہ کریں، میں باہر سے آ کر مہاجرین میں ان کی وہاں رشتہ داریاں ہیں تو وہ لوگ اپنے رشتے داروں کی حفاظت کرتے ہیں۔ میری مکہ میں میرا کوئی قریبی نہیں ہے تو میں نے چاہا۔ اس کی جگہ میں ان پر کوئی احسان کر دوں۔ اللہ کی قسم! میں نے دین کے بارے میں شک کرتے ہوئے اور نہ ہی اسلام کے بعد کفر کو پسند کرتے ہوئے ایسا کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے اجازت دیں، میں اس منافق کی گردن اتار دوں تو نبی ﷺ نے فرمایا: یہ بدری ہے کیا آپ کو معلوم نہیں اللہ رب العزت نے بدر والوں کو دیکھتے ہوئے فرمایا تھا کہ جو تم چاہو عمل کرو، میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے اور یہ آیت نازل ہوئی: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ﴾ [الممتحنة ۱]

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو تم اپنے اور میرے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔ تم ان کی جانب محبت کے پیغام بھیجتے ہو۔

(۱۸۴۴۵) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ وَحِبَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ السُّلَمِيِّ :أَنَّهُمَا تَنَازَعَا فِي عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَكَانَ حِبَّانُ يُحِبُّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

وَكَانَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُحِبُّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ يَعْنِي عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَتَبَ حَاطِبُ بْنُ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى مَكَّةَ أَنَّ مُحَمَّدًا يُرِيدُ أَنْ يَغْزُوَكُمْ بِأَصْحَابِهِ فَخُذُوا حِذْرَكُمْ وَدَفَعَ كِتَابَهُ إِلَى امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا سَارَةُ فَجَعَلَتْهُ فِي إِزَارِهَا فِي ذُؤَابَةٍ مِنْ ذَوَائِبِهَا فَانْطَلَقَتْ فَأَطْلَعَ اللَّهُ رَسُولَهُ -ﷺ- عَلَى ذَلِكَ قَالَ عَلِيٌّ فَبَعَثَنِي وَمَعِي الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ وَأَبُو مَرْثَدٍ الْغَنَوِيُّ وَكُلُّنَا فَارِسٌ قَالَ : انْطَلِقُوا فَإِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَهَا بِرَوْضَةِ كَذَا وَكَذَا فَفَتِّشُوهَا فَإِنَّ مَعَهَا كِتَابًا إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ مِنْ حَاطِبٍ . فَانْطَلَقْنَا فَوَافَقْنَاهَا فَقُلْنَا هَاتِي الْكِتَابَ الَّذِي مَعَكِ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ فَقَالَتْ مَا مَعِي كِتَابٌ قَالَ قُلْتُ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِبْتُ لَتُخْرِجِنَّهُ أَوْ لأُجَرِّدَنَّكِ فَلَمَّا عَرَفَتْ أَنِّي فَاعِلٌ أَخْرَجَتِ الْكِتَابَ فَأَخَذْنَاهُ فَانْطَلَقْنَا بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَفَتَحَهُ فَقَرَأَهُ فَإِذَا فِيهِ :مِنْ حَاطِبٍ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ مُحَمَّدًا يُرِيدُكُمْ فَخُذُوا حِذْرَكُمْ وَتَأَهَّبُوا أَوْ كَمَا قَالَ فَلَمَّا قَرَأَ الْكِتَابَ أَرْسَلَ إِلَى حَاطِبٍ فَقَالَ لَهُ :أَكَتَبْتَ هَذَا الْكِتَابَ؟ . قَالَ :نَعَمْ. قَالَ : فَمَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ؟ . قَالَ :يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا وَاللَّهِ مَا كَفَرْتُ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَإِنِّي لَمُؤْمِنٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَا حَمَلَنِي عَلَى مَا صَنَعْتُ مِنْ كِتَابِي إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ إِلاَّ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِكَ إِلاَّ وَلَهُ هُنَاكَ بِمَكَّةَ مَنْ يَدْفَعُ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَلَمْ يَكُنْ لِي هُنَاكَ أَحَدٌ يَدْفَعُ عَنْ أَهْلِي وَمَالِي فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَّخِذَ عِنْدَ الْقَوْمِ يَدًا وَإِنِّي لأَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ سَيُظْهِرُ رَسُولَهُ عَلَيْهِمْ قَالَ فَصَدَّقَهُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- وَقَبِلَ قَوْلَهُ قَالَ فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعْنِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ فَإِنَّهُ قَدْ خَانَ اللَّهَ وَالْمُؤْمِنِينَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :يَا عُمَرُ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ اطَّلَعَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ هُشَيْمٍ وَأَخْرَجَاهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِدْرِيسَ وَغَيْرِهِ عَنْ حُصَيْنٍ.قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ :وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- أَنَّهُ قَالَ :تَجَافَوْا لِذَوِي الْهَيْئَاتِ . وَقِيلَ فِي الْحَدِيثِ :مَا لَمْ يَكُنْ حَدًّا . فَإِذَا كَانَ هَذَا مِنَ الرَّجُلِ ذِي الْهَيْئَةِ وَقِيلَ بِجَهَالَةٍ كَمَا كَانَ هَذَا مِنْ حَاطِبٍ بِجَهَالَةٍ وَكَانَ غَيْرَ مُتَّهَمٍ أَحْبَبْتُ أَنْ يَتَجَافَى لَهُ وَإِذَا كَانَ مِنْ غَيْرِ ذِي الْهَيْئَةِ كَانَ لِلإِمَامِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ تَعْزِيرُهُ. [صحیح۔ متفق علیه]

(۱۸۳۳۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حاطب بن ابی بلتعہ نے مکہ والوں کو خط لکھا کہ محمد تم پر حملہ کرنا چاہتے ہیں۔ اپنا دفاع کرو اور یہ خط دے کر سارہ نامی عورت کو روانہ کر دیا تو اس نے خط کو مینڈھیوں کے اندر چھپا لیا۔ وہ چل پڑی۔ ادھر اللہ رب العزت نے اپنے رسول ﷺ کو اطلاع دے دی تو آپ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ، زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ اور ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ۔ تمام شاہسواروں کو بھیج دیا اور فرمایا کہ تم فلاں جگہ ایک عورت کو ملو گے۔ اس کی تلاشی لینا۔ اس کے پاس حاطب کی جانب سے مکہ والوں کے نام ایک خط ہے۔ کہتے ہیں: ہم چلے اسی جگہ ہم نے عورت کو پایا۔ ہم نے کہا: مکہ والوں کے نام خط ہے۔ وہ نکال

دے۔ اس نے کہا: میرے پاس کوئی خط نہیں۔ کہتے ہیں: میں نے کہا: نہ تو میں جھوٹ بولتا ہوں اور نہ میں تکذیب کرتا ہوں تو خط نکال دے یا میں تیرے کپڑے اتار دوں گا۔ جب اس نے جان لیا کہ یہ ایسا ہی کریں گے۔ تو اس نے خط نکال دیا تو ہم لیکر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے کھول کر پڑھا تو اس میں تھا کہ حاطب کی جانب سے مکہ والوں کی طرف کہ محمد تم پر حملہ کا ارادہ رکھتے ہیں۔ تم اپنے دفاع کی تیاری کرو۔ جب آپ نے خط پڑھا تو حاطب کو بلایا۔ آپ نے پوچھا: تو نے یہ خط لکھا؟ اس نے کہا: ہاں۔ پوچھا: تجھے کس چیز نے اس پر ابھارا تو حاطب نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اسلام لانے کے بعد میں نے کفر نہیں کیا۔ میں اللہ اور رسول پر ایمان رکھتا ہوں۔ میں نے خط حرف اس لیے لکھا کہ مکہ میں میرے اہل و مال کا دفاع کرنے والا کوئی نہیں، جس طرح دوسرے صحابہ کے مکہ میں موجود ہیں۔ میں صرف ان لوگوں پر احسان کرنا چاہتا تھا اور مجھے اس بات کا بھی یقین ہے کہ اللہ آپ کے رسول کو غالب دیں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کی تصدیق کی اور عذر قبول کر لیا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے قتل کی اجازت طلب کی۔ کیونکہ اس نے اللہ و رسول سے خیانت کی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! یہ بدری ہے۔ آپ کو کیا معلوم کہ اللہ نے ان پر جھانک لیا اور فرمایا: جو تمہارا دل چاہے عمل کرو میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے۔

(ب) نبی ﷺ سے منقول ہے کہ تم معزز لوگوں سے حدوں کو دور کرو۔ حدیث میں کہا گیا ہے کہ یہ حد نہ تھی اور جب یہ شخص معزز لوگوں سے ہو اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جہالت کی وجہ سے حد نہ لگائی جائے جیسے حاطب بن ابی بلتعہ سے بھول ہوئی۔

(۱۲۸) باب الْجَاسُوسِ مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ

لڑائی کرنے والوں کے جاسوس کا حکم

(۱۸۴۳۶) أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ : عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَعْقُوبَ الإِيَادِيُّ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنِ ابْنِ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : أَتَى رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- عَيْنٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَهُوَ فِي سَفَرٍ قَالَ فَجَلَسَ فَتَحَدَّثَ عِنْدَ أَصْحَابِهِ ثُمَّ انْسَلَّ فَقَالَ النَّبِيُّ -ﷺ- : اطْلُبُوهُ فَاقْتُلُوهُ . قَالَ : فَسَبَقْتُهُمْ إِلَيْهِ فَقَتَلْتُهُ وَأَخَذْتُ سَلَبَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۴۳۶) ابن سلمہ بن اکوع اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ سفر کے دوران نبی ﷺ کے پاس مشرکین کا جاسوس آیا۔ وہ صحابہ کے پاس بیٹھ کر باتیں کرتا رہا۔ پھر کھسک گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے پکڑ کر قتل کر دو۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اس کو قتل کر کے اس کا سامان لے لیا۔

(۱۸۴۳۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ

خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هَمَّامٍ الدَّلاَّلُ فِي مَسْجِدِ الْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ عَنِ الْفُرَاتِ بْنِ حَيَّانَ : وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- قَدْ أَمَرَ بِقَتْلِهِ وَكَانَ عَيْنًا لأَبِي سُفْيَانَ وَحَلِيفًا أَظُنُّهُ قَالَ لِرَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ فَمَرَّ عَلَى حَلْقَةٍ مِنَ الأَنْصَارِ فَقَالَ إِنِّي مُسْلِمٌ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ إِنِّي مُسْلِمٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : إِنَّ مِنْهُمْ رِجَالاً نَكِلُهُمْ إِلَى إِيمَانِهِمْ مِنْهُمُ الْفُرَاتُ بْنُ حَيَّانَ. [ضعيف۔ تقدم برقم ۱۱۶۸۳۱]

(۱۸۴۳۷) حارث بن مضرب فرات بن حیان سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے قتل کا حکم دیا اور وہ ابوسفیان کا جاسوس اور حلیف تھا۔ میرا گمان ہے کہ آپ ﷺ نے ایک انصاری شخص سے کہا تو وہ انصاری لوگوں کی مجلس کے پاس سے گزرا۔ اس نے کہا: میں مسلمان ہوں تو ان میں سے ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ کہتا ہے میں مسلم ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان میں سے بعض افراد ایسے ہیں کہ ہم ان کو ایمان کی طرف لے آتے ہیں۔ ان میں سے فرات بن حیان بھی ہیں۔

(۱۲۹) باب الأَسِيرِ يُسْتَطْلَعُ مِنْهُ خَبَرُ الْمُشْرِكِينَ
قیدی سے مشرکین کے بارے میں معلومات حاصل کرنا

(۱۸۴۳۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- نَدَبَ أَصْحَابَهُ فَانْطَلَقَ إِلَى بَدْرٍ فَإِذَا هُمْ بِرَوَايَا قُرَيْشٍ فِيهَا عَبْدٌ أَسْوَدُ لِبَنِي الْحَجَّاجِ فَأَخَذَهُ أَصْحَابُ النَّبِيِّ -ﷺ- فَجَعَلُوا يَسْأَلُونَهُ أَيْنَ أَبُو سُفْيَانَ فَيَقُولُ وَاللَّهِ مَا لِي بِشَيْءٍ مِنْ أَمْرِهِ عِلْمٌ وَلَكِنْ هَذِهِ قُرَيْشٌ قَدْ جَاءَتْ فِيهِمْ أَبُو جَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ ابْنَا رَبِيعَةَ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ فَإِذَا قَالَ لَهُمْ ذَلِكَ ضَرَبُوهُ فَيَقُولُ دَعُونِي دَعُونِي أُخْبِرْكُمْ فَإِذَا تَرَكُوهُ قَالَ وَاللَّهِ مَا لِي بِأَبِي سُفْيَانَ مِنْ عِلْمٍ وَلَكِنْ هَذِهِ قُرَيْشٌ قَدْ أَقْبَلَتْ فِيهِمْ أَبُو جَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ ابْنَا رَبِيعَةَ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ قَدْ أَقْبَلُوا وَالنَّبِيُّ -ﷺ- يُصَلِّي وَهُوَ يَسْمَعُ ذَلِكَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّكُمْ لَتَضْرِبُونَهُ إِذَا صَدَقَكُمْ وَتَدَعُونَهُ إِذَا كَذَبَكُمْ هَذِهِ قُرَيْشٌ قَدْ أَقْبَلَتْ لِتَمْنَعَ أَبَا سُفْيَانَ . قَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : هَذَا مَصْرَعُ فُلاَنٍ غَدًا . وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى الأَرْضِ وَهَذَا مَصْرَعُ فُلاَنٍ غَدًا . وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى الأَرْضِ وَهَذَا مَصْرَعُ فُلاَنٍ غَدًا . وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى الأَرْضِ فَقَالَ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا

جَاوَزَ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ-. فَأَمَرَ بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فَأُخِذَ بِأَرْجُلِهِمْ فَسُحِبُوا فَأُلْقُوا فِي قَلِيبِ بَدْرٍ.

أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ حَمَّادٍ. [صحيح۔ مسلم ۱۷۷۹]

(۱۸۴۳۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کو لیکر بدر کی جانب چلے۔ اچانک قریش کیلئے پانی بھرنے والا ایک سیاہ غلام بنو حجاج کا آیا۔ اس کو صحابہ نے پکڑ لیا اور اس سے پوچھنے لگے: ابوسفیان کہاں ہے؟ اس نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے کوئی علم نہیں۔ لیکن یہ قریشی ہیں، جن میں ابوجہل، عتبہ، شیبہ، امیہ بن خلف شامل ہیں۔ جب وہ یہ بات کہتا تو صحابہ اس کو مارتے۔ وہ کہتا: مجھے چھوڑو۔ مجھے چھوڑو، میں تمہیں بتاتا ہوں۔ جب وہ اس کو چھوڑ دیتے تو کہتا اللہ کی قسم! مجھے ابوسفیان کے بارے میں کوئی علم نہیں۔ لیکن یہ قریشی آ رہے ہیں جن میں عتبہ، شیبہ، امیہ بن خلف موجود ہیں۔ وہ اسے لیکر نبی ﷺ کے پاس آئے اور نبی ﷺ حالت نماز میں یہ باتیں سن رہے تھے۔ آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: قسم اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم اس کو مارتے تھے جب اس نے سچ بولا اور جب وہ جھوٹ بولتا تو تم چھوڑ دیتے۔ یہ قریش ہی آرہے ہیں تاکہ وہ ابوسفیان کو تم سے محفوظ کر سکیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ فلاں کے گرنے کی جگہ ہے اور آپ ﷺ نے زمین پر ہاتھ رکھ کر فرمایا۔ یہ جگہ فلاں کی قتل گاہ ہے اور یہ فلاں کی قتل گاہ ہے۔ اللہ کی قسم ان میں سے کوئی ایک بھی رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ والی جگہ سے تجاوز نہ کر سکا۔ آپ ﷺ نے ان کے بارے میں حکم دیا اور انہیں پاؤں سے پکڑ کر بدر کے کنویں میں پھینک دیا گیا۔

(۱۳۰) باب بَعْثِ الْعُيُونِ وَالطَّلاَئِعِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

مسلمانوں کا جاسوس بھیجنے کا بیان

(۱۸۴۳۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ الْقَاضِي قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بُسَيْسَةَ عَيْنًا يَنْظُرُ مَا صَنَعَتْ عِيرُ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ فَجَاءَ وَمَا فِي الْبَيْتِ أَحَدٌ غَيْرِي وَغَيْرُ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَحَدَّثَهُ الْحَدِيثَ. أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي النَّضْرِ كَمَا مَضَى. [صحيح۔ مسلم ۱۹۰۱]

(۱۸۴۳۹) انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بسیسہ کو جاسوس بنا بھیجا کہ وہ ابوسفیان کے قافلہ کی حرکات کو نوٹ کرلے۔ راوی کہتے ہیں: جب وہ آیا تو میرے اور رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کوئی گھر میں موجود نہیں تھا...... پھر اس نے حدیث بیان کی۔

(۱۸۴۴۰) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ : سُلَيْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ اللَّخْمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ

(ح) قَالَ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالاَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يَوْمَ الأَحْزَابِ : مَنْ يَأْتِينِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ . فَقَالَ الزُّبَيْرُ : أَنَا ثُمَّ قَالَ : مَنْ يَأْتِينِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ . فَقَالَ الزُّبَيْرُ : أَنَا ثُمَّ قَالَ : مَنْ يَأْتِينِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ . فَقَالَ الزُّبَيْرُ : أَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ -ﷺ- : إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ .

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنِ الثَّوْرِيِّ . [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۸۴۴۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ احزاب کے دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کی خبر میرے پاس کون لائے گا؟ زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: میرے پاس قوم کی خبر کون لائے گا؟ زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: میرے لیے لوگوں کی جاسوسی کون کرے گا۔ زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی ﷺ کا حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر رضی اللہ عنہ ہے۔

(۱۸۴۴۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدُوسٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ : نَدَبَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- النَّاسَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ -ﷺ- : لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ . قَالَ سُفْيَانُ وَزَادَ فِيهِ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ : وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ وَابْنُ عَمَّتِي .

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنِ ابْنِ الْمَدِينِيِّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ عَمْرٍو النَّاقِدِ عَنْ سُفْيَانَ . [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۸۴۴۱) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خندق کے دن لوگوں کو آواز دی تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے لبیک کہا۔ پھر دوسری مرتبہ آپ ﷺ نے لوگوں کو پکارا تو زبیر رضی اللہ عنہ نے لبیک کہا۔ پھر تیسری مرتبہ آپ ﷺ نے آواز دی تو زبیر رضی اللہ عنہ نے لبیک کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کے لیے ایک مخلص ساتھی ہوتا ہے اور میرا مخلص ساتھی زبیر رضی اللہ عنہ ہے۔

(ب) ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں میرا حواری زبیر رضی اللہ عنہ اور میری پھوپھی کا بیٹا ہے۔

(۱۸۴۴۲) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ وَأَبُو الْفَضْلِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالاَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ رَجُلٌ : لَوْ أَدْرَكْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَاتَلْتُ مَعَهُ وَأَبْلَيْتُ فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ : أَنْتَ كُنْتَ تَفْعَلُ ذَاكَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- لَيْلَةَ الأَحْزَابِ فِي لَيْلَةٍ

ذَاتَ رِيحٍ شَدِيدَةٍ وَقُرٍّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :أَلاَ رَجُلٌ يَأْتِينِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ يَكُونُ مَعِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ . فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا أَحَدٌ ثُمَّ الثَّانِيَةَ مِثْلَهُ ثُمَّ قَالَ :يَا حُذَيْفَةُ قُمْ فَأْتِنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ . فَلَمْ أَجِدْ بُدًّا إِذْ دَعَانِي بِاسْمِي أَنْ أَقُومَ فَقَالَ :ائْتِنِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ وَلاَ تَذْعَرْهُمْ عَلَيَّ . قَالَ :فَمَضَيْتُ كَأَنَّمَا أَمْشِي فِي حَمَّامٍ حَتَّى أَتَيْتُهُمْ فَإِذَا أَبُو سُفْيَانَ يَصْلِي ظَهْرَهُ بِالنَّارِ فَوَضَعْتُ سَهْمِي فِي كَبِدِ قَوْسِي وَأَرَدْتُ أَنْ أَرْمِيَهُ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- :لاَ تَذْعَرْهُمْ عَلَيَّ . وَلَوْ رَمَيْتُهُ لأَصَبْتُهُ قَالَ :فَرَجَعْتُ كَأَنَّمَا أَمْشِي فِي حَمَّامٍ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- ثُمَّ أَصَابَنِي الْبَرْدُ حِينَ فَرَغْتُ وَقُرِرْتُ فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- فَأَلْبَسَنِي رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- مِنْ فَضْلِ عَبَاءَةٍ كَانَتْ عَلَيْهِ يُصَلِّي فِيهَا فَلَمْ أَزَلْ نَائِمًا حَتَّى الصُّبْحِ فَلَمَّا أَنْ أَصْبَحْتُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :قُمْ يَا نَوْمَانُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ. [صحيح۔ مسلم ۱۷۸۸]

(۱۸۴۴۲) ابراہیم تیمی اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ ہم حذیفہ بن یمان کے پاس تھے۔ ایک شخص نے کہا: اگر میں رسول اللہ ﷺ کو پالیتا تو میں آپ ﷺ کے ساتھ لڑتے ہوئے اپنے آپ کو بوڑھا کر لیتا تو حذیفہ نے کہا: کیا تو یہ کام کرے گا۔ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ احزاب کی راتوں میں سے ایک رات کو سخت ہوا والی اور ٹھنڈی پایا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص مجھے قوم کی خبر لا کر دے، وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ہوگا تو ہم میں سے کسی نے بھی جواب نہ دیا۔ پھر دوسری مرتبہ اسی طرح فرمایا، پھر فرمایا: اے حذیفہ! ہمارے پاس قوم کی خبر لیکر آؤ۔ اب میرے پاس کوئی چارہ نہ تھا، جب آپ ﷺ نے میرا نام لیکر مجھے کھڑا ہونے کو کہا تو فرمایا: قوم کی خبر لاؤ تو ان کو میرے بارے میں خبر نہ دینا۔ کہتے ہیں: میں گیا گویا کہ میں سکون سے چل رہا تھا۔ جب میں ابوسفیان کے قریب آیا: تو وہ اپنی کمر کو آگ سے تاپ رہا تھا۔ میں نے اپنا تیر کمان میں رکھا اور اسے تیر مارنے کا ارادہ کیا۔ پھر مجھے رسول اللہ ﷺ کی بات یاد آگئی کہ آپ نے فرمایا تھا کہ ان کو میرے خلاف نہ بھڑکانا، اگر میں اس کو تیر مارتا تو ہلاک کر سکتا تھا۔ کہتے ہیں: میں واپس آیا کہ میں گرمی کے اندر ہی چل رہا تھا۔ جب میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا پھر مجھے ٹھنڈک محسوس ہوئی۔ جب میں اپنے کام سے فارغ ہو چکا تھا۔ میں نے آپ ﷺ کو بتایا تو آپ ﷺ نے چادر کا زائد حصہ میرے اوپر ڈال دیا، پھر میں صبح تک سویا رہا۔ جب میں نے صبح کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے سونے والے! اٹھ جا۔

(۱۳۱) باب فَضْلِ الْحَرَسِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

اللہ کے راستہ میں پہرے کی فضیلت کا بیان

(۱۸۴۴۳) أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ :مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو الأَزْهَرِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلاَّمٍ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ : الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ الْحَلَبِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلاَّمٍ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ سَلاَّمٍ حَدَّثَنِي أَبُو كَبْشَةَ السَّلُولِيُّ : أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ ابْنَ الْحَنْظَلِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَذْكُرُ أَنَّهُمْ سَارُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- يَوْمَ حُنَيْنٍ فَأَطْنَبُوا السَّيْرَ حَتَّى كَانَ عَشِيَّةً فَحَضَرَتِ الصَّلاَةُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَجَاءَ رَجُلٌ فَارِسٌ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّى انْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ حَتَّى طَلَعْتُ جَبَلَ كَذَا وَكَذَا فَإِذَا أَنَا بِهَوَازِنَ عَلَى بَكْرَةِ أَبِيهِمْ بِظُعُنِهِمْ وَنَعَمِهِمْ وَشَائِهِمْ فَاجْتَمَعُوا إِلَى حُنَيْنٍ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَ : تِلْكَ غَنِيمَةُ الْمُسْلِمِينَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

ثُمَّ قَالَ : مَنْ يَحْرُسُنَا اللَّيْلَةَ. فَقَالَ أَنَسُ بْنُ أَبِى مَرْثَدٍ الْغَنَوِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ : ارْكَبْ. فَرَكِبَ فَرَسًا لَهُ فَجَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : اسْتَقْبِلْ هَذَا الشِّعْبَ حَتَّى تَكُونَ فِى أَعْلاَهُ وَلاَ نُغَرَّنَّ مِنْ قِبَلِكَ اللَّيْلَةَ. فَلَمَّا أَصْبَحْنَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- إِلَى مُصَلاَّهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ : هَلْ حَسَسْتُمْ فَارِسَكُمْ. فَقَالَ رَجُلٌ : مَا حَسَسْنَاهُ فَثُوِّبَ بِالصَّلاَةِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يَلْتَفِتُ إِلَى الشِّعْبِ حَتَّى قَضَى صَلاَتَهُ وَسَلَّمَ فَقَالَ : أَبْشِرُوا فَقَدْ جَاءَ فَارِسُكُمْ. قَالَ : فَجَعَلْنَا نَنْظُرُ إِلَى خِلاَلِ الشَّجَرِ فِى الشِّعْبِ فَإِذَا هُوَ قَدْ جَاءَ حَتَّى وَقَفَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَسَلَّمَ فَقَالَ : إِنِّى انْطَلَقْتُ حَتَّى كُنْتُ فِى أَعْلَى هَذَا الشِّعْبِ حَيْثُ أَمَرَنِى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فَلَمَّا أَصْبَحْتُ اطَّلَعْتُ عَلَى الشِّعْبَيْنِ فَنَظَرْتُ فَلَمْ أَرَ أَحَدًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : نَزَلْتَ اللَّيْلَةَ. قَالَ : لاَ إِلاَّ مُصَلِّيًا أَوْ قَاضِيَ حَاجَةٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : قَدْ أَوْجَبْتَ فَلاَ عَلَيْكَ أَنْ لاَ تَعْمَلَ بَعْدَهَا. [صحیح]

(۱۸۳۲۳) ابو کبشہ سلولی نے سہل بن حنظلہ کو ذکر کرتے ہوئے سنا کہ حنین کے دن وہ نبی ﷺ کے ساتھ شام تک چلے۔ نماز کا وقت ہو گیا تو ایک سوار شخص آیا۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں آپ کے آگے فلاں فلاں پہاڑ پر چڑھا کہ اچانک بنو ہوازن نے اپنے والدین، چوپائے اور بکریوں کو حنین میں جمع کر رکھا ہے۔ رسول اللہ ﷺ مسکرائے اور فرمایا: ان شاء اللہ یہ کل مسلمانوں کے لیے مال غنیمت ہوگا۔ پھر کہا: آج رات ہمارا پہرہ کون دے گا تو ابوانس بن ابومرثد غنوی نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں پہرہ دوں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سوار ہو جا تو وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر نبی ﷺ کے پاس آئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آپ اس سامنے پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ جائیں تو آپ کی جانب سے ہم پر آج رات کوئی حملہ نہ کرے۔ جب ہم نے صبح کی تو آپ ﷺ نے دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر پوچھا: کیا تم نے اپنے شاہسوار کو محسوس کیا ہے تو ایک شخص نے کہا: ہم نے محسوس نہیں کیا تو نماز کی اقامت کہہ دی گئی۔ رسول اللہ ﷺ مڑ مڑ کر اس گھاٹی کی طرف دیکھتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے نماز مکمل کی اور فرمایا: خوش ہو جاؤ۔ تمہارا شاہسوار آ گیا ہے تو ہم درختوں کے درمیان سے دیکھ رہے تھے کہ

اچانک اس نے آکر رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑے ہو کر سلام کہا۔ اس نے کہا: میں آپ ﷺ کے حکم کے مطابق اس گھاٹی کی چوٹی پر پہنچا۔ جب میں نے صبح کی تو میں نے دونوں گھاٹیوں کے درمیان نظر دوڑائی۔ میں نے کسی کو نہ دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو رات کو نیچے اترا تھا۔ اس نے کہا: نماز اور قضائے حاجت کے علاوہ نہیں اترا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے جنت کو واجب کر لیا ہے تیرے اوپر کوئی حرج نہیں اگر اس کے بعد عمل نہ بھی کرے۔

(۱۸۴۴۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِذٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- قَالَ : أَلاَ أُنَبِّئُكُمْ بِلَيْلَةٍ أَفْضَلَ مِنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ حَارِسٌ حَرَسَ فِي أَرْضِ خَوْفٍ لَعَلَّهُ أَنْ لاَ يَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهِ . رَفَعَهُ يَحْيَى الْقَطَّانُ وَوَقَفَهُ وَكِيعٌ. [ضعیف]

(۱۸۴۴۴) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں لیلۃ القدر سے فضیلت والی رات نہ بتاؤں؟ پھر فرمایا: خوف والی زمین پر پہرہ دینا کہ وہ اپنے اہل کے پاس واپس نہ آسکے۔

(۱۸۴۴۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُمَيْرٍ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْجَنْبِيِّ عَنْ أَبِي رَيْحَانَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فِي غَزْوَةٍ فَأَوْفَى بِنَا عَلَى شَرَفٍ فَأَصَابَنَا بَرْدٌ شَدِيدٌ حَتَّى إِذَا كَانَ أَحَدُنَا يَحْفِرُ الْحَفِيرَ ثُمَّ يَدْخُلُ فِيهِ وَيُغَطِّي عَلَيْهِ بِحَجَفَتِهِ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- ذَلِكَ مِنَ النَّاسِ قَالَ : أَلاَ رَجُلٌ يَحْرُسُنَا اللَّيْلَةَ أَدْعُو اللَّهَ لَهُ بِدُعَاءٍ يُصِيبُ بِهِ فَضْلاً . فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ فَقَالَ : أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَدَعَا لَهُ. قَالَ أَبُو رَيْحَانَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقُلْتُ : أَنَا فَدَعَا لِي بِدُعَاءٍ هُوَ دُونَ مَا دَعَا بِهِ لِلأَنْصَارِيِّ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : حُرِّمَتِ النَّارُ عَلَى عَيْنٍ دَمَعَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ حُرِّمَتِ النَّارُ عَلَى عَيْنٍ سَهِرَتْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ . قَالَ وَنَسِيتُ الثَّالِثَةَ قَالَ أَبُو شُرَيْحٍ وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شُرَيْحٍ وَسَمِعْتُهُ بَعْدُ أَنَّهُ قَالَ : حُرِّمَتِ النَّارُ عَلَى عَيْنٍ غُضَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللَّهِ أَوْ عَيْنٍ فُقِئَتْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. [ضعیف]

(۱۸۴۴۵) ابوریحانہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں نکلے۔ ایک چوٹی پر چڑھے تو ہمیں سخت سردی لگی۔ ہم گڑھے کھود کر ان کے اندر داخل ہو گئے اور سروں کو چمڑے کی ڈھال سے ڈھانپ لیا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کی یہ حالت دیکھی تو فرمایا: کوئی شخص ہے جو آج رات ہمارا پہرہ دے تو میں اللہ سے اس کے لیے دعا کروں گا۔ جس کی وجہ سے اس کو فضیلت نصیب ہوگی تو ایک انصاری آدمی کھڑا ہوا اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ میں پہرہ دیتا ہوں۔ آپ ﷺ نے اس کے لیے دعا کی۔ ابوریحانہ کہتے ہیں: میں بھی پہرہ دیتا ہوں تو آپ ﷺ نے انصاری کی دعا کے علاوہ میرے لیے کوئی دوسری دعا دی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس آنکھ سے اللہ کے ڈر کی وجہ سے آنسو بہہ گئے، اس پر جہنم حرام اور ایسی آنکھ جو

اللہ کے راستہ میں پہرہ دیتے ہوئے بیدار رہتی ہے اس پر بھی جہنم کی آگ حرام۔ راوی کہتے ہیں: میں تیسری چیز بھول گیا۔ ابوشریح کہتے ہیں کہ وہ عبدالرحمن بن شریح کے پاس تھے۔ میں نے اس کے بعد ان سے سنا کہ وہ آنکھ جو اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے محفوظ رہے اس پر بھی جہنم کی آگ حرام یا جو آنکھ اللہ کے راستہ میں پھوڑ دی جائے اس پر بھی جہنم کی آگ حرام ہے۔

(۱۸۴٤٦) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْعَلَوِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدُوَيْهِ بْنِ سَهْلٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَمَّادٍ الآمُلِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَمِيلٍ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ قَيْسِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ :رَحِمَ اللَّهُ حَارِسَ الْحَرَسِ . [ضعيف]

(۱۸۴۴۶) قیس بن حارث فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پہرہ دینے والے شخص پر اللہ رحم فرمائے۔

(۱۸٤٤٧) وَرُوِيَ عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ عَنْ صَالِحٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- أَخْبَرَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ الأَهْوَازِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ فَذَكَرَهُ.

(۱۸۴۴۷) خالی

(۱۳۲)باب صَلاَةِ الْحَرَسِ

پہرہ دار کی نماز کا بیان

(۱۸٤٤٨) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فِي غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ مِنْ نَخْلٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ : فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- مَنْزِلاً فَقَالَ :مَنْ رَجُلٌ يَكْلَؤُنَا لَيْلَتَنَا هَذِهِ . فَانْتَدَبَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ فَقَالاَ : نَحْنُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ : فَكُونَا بِفَمِ الشِّعْبِ . فَلَمَّا أَنْ خَرَجَا إِلَى فَمِ الشِّعْبِ قَالَ الأَنْصَارِيُّ لِلْمُهَاجِرِيِّ أَيُّ اللَّيْلِ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَنْ أَكْفِيَكَهُ أَوَّلَهُ أَوْ آخِرَهُ.قَالَ :بَلِ اكْفِنِي أَوَّلَهُ فَاضْطَجَعَ الْمُهَاجِرِيُّ فَنَامَ وَقَامَ الأَنْصَارِيُّ يُصَلِّي. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ. [ضعيف]

(۱۸۴۴۸) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ ذات رقاع میں نکلے۔ انہوں نے حدیث کو ذکر کیا۔ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ایک جگہ پڑاؤ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ آج رات ہمارا پہرہ کون دے گا تو مہاجرین اور انصار میں سے ایک ایک نے حامی بھری۔ ان دونوں نے کہا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم گھاٹی کے منہ پر پہرہ

دیں گے۔ جب وہ دونوں گھاٹی پر پہنچے تو انصاری نے مہاجر سے کہا: رات کے پہلے پہر یا آخری پہر پہرہ دو گے۔ اس نے کہا: میں رات کے ابتدائی حصہ میں پہرہ دوں گا تو مہاجر لیٹ کر سو گیا۔ جبکہ انصاری نماز کے لیے کھڑا ہو گیا۔

(۱۳۳)باب مَنْ أَرَادَ غَزْوَةً فَوَرَّى بِغَيْرِهَا

جو غزوے کا ارادہ کرے پھر اشارہ کسی دوسری جانب کا دے

(۱۸۴۴۹) أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ (ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ: وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يُرِيدُ غَزْوَةً يَغْزُوهَا إِلاَّ وَرَّى بِغَيْرِهَا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ يَحْيَى بْنِ بُكَيْرٍ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنِ اللَّيْثِ.

[صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۴۴۹) حضرت کعب بن مالک فرماتے ہیں: جب وہ رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ گئے۔ انہوں نے حدیث کو ذکر کیا۔ فرماتے ہیں کہ جب بھی رسول اللہ ﷺ کسی غزوے کا ارادہ فرماتے تو اشارہ کسی اور جانب کرتے، یعنی آپ ﷺ توریہ فرماتے تھے۔

(۱۸۴۵۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ السَّيَّارِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هِلاَلٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ -ﷺ- قَلَّ مَا يُرِيدُ غَزْوَةً يَغْزُوهَا إِلاَّ وَرَّى بِغَيْرِهَا حَتَّى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ فَغَزَاهَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فِي حَرٍّ شَدِيدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا وَمَفَازًا وَاسْتَقْبَلَ عَدُوًّا كَثِيرًا فَجَلَّى لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوا أُهْبَةَ عَدُوِّهِمْ وَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِي يُرِيدُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ يُونُسَ نَحْوَ إِسْنَادِ عُقَيْلٍ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۴۵۰) کعب بن مالک فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کم ہی ایسا کرتے کہ جب غزوے کا ارادہ فرماتے تو آپ ﷺ توریہ کر لیتے۔ جب غزوہ تبوک کا موقع آیا تو رسول اللہ ﷺ نے سخت گرمی، لمبا سفر اور کثیر دشمن کا سامنا کیا۔ آپ ﷺ نے مسلمانوں کے لیے یہ بات واضح کر دی تاکہ وہ اپنے دشمن کے لیے تیاری کر لیں اور ان کو صحیح سمت کی خبر دی۔

(۱۸۴۵۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- كَانَ إِذَا أَرَادَ غَزْوَةً وَرَّى بِغَيْرِهَا وَكَانَ يَقُولُ :الْحَرْبُ خَدْعَةٌ . [صحيح]

(۱۸۴۵۱) عبدالرحمن بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ جب غزوے کا ارادہ فرماتے تو توریہ کرتے اور فرماتے: لڑائی دھوکہ ہے۔

(۱۸۴۵۲) أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَامِدٍ : أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ بِلاَلٍ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ وَيَحْيَى بْنُ الرَّبِيعِ الْمَكِّيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- قَالَ :الْحَرْبُ خَدْعَةٌ .

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ الْفَضْلِ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُجْرٍ وَزُهَيْرٍ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۸۴۵۲) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: لڑائی دھوکہ ہے۔

(۱۸۴۵۳) أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- :أَنَّهُ سَمَّى الْحَرْبَ خَدْعَةً.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَأَخْرَجَاهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۸۴۵۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے لڑائی کا نام دھوکہ رکھا ہے۔

(۱۸۴۵۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ الْقَاضِي قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ :مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتًا الْبُنَانِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : لَمَّا افْتَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- خَيْبَرَ قَالَ الْحَجَّاجُ بْنُ عِلاَطٍ :يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي بِمَكَّةَ مَالاً وَإِنَّ لِي بِهَا أَهْلاً وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ آتِيَهُمْ فَأَنَا فِي حِلٍّ إِنْ أَنَا نِلْتُ مِنْكَ شَيْئًا فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- أَنْ يَقُولَ مَا شَاءَ قَالَ فَأَتَى امْرَأَتَهُ حِينَ قَدِمَ فَقَالَ :اجْمَعِي لِي مَا كَانَ عِنْدَكِ فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَشْتَرِيَ مِنْ غَنَائِمِ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ فَإِنَّهُمْ قَدِ اسْتُبِيحُوا وَأُصِيبَتْ أَمْوَالُهُمْ قَالَ وَفَشَا ذَلِكَ بِمَكَّةَ فَانْقَمَعَ الْمُسْلِمُونَ وَأَظْهَرَ الْمُشْرِكُونَ فَرَحًا وَسُرُورًا وَبَلَغَ الْخَبَرُ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَعَقِرَ وَجَعَلَ لاَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَقُومَ قَالَ مَعْمَرٌ فَأَخْبَرَنِي عُثْمَانُ الْجَزَرِيُّ عَنْ مِقْسَمٍ قَالَ فَأَخَذَ

الْعَبَّاسُ ابْنًا لَهُ يُقَالُ لَهُ قُثَمُ وَاسْتَلْقَى فَوَضَعَهُ عَلَى صَدْرِهِ وَهُوَ يَقُولُ

حِبِّي قُثَمْ شَبِيهُ ذِي الأَنْفِ الأَشَمْ

نَبِيِّ ذِي النِّعَمْ بِرَغْمِ مَنْ رَغِمْ

قَالَ مَعْمَرٌ قَالَ ثَابِتٌ قَالَ أَنَسٌ فِي حَدِيثِهِ : ثُمَّ أَرْسَلَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ غُلاَمًا لَهُ إِلَى الْحَجَّاجِ بْنِ عِلاَطٍ وَيْلَكَ مَاذَا جِئْتَ بِهِ وَمَاذَا تَقُولُ فَمَا وَعَدَ اللَّهُ خَيْرٌ مِمَّا جِئْتَ بِهِ قَالَ فَقَالَ الْحَجَّاجُ بْنُ عِلاَطٍ لِغُلاَمِهِ : اقْرَأْ عَلَى أَبِي الْفَضْلِ السَّلاَمَ وَقُلْ لَهُ فَلْيَخْلُ لِي فِي بَعْضِ بُيُوتِهِ لآتِيَهُ فَإِنَّ الْخَبَرَ عَلَى مَا يَسُرُّهُ فَجَاءَ غُلاَمُهُ فَلَمَّا بَلَغَ بَابَ الدَّارِ قَالَ : أَبْشِرْ يَا أَبَا الْفَضْلِ قَالَ : فَوَثَبَ الْعَبَّاسُ فَرَحًا حَتَّى قَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ الْحَجَّاجُ فَأَعْتَقَهُ ثُمَّ جَاءَهُ الْحَجَّاجُ فَأَخْبَرَهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَدِ افْتَتَحَ خَيْبَرَ وَغَنِمَ أَمْوَالَهُمْ وَجَرَتْ سِهَامُ اللَّهِ فِي أَمْوَالِهِمْ وَاصْطَفَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ وَاتَّخَذَهَا لِنَفْسِهِ وَخَيَّرَهَا أَنْ يُعْتِقَهَا وَتَكُونَ زَوْجَتَهُ أَوْ تَلْحَقَ بِأَهْلِهَا فَاخْتَارَتْ أَنْ يُعْتِقَهَا وَتَكُونَ زَوْجَتَهُ وَلَكِنِّي جِئْتُ لِمَالٍ كَانَ لِي هَا هُنَا أَرَدْتُ أَنْ أَجْمَعَهُ فَأَذْهَبَ بِهِ فَاسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- فَأَذِنَ لِي أَنْ أَقُولَ مَا شِئْتُ فَأَخْفِ عَنِّي ثَلاَثًا ثُمَّ اذْكُرْ مَا بَدَا لَكَ قَالَ فَجَمَعَتِ امْرَأَتُهُ مَا كَانَ عِنْدَهَا مِنْ حُلِيٍّ أَوْ مَتَاعٍ فَدَفَعَتْهُ إِلَيْهِ ثُمَّ انْشَمَرَ بِهِ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ بِثَلاَثٍ أَتَى الْعَبَّاسُ امْرَأَةَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ : مَا فَعَلَ زَوْجُكِ فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّهُ قَدْ ذَهَبَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا وَقَالَتْ لاَ يُحْزِنُكَ اللَّهُ يَا أَبَا الْفَضْلِ لَقَدْ شَقَّ عَلَيْنَا الَّذِي بَلَغَكَ قَالَ أَجَلْ فَلاَ يُحْزِنِّي اللَّهُ لَمْ يَكُنْ بِحَمْدِ اللَّهِ إِلاَّ مَا أَحْبَبْنَا فَتَحَ اللَّهُ خَيْبَرَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَجَرَتْ فِيهَا سِهَامُ اللَّهِ وَاصْطَفَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- صَفِيَّةَ لِنَفْسِهِ فَإِنْ كَانَ لَكِ فِي زَوْجِكِ حَاجَةٌ فَالْحَقِي بِهِ قَالَتْ : أَظُنُّكَ وَاللَّهِ صَادِقًا قَالَ : فَإِنِّي صَادِقٌ وَالأَمْرُ عَلَى مَا أَخْبَرْتُكِ قَالَ ثُمَّ ذَهَبَ حَتَّى أَتَى مَجْلِسَ قُرَيْشٍ وَهُمْ يَقُولُونَ إِذَا مَرَّ بِهِمْ : لاَ يُصِيبُكَ إِلاَّ خَيْرٌ يَا أَبَا الْفَضْلِ قَالَ : لَمْ يُصِبْنِي إِلاَّ خَيْرٌ بِحَمْدِ اللَّهِ قَدْ أَخْبَرَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ عِلاَطٍ أَنَّ خَيْبَرَ فَتَحَهَا اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ -ﷺ- وَجَرَتْ فِيهَا سِهَامُ اللَّهِ وَاصْطَفَى صَفِيَّةَ لِنَفْسِهِ وَقَدْ سَأَلَنِي أَنْ أُخْفِيَ عَلَيْهِ ثَلاَثًا وَإِنَّمَا جَاءَ لِيَأْخُذَ مَالَهُ وَمَا كَانَ لَهُ مِنْ شَيْءٍ هَا هُنَا ثُمَّ يَذْهَبَ قَالَ فَرَدَّ اللَّهُ الْكَآبَةَ الَّتِي كَانَتْ فِي الْمُسْلِمِينَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ قَالَ وَخَرَجَ الْمُسْلِمُونَ مَنْ كَانَ دَخَلَ بَيْتَهُ مُكْتَئِبًا حَتَّى أَتَوُا الْعَبَّاسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَخْبَرَهُمْ وَسُرَّ الْمُسْلِمُونَ وَرَدَّ اللَّهُ مَا كَانَ فِيهِمْ مِنْ غَيْظٍ وَحُزْنٍ.

[صحیح۔ اخرجه عبد الرزاق ۹۷۷۱۔ احمد ۱۲۰۰۱]

(۱۸۴۵۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے خیبر کو فتح کیا تو حجاج بن علاط نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مکہ میں میرا مال اور اہل تھا اور میں ان کے پاس جانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ اگر میں آپ سے کوئی چیز حاصل کر

لوں تو آپ نے اس کو اجازت دے دی کہ کہہ لے جو چاہے۔ راوی کہتے ہیں: وہ اپنی بیوی کے پاس آیا اور کہا: میرے لیے اپنا تمام مال جمع کر دو، کیونکہ میں محمد اور ان کے ساتھیوں کے مال غنیمت کو خریدنا چاہتا ہوں۔ بے شک ان کے مالوں کو حاصل کرنا جائز رکھا گیا ہے۔ اس نے یہ بات مکہ میں عام کر دی۔ مسلمان چھپ گئے اور مشرکوں نے خوشی کا اظہار کیا۔ یہ خبر عباس بن عبد المطلب کو پہنچی جو زخمی ہونے کی وجہ سے اٹھنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا۔

مقسم بیان کرتے ہیں کہ عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو لیا جس کو قثم کہا جاتا تھا اور اس کو لٹا کر اس کے سینے پر ہاتھ رکھ دیا۔

میرا محبوب قثم معزز اور بڑے آدمی کی طرح ہے۔ میرا نبی نعمتوں والا ہے جو اسکو رسوا کرنا چاہے خود ہوتا ہے۔

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عباس بن عبد المطلب نے اپنے غلام کو حجاج بن علاط کے پاس بھیجا کہ تو کیسی خبر لایا ہے اور تو کیا کہتا ہے؟ کیا اللہ کا وعدہ بہتر نہیں ہے اس سے جو تو خبر لے کے آیا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ حجاج بن علاط نے اس کے غلام سے کہا کہ ابو الفضل کو میرا سلام کہنا اور ان سے کہو: گھر کا کوئی حصہ خالی رکھو، میں ان کے پاس آتا ہوں۔ ایسی خبر لے کر جو ان کو خوش کر دے۔ غلام آیا جب وہ گھر کے دروازے پر پہنچا تو کہا: اے ابو الفضل! خوش ہو جاؤ۔ راوی کہتے ہیں: عباس رضی اللہ عنہ خوشی سے کود ے یہاں تک کہ اس کی پیشانی کا بوسہ لیا تو اس نے عباس کو خبر دی جو حجاج نے کہا تھا۔ عباس نے غلام کو آزاد کر دیا۔ پھر حجاج آ گیا۔ اس نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر فتح کر لیا ہے۔ ان کے مال بطور غنیمت حاصل کیے ہیں اور ان کے مالوں میں اللہ کے حصے جاری ہو گئے ہیں اور صفیہ بنت حیی کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لیے انتخاب کیا ہے اور اسے اختیار دیا کہ آزادی کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی بن جائے یا اپنے گھر والوں کے پاس واپس چلی جائے تو اس نے آزادی کے بعد بیوی بننا پسند کیا ہے۔ میں تو اپنا مال لینے آیا ہوں۔ میرا تو ارادہ تھا کہ میں جمع کر کے اپنا مال لے جاؤں۔ میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ کہنے کی اجازت مانگی تھی۔ میری بات کو تین دن تک پوشیدہ رکھنا۔ پھر ذکر کر دینا تو اس کی بیوی نے زیور، سامان جمع کر کے اس کو دے دیا۔ تین دن کے بعد عباس رضی اللہ عنہ حجاج کی بیوی کے پاس آئے اور پوچھا: تیرے خاوند نے کیا کیا ہے؟ اس نے خبر دی کہ وہ فلاں فلاں دن چلا گیا ہے اور کہنے لگی: اے ابو الفضل! اللہ آپ کو غمگین نہ کرے۔ ہمارے اوپر بھی وہ خبر شاق گزری جو آپ کو ملی۔ کہنے لگے: اللہ نے مجھے غم نہیں دیا۔ وہی ہوا جو ہم چاہتے تھے۔ اللہ رب العزت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خیبر میں فتح دی اور اللہ کے حصے اس میں جاری ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کا اپنے لیے انتخاب کیا۔ اگر تجھے اپنے خاوند کی ضرورت ہے تو ان سے جا ملو۔ کہتی ہے کہ میرا گمان آپ کے بارے میں یہی ہے کہ اللہ کی قسم! آپ سچے ہیں۔ عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں سچا ہوں اور معاملہ اسی طرح ہے جیسے میں نے تجھے خبر دی ہے۔ پھر وہ قریش کی مجلس کے پاس آئے۔ وہ کہہ رہے تھے کہ اے ابو الفضل! آپ کو بھلائی پہنچی ہے۔ عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کی توفیق سے مجھے بھلائی ملی ہے کہ حجاج بن علاط نے مجھے بتایا تھا کہ اللہ نے خیبر کو فتح کر دیا ہے اور اللہ کے حصے جاری ہو گئے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کا انتخاب اپنے لیے کیا ہے۔ اس نے مجھ سے تین دن تک بات کو پوشیدہ رکھنے کا سوال کیا تھا۔ وہ تو صرف یہاں پر اپنا موجود مال لینے کیلئے آیا تھا جو لیکر چلا گیا۔ اللہ رب

العزت نے مسلمانوں کے اندر پایا جانے والا غم دور کر دیا۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ مسلمان جو غم کے مارے اپنے گھروں میں داخل ہو گئے تھے، وہ عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو عباس رضی اللہ عنہ نے ان کو بتایا اور مسلمان خوش ہو گئے۔ اللہ رب العزت نے ان کے اندر پایا جانے والا غصہ اور غم ختم کر دیا۔

(۱۳۴) باب الْخُرُوجِ يَوْمَ الْخَمِيسِ

سفر کے لیے جمعرات کے دن نکلنے کا بیان

(۱۸۴۵۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ السَّيَّارِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هِلاَلٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَقُولُ: قَلَّ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يَخْرُجُ فِي سَفَرٍ إِذَا خَرَجَ إِلاَّ يَوْمَ الْخَمِيسِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ. [صحيح۔ بخاری ۲۹۴۹]

(۱۸۴۵۵) حضرت کعب بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی سفر کے لیے نکلتے تو جمعرات کے دن سفر کا آغاز کرتے۔

(۱۳۵) باب الاِبْتِكَارِ فِي السَّفَرِ

صبح کے وقت سفر کا آغاز کرنے کا بیان

(۱۸۴۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْقَطَّانُ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فُورَكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالاَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ حَدِيدٍ يُحَدِّثُ عَنْ صَخْرٍ الْغَامِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا. قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً بَعَثَهَا مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ وَكَانَ صَخْرٌ رَجُلاً تَاجِرًا وَكَانَ يُرْسِلُ غِلْمَانَهُ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ فَكَثُرَ مَالُهُ حَتَّى كَانَ لاَ يَدْرِي أَيْنَ يَضَعُهُ.

لَفْظُ حَدِيثِ أَبِي دَاوُدَ. [ضعيف]

(۱۸۴۵۶) صخر غامدی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میری امت کے صبح کے اوقات میں برکت ڈال دے۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی کوئی لشکر روانہ فرماتے تو دن کے ابتدائی حصے میں بھیجتے اور صخر تاجر آدمی تھا وہ

اپنے غلاموں کو صبح کے وقت بھیجتا تھا۔ اس کا مال اتنا زیادہ تھا کہ رکھنے کی جگہ نہ ملتی۔

(۱۳۶) باب مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنِ انْضِمَامِ الْعَسْكَرِ
کن کو لشکر کے ساتھ ملنے کا حکم دیا جائے گا

(١٨٤٥٧) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُسْلِمَ بْنَ مِشْكَمٍ أَبَا عُبَيْدِ اللَّهِ أَوْ قَالَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ النَّاسُ إِذَا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- مَنْزِلاً تَفَرَّقُوا فِي الشِّعَابِ وَالأَوْدِيَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : إِنَّ تَفَرُّقَكُمْ فِي هَذِهِ الشِّعَابِ وَالأَوْدِيَةِ إِنَّمَا ذَلِكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ . فَلَمْ يَنْزِلُوا بَعْدَ ذَلِكَ مَنْزِلاً إِلاَّ انْضَمَّ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ حَتَّى يُقَالَ لَوْ بُسِطَ عَلَيْهِمْ ثَوْبٌ لَعَمَّهُمْ. [صحیح]

(۱۸۳۵۷) ابو ثعلبہ خشنی فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کسی جگہ پڑاؤ کرتے تو لوگ وادیوں اور گھاٹیوں میں بکھر جاتے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا ان گھاٹیوں اور وادیوں میں بکھر جانا شیطان کی جانب سے ہے۔ اس کے بعد جب بھی انہوں نے پڑاؤ کیا تو وہ ایک دوسرے کے ساتھ یوں مل کر رہتے اگر ان پر ایک چادر ڈال دی جائے تو ان کو کافی ہو۔

(١٨٤٥٨) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَسِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْخَثْعَمِيِّ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ مُجَاهِدٍ اللَّخْمِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : غَزَوْتُ مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ -ﷺ- غَزْوَةَ كَذَا وَكَذَا فَضَيَّقَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ وَقَطَعُوا الطَّرِيقَ فَبَعَثَ نَبِيُّ اللَّهِ -ﷺ- مُنَادِيًا يُنَادِي فِي النَّاسِ : إِنَّ مَنْ ضَيَّقَ مَنْزِلاً أَوْ قَطَعَ طَرِيقًا فَلاَ جِهَادَ لَهُ. [ضعیف]

(۱۸۳۵۸) سہل بن معاذ جہنی اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ مل کر فلاں فلاں غزوہ کیا۔ لوگوں نے جگہ تنگ کر دی اور راستہ بند کر دیا تو اللہ کے نبی ﷺ نے لوگوں میں اعلان کروایا: جس نے جگہ کو تنگ کیا یا راستہ بند کیا اس کا کوئی جہاد نہیں ہے۔

(١٨٤٥٩) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ السُّوسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الأَصَمُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي أَسِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ جُهَيْنَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- بِنَحْوِهِ.

(۱۸۳۵۹) خالی۔

(١٨٤٦٠) وَرَوَاهُ بَقِيَّةُ عَنِ الأَوْزَاعِيِّ عَنْ أَسِيدٍ عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : غَزَوْنَا مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ

-ﷺ- بِمَعْنَاهُ أَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ الأَوْزَاعِيِّ فَذَكَرَهُ.

(۱۸۳۶۰) خالی۔

(۱۳۷) باب كَرَاهِيَةِ تَمَنِّي لِقَاءِ الْعَدُوِّ وَمَا يَفْعَلُ وَيَقُولُ عِنْدَ اللِّقَاءِ

دشمن سے ملنے کی تمنا نہیں کرنی چاہیے اور لڑائی کے وقت کیا کہے

(۱۸۴۶۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- قَالَ: لاَ تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا.

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ فَقَالَ وَقَالَ أَبُو عَامِرٍ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنِ الْحُلْوَانِيِّ. [صحیح]

(۱۸۴۶۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم دشمن سے ملاقات کی تمنا نہ کرو۔ لیکن جب تم ان سے ملو، لڑائی کرو تو صبر کرو۔

(۱۸۴۶۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ: أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَكَانَ كَاتِبًا لَهُ قَالَ: كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ خَرَجَ إِلَى الْحَرُورِيَّةِ فَقَرَأْتُهُ فَإِذَا فِيهِ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ الَّتِي لَقِيَ فِيهَا الْعَدُوَّ انْتَظَرَ حَتَّى مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ لاَ تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَسَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلاَلِ السُّيُوفِ. ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الأَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ. قَالَ وَقَالَ أَبُو النَّضْرِ وَبَلَغَنَا: أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- دَعَا فِي مِثْلِ ذَلِكَ فَقَالَ: أَنْتَ رَبُّنَا وَرَبُّهُمْ وَنَحْنُ عَبِيدُكَ وَهُمْ عَبِيدُكَ وَنَوَاصِينَا وَنَوَاصِيهِمْ بِيَدِكَ فَاهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرٍو وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ دُونَ بَلاَغِ أَبِي النَّضْرِ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۴۶۲) سالم ابو نضر جو عمر بن عبید اللہ کے غلام ہیں اور ان کے کاتب تھے، فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے حروریہ کی جانب نکلتے وقت خط لکھا، جس میں یہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ بعض دنوں میں جب دشمن سے لڑتے تو سورج کے ڈھلنے

جانے کا انتظار کرتے۔ پھر لوگوں میں یہ بات ارشاد فرماتے: اے لوگو! دشمن سے ملاقات کی تمنا نہ کرو اور اللہ سے عافیت کا سوال کرو اور جب تم دشمن سے ملو تو صبر کرو اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔ پھر فرمایا: اے کتاب کو نازل کرنے والے، بادلوں کو چلانے والے، لشکروں کو شکست دینے والے! ان کو شکست دے اور ان کے خلاف ہماری مدد فرما۔ راوی کہتے ہیں کہ ابونضر نے کہا: ہمیں یہ خبر ملی کہ نبی ﷺ نے اس کی مثل دعا کی کہ ہماری اور ان کی پیشانیاں تیرے ہاتھ میں ہیں۔ ان کو شکست دے اور ان کے خلاف ہماری مدد فرما۔

(۱۸۴۶۳) أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ :الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سَلَمَةَ الْهَمَذَانِيُّ بِهَا أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ :عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَاسِي الْمَتُّوثِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- كَانَ إِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ . [صحيح]

(۱۸۴۶۳) ابوموسیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو جب کسی قوم کا خوف ہوتا تو آپ فرماتے: ہم تجھی کو ان کے مقابلہ میں کرتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

(۱۸۴۶٤) أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي قُمَاشٍ يَعْنِي مُحَمَّدَ بْنَ عِيسَى أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ

(ح) قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ عَائِشَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ كِلاَهُمَا عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ بِشَيْءٍ لاَ نَفْهَمُهُ فَقُلْنَا :يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تُحَرِّكُ شَفَتَيْكَ بِشَيْءٍ لاَ نَفْهَمُهُ فَقَالَ :إِنَّ نَبِيًّا مِنَ الأَنْبِيَاءِ أَعْجَبَتْهُ كَثْرَةُ قَوْمِهِ فَقَالَ مَنْ يَفِي لِهَؤُلاَءِ أَوْ مَنْ يَقُومُ لِهَؤُلاَءِ قَالَ فَقِيلَ لَهُ خَيِّرْ أَصْحَابَكَ بَيْنَ أَنْ نُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ أَوِ الْجُوعَ أَوِ الْمَوْتَ فَخَيَّرَهُمْ فَاخْتَارُوا الْمَوْتَ قَالَ فَمَاتَ مِنْهُمْ فِي ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ سَبْعُونَ أَلْفًا. قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : وَأَنَا أَقُولُ اللَّهُمَّ بِكَ أُقَاتِلُ وَبِكَ أُحَاوِلُ وَبِكَ أُصَاوِلُ وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِكَ .

وَسَائِرُ مَا وَرَدَ مِنَ الدُّعَاءِ فِي هَذَا قَدْ مَضَى فِي كِتَابِ الْحَجِّ وَفِي كِتَابِ الدَّعَوَاتِ. [صحيح]

(۱۸۴۶۴) حضرت صہیب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے ہونٹوں کو حرکت دیتے تھے لیکن ہم اس کو سمجھ نہ پاتے۔ ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ہونٹوں کو کسی چیز سے حرکت دیتے ہیں لیکن ہم سمجھ نہیں پاتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کسی نبی ﷺ کو اپنی قوم کی کثرت اچھی لگی۔ اس نے کہا کہ وہ ان کے مقابلے میں کھڑا ہوگا۔ فرماتے ہیں کہ اس سے کہا گیا: اپنے ساتھیوں کا انتخاب کرلو۔ ہم ان پر دشمن کو مسلط کرتے ہیں۔ وہ اپنے لیے خود، بھوک یا موت کو پسند کریں۔ ان کو اختیار ملا تو

انہوں نے موت کو پسند کیا تو تین ایام کے اندر ستر ہزار آدمی مارے گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تو یہ کہتا ہوں: اے اللہ! تیری مدد سے میں قتال کرتا ہوں اور تیری توفیق سے معاملات کی تدبیر کرتا ہوں اور تیری توفیق سے مقابلہ کرتا ہوں اور برائی سے پھرنے اور نیکی کرنے کی قوت تیری توفیق سے ہے۔

(۱۳۸) باب أَيِّ وَقْتٍ يُسْتَحَبُّ اللِّقَاءُ

لڑائی کے لیے کونسا وقت مناسب ہے

(۱۸۴۶۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ النُّعْمَانَ يَعْنِي ابْنَ مُقَرِّنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ أَخَّرَ الْقِتَالَ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ وَتَهُبَّ الرِّيَاحُ وَيَنْزِلَ النَّصْرُ. [صحيح۔ اخرجه السجستاني ۲۶۵۵]

(۱۸۴۶۵) نعمان بن مقرن فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر ہوتا۔ آپ ﷺ دن کے ابتدائی حصہ میں لڑائی نہ کرتے بلکہ اسے سورج کے ڈھلنے، ہواؤں کے چلنے اور مدد کے اترنے تک مؤخر فرماتے۔

(۱۳۹) باب الصَّمْتِ عِنْدَ اللِّقَاءِ

لڑائی کے وقت خاموشی اختیار کرنے کا بیان

(۱۸۴۶۶) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِاللَّهِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- يَكْرَهُونَ رَفْعَ الصَّوْتِ عِنْدَ ثَلَاثٍ عِنْدَ الْقِتَالِ وَفِي الْجَنَائِزِ وَفِي الذِّكْرِ. [ضعيف]

(۱۸۴۶۶) قیس بن عباد بیان فرماتے کرتے ہیں کہ صحابہ تین موقعوں پر بلند آواز کو ناپسند کرتے تھے: ① لڑائی کے وقت ② جنازہ کے وقت ③ ذکر کے وقت۔

(۱۸۴۶۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ :كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ -ﷺ- يَكْرَهُونَ الصَّوْتَ عِنْدَ الْقِتَالِ. [ضعيف]

(۱۸۴۶۷) قیس بن عباد فرماتے ہیں کہ صحابہ قتال کے وقت بلند آواز کو ناپسند کرتے تھے۔

(۱۸۴۶۸) قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَطَرٌ عَنْ

قَتَادَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- بِمِثْلِ ذَلِكَ.

(۱۸۴۶۸) خالی۔

(۱۸۴۶۹) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ الْقَاضِي قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: لاَ تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَسَلُوا الْعَافِيَةَ فَإِنْ لَقِيتُمُوهُمْ فَاثْبُتُوا وَأَكْثِرُوا ذِكْرَ اللَّهِ فَإِنْ أَجْلَبُوا وَصَيَّحُوا فَعَلَيْكُمْ بِالصَّمْتِ. [ضعیف]

(۱۸۴۶۹) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم دشمن سے ملاقات کی تمنا نہ کرو بلکہ اللہ سے عافیت کا سوال کرو۔ اگر دشمن سے ملاقات ہو ہی جائے تو ثابت قدم رہو اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرو۔ اگر وہ شور شرابا کریں تو تم خاموشی کو لازم پکڑو۔

(۱۴۰) باب التَّكْبِيرِ عِنْدَ الْحَرْبِ
لڑائی کے وقت نعرہ تکبیر لگانا

(۱۸۴۷۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو نَصْرٍ: أَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيهُ بِبُخَارَى أَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو مَعْمَرٍ الْهُذَلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَبَّحَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- خَيْبَرَ بُكْرَةً وَقَدْ خَرَجُوا بِالْمَسَاحِي فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- جَاءُوا يَسْعَوْنَ إِلَى الْحِصْنِ وَقَالُوا: مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ. ثَلاَثَ مَرَّاتٍ: خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَغَيْرِهِ عَنْ سُفْيَانَ. [صحیح۔ متفق علیه]

(۱۸۴۷۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح کے وقت نعرہ تکبیر لگایا۔ جب وہ اپنے کھیتی باڑی کرنے کے آلات لے کر نکلے۔ جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو قلعے کی جانب بھاگ گئے اور کہنے لگے: محمد اور لشکر۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ بلند فرمائے، پھر فرمایا: اللہ اکبر، تین مرتبہ۔ خیبر برباد ہو گیا۔ جب ہم کسی قوم کے گھر اترتے ہیں تو ڈرائے گئے لوگوں کی صبح بری ہوتی ہے۔

(۱۴۱) باب الرُّخْصَةِ فِي الرَّجَزِ عِنْدَ الْحَرْبِ

لڑائی کے وقت اشعار پڑھنے کی اجازت

(۱۸۴۷۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ الْيَمَامِيُّ عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ وَفِيهِ حِينَ أَغَارُوا عَلَى سَرْحِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : ثُمَّ قُمْتُ عَلَى ثَنِيَّةٍ فَاسْتَقْبَلْتُ الْمَدِينَةَ فَنَادَيْتُ ثَلاَثَةَ أَصْوَاتٍ : يَا صَبَاحَاهُ ثُمَّ خَرَجْتُ فِي آثَارِ الْقَوْمِ أَرْمِيهِمْ بِالنَّبْلِ وَأَرْتَجِزُ

أَنَا ابْنُ الأَكْوَعْ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعْ

وَفِيهِ قَالَ : خَرَجْنَا إِلَى خَيْبَرَ فَجَعَلَ عَمِّي عَامِرٌ يَقُولُ :

تَاللَّهِ لَوْلاَ اللَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا
وَمَا تَصَدَّقْنَا وَمَا صَلَّيْنَا
وَنَحْنُ عَنْ فَضْلِكَ مَا اسْتَغْنَيْنَا
فَثَبِّتِ الأَقْدَامَ إِنْ لاَقَيْنَا
وَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا

فَقَالَ النَّبِيُّ -ﷺ- : مَنْ هَذَا؟ . قَالُوا : عَامِرٌ قَالَ : غَفَرَ لَكَ رَبُّكَ . وَفِيهِ فَلَمَّا قَدِمْنَا خَيْبَرَ خَرَجَ مَرْحَبٌ يَخْطِرُ بِسَيْفِهِ وَهُوَ يَقُولُ :

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي مَرْحَبُ
شَاكِي السِّلاَحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ
إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

فَبَرَزَ لَهُ عَمِّي فَقَالَ :

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي عَامِرٌ
شَاكِي السِّلاَحِ بَطَلٌ مُغَامِرٌ

ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ فِي رُجُوعِ سَيْفِ عَامِرٍ عَلَى نَفْسِهِ وَخُرُوجِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَرَجَزِهِ وَقَتْلِهِ إِيَّاهُ وَقَدْ مَضَى. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۸۴۷۱) ایاس بن سلمہ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ کیا۔ انہوں نے لمبی حدیث ذکر کی، جس میں ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے مویشیوں پر حملہ کیا۔ راوی کہتے ہیں: پھر میں ٹیلہ پہاڑی پر چڑھ گیا اور مدینہ کی جانب متوجہ ہو کر تین آوازیں لگائیں۔ پھر لوگوں کے پیچھے تیر پھینکتا اور رجز یہ اشعار پڑھتا ہوا نکلا۔ میں اکوع کا بیٹا ہوں۔ آج کمینوں کی ہلاکت کا دن ہے۔

اس میں ہے کہ ہم خیبر گئے تو میرے چچا عامر یہ کہہ رہے تھے:

اللہ کی قسم! اگر اللہ نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے، صدقہ نہ کرتے، نمازیں نہ پڑھتے اور ہم تیرے فضل سے ہی غنی ہیں۔ اگر دشمن سے ملاقات ہو جائے تو ہمیں ثابت قدم رکھنا اور ہمارے اوپر سکون نازل فرمانا۔

نبی ﷺ نے پوچھا: یہ کون ہے؟ صحابہ نے جواب دیا: عامر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا رب تجھے معاف فرمائے۔

اس میں ہے کہ جب خیبر گئے تو مرحب اپنی تلوار کو لہراتے ہوئے آیا اور اس نے کہا:

خیبر جانتا ہے میں مرحب ہوں۔ اسلحے کا ماہر بہادر تجربہ کار۔ جس وقت لڑائیوں کی آگ بھڑک اٹھتی ہے۔

تو میرے چچا نے اس کا جواب دیا۔

کہ خیبر جانتا ہے کہ میں عامر ہوں اسلحہ کا ماہر اور بہادر۔

پھر اس نے حدیث میں ذکر کیا ہے کہ انہوں نے اپنی تلوار میان میں داخل کر لی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تلوار کو میان سے نکالا اور اشعار پڑھے اور اس کو قتل کر دیا۔

(۱۸۴۷۲) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ: أَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ وَأَبُو حُذَيْفَةَ قَالاَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ وَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَبَا عُمَارَةَ أَوَلَّيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ: أَمَّا أَنَا فَأَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- أَنَّهُ لَمْ يُوَلِّ وَلَكِنْ عَجِلَ سَرَعَانُ الْقَوْمِ فَرَشَقَتْهُمْ هَوَازِنُ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ آخِذٌ بِرَأْسِ بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَهُوَ يَقُولُ:

أَنَا النَّبِيُّ لاَ كَذِبْ … أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَثِيرٍ وَأَخْرَجَاهُ مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى الْقَطَّانِ عَنْ سُفْيَانَ.

(۱۸۴۷۲) براء بن عازب فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا: اے ابو عمارہ! کیا آپ حنین کے دن بھاگ گئے تھے؟ کہتے ہیں: میں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ نبی ﷺ نہیں بھاگے۔ لیکن قوم کے جلد باز لوگوں پر جب ہوازن نے تیر برسائے اور

ابوسفیان آپ ﷺ کے سفید خچر کی لگام تھامے ہوئے تھے اور آپ ﷺ کہہ رہے تھے: میں نبی ہوں کوئی جھوٹ نہیں میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔

(۱۸۴۷۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ فِي قِصَّةِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقِتَالِهِ فِي غَزْوَةِ مُؤْتَةَ قَالَ وَهُوَ يَقُولُ:

يَا حَبَّذَا الْجَنَّةُ وَاقْتِرَابُهَا طَيِّبَةٌ بَارِدَةٌ شَرَابُهَا
وَالرُّومُ رُومٌ قَدْ دَنَا عَذَابُهَا عَلَيَّ إِنْ لَاقَيْتُهَا ضِرَابُهَا

وَعَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ قَالَ حِينَ أَخَذَ الرَّايَةَ يَوْمَئِذٍ:

أَقْسَمْتُ يَا نَفْسِ لَتَنْزِلِنَّهْ طَائِعَةً أَوْ لَتُكْرَهِنَّهْ
إِنْ أَجْلَبَ النَّاسُ وَشَدُّوا الرَّنَّهْ مَا لِي أَرَاكِ تَكْرَهِينَ الْجَنَّهْ
قَدْ طَالَ مَا قَدْ كُنْتِ مُطْمَئِنَّهْ هَلْ أَنْتِ إِلَّا نُطْفَةٌ فِي شَنَّهْ

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ وَقَالَ أَيْضًا:

يَا نَفْسِ إِلَّا تُقْتَلِي تَمُوتِي هَذَا حِمَامُ الْمَوْتِ قَدْ صَلِيتِ
وَمَا تَمَنَّيْتِ إِنْ تَفْعَلِي فِعْلَهُمَا هُدِيتِ فَقَدْ أُعْطِيتِ
وَإِنْ تَأَخَّرْتِ لَقَدْ شَقِيتِ

يُرِيدُ جَعْفَرًا وَزَيْدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ ثُمَّ أَخَذَ سَيْفَهُ فَتَقَدَّمَ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ. [ضعيف]

(۱۸۴۷۳) ابن اسحاق غزوہ موتہ میں حضرت جعفر بن ابی طالب کے قتل کا قصہ ذکر کرتے ہیں اور کہتے ہیں:

اے جنت تو ان کے قریب ہے۔ تیرا پینا پاکیزہ اور ٹھنڈا ہے۔

اور رومی ایسے لوگ ہیں کہ عذاب ان کے قریب ہے۔ اگر میری ان سے ملاقات ہوئی تو ان کا قتل میرے ذمہ ہے۔

عبداللہ بن ابی بکر بن حزم کہتے ہیں: جب عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے اس دن جھنڈا پکڑا تو یہ اشعار پڑھے:

اے جان! میں نے قسم کھائی ہے کہ تجھے خوشی یا کراہت سے لڑائی میں اترنا ہی پڑے گا۔

اگرچہ لوگ جمع ہو کر سخت شور ہی کیوں نہ کریں۔ میں دیکھتا ہوں کہ تو جنت سے کراہت کرتی ہے۔

تو نے حالتِ اطمینان میں زندگی گزاری تو تو صرف ایک نطفہ ہی ہے۔

ابن اسحاق کہتے ہیں آپ نے یہ بھی کہا۔

اے جان! اگر تو قتل کر دی گئی تو فوت ہو جائے گی۔ یہ موت کا چشمہ ہے جس کو تو ملی ہے اور جو تو نے خواہش کی تجھے دیا گیا۔ اگر تو نے یہ دونوں کام کر لیے تو بہتر ہے۔ اگر تو پیچھے ہٹ گئی تو بدبخت ہے۔

ان کا ارادہ جعفر اور زید کا تھا۔ پھر اس نے آگے بڑھ کر لڑائی کی اور شہید کر دیے گئے۔

(١٨٤٧٤) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ السَّمَّاكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ هُنَيْدَةَ رَجُلاً مِنْ خُزَاعَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :مَنْ يَأْخُذُ هَذَا السَّيْفَ بِحَقِّهِ . قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ :أَنَا قَالَ :فَأَخَذَهُ فَلَمَّا لَقِيَ الْعَدُوَّ جَعَلَ يَقُولُ :

إِنِّي امْرُؤٌ بَايَعَنِي خَلِيلِي ... وَنَحْنُ عِنْدَ أَسْفَلِ النَّخِيلِ

أَنْ لاَ أَقُومَ الدَّهْرَ فِي الْكَيُّولِ ... أَضْرِبْ بِسَيْفِ اللَّهِ وَالرَّسُولِ

زَادَ غَيْرُهُ فِيهِ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. [ضعيف]

(۱۸۴۷۴) ھنیدہ خزاعہ کے ایک فرد ہیں، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اس تلوار کو لے کر اس کا حق ادا کرے۔ ایک شخص نے کہا: میں حق ادا کروں گا، اس نے تلوار لے کر دشمن سے لڑائی کرتے ہوئے کہا:

میں وہ آدمی ہوں جس نے اپنے خلیل سے بیعت کی ہے۔ جب ہم کھجور کے نیچے تھے۔ میں بزدلی سے نہ رہوں گا۔ میں اللہ اور رسول ﷺ کی تلوار چلاتا رہوں گا دوسروں نے کچھ اضافہ کیا ہے کہ آخر کار وہ شہید ہو گئے۔

(۱۴۲) باب الصَّفِّ عِنْدَ الْقِتَالِ

لڑائی کے وقت صف بنانے کا بیان

(١٨٤٧٥) أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو :مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَدِيبُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الإِسْمَاعِيلِيُّ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ الْغَسِيلِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ وَالْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ

(ح) قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيلِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يَوْمَ بَدْرٍ حِينَ صَفَفْنَا لِقُرَيْشٍ وَصَفُّوا لَنَا :إِذَا أَكْثَبُوكُمْ فَارْمُوهُمْ بِالنَّبْلِ . هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ الْفَضْلِ وَقَالَ أَبُو أَحْمَدَ فِي حَدِيثِهِ :إِذَا كَثَبُوكُمْ . يَعْنِي أَكْثَرُوكُمْ :فَارْمُوهُمْ بِالنَّبْلِ وَاسْتَبْقُوا نَبْلَكُمْ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصَّحِيحُ :إِذَا أَكْثَبُوكُمْ .

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ الْفَضْلِ بْنِ دُكَيْنٍ وَعَنْ أَبِي يَحْيَى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ أَبِي أَحْمَدَ. [صحيح۔ بخاری ٢٩٠٠۔٣٩٨٤]

(۱۸۴۷۵) حمزہ بن ابی اسید اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بدر کے دن فرمایا: جب ہم نے قریش کے لیے اور انہوں نے ہمارے لیے صف بندی کی کہ جب وہ تمہارے قریب آ جائیں تو ان کو تیر مارو۔ یہ فضل کی حدیث کے الفاظ ہیں اور ابو احمد اپنی حدیث میں بیان کرتے ہیں: (اذا کثبو کم) یعنی جب وہ زیادہ تمہارے قریب آ جائیں تو ان پر تیر برساؤ اور اپنے تیروں کو بچا کر رکھو۔ ابو بکر کہتے ہیں کہ صحیح لفظ اکثبو کم ہے۔

(۱۴۳) باب سَلِّ السُّيُوفِ عِنْدَ اللِّقَاءِ

لڑائی کے وقت تلوار سونتنے کا بیان

(۱۸۴۷۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَجِيحٍ وَلَيْسَ بِالْمَلَطِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يَوْمَ بَدْرٍ: إِذَا أَكْثَبُوكُمْ فَارْمُوهُمْ بِالنَّبْلِ وَلاَ تَسُلُّوا السُّيُوفَ حَتَّى يَغْشُوكُمْ. [صحيح]

(۱۸۴۷۶) مالک بن حمزہ بن ابی اسید اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل فرماتے ہیں کہ بدر کے دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب وہ تمہارے قریب آ جائیں تو ان پر تیر برساؤ اور جب تک وہ تمہیں ڈھانپ نہ لیں۔ تلواریں نہ سونتو۔

(۱۴۴) باب التَّرَجُّلِ عِنْدَ شِدَّةِ الْبَأْسِ

سخت لڑائی کے وقت پیدل چلنے کے بارہ میں

(۱۸۴۷۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَا أَبَا عُمَارَةَ أَكُنْتُمْ فَرَرْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ: لاَ وَاللَّهِ مَا وَلَّى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- وَلَكِنَّهُ خَرَجَ شُبَّانُ أَصْحَابِهِ وَأَخِفَّاؤُهُمْ حُسَّرًا لَيْسَ عَلَيْهِمْ سِلاَحٌ أَوْ كَثِيرُ سِلاَحٍ فَلَقُوا قَوْمًا رُمَاةً لاَ يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ جَمْعُ هَوَازِنَ وَبَنِي نَصْرٍ فَرَشَقُوهُمْ رَشْقًا لاَ يَكَادُونَ يُخْطِئُونَ فَأَقْبَلُوا هُنَاكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَرَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَقُودُ بِهِ فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ وَقَالَ:

أَنَا النَّبِيُّ لاَ كَذِبْ   أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

ثُمَّ صَفَّهُمْ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ عَنْ زُهَيْرٍ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى. [صحيح]

(۱۸۴۷۷) ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے براء سے کہا: اے ابو عمارہ! کیا تم حنین کے دن بھاگ گئے تھے؟ اس نے کہا:

اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نہیں بھاگے۔ لیکن نوجوان جن کے پاس اسلحہ کی کمی یا زیادتی تھی۔ ان کو تیر انداز لوگ ملے۔ انہوں نے ان پر تیر برسائے۔ جن کا نشانہ خطا نہیں تھا اور انہوں نے ان کے ھوازن اور بنو نصر کے جمع شدہ حصے ختم ہونے کے قریب نہ تھے۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف متوجہ ہوئے اور رسول اللہ ﷺ اپنی سفید خچر پر سوار تھے۔ ابو سفیان بن حارث بن عبد المطلب اس کو چلا رہے تھے۔ آپ ﷺ نیچے اتر پڑے اور فرمایا: میں جھوٹا نبی نہیں ہوں۔ میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔

(۱۳۵) باب الْخُيَلَاءِ فِي الْحَرْبِ

لڑائی کے وقت تکبر کا اظہار کرنے کا بیان

(۱۸۴۷۸) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ مِنَ الْغَيْرَةِ مَا يُحِبُّهَا اللَّهُ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللَّهُ فَأَمَّا الْغَيْرَةُ الَّتِي يُحِبُّ اللَّهُ فَالْغَيْرَةُ فِي الرِّيبَةِ وَأَمَّا الْغَيْرَةُ الَّتِي يُبْغِضُ فَالْغَيْرَةُ فِي غَيْرِ رِيبَةٍ وَأَمَّا الْخُيَلَاءُ الَّتِي يُحِبُّهَا اللَّهُ فَاخْتِيَالُ الرَّجُلِ بِنَفْسِهِ عِنْدَ الْقِتَالِ وَاخْتِيَالُهُ عِنْدَ الصَّدَقَةِ وَالْخُيَلَاءُ الَّتِي يُبْغِضُ اللَّهُ فَاخْتِيَالُ الرَّجُلِ بِنَفْسِهِ فِي الْفَخْرِ وَالْخُيَلَاءِ. [ضعیف]

(۱۸۴۷۸) جابر بن عتیک فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بعض اوقات غیرت کو اللہ پسند فرماتے ہیں اور بعض اوقات اللہ کو غیرت پسند نہیں ہوتی۔ وہ غیرت جسے اللہ رب العزت پسند کرتے ہیں شک کے بارے میں اور وہ غیرت جو اللہ کو ناپسند ہے جو بغیر شک کے کی جائے اور اللہ رب العزت اس تکبر کو پسند کرتے ہیں جو لڑائی کے موقع پر انسان اختیار کرتا ہے یا صدقہ کے وقت تکبر کرنا اور وہ فخر جس کو اللہ ناپسند کرتے ہیں کہ انسان اپنے بارے میں فخر اور تکبر اختیار کرے۔

(۱۳۶) باب الْغَزْوِ مَعَ أَئِمَّةِ الْجَوْرِ

ظالم بادشاہوں کے خلاف جہاد کرنے کا بیان

(۱۸۴۷۹) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّزَّازُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الأَزْرَقُ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ تَمِيمِ بْنِ سَيَّارٍ الطَّبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الأَجْرُ وَالْغَنِيمَةُ. لَفْظُ حَدِيثِ أَبِي نُعَيْمٍ وَلَيْسَ فِي رِوَايَةِ الأَزْرَقِ : الأَجْرُ

وَالْغَنِيمَةُ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ زَكَرِيَّا. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۴۷۹) عروہ بارقی نبی ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ قیامت تک گھوڑوں کی پیشانیوں میں بھلائی باندھی گئی ہے، یعنی ثواب اور غنیمت۔ یہ ابونعیم کی حدیث کے لفظ ہیں، لیکن ازرق کی روایت میں الاجر والغنیمة کے الفاظ نہیں ہیں۔

(۱۸۴۸۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالاَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي نُشْبَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ثَلاَثٌ مِنْ أَصْلِ الإِيمَانِ الْكَفُّ عَمَّنْ قَالَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ لاَ يُكَفِّرُهُ بِذَنْبٍ وَلاَ يُخْرِجُهُ مِنَ الإِسْلاَمِ بِعَمَلٍ وَالْجِهَادُ مَاضٍ مُنْذُ بَعَثَنِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى أَنْ يُقَاتِلَ آخِرُ أُمَّتِي الدَّجَّالَ لاَ يُبْطِلُهُ جَوْرُ جَائِرٍ وَلاَ عَدْلُ عَادِلٍ وَالإِيمَانُ بِالأَقْدَارِ.

وَحَدِيثُ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: الْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَيْكُمْ مَعَ كُلِّ أَمِيرٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا. قَدْ مَضَى فِي بَابِ الإِمَامَةِ وَكِتَابِ الْجَنَائِزِ. [ضعیف]

(۱۸۴۸۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں ایمان کی اصل ہیں: ① اس سے رک جانا جو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ کسی گناہ کی وجہ سے اسے کافر نہ کہے عمل کی وجہ سے اسلام سے خارج نہ کہے۔ ② جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔ جب سے اللہ نے مجھے مبعوث کیا ہے اور میری امت کا آخری فرد دجال سے جہاد کرے گا۔ کسی عادل کا عدل اور کسی ظالم کا ظلم اسے باطل نہ کرے گا۔ ③ تقدیر پر ایمان لانا۔

(ب) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ ہر نیک و بد امیر کے ساتھ جہاد واجب ہے۔

(۱۴۷) باب مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْجُيُوشِ وَالسَّرَايَا

لشکر اور سرایا میں کونسا بہتر ہے

(۱۸۴۸۱) أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَطَّانُ

ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَحْبُورٍ الدَّهَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ: أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ بِلاَلٍ الْبَزَّازُ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الأَزْهَرِ أَحْمَدُ بْنُ الأَزْهَرِ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خَيْرُ الأَصْحَابِ أَرْبَعَةٌ وَخَيْرُ السَّرَايَا أَرْبَعُمِائَةٍ وَخَيْرُ الْجُيُوشِ أَرْبَعَةُ آلاَفٍ

وَلَنْ يُغْلَبَ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا مِنْ قِلَّةٍ.

تَفَرَّدَ بِهِ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ مَوْصُولاً. وَرَوَاهُ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنْ يُونُسَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ- مُنْقَطِعًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَسْنَدَهُ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ وَهُوَ خَطَأٌ. [منکر]

(۱۸۴۸۱) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین ساتھی چار ہیں اور بہتر سریہ چار سو افراد کا ہے اور بہترین لشکر ۴ ہزار کا ہے اور ۱۲ ہزار کا لشکر قلت کی بنا پر مغلوب نہ ہوگا۔

(۱۸۴۸۲) أَخْبَرَنَا أَبُو أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ وَأَبُو بَكْرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْفَارِسِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ عَنْ حَيِّ بْنِ مِخْمَرٍ الْوَصَّابِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ مِنْ أَهْلِ دِمَشْقَ عَنْ أَكْثَمَ بْنِ الْجَوْنِ الْخُزَاعِيِّ ثُمَّ الْكَعْبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ-: يَا أَكْثَمُ بْنَ الْجَوْنِ اغْزُ مَعَ غَيْرِ قَوْمِكَ يَحْسُنْ خُلُقُكَ وَتَكْرُمْ عَلَى رُفَقَائِكَ يَا أَكْثَمُ بْنَ الْجَوْنِ خَيْرُ الرُّفَقَاءِ أَرْبَعَةٌ وَخَيْرُ الطَّلاَئِعِ أَرْبَعُونَ وَخَيْرُ السَّرَايَا أَرْبَعُمِائَةٍ وَخَيْرُ الْجُيُوشِ أَرْبَعَةُ آلاَفٍ وَلَنْ يُؤْتَى اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا مِنْ قِلَّةٍ يَا أَكْثَمُ بْنَ الْجَوْنِ لاَ تُرَافِقِ الْمَائِتَيْنِ. [ضعیف جدًا]

(۱۸۴۸۲) اکثم بن جون خزاعی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اکثم بن جون! اپنی قوم کے علاوہ کسی اور کے ساتھ غزوہ کرو۔ آپ کا اخلاق اچھا ہوگا اور اپنے ساتھیوں کی عزت کرو۔ اے اکثم بن جون بہترین ساتھی چار ہیں اور بہتر ہر اول دستہ ۴۰ افراد کا ہے اور بہتر سریہ ۴۰۰ سو اشخاص کا ہے اور بہترین لشکر چار ہزار کا ہے اور ۱۲ ہزار کا لشکر قلت کی وجہ سے شکست نہ دیا جائے گا۔ اے اکثم بن جون! تو دو سو افراد کا ساتھی نہ بن۔

(۱۴۸) باب فِي فَضْلِ الْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

جہاد فی سبیل اللہ کی فضیلت کا بیان

(۱۸۴۸۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ: أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدُوسٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ- أَيُّ الأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ. قِيلَ ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ حَجٌّ مَبْرُورٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ يُونُسَ وَغَيْرِهِ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ أَبِي مُزَاحِمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ. [صحیح۔ متفق علیه]

(۱۸۴۸۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کون سے اعمال افضل ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔ پوچھا گیا: اس کے بعد؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا۔

کیا: اس کے بعد؟ فرمایا: مقبول حج۔

(۱۸۴۸۴) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِیُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِی زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :انْتَدَبَ اللَّهُ لِمَنْ خَرَجَ مُجَاهِدًا فِی سَبِيلِهِ لاَ يُخْرِجُهُ إِلاَّ إِيمَانٌ بِی وَتَصْدِيقٌ بِرُسُلِی فَهُوَ عَلَیَّ ضَامِنٌ أَنْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ أَرْجِعَهُ إِلَى بَيْتِهِ الَّذِی خَرَجَ مِنْهُ نَائِلاً مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ وَغَنِيمَةٍ .وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :مَا مِنْ مَكْلُومٍ يُكْلَمُ فِی اللَّهِ إِلاَّ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَكَلْمُهُ يَدْمَى اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالرِّيحُ رِيحُ مِسْكٍ .وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :وَالَّذِی نَفْسِی بِيَدِهِ لَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِی مَا تَخَلَّفْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِی سَبِيلِ اللَّهِ وَلَكِنْ لاَ أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ وَلاَ يَجِدُونَ سَعَةً فَيَتَّبِعُونِی وَلاَ تَطِيبُ أَنْفُسُهُمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا بَعْدِی .وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :وَالَّذِی نَفْسِی بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّی أَغْزُو فِی سَبِيلِ اللَّهِ فَأُقْتَلُ ثُمَّ أَغْزُو فَأُقْتَلُ ثُمَّ أَغْزُو فَأُقْتَلُ .

حَدِيثُ الْكَلْمِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ فِی الصَّحِيحِ عَنْ مُسَدَّدٍ وَرَوَى الْبَاقِی عَنْ حَرَمِیِّ بْنِ حَفْصٍ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ حَدِيثِ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ عُمَارَةَ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۸۴۸۴) اللہ فرماتے ہیں: وہ شخص جو اس کے راستے میں جہاد کرتا ہے میرے ساتھ ایمان لانے اور میرے رسولوں کی تصدیق کی وجہ سے تو میرے ذمہ ہے کہ میں اس کو جنت میں داخل کروں یا اس کو اس کے گھر واپس کروں، جہاں سے وہ آیا ہے اس حالت میں کہ جو اس نے ثواب اور غنیمت حاصل کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ کے لیے زخم کھاتا ہے وہ کل قیامت کے دن آئے گا۔ اس کے زخم سے خون بہہ رہا ہوگا۔ جس کی رنگت خون جیسی اور خوشبو کستوری جیسی ہوگی اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر میری امت پر مشقت نہ ہوتی تو میں کسی سریہ سے بھی پیچھے نہ رہتا۔ جو اللہ کے راستہ میں جہاد کرتے ہیں نہ تو میں ان کے لیے سواریاں پاتا ہوں اور نہ ان کے پاس اتنی طاقت ہے کہ وہ میرے پیچھے آسکیں اور نہ ہی ان کو یہ پسند ہے کہ وہ میرے بعد پیچھے رہ سکیں اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں اللہ کے راستے میں جہاد کروں۔ پھر میں قتل کیا جاؤں۔ پھر میں جہاد کروں۔ پھر میں قتل کیا جاؤں۔ پھر میں جہاد کروں۔ پھر میں قتل کیا جاؤں۔

(۱۸۴۸۵) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ :أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ غَالِبٍ الْخُوَارِزْمِیُّ الْحَافِظُ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ النَّيْسَابُورِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ النَّضْرِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِی الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ -ﷺ- قَالَ :تَكَفَّلَ اللَّهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِی سَبِيلِهِ لاَ يُخْرِجُهُ مِنْ بَيْتِهِ إِلاَّ جِهَادٌ فِی سَبِيلِهِ وَتَصْدِيقُ كَلِمَتِهِ بِأَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرْجِعَهُ إِلَى

مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ . [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۴۸۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ رب العزت نے ضمانت دی ہے کہ جو شخص اللہ کے راستے میں جہاد کرتا ہے، اسے گھر سے صرف اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا اور اس کے کلمہ کی تصدیق کرنا ہی نکالتا ہے۔ اللہ اس کو جنت میں داخل کرے یا پھر اس کو ثواب یا مال غنیمت کے ساتھ اس کے گھر واپس لوٹائے۔

(۱۸۴۸۶) وَعَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- قَالَ : وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِنْ قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَكِنْ لَا أَجِدُ سَعَةً فَأَحْمِلَهُمْ وَلَا يَجِدُونَ سَعَةً فَيَتَّبِعُونِي وَلَا تَطِيبُ أَنْفُسُهُمْ أَنْ يَقْعُدُوا بَعْدِي . [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۴۸۶) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اگر میں لوگوں پر مشقت خیال نہ کرتا تو میں کسی سریہ سے پیچھے نہ رہتا جو اللہ کے راستہ میں جہاد کرتا ہے لیکن میں ان کے لیے سواریوں کا انتظام نہیں کر پاتا اور نہ ہی وہ اتنی وسعت پاتے ہیں کہ وہ میرے پیچھے آسکیں اور نہ ہی ان کو میرے بعد پیچھے رہنا اچھا لگتا ہے۔

(۱۸۴۸۷) وَعَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- قَالَ : وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنْ أُقَاتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأُقْتَلَ ثُمَّ أُحْيَا فَأُقْتَلَ ثُمَّ أُحْيَا فَأُقْتَلَ ثُمَّ أُحْيَا فَأُقْتَلَ ثُمَّ أُحْيَا . كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقُولُ ثَلَاثًا أَشْهَدُ اللَّهَ الْحَدِيثُ الأَوَّلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى وَقَدْ أَخْرَجَا بَاقِيَهُ مِنْ أَوْجُهٍ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۴۸۷) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اگر میں لوگوں پر مشقت خیال نہ کرتا تو میں کسی سریہ سے پیچھے نہ رہتا جو اللہ کے راستہ میں جہاد کرتا، لیکن میں ان کے لیے سواریوں کا انتظام نہیں کر پاتا اور نہ ہی وہ اتنی وسعت پاتے ہیں کہ وہ میرے پیچھے آسکیں اور نہ ہی ان کو میرے بعد پیچھے رہنا اچھا لگتا ہے۔

(۱۸۴۸۸) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّزَّازُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ أَنَّ أَبَا حَصِينٍ حَدَّثَهُ أَنَّ ذَكْوَانَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ -ﷺ- فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِّمْنِي عَمَلاً يَعْدِلُ الْجِهَادَ قَالَ : لَا أَجِدُهُ . ثُمَّ قَالَ فَقَالَ : هَلْ تَسْتَطِيعُ إِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ أَنْ تَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَتَقُومَ لَا تَفْتُرَ وَتَصُومَ لَا تُفْطِرَ . قَالَ : لَا أَسْتَطِيعُ ذَلِكَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : إِنَّ فَرَسَ الْمُجَاهِدِ يَسْتَنُّ فِي طِوَلِهِ فَيُكْتَبُ لَهُ حَسَنَاتٍ. لَفْظُ حَدِيثِ جَعْفَرٍ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ إِسْحَاقَ عَنْ عَفَّانَ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۴۸۸) حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کون سی چیز اللہ کے راستہ میں جہاد کے برابر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ ہم نے کہا کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کی طاقت نہیں رکھتے: راوی کہتے ہیں: مجھے معلوم نہیں کہ تیسری یا چوتھی مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والا شخص اس کی طرح ہے جو مسلسل روزے رکھتا ہے اور ہمہ وقت حالت قیام میں قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہے۔ روزے اور نماز میں کرتا ہی نہیں کرتا۔ حتی کہ اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والا مجاہد گھر لوٹ آئے۔

(۱۸۴۸۹) أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سُفْيَانَ الطُّوسِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُنِيبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ إِمْلاَءً حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنَا مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ قَالَ : إِنَّكُمْ لاَ تَسْتَطِيعُونَ . قُلْنَا : بَلَى قَالَ : إِنَّكُمْ لاَ تَسْتَطِيعُونَهُ . قَالَ فَلاَ أَدْرِى فِي الثَّالِثَةِ أَمْ فِي الرَّابِعَةِ : مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْقَانِتِ بِآيَاتِ اللَّهِ لاَ يَفْتُرُ مِنْ صَلاَةٍ وَلاَ صِيَامٍ حَتَّى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ إِلَى أَهْلِهِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَرِيرٍ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۸۴۸۹) حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کون سی چیز اللہ کے راستہ میں جہاد کے برابر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ ہم نے کہا: کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ راوی کہتے ہیں: مجھے معلوم نہیں کہ تیسری یا چوتھی مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والا شخص اس کی طرح ہے جو مسلسل روزے رکھتا ہے اور ہمہ وقت حالت قیام میں قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہے۔ روزے اور نماز میں کرتا ہی نہیں کرتا۔ حتی کہ اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والا مجاہد گھر میں لوٹ آئے۔

(۱۸۴۹۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدُوسٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِى ابْنَ سَلاَّمٍ عَنْ زَيْدٍ هُوَ ابْنُ سَلاَّمٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلاَّمٍ قَالَ حَدَّثَنِى النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَ رَجُلٌ : لاَ أُبَالِى أَنْ لاَ أَعْمَلَ عَمَلاً بَعْدَ الإِسْلاَمِ إِلاَّ أَنْ أَعْمُرَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَقَالَ الآخَرُ : الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِمَّا قُلْتُمْ فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ : لاَ تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ

وَلَكِنِّي إِذَا صَلَّيْتُ الْجُمُعَةَ دَخَلْتُ فَاسْتَفْتَيْتُهُ فِيمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لاَ يَسْتَوُونَ عِنْدَ اللَّهِ﴾ [التوبة ۱۹] الآيَةَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيِّ عَنْ أَبِي تَوْبَةَ. [صحیح۔ مسلم ۱۷۸۹]

(۱۸۴۹۰) نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں منبر رسول کے پاس تھا کہ ایک شخص نے کہا: مجھے کوئی پروہ نہیں کہ میں اسلام کے بعد کوئی عمل نہ کروں سوائے مسجد حرام کو آباد کرنے سے۔ دوسرے نے کہہ دیا: جو تو نے کہا اللہ کے راستہ میں جہاد اس سے افضل ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو ڈانٹا اور فرمایا: منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آوازیں بلند نہ کرو۔ جمعہ کا دن تھا۔ میں نماز جمعہ کے بعد تمہارا اختلافی مسئلہ پوچھوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: ﴿أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَ عِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَ جَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لاَ يَسْتَوُونَ عِنْدَ اللَّهِ وَ اللَّهُ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ﴾ [التوبة ۱۹] کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانا اور مسجد حرام کی تعمیر کرنا اس شخص کے مانند بنا دیا جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اور اللہ کے راستہ میں جہاد کرتا ہے وہ اللہ کے ہاں برابر نہیں۔

(۱۸۴۹۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- أَنَّهُ قَالَ: مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا الْغَدْوَةُ يَغْدُوهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوِ الرَّوْحَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنِ الْقَعْنَبِيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم-. [صحیح۔ متفق علیه]

(۱۸۴۹۱) سہل بن سعد رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایک کوڑے کے برابر جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ صبح یا شام کے وقت اللہ کے راستہ میں بندے کا جانا دنیا اور جو کچھ اس میں موجود ہے سے بہتر ہے۔

(۱۸۴۹۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الأَمَوِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مَالِكٍ الشَّرْعَبِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَلْمَانَ الأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- بِسَرِيَّةٍ تَخْرُجُ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَخْرُجُ اللَّيْلَةَ أَمْ نَمْكُثُ حَتَّى نُصْبِحَ فَقَالَ: أَوَلاَ تُحِبُّونَ أَنْ تَبِيتُوا فِي خِرَافٍ مِنْ خِرَافِ الْجَنَّةِ. وَالْخَرِيفُ الْحَدِيقَةُ. [حسن]

(۱۸۴۹۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ کو جانے کا حکم دیا۔ انہوں نے کہا: اے اللہ کے

رسول ﷺ! رات کو چلے جائیں یا صبح کا انتظار کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم پسند نہیں کرتے کہ تم رات جنت کے باغوں میں گزارو۔

(۱۸۴۹۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِءٍ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : يَا أَبَا سَعِيدٍ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ . قَالَ : فَعَجِبَ لَهَا أَبُو سَعِيدٍ فَقَالَ : أَعِدْهَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَفَعَلَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : وَأُخْرَى يُرْفَعُ بِهَا الْعَبْدُ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ . قَالَ : وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ : الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَنْصُورٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ. [صحیح۔ مسلم ۱۸۸٤]

(۱۸۴۹۳) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوسعید رضی اللہ عنہ! جو اللہ کے رب اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوا، اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔ راوی کہتے ہیں کہ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے تعجب کیا اور کہا: دوبارہ بیان فرمائیں اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے پھر فرمایا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بندے کے جنت میں سو درجے بلند کر دیے جاتے ہیں اور ہر دو درجوں کے درمیانی مسافت زمین و آسمان کے برابر ہے۔ اس نے کہا: یہ کیا ہے؟ اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا، اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا، اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا۔

(۱۸۴۹٤) أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو الأَزْهَرِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَوِ ابْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ يَعْنِي الْجَنَّةَ هَاجَرَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ مَاتَ فِي أَرْضِهِ الَّتِي وُلِدَ فِيهَا . قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نُنَبِّءُ النَّاسَ بِذَلِكَ قَالَ : إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ أَعَدَّهَا اللَّهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِهِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَسَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ فَإِنَّهُ وَسَطُ الْجَنَّةِ وَأَعْلَى الْجَنَّةِ وَمِنْهُ تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ وَفَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمَنِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى . [صحیح۔ بخاری]

(۱۸۴۹۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ اور رسول پر ایمان رکھے، نماز ادا کرے، زکوۃ دے، رمضان کے روزے رکھے تو اللہ پر حق ہے کہ اس کو جنت میں داخل کردے۔ اس نے اللہ کے راستہ میں ہجرت کی یا اپنی جائے پیدائش پر ہی فوت ہوگیا۔ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہم لوگوں کو خبر نہ دے دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جنت میں سو درجے ہیں اور ہر درجہ کے درمیان زمین و آسمان کی مسافت کے برابر فاصلہ ہے۔ یہ اللہ نے مجاہدین کے

لیے تیار کی ہے۔ جب بھی تم اللہ سے مانگو تو جنت الفردوس طلب کیا کرو۔ یہ جنت کے درمیان یا اوپر ہے۔ اس سے جنت کی نہریں نکلتی ہیں اور اس کے اوپر رحمن کا عرش ہے۔

(۱۸۴۹۵) قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُو الأَزْهَرِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ فَحَدَّثَنَا بِهَذَا الْحَدِيثِ فُلَيْحٌ الثَّانِيَةَ فَذَكَرَهُ عَنْ هِلاَلِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِنَحْوِهِ وَلَمْ يَشُكَّ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ يَحْيَى بْنِ صَالِحٍ عَنْ فُلَيْحٍ وَلَمْ يَشُكَّ.

(۱۸۴۹۵) خالی۔

(۱۸۴۹۶) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي أَخْبَرَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنِي شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قِيلَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : مُؤْمِنٌ مُجَاهِدٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ . فَقَالَ : ثُمَّ مَنْ قَالَ : مُؤْمِنٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَتَّقِي اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ .

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي الْيَمَانِ وَأَخْرَجَاهُ مِنْ أَوْجُهٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۴۹۶) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون لوگ افضل ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ مومن جو اپنے جان و مال سے جہاد کرتا ہے۔ پوچھا: پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ مومن جو کسی گھاٹی میں اللہ رب العزت سے ڈرتا ہے اور لوگوں کو ان کے شر کی وجہ سے چھوڑ دیتا ہے۔

(۱۸۴۹۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ وَأَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْعَطَّارُ الْحِيرِيُّ وَأَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْفَارِسِيُّ قَالُوا أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيٍّ الذُّهْلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَعْجَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- أَنَّهُ قَالَ : مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَطِيرُ عَلَى مَتْنِهِ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً أَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلَيْهِ يَبْتَغِي الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَظَانَّهُ أَوْ رَجُلٌ فِي غُنَيْمَةٍ فِي رَأْسِ شَعَفَةٍ مِنْ هَذِهِ الشَّعَفِ أَوْ بَطْنِ وَادٍ مِنْ هَذِهِ الأَوْدِيَةِ يُقِيمُ الصَّلاَةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ وَيَعْبُدُ رَبَّهُ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْيَقِينُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلاَّ فِي خَيْرٍ .

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى وَرَوَاهُ عَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ وَيَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ كِلَيْهِمَا عَنْ أَبِي حَازِمٍ بِهَذَا الإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَدْرٍ وَقَالَ فِي شَعَبَةٍ

مِنْ هَذِهِ الشِّعَابِ.

(۱۸۴۹۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سے اس شخص کی زندگی نہایت بہتر ہے، جس نے اللہ کے راستہ میں اپنی سواری کی لگام کو تھاما۔ جب وہ کسی طرف سے خطرے یا فریادری کی اطلاع پاتا ہے تو برق رفتاری سے اس کی طرف جاتا ہے۔ وہ موت کے مواقع تلاش کرتا ہے یا وہ شخص جو چند بکریوں کے ساتھ اپنی پہاڑی پر مقیم ہے یا کسی وادی میں ڈیرے ڈالے ہوئے ہے۔ وہ مرتے دم تک نماز اور زکوۃ ادا کرتا ہے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں لگا رہتا ہے۔ ایسا شخص لوگوں سے خیر و بھلائی میں ہے۔

(ب) الجہ بن عبداللہ بن بدر فرماتے ہیں: پہاڑیوں میں سے کسی پہاڑی پر۔

(۱۸۴۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ حِمْدَانَ الْقَطِيعِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ أَبُو مُسْلِمٍ

(ح) وَحَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ: عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- قَالَ: تَعِسَ عَبْدُ الدِّينَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْخَمِيصَةِ إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَإِنْ مُنِعَ سَخِطَ تَعِسَ وَانْتَكَسَ وَإِذَا شِيكَ فَلاَ انْتَقَشَ طُوبَى لِعَبْدٍ آخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَشْعَثَ رَأْسُهُ مُغْبَرَّةٍ قَدَمَاهُ إِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ وَإِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ إِنِ اسْتَأْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ وَإِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ طُوبَى لَهُ ثُمَّ طُوبَى لَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْزُوقٍ. [صحيح. بخاری ۲۸۸۷، ۶۴۳۵]

(۱۸۴۹۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: درہم و دینار اور چادر کا بندہ ہلاک ہو گیا۔ اگر دیا جائے تو راضی رہتا ہے اگر نہ ملے تو ناراض ہو جاتا ہے۔ ایسا شخص بدنصیب اور ذلیل ہو، اسے کانٹا چبھ جائے تو نکالا نہ جائے اور اس آدمی کے لیے خوشخبری ہے، جس نے اللہ کی راہ میں گھوڑے کی لگام تھام رکھی ہے۔ اس کا سر پراگندہ اور پاؤں خاک آلود ہیں۔ اگر اسے لشکر کے پچھلے حصے میں متعین کیا جائے تو وہاں ڈیوٹی دیتا ہے۔ اگر اسے حفاظتی دستہ میں کھڑا کیا جائے تو کھڑا ہو جاتا ہے۔ اگر اجازت چاہے تو اجازت نہیں دی جاتی اور کسی کی سفارش کرے تو سفارش نہیں مانی جاتی، اس کو خوشخبری ہو، خوشخبری ہو!

(۱۸۴۹۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ: إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ السُّوسِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي حَدَّثَنِي الأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلاَمٍ: أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- قَالُوا لَوْ أَرْسَلْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- رَسُولاً يَسْأَلُهُ عَنْ أَحَبِّ الأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ قَالَ فَلَمْ

يَذْهَبُ إِلَيْهِ أَحَدٌ مِنَّا وَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ قَالَ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- أُولَئِكَ النَّفَرَ رَجُلاً رَجُلاً حَتَّى جَمَعَهُمْ وَنَزَلَتْ فِيهِمْ هَذِهِ السُّورَةُ ﴿سَبَّحَ لِلَّهِ﴾ [الحديد ١] قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلاَمٍ فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- كُلَّهَا. قَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَرَأَهَا عَلَيْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلاَمٍ كُلَّهَا قَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ وَقَرَأَهَا عَلَيْنَا أَبُو سَلَمَةَ كُلَّهَا قَالَ الأَوْزَاعِيُّ وَقَرَأَهَا عَلَيْنَا يَحْيَى كُلَّهَا قَالَ الْعَبَّاسُ قَالَ أَبِي وَقَرَأَهَا عَلَيْنَا الأَوْزَاعِيُّ كُلَّهَا.

[صحیح]

(۱۸۴۹۹) عبداللہ بن سلام فرماتے ہیں کہ صحابہ کہنے لگے: کسی کو رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجو کہ وہ پوچھے کہ اللہ کو کون سے اعمال پسندیدہ ہیں؟ راوی کہتے ہیں: کوئی بھی آپ کے پاس نہ گیا۔ ہم نے آپ سے پوچھنا موخر کر دیا۔ آپ نے اس گروہ کے ایک ایک فرد کو بلایا حتیٰ کہ وہ سب جمع ہو گئے تو ان کے بارے میں یہ سورۃ نازل ہوئی: ﴿سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ [الحديد ۱]

عبداللہ بن سلام کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مکمل سورت ہمارے سامنے پڑھی۔ ابو سلمہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن سلام نے ہمارے سامنے مکمل سورت پڑھی۔ یحییٰ بن ابی کثیر کہتے ہیں کہ ابو سلمہ نے وہ سورت پوری ہمارے سامنے پڑھی اور اوزاعی کہتے ہیں: یحییٰ نے وہ سورۃ مکمل پڑھی۔ عباس ؓ کہتے ہیں کہ میرے والد نے کہا کہ اوزاعی نے بھی مکمل سورت تلاوت کی۔

(۱۸۵۰۰) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ: أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ: إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ السُّوسِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلاَمٍ قَالَ: اجْتَمَعْنَا فَتَذَاكَرْنَا فَقُلْنَا: أَيُّكُمْ يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- فَيَسْأَلُهُ أَيُّ الأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ قَالَ ثُمَّ تَفَرَّقْنَا وَهِبْنَا أَنْ يَأْتِيَهُ مِنَّا أَحَدٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فَجَمَعَنَا فَجَعَلَ يُومِءُ بَعْضُنَا إِلَى بَعْضٍ فَقَرَأَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- ﴿سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ [الحشر] إِلَى آخِرِ السُّورَةِ قَالَ يَحْيَى فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا أَبُو سَلَمَةَ مِنْ أَوَّلِهَا إِلَى آخِرِهَا قَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلاَمٍ مِنْ أَوَّلِهَا إِلَى آخِرِهَا قَالَ الأَوْزَاعِيُّ فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا يَحْيَى مِنْ أَوَّلِهَا إِلَى آخِرِهَا قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ وَقَرَأَهَا عَلَيْنَا الأَوْزَاعِيُّ مِنْ أَوَّلِهَا إِلَى آخِرِهَا قَالَ مُعَاوِيَةُ وَقَرَأَهَا أَبُو إِسْحَاقَ عَلَيْنَا مِنْ أَوَّلِهَا إِلَى آخِرِهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصَّغَانِيُّ وَقَرَأَهَا عَلَيْنَا مُعَاوِيَةُ مِنْ أَوَّلِهَا إِلَى آخِرِهَا قَالَ أَبُو الْعَبَّاسِ: وَلَمْ يَقْرَأْ عَلَيْنَا الصَّغَانِيُّ السُّورَةَ بِتَمَامِهَا وَقَرَأَ أَبُو الْعَبَّاسِ مِنْ أَوَّلِهَا شَيْئًا وَقَرَأَ الْقَاضِي مِنْ أَوَّلِهَا شَيْئًا وَقَرَأَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ عَلَيْنَا السُّورَةَ مِنْ أَوَّلِهَا إِلَى آخِرِهَا وَقَرَأَهَا الشَّيْخُ مِنْ أَوَّلِهَا إِلَى آخِرِهَا.

[صحیح۔ تقدم قبلہ]

(۱۸۵۰۰) ابو سلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ ہم جمع ہو کر آپس میں بات چیت کر رہے تھے کہ کون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھے گا کہ اللہ کو کون سے اعمال زیادہ پسندیدہ ہیں۔ پھر ہم منتشر ہو گئے تاکہ کوئی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام کو جمع فرمایا۔ ہم ایک دوسرے کی جانب اشارہ کر رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ [الحدید ـ الحشر] آسمان و زمین میں موجود تمام اشیاء اللہ کی تسبیحات بیان کرتی ہیں، وہ غالب حکمت والا ہے۔ یحییٰ کہتے ہیں کہ ابو سلمہ نے ابتداء سے لے کر آخر تک تلاوت کی اور ابو سلمہ فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے شروع سے آخر تک پڑھی اور اوزاعی کہتے ہیں کہ یحییٰ نے ابتداء سے انتہا تک تلاوت کی اور ابو اسحاق کہتے ہیں کہ اوزاعی نے ابتداء سے اخیر تک تلاوت کی اور معاویہ کہتے ہیں کہ ابو اسحاق نے شروع سے آخر تک پڑھی۔ ابو بکر صنعانی کہتے ہیں کہ معاویہ نے ہمارے سامنے مکمل سورۃ تلاوت کی۔ ابو العباس کہتے ہیں کہ صنعانی نے مکمل سورۃ تلاوت نہ کی۔ ابو العباس اور قاضی نے ابتدائی حصہ تلاوت کیا اور ابو عبد اللہ حافظ نے مکمل سورۃ تلاوت کی اور شیخ نے بھی مکمل سورۃ پڑھی۔

(۱۸۵۰۱) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ فُورَكَ رَحِمَهُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا الأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ قَالَ كَانَ الْحَدِيثُ يَبْلُغُنِي عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَكُنْتُ أَشْتَهِي لِقَاءَهُ فَلَقِيتُهُ فَقُلْتُ: يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّهُ كَانَ يَبْلُغُنِي عَنْكَ الْحَدِيثُ فَكُنْتُ أَشْتَهِي لِقَاءَكَ قَالَ: لِلَّهِ أَبُوكَ فَقَدْ لَقِيتَ فَهَاتِ فَقُلْتُ: حَدِيثٌ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- حَدَّثَكُمْ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُحِبُّ ثَلَاثَةً وَيُبْغِضُ ثَلَاثَةً. قَالَ: مَا إِخَالُنِي أَنْ أَكْذِبَ عَلَى خَلِيلِي -صلى الله عليه وسلم- قُلْتُ: فَمَنِ الثَّلَاثَةُ الَّذِينَ يُحِبُّ اللَّهُ؟ قَالَ: رَجُلٌ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَقَاتَلَ وَإِنَّكُمْ لَتَجِدُونَ ذَلِكَ فِي الْكِتَابِ عِنْدَكُمْ ﴿إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا﴾ [الصف ٤] قُلْتُ: وَمَنْ؟ قَالَ: رَجُلٌ لَهُ جَارُ سُوءٍ فَهُوَ يُؤْذِيهِ فَيَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُ فَيَكْفِيهِ اللَّهُ إِيَّاهُ بِحَيَاةٍ أَوْ مَوْتٍ. قَالَ: وَمَنْ؟ قَالَ: رَجُلٌ كَانَ مَعَ قَوْمٍ فِي سَفَرٍ فَنَزَلُوا فَعَرَّسُوا وَقَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الْكَرَى وَالنُّعَاسُ وَوَضَعُوا رُءُ وسَهُمْ فَنَامُوا وَقَامَ فَتَوَضَّأَ فَصَلَّى رَغْبَةً لِلَّهِ وَرَغْبَةً إِلَيْهِ. قُلْتُ: فَمَنِ الثَّلَاثَةُ الَّذِينَ يُبْغِضُ؟ قَالَ: الْبَخِيلُ الْمَنَّانُ وَالْمُخْتَالُ الْفَخُورُ وَإِنَّكُمْ لَتَجِدُونَ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ﴾ [لقمان ١٨] قَالَ: فَمَنِ الثَّالِثُ؟ قَالَ: التَّاجِرُ الْحَلَّافُ أَوِ الْبَائِعُ الْحَلَّافُ. [صحيح۔ أخرجه الطيالسي ٤٦٨]

(۱۸۵۰۱) مطرف بن عبد اللہ بن شخیر فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مجھے ابو ذر سے ملی اور میں ان سے ملاقات کا شوق رکھتا تھا۔ جب میری ملاقات ہوئی تو میں نے کہا: اے ابو ذر! آپ سے یہ حدیث ملی تھی اور ملاقات کا شوق بھی تھا تو انہوں نے کہا: تیرے باپ کے لیے خرابی ہو۔ اب ملے ہیں تو بتاؤ۔ میں نے کہا: آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: اللہ تین

چیزوں کو پسند اور تین سے بغض رکھتے ہیں۔ کہتے ہیں میرا خیال نہیں کہ میں اپنے دوست پر جھوٹ بولوں۔ میں نے کہا: وہ کون تین اشیاء ہیں جن کو اللہ پسند کرتے ہیں؟ فرمایا: ① کسی شخص کا دشمن سے قتال کرنا جیسے اللہ کی کتاب میں موجود ہے۔ ﴿إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ﴾ [الصف ٤] کہ اللہ ان لوگوں سے محبت رکھتا ہے جو اس کے راستہ میں صف باندھ کر جہاد کرتے ہیں۔

میں نے پوچھا: دوسرا کون شخص؟ فرماتے ہیں کہ وہ شخص جو اپنے برے ہمسائے کی تکالیف پر صبر کرتا ہے تو اللہ اس کو زندگی کے اندر یا موت کے بعد اس کا بدلہ دے گا۔ تیسرا بندہ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ شخص جو لوگوں کے ساتھ سفر میں شامل ہوتا ہے لوگ پڑاؤ کرتے وقت سوجاتے ہیں لیکن یہ اللہ کے ڈر اور رغبت سے وضو کر کے نماز کے لیے کھڑا ہو جاتا ہے۔ وہ تین آدمی کون سے ہیں جن سے اللہ بغض رکھتا ہے؟ ① بخیل احسان جتانے والا۔ ② فخر کرنے والا متکبر۔ ③ یہ بھی اللہ کی کتاب میں موجود ہے۔ ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ﴾ کہ اللہ متکبر فخر کرنے والے سے محبت نہیں کرتے۔ [لقمان ۱۸]

اس نے کہا: تیسرا شخص کون ہے؟ فرمایا: قسمیں اٹھانے والا تاجر یا قسمیں اٹھا کر سامان فروخت کرنے والا۔

(۱۸۵۰۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ هُوَ الأَصَمُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ أَبِي الْخَطَّابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ عَامَ تَبُوكَ خَطَبَ النَّاسَ وَهُوَ مُضِيفٌ ظَهْرَهُ إِلَى نَخْلَةٍ فَقَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ وَشَرِّ النَّاسِ إِنَّ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ رَجُلاً عَمِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَلَى ظَهْرِ فَرَسِهِ أَوْ عَلَى ظَهْرِ بَعِيرِهِ أَوْ عَلَى قَدَمَيْهِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمَوْتُ وَإِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ رَجُلاً فَاجِرًا جَرِيئًا يَقْرَأُ كِتَابَ اللَّهِ لَا يَرْعَوِي إِلَى شَيْءٍ مِنْهُ. [ضعيف]

(۱۸۵۰۲) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ تبوک میں لوگوں کو کھجور کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ ارشاد فرمایا کہ میں تمہیں بہترین اور بدترین لوگ نہ بتاؤں؟ بہتر انسان وہ ہے جو گھوڑے یا اونٹ یا پیادہ موت تک اللہ راستہ میں جہاد کرتا ہے اور بدترین شخص فاجر جری جو کتاب اللہ کی تلاوت کرتا ہے لیکن کوئی چیز اس سے حاصل نہیں کرتا۔

(۱۸۵۰۳) أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو الأَزْهَرِ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذُبَابٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- مَرَّ بِشِعْبٍ فِيهِ عُيَيْنَةٌ مِنْ مَاءٍ عَذْبٍ فَأَعْجَبَهُ طِيبُهُ وَحُسْنُهُ فَقَالَ: لَوِ اعْتَزَلْتُ النَّاسَ وَأَقَمْتُ فِي هَذَا الشِّعْبِ ثُمَّ قَالَ: لَا أَفْعَلُ حَتَّى أَسْتَأْمِرَ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- فَذَكَرَ ذَلِكَ

لِرَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَ : لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ مَقَامَ أَحَدِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ فِي أَهْلِهِ سِتِّينَ عَامًا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَيُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ اغْزُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ . [حسن]

(۱۸۵۰۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ میں سے ایک شخص ایک گھاٹی کے پاس سے گزرا جس میں میٹھے پانی کا چشمہ تھا تو اس کی خوشبو اور خوبصورتی اس کو اچھی لگی۔ اس نے کہا: اگر میں لوگوں سے الگ ہو کر یہاں بیٹھ جاؤں۔ لیکن پہلے رسول اللہ ﷺ سے مشورہ کروں گا۔ جب رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیان کیا تو آپ نے ایسا کرنے سے منع کر دیا اور فرمایا: اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا گھر میں ۶۰ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہارے گناہ معاف کر کے جنت میں داخل کر دے! اللہ کے راستہ میں جہاد کرو، جس نے اونٹنی کا دودھ دوہنے کے وقت کے برابر اللہ کے راستہ میں جہاد کیا اس کے لیے جنت واجب ہے۔

(۱۸۵۰۴) أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو الأَزْهَرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : مَقَامُ الرَّجُلِ فِي الصَّفِّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ رَجُلٍ سِتِّينَ سَنَةً . [حسن لغیرہ]

(۱۸۵۰۴) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی شخص کا اللہ کے راستہ میں صف میں کھڑا ہونا اس کی ۶۰ برس کی عبادت سے افضل ہے۔

(۱۸۵۰۵) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ فُورَكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أَبِي مَعْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- كُنْتُ أَكْتُمُكُمُوهُ ضِنًّا بِكُمْ قَدْ بَدَا لِي أَنْ أُبْدِيَهُ نَصِيحَةً لَكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ : يَوْمُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَأَلْفِ يَوْمٍ فِيمَا سِوَاهُ فَلْيَنْظُرْ كُلُّ امْرِءٍ مِنْكُمْ لِنَفْسِهِ . [ضعیف]

(۱۸۵۰۵) ابو صالح حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مسجد خیف میں تھے، فرمایا: اے لوگو! میں نے ایک حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ جو میں نے تم سے پوشیدہ رکھی۔ لیکن اب میں نصیحت کے وقت ظاہر کر رہا ہوں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: ایک دن اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا ایک ہزار دن کے برابر ہے تو ہر انسان اپنے بارے میں سوچے۔

(۱۸۵۰۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَمَاهِرِ : مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ التَّنُوخِيُّ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ

أَبِی عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِی أُمَامَةَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلاً قَالَ : یَا رَسُولَ اللَّهِ ائْذَنْ لِی فِی السِّیَاحَةِ فَقَالَ : إِنَّ سِیَاحَةَ أُمَّتِی الْجِهَادُ فِی سَبِیلِ اللَّهِ ۔ [حسن]

(۱۸۵۰۶) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے سیر و سیاحت کی اجازت دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت کی سیر و سیاحت اللہ کی راستہ میں جہاد کرنے میں ہے۔

(۱۸۵۰۷) أَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَیْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ بْنُ شَرِیكٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْجُمَاهِرِ حَدَّثَنَا الْهَیْثَمُ یَعْنِی ابْنَ حُمَیْدٍ حَدَّثَنَا الْعَلاَءُ بْنُ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِی أُمَامَةَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَجُلاً أَتَی رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَ ائْذَنْ لِی فِی الزِّنَا قَالَ فَهَمَّ مَنْ كَانَ قُرْبَ النَّبِیِّ -ﷺ- أَنْ یَتَنَاوَلُوهُ فَقَالَ النَّبِیُّ -ﷺ- : دَعُوهُ . ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِیُّ -ﷺ- : ادْنُهْ أَتُحِبُّ أَنْ یُفْعَلَ ذَلِكَ بِأُخْتِكَ . قَالَ : لاَ قَالَ : فَبِابْنَتِكَ . قَالَ : فَلَمْ یَزَلْ یَقُولُ بِكَذَا وَكَذَا كُلَّ ذَلِكَ یَقُولُ : لاَ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ -ﷺ- : فَاكْرَهْ مَا كَرِهَ اللَّهُ وَأَحِبَّ لأَخِیكَ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ . قَالَ : یَا رَسُولَ اللَّهِ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ یُبَغِّضَ إِلَیَّ النِّسَاءَ قَالَ النَّبِیُّ -ﷺ- : اللَّهُمَّ بَغِّضْ إِلَیْهِ النِّسَاءَ . قَالَ : فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ ثُمَّ رَجَعَ إِلَیْهِ بَعْدَ لَیَالٍ فَقَالَ : یَا رَسُولَ اللَّهِ مَا مِنْ شَیْءٍ أَبْغَضَ إِلَیَّ مِنَ النِّسَاءِ فَائْذَنْ لِی بِالسِّیَاحَةِ فَقَالَ النَّبِیُّ -ﷺ- : إِنَّ سِیَاحَةَ أُمَّتِی الْجِهَادُ فِی سَبِیلِ اللَّهِ .

[حسن]

(۱۸۵۰۷) ابوامامہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے زنا کی اجازت طلب کی۔ راوی کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے قریب بیٹھے ہوئے افراد نے اس کو پکڑنے کی کوشش کی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: تم اسے چھوڑ دو۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: قریب ہو جاؤ، کیا آپ کو یہ پسند ہے کہ آپ کی بہن سے زنا کیا جائے۔ میں نے کہا: نہیں۔ آپ نے پوچھا: تیری بیٹی سے۔ راوی کہتے ہیں: آپ بار بار اسے یہ کہتے رہے تو وہ ہر مرتبہ نفی میں جواب دیتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو بھی ناپسند کر اس بات کو جس کو اللہ ناپسند کرتے ہیں۔ اور اپنے بھائی کے لیے بھی وہی پسند کر جو تو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ اس شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ اللہ سے دعا کریں کہ اللہ مجھے عورتوں سے نفرت پیدا کر دے۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ! تو عورتوں کو اس کے لیے متنفر فرما۔ راوی کہتے ہیں کہ چند دنوں کے بعد وہ پھر واپس آیا۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! عورتوں سے زیادہ بری چیز میرے نزدیک کوئی نہیں۔ آپ مجھے سیر و تفریح کی اجازت دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کی سیر و سیاحت جہاد فی سبیل اللہ میں ہے۔

(۱۸۵۰۸) حَدَّثَنَا الإِمَامُ أَبُو الطَّیِّبِ : سَهْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَیْمَانَ رَحِمَهُ اللَّهُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوبَ بْنِ یُوسُفَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا أَبِی وَشُعَیْبُ بْنُ اللَّیْثِ قَالاَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ سُهَیْلِ بْنِ أَبِی صَالِحٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أَبِی یَزِیدَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ أَبِی

الْجُلاَحِ عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- یَقُولُ : لاَ یَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِی سَبِیلِ اللَّهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِی جَوْفِ عَبْدٍ أَبَدًا وَلاَ یَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالإِیمَانُ فِی قَلْبِ عَبْدٍ أَبَدًا . [صحیح]

(۱۸۵۰۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ کے راستے کی غبار اور جہنم کا دھواں ایک پیٹ میں اکٹھے نہیں ہو سکتے اور بخل اور ایمان کسی آدمی کے دل میں اکٹھے نہیں رہ سکتے۔

(۱۳۹) باب فَضْلِ مَنْ رَمَی بِسَهْمٍ فِی سَبِیلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ کے راستہ میں تیر پھینکنے کی فضیلت کا بیان

(۱۸۵۰۹) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَیْنِ : عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بِشْرَانَ الْعَدْلُ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ : الْحُسَیْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْغَضَائِرِیُّ بِبَغْدَادَ قَالاَ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدِ اللَّهِ الْمُنَادِی حَدَّثَنَا یُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَیْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ أَبِی الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِی طَلْحَةَ عَنْ أَبِی نَجِیحٍ السُّلَمِیِّ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- قَصْرَ الطَّائِفِ فَسَمِعْتُ نَبِیَّ اللَّهِ -ﷺ- یَقُولُ : مَنْ رَمَی بِسَهْمٍ فَبَلَغَ فَلَهُ دَرَجَةٌ فِی الْجَنَّةِ . فَقَالَ رَجُلٌ : یَا نَبِیَّ اللَّهِ إِنْ رَمَیْتُ فَبَلَغْتُ فَلِی دَرَجَةٌ فِی الْجَنَّةِ . قَالَ : نَعَمْ . فَرَمَی فَبَلَغَ قَالَ وَبَلَّغْتُ یَوْمَئِذٍ سِتَّةَ عَشَرَ سَهْمًا قَالَ وَسَمِعْتُ نَبِیَّ اللَّهِ -ﷺ- یَقُولُ : مَنْ شَابَ شَیْبَةً فِی سَبِیلِ اللَّهِ کَانَتْ لَهُ نُورًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَمَنْ رَمَی بِسَهْمٍ کَانَ لَهُ نُورًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَأَیُّمَا رَجُلٍ أَعْتَقَ رَجُلاً مُسْلِمًا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَاعِلٌ وِقَاءَ کُلِّ عَظْمٍ مِنْ عِظَامِهِ عَظْمًا مِنْ عِظَامِهِ مِنَ النَّارِ وَأَیُّمَا امْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ أَعْتَقَتِ امْرَأَةً مُسْلِمَةً فَإِنَّ اللَّهَ جَاعِلٌ وِقَاءَ کُلِّ عَظْمٍ مِنْ عِظَامِهَا عَظْمًا مِنْ عِظَامِ مُحَرَّرِهَا مِنَ النَّارِ .

وَرَوَاهُ أَیْضًا أَسَدُ بْنُ وَدَاعَةَ عَنْ أَبِی نَجِیحٍ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ . [صحیح]

(۱۸۵۰۹) ابو نجیح سلمی فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ طائف کے محل میں موجود تھا۔ میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: جس نے صحیح نشانے پر تیر مارا اس کے لیے جنت میں ایک درجہ ہوگا۔ ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے نبی ﷺ اگر میں تیر نشانے پر ماروں تو بدلے لیے بھی جنت میں درجہ ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں تو اس نے تیر نشانے پر مارے تقریباً سولہ تیر۔ کہتے ہیں: میں نے نبی ﷺ سے سنا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جس کو اللہ کے راستہ میں بڑھاپا آ گیا۔ اس کے لیے قیامت کے دن نور کا باعث ہوگا۔ جس نے اللہ کے راستہ میں تیر پھینکا۔ یہ بھی اس کے لیے قیامت کے دن روشنی کا باعث بنے گا اور جس انسان نے کسی مسلمان مرد کو آزاد کیا تو اللہ رب العزت اس کی ہڈیوں کے عوض اس کے تمام جسم کو جہنم کی آگ سے محفوظ کر دے گا اور جس مسلمان عورت نے کسی مسلمان عورت کو آزاد کیا تو اللہ رب العزت آزاد کرنے والی عورت کو

اس کے بدلے جہنم سے آزاد کر دیں گے۔

(۱۸۵۱۰) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْقَاسِمِ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ : مَنْ رَمَى الْعَدُوَّ بِسَهْمٍ فَبَلَغَ سَهْمُهُ أَخْطَأَ أَوْ أَصَابَ فَعِدْلُ رَقَبَةٍ . [صحيح]

(۱۸۵۱۰) حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: جس نے دشمن کو تیر مارا اور وہ نشانے پر لگا۔ یا نشانہ خطا ہو گیا۔ اسے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا۔

(۱۸۵۱۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْحِيرِيُّ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ قَطَنٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ قَالَ قُلْنَا لِكَعْبِ بْنِ مُرَّةَ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدِّثْنَا وَاحْذَرْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ : مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الإِسْلاَمِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ .[صحيح]

(۱۸۵۱۱) واحذر کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: جس کو اسلام میں بڑھاپا آ گیا یہ اس کے لیے قیامت کے دن نور کا باعث بنے گا اور جس نے اللہ کے راستہ میں تیر پھینکا، اسے غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا۔

(۱۸۵۱۲) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ وَأَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ وَأَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْقَطَّانِ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ : الْحُسَيْنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ بُرْهَانَ وَأَبُو مُحَمَّدٍ : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ : نَثَلَ لِي رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ يَعْنِي نَفَضَ كِنَانَتَهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَقَالَ : ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي .

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مُعَاوِيَةَ . [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۸۵۱۲) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ترکش عطا کیا۔ حسن بن عرفہ کہتے ہیں، یعنی اپنا ترکش احد کے دن پھینکا اور فرمایا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں تیر اندازی کرو۔

(۱۸۵۱۳) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ : سُلَيْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الطَّبَرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ

(ح) وَأَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالاَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ -ﷺ- جَمَعَ

أَبَوَيْهِ إِلَّا لِسَعْدٍ فَإِنَّهُ قَالَ :ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي .
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ قَبِيصَةَ وَمُسَدَّدٍ عَنْ يَحْيَى عَنِ الثَّوْرِيِّ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ أَوْجُهٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ. [صحیح۔ متفق علیه]

(۱۸۵۱۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صرف سعد رضی اللہ عنہ کے لیے اپنے والدین کے بارے میں فرمایا کہ میرے والدین آپ پر فدا ہوں تیراندازی کرو۔

(۱۸۵۱۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ :الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَلِيمٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُوَجِّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا الأَوْزَاعِيُّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ أَبُو طَلْحَةَ يَتَتَرَّسُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- بِتُرْسٍ وَاحِدٍ وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ حَسَنَ الرَّمْيِ وَكَانَ إِذَا رَمَى يُشْرِفُ النَّبِيُّ -ﷺ- فَيَنْظُرُ إِلَى مَوْضِعِ نَبْلِهِ.
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ. [صحیح۔ متفق علیه]

(۱۸۵۱۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابوطلحہ ایک ڈھال سے اپنا اور رسول اللہ ﷺ کا دفاع کرتے تھے اور ابوطلحہ بہترین تیرانداز تھے۔ جب وہ تیر پھینکتے تھے تو نبی ﷺ ان کے تیر گرنے کی جگہ کو دیکھتے۔

(۱۵۰) باب فَضْلِ الْمَشْيِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

اللہ کے راستے میں پیدل چلنے کا بیان

(۱۸۵۱۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو الْحَسَنِ :أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدُوسٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ التَّنُوخِيُّ أَبُو الْجُمَاهِرِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ
(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو الأَدِيبُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الإِسْمَاعِيلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ الْمَوْصِلِيُّ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ زَيْدٍ الْخَطَّابِيُّ وَكَانَ يَسْكُنُ حَرَّانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ الصُّورِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنِي عَبَايَةُ بْنُ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ :مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَمَسَّهُمَا النَّارُ أَبَدًا . لَفْظُهُمَا وَاحِدٌ.
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُبَارَكِ. [صحیح۔ بخاری ۲۰۴۱]

(۱۸۵۱۵) ابوعبس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو قدم اللہ کے راستہ میں غبار آلود ہو جائیں ان کو جہنم کی آگ نہ چھوئے گی۔

(۱۸۵۱۶) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ :مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فُورَكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ

حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ حَرْمَلَةَ عَنْ أَبِي الْمُصَبِّحِ الْحِمْصِيِّ قَالَ : كُنَّا نَسِيرُ فِي صَائِفَةٍ وَعَلَى النَّاسِ مَالِكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَثْعَمِيُّ فَأَتَى عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ يَمْشِي يَقُودُ بَغْلاً لَهُ فَقَالَ لَهُ : أَلاَ تَرْكَبُ وَقَدْ حَمَلَكَ اللَّهُ فَقَالَ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ : مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَرَّمَهُمَا اللَّهُ عَلَى النَّارِ . أُصْلِحُ لِي دَابَّتِي وَأَسْتَغْنِي عَنْ قَوْمِي فَوَثَبَ النَّاسُ عَنْ دَوَابِّهِمْ فَمَا رَأَيْتُ نَازِلاً أَكْثَرَ مِنْ يَوْمَئِذٍ. [ضعیف]

(۱۸۵۱۶) ابو مصبح حمصی فرماتے ہیں کہ ہم ایک جماعت کی شکل میں چل رہے تھے، جن کے امیر مالک بن عبداللہ تھے۔ ان کا گزر حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا جو اپنی خچر کو ساتھ لیے پیدل چل رہے تھے تو مالک بن عبداللہ نے کہا: آپ سوار کیوں نہیں ہوتے حالانکہ اللہ نے آپ کو سواری عطا کی ہے تو جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: جو قدم اللہ کے راستہ میں خاک آلود ہو گئے، ان پر اللہ جہنم کی آگ کو حرام کر دیتا ہے۔ میری سواری تندرست ہے اور میں اپنی قوم سے بے پروا ہوں تو لوگ اپنی سواریوں سے اتر پڑے۔ میں نے اس دن سے زیادہ پیدل چلتے ہوئے لوگ نہیں دیکھے۔

(۱۵۱) باب فَضْلِ الشَّهَادَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ کے راستے میں شہادت کی فضیلت کا بیان

(۱۸۵۱۷) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فُورَكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : مَا أَحَدٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَيَتَمَنَّى أَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا وَإِنَّ لَهُ مَا عَلَى الأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ إِلاَّ الشَّهِيدَ فَإِنَّهُ يَتَمَنَّى أَنْ يَرْجِعَ فَيُقْتَلَ عَشْرَ مِرَارٍ لِمَا رَأَى مِنَ الْكَرَامَةِ . لَفْظُ حَدِيثِ الْعَقَدِيِّ وَفِي رِوَايَةِ الطَّيَالِسِيِّ : مَا مِنْ عَبْدٍ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا إِلاَّ الشَّهِيدَ فَإِنَّهُ يَوَدُّ لَوْ أَنَّهُ رَجَعَ فَقُتِلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ . أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ غُنْدَرٍ عَنْ شُعْبَةَ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۵۱۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول مکرم ﷺ نے فرمایا: جنت میں داخل ہونے کے بعد کوئی بھی شخص دوبارہ دنیا میں آنا پسند نہیں کرے گا، اگرچہ اسے دنیا کی تمام چیزیں بھی دی جائیں مگر شہید آرزو کرے گا کہ وہ دنیا میں جائے اور دس بار شہید کیا جائے کیونکہ وہ عزت و شرف دیکھ چکا ہوتا ہے۔

(ب) طیالسی کی روایت میں ہے کہ کوئی بندہ ایسا نہیں کہ وہ اللہ رب العزت سے جنت حاصل کرنے کے بعد دنیا میں آنا پسند کرے سوائے شہید کے؛ کیونکہ وہ شہادت کی فضیلت کو دیکھ چکا ہوگا، اس لیے وہ دس مرتبہ شہید کیے جانے کی خواہش کرے گا۔

(۱۸۵۱۸) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ: عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِءُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أَرْوَاحِ الشُّهَدَاءِ فَقَالَ قَدْ سَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: أَرْوَاحُهُمْ كَطَيْرٍ خُضْرٍ لَهَا قَنَادِيلُ مُعَلَّقَةٌ فِي الْعَرْشِ تَسْرَحُ حَيْثُ شَاءَتْ ثُمَّ تَأْوِي إِلَى قَنَادِيلِهَا فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى ذَلِكَ إِذِ اطَّلَعَ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ اطِّلاَعَةً فَيَقُولُ مَا تَشْتَهُونَ فَيَقُولُونَ وَمَا نَشْتَهِي وَنَحْنُ فِي الْجَنَّةِ نَسْرَحُ حَيْثُ شِئْنَا فَإِذَا رَأَوْا أَنْ لاَ بُدَّ مِنْ أَنْ يَسْأَلُوا قَالُوا نُرَدُّ أَرْوَاحَنَا فِي أَجْسَادِنَا فَنُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَنُقْتَلُ مَرَّةً أُخْرَى فَإِذَا رَأَى أَنْ لاَ يَسْأَلُوهُ شَيْئًا تَرَكَهُمْ. لَفْظُ حَدِيثِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ وَفِي رِوَايَةِ الْمُقْرِءِ قَالَ: سَأَلْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ هَذِهِ الآيَةِ ﴿وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ فَرِحِينَ﴾ [آل عمران ۱۶۹-۱۷۰] قَالَ: أَمَا إِنَّا قَدْ سَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ ذَكَرَ مَعْنَاهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَعَنْ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۵۱۸) مسروق حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ ان سے شہداء کی روحوں کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: ہم نے بھی ان کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے استفسار کیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ ان شہداء کی ارواح سبز پرندوں کے پیٹوں میں ہیں۔ ان کے لیے عرش کے نیچے فانوس معلق ہیں، وہ جہاں چاہتے ہیں اڑتے پھرتے ہیں۔ پھر ان فانوسوں میں رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کی طرف متوجہ ہو کر پوچھتا ہے کہ تمہیں کچھ چاہیے؟ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں کیا چاہیے جب کہ ہم جنت میں جہاں چاہتے ہیں اڑتے پھرتے ہیں اور جب انہوں نے محسوس کیا کہ ان سے پوچھا جاتا رہے گا۔ تب انہوں نے عرض کیا: اے پروردگار! ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہماری ارواح کو ہمارے جسموں میں داخل فرمائیں تاکہ ایک مرتبہ پھر تیرے راستے میں کٹ مریں۔ جب اللہ تعالیٰ نے دیکھا کہ انہیں ضرورت نہیں تو ان کو ویسے چھوڑ دیا جائے گا۔

(ب) مقری کی روایت میں ہے کہ ہم نے اس آیت کے بارے میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ﴿وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ فَرِحِينَ ...... ﴾ [آل عمران ۱۶۹-۱۷۰] جو لوگ اللہ کے راہ میں مارے گئے ہیں، انہیں مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ اللہ کے ہاں زندہ ہیں اور انہیں رزق مل رہا ہے۔ کہتے ہیں: ہم نے اس کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے بھی پوچھا تھا۔

(۱۸۵۱۹) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَنْصُورٍ الْهَرَوِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ قَالاَ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ : سَأَلْنَا عَبْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ هَذِهِ الآيَةِ فَذَكَرَهَا وَقَالَ : أَرْوَاحُهُمْ فِي جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ. [صحيح۔ مسلم ۱۸۸۷]

(۱۸۵۱۹) مسروق فرماتے ہیں کہ ہم نے اس آیات کے بارے میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: شہداء کی ارواح سبز پرندوں کے پیٹوں میں ہوتی ہیں۔

(۱۸۵۲۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : لَمَّا أُصِيبَ إِخْوَانُكُمْ بِأُحُدٍ جَعَلَ اللَّهُ أَرْوَاحَهُمْ فِي جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ تَرِدُ أَنْهَارَ الْجَنَّةِ تَأْكُلُ مِنْ ثِمَارِهَا وَتَأْوِي إِلَى قَنَادِيلَ مِنْ ذَهَبٍ مُعَلَّقَةٍ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ فَلَمَّا وَجَدُوا طِيبَ مَأْكَلِهِمْ وَمَشْرَبِهِمْ وَمَقِيلِهِمْ قَالُوا مَنْ يُبَلِّغُ إِخْوَانَنَا عَنَّا أَنَّا أَحْيَاءٌ فِي الْجَنَّةِ نُرْزَقُ لِئَلاَّ يَزْهَدُوا فِي الْجِهَادِ وَلاَ يَنْكُلُوا عِنْدَ الْحَرْبِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا أُبَلِّغُهُمْ عَنْكُمْ قَالَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ﴾ [آل عمران ۱٦۹] إِلَى آخِرِ الآيَاتِ . [حسن]

(۱۸۵۲۰) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہارے بھائی احد کے دن شہید ہو گئے تو اللہ نے ان کی ارواح کو سبز پرندوں میں داخل فرما دیا۔ جو جنت کی نہروں پر اترتے پھرتے ہیں اور اس کے پھلوں سے کھاتے ہیں، عرش کے نیچے ان کے لیے سونے کے فانوس معلق ہیں جن میں وہ رہتے ہیں۔ جب انہوں نے کھانے پینے اور اچھی آرام گاہ کو پایا تو کہا کہ ہمارے بھائیوں کو ہماری بات کون پہنچائے گا کہ ہم جنت میں زندہ ہیں، رزق دیے جاتے ہیں تاکہ وہ جہاد سے بے رغبتی اور لڑائی کے وقت بزدلی نہ دکھائیں۔ اللہ رب العزت نے فرمایا: میں تمہاری بات ان تک پہنچا دیتا ہوں اللہ کا فرمان ہے: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ﴾ [آل عمران ۱٦۹]

(۱۸۵۲۱) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِءُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَتْنَا حَسْنَاءُ بِنْتُ مُعَاوِيَةَ قَالَتْ حَدَّثَنَا عَمِّي قَالَ قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ مَنْ فِي الْجَنَّةِ؟ قَالَ : النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ وَالشَّهِيدُ وَالْمَوْلُودُ وَالْوَئِيدُ . [ضعيف]

(۱۸۵۲۱) حسناء بنت معاویہ فرماتی ہیں کہ میرے چچا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: جنت میں کون داخل ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نبی، شہید، پیدا ہونے والا بچہ اور زندہ درگور کی گئی بچی۔

(۱۸۵۲۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : إِنَّ أَوَّلَ مَا يُهَرَاقُ مِنْ دَمِ الشَّهِيدِ تُغْفَرُ لَهُ ذُنُوبُهُ. [صحيح]

(۱۸۵۲۲) سہل بن ابی امامہ بن سہل بن حنیف اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شہید کے خون کے پہلے قطرے پر اللہ اس کے گناہ معاف کر دیتے ہیں۔

(۱۸۵۲۳) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فُورَكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو السَّكْسَكِيُّ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى الْمُلَيْكِيِّ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : الْقَتْلَى ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَقِيَ الْعَدُوَّ فَقَاتَلَ حَتَّى يُقْتَلَ فَذَلِكَ الْمُمْتَحَنُ فِي خَيْمَةِ اللَّهِ تَحْتَ عَرْشِهِ لَا يَفْضُلُهُ النَّبِيُّونَ إِلَّا بِدَرَجَةِ النُّبُوَّةِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ قَرَفَ عَلَى نَفْسِهِ مِنَ الذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا لَقِيَ الْعَدُوَّ فَقَاتَلَ حَتَّى يُقْتَلَ فَتِلْكَ مُمَصْمِصَةٌ مَحَتْ ذُنُوبَهُ وَخَطَايَاهُ إِنَّ السَّيْفَ مَحَّاءٌ لِلْخَطَايَا وَقِيلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ شِئْتَ فَإِنَّهَا ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ وَلِجَهَنَّمَ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ بَعْضُهَا أَفْضَلُ مِنْ بَعْضٍ يَعْنِي أَبْوَابَ الْجَنَّةِ وَرَجُلٌ مُنَافِقٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَقَاتَلَ حَتَّى يُقْتَلَ فَذَاكَ فِي النَّارِ إِنَّ السَّيْفَ لَا يَمْحُو النِّفَاقَ. [ضعيف]

(۱۸۵۲۳) عتبہ بن عبد سلمی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مقتول تین قسم کے ہیں، ایسا شخص جو اپنی جان اور مال لیکر دشمن کے مقابلہ میں لڑتے ہوئے شہید ہو جاتا ہے تو اللہ اس شخص کو عرش کے نیچے جگہ عطا کرتے ہیں اور انبیاء نبوت کی وجہ سے ایک درجہ اس سے اوپر ہوتے ہیں اور ایسا شخص جو گناہ کرنے کے بعد میدانِ جہاد میں دشمن سے لڑتے ہوئے شہید ہو جاتا ہے تو یہ شہادت اس کے گناہوں اور غلطیوں کو ختم کر دیتی ہے۔ کیونکہ تلوار غلطیوں کو ختم کرنے والی ہے اور ایسے شخص سے کہا جائے گا کہ جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس سے چاہے داخل ہو جائے۔ جنت کے آٹھ اور جہنم کے سات دروازے ہیں اور جنت کے دروازے ایک دوسرے سے فضیلت رکھتے ہیں اور منافق آدمی اپنے مال و جان کے ساتھ میدان جہاد میں لڑائی کرتے ہوئے مارا جائے تو یہ جہنمی ہے کیونکہ تلوار نفاق کو ختم نہیں کرتی۔

(۱۸۵۲٤) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِءُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : عَجِبَ رَبُّنَا مِنْ رَجُلَيْنِ رَجُلٍ ثَارَ عَنْ وِطَائِهِ وَلِحَافِهِ مِنْ بَيْنِ حِبِّهِ وَأَهْلِهِ إِلَى صَلَاتِهِ رَغْبَةً فِيمَا عِنْدِي وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدِي وَرَجُلٍ غَزَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَانْهَزَمَ فَعَلِمَ مَا عَلَيْهِ فِي الانْهِزَامِ وَمَا لَهُ فِي الرُّجُوعِ فَرَجَعَ حَتَّى أُهَرِيقَ دَمُهُ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَلَائِكَتِهِ

انْظُرُوا إِلَى عَبْدِى رَجَعَ رَغْبَةً فِيمَا عِنْدِى وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدِى حَتَّى أُهَرِيقَ دَمُهُ. وَرُوِىَ فِى مَعْنَاهُ عَنْ أَبِى الدَّرْدَاءِ مَرْفُوعًا. [صدوق]

(۱۸۵۲۴) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ رب العزت دو آدمیوں سے تعجب کرتے ہیں: ایک وہ جو اپنے بستر اور لحاف سے اپنے محبوبوں اور گھر والوں کے درمیان سے نماز کے لیے اٹھتا ہے۔ میری نعمتوں میں رغبت کرتے ہوئے اور میرے عذاب سے ڈرتے ہوئے اور ایک وہ شخص جو اللہ کے راستے میں لڑائی کرتے ہوئے شکست کھا جاتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ شکست کی وجہ سے اس پر ایک گناہ ہے اور واپس پلٹنے میں کیا ثواب ہے تو دوبارہ لڑائی کرتے ہوئے شہید ہو جاتا ہے۔ اللہ رب العزت اپنے فرشتوں سے کہتے ہیں: میرے بندے کی طرف دیکھو کہ میری نعمتوں میں رغبت کرتے اور میرے عذاب سے ڈرتے ہوئے واپس پلٹ کر جان کا نذرانہ پیش کر دیا۔

(۱۸۵۲۵) أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الدَّرَابَجِرْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنِى مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلاَنَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِى صَالِحٍ عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الشَّهِيدُ لاَ يَجِدُ أَلَمَ الْقَتْلِ إِلاَّ كَمَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ أَلَمَ الْقَرْصَةِ. [حسن]

(۱۸۵۲۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: شہید قتل کی اتنی تکلیف بھی محسوس نہیں کرتا۔ مگر جتنی تم چیونٹی کے ڈسنے کی وجہ سے محسوس کرتے ہو۔

(۱۸۵۲۶) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّزَّازُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِى عُثْمَانُ بْنُ أَبِى سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِىٍّ الأَزْدِىِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبْشِىٍّ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِىَّ ﷺ سُئِلَ أَىُّ الأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: إِيمَانٌ لاَ شَكَّ فِيهِ وَجِهَادٌ لاَ غُلُولَ فِيهِ وَحَجَّةٌ مَبْرُورَةٌ. قِيلَ: أَىُّ الصَّلاَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: طُولُ الْقِيَامِ. قِيلَ: فَأَىُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: جُهْدٌ مِنْ مُقِلٍّ. قِيلَ: فَأَىُّ الْهِجْرَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: مَنْ هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ. قِيلَ: فَأَىُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِكِينَ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ. قِيلَ: فَأَىُّ الْقَتْلِ أَشْرَفُ؟ قَالَ: مَنْ أُهْرِيقَ دَمُهُ وَعُقِرَ جَوَادُهُ. [حسن]

(۱۸۵۲۶) عبداللہ بن حبشی فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ سے افضل اعمال کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا ایمان جس میں شک نہ ہو اور جہاد جس میں خیانت نہ ہو اور مقبول حج۔ کہا گیا: کونسی نماز افضل ہے آپ ﷺ نے فرمایا: لمبے قیام والی۔ کہا گیا: صدقہ کونسا افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کم مال سے خرچ کرنا۔ کہا گیا: ہجرت کونسی افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس میں اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو چھوڑ دیا۔ کہا گیا: جہاد افضل کونسا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے مشرکین سے

اپنے مال جان کے ساتھ جہاد کیا۔ کہا گیا: افضل قتل کونسا ہے؟ آقا نے فرمایا: مجاہد اور اس کا گھوڑا قتل کر دیا جائے۔

(۱۵۲) باب الشَّهِيدِ يُشَفَّعُ

شہید کی سفارش قبول کیے جانے کا بیان

(۱۸۵۲۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ رَبَاحٍ الذِّمَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي نِمْرَانُ بْنُ عُتْبَةَ الذِّمَارِيُّ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى أُمِّ الدَّرْدَاءِ وَنَحْنُ أَيْتَامٌ فَقَالَتْ: أَبْشِرُوا فَإِنِّي سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: يُشَفَّعُ الشَّهِيدُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ صَوَابُهُ رَبَاحُ بْنُ الْوَلِيدِ.

[صحیح لغیرہ۔ بدون قصہ الدخول علی ام الدرداء]

(۱۸۵۲۷) ولید بن رباح ذماری فرماتے ہیں کہ میرے چچا نمران بن عتبہ ذماری کہتے ہیں کہ ہم ام درداء کے پاس آئے۔ ہم یتیم تھے۔ کہنے لگیں: تم خوش ہو جاؤ؛ کیونکہ میں نے ابودرداء سے سنا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ شہید آدمی کی ستر گھر والوں کے بارے میں سفارش قبول کی جائے گی۔

(۱۵۳) باب فَضْلِ مَنْ يُجْرَحُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

اللہ کے راستہ میں زخمی ہونے والے کی فضیلت

(۱۸۵۲۸) أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ: أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْبَصْرِيُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ وَابْنِ عَجْلاَنَ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: لاَ يُكْلَمُ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِهِ إِلاَّ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ دَمًا اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّيحُ رِيحُ الْمِسْكِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنِ ابْنِ يُوسُفَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنِ النَّاقِدِ وَزُهَيْرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ. [متفق علیہ]

(۱۸۵۲۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو انسان اللہ کے راستہ میں زخمی کیا جاتا ہے، اللہ جانتے ہیں کہ جو اس کے راستہ میں زخمی کیا گیا مگر جب وہ قیامت کے دن آئے گا اس کے زخم سے خون بہہ رہا ہوگا جس کی رنگت خون کی اور خوشبو کستوری کی ہوگی۔

(۱۸۵۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ: مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ دَاوُدَ الْعَلَوِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ: عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ

بالُوَیْهِ الْمُزَكِّي حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : كُلُّ كَلْمٍ يُكْلَمُهُ الْمُسْلِمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَكُونُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهَا إِذَا طُعِنَتْ تَفَجَّرُ دَمًا فَاللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالْعَرْفُ عَرْفُ الْمِسْكِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ. [صحیح۔ تقدم قبلہ]

(۱۸۵۲۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر وہ زخم جو مسلمان اللہ کے راستہ میں کھاتا ہے تو وہ قیامت کے دن اسی حالت میں ہوگا۔ جیسے اسے زخمی کیا گیا۔ زخم سے بہہ رہا ہوگا۔ رنگت خون جیسی اور خوشبو کستوری جیسی ہوگی۔

(۱۵۴) باب فَضْلِ مَنْ قَتَلَ كَافِرًا

کافر کو قتل کرنے والے کی فضیلت کا بیان

(۱۸۵۳۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي أَبُو عَمْرٍو الْحِيرِيُّ وَأَبُو بَكْرٍ الْوَرَّاقُ قَالاَ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : لاَ يَجْتَمِعَانِ فِي النَّارِ اجْتِمَاعًا يَضُرُّ أَحَدُهُمَا . قِيلَ : مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ : مُؤْمِنٌ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ . لَفْظُ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْنٍ. [صحیح۔ مسلم ۱۸۹۱]

(۱۸۵۳۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو انسان جہنم میں اکٹھے نہ ہوں گے کہ ان میں سے ایک دوسرے کو تکلیف دیتا ہے۔ کہا گیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ کون ہے؟ فرمایا: مومن جو کافر کو قتل کرتا ہے پھر صراط مستقیم پر رہتا ہے۔

(۱۸۵۳۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلاَءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : لاَ يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَقَاتِلُهُ فِي النَّارِ أَبَدًا .

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ قُتَيْبَةَ. [صحیح۔ تقدم قبلہ]

(۱۸۵۳۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کافر اور اس کا قاتل جہنم میں کبھی بھی اکٹھے نہ ہوں گے۔

(۱۵۵)باب الرَّجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَيَدْخُلاَنِ الْجَنَّةَ

ایک شخص دوسرے کو قتل کرتا ہے لیکن دونوں جنت میں داخل ہوں گے

(۱۸۵۳۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ : الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرُّوذْبَارِيُّ وَأَبُو الْحُسَيْنِ : عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بِشْرَانَ قَالاَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : يَضْحَكُ اللَّهُ مِنْ رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الآخَرَ كِلاَهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ . قَالُوا : وَكَيْفَ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ : يُقْتَلُ هَذَا فَيَلِجُ الْجَنَّةَ ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الآخَرِ فَيَهْدِيهِ إِلَى الإِسْلاَمِ ثُمَّ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُسْتَشْهَدُ .

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَأَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ مَعْمَرٍ.

[متفق علیہ]

(۱۸۵۳۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان دو لوگوں پر مسکراتا ہے جو ایک دوسرے کو قتل کر دینے کے باوجود جنت میں داخل ہو جاتے ہیں۔ صحابہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! یہ کیسے ممکن ہے؟ مقتول جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ پھر قاتل کو اللہ اسلام قبول کرنے کی توفیق بخشتا ہے۔ پھر وہ اللہ کے راستہ میں جہاد کرتے ہوئے شہید ہو جاتا ہے۔

(۱۸۵۳۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : يَضْحَكُ اللَّهُ إِلَى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الآخَرَ كِلاَهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُ هَذَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلُ ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُقَاتِلُ فَيُسْتَشْهَدُ .

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُوسُفَ عَنْ مَالِكٍ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۵۳۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ دو انسانوں پر مسکراتے ہیں جو ایک دوسرے کو قتل کرنے کے باوجود جنت میں داخل ہو جاتے ہیں۔ ایک اللہ کے راستہ میں لڑتا ہوا شہید ہوا، جبکہ دوسرے کی اللہ نے توبہ قبول کر لی، پھر وہ بھی راہِ خدا میں شہادت حاصل کر لیتا ہے۔

(۱۵۶) باب فَضْلِ مَنْ مَاتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

اللہ کے راستہ میں مرجانے کی فضیلت کا بیان

(۱۸۵۳۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ الإِمَامُ (ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ الأَنْصَارِيُّ وَأَبُو بَكْرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْعَطَّارُ الْوَحِيرِيُّ وَأَبُو بَكْرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْفَارِسِيُّ قَالُوا أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيٍّ قَالاَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ وَكَانَتْ أُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ ثُمَّ جَلَسَتْ تَفْلِي رَأْسَهُ فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ: مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هَذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الأَسِرَّةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الأَسِرَّةِ. يَشُكُّ أَيُّهُمَا قَالَ قَالَتْ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- رَأْسَهُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ: مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ. كَمَا قَالَ فِي الأُولَى قَالَتْ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ: أَنْتِ مِنَ الأَوَّلِينَ. فَرَكِبَتْ أُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ الْبَحْرَ فِي زَمَنِ مُعَاوِيَةَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ وَغَيْرِهِ عَنْ مَالِكٍ.

(۱۸۵۳۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ام حرام بنت ملحان کے پاس کھانے کے لیے تشریف لائے اور ام حرام عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں۔ ایک دن آپ اس کے پاس آئے تو وہ کھانا کھلانے کے بعد سر سے جوئیں نکالنے بیٹھ گئی۔ رسول اللہ ﷺ سونے کے بعد بیدار ہوئے تو مسکرا رہے تھے۔ کہتی ہیں: میں نے کہا: آپ کو کس بات نے ہنسا دیا؟ اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے فرمایا: میری امت کے لوگ اللہ کے راستہ میں جہاد کرتے ہوئے میرے سامنے پیش کیے گئے۔ وہ سمندر کے درمیان سواری کرتے ہیں، جیسے بادشاہ تختوں پر۔ راوی کہتے ہیں کہ ام حرام نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! دعا کر دیں کہ میں بھی ان میں سے ہو جاؤں آپ نے دعا کر دی۔ پھر آپ سونے کے بعد بیدار ہوئے تو مسکرا رہے تھے۔ فرماتی ہیں: میں نے کہا: آپ کو کس چیز نے ہنسا دیا؟ فرمایا: میری امت کے لوگ غزوہ کرتے ہوئے میرے سامنے پیش کیے گئے جیسے پہلی مرتبہ تھے۔ انہوں نے دوبارہ رسول اللہ ﷺ سے دعا کی درخواست کر دی کہ اسے ان میں شمار کیا

جائے۔ آپ نے فرمایا: تو پہلے لوگوں میں سے ہے۔ معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں ام حرام نے سمندر کا سفر کیا جب سمندر سے نکلی تو چوپائے کی سواری سے گرنے کی وجہ سے وفات پا گئیں۔

(۱۸۵۲۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

(ح) قَالَ وَأَخْبَرَنِي أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ قَالاَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا : أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- قَالَ فِي بَيْتِهَا يَوْمًا ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَضْحَكَكَ؟ قَالَ : عُرِضَ عَلَيَّ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي يَرْكَبُونَ ظَهْرَ هَذَا الْبَحْرِ كَالْمُلُوكِ عَلَى الأَسِرَّةِ . قُلْتُ : ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ فَقُلْتُ : ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ : أَنْتِ مِنَ الأَوَّلِينَ . فَتَزَوَّجَهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَغَزَا بِهَا فِي الْبَحْرِ فَلَمَّا رَجَعُوا قُرِّبَتْ لَهَا بَغْلَةٌ لِتَرْكَبَهَا فَصَرَعَتْهَا فَدُقَّتْ عُنُقُهَا فَمَاتَتْ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي النُّعْمَانِ عَنْ حَمَّادٍ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ خَلَفِ بْنِ هِشَامٍ.

[صحیح۔ متفق علیه]

(۱۸۵۲۵) ام حرام بنت ملحان فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ ایک دن انس رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف فرما تھے تو بیدار ہونے کے بعد مسکرا رہے تھے۔ میں نے پوچھا: آپ کو کسی چیز نے مسکرا دیا ہے؟ فرمایا: میری امت کے لوگ سمندر پر سواری کرتے ہوئے میرے سامنے پیش کیے گئے جیسے بادشاہ تختوں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں نے کہا: دعا کریں اللہ مجھے بھی ان میں شامل کرلے۔ آپ دعا کر کے دوبارہ لیٹ گئے۔ پھر بیدار ہونے کے بعد اس طرح ہی کہا، میں نے دوبارہ دعا کی درخواست کی تو آپ نے فرمایا: تو پہلے لوگوں میں سے ہے تو عبادہ بن صامت نے ان سے نکاح کیا اور سمندری سفر میں لے گئے۔ جب واپس آنے لگے تو خچر سے گرنے کی وجہ کی سے گردن ٹوٹ گئی، یہ ان کی ہلاکت کا سبب بنا۔

(۱۸۵۲۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَتِيكٍ أَخِي بَنِي سَلِمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ : مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ مُجَاهِدًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ . قَالَ ثُمَّ ضَمَّ أَصَابِعَهُ الثَّلاَثَ وَأَيْنَ الْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ مَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَخَرَّ عَنْ دَابَّتِهِ فَمَاتَ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَإِنْ لَدَغَتْهُ دَابَّةٌ فَمَاتَ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ مَاتَ حَتْفَ أَنْفِهِ . قَالَ : وَإِنَّهَا لَكَلِمَةٌ مَا سَمِعْتُهَا مِنْ أَحَدٍ مِنَ الْعَرَبِ أَوَّلَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- يَعْنِي بِحَتْفِ أَنْفِهِ عَلَى فِرَاشِهِ فَقَدْ وَقَعَ

أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ قُتِلَ قَعْصًا فَقَدِ اسْتَوْجَبَ الْجَنَّةَ .

(۱۸۵۳۶) بنو سلمہ کے محمد بن عبداللہ بن عتیک اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو جہاد فی سبیل اللہ کی نیت گھر سے نکلا۔ راوی کہتے ہیں: پھر آپ نے اپنی تین انگلیاں ملائیں اور فرمایا: اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے کہاں ہیں؟ جو شخص اللہ کے راستہ میں اپنی سواری سے گر کر فوت ہو جائے تو اس کا معاملہ اللہ کے ذمہ ہے اور اگر کسی چیز کے ڈسنے کی وجہ سے فوت ہو جائے تو اس کو مکمل اجر ملے گا اور جو انسان اپنی طبعی موت فوت ہو گیا۔ راوی کہتے ہیں: یہ کلمہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پہلے کسی عرب سے نہ سنا تھا، یعنی جو اپنے بستر پر فوت ہو گیا اس کا اجر بھی اللہ کے ذمہ ہے اور جو انسان موقع پر ہی قتل کر دیا گیا اس نے جنت کو واجب کر لیا۔

(۱۸۵۳۷) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ يَرُدُّهُ إِلَى مَكْحُولٍ إِلَى ابْنِ غَنْمٍ الأَشْعَرِيِّ أَنَّ أَبَا مَالِكٍ الأَشْعَرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ مَنِ انْتَدَبَ خَارِجًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ابْتِغَاءَ وَجْهِهِ وَتَصْدِيقَ وَعْدِهِ وَإِيمَانًا بِرِسَالاَتِهِ عَلَى اللَّهِ ضَامِنٌ فَإِمَّا يَتَوَفَّاهُ اللَّهُ فِي الْجَيْشِ بِأَيِّ حَتْفٍ شَاءَ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ وَإِمَّا يَسِيحُ فِي ضَمَانِ اللَّهِ وَإِنْ طَالَتْ غَيْبَتُهُ ثُمَّ يَرُدُّهُ إِلَى أَهْلِهِ سَالِمًا مَعَ مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ وَغَنِيمَةٍ . قَالَ : وَمَنْ فَصَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمَاتَ أَوْ قُتِلَ يَعْنِي فَهُوَ شَهِيدٌ أَوْ وَقَصَهُ فَرَسُهُ أَوْ بَعِيرُهُ أَوْ لَدَغَتْهُ هَامَّةٌ أَوْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ بِأَيِّ حَتْفٍ شَاءَ اللَّهُ فَإِنَّهُ شَهِيدٌ وَلَهُ الْجَنَّةَ .

(۱۸۵۳۷) ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے ہیں: جو شخص اللہ کے راستے میں جہاد کے لیے نکلتا ہے اللہ کی رضا مندی کی تلاش، اس کے وعدے کی تصدیق اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے کی وجہ سے تو اللہ رب العزت اس بندے کا ضامن ہے کہ اللہ اس کو لشکر میں جس طرح بھی موت دے۔ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔ وہ اللہ کی ضمانت میں ہی رہے گا۔ اگرچہ وہ زیادہ دیر غائب رہے۔ پھر اللہ رب العزت اس کو اس کے گھر صحیح سلامت اور اجر و ثواب اور مال غنیمت کے ساتھ واپس کرے گا۔ راوی کہتے ہیں: جو اللہ کے راستہ میں فوت ہو جائے یا شہید ہو جائے یا اس کا گھوڑا یا اونٹ گرا دے یا کوئی زہریلی چیز ڈس لے یا اپنے بستر پر ہی فوت ہو جائے یہ شہید ہے اور اس کے لیے جنت ہے۔

(۱۸۵۳۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ : عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ مُسْهِرٍ الْغَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي الأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : ثَلاَثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ رَجُلٌ خَرَجَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ حَتَّى يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرُدَّهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ وَرَجُلٌ رَاحَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ حَتَّى يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلَهُ

الْجَنَّةَ أَوْ يَرُدَّهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ وَرَجُلٌ دَخَلَ بَيْتَهُ بِسَلاَمٍ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ . [صحیح]

(۱۸۵۳۸) ابوامامہ باہلی رسول اللہ ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ تین شخصوں کا اللہ ضامن ہے: ایسا شخص جو جہاد کے لیے نکلتا ہے تو اللہ اس کی ضمانت دیتے ہیں کہ اسے فوت کر کے جنت میں داخل کرلے یا ایسے شخص کو ثواب یا مال غنیمت کے ساتھ واپس کریں اور ایسا شخص جو مسجد جاتا ہے تو اللہ کے ذمے ہے کہ موت کے بعد اس کو جنت میں داخل کرے یا ثواب یا مال غنیمت دے کر واپس کرے۔ اور وہ آدمی جو اپنے گھر میں سلام کہہ کر داخل ہوتا ہے۔ اس کا بھی اللہ ضامن ہے۔

(۱۸۵۳۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ قَيْسِ بْنِ رَافِعٍ الْقَيْسِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّهُ مَرَّ بِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ قَاعِدٌ عَلَى بَابِهِ يُشِيرُ بِيَدِهِ كَأَنَّهُ يُحَدِّثُ نَفْسَهُ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ : مَا شَأْنُكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ تُحَدِّثُ نَفْسَكَ قَالَ وَمَا لِي يُرِيدُ عَدُوُّ اللَّهِ أَنْ يُلْهِيَنِي عَنْ كَلاَمٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ تُكَابِدُ دَهْرَكَ الآنَ فِي بَيْتِكَ أَلاَ تَخْرُجَ إِلَى الْمَجْلِسِ فَتُحَدِّثَ وَأَنَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ : مَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللَّهِ وَمَنْ جَلَسَ فِي بَيْتِهِ لاَ يَغْتَابُ أَحَدًا بِسُوءٍ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللَّهِ وَمَنْ عَادَ مَرِيضًا كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللَّهِ وَمَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللَّهِ وَمَنْ دَخَلَ عَلَى إِمَامٍ يُعَزِّرُهُ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللَّهِ . فَيُرِيدُ عَدُوُّ اللَّهِ أَنْ يُخْرِجَنِي مِنْ بَيْتِي إِلَى الْمَجْلِسِ. [ضعیف]

(۱۸۵۳۹) حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ فرماتے ہیں کہ وہ معاذ بن جبل ؓ کے پاس سے گزرے۔ وہ اپنے گھر کے دروازے کے سامنے بیٹھے ہاتھوں سے اشارے کر رہے تھے۔ گویا آپ سے باتیں کر رہے ہیں تو عبداللہ نے کہا: اے ابوعبدالرحمن! اپنے نفس سے باتیں کر رہے ہو۔ اس نے کہا کہ اللہ کے دشمن مجھے اس کلام سے غافل کر دینا چاہتے ہیں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا جو اللہ کے راستہ میں جہاد کے لیے نکلتا ہے، اللہ اس کا ضامن ہے اور جو انسان اپنے گھر میں کسی کی برائی بیان نہیں کرتا، یعنی چغلی نہیں کرتا اللہ اس کا بھی ضامن ہے اور جو بیمار کی تیمارداری کرے صبح یا شام مسجد کی طرف جائے ان کا بھی اللہ ضامن ہے اور جو شخص امام کی مدد کرتا ہے، اللہ اس کا بھی ضامن ہے۔ اللہ کے دشمن کا ارادہ تھا کہ مجھے میرے گھر سے مجلس کی طرف نکال دیں۔

(۱۵۷) باب مَنْ أَتَاهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَهُ

اجنبی تیر سے ہلاک ہونے والے کا بیان

(۱۸۵۴۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ

بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ أُمَّ الرُّبَيِّعِ بِنْتَ الْبَرَاءِ وَهِيَ أُمُّ حَارِثَةَ ابْنِ سُرَاقَةَ أَتَتِ النَّبِيَّ -ﷺ- فَقَالَتْ : يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَلاَ تُخْبِرُنِي عَنْ حَارِثَةَ وَكَانَ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ أَصَابَهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَإِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ صَبَرْتُ وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ اجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ الْبُكَاءَ قَالَ : يَا أُمَّ حَارِثَةَ إِنَّهَا جِنَانٌ فِي الْجَنَّةِ وَإِنَّ ابْنَكِ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الأَعْلَى.

قَالَ قَتَادَةُ : الْفِرْدَوْسُ رَبْوَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَأَوْسَطُهَا وَأَفْضَلُهَا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ.

[صحیح۔ بخاری ۲۸۰۹۔ ۲۹۸۲]

(۱۸۵۴۰) ام ربیع بنت براء یہ ام حارثہ بن سرقہ ہیں، نبی ﷺ کے پاس آئیں اور کہا: آپ مجھے حارثہ کے بارے میں خبر دیں جو بدر کے دن نامعلوم تیر کی وجہ فوت ہوئے۔ اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کروں اگر کسی اور جگہ ہے تو جی بھر کر رو لوں۔ فرمایا: اے ام حارثہ! وہ جنت کے باغوں میں ہے اور تیرا بیٹا تو جنت الفردوس میں ہے۔ قتادہ کہتے ہیں: فردوس جنت میں اونچی جگہ ہے جنت کے درمیان اور افضل جگہ ہے۔

(۱۵۸) باب مَنْ يُسْلِمُ فَيُقْتَلُ مَكَانَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

جو اسلام قبول کرنے کے بعد اسی جگہ شہید کر دیا جائے

(۱۸۵۴۱) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ غَالِبٍ الْحَافِظُ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَمْدَانَ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوبَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ -ﷺ- فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَأَنَّكَ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ فَقَالَ النَّبِيُّ -ﷺ- : عَمِلَ هَذَا يَسِيرًا وَأُجِرَ كَثِيرًا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ جَنَابٍ عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۵۴۱) براء فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا، اس نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ پھر میدان جہاد میں لڑتا ہوا شہید ہو گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: عمل تو اس نے تھوڑا کیا ہے لیکن اجر زیادہ پایا۔

(۱۸۵۴۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : أَتَى رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- رَجُلٌ مُقَنَّعٌ بِالْحَدِيدِ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أُقَاتِلُ أَوْ أُسْلِمُ؟ قَالَ : لاَ بَلْ

أَسْلِمْ ثُمَّ قَاتِلْ . فَأَسْلَمَ فَقَاتَلَ فَقُتِلَ فَقَالَ :هَذَا عَمِلَ قَلِيلاً وَأُجِرَ كَثِيرًا .

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ شَبَابَةَ عَنْ إِسْرَائِيلَ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۵۴۲) حضرت براء فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص لوہے میں چھپا ہوا آیا، اس نے کہا: جہاد کروں یا اسلام قبول کروں؟ فرمایا: پہلے اسلام قبول کر، پھر جہاد کر تو وہ اسلام قبول کرنے کے بعد لڑائی کرتے ہوئے شہید ہو گیا۔ فرمایا: عمل تھوڑا ہے اور اجر زیادہ دیا گیا ہے۔

(۱۸۵۴۳) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :أَنَّ عَمْرَو بْنَ أُقَيْشٍ كَانَ لَهُ رِبًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَكَرِهَ أَنْ يُسْلِمَ حَتَّى يَأْخُذَهُ فَجَاءَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ أَيْنَ بَنُو عَمِّي فَقَالُوا بِأُحُدٍ فَقَالَ أَيْنَ فُلاَنٌ قَالُوا بِأُحُدٍ قَالَ :أَيْنَ فُلاَنٌ قَالُوا :بِأُحُدٍ فَلَبِسَ لأْمَتَهُ وَرَكِبَ فَرَسَهُ ثُمَّ تَوَجَّهَ قِبَلَهُمْ فَلَمَّا رَآهُ الْمُسْلِمُونَ قَالُوا :إِلَيْكَ عَنَّا يَا عَمْرُو فَقَالَ :إِنِّي قَدْ آمَنْتُ فَقَاتَلَ حَتَّى جُرِحَ فَحُمِلَ إِلَى أَهْلِهِ جَرِيحًا فَجَاءَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ لأُخْتِهِ :سَلِيهِ حَمِيَّةً لِقَوْمِكَ أَمْ غَضَبًا لَهُمْ أَمْ غَضَبًا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ فَقَالَ :بَلْ غَضَبًا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ فَمَاتَ فَدَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَا صَلَّى لِلَّهِ صَلاَةً.

(۱۸۵۴۳) حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ عمرو بن اقیس کا جاہلیت کا سود تھا۔ صرف سود کی وجہ سے اسلام قبول نہ کر سکا۔ احد کے دن آیا اور کہنے لگا: میرے چچا کا بیٹا کدھر ہے؟ انہوں نے کہا: احد میں۔ پھر اس نے پوچھا: فلاں کہاں ہے؟ انہوں نے کہا: وہ بھی احد میں۔ اس نے پھر پوچھا: فلاں کدھر ہے؟ انہوں نے کہا: وہ بھی غزوہ احد میں ہے۔ اس نے زرع پہنی گھوڑے پر سوار ہو کر ان کی جانب متوجہ ہوا۔ جب مسلمانوں نے دیکھا تو کہنے لگے: اے عمرو ؓ! ہم سے دور رہنا۔ اس نے کہا: میں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ پھر لڑائی کرتے ہوئے زخمی ہو گیا تو زخمی حالت میں اسے لایا گیا۔ سعد بن معاذ ؓ نے اپنی بہن سے کہا: پوچھو قومی غیرت، ان کے لیے غصہ میں آ کر یا اللہ اور رسول ﷺ کے لیے لڑا۔ اس نے کہا: نہیں بلکہ اللہ اور رسول ﷺ کے غضب کے لیے وہ فوت ہو کر جنت میں داخل ہو گیا اور اس نے ایک بھی نماز نہ پڑھی تھی۔

(۱۵۹)باب بَيَانِ النِّيَّةِ الَّتِي يُقَاتِلُ عَلَيْهَا لِيَكُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

لڑائی کرنے والے کی نیت کا بیان تاکہ اللہ کے راستے میں ہونا معلوم ہو سکے

(۱۸۵۴٤) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ وَصَالِحُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّازِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ -ﷺ- فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ

وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُعْرَفَ فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ فَقَالَ: مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ وَأَخْرَجَهُ هُوَ وَمُسْلِمٌ مِنْ حَدِيثِ غُنْدَرٍ عَنْ شُعْبَةَ.

[صحيح۔ متفق عليه]

(۱۸۵۲۳) حضرت ابوموسیٰ اشعری فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا۔ اس نے کہا کہ ایک شخص مال غنیمت کے لیے لڑتا ہے اور دوسرا شہرت اور تیسرا اپنی شہوری کے لیے لڑتا ہے تو ان میں سے اللہ کے راستے میں کون ہے؟ آپ نے فرمایا: جو اللہ کے کلمے کو سر بلند کرنے کے لیے نکلے وہ اللہ کے راستہ میں ہے۔

(۱۸۵۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ الأَصْبَهَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ: أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْبَصْرِيُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ الْمُخَرِّمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ -ﷺ- رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ شَجَاعَةً وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَيُقَاتِلُ رِيَاءً فَأَيُّ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. [صحيح۔ تقدم قبله]

(۱۸۵۲۵) ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ کے پاس ایک شخص آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! جو ایک شخص بہادری کے لیے، دوسرا عصبیت کے لیے اور تیسرا ریاکاری کے لیے جہاد کرتا ہے تو ان میں سے کون اللہ کے راستہ میں ہے؟ آپ نے فرمایا: جو صرف اس لیے لڑائی کرے تاکہ اللہ کا کلمہ بلند ہو جائے یہ اللہ کے راستہ میں ہے۔

(۱۸۵۲۶) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ: عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَذَكَرَهُ بِنَحْوِهِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَثِيرٍ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَغَيْرِهِ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۸۵۲۶) ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا...... باقی اسی طرح حدیث ذکر کی۔

(۱۸۵۲۷) أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ: بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوٍ حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ: مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِي حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنِي بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ

عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي بَحْرِيَّةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- أَنَّهُ قَالَ :الْغَزْوُ غَزْوَانِ فَأَمَّا مَنِ ابْتَغَى وَجْهَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَطَاعَ الإِمَامَ وَأَنْفَقَ الْكَرِيمَةَ وَبَاشَرَ الشَّرِيكَ وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ فَإِنَّ نَوْمَهُ وَنُبْهَهُ أَجْرٌ كُلُّهُ وَأَمَّا مَنْ غَزَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَسُمْعَةً وَعَصَى الإِمَامَ وَأَفْسَدَ فِي الأَرْضِ فَإِنَّهُ لَنْ يَرْجِعَ بِكَفَافٍ . لَفْظُ حَدِيثِ الْحَضْرَمِيِّ وَفِي رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ عَنْ أَبِي بَحْرِيَّةَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ وَقَالَ فِي آخِرِهِ :وَعَصَى الإِمَامَ وَلَمْ يُنْفِقِ الْكَرِيمَةَ لَمْ يَرْجِعْ بِالْكَفَافِ. [ضعیف]

(۱۸۵۴۷) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ غزوہ دو قسم کا ہے وہ شخص جو اللہ کی رضامندی کے لیے اور امیر کی اطاعت میں پسندیدہ چیز کو خرچ کرتا ہے اور اپنے ساتھی سے مل کر رہتا ہے اور فساد سے بچتا ہے اس کے سونے اور بیدار رہنے میں اجر ہے اور جس نے فخر، ریا کاری، شہرت، امام کی نافرمانی اور زمین میں فساد کرنے کی کوشش کی وہ برابری کے ساتھ بھی نہ لوٹے گا۔

(ب) ابو بحریہ عبداللہ بن قیس فرماتے ہیں:...... جس کے آخر میں ہے کہ جس نے امام کی نافرمانی کی اور اپنی پسندیدہ چیز خرچ نہ کی، وہ برابری کے ساتھ بھی نہ لوٹے گا۔

(۱۸۵۴۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْوَضَّاحِ عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ حَنَانِ بْنِ خَارِجَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ :يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْجِهَادِ وَالْغَزْوِ فَقَالَ :يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو إِنْ قَاتَلْتَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا بَعَثَكَ اللَّهُ صَابِرًا مُحْتَسِبًا وَإِنْ قَاتَلْتَ مُرَائِيًا مُكَاثِرًا بَعَثَكَ اللَّهُ مُرَائِيًا مُكَاثِرًا يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو عَلَى أَيِّ حَالٍ قَاتَلْتَ أَوْ قُتِلْتَ بَعَثَكَ اللَّهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ . [ضعیف]

(۱۸۵۴۸) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ مجھے جہاد اور غزوہ کے بارے میں بتائیے۔ آپ نے فرمایا: اے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اگر تو نے صبر کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے جہاد کیا تو اللہ تجھے صبر ثواب دینے کی صورت میں ہی اٹھائے گا۔ اگر تو نے ریاکاری یا مال کی زیادتی کے لیے لڑائی کی تو اللہ تجھے ریاکار اور زیادہ مال طلب کرنے والوں میں اٹھائے گا۔

(۱۸۵۴۹) أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ :عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الإِيَادِيُّ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ :أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ خَلاَّدٍ النَّصِيبِيُّ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ :تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ نَاتِلٌ أَخُو أَهْلِ الشَّامِ :يَا أَبَا هُرَيْرَةَ حَدِّثْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ :أَوَّلُ النَّاسِ يُقْضَى فِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلاَثَةٌ رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ أُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا فَقَالَ مَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِي سَبِيلِكَ حَتَّى اسْتُشْهِدْتُ قَالَ كَذَبْتَ إِنَّمَا أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ فُلاَنٌ جَرِىءٌ فَقَدْ قِيلَ فَأُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِىَ فِى النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا فَقَالَ مَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَقَرَأْتُ الْقُرْآنَ وَعَلَّمْتُهُ فِيكَ قَالَ كَذَبْتَ إِنَّمَا أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ فُلاَنٌ عَالِمٌ وَفُلاَنٌ قَارِءٌ فَقَدْ قِيلَ فَأُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ إِلَى النَّارِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مِنْ أَنْوَاعِ الْمَالِ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا فَقَالَ مَا عَمِلْتَ فِيهَا فَقَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ شَىْءٍ تُحِبُّ أَنْ يُنْفَقَ فِيهِ إِلاَّ أَنْفَقْتُ فِيهِ لَكَ قَالَ كَذَبْتَ إِنَّمَا أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ فُلاَنٌ جَوَادٌ فَقَدْ قِيلَ فَأُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِىَ فِى النَّارِ۔

أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِى الصَّحِيحِ مِنْ وَجْهَيْنِ آخَرَيْنِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ. [صحیح۔ مسلم ۱۹۰۵]

(۱۸۵۴۹) سلیمان بن یسار فرماتے ہیں کہ مختلف لوگ حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ ناتل شامی نے ابوہریرہ سے کہا: آپ مجھے ایسی حدیث سنائیں جو رسول اللہ ﷺ سے سن رکھی ہو۔ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا: قیامت کے دن لوگوں میں سے جس کے بارے میں سب سے پہلے فیصلہ کیا جائے گا۔ وہ تین شخص ہیں: شہید، اس کو اللہ رب العزت کے پاس لایا جائے گا۔ اس کو اپنی نعمتوں کی پہچان کروائیں گے۔ وہ ان کو پہچان لے گا۔ اللہ پوچھیں گے: تو نے ان میں کیا عمل کیا؟ وہ بندہ کہے گا: اے اللہ! میں نے تیرے راستہ میں جہاد کرتے ہوئے شہادت حاصل کی۔ اللہ فرمائیں گے: تو نے جھوٹ بولا۔ تیرا تو ارادہ تھا کہ فلاں مجھے بہادر کہے۔ تجھے دنیا میں بہادر کہہ دیا گیا۔ پھر اللہ رب العزت فرشتوں کو حکم دیں گے اور اسے چہرے کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائیگا۔ دوسرا شخص عالم دین اور قاری قرآن ہوگا اس کو اللہ کے سامنے لایا جائے گا۔ اللہ اس کو نعمتوں کی پہچان کروائیں گے۔ وہ تمام نعمتوں کو پہچان لے گا تو اللہ پوچھیں گے: تو نے ان میں کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا: میں نے علم سیکھا اور قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا۔ اللہ فرمائیں گے: تو جھوٹ بولتا ہے تیرا ارادہ یہ تھا کہ تجھے عالم دین اور قاری قرآن کہا جائے، وہ تجھے دنیا کے اندر کہہ دیا گیا۔ پھر اس کے بارے میں بھی اللہ رب العزت حکم فرمائیں گے اور اسے بھی منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا اور تیسرا وہ شخص جس کو اللہ رب العزت اپنی نعمتوں کی پہچان کرائے گا۔ وہ نعمتوں کو پہچان لے گا تو اللہ پوچھیں گے: تو نے ان میں کیا عمل کیا؟ تو وہ کہے گا: میں نے کوئی ایسی جگہ نہیں چھوڑی کہ جس میں تو خرچ کرنے کو پسند کرتا ہو مگر میں نے تیری رضا کے لیے خرچ نہ کیا ہو تو اللہ رب العزت فرمائیں گے: تو نے جھوٹ بولا تیرا تو صرف یہ ارادہ تھا کہ تجھے سخی کہا جائے۔ دنیا میں تجھے سخی کہہ دیا گیا۔ اللہ رب العزت اس کے بارے میں بھی حکم دیں گے۔ پھر اسے بھی چہرے کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

(۱۸۵۵۰) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِءُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ

يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِى ابْنَ سِيرِينَ عَنْ أَبِى الْعَجْفَاءِ قَالَ : خَطَبَ عُمَرُ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ النَّاسَ قَالَ وَأُخْرَى تَقُولُونَهَا لِمَنْ قُتِلَ فِى مَغَازِيكُمْ هَذِهِ قُتِلَ فُلاَنٌ شَهِيدًا وَمَاتَ فُلاَنٌ شَهِيدًا وَلَعَلَّهُ يَكُونُ قَدْ أَوْقَرَ دَفَّتَىْ رَاحِلَتِهِ ذَهَبًا أَوْ وَرِقًا يَبْتَغِى الدُّنْيَا أَوْ قَالَ التِّجَارَةَ فَلاَ تَقُولُوا ذَلِكُمْ وَلَكِنْ قُولُوا كَمَا قَالَ النَّبِىُّ -ﷺ- : مَنْ قُتِلَ فِى سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ مَاتَ فَهُوَ فِى الْجَنَّةِ. [حسن]

(۱۸۵۵۰) ابوعجفا فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرمایا۔ فرماتے ہیں کہ تم اس کے بارے میں کہتے ہو جو غزوہ میں قتل کیا جائے کہ فلاں شہید کیا گیا، فلاں شہادت کی موت مرا۔ شاید کہ اس نے اپنی سواری کو سونے یا چاندی سے لدا ہوا ہو۔ وہ دنیا یا تجارت کا قصد کیے ہوئے ہو۔ تم ان کے بارے میں یہ نہ کہو بلکہ اس طرح کہو۔ جیسے نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو اللہ کے راستہ میں قتل کر دیا گیا یا فوت ہو گیا تو وہ جنتی ہے۔

(۱۸۵۵۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : الْقَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَلِىٍّ الْغَزَّالُ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَلِىٍّ الرُّوذْبَارِىُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ : الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ أَبِى ذِئْبٍ عَنِ الْقَاسِمِ هُوَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الأَشَجِّ عَنِ ابْنِ مِكْرَزٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ وَفِى رِوَايَةِ ابْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مِكْرَزٍ عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَجُلاً قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَجُلٌ يُرِيدُ الْجِهَادَ فِى سَبِيلِ اللَّهِ وَهُوَ يَبْتَغِى عَرَضًا مِنْ عَرَضِ الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : لاَ أَجْرَ لَهُ . فَسَأَلَهُ الثَّانِيَةَ وَالثَّالِثَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : لاَ أَجْرَ لَهُ . لَفْظُ حَدِيثِ ابْنِ شَقِيقٍ.

قَالَ الشَّيْخُ : وَهَذِهِ الأَخْبَارُ وَمَا أَشْبَهَهَا تَحْتَمِلُ أَنْ تَكُونَ فِيمَنْ لاَ يَنْوِى بِغَزْوِهِ إِلاَّ الدُّنْيَا وَمَا يَرْجِعُ إِلَى أَسْبَابِهَا. [ضعيف]

(۱۸۵۵۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: جو شخص جہاد فی سبیل اللہ کا ارادہ رکھتا ہے اور دنیا کا مال حاصل کرتا ہے تو آپ نے فرمایا: اس کا کوئی اجر نہیں۔ پھر دوسری اور تیسری مرتبہ اس شخص نے دوبارہ سوال کیا تو آپ نے تب بھی فرمایا: اس کا کوئی اجر نہیں ہے۔

شیخ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس بات کا احتمال رکھتی ہے کہ اس نے صرف دنیا کی نیت کی لیکن جو ثواب کی نیت کرے اور مال غنیمت کے ملنے کی امید رکھے (اس پر کوئی گناہ نہیں)۔

(۱۸۵۵۲) فَأَمَّا مَنْ يَبْتَغِى الأَجْرَ وَيَرْجُو أَنْ يُصِيبَ غَنِيمَةً فَقَدْ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ دُرُسْتُوَيْهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنِى مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ

أَنَّ ضَمْرَةَ بْنَ حَبِيبٍ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ زُغْبٍ الإِيَادِيِّ قَالَ : نَزَلَ بِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَوَالَةَ صَاحِبُ النَّبِيِّ -ﷺ- وَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّهُ فُرِضَ لَهُ فِي الْمِائَتَيْنِ فَأَبَى إِلاَّ مِائَةً قَالَ قُلْتُ لَهُ أَحَقٌّ مَا بَلَغَنَا أَنَّهُ فُرِضَ لَكَ فِي مِائَتَيْنِ فَأَبَيْتَ إِلاَّ مِائَةً وَاللَّهِ مَا مَنَعَهُ وَهُوَ نَازِلٌ عَلَيَّ أَنْ يَقُولَ لاَ أُمَّ لَكَ أَوَلاَ يَكْفِي ابْنَ حَوَالَةَ مِائَةٌ كُلَّ عَامٍ ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- بَعَثَنَا عَلَى أَقْدَامِنَا حَوْلَ الْمَدِينَةِ لِنَغْنَمَ فَقَدِمْنَا وَلَمْ نَغْنَمْ شَيْئًا فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- الَّذِي بِنَا مِنَ الْجَهْدِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : اللَّهُمَّ لاَ تَكِلْهُمْ إِلَيَّ فَأَضْعُفَ عَنْهُمْ وَلاَ تَكِلْهُمْ إِلَى النَّاسِ فَيَهُونُوا عَلَيْهِمْ أَوْ يَسْتَأْثِرُوا عَلَيْهِمْ وَلاَ تَكِلْهُمْ إِلَى أَنْفُسِهِمْ فَيَعْجِزُوا عَنْهَا وَلَكِنْ تَوَحَّدْ بِأَرْزَاقِهِمْ . ثُمَّ قَالَ : لَتُفْتَحَنَّ لَكُمُ الشَّامُ ثُمَّ لَتَقْتَسِمُنَّ كُنُوزَ فَارِسَ وَالرُّومِ وَلَيَكُونَنَّ لأَحَدِكُمْ مِنَ الْمَالِ كَذَا وَكَذَا حَتَّى إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيُعْطَى مِائَةَ دِينَارٍ فَيَسْخَطُهَا . ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِي فَقَالَ : يَا ابْنَ حَوَالَةَ إِذَا رَأَيْتَ الْخِلاَفَةَ قَدْ نَزَلَتِ الأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ فَقَدْ أَتَتِ الزَّلاَزِلُ وَالْبَلاَبِلُ وَالأُمُورُ الْعِظَامُ وَالسَّاعَةُ أَقْرَبُ إِلَى النَّاسِ مِنْ يَدِي هَذِهِ مِنْ رَأْسِكَ . [صحيح]

(۱۸۵۵۲) ابن زغب ایادی فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن حوالہ ہمارے پاس آئے اور ہمیں خبر ملی کہ اس کے لیے دو سو میں زکوٰۃ کو فرض کیا گیا ہے۔ اس نے سو کا انکار کیا۔ میں نے اس سے کہا: ہمیں جو خبر ملی ہے اس کے مطابق حق بھی ہے کہ تیرے لیے دو سو میں زکوٰۃ فرض ہے اور تو نے سو کا انکار کیا۔ اللہ کی قسم! نہیں روک سکتا وہ اس کو جو آنے والا ہے۔ مجھ پر اس کا یہ کہنا کہ تیری ماں مرے کافی نہیں تھا۔ اہل حوالہ کے لیے ہر سال میں ایک سو ہیں۔ ابن حوالہ نے ہمیں رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کی کہ آپ نے ہمیں پیدل مدینہ کے ارد گرد روانہ کیا۔ تاکہ ہم غنیمت حاصل کریں لیکن ہم نے غنیمت حاصل نہ کی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے ہماری مشقت کو دیکھا تو فرمایا: اے اللہ! تو ان کو میرے سپرد نہ کر۔ میں ان سے کمزور ہوں اور نہ ہی تو ان کو لوگوں کو سونپ دینا کہ وہ ان کی تذلیل کریں یا وہ ان کے اوپر دوسروں کو ترجیح دیں اور نہ ہی تو ان کو ان کے نفسوں کے سپرد کر دے کہ وہ اس سے عاجز آ جائیں۔ بلکہ تو اکیلا ہی ان کی روزی کا بندوبست فرما۔ پھر فرمایا: ملک شام فتح کیا جائے گا اور فارس و روم کے خزانے تمہارے درمیان تقسیم کیے جائیں گے اور تم میں سے کسی کو اتنا اتنا مال ملے گا کہ سو دینار دیے جانے کے باوجود شخص ناراض ہوگا۔ پھر آپ نے میرے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: اے ابن حوالہ! جب تو دیکھے کہ خلافت ارض مقدسہ میں قائم ہوگئی ہے تو زلزلے مصائب اور بڑے بڑے امور واقع ہونگے اور قیامت لوگوں کے قریب ہوگی۔ میرے اس ہاتھ سے جو تیرے سر کے اوپر ہے۔

(۱۶۰) باب مَا جَاءَ فِي السَّرِيَّةِ تُخْفِقُ وَهُوَ أَنْ تَغْزُوَ فَلاَ تَغْنَمَ شَيْئًا

وہ سریہ جو غزوہ کرتا ہے لیکن غنیمت نہیں حاصل کر پاتا

(۱۸۵۵۳) أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ السُّكَّرِيُّ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ

الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ التَّرْقُفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ عَنْ أَبِي هَانِءٍ وَعَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ

(ح) وَأَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ الأَعْرَابِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ وَابْنُ لَهِيعَةَ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو هَانِءٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ :مَا مِنْ غَازِيَةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُصِيبُونَ غَنِيمَةً إِلاَّ تَعَجَّلُوا ثُلُثَيْ أَجْرِهِمْ مِنَ الآخِرَةِ وَيَبْقَى لَهُمُ الثُّلُثُ وَإِنْ لَمْ يُصِيبُوا غَنِيمَةً تَمَّ لَهُمْ أَجْرُهُمْ. لَيْسَ فِي حَدِيثِ ابْنِ يُوسُفَ مِنَ الآخِرَةِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَبْدِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنِ الْمُقْرِءِ عَنْ حَيْوَةَ. [صحیح۔ مسلم ۱۹۰۶]

(۱۸۵۵۳) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: جو اللہ کے راستے میں غزوہ کرتے ہوئے مال غنیمت کو حاصل کر لیتے ہیں گویا کہ انہوں نے آخرت کے اجر سے دو تہائی اجر جلدی حاصل کر لیا اور ایک تہائی ان کے لیے باقی بچا۔ اگر وہ مال غنیمت حاصل نہ کر پائیں تو انہیں مکمل اجر دیا جائے گا۔

(۱۶) باب تَمَنِّي الشَّهَادَةِ وَمَسْأَلَتِهَا

شہادت کی تمنا اور سوال کرنے کا بیان

(۱۸۵۵٤) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو مُحَمَّدٍ :أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيُّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنِي شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ :وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلاَ أَنَّ رِجَالاً مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لاَ تَطِيبُ أَنْفُسُهُمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي وَلاَ أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي الْيَمَانِ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۵۵٤) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ کچھ مسلمان ایسے ہیں جو مجھ سے پیچھے رہنا پسند نہیں کرتے۔ لیکن میں ان کے لیے سواریوں کا انتظام نہیں کر پاتا تو میں اللہ کے راستہ میں نکلے ہوئے کسی بھی لشکر سے پیچھے نہ رہتا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں اللہ کے راستہ میں قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں۔

(۱۸۵۵۵) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شُرَيْحٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللَّهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ وَأَخْرَجَهُ أَيْضًا مِنْ حَدِيثِ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ. [صحیح۔ مسلم ۱۹۰۹]

(۱۸۵۵۵) سہل بن ابی امامہ بن سہل بن حنیف اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے خلوص دل سے شہادت کی تمنا کی۔ اللہ تعالیٰ اسے مقام شہداء عطا فرمائیں گے۔ اگرچہ وہ بستر پر ہی فوت ہو جائے۔

(۱۸۵۵۶) أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ يُخَامِرَ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ : مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فُوَاقَ نَاقَةٍ فَقَدْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْقَتْلَ مِنْ عِنْدِ نَفْسِهِ صَادِقًا ثُمَّ مَاتَ أَوْ قُتِلَ فَلَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ نُكِبَ نَكْبَةً فَإِنَّهَا تَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَغْزَرِ مَا كَانَتْ لَوْنُهَا كَالزَّعْفَرَانِ وَرِيحُهَا كَالْمِسْكِ وَمَنْ جُرِحَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَعَلَيْهِ طَابَعُ الشُّهَدَاءِ. [صحیح]

(۱۸۵۵۶) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس مسلم آدمی نے اللہ کے راستہ میں اونٹنی کے دودھ دوہنے کے وقت کے برابر جہاد کیا جنت اس کے لیے واجب ہوگئی اور جس شخص نے اللہ تعالیٰ سے صدق دل سے شہادت کی تمنا کی۔ پھر وہ فوت ہوگیا یا اللہ کے راستے میں شہید کیا گیا تو اسے شہادت کا اجر ملے گا اور جو شخص اللہ کے راستہ میں زخمی کیا گیا یا اس کو کوئی مصیبت لاحق ہوئی تو وہ جب قیامت کے دن آئے گا تو (اجر) کے لیے وہ دنیا سے بہت زیادہ ہوگی اس کی رنگت زعفران کی مانند اور خوشبو کستوری جیسی ہوگی اور جو اللہ کے راستہ میں زخمی کیا گیا اس پر شہداء کی مہر ہوگی۔

(۱۸۵۵۷) وَأَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ يُخَامِرَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ فَذَكَرَهُ بِمِثْلِهِ.

وَكَذَلِكَ رَوَاهُ أَبُو عَاصِمٍ وَرَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ.

(۱۸۵۵۷) خالی۔

(۱۸۵۵۸) وَقَدْ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ بْنُ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَزَّازُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْمٍ الأَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَزَارِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ يُخَامِرَ عَنْ أَبِيهِ مَالِكِ بْنِ يُخَامِرَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: «مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا مِنْ قَلْبِهِ فَمَاتَ أَوْ قُتِلَ فَلَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَدْمَى اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالرِّيحُ رِيحُ مِسْكٍ». [صحيح]

(۱۸۵۵۸) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے صدقِ دل سے شہادت کی تمنا کی وہ فوت ہوا یا قتل کر دیا گیا۔ اسے شہادت کا اجر دیا جائے گا اور جو اللہ کے راستہ میں زخمی کیا گیا، اس کے زخم سے خون بہہ رہا ہوگا جس کی رنگت خون جیسی اور خوشبو کستوری جیسی ہوگی۔

(۱۸۵۵۹) وَأَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَوْصِلِيُّ حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ يُخَامِرَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: «مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ». ثُمَّ ذَكَرَ مَا بَعْدَهُ نَحْوَ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ. [صحيح- تقدم قبله]

(۱۸۵۵۹) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ کے راستہ میں اونٹنی کے دودھ دوہنے کے وقفہ کے برابر جہاد کیا اس کے لیے جنت واجب ہوگی۔

(۱۶۴) باب الشَّجَاعَةِ وَالْجُبْنِ

بہادری اور بزدلی کا بیان

(۱۸۵۶۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا حَمَّادٌ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوبَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ وَأَبُو الرَّبِيعِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْحَجَبِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- أَحْسَنَ النَّاسِ وَكَانَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ أَشْجَعَ النَّاسِ قَالَ وَفَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَيْلَةً فَانْطَلَقُوا قِبَلَ الصَّوْتِ قَالَ فَتَلَقَّاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَلَى فَرَسٍ لأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ مَا عَلَيْهِ شَيْءٌ وَالسَّيْفُ فِي عُنُقِهِ قَالَ: «لَنْ تُرَاعُوا». فَإِذَا هُوَ قَدِ اسْتَبْرَأَ الْخَبَرَ وَسَبَقَهُمْ وَقَالَ: «وَجَدْنَاهُ بَحْرًا». أَوْ قَالَ: «إِنَّهُ لَبَحْرٌ». قَالَ: وَكَانَ فَرَسًا يُبَطَّأُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى وَأَبِي الرَّبِيعِ.

وَرُوِّينَا عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- :أَنَّهُ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجُبْنِ.

[صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۵۶۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے بڑھ کر حسین تھے۔ سب لوگوں سے زیادہ سخی اور تمام لوگوں سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات اہل مدینہ گھبرا گئے۔ تمام لوگ آواز کی جانب لپکے۔ وہاں انہوں نے نبی معظم ﷺ کو موجود پایا۔ آپ تمام لوگوں سے پہلے آواز کی طرف پہنچ گئے تھے اور آپ فرما رہے تھے: ڈرو نہیں، ڈرو نہیں۔ آپ ابوطلحہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار تھے۔ اس پر زین نہ تھی تیز آپ کی گردن میں تلوار لٹک رہی تھی۔ پھر آپ نے فرمایا: میں نے اس گھوڑے کو سمندر کی طرح تیز رفتار پایا۔

(۱۸۵۶۱) وَأَخْبَرَنَا أَبُو سَهْلٍ :مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرُوَيْهِ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ :أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى الأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِءُ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو الْحَسَنِ :مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْبَزَّازُ بِبَغْدَادَ قَالاَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ :عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ الْفَاكِهِيُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى بْنُ أَبِي مَسَرَّةَ حَدَّثَنَا الْمُقْرِءُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيِّ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :شَرُّ مَا فِي الرَّجُلِ شُحٌّ هَالِعٌ وَجُبْنٌ خَالِعٌ. [صحیح]

(۱۸۵۶۱) حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بدترین چیز جو انسان میں پائی جاتی ہے وہ سخت کنجوسی اور بہت زیادہ بزدلی ہے۔

(۱۸۵۶۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَسَّانَ بْنِ فَائِدٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :الشَّجَاعَةُ وَالْجُبْنُ غَرَائِزُ فِي النَّاسِ تَلْقَى الرَّجُلَ يُقَاتِلُ عَمَّنْ لاَ يَعْرِفُ وَتَلْقَى الرَّجُلَ يَفِرُّ عَنْ أَبِيهِ وَالْحَسَبُ الْمَالُ وَالْكَرَمُ التَّقْوَى لَسْتُ بِأَخْيَرَ مِنْ فَارِسِيٍّ وَلاَ عَجَمِيٍّ إِلاَّ بِالتَّقْوَى. [حسن لغیرہ]

(۱۸۵۶۲) حسان بن فاء حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ بہادری اور بزدلی لوگوں کی فطرت میں ہے۔ وہ انسان کو مل جاتی ہے جب وہ ایک دوسرے سے لڑائی کرتے ہیں۔ جس کو وہ پہچانتا نہیں اور کسی ایسے شخص سے ملاقات کرتا ہے جو اپنے باپ سے بھاگا ہوا ہو اور حسب کا معنی مال اور کرم کا معنی تقویٰ تو کسی فارسی و عجمی سے بہتر صرف تقویٰ کی بنیاد پر ہو سکتا ہے۔

(۱۶۳) باب فَضْلِ النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے کی فضیلت

(۱۸۵۶۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو

الْيَمَانِ أَخْبَرَنِي شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ :مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي شَيْءٍ مِنَ الأَشْيَاءِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ دُعِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا خَيْرٌ وَلِلْجَنَّةِ أَبْوَابٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلاَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلاَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصِّيَامِ بَابِ الرَّيَّانِ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ :مَا عَلَى مَنْ يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ يُدْعَى مِنْهَا كُلِّهَا أَحَدٌ؟ فَقَالَ :نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ يَا أَبَا بَكْرٍ .

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي الْيَمَانِ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ أَوْجُهٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۸۵۶۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مال میں سے دو حصے اللہ کے راستے میں خرچ کیے۔ اسے جنت کے تمام دروازوں سے بلایا جائے گا۔ اے اللہ کے بندے! یہ بہتر ہے جبکہ جنت کے (آٹھ) دروازے ہیں۔ جو شخص نماز پڑھنے والا ہے اسے نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا۔ جو شخص صدقہ خیرات کرتا رہا تو اسے صدقہ کے دروازہ سے بلایا جائے گا۔ جو شخص روزے رکھتا رہا اسے ریان کے دروازے سے بلایا جائے گا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: گو ہر دروازے سے بلائے جانے کی ضرورت نہیں تاہم کسی شخص کو ان تمام دروازوں سے بلایا جائے گا؟ آپ نے اس بات میں جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ان میں سے ہوں گے۔

(۱۸۵٦٤) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ السَّمَّاكِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْمُنَادِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ حَسَّانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ :لَقِيتُ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُودُ جَمَلاً لَهُ أَوْ يَسُوقُهُ فِي عُنُقِهِ قِرْبَةٌ فَقُلْتُ :يَا أَبَا ذَرٍّ مَا مَالُكَ؟ قَالَ :لِي عَمَلِي. فَقُلْتُ :يَا أَبَا ذَرٍّ مَا مَالُكَ؟ قَالَ :لِي عَمَلِي قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا مَالُكَ قَالَ لِي عَمَلِي ثَلاَثَ مِرَارٍ. قَالَ قُلْتُ :أَلاَ تُحَدِّثُنِي شَيْئًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ : مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَمُوتُ لَهُمَا ثَلاَثَةٌ . يَعْنِي مِنَ الْوَلَدِ :لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلاَّ أَدْخَلَهُمَا الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ وَمَا مِنْ مُسْلِمٍ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ مَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلاَّ ابْتَدَرَتْهُ حَجَبَةُ الْجَنَّةِ . [صحيح]

(۱۸۵٦۴) صعصعہ بن معاویہ کہتے ہیں کہ میری ملاقات حضرت ابوذر سے ہوئی جس وقت وہ اپنے اونٹ کو ہانک رہے تھے اور ان کے پاس مشکیزہ تھا۔ میں نے کہا: ابوذر آپ کا مال کیا ہے؟ انہوں نے کہا: میرا عمل۔ میں نے پوچھا: اے ابوذر! کہنے لگے میرا عمل، میرا عمل۔ کہتے ہیں: میں نے تیسری مرتبہ پوچھا کہ آپ کا مال کیا ہے؟ کہنے لگے: میرا عمل۔ میں نے کہا: آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث سنائیں۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: جس مسلمان کے تین بچے بلوغت سے پہلے فوت ہو جائیں تو اللہ والدین کو اپنی رحمت سے جنت میں داخل کریں گے اور جس مسلمان نے اپنے مال کے دو حصے اللہ کے

راستے میں خرچ کیے تو جنت کے دربان اس کی جانب سبقت کریں گے۔

(۱۸۵۶۵) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ وَيُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ فَذَكَرَهُ بِمَعْنَاهُ زَادَ : إِلاَّ اسْتَقْبَلَتْهُ حَجَبَةُ الْجَنَّةِ كُلُّهُمْ يَدْعُوهُ إِلَى مَا قِبَلِهِ . قُلْتُ : كَيْفَ ذَاكَ؟ قَالَ : إِنْ كَانَ رِحَالاً فَرَحْلَيْنِ وَإِنْ كَانَتْ إِبِلاً فَبَعِيرَيْنِ وَإِنْ كَانَتْ غَنَمًا فَشَاتَيْنِ. [ضعیف]

(۱۸۵۶۵) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جنت کے تمام دربان اس کو اپنی جانب بلانے میں سبقت کریں گے۔ میں نے کہا: وہ کیسے۔ راوی کہتے ہیں: اگر سواریاں ہوں تو دو سواریاں دے۔ اگر اونٹ ہوں تو دو اونٹ دے۔ اگر بکریاں ہوں تو دو بکریاں دے۔

(۱۸۵۶۶) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فُورَكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ بَشَّارِ بْنِ أَبِي سَيْفٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ : مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَاضِلَةً فَسَبْعُمِائَةٍ وَمَنْ أَنْفَقَ عَلَى نَفْسِهِ أَوْ قَالَ عَلَى أَهْلِهِ أَوْ عَادَ مَرِيضًا أَوْ أَمَاطَ أَذًى فَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ مَا لَمْ يَخْرِقْهَا وَمَنِ ابْتَلاَهُ اللَّهُ بِبَلاَءٍ فِي جَسَدِهِ فَلَهُ حِطَّةٌ . [صحیح]

(۱۸۵۶۶) ابوعبیدہ فرماتے ہیں: جس نے اللہ کے راستہ میں زائد مال خرچ کیا تو اسے سات سو گنا تک اجر دیا جائے گا اور جس نے اپنے اوپر یا اپنے اہل پر خرچ یا کسی مریض کی تیمارداری کی یا کسی تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹا دیا تو اس کی نیکی کو دس گنا تک بڑھا دیا جائے گا اور روزہ ڈھال ہے جب تک اسے توڑا نہ جائے اور جس شخص کو اللہ جسمانی بیماری میں مبتلا کرے تو یہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

(۱۸۵۶۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا بَشَّارُ بْنُ أَبِي سَيْفٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ غُطَيْفٍ قَالَ يَزِيدُ وَأَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ وَاصِلٍ مَوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ غُطَيْفٍ قَالَ : دَخَلْنَا عَلَى أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَعِنْدَهُ امْرَأَتُهُ تُحَيْفَةُ وَوَجْهُهُ مِمَّا يَلِي الْحَائِطَ فَقُلْنَا كَيْفَ بَاتَ أَبُو عُبَيْدَةَ؟ فَقَالَتْ : بَاتَ بِأَجْرٍ فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا فَقَالَ : مَا بِتُّ بِأَجْرٍ فَسَاءَنَا ذَلِكَ وَسَكَتْنَا فَقَالَ أَلاَ تَسْأَلُونَ عَمَّا قُلْتُ فَقُلْنَا مَا سَرَّنَا ذَلِكَ فَنَسْأَلَكَ عَنْهُ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ : مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً فَاضِلَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبِسَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ وَمَنْ أَنْفَقَ عَلَى نَفْسِهِ وَأَهْلِهِ أَوْ مَازَ أَذًى عَنِ الطَّرِيقِ أَوْ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَحَسَنَةٌ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ مَا لَمْ يَخْرِقْهَا وَمَنِ

ابْتَلَاهُ اللَّهُ بِبَلَاءٍ فِي جَسَدِهِ فَهُوَ لَهُ حِطَّةٌ . [صحیح۔ تقدم قبلہ]

(۱۸۵۶۷) ولید بن عبدالرحمن، ریاض بن غطیف سے نقل فرماتے ہیں کہ ہم ابوعبیدہ بن جراح کے پاس مرض الموت میں حاضر ہوئے اور ان کی بیوی ان کے پاس تھی، ان کا چہرہ دیوار کی جانب تھا۔ ہم نے پوچھا: ابوعبیدہ رات کیسے گزاری؟ تو بیوی نے کہا: رات ثواب کے حصول میں گزاری تو ابوعبیدہ نے ہماری جانب مڑ کے دیکھا اور فرمایا: میں نے رات اجر میں نہیں گزاری۔ ہمیں برا لگا تو اس کی بیوی نے ہمیں خاموش کروا دیا تو وہ کہنے لگے: تم مجھ سے پوچھتے کیوں نہیں ہو جو میں نے کہا: ہم نے کہا: ہمیں اس سے خوشی نہیں ہوئی کہ ہم آپ سے اس کے بارے میں سوال کریں۔ اس نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے اللہ کے راستہ میں زائد مال خرچ کیا اسے سات سو گنا تک اجر دیا جائے گا اور جس نے اپنے اور گھر والوں پر خرچ کیا یا جس نے راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹایا یا کوئی صدقہ کیا تو اس کی نیکی کا دس گنا اجر دیا جائے گا اور روزے کو مکمل کرنے کی صورت میں یہ ڈھال کا کام دے گا اور جسے اللہ رب العزت نے کسی جسمانی بیماری میں مبتلا کر دیا تو یہ بیماری اس کے لیے گناہوں کی معافی کا سبب بن جائے گی۔

(۱۸۵۶۸) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِءُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ أَخْبَرَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ مَوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي سَيْفٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَجُلٌ مِنْ فُقَهَاءِ أَهْلِ الشَّامِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ غُطَيْفٍ

(ح) قَالَ وَحَدَّثَنَا يُوسُفُ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالاَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ مَوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ عَنْ بَشَّارِ بْنِ أَبِي سَيْفٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ غُطَيْفٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ. وَرَوَاهُ سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ أَنَّ غُضَيْفَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ : الْوَصَبُ يُكَفِّرُ بِهِ مِنَ الْخَطَايَا.

قَالَ الْبُخَارِيُّ الصَّحِيحُ غُضَيْفُ بْنُ الْحَارِثِ الشَّامِيُّ. [صحیح]

(۱۸۵۶۸) حضرت ابوعبیدہ فرماتے ہیں کہ بیماری گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔

(۱۸۵۶۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَائِدَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ : عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ -ﷺ- بِنَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ فَقَالَ هِيَ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعُمِائَةٍ كُلُّهَا مَخْطُومَةٌ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ. [صحیح۔ مسلم ۱۸۹۲]

(۱۸۵۶۹) ابومسعود عقبہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ ایک شخص لگام والی اونٹنی لا کر کہنے لگا: یہ اللہ کے لیے ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

قیامت کے دن تجھے اس کے بدلے سات سو اونٹنیاں ملیں گی سب لگام والی ہوں گی۔

(۱۸۵۷۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَنْصُورٍ وَغَيْرِهِ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ وَأَخْرَجَاهُ كَمَا مَضَى.

[صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۵۷۰) زید بن خالد جہنی فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کو ساز و سامان دیا گویا اس نے جہاد کیا اور جس نے کسی مجاہد کے اہل و عیال کی کفالت کی گویا وہ جہاد میں شریک ہوا۔

(۱۸۵۷۱) حَدَّثَنَا الشَّيْخُ الإِمَامُ أَبُو الطَّيِّبِ : سَهْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ رَحِمَهُ اللَّهُ إِمْلاَءً حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الأَصَمُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا أَبِي وَشُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالاَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سُرَاقَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ : مَنْ أَظَلَّ رَأْسَ غَازٍ أَظَلَّهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ جَهَّزَ غَازِيًا حَتَّى يَسْتَقِلَّ كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ حَتَّى يَمُوتَ أَوْ يَرْجِعَ وَمَنْ بَنَى مَسْجِدًا يُذْكَرُ فِيهِ اسْمُ اللَّهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ. [صحیح]

(۱۸۵۷۱) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: جس نے غزوہ کرنے والے کو سایہ مہیا کیا تو کل قیامت کے دن اللہ اس کے لیے سائے کا بندوبست فرمائیں گے اور جس شخص نے غزوہ کرنے والے کو مکمل ساز و سامان بھی مہیا کیا تو اسے مجاہد کے برابر ثواب ملے گا۔ یہاں تک کہ وہ شہید ہو جائے یا واپس پلٹ آئے اور جس شخص نے اللہ کے ذکر کی غرض سے مسجد بنوائی اللہ جنت میں اس کا گھر بنا دیں گے۔

(۱۸۵۷۲) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِاللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ وَأَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ وَأَبُو الْعَبَّاسِ الشَّاذْيَاخِيُّ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ فَذَكَرُوا الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ وَزَادُوا قَالَ وَقَالَ الْوَلِيدُ فَذَكَرْتُ هَذَا الْحَدِيثَ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ قَدْ بَلَغَنِي هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ فَذَكَرْتُهُ لِمُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَلِزَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ فَكِلاَهُمَا قَدْ قَالَ بَلَغَنِي هَذَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ-.

(۱۸۵۷۲) خالی۔

(۱۸۵۷۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا الأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ

عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- : أَنَّهُ أَرَادَ أَنْ يَغْزُوَ فَقَالَ : يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ إِنَّ مِنْ إِخْوَانِكُمْ قَوْمًا لَيْسَ لَهُمْ مَالٌ وَلاَ عَشِيرَةٌ فَلْيَضُمَّ أَحَدُكُمْ إِلَيْهِ الرَّجُلَيْنِ أَوِ الثَّلاَثَةَ فَمَا لأَحَدِنَا مِنْ ظَهْرِ جَمَلٍ إِلاَّ عُقْبَةٌ كَعُقْبَةِ أَحَدِهِمْ . قَالَ : فَضَمَمْتُ إِلَيَّ اثْنَيْنِ أَوْ ثَلاَثَةً مَا لِي إِلاَّ عُقْبَةٌ كَعُقْبَةِ أَحَدِهِمْ . [حسن]

(۱۸۵۷۳) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ نے جہاد کا ارادہ کیا تو فرمایا: اے مہاجرین وانصار! تمہارے کچھ بھائی ایسے ہیں جن کے پاس مال وسواریاں موجود نہیں تو تم میں سے ہر ایک دو یا تین آدمیوں کو اپنے ساتھ ملا لے۔ ہم میں سے ہر ایک کے لیے ویسے ہی باری مقرر کی جیسے ان کے لیے تھی۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے اپنے ساتھ دو یا تین آدمیوں کو ملایا تو میری باری بھی ان کی طرح ہی تھی۔

(۱۶۴) باب فَضْلِ الذِّكْرِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ کے راستے میں ذکر کی فضیلت کا بیان

(۱۸۵۷۴) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ زَبَّانَ بْنِ فَائِدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : إِنَّ الصَّلاَةَ وَالصِّيَامَ وَالذِّكْرَ تُضَاعَفُ عَلَى النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِسَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ . [ضعيف]

(۱۸۵۷۴) حضرت سہل بن معاذ بن انس جہنی اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز پڑھنا، روزہ رکھنا اور ذکر کرنے کا ثواب اللہ کے راستے میں خرچ کرنے سے سات گنا تک بڑھتا ہے۔

(۱۸۵۷۵) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الأَصَمُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ زَبَّانَ بْنِ فَائِدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : مَنْ قَرَأَ أَلْفَ آيَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَتَبَهُ اللَّهُ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ . [ضعيف]

(۱۸۵۷۵) حضرت سہل بن معاذ جہنی اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ کے راستے میں ایک ہزار آیات تلاوت کیں، اللہ رب العزت اسے انبیاء، صدیقین، شہداء اور نیک لوگوں کا ساتھ نصیب کرے گا۔

(۱۶۵) باب فَضْلِ الصَّوْمِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

اللہ کے راستے میں روزہ رکھنے کی فضیلت کا بیان

(۱۸۵۷۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو عَمْرِو بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَسَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَسُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ: مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَاعَدَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ نَصْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مَنْصُورٍ.

[صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۵۷۶) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے اللہ کے راستے میں روزہ رکھا اللہ اسے ستر سال کی مسافت تک جہنم سے دور فرما دیں گے۔

(۱۶۶) باب تَشْيِيعِ الْغَازِي وَتَوْدِيعِهِ

غزوہ کرنے والے سے محبت اور الوداع کہنے کا بیان

(۱۸۵۷۷) حَدَّثَنَا الشَّيْخُ الإِمَامُ أَبُو الطَّيِّبِ: سَهْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ رَحِمَهُ اللَّهُ إِمْلَاءً حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ التَّنُوخِيُّ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا الْمُطْعِمُ بْنُ الْمِقْدَامِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: خَرَجْتُ إِلَى الْغَزْوِ فَشَيَّعَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَلَمَّا أَرَادَ فِرَاقَنَا قَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ مَعِي مَا أُعْطِيكُمَاهُ وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ إِذَا اسْتُودِعَ شَيْئًا حَفِظَهُ وَأَنَا أَسْتَوْدِعُ اللَّهَ دِينَكُمَا وَأَمَانَاتِكُمَا وَخَوَاتِيمَ أَعْمَالِكُمَا. [صحیح]

(۱۸۵۷۷) مجاہد فرماتے ہیں جب میں جہاد کے لیے نکلا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں الوداع کہا۔ جب واپس جانے لگے تو فرمایا: میرے پاس کچھ نہیں جو میں تمہیں دے سکوں، لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ رب العزت اس چیز کی حفاظت فرماتے ہیں، جو اس کی حفاظت میں دے دی جائے میں تمہارے دین، تمہاری امانتیں اور تمہارے اعمال کے خاتموں کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

(۱۸۵۷۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ زَبَّانَ بْنِ فَائِدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ: لأَنْ أُشَيِّعَ مُجَاهِدًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَكُفَّهُ عَلَى رَحْلِهِ غَدْوَةً أَوْ رَوْحَةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا. [ضعیف]

(۱۸۵۷۸) سہل بن معاذ بن انس اپنے والد سے نقل کرتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ آپ نے

فرمایا: میں مجاہدین کے ساتھ رہ کر ان کے قافلے کا صبح یا شام کے وقت پہرہ دوں یہ مجھے دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے۔

(۱۸۵۷۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الْفَيْضِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جَابِرٍ الرُّعَيْنِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ شَيَّعَ جَيْشًا فَمَشَى مَعَهُمْ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي اغْبَرَّتْ أَقْدَامُنَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقِيلَ لَهُ وَكَيْفَ اغْبَرَّتْ وَإِنَّمَا شَيَّعْنَاهُمْ فَقَالَ :إِنَّا جَهَّزْنَاهُمْ وَشَيَّعْنَاهُمْ وَدَعَوْنَا لَهُمْ. [ضعیف]

(۱۸۵۷۹) سعید بن جابر اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لشکر کو الوداع کرتے ہوئے ان کے ساتھ چلتے اور فرماتے کہ تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے ہمارے پاؤں کو اپنے راستے میں خاک آلود کر دیا۔ ان سے کہا گیا کہ کیسے پاؤں اللہ کے راستے میں خاک آلود ہوئے حالانکہ ہم نے انہیں الوداع کیا ہے۔ فرماتے: ہم نے انہیں سازوسامان مہیا کیا۔ الوداع کہا اور ان کے لیے دعا کی۔

(۱۶۷) باب ما جاء فی حرمۃ نساء المجاهدین

مجاہدین کی عورتوں کی حرمت کا بیان

(۱۸۵۸۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَعْنَبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ((حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ، وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِينَ يَخْلُفُ رَجُلًا فِي أَهْلِهِ إِلَّا نُصِبَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقِيلَ هَذَا خَلَفَكَ فِي أَهْلِكَ، فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شِئْتَ)) . فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ: ((مَا ظَنُّكُمْ؟)) . [صحیح۔ مسلم ۱۸۹۷]

(۱۸۵۸۰) ابو بریدہ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول مکرم ﷺ نے فرمایا: گھروں میں اقامت پذیر لوگ مجاہدین کی بیویوں کا احترام اس طرح کریں جس طرح اپنی ماؤں کا احترام کرتے ہیں۔ جو لوگ گھروں میں موجود ہیں اور ان میں سے اگر کوئی کسی مجاہد کے اہل وعیال سے خیانت کرے گا تو قیامت کے دن اسے کھڑا کیا جائے گا اور کہا جائے گا: اس نے تیرے اہل خانہ میں خیانت کی تھی تو اس کی نیکیوں سے جتنا چاہو لے لو تو رسول اللہ نے ہماری طرف دیکھا اور فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے۔

(۱۸۵۸۱) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا قَعْنَبٌ التَّمِيمِيُّ وَكَانَ ثِقَةً خِيَارًا فَذَكَرَهُ بِنَحْوِهِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ :فَيُقَالُ لَهُ يَا فُلَانُ هَذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ خَانَكَ فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شِئْتَ .

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَنْصُورٍ وَأَخْرَجَهُ مِنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ وَمِسْعَرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ

سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ. [صحيح۔ تقدم]

(۱۸۵۸۱) قعنب تمیمی فرماتے ہیں: کہا جائے گا: اے فلاں! یہ فلاں بن فلاں ہے جس نے تیرے اہل سے خیانت کی تھی تم جتنی نیکیاں اس کی چاہو لے لو۔

(۱۶۸) باب الاِسْتِئْذَانِ فِي الْقُفُولِ بَعْدَ النَّهْيِ

ممانعت کے بعد لوٹنے کے بارے میں اجازت لینے کا بیان

(۱۸۵۸۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ ﴿عَفَا اللَّهُ عَنْكَ لِمَ أَذِنْتَ لَهُمْ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَتَعْلَمَ الْكَاذِبِينَ ○ لاَ يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ أَنْ يُجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالْمُتَّقِينَ إِنَّمَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ لاَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوبُهُمْ فَهُمْ فِي رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُونَ﴾ [التوبة ۴۳-۴۵] نَسَخَتْهَا الَّتِي فِي النُّورِ ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِذَا كَانُوا مَعَهُ عَلَى أَمْرٍ جَامِعٍ لَمْ يَذْهَبُوا حَتَّى يَسْتَأْذِنُوهُ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ أُولَئِكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِذَا اسْتَأْذَنُوكَ لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ فَأْذَنْ لِمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ○﴾ [النور ۶۲] وَكَذَلِكَ رَوَاهُ عَطِيَّةُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبِمَعْنَاهُ قَالَ قَتَادَةُ قَالَ رَخَّصَ لَهُ هَا هُنَا بَعْدَ مَا قَالَ لَهُ ﴿عَفَا اللَّهُ عَنْكَ لِمَ أَذِنْتَ لَهُمْ﴾ [التوبة ۴۳]۔ [ضعيف]

(۱۸۵۸۲) عکرمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ ارشاد باری ہے: ﴿عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَ تَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ﴾ اللہ نے آپ کو معاف کر دیا آپ نے ان کو اجازت کیوں دی یہاں تک وہ آپ کے لیے واضح ہو جائیں جنہوں نے سچ کہا یا جھوٹ بولتے ہیں اور ﴿لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالْمُتَّقِيْنَ﴾ آپ سے اللہ اور آخرت پر ایمان رکھنے والے اجازت طلب نہیں کرتے کہ وہ اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد نہیں کرتے اور اللہ متقین کو جاننے والا ہے اور ﴿اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ ارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ﴾ [التوبة ۴۳-۴۵] صرف آپ سے اجازت وہ لوگ طلب کرتے ہیں جو اللہ اور آخرت کے دن ایمان نہیں رکھتے اور ان کے دل شک میں پڑے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے وہ متردد ہیں۔ ان آیات کو سورۂ نور کی آیات نے منسوخ کر دیا۔ یعنی ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰۤى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ [النور ۶۲

قتادہ کہتے ہیں: یہاں رخصت دیدی اس کے بعد جب یہ کہا: ﴿عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَ تَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ﴾ [التوبة ٤٣] اللہ نے آپ کو معاف فرمادیا ہے۔ آپ نے ان کو اجازت کیوں دی......

(۱۶۹) باب الإِذْنِ بِالْقُفُولِ وَكَرَاهِيَةِ الطُّرُوقِ

رات کے وقت گھر لوٹنے کی کراہت اور اجازت کا بیان

قَدْ مَضَى فِي ذَلِكَ حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَغَيْرِهِمَا فِي آخِرِ كِتَابِ الْحَجِّ

(۱۸۵۸۳) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الْمُزَكِّي وَأَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- حِينَ قَدِمَ مِنْ غَزْوَةٍ قَالَ : لاَ تَطْرُقُوا النِّسَاءَ . وَأَرْسَلَ مَنْ يُؤْذِنُ النَّاسَ أَنَّهُ قَادِمٌ الْغَدَ. [صحیح]

(۱۸۵۸۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب غزوہ سے واپس آتے تو فرماتے: تم رات کے وقت اپنے گھر عورتوں کے پاس واپس پلٹ کر نہ آؤ اور آپ نے لوگوں کو اطلاع دی کہ میں کل آنے والا ہوں۔

(۱۷۰) باب الْبِشَارَةِ فِي الْفُتُوحِ

فتح کی بشارت دینے کا بیان

(۱۸۵۸٤) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ قَالَ لِي جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : أَلاَ تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ . وَكَانُوا يُسَمُّونَهَا كَعْبَةَ الْيَمَانِيَةِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ وَكُنْتُ لاَ أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي حَتَّى إِنِّي لأَنْظُرُ إِلَى أَثَرِ أَصَابِعِهِ فِي صَدْرِي فَقَالَ : اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا . قَالَ : فَانْطَلَقَ فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا بِالنَّارِ ثُمَّ بَعَثَ حُصَيْنَ بْنَ رَبِيعَةَ إِلَى النَّبِيِّ -ﷺ- يُبَشِّرُهُ فَقَالَ : وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرَكْتُهَا مِثْلَ الْجَمَلِ الأَجْرَبِ فَبَارَكَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَلَى خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُسَدَّدٍ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ أَوْجُهٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۵۸۴) حضرت جریر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: کیا آپ مجھے ذی الخلصہ سے آرام نہ دیں گے؟

وہ اس کا نام کعبۃ الیمانیہ رکھتے تھے۔؟ ہم قبیلہ احمس کے ۱۵۰ شہوار لے کر گئے لیکن میں گھوڑسواری نہ کر سکتا تھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بتایا تو آپ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا۔ آپ کی انگلیوں کے نشانات میرے سینے پر موجود تھے اور فرمایا: اے اللہ اس کو ثابت رکھ اور اس کو ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے۔ فرماتے ہیں کہ انہوں نے اسے توڑ کر آگ سے جلا ڈالا، پھر حضرت حصین بن اسید کو نبی ﷺ کے پاس خوشخبری دینے کے لیے روانہ کیا تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو بتایا کہ ہم نے اسے خارشی اونٹ کی مانند چھوڑ دیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ احمس کے شہسواروں اور پیادہ پر پانچ مرتبہ برکت کی دعا کی۔

(۱۸۵۸۵) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ :عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّقَّاءِ وَأَبُو الْحَسَنِ الْمُقْرِءُ قَالَا أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا :أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- خَلَّفَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَلَى رُقَيَّةَ ابْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَيَّامَ بَدْرٍ فَجَاءَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الْعَضْبَاءِ نَاقَةِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- بِالْبِشَارَةِ قَالَ أُسَامَةُ :فَسَمِعْتُ الْهَيْعَةَ فَخَرَجْتُ فَإِذَا زَيْدٌ قَدْ جَاءَ بِالْبِشَارَةِ فَوَاللَّهِ مَا صَدَّقْتُ حَتَّى رَأَيْنَا الأُسَارَى فَضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- لِعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِسَهْمِهِ. [صحیح]

(۱۸۵۸۵) اسامہ بن زید ؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے عثمان بن عفان ؓ اور اسامہ بن زید ؓ کو اپنی بیٹی رقیہ کی تیمارداری کے لیے بدر سے پیچھے چھوڑا تو زید بن حارثہ نبی ﷺ کی اونٹنی عضباء پر فتح کی خوشخبری لیکر آئے۔ اسامہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے گھبراہٹ والی آواز سنی تو میں باہر آیا، وہ زید بن حارثہ تھے جو فتح کی خوشخبری لیکر آئے تھے۔ اللہ کی قسم! میں نے قیدی دیکھ کر اس کی تصدیق کی تو نبی ﷺ نے حضرت عثمان بن عفان ؓ کے لیے بدر کا حصہ مقرر فرمایا۔

(۱۷۱) باب مَا جَاءَ فِي إِعْطَاءِ الْبُشَرَاءِ

خوشخبری دینے والے کو عطیہ دینے کا بیان

(۱۸۵۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ قَائِدَ كَعْبٍ حِينَ عَمِيَ مِنْ بَنِيهِ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ فِي تَوْبَتِهِ وَإِيذَانِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- بِتَوْبَةِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَعَلَى صَاحِبَيْهِ قَالَ :سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ أَوْفَى عَلَى جَبَلِ سَلْعٍ يَا كَعْبُ بْنَ مَالِكٍ أَبْشِرْ قَالَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا وَعَرَفْتُ أَنَّهُ قَدْ جَاءَ الْفَرَجُ فَلَمَّا جَاءَنِي الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِي نَزَعْتُ ثَوْبَيَّ

فَكَسَوْتُهُمَا إِيَّاهُ بِبُشْرَاهُ وَوَاللَّهِ مَا أَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ وَاسْتَعَرْتُ ثَوْبَيْنِ فَلَبِسْتُهُمَا وَانْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ-. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ بُكَيْرٍ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۸۵۸۶) عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن کعب اپنے والد کو نابینا ہونے کے بعد لائے۔ کہتے ہیں: میں نے کعب بن مالک سے غزوہ تبوک سے پیچھے رہنے اور ان کی توبہ کا قصہ سنا جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں اوران کے دوں تھیوں کوتوبہ کی قبولیت کی خبر دی۔ کہتے ہیں: میں نے سلع پہاڑ پر بلند آواز سے پکارنے والے کو سنا جو کہہ دیا تھا: اے کعب بن مالک! خوش ہو جا۔ کہتے ہیں: میں سجدہ میں گر پڑا اور جان گیا کہ خوش حالی کے دن آ گئے۔ جب آواز دینے والا میرے قریب آیا، وہ مجھے خوشخبری دے رہا تھا تو میں نے اپنے کپڑے اتار کر اسے دے دیے کیونکہ اس کے علاوہ میں اس دن کسی اور چیز کا مالک نہ تھا اور دو کپڑے ادھار لے کر زیب تن کیے۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس جا پہنچا۔

(۱۷۲) باب اسْتِقْبَالِ الْغُزَاةِ

غازیوں کے استقبال کا بیان

(۱۸۵۸۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو الأَدِيبُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الإِسْمَاعِيلِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ -ﷺ- مِنْ تَبُوكَ خَرَجَ النَّاسُ يَتَلَقَّوْنَهُ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ وَأَنَا غُلاَمٌ فَتَلَقَّيْنَاهُ. [صحيح۔ بخاري ۴۴۲۶]

(۱۸۵۸۷) سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ جب نبی ﷺ غزوہ تبوک سے واپس آئے تو لوگوں نے ثنیۃ الوداع جا کر آپ کا استقبال کیا۔ میں بھی لوگوں کے ساتھ گیا جب کہ میں ابھی بچہ تھا۔

(۱۸۵۸۸) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ الصِّبْيَانِ نَتَلَقَّى رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ مَقْدَمَهُ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ. وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً: أَذْكُرُ مَقْدَمَ النَّبِيِّ -ﷺ- لَمَّا قَدِمَ مِنْ تَبُوكَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ. [صحيح۔ تقدم قبله]

(۱۸۵۸۸) سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کا ثنیۃ الوداع جا کر استقبال کیا جب آپ غزوہ تبوک سے واپس ہوئے اور سفیان بھی کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے استقبال کے بارے میں بیان کرتا ہوں۔ جب آپ غزوہ تبوک سے واپس پلٹے۔

(۱۷۳) باب الصَّلاَةِ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ

سفر سے واپسی پر نماز ادا کرنے کا بیان

(۱۸۵۸۹) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ -ﷺ- فِي سَفَرٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ لِي : ادْخُلِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ.
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ شُعْبَةَ
وَقَدْ مَضَى سَائِرُ الأَحَادِيثِ الَّتِي رُوِيَتْ فِي آدَابِ السَّفَرِ فِي آخِرِ كِتَابِ الْحَجِّ وَالأَحَادِيثُ الَّتِي رُوِيَتْ فِي الإِعْدَادِ لِلْجِهَادِ فِي كِتَابِ السَّبْقِ وَالرَّمْيِ وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقُ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۵۸۹) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔ جب آپ ایک سفر سے مدینہ واپس آئے تو آپ نے مجھے کہا: پہلے مسجد جا کر دو رکعت نماز ادا کرو۔

(۱۷۴) باب قِتَالِ الْيَهُودِ

یہود سے لڑائی کا بیان

(۱۸۵۹۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ إِمْلاَءً وَقِرَاءَةً أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : تُقَاتِلُونَ الْيَهُودَ حَتَّى يَخْتَبِءَ أَحَدُهُمْ وَرَاءَ الْحَجَرِ فَيَقُولُ يَا عَبْدَ اللَّهِ الْمُسْلِمَ هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي فَاقْتُلْهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيِّ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ نَافِعٍ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۵۹۰) نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم یہود کے ساتھ قتال کرو گے۔ جب کوئی یہودی پتھر کے پیچھے چھپ جائے گا تو پتھر آواز دے کر کہے گا: اے مسلمان بندے! یہ یہودی میرے پیچھے ہے اس کو قتل کر۔

(۱۷۵) باب مَا جَاءَ فِي فَضْلِ قِتَالِ الرُّومِ وَقِتَالِ الْيَهُودِ

یہود و روم سے قتال کی فضیلت کا بیان

(۱۸۵۹۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلاَّمٍ حَدَّثَنَا

حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ فَرَجِ بْنِ فَضَالَةَ عَنْ عَبْدِ الْخَبِيرِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ : جَاءَ تِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ -ﷺ- يُقَالُ لَهَا أُمُّ خَلاَّدٍ وَهِيَ مُتَنَقِّبَةٌ تَسْأَلُ عَنِ ابْنٍ لَهَا وَهُوَ مَقْتُولٌ فَقَالَ لَهَا بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- جِئْتِ تَسْأَلِينَ عَنِ ابْنِكِ وَأَنْتِ مُتَنَقِّبَةٌ فَقَالَتْ : إِنْ أُرْزَأِ ابْنِي فَلَنْ أُرْزَأَ حَيَائِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : ابْنُكِ لَهُ أَجْرُ شَهِيدَيْنِ . قَالَتْ : وَلِمَ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ : لأَنَّهُ قَتَلَهُ أَهْلُ الْكِتَابِ . [ضعيف]

(۱۸۵۹۱) عبد الخبیر بن ثابت بن قیس بن شماس اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل فرماتے ہیں کہ ایک عورت جس کو ام خلاد کہا جاتا تھا، وہ پردہ کی حالت میں نبی ﷺ کے پاس آئی اور وہ اپنے شہید بیٹے کے بارے میں پوچھ رہی تھی۔ بعض صحابہ نے کہا: با پردہ ہو کر نبی ﷺ سے اپنے بیٹے کے بارے میں پوچھ رہی ہے؟ اس عورت نے کہا: میرا بیٹا قتل ہوا۔ میری حیا تو ختم نہ ہوئی؟ آپ نے فرمایا: تیرے بیٹے کو دو شہیدوں کا اجر ملے گا۔ اس عورت نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ کیوں کیونکہ اس کو اہل کتاب نے قتل کیا ہے۔

(۱۷۶) باب مَا جَاءَ فِي قِتَالِ الَّذِينَ يَنْتَعِلُونَ الشَّعَرَ وَقِتَالِ التُّرْكِ

ترک اور بالوں کے جوتے پہننے والوں سے جہاد کا بیان

(۱۸۵۹۲) أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ الأَصْبَهَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ : أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْبَصْرِيُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- : لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا أَقْوَامًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ . [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۸۵۹۲) حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تم بالوں کے جوتے پہننے والوں سے لڑائی نہ کرو گے۔

(۱۸۵۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- قَالَ : لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ وَلاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا صِغَارَ الأَعْيُنِ ذُلْفَ الأُنُوفِ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ . رَوَاهُمَا الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ وَرَوَاهُمَا مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ سُفْيَانَ. وَرَوَاهُ شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ فَقَالَ : حَتَّى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الأَعْيُنِ حُمْرَ الْوُجُوهِ . [صحيح۔ تقدم قبله]

(۱۸۵۹۳) حضرت ابوہریرہ نبی ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تم بالوں کے جوتے پہننے والوں اور چھوٹی آنکھوں والوں اور چپٹی ناک والوں گویا کہ ان کے چہرے ڈھال کی مانند ہیں جو ایک دوسرے پر رکھی ہوں ان سے لڑائی نہ کرو گے

(ب) شعیب بن ابی حمزہ حضرت ابوزناد سے نقل فرماتے ہیں حتی کہ تم ترک سے جو چھوٹی آنکھوں والے اور سرخ چہروں والے ہیں سے جہاد کرو گے۔

(۱۸۵۹٤) أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو الأَدِيبُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الإِسْمَاعِيلِيُّ حَدَّثَنَا الْمَنِيعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ الأَوَّلَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادٍ : بَلَغَنِي أَنَّ أَصْحَابَ بَابَكَ كَانَتْ نِعَالُهُمُ الشَّعَرَ. [صحیح۔ تقدم قبلہ]

(۱۸۵۹٤) محمد بن عباد فرماتے ہیں کہ مجھے خبر ملی کہ اصحاب بابک کے جوتے بالوں والے ہیں۔

(۱۸۵۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ دَاوُدَ الْعَلَوِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ : عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ بَالَوَيْهِ الْمُزَكِّي حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا خُوزَ وَكَرْمَانَ قَوْمًا مِنَ الأَعَاجِمِ حُمْرَ الْوُجُوهِ فُطْسَ الأُنُوفِ صِغَارَ الأَعْيُنِ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ.
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۵۹۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک تم خوز اور کرمان عجمی قوموں سے جہاد نہ کرو گے۔ سرخ چہرے چپٹے ناک چھوٹی آنکھیں گویا کہ ان کے چہرے ڈھال کی مانند ہوں جو ایک دوسرے کے اوپر رکھی ہوتی ہیں۔

(۱۸۵۹۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَدِيبُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الإِسْمَاعِيلِيُّ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ هُوَ ابْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : تُقَاتِلُونَ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ وَتُقَاتِلُونَ قَوْمًا عِرَاضَ الْوُجُوهِ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ.
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ وَأَبِي النُّعْمَانِ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۵۹۶) عمرو بن ثعلب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم قیامت سے پہلے ایسی قوم سے لڑائی کرو گے جن کے جوتے بالوں والے ہوں گے اور تم چوڑے چہروں والوں سے جہاد کرو گے گویا کہ ان کے چہرے ڈھال کی مانند ہیں جو ایک دوسرے کے اوپر رکھی ہوئی ہوں۔

(۱۷۷) باب مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ تَهْيِيجِ التُّرْكِ وَالْحَبَشَةِ

ترک اور حبشیوں کو لڑائی کے لیے نہ ابھارو

(۱۸۵۹۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي سُكَيْنَةَ رَجُلٍ مِنَ الْمُحَرَّرِينَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ -ﷺ- أَنَّهُ قَالَ: دَعُوا الْحَبَشَةَ مَا وَدَعُوكُمْ وَاتْرُكُوا التُّرْكَ مَا تَرَكُوكُمْ۔ [حسن]

(۱۸۵۹۷) ابوسکینہ نبی ﷺ کے ایک صحابی سے نقل فرماتے ہیں کہ تم حبشیوں کو چھوڑے رکھو جب تک وہ تمہیں چھوڑے رکھیں۔ اور ترک کو بھی چھوڑے رکھو جب تک وہ تمہیں چھوڑے رکھیں۔

(۱۸۵۹۸) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- قَالَ: اتْرُكُوا الْحَبَشَةَ مَا تَرَكُوكُمْ فَإِنَّهُ لاَ يَسْتَخْرِجُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ إِلاَّ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ۔ [حسن]

(۱۸۵۹۸) حضرت عبداللہ بن عمرو نبی ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ جب حبشہ والے تمہیں چھوڑے رکھیں تو تم بھی انہیں چھوڑے رکھو۔ کیونکہ کعبہ کے خزانوں کو حبشہ کا باریک پنڈلیوں والا شخص ہی نکالے گا۔

(۱۷۸) باب مَا جَاءَ فِي قِتَالِ الْهِنْدِ

ہند کی لڑائی کا بیان

(۱۸۵۹۹) أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا خَلَفٌ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ سَيَّارِ بْنِ أَبِي سَيَّارٍ الْعَنَزِيِّ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ: عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَلِيٍّ السَّقَّاءُ وَأَبُو الْحَسَنِ: عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِءُ قَالاَ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ أَبِي الْحَكَمِ عَنْ جَبْرِ بْنِ عَبِيدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: وَعَدَنَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- غَزْوَةَ الْهِنْدِ فَإِنْ أَدْرَكْتُهَا أُنْفِقْ فِيهَا مَالِي وَنَفْسِي فَإِنِ اسْتُشْهِدْتُ كُنْتُ مِنْ أَفْضَلِ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ رَجَعْتُ فَأَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْمُحَرَّرُ۔

زَادَ الْمُقْرِءُ فِي رِوَايَتِهِ ثُمَّ قَالَ مُسَدَّدٌ سَمِعْتُ ابْنَ دَاوُدَ يَقُولُ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ: وَدِدْتُ أَنِّي

شَهِدْتُ بَارِّيْد بِكُلِّ غَزْوَةٍ غَزَوْتُهَا فِي بِلَادِ الرُّومِ. [ضعيف]

(۱۸۵۹۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے غزوہ ہند کے بارے میں وعدہ لیا کہ اگر تو اس کو اپنی زندگی میں پالے تو اپنا مال وجان اس میں لگا دینا۔ اگر تو شہید ہو گیا تو افضل شہیدوں میں سے ہوگا اور اگر واپس آ گیا تو ابو ہریرہ آزاد کیا ہوا ہوگا۔

(ب) مسدد کہتے ہیں کہ میں نے ابو داؤد سے سنا کہ ابو اسحاق فزاری نے کہا: میں پسند کرتا ہوں کہ میں ہر غزوہ میں شریک ہوں جو بھی ملک روم میں کیا جائے۔

(۱۸۶۰۰) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ : أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَالِينِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ بْنُ عَدِيٍّ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ وَجَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَاصِمٍ قَالاَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَلِيحٍ الْبَهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ عَنْ لُقْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى بْنِ عَدِيٍّ الْبَهْرَانِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :عِصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِي أَحْرَزَهُمَا اللَّهُ مِنَ النَّارِ عِصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ وَعِصَابَةٌ تَكُونُ مَعَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ . [ضعيف]

(۱۸۶۰۰) حضرت ثوبان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے دو گروہوں کی اللہ تعالیٰ جہنم سے حفاظت فرمائیں گے۔ وہ جماعت جو ہند سے غزوہ کرے گی اور وہ جماعت جو عیسیٰ بن مریم کے ساتھ ہوگی۔

(۱۷۹) باب إِظْهَارِ دِينِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى الأَدْيَانِ

دین اسلام دوسرے ادیان پر غالب آئے گا

(۱۸۶۰۱) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الأَصَمُّ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ قَالَ قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ﴿هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ﴾ [التوبة ۳۳]- [صحيح]

(۱۸۶۰۱) امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ کا فرمان ہے: ﴿هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ﴾ [التوبة ۳۳] وہ ذات جس نے اپنے رسول ﷺ کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اسے تمام ادیان پر غالب کر دے اگرچہ مشرک ناپسند ہی کریں۔

(۱۸۶۰۲) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الْمُزَكِّي حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلاَ كِسْرَى بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلاَ قَيْصَرَ بَعْدَهُ

وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِهِ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوزَهُمَا فِی سَبِيلِ اللَّهِ .
رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِی الصَّحِيحِ عَنْ عَمْرٍو النَّاقِدِ وَغَيْرِهِ عَنْ سُفْيَانَ وَأَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ مِنْ حَدِيثِ يُونُسَ وَغَيْرِهِ عَنِ الزُّهْرِیِّ وَأَخْرَجَاهُ مِنْ حَدِيثِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِیِّ -ﷺ-. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۸۶۰۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسریٰ ہلاک ہوگا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا اور قیصر کی ہلاکت کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میری جان ہے! تم ان دونوں کے خزانے اللہ کے راستے خرچ کرڈالو گے۔

(۱۸۶۰۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِی هُرَيْرَةَ.
رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ فِی الصَّحِيحِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ جَرِيرٍ
وَرُوِّينَا فِی ذَلِكَ فِی حَدِيثِ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِیِّ -ﷺ- فِی كِسْرَى بِمَعْنَاهُ وَمِنْ وَجْهٍ آخَرَ فِی كِسْرَى وَقَيْصَرَ بِمَعْنَاهُ.

(۱۸۶۰۳) خالی۔

(۱۸۶۰۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو الأَدِيبُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الإِسْمَاعِيلِیُّ أَخْبَرَنِی الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ أَخْبَرَنَا سَعْدٌ الطَّائِیُّ أَخْبَرَنَا مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : بَيْنَا أَنَا عِنْدَ النَّبِیِّ -ﷺ- فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ فِيهِ قَالَ النَّبِیُّ -ﷺ- : وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوزُ كِسْرَى . قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ؟ قَالَ : كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ . قَالَ عَدِیٌّ : وَكُنْتُ فِيمَنِ افْتَتَحَ كُنُوزَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ.
رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ فِی الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ النَّضْرِ بْنِ شُمَيْلٍ. [صحيح]

(۱۸۶۰۴) عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کے پاس ایک حدیث ذکر کی، جس میں تھا کہ آپ نے فرمایا: اگر تیری زندگی لمبی ہوئی تو تم کسریٰ کے خزانے فتح کرو گے۔ میں نے پوچھا کہ کسریٰ بن ہرمز کے؟ آپ نے فرمایا: ہاں کسریٰ بن ہرمز عدی کہتے ہیں کہ میں بھی ان لوگوں کے ساتھ تھا، جنہوں نے کسریٰ بن ہرمز کے خزانے فتح کیے۔

(۱۸۶۰۵) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِی عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ قَالَ قَالَ الشَّافِعِیُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : وَلَمَّا أُتِیَ كِسْرَى بِكِتَابِ النَّبِیِّ -ﷺ- مَزَّقَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : تَمَزَّقَ مُلْكُهُ . وَحَفِظْنَا أَنَّ قَيْصَرَ أَكْرَمَ كِتَابَ النَّبِیِّ -ﷺ- وَوَضَعَهُ فِی مِسْكٍ فَقَالَ النَّبِیُّ -ﷺ- : ثَبَتَ مُلْكُهُ . [صحيح]

(۱۸۶۰۵) امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کا خط جب کسریٰ کے پاس آیا تو اس نے پھاڑ ڈالا۔ آپ نے فرمایا: اس کی بادشاہت ختم ہو جائے گی اور ہمیں یاد ہے کہ قیصر نے آپ کے خط کی عزت کی اور کستوری میں رکھا۔ آپ نے فرمایا: اس کی حکومت باقی رہے گی۔

(۱۸۶۰۶) أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا ابْنُ مِلْحَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى (ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُزَكِّي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ : أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- بَعَثَ رَجُلاً بِكِتَابِهِ إِلَى كِسْرَى فَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ يَدْفَعُهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى فَلَمَّا قَرَأَهُ كِسْرَى خَرَّقَهُ فَحَسِبْتُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ : فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- أَنْ يُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ.
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ يَحْيَى بْنِ بُكَيْرٍ وَغَيْرِهِ. [صحيح۔ بخاري ۲۹۳۹]

(۱۸۶۰۶) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے کسی شخص کو اپنا خط دے کر کسریٰ کی جانب روانہ کیا۔ آپ نے حکم دیا کہ بحرین کے امیر کو دے دینا تاکہ وہ کسریٰ تک پہنچا دے۔ جب اس نے نامہ مبارک پڑھا اور پھاڑ ڈالا۔ ابن میسب کہتے ہیں: ان کے خلاف نبی ﷺ نے بددعا کی کہ وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔

(۱۸۶۰۷) أَخْبَرَنَا أَبُو سَهْلٍ : مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرُوَيْهِ بْنِ أَحْمَدَ الْمَرْوَزِيُّ قَدِمَ عَلَيْنَا نَيْسَابُورَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبٍ إِمْلاَءً حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ : إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ أَخْبَرَهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- كَتَبَ إِلَى قَيْصَرَ يَدْعُوهُ إِلَى الإِسْلاَمِ وَبَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَيْهِ مَعَ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ وَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى لِيَدْفَعَهُ إِلَى قَيْصَرَ فَدَفَعَهُ عَظِيمُ بُصْرَى إِلَى قَيْصَرَ وَكَانَ قَيْصَرُ لَمَّا كَشَفَ اللَّهُ عَنْهُ جُنُودَ فَارِسَ مَشَى مِنْ حِمْصَ إِلَى إِيلِيَاءَ شُكْرًا لِمَا أَبْلاَهُ اللَّهُ فَلَمَّا أَنْ جَاءَ قَيْصَرَ كِتَابُ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ حِينَ قَرَأَهُ الْتَمِسُوا لِي هَا هُنَا أَحَدًا مِنْ قَوْمِهِ أَسْأَلُهُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرَنِي أَبُو سُفْيَانَ : أَنَّهُ كَانَ بِالشَّامِ فِي رِجَالِ قُرَيْشٍ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ : فَوَجَدَنَا رَسُولُ قَيْصَرَ بِبَعْضِ الشَّامِ فَانْطَلَقَ بِي وَبِأَصْحَابِي حَتَّى قَدِمْنَا إِيلِيَاءَ فَأُدْخِلْنَا عَلَيْهِ فَإِذَا هُوَ فِي مَجْلِسِ مُلْكِهِ وَعَلَيْهِ التَّاجُ وَإِذَا حَوْلَهُ عُظَمَاءُ الرُّومِ فَقَالَ لِتَرْجُمَانِهِ : سَلْهُمْ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ. قَالَ أَبُو سُفْيَانَ فَقُلْتُ : أَنَا أَقْرَبُهُمْ إِلَيْهِ نَسَبًا قَالَ : مَا قَرَابَةُ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ قَالَ فَقُلْتُ : هُوَ ابْنُ عَمِّي قَالَ : وَلَيْسَ فِي الرَّكْبِ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ غَيْرِي

فَقَالَ قَيْصَرُ: أَدْنُوهُ مِنِّي ثُمَّ أَمَرَ بِأَصْحَابِي فَجُعِلُوا خَلْفَ ظَهْرِي عِنْدَ كَتِفِي ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ: قُلْ لأَصْحَابِهِ إِنِّي سَائِلٌ هَذَا الرَّجُلَ عَنِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَإِنْ كَذَبَ فَكَذِّبُوهُ. قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: وَاللَّهِ لَوْلاَ الْحَيَاءُ يَوْمَئِذٍ أَنْ يَأْثُرَ أَصْحَابِي عَنِّي الْكَذِبَ كَذَبْتُهُ عَنْهُ حِينَ سَأَلَنِي عَنْهُ وَلَكِنِّي اسْتَحْيَيْتُ أَنْ يَأْثُرُوا الْكَذِبَ عَنِّي فَصَدَقْتُهُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ: قُلْ لَهُ كَيْفَ نَسَبُ هَذَا الرَّجُلِ فِيكُمْ؟ قَالَ قُلْتُ: هُوَ فِينَا ذُو نَسَبٍ. قَالَ: فَهَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ مِنْكُمْ قَبْلَهُ؟ قَالَ قُلْتُ: لاَ قَالَ: فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ عَلَى الْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ؟ قَالَ قُلْتُ: لاَ قَالَ: فَهَلْ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ؟ قَالَ قُلْتُ: لاَ. قَالَ: فَأَشْرَافُ النَّاسِ يَتَّبِعُونَهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ؟ قَالَ قُلْتُ: بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ: فَيَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ؟ قَالَ قُلْتُ: بَلْ يَزِيدُونَ. قَالَ: فَهَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ سَخْطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ قَالَ قُلْتُ: لاَ قَالَ: فَهَلْ يَغْدِرُ؟ قَالَ قُلْتُ: لاَ وَنَحْنُ الآنَ مِنْهُ فِي مُدَّةٍ وَنَحْنُ نَخَافُ أَنْ يَغْدِرَ. قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: وَلَمْ يُمْكِنِّي كَلِمَةٌ أُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا أَنْتَقِصُهُ بِهِ لاَ أَخَافُ أَنْ تُؤْثَرَ عَنِّي غَيْرُهَا قَالَ: فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ وَقَاتَلَكُمْ؟ قَالَ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: فَكَيْفَ كَانَتْ حَرْبُكُمْ وَحَرْبُهُ؟ قَالَ قُلْتُ: كَانَتْ دُوَلاً وَسِجَالاً يُدَالُ عَلَيْنَا الْمَرَّةَ وَنُدَالُ عَلَيْهِ الأُخْرَى قَالَ: فَمَاذَا يَأْمُرُكُمْ بِهِ قَالَ: يَأْمُرُنَا أَنْ نَعْبُدَ اللَّهَ وَحْدَهُ لاَ نُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَيَنْهَانَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلاَةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ وَأَدَاءِ الأَمَانَةِ. قَالَ فَقَالَ لِتَرْجُمَانِهِ حِينَ قُلْتُ ذَلِكَ لَهُ قُلْ لَهُ: إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ نَسَبِهِ فِيكُمْ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ ذُو نَسَبٍ وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي نَسَبِ قَوْمِهَا وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ مِنْكُمْ قَبْلَهُ فَزَعَمْتَ أَنْ لاَ فَقُلْتُ لَوْ كَانَ أَحَدٌ مِنْكُمْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ قُلْتُ رَجُلٌ يَأْتَمُّ بِقَوْلٍ قَدْ قِيلَ قَبْلَهُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ فَزَعَمْتَ أَنْ لاَ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ وَيَكْذِبَ عَلَى اللَّهِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ فَزَعَمْتَ أَنْ لاَ فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ قُلْتُ يَطْلُبُ مُلْكَ آبَائِهِ وَسَأَلْتُكَ أَشْرَافُ النَّاسِ يَتَّبِعُونَهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ فَزَعَمْتَ أَنَّ ضُعَفَاءَهُمُ اتَّبَعُوهُ وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ فَزَعَمْتَ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ وَكَذَلِكَ الإِيمَانُ حَتَّى يَتِمَّ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ سَخْطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ فَزَعَمْتَ أَنْ لاَ وَكَذَلِكَ الإِيمَانُ حِينَ تُخَالِطُ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوبَ لاَ يَسْخَطُهُ أَحَدٌ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ أَنْ لاَ وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ لاَ يَغْدِرُونَ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ وَقَاتَلَكُمْ فَزَعَمْتَ أَنْ قَدْ فَعَلَ وَأَنَّ حَرْبَكُمْ وَحَرْبَهُ يَكُونُ دُوَلاً يُدَالُ عَلَيْكُمُ الْمَرَّةَ وَتُدَالُونَ عَلَيْهِ الأُخْرَى وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلَى وَيَكُونُ لَهَا الْعَاقِبَةُ وَسَأَلْتُكَ بِمَاذَا يَأْمُرُكُمْ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ وَلاَ تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَيَنْهَاكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُكُمْ وَيَأْمُرُكُمْ بِالصَّلاَةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ وَأَدَاءِ الأَمَانَةِ وَهَذِهِ صِفَةُ نَبِيٍّ قَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ وَلَكِنْ لَمْ أَظُنَّ أَنَّهُ مِنْكُمْ وَإِنْ يَكُنْ مَا قُلْتَ حَقًّا

فَيُوشِكُ أَنْ يَمْلِكَ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ وَلَوْ أَرْجُو أَنْ أَخْلُصَ إِلَيْهِ لَتَجَشَّمْتُ لُقِيَّهُ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ قَدَمَيْهِ. قَالَ أَبُو سُفْيَانَ : ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَأَمَرَ بِهِ فَقُرِءَ فَإِذَا فِيهِ : بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ سَلاَمٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدَاعِيَةِ الإِسْلاَمِ أَسْلِمْ تَسْلَمْ يُؤْتِكَ اللَّهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ وَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَعَلَيْكَ إِثْمُ الأَرِيسِيِّينَ وَ ﴿يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَنْ لاَ نَعْبُدَ إِلاَّ اللَّهَ وَلاَ نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلاَ يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ﴾ [آل عمران ٦٤]. قَالَ أَبُو سُفْيَانَ : فَلَمَّا أَنْ قَضَى مَقَالَتَهُ عَلَتْ أَصْوَاتُ الَّذِينَ حَوْلَهُ مِنْ عُظَمَاءِ الرُّومِ وَكَثُرَ لَغَطُهُمْ فَلاَ أَدْرِى مَاذَا قَالُوا وَأُمِرَ بِنَا فَأُخْرِجْنَا فَلَمَّا أَنْ خَرَجْتُ مَعَ أَصْحَابِي وَخَلَوْتُ بِهِمْ قُلْتُ لَهُمْ لَقَدْ أَمِرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ هَذَا مَلِكُ بَنِي الأَصْفَرِ يَخَافُهُ.

قَالَ أَبُو سُفْيَانَ : وَاللَّهِ مَا زِلْتُ ذَلِيلاً مُسْتَيْقِنًا بِأَنَّ أَمْرَهُ سَيَظْهَرُ حَتَّى أَدْخَلَ اللَّهُ قَلْبِي الإِسْلاَمَ وَأَنَا كَارِهٌ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَمْزَةَ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : فَأَغْزَى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الشَّامَ عَلَى ثِقَةٍ مِنْ فَتْحِهَا لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَفَتَحَ بَعْضَهَا وَتَمَّ فَتْحُهَا فِي زَمَنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَفَتَحَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْعِرَاقَ وَفَارِسَ.

قَالَ الشَّيْخُ وَهَذَا الَّذِي ذَكَرَهُ الشَّافِعِيُّ بَيِّنٌ فِي التَّوَارِيخِ وَسِيَاقُ تِلْكَ الْقِصَصِ مِمَّا يَطُولُ بِهِ الْكِتَابُ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : فَقَدْ أَظْهَرَ اللَّهُ جَلَّ ثَنَاؤُهُ دِينَهُ الَّذِي بَعَثَ بِهِ رَسُولَهُ -ﷺ- عَلَى الأَدْيَانِ بِأَنْ أَبَانَ لِكُلِّ مَنْ سَمِعَهُ أَنَّهُ الْحَقُّ وَمَا خَالَفَهُ مِنَ الأَدْيَانِ بَاطِلٌ وَأَظْهَرَهُ بِأَنَّ جِمَاعَ الشِّرْكِ دِينَانِ دِينُ أَهْلِ الْكِتَابِ وَدِينُ الأُمِّيِّينَ فَقَهَرَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- الأُمِّيِّينَ حَتَّى دَانُوا بِالإِسْلاَمِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَقَتَلَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَسَبَى حَتَّى دَانَ بَعْضُهُمْ بِالإِسْلاَمِ وَأَعْطَى بَعْضٌ الْجِزْيَةَ صَاغِرِينَ وَجَرَى عَلَيْهِمْ حُكْمُهُ -ﷺ-. وَهَذَا ظُهُورُ الدِّينِ كُلِّهِ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : وَقَدْ يُقَالُ لَيُظْهِرَنَّ اللَّهُ دِينَهُ عَلَى الأَدْيَانِ حَتَّى لاَ يُدَانَ اللَّهُ إِلاَّ بِهِ وَذَلِكَ مَتَى شَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ. [صحيح۔ متفق عليه]

(١٨٦٠٧) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے قیصر روم کی طرف حضرت دحیہ کلبی کو اسلام کی دعوت کے لیے خط دے کر بھیجا اور ان سے فرمایا کہ اسے بصرہ کے امیر کو پہنچاؤ تاکہ وہ اسے قیصر روم تک پہنچا دے اور قیصر سے جب اللہ رب العزت نے فارس کے لشکروں کو دور کر دیا تو وہ حمص سے ایلیا کی جانب شکرانے کے طور پر چلا، جو اللہ رب العزت نے اس کو کامیابی دی تھی۔ جب قیصر کے پاس نبی ﷺ کا خط آیا اس نے خط پڑھا تو اس نے کہا: ان کی قوم کا کوئی آدمی تلاش کر کے میرے پاس لاؤ۔ میں اس سے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں پوچھ لوں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابوسفیان

نے مجھے بتایا کہ وہ شام میں قریشی آدمیوں کے ساتھ تھے۔ ابو سفیان کہتے ہیں: قیصر کے قاصد نے ہمیں تلاش کر لیا۔ وہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو لے کر ایلیاء شہر میں اپنے بادشاہ کے پاس لے آیا۔ جس پر بادشاہت کا تاج تھا اور روم کے بڑے بڑے شرفا واس کے اردگرد موجود تھے۔ اس نے اپنے ترجمان سے کہا۔ ان سے پوچھو کہ جو شخص اپنے آپ کو نبی گمان کرتا ہے تم میں سے اس کا قریبی کون ہے؟ ابو سفیان نے کہا کہ میں نسب کے اعتبار سے اس کا قریبی ہوں۔ ترجمان نے پوچھا: تمہاری آپس میں رشتہ داری کیا ہے۔ ابو سفیان کہتے ہیں: میں نے کہا: وہ میرے چچا کا بیٹا ہے۔ کیونکہ اس دن قافلہ میں میرے علاوہ بنو عبد مناف کا کوئی شخص نہ تھا۔ قیصر نے کہا: اس کو میرے قریب کرو۔ پھر میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے کندھے کے برابر کھڑا کر دیا اور پھر ترجمان سے کہا کہ اس کے ساتھیوں سے کہہ دو کہ میں اس سے اس شخص کے بارے میں جو اپنے آپ کو نبی خیال کرتا ہے سوال کرنے لگا ہوں۔ اگر جھوٹ بولے تو تم اس کی تکذیب کر دینا۔ ابو سفیان کہتے ہیں: اللہ کی قسم! اگر حیا نہ ہوتا کہ میرے ساتھی میری تکذیب کر دیں گے تو میں ضرور جھوٹ بولتا۔ جب وہ مجھ سے سوال کرتا لیکن میں حیا کر گیا کہ وہ میری جانب جھوٹ کی نسبت کریں گے تو میں نے اس سے سچ ہی بولا۔ پھر قیصر نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اس شخص کا تمہارے اندر نسب کیسا ہے؟ کہتے ہیں: میں نے کہا کہ وہ ہمارے اندر اعلیٰ نسب والا ہے۔ اس نے کہا: کیا تم میں سے پہلے بھی کسی شخص نے ایسی بات کی ہے یعنی نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ اس نے کہا: کیا تم اس سے پہلے اس پر جھوٹ کی تہمت لگاتے ہو؟ میں نے کہا: نہیں۔ اس نے کہا: کیا اس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ تھا۔ میں نے کہا: نہیں۔ اس نے کہا: کیا اس کے پیروکار مالدار لوگ ہیں یا کمزور؟ کہتے ہیں: میں نے کہا: بلکہ کمزور لوگ۔ اس نے کہا: وہ زیادہ ہو رہے ہیں یا کم؟ کہتے ہیں: میں نے کہا: بلکہ وہ بڑھ رہے ہیں۔ اس نے کہا: کیا ان میں سے کوئی دین میں داخل ہونے کے بعد دین کو ناپسند کرتے ہوئے مرتد بھی ہوا ہے؟ کہتے ہیں: میں نے کہا: نہیں۔ اس نے کہا: کیا وہ وعدہ خلافی کرتا ہے یا دھوکہ دیتا ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ لیکن اب ہمارا اس سے ایک معاہدہ ہوا ہے ہمیں ڈر ہے کہ وہ دھوکا کرے گا: ابو سفیان نے کہا۔ میرے لیے ممکن نہ تھا کہ میں کسی جگہ کوئی بات اپنی جانب سے داخل کر پاتا کہ مجھے خوف نہیں کہ اسے میری جانب منسوب کیا جائے۔ اس نے کہا: کیا تم نے ایک دوسرے سے لڑائی کی ہے؟ میں نے کہا: لڑائی ہوئی ہے۔ اس نے کہا تمہاری اور اس کی لڑائی کیسی رہی؟ کہتے ہیں: میں نے کہا: وہ ایک ڈول کی مانند ہے کہ کبھی وہ ہمارے اوپر غالب رہا، کبھی ہم نے اس پر غلبہ پایا۔ اس نے کہا: وہ تمہیں حکم کیا دیتا ہے؟ میں نے کہا: وہ ہمیں اکیلے اللہ کی عبادت کا حکم دیتا ہے کہ ہم اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور ان کی عبادت سے منع کرتا ہے جن کی عبادت ہمارے آباؤ اجداد کیا کرتے تھے اور ہمیں نماز، سچائی، پاک دامنی، وعدہ پورا کرنا اور امانت کو ادا کرنے کا حکم دیتا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ قیصر نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اس سے کہہ کہ جب میں نے تجھ سے تمہارے اندر اس کے نسب کے بارے میں پوچھا؟ تو تیرا گمان ہے کہ وہ اعلیٰ نسب والا ہے اور رسول اسی طرح اپنی قوم کے اعلیٰ نسب ہی سے مبعوث کیے جاتے ہیں اور میں نے تجھ سے پوچھا کہ اس طرح کی بات تم میں سے پہلے بھی کسی نے کی ہے؟ تو آپ کہتے ہیں: نہیں۔ اگر تم میں سے کسی نے بھی یہ بات

پہلے کی ہوتی تو میں کہہ دیتا کہ یہ پہلی بات کی پیروی کر رہا ہے جو بات پہلے ہو چکی اور میں نے تجھ سے پوچھا کہ کیا تم اس پر جھوٹ کی تہمت لگاتے ہو کہ نبوت کا دعویٰ کرنے سے پہلے کبھی اس نے جھوٹ بولا ہو تو آپ نے کہا: نہیں تو میں پہچان گیا کہ جو لوگوں پر جھوٹ نہیں بولتا وہ اللہ پر جھوٹ کیسے بولے گا اور میں نے تجھ سے پوچھا: کیا اس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ تھا تو آپ نے کہا: نہیں تو میں نے سمجھا کہ اگر اس کے آباؤ اجداد میں سے کوئی بادشاہ ہوتا تو میں کہتا کہ شاید وہ اپنے آباؤ اجداد کی بادشاہت کو طلب کر رہا ہے اور میں نے تجھ سے سوال کیا کہ اس کی پیروی کرنے والے اشراف ہیں یا کمزور لوگ؟ آپ نے کہہ دیا: اس کی پیروی کرنے والے کمزور لوگ ہیں اور انبیاء کے پیروکار ایسے ہی ہوتے ہیں اور میں نے آپ سے پوچھا کہ وہ زیادہ ہو رہے ہیں یا کم تو آپ کا گمان ہے کہ وہ زیادہ ہو رہے ہیں اور ایمان اسی طرح ہی ہوتا ہے، یہاں تک کہ وہ مکمل ہو جائے اور میں نے آپ سے پوچھا: کیا ان میں سے کوئی دین میں داخل ہونے کے بعد دین کو ناپسند کرتے ہوئے چھوڑ کر مرتد ہوا؟ تو آپ کا گمان ہے کہ نہیں کہ جب ایمان کی روشنی دلوں کے اندر داخل ہو جاتی ہے تو کوئی اس کو ناپسند نہیں کرتا اور میں نے تجھ سے پوچھا: کیا اس نے دھوکہ دیا ہے تو آپ کہتے ہیں: وہ دھوکا باز نہیں اور رسول واقع ہی دھوکہ باز نہیں ہوتے اور میں نے تمہاری اور اس کی لڑائی کے بارے میں پوچھا تو آپ نے یہ کہہ دیا کہ تمہاری لڑائی ایک ڈول کی مانند ہے کہ کبھی تم نے اس پر غلبہ پایا اور کبھی اس نے تم کو شکست دی اور رسولوں کی اس طرح آزمائش کی جاتی ہے اور آخرت کا بہترین انجام انہی کے لیے ہوتا ہے اور میں نے آپ سے پوچھا کہ آپ کو وہ کس چیز کا حکم دیتا ہے تو آپ کہتے ہیں کہ وہ اللہ کی عبادت کا حکم دیتا ہے اور اس کے ساتھ شرک سے منع کرتا ہے اور تمہیں اس کی عبادت سے منع کرتا ہے جس کی عبادت تمہارے آباؤ اجداد کیا کرتے تھے اور تمہیں نماز، سچائی، پاک دامنی، وعدہ کو پورا کرنے اور امانت کو ادا کرنے کا حکم دیتا ہے اور یہ نبی ﷺ کی صفات ہیں۔ میں جانتا تھا کہ وہ آنے والا ہے لیکن میرا یہ گمان نہیں تھا کہ وہ تم سے ہوگا۔ اگر وہ ایسے ہی ہے جیسے آپ نے کہا ہے تو قریب ہے کہ وہ میرے قدموں والی جگہ کا مالک بن جائے اور اگر میں اس تک پہنچ سکوں تو میں اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہوں اور اگر میں اس کے پاس موجود ہوتا تو میں اس کے قدموں کو دھوتا۔ ابو سفیان کہتے ہیں کہ اس نے نبی ﷺ کا خط منگوایا اور اس نے حکم دیا تو اس کے سامنے پڑھا گیا۔ اس خط میں لکھا تھا شروع اللہ کے نام سے جو بڑا بخشنے والا بڑا مہربان ہے محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے روم کے حاکم ہرقل۔ کی طرف اس شخص پر سلام ہو جو ہدایت کی اتباع کرے۔ بعد ازاں میں آپ کو اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ آپ اسلام لائیں اس طرح محفوظ رہیں گے۔ آپ ایمان لائیں اللہ تعالیٰ آپکو دوگنا اجر عطا کریں گے۔ اگر آپ نے اسلام سے انحراف کیا اور آپکی وجہ سے لوگ ایمان نہ لائے تو ان کا گناہ بھی آپ پر ہوگا۔ ﴿قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَ لَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّ لَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ﴾ [آل عمران ٦٤] ”اے اہل کتاب جو بات ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے اس کی طرف آؤ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کو اپنا کارساز نہ سمجھیں۔ اگر یہ لوگ نہ مانیں تو کہہ دو: گواہ رہنا۔ ہم تو اللہ تعالیٰ کے فرماں

بردار ہیں۔ ابو سفیان کہتے ہیں: جب اس کی بات ختم ہوئی تو اس کے ارد گرد روم کے بڑے لوگوں کی آوازیں اور شور بلند ہوا۔ میں سمجھ نہ پایا کہ انہوں نے کیا کہا اور ہمیں دربار سے نکال دیا گیا۔ جس وقت میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ تنہائی میں ملا۔ میں نے ان سے کہا کہ ابن ابی کبشہ کا معاملہ یہاں تک آ پہنچا کہ بنو اصفر کا بادشاہ اس سے ڈر رہا ہے۔ ابو سفیان کہتا ہے کہ اللہ کی قسم! میں ہمیشہ ذلیل ہو کر یقین رکھنے والا تھا کہ اس کا دین عنقریب غالب آ جائے گا یہاں تک کہ اللہ نے میرے دل میں اسلام کو ڈال دیا اور پہلے میں اس کو ناپسند کرتا تھا۔''

امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دور میں اس کا بعض حصہ فتح ہوا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں مکمل فتح ہو گئی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عراق و فارس کو فتح کیا۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ نے اپنے دین کو تمام ادیان باطلہ پر غالب فرما دیا تو نبی ﷺ نے ان پر سختی کی۔ انہوں نے خوشی ناخوشی دین کو قبول کر لیا اور اہل کتاب سے قتال کیا۔ قیدی بنائے یہاں تک کہ بعض دین کے قریب ہوئے اور بعض نے ذلیل ہو کر جزیہ ادا کیا اور ان پر آپ کا حکم جاری ہوا اور یہ دین کا مکمل غلبہ تھا۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کبھی کہا جائے گا کہ صرف اللہ کا دین ہی باقی ہے یہ جب ہوگا جب اللہ چاہے گا۔

(۱۸۶۰۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ : كَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- إِلَى كِسْرَى وَقَيْصَرَ فَأَمَّا قَيْصَرُ فَوَضَعَهُ وَأَمَّا كِسْرَى فَمَزَّقَهُ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَ :أَمَّا هَؤُلَاءِ فَيُمَزَّقُونَ وَأَمَّا هَؤُلَاءِ فَسَتَكُونُ لَهُمْ بَقِيَّةٌ .

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ :وَوَعَدَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- النَّاسَ فَتْحَ فَارِسَ وَالشَّامِ. [ضعيف]

(۱۸۶۰۸) حضرت عمیر بن اسحاق فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسریٰ و قیصر کو خط لکھا۔ قیصر نے خط کو باعزت طریقے رکھا جبکہ کسریٰ نے خط کو پھاڑ ڈالا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ ٹکڑے ٹکڑے کیے جائیں گے اور ان کے لیے بقا ہے۔

قال الشافعی رحمہ اللہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو فارس، شام کی فتح کی خوشخبری دی۔

(۱۸۶۰۹) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو الْحُسَيْنِ :مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ دَرَسْتُوَيْهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي أَبُو عَلْقَمَةَ نَصْرُ بْنُ عَلْقَمَةَ يَرُدُّ الْحَدِيثَ إِلَى جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَوَالَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ الْعُرْيَ وَالْفَقْرَ وَقِلَّةَ الشَّيْءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :أَبْشِرُوا فَوَاللَّهِ لأَنَا بِكَثْرَةِ الشَّيْءِ أَخْوَفُنِي عَلَيْكُمْ مِنْ قِلَّتِهِ وَاللَّهِ لاَ يَزَالُ هَذَا الأَمْرُ فِيكُمْ حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ أَرْضَ فَارِسَ وَأَرْضَ الرُّومِ وَأَرْضَ حِمْيَرَ وَحَتَّى تَكُونُوا أَجْنَادًا ثَلاَثَةً جُنْدًا بِالشَّامِ وَجُنْدًا بِالْعِرَاقِ وَجُنْدًا بِالْيَمَنِ وَحَتَّى يُعْطَى الرَّجُلُ الْمِائَةَ فَيَسْخَطُهَا . قَالَ ابْنُ حَوَالَةَ قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنْ يَسْتَطِيعُ الشَّامَ وَبِهِ الرُّومُ ذَوَاتُ

الْقُرُونِ قَالَ : وَاللَّهِ لَيَفْتَحَنَّهَا اللَّهُ عَلَيْكُمْ وَلَيَسْتَخْلِفَنَّكُمْ فِيهَا حَتَّى تَظَلَّ الْعِصَابَةُ الْبِيضُ مِنْهُمْ قُمُصُهُمُ الْمُلْحَمَةُ أَقْفَاؤُهُمْ قِيَامًا عَلَى الرُّوَيْجِلِ الأَسْوَدِ مِنْكُمُ الْمَحْلُوقِ مَا أَمَرَهُمْ مِنْ شَيْءٍ فَعَلُوهُ وَإِنَّ بِهَا الْيَوْمَ رِجَالاً لأَنْتُمْ أَحْقَرُ فِي أَعْيُنِهِمْ مِنَ الْقِرْدَانِ فِي أَعْجَازِ الإِبِلِ . قَالَ ابْنُ حَوَالَةَ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ اخْتَرْ لِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ قَالَ : إِنِّي أَخْتَارُ لَكَ الشَّامَ فَإِنَّهُ صِفْوَةُ اللَّهِ مِنْ بِلاَدِهِ وَإِلَيْهِ يَجْتَبِي صِفْوَتَهُ مِنْ عِبَادِهِ يَا أَهْلَ الْيَمَنِ عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ فَإِنَّ صِفْوَةَ اللَّهِ مِنْ أَرْضِهِ الشَّامَ أَلاَ فَمَنْ أَبَى فَلْيَسْتَقِ فِي غُدُرِ الْيَمَنِ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ تَكَفَّلَ لِي بِالشَّامِ وَأَهْلِهِ .

قَالَ أَبُو عَلْقَمَةَ فَسَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ : فَعَرَفَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- نَعْتَ هَذَا الْحَدِيثِ فِي جَزْءِ بْنِ سُهَيْلٍ السُّلَمِيِّ وَكَانَ عَلَى الأَعَاجِمِ فِي ذَلِكَ الزَّمَانِ فَكَانَ إِذَا رَاحُوا إِلَى مَسْجِدٍ نَظَرُوا إِلَيْهِ وَإِلَيْهِمْ قِيَامًا حَوْلَهُ فَعَجِبُوا لِنَعْتِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فِيهِ وَفِيهِمْ قَالَ أَبُو عَلْقَمَةَ : أَقْسَمَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فِي هَذَا الْحَدِيثِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ لاَ نَعْلَمُ أَنَّهُ أَقْسَمَ فِي حَدِيثٍ مِثْلِهِ.

وَقَدْ مَضَى فِي هَذَا الْكِتَابِ عَنِ ابْنِ زُغْبٍ الإِيَادِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوَالَةَ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- : لَيُفْتَحَنَّ لَكُمُ الشَّامُ ثُمَّ لَتَقْتَسِمُنَّ كُنُوزَ فَارِسَ وَالرُّومِ . [ضعیف]

(۱۸۲۰۹) عبداللہ بن حوالہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے۔ ہم نے ننگے پن، فقراء، قلت اشیاء کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے تمہارے اوپر چیزوں کی کثرت کا قلت سے زیادہ خوف ہے۔ اللہ کی قسم! تمہاری یہ حالت رہے گی یہاں تک کہ اللہ فارس و روم اور حمیر کو فتح فرما دیں گے اور تم تین لشکروں میں تقسیم ہو جاؤ گے۔ ایک لشکر شام میں، دوسرا عراق میں اور تیسرا لشکر یمن میں ہوگا۔ یہاں تک کہ کسی شخص کو سو روپے دیے جائیں گے تو وہ ناراض ہوگا۔ ابن حوالہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! شام اور روم کو فتح کرنے کی طاقت کون رکھے گا۔ فرمایا: اللہ تمہیں ضرور فتح نصیب کرے گا اور تمہیں خلیفہ بنائیں گا۔ یہاں تک کہ وہ محفوظ ہو جائیں گے بعض کے پاس جنگی لباس ہوگا۔ انکی گردنیں ایک چھوٹے آدمی کی مطیع ہوں گے اور بعض ان میں سے گنجے ہوں گے۔ جو حکم ہوگا وہی کر گزریں گے اور تمہارے آج کے مرد ان کی نظروں میں اونٹوں کی پشتوں میں چیچڑی سے بھی زیادہ حقیر ہوں گے۔ ابن حوالہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر یہ وقت مجھے پالے تو مجھے اختیار دینا۔ آپ نے فرمایا: میں تیرے لیے ملک شام کا انتخاب کرتا ہوں۔ کیونکہ یہ اللہ کے پسندیدہ شہروں میں سے ہے اور اللہ کے پسندیدہ بندے ہی اسی کی جانب پناہ لیں گے۔ اے اہل یمن! شام کو لازم پکڑنا۔ کیونکہ اللہ کو شام کی سرزمین پسندیدہ ہے۔ خبردار! جو اس بات کا انکار کرے وہ یمن کی جانب چلا جائے کیونکہ اللہ نے شام والوں کی ضمانت دی ہے۔

(ب) عبدالرحمن بن جبیر کہتے ہیں: صحابہ نے اس حدیث کی صفات کو جزء ابن سہیل سلمی میں پہچانی۔ وہ اس دور میں عجموں پر امیر مقرر تھے۔ جب وہ مسجد کی طرف آتے تو اس کو دیکھنے کے لیے اس کے اردگرد کھڑے ہو جاتے۔ صحابہ نے اس میں اور ان کے

ساتھیوں میں رسول اللہ ﷺ کی صفات کو دیکھ کر تعجب فرمایا: ابوعلقمہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تین بار قسمیں اٹھائیں۔

(ج) عبداللہ بن حوالہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ اللہ شام کو فتح کروائیں گے تم فارس وروم کے خزانے تقسیم کرو گے۔

(۱۸۶۱۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ يَسَارٍ فِي قِصَّةِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ حِينَ فَرَغَ مِنَ الْيَمَامَةِ قَالَ : فَكَتَبَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَهُوَ بِالْيَمَامَةِ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ أَبِي بَكْرٍ خَلِيفَةِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- إِلَى خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَالَّذِينَ مَعَهُ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ وَالتَّابِعِينَ بِإِحْسَانٍ سَلاَمٌ عَلَيْكُمْ فَإِنِّي أَحْمَدُ إِلَيْكُمُ اللَّهَ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ أَمَّا بَعْدُ فَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَأَعَزَّ وَلِيَّهُ وَأَذَلَّ عَدُوَّهُ وَغَلَبَ الأَحْزَابَ فَرْدًا فَإِنَّ اللَّهَ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ قَالَ ﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ﴾ [النور ۵۵] وَكَتَبَ الآيَةَ كُلَّهَا وَقَرَأَ الآيَةَ وَعْدًا مِنْهُ لاَ خُلْفَ لَهُ وَمَقَالاً لاَ رَيْبَ فِيهِ وَفَرَضَ الْجِهَادَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَكُمْ﴾ [البقرة ۲۱۶] حَتَّى فَرَغَ مِنَ الآيَاتِ فَاسْتَتِمُّوا مَوْعِدَ اللَّهِ إِيَّاكُمْ وَأَطِيعُوهُ فِيمَا فَرَضَ عَلَيْكُمْ وَإِنْ عَظُمَتْ فِيهِ الْمُؤْنَةُ وَاشْتَدَّتِ الرَّزِيَّةُ وَبَعُدَتِ الشُّقَّةُ وَفُجِعْتُمْ فِي ذَلِكَ بِالأَمْوَالِ وَالأَنْفُسِ فَإِنَّ ذَلِكَ يَسِيرٌ فِي عَظِيمِ ثَوَابِ اللَّهِ فَاغْزُوا رَحِمَكُمُ اللَّهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ﴿خِفَافًا وَثِقَالاً وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ﴾ [التوبة ۴۱] كَتَبَ الآيَةَ أَلاَ وَقَدْ أَمَرْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ بِالْمَسِيرِ إِلَى الْعِرَاقِ فَلاَ يَبْرَحْهَا حَتَّى يَأْتِيَهُ أَمْرِي فَسِيرُوا مَعَهُ وَلاَ تَتَثَاقَلُوا عَنْهُ فَإِنَّهُ سَبِيلٌ يُعَظِّمُ اللَّهُ فِيهِ الأَجْرَ لِمَنْ حَسُنَتْ فِيهِ نِيَّتُهُ وَعَظُمَتْ فِي الْخَيْرِ رَغْبَتُهُ فَإِذَا وَقَعْتُمُ الْعِرَاقَ فَكُونُوا بِهَا حَتَّى يَأْتِيَكُمْ أَمْرِي كَفَانَا اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ مُهِمَّاتِ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَالسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ.

قَالَ الشَّيْخُ : ثُمَّ بَيَّنَ فِي التَّوَارِيخِ وُرُودُ كِتَابِهِ عَلَيْهِ بِالْمَسِيرِ إِلَى الشَّامِ وَإِمْدَادِ مَنْ بِهَا مِنْ أُمَرَاءِ الأَجْنَادِ وَمَا كَانَ مِنَ الظَّفَرِ لِلْمُسْلِمِينَ يَوْمَ أَجْنَادِينَ فِي أَيَّامِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَمَا كَانَ مِنْ خُرُوجِ هِرَقْلَ مُتَوَجِّهًا نَحْوَ الرُّومِ وَمَا كَانَ مِنَ الْفُتُوحِ بِهَا وَبِالْعِرَاقِ وَبِأَرْضِ فَارِسَ وَهَلاَكِ كِسْرَى وَحَمْلِ كُنُوزِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ فِي أَيَّامِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. [صحيح]

(۱۸۶۱۰) محمد بن اسحاق بن یسار جنگ یمامہ سے فراغت کے بعد خالد بن ولید کا قصہ ذکر کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولید کو خط لکھا ''جب وہ ابھی یمامہ میں ہی تھے'': ''رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی جانب سے خالد بن ولید، مہاجرین وانصار اور ان کی اتباع کرنے والوں کے نام۔ تم پر سلامتی ہو۔ میں اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ حمد وثنا کے بعد تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے اپنا وعدہ پورا فرمایا، اپنے بندے کی مدد کی، اپنے دوست کو

غلبہ عطا کیا اور اپنے دشمن کو ذلیل کیا اور اکیلے نے لشکروں کو غالب کیا۔ یقیناً اللہ وہ ذات ہے جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔
﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ﴾ [النور ۵۵] اور اللہ نے ان لوگوں سے وعدہ کیا جو تم سے ایمان لائے اور نیک عمل کیے کہ وہ زمین میں ضرور خلیفہ بنیں گے جیسا کہ ان سے پہلے لوگ خلیفہ بنے۔۔۔

یہ مکمل آیت تلاوت کی اور لکھی: آپ وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرو گے اور اس حال میں جس میں شک نہیں اور جہاد کو مومنوں پر فرض قرار دیا ہے۔ فرمایا: ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ﴾ [البقرة ۲۱۶] تمہارے اوپر قتال فرض کیا گیا حالانکہ وہ تمہیں ناپسند بھی ہے۔

یہاں تک کہ آیات سے فارغ ہوتے فرمایا: تم اللہ کے وعدوں کو پورا کرو فرض کردہ اشیاء میں اس کی اطاعت کرو۔ اگرچہ اس میں سخت مشقت اٹھانی پڑے اور مسافت دور کی ہو۔ تم اپنی جانوں اور مالوں میں آزمائش کیے گئے۔ یہ اللہ سے ثواب کے حصول میں زیادہ آسان ہے۔ اللہ تمہارے اوپر رحم فرمائے۔ اللہ کے راستے میں غزوہ کرو: ﴿خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ﴾ [التوبة ۴۱] ہلکے اور بوجھل تم اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرو۔ خبردار! میں نے خالد بن ولید کو عراق جانے کا حکم دیا ہے۔ میرا حکم آنے تک وہاں رہنا۔ تم نے اس کے ساتھ چلنا ہے پیچھے نہیں رہنا، یہ اللہ کا راستہ ہے جس میں اچھی جنت والے کا ثواب عظیم ہے اور رغبت کی بنا پر بڑی بھلائی ہے جب تم عراق چلے جاؤ تو میرے حکم تک وہاں رہنا۔ اللہ ہمیں اور تمہیں دنیا و آخرت کی بھلائیوں سے کفایت کرے۔ تم پر اللہ کی سلامتی، رحمت اور برکات ہوں۔

شیخ فرماتے ہیں: پھر تاریخ میں وضاحت ہے کہ شام جانے کے لیے خط لکھا اور باقی لشکروں کے امراء کو لکھا کہ وہ اس کی امداد کریں۔ پھر جو ان کو کامیابی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں نصیب ہوئی اور ہرقل کا روم کی جانب نکلنا اور جو ان کے لیے عراق، فارس فتح ہوئے۔ کسریٰ کی ہلاکت اور کسریٰ کے خزانے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں مدینہ لائے گئے۔

(١٨٦٦٤) أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو مَنْصُورٍ النَّضْرَوِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ﴾ [التوبة ۳۳] قَالَ : خُرُوجُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمُ السَّلاَمُ. [صحيح]

(١٨٦٦٤) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ارشاد باری تعالیٰ ﴿لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ﴾ [التوبة ۳۳] تاکہ وہ تمام ادیان پر غالب کر دے۔ سے مراد حضرت عیسیٰ بن مریم کا خروج ہے۔

(١٨٦٦٥) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿حَتَّى تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا﴾ [محمد ۴] يَعْنِي حَتَّى يَنْزِلَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيُسْلِمَ كُلُّ يَهُودِيٍّ وَكُلُّ نَصْرَانِيٍّ وَكُلُّ صَاحِبِ

مِلَّةٍ وَتَأْمَنُ الشَّاةُ الذِّئْبَ وَلَا تَقْرِضُ فَأْرَةٌ جِرَابًا وَتَذْهَبُ الْعَدَاوَةُ مِنَ الْأَشْيَاءِ كُلِّهَا وَذَلِكَ ظُهُورُ الإِسْلَامِ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ. [حسن]

(۱۸۶۱۲) ابن ابی نجیح حضرت مجاہد سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا﴾ [محمد ٤] ''یہاں تک کہ لڑائی ختم ہو جائے'' کے متعلق فرماتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ عیسیٰ بن مریم کا نزول ہو جائے گا اور ہر یہودی و عیسائی ایمان لے آئے گا اور بکری بھیڑیے سے امن میں ہوگی اور چوہیا تھیلی کو نہ کاٹے گی اور دشمنی تمام اشیاء سے ختم ہو جائے گی اور تمام ادیان پر اسلام کا غلبہ ہو جائے گا۔

(۱۸۶۱۳) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الإِسْفَرَائِينِيُّ ابْنُ السَّقَّاءِ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بُطَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ﴾ [التوبة ٣٣] قَالَ :إِذَا نَزَلَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ لَمْ يَكُنْ فِي الأَرْضِ إِلاَّ الإِسْلاَمُ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ. [صحیح]

(۱۸۶۱۳) ابن ابی نجیح حضرت مجاہد سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ﴾ [التوبة ٣٣] ''تا کہ اللہ اسے تمام ادیان پر غالب کر دے۔ اگرچہ مشرک ناپسند ہی کریں'' کے متعلق فرماتے ہیں: جب حضرت عیسیٰ کا نزول ہوگا تب صرف دین اسلام ہی باقی رہ جائے گا۔

(۱۸۶۱۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو الأَدِيبُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الإِسْمَاعِيلِيُّ أَخْبَرَنِي مُوسَى هُوَ ابْنُ الْعَبَّاسِ الْجُوَيْنِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلاً فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لاَ يَقْبَلَهُ أَحَدٌ حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا . ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ :اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ ﴿وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلاَّ لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا﴾ [النساء ١٥٩] رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ إِسْحَاقَ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنِ الْحُلْوَانِيِّ وَغَيْرِهِ عَنْ يَعْقُوبَ. [صحیح۔ متفق علیه]

(۱۸۶۱۴) سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، عنقریب عیسیٰ بن مریم عادل حکمران بن کر نازل ہوں گے۔ وہ صلیب کو توڑ ڈالیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے اور جزیہ ختم کر دیں گے۔ مال کی بہتات ہو جائے گی۔ کوئی بھی مال لینے کو تیار نہ ہوگا حتیٰ کہ ایک ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر معلوم ہوگا۔ پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم چاہتے ہو تو اس آیت کی تلاوت کرو: ﴿وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا﴾ [النساء ١٥٩] کوئی اہل کتاب ایسا باقی نہ رہے گا جو موت

سے پہلے حضرت عیسیٰ پر ایمان نہ لے آئے۔

(۱۸۶۱۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو صَادِقٍ الصَّيْدَلَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ -ﷺ- يَقُولُ : لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ . قَالَ : وَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَيَقُولُ لَا إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ لِتَكْرِمَةِ اللَّهِ هَذِهِ الأُمَّةَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ شُجَاعٍ وَغَيْرِهِ عَنْ حَجَّاجٍ. [صحيح۔ مسلم ۱۵۶]

(۱۸۶۱۵) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ حق کے لیے لڑتا رہے گا اور قرب قیامت تک غالب رہے گا۔ پھر آپ نے فرمایا: عیسیٰ بن مریم اتریں گے، مسلمانوں کے امیر کہیں گے: آپ آئیں ہمیں نماز پڑھائیں۔ عیسیٰ فرمائیں گے: نہیں۔ بیشک تم میں بعض لوگ بعض کے امیر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو عزت سے نوازا ہے۔

(۱۸۶۱۶) حَدَّثَنَا السَّيِّدُ أَبُو الْحَسَنِ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ دَاوُدَ الْعَلَوِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ : عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ بَالَوَيْهِ الْمُزَكِّي حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ آمَنُوا أَجْمَعُونَ وَذَلِكَ حِينَ ﴿لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا﴾ [الانعام ۱۵۸].

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مَنْصُورٍ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَافِعٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۸۶۱۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اتنی دیر قیامت قائم نہ ہوگی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے اور جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا تو تمام لوگ دیکھ کر ایمان لے آئیں گے اور یہ ایسا وقت ہے ﴿لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا﴾ [الانعام ۱۵۸] کسی جان کو اس وقت کا ایمان لانا نفع نہ دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا یا اپنے ایمان میں بھلائی نہ کی۔

(۱۸۶۱۷) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ : عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بِشْرَانَ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ : إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ

زَوَى لِيَ الأَرْضَ حَتَّى رَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَأَعْطَانِي الْكَنْزَيْنِ الأَحْمَرَ وَالأَبْيَضَ وَإِنَّ مُلْكَ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لاَ يُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَأَنْ لاَ يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَيُهْلِكَهُمْ وَأَنْ لاَ يَلْبِسَهُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَهُمْ بَأْسَ بَعْضٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي إِذَا أَعْطَيْتُ عَطَاءً فَلاَ مَرَدَّ لَهُ إِنِّي أَعْطَيْتُكَ لأُمَّتِكَ أَنْ لاَ يَهْلِكُوا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَأَنْ لاَ أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَيَسْتَبِيحَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِ أَقْطَارِهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَبَعْضُهُمْ يَسْبِي بَعْضًا وَبَعْضُهُمْ يَفْنِيَ بَعْضًا وَإِنَّهُ سَيَرْجِعُ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي إِلَى الشِّرْكِ وَعِبَادَةِ الأَوْثَانِ وَإِنَّ مِنْ أَخْوَفِ مَا أَخَافُ الأَئِمَّةَ الْمُضِلِّينَ وَإِنَّهُ إِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِيهِمْ لَمْ يُرْفَعْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَإِنَّهُ سَيَخْرُجُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ دَجَّالُونَ قَرِيبًا مِنْ ثَلاَثِينَ وَإِنِّي خَاتَمُ الأَنْبِيَاءِ لاَ نَبِيَّ بَعْدِي وَلاَ تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ مَنْصُورَةً حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ حَرْبٍ وَغَيْرِهِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ. [صحیح۔ مسلم]

(۱۸۶۱۷) حضرت ثوبان فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ رب العزت نے میرے لیے زمین کو لپیٹ دیا تو میں نے اس کے مشرق اور مغرب کو دیکھ لیا اور اللہ رب العزت نے مجھے سرخ وسفید دو خزانے عطا کیے اور میری امت کی حکومت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک میرے لیے زمین کو لپیٹا گیا اور میں نے اللہ رب العزت سے التجاء کی کہ میری امت کو قحط سالی اور کسی دشمن کو ان پر مسلط کر کے ہلاک نہ کرے اور یہ کہ یہ آپس میں گروہ بن کر ایک دوسرے کو تکلیف نہ دیں۔ اللہ رب العزت نے فرمایا: اے محمد! جب میں کوئی چیز عطا کر دیتا ہوں تو اسے کوئی واپس کرنے والا نہیں۔ آپ کی امت قحط سالی اور کسی دوسرے دشمن کے مسلط ہونے کی وجہ سے ہلاک نہ ہوگی، اگرچہ دشمن تمام اطراف سے ان پر جمع ہو جائیں یہاں تک کہ یہ ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور قیدی بنائیں گے اور ایک دوسرے کے ساتھ لڑائی کریں گے اور میری امت کے قبیلے شرک اور بتوں کی عبادت میں واپس چلے جائیں گے اور مجھے سب سے زیادہ گمراہ اماموں کا خوف ہے اور جب ان میں لڑائی شروع ہوگی تو قیامت تک ختم نہ ہوگی اور عنقریب میری امت سے تیس کے قریب دجال، کذاب کا ظہور ہوگا اور میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہے گا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آجائے۔

(۱۸۶۱۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو مُحَمَّدِ بْنُ أَبِي حَامِدٍ الْمُقْرِءُ وَأَبُو بَكْرٍ الْقَاضِي وَأَبُو صَادِقِ بْنُ أَبِي الْفَوَارِسِ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جَابِرٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْمِقْدَادُ بْنُ الأَسْوَدِ الْكِنْدِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : لاَ يَبْقَى عَلَى ظَهْرِ الأَرْضِ بَيْتُ مَدَرٍ وَلاَ وَبَرٍ إِلاَّ أَدْخَلَهُ اللَّهُ كَلِمَةَ الإِسْلاَمِ إِمَّا بِعِزِّ عَزِيزٍ وَإِمَّا بِذُلِّ ذَلِيلٍ إِمَّا يُعِزُّهُمُ اللَّهُ فَيَجْعَلُهُمْ مِنْ أَهْلِهِ فَيَعِزُّوا بِهِ وَإِمَّا يُذِلُّهُمْ فَيَدِينُونَ لَهُ. [صحیح]

(۱۸۶۱۸) مقداد بن اسود کندی فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ زمین کی سطح پر کوئی شہری یا دیہاتی بستی نہ رہے گی۔ مگر اللہ رب العزت اس میں اسلام کے کلمہ کو داخل فرما دیں گے۔ عزیز کی عزت کے ساتھ یا ذلیل کی ذلت کے ذریعے۔ جن کو اللہ رب العزت عزت عطا کریں گے ان کو اسلام کی سمجھ دے دیں گے۔ جس کے ذریعہ وہ عزت پائیں گے یا ان کو ذلیل کر کے ان سے انتقام لیں گے۔

(۱۸۶۱۹) وَأَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو الأَزْهَرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ الْكَلاَعِيِّ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ : لَيَبْلُغَنَّ هَذَا الأَمْرُ مَا بَلَغَ اللَّيْلُ وَلاَ يَتْرُكُ اللَّهُ بَيْتَ مَدَرٍ وَلاَ وَبَرٍ إِلاَّ أَدْخَلَهُ اللَّهُ هَذَا الدِّينَ بِعِزِّ عَزِيزٍ يُعِزُّ بِهِ الإِسْلاَمَ أَوْ ذُلِّ ذَلِيلٍ يُذِلُّ بِهِ الْكُفْرَ . [صحيح]

(۱۸۶۱۹) تمیم داری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ دین وہاں تک پہنچے گا جہاں تک رات پہنچتی ہے۔ اللہ کسی شہری یا دیہاتی بستی کو نہ چھوڑے گا مگر یہ دین وہاں عزیز کی عزت کے ذریعہ داخل کر دے گا کہ اللہ رب العزت انہیں اسلام کے ذریعے عزت دیں گے یا ذلیل کی ذلت کے ذریعے کہ اللہ رب العزت اسے کفر کی وجہ سے ذلیل کر دیں گے۔

(۱۸۶۲۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمْرَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ الْعَلاَءِ عَنْ أَبِى سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ : لاَ يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتَّى تُعْبَدَ اللاَّتُ وَالْعُزَّى . قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُ لأَظُنُّ أَنَّ اللَّهَ حِينَ أَنْزَلَ ﴿هُوَ الَّذِى أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ﴾ [التوبة ۳۳] أَنَّ ذَلِكَ تَامٌّ قَالَ : إِنَّهُ سَيَكُونُ مِنْ ذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَوَفَّى مَنْ كَانَ فِى قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَيَبْقَى مَنْ لاَ خَيْرَ فِيهِ فَيَرْجِعُونَ إِلَى دِينِ آبَائِهِمْ .

أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِى الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ وَأَبِى بَكْرٍ الْحَنَفِىِّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ.

قَالَ الشَّافِعِىُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَنْتَابُ الشَّامَ انْتِيَابًا كَثِيرًا وَكَانَ كَثِيرٌ مِنْ مَعَاشِهَا مِنْهُ وَتَأْتِى الْعِرَاقَ فَيُقَالُ لَمَّا دَخَلَتْ فِى الإِسْلاَمِ ذَكَرَتْ لِلنَّبِىِّ -ﷺ- خَوْفَهَا مِنِ انْقِطَاعِ مَعَاشِهَا بِالتِّجَارَةِ مِنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ إِذَا فَارَقَتِ الْكُفْرَ وَدَخَلَتْ فِى الإِسْلاَمِ مَعَ خِلاَفِ مُلْكِ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ لأَهْلِ الإِسْلاَمِ فَقَالَ النَّبِىُّ -ﷺ- : إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلاَ كِسْرَى بَعْدَهُ . فَلَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ الْعِرَاقِ كِسْرَى يَثْبُتُ لَهُ أَمْرٌ بَعْدَهُ وَقَالَ :

إِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ . فَلَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ الشَّامِ قَيْصَرٌ بَعْدَهُ وَأَجَابَهُمْ عَلَى مَا قَالُوا لَهُ وَكَانَ كَمَا قَالَ لَهُمْ -ﷺ- وَقَطَعَ اللَّهُ الأَكَاسِرَةَ عَنِ الْعِرَاقِ وَفَارِسَ وَقَيْصَرَ وَمَنْ قَامَ بِالأَمْرِ بَعْدَهُ عَنِ الشَّامِ وَقَالَ النَّبِيُّ -ﷺ- فِي كِسْرَى : مُزِّقَ مُلْكُهُ . فَلَمْ يَبْقَ لِلأَكَاسِرَةِ مُلْكٌ وَقَالَ فِي قَيْصَرَ : ثَبَتَ مُلْكُهُ . فَثَبَتَ لَهُ مُلْكٌ بِبِلاَدِ الرُّومِ إِلَى الْيَوْمِ وَتَنَحَّى مُلْكُهُ عَنِ الشَّامِ وَكُلُّ هَذَا مُؤْتَفِقٌ يُصَدِّقُ بَعْضُهُ بَعْضًا. [صحيح۔ مسلم]

(۱۸۶۴۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات دن ختم نہ ہوں گے یہاں تک کہ لات وعزیٰ کی عبادت کی جانے لگے گی۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میرا گمان تو یہ تھا کہ جب اللہ رب العزت نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ﴾ [التوبة ۳۳] وہ ذات جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر مبعوث کیا۔ تاکہ وہ اسے تمام ادیان پر غالب کر دے گا بیشک یہ مکمل ہے۔ آپ نے فرمایا کہ عنقریب یہ ہوگا جو اللہ چاہے گا۔ پھر اللہ رب العزت ایک پاکیزہ ہوا بھیجیں گے تو جس شخص کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوا وہ اس کے ذریعے فوت ہو جائے گا۔ باقی ایسے لوگ رہ جائیں گے جن میں بھلائی نہ ہوگی وہ اپنے آباؤ اجداد کے دین پر واپس چلے جائیں گے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قریشیوں کی بہت ساری معیشت کا تعلق عراق سے تھا۔ جب وہ مسلمان ہوئے تو انہوں نے شام اور عراق سے اپنی تجارت کے ختم ہو جانے کا خوف ظاہر کیا۔ کیونکہ شام اور عراق کے لوگ ابھی تک اسلام میں داخل نہیں ہوئے تھے تو آپ نے فرمایا: جب کسریٰ ہلاک ہوگیا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں۔ کیونکہ عراق کی سرزمین پر اس کے بعد کسریٰ کا حکم نہیں چلے گا اور فرمایا: قیصر ہلاک ہوگیا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں۔ یعنی شام کی سرزمین پر اس کے بعد کوئی قیصر نہیں۔ جب لوگوں نے نبی ﷺ کا کلمہ پڑھ لیا تو اللہ نے عراق وفارس سے کسریٰ کا سلسلہ ختم کر دیا اور شام سے قیصر کا خاتمہ فرما دیا اور نبی ﷺ نے کسریٰ کے بارے میں فرمایا تھا کہ اس کی بادشاہت ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گی اور کسریٰ کی بادشاہت باقی نہ رہے گی اور قیصر کے بارے میں فرمایا تھا کہ اس کی بادشاہت باقی رہے گی۔

(۱۸۶۴۱) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الأَصَمُّ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ فَذَكَرَ هَذَا الْكَلاَمَ وَمَا قَبْلَهُ فِي هَذَا الْبَابِ.

قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الآيَةِ تَفْسِيرٌ آخَرُ

(۱۸۶۴۱) خالی۔

(۱۸۶۴۲) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الطَّرَائِفِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ﴾ [التوبة: ۳۳] قَالَ : يُظْهِرُ اللَّهُ نَبِيَّهُ -ﷺ- عَلَى أَمْرِ الدِّينِ كُلِّهِ فَيُعْطِيهِ إِيَّاهُ وَلاَ

يُخْفِي عَلَيْهِ شَيْئًا مِنْهُ وَكَانَ الْيَهُودُ وَالْمُشْرِكُونَ يَكْرَهُونَ ذَلِكَ. [ضعيف]

(۱۸۶۲۲) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ کے اس فرمان: ﴿لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ﴾ (النور: ۳۳) کہ اللہ رب العزت اپنے نبی کے دین کو تمام ادیان پر غالب کر دے گا اور کوئی چیز آپ پر پوشیدہ نہ رہے گی اگرچہ یہود اور مشرکین اس کو ناپسند کریں گے۔

كِتَابُ الْجِزْيَةِ

جزیہ کی کتاب

(١) باب مَنْ لاَ تُؤْخَذُ مِنْهُ الْجِزْيَةُ مِنْ أَهْلِ الأَوْثَانِ

بتوں کے پجاریوں سے جزیہ نہ لیا جائے گا

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ اللَّهُ جَلَّ ثَنَاؤُهُ ﴿فَإِذَا انْسَلَخَ الأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ﴾ [التوبة ٥] وَقَالَ ﴿وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لاَ تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ﴾ [الأنفال ٣٩]

قال الشافعی رحمہ اللہ: ﴿فَإِذَا انْسَلَخَ الأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ﴾ [التوبة ٥] ﴿وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لاَ تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ﴾ [الأنفال ٣٩] جب حرمت کے مہینے گزر جائیں تو مشرکین کو تم قتل کرو جہاں بھی پاؤ۔ اور فرمایا ان سے لڑائی کرو یہاں تک فتنہ باقی نہ رہے اور دین تمام کا تمام اللہ کیلئے ہو جائے۔

(١٨٦٢٣) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ فَمَنْ قَالَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ عَصَمَ مِنِّى مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلاَّ بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِى الطَّاهِرِ وَغَيْرِهِ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ وَأَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ مِنْ أَوْجُهٍ أُخَرَ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

[صحیح۔ متفق علیه]

(١٨٦٢٣) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول معظم ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے خلاف اس وقت تک جنگ جاری رکھوں حتی کہ وہ کہہ دیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں جس شخص نے یہ کہہ دیا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود

نہیں تو اس نے اپنا مال اور جان مجھ سے بچا لیا۔ البتہ اسلام کے حقوق قائم رہیں گے اور ان کا حساب اللہ کے سپرد ہے۔

(۱۸۶۲۴) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ أَنْبَأَنَا أَبُو جَعْفَرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ الرَّزَّازُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ وَعَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالاَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ فَإِذَا قَالُوهَا مَنَعُوا مِنِّى دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلاَّ بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ .
أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنِ الأَعْمَشِ بِالإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا.

[صحيح۔ تقدم قبله]

(۱۸۶۲۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول معظم ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے خلاف اس وقت تک جنگ جاری رکھوں حتی کہ وہ کہہ دیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ جب انہوں نے یہ کہہ دیا تو انہوں نے اپنے مال اور جانیں مجھ سے بچالیں، البتہ اسلام کے حقوق قائم رہیں گے اور ان کا حساب اللہ کے سپرد ہے۔

(۱۸۶۲۵) أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ :عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ الأَصْبَهَانِيُّ أَنْبَأَنَا أَبُو سَعِيدٍ ابْنُ الأَعْرَابِيِّ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ يُقَالُ لَهُ ابْنُ عِصَامٍ عَنْ أَبِيهِ :أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- كَانَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً قَالَ :إِذَا سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا أَوْ رَأَيْتُمْ مَسْجِدًا فَلاَ تَقْتُلُوا أَحَدًا . [ضعيف]

(۱۸۶۲۵) ابن عصام اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ جب کوئی چھوٹا لشکر بھیجتے تو فرماتے: جب تم کسی مؤذن کی آواز سنو یا تم کسی مسجد کو دیکھو تو کسی کو قتل نہ کرنا۔

(۱۸۶۲۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَنْبَأَنَا أَبُو الْفَضْلِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمُزَكِّى حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعْدَهُ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا :كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ فَمَنْ قَالَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ عَصَمَ مِنِّى مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلاَّ بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ . فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :وَاللَّهِ لأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلاَةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللَّهِ لَوْ مَنَعُونِي عِقَالاً كَانُوا يُؤَدُّونَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهِ. قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلاَّ أَنْ رَأَيْتُ اللَّهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ.
أَخْرَجَاهُ فِي الصَّحِيحِ عَنْ قُتَيْبَةَ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۸۶۲۶) عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد جب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو بعض عرب نے کفر کردیا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ لوگوں کے خلاف اس وقت تک جنگ جاری رکھو یہاں تک کہ وہ کہہ دیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ جس نے یہ کہہ دیا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں تو اس نے اپنا مال اور جان مجھ سے بچا لیے۔ البتہ اسلام کے حقوق قائم رہیں گے اور ان کا حساب اللہ کے سپرد ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! جس نے نماز اور زکوۃ میں فرق کیا میں اس سے لڑائی کروں گا۔ کیونکہ زکوۃ مال کا حق ہے۔ اللہ کی قسم: اللہ کے رسول ﷺ کو ادا کی جانے والی رسی بھی مجھ سے روکیں گے تو میں اس کے اسی روکنے کی وجہ سے ان سے لڑائی کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! میں پہچان گیا کہ اللہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سینے کو لڑائی کے لیے کھول دیا ہے اور میں جان گیا کہ یہ حق ہے۔

(۱۸۶۲۷) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ هُوَ الأَصَمُّ أَنْبَأَنَا الرَّبِيعُ قَالَ قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : وَهَذَا مِثْلُ الْحَدِيثَيْنِ قَبْلَهُ فِي الْمُشْرِكِينَ مُطْلَقًا وَإِنَّمَا يُرَادُ بِهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ مُشْرِكُو أَهْلِ الأَوْثَانِ وَلَمْ يَكُنْ بِحَضْرَةِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَلاَ قُرْبِهِ أَحَدٌ مِنْ مُشْرِكِي أَهْلِ الْكِتَابِ إِلاَّ يَهُودُ بِالْمَدِينَةِ وَكَانُوا حُلَفَاءَ الأَنْصَارِ وَلَمْ تَكُنِ الأَنْصَارُ اسْتَجْمَعَتْ أَوَّلَ مَا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- إِسْلاَمًا فَوَادَعَتْ يَهُودُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- وَلَمْ تَخْرُجْ إِلَى شَيْءٍ مِنْ عَدَاوَتِهِ بِقَوْلٍ يَظْهَرُ وَلاَ فِعْلٍ حَتَّى كَانَتْ وَقْعَةُ بَدْرٍ فَتَكَلَّمَ بَعْضُهَا بِعَدَاوَتِهِ وَالتَّحْرِيضِ عَلَيْهِ فَقَتَلَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فِيهِمْ وَلَمْ يَكُنْ بِالْحِجَازِ عَلِمْتُهُ إِلاَّ يَهُودِيٌّ أَوْ نَصَارَى قَلِيلٌ بِنَجْرَانَ وَكَانَتِ الْمَجُوسُ بِهَجَرَ وَبِلاَدِ الْبَرْبَرِ وَفَارِسَ نَائِينَ عَنِ الْحِجَازِ دُونَهُمْ مُشْرِكُونَ أَهْلُ الأَوْثَانِ كَثِيرٌ. [صحيح]

(۱۸۶۲۷) امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان جیسی دو احادیث مطلق مشرکین کے بارے میں ہیں۔ حالانکہ نبی ﷺ کی موجودگی میں اور آپ کے قریبی زمانہ میں اہل کتاب کے اندر ان دو مشرکوں میں سے کوئی بھی نہ تھا سوائے مدینہ کے یہودیوں کے جو انصار کے حلیف تھے اور انصار ابتدائی طور پر نبی ﷺ کے آنے کے بعد اسلام میں داخل نہ ہوئے تھے اور واقعہ بدر تک یہود کی دشمنی قول اور فعل کے ذریعے ظاہر نہ ہوئی۔ لیکن اس موقع پر انہوں نے ایک دوسرے سے دشمنی اور آپ کے خلاف ابھارنے کی باتیں کیں تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے لڑائی کی۔ حجاز میں میرے علم کے مطابق یہودی یا نجران کے تھوڑے سے عیسائی تھے اور ہجر، بربر کے شہر اور فارس جو حجاز سے دور تھے وہاں بتوں کے پجاری مشرکین بہت زیادہ پائے جاتے تھے۔

(۱۸۶۲۸) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي أَنْبَأَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنِي شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَظُنُّهُ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ ابْنُ أَحَدِ الثَّلاَثَةِ الَّذِينَ تِيبَ عَلَيْهِمْ أَنَّ كَعْبَ بْنَ الأَشْرَفِ الْيَهُودِيَّ كَانَ شَاعِرًا وَكَانَ

يَهْجُو رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- وَيُحَرِّضُ عَلَيْهِ كُفَّارَ قُرَيْشٍ فِي شِعْرِهِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- قَدِمَ الْمَدِينَةَ وَأَهْلُهَا أَخْلاَطٌ مِنْهُمُ الْمُسْلِمُونَ الَّذِينَ تَجْمَعُهُمْ دَعْوَةُ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَمِنْهُمُ الْمُشْرِكُونَ الَّذِينَ يَعْبُدُونَ الأَوْثَانَ وَمِنْهُمُ الْيَهُودُ وَهُمْ أَهْلُ الْحَلْقَةِ وَالْحُصُونِ وَهُمْ حُلَفَاءُ لِلْحَيَّيْنِ الأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ فَأَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ اسْتِصْلاَحَهُمْ كُلَّهُمْ وَكَانَ الرَّجُلُ يَكُونُ مُسْلِمًا وَأَبُوهُ مُشْرِكٌ وَالرَّجُلُ يَكُونُ مُسْلِمًا وَأَخُوهُ مُشْرِكٌ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ حِينَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- وَأَصْحَابَهُ أَشَدَّ الأَذَى فَأَمَرَ اللَّهُ رَسُولَهُ وَالْمُسْلِمِينَ بِالصَّبْرِ عَلَى ذَلِكَ وَالْعَفْوِ عَنْهُمْ فَفِيهِمْ أَنْزَلَ اللَّهُ جَلَّ ثَنَاؤُهُ ﴿وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا﴾ [آل عمران ۱۸٦] إِلَى آخِرِ الآيَةِ وَفِيهِمْ أَنْزَلَ اللَّهُ جَلَّ ثَنَاؤُهُ ﴿وَدَّ كَثِيرٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُمْ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا﴾ [البقرة ۱۰۹] فَلَمَّا أَبَى كَعْبُ بْنُ الأَشْرَفِ أَنْ يَنْزِعَ عَنْ أَذَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَأَذَى الْمُسْلِمِينَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنْ يَبْعَثَ رَهْطًا لِيَقْتُلُوهُ فَبَعَثَ إِلَيْهِ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ الأَنْصَارِيَّ وَأَبَا عَبْسٍ الأَنْصَارِيَّ وَالْحَارِثَ ابْنَ أَخِي سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي خَمْسَةِ رَهْطٍ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ فِي قَتْلِهِ قَالَ : فَلَمَّا قَتَلُوهُ فَزِعَتِ الْيَهُودُ وَمَنْ كَانَ مَعَهُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَغَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- حِينَ أَصْبَحُوا فَقَالُوا : إِنَّهُ طُرِقَ صَاحِبُنَا اللَّيْلَةَ وَهُوَ سَيِّدٌ مِنْ سَادَتِنَا قُتِلَ فَذَكَرَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- الَّذِي كَانَ يَقُولُ فِي أَشْعَارِهِ وَيَنْهَاهُمْ بِهِ وَدَعَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- إِلَى أَنْ يَكْتُبَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْمُسْلِمِينَ كِتَابًا يَنْتَهُوا إِلَى مَا فِيهِ فَكَتَبَ النَّبِيُّ -ﷺ- بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْمُسْلِمِينَ عَامًّا صَحِيفَةً كَتَبَهَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- تَحْتَ الْعَذْقِ الَّذِي فِي دَارِ بِنْتِ الْحَارِثِ فَكَانَتْ تِلْكَ الصَّحِيفَةُ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. [ضعيف]

(۱۸۶۲۸) عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک میرا گمان ہے کہ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں۔ یہ ان تینوں میں سے ایک کے بیٹے ہیں جن کی اللہ رب العزت نے توبہ قبول کی۔ کعب بن اشرف یہودی شاعر تھا۔ وہ نبی ﷺ کی مذمت اور کفار قریش کو آپ کے خلاف ابھارا کرتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ آئے تو وہاں کے رہنے والے ملے جلے ادیان والے تھے۔ بعض مسلمان جنہوں نے نبی کی دعوت کو قبول کیا اور بعض بتوں کے پجاری مشرک، اور بعض یہود اور بعض قلعوں والے تھے، اور بعض اوس وخزرج کے حلیف تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ آئے تو ان کا استقبال کرنا چاہا لیکن اگر کوئی مسلم ہے تو باپ مشرک ہے کوئی مسلم ہے تو بھائی مشرک ہے اور مدینہ کے مشرک و یہودی کو اس وقت بڑی تکلیف ہوئی جب وہ رسول اللہ ﷺ کو اذیت دیتے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو ان کی تکالیف پر صبر اور معاف کرنے کی تلقین فرمائی۔ اللہ کا فرمان ہے: ﴿وَ

لَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا﴾ [آل عمران ۱۸۶] اور اہل کتاب سے اور مشرکین سے بہت زیادہ تکلیف دہ باتیں سنتے ہیں اور اللہ کا فرمان ہے: ﴿وَدَّ كَثِيرٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُمْ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا﴾ [البقرہ ۱۰۹] بہت سارے اہل کتاب یہ چاہتے ہیں کہ وہ تمہارے تمہیں ایمان لانے کے بعد کفر کی حالت میں واپس لوٹا دیں۔ حق کے واضح ہو جانے کے بعد آپ ان کو معاف کریں اور درگزر کریں جب کعب بن اشرف نے رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کو تکلیف دینے سے باز نہ آنے کا اظہار کیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو اس کے قتل کے لیے ایک گروہ ترتیب دینے کا حکم فرمایا تو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ، ابوعبس انصاری رضی اللہ عنہ اور اپنے بھائی کے بیٹے حارث کو پانچ لوگوں کے گروہ میں روانہ کیا اور اس نے اس کے قتل کے بارے میں حدیث بیان کی۔ راوی کہتے ہیں کہ اس کے قتل کے بعد یہود اور مشرکین گھبرا گئے اور صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا: رات کے وقت ہمارے ایک سردار کو قتل کر دیا گیا تو آپ نے ان کو بتایا جو وہ اپنے اشعار میں کہا کرتا تھا اور ان کو بتایا کہ اسے روکا بھی گیا تھا کہ یہ کام نہ کرو۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ یہود، مشرکین اور مسلمانوں کے درمیان ایک معاہدہ تحریر کر لیا جائے۔ ایک مدت تک تو نبی ﷺ نے یہود، مشرکین اور مسلمانوں کے درمیان ایک کھجور کے نیچے جو بنت حارث کے گھر میں تھی بیٹھ کر معاہدہ تحریر کروایا۔ بعد میں یہ تحریر حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس رہی۔

(۱۸۶۲۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَوْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا أَصَابَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- قُرَيْشًا يَوْمَ بَدْرٍ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ جَمَعَ الْيَهُودَ فِي سُوقِ قَيْنُقَاعَ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ يَهُودَ أَسْلِمُوا قَبْلَ أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَ قُرَيْشًا. فَقَالُوا: يَا مُحَمَّدُ لاَ يَغُرَّنَّكَ مِنْ نَفْسِكَ أَنَّكَ قَتَلْتَ نَفَرًا مِنْ قُرَيْشٍ كَانُوا أَغْمَارًا لاَ يَعْرِفُونَ الْقِتَالَ إِنَّكَ لَوْ قَاتَلْتَنَا لَعَرَفْتَ أَنَّا نَحْنُ النَّاسُ وَإِنَّكَ لَمْ تَلْقَ مِثْلَنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ مِنْ قَوْلِهِمْ ﴿قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا سَتُغْلَبُونَ وَتُحْشَرُونَ إِلَى جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ قَدْ كَانَ لَكُمْ آيَةٌ فِي فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ﴾ [آل عمران ۱۲-۱۳] أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- بِبَدْرٍ ﴿وَأُخْرَى كَافِرَةٌ يَرَوْنَهُمْ مِثْلَيْهِمْ رَأْيَ الْعَيْنِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿لَعِبْرَةً لِأُولِي الْأَبْصَارِ﴾ [آل عمران: ۱۲]۔ [ضعیف]

(۱۸۶۲۹) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ نے بدر کے دن قریشیوں کو قتل کیا۔ جب مدینہ واپس آئے تو یہود قینقاع بازار میں جمع ہو گئے۔ آپ نے فرمایا: اے یہود کا گروہ! اسلام قبول کر لو۔ اس سے پہلے کہ تمہیں وہ مصیبت پہنچے جو قریش کو پہنچی ہے۔ انہوں نے کہا: اے محمد! آپ اپنے بارے میں دھوکے میں نہ رہیے کہ آپ نے قریش کے

ایک گروہ کو قتل کیا ہے جو جنگ سے ناواقف تھے۔ اگر آپ نے ہم سے لڑائی کی تو آپ پہچان لیں گے کہ ہم بھی جنگجو ہیں۔ آپ کی ملاقات یعنی لڑائی ہمارے جیسے لوگوں سے نہیں ہوئی۔ اللہ کا فرمان ہے: ﴿قُلْ لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَ تُحْشَرُوْنَ اِلٰی جَهَنَّمَ وَ بِئْسَ الْمِهَادُ . قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِیْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ [آل عمران ۱۲-۱۳]

﴿وَ اُخْرٰی كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ وَ اللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِی الْاَبْصَارِ﴾ [آل عمران: ۱۳] ان لوگوں سے کہہ دیجیے جنہوں نے کفر کیا عنقریب تم مغلوب کیے جاؤ گے اور تمہیں جہنم میں جمع کیا جائے گا جو بدترین ٹھکانہ ہے۔ تمہارے لیے تو دو جماعتوں کے ملنے میں نشانی ہے۔ ایک جماعت اللہ کے راستے میں لڑتی ہے تو دوسری کافر تھی۔ وہ کافر مسلمانوں کو اپنے سے دوگنا دیکھ رہے تھے عقل والوں کے لیے عبرت ہے۔

(۱۸۶۲۰) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ وَصَالِحُ بْنُ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالاَ : بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- حِينَ فَرَغَ مِنْ بَدْرٍ بَشِيرَيْنِ إِلَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ كَعْبَ بْنَ الأَشْرَفِ فَقَالَ : وَيْلَكُمْ أَحَقٌّ هَذَا هَؤُلاَءِ مُلُوكُ الْعَرَبِ وَسَادَةُ النَّاسِ يَعْنِي قَتْلَى قُرَيْشٍ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ فَجَعَلَ يَبْكِي عَلَى قَتْلَى قُرَيْشٍ وَيُحَرِّضُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ-. [ضعیف]

(۱۸۶۲۰) عبداللہ بن ابی بکر بن حزم اور صالح بن ابی امامہ بن سہل بن حنیف فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بدر سے فارغ ہوئے تو مدینہ والوں کو خوش خبری دینے کے لیے زید بن حارثہ اور عبداللہ بن رواحہ کو بھیجا۔ جب کعب بن اشرف کو یہ خبر ملی تو اس نے کہا: تمہارے اوپر افسوس! کیا یہ خبر سچ ہے؟ یہ عرب کے بادشاہ اور لوگوں کے سردار یعنی قریش مارے گئے؟ پھر وہ مکہ کی جانب قریش کے مقتولوں پر روتا ہوا گیا اور انہیں رسول اللہ ﷺ کے خلاف ابھار رہا تھا۔

(۲) بَابُ مَنْ تُؤْخَذُ مِنْهُ الْجِزْيَةُ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَهُمُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى

اہل کتاب کے جن لوگوں سے جزیہ لیا جائے گا وہ یہود و نصاریٰ ہیں

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : قَالَ اللَّهُ جَلَّ ثَنَاؤُهُ ﴿قَاتِلُوا الَّذِينَ لاَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلاَ بِالْيَوْمِ الآخِرِ وَلاَ يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلاَ يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتَّى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ﴾ [التوبة ۲۹]

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ﴿قَاتِلُوا الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ لَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ لَا یُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ لَا یَدِیْنُوْنَ دِیْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰی یُعْطُوا الْجِزْیَةَ عَنْ یَّدٍ وَّ هُمْ صٰغِرُوْنَ﴾ [التوبة ۲۹]

تم ان لوگوں سے لڑائی کرو جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے ہیں اور اللہ اور رسول ﷺ کی حرام کردہ اشیاء کو حرام

نہیں سمجھتے اور سچے دین کو قبول نہیں کرتے ان لوگوں میں سے جو کتاب دیے گئے۔ یہاں تک کہ ذلیل ہو کر وہ اپنے ہاتھوں سے جزیہ ادا کر دیں۔

(۱۸۶۳۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِیٍّ :الْحُسَیْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرُّوذْبَارِیُّ أَنْبَأَنَا أَبُو بَکْرٍ :مُحَمَّدُ بْنُ بَکْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَیْمَانَ الأَنْبَارِیُّ حَدَّثَنَا وَکِیعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ أَبِیهِ قَالَ : کَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- إِذَا بَعَثَ أَمِیرًا عَلَی سَرِیَّةٍ أَوْ جَیْشٍ أَوْصَاهُ بِتَقْوَی اللَّهِ فِی خَاصَّةِ نَفْسِهِ وَبِمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِینَ خَیْرًا وَقَالَ :إِذَا لَقِیتَ عَدُوَّکَ مِنَ الْمُشْرِکِینَ فَادْعُهُمْ إِلَی إِحْدَی ثَلاَثِ خِصَالٍ أَوْ خِلاَلٍ فَأَیَّتُهُنَّ أَجَابُوکَ إِلَیْهَا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَکُفَّ عَنْهُمُ ادْعُهُمْ إِلَی الإِسْلاَمِ فَإِنْ أَجَابُوکَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَکُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَی التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَی دَارِ الْمُهَاجِرِینَ وَأَعْلِمْهُمْ أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوا ذَلِکَ أَنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِینَ وَأَنَّ عَلَیْهِمْ مَا عَلَی الْمُهَاجِرِینَ فَإِنْ أَبَوْا وَاخْتَارُوا دَارَهُمْ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّهُمْ یَکُونُونَ مِثْلَ أَعْرَابِ الْمُسْلِمِینَ یَجْرِی عَلَیْهِمْ حُکْمُ اللَّهِ الَّذِی کَانَ یَجْرِی عَلَی الْمُؤْمِنِینَ وَلاَ یَکُونُ لَهُمْ فِی الْفَیْءِ وَالْغَنِیمَةِ نَصِیبٌ إِلاَّ أَنْ یُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِینَ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَادْعُهُمْ إِلَی إِعْطَاءِ الْجِزْیَةِ فَإِنْ أَجَابُوکَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَکُفَّ عَنْهُمْ فَإِنْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ وَقَاتِلْهُمْ وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوکَ أَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلَی حُکْمِ اللَّهِ فَلاَ تُنْزِلْهُمْ فَإِنَّکُمْ لاَ تَدْرُونَ مَا یَحْکُمُ اللَّهُ فِیهِمْ وَلَکِنْ أَنْزِلُوهُمْ عَلَی حُکْمِکُمْ ثُمَّ اقْضُوا فِیهِمْ بَعْدُ مَا شِئْتُمْ. قَالَ سُفْیَانُ قَالَ عَلْقَمَةُ فَذَکَرْتُ هَذَا الْحَدِیثَ لِمُقَاتِلِ بْنِ حَیَّانَ فَقَالَ حَدَّثَنِی مُسْلِمٌ هُوَ ابْنُ هَیْصَمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ -ﷺ- مِثْلَ حَدِیثِ سُلَیْمَانَ بْنِ بُرَیْدَةَ.

[صحیح۔ مسلم۔ ۱۷۳۷]

(۱۸۶۳۱) سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں: جب بھی سرور دو عالم کسی چھوٹے یا بڑے لشکر کا امیر مقرر فرماتے تو اس کو اپنے معاملات میں اللہ سے ڈرنے اور اپنے ساتھی مسلمانوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی نصیحت فرماتے۔ نیز فرماتے کہ اللہ کے راستہ میں اللہ کے نام کے ساتھ جہاد کرو۔ جب تمہارا مشرک دشمنوں سے آمنا سامنا ہو تو انہیں تین باتوں کی دعوت دو۔ ان میں سے وہ جس بات کو تسلیم کر لیں مان لو۔ پھر اسلام کی دعوت دو اگر قبول کر لیں تو ان پر حملہ نہ کرو۔ پھر انہیں دار الحرب چھوڑ کر دار الہجرت آنے کی دعوت دو اور انہیں بتاؤ اگر وہ چلے آئیں گے تو انہیں مہاجرین کے حقوق میسر ہوں گے اور ان پر مہاجرین کی سی ذمہ داریاں عائد ہوں گی۔ اگر وہ دار الہجرت کی طرف منتقل ہونے سے انکار کریں اور اپنے گھروں کا انتخاب کریں تو انہیں بتلائیں کہ ان کا معاملہ مسلمانوں کی طرح ہوگا کہ ان پر دیگر ایمان داروں کی طرح اللہ تعالیٰ کے احکام نافذ ہوں گے۔ لیکن انہیں غنیمت اور مال فے سے مسلمانوں کے ساتھ مل کر جہاد کیے بغیر کچھ نہیں ملے گا۔ اگر وہ اس بات کو تسلیم نہ کریں تو ان سے جزیہ کا مطالبہ کرو۔ اگر وہ مان لیں تو ان سے جزیہ لے لو اور ان سے کچھ نہ کہو اور اگر وہ جزیہ سے انکار

کریں تو اللہ سے مدد طلب کرتے ہوئے ان کے خلاف برسر پیکار ہو جاؤ۔ جب تم کسی قلعہ کا محاصرہ کرو اور وہ تم پر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم پر اتارنے کا مطالبہ کریں تو انہیں اپنے فیصلہ پر اتارنا کیونکہ تمہیں علم نہیں کہ اللہ کے فیصلے کے بارے میں درستگی کو پا سکو گے یا نہیں۔

(۱۸۶۳۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْصَاهُ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ زَادَ فِيهِ : وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ عَلَى أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّكَ فَلاَ تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّكَ وَلَكِنِ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ آبَائِكَ وَذِمَمَ أَصْحَابِكَ فَإِنَّكُمْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ آبَائِكُمْ أَهْوَنُ عَلَيْكُمْ مِنْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ.

وَلَمْ يَذْكُرْ إِسْنَادَ حَدِيثِ مُقَاتِلٍ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ وَكِيعٍ دُونَ إِسْنَادِ مُقَاتِلٍ وَرَوَاهُ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ وَذَكَرَ فِيهِ إِسْنَادَ مُقَاتِلٍ. [صحیح۔ تقدم قبلہ]

(۱۸۶۳۲) حضرت سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی لشکر کا امیر بنا کر روانہ فرماتے تو چند وصیتیں فرماتے۔ اس میں زیادتی ہے کہ جب تم کسی قلعہ کا محاصرہ کرو۔ اور وہ تم سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ذمہ کا تقاضا کریں تو انہیں اللہ اور رسول ﷺ کے ذمہ کے علاوہ اپنا اور اپنے رفقاء کا ذمہ دو۔ کیونکہ اگر تم اپنے اور اپنے آباء اور رفقاء کا ذمہ توڑ ڈالو گے تو یہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے مقابلہ میں معمولی ہے۔

(۱۸۶۳۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَنْبَأَنَا أَبُو الْفَضْلِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ بُرَيْدَةَ الأَسْلَمِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْ سَرِيَّةٍ دَعَاهُ فَأَوْصَاهُ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ وَبِمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِزِيَادَتِهِ فِي مَتْنِهِ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ الشَّاعِرِ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ. [صحیح۔ تقدم قبلہ]

(۱۸۶۳۳) سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ جب بھی سرور دو عالم کسی چھوٹے یا بڑے لشکر کا امیر مقرر فرماتے تو اس کو اپنے معاملات میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور اپنے ساتھی مسلمانوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی نصیحت فرماتے۔

(۱۸۶۳۴) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ بِبَغْدَادَ أَنْبَأَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ فَذَكَرَهُ.

(۱۸۶۳۴) خالی۔

(۱۸۶۳۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ ح وَأَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ : أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَرَوِيُّ قَالاَ أَنْبَأَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنِي شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِيمَنْ يُؤَذِّنُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى أَنْ لاَ يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَأَنْ لاَ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَيَوْمُ الْحَجِّ الأَكْبَرِ يَوْمُ النَّحْرِ وَإِنَّمَا قِيلَ الْحَجُّ الأَكْبَرُ مِنْ أَجْلِ قَوْلِ النَّاسِ الْحَجُّ الأَصْغَرُ فَنَبَذَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى النَّاسِ فِي ذَلِكَ الْعَامِ فَلَمْ يَحُجَّ فِي الْعَامِ الْقَابِلِ الَّذِي حَجَّ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- حَجَّةَ الْوَدَاعِ مُشْرِكٌ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْعَامِ الَّذِي نَبَذَ فِيهِ أَبُو بَكْرٍ إِلَى الْمُشْرِكِينَ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلاَ يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿عَلِيمٌ حَكِيمٌ﴾ [النساء: ۲۶] فَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يُوَافُونَ بِالتِّجَارَةِ فَيَنْتَفِعُ بِهَا الْمُسْلِمُونَ فَلَمَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَى الْمُشْرِكِينَ أَنْ يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَجَدَ الْمُسْلِمُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ مِمَّا قُطِعَ عَنْهُمْ مِنَ التِّجَارَةِ الَّتِي كَانَ الْمُشْرِكُونَ يُوَافُونَ بِهَا فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ إِنْ شَاءَ﴾ [التوبة ۲۸] ثُمَّ أَحَلَّ فِي الآيَةِ الَّتِي تَتْبَعُهَا الْجِزْيَةَ وَلَمْ تَكُنْ تُؤْخَذُ قَبْلَ ذَلِكَ فَجَعَلَهَا عِوَضًا مِمَّا مَنَعَهُمْ مِنْ مُوَافَاةِ الْمُشْرِكِينَ بِتِجَارَاتِهِمْ فَقَالَ ﴿قَاتِلُوا الَّذِينَ لاَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلاَ بِالْيَوْمِ الآخِرِ وَلاَ يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلاَ يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتَّى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ﴾ [التوبة ۲۹] فَلَمَّا أَحَلَّ اللَّهُ ذَلِكَ لِلْمُسْلِمِينَ عَرَفُوا أَنَّهُ قَدْ عَاضَهُمْ أَفْضَلَ مِمَّا كَانُوا وَجَدُوا عَلَيْهِ مِمَّا كَانَ الْمُشْرِكُونَ يُوَافُونَ بِهِ مِنَ التِّجَارَةِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي الْيَمَانِ إِلَى قَوْلِهِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مُشْرِكٌ دُونَ مَا بَعْدَهُ وَأَظُنُّهُ مِنْ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ. [صحیح۔ الی قوله عریان]

(۱۸۶۳۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے منیٰ میں قربانی کے دن اعلان کرنے کے لیے روانہ کیا کہ آئندہ سال مشرک حج کے لیے نہ آئے۔ بیت اللہ کا کپڑے اتار کر طواف نہ کیا جائے اور حج اکبر قربانی کا دن ہے۔ یہ بھی کہا گیا کہ لوگوں کا حج اصغر کہنے کی وجہ سے حج اکبر کہا گیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس سال اعلان کروا دیا اور آئندہ سال کسی مشرک نے نبی ﷺ کے ساتھ حج نہیں کرنا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اسی سال جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اعلان کروایا یہ آیات نازل فرمائیں: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلاَ يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ﴾ [التوبة ۲۸] اے ایمان والو!

مشرک پلید ہیں وہ مسجد حرام کے قریب نہ آئیں تا ﴿عَلِيمٌ حَكِيمٌ﴾ وہ جاننے والا حکمت والا ہے۔ [النساء ۲۶]
مشرکین تجارت کی غرض سے آتے، جن سے مسلمان فائدہ حاصل کرتے تھے۔ جب اللہ نے مشرکین کا محرم الحرام میں داخلہ بند کر دیا تو مسلمانوں نے خیال کیا کہ تجارت کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔

تو اللہ تعالیٰ ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ إِنْ شَاءَ﴾ [التوبۃ ۲۸]
اگر تمہیں فقیری کا ڈر ہے تو اللہ تمہیں اپنے فضل سے غنی کر دے گا تو پھر ان سے جزیہ لینا حلال کر دیا گیا جو اس سے پہلے نہ لیا جاتا تھا۔ یہ اس کا بدل تھا جو وہ مشرکین کی تجارت سے فائدہ اٹھاتے تھے۔ فرمایا: ﴿قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتَّى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ﴾ [التوبۃ ۲۸] ان لوگوں سے جہاد کرو جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے اور اللہ اور رسول کی حرام کردہ اشیاء کو حرام نہیں جانتے اور دین حق کو اہل کتاب سے قبول نہیں کرتے یہاں تک کہ وہ ذلیل ہو کر جزیہ ادا کریں۔ جب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے یہ حلال کر دیا تو وہ پہچان گئے کہ اللہ نے ان کو بہتر بدلہ عطا کر دیا ہے جو وہ مشرکین کی تجارت سے حاصل کرتے تھے۔

(۱۸۶۳۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ ﴿قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ [التوبۃ ۱۲۹] إِلَى قَوْلِهِ ﴿حَتَّى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ﴾ [التوبۃ ۱۲۹] قَالَ: نَزَلَ هَذَا حِينَ أُمِرَ النَّبِيُّ -ﷺ- وَأَصْحَابُهُ بِغَزْوَةِ تَبُوكَ. [صحیح]

(۱۸۶۳۶) ابن ابی نجیح حضرت مجاہد سے اللہ کے ارشاد ﴿قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ [التوبۃ ۱۲۹] ان لوگوں سے جہاد کرو جو اللہ اور آخرت کے دن پر یقین نہیں رکھتے۔ ﴿حَتَّى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ﴾ [التوبۃ ۱۲۹] یہاں تک کہ وہ ذلیل ہو کر جزیہ ادا کریں کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب آپ نے صحابہ کو غزوہ تبوک کا حکم دیا۔

(۱۸۶۳۷) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَنْبَأَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: فَلَمَّا انْتَهَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- إِلَى تَبُوكَ أَتَاهُ يُحَنَّةُ بْنُ رُوبَةَ صَاحِبُ أَيْلَةَ فَصَالَحَ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- وَأَعْطَاهُ الْجِزْيَةَ وَأَتَاهُ أَهْلُ جَرْبَاءَ وَأَذْرُحَ فَأَعْطَوْهُ الْجِزْيَةَ. [ضعیف]

(۱۸۶۳۷) ابن اسحاق فرماتے ہیں کہ جب نبی ﷺ تبوک پہنچے تو یحنہ بن روبہ نے صلح کر کے جزیہ ادا کر دیا۔ اس طرح اہل جرباء، اذرح نے بھی جزیہ دے دیا۔

(۱۸۶۳۸) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ: أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ أَنْبَأَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ حَمْدَانَ أَنْبَأَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَبُو

بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ :يُقَاتَلُ أَهْلُ الأَوْثَانِ عَلَى الإِسْلاَمِ وَيُقَاتَلُ أَهْلُ الْكِتَابِ عَلَى الْجِزْيَةِ. [ضعیف]

(۱۸۶۳۸) لیث مجاہد سے نقل فرماتے ہیں کہ بتوں کے پجاری اسلام والوں کے خلاف جنگ کرتے اور اہل کتاب جزیہ پر صلح کر لیتے تھے۔

(۳)باب مَنْ لَحِقَ بِأَهْلِ الْكِتَابِ قَبْلَ نُزُولِ الْفُرْقَانِ

نزولِ قرآن سے پہلے جو اہلِ کتاب سے جاملا

(۱۸۶۳۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿لاَ إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ﴾ [البقرة ۲۵۶] قَالَ : كَانَتِ الْمَرْأَةُ مِنَ الأَنْصَارِ لاَ تَكَادُ يَعِيشُ لَهَا وَلَدٌ فَتَحْلِفُ لَئِنْ عَاشَ لَهَا وَلَدٌ لَتُهَوِّدَنَّهُ فَلَمَّا أُجْلِيَتْ بَنُو النَّضِيرِ إِذَا فِيهِمْ نَاسٌ مِنْ أَبْنَاءِ الأَنْصَارِ فَقَالَتِ الأَنْصَارُ :يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبْنَاؤُنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿لاَ إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ﴾ [البقرة ۲۵۶] قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ :مَنْ شَاءَ لَحِقَ بِهِمْ وَمَنْ شَاءَ دَخَلَ فِي الإِسْلاَمِ. أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ فِي السُّنَنِ مِنْ أَوْجُهٍ عَنْ شُعْبَةَ.

(۱۸۶۳۹) سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ کے اس فرمان: ﴿لاَ إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ﴾ [البقرة ۲۵۶] کے متعلق فرماتے ہیں کہ ایک عورت کے بچے زندہ نہ رہتے تھے۔ اس نے قسم کھائی اگر اولاد زندہ رہی تو وہ یہودی بن جائے گی۔ جب بنو نضیر کو جلا وطن کیا گیا تو ان میں انصار کی اولاد بھی تھی تو انصار نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ ہمارے بیٹے تو اللہ نے ﴿لاَ إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ﴾ [البقرة ۲۵۶] ”دین میں زبردستی نہیں“ نازل کی سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: جو چاہے ان کے ساتھ مل جائے جو چاہے اسلام میں داخل ہو جائے۔

(۱۸۶۴۰) وَرَوَاهُ أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ فَأَرْسَلَهُ. أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ أَنْبَأَنَا أَبُو مَنْصُورٍ النَّضْرَوِيُّ أَنْبَأَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿لاَ إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ﴾ [البقرة ۲۵۶] قَالَ :نَزَلَتْ فِي الأَنْصَارِ قُلْتُ :خَاصَّةً. قَالَ :خَاصَّةً كَانَتِ الْمَرْأَةُ مِنْهُمْ إِذَا كَانَتْ نَزُرَةً أَوْ مِقْلاَةً تَنْذِرُ لَئِنْ وَلَدَتْ وَلَدًا لَتَجْعَلَنَّهُ فِي الْيَهُودِ تَلْتَمِسُ بِذَلِكَ طُولَ بَقَائِهِ فَجَاءَ الإِسْلاَمُ وَفِيهِمْ مِنْهُمْ فَلَمَّا أُجْلِيَتِ النَّضِيرُ قَالَتِ الأَنْصَارُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبْنَاؤُنَا وَإِخْوَانُنَا فِيهِمْ فَسَكَتَ عَنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فَنَزَلَتْ ﴿لاَ إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ﴾ [البقرة ۲۵۶] فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : قَدْ خُيِّرَ

أَصْحَابُكُمْ فَإِنِ اخْتَارُوكُمْ فَهُمْ مِنْكُمْ وَإِنِ اخْتَارُوهُمْ فَأَجْلُوهُمْ مَعَهُمْ . [ضعيف]

(۱۸۶۴۰) ابو بشر اللہ کے اس فرمان کے بارے میں سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں: ﴿لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ﴾ [البقرة ۲۵۶] اسلام میں زبردستی نہیں ہے۔ فرماتے ہیں: یہ انصار کے بارے میں نازل ہوئی۔ میں نے پوچھا: خاص انصار کے متعلق؟ فرمایا: خاص انصار کے بارے میں۔ انکی ایک عورت جب نذر مانتی کہ اگر اس نے بچہ جنم دیا تو اس کو یہود کے ساتھ ملا دیگی وہ اسکی لمبی زندگی کی متلاشی تھی۔ جب اسلام آیا تو بعض لوگ اس طرح کے تھے۔ جب بنو نضیر جلا وطن کیے گئے تو انصار نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمارے بیٹے اور بھائی ان میں موجود ہیں۔ رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے تو یہ آیت نازل ہوئی۔ ﴿لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ﴾ [البقرة ۲۵۶] تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے ان لوگوں کو اختیار دیا گیا ہے اگر ان کے ساتھ رہنا چاہیں تو جلا وطن کر دو۔ اگر تمہارے پاس رہنا چاہیں تو رہ سکتے ہیں۔

(۴) باب مَنْ قَالَ تُؤْخَذُ مِنْهُمُ الْجِزْيَةُ عَرَبًا كَانُوا أَوْ عَجَمًا

عرب وعجم سے جزیہ وصول کیا جائے گا

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- الْجِزْيَةَ مِنْ أُكَيْدِرِ دُومَةَ وَهُوَ رَجُلٌ يُقَالُ مِنْ غَسَّانَ أَوْ كِنْدَةَ.

امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اکیدر دومہ سے جزیہ وصول کیا۔

(۱۸۶۴۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَسْكَرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ : أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- بَعَثَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى أُكَيْدِرِ دُومَةَ فَأَخَذُوهُ فَأَتَوْهُ بِهِ فَحَقَنَ لَهُ دَمَهُ وَصَالَحَهُ عَلَى الْجِزْيَةِ. [ضعيف]

(۱۸۶۴۱) عثمان بن ابی سلیمان فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے خالد بن ولید کو اکیدر دومہ کی جانب روانہ کیا تو خالد بن ولید اسے لے کر آئے اور اس کے خون کو نہ بہایا بلکہ اس نے جزیہ پر صلح کی۔

(۱۸۶۴۲) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ رُومَانَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- بَعَثَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى أُكَيْدِرِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ رَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ كَانَ مَلِكًا عَلَى دُومَةَ وَكَانَ نَصْرَانِيًّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- لِخَالِدٍ : إِنَّكَ سَتَجِدُهُ يَصِيدُ الْبَقَرَ . فَخَرَجَ خَالِدٌ حَتَّى إِذَا كَانَ مِنْ حِصْنِهِ مَنْظَرَ الْعَيْنِ وَفِي لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ صَافِيَةٍ وَهُوَ عَلَى سَطْحٍ وَمَعَهُ امْرَأَتُهُ فَأَتَتِ الْبَقَرُ تَحُكُّ بِقُرُونِهَا بَابَ الْقَصْرِ فَقَالَتْ لَهُ

امْرَأَتُهُ: هَلْ رَأَيْتَ مِثْلَ هَذَا قَطُّ؟ قَالَ: لاَ وَاللَّهِ قَالَتْ. فَمَنْ يَتْرُكُ مِثْلَ هَذَا قَالَ: لاَ أَحَدٌ فَنَزَلَ فَأَمَرَ بِفَرَسِهِ فَأُسْرِجَ وَرَكِبَ مَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ فِيهِمْ أَخٌ لَهُ يُقَالُ لَهُ حَسَّانُ فَخَرَجُوا مَعَهُ بِمَطَارِدِهِمْ فَتَلَقَّتْهُمْ خَيْلُ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَأَخَذَتْهُ وَقَتَلُوا أَخَاهُ حَسَّانَ وَكَانَ عَلَيْهِ قَبَاءُ دِيبَاجٍ مُخَوَّصٌ بِالذَّهَبِ فَاسْتَلَبَهُ إِيَّاهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَبَعَثَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- قَبْلَ قُدُومِهِ عَلَيْهِ ثُمَّ إِنَّ خَالِدًا قَدِمَ بِالأُكَيْدِرِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَحَقَنَ لَهُ دَمَهُ وَصَالَحَهُ عَلَى الْجِزْيَةِ وَخَلَّى سَبِيلَهُ فَرَجَعَ إِلَى قَرْيَتِهِ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ: وَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- الْجِزْيَةَ مِنْ أَهْلِ ذِمَّةِ الْيَمَنِ وَعَامَّتُهُمْ عَرَبٌ وَمِنْ أَهْلِ نَجْرَانَ وَفِيهِمْ عَرَبٌ. [ضعیف]

(۱۸۶۴۲) حضرت عبداللہ بن ابی بکر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خالد بن ولید کو اکیدر بن عبدالملک جو رومہ کا عیسائی بادشاہ اور کندہ کا ایک فرد تھا کی جانب روانہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے خالد بن ولید سے فرمایا کہ تو اس کو گائے کا شکار کرتے ہوئے پائے گا۔ جب خالد اس کے قلعہ پر پہنچے تو چاندنی رات میں وہ اپنی بیوی کے ساتھ چھت پر موجود تھا گائے نے آ کر محل کے دروازے کے ساتھ خارش کرنا شروع کر دی تو اس کی بیوی نے کہا: کیا آپ نے اس جیسا کبھی دیکھا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ اس کی بیوی نے کہا: اس جیسے کو کون چھوڑے گا؟ اس نے کہا: کوئی بھی نہیں تو وہ نیچے اترا اور گھوڑے لانے کا حکم دیا۔ پھر وہ اپنے گھر والوں کے درمیان جس میں اس کا بھائی حسان بھی تھا نکلا۔ نبی ﷺ کے ایک گروہ نے انہیں پکڑ لیا اور اس کے بھائی حسان کو قتل کر دیا۔ اس پر ریشمی قبا تھی جس پر سونے کا کام ہوا تھا تو خالد بن ولید نے آپ کے پاس آنے سے پہلے اسے روانہ کر دیا۔ پھر خالد بن ولید اکیدر کو لیکر آپ کے پاس آیا۔ آپ نے خون معاف کر دیا اور جزیہ پر صلح کر لی اور اسے واپس جانے کی اجازت دے دی۔

شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یمن کے ذمیوں اور عام عرب سے جزیہ وصول کیا اور اہل نجران میں بھی عرب تھے۔

(۱۸۶۴۳) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- إِلَى الْيَمَنِ وَأَمَرَنِي أَنْ آخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِينَارًا أَوْ عِدْلَهُ مَعَافِرَ.

قَالَ يَحْيَى بْنُ آدَمَ: وَإِنَّمَا هَذِهِ الْجِزْيَةُ عَلَى أَهْلِ الْيَمَنِ وَهُمْ قَوْمٌ عَرَبٌ لأَنَّهُمْ أَهْلُ كِتَابٍ أَلاَ تَرَى أَنَّهُ قَالَ: لاَ يُفْتَنُ يَهُودِيٌّ عَنْ يَهُودِيَّتِهِ. يَعْنِي فِي رِوَايَتِهِ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ بِذَلِكَ. [صحیح]

(۱۸۶۴۳) معاذ بن جبل ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن بھیجا اور حکم دیا کہ میں ہر بالغ سے ایک دینار یا اس کے برابر معافری کپڑا وصول کروں۔ یحییٰ بن آدم کہتے ہیں کہ یمن والے عرب لوگ تھے۔ ان سے جزیہ وصول کیا گیا۔ اس لیے کہ وہ اہل کتاب ہیں اور کہا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ؟ فرماتے ہیں کہ یہودی کی یہودی کے ذریعے آزمائش نہ کی جائے گی۔

(١٨٦٤٤) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُصَرِّفُ بْنُ عَمْرٍو الْيَامِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ أَنْبَأَنَا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَالَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَهْلَ نَجْرَانَ عَلَى أَلْفَيْ حُلَّةٍ. وَذَكَرَ الْحَدِيثَ. [ضعيف]

(۱۸۶۴۴) حضرت عبداللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل نجران سے دو ہزار سوٹ پر صلح کی۔

(١٨٦٤٥) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَنْبَأَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ الشَّافِعِيُّ: قَدْ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْجِزْيَةَ مِنْ أُكَيْدِرِ الْغَسَّانِيِّ وَيَرْوُونَ أَنَّهُ صَالَحَ رِجَالاً مِنَ الْعَرَبِ عَلَى الْجِزْيَةِ فَأَمَّا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَمَنْ بَعْدَهُ مِنَ الْخُلَفَاءِ إِلَى الْيَوْمِ فَقَدْ أَخَذُوا الْجِزْيَةَ مِنْ بَنِي تَغْلِبَ وَتَنُوخَ وَبَهْرَاءَ وَخَلِيطٍ مِنْ خَلِيطِ الْعَرَبِ وَهُمْ إِلَى السَّاعَةِ مُقِيمُونَ عَلَى النَّصْرَانِيَّةِ يُضَاعَفُ عَلَيْهِمُ الصَّدَقَةُ وَذَلِكَ جِزْيَةٌ وَإِنَّمَا الْجِزْيَةُ عَلَى الأَدْيَانِ لاَ عَلَى الأَنْسَابِ وَلَوْلاَ أَنْ نَأْثَمَ بِتَمَنِّي بَاطِلٍ وَدِدْنَا أَنَّ الَّذِي قَالَ أَبُو يُوسُفَ كَمَا قَالَ وَأَنْ لاَ يَجْرِيَ صَغَارٌ عَلَى عَرَبِيٍّ وَلَكِنَّ اللَّهَ أَجَلُّ فِي أَعْيُنِنَا مِنْ أَنْ نُحِبَّ غَيْرَ مَا قَضَى بِهِ. [صحيح]

(۱۸۶۴۵) امام شافعی ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اکیدر غسانی سے جزیہ وصول کیا اور صحابہ فرماتے ہیں کہ آپ نے عرب لوگوں سے جزیہ پر صلح کی۔ حضرت عمر بن خطاب ؓ اور ان کے بعد آج تک جتنے خلفاء ہوئے ہیں سب نے بنو تغلب، تنوخ، بہرا اور عرب کے لوگوں سے جزیہ وصول کیا اور قیامت تک وہ عسائیت پر رہیں گے اور ان سے جزیہ دوگنا وصول کیا جائے گا اور جزیہ ادیان پر ہوتا ہے نہ کہ نسلوں پر۔ اگر ہم باطل کی تمنا کرنے کی وجہ سے گنہگار ہوتے تو ہمیں وہ بات پسند ہے جو ابو یوسف نے کہی کہ ذلت کسی عربی پر مسلط نہ کی جائے گی، لیکن ہماری آنکھوں کے سامنے واضح ہے کہ ہم اس کو پسند کرتے ہیں جس کے مطابق فیصلہ نہیں کیا گیا۔

(١٨٦٤٦) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ: عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِءُ أَنْبَأَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَوْمَ الْمَرْجِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لَوْلاَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ سَيَمْنَعُ الدِّينَ بِنَصَارَى مِنْ رَبِيعَةَ عَلَى شَاطِئِ الْفُرَاتِ. مَا تَرَكْتُ عَرَبِيًّا إِلاَّ قَتَلْتُهُ أَوْ يُسْلِمَ. [ضعيف]

(۱۸۶۴۶) سعید بن عمرو بن سعید نے اپنے والد سے مرج کے دن سنا کہ وہ کہہ رہے تھے: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات نہ سنی ہوتی کہ اللہ رب العزت ربیعہ کے انصاری سے دین کو فرات کے کنارے پر روک دیں گے تو میں کسی عربی کو قتل کرنے سے نہ چھوڑتا یا وہ اسلام قبول کر لیتا۔

(۱۸۶۴۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ فِي قِصَّةِ وُرُودِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ مِنْ جِهَةِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْحِيرَةَ وَمُحَاوَرَةِ هَانِءِ بْنِ قَبِيصَةَ إِيَّاهُ فَقَالَ خَالِدٌ : أَدْعُوكُمْ إِلَى الإِسْلاَمِ وَإِلَى أَنْ تَشْهَدُوا أَنَّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَتُقِيمُوا الصَّلاَةَ وَتُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَتُقِرُّوا بِأَحْكَامِ الْمُسْلِمِينَ عَلَى أَنَّ لَكُمْ مِثْلَ مَا لَهُمْ وَعَلَيْكُمْ مِثْلَ مَا عَلَيْهِمْ فَقَالَ هَانِءٌ : فَإِنْ لَمْ أَشَأْ ذَلِكَ فَمَهْ قَالَ : فَإِنْ أَبَيْتُمْ ذَلِكَ أَدَّيْتُمُ الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ قَالَ فَإِنْ أَبَيْنَا ذَلِكَ قَالَ : فَإِنْ أَبَيْتُمْ ذَلِكَ وَطِئْتُكُمْ بِقَوْمٍ الْمَوْتُ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنَ الْحَيَاةِ إِلَيْكُمْ فَقَالَ هَانِءٌ : أَجِّلْنَا لَيْلَتَنَا هَذِهِ فَنَنْظُرَ فِي أَمْرِنَا قَالَ : قَدْ فَعَلْتُ فَلَمَّا أَصْبَحَ الْقَوْمُ غَدَا هَانِءٌ فَقَالَ : إِنَّهُ قَدِ اجْتَمَعَ أَمْرُنَا عَلَى أَنْ نُؤَدِّيَ الْجِزْيَةَ فَهَلُمَّ فَلأُصَالِحَكَ فَقَالَ لَهُ خَالِدٌ : كَيْفَ وَأَنْتُمْ قَوْمٌ عَرَبٌ تَكُونُ الْجِزْيَةُ وَالذُّلُّ أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ الْقِتَالِ وَالْعِزِّ فَقَالَ : نَظَرْنَا فِيمَا يُقْتَلُ مِنَّا فَإِذَا هُمْ لاَ يَرْجِعُونَ وَنَظَرْنَا إِلَى مَا يُؤْخَذُ مِنَّا مِنَ الْمَالِ فَقَلَّمَا نَلْبَثُ حَتَّى يُخْلِفَهُ اللَّهُ لَنَا قَالَ : فَصَالَحَهُمْ خَالِدٌ عَلَى تِسْعِينَ أَلْفًا. [ضعيف]

(۱۸۶۴۷) ابن اسحاق خالد بن ولید کے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی جانب سے حیرہ شہر میں ورود کے قصہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں اور محاورہ ہانی بن قبیصہ بیان کرتے ہیں کہ خالد بن ولید نے فرمایا: میں تم کو اسلام کی دعوت دیتا ہوں اور اس بات کی کہ تم گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد بندے اور رسول ہیں اور تم قائم کرو، زکوۃ ادا کرو اور تم پر مسلمانوں والے احکام جاری ہوں گے اور تم پر وہ ذمے داریاں عائد ہوں گی جو ان پر ہیں۔ ہانی نے کہا: اگر ہم اس کو بھی نہ مانیں۔ فرمایا: اگر تم اس بات کو بھی نہیں مانتے تو تم جزیہ ادا کرو۔ اس نے کہا: اگر میں یہ نہ چاہوں۔ فرمایا اگر تم اس بات کو نہیں مانتے تو پھر تمہارا واسطہ ایسی قوم سے پڑے گا جنہیں موت زندگی سے زیادہ محبوب ہے جیسے تمہیں زندگی محبوب ہے۔ ہانی نے کہا: آپ ہمیں ایک رات مہلت دیں۔ ہم اپنے معاملے میں سوچ و بچار کر لیں۔ کہنے لگے: میں آپ کو مہلت دیتا ہوں۔ جب لوگوں نے صبح کی تو ہانی نے آ کر کہا کہ ہم اس پر متفق ہوئے ہیں کہ ہم جزیہ ادا کیا کریں گے۔ آؤ میں آپ سے صلح کرنا چاہتا ہوں۔ خالد نے کہا: تم عرب لوگ ہو جزیہ اور ذلت کو لڑائی اور عزت پر ترجیح دے رہے ہو۔ اس نے کہا: ہم نے غور و فکر کیا۔ جو ہمارے قتل کیے جائیں گے وہ کبھی واپس نہ لوٹیں گے اور جو ہم سے مال لیا جائے گا تھوڑی مدت کے بعد اللہ رب العزت اور دے دیں گے تو حضرت خالد نے نوے ہزار پر صلح کی۔

(۵) باب مَنْ زَعَمَ إِنَّمَا تُؤْخَذُ الْجِزْيَةُ مِنَ الْعَجَمِ

جس کا گمان ہے کہ صرف عجمی لوگوں سے جزیہ لیا جائے گا

(۱۸۶۴۸) أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ أَنْبَأَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُوَيْدٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ النَّهْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِءُ أَنْبَأَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ :عَادَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- أَبَا طَالِبٍ وَعِنْدَهُ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ وَعِنْدَ رَأْسِهِ مَقْعَدُ رَجُلٍ فَلَمَّا رَآهُ أَبُو جَهْلٍ قَامَ فَجَلَسَ فَقَالَ : ابْنُ أَخِيكَ يَذْكُرُ آلِهَتَنَا فَقَالَ أَبُو طَالِبٍ :مَا شَأْنُ قَوْمِكَ يَشْكُونَكَ قَالَ :يَا عَمِّ أُرِيدُهُمْ عَلَى كَلِمَةٍ تَدِينُ لَهُمُ الْعَرَبُ وَتُؤَدِّي إِلَيْهِمُ الْعَجَمُ الْجِزْيَةَ . قَالَ :مَا هِيَ؟ قَالَ :شَهَادَةُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ . فَقَامُوا وَقَالُوا :أَجَعَلَ الآلِهَةَ إِلَهًا وَاحِدًا قَالَ وَنَزَلَ ﴿ص وَالْقُرْآنِ ذِي الذِّكْرِ﴾ حَتَّى إِذَا بَلَغَ ﴿إِنَّ هَذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ﴾ [ص ۱-۵] لَفْظُ حَدِيثِ الْمُقْرِئِ.[ضعیف]

(۱۸۶۴۸) سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو طالب کی تیمارداری فرمائی۔ اس وقت ان کے پاس قریشی لوگ تھے۔ جب آپ کھڑے ہوئے تو ابوجہل آپ کی جگہ بیٹھ کر کہنے لگا: آپ کا بھتیجا ہمارے معبودوں کا تذکرہ کرتا تھا تو ابو طالب نے کہا: آپ کی قوم شکایت کر رہی ہے۔ آپ نے فرمایا: اے چچا! میرا ارادہ ہے کہ اس بات کو اہل عرب قبول کرلیں تو عجم والے ان کو جزیہ دیں گے۔ پوچھا: کون سی بات؟ آپ نے فرمایا: اس بات کی گواہی دے دیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں تو انہوں نے کہا: کیا آپ نے صرف ایک ہی معبود بنا دیا؟ پھر سورۃ ص کی آیات نازل ہوئیں: ﴿ص وَالْقُرْآنِ ذِي الذِّكْرِ﴾ ﴿إِنَّ هَذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ﴾ [ص: ۱-۵] تک۔

(۶) باب ذِكْرِ كُتُبٍ أَنْزَلَهَا اللَّهُ تَعَالَى قَبْلَ نُزُولِ الْقُرْآنِ

نزول قرآن سے پہلے جو کتب اللہ نے نازل کیں ان کا تذکرہ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿أَمْ لَمْ يُنَبَّأْ بِمَا فِي صُحُفِ مُوسَى وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّى﴾ [الشعراء ۱۹۶]

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : وَلَيْسَ يُعْرَفُ تِلاَوَةُ كِتَابِ إِبْرَاهِيمَ وَذَكَرَ زَبُورَ دَاوُدَ وَقَالَ ﴿وَإِنَّهُ لَفِي زُبُرِ الأَوَّلِينَ﴾ [الشعراء ۱۹۶]

اللہ کا فرمان ہے: کیا ان کو موسیٰ کے صحیفوں میں جو کچھ ہے اس کی خبر نہیں۔ [النجم ۳۶]

امام شافعی رشلشہ فرماتے ہیں: ابراہیم کی کتاب کی تلاوت معروف نہیں ہے۔ لیکن داؤد کی کتاب زبور کا تذکرہ ہے۔ ﴿وَإِنَّهُ لَفِي زُبُرِ الْأَوَّلِينَ﴾ [الشعراء ۱۹۶] جو پہلے صحیفوں میں موجود ہے۔

(۱۸۶۴۹) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ أَنْبَأَنَا عِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- قَالَ : نَزَلَتْ صُحُفُ إِبْرَاهِيمَ أَوَّلَ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ وَأُنْزِلَتِ التَّوْرَاةُ لِسِتٍّ مَضَيْنَ مِنْ رَمَضَانَ وَأُنْزِلَ الإِنْجِيلُ لِثَلَاثَ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ وَأُنْزِلَ الزَّبُورُ لِثَمَانِ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ وَالْقُرْآنُ لأَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ .

وَفِيمَا رَوَى الرَّبِيعُ بْنُ صَبِيحٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ قَالَ : أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى مِائَةً وَأَرْبَعَةَ كُتُبٍ مِنَ السَّمَاءِ .

[ضعيف]

(۱۸۶۴۹) واثلہ بن اسقع نبی ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ یکم رمضان کو ابراہیم کے صحیفے نازل ہوئے اور چھ رمضان کو تورات نازل کی گئی اور ۱۳ رمضان کو انجیل نازل کی گئی اور ۱۸ رمضان کو زبور کا نزول ہوا اور ۲۶ رمضان کو قرآن نازل ہوا۔

(ب) حسن بصری فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ۱۰۴ کتب آسمان سے نازل فرمائیں۔

(۷) باب الْمَجُوسُ أَهْلُ كِتَابٍ وَالْجِزْيَةُ تُؤْخَذُ مِنْهُمْ

مجوسی اہل کتاب میں سے ہیں ان سے جزیہ لیا جائے گا

(۱۸۶۵۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَنْبَأَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَنْبَأَنَا الشَّافِعِيُّ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي سَعْدٍ : سَعِيدِ بْنِ الْمَرْزُبَانِ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ قَالَ فَرْوَةُ بْنُ نَوْفَلٍ الأَشْجَعِيُّ : عَلَامَ تُؤْخَذُ الْجِزْيَةُ مِنَ الْمَجُوسِ وَلَيْسُوا بِأَهْلِ كِتَابٍ فَقَامَ إِلَيْهِ الْمُسْتَوْرِدُ فَأَخَذَ بِلَبَّبِهِ فَقَالَ : يَا عَدُوَّ اللَّهِ تَطْعَنُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَعَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ يَعْنِي عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَدْ أَخَذُوا مِنْهُمُ الْجِزْيَةَ فَذَهَبَ بِهِ إِلَى الْقَصْرِ فَخَرَجَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَيْهِمَا فَقَالَ : الْبُدَاءَ فَجَلَسَا فِي ظِلِّ الْقَصْرِ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِالْمَجُوسِ كَانَ لَهُمْ عِلْمٌ يَعْلَمُونَهُ وَكِتَابٌ يَدْرُسُونَهُ وَإِنَّ مَلِكَهُمْ سَكِرَ فَوَقَعَ عَلَى ابْنَتِهِ أَوْ أُخْتِهِ فَاطَّلَعَ عَلَيْهِ بَعْضُ أَهْلِ مَمْلَكَتِهِ فَلَمَّا صَحَا جَاءُوا يُقِيمُونَ عَلَيْهِ الْحَدَّ فَامْتَنَعَ مِنْهُمْ فَدَعَا أَهْلَ مَمْلَكَتِهِ فَلَمَّا أَتَوْهُ قَالَ : تَعْلَمُونَ دِينًا خَيْرًا مِنْ دِينِ آدَمَ وَقَدْ كَانَ يُنْكِحُ بَنِيهِ مِنْ بَنَاتِهِ وَأَنَا عَلَى دِينِ آدَمَ مَا يَرْغَبُ بِكُمْ عَنْ دِينِهِ قَالَ : فَبَايَعُوهُ وَقَاتَلُوا الَّذِينَ خَالَفُوهُمْ حَتَّى قَتَلُوهُمْ فَأَصْبَحُوا وَقَدْ أُسْرِيَ عَلَى كِتَابِهِمْ فَرُفِعَ مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِهِمْ وَذَهَبَ الْعِلْمُ الَّذِي فِي صُدُورِهِمْ

فَهُمْ أَهْلُ كِتَابٍ وَقَدْ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مِنْهُمُ الْجِزْيَةَ.

وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو : مُحَمَّدَ بْنَ أَحْمَدَ الْعَاصِمِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ : مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ يَقُولُ : وَهِمَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فِي هَذَا الإِسْنَادِ رَوَاهُ عَنْ أَبِي سَعْدٍ الْبَقَّالِ فَقَالَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ وَنَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ هُوَ اللَّيْثِيُّ وَإِنَّمَا هُوَ عِيسَى بْنُ عَاصِمٍ الأَسَدِيُّ كُوفِيٌّ.

قَالَ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْغَلَطُ فِيهِ مِنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ لاَ مِنَ الشَّافِعِيِّ فَقَدْ رَوَاهُ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ غَيْرُ الشَّافِعِيِّ فَقَالَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ. [ضعيف]

(۱۸۶۵۰) فروہ بن نوفل اشجعی نے کہا: آپ مجوس سے جزیہ کیوں لیں گے حالانکہ وہ اہلِ کتاب نہیں؟ تو مستورد نے کہا: اے اللہ کے دشمن! آپ ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ پر تنقید کرتے ہیں کہ انہوں نے ان سے جزیہ وصول کیا۔ جب وہ شاہی محل میں گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ دونوں محل کے سائے میں بیٹھ گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں مجوس کے متعلق جانتا ہوں کہ وہ علم سکھاتے تھے اور کتاب پڑھاتے تھے۔ ان کے بادشاہ نے حالتِ نشہ میں اپنی بیٹی یا بہن سے زنا کرلیا۔ جس کا علم بعض لوگوں کو ہو گیا تو وہ حد کے نفاذ کے لیے آئے۔ انہوں نے ان کو روک دیا۔ پھر اس نے اپنے لوگوں کو بلا کر کہا کہ کیا آدم کے دین سے بہتر بھی کوئی دین ہے، جس میں وہ اپنے بیٹوں کا نکاح اپنی بیٹیوں سے کر دیتے تھے، میں آدم کے دین پر ہوں۔ راوی کہتے ہیں: انہوں نے اس کی بیعت کی اور اپنے نفسوں کو قتل کر دیا اور انہیں کتابوں سمیت قیدی بنایا گیا تو انہیں کے درمیان سے ان کو اٹھا لیا گیا۔ ان کا علم ختم کر دیا گیا وہ اہل کتاب تھے۔ ان سے رسول اللہ ﷺ، ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ نے جزیہ وصول کیا۔

(۱۸۶۵۱) أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ الأَصْبَهَانِيُّ إِمْلاَءً أَنْبَأَنَا أَبُو سَعِيدٍ ابْنُ الأَعْرَابِيِّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ بَجَالَةَ بْنَ عَبْدَةَ يَقُولُ : كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَمِّ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ فَأَتَاهُ كِتَابُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : اقْتُلُوا كُلَّ سَاحِرٍ وَفَرِّقُوا بَيْنَ كُلِّ ذِي مَحْرَمٍ مِنَ الْمَجُوسِ وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتَّى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- أَخَذَهَا مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ.

(۱۸۶۵۱) بجالہ بن عبدہ کہتے ہیں کہ میں جزء بن معاویہ کا کاتب تھا جو احنف بن قیس کے چچا ہیں۔ ان کے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا کہ تمام جادوگروں کو قتل کر دو اور مجوس کے محرم رشتہ داروں کے درمیان تفریق کر دو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی شہادت تک مجوس سے جزیہ نہ لیا تھا اور رسول اللہ ﷺ نے ہجر کے مجوس سے جزیہ لیا تھا۔ [صحيح۔ لابن خزيمه]

(۱۸۶۵۲) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَنْبَأَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَنْبَأَنَا

الشَّافِعِيُّ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ فَذَكَرَهُ بِإِسْنَادِهِ مُخْتَصَرًا فِي الْجِزْيَةِ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ :حَدِيثُ بَجَالَةَ مُتَّصِلٌ ثَابِتٌ لأَنَّهُ أَدْرَكَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ رَجُلاً فِي زَمَانِهِ كَاتِبًا لِعُمَّالِهِ وَحَدِيثُ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- مُتَّصِلٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ حَدِيثِ الْحِجَازِ حَدِيثَانِ مُنْقَطِعَانِ بِأَخْذِ الْجِزْيَةِ مِنَ الْمَجُوسِ. [صحیح۔ بخاری ۱۳۵۷]

(۱۸۶۵۲) امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حدیث بجالہ متصل ثابت ہے کیونکہ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں ان عاملوں کے کاتب تھے اور نصر بن عاصم جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ ہم ان سے جزیہ لیتے تھے اور دو احادیث اہل حجاز سے منقطع ہیں کہ وہ مجوس سے جزیہ لیتے تھے۔

(۱۸۶۵۳) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَسَنِ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ [صحیح۔ تقدم قبلہ]

(۱۸۶۵۳) جعفر بن محمد اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجوس کا تذکرہ فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں کہ ان کے بارے کیا فیصلہ کروں تو حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے ساتھ اہل کتاب کا معاملہ کرتے تھے۔

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَنْبَأَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَنْبَأَنَا الشَّافِعِيُّ أَنْبَأَنَا مَالِكٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ :أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ذَكَرَ الْمَجُوسَ فَقَالَ :مَا أَدْرِي كَيْفَ أَصْنَعُ فِي أَمْرِهِمْ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ :سُنُّوا بِهِمْ سُنَّةَ أَهْلِ الْكِتَابِ . [ضعیف]

(۱۸۶۵۴) جعفر بن محمد اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو میں نے گواہی پیش کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے اہل کتاب والا معاملہ کیا تھا۔

(۱۸۶۵۵) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَنْبَأَنَا الرَّبِيعُ أَنْبَأَنَا الشَّافِعِيُّ أَنْبَأَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ : أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوسِ الْبَحْرَيْنِ وَأَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخَذَهَا مِنَ الْبَرْبَرِ. زَادَ ابْنُ وَهْبٍ فِي رِوَايَتِهِ :وَأَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخَذَهَا مِنْ مَجُوسِ فَارِسَ.

قَالَ الشَّيْخُ :وَابْنُ شِهَابٍ إِنَّمَا أَخَذَ حَدِيثَهُ هَذَا عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ حَسَنُ الْمُرْسَلِ كَيْفَ وَقَدْ

انْضَمَّ إِلَيْهِ مَا تَقَدَّمَ. [ضعيف]

(۱۸۶۵۵) ابن شہاب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بحرین کے مجوس سے جزیہ وصول فرمایا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بربر کے مجوس سے جزیہ حاصل کیا۔ ابن وهب نے اپنی روایت میں اضافہ کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فارس کے مجوس سے جزیہ لیا۔

(۱۸۶۵۶) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ وَأَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ وَأَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخَذَهَا مِنْ مَجُوسِ السَّوَادِ وَأَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخَذَهَا مِنْ مَجُوسِ بَرْبَرَ.

[ضعيف]

(۱۸۶۵۶) سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہجر کے مجوس سے جزیہ حاصل کیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سواد کے مجوس سے جزیہ لیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بربر کے مجوس سے جزیہ وصول فرمایا۔

(۱۸۶۵۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَنْبَأَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ قُشَيْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ بَجَالَةَ بْنِ عَبْدَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الأَسْبَذِيِّينَ مِنْ أَهْلِ الْبَحْرَيْنِ وَهُمْ مَجُوسُ أَهْلِ هَجَرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَمَكَثَ عِنْدَهُ ثُمَّ خَرَجَ فَسَأَلْتُهُ مَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ فِيكُمْ؟ قَالَ : شَرًّا قُلْتُ : مَهْ قَالَ الإِسْلاَمُ أَوِ الْقَتْلُ. قَالَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَبِلَ مِنْهُمُ الْجِزْيَةَ.

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : وَأَخَذَ النَّاسُ بِقَوْلِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَتَرَكُوا مَا سَمِعْتُ أَنَا مِنَ الأَسْبَذِيِّ.

قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ : نِعْمَ مَا صَنَعُوا تَرَكُوا رِوَايَةَ الأَسْبَذِيِّ الْمَجُوسِيِّ وَأَخَذُوا بِرِوَايَةِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى أَنَّهُ قَدْ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ بِمَا قَالَ الأَسْبَذِيُّ ثُمَّ يَأْتِيهِ الْوَحْيُ بِقَبُولِ الْجِزْيَةِ مِنْهُمْ فَيَقْبَلُهَا كَمَا قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ. [ضعيف]

(۱۸۶۵۷) بجالہ بن عبدہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ ایک بحرین کا شخص جو ہجر کے مجوس میں سے تھا نبی ﷺ کے پاس آیا۔ آپ کے پاس ٹھہرا رہا۔ پھر اس کے نکلنے کے بعد میں نے اس سے پوچھا کہ تمہارے بارے اللہ ورسول نے کیا فیصلہ فرمایا ہے؟ اس نے کہا: برا۔ میں نے کہا: کیا۔ اس نے کہا: اسلام قبول کرو یا قتل۔

راوی کہتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ نے ان سے جزیہ قبول کر لیا تھا۔

(ب) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگوں نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی بات قبول کی لیکن جو میں نے ایک

اسبذی سے سنا تھا اس کو ترک کر دیا۔

شیخ فرماتے ہیں: انہوں نے اسبذی مجوسی کی بات کو چھوڑ کر حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی بات کو قبول کیا ہے، کیونکہ اس سے بات چیت کے بعد وحی آئی جس کی بنا پر آپ نے جزیہ قبول فرمایا۔

(۱۸۶۵۸) وَقَدْ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ بِبَغْدَادَ أَنْبَأَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عَتَّابٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَمِّهِ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ : أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ حَلِيفُ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ كَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- أَخْبَرَهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجِزْيَتِهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- هُوَ صَالَحَ أَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلاَءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الأَنْصَارُ بِقُدُومِهِ فَوَافَتْ صَلاَةَ الصُّبْحِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- فَلَمَّا انْصَرَفَ تَعَرَّضُوا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- حِينَ رَآهُمْ وَقَالَ : أَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ وَأَنَّهُ جَاءَ بِشَيْءٍ. فَقَالُوا : أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ : أَبْشِرُوا وَأَمِّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللَّهِ مَا الْفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ وَلَكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوهَا وَتُلْهِيَكُمْ كَمَا أَلْهَتْهُمْ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۸۶۵۸) عمرو بن عوف جو بنو عامر بن لوی کے حلیف اور بدری صحابی ہیں۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوعبیدہ بن جراح کو بحرین کے مجوس سے جزیہ لینے کے لیے روانہ کیا اور بحرین کے امیر علاء بن حضرمی تھے جن کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح کے بعد مقرر فرمایا تھا۔ جب ابوعبیدہ بحرین سے مال لیکر آئے اور انصار کو ان کے آنے کی خبر ملی تو انہوں نے صبح کی نماز آپ کے ساتھ مکمل کی اور آپ کے در پے ہو گئے تو آپ ان کو دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا: تمہیں ابوعبیدہ کے مال لانے کی خبر ملی ہو گی؟ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے صحیح فرمایا۔ فرمایا: خوشخبری حاصل کرو جو تمہیں خوش کر دے گی مجھے تمہاری فقیری کا ڈر نہیں۔ لیکن تمہاری دنیا کی خوشحالی سے ڈرتا ہوں۔ جیسے تم سے پہلے لوگوں پر دنیا کشادہ کی گئی پھر انہوں نے اس میں رغبت کی تو اس دنیا نے ان کو ہلاک کر ڈالا۔ کہیں تمہیں بھی ہلاک نہ کر دے۔

(۱۸۶۵۹) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَنْبَأَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَهُ بِنَحْوِهِ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنِ الْحَسَنِ الْحُلْوَانِيِّ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ.

(۱۸۶۵۹) ایضاً۔

(۱۸۶۶۰) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا هِلاَلُ بْنُ الْعَلاَءِ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيُّ وَزِيَادُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ قَالَ : بَعَثَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ النَّاسَ مِنْ أَفْنَاءِ الأَمْصَارِ يُقَاتِلُونَ الْمُشْرِكِينَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فِي إِسْلاَمِ الْهُرْمُزَانِ قَالَ فَقَالَ : إِنِّي مُسْتَشِيرُكَ فِي مَغَازِيَّ هَذِهِ فَأَشِرْ عَلَيَّ فِي مَغَازِي الْمُسْلِمِينَ قَالَ : نَعَمْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ الأَرْضُ مَثَلُهَا وَمَثَلُ مَنْ فِيهَا مِنَ النَّاسِ مِنْ عَدُوِّ الْمُسْلِمِينَ مَثَلُ طَائِرٍ لَهُ رَأْسٌ وَلَهُ جَنَاحَانِ وَلَهُ رِجْلاَنِ فَإِنْ كُسِرَ أَحَدُ الْجَنَاحَيْنِ نَهَضَتِ الرِّجْلاَنِ بِجَنَاحٍ وَالرَّأْسُ وَإِنْ كُسِرَ الْجَنَاحُ الآخَرُ نَهَضَتِ الرِّجْلاَنِ وَالرَّأْسُ وَإِنْ شُدِخَ الرَّأْسُ ذَهَبَتِ الرِّجْلاَنِ وَالْجَنَاحَانِ وَالرَّأْسُ فَالرَّأْسُ كِسْرَى وَالْجَنَاحُ قَيْصَرُ وَالْجَنَاحُ الآخَرُ فَارِسُ فَمُرِ الْمُسْلِمِينَ أَنْ يَنْفِرُوا إِلَى كِسْرَى فَقَالَ بَكْرٌ وَزِيَادٌ جَمِيعًا عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ قَالَ : فَنَدَبَنَا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْنَا رَجُلاً مِنْ مُزَيْنَةَ يُقَالُ لَهُ النُّعْمَانُ بْنُ مُقَرِّنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَحَشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَعَهُ قَالَ : وَخَرَجْنَا فِيمَنْ خَرَجَ مِنَ النَّاسِ حَتَّى إِذَا دَنَوْنَا مِنَ الْقَوْمِ وَأَدَاةُ النَّاسِ وَسِلاَحُهُمُ الْحَجَفُ وَالرِّمَاحُ الْمُكَسَّرَةُ وَالنَّبْلُ قَالَ : فَانْطَلَقْنَا نَسِيرُ وَمَا لَنَا كَثِيرُ خُيُولٍ أَوْ مَا لَنَا خُيُولٌ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِأَرْضِ الْعَدُوِّ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ نَهَرٌ خَرَجَ عَلَيْنَا عَامِلٌ لِكِسْرَى فِي أَرْبَعِينَ أَلْفًا حَتَّى وَقَفُوا عَلَى النَّهَرِ وَوَقَفْنَا مِنْ حِيَالِهِ الآخَرِ قَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَخْرِجُوا إِلَيْنَا رَجُلاً يُكَلِّمُنَا فَأُخْرِجَ إِلَيْهِ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ وَكَانَ رَجُلاً قَدِ اتَّجَرَ وَعَلِمَ الأَلْسِنَةَ قَالَ فَقَامَ تَرْجُمَانُ الْقَوْمِ فَتَكَلَّمَ دُونَ مَلِكِهِمْ قَالَ فَقَالَ لِلنَّاسِ : لِيُكَلِّمْنِي رَجُلٌ مِنْكُمْ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ : سَلْ عَمَّا شِئْتَ فَقَالَ : مَا أَنْتُمْ فَقَالَ : نَحْنُ نَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ كُنَّا فِي شَقَاءٍ شَدِيدٍ وَبَلاَءٍ طَوِيلٍ نَمَصُّ الْجِلْدَ وَالنَّوَى مِنَ الْجُوعِ وَنَلْبَسُ الْوَبَرَ وَالشَّعَرَ وَنَعْبُدُ الشَّجَرَ وَالْحَجَرَ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الأَرْضِ إِلَيْنَا نَبِيًّا مِنْ أَنْفُسِنَا نَعْرِفُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ فَأَمَرَنَا نَبِيُّنَا رَسُولُ رَبِّنَا -ﷺ- أَنْ نُقَاتِلَكُمْ حَتَّى تَعْبُدُوا اللَّهَ وَحْدَهُ أَوْ تُؤَدُّوا الْجِزْيَةَ وَأَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا عَنْ رِسَالَةِ رَبِّنَا أَنَّهُ مَنْ قُتِلَ مِنَّا صَارَ إِلَى جَنَّةٍ وَنَعِيمٍ لَمْ يَرَ مِثْلَهُ قَطُّ وَمَنْ بَقِيَ مِنَّا مَلَكَ رِقَابَكُمْ قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ : بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ بَعْدَ غَدٍ حَتَّى نَأْمُرَ بِالْجِسْرِ يُجْسَرُ قَالَ : فَافْتَرَقُوا وَجَسَرُوا الْجِسْرَ ثُمَّ إِنَّ أَعْدَاءَ اللَّهِ قَطَعُوا إِلَيْنَا فِي مِائَةِ أَلْفٍ سِتُّونَ أَلْفًا يَجُرُّونَ الْحَدِيدَ وَأَرْبَعُونَ أَلْفًا رُمَاةُ الْحَدَقِ فَأَطَافُوا بِنَا عَشْرَ مَرَّاتٍ قَالَ : وَكُنَّا اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا فَقَالُوا هَاتُوا لَنَا رَجُلاً يُكَلِّمُنَا فَأَخْرَجْنَا الْمُغِيرَةَ فَأَعَادَ عَلَيْهِمْ كَلاَمَهُ الأَوَّلَ فَقَالَ الْمَلِكُ : أَتَدْرُونَ مَا مَثَلُنَا وَمَثَلُكُمْ قَالَ الْمُغِيرَةُ : مَا مَثَلُنَا وَمَثَلُكُمْ قَالَ : مَثَلُ رَجُلٍ لَهُ بُسْتَانٌ ذُو رَيَاحِينَ وَكَانَ لَهُ ثَعْلَبٌ قَدْ آذَاهُ فَقَالَ لَهُ رَبُّ الْبُسْتَانِ يَا أَيُّهَا الثَّعْلَبُ لَوْلاَ أَنْ يُنْتِنَ

حَائِطِي مِنْ جِيفَتِكَ لَهَيِّنَاتٌ مَا قَدْ قَتَلَكَ وَإِنَّا لَوْلاَ أَنْ تُنْتِنَ بِلاَدَنَا مِنْ جِيفِكُمْ لَكُنَّا قَدْ قَتَلْنَاكُمْ بِالأَمْسِ قَالَ لَهُ الْمُغِيرَةُ : هَلْ تَدْرِي مَا قَالَ الثَّعْلَبُ لِرَبِّ الْبُسْتَانِ قَالَ : مَا قَالَ لَهُ قَالَ قَالَ لَهُ : يَا رَبَّ الْبُسْتَانِ أَنْ أَمُوتَ فِي حَائِطِكَ ذَا بَيْنَ الرَّيَاحِينِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَخْرُجَ إِلَى أَرْضٍ قَفْرٍ لَيْسَ بِهَا شَيْءٌ وَإِنَّهُ وَاللَّهِ لَوْ لَمْ يَكُنْ دِينٌ وَقَدْ كُنَّا مِنْ شَقَاءِ الْعَيْشِ فِيمَا ذَكَرْتُ لَكَ مَا عُدْنَا فِي ذَلِكَ الشَّقَاءِ أَبَدًا حَتَّى نُشَارِكَكُمْ فِيمَا أَنْتُمْ فِيهِ أَوْ نَمُوتَ فَكَيْفَ بِنَا وَمَنْ قُتِلَ مِنَّا صَارَ إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ وَجَنَّتِهِ وَمَنْ بَقِيَ مِنَّا مَلَكَ رِقَابَكُمْ قَالَ جُبَيْرٌ : فَأَقَمْنَا عَلَيْهِمْ يَوْمًا لاَ نُقَاتِلُهُمْ وَلاَ يُقَاتِلُنَا الْقَوْمُ قَالَ فَقَامَ الْمُغِيرَةُ إِلَى النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ : يَا أَيُّهَا الأَمِيرُ إِنَّ النَّهَارَ قَدْ صَنَعَ مَا تَرَى وَاللَّهِ لَوْ وُلِّيتُ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ مِثْلَ الَّذِي وُلِّيتَ مِنْهُمْ لأَلْحَقْتُ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَ عِبَادِهِ بِمَا أَحَبَّ فَقَالَ النُّعْمَانُ : رُبَّمَا أَشْهَدَكَ اللَّهُ مِثْلَهَا ثُمَّ لَمْ يُنَدِّمْكَ وَلَمْ يُخْزِكَ وَلَكِنِّي شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- كَثِيرًا كَانَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ انْتَظَرَ حَتَّى تَهُبَّ الأَرْوَاحُ وَتَحْضُرَ الصَّلَوَاتُ أَلاَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي لَسْتُ لِكُلِّكُمْ أُسْمِعُ فَانْظُرُوا إِلَى رَايَتِي هَذِهِ فَإِذَا حَرَّكْتُهَا فَاسْتَعِدُّوا مَنْ أَرَادَ أَنْ يَطْعَنَ بِرُمْحِهِ فَلْيُيَسِّرْ وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَضْرِبَ بِعَصَاهُ فَلْيُيَسِّرْ عَصَاهُ وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَطْعَنَ بِخَنْجَرِهِ فَلْيُيَسِّرْهُ وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَضْرِبَ بِسَيْفِهِ فَلْيُيَسِّرْ سَيْفَهُ أَلاَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي مُحَرِّكُهَا الثَّانِيَةَ فَاسْتَعِدُّوا ثُمَّ إِنِّي مُحَرِّكُهَا الثَّالِثَةَ فَشُدُّوا عَلَى بَرَكَةِ اللَّهِ فَإِنْ قُتِلْتُ فَالأَمِيرُ أَخِي فَإِنْ قُتِلَ أَخِي فَالأَمِيرُ حُذَيْفَةُ فَإِنْ قُتِلَ حُذَيْفَةُ فَالأَمِيرُ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ

قَالَ وَحَدَّثَنِي زِيَادٌ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ : فَتَلَهُمُ اللَّهُ فَنَظَرْنَا إِلَى بَغْلٍ مُوقَرٍ عَسَلاً وَسَمْنًا قَدْ كُدِسَتِ الْقَتْلَى عَلَيْهِ فَمَا أُشَبِّهُهُ إِلاَّ كَرْمًا مِنْ كَرْمِ السَّمَكِ يُلْقَى بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ إِنَّمَا يَكُونُ الْقَتْلُ فِي الأَرْضِ وَلَكِنْ هَذَا شَيْءٌ صَنَعَهُ اللَّهُ وَظَهَرَ الْمُسْلِمُونَ وَقُتِلَ النُّعْمَانُ وَأَخُوهُ وَصَارَ الأَمْرُ إِلَى حُذَيْفَةَ فَهَذَا حَدِيثُ زِيَادٍ وَبَكْرٍ. [صحیح۔ بخاری ۳۱۶۰]

(۱۸۶۶۰) جبیر بن حیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مشرکوں سے قتال کے لیے مختلف شہروں میں لوگوں کو روانہ کیا۔ اس نے حدیث ذکر کی جس میں ہرمزان کے اسلام لانے کا تذکرہ بھی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ ہرمزان نے اپنے ساتھیوں سے مشورہ طلب کیا کہ مجھے مسلمانوں سے جنگ کرنے کے بارے میں مشورہ دو تو انہوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! اس زمین کی مثال اور جس زمین میں یہ لوگ رہتے ہیں ایک پرندے کی ہے کہ ایک اس کا سر، دو پر، دو پاؤں ہیں، اگر ایک پر کاٹ دیا جائے تو ایک پر، دو پاؤں اور ایک سر سے پرواز کرے گا۔ اگر دوسرا پر بھی کاٹ دیا جائے تو دونوں پاؤں اور سر کے ذریعہ اڑے گا۔ اگر سر بھی کچل دیا جائے تو پھر پاؤں، پر اور سر سب ختم ہو جائیں گے۔ سر سے مراد کسریٰ، پر سے مراد قیصر، دوسرا پر فارس۔ آپ مسلمانوں کو حکم دیں کہ وہ کسریٰ کی جانب جائیں۔ بکر و زیاد دونوں جبیر بن حیہ سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں بلوا کر ہمارا امیر

حزینہ قبیلے کے نعمان بن مقرن کو بنا دیا۔ راوی کہتے ہیں: ہم بھی لوگوں کے ساتھ نکل پڑے اور جب ہم ایسی قوم کے قریب ہوئے جن کے سامان حرب نیزے وغیرہ ٹوٹے ہوئے تھے۔ ہم چلتے رہے۔ جب دشمن کے قریب آئے تو ہمارے پاس زیادہ گھوڑے نہ تھے۔ ہمارے اور دشمن کے درمیان ایک نہر تھی۔ کسریٰ کے عامل نے ۴۰ ہزار کا لشکر لا کر نہر کی دوسری جانب کھڑا کر دیا۔ اس نے کہا: بات چیت کے لیے کوئی آدمی نکالو۔ مغیرہ بن شعبہ کو نکالا گیا کیونکہ یہ تاجر آدمی تھے زبان سمجھتے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ ترجمان نے بات چیت شروع کی۔ کہنے لگا: تمہارا کوئی اور آدمی بات کرے تو حضرت مغیرہ بن شعبہ نے کہا: جو چاہو پوچھو۔ اس ترجمان نے پوچھا: تم کون ہو؟ تو مغیرہ کہنے لگے: ہم عرب لوگ ہیں مصیبت کے مارے ہوئے، پریشانیوں میں گھرے ہوئے ہم تو بھوک کے مارے چمڑے کو چوستے ہیں اور گٹھلیاں کھاتے ہیں۔ ہم اونی اور بالوں والا لباس پہنتے ہیں، ہم شجر و حجر کی عبادت کرتے تھے کہ آسمانوں و زمین کے رب نے ہماری جانب ہمارے اندر سے ایک رسول ﷺ مبعوث فرما دیا۔ جس کے والدین کو ہم جانتے ہیں تو ہمارے رب کے رسول ﷺ نے حکم دیا کہ تمہارے ساتھ قتال کریں یہاں تک کہ تم ایک اللہ کی عبادت کرو یا جزیہ ادا کرو۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہ بھی خبر دی کہ شہادت کے بعد نعمتوں والی جنت ملے گی۔ جن کو تم نے کبھی دیکھا بھی نہ ہوگا اور تمہارے باقی ماندہ لوگ تمہاری گردنوں کے مالک بن جائیں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس شخص نے کہا: کل ہم اپنے اور تمہارے درمیان پل بنانے کا حکم دے دیں گے۔ راوی کہتے ہیں: جب پل بن گیا تو اللہ کے دشمنوں نے ہماری طرف ایک لاکھ کا لشکر مرتب کیا۔ ۶۰ ہزار کا لشکر وہ لوہے میں غرق اور ۴۰ ہزار تیر انداز۔ وہ ہمارے ارد گرد دس مرتبہ گھومے۔ راوی کہتے ہیں: ہم صرف ۴ ہزار تھے۔ انہوں نے پھر کہا: کوئی آدمی نکالو جو ہم سے بات چیت کرے۔ ہم نے پھر مغیرہ بن شعبہ کو نکالا تو انہوں نے پہلے والی کلام دہرائی۔ بادشاہ نے کہا: تم اپنی اور ہماری مثال کو جانتے ہو؟ تو مغیرہ بن شعبہ نے کہا: ہماری اور تمہاری کیا مثال ہے؟ اس بادشاہ نے کہا: اس شخص کی مثال جس کے پاس دو بہترین باغ ہوں اور ایک لومڑی نے اس کو تکلیف دی ہو تو باغ کا مالک کہتا ہے: اے لومڑی! اگر تو میرے باغ کو اپنے مردار جسم سے خالی نہ کرے تو میں کسی کو تیار کیے دیتا ہوں جو تجھے قتل کر دے گا۔ اگر تم ہمارے شہروں کو خالی کر دو تو درست وگرنہ ہم تمہیں قتل کر ڈالیں گے تو مغیرہ کہنے لگے: جانتے ہو لومڑی نے بستان کے مالک کو کیا جواب دیا تھا؟ تو بادشاہ کہنے لگا: کیا اس نے جواب دیا اس نے۔ مغیرہ فرماتے ہیں کہ اس نے کہا: اے باغ کے مالک! مجھے تیرے باغ میں مرنا زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں اپنی زمین پر جاؤں جہاں کچھ بھی نہیں ہے۔ اللہ کی قسم! ہمارا کوئی دین نہ تھا اور ہم بدحال تھے۔ جو میں نے تیرے سامنے بیان کیا ہم اس صورت حال میں واپس نہیں جانا چاہتے یا تو تمہارے ساتھ شریک ہوں گے یا مارے جائیں گے۔ جو مارا گیا وہ اللہ کی رحمت اور جنت کا وارث جو باقی بچا وہ تمہاری گردنوں کا وارث یعنی بادشاہ ہوگا۔ جبیر کہتے ہیں: ایک دن تک نہ انہوں نے اور نہ ہی ہم نے لڑائی کی۔ مغیرہ نے نعمان بن مقرن سے کہا: اے امیر! دن گزر گیا، جس طرح اللہ نے آپ کو امیر بنایا ہے اگر میں ہوتا تو جنگ شروع کروا چکا ہوتا۔ پھر جو اللہ کو منظور ہوتا فیصلہ فرما دیتے۔ نعمان بن مقرن نے کہا: اللہ گواہ ہے آپ کو ندامت اور پریشانی نہ ہو۔ میں جتنی بار بھی رسول

اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر تھا۔ آپ دن کے ابتدائی حصہ میں لڑائی نہ کرتے بلکہ ہواؤں کے چلنے اور نماز کا انتظار فرماتے۔ خبردار! اے لوگو! میں تم کو آواز نہ دوں گا بلکہ میرے جھنڈے کو دیکھتے رہنا، جب میں اس کو حرکت دوں تو تیاری کر لینا۔ جو نیزہ مارنا چاہے یا لاٹھی تو اپنے ہتھیار تیار کر لینا۔ جو خنجر یا تلوار مارنا چاہے وہ بھی تیاری کر لے۔ جب دوسری مرتبہ جھنڈے کو حرکت دوں تب ہی تیار ہو جاؤ جب تیسری بار حرکت دی جائے تو حملہ کر دینا۔ اگر میں قتل ہو جاؤں تو میرا بھائی امیر ہوگا۔ اگر وہ شہید ہو جائے تو حضرت حذیفہ امیر ہوں گے۔ اگر وہ بھی مارے جائیں تو مغیرہ بن شعبہ امیر ہوں گے۔

(ب) زیاد کے والد بیان کرتے ہیں کہ اللہ نے ان کو قتل کر ڈالا تو ہم نے ایک خچر شہد و گھی سے لدی ہوئی دیکھی کہ مقتولوں کا ڈھیر تھا۔ اس کے مثل کوئی چیز نہ تھی جیسے کستوری کا ڈھیر ہوتا ہے جسے ایک دوسرے کے اوپر ڈالا گیا ہے۔ میں پہچان گیا کہ زمین میں قتل ہے لیکن یہ چیز اللہ نے مقدر کی تھی۔ مسلمان غالب آ گئے۔ نعمان بن مقرن اور ان کے بھائی شہید ہو گئے اور حضرت حذیفہ امیر تھے۔

(۱۸۶۶۱) قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ: كَتَبَ حُذَيْفَةُ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ أُصِيبَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فُلاَنٌ وَفُلاَنٌ وَفِيمَنْ لاَ يُعْرَفُ أَكْثَرُ فَلَمَّا قَرَأَ الْكِتَابَ رَفَعَ صَوْتَهُ ثُمَّ بَكَى وَبَكَى فَقَالَ: بَلِ اللَّهُ يَعْرِفُهُمْ ثَلاَثًا.
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ مُخْتَصَرًا عَنِ الْفَضْلِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ الرَّقِّيِّ.
وَفِيهِ دَلاَلَةٌ عَلَى أَخْذِ الْجِزْيَةِ مِنَ الْمَجُوسِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ فَقَدْ كَانَ كِسْرَى وَأَصْحَابُهُ مَجُوسًا.

[صحیح۔ تقدم قبلہ]

(۱۸۶۶۱) ابو رجاء حنفی کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ فلاں، فلاں مہاجر شہید ہو گئے اور ان کے بارے لکھا جن کی پہچان نہ ہو سکی۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط کو پڑھا تو روئے اور فرمایا: اللہ ان کو جانتے ہیں تین مرتبہ فرمایا۔
(ب) اس میں جزیہ لینے پر دلالت ہے کیونکہ کسریٰ اور ساتھی مجوسی تھے۔

(۱۸۶۶۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِلاَلٍ عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّ أَهْلَ فَارِسَ لَمَّا مَاتَ نَبِيُّهُمْ كَتَبَ لَهُمْ إِبْلِيسُ الْمَجُوسِيَّةَ. [ضعیف]

(۱۸۶۶۲) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اہل فارس کا نبی فوت ہو گیا تو ابلیس نے ان کو مجوس لکھا۔

(۸) باب الْفَرْقِ بَيْنَ نِكَاحِ نِسَاءِ مَنْ يُؤْخَذُ مِنْهُ الْجِزْيَةُ وَذَبَائِحِهِمْ

عورتوں کے نکاح اور ان کے ذبائح میں فرق ہے جن سے جزیہ وصول کیا جاتا ہے

(۱۸۶۶۳) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ: أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ الأَصْبَهَانِيُّ أَنْبَأَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ حَمْدَانَ أَنْبَأَنَا الْحَسَنُ بْنُ

سُفْیَانَ حَدَّثَنَا أَبُو بَکْرِ بْنُ أَبِی شَیْبَۃَ حَدَّثَنَا وَکِیعٌ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ قَیْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ : کَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- إِلَی مَجُوسِ هَجَرَ یَعْرِضُ عَلَیْهِمُ الإِسْلاَمَ فَمَنْ أَسْلَمَ قُبِلَ مِنْهُ وَمَنْ أَبَی ضُرِبَتْ عَلَیْهِ الْجِزْیَۃُ عَلَی أَنْ لاَ تُؤْکَلَ لَهُمْ ذَبِیحَۃٌ وَلاَ تُنْکَحَ لَهُمُ امْرَأَۃٌ. هَذَا مُرْسَلٌ وَإِجْمَاعُ أَکْثَرِ الْمُسْلِمِینَ عَلَیْهِ یُؤَکِّدُهُ وَلاَ یَصِحُّ مَا رُوِیَ عَنْ حُذَیْفَۃَ فِی نِکَاحِ مَجُوسِیَّۃٍ وَالرِّوَایَۃُ فِی نَصَارَی بَنِی تَغْلِبَ عَنْ عُمَرَ وَعَلِیٍّ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمَا تَرِدُ فِی مَوْضِعِهَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَی. [ضعیف]

(۱۸۶۶۳) حسن بن محمد بن علی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہجر کے مجوس کو اسلام کی دعوت دی۔ جس نے اسلام قبول کر لیا تو درست وگرنہ دوسروں پر جزیہ لاگو کر دیا اور فرمایا: ان کا ذبح شدہ جانور نہ کھایا جائے اور ان کی عورتوں سے نکاح نہ کیا جائے۔

(۹)باب کَمِ الْجِزْیَۃُ

جزیہ کتنا لیا جائے

(۱۸۶۶۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِیَۃَ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عَنْ أَبِی وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- بَعَثَهُ إِلَی الْیَمَنِ وَأَمَرَهُ أَنْ یَأْخُذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ کُلِّ ثَلاَثِینَ بَقَرَۃً تَبِیعًا وَمِنْ کُلِّ أَرْبَعِینَ بَقَرَۃً مُسِنَّۃً وَمِنْ کُلِّ حَالِمٍ دِینَارًا أَوْ عِدْلَهُ ثَوْبَ مَعَافِرَ. [صحیح]

(۱۸۶۶۴) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں یمن روانہ کیا اور فرمایا: گائے والوں سے ہر تیس گایوں پر ایک سال کا بچہ وصول کیا جائے اور ۴۰ گایوں پر ۲ سال کا بچہ وصول کیا جائے اور ہر بالغ کے ذمہ ایک دینار یا اس کے برابر معافری کپڑا۔

(۱۸۶۶۵) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَلِیٍّ الرُّوذْبَارِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَکْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَیْلِیُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِیَۃَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِی وَائِلٍ عَنْ مُعَاذٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ النَّبِیَّ -ﷺ- لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَی الْیَمَنِ أَمَرَهُ أَنْ یَأْخُذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ کُلِّ ثَلاَثِینَ تَبِیعًا أَوْ تَبِیعَۃً وَمِنْ کُلِّ أَرْبَعِینَ مُسِنَّۃً وَمِنْ کُلِّ حَالِمٍ یَعْنِی مُحْتَلِمٍ دِینَارًا أَوْ عِدْلَهُ مِنَ الْمَعَافِرِیِّ ثِیَابٌ تَکُونُ بِالْیَمَنِ. [صحیح]

(۱۸۶۶۵) ابو وائل حضرت معاذ سے نقل فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں یمن کی جانب روانہ کیا تو فرمایا کہ گائے والوں سے ہر تیس پر ایک سالہ نر یا مادہ وصول کرنا اور ہر ۴۰ گائے پر دو دانت والا اور ہر بالغ سے ایک دینار یا اس کے برابر معافری کپڑے یمن کے بنے ہوئے وصول کرنا۔

(۱۸۶۶۶) قَالَ وَحَدَّثَنَا النُّفَیْلِیُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِیَۃَ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِیمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ مُعَاذٍ رَضِیَ اللَّهُ

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- مِثْلَهُ.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ فِي بَعْضِ النُّسَخِ: هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ بَلَغَنِي عَنْ أَحْمَدَ أَنَّهُ كَانَ يُنْكِرُ هَذَا الْحَدِيثَ إِنْكَارًا شَدِيدًا

قَالَ الشَّيْخُ: إِنَّمَا الْمُنْكَرُ رِوَايَةُ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ مُعَاذٍ فَأَمَّا رِوَايَةُ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ فَإِنَّهَا مَحْفُوظَةٌ قَدْ رَوَاهَا عَنِ الأَعْمَشِ جَمَاعَةٌ مِنْهُمْ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَشُعْبَةُ وَمَعْمَرٌ وَجَرِيرٌ وَأَبُو عَوَانَةَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ مُعَاذٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- لَمَّا بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ أَوْ مَا فِي مَعْنَاهُ.

(۱۸۶۶۶) خالی۔

(۱۸۶۶۷) وَأَمَّا حَدِيثُ الأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فَالصَّوَابُ كَمَا أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ: الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُؤَمَّلِ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ: عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ أَنْبَأَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ وَالأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالاَ قَالَ مُعَاذٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- إِلَى الْيَمَنِ فَأَمَرَنِي أَنْ آخُذَ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ بَقَرَةً ثَنِيَّةً وَمِنْ كُلِّ ثَلاَثِينَ تَبِيعًا أَوْ تَبِيعَةً وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِينَارًا أَوْ عِدْلَهُ مَعَافِرَ.

هَذَا هُوَ الْمَحْفُوظُ حَدِيثُ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مَسْرُوقٍ وَحَدِيثُهُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ مُنْقَطِعٌ لَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ مَسْرُوقٍ.

وَقَدْ رُوِّينَاهُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ-.

[صحيح۔ تقدم قبله]

(۱۸۶۶۷) حضرت معاذ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن بھیجا اور حکم فرمایا کہ چالیس گائے پر ایک ثنیہ اور ہر تیس گائے پر ایک تبیعہ نر یا مادہ اور ہر بالغ سے ایک دینار یا اس کے برابر معافری کپڑا وصول کرنا۔

(۱۸۶۶۸) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الْمُزَكِّي حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَنْبَأَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَنْبَأَنَا الشَّافِعِيُّ أَنْبَأَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ: أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ إِنَّ عَلَى كُلِّ إِنْسَانٍ مِنْكُمْ دِينَارًا كُلَّ سَنَةٍ أَوْ قِيمَتَهُ مِنَ الْمَعَافِرِ يَعْنِي أَهْلَ الذِّمَّةِ مِنْهُمْ. [ضعيف]

(۱۸۶۶۸) عمر بن عبد العزیز فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے یمن والوں کو خط لکھا کہ تمہارے ہر بالغ پر سال میں ایک دینار یا اس کے برابر معافری کپڑا ہے یعنی ذمی لوگوں پر۔

(۱۸۶۶۹) وَأَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا وَأَبُو بَكْرٍ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَنْبَأَنَا الرَّبِيعُ أَنْبَأَنَا الشَّافِعِيُّ

أَخْبَرَنِي مُطَرِّفُ بْنُ مَازِنٍ وَهِشَامُ بْنُ يُوسُفَ بِإِسْنَادٍ لاَ أَحْفَظُهُ غَيْرَ أَنَّهُ حَسَنٌ : أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- فَرَضَ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ دِينَارًا كُلَّ سَنَةٍ فَقُلْتُ لِمُطَرِّفِ بْنِ مَازِنٍ فَإِنَّهُ يُقَالُ وَعَلَى النِّسَاءِ أَيْضًا فَقَالَ لَيْسَ أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- أَخَذَ مِنَ النِّسَاءِ ثَابِتًا عِنْدَنَا. [ضعيف]

(۱۸۶۶۹) ہشام بن یوسف اپنی سند سے نقل فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے یمن کے ذمی لوگوں پر سال میں ایک دینار مقرر کیا۔ کہتے ہیں: میں نے مطرف بن مازن سے کہا: کیا عورتوں پر بھی؟ کہتے ہیں: نبی ﷺ نے عورتوں سے وصول کیا ہو ہمارے نزدیک یہ ثابت نہیں ہے۔

(۱۸۶۷۰) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الضَّبِّيُّ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ : كَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- إِلَى مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالْيَمَنِ عَلَى كُلِّ حَالِمٍ أَوْ حَالِمَةٍ دِينَارًا أَوْ قِيمَتَهُ وَلاَ يُفْتَنُ يَهُودِيٌّ عَنْ يَهُودِيَّتِهِ.

قَالَ يَحْيَى وَلَمْ أَسْمَعْ أَنَّ عَلَى النِّسَاءِ جِزْيَةً إِلاَّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ.

قَالَ الشَّيْخُ وَهَذَا مُنْقَطِعٌ وَلَيْسَ فِي رِوَايَةِ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ مُعَاذٍ حَالِمَةٍ وَلاَ فِي رِوَايَةِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُعَاذٍ إِلاَّ شَيْئًا رَوَى عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ مُعَاذٍ.

وَمَعْمَرٌ إِذَا رَوَى عَنْ غَيْرِ الزُّهْرِيِّ يَغْلَطُ كَثِيرًا وَاللَّهُ أَعْلَمُ وَقَدْ حَمَلَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ إِنْ كَانَ مَحْفُوظًا عَلَى أَخْذِهَا مِنْهَا إِذَا طَابَتْ بِهَا نَفْسًا.

وَرَوَاهُ أَبُو شَيْبَةَ : إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُثْمَانَ عَنِ الْحَكَمِ مَوْصُولاً. وَأَبُو شَيْبَةَ ضَعِيفٌ. [ضعيف]

(۱۸۶۷۰) حکم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن میں خط لکھا کہ ہر مرد و عورت پر سال میں ایک دینار یا اس کی قیمت ہے اور کسی یہودی کو یہودیت کی وجہ سے آزمائش میں نہ ڈالا جائے۔

(۱۸۶۷۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَنْبَأَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَافِظُ إِمْلاَءً أَنْبَأَنَا حَامِدُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- كَتَبَ إِلَى مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَلَهُ مَا لِلْمُسْلِمِينَ وَعَلَيْهِ مَا عَلَيْهِمْ وَمَنْ أَقَامَ عَلَى يَهُودِيَّتِهِ أَوْ نَصْرَانِيَّتِهِ فَعَلَى كُلِّ حَالِمٍ دِينَارًا أَوْ عِدْلَهُ مِنَ الْمَعَافِرِ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى حُرٍّ أَوْ مَمْلُوكٍ وَفِي كُلِّ ثَلاَثِينَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيعٌ أَوْ تَبِيعَةٌ وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بَقَرَةً مُسِنَّةٌ وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ مِنَ الإِبِلِ ابْنَةُ لَبُونٍ وَفِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ أَوْ سُقِيَ فَيْحًا الْعُشْرُ وَفِيمَا سُقِيَ بِالْغَرْبِ نِصْفُ الْعُشْرِ.

هَذَا لاَ يَثْبُتُ بِهَذَا الإِسْنَادِ. [ضعيف]

(۱۸۶۷۱) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی طرف خط تحریر کیا جس نے اسلام قبول کر لیا تو اس کے وہی حقوق ہیں جو مسلمانوں کے ہیں اور اس پر وہی ذمہ داری عائد ہوگی جو دوسرے مسلمانوں پر ہے اور جو یہودی یا عیسائی ہو، ان کے بالغ پر ایک دینار یا اس کے برابر معافری کپڑا ہے مذکر ہو یا مؤنث، آزاد ہو یا غلام اور ہر تیس گائے میں ایک تبیعہ نر یا مادہ اور ہر چالیس گائے پر ایک مسنہ اور ہر چالیس اونٹوں پر ایک بنت لبون دو سال مکمل والی تیسرے سال میں داخل ہو اور وہ کھیتی جو بارش سے سیراب ہو اس میں دسواں حصہ ہے اور جس کھیتی کو ٹیوب ویل کے ذریعے سیراب کیا جائے اس کا ۲۰واں حصہ ہے۔

(۱۸۶۷۲) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الأَصَمُّ أَنْبَأَنَا الرَّبِيعُ أَنْبَأَنَا الشَّافِعِيُّ قَالَ فَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ خَالِدٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ وَعَدَدًا مِنْ عُلَمَاءِ أَهْلِ الْيَمَنِ فَكُلُّهُمْ حَكَى لِي عَنْ عَدَدٍ مَضَوْا قَبْلَهُمْ يَحْكُونَ عَنْ عَدَدٍ مَضَوْا قَبْلَهُمْ كُلُّهُمْ ثِقَةٌ :أَنَّ صُلْحَ النَّبِيِّ -ﷺ- لَهُمْ كَانَ لأَهْلِ ذِمَّةِ الْيَمَنِ عَلَى دِينَارٍ كُلَّ سَنَةٍ وَلاَ يُثْبِتُونَ أَنَّ النِّسَاءَ كُنَّ فِيمَنْ يُؤْخَذُ مِنْهُ الْجِزْيَةُ وَقَالَ عَامَّتُهُمْ :وَلَمْ تُؤْخَذْ مِنْ زُرُوعِهِمْ وَقَدْ كَانَتْ لَهُمْ زُرُوعٌ وَلاَ مِنْ مَوَاشِيهِمْ شَيْئًا عَلِمْنَاهُ. وَقَالَ لِي بَعْضُهُمْ :قَدْ جَاءَنَا بَعْضُ الْوُلاَةِ فَخَمَّسَ زُرُوعَهُمْ أَوْ أَرَادَهَا فَأُنْكِرَ ذَلِكَ عَلَيْهِ فَكُلُّ مَنْ وَصَفْتُ أَخْبَرَنِي :أَنَّ عَامَّةَ ذِمَّةِ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ حِمْيَرَ قَالَ :وَسَأَلْتُ عَدَدًا كَثِيرًا مِنْ ذِمَّةِ أَهْلِ الْيَمَنِ مُتَفَرِّقِينَ فِي بُلْدَانِ الْيَمَنِ فَكُلُّهُمْ أَثْبَتَ لِي لاَ يَخْتَلِفُ قَوْلُهُمْ أَنَّ مُعَاذًا أَخَذَ مِنْهُمْ دِينَارًا عَنْ كُلِّ بَالِغٍ مِنْهُمْ وَسَمَّوُا الْبَالِغَ حَالِمًا قَالُوا وَكَانَ فِي كِتَابِ النَّبِيِّ -ﷺ- مَعَ مُعَاذٍ أَنَّ عَلَى كُلِّ حَالِمٍ دِينَارًا. [ضعیف]

(۱۸۶۷۲) امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن خالد، عبداللہ بن عمرو بن مسلم اور کئی اہل یمن سے پوچھا وہ تمام اپنے سے قبل ثقہ آدمیوں سے نقل فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کی صلح یمن کے ذمی لوگوں کے ساتھ سال میں ایک دینار پر تھی اور عورتیں ان میں شامل نہ تھیں۔ ان کے عام لوگ بیان کرتے ہیں کہ کھیتی اور مویشیوں سے جزیہ لینے کا ارادہ ظاہر کیا تو اس پر انکار کیا گیا جو بھی میں نے بیان کیا، مجھے خبر ملی کہ اہل یمن کے ذمی حمیر قبیلہ سے تھے۔ کہتے ہیں: جس نے تمام اہل یمن کے ذمی افراد سے پوچھا جو مختلف شہروں کے تھے سب کا ایک ہی جواب تھا کہ حضرت معاذ نے ہر بالغ سے سال میں ایک دینار وصول کیا اور وہ بالغ کو حالم کہتے تھے کیونکہ نبی ﷺ کا خط جو معاذ کے نام تھا کہ ہر بالغ پر ایک دینار ہے۔

(۱۸۶۷۳) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَسَنِ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مُسْلِمُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ :أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- فَرَضَ الْجِزْيَةَ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ دِينَارًا دِينَارًا. [ضعیف]

(۱۸۶۷۳) حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یمن والوں کے ہر بالغ پر ایک ایک دینار جزیہ مقرر فرمایا تھا۔

(۱۸۶۷۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَنْبَأَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ : هَذَا كِتَابُ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- عِنْدَنَا الَّذِي كَتَبَهُ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ حِينَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ فَذَكَرَهُ وَفِي آخِرِهِ : وَإِنَّهُ مَنْ أَسْلَمَ مِنْ يَهُودِيٍّ أَوْ نَصْرَانِيٍّ إِسْلاَمًا خَالِصًا مِنْ نَفْسِهِ فَدَانَ دِينَ الإِسْلاَمِ فَإِنَّهُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَهُ مَا لَهُمْ وَعَلَيْهِ مَا عَلَيْهِمْ وَمَنْ كَانَ عَلَى نَصْرَانِيَّتِهِ أَوْ يَهُودِيَّتِهِ فَإِنَّهُ لاَ يُفْتَنُ عَنْهَا وَعَلَى كُلِّ حَالِمٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ دِينَارٌ وَافٍ أَوْ عِوَضُهُ مِنَ الثِّيَابِ فَمَنْ أَدَّى ذَلِكَ فَإِنَّ لَهُ ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ وَمَنْ مَنَعَ ذَلِكَ فَإِنَّهُ عَدُوٌّ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَالْمُؤْمِنِينَ.

هَذَا مُنْقَطِعٌ وَلَيْسَ فِي الرِّوَايَةِ الْمَوْصُولَةِ. [ضعیف]

(۱۸۶۷۴) عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جو خط عمرو بن حزم کو لکھا جس وقت اسے یمن روانہ کیا۔ اس کے آخر میں ہے کہ جو یہودی یا عیسائی دین اسلام کو خالص نیت سے قبول کرے تو اس کے لیے مومنوں والے حقوق ہوں گے اور اس پر وہ ذمہ داریاں عائد ہوں گی جو مسلمانوں پر ہیں اور جو عیسائیت یا یہودیت پر رہے اس کو آزمائش میں مبتلا نہ کیا جائے گا اور ہر بالغ مذکر و مؤنث یا آزاد و غلام پر ایک دینار یا اس کے عوض کپڑا ہے۔ جس نے یہ ادا کر دیا اس کے لیے اللہ و رسول کا ذمہ ہے اور جس نے ادا نہ کیا وہ اللہ و رسول اور مومنوں کا دشمن ہے۔

(۱۸۶۷۵) وَرُوِيَ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ مُنْقَطِعًا أَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَنْبَأَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عُلاَثَةَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ : هَذَا كِتَابٌ مِنْ مُحَمَّدٍ -ﷺ- إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِنَحْوٍ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ حَزْمٍ. [ضعیف]

(۱۸۶۷۵) ابو اسود حضرت عروہ سے نقل فرماتے ہیں کہ یہ خط اللہ کی جانب سے اہل یمن کے نام ہے پھر ابن حزم والی حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

(۱۸۶۷۶) وَأَخْبَرَنَا أَبُو سَهْلٍ : مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرُوَيْهِ بْنِ أَحْمَدَ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ الْمَعَافِرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو يَزَنَ الْحِمْيَرِيُّ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُفَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُفَيْرِ بْنِ زُرْعَةَ بْنِ سَيْفِ بْنِ ذِي يَزَنَ حَدَّثَنِي عَمِّي أَحْمَدُ بْنُ حُبَيْشِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنِي أَبِي عُفَيْرٌ حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدُ الْعَزِيزِ حَدَّثَنِي أَبِي عُفَيْرٌ حَدَّثَنِي أَبِي زُرْعَةُ بْنُ سَيْفِ بْنِ ذِي يَزَنَ قَالَ : كَتَبَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- كِتَابًا هَذَا نُسْخَتُهُ فَذَكَرَهَا وَفِيهَا : وَمَنْ يَكُنْ عَلَى يَهُودِيَّتِهِ أَوْ عَلَى نَصْرَانِيَّتِهِ فَإِنَّهُ لاَ يُغَيَّرُ عَنْهَا

وَعَلَيْهِ الْجِزْيَةُ عَلَى كُلِّ حَالِمٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى حُرٌّ أَوْ عَبْدٍ دِينَارٌ أَوْ قِيمَتُهُ مِنَ الْمَعَافِرِ.
وَهَذِهِ الرِّوَايَةُ فِي رُوَاتِهَا مَنْ يُجْهَلُ وَلَمْ يَثْبُتْ بِمِثْلِهَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ حَدِيثٌ فَالَّذِي يُوَافِقُ مِنْ أَلْفَاظِهَا وَأَلْفَاظِ مَا قَبْلَهَا رِوَايَةَ مَسْرُوقٍ مَقُولٌ بِهِ وَالَّذِي يَزِيدُ عَلَيْهَا وَجَبَ التَّوَقُّفُ فِيهِ وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقُ. [ضعیف]

(۱۸۶۷۶) ابو زرعہ بن سیف بن ذی یزن فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے خط لکھا، جس میں یہ تھا کہ جو یہودیت یا عیسائیت پر قائم رہے، اس کو تبدیل نہ کیا جائے گا۔ بلکہ ان پر جزیہ ہے۔ ہر بالغ مذکر و مؤنث، آزاد یا غلام پر ایک دینار یا اس کے برابر معافری کپڑا ہے۔

(۱۸۶۷۷) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الأَصَمُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي يَحْيَى عَنْ أَبِي الْحُوَيْرِثِ قَالَ: ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَلَى نَصَارَى بِمَكَّةَ دِينَارًا لِكُلِّ سَنَةٍ. [ضعیف جداً]

(۱۸۶۷۷) ابو حویرث فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ میں عیسائیوں پر سال میں ایک دینار مقرر فرمایا۔

(۱۸۶۷۸) وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الأَصَمُّ أَنْبَأَنَا الرَّبِيعُ أَنْبَأَنَا الشَّافِعِيُّ أَنْبَأَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي الْحُوَيْرِثِ: أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- ضَرَبَ عَلَى نَصْرَانِيٍّ بِمَكَّةَ يُقَالُ لَهُ مَوْهَبٌ دِينَارًا كُلَّ سَنَةٍ وَأَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- ضَرَبَ عَلَى نَصَارَى أَيْلَةَ ثَلاَثَمِائَةِ دِينَارٍ كُلَّ سَنَةٍ وَأَنْ يُضِيفُوا مَنْ مَرَّ بِهِمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلاَثًا وَأَنْ لاَ يَغُشُّوا مُسْلِمًا. [ضعیف جداً]

(۱۸۶۷۸) ابو حویرث فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مکہ کے نصرانی پر جس کو موہب کہا جاتا تھا سال میں ایک دینار مقرر فرمایا اور نبی ﷺ نے ایلہ کے عیسائیوں پر ۳۰۰ دینار سال میں مقرر کیے۔ ان کے پاس سے گزرنے والے مسلمانوں کی تین دن تک مہمانی کرنا مقرر فرمایا اور وہ کسی پر حملہ بھی نہ کریں گے۔

(۱۸۶۷۹) قَالَ وَأَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ أَنْبَأَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّهُمْ كَانُوا ثَلاَثَمِائَةٍ فَضَرَبَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ -ﷺ- يَوْمَئِذٍ ثَلاَثَمِائَةِ دِينَارٍ كُلَّ سَنَةٍ.
قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ: ثُمَّ صَالَحَ أَهْلَ نَجْرَانَ عَلَى حُلَلٍ يُؤَدُّونَهَا إِلَيْهِ فَدَلَّ صُلْحُهُ إِيَّاهُمْ عَلَى غَيْرِ الدَّنَانِيرِ عَلَى أَنَّهُ يَجُوزُ مَا صُولِحُوا عَلَيْهِ. [ضعیف جداً]

(۱۸۶۷۹) اسحاق بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ وہ تین سو افراد تھے تو نبی ﷺ نے ان پر سال میں تین سو دینار مقرر فرمائے۔
شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اہل نجران نے زیورات پر صلح کی جو وہ ادا کرتے تھے تو جس چیز پر وہ صلح کر لیں جائز ہے، اگرچہ دینار نہ بھی ہوں۔

(۱۸۶۸۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَنْبَأَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُصَرِّفُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا

يُونُسُ يَعْنِي ابْنَ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : صَالَحَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- أَهْلَ نَجْرَانَ عَلَى أَلْفَيْ حُلَّةٍ النِّصْفُ فِي صَفَرَ وَالنِّصْفُ فِي رَجَبٍ يُؤَدُّونَهَا إِلَى الْمُسْلِمِينَ وَعَارِيَةِ ثَلاَثِينَ دِرْعًا وَثَلاَثِينَ فَرَسًا وَثَلاَثِينَ بَعِيرًا وَثَلاَثِينَ مِنْ كُلِّ صِنْفٍ مِنْ أَصْنَافِ السِّلاَحِ يَغْزُونَ بِهَا وَالْمُسْلِمُونَ ضَامِنُونَ لَهَا حَتَّى يَرُدُّوهَا عَلَيْهِمْ إِنْ كَانَ بِالْيَمَنِ كَيْدٌ۔ [ضعيف۔ تقدم برقم ۱۸۶۴۴]

(۱۸۶۸۰) حضرت عبداللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل نجران سے دو ہزار سوٹوں کے عوض صلح کی۔ آدھے صفر اور آدھے رجب میں وہ مسلمانوں کو ادا کریں گے اور اہل عاریہ سے تیس زرہیں، تیس گھوڑے، تیس اونٹ، ہر قسم کا اسلحہ جو تیس جنگ میں استعمال ہوتا ہے اور مسلمان ان کے ضامن ہیں یہاں تک وہ ان کو واپس کر دیں۔ اگرچہ وہ یمن میں ہی کیوں نہ ہو۔

(۱۸۶۸۱) قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : وَقَدْ سَمِعْتُ بَعْضَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَمِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ مِنْ أَهْلِ نَجْرَانَ يَذْكُرُ أَنَّ قِيمَةَ مَا أُخِذَ مِنْ كُلِّ وَاحِدٍ أَكْثَرُ مِنْ دِينَارٍ. [صحيح]

(۱۸۶۸۱) امام شافعی ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے مسلمانوں کے اہل علم اور اہل نجران کے ذمی لوگوں سے سنا کہ ان کے ہر ایک شخص سے ایک دینار کی قیمت سے زیادہ وصول کیا گیا۔

(۱۰) باب الزِّيَادَةِ عَلَى الدِّينَارِ بِالصُّلْحِ

صلح کے ذریعے ایک دینار سے زیادہ وصول کرنا

(۱۸۶۸۲) أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ أَنْبَأَنَا أَبُو الْفَضْلِ : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُمَيْرُوَيْهِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ : أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَتَبَ إِلَى أُمَرَاءِ أَهْلِ الْجِزْيَةِ أَنْ لاَ يَضَعُوا الْجِزْيَةَ إِلاَّ عَلَى مَنْ جَرَتْ أَوْ مَرَّتْ عَلَيْهِ الْمَوَاسِي وَجِزْيَتُهُمْ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا عَلَى أَهْلِ الْوَرِقِ مِنْهُمْ وَأَرْبَعَةُ دَنَانِيرَ عَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ وَعَلَيْهِمْ أَرْزَاقُ الْمُسْلِمِينَ مِنَ الْحِنْطَةِ مُدْيٌ وَثَلاَثَةُ أَقْسَاطِ زَيْتٍ لِكُلِّ إِنْسَانٍ كُلَّ شَهْرٍ مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ وَأَهْلِ الْجَزِيرَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ إِرْدَبٌّ لِكُلِّ إِنْسَانٍ كُلَّ شَهْرٍ وَمِنَ الْوَدَكِ وَالْعَسَلِ شَيْءٌ لَمْ نَحْفَظْهُ وَعَلَيْهِمْ مِنَ الْبَزِّ الَّتِي كَانَ يَكْسُوهَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ النَّاسَ شَيْءٌ لَمْ نَحْفَظْهُ وَيُضِيفُونَ مَنْ نَزَلَ بِهِمْ مِنْ أَهْلِ الإِسْلاَمِ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ وَعَلَى أَهْلِ الْعِرَاقِ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا لِكُلِّ إِنْسَانٍ وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لاَ يَضْرِبُ الْجِزْيَةَ عَلَى النِّسَاءِ وَكَانَ يَخْتِمُ فِي أَعْنَاقِ رِجَالِ أَهْلِ الْجِزْيَةِ. [صحيح]

(۱۸۶۸۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام اسلم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جزیہ وصول کرنے والے امراء کو خط لکھا کہ وہ صرف ان کا جزیہ کم کریں، جن پر سال گزر چکا ہو اور چاندی والوں پر ۴۰ درہم جزیہ ہے اور سونے والوں کے ذمہ ۴ دینار جزیہ ہے اور ان کے ذمہ ایک مد مسلمانوں کا رزق بھی ہے جو جزیرہ اور شامی لوگ ہیں ان پر ہر انسان کے لیے تین اقساط تیل کے ہیں اور جو شہری ہیں ان کے ذمہ ہر انسان کے لیے مہینہ میں اردب ہے (۲۴ صاع کے برابر مصری پیمانہ ہے) چکناہٹ، شہد، مجھے یاد نہیں کتنا ہے، ان پر وہ کپڑا ہے جو امیر المومنین لوگوں کو پہننے کے لیے دیا کرتے تھے اور وہ تین دن تک مسلمانوں کی مہمان نوازی کریں گے اور عراقیوں کے ہر انسان کے ذمہ ۱۵ اصاع ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ عورتوں پر جزیہ مقرر نہ کرتے تھے اور جزیہ دینے والے افراد کی گردن پر مہر ہوتی تھی۔

(۱۸۶۸۳) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الأَصْبَهَانِيُّ الْحَافِظُ أَنْبَأَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ حَمْدَانَ أَنْبَأَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ : أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَتَبَ إِلَى عُمَّالِهِ أَنْ لاَ يَضْرِبُوا الْجِزْيَةَ عَلَى النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ وَلاَ يَضْرِبُوهَا إِلاَّ عَلَى مَنْ جَرَتْ عَلَيْهِ الْمَوَاسِي وَيَخْتِمُ فِي أَعْنَاقِهِمْ وَيَجْعَلُ جِزْيَتَهُمْ عَلَى رُءُوسِهِمْ عَلَى أَهْلِ الْوَرِقِ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا وَمَعَ ذَلِكَ أَرْزَاقُ الْمُسْلِمِينَ وَعَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ أَرْبَعَةُ دَنَانِيرَ وَعَلَى أَهْلِ الشَّامِ مِنْهُمْ مُدَّىْ حِنْطَةٍ وَثَلاَثَةُ أَقْسَاطِ زَيْتٍ وَعَلَى أَهْلِ مِصْرَ إِرْدَبُّ حِنْطَةٍ وَكِسْوَةٌ وَعَسَلٌ لاَ يَحْفَظُهُ نَافِعٌ كَمْ ذَلِكَ وَعَلَى أَهْلِ الْعِرَاقِ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا حِنْطَةً.

قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ : وَذَكَرَ كِسْوَةً لاَ أَحْفَظُهَا. [صحیح۔ تقدم قبلہ]

(۱۸۶۸۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام اسلم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے عاملوں کو خط لکھا تھا کہ جزیہ عورتوں، بچوں اور جس پر ایک سال نہ بیت جائے مقرر نہ کریں اور ان کی گردنوں پر مہر لگائیں اور جزیہ ان کے مالوں کی اصل سے وصول کریں۔ چاندی والوں پر ۴۰ درھم اور ساتھ مسلمانوں کے کھانے کا انتظام۔ سونے والوں کے ذمہ ۴ دینار اور شامی لوگوں پر ایک مد گندم اور تیل کے تین اقساط اور مصر والوں پر ایک اردب (چوبیس صاع کے برابر مصری پیمانہ) کپڑے، شہد ہے۔ نافع کو یہ یاد نہیں ہے کہ وہ کتنا تھا اور عراق والوں پر ۱۵ اصاع گندم کے ہیں۔ عبید اللہ کہتے ہیں کہ مجھے کپڑوں کا یاد نہیں رہا۔

(۱۸۶۸۴) أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ أَنْبَأَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ مَطَرٍ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

(ح) وَأَخْبَرَنَا الشَّرِيفُ أَبُو الْفَتْحِ نَاصِرُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْعُمَرِيُّ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَذَكَرَهُ قَالَ : ثُمَّ أَتَاهُ عُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ فَجَعَلَ يُكَلِّمُهُ مِنْ وَرَاءِ الْفُسْطَاطِ يَقُولُ :

وَاللَّهِ لَئِنْ وَضَعْتَ عَلَى كُلِّ جَرِيبٍ مِنْ أَرْضٍ دِرْهَمًا وَقَفِيزًا مِنْ طَعَامٍ وَزِدْتَ عَلَى كُلِّ رَأْسٍ دِرْهَمَيْنِ لَا يَشُقُّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ وَلَا يُجْهِدُهُمْ قَالَ نَعَمْ فَكَانَ ثَمَانِيَةً وَأَرْبَعِينَ فَجَعَلَهَا خَمْسِينَ. وَرَوَى الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي الْقَدِيمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ :أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ إِذَا اسْتَغْنَى أَهْلُ السَّوَادِ زَادَ عَلَيْهِمْ وَإِذَا افْتَقَرُوا وَضَعَ عَنْهُمْ وَهَذَا مُنْقَطِعٌ. [صحیح۔ اخرجہ ابن الجعد]

(۱۸۶۸۴) عمرو بن میمون حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ ان کے پاس عثمان بن حنیف آئے جو خیمہ کے باہر سے ہی بات چیت کر رہے تھے کہ اللہ کی قسم! آپ نے کھیتی والوں پر ایک درہم اور ایک قفیز مقرر کر رکھا ہے۔ اگر آپ دو درہم بھی مقرر فرما دیں، یہ بھی ادا کرنا ان کے لیے مشکل نہ ہوگا۔ پہلے ۴۸ درہم بنتے تھے اب ۵۰ مقرر کر دیے۔

(ب) ابن شہاب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ جب اہلِ سواد مالدار ہو گئے تو ان کا جزیہ زیادہ کر دیا اور جب وہ فقیر ہو جاتے تو جزیہ کم کر دیتے۔

(۱۸۶۸۵) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ :أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ أَنْبَأَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ حَمْدَانَ أَنْبَأَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي عَوْنٍ :مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ : وَضَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَعْنِي فِي الْجِزْيَةِ عَلَى رُءُ وسِ الرِّجَالِ عَلَى الْغَنِيِّ ثَمَانِيَةً وَأَرْبَعِينَ دِرْهَمًا وَعَلَى الْوَسَطِ أَرْبَعَةً وَعِشْرِينَ وَعَلَى الْفَقِيرِ اثْنَيْ عَشَرَ دِرْهَمًا.

وَكَذَلِكَ رَوَاهُ قَتَادَةُ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ عُمَرَ. وَكِلَاهُمَا مُرْسَلٌ. [ضعیف]

(۱۸۶۸۵) ابو عون محمد بن عبید اللہ ثقفی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں پر جزیہ مقرر فرمایا، مالدار پر ۴۸ درہم، درمیانے انسان پر ۲۴ درہم اور فقیر پر ۱۲ درہم۔

(۱۱) باب الضِّيَافَةِ فِي الصُّلْحِ

صلح میں ضیافت کا بیان

قَدْ مَضَى حَدِيثُ أَبِي الْحُوَيْرِثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ- مُنْقَطِعًا :أَنَّهُ جَعَلَ عَلَى نَصَارَى أَيْلَةَ جِزْيَةً دِينَارٌ عَلَى كُلِّ إِنْسَانٍ وَضِيَافَةَ مَنْ مَرَّ بِهِمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

ابوحویرث کی حدیث میں ہے کہ آپ نے ایلہ کے نصاریٰ پر ایک درہم جزیہ مقرر فرمایا اور پاس سے گزرنے والے مسلمانوں کی میزبانی مقرر فرمائی۔

(۱۸۶۸۶) وَالِاعْتِمَادُ فِي ذَلِكَ عَلَى مَا أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَنْبَأَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَنْبَأَنَا الشَّافِعِيُّ أَنْبَأَنَا مَالِكٌ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْمِهْرَجَانِيُّ أَنْبَأَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُزَكِّي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبُوشَنْجِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ضَرَبَ الْجِزْيَةَ عَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ أَرْبَعَةَ دَنَانِيرَ وَعَلَى أَهْلِ الْوَرِقِ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا وَمَعَ ذَلِكَ أَرْزَاقُ الْمُسْلِمِينَ وَضِيَافَةُ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ. [صحيح۔ اخرجه مالك]

(۱۸۶۸۶) نافع حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام اسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سونے والوں پر ۴ دینار جزیہ مقرر فرمایا اور چاندی والوں پر ۴۰ درہم جزیہ مقرر فرمایا اور ساتھ مسلمانوں کے رزق اور تین دن کی مہمانی بھی مقرر فرمائی۔

(۱۸۶۸۷) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَنْبَأَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَنْبَأَنَا الشَّافِعِيُّ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ : أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَرَضَ عَلَى أَهْلِ السَّوَادِ ضِيَافَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَمَنْ حَبَسَهُ مَرَضٌ أَوْ مَطَرٌ أَنْفَقَ مِنْ مَالِهِ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ : وَحَدِيثُ أَسْلَمَ بِضِيَافَةِ ثَلاَثٍ أَشْبَهُ لأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- جَعَلَ الضِّيَافَةَ ثَلاَثًا وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ جَعَلَهَا عَلَى قَوْمٍ ثَلاَثًا وَعَلَى قَوْمٍ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَلَمْ يَجْعَلْ عَلَى آخَرِينَ ضِيَافَةً كَمَا يَخْتَلِفُ صُلْحُهُ لَهُمْ فَلاَ يَرُدُّ بَعْضُ الْحَدِيثِ بَعْضًا. [صحيح]

(۱۸۶۸۷) حارثہ بن مضرب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اہلِ سواد پر ایک دن ورات کی ضیافت مقرر فرمائی اور جس کو بیماری یا بارش کی وجہ سے رکنا پڑ جائے وہ اپنا مال خرچ کرے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اسلم کی حدیث تین دن کی ضیافت بتاتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین دن کی ضیافت مقرر فرمائی۔ یہ بھی ممکن ہے کسی پر تین دن، کسی پر ایک دن ورات مقرر فرمائی ہو اور بعض پر ضیافت مقرر ہی نہ کی ہو۔ اس لیے بعض احادیث بعض کا رد نہیں کرتیں۔

(۱۸۶۸۸) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْمَعْرُوفِ الإِسْفَرَائِينِيُّ بِهَا أَنْبَأَنَا أَبُو سَعِيدٍ : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوبَ أَنْبَأَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ : أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَشْتَرِطُ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ ضِيَافَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَأَنْ يُصْلِحُوا الْقَنَاطِرَ وَإِنْ قُتِلَ بَيْنَهُمْ قَتِيلٌ فَعَلَيْهِمْ دِيَتُهُ وَقَالَ غَيْرُهُ عَنْ هِشَامٍ : وَإِنْ قُتِلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِأَرْضِهِمْ فَعَلَيْهِمْ دِيَتُهُ. [صحيح۔ تقدم قبله]

(۱۸۶۸۸) احنف بن قیس فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ذمی لوگوں پر تین دن ورات کی ضیافت کی شرط لگاتے اور یہ کہ وہ پل پر صلح کرلیں۔ اگر ان کے درمیان کوئی آدمی قتل ہوگیا تو وہ اس کی دیت بھی ادا کریں گے۔

ہشام فرماتے ہیں: اگر ان کی سرزمین پر کوئی مسلمان مارا گیا تو وہ اس کی دیت ادا کریں گے۔

(۱۲) باب مَا جَاءَ فِي الضِّيَافَةِ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ

تین دن کی ضیافت کا بیان

(۱۸۶۸۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو الْحَسَنِ : أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدُوسٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعَتْ أُذُنَايَ وَأَبْصَرَتْ عَيْنَايَ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- وَهُوَ يَقُولُ : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ . قِيلَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا جَائِزَتُهُ؟ قَالَ : يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَالضِّيَافَةُ ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ فَمَا كَانَ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلاَ يَثْوِي عِنْدَهُ حَتَّى يُحْرِجَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ .

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ قُتَيْبَةَ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۶۸۹) ابوشریح عدوی فرماتے ہیں کہ میرے کانوں نے سنا اور میری آنکھوں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے ہمسائے کی عزت کرے اور جس کا اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان ہو وہ اپنے مہمان کی ضیافت کے ذریعے تعظیم کرے۔ کہا گیا: اس کی ضیافت کیا ہے؟ فرمایا: ایک دن ورات اور ضیافت تین دن تک ہے۔ اس سے زیادہ صدقہ ہے، اس سے زیادہ مہمان بھی نہ ٹھہرے کہ اسے تکلیف ہو اور جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھے کلمات کہے یا خاموش ہو جائے۔

(۱۸۶۹۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ قُرِءَ عَلَى الْحَارِثِ بْنِ مِسْكِينٍ وَأَنَا شَاهِدٌ حَدَّثَكُمْ أَشْهَبُ قَالَ وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ -ﷺ- : جَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ . قَالَ : يُكْرِمُهُ وَيُتْحِفُهُ وَيَحْفَظُهُ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَثَلاَثَةَ أَيَّامٍ ضِيَافَةً. [صحیح]

(۱۸۶۹۰) امام مالک سے نبی ﷺ کے قول کے بارے میں پوچھا گیا کہ ایک دن ورات ضیافت ہے تو فرمایا: ایک دن ورات عزت، تحفہ اور حفاظت کرے اور ضیافت تین دن تک ہے۔

(۱۸۶۹۱) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- قَالَ : حَقُّ الضِّيَافَةِ ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ فَمَا زَادَ عَلَى ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ . [صحیح]

(۱۸۶۹۱) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ضیافت کا حق تین دن تک ہے اور جو اس سے زائد ہو وہ صدقہ ہے۔

(۱۸۶۹۲) وَأَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِءُ أَنْبَأَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- قَالَ :((الضِّيَافَةُ ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ فَمَا زَادَ عَلَى ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ)). [صحيح]

(۱۸۶۹۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ضیافت تین دن تک ہے اور جو اس سے زائد ہو وہ صدقہ ہے۔

(۱۳) باب مَا جَاءَ فِي ضِيَافَةِ مَنْ نَزَلَ بِهِ

مہمان کی ضیافت کا بیان

(۱۸۶۹۳) أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَنْبَأَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ وَأَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالاَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْنَا :يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ فَلاَ يَقْرُونَنَا فَمَا تَرَى؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :((إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ)).

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ سَعِيدٍ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۸۶۹۳) عقبہ بن عامر فرماتے ہیں کہ ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ہمیں کسی قوم کے پاس بھیجتے ہیں وہ ہماری ضیافت نہ کریں تو؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم کسی قوم کے پاس مہمان ٹھہرو۔ اگر وہ تمہارے لیے مناسب ضیافت کا اہتمام کریں تو قبول کرلو۔ اگر وہ ضیافت کا اہتمام نہ کریں تو پھر ضیافت کا مناسب حق ان سے لے سکتے ہو۔

(۱۸۶۹۴) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ :مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فُورَكَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَحْمَدَ الأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي كَرِيمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ النَّبِيَّ -ﷺ- يَقُولُ :((لَيْلَةُ الضَّيْفِ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ مَنْ أَصْبَحَ الضَّيْفُ بِفِنَائِهِ فَهُوَ عَلَيْهِ حَقٌّ أَوْ قَالَ دَيْنٌ إِنْ شَاءَ اقْتَضَاهُ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَهُ)). [صحيح۔ اخرجه الطيالسي ۱۲۴۷]

(۱۸۶۹۴) ابوکریمہ نے نبی ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: رات کی ضیافت کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور مہمان جس کے گھر صبح کرے اس کا فرض ہے کہ ضیافت کرے یا فرمایا: اس پر قرض ہے چاہے تو ادا کر دے یا چھوڑ دے۔

(۱۸۶۹۵) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ فُورَكَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

أَخْبَرَنِي أَبُو الْجُودِيِّ الشَّامِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُهَاجِرِ يُحَدِّثُ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- قَالَ :مَا مِنْ رَجُلٍ ضَافَ قَوْمًا وَأَصْبَحَ الضَّيْفُ مَحْرُومًا إِلاَّ كَانَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ نَصْرُهُ حَتَّى يَأْخُذَ بِقِرَى لَيْلَتِهِ مِنْ زَرْعِهِ وَمَالِهِ . [ضعیف]

(۱۸۶۹۵) مقدام بن معدیکرب فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو لوگ مہمان کی ضیافت نہیں کرتے اور مہمان صبح محرومی کی حالت میں کرتا ہے تو ہر مسلمان پر فرض ہے کہ اس کی رات کی ضیافت کا حصہ اس کی کھیتی اور مال سے لے کر دیں۔

(۱۸۶۹۶) أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ :عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ السُّكَّرِيُّ بِبَغْدَادَ أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ التَّرْقُفِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَعْلَى

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ :أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ وَأَبُو سَعِيدٍ :مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى بْنِ الْحَارِثِ الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا غَيْلاَنُ بْنُ جَامِعٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ :خَرَجَ قَوْمٌ مِنَ الأَنْصَارِ مِنَ الْكُوفَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَأَتَوْا عَلَى حَيٍّ مِنْ بَنِي أَسَدٍ وَقَدْ أَرْمَلُوا فَسَأَلُوهُمُ الْبَيْعَ وَقَدْ رَاحَ عَلَيْهِمْ مَالٌ لَهُمْ حَسَنٌ قَالُوا :مَا عِنْدَنَا بَيْعٌ فَسَأَلُوهُمُ الْقِرَى قَالُوا :مَا نُطِيقُ قِرَاكُمْ فَلَمْ يَزَلْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الأَعْرَابِ حَتَّى اقْتَتَلُوا فَتَرَكَتْ لَهُمُ الأَعْرَابُ الْبُيُوتَ وَمَا فِيهَا فَأَخَذُوا لِكُلِّ عَشَرَةٍ مِنْهُمْ شَاةً قَالَ :فَأَتَوْا عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ فَقَامَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ :لَوْ كُنْتُ تَقَدَّمْتُ فِي هَذَا لَفَعَلْتُ وَفَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الأَمْصَارِ وَأَهْلِ الذِّمَّةِ بِنُزُلِ لَيْلَةٍ لِلضَّيْفِ.

قَالَ قَيْسٌ فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ :أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَسَمَ غَنَمًا بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَأَعْطَى كُلَّ عَشَرَةٍ شَاةً وَإِنَّهَا كَانَتْ سُنَّةً. قَالَ :وَقَدْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يَوْمَئِذٍ بِالْقُدُورِ فَأُكْفِئَتْ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ بِخَيْبَرَ قَالَ قَيْسٌ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي لَيْلَى :أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَتَبَ بِنُزُلِ لَيْلَةٍ فِي الْمُسْلِمِينَ وَالْمُعَاهِدِينَ قَالَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى :قَدْ أَذْكُرُ أَنَّ أَهْلَ الأَرْضِ كَانُوا يَسْتَقْبِلُونَنَا بِنُزُلِ لَيْلَةٍ يَقُولُ بِالْفَارِسِيَّةِ بِشَامٍ قَالَ التَّرْقُفِيُّ فِي رِوَايَتِهِ يَقُولُونَ شَامٌ أَيْ عَشَاءٌ.

(۱۸۶۹۶) قیس بن مسلم حضرت طارق بن شہاب فرماتے ہیں کہ انصار کے لوگ کوفہ سے مدینہ کو چلے۔ وہ بنو اسد کے ایک قبیلہ کے پاس آئے۔ وہ بے توشہ تھے، ان سے کچھ فروخت کرنے کا کہا اور ان کے پاس بہترین مال بھی تھا۔ انہوں نے مال فروخت کرنے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے ضیافت کا تقاضا کیا تو انہوں نے کہا: ہم تمہاری ضیافت بھی نہیں کر سکتے۔ پھر ان کے درمیان لڑائی ہوئی تو دیہاتیوں نے اپنے گھر مال سمیت خالی کر گئے تو پھر ان میں سے ہر ایک کے حصہ میں دس دس بکریاں آئیں۔ راوی کہتے ہیں: انہوں نے آ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا تو انہوں نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا اگر میں جانتا تو میں یوں یوں

کرتا۔ پھر انہوں نے شہروں اور ذمی لوگوں کو خط لکھے کہ وہ رات کے مہمان کی ضیافت کیا کریں۔

(ب) عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ میں بکریاں تقسیم فرمائیں، ہر ایک کے حصہ میں دس دس بکریاں آئیں۔ یہ سنت ہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ خیبر کے موقع پر آپ نے ہنڈیاں انڈیل دینے کا حکم فرمایا۔

(ج) ابن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں اور مجاہدین کے درمیان ایک دن کی ضیافت مقرر فرمائی۔ ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ لوگ رات کی ضیافت کے ساتھ استقبال کرتے۔ فارسی میں جس کو شام کہتے ہیں، یعنی رات کا کھانا۔ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْأُمِّيِّينَ سَبِيلٌ وَ يَقُولُونَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَ هُمْ يَعْلَمُونَ

(۱۸۶۹۷) أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنِي الأَحْوَصُ بْنُ حَكِيمٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى أُمَرَاءِ الأَجْنَادِ فَذَكَرَهُ قَالَ : وَأَيُّمَا رُفْقَةٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ آوَاهُمُ اللَّيْلُ إِلَى قَرْيَةٍ مِنْ قُرَى الْمُعَاهِدِينَ مِنْ مُسَافِرِينَ فَلَمْ يَأْتُوهُمْ بِالْقِرَى فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُمُ الذِّمَّةُ۔ [حسن لغيره]

(۱۸۶۹۷) حکیم بن عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لشکروں کے امراء کو خط لکھا کہ مجاہدین کے کسی گروہ کو معاہدین کے کسی علاقہ میں رات ہو جائے حالت سفر میں وہ ان کی ضیافت نہ کریں۔ تو ان سے معاہدہ ختم، ذمہ ختم۔

(۱۸۶۹۸) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْمُقْرِءُ أَنْبَأَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : كُنَّا نُصِيبُ مِنْ ثِمَارِ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَأَعْلاَفِهِمْ وَلاَ نُشَارِكُهُمْ فِي نِسَائِهِمْ وَلاَ أَمْوَالِهِمْ وَكُنَّا نُسَخِّرُ الْعِلْجَ يَهْدِينَا الطَّرِيقَ. [حسن]

(۱۸۶۹۸) جندب بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ ہم ذمیوں کے پھل، گھاس وغیرہ حاصل کر لیتے لیکن ان عورتوں کی اور مالوں میں شراکت نہ کرتے تھے اور ہم کسی مدبر شخص کو لے لیتے جو راستے کے بارے ہماری رہنمائی کرتا۔

(۱۸۶۹۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَنْبَأَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ صَعْصَعَةَ قَالَ قُلْتُ لاِبْنِ عَبَّاسٍ : إِنَّا نَأْتِي الْقَرْيَةَ بِالسَّوَادِ فَنَسْتَفْتِحُ الْبَابَ فَإِنْ لَمْ يُفْتَحْ لَنَا كَسَرْنَا الْبَابَ فَأَخَذْنَا الشَّاةَ فَذَبَحْنَاهَا قَالَ :وَلِمَ تَفْعَلُونَ ذَاكَ؟ قُلْتُ :إِنَّا نَرَاهُ لَنَا حَلاَلاً قَالَ فَتَلاَ هَذِهِ الآيَةَ ﴿ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الأُمِّيِّينَ سَبِيلٌ وَيَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ﴾ [آل عمران ۷۵] وَهَذَا إِنْ كَانَ فِي الْمُعَاهِدِينَ فَلأَنَّهُمْ لَمْ يُصَالِحُوهُمْ عَلَى الضِّيَافَةِ فَلَمْ يَحِلَّ لَهُمْ تَنَاوُلُهَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ. [صحيح]

(۱۸۶۹۹) زید بن صعصعہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: ہم سواد کی ایک بستی میں آئے۔ ہم نے دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا، لیکن دروازہ نہ کھولا گیا تو ہم نے دروازہ توڑ کر بکری نکال کر ذبح کر لی۔ راوی کہتے ہیں: تم نے ایسا کیوں کیا؟ میں نے کہا: ہم اس کو حلال تصور کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: اس نے یہ آیت تلاوت کی ﴿ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْأُمِّيِّينَ سَبِيلٌ وَيَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ﴾ [آل عمران ۷۵] یہ اس وجہ سے کہ انہوں نے کہا: ہم پر امیوں کا کوئی حق نہیں، وہ جان بوجھ کر اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں۔ اگر وہ معاہدین ہوں تو پھر ضیافت پر ان کے ساتھ صلح نہ ہوگی اور ان سے کچھ لینا بھی درست نہیں ہے۔

(۱۴) بَابُ مَنْ تُرْفَعُ عَنْهُ الْجِزْيَةُ

جزیہ کس سے وصول نہ کیا جائے گا

قَدْ مَضَى حَدِيثُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ يَعْنِي مُحْتَلِمٍ دِينَارًا.

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ نے حکم فرمایا: ہر بالغ سے ایک دینار جزیہ وصول کیا جائے۔

(۱۸۷۰۰) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَسْلَمَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى أُمَرَاءِ أَهْلِ الْجِزْيَةِ أَنْ لاَ يَضْرِبُوا الْجِزْيَةَ إِلاَّ عَلَى مَنْ جَرَتْ عَلَيْهِ الْمُوسَى. قَالَ: وَكَانَ لاَ يَضْرِبُ الْجِزْيَةَ عَلَى النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ.

قَالَ يَحْيَى وَهَذَا الْمَعْرُوفُ عِنْدَ أَصْحَابِنَا. [صحیح]

(۱۸۷۰۰) نافع حضرت اسلم سے اور وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ انہوں نے جزیہ لینے والے عاملوں کو خط لکھا کہ بالغ سے جزیہ لیا جائے، لیکن بچوں اور عورتوں سے جزیہ وصول نہ کرو۔

(۱۸۷۰۱) وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ: أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الأَصْبَهَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ حَمْدَانَ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى أُمَرَاءِ الْجِزْيَةِ أَنْ لاَ تَضَعُوا الْجِزْيَةَ إِلاَّ عَلَى مَنْ جَرَتْ عَلَيْهِ الْمَوَاسِي وَلاَ تَضَعُوا الْجِزْيَةَ عَلَى النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ. وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَخْتِمُ أَهْلَ الْجِزْيَةِ فِي أَعْنَاقِهِمْ. [صحیح]

(۱۸۷۰۱) نافع حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام اسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جزیہ لینے والے امراء کو خط لکھا کہ صرف بالغ لوگوں سے جزیہ لیں۔ بچوں، عورتوں سے جزیہ وصول نہ کریں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ تو جزیہ دینے والے افراد کی گردنوں پر مہر لگا دیتے تھے۔

(۱۵)باب الذِّمِّيِّ يُسْلِمُ فَتُرْفَعُ عَنْهُ الْجِزْيَةُ وَلاَ يُعَشَّرُ مَالُهُ إِذَا اخْتَلَفَ بِالتِّجَارَةِ

ذمی اسلام قبول کر لے تو جزیہ ختم۔ اس کے مال سے عشر بھی وصول نہ کیا جائے گا جب تجارت کی وجہ سے مختلف ہو جائے

(۱۸۷۰۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَحْبُوبٍ الدَّهَّانُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَامِدِ بْنُ بِلاَلٍ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا أَبُو الأَزْهَرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا أَبُو كُدَيْنَةَ عَنْ قَابُوسِ بْنِ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- قَالَ : لَيْسَ عَلَى مُؤْمِنٍ جِزْيَةٌ وَلاَ يَجْتَمِعُ قِبْلَتَانِ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ . وَكَذَلِكَ رَوَاهُ جَرِيرٌ عَنْ قَابُوسَ. [ضعيف]

(۱۸۷۰۲) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ مومن پر جزیہ نہیں اور جزیرہ عرب میں دو قبلے جمع نہیں ہو سکتے۔

(۱۸۷۰۳) أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَتْحِ : هِلاَلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ الْحَفَّارُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ حَرْبِ بْنِ هِلاَلٍ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي أُمِّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : إِنَّمَا الْعُشُورُ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَلَيْسَتْ عَلَى الْمُسْلِمِينَ عُشُورٌ .

لَفْظُ حَدِيثِ أَبِي الأَحْوَصِ

وَفِي رِوَايَةِ جَرِيرٍ قَالَ عَنْ حَرْبِ بْنِ هِلاَلٍ عَنْ أَبِي أُمِّهِ رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَغْلِبَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ : لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ عُشُورٌ إِنَّمَا الْعُشُورُ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى . [ضعيف جدا]

(۱۸۷۰۳) حرب بن عبداللہ اپنے نانا سے اور وہ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عشر یہود و نصاریٰ پر ہے اور مسلمانوں پر عشر نہیں ہے۔

(ب) رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ عشر یعنی دسواں حصہ مسلمانوں کے ذمہ نہیں ہے بلکہ یہ یہود و نصاریٰ پر ہے۔

(۱۸۷۰٤) وَرَوَاهُ عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَيْرٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ جَدِّهِ رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَغْلِبَ قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ -ﷺ- فَأَسْلَمْتُ وَعَلَّمَنِي الإِسْلاَمَ وَعَلَّمَنِي كَيْفَ آخُذُ الصَّدَقَةَ مِنْ قَوْمِي مِمَّنْ أَسْلَمَ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ كُلُّ مَا عَلَّمْتَنِي قَدْ حَفِظْتُ إِلاَّ الصَّدَقَةَ أَفَأُعَشِّرُهُمْ قَالَ : لاَ

إِنَّمَا الْعُشْرُ عَلَى النَّصَارَى وَالْيَهُودِ .
أَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ فَذَكَرَهُ. [ضعیف جدًا]

(۱۸۷۰۴) حرب بن عبید اللہ بن عمیر ثقفی اپنے دادا سے نقل فرماتے ہیں بنو تغلب سے تھے کہ میں نے نبی ﷺ کے پاس آ کر اسلام قبول کرلیا۔ آپ نے مجھے اسلام کی تعلیم دی اور مسلمانوں سے صدقہ لینے کا طریقہ بتایا۔ پھر میں آپ کے پاس واپس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! جو آپ نے تعلیم دی مجھے یاد ہے، سوائے صدقہ کے کہ کیا میں ان سے دسواں حصہ وصول کروں؟ فرمایا: نہیں دسواں حصہ صرف یہود و نصاریٰ پر ہے۔

(۱۸۷۰۵) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي الأَحْوَصِ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ :خَرَاجٌ مَكَانَ الْعُشُورِ.
وَرَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ حَرْبٍ عَنْ خَالٍ لَهُ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ-. [ضعیف جدًا]

(۱۸۷۰۵) حرب بن عبید اللہ نبی ﷺ سے ابو احوص کی حدیث کے ہم معنی نقل فرماتے ہیں۔ انہوں نے عشر کی بجائے لفظ خراج بولا ہے۔

(۱۸۷۰۶) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ خَالِهِ قَالَ قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْشُرُ قَوْمِي قَالَ : إِنَّمَا الْعُشُورُ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى .
وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَخْوَالِهِ. [ضعیف جدًا]

(۱۸۷۰۶) عطاء بکر بن وائل کے ایک شخص جو اپنے خالو سے نقل فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں اپنی قوم سے دسواں حصہ وصول کروں؟ فرمایا: یہ دسواں حصہ صرف یہود و نصاریٰ سے وصول کیا جاتا ہے۔

(۱۸۷۰۷) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ هُوَ الأَصَمُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ نُصَيْرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ عُشُورٌ إِنَّمَا الْعُشُورُ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى. قَالَ الْعَبَّاسُ هَكَذَا قَالَ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِي جَدِّهِ.
قَالَ الإِمَامُ أَحْمَدُ رَحِمَهُ اللَّهُ وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي التَّارِيخِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ يُونُسَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ نُصَيْرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- قَالَ وَقَالَ أَبُو حَمْزَةَ عَنْ عَطَاءٍ حَدَّثَنَا

الْحَارِثِ الثَّقَفِيُّ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ وَكَانَ مِمَّنْ وَفَدَ إِلَى النَّبِيِّ -ﷺ-. (ق) وَهَذَا إِنْ صَحَّ فَإِنَّمَا أَرَادَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ تَعْشِيرَ أَمْوَالِهِمْ إِذَا اخْتَلَفُوا بِالتِّجَارَةِ فَإِذَا أَسْلَمُوا رُفِعَ ذَلِكَ عَنْهُمْ. [ضعيف جداً]

(۱۸۷۰۷) حرب بن عبید اللہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں پر عشر نہیں عشر صرف یہود و نصاریٰ پر ہے۔

(ب) حارث ثقفی اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ اسے اس وفد نے خبر دی جو رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا تھا کہ دسواں حصہ تب ہے جب مال تجارت کی وجہ سے مختلف ہو۔ لیکن جب وہ اسلام قبول کر لیں تو دسواں حصہ ختم کر دیا جاتا ہے۔

(۱۸۷۰۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْكَارِزِيُّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ حَدَّثَنِي مَسْرُوقٌ : أَنَّ رَجُلاً مِنَ الشُّعُوبِ أَسْلَمَ فَكَانَتْ تُؤْخَذُ مِنْهُ الْجِزْيَةُ فَأَتَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَخْبَرَهُ فَكَتَبَ أَنْ لاَ تُؤْخَذَ مِنْهُ الْجِزْيَةُ. قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ الشُّعُوبُ الْعَجَمُ هَا هُنَا. [ضعيف]

(۱۸۷۰۸) مسروق فرماتے ہیں کہ ایک عجمی ایمان لایا جس سے جزیہ لیا جاتا تھا۔ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھ دیا کہ اس سے جزیہ نہ لیا جائے۔

جماع أَبْوَابِ الشَّرَائِطِ الَّتِي يَأْخُذُهَا الإِمَامُ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ وَمَا يَكُونُ مِنْهُمْ نَقْضًا لِلْعَهْدِ

وہ تمام شرائط جن کی بنا پر امام جزیہ وصول کرتا ہے اور کس کی بنا پر وعدہ توڑ دیا جاتا ہے

يُشْتَرَطُ عَلَيْهِمْ أَنْ لاَ يَذْكُرُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِلاَّ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ

ان پر شرط ہوگی کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے وہ بات ذکر کریں جو ان کے شایان شان ہو

(۱۸۷۰۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ يَهُودِيَّةً كَانَتْ تَشْتُمُ النَّبِيَّ -ﷺ- وَتَقَعُ فِيهِ فَخَنَقَهَا رَجُلٌ حَتَّى مَاتَتْ فَأَبْطَلَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- دَمَهَا. [صحيح]

(۱۸۷۰۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی عورت نبی ﷺ کو گالی دیتی تھی، بدزبانی کرتی تھی۔ ایک شخص نے گلا گھونٹ کر ماردی تو آپ نے اس کا خون باطل فرمادیا۔

(۱۸۷۱۰) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْفَارِسِيُّ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَصْفَهَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ قَالَ نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ عِمْرَانَ حَدَّثَنِي كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ أَنَّ غَرَفَةَ بْنَ الْحَارِثِ الْكِنْدِيَّ مَرَّ بِهِ نَصْرَانِيٌّ فَدَعَاهُ إِلَى الإِسْلاَمِ فَتَنَاوَلَ النَّبِيَّ -ﷺ- وَذَكَرَهُ فَرَفَعَ غَرَفَةُ يَدَهُ فَدَقَّ أَنْفَهُ فَرُفِعَ إِلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ عَمْرٌو أَعْطَيْنَاهُمُ الْعَهْدَ فَقَالَ غَرَفَةُ : مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ نَكُونَ أَعْطَيْنَاهُمْ عَلَى أَنْ يُظْهِرُوا شَتْمَ النَّبِيِّ -ﷺ- إِنَّمَا أَعْطَيْنَاهُمْ عَلَى أَنْ نُخَلِّيَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ كَنَائِسِهِمْ يَقُولُونَ فِيهَا مَا بَدَا لَهُمْ وَأَنْ لاَ نُحَمِّلَهُمْ مَا لاَ يُطِيقُونَ وَإِنْ أَرَادَهُمْ عَدُوٌّ قَاتَلْنَاهُمْ مِنْ وَرَائِهِمْ وَنُخَلِّيَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ أَحْكَامِهِمْ إِلاَّ أَنْ يَأْتُونَا رَاضِينَ بِأَحْكَامِنَا فَنَحْكُمَ بَيْنَهُمْ بِحُكْمِ اللَّهِ وَحُكْمِ رَسُولِهِ وَإِنْ غَيَّبُوا عَنَّا لَمْ نَعْرِضْ لَهُمْ فِيهَا. قَالَ عَمْرٌو : صَدَقْتَ. وَكَانَ غَرَفَةُ لَهُ صُحْبَةٌ. [حسن]

(۱۸۷۱۰) کعب بن علقمہ فرماتے ہیں کہ غرفہ بن حارث کندی کا ایک عیسائی کے پاس سے گزر ہوا اس نے اسے اسلام کی دعوت دی۔ اس نے نبی ﷺ کے بارے میں کچھ باتیں کیں تو غرفہ نے اس کی ناک پر تھپڑ رسید کردیا۔ معاملہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہہ دیا: ہم نے ان کو عہد دے رکھا ہے تو غرفہ کہنے لگے: اللہ کی پناہ اگر چہ وہ نبی ﷺ کو کھلم کھلا گالیاں دیں۔ صرف ہمارا ان سے عہد ہے کہ وہ اپنے معبد خانے میں رہیں، جیسے بھی عبادت کریں۔ ہم ان پر وہ بوجھ نہیں ڈالتے جس کی وہ طاقت نہیں رکھتے۔ اگر ان کا دشمن ہم سے ان کے درپے لڑائی کرنا چاہے تو ہم ان کو ان کے احکام کی وجہ سے چھوڑ دیں مگر جب تک وہ ہمارے حکموں پر راضی نہ ہوں تو ہم ان کے درمیان اللہ اور رسول ﷺ کے احکام جاری کریں گے۔ اگر وہ ہم سے غائب رہیں تو ہم ان کے درپے نہ ہوں گے تو عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: تو نے سچ کہا ہے اور غرفہ صحابی ہیں۔

(۱۷) باب يُشْتَرَطُ عَلَيْهِمْ أَنَّ أَحَدًا مِنْ رِجَالِهِمْ إِنْ أَصَابَ مُسْلِمَةً بِزِنًا أَوِ اسْمِ نِكَاحٍ أَوْ قَطَعَ الطَّرِيقَ عَلَى مُسْلِمٍ أَوْ فَتَنَ مُسْلِمًا عَنْ دِينِهِ أَوْ أَعَانَ الْمُحَارِبِينَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَدْ نَقَضَ عَهْدَهُ

ان پر شرط لاگو کریں اگر کسی نے مسلمہ عورت سے زنا یا نکاح کیا یا کسی مسلمان پر ڈاکہ ڈالا یا کسی مسلمان کو دین کے بارے آزمائش میں ڈالا یا مسلمانوں کے خلاف دشمنوں کی مدد کی تو عہد ختم

قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي رِوَايَةِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَغْدَادِيِّ عَنْهُ لَمْ يَخْتَلِفْ أَهْلُ السِّيرَةِ عِنْدَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ وَمُوسَى

بْنُ عُقْبَةَ وَجَمَاعَةٌ مَنْ رَوَى السِّيرَةَ : أَنَّ بَنِى قَيْنُقَاعَ كَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- مُوَادَعَةٌ وَعَهْدٌ فَأَتَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ إِلَى صَائِغٍ مِنْهُمْ لِيَصُوغَ لَهَا حُلِيًّا وَكَانَتِ الْيَهُودُ مُعَادِيَةً لِلأَنْصَارِ فَلَمَّا جَلَسَتْ عِنْدَ الصَّائِغِ عَمَدَ إِلَى بَعْضِ حَدَائِدِهِ فَشَدَّ بِهِ أَسْفَلَ ذَيْلِهَا وَجَيْبِهَا وَهِىَ لاَ تَشْعُرُ فَلَمَّا قَامَتِ الْمَرْأَةُ وَهِىَ فِى سُوقِهِمْ نَظَرُوا إِلَيْهَا مُتَكَشِّفَةً فَجَعَلُوا يَضْحَكُونَ مِنْهَا وَيَسْخَرُونَ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- فَنَابَذَهُمْ وَجَعَلَ ذَلِكَ مِنْهُمْ نَقْضًا لِلْعَهْدِ. وَذَكَرَ حَدِيثَ بَنِى النَّضِيرِ وَمَا صَنَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ فِى الْيَهُودِىِّ الَّذِى اسْتَكْرَهَ الْمَرْأَةَ فَوَطِئَهَا.

شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اہل سیر کا اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ بنو قینقاع اور نبی ﷺ کا معاہدہ تھا۔ ایک انصاری عورت سنار کے پاس زیورات بنوانے کی غرض سے آئی۔ جب اس پاس بیٹھ گئی تو سنار نے اس کی غفلت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس کے کپڑے کاٹ ڈالے جس کی وجہ سے وہ بازار میں برہنہ جا رہی تھی کہ لوگ اس کو دیکھ کر مسکرا رہے تھے جب نبی ﷺ کو پتہ چلا تو آپ نے ان کا معاہدہ ختم کر ڈالا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس یہودی کے بارے میں فیصلہ کیا جس نے عورت سے زبردستی زنا کیا تھا۔

(۱۸۷۶۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِىُّ حَدَّثَنَا جَدِّى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ : هَذَا حَدِيثُ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- حِينَ خَرَجَ إِلَى بَنِى النَّضِيرِ يَسْتَعِينُهُمْ فِى عَقْلِ الْكِلاَبِيَّيْنِ وَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- فِى رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِهِ إِلَى بَنِى النَّضِيرِ يَسْتَعِينُهُمْ فِى عَقْلِ الْكِلاَبِيَّيْنِ وَكَانُوا زَعَمُوا قَدْ دَسُّوا إِلَى قُرَيْشٍ حِينَ نَزَلُوا بِأُحُدٍ فِى قِتَالِ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- فَحَضُّوهُمْ عَلَى الْقِتَالِ وَدَلُّوهُمْ عَلَى الْعَوْرَةِ فَلَمَّا كَلَّمَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- فِى عَقْلِ الْكِلاَبِيَّيْنِ قَالُوا اجْلِسْ أَبَا الْقَاسِمِ حَتَّى تَطْعَمَ وَتَرْجِعَ بِحَاجَتِكَ وَنَقُومَ فَنَتَشَاوَرَ وَنُصْلِحَ أَمْرَنَا فِيمَا جِئْتَنَا لَهُ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- وَمَنْ مَعَهُ مِنْ أَصْحَابِهِ فِى ظِلِّ جِدَارٍ يَنْتَظِرُ أَنْ يُصْلِحُوا أَمْرَهُمْ فَلَمَّا خَلَوْا وَالشَّيْطَانُ مَعَهُمْ لاَ يُفَارِقُهُمُ ائْتَمَرُوا بِقَتْلِ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- فَقَالُوا : لَنْ تَجِدُوهُ أَقْرَبَ مِنْهُ الآنَ فَاسْتَرِيحُوا مِنْهُ تَأْمَنُوا فِى دِيَارِكُمْ وَيُرْفَعُ عَنْكُمُ الْبَلاَءُ فَقَالَ رَجُلٌ : إِنْ شِئْتُمْ ظَهَرْتُ فَوْقَ الْبَيْتِ وَدَلَّيْتُ عَلَيْهِ حَجَرًا فَقَتَلْتُهُ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ فَأَخْبَرَهُ بِمَا ائْتَمَرُوا مِنْ شَأْنِهِ فَعَصَمَهُ اللَّهُ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- كَأَنَّهُ يُرِيدُ يَقْضِى حَاجَةً وَتَرَكَ أَصْحَابَهُ فِى مَجْلِسِهِمْ وَانْتَظَرَهُ أَعْدَاءُ اللَّهِ فَرَاثَ عَلَيْهِمْ وَأَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَسَأَلُوهُ عَنْهُ فَقَالَ : لَقِيتُهُ قَدْ دَخَلَ أَزِقَّةَ الْمَدِينَةِ فَقَالُوا لأَصْحَابِهِ : عَجِلَ أَبُو الْقَاسِمِ أَنْ نُقِيمَ أَمْرَنَا فِى حَاجَتِهِ الَّتِى جَاءَ بِهَا ثُمَّ قَامَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- فَرَجَعُوا وَنَزَلَ الْقُرْآنُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالَّذِى جَاءَ أَعْدَاءُ اللَّهِ فَقَالَ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ هَمَّ قَوْمٌ أَنْ يَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ

أَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ﴾ [المائدۃ ۱۱] فَلَمَّا أَظْهَرَ اللَّهُ رَسُولَهُ عَلَى مَا أَرَادُوا بِهِ وَعَلَى خِيَانَتِهِمْ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ أَمَرَ بِإِجْلاَئِهِمْ وَإِخْرَاجِهِمْ مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسِيرُوا حَيْثُ شَاءُ وا إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ. [ضعیف]

(۱۸۷۶۱) ابن شہاب فرماتے ہیں کہ یہ حدیث رسول ﷺ ہے، جب آپ بنونضیر کے پاس گئے اور ان سے کلابین کی دیت میں مدد مانگ رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ بنونضیر کے پاس گئے۔ کلابین کی دیت میں ان سے مدد چاہی اور مسلمانوں کا گمان تھا کہ انہوں نے قریشیوں سے مل کر غزوہ احد میں رسول اللہ ﷺ کے خلاف سازش کی۔ ان کو قتال پہ ابھارا اور راز بتاتے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے ان سے کلابین کی دیت کے بارے میں بات چیت کی تو انہوں نے کہا: اے ابو القاسم! آپ تشریف رکھیں، کھانا کھائیں۔ ہم اس معاملہ میں مشورہ کرلیں جس کے لیے آپ تشریف لائے ہیں۔ آپ صحابہ کے ساتھ دیوار کے سائے میں تشریف فرما تھے کہ وہ اپنے معاملہ میں صلاح مشورہ کرلیں۔ انہوں نے الگ ہو کر رسول اللہ ﷺ کے قتل کا مشورہ کرلیا اور کہنے لگے: اس سے راحت حاصل کرو اپنے گھروں میں امن سے رہو۔ تمہاری مصیبت ختم ہو جائے گی۔ ایک شخص نے کہا: اگر تم چاہو تو میں چھت سے اس کے اوپر پتھر گرا کر قتل کر ڈالوں۔ ادھر اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو بذریعہ وحی اطلاع دے کر اپنے نبی ﷺ کو محفوظ کرلیا۔ آپ اپنے صحابہ کو وہاں چھوڑ کر یوں نکلے جیسے قضائے حاجت کے لیے جایا جاتا ہے اور اللہ کے دشمنوں نے آپ کا انتظار کیا، لیکن آپ نے واپس آنے میں دیر کی تو انہوں نے مدینہ سے آنے والے ایک شخص سے آپ کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا کہ آپ تو مدینہ کی گلی میں داخل ہو رہے تھے تو انہوں نے صحابہ سے کہا کہ آپ نے تو دیر فرما دی۔ ہم اس معاملہ میں مشورہ کر کے بیٹھے ہوئے ہیں۔ جب صحابہ واپس آ گئے تو قرآن کا نزول ہوا، اللہ خوب جانتا ہے جو اللہ کے دشمنوں نے تدبیر کی، فرمایا: ﴿يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ هَمَّ قَوْمٌ أَنْ يَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ﴾ [المائدۃ ۱۱] اے ایمان والو! جو اللہ نے تمہارے اوپر احسان کیا اس کو یاد کرو جب اللہ نے ایک قوم کے ہاتھ تم سے روکے۔ اللہ سے ڈرو اور مومن توکل کریں۔ جب اللہ نے ان کے ارادہ کو ظاہر کر دیا اور ان کی خیانت کو تو انہیں جلاوطن کر دیا گیا اور کہا گیا: جہاں چاہو چلے جاؤ۔

(۱۸۷۶۲) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ الأَزْدِيُّ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: كُنَّا مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ بِالشَّامِ فَأَتَاهُ نَبَطِيٌّ مَضْرُوبٌ مُشَجَّجٌ مُسْتَعْدِي فَغَضِبَ غَضَبًا شَدِيدًا فَقَالَ لِصُهَيْبٍ: انْظُرْ مَنْ صَاحِبُ هَذَا فَانْطَلَقَ صُهَيْبٌ فَإِذَا هُوَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الأَشْجَعِيُّ فَقَالَ لَهُ: إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ غَضِبَ

غَضَبًا شَدِيدًا فَلَوْ أَتَيْتَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ فَمَشَى مَعَكَ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكَ بَادِرَتَهُ فَجَاءَ مَعَهُ مُعَاذٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ عُمَرُ مِنَ الصَّلاَةِ قَالَ :أَيْنَ صُهَيْبٌ؟ فَقَالَ :أَنَا هَذَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ : أَجِئْتَ بِالرَّجُلِ الَّذِي ضَرَبَهُ قَالَ :نَعَمْ فَقَامَ إِلَيْهِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَقَالَ لَهُ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّهُ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ فَاسْمَعْ مِنْهُ وَلاَ تَعْجَلْ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ :مَا لَكَ وَلِهَذَا. قَالَ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ رَأَيْتُهُ يَسُوقُ بِامْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ فَنَخَسَ الْحِمَارَ لِيَصْرَعَهَا فَلَمْ تُصْرَعْ ثُمَّ دَفَعَهَا فَخَرَّتْ عَنِ الْحِمَارِ فَغَشِيَهَا فَفَعَلْتُ مَا تَرَى قَالَ :ائْتِنِي بِالْمَرْأَةِ لِتُصَدِّقَكَ فَأَتَى عَوْفٌ الْمَرْأَةَ فَذَكَرَ الَّذِي قَالَ لَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَبُوهَا وَزَوْجُهَا :مَا أَرَدْتَ بِصَاحِبَتِنَا فَضَحْتَهَا فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ :وَاللَّهِ لأَذْهَبَنَّ مَعَهُ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا أَجْمَعَتْ عَلَى ذَلِكَ قَالَ أَبُوهَا وَزَوْجُهَا :نَحْنُ نُبَلِّغُ عَنْكِ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَأَتَيَا فَصَدَّقَا عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ بِمَا قَالَ . قَالَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِلْيَهُودِيِّ :وَاللَّهِ مَا عَلَى هَذَا عَاهَدْنَاكُمْ فَأَمَرَ بِهِ فَصُلِبَ ثُمَّ قَالَ :يَا أَيُّهَا النَّاسُ فُوا بِذِمَّةِ مُحَمَّدٍ -ﷺ- فَمَنْ فَعَلَ مِنْهُمْ هَذَا فَلاَ ذِمَّةَ لَهُ. قَالَ سُوَيْدُ بْنُ غَفَلَةَ فَإِنَّهُ لأَوَّلُ مَصْلُوبٍ رَأَيْتُهُ.

(ت) تَابَعَهُ ابْنُ أَشْوَعَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ. [ضعیف]

(۱۸۷۱۲) سوید بن غفلہ فرماتے ہیں کہ ہم امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ شام میں تھے کہ ایک نبطی شخص آیا جس کو سخت مار کے ذریعے زخمی کیا گیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سخت غصہ آیا اور صہیب سے کہا: دیکھو کس نے اسے مارا ہے؟ صہیب گئے تو عوف بن مالک کو پایا کہ اس نے مارا تھا تو صہیب نے عوف بن مالک سے کہا کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو ساتھ لیکر امیر المومنین کے پاس جانا۔ مجھے خطرہ ہے کہ وہ سزا دینے میں جلدی کریں تو عوف بن مالک حضرت معاذ کو لیکر کے پاس گئے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا: صہیب کدھر ہے؟ صہیب کہتے ہیں: اے امیر المومنین! میں حاضر ہوں۔ پوچھا: مارنے والے شخص کو لیکر آئے ہو؟ تو صہیب نے کہا: اے امیر المومنین! لیکر آیا ہوں تو معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المومنین! عوف بن مالک کی بات سن لینا جلدی نہ کرنا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا معاملہ کیا ہے؟ تو عوف بن مالک نے کہا اے امیر المومنین اس نے ایک مسلم عورت کے گدھے کو بھگا دیا تاکہ وہ گر جائے لیکن وہ گری تو نہ۔ اس نے دوبارہ گدھے کو بھگا کر اس کو گرا دیا اور زنا کیا۔ تب میں نے یہ کیا، جو آپ دیکھ رہے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: عورت کو لاؤ تاکہ وہ تیری تصدیق کر سکے تو عوف بن مالک نے عورت کے سامنے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بات کا تذکرہ کیا۔ اس کے والد اور خاوند نے کہا: تو ہماری عورت کی تذلیل چاہتا ہے۔ عورت نے بھی امیر المومنین کے پاس جانے سے انکار کر دیا۔ جب اس نے ان کے ساتھ اتفاق کر لیا تو اس عورت کے والد اور خاوند نے پھر کہا: چلو ہم تیری تصدیق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کر دیتے ہیں۔ جب انہوں نے تصدیق کر دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہودی سے کہا: ہمارا تمہارے ساتھ اس پر تو معاہدہ نہیں تھا۔ اس یہودی کو سولی دے دی۔ پھر کہا: اے لوگو! محمد ﷺ کے ذمہ کو پورا کرو۔ جس نے اس طرح کی حرکت کی اس کے لیے کوئی ذمہ نہیں ہے۔ سوید بن غفلہ کہتے ہیں: یہ پہلا

شخص میں نے دیکھا جس کو سولی دی گئی۔

(۱۸) باب يُشْتَرَطُ عَلَيْهِمْ أَنْ لاَ يُحْدِثُوا فِي أَمْصَارِ الْمُسْلِمِينَ كَنِيسَةً وَلاَ مُجْتَمَعًا لِصَلَوَاتِهِمْ وَلاَ صَوْتَ نَاقُوسٍ وَلاَ حَمْلَ خَمْرٍ وَلاَ إِدْخَالَ خِنْزِيرٍ

ان پر شرط رکھی کہ وہ مسلمانوں کے شہروں میں عبادت خانہ، نمازوں کے اجتماع، ناقوس کی آواز، شراب اور خنزیر کو داخل نہیں کریں گے

(۱۸۷۱۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ : الْحُسَيْنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ بُرْهَانَ وَأَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ قَالُوا أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ : كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنْ أَدِّبُوا الْخَيْلَ وَلاَ يُرْفَعَنَّ بَيْنَ ظَهْرَانَيْكُمُ الصَّلِيبُ وَلاَ تُجَاوِرَنَّكُمُ الْخَنَازِيرُ. [حسن]

(۱۸۷۱۳) حرام بن معاویہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خط لکھا کہ گھوڑوں کی تربیت کرو، لیکن تمہارے درمیان صلیب کو بلند نہ کیا جائے اور نہ ہی تمہارے قریب خنزیر ہیں۔

(۱۸۷۱۴) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو مُسْلِمٍ (ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو مَنْصُورٍ : عَبْدُ الْقَاهِرِ بْنُ طَاهِرٍ الْبَغْدَادِيُّ الإِمَامُ وَأَبُو الْقَاسِمِ : عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَمْدَانَ الْفَارِسِيُّ وَأَبُو نَصْرٍ : عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ قَتَادَةَ قَالُوا أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو : إِسْمَاعِيلُ بْنُ نُجَيْدٍ السُّلَمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو مُسْلِمٍ : إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ حَنَشٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : كُلُّ مِصْرٍ مَصَّرَهُ الْمُسْلِمُونَ لاَ يُبْنَى فِيهِ بِيعَةٌ وَلاَ كَنِيسَةٌ وَلاَ يُضْرَبُ فِيهِ بِنَاقُوسٍ وَلاَ يُبَاعُ فِيهِ لَحْمُ خِنْزِيرٍ. [ضعيف]

(۱۸۷۱۴) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہر وہ شہر جس کو مسلمانوں نے آباد کیا ہو۔ اس میں یہود و عیسائی اپنے معبد خانے نہ بنائیں گے اور نہ ہی ناقوس بجایا جائے گا اور نہ ہی خنزیر کا گوشت کھایا جائے گا۔

(۱۹) باب لاَ تُهْدَمُ لَهُمْ كَنِيسَةٌ وَلاَ بِيعَةٌ

یہودیوں اور عیسائیوں کے معبد خانے گرائے نہ جائیں گے

(۱۸۷۱۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُصَرِّفُ بْنُ عَمْرٍو الْيَامِيُّ

حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ أَخْبَرَنَا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : صَالَحَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- أَهْلَ نَجْرَانَ عَلَى أَلْفَيْ حُلَّةٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ كَمَا مَضَى قَالَ فِيهِ : عَلَى أَنْ لاَ تُهْدَمَ لَهُمْ بِيعَةٌ وَلاَ يُخْرَجَ لَهُمْ قَسٌّ وَلاَ يُفْتَنُونَ عَنْ دِينِهِمْ مَا لَمْ يُحْدِثُوا حَدَثًا أَوْ يَأْكُلُوا الرِّبَا. [ضعيف]

(۱۸۷۱۵) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل نجران سے دو ہزار سوٹوں پر صلح کی۔ مذکورہ حدیث میں ہے کہ ان کے معبد خانے نہ گرائے جائیں گے۔ پادری کو نہ نکالا جائے گا اور ان کے دین سے نہ ہٹایا جائے گا۔ جب تک کوئی نیا کام نہ کریں یا سود نہ کھائیں۔

(۱۸۷۱۶) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَبُو قِلاَبَةَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ حَنَشٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : أَيُّمَا مِصْرٍ اتَّخَذَهُ الْعَرَبُ فَلَيْسَ لِلْعَجَمِ أَنْ يَبْنُوا فِيهِ بِيعَةً أَوْ قَالَ كَنِيسَةً وَلاَ يَضْرِبُوا فِيهِ بِنَاقُوسٍ وَلاَ يُدْخِلُوا فِيهِ خَمْرًا وَلاَ خِنْزِيرًا وَأَيُّمَا مِصْرٍ اتَّخَذَهُ الْعَجَمُ فَعَلَى الْعَرَبِ أَنْ يَفُوا لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ فِيهِ وَلاَ يُكَلِّفُوهُمْ مَا لاَ طَاقَةَ لَهُمْ بِهِ. [ضعيف]

(۱۸۷۱۶) عکرمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ جو شہر عرب والوں نے بسایا تو عجمی لوگ اس میں معبد خانے نہیں بنا سکتے اور ان کو ناقوس بجانے کی بھی اجازت نہیں ہے اور اس میں شراب اور خنزیر کا گوشت بھی نہیں لا سکتے۔ اور جس شہر کو عجم آباد کریں تو عرب والے ان کا عہد پورا کریں اور ان کی طاقت سے بڑھ کر ان کو تکلیف نہ دیں۔

(۲۰) باب الإِمَامُ يَكْتُبُ كِتَابَ الصُّلْحِ عَلَى الْجِزْيَةِ

امام کو جزیہ کے بارے میں تحریر کر لینا چاہیے

(۱۸۷۱۷) أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَخْتُوَيْهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ يُوسُفَ الْمُطَّوِّعِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ ثَعْلَبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي الْعَيْزَارِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالْوَلِيدِ بْنِ نُوحٍ وَالسَّرِيِّ بْنِ مُصَرِّفٍ يَذْكُرُونَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ قَالَ : كَتَبْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ صَالَحَ أَهْلَ الشَّامِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا كِتَابٌ لِعَبْدِ اللَّهِ عُمَرَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ نَصَارَى مَدِينَةِ كَذَا وَكَذَا إِنَّكُمْ لَمَّا قَدِمْتُمْ عَلَيْنَا سَأَلْنَاكُمُ الأَمَانَ لأَنْفُسِنَا وَذَرَارِيِّنَا وَأَمْوَالِنَا وَأَهْلِ مِلَّتِنَا وَشَرَطْنَا لَكُمْ عَلَى أَنْفُسِنَا أَنْ لاَ نُحْدِثَ فِي مَدِينَتِنَا وَلاَ فِيمَا حَوْلَهَا دَيْرًا وَلاَ كَنِيسَةً وَلاَ قَلاَّيَةً وَلاَ صَوْمَعَةَ رَاهِبٍ وَلاَ نُجَدِّدَ مَا خَرِبَ مِنْهَا وَلاَ نُحْيِيَ مَا كَانَ مِنْهَا فِي خِطَطِ الْمُسْلِمِينَ

وَأَنْ لَا نَمْنَعَ كَنَائِسَنَا أَنْ يَنْزِلَهَا أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فِي لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ وَنُوَسِّعَ أَبْوَابَهَا لِلْمَارَّةِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَأَنْ نُنْزِلَ مَنْ مَرَّ بِنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ نُطْعِمُهُمْ وَأَنْ لَا نُؤْمِنَ فِي كَنَائِسِنَا وَلَا مَنَازِلِنَا جَاسُوسًا وَلَا نَكْتُمَ غِشًّا لِلْمُسْلِمِينَ وَلَا نُعَلِّمَ أَوْلَادَنَا الْقُرْآنَ وَلَا نُظْهِرَ شِرْكًا وَلَا نَدْعُوَ إِلَيْهِ أَحَدًا وَلَا نَمْنَعَ أَحَدًا مِنْ قَرَابَتِنَا الدُّخُولَ فِي الإِسْلَامِ إِنْ أَرَادَهُ وَأَنْ نُوَقِّرَ الْمُسْلِمِينَ وَأَنْ نَقُومَ لَهُمْ مِنْ مَجَالِسِنَا إِنْ أَرَادُوا جُلُوسًا وَلَا نَتَشَبَّهَ بِهِمْ فِي شَيْءٍ مِنْ لِبَاسِهِمْ مِنْ قَلَنْسُوَةٍ وَلَا عِمَامَةٍ وَلَا نَعْلَيْنِ وَلَا فَرْقِ شَعَرٍ وَلَا نَتَكَلَّمَ بِكَلَامِهِمْ وَلَا نَتَكَنَّى بِكُنَاهُمْ وَلَا نَرْكَبَ السُّرُوجَ وَلَا نَتَقَلَّدَ السُّيُوفَ وَلَا نَتَّخِذَ شَيْئًا مِنَ السِّلَاحِ وَلَا نَحْمِلَهُ مَعَنَا وَلَا نَنْقُشَ خَوَاتِيمَنَا بِالْعَرَبِيَّةِ وَلَا نَبِيعَ الْخُمُورَ وَأَنْ نَجُزَّ مَقَادِيمَ رُءُوسِنَا وَأَنْ نَلْزَمَ زِيَّنَا حَيْثُمَا كُنَّا وَأَنْ نَشُدَّ الزَّنَانِيرَ عَلَى أَوْسَاطِنَا وَأَنْ لَا نُظْهِرَ صُلُبَنَا وَكُتُبَنَا فِي شَيْءٍ مِنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ وَلَا أَسْوَاقِهِمْ وَأَنْ لَا نُظْهِرَ الصُّلُبَ عَلَى كَنَائِسِنَا وَأَنْ لَا نَضْرِبَ بِنَاقُوسٍ فِي كَنَائِسِنَا بَيْنَ حَضْرَةِ الْمُسْلِمِينَ وَأَنْ لَا نُخْرِجَ سَعَانِينَا وَلَا بَاعُوثًا وَلَا نَرْفَعَ أَصْوَاتَنَا مَعَ أَمْوَاتِنَا وَلَا نُظْهِرَ النِّيرَانَ مَعَهُمْ فِي شَيْءٍ مِنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ وَلَا نُجَاوِرَهُمْ مَوْتَانَا وَلَا نَتَّخِذَ مِنَ الرَّقِيقِ مَا جَرَى عَلَيْهِ سِهَامُ الْمُسْلِمِينَ وَأَنْ نُرْشِدَ الْمُسْلِمِينَ وَلَا نَطَّلِعَ عَلَيْهِمْ فِي مَنَازِلِهِمْ فَلَمَّا أَتَيْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالْكِتَابِ زَادَ فِيهِ: وَأَنْ لَا نَضْرِبَ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ شَرَطْنَا لَهُمْ ذَلِكَ عَلَى أَنْفُسِنَا وَأَهْلِ مِلَّتِنَا وَقَبِلْنَا عَنْهُمُ الأَمَانَ فَإِنْ نَحْنُ خَالَفْنَا شَيْئًا مِمَّا شَرَطْنَاهُ لَكُمْ فَضَمِنَّاهُ عَلَى أَنْفُسِنَا فَلَا ذِمَّةَ لَنَا وَقَدْ حَلَّ لَكُمْ مَا يَحِلُّ لَكُمْ مِنْ أَهْلِ الْمُعَانَدَةِ وَالشِّقَاقِ.

(۱۸۷۱۷) عبدالرحمن بن غنم فرماتے ہیں: جس وقت شام والوں سے صلح کی تو میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا۔ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو مہربان بے حد نہایت رحم والا ہے۔ یہ خط امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نام فلاں فلاں شہر کے عیسائیوں کی جانب سے۔ جس وقت تم ہمارے پاس آئے تھے تو ہم سے پناہ طلب کی۔ اپنی جانوں، اولاد، مال اور اپنے دین کے بارے میں۔ اور ہم نے شرط رکھی تھی کہ شہر کے ارد گرد کو معبد خانہ اور ہوٹل اور راہب کا گھر نہ بنائیں گے اور نہ ویران شدہ کو تعمیر کریں گے اور نہ مسلمانوں کے راستہ میں ان کو آباد کریں گے اور نہ ہم اپنے کنیسے سے کسی مسلمان کو دن رات میں کسی وقت بھی روکیں گے اور ہم اپنے دروازوں کو راہگیروں اور مسافروں کے لیے چھوڑیں گے اور ہم اپنے مسلمان مہمانوں کی تین دن تک ضیافت کریں گے اور ہم اپنے گھروں اور عبادت خانوں میں کسی جاسوس کو پناہ نہیں دیں گے اور نہ ہم اور نہ ہی اپنے بچوں کو قرآن پڑھائیں گے۔ نہ شرک کا اظہار کریں گے اور نہ اس کی کسی کو اس کی طرف کسی کو دعوت دیں گے اور نہ ہم اپنے رشتہ داروں کو اسلام قبول کرنے سے منع کریں گے۔ ہم مسلمانوں کی تعظیم کریں گے۔ جب وہ ہماری مجلسوں میں بیٹھنا چاہیں گے تو ہم کھڑے ہو جایا کریں گے۔ ہم مسلمانوں کے لباس، ٹوپی، پگڑی جوتے اور بال وغیرہ میں ان کی مشابہت اختیار نہیں کریں گے۔ ہم ان کے کلام کو گفتگو میں نہیں لائیں گے۔ نہ ہم ان جیسی کنیتیں رکھیں گے۔ ہم زینوں پر سوار نہیں ہوں گے اور نہ

ہی تلوار لٹکائیں گے۔ نہ ہم کوئی اسلحہ لیں گے اور نہ اسے اپنے ساتھ اٹھائیں گے۔ ہم اپنے انگوٹھیاں عربی میں نہیں کھدوائیں گے اور نہ ہم شراب بیچیں گے۔ اور ہم اپنے سروں کے اگلے بال کاٹ ڈالیں گے ہم اپنا لباس ہی پہنیں گے جہاں بھی ہو۔ ہم اپنے درمیانوں پر زنار باندھیں گے۔ ہم اپنی صلیبوں اور اپنی مسلمانوں کے بازاروں اور راستوں میں نہیں نکالیں گے۔ ورنہ ہی اپنے عبادت گاہوں پر صلیب لگائیں گے۔ مسلمانوں کی موجودگی میں ہم اپنی عبادت گاہوں میں ناقوس نہیں بجائیں گے۔ ہم اپنے تہوار نہیں منائیں گے اور نہ ہی ''باعوث'' ادا کریں گے اور نہ ہم اپنے مردوں پر آوازوں کو بلند کریں گے۔ ہم مسلمانوں کے راستے میں اپنے ساتھ آگ وغیرہ نہیں لائیں گے۔ ہم اپنے مردوں کو ان کے پڑوس میں دفن نہیں کریں گے۔ نہ ہم وہ غلام لیں گے جس میں مسلمانوں کا حصہ ہو۔ ہم مسلمانوں کی راہنمائی کریں گے اور ان کے گھروں پر نہیں جھکیں گے۔ جب میں عمر رضی اللہ عنہ کے پاس خط لایا۔ اس میں یہ ہے زیادتی تھی کہ ہم کسی مسلمان کو نہیں ماریں گے۔ ہم یہ سب ان کے لیے اپنے اوپر اپنے مذہب والوں پر لازم کرلیا ہے اور ہم نے امان طلب کی ہے۔ پھر اگر ہم اپنے طے کردہ شرائط کی خلاف ورزی کریں تو ہمارا کوئی ذمہ نہ رہے گا۔ پھر آپ کے اہل معاندہ اور نافرمانوں کے لیے جو کرنا چاہیں حلال ہے۔

(۲۱) باب يُشْتَرَطُ عَلَيْهِمْ أَنْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ هَيْئَاتِهِمْ وَهَيْئَاتِ الْمُسْلِمِينَ

غیر مسلم پر شرط لگائیں کہ وہ اپنی حالت مسلمانوں سے مختلف رکھیں

(۱۸۷۱۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَسْلَمَ قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى أُمَرَاءِ الأَجْنَادِ أَنِ اخْتِمُوا رِقَابَ أَهْلِ الْجِزْيَةِ فِي أَعْنَاقِهِمْ. [صحيح]

(۱۸۷۱۸) نافع اسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لشکروں کے امراء کو لکھا کہ جزیہ ادا کرنے والوں کی گردنوں پر مہریں لگادو۔

(۱۸۷۱۹) وَاحْتَجَّ أَصْحَابُنَا فِي ذَلِكَ أَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ دَاوُدَ الْعَلَوِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ إِمْلاَءً أَخْبَرَنَا أَبُو حَامِدِ بْنُ الشَّرْقِيِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ. أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ فَقَالَ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۸۷۱۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چھوٹا بڑے کو، گزرنے والا بیٹھنے والے کو اور تھوڑے

زیادہ کو سلام کہیں۔

(۱۸۷۲۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا الْحَارِثُ بْنُ أَبِي أُسَامَةَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ أَنَّ ثَابِتًا مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ.

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ : الْمَاشِيَانِ إِذَا اجْتَمَعَا فَأَيُّهُمَا بَدَأَ بِالسَّلاَمِ فَهُوَ أَفْضَلُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ رَوْحٍ دُونَ قَوْلِ جَابِرٍ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ رَوْحٍ بِهِ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۷۲۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے نقل فرماتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: سوار پیدل چلنے والے کو اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے زیادہ کو سلام کہیں۔

(ب) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب دو پیدل چلنے والے ایک جگہ جمع ہو جائیں تو جو سلام کی ابتداء کرے وہ افضل ہے۔

(۱۸۷۲۱) أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ذَكَرَ سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : إِنَّكُمْ لاَقُونَ الْيَهُودَ غَدًا فَلاَ تَبْدَءُ وهُمْ بِالسَّلاَمِ فَإِنْ سَلَّمُوا عَلَيْكُمْ فَقُولُوا وَعَلَيْكَ . أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۷۲۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم یہودیوں سے ملو تو انہیں پہلے سلام نہ کہو۔ اگر وہ تمہیں سلام کہیں تو تم جواب میں کہو، وعلیک یعنی تجھ پر۔

(۱۸۷۲۲) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَحَدُهُمْ إِنَّمَا يَقُولُ السَّامُ عَلَيْكَ فَقُلْ عَلَيْكَ .

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُوسُفَ عَنْ مَالِكٍ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۷۲۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہود جب تمہیں سلام کہتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ آپ پر موت پڑے تو آپ جواب میں کہیں تجھ پر بھی۔

(۱۸۷۲۳) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ

اللَّهِ -ﷺ- فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَفَهِمْتُهَا فَقُلْتُ : عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ قَالَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ -ﷺ- :مَهْلاً يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الأَمْرِ كُلِّهِ . قَالَتْ فَقُلْتُ :يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :فَقَدْ قُلْتُ عَلَيْكُمْ .

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَبْدِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَأَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ مَعْمَرٍ. قَالَ أَصْحَابُنَا وَهَذِهِ السُّنَنُ لاَ يُمْكِنُ اسْتِعْمَالُهَا إِلاَّ بَعْدَ الْمَعْرِفَةِ بِهِمْ وَلَيْسَ كُلُّ أَحَدٍ يَعْرِفُهُمْ فَلاَ بُدَّ مِنْ غِيَارٍ يَتَمَيَّزُونَ بِهِ عَنِ الْمُسْلِمِينَ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۷۲۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس یہودیوں کا ایک گروہ آیا۔ انہوں نے کہا: تم پر موت پڑے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے ان کی بات کو سمجھ کر کہا: تم پر موت پڑے اور لعنت ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! ٹھہر جاؤ۔ کیونکہ اللہ رب العزت تمام معاملات میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔ کہتی ہیں: اے اللہ کے رسول ﷺ آپ نے ان کی بات نہیں سنی؟ آپ نے فرمایا: میں نے جواب میں کہہ دیا تمہارے اوپر موت پڑے۔

نوٹ: کسی ایسی علامت کا ہونا ضروری ہے جس کی وجہ سے ان کی مسلمانوں سے تمیز ہو سکے۔

(۱۸۷۲٤) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ بِرَجُلٍ هَيْئَتُهُ هَيْئَةُ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ عُقْبَةُ وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ فَقَالَ لَهُ الْغُلاَمُ :أَتَدْرِي عَلَى مَنْ رَدَدْتَ فَقَالَ : أَلَيْسَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ فَقَالُوا : لاَ وَلَكِنَّهُ نَصْرَانِيٌّ فَقَامَ عُقْبَةُ فَتَبِعَهُ حَتَّى أَدْرَكَهُ فَقَالَ :إِنَّ رَحْمَةَ اللَّهِ وَبَرَكَاتِهِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ لَكِنْ أَطَالَ اللَّهُ حَيَاتَكَ وَأَكْثَرَ مَالَكَ. وَرُوِّينَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَعْنَاهُ فِي الاِبْتِدَاءِ بِالسَّلاَمِ.

(۱۸۷۲٤) عقبہ بن عامر جہنی کے پاس سے ایک شخص مسلمانوں کی سی حالت والا گزرا اور اس نے عقبہ کو سلام کہا تو حضرت عقبہ نے عامر نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کچھ اضافہ کیا کہ اللہ کی رحمت و برکت ہو۔ تو غلام نے پوچھا: آپ نے کس کو سلام کا جواب دیا ہے پتہ ہے؟ تو کہنے لگے: کیا وہ مسلم انسان نہیں ہے؟ اس نے کہا: نہیں بلکہ وہ عیسائی ہے تو عقبہ نے پیچھے جا کر اس کو ملے فرمانے لگے: اللہ کی رحمت و برکت ہو مومنین پر لیکن اللہ آپ کی لمبی زندگی اور زیادہ مال عطا کرے۔

(۲۲)باب لاَ يَأْخُذُونَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ سَرَوَاتِ الطُّرُقِ وَلاَ الْمَجَالِسِ فِي الأَسْوَاقِ

ذمی مسلمانوں کے راستوں اور بازاروں میں مجلس قائم نہ کریں

(۱۸۷۲۵) أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ :مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ذَكَرَ سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : إِذَا لَقِيتُمُ الْمُشْرِكِينَ فِي الطَّرِيقِ فَلاَ تَبْدَءُوهُمْ بِالسَّلاَمِ وَاضْطَرُّوهُمْ إِلَى أَضْيَقِهِ.

أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ سُفْيَانَ. [صحيح۔ مسلم ۲۱۶۷]

(۱۸۷۲۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم مشرکین سے راستے میں ملو تو انہیں پہلے سلام نہ کہو اور انہیں تنگ راستے کی طرف مجبور کر دو۔

(۱۸۷۲۶) وَأَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الزِّيَادِيُّ أَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ أَحْمَدَ الطُّوسِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُنِيبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ أَخْبَرَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : إِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَلاَ تَبْدَءُوهُمْ بِالسَّلاَمِ وَاضْطَرُّوهُمْ إِلَى أَضْيَقِ الطُّرُقِ. قَالَ:

هَذَا لِلنَّصَارَى فِي النَّعْتِ وَنَحْنُ نَرَاهُ لِلْمُشْرِكِينَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَرِيرٍ. [صحيح]

(۱۸۷۲۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم ان سے ملاقات کرو تو سلام کی ابتدا نہ کرو اور انہیں تنگ راستے کی جانب مجبور کر دو۔ راوی کہتے ہیں: یہ نصاریٰ کی صفت تھی اور ہم اس کو مشرکین کے بارے میں خیال کرتے ہیں۔

(۲۳)باب لاَ يَدْخُلُونَ مَسْجِدًا بِغَيْرِ إِذْنٍ

ذمی بغیر اجازت مسجد میں داخل نہ ہو

(۱۸۷۲۷) أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ : زَيْدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْعَلَوِيُّ وَأَبُو الْقَاسِمِ : عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ النَّجَّارِ الْمُقْرِءُ بِالْكُوفَةِ قَالاَ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دُحَيْمٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَمَّادٍ عَنْ أَسْبَاطٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِيَاضٍ الأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَرَهُ أَنْ يَرْفَعَ إِلَيْهِ مَا أَخَذَ وَمَا أَعْطَى فِي أَدِيمٍ وَاحِدٍ وَكَانَ لأَبِي مُوسَى كَاتِبٌ نَصْرَانِيٌّ يَرْفَعُ إِلَيْهِ ذَلِكَ فَعَجِبَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَالَ : إِنَّ هَذَا لَحَافِظٌ وَقَالَ : إِنَّ لَنَا كِتَابًا فِي الْمَسْجِدِ وَكَانَ جَاءَ مِنَ الشَّامِ فَادْعُهُ فَلْيَقْرَأْ قَالَ أَبُو مُوسَى : إِنَّهُ لاَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ. فَقَالَ عُمَرُ : أَجُنُبٌ هُوَ؟ قَالَ : لاَ بَلْ نَصْرَانِيٌّ قَالَ : فَانْتَهَرَنِي وَضَرَبَ فَخِذِي وَقَالَ : أَخْرِجْهُ وَقَرَأَ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ﴾ [المائدة ۵۱] وَذَكَرَ الْحَدِيثَ. [ضعيف]

(۱۸۷۲۷) حضرت ابوموسیٰ اشعری فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں حکم دیا کہ وہ چمڑے میں لکھی ہوئی تحریر لیکر آئے اور حضرت موسیٰ کا کاتب عیسائی تھا جو ان کے پاس لیکر آیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تعجب کیا تو ابوموسیٰ نے کہا: یہ اس کا حافظ ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: مسجد میں ایک خط موجود ہے جو شام سے آیا ہے، اس کو بلاؤ یہ پڑھے۔ ابوموسیٰ کہنے لگے: یہ مسجد میں داخل نہیں ہو سکتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا وہ جنبی ہے تو موسیٰ اشعری کہتے لگے: نہیں بلکہ وہ عیسائی ہے۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے ڈانٹا اور میری ران پر مارا۔ اور کہا: اس کو نکال دو اور اس آیت کی تلاوت کی ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَ النَّصٰرٰۤى اَوْلِيَآءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ وَ مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ [المائدہ ۵۱] اے ایمان والو! تم یہود ونصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔ وہ ایک دوسرے کے ساتھ ہیں اور جس نے تم میں سے ان سے دوستی کی۔ وہ انہی میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتے۔

(۴۴) باب لاَ يَأْخُذُ الْمُسْلِمُونَ مِنْ ثِمَارِ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَلاَ أَمْوَالِهِمْ شَيْئًا بِغَيْرِ أَمْرِهِمْ إِذَا أَعْطَوْا مَا عَلَيْهِمْ وَمَا وَرَدَ مِنَ التَّشْدِيدِ فِي ظُلْمِهِمْ وَقَتْلِهِمْ

مسلمان ذمی لوگوں کے پھل اور مال بغیر اجازت کے نہ لیں جب وہ اپنا جزیہ ادا کر دیں اور ان پر ظلم اور قتل کی شدت کا بیان

(۱۸۷۲۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ شُعْبَةَ أَخْبَرَنَا أَرْطَاةُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ سَمِعْتُ حَكِيمَ بْنَ عُمَيْرٍ أَبَا الأَحْوَصِ يُحَدِّثُ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : نَزَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ -ﷺ- خَيْبَرَ وَمَعَهُ مَنْ مَعَهُ مِنْ أَصْحَابِهِ وَكَانَ صَاحِبُ خَيْبَرَ رَجُلاً مَارِدًا مُنْكَرًا فَأَقْبَلَ إِلَى النَّبِيِّ -ﷺ- فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ أَلَكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا حُمُرَنَا وَتَأْكُلُوا ثِمَارَنَا وَتَضْرِبُوا نِسَاءَنَا فَغَضِبَ النَّبِيُّ -ﷺ- وَقَالَ : يَا ابْنَ عَوْفٍ ارْكَبْ فَرَسَكَ ثُمَّ نَادِ إِنَّ الْجَنَّةَ لاَ تَحِلُّ إِلاَّ لِمُؤْمِنٍ وَأَنِ اجْتَمِعُوا لِلصَّلاَةِ . قَالَ : فَاجْتَمَعُوا ثُمَّ صَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ -ﷺ- ثُمَّ قَامَ فَقَالَ : أَيَحْسَبُ أَحَدُكُمْ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيكَتِهِ قَدْ يَظُنُّ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا إِلاَّ مَا فِي هَذَا الْقُرْآنِ أَلاَ وَإِنِّي وَاللَّهِ قَدْ أَمَرْتُ وَوَعَظْتُ وَنَهَيْتُ عَنْ أَشْيَاءَ إِنَّهَا لَمِثْلُ الْقُرْآنِ أَوْ أَكْثَرُ وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُحِلَّ لَكُمْ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتَ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلاَّ بِإِذْنٍ وَلاَ ضَرْبَ نِسَائِهِمْ وَلاَ أَكْلَ ثِمَارِهِمْ إِذَا أَعْطَوْكُمُ الَّذِي عَلَيْهِمْ . [ضعیف]

(۱۸۷۲۸) عرباض بن ساریہ سلمی فرماتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ خیبر میں آئے اور خیبر کا ایک شخص جو سرکش تھا اس نے کہا: اے محمد ﷺ! کیا تم ہمارے گدھوں کو ذبح کرو، ہمارے پھل کھاؤ اور ہماری عورتوں کو مارو، کیا یہ تمہارے لیے جائز ہے تو

نبی ﷺ غصے ہوئے اور فرمایا: اے ابن عوف! اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر اعلان کر دو کہ جنت صرف مومن کیلئے حلال ہے اور نماز کے لیے جمع ہو جاؤ۔ راوی کہتے ہیں کہ صحابہ جمع ہوئے۔ آپ نے نماز پڑھانے کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اپنے تکیے پر ٹیک لگائے ہوئے یہ خیال کرتا ہے کہ اللہ رب العزت نے صرف ان اشیاء کو حرام قرار دیا ہے جو قرآن میں موجود ہیں؟ اللہ کی قسم! میں نے حکم دیا اور وعظ ونصیحت کی اور کچھ اشیاء سے منع کیا اور ان کی حرمت بھی ویسے ہی ہے جیسے قرآن میں کسی چیز کی حرمت بیان کی گئی ہے یا اس سے بھی بڑھ کر اور اللہ رب العزت نے تمہارے لیے جائز نہیں رکھا کہ تم اہل کتاب کے گھروں میں بغیر اجازت کے داخل ہو جاؤ اور ان کی عورتوں کو مارو اور ان کے باغات کے پھل کھاؤ۔ یہ جائز نہیں ہے جب وہ اپنا جزیہ ادا کرتے ہوں۔

(۱۸۷۲۹) أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ جُهَيْنَةَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ -ﷺ- قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: إِنَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تُقَاتِلُونَ قَوْمًا وَتَظْهَرُونَ عَلَيْهِمْ فَيَفْتَدُونَكُمْ بِأَمْوَالِهِمْ دُونَ أَنْفُسِهِمْ وَأَبْنَائِهِمْ وَتُصَالِحُونَهُمْ عَلَى صُلْحٍ فَلَا تُصِيبُوا مِنْهُمْ فَوْقَ ذَلِكَ فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَكُمْ.

قَالَ الثَّقَفِيُّ صَحِبْتُ الْجُهَنِيَّ فِي غَزَاةٍ أَوْ سَفَرٍ فَكَانَ مِنْ أَعَفِّ النَّاسِ عَنِ الأَعْدَاءِ.

أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ مِنْ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ. [ضعیف]

(۱۸۷۲۹) جہینہ قبیلے کا ایک شخص بیان کرتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم ایک قوم سے قتال کرتے ہوئے غلبہ حاصل کرو گے۔ وہ تمہیں مال دے کر صلح کریں گے، لیکن اپنی جانیں اور اولاد کو الگ تھلگ رکھیں گے۔ تم بھی اس سے زائد کچھ حاصل نہ کرنا، کیونکہ یہ تمہارے لیے جائز نہیں ہے۔

شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں جہنی کے ساتھ غزوہ یا سفر میں رہا، وہ لوگوں کو دشمن سے محفوظ رکھتے تھے۔

(۱۸۷۳۰) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ جُهَيْنَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: لَعَلَّكُمْ تُقَاتِلُونَ قَوْمًا فَتَظْهَرُوا عَلَيْهِمْ فَيَتَّقُونَكُمْ بِأَمْوَالِهِمْ دُونَ أَنْفُسِهِمْ وَأَبْنَائِهِمْ.

قَالَ سَعِيدٌ فِي حَدِيثِهِ: فَيُصَالِحُونَكُمْ عَلَى صُلْحٍ. ثُمَّ اتَّفَقَا: فَلَا تُصِيبُوا مِنْهُمْ فَوْقَ ذَلِكَ فَإِنَّهُ لَا يَصْلُحُ لَكُمْ. [ضعیف]

(۱۸۷۳۰) جہینہ قبیلے کے ایک شخص نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شاید تم کسی قوم سے قتال کرتے ہوئے غلبہ حاصل کرو تو وہ اپنا بچاؤ اپنے مالوں اور اولاد کے ذریعے کریں گے۔

قال سعید فی حدیثہ: وہ تم سے صلح کریں گے، پھر دونوں کا اتفاق ہے کہ تم اس سے زائد کچھ حاصل نہ کرو کیونکہ یہ تمہارے لیے نہیں ہے۔

(۱۸۷۳۱) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ :أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي وَأَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الْمُزَكِّي قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ الْمَدَنِيُّ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ سُلَيْمٍ أَخْبَرَهُ عَنْ ثَلاَثِينَ مِنْ أَبْنَاءِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- عَنْ آبَائِهِمْ دِنْيَةً عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ :أَلاَ مَنْ ظَلَمَ مُعَاهَدًا وَانْتَقَصَهُ وَكَلَّفَهُ فَوْقَ طَاقَتِهِ أَوْ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْرِ طِيبِ نَفْسٍ مِنْهُ فَأَنَا حَجِيجُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . وَأَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بِإِصْبَعِهِ إِلَى صَدْرِهِ :أَلاَ وَمَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا لَهُ ذِمَّةُ اللَّهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ رِيحَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيحَهَا لَتُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ سَبْعِينَ خَرِيفًا . [حسن]

(۱۸۷۳۱) تیس صحابہ کے بیٹے اپنے والدین سے روایت کرتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جس نے ذمی انسان پر ظلم کیا اور عیب لگائے اور طاقت سے بڑھ کر تکلیف دی اور اس کی رضامندی کے بغیر اس کی کوئی چیز حاصل کی تو کل قیامت کے دن میں اس کی جانب سے جھگڑا کروں گا۔ آپ نے سینے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: خبردار! جس نے کسی ذمی معاہد کو قتل کیا اللہ نے اس پر جنت کی خوشبو بھی حرام کر دی ہے۔ حالانکہ اس کی خوشبو ۷۰ سال کی مسافت سے پائی جاتی ہے۔

(۱۸۷۳۲) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَمْرٍو الأَدِيبُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الإِسْمَاعِيلِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي الْمَنِيعِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا بِغَيْرِ حَقٍّ لَمْ يَرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ لَيُوجَدُ رِيحُهَا مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا .

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ قَيْسِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو.

وَكَذَلِكَ رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الْغَفَّارِ عَنِ الْحَسَنِ. [صحیح]

(۱۸۷۳۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے معاہد انسان کو ناحق قتل کیا وہ جنت کی خوشبو حاصل نہ کر سکے گا حالانکہ اس کی خوشبو ۴۰ سال کی مسافت سے پائی جاتی ہے۔

(۱۸۷۳۳) وَخَالَفَهُ مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ فَرَوَاهُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :مَنْ قَتَلَ قَتِيلاً مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يَرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيحَهَا لَتُوجَدُ مِنْ كَذَا وَكَذَا .

أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو الأَدِيبُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الإِسْمَاعِيلِيُّ أَخْبَرَنِي أَبُو أَحْمَدَ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ

حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو فَذَكَرَهُ. [صحيح]

(۱۸۷۳۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ذمی انسان کو قتل کیا۔ وہ جنت کی خوشبو نہ پائے گا حالانکہ اس کی خوشبو اتنی مسافت سے آتی ہے۔

(۱۸۷۳٤) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ: عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ الأَعْرَجِ عَنِ الأَشْعَثِ بْنِ ثُرْمُلَةَ الْعِجْلِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهَدَةً بِغَيْرِ حِلِّهَا فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ أَنْ يَشُمَّ رِيحَهَا. [صحيح]

(۱۸۷۳٤) ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی معاہد انسان کو ناحق قتل کر دیا تو اللہ اس پر جنت کی خوشبو سونگھنا بھی حرام کر دے گے۔

(۳۵)باب النَّهْيِ عَنِ التَّشْدِيدِ فِي جِبَايَةِ الْجِزْيَةِ

جزیہ کی وصولی میں سختی سے ممانعت کا بیان

(۱۸۷۳۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَسَنِ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ: أَنَّ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَجَدَ رَجُلاً وَهُوَ عَلَى حِمْصَ يُشَمِّسُ نَاسًا مِنَ الْقِبْطِ فِي أَدَاءِ الْجِزْيَةِ فَقَالَ مَا هَذَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي الطَّاهِرِ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ. [صحيح۔ مسلم ۲۶۱۳]

(۱۸۷۳۵) ہشام بن حکیم فرماتے ہیں کہ جزیہ کی وصولی میں قبطی شخص کو دھوپ میں کھڑا کیا گیا تھا۔ پوچھا: یہ کیا ہے؟ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیتا ہے، اللہ اس کو عذاب دے گا۔

(۱۸۷۳٦) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ الأَحْمَرُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ ثَقِيفٍ قَالَ: اسْتَعْمَلَنِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى بُزُرْجِ سَابُورَ فَقَالَ: لاَ تَضْرِبَنَّ رَجُلاً سَوْطًا فِي جِبَايَةِ دِرْهَمٍ وَلاَ تَبِيعَنَّ لَهُمْ رِزْقًا وَلاَ كِسْوَةَ شِتَاءٍ وَلاَ صَيْفٍ وَلاَ دَابَّةً يَعْتَمِلُونَ عَلَيْهَا وَلاَ تُقِمْ رَجُلاً قَائِمًا فِي طَلَبِ دِرْهَمٍ قَالَ قُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِذًا أَرْجِعَ إِلَيْكَ كَمَا ذَهَبْتُ مِنْ عِنْدِكَ قَالَ: وَإِنْ رَجَعْتَ كَمَا

ذَهَبْتَ وَيْحَكَ إِنَّمَا أُمِرْنَا أَنْ نَأْخُذَ مِنْهُمُ الْعَفْوَ يَعْنِي الْفَضْلَ. [ضعيف]

(۱۸۷۳۶) ثقیف کا ایک شخص فرماتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے بزرج سابور پر عامل مقرر کیا اور فرمایا: درہم کی وصولی میں کسی شخص کو کوڑے سے مت مارنا۔ ان کو رزق اور گرمی وسردی کا لباس فروخت نہ کرنا اور نہ ہی جانور جس پر وہ کام کاج کرتے ہوں اور کسی شخص کو درہم کی وصولی کے لیے مقرر نہ کرنا۔ راوی کہتے ہیں: اے امیر المومنین! تب میں ایسے ہی واپس آؤں گا جیسے آپ کے پاس سے جا رہا ہوں۔ امیر المومنین نے فرمایا: اگر تو اسی حالت میں واپس آئے تو تیرے اوپر افسوس ہے ہمیں تو ان سے زائد مال لینے کا حکم دیا گیا ہے۔

(۱۸۷۳۷) وَأَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ إِبْرَاهِيمَ سَأَلَهُ مَا فِي أَمْوَالِ أَهْلِ الذِّمَّةِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : الْعَفْوُ يَعْنِي الْفَضْلَ. [صحيح]

(۱۸۷۳۷) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ابراہیم نے ذمی لوگوں کے مالوں کے بارے میں پوچھا تو عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: زائد مال۔

(۳۶) باب لاَ يَأْخُذُ مِنْهُمْ فِي الْجِزْيَةِ خَمْرًا وَلاَ خِنْزِيرًا

جزیہ میں شراب، خنزیر وصول نہ کیے جائیں

(۱۸۷۳۸) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِءُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَمَّنْ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ : دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ يُقَلِّبُ يَدَهُ هَكَذَا فَقُلْتُ لَهُ : مَا لَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ : عُوَيْمِلٌ لَنَا بِالْعِرَاقِ خَلَطَ فِي فَيْءِ الْمُسْلِمِينَ أَثْمَانَ الْخَمْرِ وَأَثْمَانَ الْخَنَازِيرِ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ - قَالَ : لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ أَنْ يَأْكُلُوهَا فَجَمَلُوهَا فَبَاعُوهَا وَأَكَلُوا أَثْمَانَهَا . قَالَ سُفْيَانُ يَقُولُ : لاَ تَأْخُذُوا فِي جِزْيَتِهِمُ الْخَمْرَ وَالْخَنَازِيرَ وَلَكِنْ خَلُّوا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ بَيْعِهَا فَإِذَا بَاعُوهَا فَخُذُوا أَثْمَانَهَا فِي جِزْيَتِهِمْ. [صحيح]

(۱۸۷۳۸) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، وہ اپنے ہاتھوں کو الٹ پلٹ کر رہے تھے۔ میں نے پوچھا: اے امیر المومنین! یہ کیا ہے؟ فرماتے ہیں کہ عراق کے عامل نے شراب، خنزیر کی قیمتیں مال فئے میں شامل کر دی ہیں۔ کیا آپ جانتے نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ یہود پر لعنت فرمائے۔ اللہ نے ان پر چربی کو کھانا حرام قرار دیا۔ پھر انہوں نے پگھلا کر فروخت کر کے اس کی قیمت کو کھایا۔ سفیان کہتے ہیں کہ ان سے جزیہ میں شراب و خنزیر وصول نہ

کرو، بلکہ ان کو فروخت کرنے دو۔ ان کی قیمت جزیہ میں وصول کرلو۔

(۲۷)باب الْوَصَاةِ بِأَهْلِ الذِّمَّةِ

ذمی لوگوں کے لیے وصیت کا بیان

(۱۸۷۳۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي وَأَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الْمُزَكِّي قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ عِمْرَانَ التُّجِيبِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شُمَاسَةَ الْمَهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :إِنَّكُمْ سَتَفْتَحُونَ أَرْضًا يُذْكَرُ فِيهَا الْقِيرَاطُ فَاسْتَوْصُوا بِأَهْلِهَا خَيْرًا فَإِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا فَإِذَا رَأَيْتُمْ رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلاَنِ عَلَى مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا . قَالَ :فَمَرَّ بِرَبِيعَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شُرَحْبِيلَ ابْنِ حَسَنَةَ يَتَنَازَعَانِ فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَخَرَجَ مِنْهَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ هَارُونَ الأَيْلِيِّ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ. [صحیح۔ مسلم ۲۵۴۳]

(۱۸۷۳۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمھیں قیراط والی زمین کی فتح حاصل ہوگی۔ ان کے بارے میں بھلائی کی وصیت حاصل کرو۔ کیونکہ ان کے لیے ذمہ ہے اور شفقت سے پیش آنا ہے اور جب تم دیکھو کہ دو شخص کسی ایک اینٹ کی جگہ کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں تو وہاں سے چلے جاؤ۔ فرماتے ہیں کہ ربیعہ اور عبدالرحمن بن شرحبیل بن حسنہ ایک اینٹ کے موافق جگہ پر جھگڑ رہے تھے تو وہ وہاں سے چلے گئے۔

(۱۸۷۴۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ :مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مَحْمُويَهْ الْعَسْكَرِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَلاَنِسِيُّ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ جُوَيْرِيَةَ بْنَ قُدَامَةَ التَّمِيمِيَّ يَقُولُ :حَجَجْتُ فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَسَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَخْطُبُ فَقَالَ :إِنِّي رَأَيْتُ دِيكًا نَقَرَنِي نَقْرَةً أَوْ نَقْرَتَيْنِ قَالَ فَمَا كَانَتْ إِلاَّ جُمُعَةٌ أَوْ نَحْوُ ذَلِكَ حَتَّى أُصِيبَ ثُمَّ أُذِنَ لأَصْحَابِ النَّبِيِّ -ﷺ- ثُمَّ أُذِنَ لأَهْلِ الْمَدِينَةِ ثُمَّ أُذِنَ لأَهْلِ الشَّامِ ثُمَّ أُذِنَ لأَهْلِ الْعِرَاقِ فَكُنَّا فِي آخِرِ مَنْ دَخَلَ فَإِذَا عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ أَوْ بُرْدٌ أَسْوَدُ قَدْ عُصِبَ عَلَى طَعْنَتِهِ وَإِذَا الدَّمُ يَسِيلُ فَقُلْنَا :أَوْصِنَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ : أُوصِيكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنَّكُمْ لَنْ تَضِلُّوا مَا اتَّبَعْتُمُوهُ وَأُوصِيكُمْ بِالْمُهَاجِرِينَ فَإِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُونَ وَيَقِلُّونَ وَأُوصِيكُمْ بِالأَنْصَارِ فَإِنَّهُمْ شِعْبُ الإِسْلاَمِ الَّذِي لَجَأَ إِلَيْهِ وَأُوصِيكُمْ بِالأَعْرَابِ فَإِنَّهُمْ أَصْلُكُمْ وَمَادَّتُكُمْ وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى فَإِنَّهُمْ إِخْوَانُكُمْ وَعَدُوُّ عَدُوِّكُمْ وَأُوصِيكُمْ بِذِمَّةِ اللَّهِ فَإِنَّهُمْ ذِمَّةُ نَبِيِّكُمْ -ﷺ- وَرِزْقُ عِيَالِكُمْ ثُمَّ قَالَ :قُومُوا عَنِّي.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ آدَمَ بْنِ أَبِي إِيَاسٍ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۸۷۴۰) جویریہ بن قدامہ کہتے ہیں کہ میں حج کر کے مدینہ آیا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ میں نے مرغ کو دیکھا، اس نے مجھے ایک یا دو مرتبہ چونچ ماری۔ راوی کہتے ہیں: جمعہ کا دن تھا کہ انہیں زخمی کر دیا گیا۔ سب سے پہلے صحابہ امیر مدینہ والوں، پھر شامی پھر عراقی لوگوں کو اجازت دی گئی۔ میں سب سے آخر میں داخل ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زخم پر سیاہ چادر باندھی گئی تھی اور خون بہہ رہا تھا۔ ہم نے وصیت کرنے کے بارے میں کہا تو فرمایا: جب تک تم کتاب اللہ کی پیروی کرتے رہو گے گمراہ نہ ہو گے اور میں تمہیں مہاجرین کے بارے میں نصیحت کرتا ہوں، کیونکہ لوگوں کی قلت و کثرت ہوتی رہتی ہے اور میں تمہیں انصار کے بارے میں نصیحت کرتا ہوں، یہ اسلام کی ایسی گھاٹی کی مانند ہیں جس میں پناہ حاصل کی جاتی ہے اور دیہاتیوں کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ تمہاری اصل ہیں اور دوسری مرتبہ فرمایا، کیونکہ یہ تمہارے بھائی اور تمہارے دشمنوں کے دشمن ہیں۔ میں اللہ کے وعدے کی وصیت کرتا ہوں، وہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ہیں اور تمہارے عیال کے رزق کی نصیحت کرتا ہوں۔ پھر فرمانے لگے: میرے قریب سے اٹھ جاؤ۔

(۱۸۷۴۱) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الأَصَمُّ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ : أُوصِي الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِي بِأَهْلِ الذِّمَّةِ خَيْرًا أَنْ يُوفِيَ لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَأَنْ يُقَاتِلَ مِنْ وَرَائِهِمْ وَأَنْ لاَ يُكَلِّفُوا فَوْقَ طَاقَتِهِمْ.
أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ يُونُسَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ.

[صحيح۔ اخرجه البخاري في مواطن كثيرة]

(۱۸۷۴۱) حضرت عمرو بن میمون رحمہ اللہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ میں اپنے بعد والے خلیفہ کو ذمی لوگوں کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ ان کے عہد کو پورا کرنا۔ اس کے بعد ان سے قتال کرنا اور طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہ دینا۔

(۲۸) باب لاَ يَقْرَبُ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَهُوَ الْحَرَمُ كُلُّهُ مُشْرِكٌ

تمام مشرک مسجد حرام کے قریب نہ آئیں

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ﴿إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلاَ يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا﴾ [التوبة ۲۸]

اللہ تعالیٰ کا فرمان: ﴿إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلاَ يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا﴾ [التوبة ۲۸] مشرک پلید ہیں اس سال کے بعد وہ مسجد حرام کے قریب نہ آئیں۔

(۱۸۷۴۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو

الْيَمَانِ أَخْبَرَنِي شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِيمَنْ يُؤَذِّنُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى أَنْ لاَ يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَأَنْ لاَ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَيَوْمُ الْحَجِّ الأَكْبَرِ يَوْمُ النَّحْرِ وَإِنَّمَا قِيلَ الْحَجُّ الأَكْبَرُ مِنْ أَجْلِ قَوْلِ النَّاسِ الْحَجُّ الأَصْغَرُ فَنَبَذَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى النَّاسِ فِي ذَلِكَ الْعَامِ فَلَمْ يَحُجَّ فِي الْعَامِ الْقَابِلِ الَّذِي حَجَّ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- حَجَّةَ الْوَدَاعِ مُشْرِكٌ وَأَنْزَلَ اللَّهُ فِي الْعَامِ الَّذِي نَبَذَ فِيهِ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى الْمُشْرِكِينَ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلاَ يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا﴾ [التوبة ۲۸] الآيَةَ وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي الْيَمَانِ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۸۷۴۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں قربانی کے دن اعلان کے لیے بھیجا کہ اس سال کے بعد مشرک حج کے لیے نہ آئے اور بیت اللہ کا طواف بغیر کپڑوں کے نہ کیا جائے اور حج اکبر قربانی کا دن ہے اور یہ بھی کہا گیا کہ لوگوں کے عمرہ کو حج اصغر کہنے کی وجہ سے حج اکبر کہا گیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اعلان کروا دیا کہ اس سال حج کرنے والا مشرک آئندہ سال نبی ﷺ کے ساتھ حج نہ کرے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اعلان والے سال اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلاَ يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا﴾ اے ایمان والو! مشرک پلید ہیں وہ مسجد حرام کے قریب اس سال کے بعد نہ آئیں۔

(۱۸۷۴۳) أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ أَبِي أُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : أُرْسِلْتُ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ بِأَرْبَعٍ لاَ يَطُوفَنَّ بِالْكَعْبَةِ عُرْيَانٌ وَلاَ يَقْرَبَنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ مُشْرِكٌ بَعْدَ عَامِهِ وَلاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلاَّ نَفْسٌ مُؤْمِنَةٌ وَمَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- عَهْدٌ فَعَهْدُهُ إِلَى مُدَّتِهِ. [صحيح]

(۱۸۷۴۳) زید بن یثیع حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ مجھے چار چیزیں دے کر مکہ والوں کی طرف بھیجا گیا۔ ① بیت اللہ کا طواف ننگے ہو کر کیا جائے۔ ② اس سال کے بعد کوئی مشرک مسجد حرام کے قریب نہ آئے۔ ③ جنت میں صرف مومن داخل ہوں گے۔ ④ نبی ﷺ کا کیا ہوا عہد اس کی مدت تک پورا کیا جائے گا۔

(۱۸۷۴۴) وَأَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مَنْصُورٍ النَّضْرَوِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ قَالَ : سَأَلْنَا عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِأَيِّ شَيْءٍ بُعِثْتَ قَالَ : بِأَرْبَعٍ فَذَكَرَهُنَّ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ : وَلاَ يَجْتَمِعُ مُسْلِمٌ وَمُشْرِكٌ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا فِي الْحَجِّ وَزَادَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ عَهْدٌ فَأَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ. [صحيح۔ تقدم قبله]

(۱۸۷۴۴) زید بن یثیع فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ آپ کو کوئی چیز دے کر بھیجا گیا؟ فرمایا: چار چیزیں

اور انہیں بیان کیا۔ پھر فرمایا: مشرک ومومن آئندہ حج میں جمع نہ ہوں گے اور جس کا معاہدہ ہے وہ صرف چار ماہ تک ہے۔

(۲۹) باب لاَ یَسْکُنُ أَرْضَ الْحِجَازِ مُشْرِکٌ

ارض حجاز میں مشرک کے نہ رہنے کا بیان

(۱۸۷۴۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ : الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ الإِسْفَرَائِينِیُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا الْمَرَّارُ بْنُ حَمُّوَيْهِ الْهَمَذَانِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْكِنَانِیُّ قَالَ مُوسَى وَهُوَ أَبُو غَسَّانَ الْكِنَانِیُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : لَمَّا فُدِعْتُ بِخَيْبَرَ قَامَ عُمَرُ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ خَطِيبًا فِی النَّاسِ فَقَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- عَامَلَ يَهُودَ خَيْبَرَ عَلَى أَمْوَالِهَا وَقَالَ : نُقِرُّكُمْ مَا أَقَرَّكُمُ اللَّهُ . وَإِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ خَرَجَ إِلَى مَالِهِ هُنَاكَ فَعُدِیَ عَلَيْهِ فِی اللَّيْلِ فَفُدِعَتْ يَدَاهُ وَلَيْسَ لَنَا عَدُوٌّ هُنَاكَ غَيْرُهُمْ وَهُمْ تُهْمَتُنَا وَقَدْ رَأَيْتُ إِجْلاَءَهُمْ فَلَمَّا أَجْمَعَ عَلَى ذَلِكَ أَتَاهُ أَحَدُ بَنِی أَبِی الْحُقَيْقِ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ تُخْرِجُنَا وَقَدْ أَقَرَّنَا مُحَمَّدٌ وَعَامَلَنَا عَلَى الأَمْوَالِ وَشَرَطَ ذَلِكَ لَنَا فَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ : أَظَنَنْتَ أَنِّی نَسِيتُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- : كَيْفَ بِكَ إِذَا أُخْرِجْتَ مِنْ خَيْبَرَ تَعْدُو بِكَ قَلُوصُكَ لَيْلَةً بَعْدَ لَيْلَةٍ . فَأَجْلاَهُمْ وَأَعْطَاهُمْ قِيمَةَ مَا لَهُمْ مِنَ الثَّمَرِ مَالاً وَإِبِلاً وَعُرُوضًا مِنْ أَقْتَابٍ وَحِبَالٍ وَغَيْرِ ذَلِكَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ فِی الصَّحِيحِ عَنْ أَبِی أَحْمَدَ وَهُوَ مَرَّارُ بْنُ حَمُّوَيْهِ. [صحیح]

(۱۸۷۴۵) نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ جب خیبر میں میرا جوڑ ٹوٹ گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہود کو ان کے مالوں پر عامل بنایا تھا اور فرمایا: میں نے تمہیں برقرار رکھا جب تک اللہ نے تمہیں برقرار رکھا۔ جب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے مال لیکر نکلے تو ان پر رات کے وقت زیادتی کی گئی۔ جس کی بنا کی پر ان کا جوڑ ٹوٹ گیا ان کے علاوہ ہمارا کوئی دشمن بھی نہ تھا، وہ ہمارے ملزم تھے۔ میں نے ان کو جلا وطن ہوتے ہوئے دیکھا جب وہ اس بات پر جمع ہو گئے تو بنو ابوالحقیق کا ایک فرد آیا۔ اس نے کہا: اے امیر المومنین! آپ نے ہمیں جلاوطن کر دیا ہے۔ حالانکہ محمد نے ہمیں اپنے مالوں پر عامل بنایا تھا اور ہمیں یہاں برقرار رکھا؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تیرا خیال ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان بھول گیا ہوں۔ تمہاری حالت کیا ہوگی، جب تمہیں خیبر سے نکالا جائے گا اور تیری جوان اونٹنی تجھے لیے بعد دیگرے کئی راتیں چلے گی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو جلاوطن کیا اور ان کے پھلوں کی قیمت کے بدلے مال، اونٹ، سامان پالان، رسیاں وغیرہ دے دیں۔

(۱۸۷۴۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبِسْطَامِیُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الإِسْمَاعِيلِیُّ أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا ابْنُ بَزِيعٍ وَأَبُو الأَشْعَثِ قَالاَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِی نَافِعٌ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَجْلَى الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- لَمَّا ظَهَرَ عَلَى خَيْبَرَ أَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ مِنْهَا وَكَانَتِ الأَرْضُ إِذَا ظَهَرَ عَلَيْهَا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُسْلِمِينَ فَسَأَلَ الْيَهُودُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- أَنْ يُقِرَّهُمْ بِهَا عَلَى أَنْ يَكْفُوا الْعَمَلَ وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : أُقِرُّكُمْ عَلَى ذَلِكَ مَا شِئْنَا . فَأُقِرُّوا بِهَا وَأَجْلاَهُمْ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي إِمَارَتِهِ إِلَى تَيْمَاءَ وَأَرِيحَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي الأَشْعَثِ أَحْمَدَ بْنِ الْمِقْدَامِ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۷۴۶) نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہود و نصاریٰ کو حجاز کی زمین سے جلاوطن کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فتح خیبر کے بعد یہود کو جلاوطن کرنے کا ارادہ فرمایا تھا اور فتح کے بعد زمین اللہ و رسول اور مومنوں کی ہوتی تھی تو یہود نے رسول اللہ ﷺ سے مطالبہ کیا کہ آدھے پھلوں کے عوض انہیں زمین پر کام کرنے کے لیے مقرر کر دیا جائے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تک ہم چاہیں گے برقرار رکھیں گے۔ آپ نے برقرار رکھا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دور میں انہیں تیماء اور اریحا کی جانب جلاوطن کر دیا۔

(۱۸۷۴۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ الأَصْبَهَانِيُّ إِمْلاَءً أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ : أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْبَصْرِيُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ : يَوْمُ الْخَمِيسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ ثُمَّ بَكَى ثُمَّ قَالَ اشْتَدَّ وَجَعُ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَ : ائْتُونِي أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لاَ تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا . فَتَنَازَعُوا وَلاَ يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ فَقَالَ : ذَرُونِي فَالَّذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونِي إِلَيْهِ . وَأَمَرَهُمْ بِثَلاَثٍ فَقَالَ : أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مِمَّا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ . وَالثَّالِثَةُ نَسِيتُهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ قُتَيْبَةَ وَغَيْرِهِ عَنْ سُفْيَانَ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةَ وَغَيْرِهِمَا عَنْ سُفْيَانَ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۷۴۷) سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جمعرات کا دن۔ جمعرات کا دن کیا ہے؟ پھر روئے اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی بیماری بڑھ گئی تو فرمایا: میرے پاس کوئی کاغذ لاؤ میں تمہیں تحریر کر دوں۔ پھر تم میرے بعد گمراہ نہیں ہو گے۔ انہوں نے اس میں جھگڑا کیا حالانکہ نبی ﷺ کے پاس جھگڑا درست نہیں ہوتا۔ فرمایا: مجھے چھوڑ دو۔ میں جس حالت میں ہوں، بہتر ہوں اس چیز سے جس کی جانب تم مجھے بلاتے ہو۔ آپ نے ان چیزوں کا حکم دیا کہ مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دو اور ان سے اتنا جزیہ لو جتنا میں لیتا تھا تیسری چیز میں بھلا دیا گیا۔

(۱۸۷۴۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ (ح) وَحَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ : عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَحْيَى الزُّهْرِيُّ الْقَاضِي بِمَكَّةَ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الصَّائِغُ قَالاَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :لَئِنْ عِشْتُ لأُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ حَتَّى لاَ أَتْرُكَ فِيهَا إِلاَّ مُسْلِمًا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ رَوْحٍ. [صحيح۔مسلم ۱۷۶۷]

(۱۸۷۴۸) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں زندہ رہا یہودیوں اور عیسائیوں کو جزیرہ عرب سے نکال دوں گا۔ میں صرف مسلمانوں رہنے دوں گا۔

(۱۸۷۴۹) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ :عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِءُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : آخِرُ مَا تَكَلَّمَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : أَخْرِجُوا يَهُودَ الْحِجَازِ وَأَهْلَ نَجْرَانَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَاعْلَمُوا أَنَّ شَرَّ النَّاسِ الَّذِينَ اتَّخَذُوا قُبُورَهُمْ مَسَاجِدَ . [حسن]

(۱۸۷۴۹) حضرت ابوعبیدہ بن جراح فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سب سے آخری جو کلام فرمائی یہ تھی کہ یہودیوں کو حجاز سے اور اھل نجران کو جزیرہ عرب سے نکال دو اور جان لو! بدترین لوگ وہ ہیں جنہوں نے قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا ہے۔

(۱۸۷۵۰) أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ :عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْمِهْرَجَانِيُّ الْعَدْلُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ :مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُزَكِّي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ :بَلَغَنِي أَنَّهُ كَانَ مِنْ آخِرِ مَا تَكَلَّمَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- أَنْ قَالَ :قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ لاَ يَبْقَيَنَّ دِينَانِ بِأَرْضِ الْعَرَبِ . [صحيح]

(۱۸۷۵۰) حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی آخری کلام یہ تھی کہ اللہ یہودیوں اور عیسائیوں کو برباد کرے جنہوں نے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا ہے اور عرب میں دو دین باقی نہ رہیں گے۔

(۱۸۷۵۱) قَالَ وَحَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ :لاَ يَجْتَمِعُ دِينَانِ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ . قَالَ مَالِكٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَفَحَصَ عَنْ ذَلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَتَّى أَتَاهُ الثَّلْجُ وَالْيَقِينُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- أَنَّهُ قَالَ : لاَ يَجْتَمِعُ دِينَانِ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ . فَأَجْلَى يَهُودَ خَيْبَرَ. قَالَ مَالِكٌ : وَقَدْ أَجْلَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَهُودَ نَجْرَانَ وَفَدَكَ. [صحيح]

(۱۸۷۵۱) ابن شہاب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جزیرہ عرب میں دو دین اکٹھے نہ ہوں گے۔

(ب) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جزیرہ عرب میں دو دین جمع نہ ہوں گے۔ آپ نے خیبر کے

یہود کو جلاوطن کیا۔ امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نجران وفدک کے یہود کو جلاوطن کیا۔

(۱۸۷۵۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِیٍّ الرُّوذْبَارِیُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَکْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَکِیُّ حَدَّثَنَا جَرِیرٌ عَنْ قَابُوسَ بْنِ أَبِی ظَبْیَانَ عَنْ أَبِیهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلی اللہ علیہ وسلم-: لاَ یَکُونُ قِبْلَتَانِ فِی بَلَدٍ وَاحِدٍ.

وَرُوِّینَاهُ عَنْ أَبِی کُدَیْنَةَ عَنْ قَابُوسَ بْنِ أَبِی ظَبْیَانَ بِإِسْنَادِهِ: لاَ یَجْتَمِعُ قِبْلَتَانِ فِی جَزِیرَةِ الْعَرَبِ.

قَالَ الشَّیْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ: وَقَدْ أَجْلَی رَسُولُ اللَّهِ -صلی اللہ علیہ وسلم- یَهُودَ بَنِی النَّضِیرِ ثُمَّ یَهُودَ الْمَدِینَةِ

وَرُوِّینَاهُ فِی حَدِیثِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ مُوسَی بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ. [ضعیف]

(۱۸۷۵۲) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو دینوں والے ایک شہر میں نہیں رہ سکتے۔

(ب) قابوس بن ابی ظبیان اپنی سند سے بیان کرتے ہیں کہ جزیرہ عرب میں دو قبلے والے جمع نہیں ہو سکتے۔

شیخ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نضیر اور مدینہ کے یہود کو جلاوطن کر دیا۔

(۱۸۷۵۳) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِی أَبُو السَّرِیِّ: مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَامِدٍ بِالطَّابَرَانِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ الْحَنْظَلِیُّ حَدَّثَنَا سُوَیْدُ بْنُ سَعِیدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَیْسَرَةَ عَنْ مُوسَی بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ یَهُودَ بَنِی النَّضِیرِ وَقُرَیْظَةَ حَارَبُوا رَسُولَ اللَّهِ -صلی اللہ علیہ وسلم- فَأَجْلَی رَسُولُ اللَّهِ -صلی اللہ علیہ وسلم- بَنِی النَّضِیرِ وَأَقَرَّ قُرَیْظَةَ وَذَکَرَ الْحَدِیثَ قَالَ وَأَجْلَی رَسُولُ اللَّهِ -صلی اللہ علیہ وسلم- یَهُودَ الْمَدِینَةِ کُلَّهُمْ بَنِی قَیْنُقَاعَ وَهُمْ قَوْمُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلاَمٍ وَبَنِی حَارِثَةَ وَکُلَّ یَهُودِیٍّ کَانَ بِالْمَدِینَةِ وَکَانَ الْیَهُودُ وَالنَّصَارَی وَمَنْ سِوَاهُمْ مِنَ الْکُفَّارِ لاَ یَقِرُّونَ فِیهَا فَوْقَ ثَلاَثَةِ أَیَّامٍ عَلَی عَهْدِ عُمَرَ وَلاَ أَدْرِی أَکَانَ یَفْعَلُ ذَلِکَ بِهِمْ أَمْ لاَ.

[صحیح۔ مسلم ۱۷۶۶]

(۱۸۷۵۳) نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ بنو نضیر و قریظہ کے یہودیوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نضیر کو جلاوطن کر دیا جبکہ بنو قریظہ کو برقرار رکھا۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے یہود کو جلاوطن کر دیا یعنی بنو قینقاع جو عبداللہ بن سلام کی قوم تھی اور بنو حارثہ کو بھی جلاوطن کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں یہود و نصاریٰ اور کوئی بھی کافر تین دن سے زیادہ مدینہ میں نہ رہا۔ مجھے معلوم نہیں انہوں نے ان کے ساتھ یہ معاملہ کیا یا نہیں۔

(۱۸۷۵۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوبَ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلاَنِیُّ قَالَ قُرِءَ عَلَی شُعَیْبِ بْنِ اللَّیْثِ أَخْبَرَکَ أَبُوکَ قَالَ حَدَّثَنِی سَعِیدُ بْنُ أَبِی سَعِیدٍ عَنْ أَبِیهِ عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: بَیْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِی الْمَسْجِدِ إِذْ خَرَجَ إِلَیْنَا رَسُولُ اللَّهِ -صلی اللہ علیہ وسلم- فَقَالَ: انْطَلِقُوا إِلَی یَهُودَ. فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّی جِئْنَا إِلَی بَیْتِ الْمِدْرَاسِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ -صلی اللہ علیہ وسلم- فَنَادَاهُمْ فَقَالَ: یَا مَعْشَرَ یَهُودَ أَسْلِمُوا

تَسْلَمُوا . قَالُوا : قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :ذَلِكَ أُرِيدُ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا . قَالُوا : قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :ذَلِكَ أُرِيدُ . ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ وَقَالَ :اعْلَمُوا أَنَّ الأَرْضَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَإِنِّى أُرِيدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ مِنْ هَذِهِ الأَرْضِ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ شَيْئًا مِنْ مَالِهِ فَلْيَبِعْهُ وَإِلاَّ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا الأَرْضُ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ .

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِى الصَّحِيحِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُوسُفَ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ عَنْ قُتَيْبَةَ كِلاَهُمَا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ . [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۸۷۵۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں ہمارے پاس آئے اور فرمایا: یہود کی جانب چلو۔ ہم آپ کے ساتھ بیت المدارس تک آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو بلایا اور فرمایا: اے یہود! مسلمان ہو جاؤ تم سلامتی والے بن جاؤ گے۔ انہوں نے کہا: اے ابوالقاسم! آپ نے دعوت پہنچا دی۔ آپ نے فرمایا: میں بھی چاہتا ہوں کہ تم مسلمان بن جاؤ، سلامتی والے بن جاؤ گے۔ انہوں نے دوبارہ کہا: آپ نے دعوت پہنچا دی ہے۔ آپ نے تیسری مرتبہ فرمایا: یہی میرا ارادہ ہے۔ انہوں نے تیسری مرتبہ بھی یہی جواب دیا۔ فرمایا: زمین اللہ و رسول کی ہے میں تمہیں یہاں سے جلاوطن کرنا چاہتا ہوں۔ تم اپنا مال فروخت کر دو، اور جان لو زمین اللہ و رسول کی ہے۔

(۳۰)باب مَا جَاءَ فِى تَفْسِيرِ أَرْضِ الْحِجَازِ وَجَزِيرَةِ الْعَرَبِ

ارضِ حجاز اور جزیرہ العرب کی تفسیر کا بیان

(۱۸۷۵۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِىٍّ الرُّوذْبَارِىُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ قَالَ قَالَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ :جَزِيرَةُ الْعَرَبِ مَا بَيْنَ الْوَادِى إِلَى أَقْصَى الْيَمَنِ إِلَى تُخُومِ الْعِرَاقِ إِلَى الْبَحْرِ . [صحيح۔ اخرجه السجستانى]

(۱۸۷۵۵) سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جزیرہ عرب وادی قری کے درمیان سے لے کر یمن کے کنارے تک اور عراق کی سرحد سے سمندر تک ہے۔

(۱۸۷۵۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِىُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْكَارِزِىُّ أَخْبَرَنَا عَلِىُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِى عُبَيْدٍ عَنْ أَبِى عُبَيْدَةَ قَالَ :جَزِيرَةُ الْعَرَبِ مَا بَيْنَ حَفَرِ أَبِى مُوسَى إِلَى أَقْصَى الْيَمَنِ فِى الطُّولِ وَأَمَّا الْعَرْضُ فَمَا بَيْنَ رَمْلِ يَبْرِينَ إِلَى مُنْقَطَعِ السَّمَاوَةِ .

قَالَ وَقَالَ الأَصْمَعِىُّ :جَزِيرَةُ الْعَرَبِ مِنْ أَقْصَى عَدَنِ أَبْيَنَ إِلَى رِيفِ الْعِرَاقِ فِى الطُّولِ وَأَمَّا الْعَرْضُ فَمِنْ جُدَّةَ وَمَا وَالاَهَا مِنْ سَاحِلِ الْبَحْرِ إِلَى أَطْرَافِ الشَّامِ . [صحيح]

(۱۸۷۵۶) ابو عبیدہ فرماتے ہیں کہ جزیرہ عرب ابو موسیٰ کے کنویں سے لے کر لمبائی میں یمن تک اور چوڑائی بحرین کے ریگستان سے لے کر ساوہ کے اختتام تک ہے۔ اصمعی کہتے ہیں کہ جزیرہ عرب عدن ابین کی سرحد سے عراق تک لمبائی میں اور چوڑائی جدہ سے لے کر ساحل سمندر اور شام تک۔

(۱۸۷۵۷) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ بْنُ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي الْمُقْرِءَ: جَزِيرَةُ الْعَرَبِ مِنْ لَدُنِ الْقَادِسِيَّةِ إِلَى لَدُنْ قَعْرِ عَدَنَ إِلَى الْبَحْرَيْنِ. [صحيح]

(۱۸۷۵۷) ابو عبد الرحمٰن مقری فرماتے ہیں کہ جزیرہ عرب قادسیہ سے قعر عدن اور بحرین تک ہے۔

(۱۸۷۵۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ قُرِءَ عَلَى الْحَارِثِ بْنِ مِسْكِينٍ وَأَنَا شَاهِدٌ أَخْبَرَكَ أَشْهَبُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ قَالَ مَالِكٌ: عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَجْلَى أَهْلَ نَجْرَانَ وَلَمْ يُجْلَوْا مِنْ تَيْمَاءَ لأَنَّهَا لَيْسَتْ مِنْ بِلاَدِ الْعَرَبِ فَأَمَّا الْوَادِي فَإِنِّي أَرَى إِنَّمَا لاَ يُجْلَى مَنْ فِيهَا مِنَ الْيَهُودِ أَنَّهُمْ لَمْ يَرَوْهَا مِنْ أَرْضِ الْعَرَبِ. [ضعيف]

(۱۸۷۵۸) امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہلِ نجران کو جلاوطن کیا۔ لیکن بستی تیماء سے جلاوطن نہ کیے گئے۔ کیونکہ یہ عرب کا شہر نہیں ہے اور اس بستی سے یہود کو بھی جلاوطن نہ کیا گیا کیونکہ وہ عرب کی سرزمین نہیں ہے۔

(۱۸۷۵۹) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الأَصَمُّ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ قَالَ قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَإِنْ سَأَلَ مَنْ يُؤْخَذُ مِنْهُ الْجِزْيَةُ أَنْ يُعْطِيَهَا وَيَجْرِيَ عَلَيْهِ الْحُكْمُ عَلَى أَنْ يَسْكُنَ الْحِجَازَ لَمْ يَكُنْ ذَلِكَ لَهُ وَالْحِجَازُ مَكَّةُ وَالْمَدِينَةُ وَالْيَمَامَةُ وَمَخَالِيفُهَا كُلُّهَا.

قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَلَمْ أَعْلَمْ أَحَدًا أَجْلَى أَحَدًا مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ مِنَ الْيَمَنِ وَقَدْ كَانَتْ بِهَا ذِمَّةٌ وَلَيْسَتِ الْيَمَنُ بِحِجَازٍ فَلاَ يُجْلِيهِمْ أَحَدٌ مِنَ الْيَمَنِ وَلاَ بَأْسَ أَنْ يُصَالِحَهُمْ عَلَى مُقَامِهِمْ بِالْيَمَنِ.

قَالَ الشَّيْخُ: قَدْ جَعَلُوا الْيَمَنَ مِنْ أَرْضِ الْعَرَبِ وَالْجَلاَءُ وَقَعَ عَلَى أَهْلِ نَجْرَانَ وَذِمَّةُ أَهْلِ الْحِجَازِ دُونَ ذِمَّةِ أَهْلِ الْيَمَنِ لأَنَّهَا لَيْسَتْ بِحِجَازٍ لاَ لأَنَّهُمْ لَمْ يَرَوْهَا مِنْ أَرْضِ الْعَرَبِ وَفِي الْحَدِيثِ تَخْصِيصٌ وَفِي حَدِيثِ سَمُرَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَلِيلٌ أَوْ شِبْهُ دَلِيلٍ عَلَى مَوْضِعِ الْخُصُوصِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ. [صحيح]

(۱۸۷۵۹) امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر ان سے سوال ہو کہ جزیہ کن سے لیا جائے گا اور حجاز، مکہ، مدینہ، یمامہ اور ان کی مخالف اطراف مکمل ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مجھے معلوم نہیں کہ کوئی ذمی شخص یمن سے جلاوطن کیا گیا ہو۔ کیونکہ ان کے ساتھ عہد تھا اور یمن کا علاقہ حجاز میں شامل نہ تھا اس لیے کسی کو یمن سے جلاوطن نہ کیا گیا اور یمن میں رہتے ہوئے ان سے صلح کرنے میں کوئی

حرج نہیں ہے۔

شیخ فرماتے ہیں: یمن عرب کی سرزمین ہے اہلِ نجران کو اس سے جلاوطن کیا گیا اور اہلِ حجاز کا عہد تھا نہ کہ اہلِ یمن کا۔ کیونکہ یہ حجاز نہ تھا اور نہ ہی ان کے خیال میں یہ عرب کی سرزمین تھی۔ حدیث میں تخصیص ہے۔ ابو عبیدہ بن جراح کہتے ہیں کہ مخصوص جگہ کے لیے دلیل یا شبہ دلیل کا ہونا ضروری ہے۔

(۱۸۷۶۰) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- مِنْ خَيْبَرَ إِلَى وَادِي الْقُرَى فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فِي فَتْحِ وَادِي الْقُرَى قَالَ : فَأَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بِوَادِي الْقُرَى أَرْبَعَةَ أَيَّامٍ وَقَسَمَ مَا أَصَابَ عَلَى أَصْحَابِهِ بِوَادِي الْقُرَى وَتَرَكَ الأَرْضَ وَالنَّخْلَ بِأَيْدِي يَهُودَ وَعَامَلَهُمْ عَلَيْهَا فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْرَجَ يَهُودَ خَيْبَرَ وَفَدَكَ وَلَمْ يُخْرِجْ أَهْلَ تَيْمَاءَ وَوَادِي الْقُرَى لأَنَّهُمَا دَاخِلَتَانِ فِي أَرْضِ الشَّامِ وَنَرَى أَنَّ مَا دُونَ وَادِي الْقُرَى إِلَى الْمَدِينَةِ حِجَازٌ وَأَنَّ مَا وَرَاءَ ذَلِكَ مِنَ الشَّامِ.

قَالَ الشَّيْخُ هَذَا الْكَلاَمُ الأَخِيرُ أَظُنُّهُ مِنْ قَوْلِ الْوَاقِدِيِّ. [ضعيف جدا]

(۱۸۷۶۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وادی قریٰ کی جانب گئے۔ اس نے وادی قریٰ کی فتح کے بارے میں حدیث ذکر کی۔ آپ نے وادی قریٰ میں چار قیام کیا۔ وادی القریٰ سے جو مال غنیمت حاصل ہوا تھا صحابہ میں تقسیم فرمایا اور زمین اور کھجوروں کے باغات پر یہود کو عامل بنا دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دور میں خیبر و فدک کے یہود کو جلا وطن کر دیا، لیکن تیماء اور وادی القریٰ کے لوگوں کو جلا وطن نہ کیا؛ کیونکہ یہ دونوں شام کی سرزمین میں شامل تھے اور ہمارے خیال میں وادی القریٰ کی اس طرف والی سرزمین حجاز میں شامل ہے جبکہ دوسری جانب والی شام میں داخل ہے۔ شیخ کہتے ہیں کہ یہ آخری کلام اور واقدی کا قول ہے۔

(۱۸۷۶۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا زَكَرِيَّا : يَحْيَى بْنَ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ يَعْنِي النَّيْسَابُورِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ الرَّازِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ يَحْيَى الْمَدَنِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ يَقُولُ : جَزِيرَةُ الْعَرَبِ الْمَدِينَةُ وَمَكَّةُ وَالْيَمَنُ فَأَمَّا مِصْرُ فَمِنْ بِلاَدِ الْمَغْرِبِ وَالشَّامُ مِنْ بِلاَدِ الرُّومِ وَالْعِرَاقُ مِنْ بِلاَدِ فَارِسَ. [موضوع]

(۱۸۷۶۱) مالک بن انس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جزیرہ عرب، مدینہ، مکہ اور یمن ہے اور مصر یورپ کے ممالک سے ہے اور شام ملکِ روم سے ہے اور عراق فارس کے ملک سے ہے۔

(۳۱) باب الذِّمِّيُّ يَمُرُّ بِالْحِجَازِ مَارًّا لاَ يُقِيمُ بِبَلَدٍ مِنْهَا أَكْثَرَ مِنْ ثَلاَثِ لَيَالٍ

ذمی انسان حجاز سے گذرتے ہوئے تین دن سے زیادہ قیام نہ کرے

(۱۸۷۶۲) أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ : عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو : إِسْمَاعِيلُ بْنُ نُجَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبُوشَنْجِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ : أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ضَرَبَ لِلْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَالْمَجُوسِ بِالْمَدِينَةِ إِقَامَةَ ثَلاَثِ لَيَالٍ يَتَسَوَّقُونَ بِهَا وَيَقْضُونَ حَوَائِجَهُمْ وَلاَ يُقِيمُ أَحَدٌ مِنْهُمْ فَوْقَ ثَلاَثِ لَيَالٍ. [صحیح]

(۱۸۷۶۲) اسلم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ انہوں نے یہود و نصاریٰ اور مجوس کے لیے مدینہ میں تین دن کا قیام مقرر فرمایا۔ وہ اپنی ضروریات کو پورا کرتے تھے، لیکن ان میں سے کوئی بھی تین دن سے زیادہ قیام نہ کرتا تھا۔

(۳۲) باب مَا يُؤْخَذُ مِنَ الذِّمِّيِّ إِذَا تَجَرَ فِي غَيْرِ بَلَدِهِ وَالْحَرْبِيِّ إِذَا دَخَلَ بِلاَدَ الإِسْلاَمِ بِأَمَانٍ

ذمی جب کسی دوسرے شہر سے تجارت کرے اور حربی کافر جب پناہ لے کر اسلامی ملک میں داخل ہو تو ان سے کیا لیا جائے

(۱۸۷۶۳) أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَامِدٍ : أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ بِلاَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الرَّبِيعِ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ : بَعَثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الْعُشُورِ فَقُلْتُ : تَبْعَثُنِي عَلَى الْعُشُورِ مِنْ بَيْنِ عُمَّالِكَ فَقَالَ : أَلاَ تَرْضَى أَنْ أَجْعَلَكَ عَلَى مَا جَعَلَنِي عَلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَرَنِي أَنْ آخُذَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رُبُعَ الْعُشْرِ وَمِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ نِصْفَ الْعُشْرِ وَمِمَّنْ لاَ ذِمَّةَ لَهُ الْعُشْرَ. [صحیح]

(۱۸۷۶۳) انس بن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے مال تجارت سے دسواں حصہ لینے کے لیے بھیجا۔ انس بن سیرین کہتے ہیں کہ مال تجارت سے دسواں حصہ وصول کرنا یہ آپ کا کام ہے۔ آپ نے مجھے بھیج دیا ہے۔ فرماتے ہیں: کیا آپ راضی نہیں جس کام پر مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مقرر کیا، میں آپ کو بھیج رہا ہوں؟ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے حکم دیا کہ مسلمانوں سے چوتھائی عشر اور ذمی لوگوں سے بیسواں حصہ اور جو ذمی نہ ہو اس سے دسواں حصہ تو۔

(۱۸۷۶۴) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ : أَرْسَلَ إِلَيَّ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَبْطَأْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ : إِنْ كُنْتُ لأَرَى أَنِّي لَوْ أَمَرْتُكَ أَنْ تَعَضَّ عَلَى حَجَرٍ كَذَا وَكَذَا ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي لَفَعَلْتَ اخْتَرْتُ لَكَ خَيْرَ عَمَلٍ فَكَرِهْتَهُ إِنِّي أَكْتُبُ لَكَ سُنَّةَ عُمَرَ قُلْتُ : اكْتُبْ لِي سُنَّةَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : فَكَتَبَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَمِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ مِنْ كُلِّ عِشْرِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَمِمَّنْ لاَ ذِمَّةَ لَهُ مِنْ كُلِّ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ دِرْهَمٌ. قَالَ قُلْتُ : مَنْ لاَ ذِمَّةَ لَهُ قَالَ : الرُّومُ كَانُوا يَقْدَمُونَ الشَّامَ. [صحيح]

(۱۸۷۶۴) انس بن سیرین فرماتے ہیں کہ انس بن مالک ؓ نے مجھے پیغام بھیجا، میں نے دیر کر دی، دوسرے پیغام پر میں آیا۔ انس بن مالک ؓ فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے: اگر میں تجھے اپنی رضامندی کے لیے یہ کہتا کہ اس پتھر کو ختم کر دو تو آپ ایسا کر دیتے۔ لیکن میں نے آپ کے لیے بہتر کام کا انتخاب کیا جس کو آپ نے ناپسند کیا۔ کہتے ہیں: میں تجھے حضرت عمر ؓ کا طریقہ تحریر کر دیتا ہوں، میں نے کہا: تحریر کر دیں تو انہوں نے لکھا کہ مسلمانوں سے چالیس درہموں سے ایک درہم وصول کرنا ہے۔ میں نے پوچھا: غیر ذمی کون سے لوگ ہیں؟ فرمایا: جو رومی شام سے تجارت کی غرض سے آتے ہیں۔

(۱۸۷۶۵) وَأَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : أَحْمَدُ بْنُ هَارُونَ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ وَكَانَ صَيْرَفِيًّا بِالْكُوفَةِ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ أَخِي مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ : جَعَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَلَى صَدَقَةِ الْبَصْرَةِ فَقَالَ لِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ : أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقُلْتُ : لاَ أَعْمَلُ لَكَ حَتَّى تَكْتُبَ لِي عَهْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الَّذِي عَهِدَ إِلَيْكَ فَكَتَبَ لِي أَنْ خُذْ مِنْ أَمْوَالِ الْمُسْلِمِينَ رُبُعَ الْعُشْرِ وَمِنْ أَمْوَالِ أَهْلِ الذِّمَّةِ إِذَا اخْتَلَفُوا بِهَا لِلتِّجَارَةِ نِصْفَ الْعُشْرِ وَمِنْ أَمْوَالِ أَهْلِ الْحَرْبِ الْعُشْرَ. [صحيح]

(۱۸۷۶۵) انس بن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے انس بن مالک ؓ کو بصرہ سے صدقہ وصول کرنے کے لیے بھیجا تو انس بن مالک ؓ نے مجھے کہا کہ اس کام پر میں آپ کو بھیجتا ہوں جس پر حضرت عمر ؓ نے مجھے مقرر کیا ہے۔ میں نے کہا: اتنی دیر میں آپ کا کام نہ کروں گا جتنی دیر حضرت عمر ؓ کا عہد مجھے تحریر کر کے نہ دیں گے تو انہوں نے مجھے تحریر کر کے دیا کہ مسلمانوں سے چالیسواں حصہ، اور ذمی لوگوں کا مال جب تجارت کی غرض مختلف شہروں میں جائیں تو ۲۰ بیسواں حصہ اور حربی کافر کے مال سے دسواں حصہ وصول کرنا ہے۔

(۱۸۷۶۶) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي وَأَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الْمُزَكِّي قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ

سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَأْخُذُ مِنَ النَّبَطِ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالزَّبِيبِ نِصْفَ الْعُشْرِ يُرِيدُ بِذَلِكَ أَنْ يَكْثُرَ الْحَمْلُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَيَأْخُذُ مِنَ الْقِطْنِيَّةِ الْعُشْرَ. [صحيح]

(۱۸۷۶۶) سالم اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبط کے رہنے والوں سے گندم، تیل سے بیسواں حصہ وصول کرتے تاکہ وہ زیادہ مال مدینہ لائیں اور قطنیہ سے دسواں حصہ وصول کرتے۔

(۱۸۷۶۷) قَالَ وَأَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ قَالَ : كُنْتُ عَامِلاً مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَلَى سُوقِ الْمَدِينَةِ فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ يَأْخُذُ مِنَ النَّبَطِ الْعُشْرَ.

[صحيح۔ اخرجه مالك]

(۱۸۷۶۷) سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عتبہ کے ساتھ مدینہ کے بازار پر عامل تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں۔ وہ نبط کے علاقے کے لوگوں سے دسواں حصہ وصول کرتے تھے۔

(۱۸۷۶۸) أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْمِهْرَجَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُزَكِّي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ : أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَلَى أَيِّ وَجْهٍ أَخَذَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنَ النَّبَطِ الْعُشْرَ؟ فَقَالَ: كَانَ ذَلِكَ يُؤْخَذُ مِنْهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَلْزَمَهُمْ ذَلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.[صحيح]

(۱۸۷۶۸) امام مالک رحمہ اللہ نے ابن شہاب سے پوچھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبط کے علاقے سے دسواں حصہ کیسے وصول کرتے تھے، فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں ان سے وصول کیا جاتا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی کو مقرر فرما دیا۔

(۱۸۷۶۹) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الأَصَمُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : كُنْتُ أُعَاشِرُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ زَمَانَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَكَانَ يَأْخُذُ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ أَنْصَافَ عُشُورِ أَمْوَالِهِمْ فِيمَا تَجَرُوا فِيهِ. [صحيح]

(۱۸۷۶۹) سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عتبہ کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں عشر وصول کیا کرتا تھا۔ وہ ذمی لوگوں کے تجارت کے مال سے بیسواں حصہ وصول کرتے تھے۔

(۱۸۷۷۰) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : كَتَبَ أَبُو مُوسَى إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : إِنَّ تُجَّارَ الْمُسْلِمِينَ إِذَا دَخَلُوا دَارَ الْحَرْبِ أَخَذُوا مِنْهُمُ الْعُشْرَ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ : خُذْ مِنْهُمْ إِذَا دَخَلُوا إِلَيْنَا مِثْلَ ذَلِكَ الْعُشْرَ وَخُذُوا مِنْ تُجَّارِ أَهْلِ الذِّمَّةِ نِصْفَ الْعُشْرِ وَمِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ مِائَتَيْنِ خَمْسَةً وَمَا زَادَ فَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا.

[صحيح]

(۱۸۷۷۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ ابوموسیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ مسلمان تاجر جب دارالحرب میں جاتے ہیں تو ان سے عشر وصول کیا جاتا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جب ان کے لوگ آئیں تم ان سے عشر وصول کرو اور ذمی تاجروں سے بیسواں حصہ وصول کرو اور مسلمانوں سے بیسواں بہ درہم پر پانچ درہم وصول کیے جائیں اور جتنا زیادہ ہو ہر چالیس دراہم پر ایک درہم وصول کریں۔

(۱۸۷۷۱) وَأَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ مُغَلِّسٍ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى عُمَرَ فِي أُنَاسٍ مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ يَدْخُلُونَ أَرْضَنَا أَرْضَ الإِسْلاَمِ فَيُقِيمُونَ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيَّ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : إِنْ أَقَامُوا سِتَّةَ أَشْهُرٍ فَخُذْ مِنْهُمُ الْعُشْرَ وَإِنْ أَقَامُوا سَنَةً فَخُذْ مِنْهُمْ نِصْفَ الْعُشْرِ. [ضعيف]

(۱۸۷۷۱) زیاد بن حدیر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ حربی کافر مسلمانوں کے علاقے میں آکر قیام کرتے ہیں۔ حضرت عمر نے فرمایا: اگر وہ چھ ماہ قیام کریں تو ان سے دسواں حصہ وصول کرو، اگر وہ سال بھر قیام کریں تو بیسواں حصہ وصول کرو۔

(۱۸۷۷۲) وَأَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْعَبْسِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ قَالَ :مَا كُنَّا نَعْشُرُ مُسْلِمًا وَلاَ مُعَاهَدًا قَالَ قُلْتُ :فَمَنْ كُنْتُمْ تَعْشُرُونَ؟ قَالَ :تُجَّارَ أَهْلِ الْحَرْبِ كَمَا يَعْشُرُونَا إِذَا أَتَيْنَاهُمْ. [صحيح]

(۱۸۷۷۲) زیاد بن حدیر کہتے ہیں کہ ہم مسلمان اور معاہد سے دسواں حصہ وصول نہ کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے پوچھا: تم کن سے عشر وصول کرتے تھے؟ کہتے ہیں کہ حربی تاجروں سے دسواں حصہ وصول کرتے تھے؛ کیونکہ جب ہم ان کے پاس جاتے تھے تو وہ بھی ہم سے دسواں حصہ وصول کرتے تھے۔

(۱۸۷۷۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ نُصَيْرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ عُشُورٌ إِنَّمَا الْعُشُورُ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى .

قَالَ الْعَبَّاسُ هَكَذَا قَالَ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِي جَدِّهِ كَذَا فِي هَذِهِ الرِّوَايَةِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي جَدِّهِ وَذَكَرَهَا الْبُخَارِيُّ فِي التَّارِيخِ دُونَ ذِكْرِ أَبِيهِ وَقَدْ مَضَى سَائِرُ طُرُقِهِ وَذَكَرْنَا حَدِيثَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي ذَلِكَ فِي كِتَابِ الزَّكَاةِ. [ضعيف۔ تقدم برقم ۱۸۷۰۳]

(۱۸۷۷۳) حرب بن عبید اللہ اپنے والد سے اور وہ اپنے والد کے دادا سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عشر

یعنی دسواں حصہ مسلمانوں پر نہیں ہے بلکہ یہود و نصاریٰ پر ہے۔

(۳۳) باب لاَ یُؤْخَذُ مِنْهُمْ ذَلِكَ فِی السَّنَةِ إِلاَّ مَرَّةً وَاحِدَةً إِلاَّ أَنْ یَقَعَ الصُّلْحُ عَلَى أَكْثَرَ مِنْهَا

سال میں صرف ایک مرتبہ عشر وصول کیا جائے گا یہ کہ صلح زیادہ پر ہو

(١٨٧٧٤) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِیدِ بْنُ أَبِی عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الأَصَمُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا یَحْیَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَیَّاشٍ عَنْ أَبِی حَصِینٍ عَنْ زِیَادِ بْنِ حُدَیْرٍ قَالَ : كُنْتُ أَعْشُرُ بَنِی تَغْلِبَ كُلَّمَا أَقْبَلُوا وَأَدْبَرُوا فَانْطَلَقَ شَیْخٌ مِنْهُمْ إِلَى عُمَرَ فَقَالَ :إِنَّ زِیَادًا یَعْشُرُنَا كُلَّمَا أَقْبَلْنَا وَأَدْبَرْنَا فَقَالَ :تُكْفَى ذَلِكَ ثُمَّ أَتَاهُ الشَّیْخُ بَعْدَ ذَلِكَ وَعُمَرُ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ فِی جَمَاعَةٍ فَقَالَ :یَا أَمِیرَ الْمُؤْمِنِینَ أَنَا الشَّیْخُ النَّصْرَانِیُّ فَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ :وَأَنَا الشَّیْخُ الْحَنِیفُ قَدْ كُفِیتَ قَالَ وَكَتَبَ إِلَیَّ أَنْ لاَ تَعْشُرَهُمْ فِی السَّنَةِ إِلاَّ مَرَّةً. [صحیح۔ اخرجہ ابن آدم]

(۱۸۷۷۴) زیاد بن حدیر فرماتے ہیں: میں بنو تغلب سے عشر وصول کرتا جب وہ آتے اور جانے لگتے۔ ان کا ایک بوڑھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ اس نے کہا کہ زیاد ہم سے دو مرتبہ عشر وصول کرتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ کفایت کر جائے گا۔ دوبارہ پھر بوڑھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک جماعت میں تھے۔ اس نے کہا: اے امیر المومنین میں ایک عیسائی شیخ ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور میں شیخ حنیف یعنی صرف ایک اللہ کی طرف یکسو ہو جانے والا ہوں۔ تجھے کفایت کر جائے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر مجھے خط لکھا کہ ان سے صرف ایک مرتبہ دسواں حصہ وصول کیا کرو۔

(١٨٧٧٥) وَأَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ نُجَیْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِیمَ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَیْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ یَحْیَى بْنِ سَعِیدٍ عَنْ رُزَیْقِ بْنِ حَیَّانَ :أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیزِ كَتَبَ إِلَیْهِ :وَمَنْ مَرَّ بِكَ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ فَخُذْ مِمَّا یُدِیرُونَ مِنَ التِّجَارَاتِ مِنْ أَمْوَالِهِمْ مِنْ كُلِّ عِشْرِینَ دِینَارًا دِینَارًا فَمَا نَقَصَ فَبِحِسَابِ ذَلِكَ حَتَّى یَبْلُغَ عَشَرَةَ دَنَانِیرَ فَإِنْ نَقَصَتْ ثُلُثَ دِینَارٍ فَدَعْهَا وَلاَ تَأْخُذْ مِنْهَا شَیْئًا وَاكْتُبْ لَهُمْ بِمَا تَأْخُذُ مِنْهُمْ كِتَابًا إِلَى مِثْلِهِ مِنَ الْحَوْلِ. [حسن]

(۱۸۷۷۵) رزیق بن حیان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے مجھے خط لکھا کہ ذمی تاجروں سے ان مالوں کا بیسواں حصہ وصول کیا کرو۔ جو کم ہو تو وہ بھی اسی حساب سے۔ یہاں تک کہ وہ دس دینار تک جا پہنچے۔ اگر تین تہائی دینار کم ہو جائے تو

کچھ بھی وصول نہ کریں اور جو وصول کرو اس کو سال کے لیے تحریر کر لیا کرو۔

(۳۴) باب السُّنَّةُ أَنْ لاَ تُقْتَلَ الرُّسُلُ

قاصد کو قتل نہ کیا جائے

(۱۸۷۷۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْعُطَارِدِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ فَحَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُعَيْمِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- حِينَ جَاءَهُ رَسُولاَ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ بِكِتَابِهِ وَرَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ لَهُمَا :وَأَنْتُمَا تَقُولاَنِ مِثْلَمَا يَقُولُ . فَقَالاَ :نَعَمْ فَقَالَ :أَمَا وَاللَّهِ لَوْلاَ أَنَّ الرُّسُلَ لاَ تُقْتَلُ لَضَرَبْتُ أَعْنَاقَكُمَا . [حسن]

(۱۸۷۷۶) سلمہ بن نعیم بن مسعود اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، جب مسیلمہ کذاب کے قاصد آئے تو آپ نے فرمایا: تم دونوں بھی اس کی مثل کہتے ہو۔ انہوں نے کہا: ہم بھی وہی بات کہتے ہیں جو وہ کہتا ہے۔ آپ نے فرمایا: اگر قاصدوں کو قتل کیے جانے کا طریقہ ہوتا تو میں تم دونوں کو قتل کر دیتا لیکن قاصدوں کو قتل نہیں کیا جاتا۔

(۱۸۷۷۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ أَنَّهُ أَتَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ : مَا بَيْنِي وَبَيْنَ أَحَدٍ مِنَ الْعَرَبِ حِنَةٌ وَإِنِّي مَرَرْتُ بِمَسْجِدٍ لِبَنِي حَنِيفَةَ فَإِذَا هُمْ يُؤْمِنُونَ بِمُسَيْلِمَةَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ عَبْدُ اللَّهِ فَجِيءَ بِهِمْ فَاسْتَتَابَهُمْ غَيْرَ ابْنِ النَّوَّاحَةِ قَالَ لَهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ : لَوْلاَ أَنَّكَ رَسُولٌ لَضَرَبْتُ عُنُقَكَ . فَأَنْتَ الْيَوْمَ لَسْتَ بِرَسُولٍ فَأَمَرَ قَرَظَةَ بْنَ كَعْبٍ فَضَرَبَ عُنُقَهُ فِي السُّوقِ ثُمَّ قَالَ : مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى ابْنِ النَّوَّاحَةِ قَتِيلاً بِالسُّوقِ. [ضعيف۔ تقدم قبله ۱٦٨٨٦]

(۱۸۷۷۷) حارثہ بن مضرب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو فرماتے ہیں کہ میرے اور عرب کے درمیان کوئی دوستی نہ تھی۔ جب میرا گذر بنو حنیفہ کی مسجد کے قریب سے ہوا، وہ مسیلمہ پر ایمان لا چکے تھے تو حضرت عبداللہ نے ان کو بلایا اور توبہ طلب کی۔ صرف ابن نواحہ نے توبہ نہ کی۔ حضرت عبداللہ اس سے کہنے لگے: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ قاصد کو قتل نہ کیا جائے، وگرنہ تیری گردن اتار دیتا۔ لیکن آج آپ قاصد بن کر نہیں آئے تو قرظہ بن کعب کو حکم دیا۔ انہوں نے بازار میں گردن اتار دی۔ پھر فرمایا: جو ابن نواحہ کو بازار میں مقتول دیکھنا چاہے دیکھ سکتا ہے۔

(۱۸۷۷۸) أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ :مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ لاِبْنِ

النَّوَّاحَةِ :لَوْلَا أَنَّكَ رَسُولٌ لَقَتَلْتُكَ ۔ [حسن]

(۱۸۷۷۸) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابن نواحہ کو کہا اگر تو قاصد نہ ہوتا تو میں تجھے قتل کر دیتا۔

(۱۸۷۷۹) وَأَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :مَضَتِ السُّنَّةُ أَنْ لَا تُقْتَلَ الرُّسُلُ.

(۱۸۷۷۹) ابو وائل حضرت عبداللہ سے نقل فرماتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ قاصد کو قتل نہ کیا جائے۔

(۳۵)باب الْحَرْبِيِّ إِذَا لَجَأَ إِلَى الْحَرَمِ وَكَذَلِكَ مَنْ وَجَبَ عَلَيْهِ حَدٌّ

حربی کافر جب حرم میں پناہ لے وہ اس شخص کی مانند ہے جس پر حد واجب ہو

(۱۸۷۸۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قُلْتُ لِمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ حَدَّثَكَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ مِغْفَرٌ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ :ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ: اقْتُلُوهُ . قَالَ :نَعَمْ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُوسُفَ عَنْ مَالِكٍ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۷۸۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر پر خود تھا جب آپ نے خود کو اتارا تو ایک شخص نے آ کر کہا: ابن خطل! کعبہ کے غلاف کے ساتھ چمٹا ہوا ہے۔ فرمایا: تم اس کو قتل کر دو۔

(۱۸۷۸۱) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ :مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْعَدْلُ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ الْقَنَّادُ حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ :لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ آمَنَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- النَّاسَ إِلاَّ أَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَامْرَأَتَيْنِ وَقَالَ :اقْتُلُوهُمْ وَإِنْ وَجَدْتُمُوهُمْ مُتَعَلِّقِينَ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ . عِكْرِمَةَ بْنَ أَبِي جَهْلٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ خَطَلٍ وَمِقْيَسَ بْنَ صُبَابَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ. [حسن]

(۱۸۷۸۱) مصعب بن سعد اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ جب فتح مکہ کا دن تھا تو رسول اللہ ﷺ نے سب لوگوں کو امن دے دیا۔ سوائے چار مرد اور عورتوں کے۔ ان کو امن نہ دیا اور فرمایا: اگر تم ان کو کعبہ کے پردہ کے ساتھ لٹکے پاؤ تب بھی قتل کر دو۔ یہ چار مرد تھے۔ ① عکرمہ بن ابی جہل، ② عبداللہ بن خطل، ③ مقیس بن صبابہ، ④ عبداللہ بن سعد بن ابی سرح۔

(۱۸۷۸۲) وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَارِثِ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعِيدٍ الْمَخْزُومِيُّ

حَدَّثَنِى أَبِى عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ : أَرْبَعَةٌ لاَ أُؤَمِّنُهُمْ فِى حِلٍّ وَلاَ حَرَمٍ الْحُوَيْرِثُ بْنُ نُقَيْدٍ وَمِقْيَسٌ وَهِلاَلُ بْنُ خَطَلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِى سَرْحٍ.
فَأَمَّا الْحُوَيْرِثُ فَقَتَلَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَمَّا مِقْيَسٌ فَقَتَلَهُ ابْنُ عَمٍّ لَهُ لَحًّا وَأَمَّا هِلاَلُ بْنُ خَطَلٍ فَقَتَلَهُ الزُّبَيْرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَمَّا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِى سَرْحٍ فَاسْتَأْمَنَ لَهُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ أَخَاهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَقَيْنَتَيْنِ كَانَتَا لِمِقْيَسٍ تُغَنِّيَانِ بِهِجَاءِ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- قُتِلَتْ إِحْدَاهُمَا وَأَفْلَتَتِ الأُخْرَى فَأَسْلَمَتْ. [ضعيف]

(۱۸۷۸۲) عمر بن عثمان بن عبد الرحمن بن سعید مخزومی اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا: چار افراد کو حرم اور حلت میں بھی پناہ نہیں ہے۔ ① حویرث بن نقید، ② مقیس، ③ هلال بن خطل، ④ عبد اللہ بن ابی سرح۔ حویرث کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قتل کر دیا۔ مقیس کو اس کے چچا کے بیٹے لحا نے قتل کر دیا۔ هلال بن خطل کو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے قتل کر دیا۔ عبد اللہ بن ابی سرح کو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے رضاعی بھائی ہونے کی وجہ سے پناہ دے دی۔ مقیس کی دو گانے والی لونڈیاں تھیں۔ ایک کو قتل کر دیا گیا، دوسری کو چھوڑ دیا گیا، وہ مسلمان ہو گئی۔

(۱۸۷۸۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَدِيبُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الإِسْمَاعِيلِيُّ أَخْبَرَنِى الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِىِّ عَنْ أَبِى شُرَيْحٍ الْعَدَوِىِّ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ : ائْذَنْ لِى أَيُّهَا الأَمِيرُ أُحَدِّثْكَ قَوْلاً قَامَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ أُذُنَاىَ وَوَعَاهُ قَلْبِى وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَاىَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ حَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ : إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللَّهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلاَ يَحِلُّ لاِمْرِءٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ فِيهَا دَمًا وَلاَ يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- فَقُولُوا إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَذِنَ لِرَسُولِهِ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ وَإِنَّمَا أَذِنَ لِى سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالأَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ. فَقِيلَ لأَبِى شُرَيْحٍ مَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو فَقَالَ قَالَ عَمْرٌو : أَنَا أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنْكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ إِنَّ الْحَرَمَ لاَ يُعِيذُ عَاصِيًا وَلاَ فَارًّا بِدَمٍ وَلاَ فَارًّا بِخَرْبَةٍ.
رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ وَمُسْلِمٌ فِى الصَّحِيحِ عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ سَعِيدٍ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۸۷۸۳) ابو شریح عدوی نے عمرو بن سعید سے کہا جو مکہ کی جانب وفد بھیجتے تھے کہ اے امیر المومنین! نبی ﷺ نے جو فتح مکہ کے دوسرے دن بات فرمائی تھی، وہ مجھے کہنے کی اجازت دیں۔ میرے دونوں کانوں نے سنا، دل نے یاد رکھا اور میری دونوں آنکھوں نے نبی ﷺ کو بات کرتے ہوئے دیکھا۔ آپ نے حمد و ثنا کے بعد فرمایا: مکہ کو اللہ نے حرم قرار دیا ہے لوگوں نے نہیں۔ جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، اس کے لیے حرم میں خون بہانا جائز نہیں ہے۔ اس کے درخت نہ کاٹے

جائیں۔ اگر کوئی کہے کہ رسول اللہ ﷺ کو قتال کی اجازت ملی تھی تو تم کہہ دینا اللہ نے اپنے رسول کو اجازت دی تھی، تمہیں نہیں اور آپ کو صرف دن کی ایک گھڑی اجازت دی گئی۔ اب اس کی حرمت ویسے ہوگئی جیسے پہلے تھی اور چاہیے کہ حاضر غائب تک بات کو پہنچادے۔ ابو شریح سے کہا گیا کہ عمرو نے آپ سے کیا کہا۔ راوی کہتے ہیں: عمرو نے ابو شریح سے کہا: میں تجھ سے اس بات کو زیادہ جانتا ہوں، حرم کسی گناہ گار قاتل اور فساد کرنے والے کو پناہ نہیں دیتا۔

(۱۸۷۸۴) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الأَصَمُّ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ قَالَ قَالَ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :إِنَّمَا مَعْنَى ذَلِكَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَنَّهَا لَمْ تَحْلِلْ أَنْ يُنْصَبَ عَلَيْهَا الْحَرْبُ حَتَّى تَكُونَ كَغَيْرِهَا فَقَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ -ﷺ- عِنْدَمَا قُتِلَ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ وَخُبَيْبٌ بِقَتْلِ أَبِي سُفْيَانَ فِي دَارِ بِمَكَّةَ غِيلَةً إِنْ قُدِرَ عَلَيْهِ وَهَذَا فِي الْوَقْتِ الَّذِي كَانَتْ فِيهِ مُحَرَّمَةً فَدَلَّ عَلَى أَنَّهَا لاَ تَمْنَعُ أَحَدًا مِنْ شَيْءٍ وَجَبَ عَلَيْهِ وَإِنَّهَا إِنَّمَا تَمْنَعُ مِنْ أَنْ يُنْصَبَ عَلَيْهَا الْحَرْبُ كَمَا يُنْصَبُ عَلَى غَيْرِهَا.

(۱۸۷۸۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بُطَّةَ الأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ الْوَاقِدِيُّ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ

(ح) قَالَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَبِي عَوْنٍ وَزَادَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فَذَكَرَ قِصَّةً فِي بَعْثِ أَبِي سُفْيَانَ مَنْ يَقْتُلُ مُحَمَّدًا -ﷺ- غِيلَةً وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَطْلَعَ عَلَيْهِ نَبِيَّهُ وَأَسْلَمَ الرَّجُلُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- لِعَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ وَسَلَمَةَ بْنِ أَسْلَمَ بْنِ حَرِيشٍ :اخْرُجَا حَتَّى تَأْتِيَا أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ فَإِنْ أَصَبْتُمَا مِنْهُ غِرَّةً فَاقْتُلاَهُ.

ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةً فِي رُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ عَمْرًا وَإِخْبَارِهِ أَبَاهُ بِذَلِكَ وَأَنَّ عَمْرَو بْنَ أُمَيَّةَ وَسَلَمَةَ بْنَ أَسْلَمَ أَسْنَدَا فِي الْجَبَلِ وَتَغَيَّبَا فِي غَارٍ ثُمَّ إِنَّ عَمْرَو بْنَ أُمَيَّةَ خَرَجَ فَقَتَلَ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ مَالِكٍ ابْنَ أَخِي طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَجَاءَ إِلَى خُبَيْبِ بْنِ عَدِيٍّ وَهُوَ مَصْلُوبٌ فَأَنْزَلَهُ وَأَهَالَ عَلَيْهِ التُّرَابَ ثُمَّ ذَكَرَ رُجُوعَهُمَا مُنْفَرِدَيْنِ إِلَى الْمَدِينَةِ. [ضعیف]

(۱۸۷۸۵) عبدالواحد بن ابی عون فرماتے ہیں کہ بعض نے کچھ الفاظ زائد بیان کیے ہیں اور ابوسفیان کا نبی ﷺ کو دھوکا سے قتل کرنے کا قصہ ذکر کیا ہے۔ اللہ رب العزت نے اپنے نبی ﷺ کو اطلاع دے دی تو قتل کے ارادے سے آنے والا شخص مسلمان ہوگیا تو رسول اللہ ﷺ نے عمرو بن امیہ ضمری اور سلمہ بن اسلم بن حریش کو فرمایا: تم ابوسفیان بن حرب کے پاس جاؤ، اگر تم اسے غافل پاؤ تو قتل کر دینا۔

(ب) پھر انہوں نے معاویہ کے عمرو کو دیکھ لینے اور اپنے باپ کو اس کی خبر دینے کا قصہ ذکر کیا ہے کہ عمرو بن امیہ اور سلمہ بن

اسلم پہاڑ پر چڑھ کر غار میں چھپ گئے تو عمرو بن امیہ نے غار سے نکل کر عبید اللہ بن مالک کو جو طلحہ بن عبید اللہ کے بھتیجے تھے قتل کر دیا۔ پھر خبیب بن عدی کے پاس آئے، انہیں سولی سے اتار کران پرمٹی ڈال دی، پھر وہ دونوں اکیلے اکیلے مدینہ کی طرف لوٹ آئے۔

(۱۸۷۸۶) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بَرْصَاءَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ : لاَ تُغْزَى بَعْدَهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۔ [صحیح]

(۱۸۷۸۶) حارث بن مالک بن برصاء فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا: یہاں قیامت تک غزوہ نہ کیا جائے گا۔

(۱۸۷۸۷) أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : مَنْ قَتَلَ أَوْ سَرَقَ فِي الْحِلِّ ثُمَّ دَخَلَ الْحَرَمَ فَإِنَّهُ لاَ يُجَالَسُ وَلاَ يُكَلَّمُ وَلاَ يُؤْوَى وَيُنَاشَدُ حَتَّى يَخْرُجَ فَإِذَا خَرَجَ أُقِيمَ عَلَيْهِ مَا أَصَابَ فَإِنْ قَتَلَ أَوْ سَرَقَ فِي الْحِلِّ ثُمَّ أُدْخِلَ الْحَرَمَ فَأَرَادُوا أَنْ يُقِيمُوا عَلَيْهِ مَا أَصَابَ أَخْرَجُوهُ مِنَ الْحَرَمِ إِلَى الْحِلِّ وَإِنْ قَتَلَ أَوْ سَرَقَ فِي الْحَرَمِ أُقِيمَ عَلَيْهِ فِي الْحَرَمِ.

قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ : وَهَذَا رَأْيٌ مِنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَقَدْ تَرَكْنَاهُ بِالظَّوَاهِرِ الَّتِي وَرَدَتْ فِي إِقَامَةِ الْحُدُودِ دُونَ تَخْصِيصِ الْحَرَمِ بِتَرْكِهَا فِيهِ مِنْ صَاحِبِ الشَّرِيعَةِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ. [صحیح]

(۱۸۷۸۷) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس نے حل میں قتل یا چوری کی۔ پھر حرم میں داخل ہو گیا تو ایسے انسان کو پاس بٹھایا نہ جائے کلام نہ کی جائے، اور نہ ہی اسے پناہ دی جائے اور حرم سے نکلنے کا مطالبہ کیا جائے جب وہ حرم سے نکل آئے تو اس پر حد جاری کی جائے۔ اگر کسی نے حل میں قتل یا چوری کی پھر اسے حرم میں اس نیت سے لایا گیا کہ اس پر حد قائم کی جائے تو تم حرم سے نکال کر حل میں لے آؤ اور اگر کسی نے حرم میں قتل یا چوری کی تو پھر حرم کے اندر ہی اس پر حد جاری کی جائے گی۔

شیخ فرماتے ہیں: یہ رائے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی ہے تو ہم نے ظاہر دلائل کی وجہ سے چھوڑ دیا ہے جو حد کو قائم کرنے کے بارے میں ہے۔ جس میں حرم کی تخصیص نہیں ہے۔

(۳۶) باب مَا جَاءَ فِي هَدَايَا الْمُشْرِكِينَ لِلإِمَامِ

مشرکین کے امام کو ہدیہ دینے کا بیان

(۱۸۷۸۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو سَهْلٍ : أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ أُكَيْدِرَ دُومَةَ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ -ﷺ- جُبَّةً فَلَبِسَهَا. وَذَكَرَ الْحَدِيثَ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ فَقَالَ وَقَالَ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ.

[صحيح۔ متفق عليه]

(۱۸۷۸۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اکیدر دومہ نے نبی ﷺ کو جبہ ہدیہ میں دیا جس کو آپ زیب تن فرماتے تھے۔

(۱۸۷۸۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَارِمٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- ثَلاَثِينَ وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِيُّ -ﷺ- : هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ. فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ أَوْ نَحْوُهُ فَعُجِنَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌّ طَوِيلٌ بِغَنَمٍ يَسُوقُهَا قَالَ : أَبَيْعٌ أَوْ عَطِيَّةٌ أَوْ قَالَ أَمْ هِبَةٌ. فَقَالَ : بَلْ بَيْعٌ قَالَ : فَاشْتَرَى مِنْهَا شَاةً فَصُنِعَتْ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بِسَوَادِ الْبَطْنِ أَنْ يُشْوَى وَايْمُ اللَّهِ مَا مِنَ الثَّلاَثِينَ وَالْمِائَةِ إِلاَّ قَدْ حَزَّ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- حُزَّةً مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا إِنْ كَانَ شَاهِدًا أَعْطَاهُ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَأَ لَهُ قَالَ وَجَعَلَ مِنْهَا قَصْعَتَيْنِ قَالَ فَأَكَلْنَا أَجْمَعُونَ وَشَبِعْنَا وَفَضَلَ فِي الْقَصْعَتَيْنِ فَحَمَلْنَاهُ عَلَى الْبَعِيرِ أَوْ كَمَا قَالَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَارِمٍ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مُعَاذٍ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۸۷۸۹) عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ۱۳۰ ساتھی نبی ﷺ کے ساتھ تھے۔ نبی ﷺ نے پوچھا: کیا کسی کے پاس کھانا موجود ہے؟ جب کسی شخص کے پاس ایک صاع گندم ہوتی تو اسے گوندلیا جاتا۔ پھر ایک مشرک آدمی لمبے پراگندہ بالوں والا بکریاں لیکر آیا۔ فرمایا: کیا یہ فروخت کرو گے یا ہبہ ہے؟ اس نے کہا: فروخت کرتا ہے، آپ نے اس سے ایک بکری خریدلی، اسے ذبح کیا گیا، رسول اللہ ﷺ نے پیٹ کے گوشت کے بارے میں حکم دیا کہ اسے بھونا جائے، اللہ کی قسم! ہم ایک سو تیس شخص تھے آپ نے ہمیں اس گوشت سے کاٹ کر دیا۔ اگر کوئی موجود نہ ہوتا تو اس کے لیے الگ کر کے رکھ لیتے۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ نے اس گوشت کو دو پلیٹوں میں ڈال دیا، ہم تمام نے سیر ہو کر کھایا۔ پھر جو باقی بچا اونٹ پر لاد لیا یا جیسے آپ نے فرمایا۔

(۱۸۷۹۰) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ : أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ إِمْلاَءً حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الأَنْصَارِيِّ عَنِ الْعَبَّاسِ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَافَرْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- إِلَى تَبُوكَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ فِيهِ وَأَهْدَى مَلِكُ الأَيْلَةِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- بَغْلَةً بَيْضَاءَ فَكَسَاهُ النَّبِيُّ -ﷺ- بُرْدَةً

وَكَتَبَ لَهُ بِبَحْرِهِمْ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ سَهْلِ بْنِ بَكَّارٍ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ وُهَيْبٍ.

[صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۷۹۰) ابوحمید ساعدی فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تبوک کا سفر کیا۔ اس نے حدیث کو ذکر کیا جس میں یہ تھا کہ ایلہ کے بادشاہ نے نبی ﷺ کو سفید خچر تحفہ میں دیا تو نبی ﷺ نے اس کو چادر پہنائی اور اس کے عوض گھوڑا عطا کیا۔

(۱۸۷۹۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ : الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلاَّمٍ عَنْ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلاَّمٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ الْهَوْزَنِيُّ قَالَ : لَقِيتُ بِلاَلاً مُؤَذِّنَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَقُلْتُ : يَا بِلاَلُ حَدِّثْنِي كَيْفَ كَانَتْ نَفَقَةُ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ فِيهِ : فَإِذَا إِنْسَانٌ يَسْعَى يَدْعُو يَا بِلاَلُ أَجِبْ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- فَانْطَلَقْتُ حَتَّى أَتَيْتُهُ فَإِذَا أَرْبَعُ رَكَائِبَ مُنَاخَاتٍ عَلَيْهِنَّ أَحْمَالُهُنَّ فَاسْتَأْذَنْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : أَبْشِرْ فَقَدْ جَاءَكَ اللَّهُ بِقَضَائِكَ . ثُمَّ قَالَ : أَلَمْ تَرَ إِلَى الرَّكَائِبِ الْمُنَاخَاتِ الأَرْبَعِ . فَقُلْتُ : بَلَى فَقَالَ : إِنَّ لَكَ رِقَابَهُنَّ وَمَا عَلَيْهِنَّ فَإِنَّ عَلَيْهِنَّ كِسْوَةً وَطَعَامًا أَهْدَاهُنَّ إِلَيَّ عَظِيمُ فَدَكَ فَاقْبِضْهُنَّ وَاقْضِ دَيْنَكَ . فَفَعَلْتُ. [صحیح۔ اخرجہ السجستانی ۳۰۵۵]

(۱۸۷۹۱) عبداللہ ہوزنی فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے مؤذن بلال رضی اللہ عنہ کو ملا، پوچھا: اے بلال رضی اللہ عنہ! رسول اللہ ﷺ کے خرچے کے بارے میں بتائیے۔ اس نے حدیث ذکر کی۔ جس میں تھا کہ ایک انسان دوڑتا ہوا آیا اور کہا: اے بلال رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کو بلاؤ، میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، چار اونٹنیاں سامان سے لادی ہوئی تھیں۔ میں نے اجازت طلب کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خوش ہو جاؤ۔ اللہ نے آپ کے قرض کی ادائیگی کا بندوبست کر دیا ہے۔ پھر فرمایا: کیا آپ ان چار سامان سے لدی ہوئی اونٹنیوں کی طرف نہیں دیکھتے۔ اس نے کہا: کیوں نہیں، آپ نے فرمایا: یہ سب تیرے لیے ہیں اور ان پر کپڑے اور کھانا ہے جو فدک کے امیر نے مجھے تحفہ میں دیا ہے۔ یہ لے جا کر اپنا قرض ادا کرو۔ کہتے ہیں: میں نے ایسا ہی کیا۔

(۱۸۷۹۲) أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ الأَصْبَهَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ ابْنُ الأَعْرَابِيِّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ ثُوَيْرِ بْنِ أَبِي فَاخِتَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : أَهْدَى كِسْرَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَقَبِلَ مِنْهُ وَأَهْدَى قَيْصَرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَقَبِلَ مِنْهُ وَأَهْدَتْ لَهُ الْمُلُوكُ فَقَبِلَ مِنْهُمْ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي الْقَدِيمِ : قَدْ أَهْدَى أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- أَدَمًا فَقَبِلَ مِنْهُ وَأَهْدَى إِلَيْهِ صَاحِبُ الإِسْكَنْدَرِيَّةِ مَارِيَةَ أُمَّ إِبْرَاهِيمَ فَقَبِلَهَا وَغَيْرُهُمَا قَدْ أَهْدَى إِلَيْهِ وَلَمْ يَجْعَلْ ذَلِكَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ. [ضعیف]

(۱۸۷۹۲) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کسریٰ وقیصر نے رسول اللہ ﷺ کو تحفہ دیا، جو آپ نے قبول کیا اور کئی بادشاہوں نے آپ کو تحفے دیے، جو آپ نے قبول کیے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابوسفیان بن حرب نے مشکیزہ، اسکندریہ کے بادشاہ نے ابراہیم کی والدہ ماریہ تحفہ میں دی، جو آپ نے قبول فرمایا، کئی اور لوگوں نے بھی آپ کو تحفے دیے جو مسلمانوں کے درمیان تقسیم نہیں فرمائے۔

(۱۸۷۹۳) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فُورَكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : أَهْدَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- نَاقَةً أَوْ هَدِيَّةً فَقَالَ : أَسْلَمْتَ؟ . قُلْتُ : لاَ قَالَ : إِنِّي نُهِيتُ عَنْ زَبْدِ الْمُشْرِكِينَ .

وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : أَهْدَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- هَدِيَّةً أَوْ قَالَ نَاقَةً فَقَالَ لِي : أَسْلَمْتَ؟ . قُلْتُ : لاَ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهَا وَقَالَ : إِنَّا لاَ نَقْبَلُ زَبْدَ الْمُشْرِكِينَ . قُلْتُ لِلْحَسَنِ : مَا زَبْدُ الْمُشْرِكِينَ؟ قَالَ : رِفْدُهُمْ.

قَالَ الشَّيْخُ : يَحْتَمِلُ رَدُّهُ هَدِيَّتَهُ التَّحْرِيمَ وَيَحْتَمِلُ التَّنْزِيهَ وَقَدْ يُغِيظُهُ بِرَدِّ هَدِيَّتِهِ فَيَحْمِلُهُ ذَلِكَ عَلَى الإِسْلاَمِ وَالأَخْبَارُ فِي قَبُولِهِ هَدَايَاهُمْ أَصَحُّ وَأَكْثَرُ وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقُ. [صحیح]

(۱۸۷۹۳) عیاض بن حمار فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اونٹنی تحفہ میں دی یا کوئی تحفہ دیا۔ آپ نے پوچھا: مسلمان ہو گئے ہو؟ میں نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: میں مشرکین کے تحفے قبول نہیں کرتا۔

(ب) عیاض بن حمار کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کو کوئی ہدیہ یا اونٹنی دی۔ آپ نے پوچھا کہ مسلمان ہو؟ میں نے کہا: نہیں تو آپ نے تحفہ قبول کرنے سے انکار کر دیا اور فرمایا: ہم مشرکین کے تحفے قبول نہیں کرتے۔ میں نے حسن سے پوچھا: مشرکین کے تحفے کیا ہیں؟ فرمایا: ان کے عطیے۔

شیخ فرماتے ہیں: اس کا تحفہ حرمت یا تنزیہ کی وجہ سے رد کر دیا، اس غصے کی وجہ سے کہ انہوں نے اسلام قبول نہیں کیا۔ حالانکہ مشرکین کے تحفے قبول کرنے کے بارے میں صحیح اور کثرت سے روایات موجود ہیں۔

(۳۷) باب نَصَارَى الْعَرَبِ تُضَعَّفُ عَلَيْهِمُ الصَّدَقَةُ

عرب کے عیسائیوں پر دوگنا صدقہ کیے جانے کے بارہ میں

(۱۸۷۹٤) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ ابْنُ أَبِي عَمْرٍو الصَّيْرَفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ

عَلِیُّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا أَبُو بَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ الشَّیْبَانِیِّ عَنِ السَّفَّاحِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ کُرْدُوسٍ قَالَ : صَالَحَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ بَنِی تَغْلِبَ عَلَی أَنْ یُضَاعِفَ عَلَیْهِمُ الصَّدَقَةَ وَلاَ یَمْنَعُوا أَحَدًا مِنْهُمْ أَنْ یُسْلِمَ وَأَنْ لاَ یُغْمِسُوا أَوْلاَدَهُمْ. [ضعیف]

(۱۸۷۹۴) داؤد بن کردوس بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بنو تغلب سے صلح کی، اس شرط پر کہ ان پر دوگنا صدقہ کیا جائے گا اور وہ کسی کو اسلام قبول کرنے سے نہیں روکیں گے اور اپنی اولاد کو پانی میں غوطہ دیکر نہیں رنگیں گے۔

(۱۸۷۹۵) وَأَخْبَرَنَا أَبُو سَعِیدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِیَةَ عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ الشَّیْبَانِیِّ عَنِ السَّفَّاحِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ کُرْدُوسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّهُ صَالَحَ بَنِی تَغْلِبَ عَلَی أَنْ لاَ یَصْبُغُوا فِی دِینِهِمْ صَبِیًّا وَعَلَی أَنَّ عَلَیْهِمُ الصَّدَقَةَ مُضَاعَفَةً وَعَلَی أَنْ لاَ یُکْرَهُوا عَلَی دِینٍ غَیْرِ دِینِهِمْ فَکَانَ دَاوُدُ یَقُولُ : مَا لِبَنِی تَغْلِبَ ذِمَّةٌ قَدْ صَبَغُوا. [ضعیف]

(۱۸۷۹۵) داؤد بن کردوس حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ انہوں نے بنو تغلب سے اس شرط پر صلح کی کہ وہ اپنے دین میں کسی بچے کو نہیں رنگیں گے اور ان پر دوگنا صدقہ ہے۔ انہیں اپنے دین کے علاوہ کسی دوسرے دین پر مجبور نہ کیا جائے گا، داؤد کہتے ہیں کہ بنو تغلب کے لیے کوئی عہد نہ تھا کیونکہ انہوں نے اپنی اولادوں کو عیسائیت میں رنگ دیا تھا۔

(۱۸۷۹۶) وَأَخْبَرَنَا أَبُو سَعِیدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا یَحْیَی حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ عَنِ السَّفَّاحِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ کُرْدُوسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ التَّغْلِبِیِّ أَنَّهُ قَالَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ : یَا أَمِیرَ الْمُؤْمِنِینَ إِنَّ بَنِی تَغْلِبَ مَنْ قَدْ عَلِمْتَ شَوْکَتَهُمْ وَإِنَّهُمْ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ فَإِنْ ظَاهَرُوا عَلَیْکَ الْعَدُوَّ اشْتَدَّتْ مُؤْنَتُهُمْ فَإِنْ رَأَیْتَ أَنْ تُعْطِیَهُمْ شَیْئًا قَالَ فَافْعَلْ قَالَ : فَصَالَحَهُمْ عَلَی أَنْ لاَ یُغْمِسُوا أَحَدًا مِنْ أَوْلاَدِهِمْ فِی النَّصْرَانِیَّةِ وَتُضَاعَفُ عَلَیْهِمُ الصَّدَقَةُ قَالَ : وَکَانَ عُبَادَةُ یَقُولُ : قَدْ فَعَلُوا فَلاَ عَهْدَ لَهُمْ. [ضعیف]

(۱۸۷۹۶) عبادہ بن نعمان تغلبی بفرماتے ہیں کہ اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے امیر المومنین! آپ بنو تغلب کی شان وشوکت کو جانتے ہیں۔ وہ دشمن کے مقابلہ میں آپ کی مدد کریں گے۔ اگر آپ ان کو کچھ عطا کریں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں کچھ دے دوں گا۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے اس شرط پر صلح کی کہ وہ اپنی اولاد کو عیسائیت میں نہ رنگیں گے اور ان پر دوگنا صدقہ ہوگا۔ عبادہ کہتے ہیں کہ اگر انہوں نے یہ کام کرلیا تو ان کے لیے کوئی عہد نہیں ہے۔

(۱۸۷۹۷) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِیدِ بْنُ أَبِی عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَخْبَرَنَا الرَّبِیعُ قَالَ قَالَ الشَّافِعِیُّ عُقَیْبَ هَذَا الْحَدِیثِ وَهَکَذَا حَفِظَ أَهْلُ الْمَغَازِی وَسَاقُوهُ أَحْسَنَ مِنْ هَذَا السِّیَاقِ فَقَالُوا : رَامَهُمْ عَلَی الْجِزْیَةِ فَقَالُوا نَحْنُ عَرَبٌ لاَ نُؤَدِّی مَا یُؤَدِّی الْعَجَمُ وَلَکِنْ خُذْ مِنَّا کَمَا یَأْخُذُ بَعْضُکُمْ مِنْ بَعْضٍ یَعْنُونَ الصَّدَقَةَ فَقَالَ عُمَرُ

رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ : لَا هَذَا فَرْضٌ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالُوا : فَزِدْ مَا شِئْتَ بِهَذَا الاسْمِ لاَ بِاسْمِ الْجِزْيَةِ فَفَعَلَ فَتَرَاضَى هُوَ وَهُمْ عَلَى أَنْ ضَعَّفَ عَلَيْهِمُ الصَّدَقَةَ. [صحیح]

(۱۸۷۹۷) ربیع فرماتے ہیں کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے آخر میں کہا کہ بل مغازی کو بھی اسی طرح یاد ہے اور انہوں نے بہترین سیاق کے ذریعے بیان کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں: ان پر جزیہ مقرر کیا تو وہ کہنے لگے: ہم عرب لوگ ہیں عجمیوں کی طرح ہم جزیہ نہ دیں گے، لیکن آپ ہم سے صدقہ (یعنی زکوٰۃ) وصول کر لیا کریں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: یہ صرف مسلمانوں پر فرض ہے تو انہوں نے کہا: جزیہ کے علاوہ کوئی دوسرا نام رکھ لیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رضامندی کا اظہار کر دیا کہ ان پر دوگنا صدقہ ہوگا۔

(۳۸) باب مَا جَاءَ فِي ذَبَائِحِ نَصَارَى بَنِي تَغْلِبَ

بنو تغلب کے عیسائیوں کے ذبح کا بیان

(۱۸۷۹۸) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعْدٍ الْجَارِيِّ أَوْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : مَا نَصَارَى الْعَرَبِ بِأَهْلِ كِتَابٍ وَمَا يَحِلُّ لَنَا ذَبَائِحُهُمْ وَمَا أَنَا بِتَارِكِهِمْ حَتَّى يُسْلِمُوا أَوْ أَضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ : وَإِنَّمَا تَرَكْنَا أَنْ نُجْبِرَهُمْ عَلَى الإِسْلاَمِ أَوْ نَضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ لأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنْ نَصَارَى الْعَرَبِ وَأَنَّ عُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَدْ أَقَرُّوهُمْ وَإِنْ كَانَ عُمَرُ قَدْ قَالَ هَذَا كَذَلِكَ لاَ يَحِلُّ لَنَا نِكَاحُ نِسَائِهِمْ لأَنَّ اللَّهَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ إِنَّمَا أَحَلَّ لَنَا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِي عَلَيْهِمْ نَزَلَ.

[ضعیف]

(۱۸۷۹۸) سعد جاری یا عبداللہ بن سعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عرب کے عیسائی اہل کتاب نہیں اور ان کا ذبیحہ ہمارے لیے حلال نہیں یا تو وہ مسلمان ہو جائیں یا ہم انہیں قتل کریں گے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کہ ہم اسلام کے لیے ان پر جبر کریں گے یا انہیں قتل کریں گے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے عرب کے عیسائیوں سے جزیہ وصول کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو برقرار رکھا۔ اگرچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا کہ ان کی عورتوں سے ہمارے لیے نکاح کرنا جائز نہیں کیونکہ اللہ رب العزت نے ہمارے لیے اہل کتاب سے نکاح کو جائز رکھا ہے، جن پر کتاب نازل ہوئی۔

(۱۸۷۹۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا

عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ الضَّبِّيُّ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ سِيرِينَ عَنْ عَبِيدَةَ قَالَ : سَأَلْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ ذَبَائِحِ نَصَارَى بَنِي تَغْلِبَ فَقَالَ : لاَ تَأْكُلُوهُ فَإِنَّهُمْ لَمْ يَتَعَلَّقُوا مِنْ دِينِهِمْ بِشَيْءٍ إِلاَّ بِشُرْبِ الْخَمْرِ.

[صحیح]

(۱۸۷۹۹) عبیدہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بنو تغلب کے عیسائیوں کے ذبیحہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: تم ان کا ذبیحہ نہ کھاؤ۔ کیونکہ ان کے دین میں کوئی چیز اس کے متعلق نہیں سوائے شراب کے۔

(۱۸۸۰۰) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ الأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ الْبَجَلِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ الأَسَدِيِّ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : لَئِنْ بَقِيتُ لِنَصَارَى بَنِي تَغْلِبَ لأَقْتُلَنَّ الْمُقَاتِلَةَ وَلأَسْبِيَنَّ الذُّرِّيَّةَ فَإِنِّي كَتَبْتُ الْكِتَابَ بَيْنَ النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم- وَبَيْنَهُمْ عَلَى أَنْ لاَ يُنَصِّرُوا أَبْنَاءَ هُمْ. [ضعیف]

(۱۸۸۰۰) زیاد بن حدیر اسد فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں نے بنو تغلب بناؤں گا۔ کیونکہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے درمیان معاہدہ تحریر کیا تھا کہ وہ اپنے بچوں کو عیسائی نہیں بنائیں گے۔

(۱۸۸۰۱) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ الْمَالِينِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ بْنُ عَدِيٍّ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الْحَاسِبُ حَدَّثَنَا جُبَارَةُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَهْرَامَ حَدَّثَنِي شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- عَنْ ذَبِيحَةِ نَصَارَى الْعَرَبِ.

هَذَا إِسْنَادٌ ضَعِيفٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِخِلاَفِهِ. [ضعیف]

(۱۸۸۰۱) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کے عیسائیوں کے ذبیحہ کھانے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۸۸۰۲) أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْمِهْرَجَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُزَكِّي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ ذَبَائِحِ نَصَارَى الْعَرَبِ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِهَا وَتَلاَ هَذِهِ الآيَةَ ﴿وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ﴾ [المائدة ۵۱]۔ [صحیح]

(۱۸۸۰۲) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے عرب کے عیسائیوں کے ذبیحہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں اور یہ آیت تلاوت کی: ﴿وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ﴾ [المائدة ۵۱] اور جو تم میں سے ان کے ساتھ دوستی رکھے وہ انہی میں سے ہے۔

(۱۸۸۰۳) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَزَّازُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا فَذَكَرَهُ بِمِثْلِهِ.

(١٨٨٠٤) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَسَنِ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ قَالَ وَالَّذِي يُرْوَى مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي إِحْلاَلِ ذَبَائِحِهِمْ إِنَّمَا هُوَ مِنْ حَدِيثِ عِكْرِمَةَ أَخْبَرَنِيهِ ابْنُ الدَّرَاوَرْدِيِّ وَابْنُ أَبِي يَحْيَى عَنْ ثَوْرٍ الدِّيلِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ ذَبَائِحِ نَصَارَى الْعَرَبِ فَقَالَ قَوْلاً حَكَيَاهُ هُوَ إِحْلاَلُهَا وَتَلاَ ﴿وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ﴾ وَلَكِنَّ صَاحِبَنَا سَكَتَ عَنِ اسْمِ عِكْرِمَةَ وَثَوْرٌ لَمْ يَلْقَ ابْنَ عَبَّاسٍ.

قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ يَعْنِي بِصَاحِبِنَا مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ لَمْ يَذْكُرْ عِكْرِمَةَ فِي أَكْثَرِ الرِّوَايَاتِ عَنْهُ وَكَأَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى أَنْ يُحْتَجَّ بِهِ وَثَوْرٌ الدِّيلِيُّ إِنَّمَا رَوَاهُ عَنْهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَلاَ يَنْبَغِي أَنْ يُحْتَجَّ بِهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ كَذَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيمَا رَوَى عَنْهُ عِكْرِمَةُ وَنَحْنُ إِنَّمَا رَغِبْنَا عَنْهُ لِقَوْلِ عُمَرَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. [صحيح۔ تقدم قبله]

(١٨٨٠٣) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے عرب کے عیسائیوں کے ذبیحے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے قول کی حکایت کی کہ وہ حلال ہے اور یہ آیت تلاوت کی: ﴿وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ﴾ [المائدة ٥١] اور جس نے تم میں سے ان کے ساتھ دوستی کی وہ انہی میں سے ہے۔ لیکن مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے عکرمہ کا نام ذکر نہیں کیا اور ثور کی ملاقات ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نہیں ہے۔

(٣٩) باب مَا جَاءَ فِي تَعْشِيرِ أَمْوَالِ بَنِي تَغْلِبَ إِذَا اخْتَلَفُوا بِالتِّجَارَةِ

بنو تغلب کے تجارتی مال سے عشر لینے کا بیان

(١٨٨٠٥) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ هُوَ الأَصَمُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ قَالَ: بَعَثَنِي عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى نَصَارَى بَنِي تَغْلِبَ وَأَمَرَنِي أَنْ آخُذَ مِنْهُمْ نِصْفَ عُشْرِ أَمْوَالِهِمْ وَنَهَانِي أَنْ أُعَشِّرَ مُسْلِمًا أَوْ ذَا ذِمَّةٍ يُؤَدِّي الْخَرَاجَ.

قَالَ يَعْنِي فِيمَا أَظُنُّ بِقَوْلِهِ مُسْلِمًا يَقُولُ مَنْ أَسْلَمَ مِنْهُمْ لأَنَّهُ إِنَّمَا أُرْسِلَ إِلَى نَصَارَى بَنِي تَغْلِبَ وَقَوْلُهُ أَوْ ذَا ذِمَّةٍ يُؤَدِّي الْخَرَاجَ يَقُولُ : إِنَّ أَهْلَ الذِّمَّةِ لاَ يُعْرَضُ لَهُمْ فِي مَوَاشِيهِمْ وَلاَ فِي عُشْرِ زُرُوعِهِمْ وَثِمَارِهِمْ إِلاَّ بَنِي تَغْلِبَ لأَنَّهُمْ صُولِحُوا عَلَى ذَلِكَ.

قَالَ الشَّيْخُ : وَيُحْتَمَلُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي صُلْحِ أُولَئِكَ الَّذِينَ كَانُوا فِي وِلاَيَتِهِ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ تَعْشِيرُ أَمْوَالِهِمُ الَّتِي يَتَّجِرُونَ بِهَا. [ضعيف۔ تقدم برقم ١٨٨٠٠]

(١٨٨٠٥) زیاد بن حدیر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے بنو تغلب کے عیسائیوں کی جانب بھیجا اور حکم دیا کہ ان کے مالوں

سے بسیواں حصہ وصول کرو اور مجھے منع فرمایا کہ کسی مسلمان یا ذمی شخص سے جو خراج ادا کرتے ہیں، ان سے عشر وصول نہ کرو۔ فرماتے ہیں: مسلمان سے مراد وہ ہے جو ان میں سے مسلمان ہو جائے کیونکہ آپ نے تو بنو تغلب کے عیسائیوں کی جانب بھیجا تھا کہ ذمی شخص سے مویشیوں کھیتی اور پھلوں کا عشر وصول نہیں کیا جاتا۔ سوائے بنو تغلب کے کیونکہ ان سے صلح ہی اس پر ہوئی تھی۔ شیخ فرماتے ہیں: یہ بھی احتمال ہے کہ جو ذمی لوگوں کی ولایت میں رہتے تھے۔ جن سے صلح نہ تھی ان کے تجارتی مال سے عشر وصول کیا جاتا تھا۔

(۱۸۸۰۶) وَأَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ قَالَ : كَتَبَ إِلَيَّ عُمَرُ أَنْ لاَ تَعْشُرَ بَنِي تَغْلِبَ فِي السَّنَةِ إِلاَّ مَرَّةً. [حسن]

(۱۸۸۰۶) زیاد بن حدیر کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے خط لکھا کہ بنو تغلب سے سال میں ایک مرتبہ عشر وصول کیا جائے۔

(۴۰) باب الْمُهَادَنَةِ عَلَى النَّظَرِ لِلْمُسْلِمِينَ

مسلمانوں کے لیے نظر پر صلح کرنے کا بیان

(۱۸۸۰۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ يُصَدِّقُ حَدِيثُ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ قَالاَ : خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- الْهَدْىَ وَأَشْعَرَهُ وَأَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ وَبَعَثَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَيْنًا لَهُ مِنْ خُزَاعَةَ يُخْبِرُهُ عَنْ قُرَيْشٍ وَسَارَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- حَتَّى إِذَا كَانَ بِوَادِي الأَشْطَاطِ قَرِيبٍ مِنْ عُسْفَانَ أَتَاهُ عَيْنُهُ الْخُزَاعِيُّ فَقَالَ : إِنِّي تَرَكْتُ كَعْبَ بْنَ لُؤَىٍّ وَعَامِرَ بْنَ لُؤَىٍّ قَدْ جَمَعُوا لَكَ الأَحَابِشَ

قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ : قَدْ جَمَعُوا لَكَ الأَحَابِيشَ وَجَمَعُوا لَكَ جُمُوعًا وَإِنَّهُمْ مُقَاتِلُوكَ وَصَادُّوكَ عَنِ الْبَيْتِ فَقَالَ النَّبِيُّ -ﷺ- : أَشِيرُوا عَلَيَّ أَتَرَوْنَ أَنْ نَمِيلَ إِلَى ذَرَارِيِّ هَؤُلاَءِ الَّذِينَ أَعَانُوهُمْ فَنُصِيبَهُمْ فَإِنْ قَعَدُوا قَعَدُوا مَوْتُورِينَ مَحْزُونِينَ وَإِنْ نَجَوْا تَكُنْ عُنُقًا قَطَعَهَا اللَّهُ أَوْ تَرَوْنَ أَنْ نَؤُمَّ الْبَيْتَ فَمَنْ صَدَّنَا عَنْهُ قَاتَلْنَاهُ . فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّمَا جِئْنَا مُعْتَمِرِينَ وَلَمْ نَجِئْ نُقَاتِلُ أَحَدًا وَلَكِنْ مَنْ حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْبَيْتِ قَاتَلْنَاهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ -ﷺ- : فَرُوحُوا إِذًا .

قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقُولُ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ كَانَ أَكْثَرَ مَشُورَةً لأَصْحَابِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ-.

قَالَ الزُّهْرِيُّ فِي حَدِيثِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ: فَرَاحُوا حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ قَالَ النَّبِيُّ -ﷺ-: إِنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ بِالْغَمِيمِ فِي خَيْلٍ لِقُرَيْشٍ طَلِيعَةً فَخُذُوا ذَاتَ الْيَمِينِ. فَوَاللَّهِ مَا شَعَرَ بِهِمْ خَالِدٌ حَتَّى إِذَا هُوَ بِقَتَرَةِ الْجَيْشِ فَانْطَلَقَ يَرْكُضُ نَذِيرًا لِقُرَيْشٍ وَسَارَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- حَتَّى إِذَا كَانَ بِالثَّنِيَّةِ الَّتِي يُهْبَطُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا بَرَكَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ فَقَالَ النَّاسُ: حَلْ حَلْ فَأَلَحَّتْ فَقَالُوا: خَلأَتِ الْقَصْوَاءُ خَلأَتِ الْقَصْوَاءُ فَقَالَ النَّبِيُّ -ﷺ-: مَا خَلأَتِ الْقَصْوَاءُ وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ وَلَكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيلِ. ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لاَ يَسْأَلُونِي خُطَّةً يُعَظِّمُونَ فِيهَا حُرُمَاتِ اللَّهِ إِلاَّ أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا. ثُمَّ زَجَرَهَا فَوَثَبَتْ بِهِ قَالَ فَعَدَلَ عَنْهَا حَتَّى نَزَلَ بِأَقْصَى الْحُدَيْبِيَةِ عَلَى ثَمَدٍ قَلِيلِ الْمَاءِ إِنَّمَا يَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ تَبَرُّضًا فَلَمْ يُلَبِّثْهُ النَّاسُ أَنْ نَزَحُوهُ فَشُكِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- الْعَطَشُ فَانْتَزَعَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهُ فِيهِ قَالَ: فَوَاللَّهِ مَا زَالَ يَجِيشُ لَهُمْ بِالرِّيِّ حَتَّى صَدَرُوا عَنْهُ قَالَ: فَبَيْنَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِيُّ فِي نَفَرٍ مِنْ قَوْمِهِ وَكَانُوا عَيْبَةَ نُصْحِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- مِنْ أَهْلِ تِهَامَةَ فَقَالَ: إِنِّي تَرَكْتُ كَعْبَ بْنَ لُؤَيٍّ وَعَامِرَ بْنَ لُؤَيٍّ

قَالَ أَحْمَدُ حَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَقَالَ: إِنِّي تَرَكْتُ كَعْبَ بْنَ لُؤَيٍّ وَعَامِرَ بْنَ لُؤَيٍّ نَزَلُوا أَعْدَادَ مِيَاهِ الْحُدَيْبِيَةِ مَعَهُمُ الْعُوذُ الْمَطَافِيلُ وَهُمْ مُقَاتِلُوكَ وَصَادُّوكَ عَنِ الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: إِنَّا لَمْ نَجِئْ لِقِتَالِ أَحَدٍ وَلَكِنَّا جِئْنَا مُعْتَمِرِينَ وَإِنَّ قُرَيْشًا قَدْ نَهِكَتْهُمُ الْحَرْبُ وَأَضَرَّتْ بِهِمْ فَإِنْ شَاءُوا مَادَدْتُهُمْ مُدَّةً وَيُخَلُّوا بَيْنِي وَبَيْنَ النَّاسِ فَإِنْ أَظْهَرْ فَإِنْ شَاءُوا أَنْ يَدْخُلُوا فِيمَا دَخَلَ فِيهِ النَّاسُ فَعَلُوا وَإِلاَّ فَقَدْ جَمُّوا وَإِنْ أَبَوْا فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لأُقَاتِلَنَّهُمْ عَلَى أَمْرِي هَذَا حَتَّى تَنْفَرِدَ سَالِفَتِي أَوْ لَيُنْفِذَنَّ اللَّهُ أَمْرَهُ. قَالَ بُدَيْلٌ: سَأُبَلِّغُهُمْ مَا تَقُولُ فَانْطَلَقَ حَتَّى أَتَى قُرَيْشًا فَقَالَ: إِنَّا قَدْ جِئْنَاكُمْ مِنْ عِنْدِ هَذَا الرَّجُلِ وَسَمِعْنَاهُ يَقُولُ قَوْلاً فَإِنْ شِئْتُمْ نَعْرِضُهُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ سُفَهَاؤُهُمْ: لاَ حَاجَةَ لَنَا فِي أَنْ تُحَدِّثَنَا عَنْهُ بِشَيْءٍ. وَقَالَ ذَوُو الرَّأْيِ مِنْهُمْ: هَاتِ مَا سَمِعْتَهُ يَقُولُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا فَحَدَّثَهُمْ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ -ﷺ- فَقَامَ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيُّ فَقَالَ: أَيْ قَوْمِ أَلَسْتُمْ بِالْوَالِدِ قَالُوا: بَلَى قَالَ: أَوَلَسْتُ بِالْوَلَدِ قَالُوا: بَلَى قَالَ: فَهَلْ تَتَّهِمُونِي؟ قَالُوا: لاَ قَالَ: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي اسْتَنْفَرْتُ أَهْلَ عُكَاظٍ فَلَمَّا جَمَحُوا عَلَيَّ جِئْتُكُمْ بِأَهْلِي وَوَلَدِي وَمَنْ أَطَاعَنِي. قَالُوا: بَلَى قَالَ: فَإِنَّ هَذَا قَدْ عَرَضَ عَلَيْكُمْ خُطَّةَ رُشْدٍ فَاقْبَلُوهَا وَدَعُونِي آتِيهِ فَقَالُوا: ائْتِهِ فَأَتَاهُ فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ -ﷺ- فَقَالَ لَهُ نَحْوًا مِنْ قَوْلِهِ لِبُدَيْلٍ فَقَالَ عُرْوَةُ عِنْدَ ذَلِكَ: أَيْ مُحَمَّدُ أَرَأَيْتَ إِنِ اسْتَأْصَلْتَ قَوْمَكَ هَلْ سَمِعْتَ بِأَحَدٍ مِنَ الْعَرَبِ اجْتَاحَ أَصْلَهُ قَبْلَكَ وَإِنْ تَكُنِ الأُخْرَى فَوَاللَّهِ إِنِّي لأَرَى

وُجُوهًا وَأَرَى أَوْشَابًا مِنَ النَّاسِ خُلَقَاءَ أَنْ يَفِرُّوا وَيَدَعُوكَ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ : امْصَصْ بَظْرَ اللاَّتِ أَنَحْنُ نَفِرُّ عَنْهُ وَنَدَعُهُ فَقَالَ : مَنْ ذَا؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ : أَمَا وَالَّذِى نَفْسِى بِيَدِهِ لَوْلاَ يَدٌ كَانَتْ لَكَ عِنْدِى لَمْ أَجْزِكَ بِهَا لأَجَبْتُكَ وَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِىَّ -ﷺ- فَلَمَّا كَلَّمَهُ أَخَذَ بِلِحْيَتِهِ وَالْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِ النَّبِىِّ -ﷺ- وَمَعَهُ السَّيْفُ وَعَلَيْهِ الْمِغْفَرُ فَكُلَّمَا أَهْوَى عُرْوَةُ بِيَدِهِ إِلَى لِحْيَةِ النَّبِىِّ -ﷺ- ضَرَبَ يَدَهُ بِنَعْلِ السَّيْفِ وَقَالَ : أَخِّرْ يَدَكَ عَنْ لِحْيَةِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَرَفَعَ عُرْوَةُ يَدَهُ فَقَالَ : مَنْ هَذَا؟ قَالُوا : الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ : أَىْ غُدَرُ أَوَلَسْتُ أَسْعَى فِى غَدْرَتِكَ وَكَانَ الْمُغِيرَةُ صَحِبَ قَوْمًا فِى الْجَاهِلِيَّةِ فَقَتَلَهُمْ وَأَخَذَ أَمْوَالَهُمْ ثُمَّ جَاءَ وَأَسْلَمَ فَقَالَ النَّبِىُّ -ﷺ- : أَمَّا الإِسْلاَمُ فَأَقْبَلُ وَأَمَّا الْمَالُ فَلَسْتُ مِنْهُ فِى شَىْءٍ . ثُمَّ إِنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ يَرْمُقُ النَّبِىَّ -ﷺ- بِعَيْنِهِ قَالَ : فَوَاللَّهِ مَا تَنَخَّمَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- نُخَامَةً إِلاَّ وَقَعَتْ فِى كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا جِلْدَهُ وَوَجْهَهُ وَإِذَا أَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوا أَمْرَهُ وَإِذَا تَوَضَّأَ كَادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلَى وَضُوئِهِ وَإِذَا تَكَلَّمُوا خَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ وَمَا يُحِدُّونَ النَّظَرَ إِلَيْهِ تَعْظِيمًا لَهُ فَرَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ : أَىْ قَوْمِ وَاللَّهِ لَقَدْ وَفَدْتُ عَلَى الْمُلُوكِ وَوَفَدْتُ عَلَى قَيْصَرَ وَكِسْرَى وَالنَّجَاشِىِّ وَاللَّهِ إِنْ رَأَيْتُ مَلِكًا قَطُّ يُعَظِّمُهُ أَصْحَابُهُ مَا يُعَظِّمُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ مُحَمَّدًا وَاللَّهِ إِنْ تَنَخَّمَ نُخَامَةً إِلاَّ وَقَعَتْ فِى كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ وَإِذَا أَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوا أَمْرَهُ وَإِذَا تَوَضَّأَ كَادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلَى وَضُوئِهِ وَإِذَا تَكَلَّمُوا خَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا يُحِدُّونَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيمًا لَهُ وَإِنَّهُ قَدْ عَرَضَ عَلَيْكُمْ خُطَّةَ رُشْدٍ فَاقْبَلُوهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِى كِنَانَةَ : دَعُونِى آتِيهِ قَالُوا : ائْتِهِ فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى النَّبِىِّ -ﷺ- وَأَصْحَابِهِ قَالَ النَّبِىُّ -ﷺ- : هَذَا فُلاَنٌ وَهُوَ مِنْ قَوْمٍ يُعَظِّمُونَ الْبُدْنَ فَابْعَثُوهَا لَهُ . فَبُعِثَتْ لَهُ وَاسْتَقْبَلَهُ الْقَوْمُ يُلَبُّونَ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَالَ : سُبْحَانَ اللَّهِ مَا يَنْبَغِى لِهَؤُلاَءِ أَنْ يُصَدُّوا عَنِ الْبَيْتِ فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ قَالَ : رَأَيْتُ الْبُدْنَ قَدْ قُلِّدَتْ وَأُشْعِرَتْ فَلَمْ أَرَ أَنْ يُصَدُّوا عَنِ الْبَيْتِ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ مِكْرَزُ بْنُ حَفْصٍ فَقَالَ : دَعُونِى آتِيهِ فَقَالُوا : ائْتِهِ فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ قَالَ النَّبِىُّ -ﷺ- : هَذَا مِكْرَزٌ وَهُوَ رَجُلٌ فَاجِرٌ . فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِىَّ -ﷺ- فَبَيْنَا هُوَ يُكَلِّمُهُ -ﷺ- إِذْ جَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ مَعْمَرٌ فَأَخْبَرَنِى أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّهُ لَمَّا جَاءَ سُهَيْلٌ قَالَ النَّبِىُّ -ﷺ- : قَدْ سُهِّلَ لَكُمْ مِنْ أَمْرِكُمْ .

قَالَ الزُّهْرِىُّ فِى حَدِيثِهِ فَجَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ : هَاتِ اكْتُبْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابًا فَدَعَا الْكَاتِبَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : اكْتُبْ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ . فَقَالَ سُهَيْلٌ : أَمَّا الرَّحْمَنُ فَوَاللَّهِ مَا أَدْرِى مَا هُوَ وَلَكِنِ اكْتُبْ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ كَمَا كُنْتَ تَكْتُبُ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ : لاَ نَكْتُبُهَا إِلاَّ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَقَالَ النَّبِىُّ -ﷺ- : اكْتُبْ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ . ثُمَّ قَالَ : هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ . فَقَالَ سُهَيْلٌ :

وَاللَّهِ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُهُ مَا صَدَدْنَاكَ عَنِ الْبَيْتِ وَلاَ قَاتَلْنَاكَ وَلَكِنِ اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ -ﷺ-: وَاللَّهِ إِنِّي لَرَسُولُ اللَّهِ وَإِنْ كَذَّبْتُمُونِي اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ.

قَالَ الزُّهْرِيُّ وَذَلِكَ لِقَوْلِهِ: لاَ يَسْأَلُونِي خُطَّةً يُعَظِّمُونَ فِيهَا حُرُمَاتِ اللَّهِ إِلاَّ أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ -ﷺ-: عَلَى أَنْ تُخَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَنَطُوفُ بِهِ. فَقَالَ سُهَيْلٌ: وَاللَّهِ لاَ تَتَحَدَّثُ الْعَرَبُ أَنَّا أُخِذْنَا ضُغْطَةً وَلَكِنْ لَكَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَكَتَبَ فَقَالَ سُهَيْلٌ: عَلَى أَنْ لاَ يَأْتِيَكَ مِنَّا رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلاَّ رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ: سُبْحَانَ اللَّهِ كَيْفَ يُرَدُّ إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَقَدْ جَاءَ مُسْلِمًا؟ فَبَيْنَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَ أَبُو جَنْدَلِ بْنُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو يَرْسُفُ وَقَالَ يَحْيَى عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ يَرْصُفُ فِي قُيُودِهِ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ أَسْفَلِ مَكَّةَ حَتَّى رَمَى بِنَفْسِهِ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ سُهَيْلٌ: هَذَا يَا مُحَمَّدُ أَوَّلُ مَا أُقَاضِيكَ عَلَيْهِ أَنْ تَرُدَّهُ إِلَيَّ فَقَالَ النَّبِيُّ -ﷺ-: إِنَّا لَمْ نَقْضِ الْكِتَابَ بَعْدُ. قَالَ: فَوَاللَّهِ إِذًا لاَ نُصَالِحُكَ عَلَى شَىْءٍ أَبَدًا فَقَالَ النَّبِيُّ -ﷺ-: فَأَجِزْهُ لِي. قَالَ: مَا أَنَا بِمُجِيزِهِ قَالَ: بَلَى فَافْعَلْ.

قَالَ: مَا أَنَا بِفَاعِلٍ. قَالَ مِكْرَزٌ: بَلَى قَدْ أَجَزْنَاهُ لَكَ. فَقَالَ أَبُو جَنْدَلٍ: أَىْ مَعَاشِرَ الْمُسْلِمِينَ أُرَدُّ إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَقَدْ جِئْتُ مُسْلِمًا أَلاَ تَرَوْنَ مَا قَدْ لَقِيتُ وَكَانَ قَدْ عُذِّبَ عَذَابًا شَدِيدًا فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ -ﷺ- فَقُلْتُ: أَلَسْتَ نَبِيَّ اللَّهِ؟ قَالَ: بَلَى. قُلْتُ: أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَعَدُوُّنَا عَلَى الْبَاطِلِ؟ قَالَ: بَلَى. قُلْتُ: فَلِمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا إِذًا؟ قَالَ: إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ وَلَسْتُ أَعْصِيهِ وَهُوَ نَاصِرِي. قُلْتُ: أَوَلَيْسَ كُنْتَ تُحَدِّثُنَا أَنَّا سَنَأْتِي الْبَيْتَ فَنَطُوفُ بِهِ قَالَ: بَلَى فَأَخْبَرْتُكَ أَنَّكَ تَأْتِيهِ الْعَامَ. قُلْتُ: لاَ قَالَ: فَإِنَّكَ آتِيهِ وَمُطَوِّفٌ بِهِ. قَالَ: فَأَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقُلْتُ: يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَيْسَ هَذَا نَبِيُّ اللَّهِ حَقًّا؟ قَالَ: بَلَى قُلْتُ: أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَعَدُوُّنَا عَلَى الْبَاطِلِ؟ قَالَ: بَلَى قُلْتُ: فَلِمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا إِذًا؟ قَالَ: أَيُّهَا الرَّجُلُ إِنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ وَلَنْ يَعْصِيَ رَبَّهُ وَهُوَ نَاصِرُهُ فَاسْتَمْسِكْ بِغَرْزِهِ حَتَّى تَمُوتَ فَوَاللَّهِ إِنَّهُ لَعَلَى الْحَقِّ قُلْتُ: أَوَلَيْسَ كَانَ يُحَدِّثُنَا أَنَّهُ سَيَأْتِي الْبَيْتَ وَيَطُوفُ بِهِ؟ قَالَ: بَلَى أَفَأَخْبَرَكَ أَنَّكَ تَأْتِيهِ الْعَامَ قُلْتُ: لاَ قَالَ: فَإِنَّكَ آتِيهِ فَتَطُوفُ بِهِ قَالَ الزُّهْرِيُّ قَالَ عُمَرُ: فَعَمِلْتُ لِذَلِكَ أَعْمَالاً قَالَ: فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَضِيَّةِ الْكِتَابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- لأَصْحَابِهِ: قُومُوا فَانْحَرُوا ثُمَّ احْلِقُوا.

قَالَ: فَوَاللَّهِ مَا قَامَ مِنْهُمْ رَجُلٌ حَتَّى قَالَ ذَلِكَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا لَمْ يَقُمْ مِنْهُمْ أَحَدٌ قَامَ فَدَخَلَ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَذَكَرَ لَهَا مَا لَقِيَ مِنَ النَّاسِ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُحِبُّ ذَلِكَ اخْرُجْ ثُمَّ لاَ تُكَلِّمْ أَحَدًا مِنْهُمْ كَلِمَةً حَتَّى تَنْحَرَ بُدْنَكَ وَتَدْعُوَ حَالِقَكَ فَيَحْلِقَكَ فَقَامَ فَخَرَجَ فَلَمْ يُكَلِّمْ أَحَدًا مِنْهُمْ حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ وَنَحَرَ هَدْيَهُ وَدَعَا حَالِقَهُ يَعْنِي فَحَلَقَهُ فَلَمَّا رَأَوْا ذَلِكَ قَامُوا فَنَحَرُوا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَحْلِقُ بَعْضًا حَتَّى كَادَ بَعْضُهُمْ

يَقْتُلُ بَعْضًا غَمًّا ثُمَّ جَاءَهُ نِسْوَةٌ مُؤْمِنَاتٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ﴾ [الممتحنة: ۱۰] حَتَّى بَلَغَ ﴿بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ﴾ [الممتحنة: ۱۰] قَالَ: فَطَلَّقَ عُمَرُ يَوْمَئِذٍ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا لَهُ فِي الشِّرْكِ فَتَزَوَّجَ إِحْدَاهُمَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ وَالأُخْرَى صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَجَاءَهُ أَبُو بَصِيرٍ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ وَهُوَ مُسْلِمٌ وَقَالَ يَحْيَى عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ فَقَدِمَ عَلَيْهِ أَبُو بَصِيرِ بْنُ أَسِيدٍ الثَّقَفِيُّ مُسْلِمًا مُهَاجِرًا فَاسْتَأْجَرَ الأَخْنَسُ بْنُ شَرِيقٍ رَجُلاً كَافِرًا مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَمَوْلًى مَعَهُ وَكَتَبَ مَعَهُمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- يَسْأَلُهُ الْوَفَاءَ قَالَ: فَأَرْسَلُوا فِي طَلَبِهِ رَجُلَيْنِ فَقَالُوا: الْعَهْدَ الَّذِي جَعَلْتَ لَنَا فِيهِ فَدَفَعَهُ إِلَى الرَّجُلَيْنِ فَخَرَجَا بِهِ حَتَّى بَلَغَا بِهِ ذَا الْحُلَيْفَةِ فَنَزَلُوا يَأْكُلُوا مِنْ تَمْرٍ لَهُمْ فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ لأَحَدِ الرَّجُلَيْنِ: وَاللَّهِ إِنِّي لأَرَى سَيْفَكَ يَا فُلاَنُ هَذَا جَيِّدًا فَاسْتَلَّهُ الآخَرُ فَقَالَ: أَجَلْ وَاللَّهِ إِنَّهُ لَجَيِّدٌ لَقَدْ جَرَّبْتُ بِهِ ثُمَّ جَرَّبْتُ قَالَ أَبُو بَصِيرٍ أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْهِ فَأَمْكَنَهُ مِنْهُ فَضَرَبَهُ بِهِ حَتَّى بَرَدَ وَفَرَّ الآخَرُ حَتَّى أَتَى الْمَدِينَةَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ يَعْدُو فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: لَقَدْ رَأَى هَذَا ذُعْرًا. فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ -ﷺ- قَالَ: قُتِلَ وَاللَّهِ صَاحِبِي وَإِنِّي لَمَقْتُولٌ فَجَاءَ أَبُو بَصِيرٍ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَدْ وَاللَّهِ أَوْفَى اللَّهُ ذِمَّتَكَ قَدْ رَدَدْتَنِي إِلَيْهِمْ ثُمَّ أَنْجَانِي اللَّهُ مِنْهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ -ﷺ-: وَيْلُ أُمِّهِ مِسْعَرَ حَرْبٍ لَوْ كَانَ لَهُ أَحَدٌ. فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ عَرَفَ أَنَّهُ سَيَرُدُّهُ إِلَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتَّى أَتَى سِيفَ الْبَحْرِ قَالَ: وَيَنْفَلِتُ أَبُو جَنْدَلِ بْنُ سُهَيْلٍ فَلَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ فَجَعَلَ لاَ يَخْرُجُ مِنْ قُرَيْشٍ رَجُلٌ قَدْ أَسْلَمَ إِلاَّ لَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ حَتَّى اجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ عِصَابَةٌ قَالَ: فَوَاللَّهِ مَا يَسْمَعُونَ بِعِيرٍ خَرَجَتْ لِقُرَيْشٍ إِلَى الشَّامِ إِلاَّ اعْتَرَضُوا لَهَا فَقَتَلُوهُمْ وَأَخَذُوا أَمْوَالَهُمْ فَأَرْسَلَتْ قُرَيْشٌ إِلَى النَّبِيِّ -ﷺ- تُنَاشِدُهُ اللَّهَ وَالرَّحِمَ لَمَّا أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ فَمَنْ أَتَاهُ فَهُوَ آمِنٌ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ -ﷺ- إِلَيْهِمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ﴾ حَتَّى بَلَغَ ﴿حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ﴾ [الفتح ۲۶] وَكَانَتْ حَمِيَّتُهُمْ أَنَّهُمْ لَمْ يُقِرُّوا أَنَّهُ نَبِيُّ اللَّهِ وَلَمْ يُقِرُّوا بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَحَالُوا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْبَيْتِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ. [صحیح۔ بخاری ۲۷۳۴]

(۱۸۸۰۷) مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے سال نبی اکرم ﷺ ایک ہزار سے کچھ زیادہ صحابہ کرام کے ساتھ نکلے۔ جب آپ ذوالحلیفہ میں پہنچے تو قربانی کے جانوروں کی گردنوں میں پٹے ڈالے اور اونٹوں کا شعار کیا۔ عمرہ کا احرام باندھا اور اپنے آگے خزاعہ قبیلے کا شخص قریش کی جاسوسی روانہ کر دیا۔ جب آپ وادی اشاط جو عسفان کے قریب ہے پہنچے تو خزاعی جاسوس آ گیا۔ اس نے کہا کہ کعب بن لوئی اور عامر بن لوئی نے آپ لشکر جمع کیے ہیں۔

(ب) یحییٰ بن سعید حضرت عبداللہ بن مبارک سے نقل فرماتے ہیں کہ انہوں نے تمہارے لیے لشکر جمع کیے ہیں۔ آپ سے لڑ کر بیت اللہ سے روکنا چاہتے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: مجھے ان کے بارے میں مشورہ دو۔ کیا تم چاہتے ہو کہ ہم مدد کرنے

والوں کی اولاد کو پکڑ لیں۔ اگر وہ بیٹھے رہے تو پریشان ہوں گے اور اگر نجوت پا جائیں تو گردن کٹی ہوگی۔ جس کو اللہ نے کاٹ ڈالا ہے یا تمہارا خیال ہے کہ ہم صرف بیت اللہ سے روکنے والوں کے خلاف لڑائی کریں۔ تو حضرت ابوبکر نے فرمایا: اللہ اور رسول بہتر جانتے ہیں۔ ہم تو صرف عمرہ کرنے کی غرض سے آئے تھے۔ لڑائی کا کوئی ارادہ نہ تھا، لیکن پھر بھی جو بیت اللہ اور ہمارے درمیان رکاوٹ بنا ہم اس سے لڑائی کریں گے آپ نے فرمایا: تب چلو۔

زہری فرماتے ہیں: کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کوئی اپنے صحابہ سے مشورہ نہیں لیتا تھا۔ زہری مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم کی حدیث کے بارے میں کہتے ہیں کہ جب وہ کسی راستے پر چلے تو نبی ﷺ نے فرمایا: خالد بن ولید غمیم نامی جگہ پر قریش کے ہراول دستہ پر ہیں۔ تم دائیں جانب چلو۔ اللہ کی قسم! خالد کو پتہ بھی نہیں چلا۔ اچانک وہ لشکر کے پیچھے تھا۔ وہ قریشیوں کو ڈرا رہا تھا۔ جب اس گھاٹی میں پہنچے جس کے آگے کفار کا سامنا تھا تو آپ کی سواری بیٹھ گئی۔ لوگوں نے آواز لگائی اٹھو۔ اٹھو قصواء ٹھہر گئی۔ قصواء ٹھہر گئی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قصواء ٹھہری نہیں۔ اور نہ ہی اس کی عادت ہے۔ اسے تو اس ذات نے روکا ہے۔ جس نے ابرہہ کے ہاتھیوں کو روکا تھا۔ پھر آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ وہ (قریش) مجھ سے ایسی بات کا مطالبہ کریں، جس میں وہ اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرتے ہوں تو میں انکی ہر ایسی بات تسلیم کرلوں گا۔ تب آپ نے قصواء کو ڈانٹا تو وہ اچھل کر کھڑی ہوگئی۔ آپ مکہ کے راستے سے ہٹ گئے اور حدیبیہ کی طرف روانہ ہوئے۔ پھر حدیبیہ کے آخری کنارے پر اترے۔ جہاں معمولی پانی کا کنواں تھا۔ لوگ وہاں تھوڑا تھوڑا پانی حاصل کر رہے تھے اور تھوڑی دیر میں لوگوں نے اس کا پانی ختم کر دیا۔ جب رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں پیاس کی شکایت کی گئی تو آپ نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکالا اور لوگوں کو حکم دیا کہ اس تیر کو کنویں میں پھینکو۔ راوی بیان کرتا ہے کہ اللہ کی قسم! تیر ڈالنے سے پانی جوش سے نکلنے لگا۔ یہاں تک کہ لوگ واپسی تک خوب سیر ہو کر پیتے رہے۔ وہ اس حالت میں تھے کہ بدیل بن ورقاء خزاعی بنو خزاعہ کی ایک جماعت کے ساتھ آیا۔ وہ اہلِ تہامہ سے رسول اللہ ﷺ کا راز دار تھا۔ اس نے کہا: میں کعب بن لوئی اور عامر بن لوئی کو چھوڑ کر آیا ہوں۔

احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یحییٰ بن سعید حضرت عبداللہ بن مبارک سے نقل فرماتے ہیں کہ اس نے کہا: میں نے کعب بن لوی اور عامر بن لوی کو حدیبیہ کے پانیوں پر اتنی تعداد میں چھوڑا ہے۔ وہ آپ سے لڑ کر بھی بیت اللہ سے روکنا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ہم لڑائی کے لیے نہیں، صرف عمرہ کے لیے آئے ہیں، قریش کو لڑائیوں نے کمزور کر دیا اور نقصان دیا ہے۔ اگر وہ چاہیں گے تو میں ان کے ساتھ کوئی مدت مقرر کرلوں گا اور وہ ہمارا راستہ چھوڑ دیں۔ اگر چاہیں تو جس طرح لوگ شامل ہیں وہ بھی ہو جائیں ورنہ وہ تمام جمع ہو جائیں۔ اگر وہ انکار کریں تو اللہ کی قسم میں اپنے اس دین پر ان سے قتال کروں گا یہاں تک کہ میں اکیلا بھی رہ جاؤں یا اللہ رب العزت اپنا حکم نافذ فرما دیں۔ بدیل نے کہا: میں آپ کی بات پہنچا دیتا ہوں۔ وہ قریش کے پاس آئے اور کہا: میں اس شخص (یعنی محمد) کے پاس سے آیا ہوں۔ میں نے کچھ باتیں ان سے سنی ہیں۔ اگر تم چاہو تو بتا دیتا

ہوں، ان کے بیوقوف لوگوں نے کہا: اس کی کوئی بات بھی ہمارے سامنے بیان نہ کرو، ہمیں کوئی ضرورت نہیں، لیکن عقلمند انسانوں نے کہا: بتاؤ کیا سن کے آئے ہو؟ اس نے کہا: اے لوگو! نہ تم بچے ہو اور نہ ہی میں بچہ ہوں۔ عروہ نے کہا: کیا تم مجھ پر کوئی تہمت رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا کوئی الزام نہیں۔ کہنے لگا: کیا تم جانتے ہو جس وقت میں اہل سے متنفر ہوا۔ جب انہوں نے میری بات نہ مانی تو میں تمہارے پاس اپنے اہل وعیال بچے اور اپنے پیروکار لیکر آیا تھا تو قریشیوں نے کہا: بات تو آپ کی درست ہے تو عروہ نے کہا: اس نے درست مطالبہ پیش کیا ہے اس کو قبول کرلو اور مجھے اس کے پاس جانے دو تو قریشیوں نے جانے کی اجازت دے دی، عروہ نے بھی نبی ﷺ سے بدیل کی طرح بات کی اور عروہ نے اس وقت یہ بات بھی کی کہ اے محمد! آپ کا کیا خیال ہے، اگر آپ اپنی قوم کو ختم کر ڈالیں تو کیا آپ نے سن رکھا ہے کہ آپ سے پہلے کسی نے اپنی قوم کو ختم کیا ہو اور دوسری جانب اللہ کی قسم میں اپنے آوارہ قسم کے لوگ دیکھ رہا ہوں، جو آپ کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جاؤ لات کی شرم گاہ کو چوس۔ کیا ہم آپ کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے! تو عروہ نے پوچھا: یہ کون ہے؟ فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ تو عروہ نے کہا: اللہ کی قسم! اگر تیرا میرے اوپر احسان نہ ہوتا تو میں تجھے جواب دیتا۔ پھر نبی ﷺ سے بات چیت شروع کردی۔ جب بھی بات کرتا تو اپنا ہاتھ نبی ﷺ کی داڑھی کو لگاتا، مغیرہ بن شعبہ تلوار لیے اور خود پہنے نبی ﷺ کے سر کے پاس ہی کھڑے تھے۔ جب بھی عروہ اپنا ہاتھ نبی ﷺ کی داڑھی کی طرف لاتا تو مغیرہ اپنا ہاتھ تلوار کے دستے پر مارتے اور کہتے کہ اپنا ہاتھ نبی ﷺ کی داڑھی مبارک سے دور کر، عروہ نے پوچھا: یہ کون ہے؟ صحابہ نے کہا: مغیرہ بن شعبہ ہے۔ عروہ نے کہا: اے دھوکے باز! کیا میں نے تیرے دھوکے کی رقم ادا نہ کی تھی؟ اور مغیرہ اپنی قوم سے تھے زمانہ جاہلیت میں جس نے قتل کیا اور مال لوٹا۔ پھر وہ آ کر مسلمان ہوگئے، آپ نے فرمایا تھا اسلام تو تیرا میں قبول کرلیتا ہوں لیکن مال سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے۔ پھر عروہ نے نبی ﷺ کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا۔ نبی ﷺ کا لعاب دہن بھی صحابی کے ہاتھ پر گرتا تھا۔ جسے وہ اپنے چہروں اور جسم پر مل لیتے تھے اور جب آپ حکم دیتے تو وہ اس کی تعمیل جلد ہی کر دیتے اور جب آپ وضو فرماتے تو آپ کے وضو کے پانی پر قریب تھا کہ وہ جھگڑ پڑتے اور جب آپ ان سے کلام کرتے تو ان کی آوازیں پست ہو جاتیں، اور کوئی نظر بھر کر آپ کی طرف تعظیماً نہیں دیکھتا تھا، عروہ قریش کے پاس واپس آیا اور کہا: اے میری قوم! میں قیصری وکسریٰ اور نجاشی کے دربار میں گیا ہوں۔ میں نے کسی بادشاہ کو نہیں دیکھا کہ اس کے ساتھی اس کی اتنی تعظیم کرتے ہیں جتنی نبی ﷺ کے صحابہ محمد کی تعظیم کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم! اگر تھوکیں تو وہ بھی کسی شخص کی ہتھیلی پر گرے جس کو وہ اپنے چہرے اور جسم پر مل لے اور حکم کی جلد تعمیل کریں اور آپ کے وضو کے پانی پر قریب تھا کہ جھگڑ پڑیں اور جب وہ کلام کرتے ہیں تو آپ کے پاس پست آوازمیں اور نظر بھر کر آپ کو تعظیماً نہیں دیکھتے۔ انہوں نے اچھی بات پیش کی ہے قبول کرلو، بنو کنانہ کے ایک شخص نے کہا: میں ان کے پاس جاتا ہوں، قریش نے اسے بھی جانے کی اجازت دی، جب وہ نبی ﷺ اور صحابہ کے پاس گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: یہ فلاں ہے وہ اپنی قوم سے ہے۔ قربانیوں کی تعظیم کرتے ہیں، ان کے سامنے قربانیاں پیش کرو، لوگوں نے تلبیہ کہتے ہوئے اس کا استقبال کیا، جب اس نے دیکھا تو کہنے لگا:

اللہ پاک ہے ایسے لوگوں کو بیت اللہ سے نہ روکا جائے، پھر مکرز بن حفص نے کہا: مجھے ان کے پاس جانے کی اجازت دو، جب وہ آیا تو آپ نے فرمایا: مکرز بن حفص فاجر آدمی ہے، اس نے نبی ﷺ سے بات چیت شروع کی۔ درمیان میں سہیل بن عمرو آ گیا، عکرمہ فرماتے ہیں: جب سہیل بن عمرو آیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: تمہارے معاملہ میں آسانی کی گئی ہے۔

زہری فرماتے ہیں: سہیل بن عمرو نے کہا: لاؤ میں اپنے اور تمہارے درمیان معاہدہ تحریر کردوں۔ اس نے کاتب کو منگوایا تو آپ نے فرمایا: لکھو میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان رحم کرنے والا ہے تو سہیل نے کہا: رحمن کو ہم نہیں جانتے، بلکہ لکھو تیرے نام کے ساتھ اے اللہ! تو آپ نے فرمایا: لکھو، باسمك اللهم، پھر فرمایا: لکھو یہ معاہدہ ہے جو محمد اللہ کے رسول نے کیا: سہیل نے اعتراض کرتے ہوئے کہا: اللہ کی قسم! اگر ہم اس بات پر یقین رکھتے کہ تم اللہ کے رسول ہو تو تمہیں بیت اللہ میں داخل ہونے سے نہ روکتے۔ تم محمد بن عبداللہ تحریر کرو، یہ سن کر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! تمہارے جھٹلانے کے باوجود میں اللہ کا رسول ہوں۔ محمد بن عبداللہ ہی تحریر کیا جائے۔ زھری نے اس قول کے بارے میں کہا کہ قریش مجھ سے ایسی بات کا مطالبہ کریں، جس میں وہ اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرتے ہوں تو میں ان کی ہر ایسی بات تسلیم کرلوں گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہمارے اور بیت اللہ کے درمیان سے ہٹ جاؤ کہ ہم بیت اللہ کا طواف کریں تو سہیل نے کہا: اللہ کی قسم عرب بات نہ کریں گے کہ ہم اچانک پکڑ لیے گئے، لیکن آپ آئندہ سال آجانا۔ آپ نے تحریر کروا دیا تو سہیل نے کہا: ہماری طرف سے جو شخص آپ کے پاس چلا آئے چاہے وہ آپ کے دین پر ہو تو آپ اسے ہماری طرف واپس کرنے کے پابند ہوں گے۔ مسلمانوں نے کہا: اللہ پاک ہے کیسے مشرکین کی طرف اسے واپس کیا جائے گا، جب وہ مسلمان ہو کر آ جائے۔ ہم اسی حالت میں تھے کہ ابو جندل سہیل اپنی بیڑیوں میں باندھے آ گئے، وہ مکہ کی نچلی جانب سے نکل کر مسلمانوں کے درمیان آیا تھا، سہیل نے کہا: اے محمد! یہ پہلا مطالبہ ہے کہ آپ ابو جندل کو واپس کر دیں۔ آپ نے فرمایا: ہم معاہدہ کے بعد وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرتے، لیکن ابھی معاہدہ مکمل نہیں ہوا تو سہیل نے کہا: پھر ہم معاہدہ کرتے ہی نہیں۔ آپ نے فرمایا: اس کو میری وجہ سے پناہ دے۔ سہیل نے کہا: میں پناہ نہ دوں گا، آپ نے فرمایا: چلو اسے کرلو۔ راوی کہتے ہیں: ہم ایسا کرنے والے نہیں ہیں تو مکرز نے کہا: ہم نے آپ کے لیے اس کو پناہ دی تو ابو جندل نے کہا: اے مسلمان گروہ! میں مشرکین کی طرف واپس کیا جاؤں گا، حالانکہ میں مسلمان ہوں۔ کیا تم دیکھتے نہیں ہو میں کس حالت میں آیا ہوں اور مجھے اللہ کے بارہ میں سزا دی گئی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: کیا آپ اللہ کے نبی نہیں؟ فرمایا: اللہ کا نبی ہوں، میں نے پوچھا: کیا ہم حق پر اور ہمارے دشمن باطل پر نہیں؟ فرمایا: ہم حق پر اور ہمارے دشمن باطل پر ہیں، میں نے کہا: تب دین میں اتنی کمزوری کیوں؟ آپ نے فرمایا: میں اللہ کا رسول ہوں، میں اس کی نافرمانی نہیں کرتا، وہ میرا مددگار ہے۔ میں نے پوچھا: آپ نے فرمایا تھا کہ ہم عنقریب بیت اللہ کا طواف کریں گے؟ فرمایا: کہا تھا، کیا میں نے یہ بھی کہا تھا کہ اسی سال۔ میں نے کہا: یہ تو نہ فرمایا تھا: فرمایا تم آ کر اس کا طواف کرو گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ میں نے پوچھا: اے ابو بکر رضی اللہ عنہ! کیا اللہ کے نبی حق پر نہیں؟

انہوں نے کہا: حق پر ہیں، میں نے کہا: کیا ہم حق پر اور ہمارا دشمن باطل پر نہیں؟ انہوں نے کہا: ایسے ہی ہے، میں نے کہا: پھر ہم اپنے دین میں کمزوری کیوں دکھا رہے ہیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اے عمر رضی اللہ عنہ! وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ وہ اپنے رب کی ہرگز نافرمانی نہ کریں گے اور وہ اس کی مدد فرمائے گا۔ فوت ہونے تک حوصلہ کرو، اللہ کی قسم! وہ حق پر ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ نے بیت اللہ کے طواف کے بارے میں کہا تھا؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ نے اس سال ہی طواف کے بارے میں کہا تھا؟ میں نے کہا: نہیں تو انہوں نے کہا کہ آپ آ کر اس کا طواف کر لیں گے۔ زہری کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے اس کے بارے میں کچھ کام کیے، جب معاہدہ مکمل ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو قربانیاں کرنے کا حکم دیا، پھر فرمایا: سر کے بال منڈواؤ۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ کے تین مرتبہ کہنے کے باوجود کوئی بھی شخص کھڑا نہ ہوا۔ جب کوئی کھڑا نہ ہوا تو آپ ام سلمہ کے پاس چلے گئے، جو لوگوں کی جانب سے پریشانی آئی بتایا تو ام سلمہ نے پوچھا: کیا آپ اس کو پسند کرتے ہیں تو جا کر اپنی قربانی کرو اور کسی سے کلام نہ کرنا اور اپنا سر منڈواؤ تو آپ نے ایسا ہی کیا۔ کسی سے کلام کیے بغیر اپنی قربانی کی اور سر موڈنے والے کو بلا کر سر منڈا دیا۔ جب انہوں نے یہ دیکھا تو قربانیاں نحر کیں اور ایک دوسرے کے سر موبڈ دیے۔ قریب تھا کہ حالت غم میں وہ اپنے ساتھی کو قتل کر دیں، پھر چند مومن عورتیں آئیں تو اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ﴾ (الممتحنہ: ۱۰) حتی بلغ ﴿بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ﴾ اے ایمان والو! جب تمہارے پاس مومن عورتیں ہجرت کر کے آئیں۔ وہ کافروں کے لیے حلال نہیں ہیں۔ راوی کہتے ہیں: اسی دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دو عورتوں کو طلاق دی۔ ایک سے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما اور دوسری سے صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہما نے نکاح کر لیا۔ پھر آپ مدینہ واپس آگئے تو ابوبصیر آگئے یہ قریش کا مسلمان آدمی تھا، یحییٰ عبداللہ بن مبارک سے نقل فرماتے ہیں کہ ابوبصیر بن اسید ثقفی نے مسلمان ہو کر ہجرت کی تو اخنس بن شریق جو کافر آدمی تھا بنو عامر بن لوئی سے، اس نے اپنے غلام اور ایک دوسرے شخص کو خط لکھ کر دیا کہ آپ سے کہنا کہ وعدہ پورہ کرو تو کفار مکہ نے اس کو واپس لانے کے لیے دو آدمیوں کو بھیجا، جو آپ نے ہمارے ساتھ معاہدہ کیا ہوا ہے، آپ نے ابوبصیر کو ان کے حوالے کر دیا۔ وہ اسے لیکر مکہ چل پڑے۔ جب وہ ذوالحلیفہ مقام پر پہنچے تو وہ دونوں آدمی وہاں رک کر کھجوریں کھانے لگے تو ابوبصیر نے دونوں میں سے ایک آدمی سے کہا: اے فلاں! اللہ کی قسم! مجھے تمہاری یہ تلوار بہت عمدہ معلوم ہوتی ہے۔ دوسرے نے تلوار سونتی، اس نے کہا: اللہ کی قسم! یہ بہت عمدہ ہے۔ میں نے اس کا تجربہ کیا ہوا ہے، ذرا مجھے دکھاؤ میں یہ دکھاؤ چاہتا ہوں۔ اس نے یہ تلوار ابوبصیر کو پکڑا دی تو ابوبصری نے تلوار ماری۔ جب وہ ٹھنڈا ہو گیا اور دوسرا آدمی بھاگ کر مدینہ منورہ پہنچا اور ہانپتا ہوا مسجد نبوی میں داخل ہوا تو اسے دیکھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کا کسی خوفناک واقعہ سے واسطہ پڑا ہے۔ اس نے جلدی سے کہا: میرا ساتھی قتل ہو چکا، بلاشبہ میں بھی قتل ہو جاؤں گا۔ اتنے میں ابوبصیر بھی آپہنچا، ابوبصیر نے کہا: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ نے آپ کا ذمہ پورا کر دیا، آپ نے مجھے واپس کر دیا، پھر اللہ نے مجھے ان سے نجات دی، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری ماں مر جائے تو لڑائی کی آگ بھڑکانے والا ہے۔ اگر چہ تیرا ایک ہی ساتھی کیوں نہ

ہو۔ ابوبصیر نے یہ سن کر یقین کر لیا کہ نبی کریم ﷺ اس کو واپس بھیج دیں گے تو وہ وہاں سے نکل کر ساحل سمندر جا پہنچا، اسی دوران ابوجندل بن سہیل بیڑیاں توڑ کر نکلا اور ابوبصیر سے آملا، پھر جو شخص بھی قریش مکہ سے مسلمان ہو کر نکلتا، وہ ابوبصیر کے ساتھ آملتا، یہاں تک کہ ان کی ایک جماعت قائم ہو گئی۔ راوی نے بیان کیا کہ اللہ کی قسم! جب وہ قریش کے کسی قافلہ کے بارے میں سنتے کہ وہ شام کی جانب جا رہا ہے تو وہ اس قافلہ پر حملہ کر دیتے، قافلے والوں کو موت کی گھاٹ اتار دیتے اور ان کے مالوں پر قبضہ کر لیتے تو قریش نے گھبرا کر نبی اکرم ﷺ کو پیغام بھیجا اور آپ کو صلہ رحمی اور اللہ کی قسم دیکر کہا کہ آپ (ابوبصیر گروپ) کو پیغام بھیجیں اور انہیں مدینہ منورہ بلا لیں، نیز جو شخص آپ کے پاس مسلمان ہو کر آ جائے امن والا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ان کی طرف پیغام بھیجا کہ وہ مدینہ منورہ آ جائیں، اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ﴾ حتی بلغ ﴿حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ﴾ [الفتح ٢٦] وہ ذات جس نے ان کے ہاتھوں سے تمہیں اور تمہارے ہاتھوں سے انہیں بچایا اور ان کی غیرت یہ تھی کہ انہوں نے آپ کو نبی نہ مانا اور بسم اللہ الرحمن نہ لکھنے دی اور بیت اللہ سے روکا۔ [صحيح۔ بخاری ٢٧٣٤]

(١٨٨٠٨) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَتَّابٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَمِّهِ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ فَذَكَرَ مَعْنَى هَذِهِ الْقِصَّةِ زَادَ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- دَعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِيُرْسِلَهُ إِلَى قُرَيْشٍ وَهُوَ بِبَلْدَحَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لاَ تُرْسِلْنِي إِلَيْهِمْ فَإِنِّي أَتَخَوَّفُهُمْ عَلَى نَفْسِي وَلَكِنْ أَرْسِلْ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَأَرْسِلْ إِلَيْهِمْ فَلَقِيَ أَبَانَ بْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ فَأَجَارَهُ وَحَمَلَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ عَلَى الْفَرَسِ حَتَّى جَاءَ قُرَيْشًا فَكَلَّمَهُمْ بِالَّذِي أَمَرَهُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فَأَرْسَلُوا مَعَهُ سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو لِيُصَالِحَهُ عَلَيْهِمْ وَبِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ نَاسٌ كَثِيرٌ مِنْ أَهْلِهَا فَدَعَوْا عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِيَطُوفَ بِالْبَيْتِ فَأَبَى أَنْ يَطُوفَ وَقَالَ: مَا كُنْتُ لأَطُوفَ بِهِ حَتَّى يَطُوفَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فَرَجَعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَمَعَهُ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو قَدْ أَجَارَهُ لِيُصَالِحَ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- فَذَكَرَ قِصَّةَ الصُّلْحِ وَكِتَابِهِ قَالَ: ثُمَّ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بِالْكِتَابِ إِلَى قُرَيْشٍ مَعَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةَ فِيمَا كَانَ بَيْنَ الْفَرِيقَيْنِ مِنَ التَّرَامِي بِالْحِجَارَةِ وَالنَّبْلِ وَارْتِهَانِ الْمُشْرِكِينَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَارْتِهَانِ الْمُسْلِمِينَ سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو وَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- الْمُسْلِمِينَ إِلَى الْبَيْعَةِ فَلَمَّا رَأَتْ قُرَيْشٌ ذَلِكَ رَعَبَهُمُ اللَّهُ فَأَرْسَلُوا مَنْ كَانُوا ارْتَهَنُوهُ وَدَعَوْا إِلَى الْمُوَادَعَةِ وَالصُّلْحِ فَصَالَحَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- وَكَاتَبَهُمْ. [ضعيف]

(١٨٨٠٨) اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ اپنے چچا موسیٰ بن عقبہ سے اس قصہ کے ہم معنی نقل فرماتے ہیں، اس میں کچھ زیادہ ہے کہ

رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو قریش کی طرف بھیجنے کیلئے بلایا جب بلدح نامی جگہ پر تھے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے اپنی جان کا خوف ہے۔ آپ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو بھیج دیں۔ آپ نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا۔ جب انکی ملاقات ابان بن سعید سے ہوئی تو اس نے پناہ دیکر اپنے گھوڑے کی اگلی جانب سوار کر کے قریش کے پاس لائے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق قریش سے بات کی، قریش نے سہیل بن عمرو کو صلح کیلئے روانہ کر دیا، حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے مکہ میں بہت زیادہ رشتہ دار تھے، جنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بیت اللہ کے طواف کی دعوت دی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کے بغیر طواف کرنے سے انکار کر دیا، وہ سہیل بن عمرو کو ساتھ لیکر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تاکہ صلح کر سکیں، اس نے صلح کا قصہ اور معاہدہ کی تحریر کا تذکرہ کیا، پھر اس رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو معاہدہ کی تحریر دیکر روانہ کیا، پھر اس نے دونوں فریقوں کے درمیان جو جنگ بندی ہوئی اس کا تذکرہ کیا۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو بیعت کی جانب بلایا، جب قریش نے یہ دیکھا تو ان کے دل میں اللہ نے رعب ڈال دیا تو انہوں نے تمام گروی اشیاء روانہ کر دیں اور آپ کو صلح کی دعوت دی۔ آپ نے ان سے صلح کی اور معاہدہ تحریر کروا دیا۔

(۴۱) باب مَا جَاءَ فِي مُدَّةِ الْهُدْنَةِ

صلح کی مدت کا بیان

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ: وَكَانَتِ الْهُدْنَةُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ عَشْرَ سِنِينَ.

امام شافعی فرماتے ہیں کہ مسلمانوں اور قریش کے درمیان صلح کی مدت دس سال تھی۔

(۱۸۸۰۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ: أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ فِي قِصَّةِ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ: فَدَعَتْ قُرَيْشٌ سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو فَقَالُوا اذْهَبْ إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فَصَالِحْهُ وَلاَ يَكُونَنَّ فِي صُلْحِهِ إِلاَّ أَنْ يَرْجِعَ عَنَّا عَامَهُ هَذَا لاَ تَحَدَّثُ الْعَرَبُ أَنَّهُ دَخَلَهَا عَلَيْنَا عَنْوَةً فَخَرَجَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو مِنْ عِنْدِهِمْ فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- مُقْبِلاً قَالَ: قَدْ أَرَادَ الْقَوْمُ الصُّلْحَ حِينَ بَعَثُوا هَذَا الرَّجُلَ. فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- جَرَى بَيْنَهُمَا الْقَوْلُ حَتَّى وَقَعَ الصُّلْحُ عَلَى أَنْ تُوضَعَ الْحَرْبُ بَيْنَهُمَا عَشْرَ سِنِينَ وَأَنْ يَأْمَنَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَأَنْ يَرْجِعَ عَنْهُمْ عَامَهُمْ ذَلِكَ حَتَّى إِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَدِمَهَا خَلَّوْا بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَكَّةَ فَأَقَامَ بِهَا ثَلاَثًا وَأَنَّهُ لاَ يَدْخُلُهَا إِلاَّ بِسِلاَحِ الرَّاكِبِ وَالسُّيُوفِ فِي الْقُرُبِ وَأَنَّهُ مَنْ أَتَانَا مِنْ أَصْحَابِكَ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهِ لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ وَإِنَّهُ مَنْ

أَتَاكَ مِنَّا بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهِ رَدَدْتَهُ عَلَيْنَا وَإِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ عَيْبَةً مَكْفُوفَةً وَإِنَّهُ لاَ إِسْلاَلَ وَلاَ إِغْلاَلَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ. [صحیح لغیرہ]

(۱۸۸۰۹) مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ حدیبیہ کے قصہ کے بارے میں نقل فرماتے ہیں کہ قریش نے سہیل بن عمرو کو بلایا اور کہا: جاؤ اس شخص یعنی محمد سے اس بات پر صلح کر لینا کہ وہ آئندہ سال مکہ میں تین دن کے لیے قیام کر لیں اور مکہ میں داخلے کے وقت اسلحہ اور تلوار میانوں میں ہوں گی۔ اگر آپ کے صحابہ میں سے کوئی بھی اپنے ولی کی اجازت کے بغیر ہمارے پاس آ گیا تو ہم اسے واپس نہ کریں گے اور ہمارا کوئی فرد اپنے ولی کی اجازت کے بغیر گیا تو آپ اسے واپس کریں گے۔ یہ ہمارے اور آپ کے درمیان بند راز ہے جس میں کسی قسم کی کوئی چوری نہیں ہے۔

(۱۸۸۱۰) وَرَوَى عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ الْعُمَرِيُّ وَهُوَ ضَعِيفٌ جِدًّا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَتِ الْهُدْنَةُ بَيْنَ النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم- وَأَهْلِ مَكَّةَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ أَرْبَعَ سِنِينَ. أَخْبَرَنَاهُ أَبُو سَعْدٍ الْمَالِينِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ بْنُ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ كَاسِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ فَذَكَرَهُ الْمَحْفُوظُ هُوَ الأَوَّلُ.

وَعَاصِمُ بْنُ عُمَرَ هَذَا يَأْتِي بِمَا لاَ يُتَابَعُ عَلَيْهِ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَالْبُخَارِيُّ وَغَيْرُهُمَا مِنَ الأَئِمَّةِ.

[ضعیف]

(۱۸۸۱۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ اور اہل مکہ کے درمیان حدیبیہ کے سال ۴ سال کی صلح تھی۔

(۴۴) باب نُزُولِ سُورَةِ الْفَتْحِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَرْجِعَهُ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ

سورہ فتح کے نزول اور آپ کا حدیبیہ سے واپس آنے کا بیان

(۱۸۸۱۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ الشَّامَاتِيُّ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَأَبُو الأَشْعَثِ قَالاَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ عَلَى النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم- ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا ۝ لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ﴾ [الفتح ۱-۲] مَرْجِعَهُمْ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَهُمْ يُخَالِطُهُمُ الْحُزْنُ وَالْكَآبَةُ وَقَدْ نَحَرَ الْهَدْيَ فَقَالَ : لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آيَاتٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا . فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَلِمْنَا مَا يَفْعَلُ اللَّهُ بِكَ فَمَا يَفْعَلُ بِنَا قَالَ فَنَزَلَتْ ﴿لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الأَنْهَارُ﴾ [الفتح ۵] حَتَّى بَلَغَ رَأْسَ الآيَةِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ. [صحیح۔ مسلم ۱۷۸۶]

(۱۸۸۱۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب یہ آیت نبی ﷺ پر نازل ہوئی: ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ۝ لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ﴾ [الفتح ۱-۲] ہم نے آپ کو واضح فتح عطا کی، تاکہ آپ کے پہلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں، جب آپ حدیبیہ سے پلٹے تو غم و پریشانی تھی۔ آپ نے قربانی کو نحر کیا اور فرمایا یہ جو آیت میرے اوپر نازل ہوئی مجھے تمام دنیا سے زیادہ عزیز ہے، صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ اللہ ہمارے اور آپ کے ساتھ کیا کریں گے؟ تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ﴾ [الفتح ۵] کہ اللہ مومن مردوں اور عورتوں کو ایسے باغات میں داخل فرمائیں گے جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں، یہاں تک کہ مکمل آیت تلاوت کی۔

(۱۸۸۱۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو أَحْمَدَ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ الْحَافِظَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَرُوبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الأَسْفَاطِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا﴾ [الفتح ۱] قَالَ فَتْحُ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ: هَنِيئًا مَرِيئًا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا لَكَ فَمَا لَنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ﴾ [الفتح ۵] قَالَ شُعْبَةُ: فَقَدِمْتُ الْكُوفَةَ فَحَدَّثْتُهُمْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثُمَّ قَدِمْتُ الْبَصْرَةَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِقَتَادَةَ فَقَالَ: أَمَّا الأَوَّلُ فَعَنْ أَنَسٍ وَأَمَّا الثَّانِي ﴿لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ﴾ [الفتح ۵] فَعَنْ عِكْرِمَةَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ. [صحيح۔ بخاری ۴۱۷۲]

(۱۸۸۱۲) قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا﴾ [الفتح ۱] سے مراد حدیبیہ کی فتح ہے، ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مبارک ہو یہ آپ کے لیے ہے اور ہمارے لیے کیا ہے؟ تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمادی: ﴿لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ﴾ [الفتح ۵] شعبہ کہتے ہیں: میں نے کوفہ میں قتادہ اور انس سے بیان کیا اور بصرہ میں صرف قتادہ سے بیان کیا تو فرمانے لگے: پہلے الفاظ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ہیں اور دوسرے الفاظ یعنی آیت: ﴿لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ﴾ یہ حضرت عکرمہ سے منقول ہے۔

(۱۸۸۱۳) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي عِيسَى حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ سِيَاهٍ ح قَالَ وَأَخْبَرَنِي أَبُو عَمْرِو بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ سِيَاهٍ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: قَامَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ صِفِّينَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوا أَنْفُسَكُمْ لَقَدْ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَلَوْ نَرَى قِتَالاً لَقَاتَلْنَا وَذَلِكَ فِي الصُّلْحِ

الَّذِي كَانَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ قَالَ فَأَتَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَسْنَا عَلَى حَقٍّ وَهُمْ عَلَى بَاطِلٍ؟ قَالَ : بَلَى . قَالَ : أَلَيْسَ قَتْلاَنَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلاَهُمْ فِي النَّارِ؟ قَالَ : بَلَى . قَالَ : فَفِيمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي أَنْفُسِنَا وَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ قَالَ : يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ وَلَنْ يُضَيِّعَنِي اللَّهُ . قَالَ : فَانْطَلَقَ ابْنُ الْخَطَّابِ وَلَمْ يَصْبِرْ مُتَغَيِّظًا فَأَتَى أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ : يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَسْنَا عَلَى حَقٍّ وَهُمْ عَلَى بَاطِلٍ؟ قَالَ : بَلَى قَالَ : أَلَيْسَ قَتْلاَنَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلاَهُمْ فِي النَّارِ؟ قَالَ : بَلَى قَالَ : فَعَلَى مَا نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا وَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ قَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ وَلَنْ يُضَيِّعَهُ اللَّهُ أَبَدًا. قَالَ : فَنَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ فَأَقْرَأَهُ إِيَّاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوَفَتْحٌ هُوَ؟ قَالَ : نَعَمْ قَالَ : فَطَابَتْ نَفْسُهُ وَرَجَعَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ السُّلَمِيِّ عَنْ يَعْلَى بْنِ عُبَيْدٍ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَمَا كَانَ فِي الإِسْلاَمِ فَتْحٌ أَعْظَمُ مِنْهُ كَانَتِ الْحَرْبُ قَدْ أَحْجَزَتِ النَّاسَ فَلَمَّا أَمِنُوا لَمْ يُكَلَّمْ بِالإِسْلاَمِ أَحَدٌ يَعْقِلُ إِلاَّ قَبِلَهُ فَلَقَدْ أَسْلَمَ فِي سَنَتَيْنِ مِنْ تِلْكَ الْهُدْنَةِ أَكْثَرُ مِمَّنْ أَسْلَمَ قَبْلَ ذَلِكَ. [صحیح]

(۱۸۸۱۴) ابو وائل فرماتے ہیں کہ سہیل بن حنیف نے صفین کے دن کہا: اے لوگو! اپنے اوپر الزام لگاؤ۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیبیہ میں موجود تھے۔ اگر لڑائی ہوتی ہم ضرور لڑتے لیکن یہ مسلمانوں اور مشرکین کے درمیان صلح تھی تو اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہم حق پر اور ایمان باطل پر نہیں؟ آپ نے فرمایا: ہم حق پر اور دشمن باطل پر ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا ہمارے مقتول جنت اور ان کے مقتول جہنم میں نہ جائیں گے؟ آپ نے فرمایا: ہمارے مقتول جنتی اور ان کے جہنمی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر ہم کمزوری کیوں دکھا رہے ہیں، جب کہ اللہ ہمارے اور ان کے درمیان فیصلہ فرما دیں، آپ نے فرمایا: اے ابن خطاب! میں اللہ کا رسول ہوں، اللہ مجھے ضائع نہ کریں گے، راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ غصہ کی حالت میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس چلے گئے اور کہا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! کیا ہم حق پر اور وہ باطل پر نہیں؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: ہم حق پر اور وہ باطل پر ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا ہمارے مقتول جنت میں اور ان کے جہنم میں نہ جائیں گے؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارے مقتول جنتی اور ان کے جہنمی ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر ہم اپنے دین کے بارے میں کمزوری کیوں دکھا رہے ہیں، حالانکہ ابھی تک اللہ نے ہمارے اور ان کے درمیان فیصلہ بھی نہیں فرمایا؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن خطاب! وہ اللہ کے نبی ہیں، اللہ انہیں ضائع نہ کرے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ اللہ نے قرآن نازل کیا تو آپ نے عمر رضی اللہ عنہ کو بلا کر سنایا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ فتح ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ فتح ہے۔ راوی کہتے ہیں:

پھر وہ خوشی خوشی واپس چلے گئے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن شہاب نے فرمایا: اسلام میں اس سے بڑی فتح کوئی نہ تھی، جب لوگوں کی لڑائی ختم ہو گئی۔ پھر کوئی عقل مند انسان اسلام کی بات سن کر قبول کیے بغیر نہ رہا، دو سال صلح کی مدت میں جتنے مسلمان ہوئے اس سے پہلے نہ ہوئے تھے۔

(۱۸۸۱۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ فِي قِصَّةِ الْحُدَيْبِيَةِ وَفِيهَا مُدْرَجًا ثُمَّ انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- رَاجِعًا فَلَمَّا أَنْ كَانَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ نَزَلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْفَتْحِ مِنْ أَوَّلِهَا إِلَى آخِرِهَا ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا﴾ فَكَانَتِ الْقَضِيَّةُ فِي سُورَةِ الْفَتْحِ وَمَا ذَكَرَ اللَّهُ مِنْ بَيْعَةِ رَسُولِهِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا أَمِنَ النَّاسُ وَتَفَاوَضُوا لَمْ يُكَلَّمْ أَحَدٌ بِالإِسْلاَمِ إِلاَّ دَخَلَ فِيهِ فَلَقَدْ دَخَلَ فِي تَيْنِكَ السَّنَتَيْنِ فِي الإِسْلاَمِ أَكْثَرُ مِمَّا كَانَ فِيهِ قَبْلَ ذَلِكَ وَكَانَ صُلْحُ الْحُدَيْبِيَةِ فَتْحًا عَظِيمًا. [صحیح]

(۱۸۸۱۴) عروہ مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے نقل فرماتے ہیں کہ حدیبیہ اس میں اندراج ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ واپس پلٹے، ابھی مکہ اور مدینہ کے درمیان تھے کہ سورہ فتح مکمل نازل ہوئی، ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا﴾ یہ فیصلہ سورہ فتح میں ہے، جو صحابہ کا رسول اللہ ﷺ کی درخت کے نیچے بیعت کرنا ہے جب تمام لوگ امن میں ہو گئے کسی نے بھی اسلام کے متعلق بات نہ کی لیکن جو اسلام کے متعلق سنتا وہ ضرور اسلام قبول کر لیتا، ان دو سال کے اندر اسلام میں زیادہ لوگ داخل ہوئے اور صلح حدیبیہ عظیم فتح تھی۔

(۱۸۸۱۵) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : تَعُدُّونَ أَنْتُمُ الْفَتْحَ فَتْحَ مَكَّةَ وَقَدْ كَانَ فَتْحُ مَكَّةَ لَنَا فَتْحًا وَنَعُدُّ نَحْنُ الْفَتْحَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ نَزَلْنَا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَهِيَ بِئْرٌ فَوَجَدْنَا النَّاسَ قَدْ نَزَحُوهَا فَلَمْ يَدَعُوا فِيهَا قَطْرَةً فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم- فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- فَدَعَا بِدَلْوٍ فَنَزَعَ مِنْهَا ثُمَّ أَخَذَ مِنْهُ بِفِيهِ فَمَجَّهُ فِيهَا وَدَعَا اللَّهَ فَكَثُرَ مَاؤُهَا حَتَّى صَدَرْنَا وَرَكِبْنَا وَنَحْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مَالِكِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ وَغَيْرِهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ. [صحیح۔ بخاری ۴۱۵۰]

(۱۸۸۱۵) براء فرماتے ہیں کہ تم فتح مکہ کو عظیم فتح شمار کرتے ہو، جبکہ ہمارے نزدیک فتح مکہ عام فتح ہے۔ لیکن صلح حدیبیہ کی فتح عظیم تھی، حدیبیہ کے مقام پر ایک کنواں تھا جس کا لوگوں نے پانی نکال کر ختم کر دیا۔ جب نبی ﷺ کو بتایا گیا تو آپ کنویں کے

کنارے پر آئے، پانی کا ڈول نکالا۔ پھر کچھ پانی لیکر کنویں میں کلی کر دی اور اللہ سے دعا کی تو پانی اتنا زیادہ ہو گیا کہ ہم نے سیر ہو کر پیا اور سواریوں کو پلایا اور ہماری تعداد ۴۰ سو تھی۔

(۴۳) باب مُهَادَنَةِ الأَئِمَّةِ بَعْدَ رَسُولِ رَبِّ الْعِزَّةِ إِذَا نَزَلَتْ بِالْمُسْلِمِينَ نَازِلَةٌ

رسول اللہ ﷺ کے بعد خلیفہ کا صلح کرنا جب مسلمانوں پر کوئی مصیبت نازل ہو

(۱۸۸۱۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: إِنَّمَا الإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ بِهِ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۸۱۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام ڈھال ہے جس کے ذریعے جہاد کیا جاتا ہے۔

(۱۸۸۱۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَدِيبُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الإِسْمَاعِيلِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَلاَءِ بْنِ زَبْرٍ قَالَ سَمِعْتُ بُسْرَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ الْحَضْرَمِيَّ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلاَنِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ الأَشْجَعِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ فَقَالَ لِي: يَا عَوْفُ اعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَوْتِي ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ مُوتَانٌ يَأْخُذُ فِيكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ فِيكُمْ حَتَّى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِينَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا ثُمَّ فِتْنَةٌ لاَ يَبْقَى بَيْتٌ مِنَ الْعَرَبِ إِلاَّ دَخَلَتْهُ ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الأَصْفَرِ فَيَغْدِرُونَ فَيَأْتُونَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِينَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا.

قَالَ الْوَلِيدُ فَذَاكَرْنَا هَذَا الْحَدِيثَ شَيْخًا مِنْ شُيُوخِ الْمَدِينَةِ فِي قَوْلِهِ ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ الشَّيْخُ أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَيَقُولُ مَكَانَ: فَتْحِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ عُمْرَانُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنِ الْحُمَيْدِيِّ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ دُونَ إِسْنَادِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

[صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۸۱۷) حضرت عوف بن مالک فرماتے ہیں کہ میں جنگ تبوک میں نبی مکرم ﷺ کے پاس آیا آپ چمڑے کے خیمے میں تھے، آپ نے فرمایا: قیامت سے پہلے چھ نشانیوں کو شمار کرو، میری وفات، بیت المقدس کی فتح، بے شمار اموات جیسے بکریاں اچانک مر جاتی ہیں۔ مال کا زیادہ ہونا یہاں تک کہ ایک شخص کو سو دینار دیا جائے گا، لیکن وہ ناراض ہو جائے گا۔ ایک فتنہ رونما ہو گا جو عرب کے تمام گھروں میں داخل ہو جائے گا تمہارے اور رومیوں کے درمیان صلح ہو جائے گی، لیکن وہ عہد شکنی کریں گے، وہ

تمہارے پاس ۸۰ جھنڈوں تلے آئیں گے، ہر جھنڈے کے نیچے دو بارہ ہزار ہوں گے۔

(ب) مدینہ کے ایک شیخ فرماتے ہیں کہ پھر بیت المقدس کی فتح ہوگی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ بیت المقدس کی فتح، اس کی آبادی ہے۔

(۱۸۸۱۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ السُّوسِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ أَخْبَرَنَا أَبِي أَخْبَرَنِي الأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ قَالَ : مَالَ مَكْحُولٌ وَابْنُ أَبِي زَكَرِيَّا إِلَى خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ فَمِلْتُ مَعَهُمْ قَالَ فَحَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ أَنَّهُ قَالَ لَهُ : انْطَلِقْ بِنَا إِلَى ذِي مِخْبَرٍ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ فَأَتَيْنَاهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ : سَيُصَالِحُكُمُ الرُّومُ صُلْحًا آمِنًا ثُمَّ تَغْزُونَ أَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا فَتُنْصَرُونَ وَتَسْلَمُونَ وَتَغْنَمُونَ ثُمَّ تَنْصَرِفُونَ فَتَنْزِلُونَ بِمَرْجٍ ذِي تُلُولٍ فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِنَ النَّصْرَانِيَّةِ الصَّلِيبَ فَيَقُولُ : غَلَبَ الصَّلِيبُ فَيَغْضَبُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَقُومُ إِلَيْهِ فَيَدُقُّهُ فَعِنْدَ ذَلِكَ تَغْضَبُ الرُّومُ وَيَجْمَعُونَ لِلْمَلْحَمَةِ . [صحیح]

(۱۸۸۱۸) خالد حضرت جبیر بن نفیر سے نقل فرماتے ہیں کہ چلو ہمیں صحابی رسول ﷺ کے پاس لے کر چلو۔ کہتے ہیں: ہم ان کے پاس آئے تو انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تمہارے ساتھ رومی صلح کرلیں گے، پھر تم مل کر دشمنوں سے لڑائی کرکے مال غنیمت حاصل کرو گے واپس صحیح سلامت پلٹو گے اور ذی تلول نامی جگہ پر قیام کرو گے وہاں ایک عیسائی شخص صلیب کو بلند کرکے کہے گا کہ صلیب غالب آگئی تو ایک مسلمان صلیب کو پکڑ کر توڑ ڈالے گا، جس کی بنا پر رومی غصہ میں آکر لڑائی کے لیے جمع ہو جائیں گے۔

(۴۴) باب الْمُهَادَنَةِ إِلَى غَيْرِ مُدَّةٍ

بغیر کوئی مدت مقرر کیے صلح کرنے کا بیان

(۱۸۸۱۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَجْلَى الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- لَمَّا ظَهَرَ عَلَى خَيْبَرَ أَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ مِنْهَا فَكَانَتِ الأَرْضُ حِينَ ظَهَرَ عَلَيْهَا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُسْلِمِينَ فَأَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ مِنْهَا فَسَأَلَتِ الْيَهُودُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- لِيُقِرَّهُمْ عَلَى أَنْ يَكْفُوهُ عَمَلَهَا وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : نُقِرُّكُمْ بِهَا عَلَى ذَلِكَ مَا شِئْنَا . فَقَرُّوا بِهَا حَتَّى أَجْلاَهُمْ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى تَيْمَاءَ وَأَرِيحَاءَ .

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَافِعٍ وَإِسْحَاقَ بْنِ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَأَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ

فَقَالَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ. وَكَذَلِكَ رَوَاهُ الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ: نُقِرُّكُمْ عَلَى ذَلِكَ مَا شِئْنَا. وَكَذَلِكَ رَوَاهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ :أُقِرُّكُمْ فِيهَا عَلَى ذَلِكَ مَا شِئْنَا.

وَفِي رِوَايَةِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ مَا بَدَا لِرَسُولِ اللَّهِ -ﷺ-.

وَفِي رِوَايَةِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- :نُقِرُّكُمْ مَا أَقَرَّكُمُ اللَّهُ.

وَكَذَلِكَ فِي رِوَايَةِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- مُرْسَلاً :أُقِرُّكُمْ مَا أَقَرَّكُمُ اللَّهُ.

وَرَوَاهُ صَالِحُ بْنُ أَبِي الأَخْضَرِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَوْصُولاً وَقَدْ مَضَتْ هَذِهِ الرِّوَايَاتُ بِأَسَانِيدِهَا.

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ :فَإِنْ قِيلَ لِمَ لاَ يَقُولُ أُقِرُّكُمْ مَا أَقَرَّكُمُ اللَّهُ يَعْنِي كُلَّ إِمَامٍ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- قِيلَ الْفَرْقُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فِي أَنَّ أَمْرَ اللَّهِ كَانَ يَأْتِي رَسُولَهُ بِالْوَحْيِ وَلاَ يَأْتِي أَحَدًا غَيْرَهُ بِوَحْيٍ. [صحيح]

(۱۸۸۱۹) نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہود ونصاریٰ کو ارضِ حجاز سے جلاوطن کیا اور رسول اللہ ﷺ نے جب خیبر فتح کیا تھا تو یہود کو وہاں سے جلاوطن کرنا چاہا، کیونکہ یہ زمین اللہ، رسول اور مسلمانوں کی تھی، جب آپ نے یہود کو نکالنے کا ارادہ کر لیا تو یہود نے نبی ﷺ سے پوچھا: اگر آپ ہمیں زمینوں پر کام کرنے دیں اور تو آدھا پھل آپ کا ہوگا۔ آپ نے فرمایا: جتنی دیر ہم چاہیں گے تمہیں برقرار رکھیں گے، آپ نے تو برقرار رکھا لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں تیماء اور اریحاء بستیوں کی جانب جلاوطن کر دیا۔

(ب) موسیٰ بن عقبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تک ہم چاہیں گے برقرار رکھیں گے۔

(ج) اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما حضرت نافع رحمہ اللہ سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: میں تمہیں اس پر برقرار رکھوں گا، جتنی دیر چاہوں گا۔

(د) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ ہم تمہیں اتنی دیر برقرار رکھیں گے جتنی دیر اللہ رب العزت برقرار رکھیں گے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اقرکم ما اقرکم اللہ. کا مطلب ہے کہ میرے بعد خلیفہ جتنی دیر تمہیں برقرار رکھیں۔ خلیفہ اور رسول میں یہ فرق ہوگا کہ رسول کے پاس اللہ کی جانب سے وحی آتی ہے جبکہ کسی دوسرے کے پاس وحی نہیں آتی۔

(۴۵) باب مُهَادَنَةِ مَنْ يَقْوَى عَلَى قِتَالِهِ

جو لڑائی پر طاقت رکھتا ہو اس سے صلح کا بیان

(۱۸۸۲۰) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ السَّمَّاكِ حَدَّثَنَا حَنْبَلُ بْنُ إِسْحَاقَ

حَدَّثَنَا سَعْدُوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- بَعَثَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الْمَوْسِمِ وَأَمَرَهُ أَنْ يُنَادِيَ بِهَؤُلاَءِ الْكَلِمَاتِ قَالَ فَبَيْنَا أَبُو بَكْرٍ نَازِلٌ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ إِذْ سَمِعَ رُغَاءَ نَاقَةِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- الْقَصْوَاءِ فَخَرَجَ فَزِعًا وَظَنَّ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فَإِذَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَدَفَعَ إِلَيْهِ كِتَابَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَأَتَى عَلِيٌّ الْمَوْسِمَ وَأَمَرَ عَلِيًّا أَنْ يُنَادِيَ بِهَؤُلاَءِ الْكَلِمَاتِ فَانْطَلَقَا فَحَجَّا فَقَامَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَنَادَى فِي وَسَطِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ مُشْرِكٍ ﴿فَسِيحُوا فِي الأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ﴾ [التوبة ۲] لاَ يَحُجَّنَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلاَ يَطُوفَنَّ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَلاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلاَّ مُؤْمِنٌ كَانَ يُنَادِي بِهَذَا فَإِذَا بَحَّ قَامَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَنَادَى بِهَا. [حسن]

(۱۸۸۲۰) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امیر حج بنا کر روانہ کیا اور ان باتوں کا اعلان کرنے کا حکم دیا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے راستہ میں کسی جگہ پڑاؤ کیا تو رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی قصواء کی آواز سنی، گھبرا کر نکلے ہیں، جبکہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے، انہوں آپ کا خط ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیا، جس میں تھا کہ ان باتوں کا اعلان حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کرنے دیا جائے۔ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ و علی رضی اللہ عنہ نے حج کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایامِ تشریق کے درمیان ان باتوں کا اعلان کر دیا کہ اللہ و رسول ہر مشرک سے بری ہیں۔ ﴿فَسِيحُوا فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّ اعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ﴾ [التوبۃ ۲] تم زمین پر چار ماہ چلو پھرو، جان لو تم اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے۔ ① اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے، ② کپڑے اتار کر بیت اللہ کا طواف نہ کیا جائے۔ ③ جنت میں صرف مومن داخل ہوگا، ابوہریرہ ان کی آواز آگے پہنچاتے تھے۔

(۱۸۸۲۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي وَأَبُو مُحَمَّدِ بْنُ أَبِي حَامِدٍ الْمُقْرِءُ وَأَبُو صَادِقٍ : مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْعَطَّارُ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْمُحَرَّرِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ : كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ بَعَثَهُ النَّبِيُّ -ﷺ- بِبَرَاءَةَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ قَالَ فَكُنْتُ أُنَادِي حَتَّى صَحِلَ صَوْتِي فَقِيلَ لَهُ بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتَ تُنَادِي؟ فَقَالَ : أُمِرْنَا أَنْ نُنَادِيَ أَنَّهُ لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلاَّ مُؤْمِنٌ وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- عَهْدٌ فَأَجَلُهُ إِلَى أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَإِذَا مَضَتِ الأَشْهُرُ فَإِنَّ اللَّهَ بَرِيءٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَرَسُولُهُ وَلاَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَلاَ يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ. وَقَدْ مَضَى فِي حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ : وَمَنْ كَانَ لَهُ عَهْدٌ فَعَهْدُهُ إِلَى مُدَّتِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ عَهْدٌ فَأَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : وَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- لِصَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ تَسْيِيرَ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ

قَالَ الشَّيْخُ قَدْ مَضَى هَذَا فِي حَدِيثِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ فِي كِتَابِ النِّكَاحِ. [صحيح تقدم برقم ۱۷۹٤۸]

(۱۸۸۴۱) محرر بن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ جب آپ نے اہلِ مکہ سے براءت کا اعلان کروایا، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اعلان کرتا لیکن میری آواز بیٹھ گئی ہے تو کہا گیا: کس بات کا آپ اعلان کرنا چاہتے ہیں؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے ان باتوں کا اعلان کرنے کا حکم دیا گیا ہے: ① جنت میں صرف مومن داخل ہو گا۔ ② نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جس سے عہد تھا، اس کی مدت چار ماہ ہے۔ ③ جب چار ماہ گزر جائیں گے تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بری ہیں۔ ④ ننگے بدن بیت اللہ کا طواف نہ کیا جائے۔ ⑤ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے۔

(ب) زید بن یثیع حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ جس کا معاہدہ تھا اسے پورا کیا جائے گا اور جس کا معاہدہ نہیں اس کی مدت چار ماہ ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوان بن امیہ کو فتح مکہ کے بعد چار ماہ مہلت دی تھی۔

(۴۶) باب لاَ خَيْرَ فِي أَنْ يُعْطِيَهُمُ الْمُسْلِمُونَ شَيْئًا عَلَى أَنْ يَكُفُّوا عَنْهُمْ

مسلمان جنگ بندی کے لیے کچھ دیں اس میں خیر نہیں ہے

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : لأَنَّ الْقَتْلَ لِلْمُسْلِمِينَ شَهَادَةٌ وَأَنَّ الإِسْلاَمَ أَعَزُّ مِنْ أَنْ يُعْطَى مُشْرِكٌ عَلَى أَنْ يَكُفَّ عَنْ أَهْلِهِ لأَنَّ أَهْلَهُ قَاتِلِينَ وَمَقْتُولِينَ ظَاهِرُونَ عَلَى الْحَقِّ.

قَالَ الشَّيْخُ قَدْ رُوِّينَا فِي حَدِيثِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ فِي قِصَّةِ الأَهْوَازِ أَنَّهُ قَالَ فَأَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا عَنْ رِسَالَةِ رَبِّنَا : أَنَّهُ مَنْ قُتِلَ مِنَّا صَارَ إِلَى جَنَّةٍ وَنَعِيمٍ لَمْ يُرَ مِثْلُهُ قَطُّ وَمَنْ بَقِيَ مِنَّا مَلَكَ رِقَابَكُمْ.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: قتل مسلمان کی شہادت ہے اور اسلام کا مشرک کو جنگ بندی کے لیے کچھ دینا مناسب خیال نہیں کرتا، کیونکہ مسلمان قاتل یا مقتول دونوں صورتوں میں حق پر ہیں۔

شیخ فرماتے ہیں: مغیرہ بن شعبہ کی حدیث اہواز کے بارے میں ہے کہ ہمارے رب کا پیغام ہے: جو قتل ہو گیا وہ نعمتوں والی جنت میں جن جیسی دیکھی بھی نہیں گئی اور جو ہمارے باقی بچیں گے وہ تمہاری گردنوں کے مالک ہوں گے۔

(۱۸۸۴۲) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبْدُوسٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- بَعَثَ خَالَهُ وَكَانَ اسْمُهُ حَرَامٌ أَخَا أُمِّ سُلَيْمٍ فِي سَبْعِينَ رَجُلاً فَقُتِلُوا يَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ وَكَانَ رَئِيسُ الْمُشْرِكِينَ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ وَكَانَ أَتَى النَّبِيَّ -صلى الله عليه وسلم- فَقَالَ : أُخَيِّرُكَ بَيْنَ ثَلاَثِ خِصَالٍ أَنْ يَكُونَ لَكَ أَهْلُ السَّهْلِ وَلِي أَهْلُ الْمَدَرِ وَأَكُونَ خَلِيفَتَكَ مِنْ بَعْدِكَ أَوْ أَغْزُوكَ بِغَطَفَانَ بِأَلْفِ أَشْقَرَ وَأَلْفِ شَقْرَاءَ . قَالَ : فَطُعِنَ فِي بَيْتِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي فُلاَنٍ فَقَالَ : غُدَّةٌ كَغُدَّةِ الْبَكْرِ فِي بَيْتِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي فُلاَنٍ

ائْتُونِي بِفَرَسِي فَرَكِبَهُ فَمَاتَ عَلَى ظَهْرِ فَرَسِهِ فَانْطَلَقَ حَرَامٌ أَخُو أُمِّ سُلَيْمٍ وَرَجُلاَنِ مَعَهُ رَجُلٌ أَعْرَجُ وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي فُلاَنٍ قَالَ : كُونَا قَرِيبًا مِنِّي حَتَّى آتِيَهُمْ فَإِنْ آمَنُونِي كُنْتُمْ كَذَا وَإِنْ قَتَلُونِي أَتَيْتُمْ أَصْحَابَكُمْ فَأَتَاهُمْ حَرَامٌ فَقَالَ : أَتُؤْمِنُونِي أُبَلِّغُكُمْ رِسَالَةَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- قَالُوا نَعَمْ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ وَأَوْمَئُوا إِلَى رَجُلٍ فَأَتَاهُ مِنْ خَلْفِهِ فَطَعَنَهُ. قَالَ هَمَّامٌ أَحْسِبُهُ قَالَ فَأَنْفَذَهُ بِالرُّمْحِ فَقَالَ : اللَّهُ أَكْبَرُ فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَلُحِقَ الرَّجُلُ فَقُتِلَ كُلُّهُمْ إِلاَّ الأَعْرَجَ كَانَ فِي رَأْسِ الْجَبَلِ قَالَ إِسْحَاقُ فَحَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ أُنْزِلَ عَلَيْنَا ثُمَّ كَانَ مِنَ الْمَنْسُوخِ إِنَّا قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- سَبْعِينَ صَبَاحًا عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَبَنِي لِحْيَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُوسَى بْنِ إِسْمَاعِيلَ. [صحيح- بخاري ٤٠٩١]

(۱۸۸۲۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے ماموں حرام جو ام سلیم کے بھائی تھے، ان ستر آدمیوں میں روانہ کیا جو بئر معونہ پر قتل کر دیے گئے۔ مشرکین کا رئیس عامر بن طفیل نبی کے پاس آیا، اس نے کہا: میں تجھے تین چیزوں میں اختیار دیتا ہوں، ① آپ کے لیے بدر اور میرے ساتھی گھروں میں رہنے والے لوگ، ② آپ کے بعد میں خلیفہ ہوں گا، ③ میں تیرے ساتھ ایک ہزار سرخ وسفید رنگت والے نوجوانوں کے ساتھ جنگ کروں گا۔ راوی کہتے ہیں: بنو فلاں کے گھر اس کو نیزہ مارا گیا یا بنو فلاں قبیلے کی عورت کے گھر میں وہ طاعون کی بیماری میں مبتلا ہو گیا، اس نے اپنا گھوڑا منگوایا تو عامر بن طفیل اپنے گھوڑے پر سواری فوت ہو گیا، تو ام سلیم کے بھائی حرام اور اس کے ساتھ دو شخص اور بھی چلے، ایک لنگڑا اور ایک بنو فلاں قبیلے کا شخص۔

راوی کہتے ہیں کہ وہ دونوں میرے قریب آ گئے۔ میں ان کے پاس گیا اور کہا: اگر تم نے مجھے پناہ دے دی تو تمہیں ملے گا اور اگر انہوں نے مجھے قتل کر دیا تو تم اپنے ساتھیوں کے پاس چلے جانا۔ حرام ان کے پاس آ گئے، کہنے لگے: میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کا پیغام دیتا ہوں۔ کیا تم ایمان لاؤ گے، انہوں نے حامی بھری تو حرام نے ان کو وعظ شروع کر دیا جبکہ انہوں نے کسی شخص کو پیچھے سے اتارا اس نے نیزہ مار کر حرام کو ہلاک کر دیا۔ ہمام کہتے ہیں: میرا گمان ہے کہ جب اسے نیزہ لگا، اس نے کہا: اللہ اکبر رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا، اس شخص نے باقی افراد کو بھی قتل کر ڈالا، سوائے اعرج کے، کیونکہ وہ پہاڑ کی چوٹی پر تھے۔

(ب) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ ہمارے پاس لایا گیا، پھر یہ بات منسوخ ہو گئی کہ ہماری ملاقات اللہ رب العزت سے ہوئی، وہ ہم سے راضی اور ہم اس سے راضی تھے، نبی ﷺ نے ۷۰ دن رعل وذکوان بنو لحیان قبیلوں پر بد دعا کی کیونکہ انہوں نے اللہ و رسول کی نافرمانی کی تھی۔

(۱۸۸۲۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو الأَدِيبُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الإِسْمَاعِيلِيُّ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ أَخْبَرَنَا

عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ : لَمَّا طُعِنَ حَرَامُ بْنُ مِلْحَانَ وَكَانَ خَالَهُ يَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ فَقَالَ بِالدَّمِ هَكَذَا فَنَضَحَهُ عَلَى وَجْهِهِ وَرَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ : فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ حِبَّانَ. [صحيح. بخاري ٤٠٩٢]

(۱۸۸۲۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حرام بن ملحان کو نیزہ مارا گیا اور ان کا ماموں بئر معونہ کے دن تھا، اس نے خون کے نکلتے وقت اپنے چہرے اور سر پر پانی چھڑکتے ہوئے کہا کہ رب کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہو گیا۔

(١٨٨٢٤) أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو الأَدِيبُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الإِسْمَاعِيلِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الصُّوفِيُّ حَدَّثَنَا خَلَفٌ هُوَ ابْنُ سَالِمٍ الْمُخَرِّمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا : اسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ النَّبِيَّ -ﷺ- فِي الْخُرُوجِ مِنْ مَكَّةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فِي الْهِجْرَةِ وَمَعَهُمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ قَالَ فَقُتِلَ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ يَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ وَأُسِرَ عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ فَقَالَ لَهُ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ : مَنْ هَذَا وَأَشَارَ إِلَى قَتِيلٍ فَقَالَ لَهُ عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ : هَذَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ فَقَالَ : لَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدَ مَا قُتِلَ رُفِعَ إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى إِنِّي لأَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الأَرْضِ قَالَ فَأَتَى النَّبِيَّ -ﷺ- خَبَرُهُمْ فَنَعَاهُمْ وَقَالَ : إِنَّ أَصْحَابَكُمْ أُصِيبُوا وَإِنَّهُمْ قَدْ سَأَلُوا رَبَّهُمْ فَقَالُوا رَبَّنَا أَخْبِرْ عَنَّا إِخْوَانَنَا بِمَا رَضِينَا عَنْكَ وَرَضِيتَ عَنَّا قَالَ فَأَخْبَرَهُمْ عَنْهُمْ قَالَ : وَأُصِيبَ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ عُرْوَةُ بْنُ أَسْمَاءَ بْنِ الصَّلْتِ سُمِّيَ بِهِ عُرْوَةُ وَمُنْذِرُ بْنُ عَمْرٍو وَسُمِّيَ بِهِ مُنْذِرٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ وَجَعَلَ آخِرَ الْحَدِيثِ مِنْ قَوْلِ عُرْوَةَ. [صحيح ٤٠٩٣]

(۱۸۸۲۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے ہجرت کی اجازت طلب کی، انہوں نے ہجرت کے متعلق حدیث ذکر کی، ان کے ساتھ عامر بن فہیرہ تھے، کہتے ہیں: عامر بن فہیرہ بئر معونہ کے دن قتل کر دیے گئے، عمرو بن امیہ ضمری قیدی بنا لیے گئے، عامر بن طفیل نے مقتول کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا: یہ کون ہے؟ تو عمرو بن امیہ نے کہا: یہ عامر بن فہیرہ ہے۔ اس نے کہا: میں نے اس کے قتل کے بعد دیکھا کہ اسے آسمانوں زمین کے درمیان اٹھایا گیا، راوی کہتے ہیں کہ ان کے قتل کی خبر نبی ﷺ کو دی گئی تو آپ نے فرمایا: تمہارے ساتھی شہید کر دیے گئے تو انہوں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ ہمارے رب ہمارے بھائیوں کو خبر دے دینا کہ تو ہم سے راضی اور ہم تجھ سے راضی ہیں۔ راوی کہتے ہیں: ان کی جانب سے خبر دی گئی۔ اس دن عروہ بن اسماء بن صلت جس کو عروہ اور منذر بن عمر کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔

(١٨٨٢٥) أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْحَرَشِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ عَنْ أَبِي

أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : لَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ كَذَلِكَ .

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَنْصُورٍ وَغَيْرِهِ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۸۸۲۵) حضرت ثوبان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر ہی رہے گا۔ ان کو کوئی گمراہی نقصان نہ دے گی، قیامت تک وہ اسی حالت پر رہے گی۔

(۴۷) باب الرُّخْصَةِ فِي الإِعْطَاءِ فِي الْفِدَاءِ وَنَحْوِهِ لِلضَّرُورَةِ

فدیہ دینے کی رخصت اور اس طرح کی ضرورت کا بیان

(۱۸۸۲۶) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِءُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- فَدَى رَجُلاً بِرَجُلَيْنِ.

أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ كَمَا مَضَى.

وَمَضَى حَدِيثُ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ فِي الْمَرْأَةِ الَّتِي اسْتَوْهَبَهَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- مِنْهُ وَبَعَثَ بِهَا إِلَى مَكَّةَ وَفِي أَيْدِيهِمْ أَسْرَى فَفَدَاهُمْ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ. [صحيح]

(۱۸۸۲۶) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک شخص دو افراد کے عوض فدیہ میں دیا۔

(ب) سلمہ بن اکوع نے جو عورت رسول اللہ ﷺ کو ہبہ کی تھی، رسول اللہ ﷺ نے اس کے عوض کئی قیدی منگوائے۔

(۱۸۸۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ : مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّئِيسُ الْجُرْجَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ : مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْعَبْدِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ : الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ فُورَكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- قَالَ : أَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ وَعُودُوا الْمَرِيضَ . قَالَ سُفْيَانُ وَالْعَانِي الأَسِيرُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَثِيرٍ وَعَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ جَرِيرٍ. [صحيح۔ بخاری ۵۳۷۳]

(۱۸۸۲۷) حضرت ابوموسیٰ نبی ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: بھوکوں کو کھانا کھلاؤ، قیدی آزاد کرو اور بیمار کی تیمارداری کرو۔ سفیان کہتے ہیں کہ عانی سے مراد قیدی ہیں۔

(۱۸۸۲۸) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّقَّاءِ وَأَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِءُ قَالاَ أَخْبَرَنَا

الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنَ الْوَحْيِ شَيْءٌ قَالَ : لاَ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا أَعْلَمُهُ إِلاَّ فَهْمًا يُعْطِيهِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ رَجُلاً وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قُلْتُ : وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ؟ قَالَ : الْعَقْلُ وَفَكَاكُ الأَسِيرِ وَلاَ يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِقَتْلِ مُشْرِكٍ. قَالَ زُهَيْرٌ فَقُلْتُ لِمُطَرِّفٍ :وَمَا فَكَاكُ الأَسِيرِ؟ قَالَ :أَنْ يُفَكَّ مِنَ الْعَدُوِّ. وَجَرَتْ بِذَلِكَ السُّنَّةُ. قَالَ مُطَرِّفٌ :الْعَقْلُ الْمَعْقُلَةُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ يُونُسَ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۸۲۸) ابوجحیفہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: اے امیر المومنین! کیا آپ کے پاس وحی سے کوئی خاص چیز ہے؟ انہوں نے کہا: کچھ بھی نہیں، اس ذات کی قسم جس نے دانے کو پھاڑا اور روح کو پیدا فرمایا، صرف اس میں سوجھ بوجھ تو اللہ کسی انسان کو عطا کرتا ہے اور جو اس صحیفہ میں ہے؟ میں نے پوچھا: صحیفہ میں کیا ہے؟ تو فرمانے لگے: دیت اور قیدیوں کی آزادی کے بارے میں اور یہ کہ کسی مومن کو مشرک کے بدلے قتل نہ کیا جائے۔ پھر کہتے ہیں: میں نے مطرف سے پوچھا: قیدی کو آزاد کرانا کیا ہے؟ فرماتے ہیں کہ دشمن سے آزاد کروائیں، اس طرح سنت جاری ہے اور ملت کہتے ہیں کہ دیت ادا کرنا۔

(۴۸) باب الْهُدْنَةِ عَلَى أَنْ يَرُدَّ الإِمَامُ مَنْ جَاءَ بَلَدَهُ مُسْلِمًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ

مسلم خلیفہ مشرک جو مسلم ہو کر آ جائے تو اسے صلح کی بنا پر واپس کر سکتا ہے

(۱۸۸۲۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ :أَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :صَالَحَ النَّبِيُّ -ﷺ- الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلَى ثَلاَثَةِ أَشْيَاءَ عَلَى أَنَّ مَنْ أَتَاهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ رَدَّهُ إِلَيْهِمْ وَمَنْ أَتَاهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَمْ يَرُدُّوهُ وَعَلَى أَنْ يَدْخُلَهَا مِنْ قَابِلٍ فَيُقِيمُ بِهَا ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ وَلاَ يَدْخُلَهَا إِلاَّ بِجُلُبَّانِ السِّلاَحِ السَّيْفِ وَالْقَوْسِ وَنَحْوِهِ فَجَاءَ أَبُو جَنْدَلٍ يَحْجُلُ فِي قُيُودِهِ فَرَدَّهُ إِلَيْهِمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي حُذَيْفَةَ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۸۲۹) حضرت براء فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مشرکین سے تین باتوں پر صلح حدیبیہ کی: ① جو مشرکین میں سے آپ کے پاس آئے گا آپ واپس کریں گے، ② جو مسلمان کفار مکہ کے پاس آ جائے اسے واپس نہ کیا جائے گا، ③ نیز آپ آئندہ سال مکہ مکرمہ میں داخل ہوں گے اور وہاں تین دن قیام کریں گے اور ہتھیار، تلوار وغیرہ کمان میں ڈال کر آئیں گے۔ جب ابوجندل بیڑیوں میں چلتا ہوا آیا تو آپ نے اسے کفار کی جانب واپس کر دیا۔

(۱۸۸۳۰) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ :عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِءُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ

يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا صَالَحَ قُرَيْشًا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : اكْتُبْ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ . فَقَالَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو : لاَ نَعْرِفُ الرَّحْمَنَ الرَّحِيمَ اكْتُبْ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : اكْتُبْ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ . فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : اكْتُبْ هَذَا مَا صَالَحَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ . فَقَالَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو : لَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ لَصَدَّقْنَاكَ وَلَمْ نُكَذِّبْكَ اكْتُبِ اسْمَكَ وَاسْمَ أَبِيكَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ . وَكَتَبَ مَنْ أَتَانَا مِنْكُمْ رَدَدْنَاهُ عَلَيْكُمْ وَمَنْ أَتَاكُمْ مِنَّا تَرَكْنَاهُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ نُعْطِيهِمْ هَذَا قَالَ : مَنْ أَتَاهُمْ مِنَّا فَأَبْعَدَهُ اللَّهُ وَمَنْ أَتَانَا مِنْهُمْ فَرَدَدْنَاهُ عَلَيْهِمْ جَعَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ فَرَجًا وَمَخْرَجًا .

أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ عَفَّانَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ . [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۸۳۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ کے دن جب قریش سے صلح کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: لکھو، میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان رحم کرنے والا ہے تو سہیل بن عمرو نے کہا: ہم رحمٰن و رحیم کو نہیں جانتے، آپ لکھیں، اے اللہ! تیرے نام سے ابتدا ہے تو نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا لکھو کہ میں اے اللہ تیرے نام سے شروع کرتا ہوں، نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: لکھو کہ اس معاہدہ میں محمد رسول اللہ ﷺ نے صلح کی ہے تو سہیل بن عمرو نے فوراً اعتراض کر دیا کہ اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول تسلیم کرتے تو آپ کی تصدیق کرتے، تکذیب کبھی نہ کرتے، آپ اپنا اور والد کا نام تحریر کریں تو آپ نے فرمایا: اے علی! لکھو محمد بن عبداللہ اور یہ شرط تحریر کی۔ تمہاری آدمی ہم واپس کر دیں گے لیکن ہمارا آدمی واپس نہ کیا جائے گا، صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ ہم انہیں دے دیں گے؟ فرمایا: جو ہم سے گیا اللہ نے اسے ہم سے دور کر دیا اور جس کو ہم واپس کریں گے، اس کے لیے اللہ راستہ نکال دے گا۔

(۱۸۸۳۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ الْقَاضِي قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ فِي قِصَّةِ الْحُدَيْبِيَةِ وَخُرُوجِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَأَنَّهُ لَمَّا انْتَهَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ جَرَى بَيْنَهُمَا الْقَوْلُ حَتَّى وَقَعَ الصُّلْحُ عَلَى أَنْ تُوضَعَ الْحَرْبُ بَيْنَهُمَا عَشْرَ سِنِينَ وَأَنْ يَأْمَنَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَأَنْ يَرْجِعَ عَنْهُمْ عَامَهُمْ ذَلِكَ حَتَّى إِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَدِمَهَا خَلَّوْا بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَكَّةَ فَأَقَامَ بِهَا ثَلاَثًا وَأَنَّهُ لاَ يَدْخُلُهَا إِلاَّ بِسِلاَحِ الرَّاكِبِ وَالسُّيُوفِ فِي الْقُرُبِ وَأَنَّهُ مَنْ أَتَانَا مِنْ أَصْحَابِكَ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهِ لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ وَأَنَّهُ مَنْ أَتَاكَ مِنَّا بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهِ رَدَدْتَهُ عَلَيْنَا. وَذَكَرَ الْحَدِيثَ فِي كِتَابَةِ الصَّحِيفَةِ قَالَ : فَإِنَّ الصَّحِيفَةَ لَتُكْتَبُ إِذْ طَلَعَ أَبُو جَنْدَلِ بْنُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو يَرْسُفُ فِي الْحَدِيدِ وَقَدْ كَانَ أَبُوهُ

حَبَسَهُ فَأَفْلَتَ فَلَمَّا رَآهُ سُهَيْلٌ قَامَ إِلَيْهِ فَضَرَبَ وَجْهَهُ وَأَخَذَ بِلَبَّتِهِ يَتُلُّهُ وَقَالَ :يَا مُحَمَّدُ قَدْ وَلَجَتِ الْقَضِيَّةُ بَيْنِي وَبَيْنَكَ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَكَ هَذَا قَالَ :صَدَقْتَ . وَصَاحَ أَبُو جَنْدَلٍ بِأَعْلَى صَوْتِهِ :يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ أَأُرَدُّ إِلَى الْمُشْرِكِينَ يَفْتِنُونِي فِي دِينِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- لأَبِي جَنْدَلٍ :أَبَا جَنْدَلٍ اصْبِرْ وَاحْتَسِبْ فَإِنَّ اللَّهَ جَاعِلٌ لَكَ وَلِمَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُسْتَضْعَفِينَ فَرَجًا وَمَخْرَجًا إِنَّا قَدْ صَالَحْنَا هَؤُلاَءِ الْقَوْمَ وَجَرَى بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الْعَهْدُ وَإِنَّا لاَ نَغْدِرُ . فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَمْشِي إِلَى جَنْبِ أَبِي جَنْدَلٍ وَأَبُوهُ يَتُلُّهُ وَهُوَ يَقُولُ :أَبَا جَنْدَلٍ اصْبِرْ وَاحْتَسِبْ فَإِنَّمَا هُمُ الْمُشْرِكُونَ وَإِنَّمَا دَمُ أَحَدِهِمْ دَمُ كَلْبٍ وَجَعَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُدْنِي مِنْهُ قَائِمَ السَّيْفِ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَجَوْتُ أَنْ يَأْخُذَهُ فَيَضْرِبَ بِهِ أَبَاهُ فَضَنَّ بِأَبِيهِ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ فِي التَّحَلُّلِ مِنَ الْعُمْرَةِ وَالرُّجُوعِ قَالاَ :وَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- الْمَدِينَةَ وَاطْمَأَنَّ بِهَا أَفْلَتَ إِلَيْهِ أَبُو بَصِيرٍ عُتْبَةُ بْنُ أَسِيدِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ فَكَتَبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فِيهِ الأَخْنَسُ بْنُ شَرِيقٍ وَالأَزْهَرُ بْنُ عَبْدِ عَوْفٍ وَبَعَثَا بِكِتَابِهِمَا مَعَ مَوْلًى لَهُمَا وَرَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَىٍّ اسْتَأْجَرَاهُ لِيَرُدَّ عَلَيْهِمَا صَاحِبَهُمَا أَبَا بَصِيرٍ فَقَدِمَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَدَفَعَا إِلَيْهِ كِتَابَهُمَا فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- أَبَا بَصِيرٍ فَقَالَ لَهُ :يَا أَبَا بَصِيرٍ إِنَّ هَؤُلاَءِ الْقَوْمَ قَدْ صَالَحُونَا عَلَى مَا قَدْ عَلِمْتَ وَإِنَّا لاَ نَغْدِرُ فَالْحَقْ بِقَوْمِكَ . فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللَّهِ تَرُدُّنِي إِلَى الْمُشْرِكِينَ يَفْتِنُونِي فِي دِينِي وَيَعْبَثُونَ بِي. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :اصْبِرْ يَا أَبَا بَصِيرٍ وَاحْتَسِبْ فَإِنَّ اللَّهَ جَاعِلٌ لَكَ وَلِمَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَرَجًا وَمَخْرَجًا . قَالَ فَخَرَجَ أَبُو بَصِيرٍ وَخَرَجَا حَتَّى إِذَا كَانُوا بِذِى الْحُلَيْفَةِ جَلَسُوا إِلَى سُورِ جِدَارٍ فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ لِلْعَامِرِيِّ :أَصَارِمٌ سَيْفُكَ هَذَا يَا أَخَا بَنِي عَامِرٍ قَالَ :نَعَمْ قَالَ :أَنْظُرُ إِلَيْهِ قَالَ :إِنْ شِئْتَ فَاسْتَلَّهُ فَضَرَبَ بِهِ عُنُقَهُ وَخَرَجَ الْمَوْلَى يَشْتَدُّ فَطَلَعَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ :هَذَا رَجُلٌ قَدْ رَأَى فَزَعًا . فَلَمَّا انْتَهَى إِلَيْهِ قَالَ :وَيْحَكَ مَا لَكَ؟ . قَالَ :قَتَلَ صَاحِبُكُمْ صَاحِبِي فَمَا بَرِحَ حَتَّى طَلَعَ أَبُو بَصِيرٍ مُتَوَشِّحًا السَّيْفَ فَوَقَفَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللَّهِ وَفَتْ ذِمَّتُكَ وَأَدَّى اللَّهُ عَنْكَ وَقَدِ امْتَنَعْتُ بِنَفْسِي عَنِ الْمُشْرِكِينَ أَنْ يَفْتِنُونِي فِي دِينِي أَوْ أَنْ يَعْبَثُوا بِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :وَيْلُ أُمِّهِ مِحَشَّ حَرْبٍ لَوْ كَانَ مَعَهُ رِجَالٌ . فَخَرَجَ أَبُو بَصِيرٍ حَتَّى نَزَلَ بِالْعِيصِ وَكَانَ طَرِيقَ أَهْلِ مَكَّةَ إِلَى الشَّامِ فَسَمِعَ بِهِ مَنْ كَانَ بِمَكَّةَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَبِمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فِيهِ فَلَحِقُوا بِهِ حَتَّى كَانَ فِي عُصْبَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَرِيبٍ مِنَ السِّتِّينَ أَوِ السَّبْعِينَ فَكَانُوا لاَ يَظْفَرُونَ بِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ إِلاَّ قَتَلُوهُ وَلاَ تَمُرُّ عَلَيْهِمْ عِيرٌ إِلاَّ اقْتَطَعُوهَا حَتَّى كَتَبَتْ فِيهَا قُرَيْشٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- يَسْأَلُونَهُ بِأَرْحَامِهِمْ لَمَا آوَاهُمْ فَلاَ حَاجَةَ لَنَا بِهِمْ فَفَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فَقَدِمُوا عَلَيْهِ

الْمَدِينَةَ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۸۸۳۱) عروہ حضرت مسور بن مخرمہ سے حدیبیہ کا قصہ روایت کرتے ہیں کہ جب سہیل اور نبی ﷺ کی بات چیت ہوئی اور دس سال کے لیے جنگ بندی طے پائی تو لوگ ایک دوسرے سے بے خوف ہو گئے۔ اس سال آپ واپس جائیں اور آئندہ سال آ کر مکہ میں تین دن تک قیام کر سکتے ہیں اور مکہ میں داخلے کے وقت اسلحہ اور تلواریں میان میں رکھیں گے اور تمہارا کوئی شخص بغیر ولی کی اجازت سے ہمارے پاس آ گیا تو واپس نہ کیا جائے گا۔ لیکن ہمارا کوئی شخص آپ کے پاس آیا تو آپ کو واپس کرنا پڑے گا۔ اس نے معاہدہ کی تحریر کا تذکرہ کیا۔ ابھی معاہدہ لکھا جا رہا تھا کہ ابوجندل بن سہیل بن عمرو لوہے کی بیڑیوں میں چلتا ہوا آ گیا۔ اس کے باپ نے قید کر رکھا تھا جب سہیل نے دیکھا تو کھڑے ہو کر منہ پر تھپڑ رسید کر دیا اور گردن سے پکڑ کر گرا دیا۔ سہیل نے کہا: اے محمد! اس کے آنے سے پہلے ہمارے درمیان معاہدہ طے پا چکا۔ آپ نے فرمایا: تو نے سچ کہا تو ابوجندل نے کہا: اے مسلمانو! کیا میں واپس کیا جاؤں گا۔ یہ مجھے دین کے بارے میں آزمائش میں ڈالتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے ابو جندل سے کہا: صبر کرو۔ اللہ آپ کے لیے اور دوسرے کمزور مسلمانوں کے لیے نکلنے کے اسباب پیدا فرما دے گا کیونکہ ہمارے درمیان عہد ہو چکا جس کو ہم توڑنا نہیں چاہتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابوجندل کے پاس گئے۔ جب اس کا والد اس کو گرائے ہوئے تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوجندل صبر کرو، کیونکہ مشرکین کا خون کتے کے خون کی طرح ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ تلوار کا دستہ اس کے قریب کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں واپس ہوا تاکہ پکڑ لے اور اپنے باپ کو قتل کر دے، پھر اس نے عمرہ سے حلال ہونے اور واپسی کا تذکرہ کیا، دونوں یعنی مسور بن مخرمہ اور مروان فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ واپس آ گئے تو پیچھے ابوبصیر بھی بھاگ کر آ گئے، یعنی عتبہ بن اسید بن جاریہ ثقفی جو بنو زہرہ کے حلیف تھے، اخنس بن شریک، ازھر بن عبد مناف نے رسول اللہ ﷺ کو خط لکھا۔ ان کا ایک غلام اور دوسرا بنو عامر بن لوئی کا شخص اس خط کو لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ اس میں مطالبہ تھا کہ ابوبصیر کو واپس کیا جائے۔ انہوں نے خط رسول اللہ ﷺ کو دیا تو آپ نے ابوبصیر کو بلایا اور فرمایا: اے ابو بصیر! آپ جانتے ہیں کہ ہماری اس قوم سے صلح ہے اور ہم وعدہ توڑنا نہیں چاہتے۔ آپ اپنی قوم کے پاس چلے جائیں تو ابوبصیر نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ مجھے مشرکین کی جانب واپس کریں گے، جو مجھے دین کے بارے میں فتنہ میں ڈال دیں اور میرے ساتھ کھیل کود کریں؟ آپ نے فرمایا: اے ابوبصیر! صبر کرو، ثواب کی نیت کرو۔

اللہ آپ اور کمزور مسلمانوں کے لیے نکلنے کی کشادہ راہ مہیا کر دیں گے، وہ دونوں ابوبصیر کو لے کر ذوالحلیفہ تک پہنچے تو ایک دیوار کے سائے میں آرام کی غرض سے بیٹھ گئے، ابوبصیر نے عامری شخص سے کہا: اے بنو عامر والے! آپ کی تلوار کافی مضبوط لگتی ہے؟ اس نے کہا: تلوار تو مضبوط ہی ہے۔ ابوبصیر نے کہا: میں دیکھ سکتا ہوں، عامری نے کہا: چاہو تو میان سے نکال کر دیکھ سکتے ہو۔ ابوبصیر نے اس عامری کی گردن اتار دی تو غلام بھاگتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پاس جا پہنچا۔ جب آپ مسجد میں تشریف فرما تھے، جب آپ نے اس شخص کو دیکھا تو فرمایا: اس کا واسطہ کسی خوفناک چیز سے پڑ گیا ہے۔ جب وہ آپ کے

پاس آیا۔ آپ نے پوچھا: تجھے کیا ہے؟ اس نے کہا: تمہارے ساتھی نے میرے ساتھی کو قتل کر دیا ہے۔ اتنی دیر میں ابو بصیر بھی تلوار سونتے آ پہنچے، وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑے ہوگئے اور کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ کا وعدہ پورا ہو گیا۔ اللہ نے آپ کا ذمہ ادا کر دیا۔ میں نے مشرکین سے اپنے آپ کو محفوظ کیا ہے تاکہ وہ دین کے بارے میں مجھے فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ آپ نے فرمایا: تیری ماں مرجائے تو لڑائی کو بھڑکانے والا ہے، اگرچہ تیرے چند ساتھی ہوں تو ابو بصیر اہل مکہ کا جو راستہ شام جاتا تھا اس پر آگئے جب کئی مسلمانوں نے سنا جو آپ نے اس کے بارے میں فرمایا تھا: تو وہ ابو بصیر کے ساتھ ملتے رہے، یہاں تک کہ وہ ۶۰ تا ۷۰ افراد کا ایک گروہ بن گیا وہ کسی قریشی شخص کو چھوڑتے نہ تھے قتل کر دیتے اور ہر قافلے کو لوٹ لیتے۔ پھر قریش نے مجبور ہو کر خط لکھا کہ ان کو اپنے پاس بلا لو ہمیں ان کی ضرورت نہیں ہے تو پھر آپ نے ابو بصیر گروپ کو واپس بلا لیا۔

(۱۸۸۳۲) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَتَّابٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَمِّهِ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ فَذَكَرَ هَذِهِ الْقِصَّةَ قَالَ فِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: وَيْلُ أُمِّهِ مِسْعَرَ حَرْبٍ لَوْ كَانَ مَعَهُ أَحَدٌ. وَجَاءَ أَبُو بَصِيرٍ بِسَلَبِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَ: خَمِّسْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: إِنِّي إِذَا خَمَّسْتُهُ لَمْ أُوفِ لَهُمْ بِالَّذِي عَاهَدْتُهُمْ عَلَيْهِ وَلَكِنْ شَأْنَكَ بِسَلَبِ صَاحِبِكَ وَاذْهَبْ حَيْثُ شِئْتَ. فَخَرَجَ أَبُو بَصِيرٍ مَعَهُ خَمْسَةُ نَفَرٍ كَانُوا قَدِمُوا مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ مَكَّةَ حَتَّى كَانُوا بَيْنَ الْعِيصِ وَذِي الْمَرْوَةِ مِنْ أَرْضِ جُهَيْنَةَ عَلَى طَرِيقِ عِيرَاتِ قُرَيْشٍ مِمَّا يَلِي سِيفَ الْبَحْرِ لاَ يَمُرُّ بِهِمْ عِيرٌ لِقُرَيْشٍ إِلاَّ أَخَذُوهَا وَقَتَلُوا أَصْحَابَهَا وَانْفَلَتَ أَبُو جَنْدَلِ بْنُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو فِي سَبْعِينَ رَاكِبًا أَسْلَمُوا وَهَاجَرُوا فَلَحِقُوا بِأَبِي بَصِيرٍ وَكَرِهُوا أَنْ يَقْدَمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فِي هُدْنَةِ الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ ذَكَرَ مَا بَعْدَهُ بِمَعْنَى مَا تَقَدَّمَ وَأَتَمَّ مِنْهُ. [ضعیف]

(۱۸۸۳۲) اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ اپنے چچا موسیٰ بن عقبہ سے اس قصہ کے بارے میں نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیری ماں مرجائے تو لڑائی کی آگ بھڑکانے والا ہے، اگرچہ تیرا ایک ہی ساتھی کیوں نہ ہو اور ابو بصیر مقتول کا سامان لے کر نبی ﷺ کے پاس آیا، کہنے لگا: اے اللہ کے رسول ﷺ! پانچواں حصہ وصول کر لیں، آپ نے فرمایا: اگر میں نے پانچواں حصہ وصول کر لیا تو گویا میں نے ان کا وعدہ پورا نہ کیا، لیکن یہ سامان لے کر جہاں چاہو چلے جاؤ تو ابو بصیر پانچ ساتھیوں سمیت جو مکہ سے آئے تھے عیص اور ذی المروہ جہینہ کی سرزمین جہاں سے قریشیوں کا جو قافلہ بھی گزرتا لوٹ لیتے اور مردوں کو قتل کر دیتے۔ ابو جندل بن سہیل بن عمرو ستر آدمیوں کے قافلہ میں مسلمان ہو کر ہجرت کر کے ابو بصیر کے ساتھ جا ملے اور انہوں نے مشرکین کے ساتھ صلح کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کے پاس جانا پسند نہ کیا۔

(۳۹) باب نَقْضِ الصُّلْحِ فِيمَا لاَ يَجُوزُ وَهُوَ تَرْكُ رَدِّ النِّسَاءِ إِنْ كُنَّ دَخَلْنَ فِي الصُّلْحِ

جس وجہ سے صلح توڑنا جائز ہے وہ یہ ہے کہ عورتوں کو واپس نہ کیا جائے گا اگرچہ وہ صلح کے اندر داخل ہی کیوں نہ ہو

(۱۸۸۳۳) أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ : بَلَغَنَا أَنَّهُ قَاضَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- مُشْرِكِي قُرَيْشٍ عَلَى الْمُدَّةِ الَّتِي جَعَلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَنْزَلَ اللَّهُ فِيمَا قَضَى بِهِ بَيْنَهُمْ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ يُخْبِرَانِ عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- لَمَّا كَاتَبَ سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو يَوْمَئِذٍ كَانَ فِيمَا اشْتَرَطَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو عَلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- أَنَّهُ لاَ يَأْتِيكَ مِنَّا أَحَدٌ وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلاَّ رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا فَخَلَّيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ فَكَرِهَ الْمُؤْمِنُونَ ذَلِكَ وَامْتَعَضُوا بِهِ أَوْ قَالَ كَلِمَةً أُخْرَى.

قَالَ الإِمَامُ أَحْمَدُ رَحِمَهُ اللَّهُ لَمْ يُقِمْ شَيْخُنَا هَذِهِ الْكَلِمَةَ وَرَأَيْتُهُ فِي نُسْخَةٍ وَامْتَعَضُوا.

وَأَبَى سُهَيْلٌ إِلاَّ ذَلِكَ فَكَاتَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- وَرَدَّ يَوْمَئِذٍ أَبَا جَنْدَلٍ إِلَى أَبِيهِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو وَلَمْ يَأْتِهِ أَحَدٌ مِنَ الرِّجَالِ إِلاَّ رَدَّهُ فِي تِلْكَ الْمُدَّةِ وَإِنْ كَانَ مُسْلِمًا وَجَاءَ الْمُؤْمِنَاتُ وَكَانَتْ أُمُّ كُلْثُومٍ بِنْتُ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ مِمَّنْ خَرَجَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- يَوْمَئِذٍ وَهِيَ عَاتِقٌ فَجَاءَ أَهْلُهَا يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- أَنْ يَرْجِعَهَا إِلَيْهِمْ فَلَمْ يَرْجِعْهَا إِلَيْهِمْ لِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِنَّ ﴿إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ اللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِهِنَّ فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلاَ تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ لاَ هُنَّ حِلٌّ لَهُمْ وَلاَ هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ﴾ [الممتحنة ۱۰] قَالَ عُرْوَةُ فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- كَانَ يَمْتَحِنُهُنَّ بِهَذِهِ الآيَةِ ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَى أَنْ لاَ يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلاَ يَسْرِقْنَ وَلاَ يَزْنِينَ وَلاَ يَقْتُلْنَ أَوْلاَدَهُنَّ﴾ [الممتحنة ۱۲] الآيَةَ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا : فَمَنْ أَقَرَّ بِهَذَا الشَّرْطِ مِنْهُنَّ قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : قَدْ بَايَعْتُكِ. كَلاَمًا يُكَلِّمُهَا بِهِ وَاللَّهِ مَا مَسَّتْ يَدُهُ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ فِي الْمُبَايَعَةِ مَا بَايَعَهُنَّ إِلاَّ بِقَوْلِهِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ يَحْيَى بْنِ بُكَيْرٍ. [صحيح]

(۱۸۸۳۳) ابن شہاب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مشرکین کے ساتھ حدیبیہ کے دن ایک مدت تک صلح کی، تو اللہ

رب العزت نے اس کے بارے میں قرآن نازل کیا جو ان کے درمیان صلح تھی۔

(ب) عروہ بن زبیر نے مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ جب آپ نے سہیل بن عمرو کو معاہدہ تحریر کروایا جس میں سہیل بن عمرو نے یہ شرط رکھی تھی کہ ہمارا کوئی آدمی اگرچہ آپ کے دین پر ہوا تو آپ اسے واپس کریں گے تو مومنوں نے اس کو ناپسند کیا اور شور کیا یا کوئی دوسری بات کہی اور سہیل بن عمرو کو نبی ﷺ نے معاہدہ تحریر کروایا تو اسی دن ابوجندل کو ان کے والد سہیل بن عمرو کے سپرد کیا گیا اور جو مسلمان بھی اس مدت کے اندر مکہ سے آیا آپ نے واپس کر دیا اور مومنہ عورتیں جن میں کلثوم بنت عقبہ ابن ابی معیط بھی رسول اللہ ﷺ کے پاس آگئیں تو اس کے گھر والوں نے رسول اللہ ﷺ سے واپسی کا مطالبہ کیا تو آپ نے ان کو واپس نہیں کیا، کیونکہ قرآن نازل ہوا: ﴿إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ اللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِهِنَّ اللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِهِنَّ فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ لَا هُنَّ حِلٌّ لَهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ﴾ [الممتحنۃ ۱۰]

جب مومنہ عورتیں ہجرت کر کے تمہارے پاس آئیں تو ان کا امتحان کر لیا کرو۔ اللہ ان کے ایمانوں کو جانتا ہے اگر تم ان کو مومنہ پاؤ تو کفار کی جانب واپس نہ کرو، وہ عورتیں ان کے لیے اور وہ مردان کے لیے حلال نہیں ہیں۔

(ب) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس آیت کے ذریعے امتحان لیتے تھے: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَى أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ﴾ [الممتحنۃ ۱۲]

اے نبی! جب آپ کے پاس مومنہ عورتیں آئیں تو اس بات پر بیعت لیں کہ اللہ کے ساتھ شرک نہیں کرنا، چوری، زنا اور اپنی اولاد کو قتل نہیں کرنا۔ عروہ کہتے ہیں: جو اس شرط کا اقرار کرتی تو رسول اللہ ﷺ فرما دیتے: میں نے تجھ سے بیعت لے لی ہے صرف کلام کرتے، اللہ کی قسم! آپ نے کسی عورت کا بیعت کرتے وقت ہاتھ نہیں چھوا۔

(۱۸۸۳۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ ثَوْرٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى مَا مَضَى زَادَ ثُمَّ جَاءَ نِسْوَةٌ مُؤْمِنَاتٌ مُهَاجِرَاتٌ الآيَةَ فَنَهَاهُمُ اللَّهُ أَنْ يَرُدُّوهُنَّ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرُدُّوا الصَّدَاقَ. [صحيح]

(۱۸۸۳۴) مسور بن مخرمہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صلح حدیبیہ کے وقت نکلے۔ اس میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ مومنہ عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو اللہ نے ان کو واپس کرنے سے منع کر دیا۔ صرف حق مہر واپس کرنے کا حکم دے دیا۔

(۱۸۸۳۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ الْقَاضِي قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَقَدْ كَتَبَ إِلَيْهِ ابْنُ أَبِي هُنَيْدَةَ يَسْأَلُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ﴾

[الممتحنۃ ۱۰] فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُرْوَةُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- كَانَ صَالَحَ أَهْلَ الْحُدَيْبِيَةِ وَشَرَطَ لَهُمْ أَنَّهُ مَنْ أَتَاهُ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهِ رَدَّهُ عَلَيْهِمْ فَلَمَّا هَاجَرَ الْمُسْلِمَاتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- أَمَرَهُ اللَّهُ بِامْتِحَانِهِنَّ فَإِنْ كُنَّ جِئْنَ رَغْبَةً فِي الإِسْلاَمِ لَمْ يَرُدَّهُنَّ عَلَيْهِمْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلاَ تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ﴾ [الممتحنۃ ۱۰] فَحَبَسَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- النِّسَاءَ وَرَدَّ الرِّجَالَ. [حسن]

(۱۸۸۳۵) زہری کہتے ہیں: میں عروہ بن زبیر کے پاس آیا تو ابن ابی ہنیدہ نے ان سے اللہ کے اس فرمان کے بارے میں پوچھا: ﴿إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ﴾ [الممتحنۃ ۱۰] ''جب آپ کے پاس مومنہ عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو ان کا امتحان کر لیا کرو' عروہ بن زبیر نے انہیں جواب لکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے جب صلح حدیبیہ کی تو اس میں شرط تھی کہ جو بھی اپنے ولی کی اجازت کے بغیر آئے گا آپ اس کو واپس کریں گے لیکن جب مسلمان عورتیں ہجرت کر کے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں تو اللہ نے حکم دیا اگر وہ اسلام میں رغبت کرتے ہوئے آ جائیں تو ان کا امتحان کر لیا کرو ﴿فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلاَ تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ﴾ [الممتحنۃ ۱۰] اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ وہ مومنہ ہیں تو کفار کی جانب واپس نہ کرو۔ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو روک لیا اور مردوں کو واپس کر دیا۔

(۱۸۸۳۶) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالاَ : هَاجَرَتْ أُمُّ كُلْثُومٍ بِنْتُ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَجَاءَ أَخَوَاهَا الْوَلِيدُ وَفُلاَنٌ ابْنَا عُقْبَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- يَطْلُبَانِهَا فَأَبَى أَنْ يَرُدَّهَا عَلَيْهِمَا.

وَقَدْ مَضَى فِي رِوَايَةِ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي صُلْحِ حُدَيْبِيَةَ فَقَالَ سُهَيْلٌ : عَلَى أَنْ لاَ يَأْتِيَكَ مِنَّا رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلاَّ رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا. وَفِي ذَلِكَ دَلاَلَةٌ عَلَى أَنَّ النِّسَاءَ لَمْ يَدْخُلْنَ فِي هَذَا الشَّرْطِ. [صحیح]

(۱۸۸۳۶) زہری اور عبداللہ بن ابی بکر فرماتے ہیں کہ ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط نے رسول اللہ ﷺ کی جانب حدیبیہ کے سال ہجرت کی تو عقبہ کے دونوں بیٹے بہن کو لینے کے لیے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، آپ نے اس کو واپس کرنے سے انکار کر دیا۔

(ب) زہری نے صلح حدیبیہ کے بارے میں بیان کیا کہ سہیل نے معاہدہ میں مرد کی شرط رکھی تھی۔ یہ بات اس پر دلالت کرتی ہے کہ عورتیں اس میں شامل ہی نہ تھیں۔

(۵۰) باب مَنْ جَاءَ مِنْ عَبِيدِ أَهْلِ الْهُدْنَةِ مُسْلِمًا

صلح والوں کا کوئی غلام مسلمان ہو کر آ جائے اس کا بیان

(۱۸۸۳۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّسَوِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ شَاكِرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : وَإِنْ هَاجَرَ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ لِلْمُشْرِكِينَ أَهْلِ الْعَهْدِ لَمْ يُرَدُّوا وَرُدَّتْ أَثْمَانُهُمْ. أَخْرَجَهُ مُحَمَّدٌ فِي الصَّحِيحِ. [صحيح۔ بخاری ۵۲۸۷]

(۱۸۸۳۷) عطاء حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ اگر کوئی لونڈی یا غلام مشرکین کا جن سے صلح ہے ہجرت کر کے آجائے تو انہیں واپس نہ کیا جائے گا، صرف قیمت ادا کی جائے گی۔

(۵۱) باب مَنْ جَاءَ مِنْ عَبِيدِ أَهْلِ الْحَرْبِ مُسْلِمًا

جن لوگوں سے لڑائی ہے ان کا غلام مسلمان ہو کر آجائے تو اس کا بیان

(۱۸۸۳۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنُ قَانِعٍ قَاضِي الْحَرَمَيْنِ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو شُعَيْبٍ : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : خَرَجَ عُبْدَانٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ الصُّلْحِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ مَوَالِيهِمْ قَالُوا : يَا مُحَمَّدُ وَاللَّهِ مَا خَرَجُوا إِلَيْكَ رَغْبَةً فِي دِينِكَ وَإِنَّمَا خَرَجُوا هَرَبًا مِنَ الرِّقِّ فَقَالَ نَاسٌ صَدَقُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ رُدَّهُمْ إِلَيْهِمْ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- وَقَالَ : مَا أُرَاكُمْ تَنْتَهُونَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ حَتَّى يَبْعَثَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ عَلَى هَذَا . وَأَبَى أَنْ يَرُدَّهُمْ وَقَالَ : هُمْ عُتَقَاءُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ . [ضعيف]

(۱۸۸۳۸) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن صلح سے پہلے دو غلام رسول اللہ ﷺ کے پاس آ گئے تو ان کے ورثاء نے لکھا کہ اے محمد! یہ آپ کے دین میں رغبت کرتے ہوئے نہیں آئے۔ یہ تو صرف غلامی سے نجات چاہتے ہیں۔ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ سچے ہیں، غلاموں کو ان کی جانب واپس کر دیا جائے۔ رسول اللہ ﷺ غصے ہو گئے اور فرمایا: اے قریشی لوگو! میرا خیال نہیں کہ تم باز آ جاؤ، جب تک اللہ رب العزت تمہارے اوپر ایسے شخص کو مسلط نہ کر دے، جو تمہاری گردنیں مارے تو آپ نے ان غلاموں کو واپس نہ کیا اور فرمایا: یہ اللہ کے آزاد کردہ ہیں۔

(۱۸۸۳۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُكَدَّمِ الثَّقَفِيِّ قَالَ : لَمَّا حَاصَرَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- أَهْلَ الطَّائِفِ خَرَجَ إِلَيْهِ رَقِيقٌ مِنْ رَقِيقِهِمْ أَبُو بَكْرَةَ وَكَانَ عَبْدًا لِلْحَارِثِ بْنِ كَلَدَةَ وَالْمُنْبَعِثُ وَيُحَنَّسُ وَوَرْدَانُ فِي رَهْطٍ مِنْ رَقِيقِهِمْ فَأَسْلَمُوا فَلَمَّا قَدِمَ وَفْدُ أَهْلِ الطَّائِفِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَأَسْلَمُوا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ رُدَّ عَلَيْنَا رَقِيقَنَا الَّذِينَ أَتَوْكَ فَقَالَ : لاَ أُولَئِكَ عُتَقَاءُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ . وَرَدَّ عَلَى كُلِّ رَجُلٍ وَلاَءَ عَبْدِهِ

فَجَعَلَهُ إِلَيْهِ. هَذَا مُنْقَطِعٌ. [ضعیف]

(۱۸۸۳۹) عبداللہ بن مکدم ثقفی فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے طائف والوں کا محاصرہ کیا تو ان کا ایک غلام آپ کے پاس آ گیا۔ ابوبکرہ حارث بن کلدہ کا غلام تھا۔

جب طائف والوں کے وفد نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر اسلام قبول کیا تو انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمارے وہ غلام واپس کر دیں جو آپ کے پاس آئے تھے۔ آپ نے فرمایا: انہیں واپس نہ کیا جائے گا، کیونکہ یہ اللہ کے آزاد کردہ ہیں۔ صرف ان کو غلاموں کی ولاء کی نسبت عطا کر دی۔

(۱۸۸۴۰) وَقَدْ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى السُّكَّرِيُّ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- أَعْتَقَ مَنْ خَرَجَ إِلَيْهِ يَوْمَ الطَّائِفِ مِنْ عَبِيدِ الْمُشْرِكِينَ. [ضعیف]

(۱۸۸۴۰) حضرت عبداللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے طائف کے دن مشرکین کے جتنے غلام بھی آپ کے پاس آئے آپ نے سب کو آزاد کر دیا۔

(۱۸۸۴۱) وَأَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ الْقَاضِي حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالاَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ أَرْبَعَةَ أَعْبُدٍ وَثَبُوا إِلَى النَّبِيِّ -ﷺ- زَمَنَ الطَّائِفِ فَأَعْتَقَهُمْ. [ضعیف]

(۱۸۸۴۱) مقسم حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے نقل فرماتے ہیں کہ طائف کے موقع پر چار غلام نبی ﷺ کے پاس بھاگ آئے تو آپ نے ان کو آزاد کر دیا۔

(۱۸۸۴۲) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ عَبْدَيْنِ خَرَجَا مِنَ الطَّائِفِ فَأَسْلَمَا فَأَعْتَقَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- أَحَدُهُمَا أَبُو بَكْرَةَ. [ضعیف]

(۱۸۸۴۲) مقسم حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے نقل فرماتے ہیں کہ طائف کے دو غلاموں نے اسلام قبول کر لیا۔ آپ نے ان دونوں کو آزاد کر دیا، ان میں ایک ابوبکرہ تھے۔

(۱۸۸۴۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّسَوِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ شَاكِرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : وَإِنْ هَاجَرَ عَبْدٌ مِنْهُمْ يَعْنِي أَهْلَ الْحَرْبِ أَوْ أَمَةٌ فَهُمَا حُرَّانِ وَلَهُمَا مَا لِلْمُهَاجِرِينَ. أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ. [صحیح۔ بخاری ۵۲۸۷]

(۱۸۸۴۳) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی اہل حرب والوں کا غلام یا لونڈی ہجرت کر کے آ جائیں تو وہ دونوں آزاد ہیں اور انہیں مہاجرین والے حقوق ملیں گے۔

(۵۲)باب مَا يُسْتَدَلُّ بِهِ عَلَى أَنَّهُ إِنَّمَا أَعْتَقَهُمْ بِالإِسْلاَمِ وَالْخُرُوجِ مِنْ بِلاَدٍ مَنْصُوبٍ عَلَيْهَا الْحَرْبُ

جو غلام دارحرب سے بھاگ کر اسلام قبول کرے اس کا حکم

(۱۸۸۴۴) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوبَ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :جَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ النَّبِيَّ -صلى الله عليه وسلم- عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَمْ يَشْعُرْ أَنَّهُ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهُ يُرِيدُهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ -صلى الله عليه وسلم- :بِعْنِيهِ . فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ أَسْوَدَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُبَايِعْ أَحَدًا بَعْدُ حَتَّى يَسْأَلَهُ أَعَبْدٌ هُوَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ قُتَيْبَةَ وَغَيْرِهِ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ :وَلَوْ كَانَ الإِسْلاَمُ يُعْتِقُهُ لَمْ يَشْتَرِ مِنْهُ حُرًّا وَلَكِنَّهُ أَسْلَمَ غَيْرَ خَارِجٍ مِنْ بِلاَدٍ مَنْصُوبٍ عَلَيْهَا الْحَرْبُ. [صحیح۔ بخاری ۱۶۰۲]

(۱۸۸۴۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک غلام نے آ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت پر بیعت کر لی۔ آپ کو معلوم نہیں تھا کہ یہ غلام ہیں تو اس کا مالک لینے آیا۔ آپ نے فرمایا: مجھے فروخت کر دو تو آپ نے اس کو دو سیاہ غلاموں کے عوض خریدا۔ اس کے بعد بیعت کے وقت پوچھ لیتے، کیا وہ غلام تو نہیں۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر اسلام قبول کرنا اس کو آزاد کر دے تو اس سے کسی آزاد کو خریدا نہ جائے گا، لیکن اس شخص کو جو لڑائی کے علاقہ سے نکلے بغیر اسلام قبول کر لیتا ہے۔

(۵۳)باب الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ إِذَا كَانَ الْعَقْدُ مُبَاحًا وَمَا وَرَدَ مِنَ التَّشْدِيدِ فِي نَقْضِهِ

وعدہ پورا کرنے کا حکم جب وہ جائز ہو اور عہد کو توڑنے کی سختی کا بیان، اللہ کا فرمان ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ﴾ [المائدہ ۱] اے ایمان والو! اپنے وعدہ کو پورا کرو

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ﴾

(۱۸۸۴۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ

الْعَامِرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ .

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ وَأَخْرَجَاهُ مِنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ عَنِ الأَعْمَشِ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۸۴۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص میں چار خصلتیں ہوں وہ پکا منافق ہے اور جس میں ایک علامت ہوئی اس میں نفاق کی علامت ہے، یہاں تک کہ اس کو چھوڑ دے۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے، جو معاہدہ کرے اسے توڑ ڈالے، جب لڑائی کرے تو جھگڑا کرے۔

(۱۸۸۴۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ

(ح) وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو كَشْمَرْدُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : إِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلاَنٍ .هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ وَفِي رِوَايَةِ مَالِكٍ :إِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلاَنِ بْنِ فُلاَنٍ .

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنِ الْقَعْنَبِيِّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۸۴۶) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دھوکہ باز انسان کی پشت پر جھنڈا نصب کیا جائے گا اور کہا جائے گا۔ یہ فلاں کی خیانت ہے، مالک کی روایات میں ہے کہ قیامت کے دن اس کی پشت پر جھنڈا نصب کیا جائے گا کہ یہ فلاں کی خیانت ہے۔

(۱۸۸۴۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْفَيْضِ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ رَجُلٌ مِنْ حِمْيَرَ قَالَ : كَانَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ وَبَيْنَ الرُّومِ عَهْدٌ وَكَانَ يَسِيرُ نَحْوَ بِلاَدِهِمْ حَتَّى إِذَا انْقَضَى الْعَهْدُ غَزَاهُمْ فَجَاءَ رَجُلٌ عَلَى فَرَسٍ أَوْ بِرْذَوْنٍ وَهُوَ يَقُولُ :اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَفَاءٌ لاَ غَدْرٌ فَنَظَرُوا فَإِذَا عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ :مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلاَ يَشُدُّ عُقْدَةً وَلاَ يَحُلُّهَا حَتَّى يَنْقَضِيَ أَمَدُهَا أَوْ يَنْبِذَ إِلَيْهِمْ عَلَى سَوَاءٍ . فَرَجَعَ مُعَاوِيَةُ. [حسن]

(۱۸۸۴۷) سلیم بن عامر حمیر کا ایک شخص بیان کرتا ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور رومیوں کے درمیان عہد تھا۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ان کے شہروں کی طرف چلتے تا کہ جب عہد کی مدت ختم ہو تو ان پر حملہ کر دیں۔ ایک شخص گھوڑے پر سوار ہو کر آیا۔ وہ کہہ رہا تھا: اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، عہد کو پورا کرو دھوکہ نہ دو، انہوں نے دیکھا تو وہ عمرو بن عبسہ تھے تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے آدمی بھیج کر پوچھا تو اس نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، جب آپ اور کسی قوم کے درمیان عہد ہو تو اسے مزید پختہ یا ختم نہ کریں، جب تک مدت ختم نہ ہو جائے یا برابری پر عہد کو ختم کر دیں۔

(۱۸۸۴۸) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْمُقْرِءُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْفَيْضِ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ : كَانَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ وَبَيْنَ الرُّومِ عَهْدٌ فَذَكَرَهُ.

وَكَذَلِكَ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَيَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ وَأَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَجَمَاعَةٌ عَنْ شُعْبَةَ. [حسن]

(۱۸۸۴۸) سلیم بن عامر فرماتے ہیں کہ معاویہ رضی اللہ عنہ اور رومیوں کے درمیان عہد تھا۔

(۱۸۸۴۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فُورَكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عُيَيْنَةُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَوْشَنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- يَقُولُ : مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا فِي غَيْرِ كُنْهِهِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ.

[صحیح۔ اخرجہ السجستانی ۲۷۶۰]

(۱۸۸۴۹) ابوبکرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی معاہدہ کو بغیر تحقیق کے قتل کر دیا، اللہ اس پر جنت کو حرام کر دیں گے۔

(۱۸۸۵۰) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ ابْنُ الْخُرَاسَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَلاَّمٍ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ الْغِفَارِيُّ قَالاَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا بَشِيرُ بْنُ مُهَاجِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- : مَا نَقَضَ قَوْمٌ الْعَهْدَ قَطُّ إِلاَّ كَانَ الْقَتْلُ بَيْنَهُمْ وَلاَ ظَهَرَتِ الْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ قَطُّ إِلاَّ سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْمَوْتَ وَلاَ مَنَعَ قَوْمٌ الزَّكَاةَ إِلاَّ حَبَسَ اللَّهُ عَنْهُمُ الْقَطْرَ.

خَالَفَهُ الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ فَرَوَاهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مِنْ قَوْلِهِ أَتَمَّ مِنْهُ وَرُوِيَ فِي ذَلِكَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم-. [ضعیف]

(۱۸۸۵۰) حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا: جو قوم عہد کو توڑتی ہے، ان میں قتل عام ہو جاتا ہے اور جس قوم میں برائی عام ہو جائے ان میں برکتیں عام ہوتی ہیں اور جو قوم زکوٰۃ ادا نہیں کرتی، ان پر بارشیں نہیں ہوتی۔

(۱۸۸۵۱) أَخْبَرَنَا أَبُو الْخَيْرِ : جَامِعُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَهْدِيٍّ الْوَكِيلُ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْمُحَمَّدَابَاذِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو هِلاَلٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَ : لاَ إِيمَانَ لِمَنْ لاَ أَمَانَةَ لَهُ وَلاَ دِينَ لِمَنْ لاَ عَهْدَ لَهُ.

[ضعیف۔ تقدم برقم ۱۲۶۹۰۲]

(۱۸۸۵۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا کہ جو شخص امانت دار نہیں اس کا ایمان نہیں اور جو وعدہ کی پاسداری نہیں کرتا اس کا دین نہیں۔

(۵۴) باب لاَ يُوفَى مِنَ الْعُهُودِ بِمَا يَكُونُ مَعْصِيَةً

معصیت والے وعدے پورے نہ کیے جائیں گے

(۱۸۸۵۲) اسْتِدْلاَلاً بِمَا أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الْمُزَكِّي وَأَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الأَيْلِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ -ﷺ- عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- أَنَّهُ قَالَ : مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَ اللَّهَ فَلاَ يَعْصِهِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ وَغَيْرِهِ عَنْ مَالِكٍ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : وَأَسَرَ الْمُشْرِكُونَ امْرَأَةً مِنَ الأَنْصَارِ وَأَخَذُوا نَاقَةً لِلنَّبِيِّ -ﷺ- فَانْفَلَتَتِ الأَنْصَارِيَّةُ عَلَى نَاقَةِ النَّبِيِّ -ﷺ- فَنَذَرَتْ إِنْ نَجَّاهَا اللَّهُ عَلَيْهَا أَنْ تَنْحَرَهَا فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ -ﷺ- فَقَالَ : لاَ نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَلاَ فِيمَا لاَ يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ. [صحیح۔ بخاری ۶۶۹۶۔ ۶۷۰۰]

(۱۸۸۵۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ سے نقل فرماتی ہیں کہ جس نے اللہ کی اطاعت کی نذر مانی وہ اطاعت کرے اور جس نے نافرمانی کی نذر مانی وہ نہ کرے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مشرکین نے انصاری عورت کو قید کر لیا اور نبی ﷺ کی اونٹنی پکڑ لی تو انصاری عورت نبی ﷺ کی اونٹنی پر بھاگ گئی، تو اس عورت نے نبی ﷺ کی اس اونٹنی کو ذبح کرنے کی نذر مانی تھی تو نبی ﷺ کو پتہ چلا تو فرمایا: معصیت میں نذر نہیں اور نہ ہی اس میں نذر ہے جس کا ابن آدم مالک نہیں ہے۔

(۱۸۸۵۳) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الأَصَمُّ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ كَمَا مَضَى. قَالَ الشَّافِعِيُّ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ. [صحيح۔ مسلم ۱۶٤۱]

(۱۸۸۵۳) امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کسی کام پر قسم کھالیتا ہے، پھر دوسرا کام اس سے بہتر جانتا ہے تو بہتر کام کرے اور قسم کا کفارہ ادا کر دے۔

(۱۸۸۵٤) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ: عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الأَسْفَاطِيُّ يَعْنِي الْعَبَّاسَ بْنَ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ: فَأَعْلَمَ أَنَّ طَاعَةَ اللَّهِ أَنْ لاَ يَفِيَ بِالْيَمِينِ إِذَا كَانَ غَيْرُهَا خَيْرًا وَأَنْ يُكَفِّرَ بِمَا فَرَضَ اللَّهُ مِنَ الْكَفَّارَةِ وَكُلُّ هَذَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ إِنَّمَا يُوفَى بِكُلِّ عَقْدِ نَذْرٍ وَعَهْدٍ لِمُسْلِمٍ أَوْ مُشْرِكٍ كَانَ مُبَاحًا لاَ مَعْصِيَةَ لِلَّهِ فِيهِ. [صحيح۔ مسلم ۱۶۵۰]

(۱۸۸۵٤) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کسی کام پر قسم اٹھائے، پھر دوسرا کام اس سے بہتر جانے تو اچھا کام سرانجام دے اور اپنی قسم کا کفارہ دے دے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ کی اطاعت اس میں ہے کہ جب دوسرا کام بہتر ہو تو اس کو سرانجام دو اور قسم کا کفارہ ادا کرو تو معلوم ہوتا ہے کہ ہر نذر، مسلم کا عہد، یا مشرک کا جائز ہو تو پورا کیا جائے اللہ کی نافرمانی کا عہد پورا نہ کیا جائے۔

(۵۵) باب نَقْضِ أَهْلِ الْعَهْدِ أَوْ بَعْضِهِمُ الْعَهْدَ

مکمل عہد یا بعض حصہ ختم کرنا

(۱۸۸۵۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ -ﷺ- فِي قِصَّةِ بَنِي النَّضِيرِ وَمَا أَجْمَعُوا عَلَيْهِ مِنَ الْمَكْرِ بِالنَّبِيِّ -ﷺ- قَالَ: فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ غَدَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بِالْكَتَائِبِ فَحَصَرَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ: إِنَّكُمْ وَاللَّهِ لاَ تَأْمَنُونَ عِنْدِي إِلاَّ بِعَهْدٍ تُعَاهِدُونِي

عَلَيْهِ . فَأَبَوْا أَنْ يُعْطُوهُ عَهْدًا فَقَاتَلَهُمْ يَوْمَهُمْ ذَلِكَ ثُمَّ غَدَا عَلَى بَنِي قُرَيْظَةَ بِالْكَتَائِبِ وَتَرَكَ بَنِي النَّضِيرِ وَدَعَاهُمْ إِلَى أَنْ يُعَاهِدُوهُ فَعَاهَدُوهُ فَانْصَرَفَ عَنْهُمْ وَغَدَا إِلَى بَنِي النَّضِيرِ بِالْكَتَائِبِ فَقَاتَلَهُمْ حَتَّى نَزَلُوا عَلَى الْجَلاَءِ فَهَذَا عَهْدُ بَنِي قُرَيْظَةَ. [صحیح]

(۱۸۸۵۵) عبدالرحمن بن کعب بن مالک ایک صحابی سے نقل فرماتے ہیں کہ بنو نضیر کے قصہ میں ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کے بارے میں تدبیریں کیں۔ راوی کہتے ہیں کہ صبح کے وقت نبی ﷺ نے لشکر کے ساتھ ان کا محاصرہ کرلیا اور ان سے کہا: تم میرے نزدیک حالت امن میں نہیں ہو مگر یہ کہ تم اپنے اس عہد پر رہو، جو تم نے مجھ سے کیا تھا۔ انہوں نے عہد دینے سے انکار کر دیا تو آپ نے ان سے قتال کیا۔ پھر بنو قریظہ کی طرف لشکر لے کر گئے اور بنو نضیر کو چھوڑ دیا۔ جب بنو قریظہ سے عہد طلب کیا تو انہوں نے عہد دے دیا پھر آپ بنو قریظہ کو چھوڑ کر بنو نضیر کی طرف چلے گئے۔ پھر وہ جلا وطنی پر تیار ہو گئے، یہ بنو قریظہ کا عہد تھا۔

(۱۸۸۵۶) وَأَمَّا نَقْضُهُمُ الْعَهْدَ فَفِيمَا أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ وَحَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ وَحَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ وَعُثْمَانَ بْنِ يَهُوذَا أَحَدِ بَنِي عَمْرِو بْنِ قُرَيْظَةَ عَنْ رِجَالٍ مِنْ قَوْمِهِ قَالُوا : كَانَ الَّذِينَ حَزَّبُوا الأَحْزَابَ نَفَرٌ مِنْ بَنِي النَّضِيرِ وَنَفَرٌ مِنْ بَنِي وَائِلٍ وَكَانَ مِنْ بَنِي النَّضِيرِ حُيَيُّ بْنُ أَخْطَبَ وَكِنَانَةُ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ أَبِي الْحُقَيْقِ وَأَبُو عَمَّارٍ وَمِنْ بَنِي وَائِلٍ حَيٌّ مِنَ الأَنْصَارِ مِنْ أَوْسِ اللَّهِ وَحَوْحُ بْنُ عَمْرٍو وَرِجَالٌ مِنْهُمْ خَرَجُوا حَتَّى قَدِمُوا عَلَى قُرَيْشٍ فَدَعَوْهُمْ إِلَى حَرْبِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَنَشِطُوا لِذَلِكَ ثُمَّ ذَكَرَ الْقِصَّةَ فِي خُرُوجِ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ وَالأَحْزَابِ قَالَ : وَخَرَجَ حُيَيُّ بْنُ أَخْطَبَ حَتَّى أَتَى كَعْبَ بْنَ أَسَدٍ صَاحِبَ عَقْدِ بَنِي قُرَيْظَةَ وَعَهْدِهِمْ فَلَمَّا سَمِعَ بِهِ كَعْبٌ أَغْلَقَ حِصْنَهُ دُونَهُ فَقَالَ : وَيْحَكَ يَا كَعْبُ افْتَحْ لِي حَتَّى أَدْخُلَ عَلَيْكَ فَقَالَ : وَيْحَكَ يَا حُيَيُّ إِنَّكَ امْرُؤٌ مَشْئُومٌ وَإِنَّهُ لاَ حَاجَةَ لِي بِكَ وَلاَ بِمَا جِئْتَنِي بِهِ إِنِّي لَمْ أَرَ مِنْ مُحَمَّدٍ إِلاَّ صِدْقًا وَوَفَاءً وَقَدْ وَادَعَنِي وَوَادَعْتُهُ فَدَعْنِي وَارْجِعْ عَنِّي فَقَالَ : وَاللَّهِ إِنْ غَلَقْتَ دُونِي إِلاَّ عَنْ جَشِيشَتِكَ أَنْ آكُلَ مَعَكَ مِنْهَا فَأَحْفَظَهُ فَفَتَحَ لَهُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ لَهُ : وَيْحَكَ يَا كَعْبُ جِئْتُكَ بِعِزِّ الدَّهْرِ بِقُرَيْشٍ مَعَهَا قَادَتُهَا حَتَّى أَنْزَلْتُهَا بِرُومَةَ وَجِئْتُكَ بِغَطَفَانَ عَلَى قَادَتِهَا وَسَادَتِهَا حَتَّى أَنْزَلْتُهَا إِلَى جَانِبِ أُحُدٍ جِئْتُكَ بِبَحْرٍ طَامٍ لاَ يَرُدُّهُ شَيْءٌ فَقَالَ : جِئْتَنِي وَاللَّهِ بِالذُّلِّ وَيْلَكَ فَدَعْنِي وَمَا أَنَا عَلَيْهِ فَإِنَّهُ لاَ حَاجَةَ لِي بِكَ وَلاَ بِمَا تَدْعُونِي إِلَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ حُيَيُّ بْنُ أَخْطَبَ يَفْتِلُهُ فِي الذِّرْوَةِ وَالْغَارِبِ حَتَّى أَطَاعَ لَهُ وَأَعْطَاهُ حُيَيٌّ الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ لَئِنْ رَجَعَتْ قُرَيْشٌ وَغَطَفَانُ قَبْلَ أَنْ يُصِيبُوا مُحَمَّدًا لأَدْخُلَنَّ مَعَكَ فِي حِصْنِكَ حَتَّى يُصِيبَنِي مَا أَصَابَكَ فَنَقَضَ كَعْبٌ الْعَهْدَ وَأَظْهَرَ الْبَرَاءَةَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَمَا كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ.

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ : لَمَّا بَلَغَ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- خَبَرُ كَعْبٍ وَنَقْضُ بَنِي قُرَيْظَةَ بَعَثَ إِلَيْهِمْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ وَسَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ وَخَوَّاتَ بْنَ جُبَيْرٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ لِيَعْلَمُوا خَبَرَهُمْ فَلَمَّا انْتَهَوْا إِلَيْهِمْ وَجَدُوهُمْ عَلَى أَخْبَثِ مَا بَلَغَهُمْ

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ شَيْخٍ مِنْ بَنِي قُرَيْظَةَ فَذَكَرَ قِصَّةَ سَبَبِ إِسْلَامِ ثَعْلَبَةَ وَأُسَيْدٍ ابْنَيْ سَعْيَةَ وَأَسَدِ بْنِ عُبَيْدٍ وَنُزُولِهِمْ عَنْ حِصْنِ بَنِي قُرَيْظَةَ وَإِسْلَامِهِمْ وَخَرَجَ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ فِيمَا زَعَمَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَمْرُو بْنُ سُعْدَى الْقُرَظِيُّ فَمَرَّ بِحَرَسِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَعَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَلَمَّا رَآهُ قَالَ : مَنْ هَذَا؟ قَالَ : أَنَا عَمْرُو بْنُ سُعْدَى وَكَانَ عَمْرٌو قَدْ أَبَى أَنْ يَدْخُلَ مَعَ بَنِي قُرَيْظَةَ فِي غَدْرِهِمْ وَقَالَ : لَا أَغْدِرُ بِمُحَمَّدٍ أَبَدًا فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ حِينَ عَرَفَهُ : اللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْنِي عَثَرَاتِ الْكِرَامِ ثُمَّ خَلَّى سَبِيلَهُ فَخَرَجَ حَتَّى بَاتَ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- تِلْكَ اللَّيْلَةَ ثُمَّ ذَهَبَ فَلَمْ يُدْرَ أَيْنَ ذَهَبَ مِنَ الأَرْضِ فَذُكِرَ شَأْنُهُ لِرَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَ : ذَلِكَ رَجُلٌ نَجَّاهُ اللَّهُ بِوَفَائِهِ .

وَذَكَرَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ : أَنَّ حُيَيًّا لَمْ يَزَلْ بِهِمْ حَتَّى شَأَمَهُمْ فَاجْتَمَعَ مَلَؤُهُمْ عَلَى الْغَدْرِ عَلَى أَمْرِ رَجُلٍ وَاحِدٍ غَيْرَ أَسَدٍ وَأُسَيْدٍ وَثَعْلَبَةَ خَرَجُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ-. [ضعیف]

(۱۸۸۵۶) محمد بن کعب القرظی اور بنو عمرو بن قریظہ کے ایک شخص عثمان بن یہوذا ، اپنی قوم کے افراد سے نقل کرتے ہیں کہ لوگوں نے لشکر ترتیب دیے۔ بنو نضیر کا گروپ ، بنو وائل کا گروپ ، بنو نضیر سے حیی بن اخطب ، کنانہ بن ربیع بن ابی الحقیق ، ابو عمار اور بنو وائل سے اوس اللہ ، حوح بن عمرو اور کچھ ان کے قبیلے کے ، یہ تمام مل کر قریش کے پاس آئے۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے خلاف جنگ کے لیے ابھار رہے تھے۔ پھر اس نے ابوسفیان بن حرب اور لشکروں کے آنے کا تذکرہ کیا اور حیی بن اخطب کی آواز سنی تو قلعہ کا دروازہ بند کر لیا تو حیی نے کہا : اے کعب ! تجھ پر افسوس دروازہ کھولو ، میں آپ کے پاس آنا چاہتا ہوں تو کعب نے کہا : اے حیی بن اخطب ! تو منحوس آدمی ہے ، مجھے نہ تو تیری ضرورت ہے اور نہ ہی اس کی جو تو لے کر آیا ہے۔ میں نے دیکھا کہ محمد وعدہ پورا کرتے ہیں ، میرا ان سے معاہدہ ہے تو واپس پلٹ جا ، مجھے چھوڑ دے تو حیی بن اخطب نے کہا : تو نے دروازہ بند کر لیا ہے۔ میں آپ کے ساتھ مل کر دلیا کھانے والا ہوں۔ اس کو حفاظت کا یقین دلایا تو اس نے دروازہ کھول دیا۔ جب کعب کے پاس گیا تو کہنے لگا : اے کعب ! میں تیرے پاس زمانہ کی عزت قریش کو لے کر آیا ہوں۔ ان کے ساتھ رومی بھی ہیں اور میں تیرے پاس غطفان کی سیادت وقیادت کو لے کر احد کی ایک جانب اتارا ہے۔ میں تیرے پاس موجیں مارتا ہوا سمندر لے کر آیا ہوں ، جس کو کوئی چیز روک نہیں سکتی تو کعب نے کہا : تو میرے پاس ذلت لے کر آیا ہے ، مجھے چھوڑ کر چلے جاؤ ، مجھے تیری اور جس کی دعوت دیتے ہو کوئی ضرورت نہیں ، حیی بن اخطب اس کو پھسلاتا رہا ، یہاں تک کہ کعب نے حیی کی بات مان لی اور حیی نے اس کو عہد دے دیا ، اگر قریش و غطفان محمد کو قتل کرنے سے پہلے چلے گئے تو میں آپ کے ساتھ قلعے میں رہوں گا ، جو مصیبت

و پریشانی آپ کو آئے گی، مجھے بھی آئے گی تو کعب نے نبی ﷺ سے کیا ہوا عہد توڑ ڈالا اور برأت کا اظہار کر دیا۔

ابن اسحاق فرماتے ہیں: عاصم بن عمر بن قتادہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو کعب کے عہد توڑنے کی خبر ملی تو سعد بن عبادہ، سعد بن معاذ، خوات بن جبیر، عبداللہ بن رواحہ کو خبر کی تصدیق کے لیے روانہ کیا تو بات ویسے ہی تھی جیسے خبر ملی تھی۔

ابن اسحاق فرماتے ہیں: عاصم بن عمر بن قتادہ بنو قریظہ کے ایک شیخ سے نقل فرماتے ہیں کہ ثعلبہ، اسید جو سعیہ کے بیٹے ہیں، اسید بن عبید کے اسلام لانے کا سبب نقل فرماتے ہیں اور بنو قریظہ کے قلعے سے اترنے کی وجہ بیان کرتے ہیں۔ اس رات جب وہ قلعہ سے نکلے اور رسول اللہ ﷺ کے پہرہ دار محمد بن مسلمہ کے پاس سے گذرے تو انہوں نے پوچھا: کون؟ کہا: میں عمرو بن سعدی ہوں تو عمرو نے بنو قریظہ کے ساتھ ان کے غدر میں شمولیت سے معذرت کر لی اور کہا: میں محمد سے بھی وعدہ خلافی نہ کروں گا۔ جب محمد بن مسلمہ نے پہچان لیا تو کہنے لگے: اے اللہ! مجھے معزز لوگوں کی تکریم سے محروم نہ کرنا، پھر اس کا راستہ چھوڑ دیا تو اس نے رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں رات گزاری۔ پھر ان کے جانے کے علم نہ ہو سکا، جب رسول اللہ ﷺ کو پتہ چلا تو فرمایا: اللہ نے اس کی وفا کی وجہ سے نجات دی ہے۔

موسیٰ بن عقبہ اس قصہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ حیی بن اخطب اپنی نحوست کے ساتھ ان کے ساتھ شامل رہا، لیکن اسد، اسید اور ثعلبہ نبی ﷺ کے پاس آ گئے۔

(۱۸۸۵۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا: مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ يَهُودَ النَّضِيرِ وَقُرَيْظَةَ حَارَبُوا رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- فَأَجْلَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بَنِي النَّضِيرِ وَأَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ حَتَّى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ وَقَسَمَ نِسَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ وَأَوْلَادَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا بَعْضَهُمْ لَحِقُوا بِرَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَآمَنَهُمْ وَأَسْلَمُوا.

أَخْرَجَاهُ فِي الصَّحِيحِ كَمَا مَضَى. [صحيح- متفق عليه]

(۱۸۸۵۷) نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ بنو نضیر و قریظہ کے یہود نے نبی ﷺ سے جنگ کی تو رسول اللہ ﷺ نے بنو نضیر کو جلا وطن کر دیا اور بنو قریظہ کو برقرار رکھا، اس پر احسان کیا۔ جب بنو قریظہ نے جنگ کی تو ان کے مرد قتل کر دیے گئے، عورتیں، مال اور اولاد مسلمانوں کے درمیان تقسیم کر دیا گیا۔ لیکن بعض لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل گئے۔

(۱۸۸۵۸) قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ: وَكَذَلِكَ إِنْ نَقَضَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَاتَلَ كَانَ لِلإِمَامِ قِتَالُ جَمَاعَتِهِمْ قَدْ أَعَانَ عَلَى خُزَاعَةَ وَهُمْ فِي عَقْدِ النَّبِيِّ -ﷺ- ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَشَهِدُوا قِتَالَهُمْ فَغَزَا النَّبِيُّ -ﷺ- قُرَيْشًا عَامَ الْفَتْحِ بِغَدْرِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ وَتَرْكِ الْبَاقِينَ مَعُونَةَ خُزَاعَةَ وَإِيوَائِهِمْ مَنْ قَاتَلَ خُزَاعَةَ.

(۱۸۸۵۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ جَمِيعًا قَالَا : كَانَ فِي صُلْحِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قُرَيْشٍ أَنَّهُ مَنْ شَاءَ أَنْ يَدْخُلَ فِي عَقْدِ مُحَمَّدٍ وَعَهْدِهِ دَخَلَ وَمَنْ شَاءَ أَنْ يَدْخُلَ فِي عَقْدِ قُرَيْشٍ وَعَهْدِهِمْ دَخَلَ فَتَوَاثَبَتْ خُزَاعَةُ فَقَالُوا نَحْنُ نَدْخُلُ فِي عَقْدِ مُحَمَّدٍ وَعَهْدِهِ وَتَوَاثَبَتْ بَنُو بَكْرٍ فَقَالُوا نَحْنُ نَدْخُلُ فِي عَقْدِ قُرَيْشٍ وَعَهْدِهِمْ فَمَكَثُوا فِي تِلْكَ الْهُدْنَةِ نَحْوَ السَّبْعَةِ أَوِ الثَّمَانِيَةِ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ إِنَّ بَنِي بَكْرٍ الَّذِينَ كَانُوا دَخَلُوا فِي عَقْدِ قُرَيْشٍ وَعَهْدِهِمْ وَثَبُوا عَلَى خُزَاعَةَ الَّذِينَ دَخَلُوا فِي عَقْدِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَعَهْدِهِ لَيْلاً بِمَاءٍ لَهُمْ يُقَالُ لَهُ الْوَتِيرُ قَرِيبٍ مِنْ مَكَّةَ فَقَالَتْ قُرَيْشٌ مَا يَعْلَمُ بِنَا مُحَمَّدٌ وَهَذَا اللَّيْلُ وَمَا يَرَانَا أَحَدٌ فَأَعَانُوهُمْ عَلَيْهِمْ بِالْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ فَقَاتَلُوهُمْ مَعَهُمْ لِلضِّغْنِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَإِنَّ عَمْرَو بْنَ سَالِمٍ رَكِبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- عِنْدَمَا كَانَ مِنْ أَمْرِ خُزَاعَةَ وَبَنِي بَكْرٍ بِالْوَتِيرِ حَتَّى قَدِمَ الْمَدِينَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- يُخْبِرُهُ الْخَبَرَ وَقَدْ قَالَ أَبْيَاتَ شِعْرٍ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- أَنْشَدَهُ إِيَّاهَا

اللَّهُمَّ إِنِّي نَاشِدٌ مُحَمَّدَا ... حِلْفَ أَبِينَا وَأَبِيهِ الأَتْلَدَا
كُنَّا وَالِدًا وَكُنْتَ وَلَدَا ... ثُمَّتَ أَسْلَمْنَا وَلَمْ نَنْزِعْ يَدَا
فَانْصُرْ رَسُولَ اللَّهِ نَصْرًا عَتَدَا ... وَادْعُوا عِبَادَ اللَّهِ يَأْتُوا مَدَدَا
فِيهِمْ رَسُولُ اللَّهِ قَدْ تَجَرَّدَا ... إِنْ سِيمَ خَسْفًا وَجْهُهُ تَرَبَّدَا
فِي فَيْلَقٍ كَالْبَحْرِ يَجْرِي مُزْبِدَا ... إِنَّ قُرَيْشًا أَخْلَفُوكَ الْمَوْعِدَا
وَنَقَضُوا مِيثَاقَكَ الْمُؤَكَّدَا ... وَزَعَمُوا أَنْ لَسْتُ أَدْعُو أَحَدَا
فَهُمْ أَذَلُّ وَأَقَلُّ عَدَدَا ... قَدْ جَعَلُوا لِي بِكَدَاءٍ مَرْصَدَا
هُمْ بَيَّتُونَا بِالْوَتِيرِ هُجَّدَا ... فَقَتَلُونَا رُكَّعًا وَسُجَّدَا

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :نُصِرْتَ يَا عَمْرُو بْنَ سَالِمٍ. فَمَا بَرِحَ حَتَّى مَرَّتْ عَنَانَةٌ فِي السَّمَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :إِنَّ هَذِهِ السَّحَابَةَ لَتَسْتَهِلُّ بِنَصْرِ بَنِي كَعْبٍ. وَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- النَّاسَ بِالْجِهَازِ وَكَتَمَهُمْ مَخْرَجَهُ وَسَأَلَ اللَّهَ أَنْ يُعَمِّيَ عَلَى قُرَيْشٍ خَبَرَهُ حَتَّى يَبْغَتَهُمْ فِي بِلَادِهِمْ. [حسن]

(۱۸۸۵۹) عروہ بن زبیر مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور قریش کے درمیان حدیبیہ کے دن صلح ہوئی کہ جو چاہے محمد کے عہد میں شامل ہو جائے اور جو چاہے قریش کے عہد اور معاہدے میں شامل ہو جائے تو بنو خزاعہ نے نبی ﷺ کے عہد اور معاہدہ میں شمولیت اختیار کر لی اور بنو بکر جو قریش کے عہد میں شامل تھے بنو خزاعہ پر حملہ کر دیا،

وتسیر نامی جگہ پر جو مکہ کے قریب تھی، قریش نے کہا کہ اس رات محمد یا کوئی اور ہمیں دیکھ نہیں رہا تو انہوں نے بنو بکر کی بنو خزاعہ کے خلاف اسلحے سے مدد کی اور خود بھی لڑے تو عمرو بن سالم سوار ہو کر نبی ﷺ کے پاس آیا اور بنو خزاعہ کی خبر دی اور نبی ﷺ کے پاس آکر یہ اشعار پڑھے۔

''اے اللہ! میں محمد (ﷺ) کو قسم دیتا ہوں، اپنے باپ کی اور ان کے باپ کی جو مال والے ہیں۔ ہم والد تھے اور آپ بچے تھے پھر ہم اسلام لے آئے اور ہم نے ہاتھ نہیں کھینچا۔ (اے اللہ!) تو رسول اللہ ﷺ کی واضح مدد کر۔ اللہ کے بندوں کو پکار وہ مدد کے لیے آئیں گے۔ ان میں اللہ کے رسول ہیں جو تیار ہو گئے ہیں۔ اگر تیری نظر سے دیکھو تو ان کا چہرہ چمک رہا ہے ایسے لشکر میں جو سمندر کی طرح ہے اور غبار اڑا رہا ہے۔ قریش نے آپ سے وعدہ خلافی کی ہے اور آپ کے پختہ عہد کو توڑا ہے۔ ان کا گمان ہے کہ ہم کسی کو نہیں پکاریں گے حالانکہ وہ رسوا اور کم تعداد والے ہیں۔ انہوں نے میرے لیے کداء مقام میں مورچہ بنا دیا ہے، ہم نے آرام پانے کے لیے سو کر رات گزاری تو انہوں نے ہم سے اس حال میں جنگ لڑی جب ہم رکوع و سجود کی حالت میں تھے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عمرو بن سالم! تو مدد کیا گیا ہے، وہ ٹھہرا رہا کہ آسمان سے بادل گزرے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ بادل بنو کعب کی مدد کی نشانی ہے اور رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو تیاری کا حکم دے دیا اور نکلنے کے راز کو پوشیدہ رکھا اور اللہ رب العزت سے دعا کی کہ قریش کو خبر نہ ہو یہاں تک کہ ان کے شہر پر حملہ کر دیا جائے۔

(۱۸۸۶۰) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَتَّابٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَمِّهِ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ : ثُمَّ إِنَّ بَنِي نُفَاثَةَ مِنْ بَنِي الدِّيلِ أَغَارُوا عَلَى بَنِي كَعْبٍ وَهُمْ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَبَيْنَ قُرَيْشٍ وَكَانَتْ بَنُو كَعْبٍ فِي صُلْحِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَكَانَتْ بَنُو نُفَاثَةَ فِي صُلْحِ قُرَيْشٍ فَأَعَانَتْ بَنُو بَكْرٍ بَنِي نُفَاثَةَ وَأَعَانَتْهُمْ قُرَيْشٌ بِالسِّلاَحِ وَالرَّقِيقِ وَاعْتَزَلَهُمْ بَنُو مُدْلِجٍ وَوَفَوْا بِالْعَهْدِ قَالَ وَيَذْكُرُونَ أَنَّ مِمَّنْ أَعَانَهُمْ صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ وَشَيْبَةُ بْنُ عُثْمَانَ وَسُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فَأَغَارَتْ بَنُو الدِّيلِ عَلَى بَنِي عَمْرٍو وَعَامَّتُهُمْ زَعَمُوا النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ وَضُعَفَاءُ الرِّجَالِ فَأَلْجَئُوهُمْ وَقَتَلُوا مِنْهُمْ حَتَّى أَدْخَلُوهُمْ دَارَ بُدَيْلِ بْنِ وَرْقَاءَ بِمَكَّةَ قَالَ فَخَرَجَ رَكْبٌ مِنْ بَنِي كَعْبٍ حَتَّى أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- وَذَكَرُوا لَهُ الَّذِي أَصَابَهُمْ وَمَا كَانَ مِنْ قُرَيْشٍ عَلَيْهِمْ فِي ذَلِكَ وَالَّذِي أَعَانُوا بِهِ عَلَيْهِمْ ثُمَّ ذَكَرَ جِهَازَ النَّبِيِّ -ﷺ- وَدُخُولَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَيْهِ قَالَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُرِيدُ أَنْ تَخْرُجَ مَخْرَجًا قَالَ : نَعَمْ . قَالَ لَعَلَّكَ تُرِيدُ ابْنَ الأَصْفَرِ قَالَ : لاَ . قَالَ : أَتُرِيدُ أَهْلَ نَجْدٍ قَالَ : لاَ . قَالَ : فَلَعَلَّكَ تُرِيدُ قُرَيْشًا قَالَ : نَعَمْ . قَالَ : أَلَيْسَ بَيْنَكَ

وَبَيْنَهُمْ مُدَّةٌ قَالَ : أَلَمْ يَبْلُغْكَ مَا صَنَعُوا بِبَنِي كَعْبٍ . وَأَذَّنَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فِي النَّاسِ بِالْغَزْوِ. وَأَمَّا الْحُكْمُ بَيْنَ الْمُعَاهِدِينَ فَقَدْ مَضَى ذِكْرُهُ فِي كِتَابِ الْحُدُودِ وَالْغَصْبِ وَغَيْرِهِمَا. [ضعیف]

(۱۸۸۶۰) اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ اپنے چچا موسیٰ بن عقبہ سے نقل فرماتے ہیں کہ بنو نفاثہ جو بنو دیل سے ہیں۔ انہوں نے بنو کعب پر حملہ کر دیا اور وہ اس معاہدہ کی مدت میں تھے۔ جو رسول اللہ ﷺ اور قریشیوں کے درمیان تھا تو بنو کعب صلح میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، جبکہ بنو نفاثہ قریشیوں کے ساتھ شامل تھے بنو بکر نے بنو نفاثہ کی مدد کی اور قریشیوں نے اسلحے اور غلاموں سے ان کا تعاون کیا، لیکن بنو مدلج جدا رہے اور انہوں نے عہد کو پورا کیا۔ راوی فرماتے ہیں کہ ان کی مدد صفوان بن امیہ، شیبہ بن عثمان، سہیل بن عمرو نے کی تو بنو دیل نے بنو عمرو پر اور ان کے عام لوگوں پر حملہ کر دیا، عورتوں بچوں اور کمزور مردوں کا خون بہایا اور ان میں سے بعض بدیل بن ورقاء کے گھر داخل ہو گئے۔ راوی کہتے ہیں: بنو کعب کے ایک سوار نے آ کر رسول اللہ ﷺ کو اپنا حال سنایا اور جو قریشیوں نے ان کے خلاف مدد کی بتایا۔ پھر اس نے نبی ﷺ کی تیاری اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کا آپ کے پاس آنے کا تذکرہ کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا آپ نکلنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں لڑائی کا ارادہ ہے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: شاید آپ رومیوں کا ارادہ کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: نہیں، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا اہل نجد سے لڑائی کا ارادہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ان سے لڑائی کا کوئی ارادہ نہیں۔ پوچھا: کیا آپ قریش سے لڑائی کا ارادہ رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں، ابو بکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: کیا آپ اور ان کے درمیان معاہدہ نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: کیا تجھے خبر نہیں ملی جو انہوں نے بنو کعب کے ساتھ کیا اور رسول اللہ ﷺ نے لوگوں میں جہاد کا اعلان کر دیا۔

(۵۶) باب كَرَاهِيَةِ الدُّخُولِ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ فِي كَنَائِسِهِمْ وَالتَّشَبُّهِ بِهِمْ يَوْمَ نَيْرُوزِهِمْ وَمِهْرَجَانِهِمْ

ذمی لوگوں کے معبد خانے میں داخل ہونے اور ان کے تہواروں کی مشابہت اختیار کرنے کی کراہت کا بیان

(۱۸۸۶۱) أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : لاَ تَعَلَّمُوا رَطَانَةَ الأَعَاجِمِ وَلاَ تَدْخُلُوا عَلَى الْمُشْرِكِينَ فِي كَنَائِسِهِمْ يَوْمَ عِيدِهِمْ فَإِنَّ السُّخْطَةَ تَنْزِلُ عَلَيْهِمْ. [ضعیف]

(۱۸۸۶۱) عطاء بن دینار فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم عجمیوں کی زبان نہ سیکھو اور نہ مشرکین کے معبد خانوں میں ان کی عید کے دن داخل نہ ہو، کیونکہ اللہ کی ناراضگی ان پر اترتی ہے۔

(۱۸۸۶۲) وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْفَارِسِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الأَصْفَهَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ بْنُ فَارِسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

إِسْمَاعِيلَ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ سَمِعَ سُلَيْمَانَ بْنَ أَبِي زَيْنَبَ وَعَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ سَلَمَةَ سَمِعَ أَبَاهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : اجْتَنِبُوا أَعْدَاءَ اللَّهِ فِي عِيدِهِمْ. [ضعیف]

(۱۸۸۶۲) سعید بن سلمہ کے والد نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں کہ تم اللہ کے دشمنوں کی عید سے اجتناب کرو۔

(۱۸۸۶۳) أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ذَكَرَ سُفْيَانُ عَنْ عَوْفٍ عَنِ الْوَلِيدِ أَوْ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : مَنْ بَنَى بِبِلاَدِ الأَعَاجِمِ وَصَنَعَ نَيْرُوزَهُمْ وَمِهْرَجَانَهُمْ وَتَشَبَّهَ بِهِمْ حَتَّى يَمُوتَ وَهُوَ كَذَلِكَ حُشِرَ مَعَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

قَالَ الشَّيْخُ الإِمَامُ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ الشَّيْخُ أَبُو سُلَيْمَانَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَنَى هُوَ الصَّوَابُ. [ضعیف]

(۱۸۸۶۳) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس نے عجمیوں کے شہر تعمیر کیے اور ان کے تہواروں کی جگہ تعمیر کی اور ان سے مشابہت اختیار کرتا ہے تو کل قیامت کے دن اس کا حشر انہی کے ساتھ ہوگا۔

(۱۸۸۶۴) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ أَبِي الْمُغِيرَةِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : مَنْ بَنَى فِي بِلاَدِ الأَعَاجِمِ فَصَنَعَ نَوْرُوزَهُمْ وَمِهْرَجَانَهُمْ وَتَشَبَّهَ بِهِمْ حَتَّى يَمُوتَ وَهُوَ كَذَلِكَ حُشِرَ مَعَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

وَهَكَذَا رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَغُنْدَرٌ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي الْمُغِيرَةِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو مِنْ قَوْلِهِ. [ضعیف]

(۱۸۸۶۴) ابو مغیرہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ جس نے عجمیوں کے شہر تعمیر کیے اور ان کے تہواروں کی جگہ تعمیر کی اور ان سے موت تک مشابہت اختیار کی تو کل قیامت کے دن اس کا حشر انہی کے ساتھ ہوگا۔

(۱۸۸۶۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ : أُتِيَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَدِيَّةِ النَّيْرُوزِ فَقَالَ : مَا هَذِهِ؟ قَالُوا : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَذَا يَوْمُ النَّيْرُوزِ. قَالَ : فَاصْنَعُوا كُلَّ يَوْمٍ فَيْرُوزَ. قَالَ أَبُو أُسَامَةَ : كَرِهَ أَنْ يَقُولَ نَيْرُوزَ. قَالَ الشَّيْخُ وَفِي هَذَا كَالْكَرَاهَةِ لِتَخْصِيصِ يَوْمٍ بِذَلِكَ لَمْ يَجْعَلْهُ الشَّرْعُ مَخْصُوصًا بِهِ. [ضعیف]

(۱۸۸۶۵) محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تہوار والے دن تحفے لائے گئے تو انہوں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: اے امیر المومنین! یہ تہوار کا دن ہے۔ فرمایا: تم ہر دن کو فیروز بنالو تو ابواسامہ نے کہا: انہوں نے نیروز کہنا بھی پسند نہ کیا۔ شیخ فرماتے ہیں کہ صرف ان کا کسی ایک دن کو مخصوص کرنے کی وجہ سے تھا کیونکہ شریعت نے اس کو مخصوص نہ کیا تھا۔

كِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ

شکار اور ذبح کا بیان

باب

قال الله جل ثناؤه: ﴿يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ وَ مَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ فَكُلُوْا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ﴾ [المائدة ٤]

اللہ جل جلالہ نے فرمایا: وہ آپ سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لیے کیا حلال کیا گیا، کہہ دیجیے تمہارے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کی گئی ہیں اور جو تم شکاری کتوں کو سدھاتے ہو جو اللہ نے تمہیں تعلیم دی تو جو کتے تمہارے لیے روکے رکھیں اس کو کھالو۔

(١٨٨٦٦) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالُوَيْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سَلْمَى أُمِّ رَافِعٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بِقَتْلِ الْكِلاَبِ فَقَالَ النَّاسُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أُحِلَّ لَنَا مِنْ هَذِهِ الأُمَّةِ الَّتِي أَمَرْتَ بِقَتْلِهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ وَ مَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ﴾ [المائدة ٤]- [ضعيف]

(١٨٨٦٦) ابو رافع فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کتوں کو قتل کرنے کا حکم دیا تو لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمارے لیے اس سے کیا حلال ہے جن کے قتل کا آپ نے حکم دیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ وَ مَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ﴾ [المائدة ٤] وہ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ ان کے لیے کیا حلال ہے، کہہ دیجیے: تمہارے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کی گئی ہیں اور جو تم نے شکاری کتے سدھائے ہیں۔

(١٨٨٦٧) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ: عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بِشْرَانَ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ: عَلِيُّ

بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ
(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَبُو شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الْمُجَالِدِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي كِلاَبًا أَصْطَادُ بِهَا فَقَالَ : انْظُرُوا هَذِهِ الْجَوَارِحَ عَلِّمُوهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ وَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ . [ضعيف]

(۱۸۸۶۷) عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: میرا کتا ہے جس سے میں شکار کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ان شکار کرنے والوں کی جانب دیکھو، انہیں سکھاؤ جو اللہ نے تمہیں سکھایا ہے اور اس شکار کو کھالو، جو تمہارے لیے روکے رکھیں۔

(۱۸۸۶۸) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا : يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْمُزَكِّي أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّرَائِفِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ﴾ [المائدة ٤] قَالَ : مِنَ الْكِلاَبِ الْمُعَلَّمَةِ وَالْبَازِي وَكُلِّ طَيْرٍ يُعَلَّمُ لِلصَّيْدِ وَفِي قَوْلِهِ ﴿مُكَلِّبِينَ﴾ [المائدة ٤] قَالَ يَقُولُ ضَوَارِي.
وَرُوِّينَا عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ قَالَ : الْجَوَارِحُ الطَّيْرُ وَالْكِلاَبُ.
وَعَنْ قَتَادَةَ فِي قَوْلِهِ ﴿مُكَلِّبِينَ﴾ [المائدة ٤] قَالَ تُكَالِبُونَ الصَّيْدَ.
وَرُوِّينَا عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ ﴿تَنَالُهُ أَيْدِيكُمْ﴾ [المائدة ٩٤] قَالَ يَعْنِي النَّبْلَ وَيَنَالُ أَيْدِيكُمْ أَيْضًا صِغَارَ الصَّيْدِ الْفِرَاخَ وَالْبَيْضَ وَرِمَاحُكُمْ يَنَالُ كِبَارَ الصَّيْدِ. [ضعيف]

(۱۸۸۶۸) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ کے اس قول کے بارے میں فرماتے ہیں: ﴿وَ مَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ﴾ [المائدة ٤] اور جو تم شکار کرنے والوں کو سکھاتے ہو۔ ① شکاری کتے سدھائے ہوئے، ② باز، ③ ہر وہ پرندہ جس کو شکار کے لیے سکھایا گیا ہو۔ ﴿مُكَلِّبِينَ﴾ شکاری جانور مجاہد کہتے ہیں کہ پرندے اور کتے جو شکار کرتے ہو اور قتادہ فرماتے ہیں کہ جن کتوں سے تم شکار کرتے ہو۔ ﴿تَنَالُهُ أَيْدِيكُمْ﴾ [المائدة ٩٤] یعنی تیر، ﴿أَيْدِيكُمْ﴾ سے مراد چڑیا وغیرہ، ﴿وَ رِمَاحُكُمْ﴾ سے مراد بڑا شکار۔

(۱) باب الأَكْلِ مِمَّا أَمْسَكَ عَلَيْكَ الْمُعَلَّمُ وَإِنْ قَتَلَ

اگر شکاری سکھایا ہوا جانور شکار کے بعد نہ کھائے تو اس کے کھانے کا بیان

(۱۸۸۶۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمُزَكِّي حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا

إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نُرْسِلُ الْكِلاَبَ الْمُعَلَّمَةَ فَيُمْسِكْنَ عَلَيَّ وَأَذْكُرُ اسْمَ اللَّهِ قَالَ : إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ . قُلْتُ : وَإِنْ قَتَلْنَ قَالَ : وَإِنْ قَتَلْنَ مَا لَمْ يَشْرَكْهَا كَلْبٌ لَيْسَ مَعَهَا . قُلْتُ لَهُ : فَإِنِّي أَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ الصَّيْدَ فَأُصِيبُ. قَالَ : إِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ فَخَزَقَ فَكُلْهُ وَإِنْ أَصَابَهُ بِعَرْضِهِ فَلاَ تَأْكُلْهُ .

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ وَأَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ مِنْ وَجْهَيْنِ آخَرَيْنِ عَنْ مَنْصُورٍ.

[صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۸۶۹) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم اپنے شکاری سکھائے ہوئے کتے کو شکار پر چھوڑتے ہیں، وہ شکار کو ہمارے لیے محفوظ کر لیتا ہے۔ کیا میں اس پر اللہ کا نام ذکر کروں، آپ نے فرمایا: جب تو اپنا سکھایا ہوا کتا چھوڑے اور تو نے بسم اللہ واللہ اکبر پڑھا ہو تو کھاؤ، میں نے پوچھا: اگر کتا شکار کو قتل کر دے تو فرمایا: جب اس کے ساتھ کوئی دوسرا کتا شامل نہ ہو تب وہ قتل بھی ہو تو کھالو، پھر میں نے عرض کیا کہ میں بھالا مار کر شکار کرتا ہوں فرمایا جب آپ بھالا مار کر شکار کریں تو وہ شکار کو سوراخ کر دے تو کھالو اگر اس کو چوڑائی کے بل لگے تو پھر نہ کھاؤ۔

(۱۸۸۷۰) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ قَالَ قُرِءَ عَلَى أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْبِرْتِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ فَقَالَ : مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ فَإِنَّ أَخْذَهُ ذَكَاتُهُ وَإِنْ أَصَبْتَ مَعَ كَلْبِكَ أَوْ كِلاَبِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ فَلاَ تَأْكُلْ فَإِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْهُ عَلَى كِلاَبِ غَيْرِكَ .

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ.

[صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۸۷۰) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کتے کے شکار کے متعلق پوچھا تو فرمایا: جو تمہارے لیے روک لے کھالو کیونکہ اس کا پکڑ لینا ہی ذبح کرنا ہے۔ اگر آپ اپنے شکاری کتے کے ساتھ کوئی دوسرا کتا پائیں تب نہ کھائیں۔ آپ نے اپنے شکاری کتے کو چھوڑتے ہوئے بسم اللہ واللہ اکبر پڑھا ہے جب کہ دوسرے کتوں کے چھوڑتے ہوئے نہیں پڑھا گیا۔

(۱۸۸۷۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا عَارِمٌ : مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ الْبُنَانِيُّ : أَنَّ نَافِعَ بْنَ الأَزْرَقِ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ :

يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَرَأَيْتَ إِذَا أَرْسَلْتُ كَلْبِي فَسَمَّيْتُ فَقَتَلَ الصَّيْدَ آكُلُهُ؟ قَالَ :نَعَمْ قَالَ نَافِعٌ يَقُولُ اللَّهُ ﴿إِلاَّ مَا ذَكَّيْتُمْ﴾ تَقُولُ :أَنْتَ وَإِنْ قُتِلَ قَالَ :وَيْحَكَ يَا ابْنَ الأَزْرَقِ أَرَأَيْتَ لَوْ أَمْسَكَ عَلَىَّ بِسِنَّوْرٍ فَأَدْرَكْتُ ذَكَاتَهُ كَانَ يَكُونُ عَلَىَّ بَأْسٌ وَاللَّهِ إِنِّي لأَعْلَمُ فِي أَىِّ كِلاَبٍ نَزَلَتْ نَزَلَتْ فِي كِلاَبِ بَنِي نَبْهَانَ مِنْ طَىِّءٍ وَيْحَكَ يَا ابْنَ الأَزْرَقِ لَيَكُونَنَّ لَكَ نَبَأٌ. [حسن]

(۱۸۸۷۱) نافع بن ازرق نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: آپ کا کیا خیال ہے جب میں اپنے سکھائے ہوئے کتے کو شکار پر چھوڑوں پھر وہ شکار کو قتل کر دیتا ہے کیا میں اس شکار کو کھا لوں؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کھا لو۔ نافع کہتے ہیں کہ اللہ کا فرمان ہے: ﴿إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ﴾ یعنی اس وقت کھاؤ جب تم ذبح کرو۔ آپ کہتے ہیں کہ اگر شکار قتل بھی کر دیا جائے تو بھی کھا لو، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اے ابن ازرق! آپ کا کیا خیال ہے اگر اگر میں اس کو پکڑ کر ذبح کروں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ اللہ کی قسم! میں جانتا ہوں۔ یہ آیت کن کتوں کے بارے میں نازل ہوئی۔ یہ بنو نبہان جو قبیلہ طیی سے ہیں، ان کے کتوں کے بارے میں نازل ہوئی۔ اے ابن ازرق! تجھ پر افسوس ضرور تیرے لیے کوئی خبر ہوگی۔

(۲) باب الْمُعَلَّمُ يَأْكُلُ مِنَ الصَّيْدِ الَّذِي قَدْ قَتَلَ

سکھایا ہوا کتا اگر شکار کو قتل کر بھی دے تو اسے کھایا جا سکتا ہے

(۱۸۸۷۲) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْلِمٍ : إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ :إِذَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَإِذَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَ فَإِنَّهُ وَقِيذٌ فَلاَ تَأْكُلْ . قَالَ قُلْتُ :إِنِّي أُرْسِلُ كَلْبِي قَالَ :إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ . قَالَ قُلْتُ :فَإِنْ أَكَلَ قَالَ :فَلاَ تَأْكُلْ فَإِنَّمَا حَبَسَ عَلَى نَفْسِهِ وَلَمْ يَحْبِسْ عَلَيْكَ . قَالَ قُلْتُ :أُرْسِلُ كَلْبِي وَأَجِدُ مَعَهُ كَلْبًا آخَرَ قَالَ :لاَ تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى الآخَرِ .

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ أَوْجُهٍ أُخَرَ عَنْ شُعْبَةَ.

[صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۸۷۲) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے چوڑائی کے بل شکار کو لگنے والے تیر کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: جب تیر دھار کی جانب سے شکار کو لگے تو کھا لیں اور جب تیر چوڑائی کی جانب سے لگ کر شکار کو قتل کر دے تو یہ لکڑی کی چوٹ کھا کر مرا تصور ہوگا۔ اس شکار کو نہ کھائیں، راوی کہتے ہیں کہ اگر میں اپنے کتے کو

چھوڑ دوں فرمایا: جب تو اپنا کتا شکار کے لیے چھوڑے تو بسم اللہ اور اللہ اکبر پڑھ، پھر کھالو، راوی کہتے ہیں: اگر کتے نے اس سے کھالیا؟ فرمایا: پھر نہ کھاؤ کیونکہ اس نے اپنے لیے شکار کیا ہے، تیرے لیے نہیں۔ راوی کہتے ہیں: اگر میں اپنے کتے کے ساتھ اور کتے پاؤں؟ فرمایا: تب نہ کھاؤ کیونکہ آپ نے اپنے کتے پر اللہ کا نام لیا ہے دوسرے کتے پر نہیں۔

(۱۸۸۷۳) أخبرنا أبو الحسين بن بشران ببغداد أخبرنا أبو الحسن : علي بن محمد المصري حدثنا مالك بن يحيى أبو غسان حدثنا يزيد بن هارون أخبرنا زكريا بن أبي زائدة وعاصم الأحول عن الشعبي عن عدي بن حاتم رضي الله عنه قال : سألت النبي -ﷺ- عن صيد المعراض فقال : ما أصاب بحده فكل وما أصاب بعرضه فهو وقيذ . وسألته عن صيد الكلب فقال : إذا أرسلت كلبك وذكرت اسم الله وأمسك عليك فكل وإن أكل منه فلا تأكل وإن وجدت معه كلبا غير كلبك فخشيت أن يكون قد أخذه معه وقد قتله فلا تأكل فإنه إنما ذكرت اسم الله على كلبك ولم تذكره على غيره . [صحيح]

(۱۸۸۷۳) عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے تیر کی چوڑائی کی جانب سے کیے ہوئے شکار کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: جس کو تیر کی دھار لگے کھاؤ اور جو چوڑائی کی جانب سے تیر لگ کر مرے تو وہ لکڑی کی چوٹ سے مرا ہوا تصور ہوگا اور میں نے کتے کے شکار کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: جب تو اپنا کتا شکار کے لیے چھوڑے اور اللہ کا نام لے اور کتا شکار کو تیرے لیے روک لے تو کھالے، اگر کتے نے شکار سے کچھ کھالیا ہو تو پھر شکار کو نہ کھاؤ۔ اگر آپ اپنے کتے کے ساتھ کسی دوسرے کتے کو بھی پائیں اور آپ کو ڈر ہو کہ کہیں شکار اس کتے نے پکڑا یا قتل کیا ہو۔ پھر بھی نہ کھائیں کیونکہ اپنے کتے کو چھوڑتے ہوئے آپ نے اللہ کا نام لیا تھا دوسرے پر نہیں۔

(۱۸۸۷۴) وأخبرنا أبو الحسين بن بشران أخبرنا أبو جعفر : محمد بن عمرو الرزاز حدثنا محمد بن عبيد الله بن يزيد حدثنا إسحاق بن يوسف الأزرق حدثنا زكريا عن الشعبي عن عدي بن حاتم رضي الله عنه قال : سألت رسول الله -ﷺ- عن صيد الكلب فقال : ما أمسك عليك ولم يأكل منه فكله فإن أخذه ذكاته وإن وجدت عنده كلبا غيره فخشيت أن يكون أخذه معه وقد قتله فلا تأكله فإنك إنما ذكرت اسم الله على كلبك ولم تذكره على غيره . وسألته عن صيد المعراض فقال : ما أصبت بحده فكله وما أصبت بعرضه فهو وقيذ . [صحيح۔ تقدم قبله]

(۱۸۸۷۳) عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کتے کے شکار کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: جو کتا شکار آپ کے لیے روکے کھائے نہیں اس شکار کو آپ کھالیں کیونکہ اس کا پکڑنا ہی ذبح تصور کیا جائے گا۔ اگر اپنے کتے کے ساتھ کوئی دوسرا کتا بھی پاؤ اور یہ ڈر ہو کہ ممکن ہے کہ شکار کو اس نے پکڑا یا قتل کیا ہے تو نہ کھائیں کیونکہ اپنے کتے کو چھوڑتے ہوئے آپ نے اللہ کا نام لیا تھا دوسرے پر نہیں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے چوڑائی کی جانب سے لگنے والے تیر کی

وجہ سے شکار ہونے والے جانور کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: جس شکار کو تیر دھار کے بل لگے کھا لو اور جس کو آپ تیر چوڑائی کے بل ماریں تو وہ لکڑی کی چوٹ سے مرا تصور ہوگا۔

(۱۸۸۷۵) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو عَمْرِو بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- عَنِ الصَّيْدِ فَقَالَ :إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ فَإِنْ أَدْرَكْتَهُ وَلَمْ يَقْتُلْ فَاذْبَحْ وَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَإِنْ أَدْرَكْتَهُ قَدْ قَتَلَ وَلَمْ يَأْكُلْ فَكُلْ فَقَدْ أَمْسَكَهُ عَلَيْكَ فَإِنْ وَجَدْتَهُ قَدْ أَكَلَ مِنْهُ فَلاَ تَطْعَمْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَمْسَكَهُ عَلَى نَفْسِهِ . وَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

أَخْرَجَاهُ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ زَكَرِيَّا وَعَاصِمٍ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ.

[صحیح۔ متفق علیه]

(۱۸۸۷۵) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے شکار کے متعلق پوچھا تو فرمایا: جب تو اپنا کتا شکار کے لیے چھوڑے تو بسم اللہ اور اللہ اکبر پڑھ، اگر شکار مرنے سے پہلے آپ پالیں تو ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لو اور اگر قتل شدہ شکار پالیں اور کتے نے کھایا بھی نہیں تو آپ کھالیں۔ کیونکہ آپ کے لیے اس نے شکار کیا ہے۔ اگر شکار میں سے اس نے کچھ کھایا ہے تو تمہیں چاہیے کہ اسے نہ کھاؤ، اس لیے کہ کتے نے اسے اپنے لیے شکار کیا ہے۔

(۱۸۸۷۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو :مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَدِيبُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الإِسْمَاعِيلِيُّ أَخْبَرَنِي الْمَنِيعِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ هُوَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ بَيَانٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قُلْتُ إِنَّا قَوْمٌ نَصِيدُ بِهَذِهِ الْكِلاَبِ قَالَ :إِذَا أَرْسَلْتَ كِلاَبَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ وَإِنْ قَتَلْنَ إِلاَّ أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ فَإِنْ أَكَلَ فَلاَ تَأْكُلْ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِنْ خَالَطَهَا كِلاَبٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلاَ تَأْكُلْ .

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ قُتَيْبَةَ وَغَيْرِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ.

[صحیح۔ متفق علیه]

(۱۸۸۷۶) حضرت عدی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: ہم کتوں سے شکار کرنے والے لوگ ہیں؟ فرمایا: جب تو اپنے سکھائے ہوئے کتے کو اللہ کا نام لے کر چھوڑے، اگر کتا شکار کو تیرے لیے روک دے تو کھالو، اگر کتا شکار کو قتل کر کے شکار سے کچھ کھالے تو پھر آپ شکار کو نہ کھائیں؛ کیونکہ ممکن ہے اس نے اپنے لیے شکار کیا ہو اگر اس کے ساتھ دوسرے کتے شامل ہو جائیں تب بھی نہ کھائیں۔

(۱۸۸۷۷) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ :أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْحَارِثِ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ :عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ

بْنِ جَعْفَرِ بْنِ حَيَّانَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَدِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَكَلَ مِنْهُ قَالَ : إِنْ أَكَلَ مِنْهُ فَلاَ تَأْكُلْ فَإِنَّهُ لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ . [ضعیف]

(۱۸۸۷۷) حضرت عدی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: اگر کتا شکار سے کھا لے تو فرمایا: اگر کتا شکار سے کھا لے تو پھر نہ کھاؤ، کیونکہ یہ سکھایا ہوا نہیں ہے۔

(۱۸۸۷۸) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الأَصَمُّ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ قَالَ قَالَ الشَّافِعِيُّ : وَيَحْتَمِلُ الْقِيَاسُ أَنْ يَأْكُلَ وَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ الْكَلْبُ وَهَذَا قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَبَعْضِ أَصْحَابِنَا وَإِنَّمَا تَرَكْنَا هَذَا لِلأَثَرِ الَّذِي ذَكَرَ الشَّعْبِيُّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ -ﷺ- يَقُولُ : فَإِنْ أَكَلَ فَلاَ تَأْكُلْ . وَإِذَا ثَبَتَ الْخَبَرُ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- لَمْ يَجُزْ تَرْكُهُ لِشَيْءٍ.

قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ وَأَمَّا الرِّوَايَةُ فِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ. [صحیح]

(۱۸۸۷۸) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، اگر کتا شکار سے کھا لے تو شکار مت کھاؤ۔ جب یہ حدیث نبی ﷺ سے ثابت ہے تو اس کو چھوڑنا درست نہیں ہے۔

(۱۸۸۷۹) فَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : إِذَا أَرْسَلَ أَحَدُكُمْ كَلْبَهُ الْمُعَلَّمَ وَذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ فَلْيَأْكُلْ مِمَّا أَمْسَكَ عَلَيْهِ أَكَلَ مِنْهُ أَوْ لَمْ يَأْكُلْ.

وَأَمَّا الرِّوَايَةُ فِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَدْ ذَكَرَهَا عَنْهُ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّإِ مُنْقَطِعًا. [صحیح]

(۱۸۸۷۹) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب تم اپنے سکھائے ہوئے کتے کو اللہ کا نام لے کر چھوڑو اور تو کتے نے کھایا ہو یا نہ کھایا ہو آپ شکار کو کھا سکتے ہیں۔

(۱۸۸۸۰) وَأَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ السَّرَّاجُ أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ : كُلْ وَإِنْ أَكَلَ نِصْفَهُ يَعْنِي الْكَلْبَ وَهَذَا أَيْضًا مُرْسَلٌ. [صحیح]

(۱۸۸۸۰) حضرت سعد فرماتے ہیں: اگر کتا نصف شکار بھی کھا لے تو آپ کھا سکتے ہیں۔

(۱۸۸۸۱) وَقَدْ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الأَرْدَسْتَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ الْعِرَاقِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْهِلاَلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الأَشَجِّ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ حُمَيْدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ : سَأَلْتُ سَعْدًا قُلْتُ إِنَّ لَنَا كِلاَبًا

ضَوَارِیَ فَیُمْسِکْنَ عَلَیْنَا وَیَأْکُلْنَ وَیُبْقِینَ قَالَ :کُلْ وَإِنْ لَمْ یَبْقَیْنَ إِلاَّ نِصْفَهُ.
وَهَذَا مَوْصُولٌ وَرُوِیَ فِیهِ عَنْ عَلِیٍّ وَسَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ وَأَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ بِخِلاَفِ أَقَاوِیلِهِمْ. [صحیح]

(۱۸۸۸۱) حمید بن مالک نے سعد سے پوچھا کہ ہمارے شکاری کتے شکار کرتے وقت کچھ کھا لیتے ہیں اور کچھ چھوڑ دیتے ہیں فرماتے ہیں: اگر آدھا بھی چھوڑ دیں تو کھا لیا کرو۔

(۱۸۸۸۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ سَعِیدِ بْنِ أَبِی عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِیدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ أَنَّ سَلْمَانَ الْفَارِسِیَّ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ کَانَ یَقُولُ :إِذَا أَرْسَلْتَ کَلْبَکَ الْمُعَلَّمَ فَأَکَلَ ثُلُثَیْهِ وَبَقِیَ ثُلُثُهُ فَکُلْ مَا بَقِیَ.
وَعَنْ سَعِیدٍ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمَا کَانَ یَکْرَهُ ذَلِکَ وَیَقُولُ :لَوْ کَانَ مُعَلَّمًا مَا أَکَلَ.
وَرُوِیَ فِی إِبَاحَةِ أَکْلِهِ عَنِ النَّبِیِّ -ﷺ- إِنْ صَحَّ الْحَدِیثُ. [ضعیف]

(۱۸۸۸۲) سلمان فارسی فرماتے ہیں کہ جب تو اپنا سکھایا ہوا کتا شکار پر چھوڑے اس نے دو تہائی شکار کھا لیا اور صرف ایک تہائی شکار باقی ہے تو باقی ماندہ آپ کھا سکتے ہیں۔
(ب) قتادہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ اگر کتا سکھایا ہوا بھی ہو تب بھی کھائے اور نبی ﷺ سے اس کے کھانے کے متعلق صحیح احادیث منقول ہیں۔

(۱۸۸۸۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِیٍّ :الْحُسَیْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرُّوذْبَارِیُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَکْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِیسَی حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَیْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِی إِدْرِیسَ الْخَوْلاَنِیِّ عَنْ أَبِی ثَعْلَبَةَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ -ﷺ- فِی صَیْدِ الْکَلْبِ :إِذَا أَرْسَلْتَ کَلْبَکَ وَذَکَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَکُلْ وَإِنْ أَکَلَ مِنْهُ وَکُلْ مَا رَدَّتْ یَدُکَ أَوْ قَالَ کُلْ مَا رَدَّتْ عَلَیْکَ یَدُکَ . [حسن]

(۱۸۸۸۳) ابو ثعلبہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کتے کے شکار کے بارے میں فرمایا: جب تو شکاری کتا اللہ کا نام لے کر چھوڑے تو شکار کھا لے، اگرچہ کتے نے اس سے کھا لیا ہو اور جو تیرا ہاتھ تجھے واپس کر دے اسے کھا لے۔

(۱۸۸۸٤) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَلِیٍّ الرُّوذْبَارِیُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَکْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِیرُ حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ زُرَیْعٍ حَدَّثَنَا حَبِیبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ أَبِیهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ أَعْرَابِیًّا یُقَالُ لَهُ أَبُو ثَعْلَبَةَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :یَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِی کِلاَبًا مُکَلَّبَةً فَأَفْتِنِی فِی صَیْدِهَا فَقَالَ النَّبِیُّ -ﷺ- :إِذَا کَانَ لَکَ کِلاَبٌ مُکَلَّبَةٌ فَکُلْ مِمَّا أَمْسَکْنَ عَلَیْکَ. قَالَ: ذَکِیٌّ أَوْ غَیْرُ ذَکِیٍّ قَالَ: وَإِنْ أَکَلَ مِنْهُ؟ قَالَ: وَإِنْ أَکَلَ مِنْهُ.
هَذَا مُوَافِقٌ لِحَدِیثِ دَاوُدَ بْنِ عَمْرٍو إِلاَّ أَنَّ حَدِیثَ أَبِی ثَعْلَبَةَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ مُخَرَّجٌ فِی الصَّحِیحَیْنِ مِنْ

حَدِيثُ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ وَلَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ الأَكْلِ وَحَدِيثُ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيٍّ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ دَاوُدَ بْنِ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيِّ وَمِنْ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

(ت) وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ هُذَيْلٍ : أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ -ﷺ- عَنِ الْكَلْبِ يَصْطَادُ قَالَ : كُلْ أَكَلَ أَوْ لَمْ يَأْكُلْ. فَصَارَ حَدِيثُ عَمْرٍو بِهَذَا مَعْلُولاً. [حسن]

(۱۸۸۸۴) حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل فرماتے ہیں کہ ابو ثعلبہ دیہاتی نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے پاس سکھائے ہوئے کتے ہیں؟ ان کے شکار کے بارے میں مجھے فتویٰ دو، آپ نے فرمایا: جب تیرا کتا سکھایا ہوا ہو اور شکار کو روک لے ذبح کر دیا ذکر کرو، راوی کہتے ہیں: اگر کتا اس سے کھا لے؟ فرمایا: اگرچہ کتا شکار سے کھا بھی لے۔

(ب) حضرت عمرو بن شعیب ہذیل کے ایک شخص سے نقل فرماتے ہیں کہ اس نے کتے کے شکار کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: کھاؤ چاہے کتے نے شکار سے کھایا یا نہ کھایا ہو۔

(۳) بَابُ الْبُزَاةِ الْمُعَلَّمَةِ إِذَا أَكَلَتْ

سکھائے ہوئے باز کے شکار کا حکم جب وہ اس سے کھا لے

(۱۸۸۸۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- قَالَ : مَا عَلَّمْتَ مِنْ كَلْبٍ أَوْ بَازٍ ثُمَّ أَرْسَلْتَهُ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكَ عَلَيْكَ . قُلْتُ : وَإِنْ قَتَلَ؟ قَالَ : إِذَا قَتَلَهُ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَمْسَكَهُ عَلَيْكَ .

فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فِي الْمَنْعِ إِلاَّ أَنَّ ذِكْرَ الْبَازِي فِي هَذِهِ الرِّوَايَةِ لَمْ يَأْتِ بِهِ الْحُفَّاظُ الَّذِينَ قَدَّمْنَا ذِكْرَهُمْ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَإِنَّمَا أَتَى بِهِ مُجَالِدٌ وَاللَّهُ أَعْلَمُ. وَيُذْكَرُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ : إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ أَوْ بَازَكَ أَوْ صَقْرَكَ عَلَى الصَّيْدِ فَأَكَلَ مِنْهُ فَكُلْ وَإِنْ أَكَلَ نِصْفَهُ فَهَذَا جَمْعٌ بَيْنَهُمَا فِي الإِبَاحَةِ.

وَيُذْكَرُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : إِذَا أَكَلَ الْكَلْبُ فَلاَ تَأْكُلْ وَإِذَا أَكَلَ الصَّقْرُ فَكُلْ لأَنَّ الْكَلْبَ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَضْرِبَهُ وَالصَّقْرُ لاَ تَسْتَطِيعُ فَهَذَا فَرْقٌ بَيْنَهُمَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

وَفِي حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ الأَفْطَسِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ : إِذَا أَكَلَ الْبَازِي فَلاَ تَأْكُلْ. وَهَذَا بِخِلاَفِ الأَوَّلِ.

وَرُوِيَ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ صَبِيحٍ فِي الْبَازِي أَوِ الصَّقْرِ إِذَا أَكَلَ قَالَ : كَرِهَهُ عَطَاءٌ وَعَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ : إِذَا أَكَلَ الْبَازُ وَالصَّقْرُ فَلاَ تَأْكُلْ. [ضعيف]

(۱۸۸۸۵) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تو کتے یا باز کو سکھا کر اللہ کا نام لے کر چھوڑے، اگر وہ شکار تیرے لیے روک لے تو کھالینا، میں نے پوچھا: اگر وہ قتل کردیں؟ فرمایا: اگر قتل کرنے کے بعد بھی بغیر کھائے شکار کو روک لے تو کھالیا کرو۔

(ب) سعید بن مسیب رحمہ اللہ حضرت سلمان فارسی سے نقل فرماتے ہیں کہ جب تو اپنا کتا، باز یا شکرا شکار پر چھوڑے اور وہ شکار سے اگر نصف بھی کھالے تو آپ شکار کو کھالیں۔ یہ شکار کھانے کی اباحت کے بارے میں ہے۔

(ج) سعید بن جبیر رحمہ اللہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ اگر کتا شکار سے کھالے تو نہ کھاؤ۔ اگر شکرا کھالے تو شکار کو کھالو، کیونکہ کتا شکار کو مارنے کی طاقت رکھتا ہے جبکہ شکرا مارنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ یہ شکرے اور کتے میں فرق ہے۔

(د) سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب باز شکار سے کھالے تو آپ شکار کو نہ کھائیں۔

(ذ) ربیع بن صبیح باز یا شکرے کے بارے میں کہتے ہیں: جب وہ شکار سے کھالیں۔ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء اور عکرمہ کہتے ہیں کہ جب باز یا شکرا شکار سے کھالے تو تم شکار کا گوشت نہ کھاؤ۔

(۱۸۸۸۶) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ: عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ الرَّفَّاءُ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ الْقَاضِي حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْفُقَهَاءِ الَّذِينَ يُنْتَهَى إِلَى قَوْلِهِمْ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ كَانُوا يَقُولُونَ: مَا قَتَلَ الْكَلْبُ أَوِ الصَّقْرُ أَوِ الْبَازِي الْمُعَلَّمُ فَهُوَ حَلاَلٌ وَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ. [ضعيف]

(۱۸۸۸۶) ابن ابی الزناد اپنے والد سے جو معتبر فقہاء سے نقل فرماتے ہیں کہ جو سکھایا ہوا کتا یا باز شکار کو قتل کردے وہ شکار حلال ہے اگرچہ کتا اور باز اس شکار سے کھا بھی لیں۔

(۴) باب تَسْمِيَةِ اللَّهِ عِنْدَ الإِرْسَالِ

جانور کو شکار پر چھوڑتے ہوئے بسم اللہ پڑھنا

(۱۸۸۸۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَدِيبُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الإِسْمَاعِيلِيُّ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ هُوَ ابْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- عَنِ الصَّيْدِ قَالَ: إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ فَإِنْ أَدْرَكْتَهُ لَمْ يَقْتُلْ فَاذْبَحْ وَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَإِنْ أَدْرَكْتَهُ قَدْ قَتَلَ وَلَمْ يَأْكُلْ فَقَدْ أَمْسَكَهُ عَلَيْكَ فَإِنْ وَجَدْتَهُ قَدْ أَكَلَ مِنْهُ فَلاَ تَطْعَمْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ فَإِنْ خَالَطَ كَلْبَكَ كِلاَبٌ فَقَتَلْنَ وَلَمْ يَأْكُلْنَ فَلاَ تَأْكُلْ مِنْهُ فَإِنَّكَ لاَ تَدْرِي أَيُّهَا قَتَلَ وَإِذَا رَمَيْتَ سَهْمَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ.

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَأَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ

عَنْ عَاصِمٍ. [صحیح۔ متفق علیه]

(۱۸۸۸۷) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے بارے میں پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا: جب تو اپنا کتا شکار کے لیے چھوڑے تو بسم اللہ اور اللہ اکبر پڑھ، اگر شکار کو تو زندہ پالے تو اللہ کا نام لے کر ذبح کرو۔ اگر کتے نے شکار کے بعد کھایا نہیں بلکہ روکے رکھا، اگر کتے نے شکار کرنے کے بعد اس سے کھالیا تو آپ شکار کا گوشت نہ کھائیں، کیونکہ یہ شکار اس نے اپنے لیے کیا ہے۔ اگر تیرے کتے کے ساتھ دوسرے کتے بھی شامل ہو کر شکار کو قتل کر دیں اور کھائیں بھی نہیں تو آپ شکار کو نہ کھائیں؛ کیونکہ آپ نہیں جانتے کہ کس نے قتل کیا ہے اور جب آپ تیر چھوڑیں تو اللہ کا نام لے کر چھوڑو۔

(۵) باب مَنْ تَرَكَ التَّسْمِيَةَ وَهُوَ مِمَّنْ تَحِلُّ ذَبِيحَتُهُ

جس شخص کا ذبیحہ حلال ہے اگر وہ بسم اللہ کو ترک کر دے

(۱۸۸۸۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ بْنِ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ وَمُحَاضِرٌ الْمَعْنَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو الأَدِيبُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الإِسْمَاعِيلِيُّ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ الْجَوْزِيُّ حَدَّثَنَا يُوسُفُ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ وَمُحَاضِرٌ قَالَ أَبُو خَالِدٍ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَا هُنَا أَقْوَامًا حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِشِرْكٍ يَأْتُونَنَا بِلُحْمَانٍ لاَ نَدْرِي يَذْكُرُونَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا أَمْ لاَ فَقَالَ النَّبِيُّ -ﷺ-: اذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَكُلُوا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي خَالِدٍ سُلَيْمَانَ بْنِ حَيَّانَ الأَحْمَرِ وَأَخْرَجَهُ أَيْضًا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطُّفَاوِيِّ وَأُسَامَةَ بْنِ حَفْصٍ عَنْ هِشَامٍ مَوْصُولاً.

قَالَ وَتَابَعَهُمُ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ هِشَامٍ

قَالَ الشَّيْخُ وَتَابَعَهُمْ أَيْضًا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَعَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ وَمَسْلَمَةُ بْنُ قَعْنَبٍ وَيُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ الْجُمَحِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَاصِمٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا. [صحیح۔ بخاری ۲۰۵۲]

(۱۸۸۸۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم ایسی سرزمین میں رہتے ہیں جہاں کے لوگ نئے نئے مسلمان ہوئے ہیں۔ وہ ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں۔ ہمیں معلوم نہیں کہ وہ اللہ کا نام بھی لیتے ہیں یا نہیں۔ فرمایا: تم اللہ کا نام لے کر گوشت کھالیا کرو۔

(۱۸۸۸۹) وَأَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الْمُزَكِّي أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كَانَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ يَأْتُونَ بِلُحْمَانٍ قَدْ ذَبَحُوهَا فَسَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- كَيْفَ يَصْنَعُونَ فَقَالَ : سَمُّوا عَلَيْهَا اسْمَ اللَّهِ وَكُلُوهَا .

وَكَذَلِكَ رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامٍ مُرْسَلاً دُونَ ذِكْرِ عَائِشَةَ بِمَعْنَى رِوَايَةِ مَنْ رَوَاهُ مَوْصُولاً . [صحیح]

(۱۸۸۸۹) ہشام اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ دیہاتی لوگ گوشت ذبح کر کے ہمارے پاس لاتے تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: وہ کیا کرتے ہیں؟ پھر فرمایا: تم بسم اللہ پڑھ کر کھالیا کرو۔

(۱۸۸۹۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَيُّوبَ الطُّوسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- قَالَ : الْمُسْلِمُ يَكْفِيهِ اسْمُهُ فَإِنْ نَسِيَ أَنْ يُسَمِّيَ حِينَ يَذْبَحُ فَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَلْيَأْكُلْهُ .

كَذَا رَوَاهُ مَرْفُوعًا . [منکر]

(۱۸۸۹۰) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ مسلمان کے لیے اللہ کا نام ہی کافی ہے۔ اگر وہ ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لینا بھول جائے تو کھاتے وقت اللہ کا نام لے کر کھالے (یعنی بسم اللہ پڑھ کر کھالے)۔

(۱۸۸۹۱) وَرَوَاهُ غَيْرُهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَيْنٍ وَهُوَ عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْقُوفًا أَخْبَرَنَاهُ أَبُو نَصْرٍ : عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو مَنْصُورٍ : الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ زَكَرِيَّا النَّضْرَوِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِيمَنْ ذَبَحَ وَنَسِيَ التَّسْمِيَةَ قَالَ : الْمُسْلِمُ فِيهِ اسْمُ اللَّهِ وَإِنْ لَمْ يَذْكُرِ التَّسْمِيَةَ . [صحیح]

(۱۸۸۹۱) عین حضرت عبداللہ بن عباس سے نقل فرماتے ہیں کہ جس شخص کو ذبح کے وقت بسم اللہ پڑھنا یاد نہ رہا، فرماتے ہیں کہ مسلمان کے اندر اللہ کا نام ہے اگرچہ اس نے بسم اللہ نہیں بھی پڑھی۔

(۱۸۸۹۲) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ وَهُوَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَيْنٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : إِذَا ذَبَحَ الْمُسْلِمُ وَنَسِيَ أَنْ يَذْكُرَ اسْمَ اللَّهِ فَلْيَأْكُلْ فَإِنَّ الْمُسْلِمَ فِيهِ اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللَّهِ

يَعْنِي بِعَيْنٍ عِكْرِمَةَ . [صحیح]

(۱۸۸۹۲) عین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ جب مسلمان شخص ذبح کرے اور بسم اللہ اور اللہ اکبر کہنا بھول جائے تو ذبح شدہ جانور کھالے، کیونکہ مسلم میں بھی اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہوتا ہے۔

(۱۸۸۹۳) وَأَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو مَنْصُورٍ النَّضْرُوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ :مَنْ ذَبَحَ فَنَسِيَ أَنْ يُسَمِّيَ فَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَلْيَأْكُلْ وَلاَ يَدَعْهُ لِلشَّيْطَانِ إِذَا ذَبَحَ عَلَى الْفِطْرَةِ. [ضعیف]

(۱۸۸۹۳) عطاء حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ جو شخص ذبح کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا بھول گیا تو وہ کھاتے وقت بسم اللہ پڑھ کر کھالے اور شیطان کے لیے اس کو نہ چھوڑے، جبکہ اس نے فطرت اسلام پر اس کو ذبح کیا ہے۔

(۱۸۸۹۴) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ:أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَالِينِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ :عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَدِيٍّ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَزِيدَ وَالْحَسَنُ بْنُ الْحَارِثِ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو هَمَّامٍ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ -ﷺ- فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ مِنَّا يَذْبَحُ وَيَنْسَى أَنْ يُسَمِّيَ فَقَالَ النَّبِيُّ -ﷺ- :اسْمُ اللَّهِ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ.

قَالَ أَبُو أَحْمَدَ :عَامَّةُ حَدِيثِ مَرْوَانَ بْنِ سَالِمٍ مِمَّا لاَ يُتَابِعُهُ الثِّقَاتُ عَلَيْهِ

قَالَ الشَّيْخُ :مَرْوَانُ بْنُ سَالِمٍ الْجَزَرِيُّ ضَعِيفٌ ضَعَّفَهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَالْبُخَارِيُّ وَغَيْرُهُمَا وَهَذَا الْحَدِيثُ مُنْكَرٌ بِهَذَا الإِسْنَادِ. [ضعیف]

(۱۸۸۹۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کو آ کر کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اس شخص کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو ذبح کرتے وقت بسم اللہ کہنا بھول جاتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ کا نام لینا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

(۱۸۸۹۵) وَفِيمَا رَوَى أَبُو دَاوُدَ فِي الْمَرَاسِيلِ عَنْ مُسَدَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دَاوُدَ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الصَّلْتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :ذَبِيحَةُ الْمُسْلِمِ حَلاَلٌ ذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ أَوْ لَمْ يَذْكُرْهُ إِنَّهُ إِنْ ذَكَرَ لَمْ يَذْكُرْ إِلاَّ اسْمَ اللَّهِ.

أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ :مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ الْفَسَوِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ اللُّؤْلُؤِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ فَذَكَرَهُ. [ضعیف]

(۱۸۸۹۵) ثور بن یزید سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کا ذبیحہ حلال ہے اگرچہ اس نے ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لیا ہو یا نہ، کیونکہ وہ اللہ کا نام ذکر کرے یا نہ کرے وہ اللہ کا نام ہی لیتا ہے۔

(۶)باب سَبَبِ نُزُولِ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَلاَ تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ﴾

آیت ﴿وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ﴾ کا سبب نزول

(۱۸۸۹۶) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ الْقَاضِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : خَاصَمَتِ الْيَهُودُ النَّبِيَّ -ﷺ- فَقَالَتْ : نَأْكُلُ مِمَّا قَتَلْنَا وَلاَ نَأْكُلُ مِمَّا قَتَلَ اللَّهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَلاَ تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ﴾ [الأنعام ۱۲۱]۔ [صحيح]

(۱۸۸۹۶) سعید بن جبیر رحمہ اللہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ یہودیوں نے نبی ﷺ کے سامنے یہ جھگڑا پیش کیا کہ ہم خود ذبح کر کے کھاتے ہیں اور اللہ کی ماری ہوئی چیز ہم نہیں کھاتے، اللہ نے یہ آیت نازل کر دی: ﴿وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ﴾ [الأنعام ۱۲۱] کہ جس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے اسے نہ کھاؤ۔

(۱۸۸۹۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَى أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ﴾ [الأنعام: ۱۲۱] قَالُوا يَقُولُونَ : مَا ذَبَحَ اللَّهُ فَلاَ تَأْكُلُوهُ وَمَا ذَبَحْتُمْ أَنْتُمْ فَكُلُوهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَلاَ تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ﴾ [الأنعام ۱۲۱]۔ [صحيح۔ تقدم قبله]

(۱۸۸۹۷) عکرمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ کے اس قول ﴿وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَى أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ﴾ [الأنعام ۱۲۱] ”کہ شیطان اپنے دوستوں کو وحی کرتے ہیں کہ تم سے جھگڑا کریں“ کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں: جو اللہ ذبح کرے تم نہ کھاؤ اور جو تم خود ذبح کرو کھالو تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ﴾ جس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے اسے مت کھاؤ۔

(۷)باب الإِرْسَالِ عَلَى الصَّيْدِ يَتَوَارَى عَنْكَ ثُمَّ تَجِدُهُ مَقْتُولاً

جب شکار آپ سے گم ہو جائے پھر تم مرا ہوا پالو

(۱۸۸۹۸) فِيمَا رَوَى أَبُو دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ فِي الْمَرَاسِيلِ عَنِ النُّفَيْلِيِّ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَامِرٍ : أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- ظَبْيًا فَقَالَ : مِنْ أَيْنَ أَصَبْتَ هَذَا؟ . قَالَ : رَمَيْتُهُ أَمْسِ فَطَلَبْتُهُ فَأَعْجَزَنِي حَتَّى أَدْرَكَنِي الْمَسَاءُ فَرَجَعْتُ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ اتَّبَعْتُ أَثَرَهُ فَوَجَدْتُهُ فِي غَارٍ أَوْ أَحْجَارٍ وَهَذَا مِشْقَصِي فِيهِ أَعْرِفُهُ قَالَ : بَاتَ عَنْكَ لَيْلَةً وَلاَ آمَنُ أَنْ تَكُونَ هَامَّةٌ أَعَانَتْكَ عَلَيْهِ لاَ حَاجَةَ لِي فِيهِ . [ضعيف]

(۱۸۸۹۸) عطاء بن سائب حضرت عامر سے نقل فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے ہرن کا تحفہ نبی ﷺ کو پیش کیا۔ آپ نے پوچھا: تو نے کہاں سے حاصل کیا؟ دیہاتی نے کہا: کل شام میں نے اس کو تیر مارا، تلاش کرتے کرتے، شام کا وقت ہو گیا میں واپس پلٹ آیا پھر صبح کے وقت میں نے اس کا پیچھا کیا تو یہ غار یا پتھروں کے اندر پڑا ہوا تھا اور میں نے اپنا موجود نیزہ اس میں پہچان لیا۔ آپ نے فرمایا: ایک رات گزر گئی ممکن ہے کسی بیماری کی وجہ سے یہ ہلاک ہوا ہو مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں۔

(۱۸۸۹۹) وَعَنْ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ أَبِي رَزِينٍ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ -ﷺ- بِصَيْدٍ فَقَالَ : إِنِّي رَمَيْتُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَأَعْيَانِي وَوَجَدْتُ سَهْمِي فِيهِ مِنَ الْغَدِ وَقَدْ عَرَفْتُ سَهْمِي فَقَالَ : اللَّيْلُ خَلْقٌ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَظِيمٌ لَعَلَّهُ أَعَانَكَ عَلَيْهِ شَيْءٌ انْبِذْهَا عَنْكَ .
أَخْبَرَنَا بِهِمَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ الْفَسَوِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ اللُّؤْلُؤِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ فَذَكَرَهُمَا . [ضعيف]

(۱۸۸۹۹) ابو رزین فرماتے ہیں کہ ایک شخص شکار لے کر نبی ﷺ کے پاس آیا۔ اس نے کہا: میں نے اس کو تیر مارا اور تلاش کرتے کرتے اس نے مجھے تھکا دیا تو صبح کے وقت میں نے اسے پا لیا اور اپنا تیر پہچان لیا۔ آپ نے فرمایا: کہ رات اللہ رب العزت کی عظیم مخلوق ہے شاید کسی دوسری چیز نے آپ کی مدد کی ہو اس کو پھینک دو۔

(۱۸۹۰۰) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ بْنُ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْبَاغَنْدِيُّ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَزِينٍ عَنْ أَبِي رَزِينٍ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- : إِذَا غَابَ عَنْكَ الصَّيْدُ فَصَادَفْتَهُ . وَذَكَرَ هَوَامَّ الأَرْضِ.
وَأَبُو رَزِينٍ هَذَا اسْمُهُ مَسْعُودٌ مَوْلَى شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ وَلَيْسَ بِأَبِي رَزِينٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَالْحَدِيثُ مُرْسَلٌ قَالَهُ الْبُخَارِيُّ. [ضعيف]

(۱۸۹۰۰) ابو رزین نبی ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ جب شکار تجھ سے غائب ہو جائے اور پھر تو اس کو اچانک پالے اور اس نے حشرات الارض کا ذکر کیا۔

(۱۸۹۰۱) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الرُّحَيْلِ حَدَّثَهُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَمَيْمُونٌ عِنْدَهُ فَقَالَ : أَصْلَحَكَ اللَّهُ إِنِّي أَرْمِي الصَّيْدَ فَأُصْمِي وَأُنْمِي فَكَيْفَ تَرَى؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : كُلْ مَا أَصْمَيْتَ وَدَعْ مَا أَنْمَيْتَ. [صحيح]

(۱۸۹۰۱) عمرو بن میمون اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی عبداللہ بن عباس ؓ کے پاس آیا اور حضرت میمون ان

کے پاس موجود تھے۔ اس دیہاتی نے کہا: اللہ آپ کی اصلاح کرے، میں شکار کو تیر مار کر اپنے سامنے گراتا ہوں اور زخمی کر کے چھوڑ دیتا ہوں آپ کا اس کے بارے میں کیا خیال ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جو شکار کا جانور تمہارے سامنے گر کر دم توڑ دے اسے کھاؤ اور جو زخمی ہو کر دور جا کرے اسے نہ کھاؤ۔

(۱۸۹۰۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ قَالَ : أَمَرَنِي نَاسٌ مِنْ أَهْلِي أَنْ أَسْأَلَ لَهُمْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ أَشْيَاءَ فَكَتَبْتُهَا فِي صَحِيفَةٍ فَأَتَيْتُهُ لأَسْأَلَهُ فَإِذَا عِنْدَهُ نَاسٌ يَسْأَلُونَهُ فَسَأَلُوهُ حَتَّى سَأَلُوهُ عَنْ جَمِيعِ مَا فِي صَحِيفَتِي وَمَا سَأَلْتُهُ عَنْ شَيْءٍ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ : إِنِّي مَمْلُوكٌ أَكُونُ فِي إِبِلِ أَهْلِي فَيَأْتِينِي الرَّجُلُ يَسْتَسْقِينِي أَفَأَسْقِيهِ قَالَ : لاَ. قَالَ : فَإِنْ خَشِيتُ أَنْ يَهْلِكَ. قَالَ : فَاسْقِهِ مَا يُبَلِّغُهُ ثُمَّ أَخْبِرْ بِهِ أَهْلَكَ قَالَ : فَإِنِّي رَجُلٌ أَرْمِي فَأُصْمِي وَأُنْمِي قَالَ : مَا أَصْمَيْتَ فَكُلْ وَمَا أَنْمَيْتَ فَلاَ تَأْكُلْ. قُلْتُ لِلْحَكَمِ : مَا الإِصْمَاءُ قَالَ : الإِقْعَاصُ قُلْتُ : فَمَا الإِنْمَاءُ قَالَ : مَا تَوَارَى عَنْكَ
وَقَدْ رُوِيَ هَذَا مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَرْفُوعًا وَهُوَ ضَعِيفٌ. [صحيح]

(۱۸۹۰۲) عبداللہ بن ابی ہذیل فرماتے ہیں کہ میرے گھر والوں نے مجھے چند چیزوں کے متعلق حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھنے کا کہا۔ میں ایک کاغذ لکھ کر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس اس وقت آیا، جب لوگ ان سے سوال کر رہے تھے۔ جب لوگوں نے میرے لکھے ہوئے تمام سوال کر لیے اور میں نے ان سے کچھ بھی نہ پوچھا تو ایک دیہاتی نے سوال کیا کہ میں ایک غلام ہوں جو اپنے گھر والوں کے اونٹوں کی دیکھ بھال کرتا ہوں، ایک شخص مجھ سے پانی طلب کرتا ہے کیا میں اس کو پانی پلا دوں؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نہ پلاؤ، دیہاتی نے کہا: اگر مجھے اس کے ہلاک ہو جانے کا ڈر محسوس ہو۔ فرمایا: اسے اتنا پانی پلاؤ کہ اس کی جان بچ جائے، پھر اس کے گھر والوں کو خبر دو۔ دیہاتی نے کہا: میں شکار کو موقع پر قتل کرتا ہوں اور زخمی بھی کرتا ہوں تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس کو تو موقع پر گرائے کھالے اور جو زخمی ہو کر کہیں دور جا کر مرے اس کو نہ کھا، میں نے حکم سے پوچھا اصماء کیا ہے؟ کہتے ہیں: جیسے کی بیماری، میں نے پوچھا انماء کیا ہے؟ فرماتے ہیں: ایسا شکار جو آپ سے چھپ جائے۔

(۱۸۹۰۳) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الأَصَمُّ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ الشَّافِعِيُّ : مَا أَصْمَيْتَ مَا قَتَلَتْهُ الْكِلاَبُ وَأَنْتَ تَرَاهُ وَمَا أَنْمَيْتَ مَا غَابَ عَنْكَ مَقْتَلُهُ.
قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : وَلاَ يَجُوزُ عِنْدِي فِيهِ إِلاَّ هَذَا إِلاَّ أَنْ يَكُونَ جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- شَيْءٌ فَإِنِّي أَتَوَهَّمُهُ فَيَسْقُطُ كُلُّ شَيْءٍ خَالَفَ أَمْرَ النَّبِيِّ -ﷺ- وَلاَ يَقُومُ مَعَهُ رَأْيٌ وَلاَ قِيَاسٌ فَإِنَّ اللَّهَ قَطَعَ الْعُذْرَ بِقَوْلِهِ -ﷺ-. قَالَ الشَّيْخُ وَهَذَا الَّذِي تَوَهَّمَهُ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ فِيمَا. [صحيح]

(۱۸۹۰۳) امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اصماء ایسا شکار ہے جس کو آپ کے دیکھتے ہوئے کتے ہلاک کر دیں اور انماء ایسا شکار جو آپ سے غائب ہو کر مرے۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک صرف وہی بات درست ہے جو نبی ﷺ سے منقول ہو اور ہر وہ چیز جو نبی ﷺ کے حکم کے مخالف ہو وہ ساقط ہو جاتی ہے۔ رائے اور قیاس اس کے برابر نہیں ہوتا کیونکہ اللہ نے عذر ختم کر دیا ہے۔

(۱۸۹۰۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَدِيبُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الإِسْمَاعِيلِيُّ أَخْبَرَنِي حَمْدَانُ بْنُ عَمْرٍو الْمَوْصِلِيُّ حَدَّثَنَا غَسَّانُ هُوَ ابْنُ الرَّبِيعِ الْمَوْصِلِيُّ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ هُوَ ابْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- قَالَ : إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَسَمَّيْتَ فَأَمْسَكَ عَلَيْكَ فَقَتَلَ فَكُلْ فَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ فَلاَ تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِذَا خَالَطَ كِلاَبًا لَمْ تَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا فَأَمْسَكْنَ وَقَتَلْنَ فَلاَ تَأْكُلْ فَإِنَّكَ لاَ تَدْرِي أَيُّهَا قَتَلَ وَإِنْ رَمَيْتَ الصَّيْدَ فَوَجَدْتَهُ بَعْدَ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ لَيْسَ بِهِ إِلاَّ أَثَرُ سَهْمِكَ فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَأْكُلَ فَكُلْ وَإِنْ وَقَعَ فِي الْمَاءِ فَلاَ تَأْكُلْ .

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُوسَى بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ يَزِيدَ. [صحیح۔ متفق علیه]

(۱۸۹۰۴) عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تو اپنا کتا شکار پر اللہ کا نام لے کر چھوڑے اور کتے نے شکار کو قتل کرنے کے بعد کھایا نہیں تو آپ شکار کو کھا لیں۔ اگر کتے نے شکار سے کچھ کھا لیا تب آپ شکار نہ کھائیں۔ کیونکہ کتے نے شکار اپنے لیے کیا ہے اور جس وقت آپ کے کتے کے ساتھ دوسرے کتے شامل ہو جائیں جن کو چھوڑتے ہوئے اللہ کا نام نہیں لیا گیا اگر وہ شکار کو قتل کر کے روک لیں، یعنی باقی رکھیں تو آپ نہ کھائیں کیونکہ آپ کو معلوم نہیں کہ کس نے قتل کیا ہے۔ اگر شکار کو آپ تیر ماریں ایک یا دو دن کے بعد وہی تیر والا شکار آپ پا لیں۔ اگر چاہو تو کھا لو اگر وہ پانی میں گر کر ہلاک ہو جائے تو نہ کھاؤ۔

(۱۸۹۰۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو عَمْرِو بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- عَنِ الصَّيْدِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : وَإِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ فَإِنْ أَدْرَكْتَهُ فَكُلْ إِلاَّ أَنْ تَجِدَهُ قَدْ وَقَعَ فِي مَاءٍ فَإِنَّكَ لاَ تَدْرِي الْمَاءُ قَتَلَهُ أَوْ سَهْمُكَ فَإِنْ وَجَدْتَهُ بَعْدَ لَيْلَةٍ أَوْ لَيْلَتَيْنِ فَلَمْ تَجِدْ فِيهِ أَثَرًا غَيْرَ أَثَرِ سَهْمِكَ فَشِئْتَ أَنْ تَأْكُلَ مِنْهُ فَكُلْ .

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ. وَبِمَعْنَاهُ رَوَاهُ خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنِ الشَّعْبِيِّ.

قَالَ الْبُخَارِيُّ وَقَالَ عَبْدُ الأَعْلَى عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيٍّ. [صحیح۔ متفق علیه]

(۱۸۹۰۵) عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے شکار کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آپ اپنا

تیر اللہ کا نام لے کر چھوڑیں اگر آپ شکار کو پالیں تو کھاؤ، وگرنہ اگر شکار پانی میں گر جائے تو آپ کو معلوم نہیں کہ وہ پانی کی وجہ سے یا آپ کے تیر کی وجہ سے ہلاک ہوا ہے۔ اگر آپ ایک یا دو راتوں کے بعد شکار کو پالیں اور شکار میں آپ کے تیر کے نشان کے علاوہ کوئی دوسرا نشان نہ ہو، اگر شکار کو آپ کھانا چاہیں تو کھالو۔

(۱۸۹۰۶) فَذَكَرَ مَا أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَدِيبُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الإِسْمَاعِيلِيُّ أَخْبَرَنِي أَبُو يَعْلَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى حَدَّثَنَا دَاوُدُ هُوَ ابْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ هُوَ الشَّعْبِيُّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَحَدَنَا يَرْمِي فَيَقْتَفِرُ أَثَرَهُ الْيَوْمَ وَالْيَوْمَيْنِ فَيَجِدُهُ مَيِّتًا وَفِيهِ سَهْمُهُ أَيَأْكُلُ قَالَ : نَعَمْ إِنْ شَاءَ . أَوْ قَالَ : يَأْكُلُ إِنْ شَاءَ . [صحیح]

(۱۸۹۰۶) عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم میں سے کوئی شکار کو تیر مارنے کے بعد ایک یا دو دن اس کا پیچھا کرتا ہے تو مردہ حالت میں شکار کو پالیتا ہے، جس میں اس کا تیر بھی موجود ہے؟ کیا وہ اس کو کھالے؟ فرمایا: اگر چاہے تو کھالے۔

(۱۸۹۰۷) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ

(ح) وَأَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ الأَزْرَقُ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ الطَّائِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَرْمِي الصَّيْدَ فَأَطْلُبُ الأَثَرَ بَعْدَ لَيْلَةٍ قَالَ : إِذَا رَأَيْتَ أَثَرَ سَهْمِكَ فِيهِ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ سَبُعٌ فَكُلْ .

قَالَ شُعْبَةُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لأَبِي بِشْرٍ فَقَالَ قَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- قَالَ : إِذَا رَأَيْتَ سَهْمَكَ فِيهِ لَمْ تَرَ فِيهِ أَثَرًا غَيْرَهُ وَتَعْلَمُ أَنَّهُ قَتَلَهُ فَكُلْهُ . [صحیح]

(۱۸۹۰۷) عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں شکار کو تیر مار کر ایک رات کے بعد اس کو تلاش کرتا ہوں۔ فرمایا: جب آپ اپنے تیر کا نشان شکار میں پائیں اور درندوں نے اس سے کچھ بھی نہ کھایا ہو تو آپ کھالیں۔

(ب) عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب آپ اپنے تیر کے نشان کے علاوہ کوئی دوسرا نشان نہ دیکھیں اور آپ کو یقین ہو کہ آپ نے اس کو قتل کیا ہے تو کھالو۔

(۱۸۹۰۸) وَأَخْبَرَنَا ابْنُ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَزَّازُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَهُ بِنَحْوِهِ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ قَالَ شُعْبَةُ فَحَدَّثْتُ بِهِ أَبَا بِشْرٍ فَقَالَ إِنَّمَا قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- : إِذَا عَرَفْتَ سَهْمَكَ فِيهِ وَلَمْ تَرَ فِيهِ أَثَرَ غَيْرِهِ وَتَعْلَمُ أَنَّهُ قَتَلَهُ فَكُلْ . [صحیح]

(۱۸۹۰۸) سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب آپ شکار میں اپنے تیر کے علاوہ کسی کا نشان نہ دیکھیں اور آپ کو یقین ہو کہ تو نے اس کو قتل کیا ہے تو کھالو۔

(۱۸۹۰۹) وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فُورَكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَهُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرْمِي الصَّيْدَ فَأَجِدُهُ مِنَ الْغَدِ فِيهِ سَهْمِي قَالَ : إِذَا وَجَدْتَ فِيهِ سَهْمَكَ وَعَلِمْتَ أَنَّهُ قَتَلَهُ وَلَمْ تَرَ فِيهِ أَثَرَ سَبُعٍ فَكُلْ . [صحیح]

(۱۸۹۰۹) سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں شکار کرتا ہوں اور صبح کے وقت میں اپنا تیر شکار میں پاتا ہوں۔ فرمایا: جب تو اپنا تیر شکار میں پائے اور تجھے اس کے قتل کا یقین ہو اور کسی درندے کا نشان بھی اس میں نہ دیکھے تو کھالو۔

(۱۸۹۱۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : إِذَا رَمَيْتَ سَهْمَكَ فَغَابَ ثَلاَثَ لَيَالٍ فَأَدْرَكْتَهُ فَكُلْ مَا لَمْ يُنْتِنْ .

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مِهْرَانَ الرَّازِيِّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ خَالِدٍ الْخَيَّاطِ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۹۱۰) ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تو شکار کو تیر مارے اور شکار تین دن تک غائب رہنے کے بعد مل جائے تو بدبو پیدا ہونے سے پہلے آپ کھا سکتے ہیں۔

(۱۸۹۱۱) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ بَحْرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَارِثِ الأَصْبَهَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَصْرٍ الأَنْطَاكِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فِي الَّذِي يُدْرِكُ صَيْدَهُ بَعْدَ ثَلاَثٍ قَالَ : يَأْكُلُهُ إِلاَّ أَنْ يُنْتِنَ .

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ عَنْ مَعْنٍ. [صحیح]

(۱۸۹۱۱) ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ اس شکار کے متعلق جو تین دن کے بعد پالیا جائے فرمایا بدبودار ہونے سے قبل کھایا جا سکتا ہے۔

(۱۸۹۱۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا يُقَالُ لَهُ أَبُو ثَعْلَبَةَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفْتِنِي فِي قَوْسِي قَالَ: كُلْ مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ. قَالَ: ذَكِيٌّ وَغَيْرُ ذَكِيٍّ؟ قَالَ: وَإِنْ تَغَيَّبَ عَنِّي؟ قَالَ: وَإِنْ تَغَيَّبَ عَنْكَ مَا لَمْ يَصِلَّ أَوْ تَجِدْ فِيهِ أَثَرَ غَيْرِ سَهْمِكَ. قَالَ: أَفْتِنِي فِي آنِيَةِ الْمَجُوسِ إِذَا اضْطُرِرْتُ إِلَيْهَا قَالَ: اغْسِلْهَا وَكُلْ فِيهَا. [حسن]

(۱۸۹۱۲) عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی جس کو ابو ثعلبہ کہا جاتا تھا۔ اس نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: میرے قوس کے بارے میں فتویٰ دیں، فرمایا: جو تیرا تیر واپس کر دے کھا لے۔ اس نے کہا: ذبح کر کے یا بغیر ذبح کیے؟ پھر اس نے کہا: اگر وہ مجھ سے غائب ہی رہے؟ فرمایا: اگر وہ تجھ سے غائب رہے جب تک خراب نہ ہو یا کسی دوسرے تیر کا نشان نہ دیکھیں، اس نے کہا: مجوس کے برتنوں کے بارے میں فتویٰ دیں۔ کیا وہ مجبوری کے وقت استعمال کیے جاسکتے ہیں؟ فرمایا: دھو کر استعمال کرلو۔

(۱۸۹۱۳) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَارِثِ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ حَيَّانَ الأَصْبَهَانِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى حَدَّثَنَا الأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الأَخْنَسِ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفْتِنِي فِي قَوْسِي؟ قَالَ: كُلْ مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ. قُلْتُ: فَإِنْ تَوَارَى عَنِّي؟ قَالَ: وَإِنْ تَوَارَى عَنْكَ بَعْدَ أَنْ لاَ تَرَى فِيهِ إِلاَّ أَثَرَ سَهْمِكَ أَوْ يَصِلَّ.

قَالَ أَبُو مُوسَى يَعْنِي يَتَغَيَّرَ. قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ: وَبَلَغَنِي عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ الْخَطَّابِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ أَنَّهُ قَالَ قَوْلُهُ: مَا لَمْ يَصِلَّ فَإِنَّهُ يُرِيدُ مَا لَمْ يُنْتِنْ وَتَتَغَيَّرْ رِيحُهُ يُقَالُ صَلَّ اللَّحْمُ وَأَصَلَّ لُغَتَانِ وَهَذَا عَلَى مَعْنَى الاِسْتِحْبَابِ دُونَ التَّحْرِيمِ لأَنَّ تَغَيُّرَ رِيحِهِ لاَ يُحَرِّمُ أَكْلَهُ قَالَ: وَقَدْ رُوِيَ أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- أَكَلَ إِهَالَةً سَنِخَةً وَهِيَ الْمُتَغَيِّرَةُ الرِّيحِ. [حسن]

(۱۸۹۱۳) ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ میرے تیر کے بارے میں فتویٰ دیں؟ فرمایا: کھاؤ جو تمہارا تیر تجھے لوٹا دے۔ میں نے کہا: اگر وہ مجھ سے چھپ جائے تو فرمایا: اگر شکار تجھ سے غائب بھی رہے اور اپنے تیر کے علاوہ اس میں کوئی نشان نہ دیکھے یا خراب نہ ہو۔

شیخ فرماتے ہیں: ایسا گوشت جس کی بو تبدیل ہو جائے، یہ کھانا حرام نہیں ہے، کیونکہ نبی ﷺ سے منقول ہے کہ آپ نے ایسی چربی کھائی جس کی بو تبدیل ہو چکی تھی۔

(۱۸۹۱۴) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو مُحَمَّدٍ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ الأَصْبَهَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ ابْنُ الأَعْرَابِيِّ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الأَشْيَبِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ :لَقَدْ دُعِيَ رَسُولُ اللَّهِ -صلی اللہ علیہ وسلم- عَلَى خُبْزِ شَعِيرٍ وَإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ.
أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ مِنْ حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ كَمَا أَخْرَجَاهُ فِي كِتَابِ الرَّهْنِ وَحَدِيثُ الْبَهْزِيِّ فِي حِمَارِ الْوَحْشِ الْعَقِيرِ وَفِي الظَّبْيِ الْحَاقِفِ فِيهِ سَهْمٌ قَدْ مَضَى فِي كِتَابِ الْحَجِّ وَغَيْرِهِ. [صحیح۔ بخاری ۲۰۶۹]

(۱۸۹۱۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کی روٹی اور ایسی چربی جس کی بو تبدیل ہو چکی تھی پر دعوت دی گئی۔

(۱۸۹۱۵) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ :عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِءُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالاَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَلَمَةَ الضَّمْرِيِّ :أَنَّ النَّبِيَّ -صلی اللہ علیہ وسلم- خَرَجَ حَتَّى أَتَى الرَّوْحَاءَ رَأَى حِمَارًا عَقِيرًا زَادَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فِي حَدِيثِهِ فِي بَعْضِ أَفْنَائِهَا وَقَالاَ جَمِيعًا فَقِيلَ :يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا حِمَارٌ عَقِيرٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلی اللہ علیہ وسلم- :دَعُوهُ فَإِنَّ الَّذِي أَصَابَهُ سَيَجِيءُ . فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَهْزٍ قَالَ :يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ هَذَا فَشَأْنَكُمْ بِهِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ -صلی اللہ علیہ وسلم- أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَسَمَهُ بَيْنَ الرِّفَاقِ ثُمَّ سَارَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالأُثَايَةِ بَيْنَ الْعَرْجِ وَالرُّوَيْثَةِ إِذَا ظَبْيٌ حَاقِفٌ فِي ظِلٍّ فِيهِ سَهْمٌ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ -صلی اللہ علیہ وسلم- رَجُلاً أَنْ يُقِيمَ عِنْدَهُ حَتَّى يُجِيزَ آخِرُ النَّاسِ لاَ يَعْرِضُ لَهُ. [صحیح]

(۱۸۹۱۵) عمیر بن سلمہ ضمری فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روحاء نامی جگہ پر ایک زخمی گدھے کو دیکھا۔ محمد بن ابی بکر نے اپنی حدیث میں زیادہ کیا ہے کہ جنگل میں۔ کہا گیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ زخمی گدھا ہے۔ آپ نے فرمایا: اس کو چھوڑ دو اس کا مالک آ جائے گا تو بہز قبیلے کا ایک شخص آیا۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اس کو شکار کیا تھا۔ آپ اپنے استعمال میں لا سکتے ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ اپنے ساتھیوں میں تقسیم کر دیں، پھر آپ چلتے ہوئے اثابہ نامی جگہ جو عرج اور رویثہ کے درمیان ہے پہنچے تو ایک ہرن جو سائے میں جسم کو ٹیڑھا کیے ہوئے بیٹھا تھا اور اس میں تیر بھی موجود تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اس کے پاس کھڑا کر دیا تاکہ کوئی شخص اسے نہ پکڑے یہاں تک کہ سارے لوگ گزر جائیں۔

(۱۸۹۱۶) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْمُقْرِءُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ أَنَّ عُمَيْرَ بْنَ سَلَمَةَ الضَّمْرِيَّ أَخْبَرَهُ عَنِ الْبَهْزِيِّ :أَنَّ النَّبِيَّ -صلی اللہ علیہ وسلم- خَرَجَ وَهُوَ مُحْرِمٌ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ أَفْنَاءِ الرَّوْحَاءِ إِذَا حِمَارُ وَحْشٍ عَقِيرٌ فَذَكَرَهُ الْقَوْمُ لِرَسُولِ اللَّهِ -صلی اللہ علیہ وسلم- قَالَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

[صحیح۔ تقدم قبلہ]

(۱۸۹۱۶) عمیر بن سلمہ ضمری ایک بہزی شخص سے نقل فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حالتِ احرام میں روحاء کے جنگل کے بعض حصے سے گزرے تو وہاں ایک زخمی وحشی گدھا موجود تھا تو لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا۔

(۸)باب الرَّجُلِ يُدْرِكُ صَيْدَهُ حَيًّا

ایسا شخص جو اپنے شکار کو زندہ پالے

(۱۸۹۱۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ يَعْنِي الْجَارُودِيَّ حَدَّثَنَا أَبُو هَمَّامٍ : الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ فَإِنْ أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَأَدْرَكْتَهُ حَيًّا فَاذْبَحْهُ وَإِنْ أَدْرَكْتَهُ قَدْ قَتَلَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ وَإِنْ وَجَدْتَ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ وَقَدْ قَتَلَ فَلاَ تَأْكُلْ فَإِنَّكَ لاَ تَدْرِي أَيُّهُمَا قَتَلَهُ وَإِنْ رَمَيْتَ سَهْمَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَإِنْ غَابَ عَنْكَ يَوْمًا فَلَمْ تَجِدْ فِيهِ إِلاَّ أَثَرَ سَهْمِكَ فَكُلْ إِنْ شِئْتَ وَإِنْ وَجَدْتَهُ غَرِيقًا فِي الْمَاءِ فَلاَ تَأْكُلْ .

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ شُجَاعٍ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۸۹۱۷) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تو شکار پر اپنے کتے کو چھوڑے تو بسم اللہ اور اللہ اکبر کہہ، اگر کتا شکار کو تیرے لیے باقی رکھے اور شکار کو تو زندہ پالے تو ذبح کر اور اگر کتے نے شکار کو قتل کر کے کھایا نہیں تو وہ شکار کھالو۔ اگر تو اپنے کتے کے ساتھ کسی دوسرے کتے کو پائے کہ اس نے شکار کو قتل کر دیا ہے تو آپ نہ کھائیں کیونکہ آپ نہیں جانتے کہ کس نے قتل کیا ہے اور اگر تو شکار کو تیر مارے تو بسم اللہ اور اللہ اکبر پڑھ۔ اگر شکار تجھ سے ایک دن غائب رہے اور اس میں تو اپنے تیر کا نشان پائے چاہے تو کھالے، اگر آپ اس کو پانی میں ڈوبا ہوا پاتے ہیں تو پھر نہ کھائیں۔

(۹)باب غَيْرِ الْمُعَلَّمِ إِذَا أَصَابَ صَيْدًا

جب شکار کو نہ سکھایا ہوا کتا قتل کرے

(۱۸۹۱۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي وَأَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الْمُزَكِّي وَأَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَبِيعَةَ بْنَ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلاَنِيَّ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ : أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَرْضَنَا أَرْضُ صَيْدٍ أَصِيدُ بِالْكَلْبِ الْمُكَلَّبِ وَبِالْكَلْبِ الَّذِي لَيْسَ بِمُكَلَّبٍ فَأَخْبِرْنِي مَاذَا يَحِلُّ لَنَا مِمَّا يَحْرُمُ عَلَيْنَا مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ : أَمَّا مَا صَادَ كَلْبُكَ الْمُكَلَّبُ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكَ عَلَيْكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَأَمَّا مَا صَادَ كَلْبُكَ الَّذِي لَيْسَ بِمُكَلَّبٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ مِنْهُ وَمَا لَمْ تُدْرِكْ ذَكَاتَهُ فَلاَ تَأْكُلْ

مِنْهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْمُقْرِءِ عَنْ حَيْوَةَ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي الطَّاهِرِ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ.

وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ :أَصِيدُ بِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ.

[صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۹۱۸) ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمارا علاقہ شکار والا ہے۔ میں وہاں سدھائے ہوئے اور بغیر سدھائے ہوئے کتوں سے شکار کرتا ہوں۔ آپ ہمیں بتائیں ہمارے لیے اس میں سے کیا حلال ہے اور کیا حرام؟ آپ نے فرمایا: جو سدھایا ہوا کتا شکار کرے اور تیرے لیے شکار کو روک بھی لے تو اللہ کا نام لے کر کھا لو اور جو غیر سدھایا ہوا کتا شکار کرے، اگر آپ شکار کو ذبح کر لیں تو کھا لو، اگر ذبح کا موقعہ نہ مل سکے تو نہ کھاؤ۔

(ب) حیوہ کی حدیث میں ہے کہ میں سدھائے اور غیر سدھائے کتوں سے شکار کرتا ہوں۔

(۱۰) بَابُ الْمُسْلِمِ يُرْسِلُ كَلْبَهُ الْمُعَلَّمَ عَلَى صَيْدٍ فَخَالَطَهُ مَا لَمْ يُرْسِلْهُ مُسْلِمٌ

مسلمان جب سدھائے ہوئے کتے کو شکار پر چھوڑے تو اس کے ساتھ کسی مسلمان کے کتے مل جائیں جس نے چھوڑا نہیں ہے

(۱۸۹۱۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- عَنِ الصَّيْدِ فَقُلْتُ أُرْسِلُ كَلْبِي فَأَجِدُ مَعَ كَلْبِي كَلْبًا آخَرَ لاَ أَدْرِي أَيُّهُمَا أَخَذَ فَقَالَ :لاَ تَأْكُلْهُ فَإِنَّكَ إِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى غَيْرِهِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ آدَمَ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ أَوْجُهٍ عَنْ شُعْبَةَ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۹۱۹) عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے شکار کے بارے میں پوچھا کہ میں اپنا کتا شکار پر چھوڑتا ہوں تو اس کے ساتھ کوئی دوسرا کتا بھی پاتا ہوں۔ مجھے معلوم نہیں کہ دونوں میں سے کس نے شکار کو پکڑا۔ آپ نے فرمایا: تو شکار کو نہ کھا کیونکہ تو نے اپنے کتے کو چھوڑتے وقت اللہ کا نام لیا تھا، دوسرے کتے پر نہیں۔

(۱۸۹۲۰) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ فُورَكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللَّهِ أُرْسِلُ كَلْبِي عَلَى الصَّيْدِ فَذَكَرَهُ. أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ حَدِيثِ غُنْدَرٍ عَنْ شُعْبَةَ [صحیح]

(۱۸۹۲۰) حضرت عدی فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اپنے کتے کو شکار پر چھوڑتا ہوں۔

(۱۸۹۲۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو عَمْرِو بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- عَنِ الصَّيْدِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ فِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- : فَإِنْ خَالَطَ كَلْبُكَ كِلاَبًا فَقَتَلْنَ وَلَمْ يَأْكُلْنَ فَلاَ تَأْكُلْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنَّكَ لاَ تَدْرِي أَيُّهَا قَتَلَ .

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ . [صحيح]

(۱۸۹۲۱) عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے شکار کے بارے میں سوال کیا اس نے حدیث کو ذکر کیا جس میں یہ تھا کہ آپ نے فرمایا: اگر تیرا کتا دوسرے کتوں کے ساتھ مل کر شکار کو قتل کر دے اور اس شکار کو کھائے نہیں تو آپ اس سے کچھ نہ کھائیں کیونکہ آپ نہیں جانتے کہ کس نے اس کو قتل کیا ہے۔

(۱۱) باب مَنْ رَمَى صَيْدًا أَوْ طَعَنَهُ أَوْ ضَرَبَهُ أَرْسَلَ كَلْبًا فَقَطَعَهُ قِطْعَتَيْنِ أَوْ قَطَعَ رَأْسَهُ أَوْ بَطْنَهُ أَوْ صُلْبَهُ

جس شخص نے شکار کو تیر یا کوڑا مارا یا کتا چھوڑا تو شکار کی پشت، سر، پیٹ یا اسے دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا

(۱۸۹۲۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَبُو عُتْبَةَ : أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ سَيْفٍ حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ : عَائِذُ اللَّهِ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ -ﷺ- فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا فِي أَرْضِ صَيْدٍ فَأَرْمِي بِقَوْسِي فَمِنْهُ مَا أُدْرِكُ ذَكَاتَهُ وَمِنْهُ مَا لاَ أُدْرِكُ ذَكَاتَهُ وَأُرْسِلُ كَلْبِي الْمُكَلَّبَ فَمِنْهُ مَا أُدْرِكُ ذَكَاتَهُ وَمِنْهُ مَا لَمْ أُدْرِكْ ذَكَاتَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ وَكَلْبُكَ وَيَدُكَ فَكُلْ ذَكِيٌّ وَغَيْرُ ذَكِيٍّ . [حسن۔ تقدم برقم ۱۸۸۸۳]

(۱۸۹۲۲) ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: ہم شکار کے علاقہ میں رہتے ہیں۔ میں اپنی کمان سے شکار کرتا ہوں۔ بعض اوقات ذبح کا موقع مل جاتا ہے اور کبھی ذبح کرنے کا موقع نہیں ملتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو تیری کمان، کتا، ہاتھ تجھ پر لوٹ دے اسے کھا لو ذبح ہو یا نہ ہو۔

(۱۸۹۲۳) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ حَدَّثَهُ أَنَّ مَوْلًى

لِشُرَحْبِيلَ ابْنِ حَسَنَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ وَحُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ صَاحِبَيْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولاَنِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :حِلٌّ مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ . [ضعيف]

(۱۸۹۲۳) عقبہ بن عامر جہنی، حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شکار حلال ہے جو تیری قوس واپس کرے۔

(۱۲)باب مَا قُطِعَ مِنَ الْحَيِّ فَهُوَ مَيْتَةٌ

جو گوشت زندہ سے کاٹا جائے مردار ہے

(۱۸۹۲۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ :أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ -ﷺ- الْمَدِينَةَ وَالنَّاسُ يَجُبُّونَ أَسْنِمَةَ الإِبِلِ وَيَقْطَعُونَ أَلْيَاتِ الْغَنَمِ فَقَالَ النَّبِيُّ -ﷺ- :مَا قُطِعَ مِنَ الْبَهِيمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهُوَ مَيْتَةٌ . [ضعيف]

(۱۸۹۲۴) ابو واقد لیثی فرماتے ہیں کہ جب نبی ﷺ مدینہ آئے۔ لوگ اونٹوں کی کوہان اور بکریوں کی رانیں کاٹ لیتے تھے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: جو گوشت زندہ جانور سے کاٹا گیا وہ مردار کے حکم میں ہے۔

(۱۳)باب مَا جَاءَ فِي صَيْدِ الْمَجُوسِيِّ

مجوس کے شکار کا بیان

(۱۸۹۲۵) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الطَّرَائِفِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ :كُلْ مِنْ صَيْدِ أَهْلِ الْكِتَابِ وَلاَ تَأْكُلْ مِنْ صَيْدِ الْمَجُوسِ.

(۱۸۹۲۵) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اہل کتاب کا شکار کھالو لیکن مجوس کا شکار نہ کھاؤ۔

(۱۸۹۲۶) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ بْنُ أَبِي الْمَعْرُوفِ الإِسْفَرَائِينِيُّ بِهَا أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَارِثِ الأَصْبَهَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنِي الصُّوفِيُّ يَعْنِي أَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْلِمٍ :أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُؤَدِّبُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ حَجَّاجٍ عَنِ الْقَاسِمِ

بْنِ أَبِي بَرَّةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نُهِينَا عَنْ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوسِيِّ وَطَائِرِهِ.
وَرَوَاهُ أَيْضًا وَكِيعٌ عَنْ شَرِيكٍ. غَيْرَ أَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ أَرْطَاةَ لاَ يُحْتَجُّ بِهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.
وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ شَرِيكٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ وَأَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى عَنْ ذَبِيحَةِ الْمَجُوسِيِّ وَصَيْدِ كَلْبِهِ وَطَائِرِهِ.
فِي هَذَا الإِسْنَادِ مَنْ لاَ يُحْتَجُّ بِهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ. [ضعيف]

(۱۸۹۲۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجوس کے کتے اور پرندے کے شکار سے ہمیں منع کیا گیا ہے۔
(ب) جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجوس کے ذبیحہ اور ان کے کتے اور پرندے کے شکار سے منع فرمایا گیا۔

(۱۴) باب مَا جَاءَ فِي ذَكَاةِ مَا لاَ يُقْدَرُ عَلَى ذَبْحِهِ إِلاَّ بِرَمْيٍ أَوْ سِلاَحٍ

جو تیر اور اسلحہ سے ذبح کرنے پر ہی قادر ہو

(۱۸۹۲۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لاَقُو الْعَدُوِّ غَدًا لَيْسَ مَعَنَا مُدًى قَالَ: مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ. قَالَ: وَأَصَابَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- نَهْبًا فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَسَعَوْا لَهُ فَلَمْ يَسْتَطِيعُوهُ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: إِنَّ لِهَذِهِ الإِبِلِ أَوْ قَالَ النَّعَمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ بِهَا فَاصْنَعُوا بِهَا هَكَذَا.
وَتَرَدَّى بَعِيرٌ فِي بِئْرٍ فَلَمْ يَسْتَطِيعُوا أَنْ يَنْحَرُوهُ إِلاَّ مِنْ قِبَلِ شَاكِلَتِهِ فَاشْتَرَى مِنْهُ ابْنُ عُمَرَ عَشِيرًا بِدِرْهَمَيْنِ
وَقَالَ لَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَأَبُو سَعِيدٍ فِي الْفَوَائِدِ تَعْشِيرًا.
أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَغَيْرِهِ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۸۹۲۷) عبایہ بن رفاعہ اپنے دادا رافع بن خدیج سے نقل فرماتے ہیں کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! کل ہم دشمن سے ملنے والے ہیں۔ ہمارے پاس چھری نہیں ہے۔ فرمایا: جو خون بہائے اور جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو کھا لیں لیکن دانت اور ناخن سے ذبح نہ کریں، کیونکہ دانت ہڈی ہے جبکہ ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو مال غنیمت ملا جس میں سے ایک اونٹ بھاگ گیا۔ صحابہ نے پکڑنے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہوئے تو ایک شخص نے تیر مار کر روک لیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بعض اونٹ بھاگ جاتے ہیں جس طرح جنگلی جانور ہوتے ہیں، اگر ان میں کوئی قابو نہ آئے تو اسے اس

طرح تیر مارا جائے، وہ اونٹ کنویں میں گر گیا۔ صحابہ اس کو گردن کی جانب سے نحر نہ کر سکے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دو درہم کے بدلے خرید لیا۔

(۱۸۹۲۸) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فُورَكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ جَدِّهِ رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- بِذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ تِهَامَةَ وَقَدْ جَاعَ الْقَوْمُ فَأَصَابُوا إِبِلاً وَغَنَمًا فَانْتَهَى إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- وَقَدْ نُصِبَتِ الْقُدُورُ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بِالْقُدُورِ فَأُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَمَ بَيْنَهُمْ فَعَدَلَ عَشْرًا مِنَ الْغَنَمِ بِبَعِيرٍ قَالَ فَنَدَّ بَعِيرٌ مِنْ إِبِلِ الْقَوْمِ وَلَيْسَ فِي الْقَوْمِ إِلاَّ خَيْلٌ يَسِيرَةٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : إِنَّ لِهَذِهِ الإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا .

وَعَنْ عَبَايَةَ عَنْ رَافِعٍ قَالَ قُلْنَا : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لاَقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلْ مَا خَلاَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُخْبِرُكَ عَنْ ذَلِكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ .

أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ زَائِدَةَ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۹۲۸) عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج اپنے دادا رافع سے نقل فرماتے ہیں کہ ہم تہامہ کے علاقہ ذوالحلیفہ میں تھے، لوگ بھوکے تھے انہیں اونٹ اور بکریاں ملیں۔ جب رسول اللہ ﷺ آئے تو ہنڈیاں چولہوں پر تھیں، رسول اللہ ﷺ نے ہنڈیوں کو انڈیلنے کا حکم دیا۔ پھر ان کے درمیان تقسیم فرمائی، ایک اونٹ دس بکریوں کے برابر رکھا۔ راوی فرماتے ہیں کہ ایک اونٹ بھاگ گیا لیکن لوگوں کے پاس کمزور سا گھوڑا تھا، ایک شخص نے تیر مار کر روک لیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بعض اونٹ بھاگ جاتے ہیں جس طرح جنگلی جانور ہوتے ہیں اگر ان میں کوئی قابو نہ آئے تو اس طرح تیر مارا جائے۔

(ب) رافع بن خدیج فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم کل کے دن دشمن سے ملنے والے ہیں اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں، کیا ہم سرکنڈوں کے ساتھ ذبح کر سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جو چیز خون بہائے اور اس پر بسم اللہ پڑھی جائے تو اسے کھانا جائز ہے۔ البتہ دانت اور ناخن نہ ہو اور میں تمہیں اس کے بارے میں بتاتا ہوں دانت ہڈی ہے اور ناخن حبشہ کی چھری ہے۔

(۱۸۹۲۹) أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْبَاغَنْدِيُّ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَأَصَابَ النَّاسُ إِبِلاً وَغَنَمًا وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ قَالَ عَبَايَةُ : ثُمَّ إِنَّ

نَاضِحًا تَرَدَّى بِالْمَدِينَةِ فَذُبِحَ مِنْ قِبَلِ شَاكِلَتِهِ فَأَخَذَ مِنْهُ ابْنُ عُمَرَ عَشِيرًا بِدِرْهَمَيْنِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ قَبِيصَةَ حَدِيثُ السِّنِّ وَأَخْرَجَاهُ بِطُولِهِ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ سُفْيَانَ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۹۲۹) رافع بن خدیج فرماتے ہیں کہ ذوالحلیفہ مقام پر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ لوگوں کو اونٹ اور بکریاں ملیں۔ عبایہ کہتے ہیں کہ مدینے میں اونٹ کنویں میں گر گیا۔ وہ کوکھ کی جانب سے ذبح کر دیا گیا تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے دسواں حصہ دو درہم کے بدلے میں خرید لیا۔

(۱۸۹۳۰) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَارِثِ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ حَيَّانَ الأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ حَرَامٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُحَمَّدٍ ابْنَيْ جَابِرٍ عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّهُ قَالَ: مَرَّتْ عَلَيْنَا بَقَرَةٌ مُتَمَنِّعَةٌ نَافِرَةٌ لاَ تَمُرُّ عَلَى أَحَدٍ إِلاَّ نَطَحَتْهُ وَشَدَّتْ عَلَيْهِ فَخَرَجْنَا نَكُدُّهَا حَتَّى بَلَغْنَا الصَّمَّاءَ وَمَعَنَا غُلاَمٌ قِبْطِيٌّ لِبَنِي حَرَامٍ وَمَعَهُ مُشْتَمِلٌ فَشَدَّتْ عَلَيْهِ لِتَنْطَحَهُ فَضَرَبَهَا أَسْفَلَ مِنَ الْمَنْحَرِ وَفَوْقَ مَرْجِعِ الْكَتِفِ فَرَكِبَتْ رَدْعَهَا فَلَمْ يُدْرَكْ لَهَا ذَكَاةٌ قَالَ جَابِرٌ فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- شَأْنَهَا فَقَالَ: إِذَا اسْتَوْحَشَتِ الإِنْسِيَّةُ وَتَمَنَّعَتْ فَإِنَّهُ يُحِلُّهَا مَا يُحِلُّ الْوَحْشِيَّةَ ارْجِعُوا إِلَى بَقَرَتِكُمْ فَكُلُوهَا. فَرَجَعْنَا إِلَيْهَا فَاجْتَزَرْنَاهَا.

(۱۸۹۳۰) عبدالرحمن اور محمد حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے دونوں بیٹے اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ ایک بھاگی ہوئی گائے ہمارے پاس سے گزری، وہ جس کے پاس سے بھی گزرتی تو ٹکر مارتی۔

(۱۸۹۳۱) أَخْبَرَنَا الإِمَامُ أَبُو إِسْحَاقَ: إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الإِسْفَرَايِينِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الشَّافِعِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا أَبُو قِلاَبَةَ: عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْعُشَرَاءِ الدَّارِمِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا تَكُونُ الذَّكَاةُ إِلاَّ فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ؟ قَالَ: وَأَبِيكَ لَوْ طَعَنْتَ فِي فَخِذِهَا لأَجْزَأَ عَنْكَ. قَالَ الشَّيْخُ وَهَذَا فِي الْمُتَرَدِّي وَأَشْبَاهِهِ. [ضعیف]

(۱۸۹۳۱) ابوعشراء دارمی اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ذبح صرف حلق سے کیا جاتا ہے؟ فرمایا: اگر تو اس کے ران میں نیزہ مار دیتا تو وہ بھی تجھے کافی ہوتا۔

شیخ فرماتے ہیں کہ یہ کنویں میں گرنے والے جانور اور اس کے مشابہ اشیاء میں ہے۔

(۱۸۹۳۲) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الأَرْدَسْتَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ الْعِرَاقِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَا أَعْجَزَكَ مِنَ الْبَهَائِمِ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الصَّيْدِ أَنْ تَرْمِيَهُ. [صحیح]

(۱۸۹۳۲) عکرمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ جو چوپائے قابو میں نہ آئیں وہ شکار کے قائم مقام ہے کہ آپ اس کو نیزہ ماریں۔

(۱۸۹۳۳) قَالَ وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ : إِنَّ بَعِيرًا لِي نَدَّ فَطَعَنْتُهُ بِرُمْحٍ فَقَالَ : أَهْدِ لِي عَجُزَهُ. [ضعیف]

(۱۸۹۳۳) حبیب بن ابی ثابت فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: میرا اونٹ بھاگ گیا تھا۔ میں نے اس کو نیزہ مارا تھا، فرمایا: مجھے اس کی سرین ہدیہ میں دینا۔

(۱۸۹۳۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنْ غَضْبَانَ هُوَ ابْنُ يَزِيدَ الْبَجَلِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَدِمَ النَّاسُ الْكُوفَةَ فَأَعْرَسَ رَجُلٌ مِنَ الْحَيِّ فَاشْتَرَى جَزُورًا فَنَدَّتْ فَذَهَبَتْ ثُمَّ اشْتَرَى أُخْرَى فَخَشِيَ أَنْ تَنِدَّ فَعَرْقَبَهَا وَذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ فَمَاتَتْ فَأَتَوْا عَبْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَسَأَلُوهُ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَأْكُلُوا فَوَاللَّهِ مَا طَابَتْ أَنْفُسُ الْحَيِّ أَنْ يَأْكُلُوا مِنْهَا شَيْئًا حَتَّى جَعَلُوا لَهُ مِنْهَا بِضْعَةً ثُمَّ أَتَوْهُ بِهَا فَأَكَلَ وَرَجَعَ الْحَيُّ إِلَى طَعَامِهِمْ فَأَكَلُوا. [ضعیف]

(۱۸۹۳۴) غضبان یعنی ابن یزید بجلی اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ لوگ کوفہ آئے، وہاں محلے کے ایک شخص نے پڑاؤ کیا اور اونٹنی خریدی۔ وہ بھاگ گئی۔ پھر اس نے دوسری خریدی تو اس کے بھاگ جانے کے ڈر سے۔ اللہ کا نام لیا وہ مرگئی تو انہوں نے آکر حضرت عبداللہ سے سوال کیا تو انہوں نے کھانے کا حکم دیا، لیکن قبیلے کے لوگ کھانے پر تیار نہ ہوئے، جب تک ایک ٹکڑا عبداللہ کے پاس نہ لائے جب انہوں نے کھالیا تو قبیلے کے لوگ کھانے پر تیار ہوگئے۔

(۱۵) باب مَا يُذَكَّى بِهِ

کس چیز سے ذبح کیا جائے

(۱۸۹۳۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى أَنُذَكِّي بِاللِّيطِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ عَلَيْهِ اسْمُ اللَّهِ فَكُلُوا إِلَّا مَا كَانَ مِنْ سِنٍّ أَوْ ظُفُرٍ فَإِنَّ السِّنَّ عَظْمٌ مِنَ الإِنْسَانِ وَالظُّفُرَ مُدَى الْحَبَشِ. [صحیح۔ تقدم]

(۱۸۹۳۵) عبایہ بن رافع حضرت رافع بن خدیج سے نقل فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم کل دشمن سے

ملنے والے ہیں اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں۔ کیا ہم بانس کے چھلکے وغیرہ سے ذبح کر لیں؟ آپ نے فرمایا: جو چیز خون بہا دے اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو کھاؤ لیکن جو ناخن اور دانت سے ذبح کیا گیا ہو اسے نہ کھاؤ، کیونکہ دانت انسان کی ہڈی ہے جبکہ ناخن حبشہ کی چھری ہے۔

(۱۸۹۳۶) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ بَحْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعٍ قَالَ سُفْيَانُ ثُمَّ حَدَّثَنِيهِ بَعْدُ عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْنَا : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لاَقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى أَفَنُذَكِّي بِاللِّيطِ؟ فَقَالَ : مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ فَكُلُوا إِلاَّ مَا كَانَ مِنْ ظُفُرٍ أَوْ سِنٍّ فَإِنَّ السِّنَّ عَظْمٌ مِنَ الإِنْسَانِ وَالظُّفُرَ مُدَى الْحَبَشِ .

قَالَ : وَأَصَبْنَا إِبِلاً وَغَنَمًا فَكُنَّا نَعْدِلُ الْبَعِيرَ بِعَشْرٍ مِنَ الْغَنَمِ فَنَدَّ عَلَيْنَا بَعِيرٌ مِنْهَا فَرَمَيْنَاهُ بِالنَّبْلِ حَتَّى وَهَصْنَاهُ قَالَ فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَ : إِنَّ لِهَذِهِ الإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَإِذَا نَدَّ مِنْهَا شَىْءٌ فَاصْنَعُوا بِهِ ذَلِكَ وَكُلُوا .

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ. [صحيح۔ تقدم قبله]

(۱۸۹۳۶) عبایہ بن رفاعہ اپنے دادا سے نقل فرماتے ہیں کہ ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم کل دشمن سے ملاقات کرنے والے ہیں اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں، کیا ہم کسی لکڑی سے ذبح کر لیں؟ فرمایا: جو چیز خون بہا دے اور اس پر بسم اللہ واللہ اکبر پڑھا گیا ہو تو کھا لو، لیکن جو ناخن، دانت سے ذبح کیا گیا ہو نہ کھاؤ، کیونکہ دانت انسانی ہڈی ہے جبکہ ناخن حبشہ کی چھری ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ ہمیں اونٹ اور بکریاں ملیں اور ایک اونٹ دس بکریوں کے برابر تھا۔ ایک اونٹ بھاگ گیا جسے تیر مار کر روکا گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بعض اونٹ جنگلی جانوروں کی طرح ہوتے ہیں۔ جب کوئی اونٹ بھاگ جائے تو اس کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرو اور کھا لو۔

(۱۸۹۳۷) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْمُقْرِءُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ (ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالاَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : أَرِنْ أَوْ أَعْجِلْ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلُوا مَا لَمْ يَكُنْ سِنٌّ أَوْ ظُفُرٌ وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذَلِكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ . وَتَقَدَّمَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَتَعَجَّلُوا فَأَصَابُوا مِنَ الْمَغَانِمِ وَرَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فِي آخِرِ النَّاسِ فَنَصَبُوا قُدُورًا فَمَرَّ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بِالْقُدُورِ فَأَمَرَ بِهَا فَأُكْفِئَتْ وَقَسَمَ بَيْنَهُمْ

فَعَدَلَ بَعِيرًا بِعَشْرِ شِيَاهٍ وَنَدَّ بَعِيرٌ مِنْ إِبِلِ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ خَيْلٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللَّهُ فَقَالَ النَّبِيُّ -ﷺ- :إِنَّ لِهَذِهِ الإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا فَعَلَ مِنْهَا هَذَا فَافْعَلُوا بِهِ مِثْلَ هَذَا .

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُسَدَّدٍ كَذَا قَالَ أَبُو الأَحْوَصِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ وَسَائِرُ الرُّوَاةِ عَنْ سَعِيدٍ قَالُوا عَنْ عَبَايَةَ عَنْ جَدِّهِ وَقَدْ وَافَقَ حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْكِرْمَانِيُّ أَبَا الأَحْوَصِ عَلَى رِوَايَتِهِ.

[صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۹۳۷) رافع بن خدیج نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: کل ہم دشمن سے ملنے والے ہیں، ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جلدی کر، جو چیز خون بہا دے اور اللہ کا نام لیا گیا ہو کھاؤ لیکن دانت اور ناخن سے ذبح نہ کیا گیا ہو، میں تمہیں بتاتا ہوں دانت ہڈی ہے اور ناخن حبشہ کی چھری ہے۔ جلد باز لوگوں نے بکریاں ذبح کر دیں اور ہنڈیاں پکانے کے لیے رکھ دیں اور رسول اللہ ﷺ سب سے آخر میں تھے۔ جب نبی ﷺ کا گزر ہنڈیوں کے پاس سے ہوا تو انہیں انڈیلنے کا حکم دے دیا اور ان کے درمیان تقسیم کر دیا۔ آپ نے ایک اونٹ کو دس بکریوں کے برابر قرار دیا۔ لوگوں کا اونٹ بھاگ گیا۔ ان کے پاس گھوڑا بھی نہیں تھا۔ ایک شخص نے تیر مارا تو اللہ نے اس کو روک دیا تو آپ نے فرمایا: یہ اونٹ بھاگ جاتے ہیں جس طرح جنگلی جانور رہتے ہیں۔ جب کوئی اونٹ بھاگ جائے تو اس کے ساتھ یہی سلوک کر کے کھالو۔

(۱۸۹۳۸) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو الْحَسَنِ الْمُقْرِءُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ الْخُزَاعِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالاَ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْكِرْمَانِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- نَحْوَهُ.

(۱۶)باب الصَّيْدِ يُرْمَى فَيَقَعُ عَلَى الأَرْضِ

شکار کیے جانے کے بعد وہ زمین پر گر جائے

(۱۸۹۳۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالاَ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ :عَائِذُ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ :أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ فِيهِ :وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ بِأَرْضِ صَيْدٍ فَمَا أَصَبْتَ بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ ثُمَّ كُلْ .

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ هَنَّادِ بْنِ السَّرِيِّ وَأَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ.

أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الأَرْدِستانِي، أَنْبَأ أَبُو نَصْرٍ الْعِرَاقِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، ثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُاللَّهِ: إِذَا رَمَى أَحَدُكُمْ صَيْدًا فَتَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَمَاتَ فَلاَ تَأْكُلُوا، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ التَّرَدِّي قَتَلَهُ، أَوْ وَقَعَ فِي مَاءٍ فَمَاتَ فَلاَ تَأْكُلْهُ، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ الْمَاءُ قَتَلَهُ. [صحيح]

(۱۸۹۳۹) ابو ثعلبہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ آپ نے فرمایا: جب تو نے بتایا کہ آپ شکار کے علاقہ میں رہتے ہیں جس کو آپ کی قوس لگے اس پر بسم اللہ اور اللہ اکبر پڑھو، پھر کھاؤ۔

(۱۸۹۴۰) أَخْبَرَنَا أَبُوبَكْرٍ الأَرْدَسْتَانِيُّ، أَنْبَأ أَبُو نَصْرٍ الْعِرَاقِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، ثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: إِذَا رَمَى أَحَدُكُمْ صَيْدًا فَتَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَمَاتَ فَلاَ تَأْكُلُوا، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ التَّرَدِّي قَتَلَهُ، أَوْ وَقَعَ فِي مَاءٍ فَمَاتَ فَلاَ تَأْكُلْهُ، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ الْمَاءُ قَتَلَهُ. [صحيح]

(۱۸۹۴۰) مسروق عبداللہ سے نقل فرماتے ہیں کہ جب تم شکار کرو اور وہ پہاڑ سے گر کر مر جائے تو مت کھاؤ، ممکن ہے وہ گرنے کی وجہ سے مرا ہو یا پانی میں گر کر مرے تب بھی نہ کھاؤ کیونکہ ممکن ہے پانی کی وجہ سے ہلاک ہوا ہو۔

(۱۷)باب الصَّيْدِ يُرْمَى فَيَقَعُ عَلَى جَبَلٍ ثُمَّ يَتَرَدَّى مِنْهُ أَوْ يَقَعُ فِي الْمَاءِ

شکار کیے جانے کے بعد اگر پہاڑ سے گر کر یا پانی میں گرنے کے بعد ہلاک ہو جائے تو اس کا بیان

(۱۸۹۴۱) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَارِثِ الأَصْبَهَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا شُرَيْحٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- عَنِ الصَّيْدِ قَالَ: إِذَا رَمَيْتَ سَهْمَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ فَإِنْ وَجَدْتَهُ قَدْ قَتَلَ فَكُلْ وَإِنْ وَجَدْتَهُ قَدْ وَقَعَ فِي الْمَاءِ فَمَاتَ فَإِنَّكَ لاَ تَدْرِي الْمَاءُ قَتَلَهُ أَوْ سَهْمُكَ فَلاَ تَأْكُلْ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۸۹۴۱) عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے شکار کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا: اگر تو اللہ کا نام لے کر شکار کو تیر مار کر ہلاک کر دے تو کھا لے، اگر شکار پانی میں گر کر ہلاک ہو جائے تو نہ کھاؤ؛ کیونکہ معلوم نہیں کہ تیر یا پانی میں گرنے کی وجہ سے ہلاک ہوا ہے۔

(۱۸۹۴۲) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الأَرْدَسْتَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ الْعِرَاقِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: إِذَا رَمَى أَحَدُكُمْ صَيْدًا فَتَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَمَاتَ فَلاَ تَأْكُلُوا فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ التَّرَدِّي قَتَلَهُ أَوْ وَقَعَ

فِی مَاءٍ فَمَاتَ فَلاَ تَأْكُلْهُ فَإِنِّی أَخَافُ أَنْ يَكُونَ الْمَاءُ قَتَلَهُ. [صحيح۔ تقدم قبل واحد]

(۱۸۹۴۲) مسروق حضرت عبداللہ سے نقل فرماتے ہیں کہ جب تم شکار کرو اور وہ پہاڑ سے گر کر ہلاک ہو جائے تو نہ کھاؤ، ممکن ہے وہ پہاڑ سے گرنے کی وجہ سے ہلاک ہوا ہو، اگر پانی میں گر کر ہلاک ہو جائے تب بھی نہ کھاؤ، کیونکہ اس میں احتمال ہے کہ پانی کی وجہ سے قتل ہوا۔

(۱۸) باب الصَّيْدِ يُرْمَى بِحَجَرٍ أَوْ بُنْدُقَةٍ

شکار پتھر یا بندوق سے کیا جائے

(۱۸۹۴۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو : عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الدَّقَّاقُ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِی أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِی حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ : رَأَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُغَفَّلٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ رَجُلاً مِنْ أَصْحَابِهِ يَخْذِفُ فَقَالَ لاَ تَخْذِفْ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- كَانَ يَكْرَهُ أَوْ قَالَ يَنْهَى عَنِ الْخَذْفِ فَإِنَّهُ لاَ يُصْطَادُ بِهِ الصَّيْدُ وَلاَ يُنْكَأُ بِهِ الْعَدُوُّ وَلَكِنَّهُ يَكْسِرُ السِّنَّ وَيَفْقَأُ الْعَيْنَ ثُمَّ رَآهُ بَعْدَ ذَلِكَ يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ أُخْبِرُكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- كَانَ يَكْرَهُ أَوْ يَنْهَى عَنِ الْخَذْفِ ثُمَّ أَرَاكَ تَخْذِفُ لاَ أُكَلِّمُكَ كَلِمَةً كَذَا وَكَذَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِی الصَّحِيحِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مُعَاذٍ وَعَنْ أَبِی دَاوُدَ سُلَيْمَانَ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ وَأَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ كَهْمَسٍ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۸۹۴۳) حضرت عبداللہ بن مغفل نے ایک ساتھی کو کنکری پھینکتے ہوئے دیکھا، فرمایا: کنکری نہ پھینکو، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو ناپسند فرمایا تھا یا منع کیا تھا، کیونکہ نہ تو اس سے شکار کیا جا سکتا ہے اور نہ دشمن کو ہلاک کیا جا سکتا ہے، لیکن یہ دانت کو توڑ اور آنکھ کو پھوڑ سکتی ہے۔ اس کے بعد بھی وہ کنکری پھینکتا رہا تو اس سے کہنے لگے: میں تجھے بتا رہا ہوں کہ آپ نے ناپسند کیا یا منع کیا تو تب بھی کنکری پھینک رہا ہے۔ میں تجھ سے اتنی مدت تک کلام نہ کروں گا۔

(۱۸۹۴۴) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ فُورَكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِیُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ صُهْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِیِّ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- نَهَى عَنِ الْخَذْفَةِ وَقَالَ : لاَ يُصَادُ بِهَا صَيْدٌ وَلاَ يُنْكَأُ بِهَا عَدُوٌّ وَإِنَّ الْخَذْفَةَ تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَأُ الْعَيْنَ. أَخْرَجَاهُ فِی الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ بِمَعْنَاهُ وَهَذَا اللَّفْظُ أَبْيَنُ فِيمَا قَصَدْنَاهُ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۸۹۴۴) حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کنکری پھینکنے سے منع فرمایا اور کہا کہ اس سے نہ تو

شکار کیا جا سکتا ہے نہ ہی دشمن کا نقصان کیا جا سکتا ہے، لیکن کنکری پھینکنا آنکھ کو پھوڑے گا یا دانت توڑے گا۔

(۱۸۹۴۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ السُّلَمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْكَارِزِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ : قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَخَرَجْتُ فِي يَوْمِ عِيدٍ فَإِذَا رَجُلٌ مُتَلَبِّبٌ أَعْسَرُ أَيْسَرُ يَمْشِي مَعَ النَّاسِ كَأَنَّهُ رَاكِبٌ وَهُوَ يَقُولُ :هَاجِرُوا وَلاَ تَهَجَّرُوا وَاتَّقُوا الأَرْنَبَ أَنْ يَحْذِفَهَا أَحَدُكُمْ بِالْعَصَا وَلَكِنْ لِيُذَكِّ لَكُمُ الأَسَلُ الرِّمَاحُ وَالنَّبْلُ.

قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ :قَوْلُهُ هَاجِرُوا وَلاَ تَهَجَّرُوا يَقُولُ :أَخْلِصُوا النِّيَّةَ فِي الْهِجْرَةِ وَلاَ تَشَبَّهُوا بِالْمُهَاجِرِينَ عَلَى غَيْرِ نِيَّةٍ مِنْكُمْ فَهَذَا هُوَ التَّهَجُّرُ قَالَ :وَكَلاَمُ الْعَرَبِ أَعْسَرُ يَسَرٌ وَهُوَ الَّذِي يَعْمَلُ بِيَدَيْهِ جَمِيعًا سَوَاءً.

[حسن]

(۱۸۹۴۵) زر بن حبیش فرماتے ہیں کہ میں مدینہ آیا اور عید کے دن نکلا۔ اچانک ایک شخص جو خود کام کرتا تھا لوگوں کے ساتھ یوں چل رہا تھا جیسے سوار ہو اور کہہ رہا تھا خلوص نیت سے ہجرت کرو۔ صرف مہاجرین کی مشابہت اختیار کرتے ہوئے بغیر نیت کے ہجرت نہ کرو، اور خرگوش کو لاٹھی سے مارنے سے بچو، لیکن تم اسے نیزہ اور کانٹے سے ذبح کر سکتے ہو۔

(۱۸۹۴۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَسَنِ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْمَقْتُولَةِ بِالْبُنْدُقَةِ :تِلْكَ الْمَوْقُوذَةُ. [حسن]

(۱۸۹۴۶) زید بن اسلم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ ایسا شکار جو بندوق سے کیا جائے گویا کہ وہ لکڑی کی چوٹ سے مرا تصور ہوگا۔

(۱۸۹۴۷) وَأَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْمِهْرَجَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ :مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُزَكِّي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ قَالَ :رَمَيْتُ طَائِرَيْنِ بِحَجَرٍ قَالَ فَأَصَبْتُهُمَا فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَمَاتَ فَطَرَحَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَمَّا الآخَرُ فَذَهَبَ عَبْدُ اللَّهِ يُذَكِّيهِ بِقَدُومٍ فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُذَكِّيَهُ فَطَرَحَهُ أَيْضًا. [صحيح]

(۱۸۹۴۷) مالک نافع سے نقل فرماتے ہیں کہ میں نے دو پرندے پتھر سے شکار کیے اور دونوں کو پکڑ بھی لیا۔ ایک تو مر گیا جس کو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے پھینک دیا اور دوسرا بھی ذبح سے پہلے ہلاک ہو گیا اس کو بھی پھینک دیا۔

(۱۹) باب صَیْدِ الْمِعْرَاضِ

نیزہ کی چوڑائی والے حصے سے شکار کیے جانے کا حکم

(۱۸۹۴۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي وَأَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الْمُزَكِّي قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَرَجُلٌ آخَرُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ النَّخَعِيِّ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : إِذَا رَمَيْتَ فَسَمَّيْتَ فَخَزَقَ فَكُلْ وَإِنْ قَتَلَ وَإِذَا أَصَبْتَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَ فَلاَ تَأْكُلْ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ قَبِيصَةَ عَنْ سُفْيَانَ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ كَمَا مَضَى. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۹۴۸) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے نیزہ کی چوڑائی کی جانب سے کیے جانے والے شکار کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا: جب تو شکار کو نیزہ مارے اور وہ اس کا خون بہا دے تو کھالو اگر چوڑائی کی جانب سے لگ کر قتل کر دے تو نہ کھاؤ۔

(۱۸۹۴۹) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ وَزَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ : مَا أَصَبْتَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَمَا أَصَبْتَ بِعَرْضِهِ فَهُوَ وَقِيذٌ. أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ وَزَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ وَغَيْرِهِمَا. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۹۴۹) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے نیزہ کی چوڑائی کی جانب سے کیے ہوئے شکار کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: جس کو نیزہ کی دھار لگے کھالو اور جس شکار کو نیزہ کی چوڑائی کی جانب لگے وہ لکڑی کی چوٹ سے مرا تصور ہوگا، نہ کھاؤ۔

باب تَفْسِيرِ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلاَّ مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالأَزْلاَمِ﴾ [المائدۃ ۳]

آیتِ تحریم ﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ ......﴾ [المائدۃ ۳] کا بیان

تم پر مردار، خون، خنزیر کا گوشت جو غیر اللہ کے نام لے کر ذبح کیا گیا اونچی جگہ سے گر کر ہلاک ہو جانے والا جانور

سینگ لگ کر مر جانے والا جانور، حرام کیا گیا اور جس کو درندے کھا جائیں مگر تم ذبح کر لو اور جو تھانوں پر ذبح کیے جائیں اور یہ کہ تم تیروں کے ذریعے قسمت معلوم کرو۔

(۱۸۹۵۰) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا : يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمُزَكِّي حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ : أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّرَائِفِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي هَذِهِ الآيَةِ قَالَ ﴿وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ﴾ [المائدة ۳] يَعْنِي مَا أُهِلَّ لِلطَّوَاغِيتِ كُلِّهَا ﴿وَالْمُنْخَنِقَةُ﴾ [المائدة ۳] الَّتِي تَخْنَقُ فَتَمُوتُ ﴿وَالْمَوْقُوذَةُ﴾ [المائدة ۳] الَّتِي تُضْرَبُ بِالْخَشَبِ حَتَّى يَقِذَهَا فَتَمُوتُ ﴿وَالْمُتَرَدِّيَةُ﴾ [المائدة ۳] الَّتِي تَتَرَدَّى مِنَ الْجَبَلِ فَتَمُوتُ ﴿وَالنَّطِيحَةُ﴾ [المائدة ۳] الشَّاةُ تَنْطَحُ الشَّاةَ ﴿وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ﴾ [المائدة ۳] يَقُولُ مَا أَخَذَ السَّبُعُ فَمَا أَدْرَكْتَ مِنْ هَذَا كُلِّهِ فَتَحَرَّكَ لَهُ ذَنَبٌ أَوْ تَطْرِفُ لَهُ عَيْنٌ فَاذْبَحْ وَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ فَهُوَ حَلاَلٌ.
وَقَالَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ مِنْ هَذَا التَّفْسِيرِ إِلاَّ مَا ذَكَّيْتُمْ قَالَ يَقُولُ مَا ذَكَّيْتُمْ مِنْ هَؤُلاَءِ وَبِهِ رُوحٌ فَكُلُوهُ فَهُوَ ذَبِيحٌ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَالنُّصُبُ أَنْصَابٌ كَانُوا يَذْبَحُونَ وَيُهِلُّونَ عَلَيْهَا وَفِي مَوْضِعٍ آخَرَ مِنْ هَذَا التَّفْسِيرِ قَالَ : هِيَ الأَصْنَامُ وَفِي قَوْلِهِ ﴿وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالأَزْلاَمِ﴾ [المائدة ۳] يَعْنِي الْقِدَاحَ كَانُوا يَسْتَقْسِمُونَ بِهَا فِي الأُمُورِ ﴿ذَلِكُمْ فِسْقٌ﴾ [المائدة ۳] يَعْنِي مَنْ أَكَلَ مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ فَهُوَ فِسْقٌ. [ضعيف]

(۱۸۹۵۰) حضرت علی بن ابو طلحہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ کے اس ارشاد: ﴿وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ﴾ کے بارے میں نقل فرماتے ہیں کہ اس سے مراد جو بتوں کے نام پر چھوڑ جائے۔ اور المنخنقة ایسا جانور جس کا گلا گھونٹ کر مارا گیا ہو، الموقوذة، ایسا جانور جو لکڑی کی چوٹ سے مارا جائے، المتردية، ایسا جانور جو پہاڑ سے گر کر مر جائے، النطيحة، وہ بکری جو دوسری بکری کے سینگ لگنے کی وجہ سے ہلاک ہو جائے، وما اكل السبع، جس کو درندے نے پھاڑ کھایا، آپ نے پکڑا تو اس کی دم حرکت کر رہی تھی اور آنکھ بھی متحرک تھی تو اللہ کا نام لے کر ذبح کرو۔ یہ حلال ہے، ایک دوسری جگہ اس کی تفسیر الا ما ذكيتم، ایسے جانور جن میں روح ہو تم ذبح کر لو وہ حلال ہے، وما ذبح على النصب، جن کو تھانوں پر ذبح کیا گیا ہو، ان کے نام پر مشہور کیا گیا ہو، دوسری تفسیر میں ہے کہ یہ بت ہیں، ان تستقسموا با لازلم، ایسے تیر جن کے ذریعے قسمت کا حال معلوم کرتے ہیں، ذلكم فسق، جس نے ان جانوروں سے کچھ کھایا یہ گناہ ہے۔

(۴۱) باب مَا ذُبِحَ لِغَيْرِ اللَّهِ

جو غیر اللہ کے لیے ذبح کیا گیا

(۱۸۹۵۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَخْتُوَيْهِ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ

الْعَزِيزِ أَنَّ مُعَلَّى بْنَ أَسَدٍ الْعَمِّيَّ حَدَّثَهُمْ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- : أَنَّهُ لَقِيَ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ بِأَسْفَلِ بَلْدَحَ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- الْوَحْيُ فَقَدَّمَ إِلَيْهِ سُفْرَةً فِيهَا لَحْمٌ فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ : إِنِّي لاَ آكُلُ مِمَّا تَذْبَحُونَ عَلَى أَنْصَابِكُمْ وَلاَ آكُلُ إِلاَّ مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُعَلَّى بْنِ أَسَدٍ. [صحیح۔ بخاری ۳۰۲۶]

(۱۸۹۵۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ ان کی ملاقات زید بن عمرو بن نفیل سے بلدح کی نچلی جانب ہوئی۔ یہ وحی نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ زید نے آپ کے سامنے گوشت پیش کیا تو آپ نے کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا: جو تھانوں پر ذبح کیا جائے وہ میں نہیں کھاتا۔ میں تو صرف وہ کھاتا ہوں جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو۔

(۱۸۹۵۲) أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا عَمْرٌو هُوَ ابْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ : سُئِلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَلْ خَصَّكُمْ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بِشَيْءٍ؟ قَالَ : مَا خَصَّنَا بِشَيْءٍ لَمْ يَعُمَّ بِهِ النَّاسَ كَافَّةً إِلاَّ مَا كَانَ فِي قِرَابِ سَيْفِي هَذَا قَالَ فَأَخْرَجَ صَحِيفَةً فَإِذَا فِيهَا : لَعَنَ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الأَرْضِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ آوَى مُحْدِثًا . أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ غُنْدَرٍ عَنْ شُعْبَةَ. [صحیح۔ مسلم ۱۹۷۸]

(۱۸۹۵۲) حضرت ابوطفیل فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: کیا رسول اللہ ﷺ نے تمہارے لیے کوئی چیز مخصوص کی ہے؟ فرماتے ہیں: عام لوگوں سے ہمارے لیے کچھ خاص تو نہیں کیا لیکن جو میری تلوار کے میان میں ہے۔ پھر انہوں نے ایک صحیفہ نکالا جس میں تھا کہ اللہ اس پر لعنت فرمائے جو غیر اللہ کے لیے ذبح کرتا ہے اور جو زمین کی علامات کو چوری کرتا ہے اور اپنے والدین پر لعنت کرنے والے شخص پر اور جو بدعتی انسان کو جگہ دے۔

(۴۲) باب مَا جَاءَ فِي الْبَهِيمَةِ تُرِيدُ أَنْ تَمُوتَ فَتُذْبَحُ

ایسا جانور جس کو مارنے کا ارادہ ہو پھر ذبح کر دیا جائے

(۱۸۹۵۳) أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ : أَنَّ رَجُلاً ذَبَحَ شَاةً وَهُوَ يَرَى أَنَّهَا قَدْ مَاتَتْ فَتَحَرَّكَتْ فَسَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ : كُلْهَا. فَسَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَقَالَ لَهُ : لاَ تَأْكُلْهَا فَإِنَّ الْمَيْتَةَ قَدْ تَتَحَرَّكُ. [صحیح]

(۱۸۹۵۳) محمد بن زید فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے بکری ذبح کی۔ اس کے خیال میں وہ مرگئی، لیکن اس نے حرکت کی، اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا: کھالو، جب زید بن ثابت سے سوال ہوا تو انہوں نے کہا: نہ کھاؤ کیونکہ مردہ بھی حرکت کرتا ہے۔

(۱۸۹۵۴) أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْمِهْرَجَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُزَكِّي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلٍ : أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ شَاةٍ ذُبِحَتْ فَتَحَرَّكَ بَعْضُهَا فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْكُلَهَا ثُمَّ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ زَيْدٌ : إِنَّ الْمَيْتَةَ أَظُنُّهُ قَالَ لَتَتَحَرَّكُ وَنَهَاهُ عَنْ ذَلِكَ.

وَكَذَلِكَ رَوَاهُ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ. [صحيح]

(۱۸۹۵۴) ابو مرہ کے غلام عقیل نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ ایک ذبح شدہ بکری کا بعض حصہ حرکت کرتا ہے تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کھانے کی اجازت دی تو زید بن ثابت سے اس کے بارے میں سوال ہوا تو انہوں نے کہا: مردار میرے خیال میں حرکت کرتا ہے نہ کھاؤ۔

(۱۸۹۵۵) وَقَدْ رُوِيَ فِيهِ حَدِيثٌ مَرْفُوعٌ عَنْ زَيْدٍ كَمَا أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ حَاضِرَ بْنَ مُهَاجِرٍ أَبَا عِيسَى الْبَاهِلِيَّ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ ذِئْبًا نَيَّبَ فِي شَاةٍ فَذَكَّوْهَا بِمَرْوَةٍ فَرَخَّصَ النَّبِيُّ -صلى الله عليه وسلم- بِأَكْلِهَا. [ضعيف]

(۱۸۹۵۵) حضرت زید بن ثابت نے فرمایا کہ کسی بکری میں بھیڑیا کچلیاں گاڑ دیتا ہے، پھر وہ اس کو پتھر سے ذبح کر لیتے ہیں تو نبی ﷺ نے اس کے کھانے کی اجازت دی۔

(۱۸۹۵۶) وَكَمَا أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَتَّابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ : سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- عَنْ شَاةٍ نَيَّبَ فِيهَا الذِّئْبُ فَأَدْرَكْتُ وَبِهَا حَيَاةٌ فَذَكَّيْتُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ -صلى الله عليه وسلم- بِأَكْلِهَا. [ضعيف جداً]

(۱۸۹۵۷) زید بن ثابت نے نبی ﷺ سے ایسی بکری جس میں بھیڑیے نے دانت گاڑ دیے ہوں، اسے زندہ پکڑ کر ذبح کر دیا گیا۔ آپ نے ایسی بکری کو کھانے کا حکم دیا۔

(۱۸۹۵۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ : أَنَّهُ كَانَ يَرْعَى لِقْحَةً بِشِعْبٍ مِنْ

بِشِعَابِ أُحُدٍ فَأَخَذَهَا الْمَوْتُ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا يَنْحَرُهَا بِهِ فَأَخَذَ وَتَدًا فَوَجَأَ بِهِ فِي لَبَّتِهَا حَتَّى أُهْرِيقَ دَمُهَا ثُمَّ جَاءَ النَّبِيَّ -ﷺ- فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا. [ضعیف]

(۱۸۹۵۷) عطاء بن یسار فرماتے ہیں کہ بنو حارثہ کا ایک شخص احد کی کسی گھاٹی میں اونٹنیاں چرا رہا تھا۔ ایک اونٹنی مرنے لگی لیکن اس شخص کے پاس نحر کے لیے کوئی چیز موجود نہ تھی۔ اس نے کھونٹی پکڑ کر اس کے لبہ میں دے ماری جس سے خون بہہ گیا۔ پھر نبی ﷺ کو بتایا تو آپ نے کھانے کی اجازت دے دی۔

(۱۸۹۵۸) حَدَّثَنَا الإِمَامُ أَبُو الطَّيِّبِ : سَهْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ رَحِمَهُ اللَّهُ إِمْلاَءً أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو : مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَطَرٍ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُوَيْدٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَتْ لَنَا شَاةٌ أَرَادَتْ أَنْ تَمُوتَ فَذَبَحْنَاهَا فَقَسَمْنَاهَا فَجَاءَ النَّبِيُّ -ﷺ- فَقَالَ :يَا عَائِشَةُ مَا فَعَلَتْ شَاتُكُمْ؟ . قَالَتْ : أَرَادَتْ أَنْ تَمُوتَ فَذَبَحْنَاهَا فَقَسَمْنَاهَا وَلَمْ يَبْقَ عِنْدَنَا مِنْهَا إِلاَّ كَتِفٌ قَالَ :الشَّاةُ كُلُّهَا لَكُمْ إِلاَّ الْكَتِفَ .

وَيُذْكَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : الذَّكَاةُ الْعَيْنُ تَطْرِفُ وَالذَّنَبُ يَتَحَرَّكُ وَالرِّجْلُ تَرْتَكِضُ وَبِمَعْنَاهُ قَالَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ وَطَاوُسٌ وَقَتَادَةُ. [ضعیف]

(۱۸۹۵۸) عمرو بن شرحبیل حضرت عائشہ ؓ سے نقل فرماتے ہیں کہ ہماری ایک بکری مرنے لگی تو ہم نے ذبح کر کے تقسیم کر دی تو نبی ﷺ نے پوچھا: تمہاری بکری کا کیا بنا؟ کہتی ہیں: وہ مرنے لگی تھی، ہم نے ذبح کر کے گوشت تقسیم کر دیا۔ صرف ایک کندھے، شانے کا گوشت باقی ہے۔ آپ نے فرمایا: مکمل بکری تمہارے لیے ہے سوائے شانے کے۔

(ب) زہری ابن مسیب سے نقل فرماتے ہیں کہ ذبح اس وقت بھی ہو سکتا ہے جب آنکھ اور دم حرکت کر رہے ہوں اور پاؤں بھی حرکت کرے۔

(۲۳) باب الْحِيتَانِ وَمَيْتَةِ الْبَحْرِ

مچھلیوں اور سمندر کے مردار کا حکم

(۱۸۹۵۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكَعْبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوبَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الَّذِي حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ : بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فِي ثَلاَثِمِائَةِ رَاكِبٍ أَمِيرُنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نَرْصُدُ عِيرَ قُرَيْشٍ فَأَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً أُخْرَى فَأَتَيْنَا السَّاحِلَ فَأَقَمْنَا بِهِ نِصْفَ شَهْرٍ فَأَصَابَنَا جُوعٌ شَدِيدٌ حَتَّى أَكَلْنَا الْخَبَطَ قَالَ فَسُمِّيَ ذَلِكَ الْجَيْشُ جَيْشَ الْخَبَطِ قَالَ فَأَلْقَى لَنَا الْبَحْرُ دَابَّةً يُقَالُ لَهَا الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ

نِصْفَ شَهْرٍ وَادَّهَنَّا مِنْ وَدَكِهِ حَتَّى ثَابَتْ إِلَيْنَا أَجْسَامُنَا قَالَ فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِنْ أَضْلاَعِهِ فَنَصَبَهُ وَعَمَدَ إِلَى أَطْوَلِ رَجُلٍ مَعَهُ قَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً أُخْرَى وَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِنْ أَضْلاَعِهِ فَنَصَبَهُ وَأَخَذَ رَجُلاً وَبَعِيرًا فَمَرَّ مِنْ تَحْتِهِ قَالَ جَابِرٌ : وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ نَحَرَ ثَلاَثَ جَزَائِرَ ثُمَّ نَحَرَ ثَلاَثَ جَزَائِرَ ثُمَّ نَحَرَ ثَلاَثَ جَزَائِرَ ثُمَّ إِنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ نَهَاهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ الْعَلاَءِ عَنْ سُفْيَانَ.

[صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۹۵۹) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تین سو کا قافلہ نبی ﷺ نے حضرت ابو عبیدہ بن جراح کی امارت میں روانہ کیا تاکہ ہم قریشی قافلوں پر نگاہ رکھیں، ہم نے ساحل سمندر پر قیام کیا، دوسری مرتبہ سفیان کہتے ہیں کہ ہم ساحل سمندر پر آدھا ماہ ٹھہرے رہے، ہمیں سخت بھوک لگی، جس کی بنا پر پتے کھانے پر مجبور ہوئے تو اس لشکر کا نام ہی جیش خبط رکھ دیا گیا تو سمندر نے ساحل پر مچھلی پھینکی جس کو عنبر کہا جاتا ہے۔ ہم نے نصف ماہ مچھلی کھائی اور اس کی چربی کا تیل لگایا، یہاں تک کہ ہمارے جسم مضبوط ہو گئے۔ راوی کہتے ہیں کہ ابوعبیدہ نے اس کی پسلیوں میں سے ایک لے کر کھڑی کی اور اپنے ساتھ ایک لمبا آدمی لے کر گزر گئے، دوسری مرتبہ سفیان فرماتے ہیں کہ ابوعبیدہ نے مچھلی کی ایک پسلی کھڑی کر کے اپنے ساتھ ایک آدمی اور اونٹ سمیت اس کے نیچے سے گزر گئے جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے تین اونٹ ایک مرتبہ دوسری اور تیسری مرتبہ بھی تین تین اونٹ ذبح کیے۔ پھر ابوعبیدہ نے اس کو منع کر دیا۔

(۱۸۹۶۰) وَرَوَاهُ الْحُمَيْدِيُّ عَنْ سُفْيَانَ فَلَمْ يَذْكُرِ السَّاحِلَ وَقَالَ : فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِنْ أَضْلاَعِهِ فَنَصَبَهُ ثُمَّ نَظَرَ أَطْوَلَ رَجُلٍ وَأَعْظَمَ جَمَلٍ فِي الْجَيْشِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ الْجَمَلَ ثُمَّ يَمُرَّ تَحْتَهُ فَفَعَلَ فَمَرَّ تَحْتَهُ فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ -ﷺ- فَأَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ : هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ؟ . قُلْنَا : لاَ.

أَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ فَذَكَرَهُ. [صحیح۔ تقدم قبلہ]

(۱۸۹۶۰) حمیدی سفیان سے نقل فرماتے ہیں کہ اس نے ساحل کا ذکر نہیں کیا فرماتے ہیں کہ ابوعبیدہ نے اس کی پسلیوں میں سے ایک پسلی لے کر کھڑی کی۔ پھر ایک لمبے آدمی اور لشکر میں بڑے اونٹ کا انتخاب کیا اور اس کو حکم دیا کہ وہ سوار ہو کے اس کے نیچے سے گزر جائے تو وہ گزر گیا۔ ہم نے نبی ﷺ کو بتایا تو آپ نے پوچھا: کیا تمہارے پاس کچھ موجود ہے؟ ہم نے کہا: اب تو کچھ موجود نہیں۔

(۱۸۹۶۱) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِى عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِىَ اللَّهُ

عَنْهُ يَقُولُ : غَزَوْنَا جَيْشَ الْخَبَطِ وَأُمِيرُنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَجُعْنَا جُوعًا شَدِيدًا فَأَلْقَى الْبَحْرُ حُوتًا مَيِّتًا لَمْ يُرَ مِثْلُهُ يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَظْمًا مِنْ عِظَامِهِ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهُ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ : كُلُوا فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَكَرْنَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ -ﷺ- فَقَالَ : كُلُوا رِزْقًا أَخْرَجَهُ اللَّهُ أَطْعِمُونَا إِنْ كَانَ مَعَكُمْ فَأَتَاهُ بَعْضُهُمْ فَأَكَلَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُسَدَّدٍ مَعَ زِيَادَةِ أَبِي الزُّبَيْرِ هَكَذَا. [صحیح]

(۱۸۹۶۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے جیش الخبط کی جنگ لڑی۔ ہمارے امیر ابوعبیدہ تھے۔ ہم نے شدید بھوک محسوس کی تو سمندر نے ساحل پر مردہ مچھلی پھینکی، ہم نے اتنی بڑی مچھلی نہ دیکھی تھی۔ اس کا نام عنبر تھا۔ ہم اسے پندرہ روز تک کھاتے رہے، ابوعبیدہ نے اس کی ہڈیوں میں سے ایک ہڈی کھڑی کی تو سوار اس کے نیچے سے گزر گیا۔

(ب) ابوزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ابوعبیدہ نے کہا: کھالو، جب ہم نبی کریم ﷺ کے پاس آئے تو ہم نے آپ کے سامنے اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: اللہ نے تمہارے لیے رزق نکالا اسے کھاؤ، بلکہ اگر تمہارے پاس ہے تو ہمیں بھی کھلاؤ، آپ کی خدمت میں اس کا بعض حصہ پیش کیا گیا تو آپ نے کھایا۔

(۱۸۹۶۲) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ الْقَاضِي حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- وَأَمَّرَ عَلَيْنَا أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ نَتَلَقَّى عِيرًا لِقُرَيْشٍ وَزَوَّدَنَا جِرَابًا مِنْ تَمْرٍ لَمْ يَجِدْ لَنَا غَيْرَهُ فَكَانَ أَبُو عُبَيْدَةَ يُعْطِينَا تَمْرَةً تَمْرَةً فَقُلْنَا : كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ بِهَا؟ قَالَ : نَمَصُّهَا كَمَا يَمَصُّ الصَّبِيُّ ثُمَّ نَشْرَبُ عَلَيْهَا مِنَ الْمَاءِ فَيَكْفِينَا يَوْمَنَا إِلَى اللَّيْلِ وَكُنَّا نَضْرِبُ الْخَبَطَ بِعِصِيِّنَا ثُمَّ نَبُلُّهُ بِالْمَاءِ فَنَأْكُلُهُ فَأَصَبْنَا عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ مِثْلَ الْكَثِيبِ الضَّخْمِ دَابَّةً تُدْعَى الْعَنْبَرُ فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ : مَيْتَةٌ ثُمَّ قَالَ : لاَ بَلْ نَحْنُ رُسُلُ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَدِ اضْطُرِرْتُمْ فَكُلُوا فَأَكَلْنَا مِنْهُ شَهْرًا وَنَحْنُ ثَلاَثُمِائَةٍ حَتَّى سَمِنَّا وَلَقَدْ كُنَّا نَغْتَرِفُ مِنْ وَقْبِ عَيْنِهِ بِالْقِلاَلِ الدُّهْنَ وَنَقْطَعُ مِنْهُ الْفِدَرَ كَالثَّوْرِ وَلَقَدْ أَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ مِنَّا ثَلاَثَةَ عَشَرَ رَجُلاً فَأَقْعَدَهُمْ فِي وَقْبِ عَيْنِهِ وَأَخَذَ ضِلَعًا مِنْ أَضْلاَعِهَا فَأَقَامَهَا ثُمَّ رَحَلَ أَعْظَمَ بَعِيرٍ فَمَرَّ تَحْتَهَا وَتَزَوَّدْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَشَائِقَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ : هُوَ رِزْقٌ أَخْرَجَهُ اللَّهُ لَكُمْ فَهَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ فَتُطْعِمُونَا . فَأَرْسَلْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- مِنْهُ فَأَكَلَ مِنْهُ

لَفْظُ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى وَفِي رِوَايَةِ أَحْمَدَ بْنِ يُونُسَ قَالَ: وَانْطَلَقْنَا عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَرُفِعَ لَنَا عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ كَهَيْئَةِ الْكَثِيبِ الضَّخْمِ فَأَتَيْنَاهُ فَإِذَا دَابَّةٌ تُدْعَى الْعَنْبَرَ وَقَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنَا نَغْتَرِفُ مِنْ وَقْبِ عَيْنِهِ بِالْقِلاَلِ الدُّهْنَ وَنَقْتَطِعُ مِنْهُ الْفِدَرَ كَالثَّوْرِ أَوْ كَقَدْرِ الثَّوْرِ وَقَالَ: فَأَقْعَدَهُمْ فِي وَقْبِ عَيْنِهِ وَقَالَ فِي آخِرِهِ فَأَرْسَلْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَأَكَلَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى وَأَحْمَدَ بْنِ يُونُسَ.

أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ فِي كِتَابِ تَحْرِيمِ الْجَمْعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ وَهُوَ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ عَبِيدَةَ عَنْ ذَبَائِحِ نَصَارَى بَنِي تَغْلِبَ فَقَالَ لاَ تَأْكُلْ ذَبَائِحَهُمْ فَإِنَّهُمْ لَمْ يَتَمَسَّكُوا مِنْ نَصْرَانِيَّتِهِمْ إِلاَّ بِشُرْبِ الْخَمْرِ. قَالَ الشَّافِعِيُّ هَكَذَا أَحْفَظُهُ وَلاَ أَحْسَبُهُ أَوْ غَيْرَهُ إِلاَّ وَقَدْ بَلَغَ بِهَذَا الإِسْنَادِ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. قَالَ الشَّيْخُ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ لاَ شَكَّ فِيهِ فَقَدْ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ فِي كِتَابِ الضَّحَايَا عَنِ الثَّقَفِيِّ بِلاَ شَكٍّ. [صحيح]

(۱۸۹۶۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوعبیدہ کو ہمارا امیر مقرر کر کے بھیجا۔ تاکہ ہم قریش کے قافلوں کی نگرانی کریں اور ہمارے پاس کھجوروں کی ایک تھیلی کے علاوہ کوئی زادِ راہ نہ تھا تو ابوعبیدہ ہمیں صرف ایک ایک کھجور دیتے۔ ہم نے پوچھا: تم اس کا کیا کرتے تھے؟ راوی کہتے ہیں: ہم اس کو چوستے جیسے بچہ چوستا ہے۔ پھر اس کے بعد پانی پی لیتے جو ہمیں ایک دن کے لیے کافی ہوتا اور ہم اپنی لاٹھیوں سے پتے جھاڑ کر پانی میں تر کر کے کھا لیتے تو ہمیں ساحل سمندر پر ایک بڑے ٹیلے کی مانند ایک مچھلی نظر آئی۔ اس کا نام عنبر تھا۔ ابوعبیدہ نے کہا: یہ مردہ ہے۔ پھر کہنے لگے: ہم اللہ کے راستے میں رسول اللہ ﷺ کے قاصد ہیں، مجبور کیے گئے ہیں کھاؤ، ہم تین سو افراد نے ایک مہینہ تک مچھلی کھائی۔ یہاں تک کہ ہم موٹے ہو گئے اور ہم اس مچھلی کی آنکھ کے گڑھے سے ایک گھڑا تیل کا نکال لیتے تھے اور اس سے بیل کی مانند ایک ٹکڑا کاٹ لیتے۔ ابوعبیدہ نے تیرہ آدمی لے کر آنکھ کے سوراخ میں کھڑے کر دیے اور اس کی ایک پسلی کھڑی کر کے اس کے نیچے سے ایک بڑے اونٹ پر کجاوا رکھ کر گزار دیا اور ہم نے اس کا گوشت زادِ راہ کے لیے اختیار کر لیا۔ ہم نے مدینہ میں آ کر رسول اللہ ﷺ کو بتایا تو آپ نے فرمایا: یہ اللہ نے تمہارے لیے رزق نکالا تھا۔ کیا تمہارے پاس اس کا گوشت ہے، ہمیں بھی کھلاؤ تو کچھ حصہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیجا تو آپ نے تناول فرمایا۔

(ب) احمد بن یونس کی روایت میں ہے کہ ہم ساحل سمندر پر چلے تو ہم نے ایک بڑے ٹیلے کی مانند کوئی چیز دیکھی۔ جب ہم اس کے قریب آئے تو وہ عنبر مچھلی تھی۔ ہم اس کی آنکھ کے سوراخ سے چربی کا ایک برتن نکال لیتے تھے اور ہم بیل کے مانند اس سے ٹکڑا کاٹ لیتے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ انہیں اس مچھلی کے آنکھ کے سوراخ میں بٹھایا گیا۔ اس حدیث کے آخر میں ہے کہ اس کا گوشت ہم نے رسول اللہ ﷺ کو بھیجا تو آپ نے تناول فرمایا۔

(۱۸۹۶۲) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ غَالِبٍ الْخُوَارِزْمِيُّ الْحَافِظُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَمْدَانَ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ هُوَ ابْنُ زِيَادٍ السُّرِّيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ : بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بَعْثًا قِبَلَ السَّاحِلِ وَأَمَّرَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَهُمْ ثَلاَثُمِائَةٍ قَالَ جَابِرٌ وَأَنَا فِيهِمْ فَخَرَجْنَا حَتَّى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ فَنِيَ الزَّادُ فَأَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِأَزْوَادِ ذَلِكَ الْجَيْشِ فَجُمِعَ فَكَانَ مِزْوَدَيْ تَمْرٍ قَالَ : فَكَانَ يُقَوِّتُنَا كُلَّ يَوْمٍ يَعْنِي قَلِيلاً قَلِيلاً حَتَّى فَنِيَ فَلَمْ يَكُنْ يُصِيبُنَا كُلَّ يَوْمٍ إِلاَّ تَمْرَةٌ فَقُلْتُ : مَا تُغْنِي تَمْرَةٌ فَقَالَ : لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِينَ فَنِيَتْ ثُمَّ انْتَهَيْنَا إِلَى الْبَحْرِ فَإِذَا بِحُوتٍ مِثْلِ الظَّرِبِ فَأَكَلَ مِنْهُ ذَلِكَ الْجَيْشُ ثَمَانَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ أَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِضِلَعَيْنِ مِنْ أَضْلاَعِهِ فَنُصِبَا ثُمَّ أَمَرَ بِرَاحِلَةٍ فَرُحِلَتْ ثُمَّ مَرَّتْ تَحْتَهَا وَلَمْ يُصِبْهَا .

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ مَالِكٍ.

[صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۹۶۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ نے حضرت ابو عبیدہ کو تین سو آدمیوں کا امیر مقرر کر کے ساحل سمندر کی جانب روانہ کیا۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں بھی ان میں شامل تھا، جب ہم نے کچھ سفر طے کیا تو ہمارا زادِ راہ ختم ہو گیا۔ حضرت ابو عبیدہ نے پورے لشکر کا زادِ راہ جمع کر لیا جو کھجور کی دو تھیلیاں تھیں تو ہر دن ہماری تھوڑی تھوڑی خوراک ہوا کرتی تھی۔ یہاں تک کہ وہ بھی ختم ہو گئی، پھر ہمیں روزانہ ایک کھجور ملتی تھی۔ میں نے پوچھا: کیا ایک کھجور کفایت کر جاتی تھی۔ راوی کہتے ہیں: جب زادِ راہ ختم ہو گیا تو ہم ساحل سمندر پر آ گئے، جہاں ٹیلے کی مانند کی مچھلی پڑی تھی تو پورے لشکر نے اٹھارہ دن اس کو کھایا، پھر ابو عبیدہ کے حکم سے اس کی دو پسلیاں کھڑی کی گئیں تو سواری پر کجاوہ رکھ کے اس کے نیچے سے گزاری گئی جو اس کی اونچائی تک نہ پہنچ سکی۔

(۱۸۹۶۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ : أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ يَعْنِي ابْنَ كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ : بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- سَرِيَّةً أَنَا فِيهِمْ إِلَى سِيفِ الْبَحْرِ فَأَرْمَلَنَا الزَّادُ حَتَّى جَمَعْنَا مَا مَعَ كُلِّ إِنْسَانٍ فَجَعَلْنَاهُ وَاحِدًا حَتَّى كَانَ يُعْطِي كُلَّ إِنْسَانٍ قَدْرَ مَا يُصِيبُهُ حَتَّى مَا كَانَ يُصِيبُ إِنْسَانًا إِلاَّ تَمْرَةٌ كُلَّ يَوْمٍ فَقَالَ رَجُلٌ لِجَابِرٍ : يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ وَمَا يُغْنِي عَنْ رَجُلٍ تَمْرَةٌ قَالَ : يَا ابْنَ أَخِي قَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِينَ فَنِيَتْ قَالَ جَابِرٌ : فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ إِذْ رَأَيْنَا سَوَادًا فَلَمَّا غَشِيْنَا إِذَا دَابَّةٌ مِنَ الْبَحْرِ قَدْ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَأَنَاخَ عَلَيْهَا الْعَسْكَرُ ثَمَانَ عَشْرَةَ لَيْلَةً يَأْكُلُونَ مِنْهَا مَا شَاءُوا حَتَّى أَرْبَعُوا .

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۹۶۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ساحل سمندر کی جانب ایک چھوٹا لشکر بھیجا، ہمارا زادِ راہ ختم ہو گیا یہاں تک کہ ہم نے تمام لشکر سے زادِ راہ کو جمع کیا اور ہر دن ایک شخص کے حصہ میں صرف ایک کھجور آتی تھی۔ ایک شخص نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابو عبداللہ! کیا ایک کھجور انسان کو کفایت کر جاتی تھی؟ اس نے کہا: اے بھتیجے! ہم نے زادِ راہ کے ختم ہونے کو پالیا جس وقت وہ ختم ہو گیا، جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اسی دوران ہم نے بہت بڑی چیز دیکھی۔ جب ہم اس کے قریب گئے تو وہ سمندر سے باہر ڈالی گئی مچھلی تھی تو لشکر نے وہاں اٹھارہ دن قیام کیا وہ جتنا چاہتے کھاتے یہاں تک کہ وہ موٹے تازے ہو گئے۔

(۱۸۹۶۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ: أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ وَأَبُو زَكَرِيَّا: يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ مَوْلَى الأَزْرَقِ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا أَفَنَتَوَضَّأُ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ. [صحیح]

(۱۸۹۶۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم سمندری سفر میں اپنے ساتھ تھوڑا پانی رکھتے ہیں۔ اگر اس کے ساتھ وضو کریں تو پیاسے رہ جاتے ہیں، کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر لیں آپ نے فرمایا: اس کا پانی پاک اور مردار حلال ہے۔

(۱۸۹۶۶) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ إِمْلاَءً حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ ابْنِ مِقْسَمٍ يَعْنِي عُبَيْدَ اللَّهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْبَحْرِ فَقَالَ: هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ. [صحیح]

(۱۸۹۶۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ سے سمندر کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اس کا پانی پاک اور مردار حلال ہے۔

(۱۸۹۶۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْقِذٍ حَدَّثَنِي إِدْرِيسُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ عِصْمَةَ بْنِ مَالِكٍ الْخَطْمِيِّ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ ذَكَّى لَكُمْ صَيْدَ الْبَحْرِ.

هَذَا إِسْنَادٌ غَيْرُ قَوِيٍّ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. [ضعیف]

(۱۸۹۶۷) حضرت حذیفہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے تمہارے لیے سمندر کا شکار ذبح کے حکم میں رکھا ہے۔

(۱۸۹۶۸) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَارِثِ الأَصْفَهَانِيُّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ ابْنِ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ ذَبَحَ لَكُمْ مَا فِي الْبَحْرِ فَكُلُوهُ كُلَّهُ فَإِنَّهُ ذَكِيٌّ.

وَرَوَى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ شَيْخًا يُكْنَى أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: مَا فِي الْبَحْرِ مِنْ شَيْءٍ إِلاَّ قَدْ ذَكَّاهُ اللَّهُ لَكُمْ. [ضعيف]

(۱۸۹۶۸) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ سمندر میں موجود شکار اللہ نے تمہارے لیے ذبح کر دیا ہے تم کھاؤ، کیونکہ یہ ذبح شدہ ہے۔

(ب) ابوعبدالرحمن نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ سمندر میں موجود چیزیں اللہ نے تمہارے لیے ذبح کر دی ہیں۔

(۱۸۹۶۹) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ: أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سُئِلَ عَنْ مَيْتَةِ الْبَحْرِ فَقَالَ: هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ الْحَلاَلُ مَيْتَتُهُ.

وَرُوِيَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ سَمِعَا شُرَيْحًا رَجُلاً أَدْرَكَ النَّبِيَّ -ﷺ- قَالَ: كُلُّ شَيْءٍ فِي الْبَحْرِ مَذْبُوحٌ.

وَرُوِيَ ذَلِكَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ شُرَيْحٍ مَرْفُوعًا وَرُوِيَ عَنْ جَابِرٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِسَ مَرْفُوعًا وَفِي بَعْضِ مَا ذَكَرْنَا إِسْنَادُهُ كِفَايَةٌ وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقُ. [حسن]

(۱۸۹۶۹) حضرت ابوطفیل فرماتے ہیں کہ سمندری مردار کے بارے میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا تو فرمایا کہ اس کا پانی پاک اور مردار حلال ہے۔

(ب) عمرو بن دینار اور ابوزبیر نے ایک صحابی سے سنا، جو کہتے تھے کہ سمندر میں ہر چیز ذبح شدہ ہے۔

(۴۳) باب السَّمَكِ يَصْطَادُهُ يَهُودِيٌّ أَوْ نَصْرَانِيٌّ أَوْ مَجُوسِيٌّ أَوْ وَثَنِيٌّ

ایسی مچھلی جسے یہودی، عیسائی، مجوسی یا بتوں کا پجاری شکار کرے

(۱۸۹۷۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ: أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ أَسْلَمَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُلُّ مَا أَلْقَى الْبَحْرُ وَمَا صِيدَ مِنْهُ صَادَهُ يَهُودِيٌّ أَوْ نَصْرَانِيٌّ أَوْ مَجُوسِيٌّ

قَالَ وَطَعَامُهُ مَا أَلْقَى. [ضعیف]

(۱۸۹۷۰) عکرمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جس چیز کو سمندر باہر پھینک دے اور سمندر سے کیا ہوا شکار چاہے یہودی یا عیسائی یا مجوسی کرے اس کا کھانا حلال ہے۔

(۱۸۹۷۱) وَأَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ شَيْبَانَ ابْنِ الْبَغْدَادِيِّ الْهَرَوِيُّ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُلِ السَّمَكَ وَلاَ يَضُرُّكَ مَنْ صَادَهُ مِنَ النَّاسِ. [ضعیف]

(۱۸۹۷۱) عکرمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں: وہ مچھلی آپ کو نقصان نہ دے گی، جس کو لوگوں میں سے کسی نے بھی شکار کیا ہو۔

(۲۵) باب مَا لَفَظَ الْبَحْرُ وَطَفَا مِنْ مَيْتَةٍ

جسے سمندر باہر پھینک دے اور ایسی مچھلی جو پانی کے اوپر تیر آئے

(۱۸۹۷۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ وَأَبُو بَكْرٍ: أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ وَأَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: غَزَوْنَا فَجُعْنَا حَتَّى إِنَّ الْجَيْشَ يَقْتَسِمُ التَّمْرَةَ وَالتَّمْرَتَيْنِ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى شَطِّ الْبَحْرِ إِذْ رَمَى الْبَحْرُ بِحُوتٍ مَيِّتٍ فَاقْتَطَعَ النَّاسُ مِنْهُ مَا شَاءُوا مِنْ لَحْمٍ أَوْ شَحْمٍ وَهُوَ مِثْلُ الظَّرِبِ فَبَلَغَنِي أَنَّ النَّاسَ لَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- أَخْبَرُوهُ فَقَالَ لَهُمْ: أَمَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ. [صحیح]

(۱۸۹۷۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم جہاد کے لیے نکلے تو سخت بھوک محسوس ہوئی یہاں تک کہ لشکر میں ایک یا دو دو کھجوریں تقسیم کی جاتیں۔ اس دوران ہم سمندر کے کنارے پر تھے۔ جب سمندر نے مردہ مچھلی باہر پھینک دی تو لوگوں نے اس کا گوشت یا چربی جتنا چاہا کاٹ لیا۔ وہ مچھلی ایک ٹیلے کی مانند تھی۔ مجھے پتہ چلا کہ لوگوں نے جب آ کر رسول اللہ ﷺ کو بتایا تو آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تمہارے پاس اس میں سے کچھ موجود ہے۔

(۱۸۹۷۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَيْبَانَ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ سَمِعَ عَمْرٌو جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: بَعَثَنَا النَّبِيُّ -ﷺ- فِي ثَلاَثِمِائَةِ رَاكِبٍ وَأَمِيرُنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نَطْلُبُ عِيرَ قُرَيْشٍ فَأَقَمْنَا عَلَى السَّاحِلِ حَتَّى فَنِيَ زَادُنَا فَأَكَلْنَا الْخَبَطَ ثُمَّ إِنَّ الْبَحْرَ أَلْقَى لَنَا دَابَّةً يُقَالُ لَهَا الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ حَتَّى صَلَحَتْ أَجْسَامُنَا وَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ ضِلَعًا

مِنْ أَضْلاَعِهِ فَنَصَبَهُ وَنَظَرَ إِلَى أَطْوَلِ بَعِيرٍ فِي الْجَيْشِ وَأَطْوَلِ رَجُلٍ فَحَمَلَهُ عَلَيْهِ فَجَازَ تَحْتَهُ وَقَدْ كَانَ رَجُلٌ نَحَرَ ثَلاَثَ جَزَائِرَ ثُمَّ ثَلاَثًا ثُمَّ نَهَاهُ أَبُو عُبَيْدَةَ وَكَانُوا يَرَوْنَهُ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ أَخْرَجَاهُ فِي الصَّحِيحِ كَمَا مَضَى.

[صحيح۔ متفق علیه]

(۱۸۹۷۳) جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قریشی قافلے کی تلاش میں ہمارے تین سو آدمیوں کے قافلے کا ابو عبیدہ بن جراح کو امیر بنا کر بھیجا۔ ہم نے ساحل سمندر پر قیام کیا یہاں تک کہ ہمارا زادِ راہ ختم ہو گیا جس کی بنا پر ہم نے درختوں کے پتے کھائے۔ پھر سمندر نے عنبر نامی مچھلی باہر پھینکی تو ہم نے پندرہ روز تک مچھلی کا گوشت کھایا۔ ہمارے جسم تندرست ہو گئے۔ ابو عبیدہ نے اس کی ایک پسلی کو کھڑا کیا اور لشکر میں سے بڑا اونٹ اور لمبے آدمی کو اس پر سوار کر کے اس کے نیچے سے گزار دیا۔ ایک شخص نے تین اونٹ ذبح کیے، پھر دوسرے دن بھی۔ اس کے بعد ابو عبیدہ نے منع کر دائی۔ صحابہ کا خیال ہے کہ وہ قیس بن سعد تھے۔

(۱۸۹۷۴) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَارِثِ الأَصْبَهَانِيُّ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الْحَافِظُ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ

(ح) قَالَ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالاَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: السَّمَكَةُ الطَّافِيَةُ حَلاَلٌ لِمَنْ أَرَادَ أَكْلَهَا۔ [صحیح]

(۱۸۹۷۴) عکرمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسی مچھلی جو مرنے کے بعد پانی پر تیر آتی ہے اس کے لیے حلال ہے جو کھانا چاہے۔

(۱۸۹۷۵) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَارِثِ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ بِهَذَا قَالَ: السَّمَكَةُ الطَّافِيَةُ عَلَى الْمَاءِ حَلاَلٌ. [صحیح]

(۱۸۹۷۵) وکیع سفیان سے نقل فرماتے ہیں کہ مرنے کے بعد پانی کے اوپر تیر آنے والی مچھلی حلال ہے۔

(۱۸۹۷۶) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ: مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْمَعْرُوفِ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الرَّازِيُّ بِنَيْسَابُورَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوبَ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: الْجَرَادُ وَالنُّونُ ذَكِيٌّ كُلُّهُ. [ضعیف]

(۱۸۹۷۶) جابر بن زید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ٹڈی اور مچھلی تمام ذبح کی ہوئی ہیں۔

(۱۸۹۷۷) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الأَرْدَسْتَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ الْعِرَاقِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ :الْحِيتَانُ وَالْجَرَادُ ذَكِيٌّ كُلُّهُ. [ضعيف]

(۱۸۹۷۷) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مچھلیاں اور ٹڈی ذبح کی ہوئی ہیں۔

(۱۸۹۷۸) أَخْبَرَنَا أَبُو حَامِدٍ :أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ الإِسْفَرَايِينِيُّ بِهَا أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ :زَاهِرُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ زِيَادٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :أَنَّهُ رَكِبَ فِي الْبَحْرِ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَوَجَدُوا سَمَكَةً طَافِيَةً عَلَى الْمَاءِ فَسَأَلُوهُ عَنْهَا فَقَالَ :أَطَيِّبَةٌ هِيَ لَمْ تَغَيَّرْ؟ قَالُوا :نَعَمْ قَالَ :فَكُلُوهَا وَارْفَعُوا نَصِيبِي مِنْهَا وَكَانَ صَائِمًا.
هَكَذَا رَوَاهُ زَاهِرٌ وَرَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ وَإِنَّمَا هُوَ ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ فَيُشْبِهُ أَنْ تَكُونَ رِوَايَةُ زَاهِرٍ أَصَحُّ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.
وَرَوَاهُ أَيْضًا جَبَلَةُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ وَيُذْكَرُ عَنْ مُرَيْحٍ وَبِشْرٍ ابْنَيِ الْخَوْلاَنِيِّ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلاَهُمَا أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ وَأَبَا صِرْمَةَ الأَنْصَارِيَّ أَكَلاَ الطَّافِيَ. [ضعيف]

(۱۸۹۷۸) حضرت انس ابو ایوب سے نقل فرماتے ہیں کہ انہوں نے صحابہ کے ساتھ سمندری سفر کیا تو ایک مچھلی کو مردہ حالت میں پانی پر تیرتے پایا تو انہوں نے ابو ایوب سے اس کے بارے میں پوچھا۔ اس نے کہا: کیا وہ پاکیزہ ہے اس کی بو تبدیل نہیں ہوئی؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! تو فرمایا: کھاؤ اور میرا حصہ بھی رکھنا کیونکہ وہ روزہ دار تھے۔

(۱۸۹۷۹) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ الْمَالِينِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ بْنُ عَدِيٍّ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا السَّاجِيُّ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَجْلَحَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ :لاَ بَأْسَ بِالطَّافِي مِنَ السَّمَكِ. [ضعيف]

(۱۸۹۷۹) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مرنے کے بعد مچھلی کا پانی پر تیر آنا اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۸۹۸۰) أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ :عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْمِهْرَجَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ :مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُزَكِّي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبُوشَنْجِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا :أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يَرَيَانِ بِأَكْلِ مَا لَفَظَ الْبَحْرُ بَأْسًا. [صحيح]

(۱۸۹۸۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا خیال ہے کہ جس کو سمندر باہر پھینکے اس مچھلی کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۸۹۸۱) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الأَرْدَسْتَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ الْعِرَاقِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ ثُوَيْبٍ قَالَ :رَمَى

الْبَحْرُ بِسَمَكٍ كَثِيرٍ مَيْتًا فَأَتَيْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَاسْتَفْتَيْنَاهُ فَأَمَرَنَا بِأَكْلِهِ فَرَغِبْنَا عَنْ فُتْيَا أَبِي هُرَيْرَةَ فَأَتَيْنَا مَرْوَانَ فَأَرْسَلَ إِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ : حَلاَلٌ فَكُلُوهُ. [ضعيف]

(۱۸۹۸۱) ابوسلمہ ثوبیہ سے نقل فرماتے ہیں کہ سمندر نے بہت ساری مچھلیاں باہر پھینک دیں تو ہم نے ابوہریرہ ؓ سے ان کے بارے میں فتویٰ پوچھا۔ انہوں نے کھانے کی اجازت دے دی۔ ہم نے ابوہریرہ ؓ کے فتویٰ سے بے رغبتی کرتے ہوئے مروان کے پاس آئے تو انہوں نے زید بن ثابت ؓ سے سوال کیا تو فرمایا: حلال ہیں تم کھا سکتے ہو۔

(۱۸۹۸۲) أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو مَنْصُورٍ النَّضْرَوِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَدِمْتُ الْبَحْرَيْنِ فَسَأَلَنِي أَهْلُ الْبَحْرَيْنِ عَمَّا يَقْذِفُ الْبَحْرُ مِنَ السَّمَكِ فَأَمَرْتُهُمْ بِأَكْلِهِ فَلَمَّا قَدِمْتُ سَأَلْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ : مَا أَمَرْتَهُمْ؟ قُلْتُ : أَمَرْتُهُمْ بِأَكْلِهِ فَقَالَ : لَوْ قُلْتَ غَيْرَ ذَلِكَ لَعَلَوْتُكَ بِالدِّرَّةِ ثُمَّ قَرَأَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ﴿أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَكُمْ﴾ [المائدة ۹۶] قَالَ : صَيْدُهُ مَا اصْطِيدَ وَطَعَامُهُ مَا رَمَى بِهِ. [ضعيف]

(۱۸۹۸۲) حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں: میں بحرین آیا تو وہاں کے لوگوں نے سمندر کی باہر پھینکی ہوئی مچھلی کے بارے میں مجھ سے پوچھا تو میں نے انہیں کھانے کا حکم دیا۔ پھر میں نے حضرت عمر ؓ سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: تو نے ان کو کیا حکم دیا؟ ابوہریرہ ؓ کہتے ہیں: میں نے ان کو کھانے کا کہا۔ حضرت عمر ؓ کہتے ہیں: اگر تو اس کے علاوہ کچھ اور کہتا تو میں تجھے درے مارتا۔ پھر حضرت عمر نے یہ آیت تلاوت کی: ﴿أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ﴾ [المائدة ۹۶] جو اس سے شکار کیا جائے اور جس کو یہ باہر پھینک دے۔

(۱۸۹۸۳) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا : يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : أَقْبَلْتُ مِنَ الْبَحْرَيْنِ حَتَّى إِذَا كُنْتُ بِالرَّبَذَةِ سَأَلَنِي نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ وَهُمْ مُحْرِمُونَ عَنْ صَيْدٍ وَجَدُوهُ عَلَى الْمَاءِ طَافٍ فَسَأَلُونِي عَنِ اشْتِرَائِهِ وَأَكْلِهِ فَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يَشْتَرُوهُ وَيَأْكُلُوهُ وَهُمْ مُحْرِمُونَ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَكَأَنَّهُ وَقَعَ فِي قَلْبِي شَكٌّ مِمَّا أَمَرْتُهُمْ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ : وَمَا أَمَرْتَهُمْ بِهِ؟ قَالَ قُلْتُ : أَمَرْتُهُمْ أَنْ يَشْتَرُوهُ وَيَأْكُلُوهُ قَالَ : لَوْ أَمَرْتَهُمْ بِغَيْرِ ذَلِكَ لَفَعَلْتُ أَيْ كَأَنَّهُ يَتَوَعَّدُهُ. [صحيح]

(۱۸۹۸۳) حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ بحرین آیا تو ربذہ نامی جگہ پر عراق کے محرم لوگوں نے پانی پر تیرآنے والے شکار کے بارے میں مجھ سے پوچھا، وہ اس کے خریدنے اور کھانے کے بارے میں سوال کر رہے تھے تو میں نے حالت احرام

میں ان کو یہ شکار خرید کر کھانے کی اجازت دے دی۔ پھر میں مدینہ آیا تو اس مسئلہ کے بارے میں میرے دل میں شک تھا جو میں نے ان کو حکم دیا تو میں نے حضرت عمر ؓ کے سامنے تذکرہ کیا۔ انہوں نے پوچھا: آپ نے اس کے بارے میں ان کو کیا حکم دیا ہے؟ ابوہریرہ کہتے ہیں: میں نے انہیں خرید کر کھانے کی اجازت دی ہے۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: اگر تو اس کے علاوہ کوئی اور بات کہتا تو میں یہ کرتا گویا کہ اس کو دھمکی دے رہے تھے۔

(۱۸۹۸۴) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ ﴿أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَكُمْ﴾ [المائدة ۹۶] قَالَ : صَيْدُهُ مَا صِيدَ وَطَعَامُهُ مَا قَذَفَ. [صحیح]

(۱۸۹۸۴) ابومجلز حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے اللہ کے اس قول: ﴿أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَ طَعَامُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ﴾ [المائدة ۹۶] ”سمندر کا شکار تمہارے لیے حلال کر دیا گیا اور اس کا کھانا تمہارے لیے فائدہ کی چیز ہے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس کا شکار تو وہ جس شکار کیا گیا اور کھانے سے مراد جو وہ باہر پھینک دے۔

(۱۸۹۸۵) وَأَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو مَنْصُورٍ : الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ النَّضْرُوِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : صَيْدُهُ مَا اصْطِيدَ وَطَعَامُهُ مَا لَفَظَ بِهِ الْبَحْرُ. [صحیح]

(۱۸۹۸۵) سعید بن جبیر حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے نقل فرماتے ہیں کہ اس کا شکار جو اس سے حاصل کیا جائے اور اس کا کھانا جو باہر پھینک دے۔

(۱۸۹۸۶) أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْمِهْرَجَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُزَكِّي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ : أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَمَّا لَفَظَ الْبَحْرُ فَنَهَاهُ عَنْ أَكْلِهِ. قَالَ نَافِعٌ : ثُمَّ انْقَلَبَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَدَعَا بِالْمُصْحَفِ فَقَرَأَ ﴿أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ﴾ [المائدة ۹۶] قَالَ نَافِعٌ : فَأَرْسَلَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ فَكُلْهُ. [صحیح]

(۱۸۹۸۶) عبدالرحمن بن ابوہریرہ نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے سمندر کے باہر پھینکے ہوئے شکار کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا: اسے نہ کھایا جائے۔ نافع کہتے ہیں: پھر عبداللہ بن عمر قرآن لے کر آئے اور یہ آیت تلاوت کی ﴿أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَ طَعَامُهُ﴾ [المائدة ۹۶] نافع کہتے ہیں: پھر عبداللہ بن عمر ؓ نے مجھے عبدالرحمن بن ابوہریرہ کو بلانے بھیجا کہ اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۸۹۸۷) وَأَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ

سَعْدٍ الْجَارِیُّ مَوْلَی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ : سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ الْحِیتَانِ یَقْتُلُ بَعْضُهَا بَعْضًا أَوْ تَمُوتُ صَرَدًا فَقَالَ : لَیْسَ بِهَا بَأْسٌ. قَالَ سَعْدٌ : ثُمَّ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۱۸۹۸۷) نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن ابو ہریرہ نے عبداللہ بن عمر سے سمندر کے باہر پھینکی ہوئی چیز کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے یعنی ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کے کھانے سے منع کر دیا۔

(۲۶) باب مَنْ كَرِهَ أَكْلَ الطَّافِي

جس شخص نے پانی کے اوپر تیر آنے والی مچھلی کے کھانے کو مکروہ جانا ہے

(۱۸۹۸۸) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَارِثِ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَیْرُوزَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : مَا ضَرَبَ بِهِ الْبَحْرُ أَوْ جَزَرَ عَنْهُ أَوْ صِيدَ فِيهِ فَكُلْ وَمَا مَاتَ فِيهِ ثُمَّ طَفَا فَلاَ تَأْكُلْ. (ت) وَبِمَعْنَاهُ رَوَاهُ أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَزُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَغَيْرُهُمْ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ مَوْقُوفًا.

وَكَذَلِكَ رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ وَكِيعٌ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ الْعَدَنِيُّ وَأَبُو عَاصِمٍ وَمُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَغَيْرُهُمْ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ مَوْقُوفًا. [صحیح]

(۱۸۹۸۸) سعد جاری نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: وہ مچھلیاں جو ایک دوسری کو قتل کر دیتی ہیں یا سردی کی وجہ سے مر جاتی ہیں؟ فرمایا: ان کے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ سعد کہتے ہیں: پھر میں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انہوں نے بھی اس کے مثل ہی فرمایا۔

(۱۸۹۸۹) وَخَالَفَهُمْ أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ فَرَوَاهُ عَنِ الثَّوْرِيِّ مَرْفُوعًا وَهُوَ وَاهِمٌ فِيهِ أَخْبَرَنَاهُ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ اللَّخْمِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ الأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- قَالَ : إِذَا طَفَا السَّمَكُ عَلَى الْمَاءِ فَلاَ تَأْكُلْهُ وَإِذَا جَزَرَ عَنْهُ الْبَحْرُ فَكُلْهُ وَمَا كَانَ عَلَى حَافَتَيْهِ فَكُلْهُ.

قَالَ سُلَيْمَانُ لَمْ يَرْفَعْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سُفْيَانَ إِلاَّ أَبُو أَحْمَدَ. [صحیح]

(۱۸۹۸۹) حضرت جابر فرماتے ہیں: جس کو سمندر مار دے یا باہر پھینک دے یا شکار کر لیا جائے کھالو اور جو سمندر میں مرنے کے بعد تیر آئے اسے نہ کھاؤ۔

(۱۸۹۹۰) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: مَا أَلْقَى الْبَحْرُ أَوْ جَزَرَ عَنْهُ فَكُلُوهُ وَمَا مَاتَ فِيهِ وَطَفَا فَلاَ تَأْكُلُوهُ.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَأَيُّوبُ وَحَمَّادٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَقَفُوهُ عَلَى جَابِرٍ قَالَ وَقَدْ أُسْنِدَ هَذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا مِنْ وَجْهٍ ضَعِيفٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ-.

قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ: يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ كَثِيرُ الْوَهَمِ سَيِّءُ الْحِفْظِ.

وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُهُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ مَوْقُوفًا وَرَوَى أَبُو عِيسَى التِّرْمِذِيُّ حَدِيثَ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ يَزِيدَ الْكُوفِيِّ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- قَالَ: مَا اصْطَدْتُمُوهُ وَهُوَ حَيٌّ فَكُلُوهُ وَمَا وَجَدْتُمْ مَيِّتًا طَافِيًا فَلاَ تَأْكُلُوهُ. [منکر]

قَالَ أَبُو عِيسَى: سَأَلْتُ مُحَمَّدًا يَعْنِي الْبُخَارِيَّ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ: لَيْسَ هَذَا بِمَحْفُوظٍ وَيُرْوَى عَنْ جَابِرٍ خِلاَفُ هَذَا وَلاَ أَعْرِفُ لاِبْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ شَيْئًا.

قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ وَقَدْ رَوَاهُ أَيْضًا يَحْيَى بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ مَرْفُوعًا. وَيَحْيَى بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ مَتْرُوكٌ لاَ يُحْتَجُّ بِهِ. وَرَوَاهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرٍ مَرْفُوعًا.

(ج) وَعَبْدُ الْعَزِيزِ ضَعِيفٌ لاَ يُحْتَجُّ بِهِ.

وَرَوَاهُ بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنِ الأَوْزَاعِيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ مَرْفُوعًا. وَلاَ يُحْتَجُّ بِمَا يَنْفَرِدُ بِهِ بَقِيَّةُ فَكَيْفَ بِمَا يُخَالِفُ فِيهِ. وَقَوْلُ الْجَمَاعَةِ مِنَ الصَّحَابَةِ عَلَى خِلاَفِ قَوْلِ جَابِرٍ مَعَ مَا رُوِّينَا عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- أَنَّهُ قَالَ فِي الْبَحْرِ: هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ. وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقُ.

(۱۸۹۹۰) حضرت جابر نبی ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ جب مچھلی پانی پر تیر آئے تو نہ کھاؤ اور جب سمندر باہر پھینک دے تب کھالو اور جو اس کے کناروں پر مل جائے کھالو۔

(۱۸۹۹۱) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کو سمندر باہر پھینکے یا خود باہر جائے اس کو کھالو اور جو سمندر میں مرنے کے بعد اوپر تیر آئے اسے نہ کھاؤ۔

(۲۷) باب مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْجَرَادِ

ٹڈی کھانے کا حکم

(۱۸۹۹۱) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ: عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا

سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبِسْطَامِیُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الإِسْمَاعِیلِیُّ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِیدِ وَالْحَوْضِیُّ قَالُوا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِی یَعْفُورٍ سَمِعَ ابْنَ أَبِی أَوْفَى رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ یَقُولُ : غَزَوْتُ مَعَ النَّبِیِّ -ﷺ- سَبْعَ غَزَوَاتٍ نَأْكُلُ مَعَهُ الْجَرَادَ.

هَذَا لَفْظُ حَدِیثِ الْبِسْطَامِیِّ.

وَفِی رِوَایَةِ ابْنِ عَبْدَانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِی أَوْفَى رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ سُئِلَ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ : غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- سِتَّ غَزَوَاتٍ أَوْ سَبْعَ غَزَوَاتٍ كُنَّا نَأْكُلُهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ فِی الصَّحِیحِ عَنْ أَبِی الْوَلِیدِ وَقَالَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَوْ سِتًّا. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۹۹۱) ابن ابی اوفی بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ سات غزوے کیے۔ ہم آپ ﷺ کے ساتھ ٹڈی کھاتے تھے۔

(ب) ابن عبدان کی روایت میں ہے کہ میں نے ابن ابی اوفی سے ٹڈی کے بارے میں پوچھا تو ابن ابی اوفی نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چھ یا سات غزوے کیے اور ہم آپ ﷺ کے ساتھ ٹڈی کھاتے تھے۔

(ج) ابو ولید سے منقول ہے سات غزوے یا چھ۔

(۱۸۹۹۲) أَخْبَرَنَا أَبُو صَالِحِ بْنُ أَبِی طَاهِرٍ الْعَنْبَرِیُّ أَخْبَرَنَا جَدِّی یَحْیَى بْنُ مَنْصُورٍ الْقَاضِی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ سَلَمَةَ الْجَارُودِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارِ بْنِ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِی یَعْفُورٍ قَالَ : سَأَلْتُ شَرِیكِی عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِی أَوْفَى رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَنَا مَعَهُ عَنِ الْجَرَادِ قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ وَقَدْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- سَبْعَ غَزَوَاتٍ فَكُنَّا نَأْكُلُهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِی الصَّحِیحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَشَّارٍ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۸۹۹۲) ابو یعفور کہتے ہیں کہ میں نے اپنے ساتھی عبداللہ بن ابی اوفی سے ٹڈی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: کوئی حرج نہیں ہم سات غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور ٹڈی کھاتے تھے۔

(۱۸۹۹۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو زَكَرِیَّا بْنُ أَبِی إِسْحَاقَ وَأَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِی سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ أَبِی یَعْفُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِی أَوْفَى قَالَ : غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَوْ سِتًّا فَكُنَّا نَأْكُلُ الْجَرَادَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِی الصَّحِیحِ عَنِ ابْنِ أَبِی عُمَرَ وَغَیْرِهِ عَنْ سُفْیَانَ.

(۱۸۹۹۳) حضرت عبد اللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چھ یا سات غزوات لڑے اور ہم ٹڈی کھالیا کرتے تھے۔

(۱۸۹۹٤) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ إِمْلاَءً حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ أَبِي مُوسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الزِّبْرِقَانِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ -ﷺ- عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ: أَكْثَرُ جُنُودِ اللَّهِ لاَ آكُلُهُ وَلاَ أُحَرِّمُهُ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- لَمْ يَذْكُرْ سَلْمَانَ.

قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ الأَنْصَارِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ. [منكر]

(۱۸۹۹۴) سلمان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی سے ٹڈی کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: یہ اللہ کا بہت بڑا لشکر ہے نہ تو میں اسے کھاتا ہوں اور نہ ہی حرام قرار دیتا ہوں۔

(۱۸۹۹۵) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْلِمٍ: إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الأَنْصَارِيُّ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: أَكْثَرُ جُنُودِ اللَّهِ فِي الأَرْضِ الْجَرَادُ لاَ آكُلُهُ وَلاَ أُحَرِّمُهُ. [ضعيف]

(۱۸۹۹۵) ابو عثمان نہدی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمین پر اللہ کا سب سے بڑا لشکر ٹڈی ہے نہ میں کھاتا ہوں اور نہ ہی حرام قرار دیتا ہوں۔

(۱۸۹۹٦) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالاَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي الْعَوَّامِ الْجَزَّارِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- سُئِلَ فَقَالَ مِثْلَهُ وَقَالَ: أَكْثَرُ جُنْدِ اللَّهِ. قَالَ عَلِيٌّ اسْمُهُ فَائِدٌ يَعْنِي أَبَا الْعَوَّامِ.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْعَوَّامِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- لَمْ يَذْكُرْ سَلْمَانَ.

قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ: إِنْ صَحَّ هَذَا فَفِيهِ أَيْضًا دَلاَلَةٌ عَلَى الإِبَاحَةِ فَإِنَّهُ إِذَا لَمْ يُحَرِّمْهُ فَقَدْ أَحَلَّهُ وَإِنَّمَا لَمْ يَأْكُلْهُ تَقَذُّرًا وَاللَّهُ أَعْلَمُ. [منكر]

(۱۸۹۹٦) سلمان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے بھی اسی کے مثل فرمایا اور فرمایا: اللہ کا بڑا لشکر ہے۔

شیخ فرماتے ہیں: یہ مباح ہے جب حرام قرار نہیں دیا تو حلال ہے۔ صرف خود کھائی نہیں۔

(۱۸۹۹۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : أُحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ وَدَمَانِ الْمَيْتَتَانِ الْحُوتُ وَالْجَرَادُ وَالدَّمَانِ . أَحْسِبُهُ قَالَ : الْكَبِدُ وَالطِّحَالُ . وَرَوَاهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَبْدِ اللَّهِ وَأُسَامَةَ بَنِي زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِمْ هَكَذَا مَرْفُوعًا وَرَوَاهُ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ : أُحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ وَهَذَا هُوَ الصَّحِيحُ. [منکر]

(۱۸۹۹۷) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارے لیے دو مردار اور دو خون حلال کیے گئے ہیں۔ دو مردار سے مراد مچھلی اور ٹڈی ہے اور دو خون سے مراد جگر و تلی ہے۔

(ب) زید بن اسلم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ ہمارے لیے دو مردار حلال کیے گئے ہیں۔

(۱۸۹۹۸) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَسَنِ وَأَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ حَيْوَةَ بْنَ شُرَيْحٍ يَقُولُ سَمِعْتُ سِنَانَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيَّ يَقُولُ : سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- إِلَى خَيْبَرَ وَمَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قُفْعَةٌ فِيهَا جَرَادٌ قَدِ احْتَقَبَهَا وَرَاءَهُ فَيَرُدُّ يَدَهُ وَرَاءَهُ فَيَأْخُذُ مِنْهَا فَيُنَاوِلُنَا وَنَأْكُلُ وَرَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يَنْظُرُ قَالَ أَنَسٌ : ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ فَكُنَّا نُؤْتَى بِهِ فَنَشْتَرِيهِ وَنَكْثِرُ وَنُجَفِّفُهُ فَوْقَ الأَجَاجِيرِ فَنَأْكُلُ مِنْهُ زَمَانًا. [صحیح]

(۱۸۹۹۸) سنان بن عبداللہ نے حضرت انس بن مالک سے ٹڈی کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر گئے اور ہمارے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے جن کے پاس ایک ٹوکری تھی جس میں ٹڈیاں تھیں جو اس نے اپنی پچھلی جانب رکھی تھیں تو وہ وہاں سے ٹڈیاں نکال کر ہمیں دیتے اور ہمیں کھاتے ہوئے رسول اللہ ﷺ دیکھتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ہم مدینہ واپس آئے تو ہم نے ان سے خرید لیں، پھر ہم لمبا زمانہ اس سے کھاتے رہے۔

(۱۸۹۹۹) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا وَأَبُو بَكْرٍ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ : سُئِلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ : وَدِدْتُ أَنَّ عِنْدَنَا قُفْعَةً نَأْكُلُ مِنْهَا. [صحیح]

(۱۸۹۹۹) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ٹڈی کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا میں پسند کرتا ہوں کہ میرے پاس ٹڈی کی بھری ہوئی ایک ٹوکری ہو جسے ہم کھاتے رہیں۔

(۱۹۰۰۰) وَأَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا وَأَبُو بَكْرٍ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ

الْحَارِثِ أَنَّ اللَّجْلَاجَ حَدَّثَهُ أَنَّ وَاهِبَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْمَعَافِرِیَّ حَدَّثَهُ : أَنَّهُ دَخَلَ هُوَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَلَى رَبِیبِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَقَرَّبَتْ إِلَیْهِمْ جَرَادًا مَقْلُوًّا بِسَمْنٍ فَقَالَتْ كُلْ یَا مِصْرِیُّ مِنْ هَذَا لَعَلَّ الصِّیرَ أَحَبُّ إِلَیْكَ مِنْ هَذَا قَالَ قُلْتُ : إِنَّا لَنُحِبُّ الصِّیرَ فَقَالَتْ : كُلْ یَا مِصْرِیُّ إِنَّ نَبِیًّا مِنَ الأَنْبِیَاءِ سَأَلَ اللَّهَ لَحْمَ طَیْرٍ لاَ ذَكَاةَ لَهُ فَرَزَقَهُ اللَّهُ الْحِیتَانَ وَالْجَرَادَ.

أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِی قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَبُو عُتْبَةَ : أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا بَقِیَّةُ حَدَّثَنَا نُمَیْرُ بْنُ یَزِیدَ الْقَیْنِیُّ عَنْ أَبِیهِ قَالَ سَمِعْتُ صُدَیَّ بْنَ عَجْلاَنَ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِیَّ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ یَقُولُ إِنَّ النَّبِیَّ -ﷺ- قَالَ : إِنَّ مَرْیَمَ ابْنَةَ عِمْرَانَ سَأَلَتْ رَبَّهَا أَنْ یُطْعِمَهَا لَحْمًا لاَ دَمَ لَهُ فَأَطْعَمَهَا الْجَرَادَ فَقَالَتِ اللَّهُمَّ أَعِشْهُ بِغَیْرِ رَضَاعٍ وَتَابِعْ بَیْنَهُ بِغَیْرِ شِیَاعٍ. قُلْتُ : یَا أَبَا الْفَضْلِ مَا الشِّیَاعُ؟ قَالَ : الصَّوْتُ. [ضعیف]

(۱۹۰۰۰) واہب بن عبداللہ معافری اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی پرورش میں موجود عورت کے پاس آئے۔ اس نے ان کے سامنے گھی میں بھنی ہوئی ٹڈی پیش کی اور کہا: اے مصری! یہ کھاؤ شاید آپ کو چوپائے اس سے زیادہ محبوب ہوں۔ میں نے کہا: ہمیں چوپائے زیادہ محبوب ہیں تو اس نے کہا: اے مصری! کسی نبی ﷺ نے اللہ سے ایسے پرندے کے گوشت کا سوال کیا جس کو ذبح نہ کیا جائے تو اللہ نے مچھلیاں اور ٹڈی عطا کیں۔

(ب) صدی بن عجلان ابو امامہ باہلی فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: عمران کی بیٹی مریم نے اپنے رب سے سوال کیا کہ اسے ایسا گوشت کھلائے جس میں خون نہ ہو تو اللہ نے اس کو ٹڈی کھلائی۔ اس نے کہا: اے اللہ! اس کو بغیر دودھ کے زندہ رکھ اور تو اس کو بغیر آواز کے ران کے پیچھے لگا دے میں نے پوچھا: اے ابو الفضل! شیاع کیا ہے؟ انہوں نے کہا: آواز۔

(۱۹۰۰۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو صَادِقٍ الْعَطَّارُ وَأَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِیُّ مِنْ أَصْلِهِ وَأَبُو حَامِدٍ : أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَمِیرَكُ النَّیْسَابُورِیُّ وَأَبُو إِسْحَاقَ : إِبْرَاهِیمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ إِبْرَاهِیمَ بْنِ مُعَاوِیَةَ الْعَطَّارُ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ الْبَقَّالُ عَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّ أَزْوَاجُ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- یَأْكُلْنَ الْجَرَادَ وَیَتَهَادَیْنَهُ بَیْنَهُنَّ. قَالَ یَزِیدُ فَقُلْتُ لِسَعِیدٍ : سَمِعْتَهُ مِنْ أَنَسٍ؟ قَالَ : نَعَمْ. [ضعیف]

(۱۹۰۰۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ازواج مطہرات ٹڈی کھاتیں اور ایک دوسری کو تحفہ دیا کرتی تھیں۔ یزید کہتے ہیں: میں نے سعید سے پوچھا: آپ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں میں نے سنا ہے۔

(۱۹۰۰۲) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَیْنِ بْنُ بِشْرَانَ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّزَّازُ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ إِبْرَاهِیمَ الْوَاسِطِیُّ أَخْبَرَنَا یَزِیدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِی هِنْدٍ عَنْ سَعِیدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ : أَنَّ عُمَرَ وَابْنَ

عُمَرَ وَالْمِقْدَادَ بْنَ سُوَيْدٍ وَصُهَيْبًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَكَلُوا جَرَادًا فَقَالَ عُمَرُ لَوْ أَنَّ عِنْدَنَا مِنْهُ قَفْعَةً أَوْ قَفْعَتَيْنِ.
قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ :الْقَفْعَةُ شَيْءٌ شَبِيهٌ بِالزَّبِيلِ لَيْسَ بِالْكَبِيرِ يُعْمَلُ مِنْ خُوصٍ وَلَيْسَتْ لَهُ عُرًى.
وَقَدْ رُوِّينَا عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ :الْحِيتَانُ وَالْجَرَادُ ذَكِيٌّ كُلُّهُ.

[صحیح]

(۱۹۰۰۲) سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مقداد بن سوید اور صہیب رضی اللہ عنہ ٹڈی کھاتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر چہ ہمارے پاس ایک یا دو ٹوکریاں بھی کیوں نہ ہوں۔
(ب) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مچھلی اور ٹڈی ذبح کی ہوئی ہے۔

(۱۹۰۰۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدٍ الصَّيْرَفِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَبِي عَوْنٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ الأَخْنَسِ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ :أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَرَاهُمْ يَأْكُلُونَ الْجَرَادَ بَنِيهِ وَأَهْلَهُ فَلاَ يَنْهَاهُمْ وَلاَ يَأْكُلُ هُوَ قَالَتْ زَيْنَبُ :أُرَاهُ كَانَ يَقْذَرُهُ. [ضعیف]

(۱۹۰۰۳) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ دیکھتے کہ ان کے بیٹے اور گھر والے ٹڈی کھاتے ہیں تو ان کو منع نہ کرتے اور خود نہ کھاتے۔ زینب کہتی ہیں: میرا خیال ہے کہ وہ اس کو اچھا نہ سمجھتے۔

(۲۸) باب مَا جَاءَ فِي الضِّفْدَعِ

مینڈک کا حکم

(۱۹۰۰۴) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ :مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فُورَكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدِ بْنِ قَارِظٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ :سَأَلَ طَبِيبٌ النَّبِيَّ -ﷺ- عَنْ ضِفْدَعٍ يَجْعَلُهَا فِي دَوَاءٍ فَنَهَاهُ النَّبِيُّ -ﷺ- عَنْ قَتْلِهَا.

[ضعیف]

(۱۹۰۰۴) حضرت عبدالرحمن بن عثمان فرماتے ہیں کہ ایک ڈاکٹر نے مینڈک کو قتل کر کے دوائیوں میں استعمال کرنے کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے اس کے قتل سے منع کر دیا۔

کِتَابُ الْأُضْحِيَةِ

قربانیوں کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قال الله جل ثناؤه: ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾ [الكوثر ٢]

اللہ کا فرمان ہے: ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾ [الكوثر ٢] ”اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر۔“

(۱۹۰۰۵) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا : يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّرَائِفِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ ﴿وَانْحَرْ﴾ [الكوثر ٢] قَالَ يَقُولُ : فَاذْبَحْ يَوْمَ النَّحْرِ.

رُوِّينَا عَنِ الْحَسَنِ وَمُجَاهِدٍ وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعِكْرِمَةَ مَعْنَاهُ.

وَقَدْ قِيلَ فِي تَفْسِيرِهِ غَيْرُ ذَلِكَ وَقَدْ مَضَى ذَلِكَ فِي كِتَابِ الصَّلاَةِ. [ضعيف]

(۱۹۰۰۵) علی بن ابی طلحہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ کے اس قول: ﴿وَانْحَرْ﴾ [الكوثر ٢] کے بارے میں فرماتے ہیں کہ قربانی کے دن ذبح کرو۔

(۱۹۰۰۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ : الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرُّوذْبَارِيُّ وَأَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ قَالاَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مَحْمُوَيْهِ الْعَسْكَرِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَلاَنِسِيُّ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ قَالَ أَنَسٌ : وَأَنَا أُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ آدَمَ. [صحيح]

(۱۹۰۰۶) حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دو مینڈھے قربانی کرتے۔ انس کہتے ہیں: میں بھی دو مینڈھے

قربانی کیا کرتا تھا۔

(۱۹۰۰۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو النَّضْرِ : مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ

(ح) قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوبَ أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- ضَحَّى بِكَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ وَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا وَيَذْبَحُهُمَا بِيَدِهِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي عُمَرَ الْحَوْضِيِّ مُخْتَصَرًا. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۹۰۰۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول مکرم ﷺ نے دو ایسے مینڈھے قربانی کیے جو خاکستری رنگ اور سینگوں والے تھے۔ آپ ﷺ نے اپنا قدم ان کی گردنوں پر رکھ کر بِسْمِ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ أَكْبَرُ کہا تھا اور انہیں اپنے ہاتھ سے ذبح کیا تھا۔

(۱۹۰۰۸) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ قَالاَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مَحْمُويَه حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ فَذَبَحَهُمَا يَعْنِي بِيَدِهِ. [صحيح۔ متفق عليه]

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ آدَمَ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ وَجْهَيْنِ آخَرَيْنِ عَنْ شُعْبَةَ.

(۱۹۰۰۸) حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول معظم ﷺ نے دو ایسے مینڈھے قربان کیے جو خاکستری رنگ اور سینگوں والے تھے۔ آپ ﷺ نے ان کی گردنوں پر اپنا قدم رکھ کر ان کو ذبح کرتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ أَكْبَرُ پڑھا۔

(۱۹۰۰۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ﴿لِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوهُ﴾ [الحج ٦٧] قَالَ : ذَبْحٌ هُمْ ذَابِحُوهُ حَدَّثَنِي أَبُو رَافِعٍ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- كَانَ إِذَا ضَحَّى اشْتَرَى كَبْشَيْنِ سَمِينَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ وَإِذَا خَطَبَ وَصَلَّى ذَبَحَ أَحَدَ الْكَبْشَيْنِ بِنَفْسِهِ بِالْمُدْيَةِ ثُمَّ يَقُولُ : اللَّهُمَّ هَذَا عَنْ أُمَّتِي جَمِيعًا مَنْ شَهِدَ لَكَ بِالتَّوْحِيدِ وَشَهِدَ لِي بِالْبَلاَغِ. ثُمَّ أُتِيَ بِالآخَرِ فَذَبَحَهُ ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ هَذَا عَنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ. ثُمَّ يُطْعِمُهُمَا الْمَسَاكِينَ وَيَأْكُلُ هُوَ وَأَهْلُهُ مِنْهُمَا فَمَكَثْنَا سِنِينَ قَدْ كَفَانَا اللَّهُ الْغُرْمَ وَالْمُؤْنَةَ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ يُضَحِّي.

وَبِمَعْنَاهُ رَوَاهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ وَقَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ-. [ضعيف]

(۱۹۰۰۹) عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب حضرت علی بن حسین سے اللہ کے اس فرمان: ﴿لِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ

ناسِكُوهُ﴾ [الحج ٦٧] ''ہم نے ہر امت کے لیے عبادت کا طریقہ مقرر کیا، جس طرح وہ عبادت کرتے ہیں۔'' فرمایا: اس کے مطابق وہ ذبح کرنے والے ہیں۔ ابو رافع فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے دو مینڈھے جو خاکستری رنگت، سینگوں والے، موٹے تازے خریدے۔ خطبہ اور نماز کے بعد آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے چھری کے ساتھ ایک مینڈھا ذبح فرمایا۔ پھر فرمایا: اے اللہ! یہ میری امت کی جانب سے ہے جو تیری وحدانیت اور میری رسالت کی گواہی دے۔ پھر دوسرا مینڈھا لایا گیا آپ ﷺ نے ذبح فرمایا: پھر فرمایا یہ محمد اور آل محمد کی جانب سے ہے۔ پھر مسکینوں کو گوشت کھلا دیا اور خود بھی اور گھر والوں کو بھی کھلایا۔ ہم دو سال ٹھہرے رہے کہ احد نے ہمارے قرض اور مشقت کو دور کر دیا۔ بنو ہاشم میں سے کسی نے قربانی نہ کی تھی۔

(١٩٠١٠) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ فَارِسٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو رَمْلَةَ أَخْبَرَنَا مِخْنَفُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ : بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وُقُوفٌ بِعَرَفَةَ فَقَالَ : إِنَّ عَلَى كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُضْحَاةً وَعَتِيرَةً هَلْ تَدْرِي مَا الْعَتِيرَةُ؟ . قَالَ : فَلاَ أَدْرِي مَا رَدُّوا . قَالَ : هِيَ الَّتِي يَقُولُ لَهَا النَّاسُ الرَّجَبِيَّةُ . [ضعيف]

(١٩٠١٠) مخنف بن سلیم فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ وقوف عرفہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر گھر والوں پر ہر سال میں قربانی اور عتیرہ ہے۔ کیا تم عتیرہ کے بارے میں جانتے ہو؟ راوی کہتے ہیں: ان کے جواب کو میں نہیں جانتا۔ پھر فرمایا: یہ وہ ہے جس کو لوگ رجبیہ کہتے ہیں، یعنی ایسا جانور جو ماہ رجب میں ذبح کرنے کے لیے مخصوص کیا جاتا۔

(١٩٠١١) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِءُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ آلِ الأَشْعَثِ عَنْ عَجُوزٍ لَهُمْ قَالَتْ : أَخْبَرَنَا وَفْدُنَا وَفْدُ غَامِدٍ حَيْثُ قَدِمُوا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ -ﷺ- أَنَّهُ قَالَ : عَلَى كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أُضْحِيَةٌ وَعَتِيرَةٌ . [ضعيف]

(١٩٠١١) آل اشعث کی عورت اپنی ایک بڑھیا سے نقل فرماتی ہے جس کو غامدی وفد نے نبی ﷺ کے پاس سے آتے ہوئے خبر دی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں کے ہر گھر پر قربانی اور عتیرہ ہے۔

(١٩٠١٢) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَيَّاشٍ الْمِصْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : مَنْ وَجَدَ سَعَةً لأَنْ يُضَحِّيَ فَلَمْ يُضَحِّ فَلاَ يَحْضُرْ مُصَلاَّنَا .

(ت) وَكَذَلِكَ رَوَاهُ حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْعَطَّارُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَيَّاشٍ الْقِتْبَانِيِّ. بَلَغَنِي عَنْ أَبِي عِيسَى التِّرْمِذِيِّ أَنَّهُ قَالَ الصَّحِيحُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَوْقُوفٌ قَالَ وَرَوَاهُ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ وَغَيْرُهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَوْقُوفًا وَحَدِيثُ زَيْدِ بْنِ حُبَابٍ غَيْرُ مَحْفُوظٍ

قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَوْقُوفًا وَابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَوْقُوفًا. [منكر]

(۱۹۰۱۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو طاقت ہوتے ہوئے قربانی نہ کرے وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔

(۱۹۰۱۳) وَرَوَاهُ ابْنُ وَهْبٍ أَيْضًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ فَرْوَةَ الأَنْصَارِيِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ وَجَدَ سَعَةً فَلَمْ يُضَحِّ فَلاَ يَقْرَبَنَّ فِي مَسْجِدِنَا مَوْقُوفٌ. أَخْبَرَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَارِثِ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَمِّي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَيَّاشٍ فَذَكَرَهُ.

[ضعيف]

(۱۹۰۱۳) سعید بن مسیب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ جو وسعت کے باوجود قربانی نہ کرے وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔

(۱۹۰۱۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ الأَصْبَهَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْجُرْجَانِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَظُنُّهُ الْبَغَوِيَّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا أُنْفِقَتِ الْوَرِقُ فِي شَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ نَحِيرَةٍ فِي يَوْمِ عِيدٍ.
تَفَرَّدَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْخُوزِيِّ وَلَيْسَا بِالْقَوِيَّيْنِ. [ضعيف]

(۱۹۰۱۳) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: چاندی کی کوئی چیز خرچ کی جائے یہ عید کے دن قربانی کرنے سے افضل ہے۔

(۱۹۰۱۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنَا الْمُسَيَّبِيُّ يَعْنِي مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَاقَ الْمَدَنِيَّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى: سُلَيْمَانَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَا عَمِلَ آدَمِيٌّ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ مِنْ إِهْرَاقِ دَمٍ وَإِنَّهُ لَيَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي قَرْنِهِ بِقُرُونِهَا وَأَشْعَارِهَا وَأَظْلاَفِهَا وَإِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللَّهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ فِي الأَرْضِ فَطِيبُوا بِهَا نَفْسًا.
قَالَ الْبُخَارِيُّ فِيمَا حَكَى أَبُو عِيسَى عَنْهُ هُوَ حَدِيثٌ مُرْسَلٌ لَمْ يَسْمَعْ أَبُو الْمُثَنَّى مِنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ.
قَالَ الشَّيْخُ أَحْمَدُ: رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى عَنْ

إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَوْ عَنْ عَمِّهِ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ هَكَذَا بِالشَّكِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ :مَا عَمِلَ آدَمِيٌّ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ مِنْ هِرَاقَةِ دَمٍ . ثُمَّ ذَكَرَهُ. [ضعيف]

(۱۹۰۱۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ سے نقل فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: قربانی والے دن اللہ کو انسان کا سب سے زیادہ محبوب عمل خون بہانا ہے۔ وہ قیامت کے دن اپنے کوہر، سینگوں، بالوں اور کھروں سمیت آئے گا اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ ان کی قربانی قبول کر لیتے ہیں۔

شیخ فرماتے ہیں: موسیٰ بن عقبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قربانی کے دن اللہ کو انسان کا سب سے زیادہ محبوب عمل خون بہانا ہے۔

(۱۹۰۱۶) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ :عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ السِّيرَافِيُّ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا سَلاَّمُ بْنُ مِسْكِينٍ عَنْ عَائِذِ اللَّهِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُمْ قَالُوا لِرَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- :مَا هَذِهِ الأَضَاحِيُّ؟ قَالَ :سُنَّةُ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ . قَالُوا :مَا لَنَا فِيهَا مِنَ الأَجْرِ؟ قَالَ :بِكُلِّ قَطْرَةٍ حَسَنَةٌ . [ضعيف جداً]

(۱۹۰۱۶) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ نے نبی ﷺ سے قربانیوں کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ صحابہ نے پوچھا: ہمیں آخرت میں کیا اجر ملے گا؟ فرمایا: ہر خون کے قطرے کے بدلے نیکی۔

(۱۹۰۱۷) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ :مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَزَّازُ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سَلاَّمُ بْنُ مِسْكِينٍ عَنْ عَائِذِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُجَاشِعِيُّ عَنْ أَبِي دَاوُدَ السَّبِيعِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْنَا :يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذِهِ الأَضَاحِيُّ؟ قَالَ : سُنَّةُ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ . قَالَ قُلْنَا :فَمَا لَنَا فِيهَا؟ قَالَ :بِكُلِّ شَعَرَةٍ حَسَنَةٌ . قَالَ قُلْنَا :يَا رَسُولَ اللَّهِ فَالصُّوفُ قَالَ :بِكُلِّ شَعَرَةٍ مِنَ الصُّوفِ حَسَنَةٌ .

(ج) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ الْمَالِينِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ حَمَّادٍ يَقُولُ قَالَ الْبُخَارِيُّ عَائِذُ اللَّهِ الْمُجَاشِعِيُّ عَنْ أَبِي دَاوُدَ رَوَى عَنْهُ سَلاَّمُ بْنُ مِسْكِينٍ لاَ يَصِحُّ حَدِيثُهُ قَالَ أَبُو أَحْمَدَ هَذَا الْحَدِيثُ يُعْرَفُ بِعَائِذِ اللَّهِ وَلَيْسَ يَرْوِيهِ عَنْهُ غَيْرُ سَلاَّمِ بْنِ مِسْكِينٍ وَأَبُو دَاوُدَ لَمْ يُسَمَّ هُوَ نُفَيْعُ بْنُ الْحَارِثِ.

(۱۹۰۱۷) زید بن ارقم فرماتے ہیں کہ ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! قربانیاں کیا ہیں؟ فرمایا: تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ صحابہ نے کہا: ہمیں کیا اجر ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر بال کے بدلے نیکی۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے کہا: اون

کے بارے میں کیا ہے؟ فرمایا: اون کے ہر بال کے بدلے نیکی ملے گی۔ [ضعیف جدًا]

(۱۹۰۱۸) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ: أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَحْمُودٍ الأَصْبَهَانِيُّ قَدِمَ عَلَيْنَا أَخْبَرَنَا أَبُو حَفْصٍ: عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ شَاهِينَ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْبَاغَنْدِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ يَعْنِي ابْنَ مَسْرُوقٍ الْكِنْدِيَّ حَدَّثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ شَرِيكٍ عَنْ عُبَيْدٍ الْمُكْتِبِ

(۱۹۰۱۹) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَارِثِ الأَصْبَهَانِيُّ قَالاَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ سُلَيْمَانَ الْخَلاَّلُ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ شَرِيكٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدٌ الْمُكْتِبُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: نَسَخَ الأَضْحَى كُلَّ ذَبْحٍ وَصَوْمُ رَمَضَانَ كُلَّ صَوْمٍ وَالْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ كُلَّ غُسْلٍ وَالزَّكَاةُ كُلَّ صَدَقَةٍ.

قَالَ عَلِيٌّ خَالَفَهُ الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ شَرِيكٍ وَكِلاَهُمَا ضَعِيفٌ وَالْمُسَيَّبُ بْنُ شَرِيكٍ مَتْرُوكٌ.

(۱۹۰۱۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قربانی نے ہر ذبیحہ اور رمضان کے روزوں نے ہر قسم کے روزوں کو اور غسل جنابت نے ہر قسم کے غسل کو اور زکوٰۃ نے تمام صدقات کو منسوخ کر دیا ہے۔ [ضعیف جدًا]

(۱۹۰۲۰) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ الْمَالِينِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ بْنُ عَدِيٍّ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ حَدَّثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ شَرِيكٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ الْيَقْظَانِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: نَسَخَتِ الزَّكَاةُ كُلَّ صَدَقَةٍ فِي الْقُرْآنِ وَنَسَخَ غُسْلُ الْجَنَابَةِ كُلَّ غُسْلٍ وَنَسَخَ صَوْمُ رَمَضَانَ كُلَّ صَوْمٍ وَنَسَخَ الأَضْحَى كُلَّ ذَبْحٍ. [ضعیف جدًا]

(۱۹۰۲۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زکوٰۃ نے قرآن میں موجود تمام صدقات کو منسوخ کر دیا۔ غسل جنابت نے ہر قسم کے غسل کو منسوخ کیا۔ رمضان کے روزوں نے تمام قسم کے روزوں کو منسوخ کیا اور قربانی نے ہر قسم کے ذبیحہ کو منسوخ کر دیا۔

(۱۹۰۲۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَارِثِ الأَصْبَهَانِيُّ قَالاَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ هُرَيْرٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَسْتَدِينُ وَأُضَحِّي. قَالَ: نَعَمْ فَإِنَّهُ دَيْنٌ مَقْضِيٌّ.

قَالَ عَلِيٌّ: هَذَا إِسْنَادٌ ضَعِيفٌ وَهُرَيْرٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَلَمْ يُدْرِكْهَا. [ضعیف]

(۱۹۰۲۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اے اللہ کے رسول! کیا میں قرض لے کر قربانی کروں۔ فرمایا: قرض لے کر قربانی کرو

کیونکہ قرض ادا کر دیا جائے گا۔

(۱) باب الأُضْحِيَّةُ سُنَّةٌ نُحِبُّ لُزُومَهَا وَنَكْرَهُ تَرْكَهَا

قربانی سنت ہے اس کے لازم کو ہم پسند اور ترک کو مکروہ خیال کرتے ہیں

(۱۹۰۲۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ : الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مَحْمُوَيْهِ الْعَسْكَرِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَلاَنِسِيُّ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبَ بْنَ سُفْيَانَ الْبَجَلِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ : شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَوْمَ النَّحْرِ يَقُولُ : مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيُعِدْ مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ .

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ آدَمَ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ وَجْهَيْنِ آخَرَيْنِ عَنْ شُعْبَةَ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۹۰۲۲) جندب بن سفیان بجلی کہتے ہیں: میں قربانی والے دن نبی ﷺ کے ساتھ تھا۔ آپ نے فرمایا: جو نماز ادا کرنے سے پہلے ذبح کرے وہ نماز پڑھنے کے بعد اس کی جگہ دوسرا جانور قربان کرے اور جس نے ابھی تک ذبح نہیں کیا وہ ذبح کرے۔

(۱۹۰۲۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ النَّضْرِ الْحَرَشِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ خَالَهُ أَبَا بُرْدَةَ بْنَ نِيَارٍ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ النَّبِيُّ -ﷺ- فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ اللَّحْمُ فِيهِ مَكْرُوهٌ وَإِنِّي عَجَّلْتُ نَسِيكَتِي لأُطْعِمَ أَهْلِي وَجِيرَانِي وَأَهْلَ دَارِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : أَعِدْ نُسُكًا . فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عِنْدِي عَنَاقَ لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَقَالَ : هِيَ خَيْرُ نَسِيكَتَيْكَ وَلاَ تَجْزِي جَذَعَةٌ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ .

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى وَاسْتَشْهَدَ بِهِ الْبُخَارِيُّ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۹۰۲۳) براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کے خالو ابو بردہ بن نیار نے نبی ﷺ کے ذبح کرنے سے پہلے قربانی کر دی۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ تو گوشت کا دن ہے، اس لیے میں نے اپنی قربانی کو جلدی کیا ہے۔ تا کہ اپنے گھر والوں اور ہمسایوں کو کھانا کھلا سکوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قربانی دوبارہ کر۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے پاس بکری کا ایک سالہ بچہ ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے اچھا ہے۔ فرمایا: یہ تیری بہترین قربانی ہے، لیکن تیرے بعد جزع یعنی کھیرا جانور کسی کو بھی کفایت نہ کرے گا۔

(۱۹۰۲۴) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَخْتَوَيْهِ أَخْبَرَنِي أَبُو الْمُثَنَّى أَنَّ مُسَدَّدًا حَدَّثَهُمْ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- قَالَ يَوْمَ النَّحْرِ :مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ . فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا يَوْمٌ يُشْتَهَى فِيهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ هَنَةً مِنْ جِيرَانِهِ كَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- صَدَّقَهُ وَعِنْدِى جَذَعَةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ قَالَ فَرَخَّصَ لَهُ قَالَ فَلَا أَدْرِى أَبَلَغَتِ الرُّخْصَةُ مَنْ سِوَاهُ أَمْ لَا. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۹۰۲۴) انس بن مالک فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے قربانی کے دن فرمایا: جس نے نماز سے پہلے قربانی کر دی وہ اس کی جگہ دوسرا جانور ذبح کرے تو ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا: اے اللہ کے رسول! یہ ایسا دن ہے جس میں گوشت کی چاہت کی جاتی ہے اور اس نے اپنے پڑوسی کی جلد بازی کا تذکرہ کیا۔ گویا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی تصدیق کی اور اس نے کہا: میرے پاس کھیرا جانور ہے جو دو گوشت کی بکریوں سے مجھے زیادہ محبوب ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اس کو رخصت دی۔ لیکن مجھے معلوم نہیں یہ رخصت اسی کو تھی یا اس کے علاوہ کسی اور کو بھی۔

(۱۹۰۲۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِى أَبُو عَمْرِو بْنُ أَبِى جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ فَذَكَرَهُ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ زَادَ :ثُمَّ انْكَفَأَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- إِلَى كَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا فَقَامَ النَّاسُ إِلَى غُنَيْمَةٍ فَتَوَزَّعُوهَا أَوْ قَالَ تَجَزَّعُوهَا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِى الصَّحِيحِ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ عُلَيَّةَ بِطُولِهِ وَعَنْ مُسَدَّدٍ مُخْتَصَرًا وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ حَرْبٍ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۹۰۲۵) ابن علیہ نے اپنی سند سے ذکر کیا ہے، اس میں زیادتی ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک جیسے دونوں مینڈھے ذبح کر دیے۔ تو لوگوں نے پھر بکریاں ذبح کیں۔

(۱۹۰۲۶) أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْمِهْرَجَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُزَكِّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ :أَنَّ عُوَيْمِرَ بْنَ أَشْقَرَ ذَبَحَ ضَحِيَّتَهُ قَبْلَ أَنْ يَغْدُوَ يَوْمَ الأَضْحَى وَأَنَّهُ ذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَأَمَرَهُ أَنْ يَعُودَ لِضَحِيَّةٍ أُخْرَى.

وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ :أَنَّ أَبَا بُرْدَةَ بْنَ نِيَارٍ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ ذَبَحَ ضَحِيَّتَهُ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يَوْمَ الأَضْحَى فَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- أَمَرَهُ أَنْ يَعُودَ لِضَحِيَّةٍ أُخْرَى. فَقَالَ أَبُو بُرْدَةَ :لَا أَجِدُ إِلَّا جَذَعًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :وَإِنْ لَمْ تَجِدْ إِلَّا جَذَعًا فَاذْبَحْ .

ذَكَرَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ هَذَيْنِ الْحَدِيثَيْنِ عَنْ مَالِكٍ رَحِمَهُ اللَّهُ. [صحيح]

(۱۹۰۲۶) عباد بن تمیم فرماتے ہیں کہ عویمر بن اشعر نے عید کی نماز پڑھنے سے پہلے قربانی کر دی اور نبی ﷺ کو بتایا تو آپ نے اس کی جگہ دوسری قربانی کرنے کا حکم دیا۔

(ب) بشیر بن یسار فرماتے ہیں کہ ابو بردہ بن نیار نے رسول اللہ ﷺ کی قربانی ذبح کرنے سے پہلے ذبح کر دی تو ان کا گمان

ہے کہ نبی ﷺ نے اس کو دوبارہ قربانی کرنے کا حکم فرمایا۔ ابو بردہ نے کہا: میرے پاس صرف جزعہ ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر صرف تیرے پاس جزعہ ہے تو ذبح کر ڈال۔

(۱۹۰۲۷) ثُمَّ قَالَ مَا أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَمَرَهُ أَنْ يَعُودَ لِضَحِيَّةٍ أَنَّ الضَّحِيَّةَ وَاجِبَةٌ وَاحْتَمَلَ أَمْرُهُ أَنْ يَكُونَ أَمَرَهُ أَنْ يَعُودَ إِنْ أَرَادَ أَنْ يُضَحِّيَ لأَنَّ الضَّحِيَّةَ قَبْلَ الْوَقْتِ لَيْسَتْ بِضَحِيَّةٍ تُجْزِيهِ فَيَكُونَ مِنْ عِدَادِ مَنْ ضَحَّى فَوَجَدْنَا الدَّلاَلَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- أَنَّ الضَّحِيَّةَ لَيْسَتْ بِوَاجِبَةٍ لاَ يَحِلُّ تَرْكُهَا وَهِيَ سُنَّةٌ نُحِبُّ لُزُومَهَا وَنَكْرَهُ تَرْكَهَا لاَ عَلَى إِيجَابِهَا فَإِنْ قِيلَ فَأَيْنَ السُّنَّةُ الَّتِي دَلَّتْ عَلَى أَنْ لَيْسَتْ بِوَاجِبَةٍ قِيلَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ فَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ فَلاَ يَمَسَّ مِنْ شَعَرِهِ وَلاَ مِنْ بَشَرِهِ شَيْئًا. قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : وَفِي هَذَا الْحَدِيثِ دِلاَلَةٌ عَلَى أَنَّ الضَّحِيَّةَ لَيْسَتْ بِوَاجِبَةٍ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- : فَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ . وَلَوْ كَانَتِ الضَّحِيَّةُ وَاجِبَةً أَشْبَهَ أَنْ يَقُولَ فَلاَ يَمَسَّ مِنْ شَعَرِهِ حَتَّى يُضَحِّيَ.

قَالَ الشَّيْخُ : وَفِي الْحَدِيثِ الثَّابِتِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ : إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هَذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا . وَذَلِكَ مَذْكُورٌ فِي بَابِ قَدْرِ الأُضْحِيَّةِ. [صحیح]

(۱۹۰۲۷) امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: شاید قربانی کے واجب ہونے کی وجہ سے اعادہ کا حکم فرمایا اور یہ بھی احتمال ہے کہ اگر دوبارہ قربانی کا ارادہ ہو تو کرلے اور وقت سے پہلے والی قربانی کفایت نہ کرے گی۔ قربانی اگرچہ واجب نہیں لیکن اس کا ترک کر دینا بھی جائز نہیں ہے۔ سنت ہونے کے باوجود اس کے لزوم کو ہم پسند کرتے ہیں اور ترک کو ناپسند کرتے ہیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ سنت ہو تا عدم وجوب پر دلالت کرتا ہے۔

(ب) ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب عشرہ ذی الحج شروع ہو جائے تو قربانی کا ارادہ کرنے والا شخص اپنے جسم کے کسی حصہ سے بال نہ اکھاڑے۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ قربانی واجب نہیں ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو قربانی کا ارادہ کرے اگر قربانی واجب ہوتی تو آپ ﷺ یوں نہ فرماتے بلکہ یہ کہہ دیتے کہ کوئی اپنے بال نہ کٹوائے یہاں تک کہ قربانی کرلے۔

شیخ فرماتے ہیں: براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے دن خطبہ ارشاد فرمایا کہ اس دن سب سے پہلا کام نماز ادا کرنا ہے پھر قربانی کرنا۔ جس نے یہ کام کیا اس نے ہماری سنت کو پالیا۔

(۱۹۰۲۸) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَارِثِ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَيَّاشٍ وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ عَيَّاشَ بْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ عِيسَى بْنِ هِلاَلٍ الصَّدَفِيِّ حَدَّثَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَجُلاً أَتَى النَّبِيَّ -ﷺ- فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : أُمِرْتُ بِيَوْمِ الأَضْحَى عِيدًا جَعَلَهُ اللَّهُ لِهَذِهِ الأُمَّةِ . فَقَالَ الرَّجُلُ :فَإِنْ لَمْ أَجِدْ إِلاَّ مَنِيحَةَ ابْنِي أَوْ شَاةَ ابْنِي وَأَهْلِي وَمَنِيحَتَهُمْ أَذْبَحُهَا؟ قَالَ :لاَ وَلَكِنْ قَلِّمْ أَظْفَارَكَ وَقُصَّ شَارِبَكَ وَاحْلِقْ عَانَتَكَ فَذَلِكَ تَمَامُ أُضْحِيَتِكَ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. [ضعیف]

(۱۹۰۲۸) حضرت عبداللہ بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ قربانی کا دن اللہ نے اس امت کے لیے عید کا دن مقرر فرمایا ہے تو اس شخص نے کہا: اگر اپنے بچوں اور گھر والوں کے دودھ والا جانور ذبح کر دوں۔ فرمایا: دودھ والا جانور ذبح نہ کر۔ لیکن اپنے ناخن کاٹ اور مونچھیں مونڈ لے اور زیر ناف بالوں کی صفائی کر اس طرح تجھے اللہ سے مکمل قربانی کا ثواب ملے گا۔

(۱۹۰۲۹) وَأَنْبَأَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ إِجَازَةً حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ فَذَكَرَهُ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

(۱۹۰۳۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ وَأَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ قَالاَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو جَنَابٍ الْكَلْبِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ :ثَلاَثٌ هُنَّ عَلَيَّ فَرَائِضُ وَهُنَّ لَكُمْ تَطَوُّعٌ النَّحْرُ وَالْوِتْرُ وَرَكْعَتَا الضُّحَى. [ضعیف]

(۱۹۰۳۰) عکرمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں میرے اوپر فرض ہیں اور تمہارے لیے نفل قربانی کرنا، وتر پڑھنا، اور چاشت کی دو رکعت ادا کرنا۔

(۱۹۰۳۱) أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا تَمْتَامٌ حَدَّثَنَا ابْنُ بِنْتِ السُّدِّيِّ (ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَارِثِ الأَصْبَهَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْلَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى وَهُوَ ابْنُ بِنْتِ السُّدِّيِّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَفَعَهُ قَالَ : كُتِبَ عَلَيَّ النَّحْرُ وَلَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ . زَادَ الأَصْبَهَانِيُّ فِي رِوَايَتِهِ : وَأُمِرْتُ بِصَلاَةِ الضُّحَى وَلَمْ تُؤْمَرُوا بِهَا . كَذَا قَالاَ عَنْ سِمَاكٍ.

(۱۹۰۳۱) عکرمہ حضرت عبداللہ بن عباس سے مرفوعاً نقل فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: قربانی میرے اوپر فرض جبکہ تمہارے اوپر فرض نہیں ہے۔ اصبہانی نے اپنی روایت میں زیادہ کیا ہے کہ مجھے نماز چاشت کا حکم دیا گیا ہے جبکہ تمہیں حکم نہیں دیا گیا۔ [ضعیف]

(۱۹۰۳۲) وَأَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ الْمَالِينِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ بْنُ عَدِيٍّ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا ابْنُ نَاجِيَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ السُّدِّيُّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَفَعَهُ قَالَ : كُتِبَ عَلَيَّ النَّحْرُ وَلَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ وَأُمِرْتُ بِصَلَاةِ الضُّحَى وَلَمْ تُؤْمَرُوا .

وَرَوَاهُ الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ وَقَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ جَابِرٍ هُوَ ابْنُ يَزِيدَ الْجُعْفِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- وَاللَّهُ أَعْلَمُ. [ضعیف]

(۱۹۰۳۲) عکرمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً نقل فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: قربانی میرے اوپر فرض ہے جبکہ تمہارے اوپر فرض نہیں ہے اور نماز چاشت مجھے پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے اور تمہیں حکم نہیں دیا گیا۔

(۱۹۰۳۳) وَاحْتَجَّ بَعْضُ أَصْحَابِنَا بِمَا أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَالِمٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُمَا : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- صَلَّى لِلنَّاسِ يَوْمَ النَّحْرِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ خُطْبَتِهِ وَصَلَاتِهِ دَعَا بِكَبْشٍ فَذَبَحَهُ هُوَ بِنَفْسِهِ وَقَالَ : بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُمَّ عَنِّي وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِي . وَرُوِيَ ذَلِكَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- بِمَعْنَاهُ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : وَبَلَغَنَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَا لَا يُضَحِّيَانِ كَرَاهِيَةَ أَنْ يُقْتَدَى بِهِمَا فَيَظُنَّ مَنْ رَآهُمَا أَنَّهَا وَاجِبَةٌ. [ضعیف]

(۱۹۰۳۳) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی والے دن لوگوں کو نماز پڑھائی۔ نماز اور خطبہ سے فارغ ہو کر ایک مینڈھا منگوا کر خود ذبح کیا اور فرمایا: بسم اللہ واللہ اکبر، اے اللہ! میری اور میری امت کے اس شخص کی جانب سے جس نے قربانی نہیں کی۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق اور عمر رضی اللہ عنہما دونوں قربانی نہ کرتے اس ڈر سے کہ کہیں لوگ ان کی اقتدا شروع نہ کر دیں۔ یہ اس شخص کا گمان ہے جس کا گمان ہے کہ یہ واجب ہے۔

(۱۹۰۳٤) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ وَمُطَرِّفٍ وَإِسْمَاعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ : أَدْرَكْتُ أَبَا بَكْرٍ أَوْ رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَا يُضَحِّيَانِ فِي بَعْضِ حَدِيثِهِمْ كَرَاهِيَةَ أَنْ يُقْتَدَى بِهِمَا.

أَبُو سَرِيحَةَ الْغِفَارِيُّ هُوَ حُذَيْفَةُ بْنُ أَسِيدٍ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ-. [ضعیف]

(۱۹۰۳۴) ابو سریحہ غفاری فرماتے ہیں کہ میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پایا کہ وہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ قربانی نہ کرتے تھے۔ بعض احادیث میں اس بات کی وضاحت ہے کہ صرف اقتدا کے ڈر سے ایسا کرتے تھے۔

(۱۹۰۳۵) وَأَخْبَرَنَاهُ أَبُو الْفَتْحِ : هِلاَلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ الْحَفَّارُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو الأَشْعَثِ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ إِسْمَاعِيلَ بْنَ أَبِي خَالِدٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ قَالَ : لَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَمَا يُضَحِّيَانِ عَنْ أَهْلِهِمَا خَشْيَةَ أَنْ يُسْتَنَّ بِهِمَا فَلَمَّا جِئْتُ بَلَدَكُمْ هَذَا حَمَلَنِي أَهْلِي عَلَى الْجَفَاءِ بَعْدَ مَا عَلِمْتُ السُّنَّةَ.

كَذَا قَالَهُ مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَامِرٍ وَأَخْطَأَ فِيهِ. [منکر]

(۱۹۰۳۵) حذیفہ بن اسید فرماتے ہیں کہ میں نے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ اپنے گھر والوں کی جانب سے قربانی نہ کرتے تھے۔ کہیں لوگ اس کو سنت نہ بنالیں، لیکن تمہارے شہر آنے کے بعد گھر والوں نے میری توجہ اس طرف مبذول کروائی تو میں نے جان لیا کہ یہ سنت ہے۔

(۱۹۰۳۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ فِيمَا قَرَأْتُ عَلَيْهِ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ الْغَازِي حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ قُلْتُ لِيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ إِنَّ مُعْتَمِرًا حَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ فَقَالَ هَذَا مِثْلُ حَدِيثِهِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَمْرٍو الْحَمْلِيِّ يُرِيدُ عَمْرَو بْنَ مُرَّةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا عَامِرٌ فَذَكَرَهُ يُرِيدُ يَحْيَى أَنَّهُ أَخْطَأَ فِي هَذَا كَمَا أَخْطَأَ فِي ذَاكَ وَرِوَايَةُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ تُؤَكِّدُ قَوْلَ يَحْيَى. قَالَ الشَّافِعِيُّ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(۱۹۰۳۷) فَذَكَرَ مَعْنَى مَا أَخْبَرَنَا أَبُو صَالِحِ بْنُ أَبِي طَاهِرٍ الْعَنْبَرِيُّ أَخْبَرَنَا جَدِّي يَحْيَى بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو أَخْبَرَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ بُخْتٍ عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : كَانَ إِذَا حَضَرَ الأَضْحَى أَعْطَى مَوْلًى لَهُ دِرْهَمَيْنِ فَقَالَ اشْتَرِ بِهِمَا لَحْمًا وَأَخْبِرِ النَّاسَ أَنَّهُ أَضْحَى ابْنِ عَبَّاسٍ. [ضعیف]

(۱۹۰۳۷) ابن عباس کے غلام عکرمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قربانی کے موقع پر اسے دو درہم عطا کرتے کہ گوشت خرید کر لوگوں کو بتا دینا کہ یہ ابن عباس کی قربانی ہے۔

(۱۹۰۳۸) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : إِنِّي لَأَدَعُ الْأَضْحَى وَإِنِّي لَمُوسِرٌ مَخَافَةَ أَنْ يَرَى جِيرَانِي أَنَّهُ حَتْمٌ عَلَيَّ. [صحيح]

(۱۹۰۳۸) ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں خوشحالی کے باوجود قربانی چھوڑ دیتا کہ میرا ہمسایہ اس کو میرے اوپر فرض نہ جان لے۔

(۱۹۰۳۹) وَأَخْبَرَنَا ابْنُ بِشْرَانَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ وَوَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ : عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ قَالَ : لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَدَعَ الْأُضْحِيَةَ وَإِنِّي لَمِنْ أَيْسَرِكُمْ مَخَافَةَ أَنْ تَحْسَبَ النَّفْسُ أَنَّهَا عَلَيْهَا حَتْمٌ وَاجِبٌ. [صحيح]

(۱۹۰۳۹) ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری فرماتے ہیں کہ میں نے مالداری کے باوجود قربانی چھوڑ دی تاکہ ذہن اس کو اپنے اوپر فرض قرار نہ دے۔

(۱۹۰۴۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الْخَصِيبِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي قَيْسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ : شَهِدْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْأَضْحَى فَقَالَ : أَكْرَهُ أَوِ اجْتَنِبْ شَكَّ وَهْبٌ الْعَوْرَاءَ الْبَيِّنَ عَوَرُهَا وَالْعَرْجَاءَ الْبَيِّنَ عَرَجُهَا وَالْمَرِيضَةَ الْبَيِّنَ مَرَضُهَا وَالْمَهْزُولَةَ الْبَيِّنَ هُزَالُهَا ثُمَّ قَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ : لَعَلَّكَ تَحْسِبُهُ حَتْمًا.

قُلْتُ : لاَ وَلَكِنَّهُ أَجْرٌ وَخَيْرٌ وَسُنَّةٌ قَالَ : نَعَمْ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : وَلاَ يَعْدُو الْقَوْلُ فِي الضَّحَايَا هَذَا أَوْ تَكُونُ وَاجِبَةً فَهِيَ عَلَى كُلِّ أَحَدٍ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ لاَ يُجْزِي غَيْرُ شَاةٍ عَنْ كُلِّ أَحَدٍ. [ضعيف]

(۱۹۰۴۰) قیس بن ثعلبہ کا ایک شخص ابوخصیب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوا تو ان سے کسی شخص نے قربانی کے متعلق سوال کیا۔ کہتے ہیں: میں ناپسند کرتا ہوں یا تو اجتناب کر (وھب کو شک ہے) بلکہ جس کا بھینگا پن ظاہر ہو اور لنگڑا جانور، ایسا بیمار جانور جس کی بیماری ظاہر ہو اور ایسا کمزور جانور جس کی کمزوری واضح ہو۔ پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نہ ہی تو اس کو لازم جان لے کہتے ہیں یہ تو ثواب، خیر اور سنت ہے۔ فرمایا ایسا ہی ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے: قربانیوں کے متعلق اس قول کو شمار نہ کریں گے یا یہ واجب ہے لیکن ایک بکری سے کم کسی چھوٹے بڑے سے کفایت نہ کرے گی۔

(۲) باب السُّنَّةِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُضَحِّيَ أَنْ لاَ يَأْخُذَ مِنْ شَعَرِهِ وَلاَ مِنْ ظُفُرِهِ إِذَا أَهَلَّ هِلاَلُ ذِي الْحِجَّةِ حَتَّى يُضَحِّيَ

جو شخص قربانی کا ارادہ کرے وہ اپنے بال ناخن ذی الحج کا چاند دیکھنے کے بعد قربانی کرنے تک نہ کاٹے

(۱۹۰۴۱) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا : يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْمُزَكِّي حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو مُحَمَّدٍ : يَحْيَى بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ فَلاَ يَمَسَّ مِنْ شَعَرِهِ وَلاَ بَشَرِهِ شَيْئًا . قِيلَ لِسُفْيَانَ : فَإِنَّ بَعْضَهُمْ لاَ يَرْفَعُهُ قَالَ : لَكِنِّي أَرْفَعُهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ. [منكر]

(۱۹۰۴۱) ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب عشرہ ذی الحج شروع ہو جائے اور تم میں سے کوئی قربانی کرنا چاہے تو وہ اپنے جسم کے کسی حصے سے بال نہ کاٹے۔ سفیان سے کہا گیا کہ بعض لوگ اس حدیث کو مرفوع بیان نہیں کرتے کہتے ہیں لیکن میں اس کو مرفوع بیان کرتا ہوں۔

(۱۹۰۴۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ كَامِلِ بْنِ خَلَفِ بْنِ شَجَرَةَ الْقَاضِي بِبَغْدَادَ وَأَبُو أَحْمَدَ : بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوٍ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو قِلاَبَةَ الرَّقَاشِيُّ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْخُرَاسَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ يَعْنِي الرَّقَاشِيَّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ فَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ فَلْيُمْسِكْ عَنْ شَعَرِهِ وَأَظْفَارِهِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ يُوسُفَ عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ الْعَنْبَرِيِّ وَأَخْرَجَهُ أَيْضًا مِنْ حَدِيثِ غُنْدَرٍ عَنْ شُعْبَةَ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ عُمَرُ أَوْ عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ.

وَرَوَاهُ ابْنُ وَهْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُهُمَا عَنْ مَالِكٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمٍ مَوْقُوفًا عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ اللَّيْثِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلاَلٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمٍ الْجُنْدَعِيِّ مَرْفُوعًا. [منكر]

(۱۹۰۴۲) ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب عشرہ ذی الحج شروع ہو جائے اور تم میں سے کوئی قربانی کرنا

چاہے تو وہ اپنے بال اور ناخن کاٹنے سے رک جائے۔

(۱۹۰۴۲) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ أُكَيْمَةَ قَالَ : كُنَّا فِي الْحَمَّامِ قَبْلَ الأَضْحَى فَاطَّلَى فِيهِ أُنَاسٌ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَمَّامِ إِنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَكْرَهُ هَذَا وَيَنْهَى عَنْهُ فَلَقِيتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ : يَا ابْنَ أَخِي هَذَا حَدِيثٌ قَدْ نُسِيَ وَتُرِكَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ سَلَمَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ -ﷺ- عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : مَنْ كَانَ عِنْدَهُ ذِبْحٌ يُرِيدُ أَنْ يَذْبَحَهُ فَإِذَا أَهَلَّ هِلاَلُ ذِى الْحِجَّةِ فَلاَ يَمَسَّ مِنْ شَعَرِهِ وَلاَ ظُفُرِهِ شَيْئًا حَتَّى يُضَحِّيَ .

أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ وَأَبِي أُسَامَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مُعَاذٌ عُمَرُ وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ عَمْرُو وَسَاقَ أَبُو أُسَامَةَ الْقِصَّةَ بِطُولِهَا . [منکر]

(۱۹۰۴۳) ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے پاس قربانی موجود ہو اور وہ قربانی کرنا چاہتا ہو تو جب وہ ذی الحج کا چاند دیکھ لے تو قربانی کرنے تک اپنے بال اور ناخن نہ کٹوائے۔

(۱۹۰۴۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ الشَّافِعِيُّ : فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ مَا دَلَّ عَلَى أَنَّهُ اخْتِيَارٌ لاَ وَاجِبٌ يَعْنِي الأَخْذَ مِنَ الشَّعَرِ وَالظُّفُرِ قِيلَ لَهُ رَوَى مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : أَنَا فَتَلْتُ قَلاَئِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بِيَدِهِ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي فَلَمْ يَحْرُمْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللَّهُ لَهُ حَتَّى نُحِرَ الْهَدْيُ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : وَفِي هَذَا دَلاَلَةٌ عَلَى مَا وَصَفْتُ وَعَلَى أَنَّ الْمَرْءَ لاَ يُحْرِمُ بِالْبَعْثَةِ بِهَدْيِهِ يَقُولُ الْبَعْثَةُ بِالْهَدْيِ أَكْثَرُ مِنْ إِرَادَةِ الضَّحِيَّةِ. [صحیح۔ شافعی]

(۱۹۰۴۴) حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی قربانیوں کے قلادے میں اپنے ہاتھ سے بناتی تھی۔ پھر رسول اللہ ﷺ قلادے پہنا کر میرے والد کے ساتھ قربانیاں روانہ کر دیتے۔ رسول اللہ ﷺ پر کوئی چیز حرام نہ ہوتی۔ یہاں تک کہ قربانی نحر کر دی جاتی۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: انسان صرف قربانی روانہ کرنے کی وجہ سے محرم نہیں قرار پاتا۔ قربانی اکثر طور پر روانہ کرنے کے ارادہ سے کی جاتی ہے۔

(۱۹۰۴۵) أَخْبَرَنَا بِالْحَدِيثِ الَّذِى احْتَجَّ بِهِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي وَأَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ

الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ : أَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بِيَدَيْهِ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثُمَّ لَمْ يَحْرُمْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- شَيْءٌ كَانَ أَحَلَّهُ اللَّهُ لَهُ حَتَّى نُحِرَ الْهَدْيُ.

أَخْرَجَاهُ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ مَالِكٍ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۹۰۳۵) عمرہ بنت عبدالرحمن حضرت عائشہ سے نقل فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی قربانیوں کے قلادے خود بناتی تھی۔ پھر رسول اللہ ﷺ قلادے پہنا کر ابوبکر کے ساتھ روانہ کر دیتے تو قربانی کے نحر ہونے تک اللہ کی حلال کردہ اشیاء میں سے کوئی چیز آپ ﷺ پر حرام نہ ہوتی تھی۔

(۳) باب الرَّجُلِ يُضَحِّي عَنْ نَفْسِهِ وَعَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ
کسی انسان کا اپنے اور گھر والوں کی طرف سے قربانی کرنا

(۱۹۰۳۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- أَمَرَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ يَطَأُ فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ وَيَبْرُكُ فِي سَوَادٍ فَأُتِيَ بِهِ لِيُضَحِّيَ بِهِ فَقَالَ : يَا عَائِشَةُ هَلُمِّي الْمُدْيَةَ . ثُمَّ قَالَ : اشْحَذِيهَا بِحَجَرٍ . فَفَعَلْتُ فَأَخَذَهَا وَأَخَذَ الْكَبْشَ فَأَضْجَعَهُ وَذَبَحَهُ وَقَالَ : بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ . ثُمَّ ضَحَّى بِهِ.

أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ هَارُونَ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ. [صحيح۔ مسلم ۱۹۶۷]

(۱۹۰۳۶) حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو سینگوں اور سیاہ پاؤں والے، سیاہ آنکھوں والے اور سیاہ پیٹ والے مینڈھے قربانی کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: اے عائشہ! چھری لاؤ۔ پھر فرمایا: پتھر پر تیز کرلو۔ جب انہوں نے چھری تیز کرلی تو ایک مینڈھا پکڑ کر ذبح کر دیا اور فرمایا: بسم اللہ اے اللہ! محمد اور آل محمد اور امت محمد کی طرف سے قبول فرما۔ پھر قربانی کی۔

(۱۹۰۳۷) أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الطَّبَرَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ عَقِيلٍ

(ح) وَأَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَوْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- إِذَا ضَحَّى اشْتَرَى كَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ مَوْجُوءَيْنِ فَيَذْبَحُ أَحَدَهُمَا عَنْ أُمَّتِهِ مَنْ

شَهِدَ لِلَّهِ بِالتَّوْحِيدِ وَشَهِدَ لَهُ بِالْبَلَاغِ وَيَذْبَحُ الآخَرَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ.
وَفِي رِوَايَةِ الْفِرْيَابِيِّ :إِذَا ضَحَّى اشْتَرَى كَبْشَيْنِ سَمِينَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ مَوْجِيَّيْنِ فَذَكَرَهُ.
وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِيهِ وَرَوَاهُ زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ فَكَأَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهُمَا. [ضعيف]

(۱۹۰۴۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو چتکبرے، سینگوں والے، خصی جانور لائے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ذبح کر دیے۔ ایک تو موحدین اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرنے والوں کی جانب سے جب کہ دوسری محمد اور آل محمد کی جانب سے۔

فریابی کی روایت میں ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کا ارادہ کرتے تو موٹے تازے، سینگوں والے، چتکبرے، خصی مینڈھے خریدتے۔

(۱۹۰۴۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْفَرَّاءُ حَدَّثَنَا عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ :أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- أُتِيَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ عَظِيمَيْنِ مَوْجِيَّيْنِ فَأَضْجَعَ أَحَدَهُمَا فَقَالَ :بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُمَّ هَذَا عَنْ مُحَمَّدٍ.
ثُمَّ أَضْجَعَ الآخَرَ فَقَالَ :بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُمَّ هَذَا عَنْ مُحَمَّدٍ وَأُمَّتِهِ مِمَّنْ شَهِدَ لَكَ بِالتَّوْحِيدِ وَشَهِدَ لِي بِالْبَلَاغِ. [ضعيف]

(۱۹۰۴۸) جابر بن عبداللہ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چتکبرے، سینگوں والے، موٹے تازے، خصی جانور منگوائے تو ایک لٹا کر ذبح کرتے وقت یہ کہا: بسم اللہ واللہ اکبر۔ اے اللہ! یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے ہے۔ پھر دوسرے کو ذبح کرتے وقت فرمایا: اے اللہ! یہ محمد اور امت کی جانب سے ہے، جس نے توحید کا اقرار اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی۔

(۱۹۰۴۹) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ :بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوٍ حَدَّثَنَا أَبُو قِلاَبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ :عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَقِيلٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- إِذَا ضَحَّى اشْتَرَى كَبْشَيْنِ سَمِينَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ فَإِذَا خَطَبَ وَصَلَّى قَامَ فِي مُصَلاَّهُ فَذَبَحَ أَحَدَ الْكَبْشَيْنِ هُوَ بِنَفْسِهِ بِالْحَرْبَةِ وَيَقُولُ :هَذَا عَنْ أُمَّتِي جَمِيعًا مَنْ شَهِدَ لَكَ بِالتَّوْحِيدِ وَشَهِدَ لِي بِالْبَلاَغِ . ثُمَّ أُتِيَ بِالآخَرِ فَذَبَحَهُ قَالَ :اللَّهُمَّ هَذَا عَنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ . ثُمَّ يُطْعِمُهُمَا جَمِيعًا لِلْمَسَاكِينِ وَيَأْكُلُ هُوَ وَأَهْلُهُ مِنْهُمَا فَمَكَثْنَا سِنِينَ قَدْ كَفَى اللَّهُ الْمَؤُونَةَ وَالْغُرْمَ بِرَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ يُضَحِّي. [ضعيف]

(۱۹۰۴۹) رسول اللہ ﷺ کے غلام ابو رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب قربانی خرید و تو دو موٹے تازے، چتکبرے، سینگوں والے مینڈھے خریدو۔ آپ ﷺ نے نماز و خطبہ سے فارغ ہو کر بذات خود کو ایک نیزہ سے ذبح کر دیا اور فرمایا: یہ میری تمام امت کی جانب سے ہے، جس نے توحید کا اقرار اور میرے اسلام کو پہنچانے کی تصدیق کی۔ پھر دوسری قربانی کو ذبح کر دیا اور فرمایا: یہ محمد اور آل محمد کی جانب سے ہے۔ پھر خود اور گھر والوں اور مساکین کو کھلا دیتے۔ پھر ہم دو سال رکے رہے تو اللہ نے مشقت اور قرض ختم فرما دیا تو بنو ہاشم میں سے کسی نے بھی قربانی نہ کی۔

(۱۹۰۵۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَبُو عُتْبَةَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ زُفَرَ الْجُهَنِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو الأَسَدِ السُّلَمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ : كُنْتُ سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فَجَمَعَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا دِرْهَمًا فَاشْتَرَيْنَا أُضْحِيَّةً بِسَبْعَةِ دَرَاهِمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ أَغْلَيْنَا بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ -ﷺ- : إِنَّ أَفْضَلَ الضَّحَايَا أَغْلاَهَا وَأَنْفَسُهَا . فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- رَجُلاً يَأْخُذُ بِيَدٍ وَرَجُلاً بِيَدٍ وَرَجُلاً بِرِجْلٍ وَرَجُلاً بِرِجْلٍ وَرَجُلاً بِقَرْنٍ وَرَجُلاً بِقَرْنٍ وَذَبَحَهَا السَّابِعُ وَكَبَّرْنَا عَلَيْهَا جَمِيعًا. [ضعیف جداً]

(۱۹۰۵۰) ابو اسد سلمی اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ساتواں تھا تو رسول اللہ نے ہمیں ایک ایک درہم دیا۔ ہم نے قربانیاں خریدیں اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! قربانیاں ذرا مہنگی ہیں۔ فرمایا: زیادہ قیمت والی اور عمدہ قربانیاں افضل ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا، کسی نے پاؤں، کسی نے ہاتھ پکڑ کر قربانیاں ذبح کر دیں۔

(۱۹۰۵۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِى عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَيُّوبَ النَّصِيبِيُّ كُنْيَتُهُ أَبُو عِمْرَانَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ سَأَلَنِي حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ بِمَكَّةَ مُنْذُ عِشْرِينَ سَنَةً قَالَ بَقِيَّةُ وَسَمِعْتُهُ قَبْلَ أَنْ أُحَدِّثَهُمَا بِأَرْبَعِينَ سَنَةً فَقُلْتُ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ زُفَرَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الأَسَدِ السُّلَمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ : كُنْتُ سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَأَمَرَنَا لِجَمَعَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا دِرْهَمًا فَاشْتَرَيْنَا أُضْحِيَّةً بِسَبْعَةِ دَرَاهِمَ وَأَمَرَ أَنْ يَأْخُذَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ. قَالَ بَقِيَّةُ قُلْتُ لِحَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ مَنِ السَّابِعُ؟ قَالَ : لاَ أَدْرِى قُلْتُ : رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-.

[ضعیف جداً]

(۱۹۰۵۱) ابو اسد سلمی اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ساتواں تھا تو ہر ایک نے ایک ایک درہم جمع کروایا تو سات درہم کی ہم نے قربانی خریدی اور آپ ﷺ نے قربانی کو قابو کرنے کا حکم دیا۔ بقیہ کہتے ہیں کہ میں نے حماد بن زید سے پوچھا: ساتواں کون تھا؟ کہتے ہیں: میں نہیں جانتا۔ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ تھے۔

(۱۹۰۵۲) أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ السُّكَّرِيُّ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ التَّرْقُفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ : زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ -ﷺ- فَذَهَبَتْ بِهِ أُمُّهُ زَيْنَبُ بِنْتُ حُمَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايِعْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : هُوَ صَغِيرٌ. فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَدَعَا لَهُ قَالَ : وَكَانَ يُضَحِّي بِالشَّاةِ الْوَاحِدَةِ عَنْ جَمِيعِ أَهْلِهِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنِ الْمُقْرِءِ. [صحيح۔ بخاری ۷۲۱۰]

(۱۹۰۵۲) زہرہ بن معبد اپنے دادا عبداللہ بن ہشام سے نقل فرماتے ہیں کہ ان کی والدہ زینب بنت حمید انہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر آئی اور کہتی ہیں کہ اے اللہ کے رسول! اس سے بیعت لے لو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ چھوٹا ہے۔ آپ ﷺ نے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی اور وہ ایک بکری گھر والوں کی جانب سے قربانی کرتے تھے۔

(۱۹۰۵۳) أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْمِهْرَجَانِيُّ الْعَدْلُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُزَكِّي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبُوشَنْجِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ صَيَّادٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ الأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا نُضَحِّي بِالشَّاةِ الْوَاحِدَةِ فَيَذْبَحُهَا الرَّجُلُ عَنْهُ وَعَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ ثُمَّ تَبَاهَى النَّاسُ بَعْدُ فَصَارَتْ مُبَاهَاةً. [صحيح]

(۱۹۰۵۳) عطاء بن یسار حضرت ابوایوب انصاری سے نقل فرماتے ہیں کہ ہماری جانب سے ایک شخص ایک بکری قربانی کرتا تھا۔ پھر بعد میں لوگوں نے فخر کا ذریعہ بنالیا۔

(۱۹۰۵٤) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ عَنْ رِشْدِينَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ : أَنَّهُ كَانَ يُضَحِّي عَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ بِشَاةٍ. [ضعيف]

(۱۹۰۵۴) عبداللہ بن ابی قتادہ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ وہ اپنے گھر والوں کی جانب سے ایک بکری ذبح کرتے تھے۔

(۱۹۰۵۵) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ بَيَانٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ الْغِفَارِيِّ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : حَمَلَنِي أَهْلِي عَلَى الْجَفَاءِ بَعْدَ مَا عَلِمْتُ مِنَ السُّنَّةِ كَانَ أَهْلُ الْبَيْتِ يُضَحُّونَ بِالشَّاةِ فَالآنَ يُبَخِّلُنَا جِيرَانُنَا يَقُولُونَ إِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْهِ ضَحِيَّةٌ. [صحيح]

(۱۹۰۵۵) ابوسریحہ غفاری حذیفہ بن اسید فرماتے ہیں کہ ہمارے گھر والوں نے مجھے یہ جان لینے کے بعد کہ قربانی سنت ہے کرنے پر ابھارا لیکن اب ہمارے ہمسائے بخل کرتے ہیں کہ ہمارے ذمہ قربانی نہیں ہے۔

(۱۹۰۵۶) أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو عُثْمَانَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ : كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَجِيءُ بِالشَّاةِ فَيَقُولُ أَهْلُهُ وَعَنَّا فَيَقُولُ وَعَنْكُمْ. [صحیح]

(۱۹۰۵۶) عکرمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ وہ ایک بکری لے کر آئے تو گھر والوں نے کہا: یہ ہماری جانب سے ہے۔ فرماتے ہیں: یہ تمہاری جانب سے بھی ہے۔

(۴) باب لاَ يَجْزِي الْجَذَعُ إِلاَّ مِنَ الضَّأْنِ وَحْدَهَا وَيَجْزِي الثَّنِيُّ مِنَ الْمَعْزِ وَالإِبِلِ وَالْبَقَرِ

بھیڑ کا جزعہ کفایت کر جائے گا لیکن بکری، اونٹ اور گائے کا دو دانت والا کفایت کرے گا

(۱۹۰۵۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لاَ تَذْبَحُوا إِلاَّ مُسِنَّةً إِلاَّ أَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضَّأْنِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ يُونُسَ. [صحیح۔ مسلم ۱۹۶۳]

(۱۹۰۵۷) حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صرف دو دانت والا جانور ذبح کرو۔ اگر تنگی ہو (یعنی دو دانت والا جانور نہ ملے) تو پھر بھیڑ کا جذعہ قربان کر دو۔

(۱۹۰۵۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ : الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرُّوذْبَارِيُّ بِطُوسَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مَحْمُويَهِ الْعَسْكَرِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَلاَنِسِيُّ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا زُبَيْدٌ الإِيَامِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هَذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ أَصَابَ السُّنَّةَ وَمَنْ نَحَرَ قَبْلَ الصَّلاَةِ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ ذَبَحْتُ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ فَقَالَ لَهُ : اجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تُوفِيَ أَوْ لَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ آدَمَ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ شُعْبَةَ. [صحیح]

(۱۹۰۵۸) براء بن عازب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قربانی کے دن سب سے پہلا کام نماز اس کے بعد قربانی کی جاتی ہے۔ جو یہ طریقہ اختیار کرے گا اس نے سنت کو پا لیا۔ ابو بردہ بن نیار انصاری شخص نے کہا: میں نے نماز سے پہلے قربانی کر دی ہے لیکن میری پاس جذعہ موجود ہے جو دو دانت والے جانور سے بہتر ہے۔ فرمایا: ٹھیک ہے لیکن یہ آپ کے بعد کسی سے کفایت نہ کرے گا۔

(۱۹۰۵۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : ضَحَّى خَالِي أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ . فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عِنْدِي جَذَعَةً مِنَ الْمَعْزِ فَقَالَ : ضَحِّ بِهَا وَلَا تَصْلُحُ لِغَيْرِكَ .

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى . [صحیح۔ متفق علیه]

(۱۹۰۵۹) عامر حضرت براء بن عازب سے نقل فرماتے ہیں کہ میرے ماموں ابو بردہ بن نیار نے نماز سے پہلے قربانی کر دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ گوشت کی بکری ہے۔ اس نے کہا: میرے پاس اے اللہ کے رسول! بکری کا جذعہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہی قربانی کر دو لیکن کسی دوسرے کے لیے درست نہیں ہے۔

(۱۹۰۶۰) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ فَذَكَرَهُ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عِنْدِي دَاجِنَ جَذَعَةٍ مِنَ الْمَعْزِ فَقَالَ : اذْبَحْهَا وَلَا يَصْلُحُ لِغَيْرِكَ .

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُسَدَّدٍ . [صحیح]

(۱۹۰۶۰) خالد نے اپنی سند سے نقل کیا ہے کہ اے اللہ کے رسول! میرے پاس گھریلو بکری کا جذعہ بچہ موجود ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ذبح کر و لیکن کسی دوسرے کے لیے درست نہیں ہے۔

(۱۹۰۶۱) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ فُورَكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ (ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ : بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ بَعْجَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ : قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- أَضَاحِيَّ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَصَارَتْ لِعُقْبَةَ جَذَعَةٌ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ صَارَتْ لِي جَذَعَةٌ فَقَالَ : ضَحِّ بِهَا .

لَفْظُ حَدِيثِ مَكِّيٍّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ فَضَالَةَ عَنْ هِشَامٍ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ هِشَامٍ . [صحیح۔ متفق علیه]

(۱۹۰۶۱) عقبہ بن عامر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کے درمیان قربانیاں تقسیم فرمائیں تو عقبہ کے حصہ جذعہ جانور آیا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے لیے جذعہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قربانی کرو۔

(۱۹۰۶۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَدِيبُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الإِسْمَاعِيلِيُّ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ : أَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- غَنَمًا أَقْسِمُهَا ضَحَايَا عَلَى أَصْحَابِهِ فَبَقِيَ مِنْهَا عَتُودٌ فَذَكَرْتُهُ لِرَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَ : ضَحِّ بِهَا أَنْتَ .

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ قُتَيْبَةَ وَغَيْرِهِ.

قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ :الْعَتُودُ مِنْ أَوْلَادِ الْمَعِزِ وَهُوَ مَا قَدْ شَبَّ وَقَوِيَ.

قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ :وَهَذَا إِذَا كَانَ مِنَ الْمَعِزِ فَالْجَذَعَةُ مِنَ الْمَعِزِ لَا تَجْزِي لِغَيْرِهِ فَكَأَنَّهَا كَانَتْ رُخْصَةً لَهُ وَقَدْ رُوِيَ ذَلِكَ فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ. [صحیح]

(۱۹۰۶۲) عقبہ بن عامر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ میں قربانیاں تقسیم کرنے پر میری ڈیوٹی لگائی تو باقی ایک بکری کا جذعہ بچا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو بتایا تو فرمایا: اس کو قربان کرو۔

قال الشیخ: یہ صرف عقبہ کو اجازت تھی کسی دوسرے کے لیے رخصت نہیں ہے۔

(۱۹۰۶۳) وَذَلِكَ فِيمَا أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُزَكِّي قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْبُوشَنْجِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ :مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَزَنِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:أَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- غَنَمًا أَقْسِمُهَا ضَحَايَا بَيْنَ أَصْحَابِي فَبَقِيَ عَتُودٌ مِنْهَا فَقَالَ : ضَحِّ بِهَا أَنْتَ وَلَا رُخْصَةَ لِأَحَدٍ فِيهَا بَعْدَكَ .

فَهَذِهِ الزِّيَادَةُ إِذَا كَانَتْ مَحْفُوظَةً كَانَتْ رُخْصَةً لَهُ كَمَا رَخَّصَ لأَبِي بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ . [ضعیف]

(۱۹۰۶۳) حضرت عقبہ بن عامر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے ساتھیوں میں قربانیاں تقسیم کرنے کے لیے دیں تو میرے لیے بکری کا جذعہ بچا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو قربانی کر دے لیکن تیرے بعد کسی کو رخصت نہیں ہے۔

(۱۹۰۶۴) وَعَلَى مِثْلِ هَذَا يُحْمَلُ مَا أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ :مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْعَلَوِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو الأَزْهَرِ السَّلِيطِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صُدْرَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طُعْمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فِي أَصْحَابِهِ غَنَمًا فَأَعْطَانِي عَتُودًا جَذَعًا فَقَالَ : ضَحِّ بِهِ . فَقُلْتُ :إِنَّهُ جَذَعٌ مِنَ الْمَعِزِ أُضَحِّي بِهِ؟ قَالَ : نَعَمْ ضَحِّ بِهِ . فَضَحَّيْتُ بِهِ.

لَفْظُ حَدِيثِ الْوَهْبِيِّ وَلَيْسَ فِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ مِنَ الْمَعِزِ . [ضعیف]

(۱۹۰۶۴) زید بن خالد جہنی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ میں بکریاں تقسیم فرمائیں تو مجھے بکری کا جذعہ عطا کیا

فرمایا: قربانی کرو۔ میں نے پوچھا: یہ بکری کا جذعہ ہے، میں قربانی کردوں؟ آپ ﷺ نے اجازت دی تو میں نے ذبح کردیا۔

(۱۹۰۶۵) وَقَدْ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ جُهَيْنَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : الْجَذَعُ مِنَ الضَّأْنِ يَجْزِي فِي الأَضَاحِيِّ . [ضعیف]

(۱۹۰۶۵) سعید بن مسیب جہینہ کے ایک شخص سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بھیڑ کا جذعہ قربانی میں کفایت کر جائے گا۔

(۱۹۰۶۶) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : ضَحَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- بِجِذَاعٍ مِنَ الضَّأْنِ.

وَرَوَاهُ وَكِيعٌ وَابْنُ وَهْبٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُبَيْبٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الْجَذَعِ مِنَ الضَّأْنِ فَقَالَ : فِيكُمُ السُّنَّةُ سَأَلَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ الْجُهَنِيُّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- عَنِ الْجَذَعِ مِنَ الضَّأْنِ فَقَالَ ضَحِّ بِهِ. [ضعیف]

(۱۹۰۶۶) عقبہ بن عامر فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بھیڑ کا جذعہ قربانی میں دیا۔

(ب) معاذ بن عبداللہ بن خبیب جہنی نے سعید بن مسیب سے بھیڑ کے جذعہ کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: یہ تمہارے اندر سنت طریقہ ہے۔ جب عقبہ بن عامر نے رسول اللہ ﷺ سے بھیڑ کے جذعہ کے بارے میں پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا قربانی کردو۔

(۱۹۰۶۷) أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْبَاغَنْدِيُّ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كُنَّا فِي غَزَاةٍ مَعَنَا أَوْ عَلَيْنَا مُجَاشِعُ بْنُ مَسْعُودٍ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَعَزَّتِ الْغَنَمُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ : يُوفِي الْجَذَعُ مِمَّا يُوفِي مِنْهُ الثَّنِيُّ . [حسن]

(۱۹۰۶۷) عاصم بن کلیب اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ مجاشع بن مسعود ؓ ہمارے ساتھ ایک غزوہ میں تھے کہ بکریاں کم پڑ گئیں تو انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جذعہ کفایت کرے گا جس سے دو دانت والا جانور کفایت کرتا ہے۔

(۱۹۰۶۸) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ قَالَ : كَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ مُجَاشِعٍ السُّلَمِيِّ فَعَزَّتِ الأَضَاحِيُّ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ : يُوفِي الْجَذَعُ مِنَ الضَّأْنِ مَا تُوفِي الثَّنِيَّةُ . أُرَاهُ قَالَ : مِنَ الْمَعْزِ .

شَكَّ سُفْيَانُ كَذَا فِي هَذِهِ الرِّوَايَةِ. [حسن]

(۱۹۰۶۸) عاصم بن کلیب اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ صحابہ مجاشع سلمی کے ساتھ تھے کہ قربانیاں ختم ہو گئیں۔ ایک منادی کرنے والے نے اعلان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ بھیڑ کا جذعہ مسنہ کی جگہ کفایت کر جائے گا۔

(۱۹۰۶۹) وَقَدْ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلاَّبُ حَدَّثَنَا هِلاَلُ بْنُ الْعَلاَءِ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كُنَّا فِي غَزَاةٍ مَعَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ يُقَالُ لَهُ مُجَاشِعٌ فَعَزَّتِ الْغَنَمُ فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ :إِنَّ الْجَذَعَ مِنَ الضَّأْنِ يَفِي مِمَّا يَفِي مِنْهُ الثَّنِيَّةُ.

أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ فِي كِتَابِ السُّنَنِ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ. [حسن]

(۱۹۰۶۹) عاصم بن کلیب اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ ہم بنو سلیم کے ایک شخص مجاشع کے ساتھ تھے کہ بکریاں کم پڑ گئیں تو ایک اعلان کرنے والے نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ بھیڑ کا جذعہ مسنہ کی جگہ کفایت کر جائے گا۔

(۱۹۰۷۰) وَأَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا تَمْتَامٌ حَدَّثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كَانَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ -ﷺ- يُقَالُ لَهُ مُجَاشِعُ بْنُ مَسْعُودٍ السُّلَمِيُّ عَزَّتِ الْغَنَمُ فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ :إِنَّ الْجَذَعَ مِنَ الضَّأْنِ يُوفِي مِمَّا تُوفِي مِنْهُ الثَّنِيَّةُ. [حسن]

(۱۹۰۷۰) عاصم بن کلیب اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ ایک صحابی مجاشع بن مسعود تھے کہ بکریاں کم پڑ گئیں تو ایک اعلان کرنے والے نے اعلان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بھیڑ کا جذعہ مسنہ جانور کی جگہ کفایت کر جائے گا۔

(۱۹۰۷۱) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ -ﷺ- مِنْ جُهَيْنَةَ أَوْ مُزَيْنَةَ :أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ -ﷺ- قَبْلَ الأَضْحَى بِيَوْمٍ أَوْ بِيَوْمَيْنِ فَكَانُوا يُعْطُونَ الشَّاتَيْنِ بِالثَّنِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :الْجَذَعَةُ تَجْزِي مِمَّا تَجْزِي مِنْهُ الثَّنِيَّةُ. [حسن]

(۱۹۰۷۱) عاصم بن کلیب اپنے والد سے اور وہ جہینہ یا مزینہ قبیلے کے ایک فرد سے نقل فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتے۔ قربانی سے ایک یا دو دن پہلے انہیں دو مسنہ بکریاں دی جاتی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جذعہ یعنی بھیڑ کا مسنہ جانور کی جگہ کفایت کر جاتا ہے۔

(۱۹۰۷۲) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ :عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى حَدَّثَتْنِي أُمِّي

عَنْ أُمِّ بِلَالٍ امْرَأَةٍ مِنْ أَسْلَمَ وَكَانَ أَبُوهَا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم-: ضَحُّوا بِالْجَذَعِ مِنَ الضَّأْنِ فَإِنَّهُ جَائِزٌ. [ضعیف]

(۱۹۰۷۲) اسلم قبیلہ کی عورت ام بلال جس کا باپ حدیبیہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بھیڑ کا جذعہ جانور قربانی کرو یہ جائز ہے۔

(۱۹۰۷۳) وَرَوَاهُ أَبُو ضَمْرَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ أَخْبَرَتْنِي أُمُّ بِلَالٍ بِنْتُ هِلَالٍ أَنَّ النَّبِيَّ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ: يَجُوزُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّأْنِ أُضْحِيَةً.

أَخْبَرَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَارِثِ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ فَذَكَرَهُ. [ضعیف]

(۱۹۰۷۳) ام بلال بنت ہلال فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بھیڑ کا جذعہ مینڈھا قربانی کرنا جائز ہے۔

(۱۹۰۷۴) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ وَاقِدٍ الْعُمَرِيُّ أَخْبَرَنَا كِدَامُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كِدَامٍ عَنْ أَبِي كِبَاشٍ قَالَ: جَلَبْتُ غَنَمًا جُذْعَانًا إِلَى الْمَدِينَةِ فَكَسَدَتْ عَلَيَّ فَلَقِيتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- يَقُولُ: نِعْمَ أَوْ نِعْمَتِ الأُضْحِيَةُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّأْنِ. قَالَ: فَانْتَهَبَهَا النَّاسُ بَلَغَنِي عَنْ أَبِي عِيسَى التِّرْمِذِيِّ أَنَّهُ قَالَ قَالَ الْبُخَارِيُّ رَوَاهُ غَيْرُ عُثْمَانَ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَوْقُوفًا. [ضعیف]

(۱۹۰۷۴) ابو کباش فرماتے ہیں کہ میں مدینہ جذعہ بکریاں لے کر آیا۔ وہ ذرہ میرے لیے مہنگی تھیں۔ میری ملاقات حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین قربانی بھیڑ کے جذعہ مینڈھے کی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ لوگوں نے اس قربانی کو خرید لیا۔

(۱۹۰۷۵) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ: عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوفَةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بُرْدٍ الأَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحُنَيْنِيُّ قَالَ ذَكَرَهُ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم- يَوْمَ الأَضْحَى فَقَالَ: كَيْفَ رَأَيْتَ نُسُكَنَا هَذَا؟ قَالَ: لَقَدْ بَاهَى بِهِ أَهْلُ السَّمَاءِ وَاعْلَمْ يَا مُحَمَّدُ أَنَّ الْجَذَعَ مِنَ الضَّأْنِ خَيْرٌ مِنَ السَّيِّدِ مِنَ الإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَلَوْ عَلِمَ اللَّهُ ذِبْحًا أَفْضَلَ مِنْهُ لَفَدَى بِهِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. وَرَوَاهُ أَيْضًا أَبُو جَعْفَرٍ السِّمْنَانِيُّ عَنْ إِسْحَاقَ زَادَ فِيهِ وَالْجَذَعُ مِنَ الضَّأْنِ خَيْرٌ مِنَ السَّيِّدِ مِنَ الْمَعْزِ. وَإِسْحَاقُ يَنْفَرِدُ بِهِ وَفِي حَدِيثِهِ ضَعْفٌ. [منکر]

(۱۹۰۷۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قربانی کے دن جبرائیل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے

پوچھا: ہماری ان قربانیوں کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ آسمانوں والے بھی اس چیز پر فخر کرتے ہیں۔ اے محمد! جان لو بھیڑ کا جذعہ، مینڈھا اونٹ، گائے سے بھی بہتر ہے۔ اگر اس سے بہتر کوئی قربانی ہوتی تو اللہ ابراہیم کو اس کا عوض مہیا کرتے۔

(ب) ابوجعفر منانی اسحاق سے نقل فرماتے ہیں کہ بھیڑ کا جذعہ بکری کے مسنہ سے بہتر ہے۔

(۱۹۰۷۶) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ حَدَّثَهُ أَنَّ بَعْضَ أَزْوَاجِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- كَانَتْ تَقُولُ : لأَنْ أُضَحِّيَ بِجَذَعٍ مِنَ الضَّأْنِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُضَحِّيَ بِمُسِنَّةٍ مِنَ الْمَعْزِ.

وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ -ﷺ-. [حسن]

(۱۹۰۷۶) سعید بن مسیب بعض ازواج مطہرات سے نقل فرماتے ہیں کہ مجھے بھیڑ کا جذعہ مینڈھا قربان کرنا بکری کے مسنہ سے زیادہ محبوب ہے۔

(۱۹۰۷۷) أَخْبَرَنَا الْفَقِيهُ أَبُو الْفَتْحِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الشُّرَيْحِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : لَوْ يَرِدُ عَلَيْنَا أَلْفٌ مِنَ الشَّاءِ لَمَا أُضَحِّي إِلاَّ بِجَذَعٍ مِنَ الضَّأْنِ. [صحيح]

(۱۹۰۷۷) مطرف حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں اگر ہمارے پاس ایک ہزار بکریاں بھی ہوں تو میں بھیڑ کا جذعہ مینڈھا قربان کروں۔

(۱۹۰۷۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- كَبْشَانِ جَذَعَانِ أَمْلَحَانِ فَضَحَّى بِهِمَا. [منكر]

(۱۹۰۷۸) عباد بن ابی درداء اپنے باپ سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو دو جذعہ مینڈھے، چتکبرے تحفہ میں دیے گئے تو آپ ﷺ نے قربان کر دیے۔

(۱۹۰۷۹) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِءُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَبِيرِ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- كَانَ يُضَحِّي بِالْمَدِينَةِ بِالْجَزُورِ أَحْيَانًا وَبِالْكَبْشِ إِذَا لَمْ يَجِدْ جَزُورًا. [ضعيف]

(۱۹۰۷۹) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں اونٹ قربان کیے۔ کبھی مینڈھے بھی قربان کیے جب اونٹ میسر نہ ہوئے۔

(۱۹۰۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ إِمْلاَءً أَخْبَرَنَا جَدِّي أَبُو عَمْرٍو يَعْنِي إِسْمَاعِيلَ بْنَ نُجَيْدٍ السُّلَمِيَّ أَخْبَرَنَا أَبُو مُسْلِمٍ الْكَجِّيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- أَهْدَى مِائَةَ بَدَنَةٍ فِيهَا جَمَلٌ لأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ فِي أَنْفِهِ بُرَةٌ مِنْ فِضَّةٍ. قَدْ مَضَى سَائِرُ طُرُقِهِ فِي آخِرِ كِتَابِ الْحَجِّ.

وَفِيهِ إِنْ ثَبَتَ دَلاَلَةٌ عَلَى جَوَازِ الذَّكَرِ فِي الْهَدَايَا وَالضَّحَايَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

[صحیح لغیرہ۔ تقدم برقم ۵/ ۱۰۱۵۹]

(۱۹۰۸۰) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کو ایک سو قربانیاں تحفہ میں ملیں، جس میں ابو جہل کا اونٹ بھی تھا جس کی نکیل چاندی کی تھی۔

(۵)باب مَا جَاءَ فِي أَفْضَلِ الضَّحَايَا

افضل قربانی کا بیان

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : إِذَا كَانَتِ الضَّحَايَا إِنَّمَا هُوَ دَمٌ يُتَقَرَّبُ بِهِ فَخَيْرُ الدِّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ وَقَدْ زَعَمَ بَعْضُ الْمُفَسِّرِينَ أَنَّ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿ذَلِكَ وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ﴾ [الحج ۳۲] اسْتِسْمَانُ الْهَدْيِ وَاسْتِحْسَانُهُ قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ وَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- أَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ فَقَالَ : أَغْلاَهَا ثَمَنًا وَأَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: قربانی کا خون مجھے تمام خونوں سے زیادہ محبوب ہے اور بعض مفسرین کا قول ہے کہ ﴿ذَلِكَ وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ﴾ [الحج ۳۲] ''جس نے اللہ کے شعائر کی تعظیم کی۔'' جب رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سی قربانی افضل ہے؟ تو فرمایا: جس کی قیمت زیادہ ہو اور گھر والوں کے نزدیک پسندیدہ ہو۔

(۱۹۰۸۱) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو مُحَمَّدٍ : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ الأَصْبَهَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي عِيسَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُرَاوِحٍ الْغِفَارِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ : إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ . قُلْتُ : أَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ قَالَ : أَغْلاَهَا ثَمَنًا وَأَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا . قَالَ قُلْتُ : فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ قَالَ : تُعِينُ صَانِعًا أَوْ تَصْنَعُ لأَخْرَقَ . قُلْتُ : فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ قَالَ : تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ فَإِنَّهَا

صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلَى نَفْسِكَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ هِشَامٍ.

[صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۹۰۸۱) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا: اللہ پر ایمان لانا اور اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا۔ میں نے پوچھا: کون سی قربانی افضل ہے؟ فرمایا: جس کی قیمت زیادہ ہو اور گھر والوں کے نزدیک پسندیدہ ہو۔ راوی کہتے ہیں: اگر میں یہ نہ کر سکوں؟ تو فرمایا: کاریگر کی مدد کر یا جاہل کو کاریگر بنا دے۔ میں نے کہا: اگر یہ نہ کر سکوں؟ فرمایا: لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ کر دے۔ اس کے ذریعہ اپنے اوپر صدقہ کرو۔

(۱۹۰۸۲) أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفِ بْنِ هِشَامٍ حَدَّثَنَا خَلَفٌ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ زُفَرَ أَخْبَرَنِي أَبُو الأَسْوَدِ الأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ خَلَفٌ وَسَمَّاهُ بَقِيَّةُ قَالَ: كُنْتُ سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فِي الأُضْحِيَةِ قَالَ فَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ -ﷺ-: إِنَّ أَحَبَّ الضَّحَايَا إِلَى اللَّهِ أَغْلاَهَا وَأَسْمَنُهَا. [ضعیف۔ تقدم برقم ۱۹۰۵۰]

(۱۹۰۸۲) ابوالسود انصاری اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل فرماتے ہیں کہ بقیہ نے اس کا نام لیا۔ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ساتواں تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ کو محبوب قربانیاں وہ ہیں جن کی قیمت زیادہ ہو اور موٹی تازی ہوں۔

(۱۹۰۸۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْدَلاَنِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ﴿ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ مِنَ الضَّأْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ﴾ [الأنعام: ۱۴۳] قَالَ: الأَزْوَاجُ الثَّمَانِيَةُ مِنَ الإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالضَّأْنِ وَالْمَعْزِ عَلَى قَدْرِ الْمَيْسَرَةِ فَمَا عَظُمَتْ فَهُوَ أَفْضَلُ. [ضعیف]

(۱۹۰۸۳) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما آیت: ﴿ثَمٰنِيَةَ أَزْوَاجٍ مِنَ الضَّأْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ﴾ [الانعام ۱۴۳] ''آٹھ قسم کے جانور دو بھیڑ کی جنس یعنی نر و مادہ اور دو بکری کی جنس یعنی نر و مادہ......'' کے متعلق فرماتے ہیں کہ آٹھ قسم کے جانور اونٹ، گائے، بھیڑ، بکری کے جوڑے یعنی نر و مادہ آسانی کے ساتھ میسر آنے والے اور جو بڑے ہوں زیادہ افضل ہیں۔

(۶) باب مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يُضَحَّى بِهِ مِنَ الْغَنَمِ

بکری کی قربانی کرنا مستحب ہے

(۱۹۰۸۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ

زَوْجِ النَّبِيِّ -ﷺ- : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- أَمَرَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ يَطَأُ فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ وَيَبْرُكُ فِي سَوَادٍ فَأُتِيَ بِهِ لِيُضَحِّيَ بِهِ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ هَارُونَ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ. [صحيح۔ مسلم ۱۹۶۷]

(۱۹۰۸۴) حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے سینگوں والا مینڈھا جس کی ٹانگیں، پیٹ اور آنکھیں بھی سیاہ تھیں، لانے کا حکم دیا تاکہ قربانی کیا جا سکے۔

(۱۹۰۸۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَدِيبُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الإِسْمَاعِيلِيُّ أَخْبَرَنِي أَبُو الْقَاسِمِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- انْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۹۰۸۵) حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ دو سینگوں والے چتکبرے مینڈھے لائے گئے نبی ﷺ نے ان کو ذبح فرمایا۔

(۱۹۰۸۶) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دُحَيْمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحُنَيْنِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْقَاضِي أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بِكَبْشٍ أَقْرَنَ فَحِيلٍ يَأْكُلُ فِي سَوَادٍ وَيَشْرَبُ فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ وَيَمْشِي فِي سَوَادٍ. لَفْظُ حَدِيثِ الْفَضْلِ. [ضعيف]

(۱۹۰۸۶) حضرت ابو سعید خدری ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سینگ والا سانڈ مینڈھا قربان کیا، جس کے ہونٹ اور منہ کالا تھا۔ آنکھیں اور پاؤں بھی سیاہ تھے۔

(۱۹۰۸۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : ذَبَحَ النَّبِيُّ -ﷺ- يَوْمَ الذَّبْحِ كَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ مَوْجُوءَيْنِ. [ضعيف]

(۱۹۰۸۷) حضرت جابر بن عبداللہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو سینگوں والے، چتکبرے، خصی مینڈھے ذبح کیے۔

(۱۹۰۸۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

أَوْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الشَّكُّ مِنْ سُفْيَانَ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- إِذَا ضَحَّى دَعَا بِكَبْشَيْنِ عَظِيمَيْنِ سَمِينَيْنِ أَمْلَحَيْنِ مَوْجِيَّيْنِ أَقْرَنَيْنِ فَذَبَحَ أَحَدَهُمَا عَنْ أُمَّتِهِ مَنْ شَهِدَ لَهُ بِالْبَلاَغِ وَشَهِدَ لِلَّهِ بِالتَّوْحِيدِ وَيَذْبَحُ الآخَرَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ. [ضعيف]

(۱۹۰۸۸) حضرت سفیان سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب قربانی کا ارادہ کرتے تو دو موٹے تازے، چتکبرے، سینگوں والے اور خصی مینڈھے قربانی کرتے ایک قربان اپنی امت اور جس نے دین اسلام کو پہنچانا اور اللہ کی وحدانیت کی گواہی دی اور دوسری قربانی محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ کی جانب سے کرتے۔

(۱۹۰۸۹) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَارِثِ الأَصْبَهَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنِي بَيَانُ بْنُ أَحْمَدَ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ عُفَيْرِ بْنِ مَعْدَانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :خَيْرُ الضَّحَايَا الْكَبْشُ الأَقْرَنُ .

وَرُوِيَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ :خَيْرُ الضَّحَايَا الْكَبْشُ الأَقْرَنُ وَخَيْرُ الْكَفَنِ الْحُلَّةُ .

وَقَدْ مَضَى فِي كِتَابِ الْجَنَائِزِ. [ضعيف]

(۱۹۰۸۹) حضرت ابو امامہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین قربانی سینگوں والا مینڈھا ہے۔

(ب) عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین قربانی سینگوں والا مینڈھا ہے اور بہترین کفن سفید کپڑا ہے۔

(۱۹۰۹۰) أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْجُمَاهِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي ثِفَالٍ الْمُرِّيِّ عَنْ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ :دَمُ عَفْرَاءَ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ دَمِ سَوْدَاوَيْنِ .

وَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ ثَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ عَنْ سُلْمَى يَعْنِي ابْنَ عَتَّابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :لَدَمُ بَيْضَاءَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ دَمِ سَوْدَاوَيْنِ.

قَالَ الْبُخَارِيُّ وَيَرْفَعُهُ بَعْضُهُمْ وَلاَ يَصِحُّ.

(۱۹۰۹۱) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ :عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِءُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعَ هُبَيْرَةَ وَعُمَارَةَ بْنَ عَبْدٍ قَالاَ سَمِعْنَا عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقُولُ :ثَنِيًّا فَصَاعِدًا وَاسْتَسْمِنْ فَإِنْ أَكَلْتَ أَكَلْتَ طَيِّبًا وَإِنْ أَطْعَمْتَ أَطْعَمْتَ طَيِّبًا. [صحيح]

(۱۹۰۹۱) ہبیرہ اور عمارہ بن عبید فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ فرماتے ہیں: دو دانت والا جانور یا اس سے بڑا اور موٹا تازہ جانور قربان کرو۔ اگر آپ کھائیں تو کھانے کے اعتبار سے بہتر ہو۔ اگر آپ کھلائیں تو کھلانے کے اعتبار سے بھی عمدہ ہو۔

(۱۹۰۹۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ الْهَيْثَمِ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ بْنَ أَبِي اللَّيْثِ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا الأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: الثَّنِيُّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الْهَرِمِ اللَّهُ أَحَقُّ بِالْغَنَاءِ وَالْكَرَمُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الثَّنِيِّ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أُضَحِّيَ بِهِ. هَذَا مَوْقُوفٌ. [صحیح]

(۱۹۰۹۲) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو دانت والا جانور مجھے بوڑھے جانور سے زیادہ محبوب ہے۔ اللہ زیادہ حق رکھتا ہے حکم دینے کا اور سخاوت مجھے دو دانت والے جانور سے زیادہ محبوب ہے اور قربانی کرنا مجھے اس سے بھی زیادہ محبوب ہے۔

(۱۹۰۹۳) وَقَدْ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَارِثِ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَتُّوَيْهِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ جُنَادَةَ عَنْ سِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- قَالَ: اللَّهُ أَحَقُّ بِالْغَنَاءِ وَالْوَفَاءِ اشْتَرِهَا جَذَعَةً سَمِينَةً فَانْسُكْ بِهَا عَنْكَ. يَعْنِي ضَحِّ. [ضعیف]

(۱۹۰۹۳) سنان بن سلمہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ رب العزت حکم دینے اور وفا کا زیادہ حق رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ موٹا تازہ جذعہ خرید کر اپنی طرف سے قربانی کریں۔

(۷) باب مَا وَرَدَ النَّهْيُ عَنِ التَّضْحِيَةِ بِهِ

ایسے جانور جن کی قربانی کرنا ممنوع ہے

(۱۹۰۹۴) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ دُرُسْتَوَيْهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- سُئِلَ مَاذَا يُتَّقَى مِنَ الضَّحَايَا؟ فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَقَالَ: أَرْبَعًا. وَكَانَ الْبَرَاءُ يُشِيرُ بِيَدِهِ وَيَقُولُ وَيَدِي أَقْصَرُ مِنْ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ-: الْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا وَالْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَالْمَرِيضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَجْفَاءُ الَّتِي لاَ تُنْقِي. [صحیح]

(۱۹۰۹۴) براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کن جانوروں کی قربانی سے بچا جائے؟

آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ کے اشارہ سے فرمایا: چار قسم کے جانوروں کی قربانی سے بچا جائے براء بن عازب نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ میرا ہاتھ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ سے چھوٹا ہے۔ ایسا لنگڑا جانور جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو اور بھینگا پن جس کا بھینگا پن ظاہر ہو اور ایسا بیمار جس کی مرض واضح ہو اور ایسا بوڑھا جانور جس کی ہڈیوں میں گودا نہ ہو۔

(۱۹۰۹۵) أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ : عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ الْخُزَاعِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ : عُبَيْدُ بْنُ فَيْرُوزَ هَذَا مِنْ أَهْلِ مِصْرَ وَلَمْ نَدْرِ أَلَقِيَهُ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَمْ لاَ فَنَظَرْنَا فَإِذَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزَ.

(۱۹۰۹۶) أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ أَخْبَرَنَا عَلِيٌّ أَخْبَرَنَا أَبُو شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ فَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزَ.

قَالَ عَلِيٌّ : ثُمَّ نَظَرْنَا فَإِذَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزَ.

حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزَ.

قَالَ عَلِيٌّ : فَإِذَا الْحَدِيثُ يَدُورُ عَلَى حَدِيثِ شُعْبَةَ.

(۱۹۰۹۷) يُرِيدُ مَا أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فُورَكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ فَيْرُوزَ قَالَ : سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- أَوْ نَهَى عَنْهُ مِنَ الأَضَاحِيِّ؟ فَقَالَ : قَامَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- هَكَذَا وَيَدِي أَقْصَرُ مِنْ يَدِهِ : أَرْبَعٌ لاَ يُجْزِينَ الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَالْمَرِيضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا وَالْكَسِيرَةُ الَّتِي لاَ تُنْقِي. قُلْتُ : إِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ فِي السِّنِّ نَقْصٌ أَوْ فِي الأُذُنِ نَقْصٌ. فَقَالَ : فَمَا كَرِهْتَ مِنْهُ فَدَعْهُ وَلاَ تُحَرِّمْهُ عَلَى أَحَدٍ. [صحيح]

(۱۹۰۹۷) عبید بن فیروز کہتے ہیں: میں نے براء بن عازب سے پوچھا کہ رسول اللہ کن جانوروں کی قربانی سے منع کرتے تھے؟ فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اس طرح اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا (لیکن میرا ہاتھ رسول اللہ کے ہاتھ سے چھوٹا ہے) کہ چار قسم کے جانوروں کی قربانی کرنا جائز نہیں ہے: بھینگا جانور جس کا بھینگا پن ظاہر ہو بیمار جانور جس کی بیماری واضح ہو اور ایسا لنگڑا جانور جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو اور ایسا بوڑھا جانور جس کی ہڈیوں میں گودا نہ ہو۔ راوی کہتے ہیں: میں دانت یا کان میں نقص کو ناپسند کرتا ہوں۔ فرمایا: جس کو تو ناپسند کرتا ہے چھوڑ دے لیکن کسی دوسرے کے اوپر حرام قرار نہ دے۔

(۱۹۰۹۸) أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ الْخُزَاعِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

بِنَحْوِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ سَمَاعَ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مِنْ عُبَيْدٍ.

قَالَ عَلِيٌّ :ثُمَّ نَظَرْنَا فَإِذَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزَ.

(۱۹۰۹۹) أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا عَلِيٌّ أَخْبَرَنَا أَبُو شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ ح وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ بْنُ أَبِي الْمَعْرُوفِ الإِسْفَرَائِينِيُّ بِهَا أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ نَصْرٍ الْحَذَّاءُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْقَاسِمِ مَوْلَى خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزَ قَالَ :سَأَلْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قُلْتُ حَدِّثْنِي مَا كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- مِنَ الضَّحَايَا؟ قَالَ : أَرْبَعٌ وَيَدِي أَقْصَرُ مِنْ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ :أَرْبَعٌ لاَ تَجُوزُ الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَالْمَرِيضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا وَالْعَجْفَاءُ الَّتِي لاَ تُنْقِي . قَالَ عَلِيٌّ : فَإِذَا الْحَدِيثُ حَدِيثُ لَيْثٍ.

قَالَ عَلِيٌّ قَالَ عُثْمَانُ فَقُلْتُ لِلَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ :يَا أَبَا الْحَارِثِ إِنَّ شُعْبَةَ يَرْوِي هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ فَيْرُوزَ؟ قَالَ :لاَ إِنَّمَا حَدَّثَنَا بِهِ سُلَيْمَانُ عَنِ الْقَاسِمِ مَوْلَى خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزَ. قَالَ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ فَلَقِيتُ شُعْبَةَ فَقُلْتُ :إِنَّ لَيْثًا حَدَّثَنَا بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزَ وَجَعَلَ مَكَانَ :الْكَسِيرُ الَّتِي لاَ تُنْقِي الْعَجْفَاءُ الَّتِي لاَ تُنْقِي . قَالَ فَقَالَ شُعْبَةُ هَكَذَا حَفِظْتُهُ كَمَا حَدَّثْتُ بِهِ. كَذَا رَوَاهُ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ. [صحيح]

(۱۹۰۹۹) عبید بن فیروز نے براء سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کن جانوروں کی قربانی کو ناپسند فرماتے تھے؟ فرمایا: چار قسم کے جانوروں کی قربانی کو ناپسند فرماتے تھے (اور پھر فرمایا: میرا ہاتھ نبی ﷺ کے ہاتھ سے چھوٹا ہے) فرمایا: چار قسم کے جانوروں کی قربانی جائز نہیں: بھینگا جانور جس کا بھینگا پن ظاہر ہو، ایسا بیمار جانور جس کی بیماری واضح ہو اور لنگڑا جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو اور ایسا بوڑھا جانور جس کی ہڈیوں میں گودا نہ ہو۔

(ب) قاسم عبید بن فیروز سے نقل فرماتے ہیں کہ انھوں نے ((الْكَسِيرُ الَّتِي لاَ تُنْقِي)) کی جگہ ((الْعَجْفَاءُ الَّتِي لاَ تُنْقِي)) کے الفاظ ذکر کیے ہیں۔

(۱۹۱۰۰) وَلَقَدْ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ بْنُ عَبْدَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزَ مَوْلَى بَنِي شَيْبَانَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- مَا يُتَّقَى مِنَ الضَّحَايَا؟ فَقَالَ :أَرْبَعٌ . وَأَشَارَ بِيَدِهِ فَقَالَ يَدِي أَقْصَرُ مِنْ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- :الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَالْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا وَالْمَرِيضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَجْفَاءُ الَّتِي لاَ تُنْقِي . قَالَ فَقُلْتُ لِلْبَرَاءِ : فَإِنِّي أَكْرَهُ

النَّقْصَ فِي الْقَرْنِ وَالأُذُنِ وَالسِّنِّ قَالَ : فَاكْرَهْ لِنَفْسِكَ مَا شِئْتَ وَلاَ تُحَرِّمْ ذَلِكَ عَلَى أَحَدٍ.
وَكَذَلِكَ رَوَاهُ أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ لَمْ يَذْكُرِ الْقَاسِمَ فِي إِسْنَادِهِ. وَكَذَلِكَ رَوَاهُ يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ وَشُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَذَكَرَ شُعْبَةُ سَمَاعَ سُلَيْمَانَ مِنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزَ وَفِيمَا بَلَغَنِي عَنْ أَبِي عِيسَى التِّرْمِذِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيِّ : أَنَّهُ كَانَ يَمِيلُ إِلَى تَصْحِيحِ رِوَايَةِ شُعْبَةَ وَلاَ يَرْضَى رِوَايَةَ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ فَاللَّهُ أَعْلَمُ. [صحيح]

(۱۹۱۰۰) براء بن عازب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: کن جانوروں کی قربانی سے بچا جائے؟ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: چار قسم کے جانوروں کی قربانی سے بچا جائے۔ پھر فرمایا: میرا ہاتھ نبی ﷺ کے ہاتھ سے چھوٹا ہے۔ بھینگا جانور جس کا بھینگا پن ظاہر ہو اور لنگڑا جانور جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو اور ایسا بیمار جانور جس کی بیماری واضح ہو اور ایسا بوڑھا جانور جس کی ہڈیوں میں گودا نہ ہو۔ عبید بن فیروز کہتے ہیں: میں سینگ کان اور دانت کے عیب کو ناپسند کرتا ہوں تو براء کہنے لگے: اپنے لیے جو مرضی ناپسند کرو لیکن دوسرے کسی پر حرام نہ کرنا۔

(۱۹۱۰۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى (ح) قَالَ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا عِيسَى هُوَ ابْنُ يُونُسَ الْمَعْنَى عَنْ ثَوْرٍ حَدَّثَنِي أَبُو حُمَيْدٍ الرُّعَيْنِيُّ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ ذُو مِصْرَ قَالَ : أَتَيْتُ عُتْبَةَ بْنَ عَبْدٍ السُّلَمِيَّ فَقُلْتُ يَا أَبَا الْوَلِيدِ إِنِّي خَرَجْتُ أَلْتَمِسُ الضَّحَايَا فَلَمْ أَجِدْ شَيْئًا يُعْجِبُنِي غَيْرَ ثَرْمَاءَ فَكَرِهْتُهَا فَمَا تَقُولُ؟ قَالَ : أَفَلاَ جِئْتَنِي بِهَا. قُلْتُ : سُبْحَانَ اللَّهِ تَجُوزُ عَنْكَ وَلاَ تَجُوزُ عَنِّي. قَالَ : نَعَمْ إِنَّكَ تَشُكُّ وَلاَ أَشُكُّ إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَنِ الْمُصْفَرَةِ وَالْمُسْتَأْصَلَةِ وَالْبَخْقَاءِ وَالْمُشَيَّعَةِ وَالْكَسْرَاءِ فَالْمُصْفَرَةُ الَّتِي تُسْتَأْصَلُ أُذُنُهَا حَتَّى يَبْدُوَ سِمَاخُهَا وَالْمُسْتَأْصَلَةُ قَرْنُهَا مِنْ أَصْلِهِ وَالْبَخْقَاءُ الَّتِي تُبْخَقُ عَيْنُهَا وَالْمُشَيَّعَةُ الَّتِي لاَ تَتْبَعُ الْغَنَمَ عَجَفًا وَضَعْفًا وَالْكَسْرَاءُ الْكَسِيرُ. [صحيح]

(۱۹۱۰۱) عتبہ بن عبد سلمی کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اے ابوالولید میں قربانی کی تلاش میں نکلا تو میں نے کوئی قربانی نہ پائی جو مجھے پسند ہو لیکن کان کٹی ہوئی موجود تھی۔ اس کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ فرمایا: کیا آپ اس کو لے کر نہیں آئے؟ میں نے پوچھا: اللہ پاک ہے اس کے لیے جبکہ میرے لیے جائز نہیں ہے؟ فرماتے ہیں: تجھے شک ہے جبکہ مجھے شک نہیں ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا جانور جس کا کان کاٹنے کے بعد اس کا سوراخ واضح ہو جائے اور سینگ جڑ سے اکھاڑ دیا جائے اور آنکھ پھوڑ دی جائے اور کمزوری کی وجہ سے وہ ریوڑ کے ساتھ نہ چل سکے اور ایسا بوڑھا جانور جس کی ہڈیوں کا گودا ختم ہو چکا ہو منع فرمایا ہے۔

(۱۹۱۰۲) أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرُّوذْبَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ شَوْذَبٍ بِوَاسِطٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دُحَيْمٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالأُذُنَ وَأَنْ لاَ نُضَحِّيَ بِمُقَابَلَةٍ وَلاَ مُدَابَرَةٍ وَلاَ شَرْقَاءَ وَلاَ خَرْقَاءَ.

(غ) قَالَ : الْمُقَابَلَةُ مَا قُطِعَ طَرَفُ أُذُنِهَا وَالْمُدَابَرَةُ مَا قُطِعَ مِنْ جَانِبِ الأُذُنِ وَالشَّرْقَاءُ الْمَشْقُوقَةُ وَالْخَرْقَاءُ الْمَثْقُوبَةُ الأُذُنَيْنِ. [صحيح]

(۱۹۱۰۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم قربانی کے جانور کی آنکھ اور کان اچھی طرح دیکھ لیا کریں اور ایسا جانور جس کا کان سامنے سے یا پیچھے سے پھٹا ہوا ہو یا چیرا دیا ہو یا گول سوراخ کیا ہوا ہو ایسا جانور قربان نہ کریں۔

(۱۹۱۰۳) أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ : عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ السَّرَّاجُ حَدَّثَنَا أَبُو شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ وَاقِدٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ وَكَانَ رَجُلاً صَدُوقًا عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَذَكَرَهُ بِمِثْلِهِ زَادَ وَأَنْ لاَ نُضَحِّيَ بِالْعَوْرَاءِ. قَالَ زُهَيْرٌ قُلْتُ لأَبِي إِسْحَاقَ وَذَكَرَ عَضْبَاءَ قَالَ قُلْتُ : مَا الْمُقَابَلَةُ؟ قَالَ : يُقْطَعُ طَرَفُ الأُذُنِ. قُلْتُ : مَا الْمُدَابَرَةُ قَالَ : يُقْطَعُ مُؤَخَّرُ الأُذُنِ. قُلْتُ : مَا الشَّرْقَاءُ قَالَ : تُشَقُّ الأُذُنُ قُلْتُ : الْخَرْقَاءُ قَالَ : تَخْرِقُ أُذُنَهَا السِّمَةُ. [ضعيف]

(۱۹۱۰۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی مثل حدیث ذکر کی ہے لیکن اس میں تھوڑا سا اضافہ ہے کہ ہم بھینگا جانور قربان نہ کریں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے پوچھا: مقابلہ کا کیا معنی ہے؟ کہتے ہیں: ایسا جانور جس کے کان کی ایک طرف کاٹ دی گئی ہو۔ مدابرہ کیا ہوتا ہے؟ کہتے ہیں: جس کا کان پچھلی جانب سے کاٹا گیا ہو۔ میں نے پوچھا: شرقاء کیا ہوتا ہے؟ کہتے ہیں: جس کا کان پھاڑ دیا گیا ہو۔ میں نے پوچھا: خرقاء کیا ہوتا ہے؟ کہتے ہیں: جس کے کان میں سوراخ کر دیا گیا۔

(۱۹۱۰۴) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فُورَكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جُرَيِّ بْنِ كُلَيْبٍ سَمِعَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- أَنْ يُضَحَّى بِعَضْبَاءِ الأُذُنِ وَالْقَرْنِ.

قَالَ قَتَادَةُ وَسَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الْعَضْبِ فَقَالَ : النِّصْفُ فَمَا زَادَ. [ضعيف]

(۱۹۱۰۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا جانور قربانی کرنے سے منع کیا جس کا آدھا کان کاٹ دیا گیا ہو اور نصف سینگ توڑ دیا گیا ہو۔ قتادہ کہتے ہیں: میں نے سعید بن مسیب سے عضب کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: اس کا معنی

نصف ہے۔

(۱۹۱۰۵) وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُجَيٍّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَنْ عَضْبَاءِ الأُذُنِ وَالْقَرْنِ. كَذَا فِي هَاتَيْنِ الرِّوَايَتَيْنِ وَالأُولَى أَمْثَلُهُمَا وَالأُخْرَى أَضْعَفُهُمَا

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَوْقُوفًا خِلاَفُ ذَلِكَ فِي الْقَرْنِ. [ضعیف]

(۱۹۱۰۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا جانور قربانی کرنے سے منع کیا جس کا آدھا کان کاٹ دیا گیا ہو اور نصف سینگ توڑ دیا گیا ہو۔

(۱۹۱۰۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ شَوْذَبٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ حُجَيَّةُ : كُنَّا عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ : الْبَقَرَةُ فَقَالَ عَنْ سَبْعَةٍ قَالَ : الْقَرْنُ قَالَ : لاَ يَضُرُّكَ قَالَ : الْعَرْجَاءُ قَالَ : إِذَا بَلَغَتِ الْمَنْسَكَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالأُذُنَ. [ضعیف]

(۱۹۱۰۶) حجیہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ ایک شخص نے پوچھا: گائے کتنے آدمیوں کی جانب سے ہوتی ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سات کی جانب سے۔ اس شخص نے سینگ کے بارے میں پوچھا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا کوئی حرج نہیں۔ اس شخص نے لنگڑے پن کے بارے میں پوچھا تو۔ فرمایا: جب قربانی قربان گاہ پہنچ جائے تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں آنکھ اور کان غور سے دیکھنے کا حکم دیا تھا۔

(۱۹۱۰۷) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا ابْنُ شَوْذَبٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْبَقَرَةِ فَقَالَ : عَنْ سَبْعَةٍ قَالَ : مَكْسُورَةُ الْقَرْنِ قَالَ : لاَ تَضُرُّكَ قَالَ : الْعَرْجَاءُ قَالَ : إِذَا بَلَغَتِ الْمَنْسَكَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالأُذُنَ.

فَهَذَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ الْمُرَادَ بِالأَوَّلِ إِنْ صَحَّ التَّنْزِيهُ فِي الْقَرْنِ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : وَلَيْسَ فِي الْقَرْنِ نَقْصٌ يَعْنِي لَيْسَ فِي نَقْصِهِ أَوْ فَقْدِهِ نَقْصٌ فِي اللَّحْمِ. [ضعیف]

(۱۹۱۰۷) حجیہ بن عدی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ سے گائے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: یہ سات آدمیوں کی جانب سے ہوتی ہے اور جب ان سے ٹوٹے ہوئے سینگ والے جانور کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: کوئی حرج نہیں۔ اس شخص نے لنگڑے پن کے بارے میں پوچھا تو کہنے لگے: جب قربانی قربان گاہ پہنچ جائے تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کان اور آنکھ غور سے دیکھنے کا حکم دیا۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سینگ کا ٹوٹ جانا یا نہ ہونا قربانی کے جانور کو نقصان نہیں دیتا۔

(۸)باب مَا جَاءَ فِي الصَّغِيرَةِ الْأُذُنِ
چھوٹے کان والے کا حکم

(۱۹۱۰۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْكَارِزِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُضَحَّى بِالضَّمْعَاءِ. قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ قَالَ الأَصْمَعِيُّ :الضَّمْعَاءُ هِيَ الصَّغِيرَةُ الأُذُنِ. [صحیح]

(۱۹۱۰۸) ابو جمرہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: چھوٹے کانوں والے جانور کی قربانی کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۹)باب وَقْتِ الأُضْحِيَّةِ
قربانی کرنے کے وقت کا بیان

(۱۹۱۰۹) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْلِمٍ :إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فِي يَوْمِ نَحْرٍ فَقَالَ :إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هَذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ عَجَّلَهُ لأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ . يَعْنِي فَقَامَ خَالِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أُصَلِّيَ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ فَقَالَ :اجْعَلْهَا مَكَانَهَا أَوْ قَالَ اذْبَحْهَا وَلَنْ تُوفِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ . [صحیح]

(۱۹۱۰۹) شعبی براء سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے دن خطبہ ارشاد فرمایا کہ اس دن میں سب سے پہلا کام نماز پڑھنا اور اس کے بعد جا کر قربانی کرنا ہے۔ جس نے یہ کام کیا اس نے ہمارے طریقے کو پالیا اور جس نے نماز پڑھنے سے پہلے ہی قربانی کر دی تو یہ اس کے گھر والوں کے لیے گوشت تو ہے لیکن قربانی نہیں۔ راوی کہتے ہیں: میرے ماموں ابو بردہ بن نیار کھڑے ہوئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے نماز سے پہلے قربانی کر دی۔ لیکن اب میرے پاس دو دانت والے جانور سے بہتر جذعہ موجود ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو قربانی کر دو۔ لیکن تمہارے بعد یہ کسی سے کفایت نہ کرے گا۔

(۱۹۱۱۰) وَأَخْبَرَنَا عَلِيٌّ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَهُ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ وَقَالَ :اجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تَجْزِيَ أَوْ تُوفِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ .

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ وَحَجَّاجِ بْنِ مِنْهَالٍ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ شُعْبَةَ. [صحيح]

(۱۹۱۱۰) شعبہ اپنی سند سے بیان کرتے ہیں کہ تو اس کی جگہ پر ذبح کر دے لیکن تیرے بعد کسی سے بھی یہ کفایت نہ کرے گا۔

(۱۹۱۱۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُكْرَمٍ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ أَخْبَرَنَا فِرَاسٌ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ :مَنْ صَلَّى صَلاَتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا فَلاَ يَذْبَحْ حَتَّى يَنْصَرِفَ . فَقَامَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللَّهِ فَعَلْتُ فَقَالَ :هُوَ شَيْءٌ عَجَّلْتَهُ . قَالَ :فَإِنَّ عِنْدِي جَذَعَةً هِيَ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّتَيْنِ أَذْبَحُهَا؟ قَالَ :نَعَمْ وَلاَ تَجْزِي عَنْ إِنْسَانٍ بَعْدَكَ .

قَالَ عَامِرٌ :فَهِيَ خَيْرُ نَسِيكَتَيْنِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُوسَى بْنِ إِسْمَاعِيلَ. [صحيح]

(۱۹۱۱۱) عامر حضرت براء بن عازب سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک دن نماز پڑھائی اور فرمایا: جس نے ہماری طرح نماز پڑھی اور ہمارے قبلہ کی طرف متوجہ ہوا وہ نماز سے پہلے قربانی ذبح نہ کرے۔ ابو بردہ بن نیار نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے جانور ذبح کر دیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے جلدی کی ہے۔ ابو بردہ نے کہا: میرے پاس دو دانت والے جانور سے بہتر جزعہ موجود ہے، کیا میں اس کو ذبح کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قربانی کر دو لیکن تمہارے بعد یہ کسی انسان سے کفایت نہ کرے گی۔

(۱۹۱۱۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو النَّضْرِ :مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوبَ أَخْبَرَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلاَةِ فَقَالَ :مَنْ صَلَّى صَلاَتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ أَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلاَةِ فَتِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ . فَقَامَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَقَدْ نَسَكْتُ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ إِلَى الصَّلاَةِ وَقَدْ عَرَفْتُ أَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ فَتَعَجَّلْتُ وَأَكَلْتُ وَأَطْعَمْتُ أَهْلِي وَجِيرَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ .

قَالَ :فَإِنَّ عِنْدِي عَنَاقًا جَذَعَةً خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَهَلْ تَجْزِي عَنِّي؟ قَالَ :نَعَمْ وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ .

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُسَدَّدٍ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ قُتَيْبَةَ وَهَنَّادٍ عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ.

[صحيح۔ متفق عليه]

(۱۹۱۱۲) امام شعبی رحمہ اللہ حضرت براء بن عازب سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے دن نماز کے بعد ہمیں

خطبہ ارشاد فرمایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہماری طرح نماز ادا کی اور اس کے بعد قربانی ذبح کی، اس نے قربانی کر دی اور جس نے نماز سے پہلے ہی قربانی کی تو یہ گوشت والی بکری ہے۔ ابو بردہ بن نیار کھڑے ہوئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے نماز کی جانب آنے سے پہلے ہی قربانی کر دی۔ کیونکہ میں یہ جانتا تھا کہ یہ دن کھانے پینے کا ہے۔ میں نے جلدی کی تو میں نے خود بھی اپنے گھر والوں اور ہمسایوں کو بھی کھلایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ گوشت کی بکری ہے۔ ابو بردہ کہنے لگے: میرے پاس بکری کا جذعہ جو مسنہ دو بکریوں سے بھی زیادہ بہتر ہے۔ کیا یہ مجھ سے کفایت کر جائے گا؟ فرمایا: تیری جانب سے کفایت کر جائے گا لیکن تیرے بعد کسی سے کفایت نہ کرے گا۔

(۱۹۱۱۲) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّزَّازُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : لاَ يَذْبَحَنَّ أَحَدٌ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ . فَقَامَ إِلَيْهِ خَالِي فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا الْيَوْمَ فِيهِ اللَّحْمُ كَثِيرٌ وَإِنِّي ذَبَحْتُ نَسِيكَتِي لِيَأْكُلَ أَهْلِي وَجِيرَانِي وَإِنَّ عِنْدِي عَنَاقَ لَبَنٍ خَيْرٌ مِنْ شَاةِ لَحْمٍ فَأَذْبَحُهَا؟ قَالَ : نَعَمْ وَلاَ تَجْزِي جَذَعَةٌ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ وَهِيَ خَيْرُ نَسِيكَتِكَ .

أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ مِنْ وَجْهَيْنِ آخَرَيْنِ عَنْ دَاوُدَ وَاسْتَشْهَدَ بِهِ الْبُخَارِيُّ. [صحيح]

(۱۹۱۱۲) براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز پڑھنے سے پہلے کوئی قربانی ذبح نہ کرے۔ میرے ماموں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس دن میں گوشت بہت زیادہ ہوتا ہے۔ میں نے اپنے گھر والوں اور ہمسایوں کو کھلانے کے لیے پہلے ہی ذبح کر دیا۔ میرے پاس بکری کا جذعہ جو گوشت والی بکری سے بہتر ہے، کیا میں اس کو ذبح کر دوں؟ فرمایا: ذبح کر لو لیکن آپ کے بعد جذعہ کسی سے کفایت نہ کرے گا۔ یہ تیری بہترین قربانی ہے۔

(۱۹۱۱۴) وَقَالَ مُطَرِّفٌ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ -ﷺ- : مَنْ ضَحَّى قَبْلَ الصَّلاَةِ فَإِنَّمَا ذَبَحَ لِنَفْسِهِ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلاَةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ . أَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلاَمِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُطَرِّفٍ فَذَكَرَهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ مُسَدَّدٍ عَنْ خَالِدٍ. [صحیح۔ متفق علیه]

(۱۹۱۱۴) براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی تو اس نے اپنے لیے ذبح کی ہے اور جس نے نماز کے بعد جانور ذبح کیا تو اس کی قربانی مکمل ہوئی اور اس نے مسلمانوں کے طریقے کو پا لیا۔

(۱۹۱۱۵) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فُورَكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ يُحَدِّثُ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ : ذَبَحَ أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلاَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : أَبْدِلْهَا . فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ عِنْدِى إِلاَّ جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ قَالَ : اجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تَجْزِىَ أَوْ تُوفِىَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ .

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِىُّ وَمُسْلِمٌ فِى الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ . [صحيح]

(۱۹۱۱۵) براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابو بردہ نے نماز سے پہلے قربانی کر لی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی جگہ اور قربانی کر۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے پاس مسنہ سے بہتر جذعہ موجود ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی جگہ ذبح کر دو لیکن آپ کے بعد کسی سے بھی یہ کفایت نہ کرے گا۔

(۱۹۱۱۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِىُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَخْتُوَيْهِ حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِى ابْنَ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَهِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- صَلَّى ثُمَّ خَطَبَ فَأَمَرَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلاَةِ أَنْ يُعِيدَ ذِبْحًا قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ فَقَالَ : إِنَّ جِيرَانِى بِهِمْ فَاقَةٌ أَوْ قَالَ خَاصَّةٌ فَذَبَحْتُ قَبْلَ الصَّلاَةِ وَعِنْدِى عَنَاقٌ هِىَ أَحَبُّ إِلَىَّ مِنْ شَاتَىْ لَحْمٍ قَالَ فَرَخَّصَ لَهُ فَإِنْ كَانَتْ رُخْصَةً لَهُ كَانَ ذَلِكَ وَإِلاَّ فَلاَ عِلْمَ لِى ثُمَّ انْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ يَعْنِى فَذَبَحَهُمَا وَتَفَرَّقَ النَّاسُ إِلَى غُنَيْمَةٍ فَتَجَزَّعُوهَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِى الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ وَرَوَاهُ الْبُخَارِىُّ عَنْ حَامِدِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ إِلَى قَوْلِهِ فَرَخَّصَ لَهُ . [صحيح]

(۱۹۱۱۶) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا اور حکم دیا کہ جس نے نماز سے پہلے جانور ذبح کر دیا تو وہ اس کی جگہ دوسرا ذبح کرے۔ ایک انصاری نے کھڑے ہو کر کہا: میرا ہمسایہ فاقے سے تھا، میں نے نماز سے پہلے ہی ذبح کر دیا۔ لیکن میرے پاس بکری کا بچہ جو مجھے گوشت کی دو بکریوں سے زیادہ اچھا لگتا ہے موجود ہے تو آپ ﷺ نے اس کو رخصت دے دی۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں مینڈھے ذبح کیے اور لوگوں نے جا کر اپنی بکریاں ذبح کیں۔

(۱۹۱۱۷) أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ الأَصْبَهَانِىُّ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ ابْنُ الأَعْرَابِىِّ وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ قَالاَ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبَ بْنَ سُفْيَانَ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ : شَهِدْتُ الأَضْحَى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ : إِنَّ نَاسًا ذَبَحُوا قَبْلَ الصَّلاَةِ فَقَالَ : مَنْ ذَبَحَ مِنْكُمْ قَبْلَ الصَّلاَةِ فَلْيُعِدْ ذَبِيحَتَهُ وَمَنْ لاَ فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللَّهِ .

لَفْظُ حَدِيثِ ابْنِ الأَعْرَابِىِّ وَفِى رِوَايَةِ الصَّفَّارِ فَعَلِمَ أَنَّ نَاسًا وَقَالَ : فَلْيُعِدْ أُضْحِيَتَهُ وَمَنْ لاَ يَكُنْ فَلْيَذْبَحْ

عَلَى اسْمِ اللَّهِ.
رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ وَابْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ سُفْيَانَ.
فَفِي هَذِهِ الأَخْبَارِ دَلاَلَةٌ عَلَى أَنَّ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ صَلاَةِ النَّبِيِّ -ﷺ- فَلَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ. [صحيح]

(۱۹۱۱۷) جندب بن سفیان فرماتے ہیں: میں قربانی کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا کہ ایک شخص نے کہا: لوگوں نے نماز سے پہلے ہی قربانیاں کر دی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز سے پہلے قربانی کر دی تو اس کی جگہ دوسری قربانی کرے۔ جس نے ابھی تک قربانی نہیں کی وہ اللہ کا نام لے کر قربانی کرے۔

(ب) سفار کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کو لوگوں کی قربانیوں کے بارے میں علم ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان کی جگہ اور قربانیاں کرو اور جس نے ابھی تک قربانی نہیں کی۔ وہ اللہ کا نام لے کر قربانی کرے۔ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ نماز سے پہلے کی ہوئی قربانی شمار نہ کی جائے گی۔

(۱۹۱۱۸) وَقَدْ أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خُمَيْرٍ الرَّحَبِيُّ قَالَ: خَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُسْرٍ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- مَعَ النَّاسِ فِي يَوْمِ عِيدِ فِطْرٍ أَوْ أَضْحَى فَأَنْكَرَ إِبْطَاءَ الإِمَامِ وَقَالَ: إِنَّا كُنَّا قَدْ فَرَغْنَا سَاعَتَنَا هَذِهِ وَذَلِكَ حِينَ التَّسْبِيحِ.
وَرُوِّينَا عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- كَانَ يَغْدُو إِلَى الأَضْحَى وَالْفِطْرِ حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ فَيَتِمُّ طُلُوعُهَا. فَالنَّبِيُّ -ﷺ- كَانَ يُصَلِّي صَلاَةَ الْعِيدِ فِي أَوَّلِ الْوَقْتِ فَمَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ صَلاَةِ النَّبِيِّ -ﷺ- وَأَكَلَ وَأَطْعَمَ أَهْلَهُ وَجِيرَانَهُ كَمَا رُوِّينَا فِي حَدِيثِ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ كَانَ ذَبْحُهُ وَاقِعًا قَبْلَ أَنْ يَحِلَّ وَقْتُهُ وَذَلِكَ لاَ يُجْزِئُ فَلِذَلِكَ أَمَرَ بِالإِعَادَةِ فَمَنْ ضَحَّى بَعْدَ الْوَقْتِ الَّذِي تَحِلُّ فِيهِ الصَّلاَةُ وَيَمْضِي مِقْدَارُ صَلاَةِ النَّبِيِّ -ﷺ- وَخُطْبَتِهِ أَجْزَأَتْ أُضْحِيَتُهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ. [صحيح]

(۱۹۱۱۸) یزید بن خمیر فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن بسر عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے دن لوگوں کے ساتھ نکلے تو امام کے دیر سے آنے کو ناپسند کیا اور کہنے لگے: اس وقت تک تو ہم فارغ ہو چکے ہوتے تھے۔

(ب) حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ عید الاضحیٰ اور عید الفطر کی جانب مکمل سورج طلوع ہو جانے کے بعد نکل آتے اور عید کی نماز اول وقت میں پڑھا دیتے۔ جس نے آپ ﷺ کی نماز سے پہلے کھا لیا اور اپنے گھر والوں اور ہمسایوں کو کھلایا جیسے ابو بردہ بن نیار کی حدیث میں واضح ہے یہ جائز نہ تھا، اس لیے تو نبی ﷺ نے ان کو دوبارہ قربانی کرنے کا حکم دیا۔

(۱۰) باب مَنْ شَاءَ مِنَ الأَئِمَّةِ ضَحَّى فِي مُصَلَّاهُ وَمَنْ شَاءَ فِي مَنْزِلِهِ

امام عیدگاہ یا اپنے گھر قربانی کر سکتا ہے

(۱۹۱۱۹) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ فَرْقَدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- كَانَ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلَّى.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ يَحْيَى بْنِ بُكَيْرٍ. [صحيح- بخاری ۵۵۵۲]

(۱۹۱۱۹) نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قربانی عیدگاہ میں ذبح اور نحر کرتے۔

(۱۹۱۲۰) أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَامِدِ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا أَبُو الأَزْهَرِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يَذْبَحُ أُضْحِيَتَهُ بِالْمُصَلَّى. قَالَ نَافِعٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ لَفْظُ حَدِيثِ الْعَامِرِيِّ وَفِي حَدِيثِ أَبِي الأَزْهَرِ أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- كَانَ. [صحيح]

(۱۹۱۲۰) نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قربانی عیدگاہ میں ذبح کرتے اور نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کرتے تھے۔

(۱۹۱۲۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ الْهُجَيْمِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَنْحَرُ فِي الْمَنْحَرِ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ مَنْحَرِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ : وَكَانَ الْقَاسِمُ يَنْحَرُ فِي أَهْلِهِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيِّ وَإِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ دُونَ فِعْلِ الْقَاسِمِ. [صحيح]

(۱۹۱۲۱) نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کی قربانی کی جگہ قربانی ذبح کرتے تھے۔ عبیداللہ کہتے ہیں کہ قاسم اپنے گھر قربانی نحر کرتے تھے۔

(۱۱) باب الذَّكَاةِ فِي الْمَقْدُورِ عَلَيْهِ مَا بَيْنَ اللَّبَّةِ وَالْحَلْقِ

حلق اور لبہ کے درمیان سے ذبح کرنا

(۱۹۱۲۲) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ وَأَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ سَعِيدٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ : الذَّكَاةُ فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ. [صحيح]

(۱۹۱۲۲) سعید بن جبیر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ حلق اور لبہ کے درمیان سے ذبح کرنا چاہیے۔

(۱۹۱۲۳) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الأَرْدَسْتَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ الْعِرَاقِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : الذَّكَاةُ فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ. [صحيح]

(۱۹۱۲۳) سعید بن جبیر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ حلق اور لبہ کے درمیان سے ذبح کرنا چاہیے۔

(۱۹۱۲٤) وَبِإِسْنَادِهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ فُرَافِصَةَ الْحَنَفِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ : الذَّكَاةُ فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ وَلاَ تَعْجَلُوا الأَنْفُسَ أَنْ تَزْهَقَ.

وَقَدْ رُوِيَ هَذَا مِنْ وَجْهٍ ضَعِيفٍ مَرْفُوعًا وَلَيْسَ بِشَيْءٍ. [ضعيف]

(۱۹۱۲۴) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حلق اور لبہ کے درمیان ذبح کیا جائے تاکہ جان مشقت سے نہ نکلے۔

(۱۹۱۲۵) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا تَمْتَامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ الْمَرْوَزِيُّ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عُثْمَانَ : سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدَانَ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ : مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْكَارِزِيُّ إِمْلاَءً أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ الصَّائِغُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالاَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : لاَ تَأْكُلُوا الشَّرِيطَةَ فَإِنَّهَا ذَبِيحَةُ الشَّيْطَانِ. [ضعيف]

(۱۹۱۲۵) عکرمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: شریطہ نہ کھاؤ (یعنی ایسا جانور جس کی جلد کاٹی گئی ہو، رگوں سے خون بہے اور اسی طرح چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ وہ مرجائے) یہ شیطان کا ذبیحہ ہے۔

(۱۹۱۲۶) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيسَى مَوْلَى ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ بِهَذَا الإِسْنَادِ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ - ﷺ - عَنْ شَرِيطَةِ الشَّيْطَانِ وَهِيَ الَّتِي تُذْبَحُ فَيُقْطَعُ الْجِلْدُ وَلاَ تُفْرَى الأَوْدَاجُ ثُمَّ تُتْرَكُ حَتَّى تَمُوتَ. [ضعیف]

(۱۹۱۲۶) حضرت عبداللہ بن مبارک اپنی سند سے روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شیطان کے شریطہ سے منع فرمایا ہے، یعنی ایسا جانور جس کی جلد کاٹی گئی ہو، رگوں سے خون نہ بہے تو ایسے ہی چھوڑ دینے کی وجہ سے مر جائے۔

(۱۹۱۲۷) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ وَأَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ عَنِ الْقَاسِمِ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - ﷺ - قَالَ : كُلُّ مَا أَفْرَى الأَوْدَاجَ مَا لَمْ يَكُنْ قَرْضَ نَابٍ أَوْ حَزَّ ظُفُرٍ.

قَالَ أَبُو الْعَبَّاسِ : لَيْسَ فِي كِتَابِي عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ.

قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ وَفِي هَذَا الإِسْنَادِ ضَعْفٌ. [ضعیف]

(۱۹۱۲۷) ابوامامہ باہلی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر وہ جانور جس کی رگیں کاٹی گئی ہوں اور کچلی یا ناخن سے زخمی نہ کیا گیا ہو۔

(۱۲) باب الذَّبْحِ فِي الْغَنَمِ وَالْبَقَرِ وَالْفَرَسِ وَالطَّائِرِ وَالنَّحْرِ فِي الإِبِلِ

بکری، گائے، گھوڑا، پرندہ کو ذبح کیا جائے اور اونٹ کو نحر کیا جائے گا

قَدْ مَضَتْ أَحَادِيثُ فِي ذَبْحِ الْغَنَمِ

(۱۹۱۲۸) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْمَعْرُوفِ الْفَقِيهُ الإِسْفِرَائِينِيُّ بِهَا حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلٍ : بِشْرُ بْنُ أَحْمَدَ الإِسْفِرَائِينِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ أَخْبَرَنَا زُهَيْرٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - ﷺ - : لاَ تَذْبَحُوا إِلاَّ مُسِنَّةً إِلاَّ أَنْ تَعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضَّأْنِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ يُونُسَ عَنْ زُهَيْرٍ. [صحیح۔ مسلم ۱۹۶۳]

(۱۹۱۲۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صرف دو دانت والا جانور قربانی کرو بوقت مجبوری بھیڑ کا جذعہ کیا جا سکتا ہے۔

(۱۹۱۲۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو عُثْمَانَ : سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدَانَ النَّيْسَابُورِيُّ قَالاَ

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا نَتَمَتَّعُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَنَذْبَحُ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ.

أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ. [صحيح۔ متفق علیه]

(۱۹۱۲۹) عطاء حضرت جابر سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے وقت ہم گائے سات آدمیوں کی جانب سے ذبح کرتے تھے۔

(۱۹۱۳۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَدِيبُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الإِسْمَاعِيلِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلُّوَيْهِ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ : ذَبَحْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَنَحْنُ بِالْمَدِينَةِ فَأَكَلْنَاهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ. [صحيح]

(۱۹۱۳۰) اسماء بنت ابی بکر فرماتی ہیں کہ ہم نے نبی ﷺ کے دور میں مدینہ میں گھوڑا ذبح کر کے کھایا۔

(۱۹۱۳۱) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فُورَكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَحَدِيثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ أَتَمُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ صُهَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- قَالَ : مَنْ قَتَلَ عُصْفُورًا بِغَيْرِ حَقِّهِ سَأَلَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنْهُ . فَقِيلَ : وَمَا حَقُّهُ قَالَ : يَذْبَحُهُ فَيَأْكُلُهُ وَلاَ يَقْطَعُ رَأْسَهُ فَيَرْمِي بِهِ . [ضعيف]

(۱۹۱۳۱) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ جس نے چڑیا کو بغیر حق کے قتل کیا قیامت کے دن اس سے پوچھا جائے گا۔ پوچھا گیا: اس کا کیا حق ہے؟ فرمایا: ذبح کر کے کھاؤ، صرف پھینک دینے کے لیے ذبح نہ کرو۔

(۱۹۱۳۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فِي الإِهْلاَلِ وَقَالَ : وَنَحَرَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- سَبْعَ بَدَنَاتٍ بِيَدِهِ قِيَامًا وَذَبَحَ بِالْمَدِينَةِ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُوسَى بْنِ إِسْمَاعِيلَ. [صحيح۔ متفق علیه]

(۱۹۱۳۲) ابوقلابہ حضرت انس سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سات اونٹ کھڑے کر کے اپنے ہاتھ سے نحر کیے اور دو چتکبرے سینگوں والے مینڈھے ذبح کیے۔

(۱۳) باب جَوَازِ النَّحْرِ فِيمَا يُذْبَحُ وَالذَّبْحِ فِيمَا يُنْحَرُ

مذبوح جانور کو نحر اور نحر والے جانور کو ذبح کرنے کے جواز کا بیان

اسْتِدْلاَلاً بِمَا رُوِّينَا عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ : الذَّكَاةُ فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ.

وَقَالَ عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ : يَجْزِي الذَّبْحُ مِنَ النَّحْرِ وَالنَّحْرُ مِنَ الذَّبْحِ فِي الْبَقَرِ وَالإِبِلِ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی احادیث سے استدلال کرتے ہوئے کہ ذبح کرنا حلق اور لبہ کے درمیان ہے اور عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں کہ نحر کیے جانے والے جانور میں ذبح اور ذبح کیے جانے والے جانور میں نحر جائز ہے۔

(۱۹۱۳۳) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو الأَدِيبُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الإِسْمَاعِيلِيُّ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ هُوَ ابْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَحَفْصٌ وَوَكِيعٌ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ : نَحَرْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَأَكَلْنَاهُ وَقَالَ عَبْدَةُ : ذَبَحْنَا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ وَتَابَعَهُ وَكِيعٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامٍ فِي النَّحْرِ وَأَخْرَجَهُ مِنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ عَنْ هِشَامٍ فِي النَّحْرِ وَعَنْ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدَةَ فِي الذَّبْحِ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنْ ثَلاَثَتِهِمْ فِي النَّحْرِ.

وَقَدْ مَضَى فِي كِتَابِ الْحَجِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي قِصَّةِ الْحَجِّ قَالَتْ : فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ : مَا هَذَا؟ فَقَالُوا نَحَرَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَنْ أَزْوَاجِهِ وَفِي رِوَايَةٍ ذَبَحَ.

وَكَذَلِكَ اخْتَلَفَتِ الرِّوَايَةُ فِيهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ فَفِي رِوَايَةٍ نَحَرَ النَّبِيُّ -ﷺ- عَنْ نِسَائِهِ بَقَرَةً وَفِي رِوَايَةٍ ذَبَحَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بَقَرَةً. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۹۱۳۳) اسماء بنت ابی بکر فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں ہم نے گھوڑا ذبح کر کے کھایا اور عبدہ کہتے ہیں کہ ہم نے ذبح کیا تھا۔

(ب) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قصہ میں بیان فرماتی ہیں کہ قربانی کے دن ہمیں گائے کا گوشت دیا گیا۔ میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: اپنی بیویوں کی جانب سے گائے نحر کی ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ ذبح کی ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے اپنی بیویوں کی جانب سے گائے نحر کی اور دوسری روایت میں ہے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے کہ گائے ذبح کی۔

(۱۴) باب كَرَاهَةِ النَّخْعِ وَالْفَرْسِ

ذبح کرتے وقت چھری حرام مغز تک لے جانے کی کراہت کا بیان

(۱۹۱۳۴) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الأَصَمُّ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ الشَّافِعِيُّ

رَحِمَهُ اللَّهُ :وَنَهَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّخْعِ وَأَنْ تُعْجَلَ الأَنْفُسُ أَنْ تَزْهَقَ

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : وَالنَّخْعُ أَنْ تُذْبَحَ الشَّاةُ ثُمَّ يُكْسَرَ قَفَاهَا مِنْ مَوْضِعِ الْمَذْبَحِ لِنَخْعِهِ وَلِمَكَانِ الْكَسْرِ فِيهِ أَوْ تُضْرَبَ لِيُعَجَّلَ قَطْعُ حَرَكَتِهَا فَأَكْرَهُ هَذَا وَقَالَ :وَلَمْ يُحَرِّمْهَا ذَلِكَ لأَنَّهَا ذَكِيَّةٌ. [صحیح]

(۱۹۱۳۴) امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ذبح کرتے وقت چھری کو حرام مغز تک لے جانے سے منع فرمایا کہ اس طرح جان بغیر دشواری کے نکل جاتی ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نخع یہ ہوتا ہے کہ بکری کو ذبح کرنے کے بعد ذبح شدہ جگہ سے گردن کو موڑ دیا جائے، تاکہ اس کی حرکت جلد ختم ہو جائے۔ فرماتے ہیں: اس طرح کرنے سے حرام نہیں ہو جاتا بلکہ اس کو ذبح کے اندر شمار کیا جائے گا۔

(۱۹۱۳۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْكَارِزِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ وَحَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنِ الْمَعْرُورِ الْكَلْبِيِّ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْفَرْسِ فِي الذَّبِيحَةِ.

قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ الْفَرْسُ هُوَ النَّخْعُ يُقَالُ مِنْهُ فَرَسْتُ الشَّاةَ وَنَخَعْتُهَا وَذَلِكَ أَنْ يَنْتَهِيَ بِالذَّبْحِ إِلَى النُّخَاعِ وَهُوَ عَظْمٌ فِي الرَّقَبَةِ وَيُقَالُ أَيْضًا بَلْ هُوَ الَّذِي يَكُونُ فِي فَقَارِ الصُّلْبِ شَبِيهٌ بِالْمُخِّ وَهُوَ مُتَّصِلٌ بِالْقَفَا يَقُولُ فَنَهَى أَنْ يُنْتَهَى بِالذَّبْحِ إِلَى ذَلِكَ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ :أَمَّا النَّخْعُ فَهُوَ عَلَى مَا قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ وَأَمَّا الْفَرْسُ فَقَدْ خُولِفَ فِيهِ يُقَالُ هُوَ الْكَسْرُ وَإِنَّمَا نَهَى أَنْ تُكْسَرَ رَقَبَةُ الذَّبِيحَةِ قَبْلَ أَنْ تَبْرُدَ وَمِمَّا يُبَيِّنُ ذَلِكَ أَنَّ فِي الْحَدِيثِ :وَلاَ تُعْجِلُوا الأَنْفُسَ حَتَّى تَزْهَقَ . [صحیح]

(۱۹۱۳۵) معرور کلبی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ انہوں نے گھوڑا ذبح کرنے سے منع فرمایا۔ ابو عبید کہتے ہیں کہ گھوڑے کو اس انداز سے ذبح کیا جائے کہ اس کی گردن کے پیچھے والی ہڈی تک چھری پہنچ جائے یعنی وہ ہڈی جو گدی کے ساتھ ملی ہوئی ہے۔ حالانکہ ذبح کرتے وقت اس سے منع کیا گیا ہے اور ذبح شدہ جانور کے گردن کو ٹھنڈا ہونے سے پہلے توڑنا بھی منع ہے جیسا کہ حدیث میں واضح ہے کہ جان کو بغیر مشقت کے جلدی نکال دیا جائے۔

(۱۹۱۳۶) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ الْمَالِينِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ بْنُ عَدِيٍّ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الْحَاسِبُ حَدَّثَنَا جُبَارَةُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَهْرَامَ حَدَّثَنِي شَهْرٌ هُوَ ابْنُ حَوْشَبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَنِ الذَّبِيحَةِ أَنْ تُفْرَسَ قَبْلَ أَنْ تَمُوتَ.

هَذَا إِسْنَادٌ فِيهِ ضَعْفٌ. [ضعیف]

(۱۹۱۳۶) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ذبح شدہ جانور کی موت سے پہلے گردن توڑنے سے منع کیا ہے۔

(۱۵)باب الذَّكَاةِ بِالْحَدِيدِ وَبِمَا يَكُونُ أَخَفَّ عَلَى الْمُذَكَّى وَمَا يُسْتَحَبُّ مِنْ حَدِّ الشِّفَارِ وَمُوَارَاتِهِ عَنِ الْبَهِيمَةِ وَإِرَاحَةٍ

لوہے یا ایسی چیز جو جانور کو تکلیف نہ دے اور چھری کو تیز کر لینا تاکہ جانور راحت حاصل کریں

(۱۹۱۳۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ (ح) وَأَخْبَرَنَا الأُسْتَاذُ أَبُو إِسْحَاقَ : إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الإِسْفِرَايِينِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رِزْمُوَيْهِ حَدَّثَنَا أَبُو زَكَرِيَّا : يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ غَالِبٍ النَّسَوِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ عَنْ أَبِي الأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- خَصْلَتَيْنِ قَالَ :إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ .

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى. [صحيح۔ مسلم ۱۹۵۵]

(۱۹۱۳۷) شداد بن اوس فرماتے ہیں کہ میں نے دو خصلتیں نبی ﷺ سے یاد کیں کہ اللہ رب العزت نے ہر چیز کے اوپر احسان کو لکھ دیا ہے۔ جب تم قتل کرو یا ذبح کرو تو احسن انداز سے اور اپنی چھری کو تیز کر لیا کرو، تاکہ ذبح ہونے والے جانور کو راحت دی جاسکے۔

(۱۹۱۳۸) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ عَنْ أَبِي الأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ :إِنَّ اللَّهَ مُحْسِنٌ كَتَبَ الإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيُحْسِنْ ذَبِيحَتَهُ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ .

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ إِسْحَاقَ الْحَنْظَلِيِّ.

وَرُوِّينَا فِي حَدِيثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- حِينَ أُتِيَ بِالْكَبْشِ لِيُضَحِّيَ بِهِ :يَا عَائِشَةُ هَلُمِّي الْمُدْيَةَ .ثُمَّ قَالَ :اشْحَذِيهَا بِحَجَرٍ . [صحيح]

(۱۹۱۳۸) شداد بن اوس نبی ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ اللہ رب العزت محسن ہیں۔ اس نے ہر چیز پر احسان کو لکھ دیا ہے۔ جس وقت تم قتل کرو تو اچھے انداز سے قتل کرو اور جب تم کسی جانور کو ذبح کرو تو چھری کو تیز کر لیا کرو۔ تاکہ جانور کو راحت دی جاسکے۔

(ب) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ سے نقل فرماتی ہیں کہ جس وقت مینڈھا قربانی کے لیے لایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! چھری لاؤ اور اسے پتھر پر تیز کرلو۔

(۱۹۱۳۹) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبُو الأَسْوَدِ : النَّضْرُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بِحَدِّ الشِّفَارِ وَأَنْ تُوَارَى عَنِ الْبَهَائِمِ ثُمَّ قَالَ : إِذَا ذَبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيُجْهِزْ .

كَذَا رَوَاهُ ابْنُ لَهِيعَةَ مَوْصُولاً جَيِّدًا. [منكر]

(۱۹۱۳۹) سالم بن عبداللہ بن عمر اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چھری کی دھار کو تیز کرنے اور جانوروں سے چھپانے کا حکم دیا ہے۔ پھر فرمایا: جب تم میں سے کوئی ذبح کرے تو اس کی تیاری کرے۔

(۱۹۱۴۰) وَقَدْ أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَسَنِ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَعَافِرِيُّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بِحَدِّ الشِّفَارِ وَأَنْ تُوَارَى عَنِ الْبَهَائِمِ وَقَالَ : إِذَا ذَبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيُجْهِزْ . [ضعيف]

(۱۹۱۴۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چھری کو تیز کرنے اور جانوروں سے چھپانے کا حکم دیا ہے۔ جب تم ذبح کرو تو جلدی کرلیا کرو۔

(۱۹۱۴۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَلَى رَجُلٍ وَاضِعٍ رِجْلَهُ عَلَى صَفْحَةِ شَاةٍ وَهُوَ يَحُدُّ شَفْرَتَهُ وَهِيَ تَلْحَظُ إِلَيْهِ بِبَصَرِهَا فَقَالَ : أَفَلاَ قَبْلَ هَذَا أَتُرِيدُ أَنْ تُمِيتَهَا مَوْتًا .

تَابَعَهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ وَقَالَ : أَتُرِيدُ أَنْ تُمِيتَهَا مَوْتَاتٍ . وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمٍ فَأَرْسَلَهُ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ ابْنَ عَبَّاسٍ. [حسن]

(۱۹۱۴۱) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرے جو بکری کی گردن پر اپنا پاؤں رکھ کر اس کے سامنے چھری کو تیز کررہا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے پہلے یہ کام کیوں نہ کیا؟ کیا تم ذبح سے پہلے اس کو مارنا چاہتے ہو۔

(ب) حماد بن زید عاصم سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو دو مرتبہ اس کو مارے گا؟

(۱۹۱۴۲) أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْمِهْرَجَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُزَكِّي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ : أَنَّ رَجُلاً حَدَّ شَفْرَةً وَأَخَذَ شَاةً لِيَذْبَحَهَا فَضَرَبَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالدِّرَّةِ وَقَالَ : أَتُعَذِّبُ الرُّوحَ أَلاَّ فَعَلْتَ هَذَا قَبْلَ أَنْ تَأْخُذَهَا. [ضعیف]

(۱۹۱۴۲) عاصم بن عبید اللہ بن عاصم بن عمر بن خطاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے بکری کو ذبح کرنے کے لیے پکڑا اور ساتھ ہی چھری تیز کرنے لگا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو کوڑے مارے اور فرمایا: کیا تو روح کو عذاب دیتا ہے، تو نے اس کو پکڑنے سے پہلے ہی یہ کام کیوں نہ کر لیا؟

(۱۹۱۴۳) أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ نُجَيْدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ : أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَأَى رَجُلاً يَجُرُّ شَاةً لِيَذْبَحَهَا فَضَرَبَهُ بِالدِّرَّةِ وَقَالَ : سُقْهَا لاَ أُمَّ لَكَ إِلَى الْمَوْتِ سَوْقًا جَمِيلاً. [ضعیف]

(۱۹۱۴۳) محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ بکری کو کھینچ کر ذبح کرنے کے لیے لا رہا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو کوڑے مارے اور فرمایا کہ اس کو موت کے گھاٹ احسن انداز سے اتارو۔

(۱۴) باب الذَّكَاةِ بِمَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَفَرَى الأَوْدَاجَ وَالْمَذْبَحَ وَلَمْ يَتَرَدَّ إِلاَّ الظُّفُرَ وَالسِّنَّ

ایسی چیز جو خون بہائے اور رگیں کاٹ دے اس سے ذبح کیا جا سکتا ہے لیکن ناخن اور دانت سے ذبح نہ کیا جائے

(۱۹۱۴۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي وَأَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَايَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- : إِنَّا نَرْجُو أَوْ نَخْشَى أَنْ نَلْقَى الْعَدُوَّ وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلُوا إِلاَّ السِّنَّ وَالظُّفُرَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ قَبِيصَةَ عَنْ سُفْيَانَ وَأَخْرَجَاهُ مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى الْقَطَّانِ عَنْ سُفْيَانَ. [صحیح]

(۱۹۱۴۴) رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمیں امید ہے یا ہمیں کل دشمن سے لڑنے کا خوف ہے۔ ہمارے پاس چھریاں نہیں۔ کیا ہم سرکنڈے سے ذبح کر لیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو چیز خون بہائے اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو کھا لو لیکن دانت اور ناخن سے ذبح نہیں کرنا۔

(۱۹۱۴۵) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ فُورَكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مُرَيَّ بْنَ قَطَرِيٍّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ -ﷺ- فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَجِدُ الصَّيْدَ فَلاَ أَجِدُ مَا أُذَبِّحُهُ بِهِ إِلاَّ الْمَرْوَةَ وَالْعَصَا قَالَ : أَمْرِرِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ . [صحیح]

(۱۹۱۴۵) عدی بن حاتم فرماتے ہیں کہ اس نے نبی ﷺ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول! میں شکار کرتا ہوں لیکن ذبح کے لیے پتھر یا لاٹھی موجود ہوتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: خون بہادے جس چیز سے بھی تو چاہے اور اللہ کا نام لے۔

(۱۹۱۴۶) وَأَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ أَخْبَرَنَا أَبُو مُسْلِمٍ : إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ هُوَ ابْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُرَيِّ بْنِ قَطَرِيٍّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَحَدَنَا إِذَا أَصَابَ صَيْدًا وَلَيْسَ مَعَهُ شَفْرَةٌ أَيُذَكِّي بِمَرْوَةٍ أَوْ شُقَّةِ الْعَصَا . قَالَ : أَمْرِرِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ . [صحیح]

(۱۹۱۴۶) عدی بن حاتم فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! جب ہم شکار کریں اور ہمارے پاس ذبح کرنے کے لیے چھری موجود نہ ہو تو کیا پتھر یا لاٹھی کی ایک پھاڑ سے ذبح کیا جا سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: خون بہاؤ جس سے چاہو اور اللہ کا نام لو یعنی تکبیر پڑھو بسم اللہ و اللہ اکبر۔

(۱۹۱۴۷) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي وَأَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ الْعَدَوِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَحَدَنَا يَصِيدُ الصَّيْدَ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ يُذَكِّيهِ بِهِ إِلاَّ مَرْوَةٌ أَوْ شِقَّةُ عَصًا فَقَالَ : أَمْرِرِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ . [صحیح]

(۱۹۱۴۷) عدی بن حاتم فرماتے ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کوئی شکار کرتا ہے، لیکن ذبح کرنے کے لیے پتھر یا لاٹھی کی ایک پھاڑ موجود ہوتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: خون بہاؤ جس سے چاہو اور اللہ کا نام لو یعنی تکبیر پڑھو بسم اللہ و اللہ اکبر۔

(۱۹۱۴۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو الأَدِيبُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الإِسْمَاعِيلِيُّ أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الأَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ يُخْبِرُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ : أَنَّ جَارِيَةً لَهُمْ كَانَتْ تَرْعَى بِسَلْعٍ فَرَأَتْ شَاةً مِنْ غَنَمِهَا بِهَا مَوْتٌ فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهِ فَقَالَ لأَهْلِهِ : لاَ تَأْكُلُوا مِنْهَا حَتَّى آتِيَ النَّبِيَّ -ﷺ- فَأَسْأَلَهُ

أَوْ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ مَنْ يَسْأَلُهُ فَأَتَى النَّبِيَّ -ﷺ- فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ أَوْ رَسُولُهُ فَقَالَ : يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ جَارِيَةً لَنَا كَانَتْ تَرْعَى بِسَلْعٍ فَأَبْصَرَتْ شَاةً مِنْ غَنَمِهَا بِهَا مَوْتٌ فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهِ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ -ﷺ- بِأَكْلِهَا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ. [صحیح۔ بخاری ۴ - ۲۳]

(۱۹۱۴۸) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ ان کی ایک لونڈی سلع پہاڑ پر بکریاں چراتی تھی۔ جب اس نے ایک بکری کو مرتے دیکھا تو پتھر سے پکڑ کر ذبح کر دیا۔ تو انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا: اتنی دیر نہ کھانا جتنی دیر میں نبی ﷺ سے نہ پوچھ لوں تو انہوں نے نبی ﷺ کی جانب کسی کو پوچھنے کے لیے بھیجا۔ اس نے کہا: اے اللہ کے نبی! ہماری ایک لونڈی سلع پہاڑ پر بکریاں چرا رہی تھی۔ جب اس نے ایک بکری کو مرتے دیکھا تو پتھر توڑ کر اسے ذبح کر ڈالا تو نبی ﷺ نے اس بکری کو کھانے کا حکم دے دیا۔

(۱۹۱۴۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ : أَنَّهُ كَانَ يَرْعَى لِقْحَةً بِشِعْبٍ مِنْ شِعَابِ أُحُدٍ فَأَخَذَهَا الْمَوْتُ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا يَنْحَرُهَا بِهِ فَأَخَذَ وَتِدًا فَوَجَأَ بِهِ فِي لَبَّتِهَا حَتَّى أُهْرِيقَ دَمُهَا ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ -ﷺ- فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا. [صحیح]

(۱۹۱۴۹) عطاء بن یسار بنو حارثہ کے ایک شخص سے نقل فرماتے ہیں کہ وہ احد کی پہاڑیوں میں سے کسی ایک پہاڑی پر اونٹنیاں چرا رہا تھا۔ اس نے ایک اونٹنی کو مرتے دیکھا تو نحر کے لیے کوئی چیز نہ پائی تو کمان پکڑ کر اونٹنی کے لب پر دے ماری، جس سے خون بہہ گیا۔ پھر نبی ﷺ کو آ کر بتایا تو آپ ﷺ نے اس کے کھانے کا حکم دے دیا۔

(۱۹۱۵۰) وَرَوَاهُ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ نَاقَةً كَانَتْ لِرَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ فِي قِبَلِ أُحُدٍ فَعَرَضَ لَهَا فَنَحَرَهَا بِوَتِدٍ فَسَأَلَ النَّبِيَّ -ﷺ- عَنْ أَكْلِهَا فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا.

أَخْبَرَنَاهُ أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ أَخْبَرَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ فَذَكَرَهُ. وَرَوَاهُ حَبَّانُ بْنُ هِلاَلٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ زَادَ فَقُلْتُ لَهُ : حَدِيدٌ قَالَ : لاَ بَلْ خَشَبٌ يَعْنِي الْوَتِدَ. [صحیح]

(۱۹۱۵۰) عطاء بن یسار حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ احد پہاڑ کی جانب ایک انصاری شخص کی اونٹنی تھی وہ مرنے لگی تو اس نے کمان سے نحر کر دیا۔ نبی ﷺ سے اس کے کھانے کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے کھانے کی اجازت دے دی۔

(۱۹۱۵۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْكَارِزِيُّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الذَّبِيحَةِ بِالْعُودِ فَقَالَ : كُلُّ مَا أَفْرَى الأَوْدَاجَ غَيْرَ مُثَرَّدٍ.

قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ قَالَ أَبُو زِيَادٍ الْكِلاَبِيُّ التَّرِيدُ : أَنْ تُذْبَحَ الذَّبِيحَةُ بِشَيْءٍ لاَ حَدَّ لَهُ فَلاَ يُنْهِرُ الدَّمَ وَلاَ يُسِيلُهُ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ وَقَوْلُهُ مَا أَفْرَى الأَوْدَاجَ يَعْنِي مَا شَقَّقَهَا وَأَسَالَ مِنْهَا الدَّمَ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ وَقَدْ تَأَوَّلَ بَعْضُ النَّاسِ هَذَا الْحَدِيثَ أَنَّ قَوْلَهُ كُلْ مِنَ الأَكْلِ وَهَذَا خَطَأٌ وَلَوْ أَرَادَ مِنَ الأَكْلِ لَوَقَعَ الْمَعْنَى عَلَى الشَّفْرَةِ لأَنَّ الشَّفْرَةَ هِيَ الَّتِي تَفْرِي وَإِنَّمَا مَعْنَى الْحَدِيثِ أَنَّ كُلَّ شَيْءٍ أَفْرَى الأَوْدَاجَ مِنْ عُودٍ أَوْ حَجَرٍ بَعْدَ أَنْ يَفْرِيَهَا فَهُوَ ذَكِيٌّ. [صحيح]

(۱۹۱۵۱) عکرمہ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے نقل فرماتے ہیں کہ لکڑی سے ذبح کرنے کے بارے میں ان سے پوچھا گیا تو فرمایا: ہر وہ چیز جو رگیں کاٹ دے اور خون بہا دے لیکن ایسی چیز نہ ہو جو خون نہ بہائے۔

اور عبید کہتے ہیں: تحریر یعنی ایسا جانور جس کو ایسی چیز سے ذبح کیا جائے جو خون نہ بہائے۔ ((مَا أَفْرَى الأَوْدَاجَ)) ایسی چیز جو رگیں کاٹ دے اور خون بہا دے۔ ابو عبید کہتے ہیں: بعض لوگ کہتے ہیں اس کا معنی یہ ہے کہ آپ کھالیں لیکن یہ درست نہیں ہے بلکہ اس کا معنی یہ ہے جو چیز لکڑی یا پتھر رگوں کو کاٹ دے تو اس کو ذبح کے حکم میں مانا جائے گا۔

(۱۷) باب مَا جَاءَ فِي طَعَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ

اہل کتاب کے کھانے

قَالَ اللَّهُ جَلَّ ثَنَاؤُهُ ﴿وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ﴾ [المائدة ٥]

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : وَكَانَ طَعَامُهُمْ عِنْدَ بَعْضِ مَنْ حَفِظْنَا عَنْهُ مِنْ أَهْلِ التَّفْسِيرِ ذَبَائِحَهُمْ وَكَانَتِ الآثَارُ تَدُلُّ عَلَى إِحْلاَلِ ذَبَائِحِهِمْ.

اللہ کا فرمان ﴿وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ﴾ [المائدة ٥] ''اہل کتاب کا کھانا تمہارے لیے حلال رکھا گیا ہے۔''

امام شافعی ؒ فرماتے ہیں کہ ان کے ذبیحہ ہیں تو آثار ان کے ذبیحہ کی حلت پر دلالت کرتے ہیں۔

(۱۹۱۵۲) أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّرَائِفِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : طَعَامُهُمْ ذَبَائِحُهُمْ.

وَرُوِّينَاهُ عَنْ مُجَاهِدٍ وَمَكْحُولٍ. [ضعيف]

(۱۹۱۵۲) علی بن ابی طلحہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ ان کے کھانے سے مراد ان کے ذبح شدہ جانور ہیں۔

(۱۹۱۵۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ ﴿فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ﴾ [الأنعام ۱۱۸] ﴿وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ﴾ [الأنعام ۱۲۱] فَنَسَخَ وَاسْتَثْنَى مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ ﴿طَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَهُمْ﴾ [المائدة ۵]

[ضعيف]

(۱۹۱۵۳) عکرمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نقل فرماتے ہیں: ﴿فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ﴾ [الأنعام ۱۱۸] ''کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو'' ﴿وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ﴾ [الأنعام ۱۱۸] ''جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو وہ نہ کھاؤ۔'' لیکن اس کو مستثنیٰ کر دیا: ﴿وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَهُمْ﴾ [المائدة ۵] ''اور اہل کتاب کا کھانا تمہارے لیے حلال ہے۔''

(۱۸) باب مَا جَاءَ فِي طَعَامِهِمْ وَإِنْ كَانُوا حَرْبًا

اگر یہ حربی ہوں تو پھر ان کے کھانے کا حکم

(۱۹۱۵۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ هُوَ ابْنُ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَصَبْتُ جِرَابًا مِنْ شَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ فَالْتَزَمْتُهُ فَقُلْتُ: لَا أُعْطِي أَحَدًا الْيَوْمَ مِنْ هَذَا شَيْئًا فَالْتَفَتُّ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُتَبَسِّمٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ شَيْبَانَ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۹۱۵۴) حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: خیبر کے دن مجھے ایک چربی کی تھیلی ملی جو میں نے اپنے پاس رکھ لی اور کہا: کسی کو بھی اس سے نہ دوں گا۔ میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ ﷺ مسکرا رہے تھے۔

(۱۹۱۵۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّمَا أُحِلَّتْ ذَبَائِحُ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى لأَنَّهُمْ آمَنُوا بِالتَّوْرَاةِ وَالإِنْجِيلِ.

(۱۹۱۵۵) عکرمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ یہود و نصاریٰ کے ذبح شدہ جانور ہمارے لیے حلال

ہیں۔ کیونکہ وہ تورات وانجیل پر ایمان رکھتے ہیں۔ [ضعیف]

(۱۹) باب مَا جَاءَ فِي ذَبِيحَةِ مَنْ أَطَاقَ الذَّبْحَ مِنِ امْرَأَةٍ وَصَبِيٍّ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَوْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ

عورت، بچے اور اہل کتاب کے ذبیحہ کا بیان

(۱۹۱۵۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو الأَدِيبُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الإِسْمَاعِيلِيُّ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ امْرَأَةً ذَبَحَتْ شَاةً بِحَجَرٍ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَلَمْ يَرَ بِهَا بَأْسًا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدَةَ. [صحيح۔ بخاری ۵۵۰۴]

(۱۹۱۵۶) ابن کعب بن مالک اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے پتھر سے بکری ذبح کر دی۔ نبی ﷺ کو بتایا گیا تو آپ ﷺ نے اس میں کوئی حرج محسوس نہ کیا۔

(۱۹۱۵۷) أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْمِهْرَجَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُزَكِّي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ سَعْدٍ أَوْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَخْبَرَهُ : أَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَتْ تَرْعَى غَنَمًا لَهُ بِالسَّلْعِ فَأُصِيبَتْ شَاةٌ مِنْهَا فَأَدْرَكَتْهَا فَذَبَحَتْهَا بِحَجَرٍ فَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِهَا فَكُلُوهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنِ ابْنِ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ مَالِكٍ. [صحيح۔ بخاری ۵۵۰۵]

(۱۹۱۵۷) معاذ بن سعد یا سعد بن معاذ فرماتے ہیں کہ کعب بن مالک کی لونڈی سلع پہاڑ پر بکریاں چرا تی تھی۔ ایک بکری مرنے لگی تو اس نے پتھر سے ذبح کر ڈالی تو رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۹۱۵۸) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ الْمَالِينِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ بْنُ عَدِيٍّ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ أَبُو أَحْمَدَ وَأَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- رَخَّصَ فِي ذَبِيحَةِ الْمَرْأَةِ وَالصَّبِيِّ أَوِ الْغُلاَمِ إِذَا ذَكَرُوا اسْمَ اللَّهِ.

هَذَا إِسْنَادٌ فِيهِ ضَعْفٌ. وَقَدْ تَابَعَهُ الْوَاقِدِيُّ فِي ذَبِيحَةِ الْغُلاَمِ وَهُوَ أَيْضًا ضَعِيفٌ [ضعيف]

(۱۹۱۵۸) جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے عورت، بچے یا غلام کے ذبیحہ کی رخصت دی ہے، جب وہ تکبیر پڑھ کر ذبح کرے۔

(۱۹۱۵۹) أَخْبَرَنَاهُ عَبْدُ الْخَالِقِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ الْمُؤَذِّنُ أَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

الْفَرَجِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- أَمَرَ بِذَبِيحَةِ الْغُلَامِ أَنْ تُؤْكَلَ إِذَا سَمَّى اللَّهَ.

وَرُوِّينَا عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ قَالَ : لاَ بَأْسَ بِذَبِيحَةِ الصَّبِيِّ وَالْمَرْأَةِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَهْلِ الْكِتَابِ. [ضعیف]

(۱۹۱۵۹) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بچے کو ذبح کرنے کا حکم دیا جب وہ تکبیر پڑھ کر ذبح کرے تو کھالینا چاہیے۔

(ب) مجاہد فرماتے ہیں: بچے اور عورت اور اہل کتاب کا ذبیحہ کھالینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۰) باب مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ مِنْ أَنْ يَتَوَلَّى ذَبْحَ نُسُكِهِ أَوْ يَشْهَدَهُ

مرد کے لیے مستحب ہے کہ وہ اپنی قربانی کا کسی کو والی بنادے یا خود حاضر ہو

(۱۹۱۶۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ وَذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ وَسَمَّى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ سَعِيدٍ. [صحیح]

(۱۹۱۶۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو چتکبرے، سینگوں والے مینڈھے قربان کیے۔ آپ ﷺ نے اپنا پاؤں ان کے پہلو پر رکھا اور تکبیر پڑھ کر اپنے ہاتھ سے دونوں کو ذبح کیا۔

(۱۹۱۶۱) أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ الأَصْبَهَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ : أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ لِفَاطِمَةَ : يَا فَاطِمَةُ قُومِي فَاشْهَدِي أُضْحِيَتَكِ أَمَا إِنَّ لَكِ بِأَوَّلِ قَطْرَةٍ تَقْطُرُ مِنْ دَمِهَا مَغْفِرَةً لِكُلِّ ذَنْبٍ أَمَا إِنَّهُ يُجَاءُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلُحُومِهَا وَدِمَائِهَا سَبْعِينَ ضِعْفًا حَتَّى تُوضَعَ فِي مِيزَانِكِ . فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهَذِهِ لآلِ مُحَمَّدٍ خَاصَّةً فَهُمْ أَهْلٌ لِمَا خُصُّوا بِهِ مِنْ خَيْرٍ أَوْ لآلِ مُحَمَّدٍ وَالنَّاسِ عَامَّةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : بَلْ هِيَ لآلِ مُحَمَّدٍ وَالنَّاسِ عَامَّةً.

عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ ضَعِيفٌ. [ضعیف]

(۱۹۱۶۱) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے یہ بات کہی کہ اپنی قربانی کے پاس کھڑی ہو جاؤ۔ کیونکہ قربانی کے خون کے پہلے قطرے کے ساتھ ہی تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ قیامت کے دن قربانی

کا جانور اپنے گوشت خون سمیت لایا جائے گا اور اسے ستر گنا بڑھا کر آپ کے نامہ اعمال میں تولا جائے گا۔ ابو سعید خدری کہتے ہیں: اے اللہ کے رسول! کیا یہ آل محمد ﷺ کے لیے خاص ہے یا عام لوگوں کے لیے بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ یہ آل محمد ﷺ اور تمام لوگوں کے لیے ہے۔

(۱۹۱۶۲) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ بْنُ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا مَعْقِلُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: يَا فَاطِمَةُ قُومِي فَاشْهَدِي أُضْحِيَّتَكِ فَإِنَّهُ يُغْفَرُ لَكِ بِأَوَّلِ قَطْرَةٍ تَقْطُرُ مِنْ دَمِهَا كُلُّ ذَنْبٍ عَمِلْتِيهِ وَقُولِي ﴿إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ [الأنعام ١٦٢-١٦٣]. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا لَكَ وَلأَهْلِ بَيْتِكَ خَاصَّةً فَأَهْلُ ذَلِكَ أَنْتُمْ أَمْ لِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً؟ قَالَ: بَلْ لِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً.

وَرَوَاهُ أَيْضًا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْمُلاَئِيُّ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- قَالَ لِفَاطِمَةَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ

وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَمَرَ بَنَاتِهِ أَنْ يُضَحِّينَ بِأَيْدِيهِنَّ. [ضعيف]

(۱۹۱۶۲) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ! اپنی قربانی کے ذبح ہوتے وقت پاس کھڑی ہونا؛ کیونکہ قربانی کے خون کے پہلے قطرے کے ساتھ ہی تیرے کیے ہوئے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور یہ کہہ: ﴿إِنَّ صَلَاتِيْ وَ نُسُكِيْ وَ مَحْيَايَ وَ مَمَاتِيْ لِلَّهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ [الأنعام ١٦٢-١٦٣] ''بے شک میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔'' میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! یہ آپ کی جانب سے ہے اور آپ کے گھر والوں کی طرف سے خاص ہے یا عام مسلمانوں کی طرف سے بھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ عام مسلمانوں کی جانب سے بھی ہے۔

(ب) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ وہ اپنی بیٹیوں کو اپنے ہاتھوں سے قربانی ذبح کرنے کا حکم دیتے۔

(۲۱) باب النَّسِيكَةُ يَذْبَحُهَا غَيْرُ مَالِكِهَا

مالک کے علاوہ دوسرا بھی قربانی کر سکتا ہے

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ: أَجْزَأَتْ لأَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- نَحَرَ بَعْضَ هَدْيِهِ وَنَحَرَ بَعْضَهُ غَيْرُهُ.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ کفایت کر جائے گا؛ کیونکہ بعض قربانیاں نبی ﷺ نے خود نحر کیں اور بعض دوسروں سے نحر کروائیں۔

(۱۹۱۶۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- نَحَرَ بَعْضَ هَدْيِهِ بِيَدِهِ وَنَحَرَ بَعْضَهُ غَيْرُهُ. [ضعیف]

(۱۹۱۶۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض قربانیاں اپنے ہاتھ سے نحر فرمائیں اور بعض قربانیاں دوسروں سے نحر کروائیں۔

(۱۹۱۶۴) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّزَّازُ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- عَنْ نِسَائِهِ بِالْبَقَرِ.

• أَخْرَجَاهُ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : وَأَهْدَى هَدْيًا وَإِنَّمَا نَحَرَهُ مَنْ أَهْدَاهُ مَعَهُ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۹۱۶۴) عبدالرحمن بن قاسم اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عورتوں کی جانب سے گائے قربان کی۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قربانی تحفہ میں ملی تو تحفہ دینے والے نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر نحر کیا۔

(۱۹۱۶۵) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو عَمْرِو بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ ذُؤَيْبًا أَبَا قَبِيصَةَ حَدَّثَهُ : أَنَّ النَّبِيَّ -صلى الله عليه وسلم- كَانَ يَبْعَثُ مَعَهُ بِالْبُدْنِ ثُمَّ يَقُولُ : إِنْ عَطِبَ مِنْهَا شَيْءٌ فَخَشِيتَ عَلَيْهَا مَوْتًا فَانْحَرْهَا ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِي دَمِهَا ثُمَّ اضْرِبْ بِهِ صَفْحَتَهَا وَلاَ تَطْعَمْهَا أَنْتَ وَلاَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رُفْقَتِكَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي غَسَّانَ عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى.

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : غَيْرَ أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَذْبَحَ شَيْئًا مِنَ النَّسَائِكِ مُشْرِكٌ. [صحیح۔ مسلم ۱۳۲۶]

(۱۹۱۶۵) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ذؤیب ابوقبیصہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ اونٹوں کی قربانی روانہ کرتے اور فرماتے: اگر کوئی قربانی تھک جائے اور آپ کو اس کے ہلاک ہونے کا خوف ہو تو نحر کر دینا۔ پھر اس کے خون میں جوتا تر کر کے اس کے پہلو پر مارنا لیکن خود اور اپنے ساتھیوں کو نہ کھلانا۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ کوئی مشرک آپ کی عورتوں کی قربانی نہ کرے۔

(۱۹۱۶۶) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الأَرْدَسْتَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ الْعِرَاقِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ

بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي جَعْفَرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ : لَا يَذْبَحُ نَسِيكَةَ الْمُسْلِمِ الْيَهُودِيُّ وَالنَّصْرَانِيُّ. [ضعیف]

(۱۹۱۶۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسلمان کی قربانی یہودی یا عیسائی ذبح نہ کرے۔

(۱۹۱۶۷) وَبِإِسْنَادِهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي قَابُوسُ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَذْبَحَ نَسِيكَةَ الْمُسْلِمِ الْيَهُودِيُّ وَالنَّصْرَانِيُّ. [ضعیف]

(۱۹۱۶۷) ابوظبیان حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ وہ ناپسند کرتے تھے کہ کوئی یہودی یا عیسائی مسلمان کی قربانی ذبح نہ کرے۔

(۱۹۱۶۸) وَأَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ بْنُ خَمِيرُوَيْهِ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا قَابُوسُ بْنُ أَبِي ظَبْيَانَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : لَا يَذْبَحُ أُضْحِيَّتَكَ إِلَّا مُسْلِمٌ وَإِذَا ذَبَحْتَ فَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ فُلَانٍ.

(ش) قَالَ الشَّافِعِيُّ : فَإِنْ ذَبَحَهَا مُشْرِكٌ تَحِلُّ ذَكَاتُهُ أَجْزَأَتْ مَعَ كَرَاهِيَتِي لَهَا.

(ق) قَالَ الشَّيْخُ : وَهَذَا لِمَا مَضَى فِي إِحْلَالِ ذَبَائِحِهِمْ

وَرُوِّينَا عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّهُ لَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا. [ضعیف]

(۱۹۱۶۸) قابوس بن ابی ظبیان اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: آپ کی قربانی صرف مسلمان ذبح کرے اور جب ذبح کرے تو یہ کہہ دینا: ((بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ)) شروع اللہ کے نام سے، اے اللہ! تیری عطا ہے اور تیرے لیے ہے۔ اے اللہ فلاں کی جانب سے قبول فرما۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مشرک کا قربانی کرنا جائز ہے اگرچہ میں ناپسند کرتا ہوں۔

شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس وجہ سے کہ ان کا ذبیحہ بھی تو حلال ہے۔

(ب) عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۴۲) باب ذَبَائِحِ نَصَارَى الْعَرَبِ

عرب کے عیسائیوں کے ذبیحہ کا بیان

(۱۹۱۶۹) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَسَنِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ هُوَ الْأَصَمُّ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعْدٍ الْفُلْجَةِ مَوْلَى عُمَرَ أَوِ ابْنِ سَعْدٍ الْفُلْجَةِ : أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : مَا نَصَارَى الْعَرَبِ بِأَهْلِ كِتَابٍ وَمَا

تَحِلُّ لَنَا ذَبَائِحُهُمْ وَمَا أَنَا بِتَارِكِهِمْ حَتَّى يُسْلِمُوا أَوْ أَضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ. [ضعیف۔ تقدم برقم ۱۸۷۹۸]

(۱۹۱۶۹) سعد فلجہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام یا ابن سعد فلجہ سے منقول ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عرب کے عیسائی اہل کتاب نہیں اور نہ ہی ان کا ذبیحہ حلال ہے اور میں ان کو اسلام قبول کرنے تک نہ چھوڑوں گا یا ان کی گردنیں اتار دوں گا۔

(۱۹۱۷۰) وَأَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا وَأَبُو بَكْرٍ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: لاَ تَأْكُلُوا ذَبَائِحَ نَصَارَى بَنِي تَغْلِبَ فَإِنَّهُمْ لَمْ يَتَمَسَّكُوا مِنْ دِينِهِمْ إِلاَّ بِشُرْبِ الْخَمْرِ. [صحیح]

(۱۹۱۷۰) عبیدہ سلمانی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ بنو تغلب کے عیسائیوں کا ذبیحہ نہ کھاؤ۔ انہوں نے اپنے دین سے صرف شراب پینے کے حکم کو مضبوطی سے تھام رکھا ہے۔

(۴۳) باب مَا جَاءَ فِي ذَبِيحَةِ الْمَجُوسِ

مجوسیوں کے ذبیحہ کا بیان

(۱۹۱۷۱) أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ وَأَبُو بَكْرٍ الْمَشَّاطُ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيٍّ الذُّهْلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ: كَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى مَجُوسِ هَجَرَ يَعْرِضُ عَلَيْهِمُ الإِسْلاَمَ فَمَنْ أَسْلَمَ قُبِلَ مِنْهُ وَمَنْ أَبَى ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْجِزْيَةُ عَلَى أَنْ لاَ تُؤْكَلَ لَهُمْ ذَبِيحَةٌ وَلاَ تُنْكَحَ لَهُمُ امْرَأَةٌ.

هَذَا مُرْسَلٌ وَإِجْمَاعُ أَكْثَرِ الأُمَّةِ عَلَيْهِ يُؤَكِّدُهُ. [ضعیف]

(۱۹۱۷۱) حسن بن محمد بن حنفیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہجر کے مجوس کو اسلام قبول کرنے کے لیے خط لکھا جو اسلام لائے اس سے اسلام قبول کر لیا جائے اور جو اسلام قبول کرنے سے انکار کر دے ان پر جزیہ لاگو کر دیں اور ان کا ذبیحہ نہ کھایا جائے اور ان کی عورتوں سے نکاح نہ کیا جائے۔

(۱۹۱۷۲) وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَارِثِ الأَصْبَهَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي حَاتِمٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْخَلِيلِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لاَ بَأْسَ بِطَعَامِ الْمَجُوسِ إِنَّمَا نُهِيَ عَنْ ذَبَائِحِهِمْ.

رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مُوسَى عَنِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَيْمُونٍ الْمَكِّيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَلَمَةَ مُحْتَجًّا بِهِ وَيَحْيَى بْنُ سَلَمَةَ فِيهِ ضَعْفٌ

وَقَدْ قِيلَ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْخَلِيلِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

وَرُوِیَ عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْخَلِيلِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. [ضعیف]

(۱۹۱۷۲) عبداللہ بن خلیل حضری فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجوس کا کھانا کھانے میں حرج نہیں صرف ان کے ذبیحہ سے منع کیا گیا ہے۔

(۲۴) باب السُّنَّةِ فِي أَنْ يَسْتَقْبِلَ بِالذَّبِيحَةِ الْقِبْلَةَ

ذبیحہ کو قبلہ کی طرف منہ کر کے لٹانا

قَالَهُ الزُّهْرِيُّ وَقَالَ: إِنْ جَهِلَ فَلَا بَأْسَ أَنْ يُؤْكَلَ إِذَا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهَا.

وَرُوِّينَا فِي حَدِيثِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ذَبَحَ النَّبِيُّ -ﷺ- كَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ يَوْمَ الْعِيدِ فَلَمَّا وَجَّهَهُمَا قَالَ: وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ حَنِيفًا.

فَذَكَرَهُ وَذَلِكَ يَرِدُ. وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى وَجَّهَهُمَا إِلَى الْقِبْلَةِ حِينَ ذَبَحَ.

زہری کہتے ہیں: اگر ایسا کرنا بھول جائے ایسا کرنا تو اگر اللہ کا نام لے کر ذبح کیا گیا ہے تو اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے عید کے دن دو چتکبرے، سینگوں والے مینڈھے ذبح کیے۔ جب ان کو قبلہ رخ کیا تو فرمایا: ﴿إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا﴾ [الانعام ۷۹] ''میں نے اپنے چہرے کو اللہ رب العزت کی جانب متوجہ کر لیا جس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے۔

(۱۹۱۷۳) وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الأَرْدَسْتَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ الْعِرَاقِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ كَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ إِذَا ذَبَحَ.

وَرَوَاهُ غَيْرُهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ كَانَ يَسْتَقْبِلُ بِذَبِيحَتِهِ الْقِبْلَةَ وَرُوِيَ فِيهِ حَدِيثٌ مَرْفُوعٌ عَنْ غَالِبٍ الْجَزَرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَإِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ. [ضعیف]

(۱۹۱۷۳) نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ جانور کو ذبح کرتے وقت قبلہ رخ کر لینا مستحب ہے۔

(۲۵) باب التَّسْمِيَةِ عَلَى الذَّبِيحَةِ

ذبیحہ پر تکبیر پڑھنا

(۱۹۱۷۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو أَحْمَدَ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَرُوبَةَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ

الْمُثَنَّى وَيَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- كَانَ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ وَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا فَيَذْبَحُهُمَا بِيَدِهِ وَيَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۹۱۷۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے دو مینڈھے قربان کیے۔ اپنا پاؤں ان کے پہلو پر رکھ کر بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر اپنے ہاتھ سے ذبح فرمائے۔

(۲۶)باب الصَّلاَةِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ الذَّبِيحَةِ

جانور ذبح کرتے وقت رسول اللہ پر درود پڑھنا

(۱۹۱۷۵) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الأَصَمُّ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : وَالتَّسْمِيَةُ عَلَى الذَّبِيحَةِ بِسْمِ اللَّهِ فَإِنْ زَادَ بَعْدَ ذَلِكَ شَيْئًا مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ فَالزِّيَادَةُ خَيْرٌ وَلاَ أَكْرَهُ مَعَ تَسْمِيَتِهِ عَلَى الذَّبِيحَةِ أَنْ يَقُولَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ بَلْ أُحِبُّهُ لَهُ وَأُحِبُّ إِلَيَّ أَنْ يُكْثِرَ الصَّلاَةَ عَلَيْهِ فَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ فِي كُلِّ الْحَالاَتِ لأَنَّ ذِكْرَ اللَّهِ وَالصَّلاَةَ عَلَيْهِ إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَعِبَادَةٌ لَهُ يُؤْجَرُ عَلَيْهَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ مَنْ قَالَهَا وَقَدْ ذَكَرَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ -ﷺ-. [صحیح]

(۱۹۱۷۵) امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جانور ذبح کرتے وقت تکبیر کے بعد کچھ زیادہ کرنا اللہ کے ذکر سے بہتر ہے اور جانور ذبح کرتے وقت رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھنا کہتے ہیں: مجھے یہ بھی پسند ہے بلکہ تمام حالات میں رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھنا زیادہ اچھا ہے کیونکہ اللہ کے ذکر اور آپ ﷺ پر درود پڑھنا عبادت ہے۔ کہنے والے کو اجر دیا جاتا ہے۔

(۱۹۱۷۶) فَذَكَرَ مَعْنَى مَا أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مِلْحَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَمْرٍو هُوَ ابْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- خَارِجًا مِنَ الْمَسْجِدِ فَاتَّبَعْتُهُ أَمْشِي وَرَاءَهُ وَلاَ يَشْعُرُ حَتَّى دَخَلَ نَخْلاً فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَسَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ وَأَنَا وَرَاءَهُ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ تَوَفَّاهُ فَأَقْبَلْتُ أَمْشِي حَتَّى جِئْتُهُ فَطَأْطَأْتُ رَأْسِي أَنْظُرُ فِي وَجْهِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ : مَا لَكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ . فَقُلْتُ لَهُ : لَمَّا أَطَلْتَ السُّجُودَ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ تَوَفَّى نَفْسَكَ فَجِئْتُ أَنْظُرُ فَقَالَ : إِنِّي لَمَّا دَخَلْتُ النَّخْلَ لَقِيتُ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَقَالَ إِنِّي أُبَشِّرُكَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ مَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَمَنْ صَلَّى عَلَيْكَ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ.

وَرُوِیَ ذَلِكَ أَيْضًا عَنِ ابْنِ أَبِي سُنْدُرٍ الأَسْلَمِيِّ عَنْ مَوْلًى لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :مَنْ نَسِيَ الصَّلاَةَ عَلَيَّ خُطِّءَ بِهِ طَرِيقُ الْجَنَّةِ . [ضعیف]

(۱۹۱۷۶) حضرت عبدالرحمن بن عوف فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ مسجد سے نکل رہے تھے۔ میں بھی آپ ﷺ کے پیچھے چل نکلا۔ آپ ﷺ کو معلوم نہ تھا۔ آپ ﷺ نے کھجور کے باغ میں داخل ہونے کے بعد لمبا سجدہ کیا۔ میں نے تو خیال کیا کہ اللہ نے آپ کو فوت کر لیا ہے۔ میں نے آگے بڑھ کر سر جھکا کر نبی ﷺ کے چہرے کو دیکھنے کی کوشش کی تو آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور پوچھا: اے عبدالرحمن! کیا بات ہے؟ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ کے لمبے سجدے کی وجہ سے میں ڈر گیا کہ کہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو فوت کر لیا ہے تو میں دیکھنے کے لیے آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب میں باغ میں داخل ہوا تو جبرائیل سے ملاقات ہوگی تو انہوں نے کہا: میں آپ ﷺ کو خوشخبری دینے آیا ہوں۔ جو آپ ﷺ پر سلام پڑھے تو میں اس پر سلامتی کروں گا اور جو آپ ﷺ پر درود پڑھے میں اس پر رحمت نازل کروں گا۔

امام شافعی ؒ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو درود پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

(۱۹۱۷۷) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو سَهْلٍ :أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْمِهْرَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ :عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى بْنِ كَعْبٍ التَّاجِرُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :مَنْ نَسِيَ الصَّلاَةَ عَلَيَّ خُطِّءَ بِهِ طَرِيقُ الْجَنَّةِ . [ضعیف]

(۱۹۱۷۷) حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو میرے اوپر درود پڑھنا بھول گیا جنت کا راستہ اس سے چوک گیا۔

(۱۹۱۷۸) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الْمُزَكِّي وَأَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَسَنِ وَغَيْرُهُمَا قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ ﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ [الم نشرح ٤] لاَ أُذْكَرُ إِلاَّ ذُكِرْتَ أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ. [صحیح]

(۱۹۱۷۸) مجاہد اللہ کے اس قول ﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ٥﴾ [الم نشرح ٤] ''ہم نے آپ ﷺ کا ذکر بلند کر دیا ہے'' کے متعلق فرماتے ہیں کہ ''جہاں میرا ذکر ہوگا وہاں تیرا ذکر بھی کیا جائے گا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

(۱۹۱۷۹) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ أَخْبَرَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ يَعْنِي ابْنَ هَاشِمٍ

حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنِي الْمُبَارَكُ عَنِ الْحَسَنِ ﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ [الم نشرح ٤] قَالَ : إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ ذُكِرَ رَسُولُهُ -ﷺ-. [ضعيف]

(۱۹۱۷۹) مبارک حضرت حسن سے نقل فرماتے ہیں کہ ﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ [الم نشرح ٤] جب اللہ کا ذکر کیا جائے گا تب رسول اللہ ﷺ کا بھی تذکرہ ہوگا۔

(۱۹۱۸۰) وَأَمَّا الْحَدِيثُ الَّذِي أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ أَيُّوبَ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ زَيْدٍ الْعَمِّيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : لاَ تَذْكُرُونِي عِنْدَ ثَلاَثٍ عِنْدَ تَسْمِيَةِ الطَّعَامِ وَعِنْدَ الذَّبْحِ وَعِنْدَ الْعُطَاسِ. فَهَذَا مُنْقَطِعٌ.

وَعَبْدُ الرَّحِيمِ وَأَبُوهُ ضَعِيفَانِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ عِيسَى السِّجْزِيُّ فِي عِدَادِ مَنْ يَضَعُ الْحَدِيثَ وَلَوْ عَرَفَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَالَهُ لَمَا اسْتَجَازَ الرِّوَايَةَ عَنْهُ وَهُوَ فِيمَا ذَكَرَهُ شَيْخُنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ رَحِمَهُ اللَّهُ وَنَسَبَهُ أَبُو أَحْمَدَ بْنُ عَدِيٍّ الْحَافِظُ أَيْضًا إِلَى وَضْعِ الْحَدِيثِ فِيمَا أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ الْمَالِينِيُّ عَنْهُ. وَأَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ الْمَالِينِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ حَمَّادٍ يَقُولُ قَالَ السَّعْدِيُّ وَهُوَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجُوزَجَانِيُّ : سُلَيْمَانُ بْنُ عِيسَى الَّذِي يَرْوِي آدَابَ سُفْيَانَ كَذَّابٌ مُصَرِّحٌ. [ضعيف جدا]

(۱۹۱۸۰) عبدالرحمن بن زید اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین موقعوں پر میرا ذکر نہ کرو: ① کھانے کے وقت ② ذبح کرتے وقت ③ چھینک کے وقت۔

(۴۷) باب قَوْلِ الْمُضَحِّي اللَّهُمَّ مِنْكَ وَإِلَيْكَ فَتَقَبَّلْ مِنِّي وَقَوْلِ الْمُضَحِّي عَنْ غَيْرِهِ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ فُلاَنٍ

قربانی کرنے والا یہ کہے کہ اے اللہ! تیری عطا اور تیرے راستہ میں ہے، مجھ سے قبول فرما اور جو دوسروں کی جانب سے ذبح کرے تو کہے: اے اللہ! فلاں کی طرف سے قبول فرما لے

(۱۹۱۸۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ حَيْوَةُ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- أَمَرَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ يَطَأُ فِي سَوَادٍ وَيَبْرُكُ فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي

سَوَادٍ فَأُتِيَ بِهِ لِيُضَحِّيَ بِهِ قَالَ :يَا عَائِشَةُ هَلُمِّي الْمُدْيَةَ اشْحَذِيهَا بِحَجَرٍ . فَفَعَلَتْ ثُمَّ أَخَذَهَا وَأَخَذَ الْكَبْشَ فَأَضْجَعَهُ ثُمَّ ذَبَحَهُ ثُمَّ قَالَ :بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ . ثُمَّ ضَحَّى بِهِ.
رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ هَارُونَ بْنِ مَعْرُوفٍ. [صحيح]

(۱۹۱۸۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیاہ پاؤں، سیاہ پیٹ اور سیاہ آنکھوں والا مینڈھا قربان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! چھری پتھر پر تیز کر کے لاؤ۔ میں نے چھری تیز کر دی تو آپ ﷺ نے مینڈھے کو پکڑ کر ذبح کر دیا۔ پھر فرمایا: اے اللہ! محمد، آل محمد اور امت محمد کی جانب سے قبول فرما۔ پھر ذبح کر دیا۔

(۱۹۱۸۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ الْقِطْرِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :شَهِدْتُ أَضْحَى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- بِالْمُصَلَّى فَلَمَّا قَضَى خُطْبَتَهُ وَنَزَلَ عَنْ مِنْبَرِهِ أُتِيَ بِكَبْشٍ فَذَبَحَهُ وَقَالَ :بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ هَذَا عَنِّي وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِي.

[صحيح۔ مسلم]

(۱۹۱۸۲) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عید الاضحیٰ کے موقع پر نبی ﷺ کے ساتھ موجود تھا تو نبی ﷺ نے خطبہ سے فراغت کے بعد مینڈھا قربان کیا۔ بسم اللہ واللہ اکبر پڑھا اور فرمایا: یہ میری اور میری امت کی جانب سے ہے جس نے قربانی نہیں کی۔

(۱۹۱۸۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ
(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : ذَبَحَ النَّبِيُّ -ﷺ- يَوْمَ الذَّبْحِ كَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ مُوجَأَيْنِ فَلَمَّا وَجَّهَهُمَا قَالَ : إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ عَلَى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلاَتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لاَ شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَأُمَّتِهِ بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ . ثُمَّ ذَبَحَ -ﷺ-.
لَفْظُ حَدِيثِ عِيسَى بْنِ يُونُسَ وَفِي رِوَايَةِ الْوَهْبِيِّ : ذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- كَبْشَيْنِ يَوْمَ الْعِيدِ فَلَمَّا وَجَّهَهُمَا قَالَ فَذَكَرَ الدُّعَاءَ ثُمَّ قَالَ :اللَّهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَأُمَّتِهِ . وَسَمَّى وَذَبَحَ.
وَرَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ وَجَّهَهُمَا إِلَى الْقِبْلَةِ حِينَ ذَبَحَ وَقِيلَ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.
قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- مِنْ وَجْهٍ لاَ يَثْبُتُ مِثْلُهُ أَنَّهُ ضَحَّى بِكَبْشَيْنِ فَقَالَ فِي أَحَدِهِمَا بَعْدَ ذِكْرِ اللَّهِ : اللَّهُمَّ عَنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَفِي الآخَرِ اللَّهُمَّ عَنْ مُحَمَّدٍ وَأُمَّةِ مُحَمَّدٍ.

[ضعیف۔ تقدم برقم ۱۹۰۳۳]

(۱۹۱۸۳) ابو عیاش جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے دو چتکبرے، سینگوں والے خصی مینڈھے ذبح کیے۔ جب ان کو قبلہ رخ کیا تو فرمایا: میں نے اپنے چہرے کو اس ذات کی جانب متوجہ کر لیا جس نے آسمان وزمین کو پیدا فرمایا ملت ابراہیم پر اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں۔ یقیناً میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت رب العالمین کے لیے ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور اس کا میں حکم دیا گیا ہوں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ اے اللہ! یہ تیری طرف سے ہے اور تیرے راستہ میں محمد ﷺ اور اس کی امت کی جانب سے۔ بسم اللہ واللہ اکبر پڑھ کر ذبح کر دیے۔

(ب) وہبی کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عید کے دن دو مینڈھے ذبح فرمائے اور انہیں قبلہ رخ لٹا کر یہ دعا پڑھی: اے اللہ! یہ تیری عطا ہے اور تیرے راستہ میں محمد اور اس کی امت کی جانب سے ہے اور بسم اللہ و اللہ اکبر پڑھ کر ذبح کر دیے۔

(ج) امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ نبی ﷺ سے منقول ہے، لیکن اس طرح ثابت نہیں کہ آپ ﷺ نے دو مینڈھے ذبح کیے۔ ان میں سے ایک میں ہے کہ اللہ کے ذکر کے بعد فرمایا: اے اللہ! محمد اور امت محمد کی جانب سے اور اس کے آخر میں ہے کہ اے اللہ! محمد اور امت محمد کی جانب سے ہے۔

(۱۹۱۸۴) قَالَ الشَّيْخُ وَإِنَّمَا أَرَادَ مَا أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنِي جَامِعُ بْنُ سَوَادَةَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ : الْحُسَيْنُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
(ح) وَأَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ اللَّخْمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَوْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ مُوجَيَيْنِ فَيَبْدَأُ بِأَحَدِهِمَا فَيَقُولُ : بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَأُمَّتِهِ مَنْ شَهِدَ لَكَ بِالتَّوْحِيدِ وَشَهِدَ لِي بِالْبَلاَغِ. وَيَذْبَحُ الآخَرَ وَيَقُولُ : بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ.
لَفْظُ حَدِيثِ ابْنِ بِشْرَانَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبْدَانَ : كَانَ النَّبِيُّ -ﷺ- إِذَا ضَحَّى اشْتَرَى كَبْشَيْنِ سَمِينَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ مَوْجِيَّيْنِ فَذَبَحَ أَحَدَهُمَا عَنْ أُمَّتِهِ مَنْ شَهِدَ لَهُ بِالتَّوْحِيدِ وَشَهِدَ لَهُ بِالْبَلاَغِ وَالآخَرَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ. هَكَذَا رَوَاهُ جَمَاعَةٌ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ

وَرَوَاهُ زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ- وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ- قَالَ الْبُخَارِيُّ :لَعَلَّهُ سَمِعَ مِنْ هَؤُلاَءِ

قَالَ الشَّيْخُ وَفِيمَا ذَكَرْنَا قَبْلَ حَدِيثِهِ كِفَايَةٌ. [ضعيف]

(۱۹۱۸۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو سینگوں والے، خصی مینڈھے ذبح کیے تو ایک کو ذبح کرتے وقت فرمایا: بسم اللہ واللہ اکبر، اے اللہ! تیری عطا اور تیرے لیے محمد اور امت محمد کی جانب سے ہے اور جس نے توحید کا اقرار اور میرے دین پہنچانے کی گواہی دی اور دوسرے کو ذبح کرتے ہوئے فرمایا: بسم اللہ واللہ اکبر، اے اللہ! تیری عطا تیرے راستہ میں محمد اور آل محمد ﷺ کی جانب سے۔

(ب) ابن عبدان کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ قربانی کے لیے دو موٹے تازے سینگوں والے، خصی جانور قربان کیے۔ ایک تو اپنی امت، توحید کا اقرار کرنے والے اور دین کو پہنچانے کی گواہی دینے والوں کی جانب سے جبکہ دوسری قربانی محمد اور آل محمد کی جانب سے۔

(۱۹۱۸۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلاَمِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الأَعْمَشِ وَمَنْصُورٍ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قُلْتُ لَهُ قَوْلُهُ تَعَالَى ﴿وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ﴾ [الحج ۳۶] قَالَ :إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَنْحَرَ الْبَدَنَةَ فَأَقِمْهَا ثُمَّ قُلِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ ثُمَّ سَمِّ ثُمَّ انْحَرْهَا قَالَ قُلْتُ : وَأَقُولُ ذَلِكَ فِي الأُضْحِيَّةِ قَالَ :وَالأُضْحِيَّةِ. [ضعيف۔ تقدم برقم ۱۹۰۰۹]

(۱۹۱۸۵) ابو ظبیان حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا ﴿وَ الْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ﴾ [الحج ۳۶] فرماتے ہیں: آپ قربانی کو کھڑا کر کے نحر کریں پھر اللہ اکبر اللہ اکبر کہیں کہ اے اللہ! تیری طرف سے تھی اور تیرے راستہ میں ہے۔ پھر تکبیر پڑھ کے نحر کر دو۔ میں نے پوچھا: یہ قربانی کے بارے میں ہے۔ فرمایا: ہاں قربانی کے بارے میں بھی ہے۔

(۱۹۱۸۶) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الأَرْدَسْتَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ الْعِرَاقِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ الزُّبَيْدِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ شُرَيْبٍ قَالَ :أُتِيَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ النَّحْرِ بِكَبْشٍ فَذَبَحَهُ وَقَالَ :بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ وَمِنْ مُحَمَّدٍ لَكَ . ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَتُصُدِّقَ بِهِ ثُمَّ أُتِيَ بِكَبْشٍ آخَرَ فَذَبَحَهُ فَقَالَ :بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ وَمِنْ عَلِيٍّ لَكَ . قَالَ ثُمَّ قَالَ :ائْتِنِي بِطَابَقٍ مِنْهُ وَتَصَدَّقْ بِسَائِرِهِ . [صحيح]

(۱۹۱۸۶) عاصم بن شریب فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس قربانی کے دن مینڈھا لایا گیا۔ ذبح کرتے وقت انہوں نے یہ کہا: میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اے اللہ! یہ تیری عطا اور تیرے راستہ میں ہے اور محمد ﷺ کی طرف سے ہے۔ پھر قربانی کے گوشت کو صدقہ کرنے کا حکم دے دیا گیا۔ پھر دوسرا مینڈھا لایا گیا تو ذبح کرتے وقت یہ کہا: میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے۔ اے اللہ یہ تیری عطا تیرے راستہ میں اور علی کی جانب سے ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک تھال میں گوشت ڈال کر میرے پاس لاؤ اور باقی صدقہ کر دو۔

(۱۹۱۸۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ النَّهْدِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْحَسْنَاءِ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ حَنَشِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُضَحِّي بِكَبْشٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَبِكَبْشٍ عَنْ نَفْسِهِ فَقُلْنَا لَهُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ تُضَحِّي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- أَمَرَنِي أَنْ أُضَحِّيَ عَنْهُ أَبَدًا فَأَنَا أُضَحِّي عَنْهُ أَبَدًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ شَرِيكٍ تَفَرَّدَ بِهِ شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بِإِسْنَادِهِ. وَهُوَ إِنْ ثَبَتَ يَدُلُّ عَلَى جَوَازِ التَّضْحِيَةِ عَمَّنْ خَرَجَ مِنْ دَارِ الدُّنْيَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَّا عَنِ الْحَمْلِ فَقَدْ قَالَ الشَّافِعِيُّ : لاَ يُضَحَّى عَمَّا فِي الْبَطْنِ. [ضعیف]

(۱۹۱۸۷) حنش بن حارث فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب ایک مینڈھا رسول اللہ ﷺ اور ایک اپنی جانب سے قربانی کرتے۔ ہم نے پوچھا: اے امیر المومنین! آپ رسول اللہ ﷺ کی جانب سے قربانی کرتے ہیں۔ فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیشہ مجھے اپنی جانب سے قربانی کرنے کا حکم دیا تھا۔ اس لیے میں آپ ﷺ کی جانب سے ہمیشہ قربانی کرتا ہوں۔ وہ شخص جو فوت ہو جائے۔ اس کی جانب سے قربانی کرنا جائز ہے لیکن حاملہ جانور کی قربانی نہ کی جائے۔

(۱۹۱۸۸) وَأَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْمِهْرَجَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُزَكِّي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ : أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ لاَ يُضَحِّي عَمَّا فِي بَطْنِ الْمَرْأَةِ. [ضعیف]

(۱۹۱۸۸) نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ عورت کے جنین کی جانب سے قربانی نہ کی جائے۔

(۴۸) باب مَا جَاءَ فِي حِلاَقِ الشَّعَرِ بَعْدَ ذَبْحِ الأُضْحِيَّةِ

قربانی کرنے کے بعد سر کے بال مونڈنے کا بیان

(۱۹۱۸۹) أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْمِهْرَجَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُزَكِّي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ : أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ضَحَّى مَرَّةً بِالْمَدِينَةِ قَالَ نَافِعٌ : فَأَمَرَنِي

أَنْ أَشْتَرِیَ لَهُ كَبْشًا فَحِيلاً أَقْرَنَ ثُمَّ أَذْبَحَهُ يَوْمَ الأَضْحَى فِي مُصَلَّى النَّاسِ قَالَ نَافِعٌ فَفَعَلْتُ ثُمَّ حُمِلَ الْكَبْشُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَحَلَقَ رَأْسَهُ حِينَ ذُبِحَ الْكَبْشُ وَكَانَ مَرِيضًا لَمْ يَشْهَدِ الْعِيدَ مَعَ النَّاسِ. قَالَ نَافِعٌ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ :لَيْسَ حِلاَقُ الرَّأْسِ بِوَاجِبٍ عَلَى مَنْ ضَحَّى إِذَا لَمْ يَحُجَّ وَقَدْ فَعَلَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ. [صحیح]

(۱۹۱۸۹) نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک مرتبہ مدینہ میں قربانی کی۔ نافع کہتے ہیں کہ انہوں نے مجھے سینگوں والا سانڈ مینڈھا خریدنے کا حکم دیا۔ پھر قربانی کے دن مجھے عیدگاہ میں ذبح کرنے کا حکم دیا۔ نافع کہتے ہیں: میں مینڈھے کو ذبح کر کے حضرت عبداللہ کے پاس لے کر آیا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنے سر کے بال منڈوا دیے۔ کیونکہ وہ بیمار ہونے کی وجہ سے لوگوں کے ساتھ عید نہ پڑھ سکے تھے۔ نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جو حج نہ کرے تو قربانی کے بعد سر منڈوانا اس پر واجب نہیں ہے۔ حالانکہ خود حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ کام کیا تھا۔

(۲۹) باب الرَّجُلِ يُوجِبُ شَاةً أُضْحِيَةً لَمْ يَكُنْ لَهُ أَنْ يُبْدِلَهَا بِخَيْرٍ وَلاَ شَرٍّ مِنْهَا

کوئی شخص قربانی کی بکری خرید کر اس کو اچھی بری تبدیل نہ کرے

(۱۹۱۹۰) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَارِثِ الأَصْبَهَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ حَيَّانَ أَبُو الشَّيْخِ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الأَقْلَعُ الْمَخْرَمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنِ الْجَهْمِ بْنِ جَارُودٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ :أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَهْدَى بُخْتِيَّةً لَهُ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا ثَلاَثَمِائَةِ دِينَارٍ فَأَرَادَ أَنْ يَبِيعَهَا وَيَشْتَرِيَ بِثَمَنِهَا بُدْنًا فَسَأَلَ النَّبِيَّ -ﷺ- عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْحَرَهَا وَلاَ يَبِيعَهَا كَذَا قَالَ بُخْتِيَّةً لَهُ. [صحیح]

(۱۹۱۹۱) سالم بن عبداللہ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک بختی اونٹ قربانی کے لیے خریدا، جس کی قیمت تین سو دینار تھی۔ انہوں نے اسے فروخت کر کے اس کی قیمت کی قربانی خریدنا چاہی تو نبی ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے اسی اونٹ کو نحر کرنے کا حکم دیا اور اس کو فروخت کرنے کی اجازت نہ دی۔

(۳۰) باب مَا جَاءَ فِي وَلَدِ الأُضْحِيَةِ وَلَبَنِهَا

قربانی کے بچے اور اس کے دودھ کا حکم

(۱۹۱۹۱) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الأَرْدَسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ الْعِرَاقِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ حَذَفٍ الْعَبْسِيِّ قَالَ : كُنَّا

مَعَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بِالرَّحْبَۃِ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ ہَمْدَانَ یَسُوقُ بَقَرَۃً مَعَہَا وَلَدُہَا فَقَالَ : إِنِّی اشْتَرَیْتُہَا أُضَحِّی بِہَا وَإِنَّہَا وَلَدَتْ قَالَ فَلاَ تَشْرَبْ مِنْ لَبَنِہَا إِلاَّ فَضْلاً عَنْ وَلَدِہَا فَإِذَا کَانَ یَوْمُ النَّحْرِ فَانْحَرْہَا ہِیَ وَوَلَدَہَا عَنْ سَبْعَۃٍ.

(۱۹۱۹۱) مغیرہ بن حذف عبسی فرماتے ہیں: ہم رحبہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ ہمدان کا ایک شخص آیا وہ ایک گائے اور اس کے بچے کو ہانک رہا تھا۔ پھر کہنے لگا: میں نے اسے قربانی کے لیے خریدا تھا پھر اس نے بچہ جنم دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس کا دودھ صرف اتنا ہی پی سکتے ہو جو بچے سے زائد رہ جائے۔ جب قربانی کا دن آئے گا تو اسے اور اس کے بچے کو سات آدمیوں کی طرف سے ذبح کر دینا۔

(۳۱) باب الرَّجُلِ یَشْتَرِی ضَحِیَّۃً وَہِیَ تَامَّۃٌ ثُمَّ عَرَضَ لَہَا نَقْصٌ وَبَلَغَتِ الْمَنْسَکَ

ایسا شخص جو صحت مند قربانی خریدتا ہے پھر قربان گاہ تک پہنچنے کے وقت اس میں عیب پیدا ہو جاتا ہے

(۱۹۱۹۲) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَیْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِیلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیٍّ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللَّہِ بْنُ مُوسَی حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ جَابِرٍ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّہِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَکْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خَلِیٍّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَہْبِیُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِیلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ ہُوَ ابْنُ قَرَظَۃَ عَنْ أَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللَّہُ عَنْہُ قَالَ : اشْتَرَیْتُ شَاۃً لأُضَحِّیَ بِہَا فَخَرَجْتُ فَأَخَذَ الذِّئْبُ أَلْیَتَہَا فَسَأَلْتُ النَّبِیَّ -ﷺ- فَقَالَ : ضَحِّ بِہَا.

وَفِی رِوَایَۃِ سُفْیَانَ : اشْتَرَیْنَا کَبْشًا لِنُضَحِّیَ بِہِ فَقَطَعَ الذِّئْبُ أَلْیَتَہُ أَوْ مِنْ أَلْیَتِہِ فَسَأَلْتُ النَّبِیَّ -ﷺ- فَأَمَرَنِی أَنْ أُضَحِّیَ بِہِ.

وَبِمَعْنَاہُ رَوَاہُ شُعْبَۃُ بْنُ الْحَجَّاجِ وَشَرِیکُ بْنُ عَبْدِ اللَّہِ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِیِّ.

(ج) إِلاَّ أَنَّ جَابِرًا غَیْرُ مُحْتَجٍّ بِہِ. [حسن]

(۱۹۱۹۳) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے قربانی کے لیے بکری خریدی تو ایک بھیڑیے نے اس کی ران کو زخمی کر دیا۔ اس کے بارے میں میں نے نبی ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو ذبح کر دے۔

(ب) سفیان کی روایت میں ہے کہ میں نے قربانی کے لیے ایک مینڈھا خریدا جس کی ران کو بھیڑیے نے زخمی کر دیا۔ میں نے

نبی ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے مجھے قربانی کرنے کا حکم دے دیا۔

(۱۹۱۹۳) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّزَّازُ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ قَالاَ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ عَنْ أَبِى سَعِيدٍ الْخُدْرِىِّ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :لاَ بَأْسَ بِالأُضْحِيَّةِ الْمَقْطُوعَةِ الذَّنَبِ . وَهَذَا مُخْتَصَرٌ مِنَ الْحَدِيثِ الأَوَّلِ. فَقَدْ رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِى سَعِيدٍ :أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ النَّبِىَّ -ﷺ- عَنْ شَاةٍ قَطَعَ الذِّئْبُ ذَنَبَهَا يُضَحِّى بِهَا قَالَ :ضَحِّ بِهَا . [ضعیف]

(۱۹۱۹۳) حضرت ابو سعید خدری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دم کٹے جانور کی قربانی کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(ب) ابو سعید فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے ایسی بکری کے بارے میں پوچھا جس کی دم کو بھیڑیے نے کاٹ دیا تھا۔ کیا اس کی قربانی کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی قربانی کر دو۔

(۱۹۱۹٤) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِى إِسْحَاقَ الْمُزَكِّى حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا مِسْعَرٌ عَنْ أَبِى حَصِينٍ :أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَأَى هَدَايَا لَهُ فِيهَا نَاقَةٌ عَوْرَاءُ فَقَالَ :إِنْ كَانَ أَصَابَهَا بَعْدَمَا اشْتَرَيْتُمُوهَا فَأَمْضُوهَا وَإِنْ كَانَ أَصَابَهَا قَبْلَ أَنْ تَشْتَرُوهَا فَأَبْدِلُوهَا. [ضعیف]

(۱۹۱۹٤) حضرت ابو حصین فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر نے قربانی کے جانوروں میں ایک بھینگی اونٹنی دیکھی تو فرمایا: اگر خریدنے کے بعد عیب پیدا ہوا ہے تو قربانی کر دو۔ اگر خریدنے سے پہلے عیب موجود تھا تو پھر اسے تبدیل کر لو۔

(۳۲) باب الرَّجُلِ يَشْتَرِى ضَحِيَّةً فَتَمُوتُ أَوْ تُسْرَقُ أَوْ تَضِلُّ

ایسا شخص جو قربانی خریدے پھر قربانی کا جانور مر جائے یا چوری ہو جائے یا گم ہو جائے تو وہ کیا کرے

(۱۹۱۹۵) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِى حَمْزَةَ قَالَ قَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ :أَيُّمَا رَجُلٍ أَهْدَى هَدِيَّةً فَضَلَّتْ فَإِنْ كَانَتْ نَذْرًا أَبْدَلَهَا وَإِنْ كَانَتْ تَطَوُّعًا فَإِنْ شَاءَ أَبْدَلَهَا وَإِنْ شَاءَ تَرَكَهَا. هَكَذَا رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ مَوْقُوفًا وَرَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ الأَسْلَمِىُّ عَنْ نَافِعٍ مَرْفُوعًا وَالصَّوَابُ مَوْقُوفٌ. [حسن]

(۱۹۱۹۵) نافع فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کہ جس شخص کی قربانی گم ہو گئی، اگر وہ نذر کا جانور تھا تو اس کو تبدیل کیا

جائے۔ اگر نفل قربانی تھی تو پھر اختیار ہے بدل لے یا ترک کر دے۔

(۱۹۱۹۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْعَدْلُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَمِيمِ بْنِ حُوَيْصٍ يَعْنِي الْمِصْرِيَّ قَالَ: اشْتَرَيْتُ شَاةً بِمِنًى أُضْحِيَةً فَضَلَّتْ فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: لَا يَضُرُّكَ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَلَكِنَّهُ إِنْ وَجَدَهَا بَعْدَمَا أَوْجَبَهَا ذَبَحَهَا وَإِنْ مَضَتْ أَيَّامُ النَّحْرِ كَمَا يَصْنَعُ فِي الْبُدْنِ مِنَ الْهَدْيِ. [صحيح]

(۱۹۱۹۶) تمیم بن حویص مصری فرماتے ہیں کہ میں نے منیٰ میں قربانی کے لیے ایک بکری خریدی جو گم ہوگئی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے میں نے اس کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: آپ کو کچھ نقصان نہیں ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر قربانی کے دن گزر جانے کے بعد بھی اس کو مل جائے تو وہ اس کو ذبح کر دے۔

(۱۹۱۹۷) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَارِثِ الأَصْبَهَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا ابْنُ نَاجِيَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا سَاقَتْ بَدَنَتَيْنِ فَضَلَّتَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا ابْنُ الزُّبَيْرِ بَدَنَتَيْنِ مَكَانَهُمَا فَنَحَرَتْهُمَا ثُمَّ وَجَدَتِ الأُولَيَيْنِ فَنَحَرَتْهُمَا أَيْضًا ثُمَّ قَالَتْ: هَكَذَا السُّنَّةُ فِي الْبُدْنِ. [صحيح]

(۱۹۱۹۷) قاسم بن محمد فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دو قربانیاں روانہ کیں، جو گم ہوگئیں تو عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے ان کی جگہ دو مزید قربانیاں بھیج دیں۔ جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نحر کروا دیں۔ پھر پہلے والے دو قربانی کے جانور بھی مل گئے تو انہیں بھی نحر کروا دیا۔ پھر فرماتی ہیں کہ قربانی کا یہی طریقہ ہے۔

(۱۹۱۹۸) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَارِثِ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ فَذَكَرَهُ.

(۳۳) باب التَّضْحِيَةِ فِي اللَّيْلِ مِنْ أَيَّامِ مِنًى

منیٰ کے دنوں میں رات کے وقت قربانی کرنے کا بیان

(۱۹۱۹۹) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّهُ قَالَ لِقَيِّمٍ لَهُ جَدَّ نَخْلَهُ بِاللَّيْلِ: أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ جِدَادِ اللَّيْلِ وَصِرَامِ اللَّيْلِ أَوْ قَالَ وَحَصَادِ اللَّيْلِ. قَالَ سُفْيَانُ يَقُولُ حَتَّى يَكُونَ بِالنَّهَارِ وَتَحْضُرُهُ الْمَسَاكِينُ. [صحيح]

(۱۹۱۹۹) علی بن حسین نے تمیم سے کہا: جس نے رات کے وقت کھجوروں کا پھل توڑ لیا تھا: کیا آپ جانتے نہیں ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رات کے وقت کھجوروں کا پھل توڑنے سے منع کیا ہے۔ سفیان کہتے ہیں: یہ کہا جاتا تھا تاکہ دن کے اوقات میں مسکین لوگ بھی حاضر ہو جائیں۔

(۱۹۲۰۰) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْمَعْرُوفِ الإِسْفَرَائِينِيُّ بِهَا أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ ابْنُ الْمَدِينِيِّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ فَذَكَرَهُ بِمَعْنَاهُ لَمْ يَذْكُرِ الصِّرَامَ وَالْحَصَادَ قَالَ سُفْيَانُ فَسَأَلُوا جَعْفَرًا عَنِ الأَضْحَى بِاللَّيْلِ فَقَالَ : لاَ قَالَ سُفْيَانُ : هَذَا فِي حَالِ الْمَسَاكِينِ. [صحيح]

(۱۹۲۰۰) سفیان نے اس حدیث کے ہم معنی ذکر کیا، لیکن پھل توڑنے اور کاٹنے کا تذکرہ نہیں کیا۔ سفیان کہتے ہیں: لوگوں نے حضرت جعفر سے رات کے وقت قربانی کرنے کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: رات کے وقت قربانی نہ کرو کیونکہ یہ مسکینوں کے لیے رکاوٹ پیدا کرنا ہے۔

(۱۹۲۰۱) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : نُهِيَ عَنْ جِدَادِ اللَّيْلِ وَحَصَادِ اللَّيْلِ وَالأَضْحَى بِاللَّيْلِ وَإِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ مِنْ شِدَّةِ حَالِ النَّاسِ كَانَ الرَّجُلُ يَفْعَلُهُ لَيْلاً فَنُهِيَ عَنْهُ ثُمَّ رُخِّصَ فِي ذَلِكَ. [صحيح]

(۱۹۲۰۱) اشعث بن عبدالملک حضرت حسن سے نقل فرماتے ہیں کہ رات کے وقت باغ کا پھل توڑنا اور قربانی کرنا ممنوع کیا گیا تھا لوگوں کی تنگدستی کی وجہ سے۔ اگر کوئی شخص رات کے وقت ایسا کرتا تو اسے منع کیا گیا تھا۔ پھر رخصت دے دی گئی۔

(۳۴) باب النَّهْيِ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلاَثٍ

تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے کی ممانعت کا بیان

(۱۹۲۰۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ وَأَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ قَالَ : شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ : لاَ يَأْكُلَنَّ أَحَدُكُمْ مِنْ نُسُكِهِ بَعْدَ ثَلاَثٍ. كَذَا رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ مَوْقُوفًا وَمِنْ حَدِيثِ مَعْمَرٍ مَرْفُوعًا وَالْحَدِيثُ عِنْدَ غَيْرِهِ عَنْ سُفْيَانَ مَرْفُوعٌ. [حسن]

(۱۹۲۰۲) ابن ازہر کے غلام ابوعبید فرماتے ہیں کہ میں عید کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ انہوں نے فرمایا: کوئی شخص اپنی قربانی کا گوشت تین دن کے بعد نہ کھائے۔

(۱۹۲۰۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ : شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَقَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- نَهَى أَنْ تَأْكُلَ مِنْ لُحُومِ نُسُكِنَا بَعْدَ ثَلَاثٍ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ الْعَلَاءِ وَأَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ مِنْ حَدِيثِ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ وَغَيْرِهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ مَرْفُوعًا. [صحیح]

(۱۹۲۰۲) ابو عبید فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ عید کے موقع پر موجود تھا۔ انہوں نے نماز پڑھنے کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اپنی قربانیوں کے گوشت تین دن کے بعد کھانے سے منع فرمایا تھا۔

(۱۹۲۰۴) وَحَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ الأَصْبَهَانِيُّ إِمْلَاءً حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ يَوْمَ الأَضْحَى : أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَدْ نَهَى أَنْ تَأْكُلُوا مِنْ نُسُكِكُمْ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَلَا تَأْكُلُوهَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَبْدِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ. [صحیح۔ متفق علیه]

(۱۹۲۰۴) عبدالرحمن بن عوف کے غلام ابو عبیدہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عید الاضحیٰ کے دن فرماتے ہوئے سنا کہ اے لوگو! رسول اللہ نے تمہیں اپنی قربانیوں کے گوشت تین دن کے بعد کھانے سے منع فرمایا ہے تو نہ کھایا کرو۔

(۱۹۲۰۵) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- نَهَى أَنْ تُؤْكَلَ لُحُومُ الأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ. قَالَ سَالِمٌ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَأْكُلُ لُحُومَ الأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ وَعَبْدِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَأَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنِ الزُّهْرِيِّ. [صحیح]

(۱۹۲۰۵) سالم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانیوں کے گوشت تین دن کے بعد کھانے سے منع فرمایا۔ سالم کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت نہ کھاتے تھے۔

(۳۵) باب الرُّخْصَةِ فِي الأَكْلِ مِنْ لُحُومِ الضَّحَايَا وَالإِطْعَامِ وَالادِّخَارِ

قربانیوں کے گوشت کھانے کھلانے اور ذخیرہ کرنے کی رخصت کا بیان

(۱۹۲۰۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا

الشَّافِعِیُّ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلاَمِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- :أَنَّهُ نَهَى عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلاَثٍ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ :كُلُوا وَتَزَوَّدُوا وَادَّخِرُوا .

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى. [صحيح]

(۱۹۳۰۶) حضرت جابر نبی ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع فرمایا تھا۔ پھر فرمایا: کھاؤ زادراہ لو اور ذخیرہ کرو۔

(۱۹۳۰۷) وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكَعْبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوبَ أَخْبَرَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ :كُنَّا لاَ نَأْكُلُ مِنْ لَحْمِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلاَثٍ فَرَخَّصَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ :كُلُوا وَتَزَوَّدُوا . فَأَكَلْنَا وَتَزَوَّدْنَا. قُلْتُ لِعَطَاءٍ قَالَ جَابِرٌ حَتَّى جِئْنَا الْمَدِينَةَ؟ قَالَ لاَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُسَدَّدٍ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ وَقَالَ :نَعَمْ بَدَلَ قَوْلِهِ :لاَ.

وَرَوَاهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ يَحْيَى كَمَا رَوَاهُ مُسَدَّدٌ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۹۳۰۷) عطاء نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم اپنی قربانیوں کا گوشت تین دن سے زائد نہ کھاتے تھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں رخصت دے دی اور فرمایا: کھاؤ اور زادراہ لو۔ ہم نے کھایا اور ذخیرہ کیا۔ میں نے عطاء سے کہا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا یہاں تک کہ ہم مدینہ آگئے۔ فرمایا: نہیں اور دوسری روایت میں یحییٰ قطان فرماتے ہیں لفظ لا کی جگہ نعم ہے۔

(۱۹۳۰۸) أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَامِدٍ :أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ بِلاَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الرَّبِيعِ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :كُنَّا نَتَزَوَّدُ مِنْ لُحُومِ الْهَدْيِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- إِلَى الْمَدِينَةِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ عَلِيٍّ وَغَيْرِهِ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ كُلُّهُمْ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ. فَالتَّزَوُّدُ إِلَى الْمَدِينَةِ حَفِظَهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ وَحَفِظَهُ أَيْضًا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ وَحَفِظَهُ زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۹۳۰۸) عطاء حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے دور میں قربانیوں کا گوشت مدینہ سے زادراہ کے

طور پر لیتے تھے۔

(۱۹۳۰۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : ذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- أُضْحِيَّةً فَقَالَ : يَا ثَوْبَانُ هَيِّءْ لَنَا هَذِهِ الشَّاةَ وَأَصْلِحْهَا . قَالَ : فَمَا زِلْتُ أُطْعِمُهُ مِنْهَا حَتَّى قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۹۳۰۹) جبیر بن نفیر رسول اللہ کے غلام ثوبان سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: اے ثوبان ہمارے لیے اس بکری کو تیار کر کے پکاؤ۔ کہتے ہیں: میں مدینے آنے تک اس سے کھاتا رہا۔

(۱۹۳۱۰) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ الْقَاضِي قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ-.

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى السُّكَّرِيُّ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ التَّرْقُفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ : مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا ثَوْبَانُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : أَصْلِحْ هَذَا اللَّحْمَ . فَأَصْلَحْتُهُ قَالَ : فَلَمْ يَزَلْ يَأْكُلُ مِنْهُ حَتَّى بَلَغَ الْمَدِينَةَ زَادَ أَبُو مُسْهِرٍ فِي رِوَايَتِهِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي مُسْهِرٍ وَقَالَ فِيهِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَلاَ أُرَاهَا مَحْفُوظَةً وَرَوَاهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الدَّارِمِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُبَارَكِ دُونَ هَذِهِ اللَّفْظَةِ. [صحيح۔ مسلم]

(۱۹۳۱۰) ثوبان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ یہ گوشت بناؤ۔ کہتے ہیں: میں نے گوشت کو پکایا تو آپ ﷺ مدینے آنے تک اس سے کھاتے رہے اور ابومسہر کی روایت میں ہے کہ یہ حجۃ الوداع کے موقع پر تھا۔

(۱۹۳۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ دَاوُدَ الْعَلَوِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ إِمْلاَءً أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو الأَزْهَرِ السَّلِيطِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ذَكَرَ سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- قَالَ : كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا لُحُومَ الأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ وَإِنَّمَا أَرَدْتُ بِذَلِكَ لِيَتَّسِعَ أَهْلُ السَّعَةِ عَلَى مَنْ لاَ سَعَةَ لَهُ فَكُلُوا مَا بَدَا لَكُمْ وَادَّخِرُوا. [صحيح]

(۱۹۳۱۱) ابن بریدہ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ تین دن سے زیادہ قربانیوں کے گوشت کھانے سے میں نے تمہیں منع کیا تھا۔ میرا صرف یہ ارادہ تھا کہ ہر شخص کے لیے وسعت پیدا ہو جائے۔ اب تم کھاؤ اور ذخیرہ بھی کر

سکتے ہو۔

(۱۹۲۱۲) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- بِمِثْلِهِ

أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ الشَّاعِرِ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ كَمَا مَضَى فِي كِتَابِ الأَشْرِبَةِ.

(۱۹۲۱۳) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا خَلاَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُعَرِّفٌ حَدَّثَنِي مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : نَهَيْتُكُمْ عَنْ ثَلاَثٍ وَأَنَا آمُرُكُمْ بِهِنَّ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا فَإِنَّ فِي زِيَارَتِهَا تَذْكِرَةً وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ الأَشْرِبَةِ أَنْ تَشْرَبُوا إِلاَّ فِي ظُرُوفِ الأَدَمِ فَاشْرَبُوا فِي كُلِّ وِعَاءٍ غَيْرَ أَنْ لاَ تَشْرَبُوا مُسْكِرًا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الأَضَاحِيِّ أَنْ تَأْكُلُوهَا بَعْدَ ثَلاَثٍ فَكُلُوهَا وَاسْتَنْفِعُوا بِهَا فِي أَسْفَارِكُمْ .

أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ مُعَرِّفِ بْنِ وَاصِلٍ وَابْنُ بُرَيْدَةَ هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ فَقَدْ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي سِنَانٍ : ضِرَارِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ.

[صحيح۔ تقدم قبله]

(۱۹۲۱۳) ابن بریدہ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزوں سے میں نے تمہیں منع کیا تھا۔ اب میں تمہیں ان کا حکم دیتا ہوں: ① قبروں کی زیارت سے تمہیں منع کیا تھا اب زیارت کر سکتے ہو کیونکہ قبروں کی زیارت میں نصیحت ہے۔ ② میں نے تمہیں چمڑے کے بنے ہوئے برتنوں میں پینے سے منع کیا تھا اب تم ان برتنوں میں پی سکتے ہو۔ لیکن نشہ آور چیز نہ پیو۔ ③ اور میں نے تمہیں قربانیوں کے گوشت تین دن سے زیادہ کھانے سے منع کیا تھا۔ اب تم کھاؤ اور اپنے سفروں میں اس سے فائدہ اٹھاؤ۔

(۱۹۲۱۴) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا ابْنُ مِلْحَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ خَبَّابٍ : أَنَّ أَبَا سَعِيدِ بْنَ مَالِكٍ الْخُدْرِيَّ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَقَدَّمَ إِلَيْهِ مِنْ لُحُومِ الأَضَاحِيِّ فَقَالَ : مَا أَنَا بِآكِلِهِ حَتَّى أَسْأَلَ فَانْطَلَقَ إِلَى أَخِيهِ لأُمِّهِ وَكَانَ بَدْرِيًّا قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ : قَدْ حَدَثَ بَعْدَكَ أَمْرٌ نَقْضًا لِمَا كَانَ نُهِيَ عَنْهُ مِنْ أَكْلِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُوسُفَ عَنِ اللَّيْثِ. [صحيح۔ تقدم قبله]

(۱۹۲۱۴) ابوسعید بن مالک خدری سفر سے آئے تو انہیں قربانی کا گوشت پیش کیا گیا تو فرمایا: میں پوچھے بغیر نہ کھاؤں گا۔ وہ اپنی ماں شریک بھائی یعنی قتادہ بن نعمان کے پاس گئے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا: تیرے بعد پہلے والے حکم کو ختم کر دیا گیا

کہ جو یہ تھا کہ تین دن سے زائد قربانیوں کے گوشت نہ کھائے جائیں۔

(۱۹۲۱۵) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ دَاوُدَ الْعَلَوِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الأَزْهَرِ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَبُو جَعْفَرٍ وَأَبِي : إِسْحَاقُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ مَوْلَى بَنِي عَدِيٍّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- قَدْ نَهَانَا أَنْ نَأْكُلَ لُحُومَ نُسُكِنَا فَوْقَ ثَلاَثٍ فَخَرَجْتُ فِي سَفَرٍ ثُمَّ قَدِمْتُ عَلَى أَهْلِي فَقَالَتْ : إِنَّهُ رُخِّصَ لِلنَّاسِ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ : فَلَمْ أُصَدِّقْهَا حَتَّى بَعَثْتُ إِلَى أَخِي قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ وَكَانَ بَدْرِيًّا أَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ قَالَ فَبَعَثَ إِلَيَّ : أَنْ كُلْ طَعَامَكَ فَقَدْ صَدَقَتْ قَدْ أَرْخَصَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- لِلْمُسْلِمِينَ فِي ذَلِكَ. [صحيح۔ بخاری ۳۹۹۷]

(۱۹۲۱۵) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تین دن سے زائد قربانیوں کے گوشت کھانے سے منع کیا تھا۔ میں ایک سفر سے اپنے گھر واپس آیا تو میری گھر والی نے کہا: آپ کے بعد لوگوں کو رخصت دے دی گئی۔ لیکن میں نے اس کی تصدیق اس وقت تک نہ کی، جب تک میں نے اپنے بھائی قتادہ بن نعمان جو بدری تھے سے پوچھ نہ لیا۔ قتادہ نے مجھے پیغام بھیجا کہ اپنا کھانا کھاؤ، تیری بیوی نے سچ بولا ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو اس کی اجازت دے دی تھی۔

(۱۹۲۱۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْبَغَوِيُّ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ إِيَاسٍ الْجُرَيْرِيُّ

(ح) قَالَ وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى : مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي الْجُرَيْرِيَّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ لاَ تَأْكُلُوا لَحْمَ الأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ. فَشَكَوْا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- أَنَّ لَهُمْ عِيَالاً وَحَشَمًا وَخَدَمًا فَقَالَ : كُلُوا وَأَطْعِمُوا وَاحْبِسُوا وَادَّخِرُوا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى. [صحيح]

(۱۹۲۱۶) حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ والو! اپنی قربانیوں کے گوشت تین دن سے زائد نہ کھایا کرو۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو شکایت کی کہ ان کے عیال و خدام بھی ہیں تو فرمایا: کھاؤ، کھلاؤ اور روکو اور ذخیرہ بھی کر سکتے ہو۔

(۱۹۲۱۷) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّزَّازُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يَوْمَ الأَضْحَى : مَنْ ضَحَّى مِنْكُمْ فَلاَ يُصْبِحَنَّ فِي بَيْتِهِ مِنْ أُضْحِيَّتِهِ بَعْدَ ثَالِثَةٍ شَيْءٌ. فَلَمَّا

كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ نَفْعَلُ فِي هَذَا الْعَامِ كَمَا فَعَلْنَا فِي الْعَامِ الْمَاضِي. فَقَالَ : لاَ كُلُوا وَأَطْعِمُوا وَادَّخِرُوا فَإِنَّ ذَلِكَ الْعَامَ كَانَ فِيهِ شِدَّةٌ أَوْ كَلِمَةٌ تُشْبِهُهَا فَأَرَدْتُ أَنْ تَقْسِمُوا فِي النَّاسِ .

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ الضَّحَّاكِ بْنِ مَخْلَدٍ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ وَقَالَ :فَأَرَدْتُ أَنْ يَفْشُوَ فِيهِمْ . [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۹۲۱۷) سلمہ بن اکوع فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے دن فرمایا: جس نے قربانی کی تو تیسرے دن کی صبح کے بعد اس کے گھر کوئی چیز موجود نہ ہو۔ جب دوسرا سال آیا تو ہم نے آپ ﷺ سے پوچھا: کیا پہلے سال کی طرح ہی کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کھاؤ، کھلاؤ، ذخیرہ کرو۔ کیونکہ اس سال تنگ دستی تھی یا اس کے مشابہ کوئی کلمہ کہا۔ میں نے لوگوں کے درمیان گوشت کی تقسیم کو پسند کیا تھا۔

(ب) ابو عاصم کی روایت میں ہے کہ میں لوگوں میں گوشت کو عام دیکھنا چاہتا تھا۔

(۱۹۲۱۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :إِنَّا كُنَّا نَهَيْنَاكُمْ عَنْ لُحُومِهَا أَنْ تَأْكُلُوهَا فَوْقَ ثَلاَثٍ لِكَيْ تَسَعَكُمْ جَاءَ اللَّهُ بِالسَّعَةِ فَكُلُوا وَادَّخِرُوا وَاتَّجِرُوا أَلاَ وَإِنَّ هَذِهِ الأَيَّامَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .

قَوْلُهُ اتَّجِرُوا أَصْلُهُ ائْتَجِرُوا وَاتَّجِرُوا عَلَى وَزْنِ افْتَعِلُوا يُرِيدُ الصَّدَقَةَ الَّتِي يَبْتَغِي أَجْرَهَا وَلَيْسَ مِنْ بَابِ التِّجَارَةِ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۹۲۱۸) نبیشہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں قربانیوں کے گوشت تین دن سے زائد کھانے سے منع فرمایا تھا تاکہ وسعت پیدا ہو جائے۔ اب اللہ نے وسعت پیدا کر دی ہے۔ اب کھاؤ، ذخیرہ کرو، اجر حاصل کرو۔ کیونکہ یہ ایام کھانے، پینے اور اللہ کے ذکر کے ہیں۔

(۱۹۲۱۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : الضَّحِيَّةُ كُنَّا نُمَلِّحُ مِنْهُ وَنَقْدَمُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ -ﷺ- بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ : لاَ تَأْكُلُوا مِنْهُ إِلاَّ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ . وَلَيْسَتْ بِعَزِيمَةٍ وَلَكِنْ أَرَادَ أَنْ يُطْعِمُوا مِنْهُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ . [صحیح]

(۱۹۲۱۹) عمرہ حضرت عائشہ ؓ سے نقل فرماتی ہیں کہ ہم قربانی کا گوشت نمک لگا کر خشک کر لیتی تھیں۔ جب ہم نبی ﷺ کے پاس مدینہ میں لے کر آئیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: قربانی کا گوشت صرف تین دن تک کھاؤ، لیکن یہ لازم نہیں ہے۔ آپ ﷺ

دوسروں کو کھلانے کا ارادہ کرتے تھے۔

(۱۹۲۲۰) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَاقِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلاَثٍ.

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ : فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمْرَةَ فَقَالَتْ : صَدَقَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ : دَفَّ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ حَضْرَةَ الأَضْحَى فِي زَمَانِ النَّبِيِّ -ﷺ- فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : ادَّخِرُوا الثَّلاَثَ وَتَصَدَّقُوا بِمَا بَقِيَ . قَالَتْ : فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ قِيلَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَفِعُونَ مِنْ ضَحَايَاهُمْ يَجْمُلُونَ مِنْهَا الْوَدَكَ وَيَتَّخِذُونَ مِنْهَا الأَسْقِيَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : وَمَا ذَاكَ . أَوْ كَمَا قَالَ قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ نَهَيْتَ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلاَثٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : إِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ مِنْ أَجْلِ الدَّافَّةِ الَّتِي دَفَّتْ حَضْرَةَ الأَضْحَى فَكُلُوا وَتَصَدَّقُوا وَادَّخِرُوا .

أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ رَوْحٍ عَنْ مَالِكٍ. [صحيح۔ بخاری ۵۵۷۰]

(۱۹۲۲۰) عبداللہ بن واقد بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے منع فرمایا: عبداللہ بن ابی بکر کہتے ہیں: میں نے عمرہ سے ذکر کیا تو فرمایا: اس نے سچ کہا ہے۔ کیونکہ میں نے حضرت عائشہ ؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نبی ﷺ کے دور میں دیہاتی لوگ قربانی کے موقع پر شہر آتے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیسرا حصہ ذخیرہ کرو، باقی کو تقسیم کردو۔ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد کہا گیا: اے اللہ کے رسول! لوگ اپنی قربانیوں کی چربی پگھلا لیتے ہیں اور چمڑے سے مشکیزے بنا کر فائدہ حاصل کرتے ہیں تو رسول اللہ نے پوچھا: حرج کی کیا بات ہے؟ تو انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ نے قربانی کے گوشت تین دن کے بعد کھانے سے منع فرمایا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے صرف دیہاتی لوگوں کے قربانی کے موقع پر آنے کی وجہ سے منع کیا تھا اب کھاؤ، صدقہ کرو اور ذخیرہ کرو۔

(۱۹۲۲۱) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ سَأَلْتُهَا : أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- نَهَى

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِءُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّهُ قَالَ قِيلَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا : أَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- أَنْ تُؤْكَلَ لُحُومُ الأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ؟ قَالَتْ : مَا نَهَى عَنْهُ إِلاَّ مَرَّةً فِي عَامٍ جَاعَ النَّاسُ فِيهِ فَأَرَادَ أَنْ يُطْعِمَ الْغَنِيُّ الْفَقِيرَ وَلَقَدْ كُنَّا نُخْرِجُ

الْكُرَاعَ بَعْدَ خَمْسَ عَشْرَةَ فَنَأْكُلُهُ قُلْتُ : وَلِمَ تَفْعَلُونَ ذَلِكَ؟ قَالَ : فَضَحِكَتْ وَقَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ -ﷺ- مِنْ خُبْزِ بُرٍّ مَأْدُومٍ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَثِيرٍ. [صحیح۔ مسلم ۱۹۷۱]

(۱۹۲۲۱) عبدالرحمن بن عابس کے والد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ نے (قربانی کے گوشت) سے منع فرمایا تھا؟

(ب) عبدالرحمن بن عابس بن ربیعہ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا: کیا رسول اللہ ﷺ نے تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع فرمایا تھا؟ فرماتی ہیں: صرف ایک مرتبہ لوگوں کی بھوک کی وجہ سے منع فرمایا تھا۔ تاکہ غنی فقیر آدمیوں کو کھلائیں، لیکن پندرہ دن کے بعد ہم کراع کستی کی جانب گئے تو قربانی کا گوشت کھایا۔ میں نے پوچھا: آپ نے ایسا کیوں کیا؟ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ مسکرائیں اور فرماتی ہیں کہ آل محمد نے تو گندم کی روٹی تین دن سیر ہو کر نہ کھائی یہاں تک کہ آپ ﷺ خالق حقیقی سے جا ملے۔

(۱۹۲۲۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ هُوَ الأَصَمُّ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ قَالَ قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : لَمَّا رَوَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- نَهَى عَنْهُ لِلدَّافَّةِ ثُمَّ قَالَ : كُلُوا وَتَصَدَّقُوا وَادَّخِرُوا . وَرَوَى جَابِرٌ مَا ذَكَرْنَا كَانَ يَجِبُ عَلَى مَنْ عَلِمَ الأَمْرَيْنِ مَعًا أَنْ يَقُولَ نَهَى النَّبِيُّ -ﷺ- عَنْهُ لِمَعْنًى فَإِذَا كَانَ مِثْلُهُ فَهُوَ مَنْهِيٌّ عَنْهُ وَإِذَا لَمْ يَكُنْ مِثْلُهُ لَمْ يَكُنْ مَنْهِيًّا عَنْهُ أَوْ يَقُولُ نَهَى النَّبِيُّ -ﷺ- فِي وَقْتٍ ثُمَّ أَرْخَصَ فِيهِ بَعْدَهُ وَالآخِرُ مِنْ أَمْرِهِ نَاسِخٌ لِلأَوَّلِ

قَالَ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ يُشْبِهُ أَنْ يَكُونَ نَهَى النَّبِيُّ -ﷺ- عَنْ إِمْسَاكِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلاَثٍ إِذَا كَانَتِ الدَّافَّةُ عَلَى مَعْنَى الاِخْتِيَارِ لاَ عَلَى مَعْنَى الْفَرْضِ لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فِي الْبُدْنِ ﴿فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا﴾ [الحج ۳۶] وَهَذِهِ الآيَةُ فِي الْبُدْنِ الَّتِي يَتَطَوَّعُ بِهَا أَصْحَابُهَا.

[صحیح۔ بخاری ۵۴۳۸]

(۱۹۲۲۲) امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے نقل کیا کہ آپ ﷺ نے دیہاتیوں کے آنے کی وجہ سے منع فرمایا تھا۔ پھر فرمایا: کھاؤ، صدقہ کرو اور ذخیرہ کرو اور حضرت جابر کی روایت بھی موجود ہے۔ جب ایسی صورت حال ہو جس میں نبی ﷺ نے منع فرمایا تو ذخیرہ اندوزی سے پرہیز کریں۔ اگر اس طرح کی صورت حال نہ ہو تو ذخیرہ کیا جا سکتا ہے۔ بہر کیف نبی ﷺ کا حکم ثانی پہلے حکم کو منسوخ کرنے والا ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دوسری بات بھی امام شافعی رحمہ اللہ نے اس طرح کہی ہے کہ صرف بھوک اور قربانی کی قلت کی بنا پر گوشت ذخیرہ کرنے سے منع فرمایا۔ اللہ کا قول قربانی کے بارے میں ہے: ﴿فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَ

أَطْعِمُوا﴾ [الحج ٣٦] ''قربانی کر لینے کے بعد اس کا گوشت کھاؤ اور کھلاؤ۔''

(٣٦)باب إِطْعَامِ الْبَائِسِ الْفَقِيرِ وَإِطْعَامِ الْقَانِعِ وَالْمُعْتَرِّ وَمَا جَاءَ فِي تَفْسِيرِهِمْ

بھوکے کو کھلانا، إِطْعَامُ الْقَانِعِ وَ الْمُعْتَرِّ کی تفسیر

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ﴿فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ﴾ [الحج ٢٨] وَقَالَ ﴿وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ﴾ [الحج ٣٦] قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : ﴿الْقَانِعَ﴾ [الحج ٣٦] هُوَ السَّائِلُ ﴿وَالْمُعْتَرَّ﴾ [الحج ٣٦] هُوَ الزَّائِرُ وَالْمَارُّ بِلَا وَقْتٍ وَقَالَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ ﴿الْقَانِعَ﴾ [الحج ٣٦] الْفَقِيرُ ﴿وَالْمُعْتَرَّ﴾ [الحج ٣٦] الزَّائِرُ وَقِيلَ الَّذِي يَتَعَرَّضُ الْعَطِيَّةَ مِنْهَا.

اللہ کا فرمان ہے: ﴿فَكُلُوا مِنْهَا وَ أَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَ الْمُعْتَرَّ﴾ [الحج ٣٦] ﴿وَ أَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَ الْمُعْتَرَّ﴾ [الحج ٣٦] امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ''قانع'' سے مراد سوال کرنے والا ''معتر'' کسی وقت کے بغیر آنے والا۔ دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ ''القانع'' سے مراد فقیر اور ''المعتر'' سے مراد زیارت کرنے والا اس کے لیے عطیہ پیش کیا جائے۔

(١٩٢٢٣) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ﴾ [الحج ٢٨] قَالَ :الَّذِي يَسْأَلُكَ. [صحيح]

(١٩٢٢٣) حضرت عطاء اللہ کے اس قول ﴿وَ أَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ﴾ [الحج ٣٦] کے بارے میں فرماتے ہیں: وہ شخص جو آپ سے سوال کرے۔

(١٩٢٢٤) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ ﴿الْقَانِعَ﴾ [الحج ٢٨] السَّائِلُ ﴿وَالْمُعْتَرَّ﴾ [الحج ٢٨] الَّذِي يَعْتَرِيكَ يُرِيدُكَ وَلَا يَسْأَلُكَ.

(١٩٢٢٤) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ ''القانع'' سے مراد سوال کرنے والا اور ''المعتر'' سے مراد ایسا شخص جو آپ سے عطیہ کا ارادہ رکھتا ہو لیکن آپ سے سوال نہ کرے۔ [ضعيف]

(١٩٢٢٥) وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَمُجَاهِدٍ : ﴿الْقَانِعَ﴾ [الحج ٢٨] الْجَالِسُ فِي بَيْتِهِ ﴿وَالْمُعْتَرَّ﴾ [الحج ٢٨] الَّذِي يَعْتَرِيكَ. [صحيح]

(١٩٢٢٥) مجاہد فرماتے ہیں کہ ''القانع'' سے مراد اپنے گھر میں بیٹھنے والا ''المعتر'' جو آپ سے عطیہ کا ارادہ رکھے۔

(١٩٢٢٦) أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ النَّضْرُوِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ

مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا يُونُسُ وَمَنْصُورٌ عَنِ الْحَسَنِ فِي قَوْلِهِ ﴿الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ﴾ [الحج ٣٦] قَالَ : الْقَانِعُ الَّذِي يَقْنَعُ لِلرَّجُلِ يَسْأَلُهُ وَالْمُعْتَرُّ الَّذِي يَتَعَرَّضُ وَلاَ يَسْأَلُ. [صحيح]

(۱۹۲۲۶) حضرت حسن اللہ کے اس قول: ﴿الْقَانِعَ وَ الْمُعْتَرَّ﴾ [الحج ٣٦] کہ "قانع" وہ شخص جو اپنی ضرورت کا سوال کرے اور "معتر" جو اپنی ضرورت کا بھی سوال نہ کرے۔

(۱۹۲۲۷) قَالَ وَحَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَحَدُهُمَا الْمَارُّ وَالآخَرُ السَّائِلُ. [صحيح]

(۱۹۲۲۷) ابراہیم فرماتے ہیں: ایک مسافر اور دوسرا سوال کرنے والا ہے۔

(۱۹۲۲۸) قَالَ وَحَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ ﴿الْقَانِعَ﴾ [الحج ٢٨] السَّائِلُ. [صحيح]

(۱۹۲۲۸) ابو نجیح حضرت مجاہد سے نقل فرماتے ہیں کہ "القانع" سے مراد سوال کرنے والا ہے۔

(۱۹۲۲۹) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ السَّقَّاءِ الإِسْفَرَائِينِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بُطَّةَ الأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ ﴿فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ﴾ [الحج ٢٨] قَالَ : الْبَائِسُ الَّذِي يَسْأَلُ بِيَدِهِ إِذَا سَأَلَ قَالَ وَالْقَانِعُ الطَّامِعُ الَّذِي يَطْمَعُ فِي ذَبِيحَتِكَ مِنْ جِيرَانِكَ. قَالَ ﴿وَالْمُعْتَرَّ﴾ [الحج ٣٦] الَّذِي يَعْتَرِيكَ بِنَفْسِهِ وَلاَ يَسْأَلُكَ يَتَعَرَّضُ لَكَ. وَرُوِيَ فِي ذَلِكَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. [صحيح]

(۱۹۲۲۹) ابو نجیح حضرت مجاہد سے اللہ کے اس قول ﴿فَكُلُوا مِنْهَا وَ أَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ﴾ [الحج ٢٨] کے بارے میں فرماتے ہیں کہ "البائس" ایسا شخص ہے کہ جب بھی سوال کرے تو اپنے ہاتھ سے اور "القانع" جو اپنے پڑوسی کی قربانی کے گوشت کا لالچ رکھے۔ "المعتر" جو خود تو آپ کے پاس آجاتا ہے لیکن اپنی ضرورت پیش نہیں کرتا۔

(۱۹۲۳۰) أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ بْنُ خَمِيرُوَيْهِ الْهَرَوِيُّ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا قَابُوسُ بْنُ أَبِي ظَبْيَانَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ قُلْنَا لاِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَرَأَيْتَ الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ مَا الْقَانِعُ وَالْمُعْتَرُّ؟ قَالَ : أَمَّا ﴿الْقَانِعَ﴾ [الحج ٢٨] فَالْقَانِعُ بِمَا أَرْسَلْتَ إِلَيْهِ فِي بَيْتِهِ ﴿وَالْمُعْتَرَّ﴾ [الحج ٢٨] الَّذِي يَعْتَرِيكَ. [ضعيف]

(۱۹۲۳۰) قابوس بن ابی ظبیان فرماتے ہیں کہ ہم نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: قانع اور معتر کون ہوتا ہے؟ فرمایا: "القانع" وہ شخص جس کے گھر آپ ضرورت کی چیز بھیج دیں۔ "المعتر" جو اپنی ضرورت تمہارے سامنے بیان کرے۔

(۳۷)باب لاَ يَبِيعُ مِنْ أُضْحِيَّتِهِ شَيْئًا وَلاَ يُعْطِي أَجْرَ الْجَازِرِ مِنْهَا

قربانی کے جانور سے کوئی چیز فروخت نہ کرے اور نہ ہی قصاب کو اس سے مزدوری دے

(۱۹۲۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ : كَامِلُ بْنُ أَحْمَدَ الْمُسْتَمْلِيُّ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ أَحْمَدَ الإِسْفَرَايِينِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْبَيْهَقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوبَ أَخْبَرَنَا مُسَدَّدٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالاَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- أَنْ أَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ وَأَنْ أَقْسِمَ جُلُودَهَا وَجِلاَلَهَا وَأَمَرَنِي أَنْ لاَ أُعْطِيَ الْجَازِرَ مِنْهَا شَيْئًا وَقَالَ :نَحْنُ نُعْطِيهِ مِنْ عِنْدِنَا .

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي خَيْثَمَةَ :وَأَنْ أَتَصَدَّقَ بِلَحْمِهَا وَجُلُودِهَا وَأَجِلَّتِهَا وَأَنْ لاَ أُعْطِيَ أَجْرَ الْجَازِرِ مِنْهَا قَالَ :نَحْنُ نُعْطِيهِ مِنْ عِنْدِنَا .

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى وَعَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَغَيْرِهِ وَأَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ. [ضعيف]

(۱۹۲۴۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے قربانی کے جانور کے پاس رہنے کا حکم دیا تاکہ ان کے چمڑے، جھول میں تقسیم کر دوں۔ لیکن قصاب کو مزدوری ہم اپنے پاس سے دیں گے۔ قربانی کے جانور کی کوئی چیز اجرت میں نہ دی جائے۔

(ب) ابوخیثمہ کی روایت میں ہے کہ ان کے گوشت، چمڑے اور جھول صدقہ کرو۔ قصاب کو مزدوری اس جانور سے نہ دیں بلکہ مزدوری ہم اپنی جانب سے ادا کریں گے۔

(۱۹۲۴۲) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ :عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :مَنْ بَاعَ جِلْدَ أُضْحِيَّتِهِ فَلاَ أُضْحِيَّةَ لَهُ . [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۹۲۴۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس نے قربانی کے جانور کی چمڑی فروخت کر دی، اس کی کوئی قربانی نہیں۔

(۳۸)باب الاِشْتِرَاكِ فِي الْهَدْيِ وَالأُضْحِيَّةِ

ہدی اور قربانی میں اشتراک کا بیان

(۱۹۴۳۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عُثْمَانَ : سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدَانَ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ أَبِي حَامِدٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- بِالْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ.

لَفْظُ حَدِيثِ قُتَيْبَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى وَقُتَيْبَةَ بْنِ سَعِيدٍ. [ضعیف]

(۱۹۴۳۳) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ کے مقام پر اونٹ اور گائے سات سات افراد کی جانب سے قربان کیے۔

(۱۹۴۳۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ أَيُّوبَ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- أَنْ نَشْتَرِكَ فِي الإِبِلِ وَالْبَقَرِ كُلُّ سَبْعَةٍ مِنَّا فِي بَدَنَةٍ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ يُونُسَ. [صحیح۔ مسلم ۱۳۱۸]

(۱۹۴۳۴) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ہم حج کا احرام باندھ کر نبی ﷺ کے ساتھ نکلے۔ آپ ﷺ نے ہمیں اونٹ اور گائے میں سات سات افراد کو جمع ہونے کا حکم دیا۔ سات کی جانب سے ایک اونٹ یا گائے ہوتی تھی۔

(۱۹۴۳۵) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ هُوَ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ -ﷺ- فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاشْتَرَكْنَا فِي الْجَزُورِ سَبْعَةً فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : الْبَقَرَةُ يُشْتَرَكُ فِيهَا قَالَ : مَا هِيَ إِلاَّ مِنَ الْبُدْنِ . وَحَضَرَ جَابِرٌ الْحُدَيْبِيَةَ فَقَالَ : اشْتَرَكْنَا كُلُّ سَبْعَةٍ فِي بَدَنَةٍ فَنَحَرْنَا يَوْمَئِذٍ سَبْعِينَ بَدَنَةً.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ. [صحیح]

(۱۹۴۳۵) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کے ساتھ ہم حج وعمرہ کے لیے نکلے تو ایک اونٹ میں سات افراد شریک ہوتے تھے۔ ان سے ایک شخص نے پوچھا: کیا گائے میں اشتراک ہوسکتا ہے؟ تو فرمایا: صرف اونٹ میں حصے

ڈالے جا سکتے ہیں اور حضرت جابر حدیبیہ کے وقت حاضر تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم ایک اونٹ میں سات افراد شامل ہوتے تھے۔ اس دن ہم نے ستر اونٹ ذبح کیے۔

(۱۹۲۳۶) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي أَخْبَرَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مَيْمُونٍ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- قَالَ : الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَدَنَةُ عَنْ سَبْعَةٍ.

وَإِجْمَاعُ هَؤُلَاءِ الأَئِمَّةِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ثُمَّ رِوَايَةُ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَلَى أَنَّ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ أَوْلَى مِنْ رِوَايَةِ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الْبَدَنَةِ عَنْ عَشَرَةٍ.

وَرُوِّينَا عَنْ عَلِيٍّ وَحُذَيْفَةَ وَأَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُمْ قَالُوا : الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ. [صحيح]

(۱۹۲۳۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ اونٹ اور گائے سات کی جانب سے قربان کیے جاتے تھے۔

(ب) عطا حضرت جابر سے اونٹ میں سات حصے جبکہ ابوزبیر حضرت جابر سے اونٹ میں دس حصوں کے بارے میں بیان کرتے ہیں۔

(ج) ابومسعود انصاری اور حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ گائے سات کی جانب سے قربانی کرتے۔

(۳۹) باب الأُضْحِيَّةِ فِي السَّفَرِ
سفر میں قربانی کا بیان

(۱۹۲۳۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

(ح) قَالَ وَأَخْبَرَنِي أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنَا أَبُو الزَّاهِرِيَّةِ : حُدَيْرُ بْنُ كُرَيْبٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرِ بْنِ مَالِكٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- ذَبَحَ أُضْحِيَّتَهُ فِي السَّفَرِ ثُمَّ قَالَ : يَا ثَوْبَانُ أَصْلِحْ لَحْمَهَا . فَلَمْ أَزَلْ أُصْلِحُهُ حَتَّى قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ رَافِعٍ. [صحيح]

(۱۹۲۳۷) حضرت ثوبان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سفر میں قربانی کی۔ پھر فرمایا: اے ثوبان! گوشت پکاؤ تو مدینہ آنے تک میں اس کا گوشت پکاتا رہا۔

(۳۰) باب مَنْ قَالَ الأَضْحَى جَائِزٌ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَيَّامَ مِنًى كُلَّهَا لأَنَّهَا أَيَّامُ النُّسُكِ

منیٰ کے ایام اور قربانی کے دن جانور ذبح کرنا جائز ہے کیونکہ یہ تمام قربانی کے دن ہیں

(۱۹۲۳۸) أَخْبَرَنَا أَبُو حَامِدٍ : أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ أَحْمَدَ الْحَافِظُ الإِسْفَرَائِينِيُّ بِهَا أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ : زَاهِرُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ زِيَادٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الأَزْهَرِ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ : كُلُّ عَرَفَاتٍ مَوْقِفٌ وَارْفَعُوا عَنْ عُرَنَاتٍ وَكُلُّ مُزْدَلِفَةَ مَوْقِفٌ وَارْفَعُوا عَنْ مُحَسِّرٍ وَكُلُّ فِجَاجِ مِنًى مَنْحَرٌ وَكُلُّ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ ذَبْحٌ .

(۱۹۲۳۸) حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تمام عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے، وادی عرینہ میں ہاتھ اٹھاؤ (یعنی جلدی گزر جاؤ) اور تمام مزدلفہ ٹھہرنے کی جگہ ہے اور وادی محسر ہاتھ اٹھاؤ (یعنی جلدی گزر جاؤ) منیٰ کے سارے راستے جائے ذبح ہیں اور تمام ایام تشریق کے دن ہیں۔

(۱۹۲۳۹) قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَذَكَرَهُ بِمِثْلِهِ هَذَا هُوَ الصَّحِيحُ وَهُوَ مُرْسَلٌ.

(۱۹۲۳۹) ایضاً

(۱۹۲۴۰) وَقَدْ رُوِيَ كَمَا أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ الْمَالِينِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ بْنُ عَدِيٍّ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ التَّمَّارُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- : عَرَفَاتٌ مَوْقِفٌ وَارْفَعُوا عَنْ عُرَنَةَ وَكُلُّ مُزْدَلِفَةَ مَوْقِفٌ وَارْفَعُوا عَنْ مُحَسِّرٍ وَكُلُّ فِجَاجِ مِنًى مَنْحَرٌ وَفِي كُلِّ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ ذَبْحٌ .
وَرَوَاهُ سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ ضَعِيفٌ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ النَّقْلِ عَنْ سَعِيدٍ

(۱۹۲۴۰) ایضاً

(۱۹۲۴۱) كَمَا أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَارِثِ الأَصْبَهَانِيُّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ وَأَخْبَرَنَا أَبُو حَامِدٍ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا زَاهِرُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بُكَيْرٍ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ التَّنُوخِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ : أَيَّامُ التَّشْرِيقِ كُلُّهَا ذَبْحٌ . [ضعيف]

(۱۹۲۴۱) نافع بن جبیر بن مطعم اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایام تشریق یعنی ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذوالحجہ

تمام قربانی کے دن ہیں۔

(۱۹۲۴۲) وَرُوِیَ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ سُلَيْمَانَ كَمَا أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَارِثِ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْخَشَّابُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى أَنَّ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ حَدَّثَهُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- قَالَ : كُلُّ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ ذَبْحٌ . [ضعیف]

(۱۹۲۴۲) حضرت جبیر بن مطعم نبی ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ایام تشریق تمام قربانی کے ایام ہیں یعنی ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذوالحجہ تک۔

(۱۹۲۴۳) وَأَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ أَبِي أُسَامَةَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ -ﷺ- قَدْ سَمَّاهُ نَافِعٌ فَنَسِيتُهُ أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ غِفَارٍ : قُمْ فَأَذِّنْ أَنَّهُ لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلاَّ مُؤْمِنٌ وَأَنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ . أَيَّامَ مِنًى زَادَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى :وَذَبْحٍ . يَقُولُ أَيَّامُ ذَبْحٍ ابْنُ جُرَيْجٍ يَقُولُهُ. [ضعیف]

(۱۹۲۴۳) نافع بن جبیر بن مطعم ایک صحابی سے نقل فرماتے ہیں جس کا نام نافع نے تو بتایا لیکن میں بھول گیا کہ نبی ﷺ نے غفار قبیلہ کے ایک شخص سے کہا: کھڑے ہو کر اعلان کر دو کہ جنت میں صرف مومن داخل ہوں گے اور یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔ سلیمان بن موسیٰ نے زائد بیان کیا کہ ایام منیٰ قربانی کے دن ہیں۔

(۱۹۲۴۴) وَرَوَاهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ يَحْيَى الصَّدَفِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مَرَّةً عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَمَرَّةً عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- :أَيَّامُ التَّشْرِيقِ كُلُّهَا ذَبْحٌ .

أَخْبَرَنَاهُ أَبُو سَعْدٍ الْمَالِينِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ بْنُ عَدِيٍّ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ حَدَّثَنَا دُحَيْمٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ يَحْيَى فَذَكَرَهُ وَقَالَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ. [صحیح]

(۱۹۲۴۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ ایام تشریق ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذوالحجہ تمام قربانی کے دن ہیں۔

(۱۹۲۴۵) وَأَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا دُحَيْمٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنِ الصَّدَفِيِّ فَذَكَرَهُ وَقَالَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

قَالَ أَبُو أَحْمَدَ :وَهَذَا سَوَاءٌ قَالَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَوَاءٌ قَالَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ جَمِيعًا غَيْرُ مَحْفُوظَيْنِ لاَ يَرْوِيهِمَا غَيْرُ الصَّدَفِيِّ

قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ وَالصَّدَفِيُّ ضَعِيفٌ لاَ يُحْتَجُّ بِهِ.

(۱۹۲۴۶) أَخْبَرَنَا أَبُو حَامِدٍ :أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا زَاهِرُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ زِيَادٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَمْرٍو الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ :الأَضْحَى ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ. [ضعيف]

(۱۹۲۴۶) حضرت عطاء عبداللہ بن عباس سے نقل فرماتے ہیں کہ قربانی کے دن کے بعد تین دن مزید بھی قربانی کے دن ہیں۔

(۱۹۲۴۷) قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مَطَرٍ أَنَّ الْحَسَنَ وَعَطَاءً قَالاَ :يُضَحَّى إِلَى آخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ. [ضعيف]

(۱۹۲۴۷) حضرت حسن اور عطاء فرماتے ہیں کہ ایام تشریق کے آخری دن تک قربانی ہو سکتی ہے۔

(۱۹۲۴۸) قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ هُوَ الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عَطَاءٌ :يَذْبَحُ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ. [صحيح]

(۱۹۲۴۸) ابن جریج فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء نے کہا: ایام تشریق میں قربانی کی جاسکتی ہے۔

(۱۹۲۴۹) قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :الأَضْحَى ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ. [صحيح]

(۱۹۲۴۹) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ عید الاضحیٰ کے دن کے بعد تین دن قربانی کے ہیں۔

(۱۹۲۵۰) قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ هُوَ الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عَطَاءٌ :يَذْبَحُ فِي أَيَّامِ مِنًى كُلِّهَا وَفِي يَوْمِ النَّفْرِ الآخِرِ. [صحيح]

(۱۹۲۵۰) ابن جریج فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء نے کہا: منیٰ کے تمام دنوں میں قربانی کی جاسکتی ہے۔

(۱۹۲۵۱) قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا هَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُهَاجِرٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ :الأَضْحَى يَوْمُ النَّحْرِ وَثَلاَثَةُ أَيَّامٍ بَعْدَهُ. [صحيح]

(۱۹۲۵۱) عمرو بن مہاجر فرماتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے کہا: عید الاضحیٰ کے دن کے بعد تین دن تک قربانی کی جاسکتی ہے۔

(۱۹۲۵۲) قَالَ وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِءٍ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنِ النُّعْمَانِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى أَنَّهُ قَالَ :النَّحْرُ أَرْبَعَةُ أَيَّامٍ. فَقَالَ مَكْحُولٌ :صَدَقَ. [صحيح]

(۱۹۲۵۲) نعمان حضرت سلیمان بن موسیٰ سے نقل فرماتے ہیں کہ قربانی کے چار دن ہیں۔ مکحول کہتے ہیں کہ سلیمان بن موسیٰ نے سچ کہا ہے۔

(۳۱) باب مَنْ قَالَ الْأَضْحَى يَوْمُ النَّحْرِ وَيَوْمَيْنِ بَعْدَهُ

جس شخص کا گمان ہے کہ قربانی کے دن صرف تین ہیں

(۱۹۲۵۳) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ قَالَ نَافِعٌ :سَأَلَ أَبُو سَلَمَةَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بَعْدَ النَّحْرِ بِيَوْمٍ فَقَالَ :إِنِّي بَدَا لِي أَنْ أُضَحِّيَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا :مَنْ شَاءَ فَلْيُضَحِّ الْيَوْمَ ثُمَّ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ. [صحيح]

(۱۹۲۵۳) نافع کہتے ہیں کہ ابوسلمہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے قربانی کے ایک دن بعد پوچھا کہ میں قربانی کرنا چاہتا ہوں تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمانے لگے: جو آج اور کل کے دن بھی قربانی کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔

(۱۹۲۵٤) وَأَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ :عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْمِهْرَجَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ :مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُزَكِّي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُولُ :الأَضْحَى يَوْمَانِ بَعْدَ يَوْمِ الأَضْحَى.

قَالَ وَحَدَّثَنَا مَالِكٌ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَقُولُ :الأَضْحَى يَوْمَانِ بَعْدَ يَوْمِ الأَضْحَى. [صحيح]

(۱۹۲۵۴) نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ عید الاضحیٰ کے دن کے بعد دو دن قربانی کے لیے مزید ہیں۔

(ب) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عید الاضحیٰ کے دن کے بعد دو دن قربانی کے مزید ہیں۔

(۱۹۲۵٥) أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ نُجَيْدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :الذَّبْحُ بَعْدَ النَّحْرِ يَوْمَانِ. [صحيح]

(۱۹۲۵۵) قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ عید الاضحیٰ کے دن کے بعد دو دن مزید قربانی کے لیے ہیں۔

(۳۲) باب مَنْ قَالَ الضَّحَايَا إِلَى آخِرِ الشَّهْرِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَسْتَأْنِيَ ذَلِكَ

جو قربانی کو ذی الحج کے آخر تک مؤخر کرنا چاہے کر سکتا ہے

(۱۹۲۵٦) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَارِثِ الأَصْبَهَانِيُّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الْحَافِظُ ح وَأَخْبَرَنَا أَبُو حَامِدٍ :أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا زَاهِرُ بْنُ أَحْمَدَ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلاَلٍ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي أَبُو

سَلَمَةَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّهُ بَلَغَهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : الضَّحَايَا إِلَى آخِرِ الشَّهْرِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَسْتَأْنِيَ ذَلِكَ .

لَفْظُ حَدِيثِ الأَصْبَهَانِيِّ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي حَامِدٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : الضَّحَايَا إِلَى هِلاَلِ الْمُحَرَّمِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَسْتَأْنِيَ ذَلِكَ .

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ فِي الْمَرَاسِيلِ عَنْ مُوسَى بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبَانَ. [ضعيف]

(۱۹۲۵۲) ابو سلمہ اور سلیمان بن یسار فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جو شخص قربانی کو تاخیر سے کرنا چاہے تو وہ ذی الحج کے آخر تک بھی کر سکتا ہے۔

(ب) ابو حامد کی روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قربانیوں کو محرم کا چاند دیکھنے تک بھی مؤخر کیا جا سکتا ہے۔

(۱۹۲۵۷) أَخْبَرَنَا أَبُو حَامِدٍ : أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا زَاهِرُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ بْنَ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ يَقُولُ : إِنْ كَانَ الْمُسْلِمُونَ يَشْتَرِي أَحَدُهُمُ الأُضْحِيَّةَ فَيُسَمِّنُهَا فَيَذْبَحُهَا بَعْدَ الأَضْحَى آخِرَ ذِي الْحِجَّةِ.

حَدِيثُ أَبِي سَلَمَةَ وَسُلَيْمَانَ مُرْسَلٌ وَحَدِيثُ أَبِي أُمَامَةَ حِكَايَةٌ عَمَّنْ لَمْ يُسَمِّ.

وَقَدْ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ الْمَرْوَزِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي الشَّرْحِ : رُوِيَ فِي بَعْضِ الأَخْبَارِ الأُضْحِيَّةُ إِلَى رَأْسِ الْمُحَرَّمِ فَإِنْ صَحَّ ذَلِكَ فَالأَمْرُ يَتَّسِعُ فِيهِ إِلَى غُرَّةِ الْمُحَرَّمِ وَإِنْ لَمْ يَصِحَّ فَالْخَبَرُ الصَّحِيحُ : أَيَّامُ مِنًى أَيَّامُ نَحْرٍ . وَعَلَى هَذَا بَنَى الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي كِلاَهُمَا نَظَرٌ هَذَا لإِرْسَالِهِ وَمَا مَضَى لاِخْتِلاَفِ الرُّوَاةِ فِيهِ عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى وَحَدِيثُ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى أَوْلاَهُمَا أَنْ يُقَالَ بِهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

[صحيح]

(۱۹۲۵۷) ابو امامہ سہل بن حنیف فرماتے ہیں: اگر مسلمانوں کا کوئی شخص قربانی خریدے تو موٹی تازی ہونی چاہیے اور وہ عید الاضحیٰ کے بعد ذی الحج کے آخر تک قربانی کر سکتا ہے۔

نوٹ: بعض احادیث میں محرم ابتدا تک قربانی کرنے کے بارے میں آیا ہے۔ اگر یہ احادیث صحیح ہوں تو یہ ایک وسعت ہے ورنہ صحیح احادیث میں منیٰ کے دنوں کو قربانی کے دن شمار کیا گیا ہے۔

جماع أَبْوَابِ الْعَقِيقَةِ

عقیقہ کے ابواب کا مجموعہ

(۴۳) باب الْعَقِيقَةُ سُنَّةٌ

عقیقہ سنت ہے

(۱۹۲۵۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ سَلْمَانُ رَفَعَهُ قَالَ : مَعَ الْغُلاَمِ عَقِيقَةٌ فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ الدَّمَ وَأَمِيطُوا عَنْهُ الأَذَى.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَارِمٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَلَمْ يَقُلْ رَفَعَهُ قَالَ وَقَالَ حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ وَقَتَادَةُ وَهِشَامٌ وَحَبِيبٌ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

(۱۹۲۵۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَقَتَادَةُ وَحَبِيبٌ عَنْ مُحَمَّدٍ

(ح) وَأَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ عَمْرٍو الْعُكْبَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يُونُسَ وَأَيُّوبَ وَهِشَامٍ وَحَبِيبٍ وَقَتَادَةَ فِي آخَرِينَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : فِي الْغُلاَمِ عَقِيقَتُهُ فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا وَأَمِيطُوا عَنْهُ الأَذَى.

قَالَ الْفَقِيهُ رَحِمَهُ اللَّهُ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَيُّوبَ كَذَلِكَ مُجَوَّدًا. [صحيح۔ بخاری ۵۴۷۱]

(۱۹۲۵۹) محمد سلمان نامی شخص سے مرفوع روایت ہے کہ آپ ﷺ نے بچے کی ولادت پر عقیقہ کا حکم دیا اور فرمایا: اس کی جانب سے خون بہاؤ اور اس سے تکلیف کو دور کرو۔

(۱۹۲۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ دَاوُدَ الْعَلَوِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ إِمْلاَءً أَخْبَرَنَا أَبُو حَامِدِ ابْنُ

الشَّرْقِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :عَنِ الْغُلاَمِ عَقِيقَتُهُ فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا وَأَمِيطُوا عَنْهُ الأَذَى .

وَاسْتَشْهَدَ الْبُخَارِيُّ أَيْضًا بِرِوَايَةِ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ كَذَلِكَ مُجَوَّدًا قَالَ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ سَلْمَانَ قَوْلَهُ. [صحيح۔ تقدم قبلہ]

(۱۹۲۶۰) سلمان بن عامر ضبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے بچے کی ولادت پر عقیقہ کا حکم دیا اور فرمایا: اس کی جانب سے خون بہاؤ اور اس سے پلیدی کو دور کرو۔

(۱۹۲۶۱) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو الْحَسَنِ :عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِءُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ قَالَ قَالَ سَلْمَانُ : الْعَقِيقَةُ مَعَ الْوَلَدِ فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ الدَّمَ وَأَمِيطُوا عَنْهُ الأَذَى.

قَالَ مُحَمَّدٌ :حَرَصْتُ عَلَى أَنْ أَعْلَمَ مَا أَمِيطُوا عَنْهُ الأَذَى فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يُخْبِرُنِي. [صحيح]

(۱۹۲۶۱) محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ سلمان نے کہا: بچے کی ولادت پر عقیقہ کیا جائے، اس کی جانب سے خون بہاؤ اور اس سے تکلیف کو دور کرو۔ محمد کہتے ہیں میں یہ جاننا چاہتا تھا کہ پلیدی کو دور کرنا کیا ہے لیکن مجھے کسی نے نہ بتایا۔

(۱۹۲۶۲) قَالَ الْفَقِيهُ رَحِمَهُ اللَّهُ قَدْ رَوَى هِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :إِمَاطَةُ الأَذَى حَلْقُ الرَّأْسِ.

أَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ فَذَكَرَهُ قَالَ الْبُخَارِيُّ وَقَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَاصِمٍ وَهِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ-. [صحيح]

(۱۹۲۶۲) ہشام حسن بصری سے نقل فرماتے ہیں کہ بچے سے پلیدی کو دور کرنا اس کے سر کو مونڈنا ہے۔

(۱۹۲۶۳) أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ :عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ السُّكَّرِيُّ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :مَعَ الْغُلاَمِ عَقِيقَتُهُ فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا وَأَمِيطُوا عَنْهُ الأَذَى . [صحيح]

(۱۹۲۶۳) سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بچے کی جانب سے خون بہاؤ اور اس سے پلیدی کو دور کرو۔

(۱۹۲۶۴) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ :أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ :مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دُحَيْمٍ الشَّيْبَانِيُّ

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : كُلُّ غُلَامٍ رَهِينَةٌ بِعَقِيقَتِهِ تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ سَابِعِهِ وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ وَيُسَمَّى . [صحیح]

(۱۹۲۶۴) سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہر بچہ عقیقہ کے عوض گروی رکھا ہوتا ہے تو ساتویں دن بچے کی جانب سے عقیقہ کیا جائے اور سر مونڈ کر نام رکھ دیا جائے۔

(۱۹۲۶۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الْمُزَكِّي قَالَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ قَالَ قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ :سَلِ الْحَسَنَ مِمَّنْ سَمِعَ حَدِيثَ الْعَقِيقَةِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ :مِنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الأَسْوَدِ عَنْ قُرَيْشٍ.

(۱۹۲۶۶) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَارِثِ الأَصْبَهَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَحْمَدَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُرَحْبِيلَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ :مَا مُرْتَهَنٌ بِعَقِيقَتِهِ قَالَ :يُحْرَمُ شَفَاعَةَ وَلَدِهِ. قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- أَنَّهُ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَحَلَقَ شُعُورَهُمَا وَتَصَدَّقَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِزِنَتِهِ فِضَّةً. [حسن]

(۱۹۲۶۶) یحییٰ بن حمزہ کہتے ہیں کہ میں نے عطاء خراسانی سے پوچھا: بچہ عقیقہ کے عوض گروی رکھے جانے کا کیا معنی ہے؟ فرمایا: والدین بچے کی شفاعت سے مرحوم رکھے جاتے ہیں۔

(ب) امام شافعی فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حضرت حسن و حسین کی جانب سے عقیقہ کیا اور ان کے بال مونڈوائے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ان کے بالوں کے برابر چاندی صدقہ کی۔

(۱۹۲۶۷) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو الْحُسَيْنِ :مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرُوَيْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ :عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو الْمِنْقَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا :أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ كَبْشًا وَعَنِ الْحُسَيْنِ كَبْشًا.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ فِي كِتَابِ السُّنَنِ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ. [منکر]

(۱۹۲۶۷) عکرمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کی جانب سے ایک ایک مینڈھے کا عقیقہ کیا۔

(۱۹۲۶۸) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو عُثْمَانَ بْنُ عَبْدَانَ وَأَبُو صَادِقٍ :مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْعَطَّارُ قَالُوا حَدَّثَنَا

أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ كَبْشَيْنِ. [صحیح]

(۱۹۲۶۸) قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کی جانب سے دو مینڈھوں سے عقیقہ کیا۔

(۱۹۲۶۹) أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْمِهْرَجَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُزَكِّي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّهُ قَالَ : وَزَنَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- شَعَرَ حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ فَتَصَدَّقَتْ بِزِنَتِهِ فِضَّةً. [ضعیف]

(۱۹۲۶۹) محمد بن علی بن حسین فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے بالوں کا وزن کر کے اس کے برابر چاندی صدقہ کی۔

(۱۹۲۷۰) قَالَ وَحَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ : أَنَّهُ عُقَّ عَنْ حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ ابْنَيْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ. وَقِيلَ عَنْ رَبِيعَةَ عَنْ أَنَسٍ وَلَيْسَ بِمَحْفُوظٍ. [صحیح]

(۱۹۲۷۰) امام مالک یحییٰ بن سعید سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب کے دونوں بیٹے حسن و حسین رضی اللہ عنہما کی جانب سے عقیقہ کیا گیا۔

(۱۹۲۷۱) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي وَأَبُو عُثْمَانَ بْنُ عَبْدَانَ وَأَبُو مُحَمَّدِ بْنُ أَبِي حَامِدٍ الْمُقْرِءُ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَهِيعَةَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- أَمَرَ بِرَأْسِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ ابْنَيْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ يَوْمَ سَابِعِهِمَا فَحُلِقَا ثُمَّ تَصَدَّقَ بِوَزْنِهِ فِضَّةً وَلَمْ يَجِدْ أَوْ يُجِدْدْ ذِبْحًا.

وَقِيلَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَلَيْسَ بِمَحْفُوظٍ. [ضعیف]

(۱۹۲۷۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے دونوں بیٹے حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے ساتویں دن سر مونڈنے کا حکم دیا۔ پھر ان کے بالوں کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کی اور پھر کوئی اور جانور ذبح نہیں کیا۔

(۱۹۲۷۲) أَنْبَأَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ إِجَازَةً حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ قَالاَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ الْمَالِينِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ بْنُ عَدِيٍّ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ مِسْكِينٍ أَخْبَرَنَا أَبِي أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو يَعْنِي الْيَافِعِيَّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : عَقَّ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ يَوْمَ السَّابِعِ وَسَمَّاهُمَا وَأَمَرَ أَنْ يُمَاطَ عَنْ رَأْسِهِمَا الأَذَى.

قَالَ أَبُو أَحْمَدَ لاَ أَعْلَمُ يَرْوِيهِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الإِسْنَادِ غَيْرُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْيَافِعِيِّ وَعَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ.

قَالَ الْفَقِيهُ رَحِمَهُ اللَّهُ وَرَوَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَرَّرٍ فِي عَقِيقَةِ النَّبِيِّ -ﷺ- عَنْ نَفْسِهِ حَدِيثًا مُنْكَرًا. [ضعيف]

(۱۹۲۷۲) عمرہ حضرت عائشہ ؓ سے نقل فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حسن و حسین کی جانب سے ساتویں دن عقیقہ کیا اور ان کے نام رکھے اور ان کے سر سے تکلیف کو دور کرنے کا حکم دیا۔

(۱۹۲۷۳) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ دَاوُدَ الْعَلَوِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ أَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سُفْيَانَ الطُّوسِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادٍ الأَبِيوَرْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَرَّرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- عَقَّ عَنْ نَفْسِهِ بَعْدَ النُّبُوَّةِ.

قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ : إِنَّمَا تَرَكُوا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَرَّرٍ لِحَالِ هَذَا الْحَدِيثِ

قَالَ الْفَقِيهُ رَحِمَهُ اللَّهُ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ قَتَادَةَ وَمِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ أَنَسٍ وَلَيْسَ بِشَيْءٍ. [ضعيف]

(۱۹۲۷۳) قتادہ انس ؓ سے نقل فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنی جانب سے نبوت کے بعد عقیقہ کیا۔

(۴۴) باب مَا يُسْتَدَلُّ بِهِ عَلَى أَنَّ الْعَقِيقَةَ عَلَى الاِخْتِيَارِ لاَ عَلَى الْوُجُوبِ

عقیقہ کرنا اختیاری چیز ہے واجب اور لازم نہیں

(۱۹۲۷۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ : الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ : أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- قَالَ

(ح) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ أُرَاهُ عَنْ جَدِّهِ قَالَ : سُئِلَ النَّبِيُّ -ﷺ- عَنِ الْعَقِيقَةِ فَقَالَ : لاَ يُحِبُّ اللَّهُ الْعُقُوقَ . كَأَنَّهُ كَرِهَ الاِسْمَ وَقَالَ: مَنْ وُلِدَ لَهُ وَلَدٌ فَأَحَبَّ أَنْ يَنْسُكَ عَنْهُ فَلْيَنْسُكْ عَنِ الْغُلاَمِ شَاتَانِ مُكَافَأَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ. [حسن]

(۱۹۲۷۴) عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ سے عقیقہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ رب العزت نافرمانی کو ناپسند کرتے ہیں گویا کہ آپ نے عقیقہ کے نام کو ہی ناپسند کیا ہے اور فرمایا:

جس کے ہاں بچہ پیدا ہو وہ پسند کرے کہ اس کی جانب سے عقیقہ کرے تو بچے کی جانب سے ایک جیسی دو بکریاں اور بچی کی جانب سے ایک۔

(۱۹۲۷۵) وَأَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْمِهْرَجَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُزَكِّي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي ضَمْرَةَ عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- سُئِلَ عَنِ الْعَقِيقَةِ فَقَالَ : لاَ أُحِبُّ الْعُقُوقَ . وَكَأَنَّهُ إِنَّمَا كَرِهَ الاِسْمَ وَقَالَ : مَنْ وُلِدَ لَهُ وَلَدٌ فَأَحَبَّ أَنْ يَنْسُكَ عَنْ وَلَدِهِ فَلْيَفْعَلْ . قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ وَهَذَا إِذَا انْضَمَّ إِلَى الأَوَّلِ قَوِيَا وَقَدْ عَلَّقَ فِيهِمَا ذَلِكَ بِمَحَبَّتِهِ.

[صحیح لغیرہ]

(۱۹۲۷۵) زید بن اسلم بنو ضمرہ کے ایک شخص سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے عقیقہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں عقوق کو ناپسند کرتا ہوں۔ گویا کہ آپ ﷺ نے عقیقہ کے نام کو ناپسند کیا اور فرمایا: جس کے ہاں بچے کی پیدائش ہو تو وہ اپنے بچے کی جانب سے جانور ذبح کرنا چاہے تو کر لے۔

(۴۵) بَابُ مَا يُعَقُّ عَنِ الْغُلاَمِ وَمَا يُعَقُّ عَنِ الْجَارِيَةِ

بچی اور بچے کی جانب سے کتنا عقیقہ کیا جائے

(۱۹۲۷۶) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِءُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أُمِّ كُرْزٍ الْخُزَاعِيَّةِ وَهِيَ الْكَعْبِيَّةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الْعَقِيقَةِ : عَنِ الْغُلاَمِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ لاَ يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ أَمْ إِنَاثًا . كَذَا قَالَهُ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِيهِ وَذِكْرُ أَبِيهِ فِيهِ وَهَمٌ. [صحیح]

(۱۹۲۷۶) ام کرز خزاعیہ نے نبی ﷺ کو عقیقہ کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا، بچے کی جانب سے دو ایک جیسی بکریاں اور بچی کی جانب سے ایک بکری مذکر ہوں یا مونث تمہیں کوئی نقصان نہ دے گا۔

(۱۹۲۷۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أُمِّ كُرْزٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : عَنِ الْغُلاَمِ شَاتَانِ مِثْلاَنِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ .

قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا هُوَ الْحَدِيثُ وَحَدِيثُ سُفْيَانَ وَهَمٌ قَالَ الْفَقِيهُ الْعَالِمُ رَحِمَهُ اللَّهُ وَرَوَاهُ الْمُزَنِيُّ فِي الْمُخْتَصَرِ عَنِ الشَّافِعِيِّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ سِبَاعِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أُمِّ كُرْزٍ وَالْمُزَنِيُّ

وَاهِمٌ فِيهِ فِي مَوْضِعَيْنِ

أَحَدُهُمَا أَنَّ سَائِرَ الرُّوَاةِ رَوَوْهُ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سِبَاعٍ

وَالآخَرُ أَنَّهُمْ قَالُوا فِيهِ سِبَاعُ بْنُ ثَابِتٍ وَقَدْ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ عَنِ الْمُزَنِيِّ فِي كِتَابِ السُّنَنِ فِي أَحَدِ الْمَوْضِعَيْنِ عَلَى الصَّوَابِ كَمَا رَوَاهُ سَائِرُ النَّاسِ عَنْ سُفْيَانَ وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقُ.

وَرَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ ثَابِتِ بْنِ سِبَاعٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ كُرْزٍ أَخْبَرَتْهُ وَرُوِيَ ذَلِكَ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ أُمِّ كُرْزٍ. [صحيح]

(۱۹۲۷۷) ام کرز فرماتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: بچے کی جانب سے ایک جیسی دو بکریاں اور بچی کی جانب سے ایک بکری۔

(۱۹۲۷۸) أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ الأَصْبَهَانِيُّ إِمْلاَءً أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ: أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْبَصْرِيُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ مَيْسَرَةَ عَنْ أُمِّ كُرْزٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ -ﷺ- يَقُولُ: عَنِ الْغُلاَمِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ. [صحيح]

(۱۹۲۷۸) ام کرز نے نبی کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بچے کی جانب سے ایک جیسی دو بکریاں اور بچی کی جانب سے ایک بکری عقیقہ کیا جائے۔

(۱۹۲۷۹) أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ السُّكَّرِيُّ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ بِهَذَا الْحَدِيثِ قُلْتُ يَعْنِي لِعَطَاءٍ: وَمَا الْمُكَافِئَتَانِ قَالَ: الْمِثْلاَنِ وَالضَّأْنُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنَ الْمَعْزِ وَذُكْرَانُهَا أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ إِنَاثِهَا رَأْيٌ مِنْهُ قَالَ إِنْسَانٌ لِعَطَاءٍ: أَرَأَيْتَ إِنْ ذَبَحْتُ مَكَانَهَا جَزُورًا قَالَ: ابْدَأْ بِالَّذِي سَمَّى ثُمَّ اذْبَحْ بَعْدُ مَا شِئْتَ قُلْتُ لَهُ: وَالسُّنَّةُ قَالَ: وَالسُّنَّةُ.

[صحيح]

(۱۹۲۷۹) ابن جریج عطاء سے اس حدیث کو بیان کرتے ہوئے پوچھتے ہیں کہ مکافاتان کیا ہے فرمایا: دونوں ایک جیسی ہوں اور بھیڑ بکری سے زیادہ محبوب ہے اور مذکر مونث سے زیادہ۔ یہ ان کی اپنی رائے ہے۔ عطاء سے کسی نے کہا کہ اگر میں اس کی جگہ اونٹ ذبح کر دوں؟ تو فرمایا: اس سے ابتدا کر جس کا نام لیا گیا ہے۔ اس کے بعد جو تیرا دل چاہے کہ میں نے ان سے کہا: کیا یہ سنت طریقہ ہے۔ فرمانے لگے: ہاں یہ سنت طریقہ ہے۔

(۱۹۲۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ: كَامِلُ بْنُ أَحْمَدَ الْمُسْتَمْلِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ أَحْمَدَ الإِسْفَرَايِينِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْبَيْهَقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَرْدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ: نُفِسَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ غُلاَمٌ فَقِيلَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عُقِّي عَلَيْهِ أَوْ

قَالَ عَنْهُ جَزُورًا فَقَالَتْ :مَعَاذَ اللَّهِ وَلَكِنْ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :شَاتَانِ مُكَافَأَتَانِ. [صحیح۔ بدون القصۃ]

(۱۹۲۸۰) ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ عبدالرحمن بن ابی بکر کے گھر بچہ پیدا ہوا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا: اے مومنوں کی ماں! اس بچے کی جانب سے عقیقہ کر دیا بچے کی جانب سے اونٹ ذبح کر دیں۔ فرمایا: اللہ کی پناہ لیکن رسول اللہ نے تو ایک جیسی بکریاں ذبح کرنے کا فرمایا تھا۔

(۱۹۲۸۱) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ أَبُو إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَأَخْبَرَتْنَا أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ :عَنِ الْغُلاَمِ شَاتَانِ مُكَافَأَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ . [صحیح]

(۱۹۲۸۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: بچے کی جانب سے دو ایک جیسی بکریاں اور بچی کی جانب سے ایک بکری عقیقہ کیا جائے۔

(۱۹۲۸۲) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ :مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّزَّازُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ :سَالِمُ بْنُ تَمِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- قَالَ :إِنَّ الْيَهُودَ تَعُقُّ عَنِ الْغُلاَمِ وَلاَ تَعُقُّ عَنِ الْجَارِيَةِ فَعُقُّوا عَنِ الْغُلاَمِ شَاتَيْنِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةً . [ضعیف]

(۱۹۲۸۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہود بچے کی جانب سے عقیقہ کرتے ہیں جبکہ بچی کا عقیقہ نہیں کرتے۔ تم بچے کی جانب سے دو بکریاں اور بچی کی جانب سے ایک بکری عقیقہ کرو۔

(۳۶)باب مَنِ اقْتَصَرَ فِي عَقِيقَةِ الْغُلاَمِ عَلَى شَاةٍ وَاحِدَةٍ

جس شخص نے بچے کی جانب سے عقیقہ میں ایک بکری ذبح کرنے پر اکتفا کیا ہے

(۱۹۲۸۳) أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا تَمْتَامٌ حَدَّثَنِي أَبُو مَعْمَرٍ :عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو الْهُذَلِيُّ الْمُقْعَدُ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ :عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ مَطَرٍ أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا :أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ كَبْشًا وَعَنِ الْحُسَيْنِ كَبْشًا. [منکر۔ تقدم برقم ۱۹۲۶۷]

(۱۹۲۸۳) عکرمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حسن و حسین رضی اللہ عنہما کی جانب سے ایک

ایک مینڈھا عقیقہ میں ذبح کیا۔

(۱۹۲۸۴) أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْمِهْرَجَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُزَكِّي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَسْأَلُهُ أَحَدٌ مِنْ وَلَدِهِ عَقِيقَةً إِلاَّ أَعْطَاهُ إِيَّاهَا وَكَانَ يَعُقُّ عَنْ أَوْلاَدِهِ شَاةً شَاةً عَنِ الذَّكَرِ وَالأُنْثَى. [صحیح]

(۱۹۲۸۴) نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ وہ اپنی اولاد میں سے کسی سے عقیقہ کے بارے میں نہ پوچھتے مگر اس کو عطا کرتے اور اپنی اولاد مذکر و مؤنث کی جانب سے ایک ایک بکری کا عقیقہ کرتے۔

(۱۹۲۸۵) قَالَ وَحَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ : أَنَّ أَبَاهُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ يَعُقُّ عَنْ بَنِيهِ الذُّكُورِ وَالإِنَاثِ بِشَاةٍ شَاةٍ. [صحیح]

(۱۹۲۸۵) ہشام بن عروہ اپنے والد عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ وہ اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کی جانب سے ایک ایک بکری کا عقیقہ کرتے تھے۔

(۴۷) باب مَنْ قَالَ لاَ تُكْسَرُ عِظَامُ الْعَقِيقَةِ وَيَأْكُلُ أَهْلُهَا مِنْهَا وَيَتَصَدَّقُونَ وَيُهْدُونَ

عقیقہ کے جانور کی ہڈی نہ توڑی جائے گھر والے کھائیں، صدقہ کریں اور تحفہ میں دیں

(۱۹۲۸۶) رَوَى أَبُو دَاوُدَ فِي الْمَرَاسِيلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَلاَءِ عَنْ حَفْصٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ فِي الْعَقِيقَةِ الَّتِي عَقَّتْهَا فَاطِمَةُ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِمُ السَّلاَمُ : أَنْ تَبْعَثُوا إِلَى الْقَابِلَةِ مِنْهَا بِرِجْلٍ وَكُلُوا وَأَطْعِمُوا وَلاَ تَكْسِرُوا مِنْهَا عَظْمًا.

أَخْبَرَنَاهُ أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ الدَّاوُدِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ اللُّؤْلُؤِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ فَذَكَرَهُ. [ضعیف]

(۱۹۲۸۶) جعفر بن محمد اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عقیقہ کے بارے میں فرمایا جو حضرت فاطمہ نے حسن و حسین رضی اللہ عنہما کی جانب سے کیا کہ تم ایک ٹانگ اس کی بھیجو، کھاؤ، کھلاؤ اور اس کی ہڈی نہ توڑنا۔

(۱۹۲۸۷) أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَامِرٍ الأَحْوَلِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أُمِّ كُرْزٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- : عَنِ الْغُلاَمِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ.

قَالَ وَكَانَ عَطَاءٌ يَقُولُ : تُقَطَّعُ جُدُولاً وَلاَ يُكْسَرُ لَهَا عَظْمٌ أَظُنُّهُ قَالَ وَتُطْبَخُ قَالَ وَقَالَ عَطَاءٌ : إِذَا ذَبَحْتَ فَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ هَذِهِ عَقِيقَةُ فُلاَنٍ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُ قَالَ فِي الْعَقِيقَةِ : تُقَطَّعُ آرَابًا

آرَابًا وَتُطْبَخُ بِمَاءٍ وَمِلْحٍ وَتُهْدَى فِي الْجِيرَانِ.

وَرُوِيَ فِي ذَلِكَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مِنْ قَوْلِهِ. [صحیح]

(۱۹۲۸۷) ام کرز فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو ایک جیسی بکریاں بچے اور ایک بکری بچی کی جانب سے عقیقہ میں کیں۔

عطاء کہتے ہیں: گوشت کاٹا جائے لیکن ہڈی نہ توڑی جائے۔ پکایا جائے اور ذبح کرتے وقت ''بسم اللہ واللہ اکبر، یہ فلاں کا عقیقہ ہے'' کہا جائے۔ گوشت کاٹ کر نمک و پانی کے ساتھ پکایا جائے اور ہمسایوں میں تقسیم کر دیا جائے۔

(۴۸) باب لاَ يُمَسُّ الصَّبِيُّ بِشَيْءٍ مِنْ دَمِهَا

بچے کو عقیقہ کے جانور کا خون نہ لگایا جائے

(۱۹۲۸۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا وُلِدَ لأَحَدِنَا غُلاَمٌ ذَبَحَ شَاةً وَلَطَخَ رَأْسَهُ بِدَمِهَا فَلَمَّا جَاءَ اللَّهُ بِالإِسْلاَمِ كُنَّا نَذْبَحُ شَاةً وَنَحْلِقُ رَأْسَهُ وَنَلْطَخُهُ بِزَعْفَرَانٍ. قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ وَفِي حَدِيثِ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ: فِي الإِبِلِ فَرَعٌ وَفِي الْغَنَمِ فَرَعٌ وَيُعَقُّ عَنِ الْغُلاَمِ وَلاَ يُمَسُّ رَأْسُهُ بِدَمٍ. [صحیح]

(۱۹۲۸۸) عبد اللہ بن بریدہ نے ابو بریدہ سے سنا کہ جاہلیت میں جب بچہ پیدا ہوتا تو عقیقہ کی بکری کا خون بچے کے سر کو مل دیا جاتا۔ جب اللہ نے اسلام کو تک پہنچا دیا پھر ہم بکری ذبح کرتے اور بچے کے سر پر زعفران لگا دیتے۔

(ب) یزید بن عبد اللہ مزنی اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اونٹوں اور بکریوں میں ''فرع'' ہوتا تھا ان کے پہلے بچے کو بتوں کے نام پر ذبح کرتے تھے اور بچے کی جانب سے عقیقہ کیا جاتا لیکن اس کا خون بچے کے سر کو نہ ملا جاتا۔

(۱۹۲۸۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو حُمَةَ: مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُو قُرَّةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدِيثًا ذَكَرَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَارِثِ الأَصْبَهَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رُسْتَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ الصَّيْرَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الأَنْصَارِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي حَدِيثِ الْعَقِيقَةِ قَالَتْ: وَكَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَجْعَلُونَ قُطْنَةً فِي دَمِ الْعَقِيقَةِ وَيَجْعَلُونَهُ عَلَى رَأْسِ الصَّبِيِّ فَأَمَرَ النَّبِيُّ -ﷺ- أَنْ يُجْعَلَ مَكَانَ الدَّمِ خَلُوقًا.

قَالَ الْفَقِيهُ رَحِمَهُ اللَّهُ وَقَوْلُهُ فِي حَدِيثِ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ : أَمِيطُوا عَنْهُ الأَذَى . يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ الْمُرَادُ بِهِ حَلْقَ الرَّأْسِ وَالنَّهْيَ عَنْ أَنْ يُمَسَّ رَأْسُهُ بِدَمِهَا. [صحیح]

(۱۹۲۸۹) عمرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عقیقہ کی حدیث میں بیان فرماتی ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ عقیقہ کے جانور کا خون میں روئی تر کر کے بچے کے سر پر خون لگا دیتے۔ نبی ﷺ نے خون کی جگہ خلوق لگانے کا حکم دے دیا۔

فقیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سلمان بن عامر کی حدیث میں ہے کہ بچے کے سر سے پلیدی دور کی جائے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ سر مونڈ کر بچے کو سر پر خون لگنے سے منع فرما دیا۔

(۱۹۲۹۰) وَأَمَّا الْحَدِيثُ الَّذِي أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّزَّازُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْقَطَّانُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ : حَفْصُ بْنُ عُمَرَ صَاحِبُ الْحَوْضِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : كُلُّ غُلاَمٍ رَهِينَةٌ بِعَقِيقَتِهِ يُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ وَيُدَمَّى . زَادَ الْحَوْضِيُّ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ وَكَانَ قَتَادَةُ إِذَا سُئِلَ عَنِ الدَّمِ كَيْفَ يُصْنَعُ بِهِ قَالَ : إِذَا ذُبِحَتِ الْعَقِيقَةُ أُخِذَتْ صُوفَةٌ مِنْهَا فَاسْتُقْبِلَ بِهَا أَوْدَاجُهَا ثُمَّ تُوضَعُ عَلَى يَافُوخِ الصَّبِيِّ حَتَّى تَسِيلَ مِثْلَ الْخَيْطِ ثُمَّ يُغْسَلُ رَأْسُهُ وَيُحْلَقُ بَعْدُ.

[صحیح۔ دون قوله یدمّی]

(۱۹۲۹۰) حضرت سمرہ نبی ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ ہر بچہ عقیقہ کے عوض گروی رکھا جاتا ہے تو ساتویں دن اس کا سر مونڈ کر خون لگا دیا جائے۔ حوضی کی روایت میں زیادتی ہے کہ قتادہ سے خون لگانے کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ عقیقہ کے جانور کو ذبح کر کے اس کی رگوں سے خون لے کر بچے کے سر کی چوٹی پر خون لگائیں کہ دھاگے کی لکیر کی مانند خون بہہ جائے۔ پھر سر دھو کر مونڈ دیا جائے۔

(۱۹۲۹۱) فَقَدْ أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ قَالَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا وَهَمٌ مِنْ هَمَّامٍ : يُدَمَّى.

أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ هُوَ ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَهُ وَقَالَ : يَوْمَ سَابِعِهِ وَيُحْلَقُ وَيُسَمَّى . قَالَ أَبُو دَاوُدَ : وَيُسَمَّى . أَصَحُّ كَذَا قَالَ سَلاَّمُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ يَعْنِي عَنْ قَتَادَةَ وَإِيَاسُ بْنُ دَغْفَلٍ وَأَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ. [صحیح]

(۱۹۲۹۱) سعید بن ابی عروبہ قتادہ سے نقل فرماتے ہیں کہ ساتویں دن بچے کا سر مونڈ کر نام رکھ دیا جائے۔

(۳۹) باب مَا جَاءَ فِي وَقْتِ الْعَقِيقَةِ وَحَلْقِ الرَّأْسِ وَالتَّسْمِيَةِ

عقیقہ، سر مونڈنے اور نام رکھنے کا وقت

(۱۹۲۹۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَفَعَهُ قَالَ : الْغُلاَمُ مُرْتَهِنٌ بِعَقِيقَتِهِ يُمَاطُ عَنْهُ الأَذَى وَيُرَاقُ عَنْهُ الدَّمُ فِي الْيَوْمِ السَّابِعِ .

(ت) وَقَدْ مَضَى فِي هَذَا حَدِيثُ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ. [صحیح]

(۱۹۲۹۲) سلمان بن عامر مرفوع حدیث بیان کرتے ہیں کہ بچہ عقیقہ کے عوض گروی رکھا جاتا ہے۔ اس سے پلیدی کو دور کیا جائے گا اور ساتویں دن بچے کی جانب سے خون بہایا جائے گا۔

(۱۹۲۹۳) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْفَتْحِ : هِلاَلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ الْحَفَّارُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- قَالَ : الْعَقِيقَةُ تُذْبَحُ لِسَبْعٍ وَلأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَلإِحْدَى وَعِشْرِينَ . [ضعیف]

(۱۹۲۹۳) عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: عقیقہ ساتویں، چودھویں اور اکیسویں دن کیا جاسکتا ہے۔

(۱۹۲۹۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو حُمَةَ : مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا أَبُو قُرَّةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدِيثًا ذَكَرَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَارِثِ الأَصْبَهَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رُسْتَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ الصَّيْرَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الأَنْصَارِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- قَالَ : يُعَقُّ عَنِ الْغُلاَمِ شَاتَانِ مُكَافَأَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ . قَالَتْ : وَعَقَّ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ شَاتَيْنِ يَوْمَ السَّابِعِ وَأَمَرَ أَنْ يُمَاطَ عَنْ رَأْسِهِ الأَذَى . وَقَالَ : اذْبَحُوا عَلَى اسْمِهِ وَقُولُوا بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُمَّ لَكَ وَإِلَيْكَ هَذِهِ عَقِيقَةُ فُلاَنٍ .

لَفْظُ حَدِيثِ عَبْدِ الْمَجِيدِ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي قُرَّةَ عَنِ الْحَسَنِ شَاتَيْنِ وَعَنْ حُسَيْنٍ شَاتَيْنِ ذَبَحَهُمَا يَوْمَ السَّابِعِ وَسَمَّاهُمَا. [صحیح]

(۱۹۲۹۴) عمرہ حضرت عائشہ سے نقل فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بچے کی جانب سے ایک جیسی دو بکریاں جبکہ بچی کی جانب سے ایک بکری عقیقہ میں ذبح کی جائے گی۔ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسن و حسین کے عقیقہ میں ساتویں دن دو بکریاں ذبح کیں۔ ان کے سر مونڈنے کا حکم دیا اور فرمایا: اس کے نام پر ذبح کرو اور کہو: بسم اللہ واللہ اکبر اے اللہ! یہ تیری عطا تیرے لیے ہے۔ یہ فلاں کا عقیقہ ہے۔

(۱۹۲۹۵) وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ السُّكَّرِيُّ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ-: أَنَّهُ سَمَّى الْحَسَنَ يَوْمَ سَابِعِهِ وَأَنَّهُ اشْتَقَّ مِنْ حَسَنٍ حُسَيْنًا وَذَكَرَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا إِلاَّ الْحَمْلُ. [ضعیف]

(۱۹۲۹۵) جعفر بن محمد اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حضرت حسن کا ساتویں دن نام رکھا اور حسین کا نام بھی حسن سے مشتق ہے۔ صرف دونوں کے درمیان حمل کا فرق ہے۔

(۵۰) باب مَا جَاءَ فِي التَّصَدُّقِ بِزِنَةِ شَعَرِهِ فِضَّةً وَمَا تُعْطَى الْقَابِلَةُ
سر کے بالوں کے وزن کے مطابق چاندی صدقہ کی جائے اور عقیقہ کے جانور کی اگلی ٹانگ ہدیہ میں دی جائے

(۱۹۲۹۶) أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْمِهْرَجَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُزَكِّي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ: وَزَنَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- شَعَرَ حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ وَزَيْنَبَ وَأُمِّ كُلْثُومٍ فَتَصَدَّقَتْ بِزِنَةِ ذَلِكَ فِضَّةً.

وَرُوِّينَاهُ عَنْ رَبِيعَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ فِي حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ. [ضعیف]

(۱۹۲۹۶) جعفر بن محمد بن علی اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی بیٹی فاطمہ نے حضرت حسن و حسین، زینب اور ام کلثوم کے بالوں کا وزن کر کے اس کے برابر چاندی صدقہ کی۔

(۱۹۲۹۷) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ: أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- ذَبَحَتْ عَنْ حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ حِينَ وَلَدَتْهُمَا شَاةً وَحَلَقَتْ شُعُورَهُمَا ثُمَّ تَصَدَّقَتْ بِوَزْنِهِ فِضَّةً. [ضعیف]

(۱۹۲۹۷) جعفر بن محمد اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہ نے حسن و حسین کی ولادت پر ایک

بکری ذبح کی۔ پھر بال اتار کر ان کے وزن کے مطابق چاندی صدقہ کی۔

(۱۹۲۹۸) وَحَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- أَمَرَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ فَقَالَ : زِنِي شَعَرَ الْحُسَيْنِ وَتَصَدَّقِي بِوَزْنِهِ فِضَّةً وَأَعْطِي الْقَابِلَةَ رِجْلَ الْعَقِيقَةِ.

كَذَا فِي هَذِهِ الرِّوَايَةِ.

وَرَوَى الْحُمَيْدِيُّ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَعْطَى الْقَابِلَةَ رِجْلَ الْعَقِيقَةِ وَرَوَاهُ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- مُرْسَلاً فِي أَنْ يَبْعَثُوا إِلَى الْقَابِلَةِ مِنْهَا بِرِجْلٍ وَفِي رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : عَقَّ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَنِ الْحَسَنِ بِشَاةٍ وَقَالَ : يَا فَاطِمَةُ احْلِقِي رَأْسَهُ وَتَصَدَّقِي بِزِنَةِ شَعَرِهِ فِضَّةً . فَوَزَنَّاهُ فَكَانَ وَزْنُهُ دِرْهَمًا أَوْ بَعْضَ دِرْهَمٍ وَهَذَا أَيْضًا مُنْقَطِعٌ وَقِيلَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَلاَ أَدْرِي مَحْفُوظًا هُوَ أَمْ لاَ. [ضعيف]

(۱۹۲۹۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ کو حکم دیا کہ حسین کے بالوں کا وزن کر کے اس کے برابر چاندی صدقہ کرو اور عقیقہ کے جانور کی اگلی ٹانگ دے دینا۔

(ب) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عقیقہ کے جانور کی اگلی ٹانگ بھیج دی۔

(ج) جعفر بن محمد اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں مرسل روایت ہے کہ انہوں نے عقیقہ کے جانور کی اگلی ٹانگ بھیج دی۔

(د) محمد بن علی بن حسین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حسن کی جانب سے ایک بکری عقیقہ میں کی اور فرمایا: اے فاطمہ! اس کا سر مونڈ کر بالوں کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کرو۔ بالوں کا وزن ایک درہم کے برابر تھا یا درہم کا کچھ حصہ تھا۔

(۱۹۲۹۹) أَخْبَرَنَا الشَّرِيفُ أَبُو الْفَتْحِ الْعُمَرِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي شُرَيْحٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ : لَمَّا وَلَدَتْ فَاطِمَةُ حَسَنًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلاَ أَعُقُّ عَنِ ابْنِي بِدَمٍ؟ قَالَ : لاَ وَلَكِنِ احْلِقِي شَعَرَهُ وَتَصَدَّقِي بِوَزْنِهِ مِنَ الْوَرِقِ عَلَى الأَوْفَاضِ أَوْ عَلَى الْمَسَاكِينِ.

قَالَ عَلِيٌّ قَالَ شَرِيكٌ يَعْنِي بِالأَوْفَاضِ أَهْلَ الصُّفَّةِ فَفَعَلَتْ ذَلِكَ فَلَمَّا وَلَدَتْ حُسَيْنًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَعَلَتْ

مِثْلَ ذَلِکَ۔ [ضعیف]

(۱۹۲۹۹) ابورافع فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہ نے جب حضرت حسن کو جنم دیا تو رسول اللہ ﷺ سے کہنے لگیں: کیا میں اپنے بیٹے کی جانب سے خون بہاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ بال اتار کر بالوں کے وزن کے برابر صفہ والوں پر یا مساکین پر چاندی صدقہ کر دو۔ شریک کہتے ہیں کہ جب حضرت حسین پیدا ہوئے تو فاطمہ نے پھر بھی اسی طرح کیا۔

(۱۹۳۰۰) وَأَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ الصَّيْرَفِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَشْعَثَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ وَهُوَ ابْنُ أَبِي الْحُسَامِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ: أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ حِينَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ أَرَادَتْ أَنْ تَعُقَّ عَنْهُ بِكَبْشٍ عَظِيمٍ فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَهَا: لاَ تَعُقِّي عَنْهُ بِشَيْءٍ وَلَكِنِ احْلِقِي شَعَرَ رَأْسِهِ ثُمَّ تَصَدَّقِي بِوَزْنِهِ مِنَ الْوَرِقِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَوْ عَلَى ابْنِ السَّبِيلِ. وَوَلَدَتِ الْحُسَيْنَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَصَنَعَتْ مِثْلَ ذَلِكَ تَفَرَّدَ بِهِ ابْنُ عَقِيلٍ.
وَهُوَ إِنْ صَحَّ فَكَأَنَّهُ أَرَادَ أَنْ يَتَوَلَّى الْعَقِيقَةَ عَنْهُمَا بِنَفْسِهِ
كَمَا رُوِّينَاهُ فَأَمَرَهَا بِغَيْرِهَا وَهُوَ التَّصَدُّقُ بِوَزْنِ شَعَرِهِمَا مِنَ الْوَرِقِ وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقُ۔ [ضعیف]

(۱۹۳۰۰) ابورافع فرماتے ہیں کہ جب حضرت حسن بن علی کی پیدائش ہوئی تو والدہ نے ان کی جانب سے ایک بڑے مینڈھے کا عقیقہ کرنا چاہا تو وہ نبی ﷺ کے پاس آئیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو عقیقہ نہ کر بلکہ ان کے سر کے بال اتار کر بالوں کے وزن کے برابر اللہ کے راستہ میں یا مسافروں پر چاندی صدقہ کرو۔ جب آئندہ سال حضرت حسین کی ولادت ہوئی تو حضرت فاطمہ نے اسی طرح کیا۔ اگر یہ حدیث صحیح ہے تو گویا کہ نبی ﷺ ان کا عقیقہ اپنی جانب سے کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ اس لیے آپ ﷺ نے اس کو بالوں کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کرنے کا کہا۔

(۵۱) باب النَّهْيِ عَنِ الْقَزَعِ

قزع یعنی سر کا بعض حصہ مونڈ دیا جائے اور بعض چھوڑ دیا جائے سے ممانعت کا بیان

(۱۹۳۰۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو: عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ
(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْقَزَعِ.
وَالْقَزَعُ أَنْ يُحْلَقَ بَعْضُ رَأْسِ الصَّبِيِّ وَيُدَعَ بَعْضُهُ.

لَفْظُ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ يَحْيَى وَأَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۹۳۰۱) نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''قزع'' سے منع فرمایا۔

(۱۹۳۰۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- عَنِ الْقَزَعِ. [صحیح]

(۱۹۳۰۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''قزع'' سے منع فرمایا ہے۔

(۵۲) باب مَا جَاءَ فِي التَّأْذِينِ فِي أُذُنِ الصَّبِيِّ حِينَ يُولَدُ

ولادت کے وقت بچے کے کان میں اذان کہنے کا بیان

(۱۹۳۰۳) أَخْبَرَنَا أَبُو مَنْصُورٍ : الظَّفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْعَلَوِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دُحَيْمٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ بْنِ أَبِي غَرَزَةَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ السُّكَّرِيُّ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالاَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- أَذَّنَ فِي أُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالصَّلاَةِ حِينَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا. [ضعیف]

(۱۹۳۰۳) عبیداللہ بن ابی رافع اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے کان میں نماز والی اذان کہتے دیکھا جس وقت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اس کو جنم دیا۔

(۵۳) باب تَسْمِيَةِ الْمَوْلُودِ حِينَ يُولَدُ وَمَا جَاءَ فِيهَا أَصَحُّ مِمَّا مَضَى

ولادت کے وقت ہی بچے کا نام رکھنے کے بارہ میں اور جو اس سے پہلے احادیث گزر گئی ہے ان کی صحت کا بیان

(۱۹۳۰۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ الإِمَامُ وَتَمِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : ذَهَبْتُ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الأَنْصَارِيِّ إِلَى

رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- حِينَ وُلِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- فِي عَبَاءَةٍ يَهْنَأُ بَعِيرًا لَهُ فَقَالَ :هَلْ مَعَكَ تَمْرٌ؟ . فَقُلْتُ : نَعَمْ فَنَاوَلْتُهُ تَمَرَاتٍ فَأَلْقَاهُنَّ فِي فِيهِ فَلاَكَهُنَّ ثُمَّ فَغَرَ فَا الصَّبِيِّ فَمَجَّهُ فِي فِيهِ فَجَعَلَ الصَّبِيُّ يَتَلَمَّظُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- :حِبُّ الأَنْصَارِ التَّمْرَ .وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللَّهِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى وَأَخْرَجَاهُ مِنْ حَدِيثِ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ.

[صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۹۳۰۴) انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عبداللہ بن ابی طلحہ انصاری کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، جس وقت وہ پیدا ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹوں کے پاس تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا تیرے پاس کھجور ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوریں پکڑ کر منہ میں ڈال کر چبائیں، پھر نکال کر بچے کے منہ میں ڈال دیں۔ بچہ کھجور چوسنے لگا تو رسول اللہ نے فرمایا: انصار کھجور کو پسند کرتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام عبداللہ رکھ دیا۔

(۱۹۲۰۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :وُلِدَ لِي غُلاَمٌ فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ -صلى الله عليه وسلم- فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ وَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ نَصْرٍ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ وَزَادَ فِيهِ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ وَدَفَعَهُ إِلَيَّ وَكَانَ أَكْبَرَ وَلَدِ أَبِي مُوسَى وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَغَيْرِهِ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ.

[صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۹۳۰۵) ابو بردہ ابو موسیٰ اشعری سے نقل فرماتے ہیں کہ میرے گھر بچہ پیدا ہوا جسے میں لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام ابراہیم رکھ کر کھجور سے گھٹی دی اور ابو اسامہ کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے برکت کی دعا کر کے واپس کر دیا اور یہ ابو موسیٰ کا بڑا بیٹا تھا۔

(۵۴) باب مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يُسَمَّى بِهِ

اللہ کو کون سے نام پسند ہیں

(۱۹۲۰۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ :مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ يُوسُفَ الأَصْبَهَانِيُّ وَأَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الْمُزَكِّي بِنَيْسَابُورَ وَأَبُو مُحَمَّدٍ : الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ فِرَاسٍ بِمَكَّةَ قَالُوا أَخْبَرَنَا أَبُو حَفْصٍ :عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عُبَيْدٍ

الرَّحْمَنِ الْجُمَحِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالاَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ زِيَادٍ الْبَغْدَادِيُّ الَّذِي يُقَالُ لَهُ سَبَلاَنُ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَأَخُوهُ عَبْدُ اللَّهِ بِمَكَّةَ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَأَرْبَعِينَ وَمِائَةٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: إِنَّ أَحَبَّ أَسْمَائِكُمْ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ.

لَفْظُ حَدِيثِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ الْبَاقِينَ الَّذِي يُقَالُ لَهُ سَبَلاَنُ وَلاَ التَّارِيخُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ زِيَادٍ. [صحيح۔ مسلم ۲۱۳۸]

(۱۹۳۰۶) نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کو تمہارے ناموں میں سے سب سے زیادہ محبوب نام عبداللہ اور عبدالرحمن ہیں۔

(۱۹۳۰۷) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ: عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ الطَّالْقَانِيَّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ شَبِيبٍ عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجُشَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: سَمُّوا بِأَسْمَاءِ الأَنْبِيَاءِ وَأَحَبُّ الأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَأَصْدَقُهَا حَارِثٌ وَهَمَّامٌ وَأَقْبَحُهَا حَرْبٌ وَمُرَّةُ.

[ضعيف]

(۱۹۳۰۷) ابو وہب جشمی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انبیاء کے ناموں پر نام رکھو اور اللہ کے پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمن ہیں اور زیادہ سچائی والے حارث اور ہمام ہیں اور برے ناموں میں سے حرب اور مرہ ہیں۔

(۱۹۳۰۸) أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: الْفَضْلُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الإِسْفَرَايِينِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو سَهْلٍ: بِشْرُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيٍّ الذُّهْلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَكَرِيَّا الْخُزَاعِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: إِنَّكُمْ تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَسْمَائِكُمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِكُمْ فَأَحْسِنُوا أَسْمَاءَكُمْ. هَذَا مُرْسَلٌ. ابْنُ أَبِي زَكَرِيَّا لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ. [ضعيف]

(۱۹۳۰۸) ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن تم اپنے اور باپوں کے نام سے پکارے جاؤ گے۔ تم اپنے نام اچھے رکھو۔

(۵۵) باب مَا يُكْرَهُ أَنْ يُسَمَّى بِهِ

کون سے نام ناپسندیدہ ہیں

(۱۹۳۰۹) أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: الْفَضْلُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيٍّ الذُّهْلِيُّ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالاَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ الرُّكَيْنَ بْنَ الرَّبِيعِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : نَهَانَا نَبِيُّ اللَّهِ -ﷺ- أَنْ نُسَمِّيَ رَقِيقَنَا أَرْبَعَةَ أَسْمَاءٍ أَفْلَحَ وَرَبَاحًا وَيَسَارًا وَنَافِعًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى. [صحيح۔ مسلم ۲۱۳۶]

(۱۹۳۰۹) سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ہمیں چار قسم کے نام رکھنے سے منع فرمایا: افلح، رباحا، یسار اور نافعا۔

(۱۹۳۱۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ عُمَيْلَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : أَحَبُّ الْكَلاَمِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَرْبَعٌ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لاَ يَضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ لاَ تُسَمِّ غُلاَمَكَ يَسَارًا وَلاَ رَبَاحًا وَلاَ نَجِيحًا وَلاَ أَفْلَحَ فَإِنَّكَ تَقُولُ أَثَمَّ هُوَ فَلاَ يَكُونُ فَيَقُولُ لاَ إِنَّمَا هُنَّ أَرْبَعٌ فَلاَ تَزِيدُنَّ عَلَيَّ .
رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ يُونُسَ. [صحيح]

(۱۹۳۱۰) سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چار قسم کے کلمے اللہ کو محبوب ہیں: ① لا الہ الا اللہ ② اللہ اکبر ③ سبحان اللہ ④ الحمدللہ جو کلمہ بھی آپ پہلے پڑھ لیں کوئی حرج نہیں، لیکن اپنے بچے کا نام یسار، رباح، نجیح اور افلح نہ رکھو۔ کیونکہ جب آپ کہیں گے کہ وہ یہاں ہے۔ اگر وہ نہ ہوا تو آپ کہیں گے وہ یہاں موجود نہیں ہے آپ ﷺ نے چار نام بیان کیے مزید کا اضافہ نہ فرمایا۔

(۱۹۳۱۱) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ : أَرَادَ النَّبِيُّ -ﷺ- أَنْ يَنْهَى عَنْ أَنْ يُسَمَّى بِيَعْلَى وَبِبَرَكَةَ وَبِأَفْلَحَ وَبِيَسَارٍ وَبِنَافِعٍ وَبِنَحْوِ ذَلِكَ ثُمَّ رَأَيْتُهُ سَكَتَ بَعْدُ عَنْهَا فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قُبِضَ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ أَرَادَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنْ يَنْهَى عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ تَرَكَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنِ ابْنِ أَبِي خَلَفٍ عَنْ رَوْحٍ. [صحيح]

(۱۹۳۱۱) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے یعلیٰ، برکۃ، افلح، یسار اور نافع نام رکھنے سے منع کرنے کا ارادہ کیا لیکن آپ ﷺ خاموش ہو گئے، کچھ کہا نہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے موت تک اس سے منع نہیں کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اس طرح کے نام رکھنے سے منع کرنے کا ارادہ کیا، پھر چھوڑ دیا۔

(۱۹۳۱۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ
(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ

بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ -ﷺ- :أَخْنَعُ اسْمٍ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ يُسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ .

لَفْظُ حَدِيثِ أَحْمَدَ زَادَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ :لَا مَالِكَ إِلَّا اللَّهُ .

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ زَادَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ سَأَلْتُ أَبَا عَمْرٍو عَنْ أَخْنَعَ فَقَالَ :أَوْضَعُ. [صحیح۔ متفق علیه]

(۱۹۳۱۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ کے ہاں اس شخص کا نام بدترین ہوگا، جس نے بادشاہوں کا بادشاہ نام رکھا۔ ابو بکر بن شعبہ کی روایت میں ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی بادشاہ نہیں ہے۔

(۵۶)باب تَغْيِيرِ الاِسْمِ الْقَبِيحِ وَتَحْوِيلِ الاِسْمِ إِلَى مَا هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ

برے نام کو تبدیل کر کے اچھا نام رکھنے کا بیان

(۱۹۳۱۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عُثْمَانَ :سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدَانَ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا :أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ قَالَ :أَنْتِ جَمِيلَةُ .

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَغَيْرِهِ. [صحیح۔ مسلم ۲۱۳۹]

(۱۹۳۱۳) نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے عاصیہ کا نام تبدیل کر کے جمیلہ رکھ دیا۔

(۱۹۳۱۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ :الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرُّوذْبَارِيُّ بِطُوسٍ أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ :مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ :أُتِيَ بِالْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- حِينَ وُلِدَ فَوَضَعَهُ عَلَى فَخِذِهِ وَأَبُو أُسَيْدٍ جَالِسٌ فَلَهِيَ النَّبِيُّ -ﷺ- بِشَيْءٍ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَمَرَ أَبُو أُسَيْدٍ بِابْنِهِ فَاحْتُمِلَ مِنْ عَلَى فَخِذِ النَّبِيِّ -ﷺ- فَأَقْلَبُوهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :أَيْنَ الصَّبِيُّ؟ . قَالَ أَبُو أُسَيْدٍ :أَقْلَبْنَاهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ :مَا اسْمُهُ؟ . قَالَ : فُلَانٌ . قَالَ :لَا وَلَكِنِ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ . فَسَمَّاهُ يَوْمَئِذٍ الْمُنْذِرَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلٍ وَغَيْرِهِ عَنْ سَعِيدٍ.

[صحیح۔ متفق علیه]

(۱۹۳۱۴) سہل بن سعد فرماتے ہیں: منذر بن ابی اسید کو ولادت کے بعد رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا۔ آپ نے اس کو ران پر رکھ لیا اور ابو اسید بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی ﷺ کسی چیز میں مصروف ہو گئے تو ابو اسید نے اپنے بیٹے کو نبی ﷺ کی ران سے اٹھا لیا تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: بچہ کہاں ہے؟ تو ابو اسید کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! ہم نے اس کو اٹھا لیا تھا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اس کا نام کیا ہے تو ابو اسید نے کہا: فلاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ اس کا نام منذر رکھ دو تو انہوں نے اس کا نام منذر رکھ دیا۔

(۱۹۳۱۵) أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ السُّكَّرِيُّ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :مَا اسْمُكَ؟ . قَالَ قُلْتُ :حَزْنٌ. قَالَ :بَلْ أَنْتَ سَهْلٌ . قَالَ :لاَ أُغَيِّرُ اسْمًا سَمَّانِيهِ أَبِي. قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَفِينَا تِلْكَ الْحُزُونَةُ بَعْدُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَغَيْرِهِ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ. [صحیح۔ بخاری ۶۱۹۰-۶۱۹۳]

(۱۹۳۱۵) سعید بن مسیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: تیرا نام کیا ہے؟ میں نے کہا: حزن۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ تو سہل ہے۔ اس نے کہا: میں اپنے باپ کا رکھا ہوا نام تبدیل نہ کروں گا۔ ابن مسیب کہتے ہیں: اس کے بعد ہمارے اندر پریشانی ہی رہی۔

(۱۹۳۱۶) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ فُورَكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ (ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا رَافِعٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :أَنَّ زَيْنَبَ كَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ فَقِيلَ تُزَكِّي نَفْسَهَا فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- زَيْنَبَ.

لَفْظُ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدٍ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنِ ابْنِ بَشَّارٍ وَغَيْرِهِ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۹۳۱۶) ابو رافع حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ زینب کا نام برہ تھا۔ ان سے کہا گیا کیا آپ اپنا تزکیہ کرتی ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام زینب رکھ دیا۔

(۱۹۳۱۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ :أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي زَيْنَبُ بِنْتُ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : كَانَ اسْمِي بَرَّةَ فَسَمَّانِي رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- زَيْنَبَ وَدَخَلَتْ عَلَيْهِ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ وَاسْمُهَا بَرَّةُ فَسَمَّاهَا زَيْنَبَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ. [صحيح ـ مسلم ٢١٤٢]

(۱۹۳۱۷) محمد بن عمرو بن عطاء فرماتے ہیں کہ زینب بنت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ میرا نام برہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے میرا نام زینب رکھ دیا اور آپ ﷺ کے پاس زینب بنت جحش آئی۔ ان کا نام بھی برہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے تبدیل کر کے زینب رکھ دیا۔

(۱۹۳۱۸) أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الطَّرَائِفِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ : تُوُفِّيَ صَاحِبٌ لِي غَرِيبًا فَكُنَّا عَلَى قَبْرِهِ أَنَا وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَكَانَ اسْمِي الْعَاصِ وَاسْمُ ابْنِ عُمَرَ الْعَاصِ وَاسْمُ ابْنِ عَمْرٍو الْعَاصِ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :انْزِلُوا وَاقْبُرُوهُ وَأَنْتُمْ عَبِيدُ اللَّهِ . قَالَ فَنَزَلْنَا فَقَبَرْنَا أَخَانَا وَصَعِدْنَا مِنَ الْقَبْرِ وَقَدْ أُبْدِلَتْ أَسْمَاؤُنَا.

وَفِي هَذَا الْبَابِ أَخْبَارٌ كَثِيرَةٌ فَإِنَّهُ غَيَّرَ اسْمَ الْعَاصِ بْنِ الأَسْوَدِ بِمُطِيعٍ وَأَصْرَمَ بِزُرْعَةَ وَشِهَابٍ بِهِشَامٍ وَحَرْبٍ بِسَلْمٍ وَالْمُضْطَجِعِ بِالْمُنْبَعِثِ وَغَيْرِ ذَلِكَ مِمَّا يَطُولُ بِنَقْلِهِ الْكِتَابُ. [ضعيف]

(۱۹۳۱۸) عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی بیان کرتے ہیں کہ ہمارا ایک غریب ساتھی فوت ہو گیا تو میں یعنی عبداللہ بن حارث اور عبداللہ بن عمرو بن عاص اس کی قبر پر موجود تھے۔ میرا اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور ابن عمرو کا نام عاص تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نیچے اتر کر اپنے ساتھی کو دفن کرو۔ تم اللہ کے بندے ہو، یعنی آج سے تمہارا نام عبداللہ رکھا جاتا ہے۔ ہم اپنے بھائی کو قبر میں دفن کرنے کے بعد جب باہر نکلے تو ہمارے نام تبدیل ہو چکے تھے۔

(۵۷)باب مَا يُكْرَهُ أَنْ يَتَكَنَّى بِهِ

کون سی کنیت رکھنا ناپسندیدہ ہے

(۱۹۳۱۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ :أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي قِرَاءَةً وَأَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ :مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ السُّلَمِيُّ إِمْلاَءً قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى :زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ أَسَدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ -ﷺ- :تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلاَ تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي .

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَغَيْرِهِ عَنْ سُفْيَانَ. [صحيح ـ متفق عليه]

(۱۹۳۱۹) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابو القاسم ﷺ نے فرمایا: تم میرے نام جیسا نام رکھ سکتے ہو، لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔

(۱۹۳۲۰) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ فُورَكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَأَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- قَالَ: سَمُّوا بِاسْمِي وَلاَ تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُوسَى بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ. [صحيح]

(۱۹۳۲۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابو القاسم ﷺ نے فرمایا: تم میرے نام جیسا نام رکھ سکتے ہو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔

(۱۹۳۲۱) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى: زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ أَسَدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلاَمٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقُلْنَا: لاَ نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلاَ نُنْعِمُ عَيْنًا فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ -ﷺ- فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: سَمِّ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ.

أَخْرَجَاهُ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. [صحيح]

(۱۹۳۲۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم میں سے کسی کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو اس نے بچے کا نام قاسم رکھ دیا۔ ہم نے کہا: تیری کنیت ہم ابو القاسم نہ رکھیں گے۔ نبی ﷺ کے سامنے تذکرہ کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے بیٹے کا نام عبد الرحمن رکھ لو۔

(۱۹۳۲۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ: الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرُّوذْبَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مَحْمُويَهْ الْعَسْكَرِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَلاَنِسِيُّ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: سَمُّوا بِاسْمِي وَلاَ تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ بُعِثْتُ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ آدَمَ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ حَدِيثِ غُنْدَرٍ عَنْ شُعْبَةَ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۹۳۲۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میرے نام جیسا نام رکھ سکتے ہو، لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔ میں تو قاسم ہوں مجھے مبعوث ہی تمہارے درمیان تقسیم کرنے کے لیے کیا گیا ہے۔

(۱۹۳۲۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلاَمٌ فَسَمَّاهُ بِاسْمِ النَّبِيِّ -ﷺ- فَقَالُوا: لاَ نَكْنِيهِ حَتَّى نَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ فَقَالَ: سَمُّوا بِاسْمِي وَلاَ تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُسَدَّدٍ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ الْهَيْثَمِ عَنْ خَالِدٍ. وَبِهَذَا الْمَعْنَى رَوَاهُ عَبْثَرٌ عَنْ حُصَيْنٍ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۹۳۲۳) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم میں سے کسی شخص کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو اس نے نبی ﷺ کے نام جیسا نام رکھ دیا۔ صحابہ نے کہا: ہم اس کی کنیت نہ رکھنے دیں گے۔ یہاں تک کہ نبی ﷺ سے پوچھ لیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم میرے نام جیسا نام رکھ لو لیکن میری کنیت جیسی کنیت نہ رکھو۔

(۱۹۳۲٤) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ

(ح) قَالَ وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلاَمٌ فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا فَقَالَ لَهُ قَوْمُهُ : لاَ نَدَعُكَ تُسَمِّي بِاسْمِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ-. فَانْطَلَقَ بِابْنِهِ حَامِلَهُ عَلَى ظَهْرِهِ فَأَتَى بِهِ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ-. فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ وُلِدَ لِي غُلاَمٌ فَسَمَّيْتُهُ مُحَمَّدًا فَقَالَ لِي قَوْمِي : لاَ نَدَعُكَ تُسَمِّي بِاسْمِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ-. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلاَ تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ وَأَخْرَجَاهُ مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۹۳۲٤) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم میں سے کسی کے ہاں بچے کی پیدائش ہوئی۔ اس نے بچے کا نام محمد رکھ دیا تو لوگوں نے کہا: ہم تجھے بچے کا نام محمد نہیں رکھنے دیں گے۔ وہ اپنے بچے کو کمر پر اٹھا کر نبی ﷺ کے پاس لے آیا۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے گھر بچہ پیدا ہوا۔ میں نے اس کا نام محمد رکھ دیا تو لوگوں نے مجھے کہا: ہم تجھے چھوڑیں گے نہیں کہ تو نے محمد ﷺ کے نام کے ساتھ نام رکھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میرے نام پر نام رکھ سکتے ہو، لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو کیونکہ میں قاسم ہوں۔ میں تمہارے درمیان تقسیم کرنے والا ہوں۔

(۱۹۳۲٥) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ مِلاَسٍ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ قَالَ أَنَسٌ : نَادَى رَجُلٌ بِالْبَقِيعِ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-. فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ أَعْنِكَ إِنَّمَا عَنَيْتُ فُلاَنًا فَقَالَ : سَمُّوا بِاسْمِي وَلاَ تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي .

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ وَأَبِي كُرَيْبٍ عَنْ مَرْوَانَ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۹۳۲٥) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے بقیع میں ابوالقاسم کہہ کر آواز دی تو رسول اللہ ﷺ نے مڑ کر دیکھا

تو اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے فلاں کو آواز دی ہے، آپ ﷺ کو نہیں دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے نام جیسا تم نام رکھ لو لیکن میری کنیت جیسی تم کنیت نہ رکھو۔

(۱۹۳۲۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ : الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرُّوذْبَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مَحْمُويَهِ الْعَسْكَرِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ -ﷺ- فِي السُّوقِ فَقَالَ رَجُلٌ : يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا دَعَوْتُ هَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلاَ تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ آدَمَ. [صحیح]

(۱۹۳۲۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بازار میں تھے۔ کسی شخص نے ابو القاسم کہہ کر آواز دی۔ رسول اللہ ﷺ نے مڑ کر دیکھا تو اس شخص نے کہا: میں نے اس شخص کو بلایا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میرے نام کو اختیار کر سکتے ہو لیکن میری کنیت جیسی کنیت نہ رکھو۔

(۱۹۳۲۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدَ بْنَ يَعْقُوبَ يَقُولُ سَمِعْتُ الرَّبِيعَ بْنَ سُلَيْمَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ رَحِمَهُ اللَّهُ يَقُولُ : لاَ يَحِلُّ لأَحَدٍ أَنْ يَكْتَنِيَ بِأَبِي الْقَاسِمِ كَانَ اسْمُهُ مُحَمَّدًا أَوْ غَيْرَهُ.

قَالَ الْفَقِيهُ رَحِمَهُ اللَّهُ وَرُوِّينَا مَعْنَى هَذَا عَنْ طَاوُسٍ الْيَمَانِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ. [صحیح]

(۱۹۳۲۷) امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ ابو القاسم کنیت رکھے، جب اس کا نام محمد یا کوئی اور ہو۔

(۵۸) باب مَنْ رَأَى الْكَرَاهَةَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَهُمَا

جس شخص نے نبی ﷺ کی کنیت اور نام کو جمع کرنا ناپسند کیا ہے

(۱۹۳۲۸) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ فُورَكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ

(ح) وَأَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ وَأَبُو مُسْلِمٍ قَالاَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- قَالَ : مَنْ تَسَمَّى بِاسْمِي فَلاَ يَكْتَنِي بِكُنْيَتِي وَمَنْ تَكَنَّى بِكُنْيَتِي فَلاَ يَتَسَمَّى بِاسْمِي.

وَرُوِيَ ذَلِكَ أَيْضًا مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَاخْتُلِفَ عَلَيْهِ فِيهَا وَأَحَادِيثُ النَّهْيِ عَلَى الإِطْلاَقِ أَكْثَرُ وَأَصَحُّ طَرِيقًا وَاللَّهُ أَعْلَمُ. [منکر]

(۱۹۳۲۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو میرے نام جیسا نام رکھے تو وہ میری کنیت اختیار نہ کرے اور جو میری کنیت جیسی کنیت رکھے وہ میرا نام نہ رکھے۔

(۵۹)باب مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي الْجَمْعِ بَيْنَهُمَا

کنیت اور نام کو جمع کرنے کی رخصت کا بیان

(۱۹۳۲۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرٍ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ فِطْرٍ عَنْ مُنْذِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ وُلِدَ لِي مِنْ بَعْدِكَ وَلَدٌ أُسَمِّيهِ بِاسْمِكَ وَأُكَنِّيهِ بِكُنْيَتِكَ قَالَ :نَعَمْ . لَمْ يَقُلْ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ لِلنَّبِيِّ ﷺ. [صحيح]

(۱۹۳۲۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! اگر آپ کے بعد میرے ہاں بچے کی ولادت ہو تو کیا میں بچے کا نام آپ ﷺ کے نام جیسا اور کنیت آپ ﷺ کی کنیت جیسی رکھ لوں؟ آپ ﷺ نے اثبات میں جواب دیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بات نہ کی۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے کہا تھا۔

(۱۹۳۳۰) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ :أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّرِيِّ التَّمِيمِيُّ الْحَافِظُ بِالْكُوفَةِ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ :الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ الصَّيْرَفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا فِطْرٌ وَهُوَ ابْنُ خَلِيفَةَ عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْحَنَفِيَّةِ يَقُولُ :كَانَتْ رُخْصَةً لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ وُلِدَ لِي بَعْدَكَ أُسَمِّيهِ بِاسْمِكَ وَأُكَنِّيهِ بِكُنْيَتِكَ قَالَ :نَعَمْ .

وَرُوِيَ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ ضَعِيفٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ وَالْحَدِيثُ مُخْتَلَفٌ فِي وَصْلِهِ. [ضعيف]

(۱۹۳۳۰) محمد بن حنفیہ کہتے ہیں کہ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو رخصت تھی۔ جب انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر آپ کے بعد میرے ہاں بچے کی ولادت ہو تو کیا میں بچے کے نام آپ ﷺ کے نام جیسا اور کنیت آپ ﷺ کی کنیت جیسی رکھ لوں؟ آپ ﷺ نے اثبات میں جواب دیا۔

(۱۹۳۳۱) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ الْحَجَبِيُّ عَنْ جَدَّتِهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ :جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ وَلَدْتُ غُلاَمًا فَسَمَّيْتُهُ مُحَمَّدًا وَكَنَّيْتُهُ أَبَا الْقَاسِمِ فَذُكِرَ لِي أَنَّكَ تَكْرَهُ ذَلِكَ فَقَالَ :مَا الَّذِي أَحَلَّ اسْمِي وَحَرَّمَ كُنْيَتِي أَوْ مَا الَّذِي حَرَّمَ كُنْيَتِي وَأَحَلَّ اسْمِي .

قَالَ الْفَقِيهُ رَحِمَهُ اللَّهُ أَحَادِيثُ النَّهْيِ عَنِ التَّكَنِّي بِأَبِي الْقَاسِمِ عَلَى الإِطْلاَقِ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ الْحَجَبِيِّ

هَذَا وَأَكْثَرُ فَالْحُكْمُ لَهَا دُونَهُ وَحَدِيثُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ عَرَفَ نَهْيًا حَتَّى سَأَلَ الرُّخْصَةَ لَهُ وَحْدَهُ وَقَدْ يَحْتَمِلُ حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِنْ صَحَّ طَرِيقُهُ أَنْ يَكُونَ نَهْيُهُ وَقَعَ فِي الابْتِدَاءِ عَلَى الْكَرَاهِيَةِ وَالتَّنْزِيهِ لاَ عَلَى التَّحْرِيمِ فَحِينَ تَوَهَّمَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ عَلَى التَّحْرِيمِ بَيَّنَ أَنَّهُ عَلَى غَيْرِ التَّحْرِيمِ وَالأَوَّلُ أَظْهَرُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ وَقَدْ قَالَ حُمَيْدُ بْنُ زَنْجُوَيْهِ فِي كِتَابِ الأَدَبِ سَأَلْتُ ابْنَ أَبِي أُوَيْسٍ مَا كَانَ مَالِكٌ يَقُولُ فِي الرَّجُلِ يَجْمَعُ اسْمَ النَّبِيِّ -ﷺ- وَكُنْيَتَهُ فَأَشَارَ إِلَى شَيْخٍ جَالِسٍ مَعَنَا فَقَالَ :هَذَا مُحَمَّدُ بْنُ مَالِكٍ سَمَّاهُ مُحَمَّدًا وَكَنَّاهُ أَبَا الْقَاسِمِ وَكَانَ يَقُولُ :إِنَّمَا نُهِيَ عَنْ ذَلِكَ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ -ﷺ- كَرَاهِيَةَ أَنْ يُدْعَى أَحَدٌ بِاسْمِهِ أَوْ كُنْيَتِهِ فَيَلْتَفِتُ النَّبِيُّ -ﷺ- فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلاَ بَأْسَ بِذَلِكَ.

قَالَ حُمَيْدُ بْنُ زَنْجُوَيْهِ :إِنَّمَا كُرِهَ أَنْ يُدْعَى أَحَدٌ بِكُنْيَتِهِ فِي حَيَاتِهِ وَلَمْ يُكْرَهْ أَنْ يُدْعَى بِاسْمِهِ لأَنَّهُ لاَ يَكَادُ أَحَدٌ يَدْعُو بِاسْمِهِ فَلَمَّا قُبِضَ ذَهَبَ ذَلِكَ أَلاَ تَرَى أَنَّهُ أَذِنَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنْ وُلِدَ لَهُ ابْنٌ بَعْدَهُ أَنْ يَجْمَعَ لَهُ الاِسْمَ وَالْكُنْيَةَ وَأَنَّ نَفَرًا مِنْ أَبْنَاءِ وُجُوهِ الصَّحَابَةِ جَمَعُوا بَيْنَهُمَا مِنْهُمْ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاطِبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْتَشِرِ قَالَ الشَّيْخُ وَهَذَا التَّخْصِيصُ بِحَيَاتِهِ وَالاِسْتِدْلاَلُ لِمَنْ جَمَعَ بَيْنَهُمَا بَعْدَ وَفَاتِهِ مِنَ النَّوْعِ الَّذِي كَانَ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ :لاَ حُجَّةَ فِي قَوْلِ أَحَدٍ مَعَ النَّبِيِّ -ﷺ- وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

(۱۹۳۳۱) حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں: ایک عورت نبی ﷺ کے پاس آئی۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے اپنے بچے کا نام محمد اور کنیت ابو القاسم رکھی ہے۔ مجھے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ ناپسند کرتے ہیں۔ فرمایا: جس شخص کے لیے میرے جیسا نام رکھنا ہے اس کے لیے کنیت حرام اور جس کے لیے کنیت حلال ہے تو نام رکھنا حرام ہے

نوٹ: نبی ﷺ کی کنیت اور نام کو جمع کرنا آپ ﷺ کی زندگی میں جائز نہ تھا، لیکن آپ ﷺ کے بعد نام و کنیت کو جمع کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۶۰) باب مَنْ تَكَنَّى بِأَبِي عِيسَى

جو شخص اپنی کنیت ابو عیسیٰ رکھتا ہے

(۱۹۳۳۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ :أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ضَرَبَ ابْنًا لَهُ يُكَنَّى أَبَا عِيسَى وَأَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ تَكَنَّى بِأَبِي عِيسَى فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :أَمَا يَكْفِيكَ أَنْ تُكَنَّى بِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ؟ فَقَالَ :رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- كَنَّانِي فَقَالَ :إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَدْ غُفِرَ لَهُ

مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ وَإِنَّا فِي جَلْجَتِنَا فَلَمْ يَزَلْ يُكْنَى بِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ حَتَّى هَلَكَ. [صحیح]

(۱۹۳۳۲) زید بن اسلم اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو ابوعیسیٰ کنیت رکھنے پر مارا اور مغیرہ بن شعبہ نے اپنی کنیت ابوعیسیٰ رکھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: کیا آپ کو ابوعبداللہ کنیت رکھ لینا کافی نہ تھا؟ اس نے کہا: رسول اللہ نے میری کنیت رکھی تھی۔ کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیے گئے اور پھر ہم اپنی وفات تک ان کی کنیت ابوعبداللہ ہی رہی۔

(۶۱) باب مَنْ تَكَنَّى وَلَيْسَ لَهُ وَلَدٌ

جس نے بغیر بچے کے کنیت رکھی

(۱۹۳۳۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ

(ح) قَالَ وَأَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَجَعْفَرُ بْنُ مِهْرَانَ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا كَانَ لِي أَخٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو عُمَيْرٍ أَحْسِبُهُ قَالَ كَانَ فَطِيمًا قَالَ فَكَانَ إِذَا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- فَرَآهُ قَالَ: أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ؟. قَالَ وَكَانَ يَلْعَبُ بِهِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُسَدَّدٍ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ شَيْبَانَ بْنِ فَرُّوخَ وَعَنْ أَبِي الرَّبِيعِ. [صحیح]

(۱۹۳۳۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ اچھے اخلاق والے تھے۔ میرا ایک بھائی جس کا نام ابوعمیر تھا۔ اس کا دودھ چھڑوایا گیا۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس آتے تو پوچھتے: اے ابوعمیر! تیری چڑیا کا کیا بنا؟ راوی کہتے ہیں کہ وہ اس چڑیا کے ساتھ کھیلا کرتا تھا۔

(۶۲) باب الْمَرْأَةِ تَكَنَّى وَلَيْسَ لَهَا وَلَدٌ

عورت کا بغیر اولاد کے کنیت رکھنا

(۱۹۳۳۴) أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي قُمَاشٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كُلُّ نِسَائِكَ لَهُنَّ كُنًى غَيْرِي قَالَ: تَكَنَّى بِابْنِكِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ. فَكَانَتْ تُكَنَّى بِأُمِّ عَبْدِ اللَّهِ حَتَّى مَاتَتْ.

[صحیح]

(۱۹۳۳۴) ہشام بن عروہ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: میرے علاوہ آپ ﷺ کی تمام عورتوں کی کنیت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اپنے بیٹے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے نام پر کنیت رکھ لے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی کنیت فوت ہونے تک ام عبداللہ تھی۔

(۱۹۳۳۵) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ ح وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ مِنْ أَصْلِ سَمَاعِهِ وَأَبُو نَصْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْفَامِيُّ فِي آخَرِينَ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلاَ تُكَنِّينِي فَكُلُّ نِسَائِكَ لَهَا كُنْيَةٌ فَقَالَ : بَلَى اكْتَنِي بِابْنِكِ عَبْدِ اللَّهِ . فَكَانَتْ تُكْنَى أُمَّ عَبْدِ اللَّهِ. لَفْظُ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ. (ت) تَابَعَهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَمَسْلَمَةُ بْنُ قَعْنَبٍ عَنْ هِشَامٍ. [صحيح]

(۱۹۳۳۵) عباد بن حمزہ بن عبداللہ بن زبیر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل فرماتے ہیں کہ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ میری کنیت کیوں نہیں رکھتے، جبکہ آپ ﷺ کی تمام بیویوں کی کنیتیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اپنے بیٹے عبداللہ کے نام پر رکھ لے تو ان کی کنیت ام عبداللہ تھی۔

(۶۳) باب أَقِرُّوا الطَّيْرَ عَلَى مَكِنَاتِهَا

پرندوں کو ان کی جگہوں پر رہنے دو

(۱۹۳۳۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَيْبَانَ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ سَمِعَهُ مِنْ أُمِّ كُرْزٍ الْكَعْبِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- قَالَ : عَنِ الْغُلاَمِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ لاَ يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ أَمْ إِنَاثًا . وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ : أَقِرُّوا الطَّيْرَ عَلَى مَكِنَاتِهَا . [صحيح]

(۱۹۳۳۶) ام کرز کعبیہ نبی ﷺ سے نقل فرماتی ہیں کہ بچے کی جانب سے دو بکریاں اور بچی کی جانب سے ایک بکری عقیقہ میں ذبح کی جائے گی۔ مذکر ہو یا مؤنث کوئی حرج نہیں اور میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ پرندوں کو ان کی جگہ پر رہنے دو۔

(۱۹۳۳۷) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى : زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ أَسَدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ سَمِعَ أُمَّ كُرْزٍ الْكَعْبِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ -ﷺ- : أَقِرُّوا الطَّيْرَ عَلَى مَكُنَاتِهَا .
وَقَالَ غَيْرُهُ عَنْ سُفْيَانَ : عَلَى مَكِنَاتِهَا . وَهِيَ بِنَصْبِ الْكَافِ أَيْضًا جَمْعُ مَكَانٍ كَمَا بَلَغَنِي . [صحیح]

(۱۹۳۳۷) ام کرز کعبیہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پرندوں کو تم ان کی جگہ پر رہنے دو اور ان کے علاوہ سفیان سے کسی نے بیان کیا کہ ان کے گھونسلوں میں رہنے دو۔

(۱۹۳۳۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَحْمُودٍ قَالَ سَأَلَ إِنْسَانٌ يُونُسَ بْنَ عَبْدِ الأَعْلَى عَنْ مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ -ﷺ- : أَقِرُّوا الطَّيْرَ عَلَى مَكِنَاتِهَا . فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْحَقَّ إِنَّ الشَّافِعِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ صَاحِبَ ذَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ فِي تَفْسِيرِ قَوْلِ النَّبِيِّ -ﷺ- : أَقِرُّوا الطَّيْرَ عَلَى مَكِنَاتِهَا . فَقَالَ : كَانَ الرَّجُلُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا أَتَى الْحَاجَةَ أَتَى الطَّيْرَ فِي وَكْرِهِ فَنَفَّرَهُ فَإِنْ أَخَذَ ذَاتَ الْيَمِينِ مَضَى لِحَاجَتِهِ وَإِنْ أَخَذَ ذَاتَ الشِّمَالِ رَجَعَ فَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَنْ ذَلِكَ
قَالَ : وَكَانَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ نَسِيجَ وَحْدِهِ فِي هَذِهِ الْمَعَانِي . [صحیح]

(۱۹۳۳۸) ابراہیم بن محمود فرماتے ہیں: کسی نے یونس بن عبدالاعلیٰ سے پوچھا کہ نبی ﷺ کے قول ((أَقِرُّوا الطَّيْرَ عَلَى مَكِنَاتِهَا)) کا کیا معنیٰ ہے؟ فرمایا: اللہ حق کو پسند کرتا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے اس کی تفسیر یوں بیان کی ہے کہ جاہلیت میں کسی انسان کو کام ہوتا تو وہ پرندوں کو گھونسلوں سے اڑاتا۔ اگر پرندہ دائیں والے اڑتا تو وہ اپنا کام کر لیتا۔ اگر پرندہ بائیں جانب اڑتا تو کام سے رک جاتا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا۔

(۶۴) باب مَا جَاءَ فِي الْفَرَعِ وَالْعَتِيرَةِ

فرع اور عتیرہ کا بیان

(۱۹۳۳۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ : الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ بِشْرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ الْمَعْنَى حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ قَالَ قَالَ نُبَيْشَةُ : نَادَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَ إِنَّا كُنَّا نَعْتِرُ عَتِيرَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِي رَجَبٍ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ : اذْبَحُوا لِلَّهِ فِي أَيِّ شَهْرٍ كَانَ وَبَرُّوا لِلَّهِ وَأَطْعِمُوا . قَالَ : إِنَّا كُنَّا نُفْرِعُ فَرَعًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ : فِي كُلِّ سَائِمَةٍ فَرَعٌ تَغْذُوهُ مَاشِيَتُكَ حَتَّى إِذَا اسْتَحْمَلَ ذَبَحْتَهُ فَتَصَدَّقْتَ بِلَحْمِهِ قَالَ خَالِدٌ أُحْسِبُهُ قَالَ عَلَى ابْنِ السَّبِيلِ فَإِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ .
قَالَ خَالِدٌ قُلْتُ لأَبِي قِلاَبَةَ : كَمِ السَّائِمَةُ؟ قَالَ : مِائَةٌ . كَذَا قَالَهُ أَبُو قِلاَبَةَ . [صحیح]

(۱۹۳۳۹) نبیشہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کو آواز دی کہ ہم رجب کے مہینہ میں جانور ذبح کرتے تھے آپ

جاہلیت میں۔ آپ ﷺ ہمیں اس بارے میں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس مہینے میں چاہو اللہ کے لیے ذبح کرو اور لوگوں کو کھلاؤ اور نیکی حاصل کرو۔ اس شخص نے کہا: ہم جاہلیت میں فرعا ذبح کرتے تھے، اس کے بارے میں آپ ﷺ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر چرنے والی بکریوں میں ایک فرع ہے۔ تم اپنے چوپایوں کو چارا دو جب وہ مکمل اونٹ بن جائے تو ذبح کر کے اس کا گوشت صدقہ کر دو۔ خالد کہتے ہیں: میرا گمان ہے کہ مسافروں پر صدقہ کیا جائے یہ بہتر ہے۔

(۱۹۳۴۰) وَقَدْ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ :عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ السُّكَّرِيُّ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ :أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بِالْفَرَعَةِ مِنْ كُلِّ خَمْسِينَ وَاحِدَةٌ. كَذَا فِي كِتَابِي وَفِي رِوَايَةِ حَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَغَيْرِهِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ فِي كُلِّ خَمْسٍ وَاحِدَةٌ.

(ت) وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ وَقَالَ :مِنْ كُلِّ خَمْسِينَ شَاةً شَاةٌ. [ضعيف]

(۱۹۳۴۰) حفصہ بنت عبدالرحمن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پچاس بکریوں میں سے ایک بکری اللہ کے راستے میں دینے کا حکم دیا۔ ابن جریج سے روایت ہے کہ پچاس میں سے ایک بکری اللہ کے راستہ میں دی جائے۔

عبداللہ بن عثمان بن خثیم فرماتے ہیں کہ ہر پچاس میں سے ایک بکری اللہ کے راستہ میں دی جائے۔

(۱۹۳۴۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- قَالَ

(ح) قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ أُرَاهُ عَنْ جَدِّهِ قَالَ :سُئِلَ النَّبِيُّ -ﷺ- عَنِ الْعَقِيقَةِ فَذَكَرَهُ وَقَالَ وَسُئِلَ عَنِ الْفَرَعِ قَالَ :وَالْفَرَعُ حَقٌّ وَأَنْ تَتْرُكُوهُ حَتَّى يَكُونَ بَكْرًا شُغْزُبًا ابْنَ مَخَاضٍ أَوِ ابْنَ لَبُونٍ فَتُعْطِيَهُ أَرْمَلَةً أَوْ تَحْمِلَ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذْبَحَهُ فَيَلْزَقَ لَحْمُهُ بِوَبَرِهِ وَتُكْفِئَ إِنَاءَكَ وَتُوَلِّهَ نَاقَتَكَ . [حسن]

(۱۹۳۴۱) عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ سے عقیقہ اور فرع کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: فرع حق ہے تم اسے مکمل اونٹ بننے تک چھوڑے رکھو، پھر اسے بیواؤں کو دے دو یا اللہ کے راستہ میں سواری کے لیے دے دیا جائے۔ یہ ذبح کرنے سے بہتر ہے۔ یہاں تک کہ اس کا گوشت اس کے بالوں سے چمٹ جائے اور آپ اپنے برتن کو انڈیل دیں اور اپنی اونٹنی کو چھوڑ دیں گے۔

(۱۹۳۴۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَيْبَانَ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَمِّهِ قَالَ :شَهِدْتُ النَّبِيَّ -ﷺ- بِعَرَفَةَ وَسُئِلَ عَنِ الْعَقِيقَةِ فَقَالَ :لاَ أُحِبُّ الْعُقُوقَ وَمَنْ وُلِدَ لَهُ وَلَدٌ وَأَحَبَّ أَنْ يَنْسُكَ عَنْهُ فَلْيَنْسُكْ . وَسُئِلَ عَنِ الْعَتِيرَةِ فَقَالَ :حَقٌّ . وَسُئِلَ عَنِ الْفَرَعِ فَقَالَ :حَقٌّ وَلَيْسَ هُوَ أَنْ تَذْبَحَهُ غَرَاةً مِنْ غَرَاةٍ وَلَكِنْ تُمْكِنُهُ مِنْ مَالِكَ حَتَّى إِذَا كَانَ ابْنَ لَبُونٍ أَوِ ابْنَ مَخَاضٍ زُخْزُبًا يَعْنِي ذَبَحْتَهُ وَذَلِكَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَكْفَأَ إِنَائَكَ وَتُوَلِّهَ نَاقَتَكَ وَتَذْبَحَهُ يَخْلِطُ لَحْمُهُ بِشَعَرِهِ .

وَرَوَاهُ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلاَءِ عَنْ سُفْيَانَ فَقَالَ فِي الْحَدِيثِ :وَأَنْ تَتْرُكَهُ تَحْتَ أُمِّهِ حَتَّى يَكُونَ ابْنَ لَبُونٍ أَوِ ابْنَ مَخَاضٍ . [ضعیف]

(۱۹۳۴۲) زید بن اسلم ایک شخص سے نقل فرماتے ہیں، جو اپنے والد یا چچا سے روایت کرتا ہے کہ میں نبی ﷺ کے پاس میدان عرفات میں موجود تھا۔ آپ ﷺ سے عقیقہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں عقوق کو پسند نہیں کرتا جس کے ہاں بچہ پیدا ہوا گروہ جانور ذبح کرنا چاہے تو کرے اور آپ ﷺ سے عتیرہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: حق ہے اور آپ ﷺ سے فرع کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: درست ہے، لیکن اس کو ابتدا ہی میں ذبح نہ کیا جائے بلکہ اپنے مال میں رکھ کر مکمل اونٹ بنا کر ذبح کرو، یہ بہتر ہے کہ تم اس کا گوشت برتنوں سے انڈیل دو اور اونٹنی کو ویسے چھوڑ دو اور اس کا گوشت بالوں کے ساتھ چمٹ جائے۔

(ب) عبدالجبار بن علا سفیان سے نقل فرماتے ہیں کہ اس بچے کو ماں کا دودھ پینے دیں یہاں تک کہ وہ دو تین سال کا ہو جائے۔

(۱۹۳۴۳) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ :عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ أَبِي قُمَاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ :عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ السَّهْمِيُّ حَدَّثَنَا زُرَارَةُ بْنُ كُرَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ عَمْرٍو حَدَّثَهُ قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ -ﷺ- بِعَرَفَاتٍ أَوْ قَالَ بِمِنًى وَقَدْ أَطَافَ بِهِ النَّاسُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ فِيهِ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْعَتِيرَةِ فَقَالَ :مَنْ شَاءَ عَتَرَ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَعْتِرْ وَمَنْ شَاءَ فَرَّعَ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يُفَرِّعْ . وَقَالَ فِي الْغَنَمِ :أُضْحِيَّتُهَا . وَوَصَفَ لَنَا أَبُو مَعْمَرٍ وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَاحِدَةً. [ضعیف]

(۱۹۳۴۳) حارث بن عمرو فرماتے ہیں: میں میدانِ عرفات یا منیٰ میں نبی ﷺ کے پاس آیا۔ لوگوں نے آپ ﷺ کو گھیر رکھا تھا۔ ایک شخص نے آپ ﷺ سے عتیرے کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو جانور ذبح کرنا چاہے کرے جو نہ چاہے نہ کرے اور جو بکری کا بچہ ذبح کرنا چاہے کرے جو نہ چاہے نہ کرے اور بکری کے بارے میں فرمایا کہ میں اس کی قربانی کرنا چاہتا ہوں تو ابو معمر نے سبابہ انگلی کے ساتھ اشارہ کر کے سمجھایا۔

(۱۹۳۴۴) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ بْنُ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ :مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مِهْرَانَ

الدَّسْتُورِيُّ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَكِيعِ بْنِ عُدُسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمِّي أَبُو رَزِينٍ أَنَّهُ قَالَ :يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا نَذْبَحُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ذَبَائِحَ فَنَأْكُلُ مِنْهَا وَنُطْعِمُ مَنْ جَاءَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :لاَ بَأْسَ بِذَلِكَ . قَالَ وَكِيعٌ لاَ أَدَعُهَا أَبَدًا. (ت) وَرَوَاهُ غُنْدَرٌ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ فَقَالَ ذَبَحْنَا فِي رَجَبٍ. [ضعیف]

(۱۹۳۴۴) ابو رزین نے فرمایا: اے اللہ کے رسول! ہم زمانہ جاہلیت میں جانور ذبح کر کے کھاتے اور آنے والوں کو بھی کھلاتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں۔ وکیع کہتے ہیں کہ میں اس کو کبھی نہیں چھوڑوں گا۔ ابوعون فرماتے ہیں کہ ہم رجب میں جانور ذبح کیا کرتے تھے۔

(۱۹۳۴۵) أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ أَبِي أُسَامَةَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو رَمْلَةَ عَنْ مِخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍ الْغَامِدِيِّ قَالَ : كُنَّا وُقُوفًا مَعَ النَّبِيِّ -ﷺ- بِعَرَفَاتٍ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ :يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَى كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُضْحِيَّةٌ وَعَتِيرَةٌ . هَلْ تَدْرِي مَا الْعَتِيرَةُ؟ هِيَ الَّتِي تُسَمَّى الرَّجَبِيَّةَ. [ضعیف]

(۱۹۳۴۵) مخنف بن سلیم غامدی فرماتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ میدانِ عرفات میں وقوف کرتے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! سال میں ہر گھر والے پر قربانی اور عتیرہ ہے، عتیرہ جانتے ہو کیا ہوتا ہے؟ یہ وہ جانور جس کو تم ماہ رجب میں ذبح کرتے ہو۔

(۱۹۳۴۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- قَالَ : لاَ فَرَعَةَ وَلاَ عَتِيرَةَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى. [صحیح]

(۱۹۳۴۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ فرع اور عتیرہ نہیں ہے۔

(۱۹۳۴۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو :مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَدِيبُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الإِسْمَاعِيلِيُّ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ هُوَ ابْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- قَالَ :لاَ فَرَعَ وَلاَ عَتِيرَةَ . قَالَ :وَالْفَرَعُ أَوَّلُ نِتَاجٍ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ كَانُوا يَذْبَحُونَهُ لِطَوَاغِيتِهِمْ وَالْعَتِيرَةُ فِي رَجَبٍ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَبْدَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ. [صحیح]

(۱۹۳۴۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ فرع اور عتیرہ نہیں ہے۔ فرع ایسا بچہ جسے جنم دینے کے بعد وہ

بتوں کے نام پر ذبح کرتے تھے اور عتیرہ ایسا جانور جو رجب کے مہینہ میں ذبح کیا جاتا تھا۔

(١٩٣٤٨) أَخْبَرَنَا الْفَقِيهُ أَبُو إِسْحَاقَ : إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الأَرْمَوِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ أَخْبَرَنَا شَافِعُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَوَانَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الطَّحَاوِيُّ حَدَّثَنَا الْمُزَنِيُّ حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ : هُوَ شَيْءٌ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَطْلُبُونَ بِهِ الْبَرَكَةَ فِي أَمْوَالِهِمْ فَكَانَ أَحَدُهُمْ يَذْبَحُ بِكْرَ نَاقَتِهِ أَوْ شَاتِهِ فَلاَ يَغْذُوهُ رَجَاءَ الْبَرَكَةِ فِيمَا يَأْتِي بَعْدَهُ فَسَأَلُوا النَّبِيَّ -ﷺ- عَنْهُ فَقَالَ : فَرِّعُوا إِنْ شِئْتُمْ . أَيِ اذْبَحُوا إِنْ شِئْتُمْ وَكَانُوا يَسْأَلُونَهُ عَمَّا كَانُوا يَصْنَعُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خَوْفًا أَنْ يُكْرَهَ فِي الإِسْلاَمِ فَأَعْلَمَهُمْ أَنَّهُ لاَ مَكْرُوهَ عَلَيْهِمْ فِيهِ وَأَمَرَهُمُ اخْتِيَارًا أَنْ يَغْذُوهُ ثُمَّ يَحْمِلُوا عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي ضَمْرَةَ عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- سُئِلَ عَنِ الْفَرَعَةِ فَقَالَ : الْفَرَعَةُ حَقٌّ وَأَنْ تَغْذُوهُ حَتَّى يَكُونَ ابْنَ لَبُونٍ زُخْزُبًّا فَتُعْطِيَهُ أَرْمَلَةً أَوْ تَحْمِلَ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَكْفَأَ إِنَائَكَ وَتُوَلِّهَ نَاقَتَكَ وَتَأْكُلَهُ يَتَلَصَّقُ لَحْمُهُ بِوَبَرِهِ . قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَوْلُهُ : الْفَرَعَةُ حَقٌّ . مَعْنَاهُ أَنَّهَا لَيْسَتْ بِبَاطِلٍ وَلَكِنَّهُ كَلاَمٌ عَرَبِيٌّ يَخْرُجُ عَلَى جَوَابِ السَّائِلِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : لاَ فَرَعَةَ وَلاَ عَتِيرَةَ . وَلَيْسَ هَذَا بِاخْتِلاَفٍ مِنَ الرِّوَايَةِ إِنَّمَا هَذَا لاَ فَرَعَةَ وَاجِبَةٌ وَلاَ عَتِيرَةَ وَاجِبَةٌ وَالْحَدِيثُ الآخَرُ يَدُلُّ عَلَى مَعْنَى ذَا أَنَّهُ أَبَاحَ لَهُ الذَّبْحَ وَاخْتَارَ لَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ أَرْمَلَةً أَوْ يَحْمِلَ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. وَالْعَتِيرَةُ : هِيَ الرَّجَبِيَّةُ وَهِيَ ذَبِيحَةٌ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَتَبَرَّرُونَ بِهَا فِي رَجَبٍ فَقَالَ النَّبِيُّ -ﷺ- : لاَ عَتِيرَةَ . عَلَى مَعْنَى لاَ عَتِيرَةَ لاَزِمَةٌ وَقَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ حَيْثُ سُئِلَ عَنِ الْعَتِيرَةِ : اذْبَحُوا لِلَّهِ فِي أَيِّ شَهْرٍ مَا كَانَ . أَيِ اذْبَحُوا إِنْ شِئْتُمْ وَاجْعَلُوا الذَّبْحَ لِلَّهِ لاَ لِغَيْرِهِ فِي أَيِّ شَهْرٍ مَا كَانَ لاَ أَنَّهَا فِي رَجَبٍ دُونَ مَا سِوَاهُ مِنَ الشُّهُورِ. [صحیح]

(١٩٣٤٨) مزنی فرماتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جاہلیت والے اپنے مالوں کو بابرکت بنانے کے لیے اپنی اونٹنی یا بکری کے بچے کو بغیر دودھ پلائے ذبح کر دیتے تھے۔ جب انہوں نے نبی ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر ذبح کرنا چاہو تو کر لو اور انہوں نے پوچھا کہ وہ یہ کام جاہلیت میں کیا کرتے تھے۔ کہیں اسلام اس کو مکروہ تو نہیں سمجھتا؟ تو آپ ﷺ نے بتایا کہ یہ حرام نہیں ہے اور آپ ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ بچے کو غذا دی جائے۔ پھر اللہ کے راستہ میں اس پر سواری کی جائے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: زید بن اسلم بنو ضمرہ کے ایک آدمی سے نقل فرماتے ہیں، جو اپنے والد سے روایت کرتا ہے کہ نبی ﷺ سے فرع کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: فرع حق ہے اور تم اس بچے کو غذا دو یہاں تک کہ وہ دو تین سال کا مکمل اونٹ بن جائے تو کسی بیوہ کو دے دیا جائے یا اللہ کے راستے میں اس پر سواری کی جائے۔ یہ اس سے بہتر ہے کہ آپ اپنے برتنوں کو انڈیل دیں اپنی اونٹنی سے بچے کو چھین لیں اور اس کا گوشت بالوں کے ساتھ چپک جائے۔

امام شافعی فرماتے ہیں: فرع حق ہے اس کا یہ معنی ہے کہ باطل نہیں اور جو آپ ﷺ نے فرمایا کہ فرع اور عتیرہ نہیں ہے اس کا مقصد ہے کہ واجب نہیں ہے کیونکہ دوسری حدیث اس معنی پر دلالت کرتی ہے کہ آپ ﷺ نے بیوہ کو دینے یا اس پر فی سبیل اللہ سواری کی اجازت دی اور آپ ﷺ کا یہ فرمانا کہ عتیرہ جس مہینہ میں تم ذبح کرنا چاہو کر سکتے ہو؛ کیونکہ اسے اللہ کے لیے ذبح کیا جاتا ہے کسی دوسرے کے نام کا ذبح نہیں کرتے۔

(۱۹۳۴۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْكَارِزِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ: الْفَرَعُ أَوَّلُ شَيْءٍ تُنْتِجُهُ النَّاقَةُ كَانُوا يَذْبَحُونَهُ حِينَ يُولَدُ فَكَرِهَ ذَلِكَ وَقَالَ: دَعُوهُ حَتَّى يَكُونَ ابْنَ مَخَاضٍ أَوِ ابْنَ لَبُونٍ. فَيَصِيرُ لَهُ طَعْمٌ وَالزُّخْزُبُ هُوَ الَّذِي قَدْ غَلُظَ جِسْمُهُ وَاشْتَدَّ لَحْمُهُ وَقَوْلُهُ: خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَكْفَأَ إِنَاءَكَ. يَقُولُ: إِذَا ذَبَحْتَهُ حِينَ تَضَعُهُ أُمُّهُ بَقِيَتِ الأُمُّ بِلاَ وَلَدٍ تُرْضِعُهُ فَانْقَطَعَ لِذَلِكَ لَبَنُهَا يَقُولُ: فَإِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ فَقَدْ كَفَأْتَ إِنَاءَكَ وَهَرَقْتَهُ. وَقَوْلُهُ: تُوَلِّهُ نَاقَتَكَ. فَهُوَ ذَبْحُهُ وَلَدَهَا وَكُلُّ أُنْثَى فَقَدَتْ وَلَدَهَا فَهِيَ وَالِهٌ. [صحيح]

(۱۹۳۴۹) علی بن عبد العزیز فرماتے ہیں کہ ابو عبید نے کہا: فرع اونٹنی کا وہ پہلا بچہ جسے وہ ذبح کر دیا کرتے تھے تو آپ ﷺ نے اس کو ناپسند کیا اور فرمایا: اس کو دو یا تین سال کا مکمل اونٹ بننے تک چھوڑے رکھو کہ یہ کھانے کے قابل ہو جائے، یعنی ایسا جانور جس کا جسم موٹا اور گوشت سخت ہو جائے۔ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَكْفَأَ إِنَاءَكَ جب آپ اونٹنی کے بچے کو ذبح کر دیں گے تو اونٹنی بغیر بچے کے رہ جائے گی اس کا دودھ ختم ہو جائے گا توله ما قبل اس کے بچے کو ذبح کرنا پر وہ مونث جو اپنے بچے کو گم پائے وہ والہ ہے۔

(۶۵) باب مَا جَاءَ فِي مُعَاقَرَةِ الأَعْرَابِ وَذَبَائِحِ الْجِنِّ
دیہاتیوں کا غیر اللہ اور جنوں کے نام پر ذبح کرنا

(۱۹۳۵۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي رَيْحَانَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ مُعَاقَرَةِ الأَعْرَابِ.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ غُنْدَرٌ أَوْقَفَهُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو دَاوُدَ اسْمُ أَبِي رَيْحَانَةَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَطَرٍ. [ضعيف]

(۱۹۳۵۰) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غیر اللہ کے نام پر ذبح کر کے لوگوں کو کھلانے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۹۳۵۱) أَخْبَرَنَا أَبُو حَامِدٍ :أَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزَّوْزَنِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الطَّبَرَانِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- قَالَ :لاَ عَقْرَ فِي الإِسْلاَمِ.

قَالَ أَبُو زَكَرِيَّا :الْعَقْرُ يَعْنِي الأَعْرَابَ عِنْدَ الْمَاءِ يَعْقِرُ هَذَا وَيَعْقِرُ هَذَا فَيَأْكُلُونَ لِغَيْرِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَقَالَ أَبُو سُلَيْمَانَ الْخَطَّابِيُّ فِيمَا بَلَغَنِي عَنْهُ :مُعَاقَرَةُ الأَعْرَابِ أَنْ يَتَبَارَى الرَّجُلاَنِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يُجَادِلُ صَاحِبَهُ فَيَعْقِرُ هَذَا عَدَدًا مِنْ إِبِلِهِ وَيَعْقِرُ صَاحِبُهُ فَأَيُّهُمَا كَانَ أَكْثَرَ عَقْرًا غَلَبَ صَاحِبَهُ وَكُرِهَ لُحُومُهَا لِئَلاَّ يَكُونَ مِمَّا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ. [صحیح]

(۱۹۳۵۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اسلام میں غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنا نہیں ہے۔ ابو سلیمان خطابی فرماتے ہیں: کہ شخص مقابلہ بازی کے لیے اونٹ ذبح کر کے لوگوں کو کھلاتے اور جو شخص اونٹ ذبح کرنے میں دوسرے پر غلبہ پا لیتا وہ مقابلہ جیت جاتا۔ آپ ﷺ نے ایسا جانور کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے کیونکہ یہ غیر اللہ کے نام پر کیا جاتا تھا۔

(۱۹۳۵۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْكَارِزِيُّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ هَارُونَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ الأَيْلِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ :أَنَّهُ نَهَى عَنْ ذَبَائِحِ الْجِنِّ قَالَ :وَذَبَائِحُ الْجِنِّ أَنْ تُشْتَرَى الدَّارُ أَوْ تُسْتَخْرَجَ الْعَيْنُ وَمَا أَشْبَهَ ذَلِكَ فَيُذْبَحُ لَهَا ذَبِيحَةٌ لِلطِّيَرَةِ.

قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ وَهَذَا التَّفْسِيرُ فِي الْحَدِيثِ وَمَعْنَاهُ أَنَّهُمْ يَتَطَيَّرُونَ إِلَى هَذَا الْفِعْلِ مَخَافَةَ أَنَّهُمْ إِنْ لَمْ يَذْبَحُوا فَيُطْعِمُوا أَنْ يُصِيبَهُمْ فِيهَا شَيْءٌ مِنَ الْجِنِّ يُؤْذِيهِمْ فَأَبْطَلَ النَّبِيُّ -ﷺ- هَذَا وَنَهَى عَنْهُ. [ضعیف]

(۱۹۳۵۲) زہیر مرفوع حدیث بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے جنوں کے نام پر جانور ذبح کرنے سے منع فرمایا: فرماتے ہیں کہ گھر خریدا جاتا یا نظر کو دور کرنے کے لیے یا اس کے مشابہ تو یہ بدشگونی کے لیے ایسا کرتے تھے۔

ابو عبید فرماتے ہیں کہ لوگ صرف اس لیے ذبح کرتے تھے کہ اگر انہوں نے ایسا کام نہ کیا تو جن انہیں نقصان پہنچائیں گے۔

جماع أبواب ما يحل ويحرم من الحيوانات

حلال اور حرام جانوروں کا بیان

(۲۲) باب مَا يَحْرُمُ مِنْ جِهَةِ مَا لاَ تَأْكُلُ الْعَرَبُ

ایسے جانور جن کو عرب نہیں کھاتے ان کی مناسبت سے حرام ہیں

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ﴿الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ﴾ [الأعراف ۱۵۷]
قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ: وَإِنَّمَا تَكُونُ الطَّيِّبَاتُ وَالْخَبَائِثُ عِنْدَ الآكِلِينَ كَانُوا لَهَا وَهُمُ الْعَرَبُ الَّذِينَ سَأَلُوا عَنْ هَذَا وَنَزَلَتْ فِيهِمُ الأَحْكَامُ قَالَ وَسَمِعْتُ بَعْضَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُولُونَ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿قُلْ لاَ أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ﴾ [الانعام ۱۴۵] يَعْنِي مِمَّا كُنْتُمْ تَأْكُلُونَ ﴿إِلاَّ أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً﴾ [الأعراف ۱۵۷] وَمَا ذُكِرَ بَعْدَهَا قَالَ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهَذَا أَوْلَى مَعَانِيهِ اسْتِدْلاَلاً بِالسُّنَّةِ.

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَ الْإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَ يَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ﴾ [الأعراف ۱۵۷] ''وہ لوگ جنہوں نے امی نبی کی پیروی کی جس کو وہ تورات و انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں کہ وہ ان کو نیکی کا حکم اور برائی سے منع کریں گے اور ان کے لیے پاکیزہ چیزیں حلال اور بری چیزیں حرام کریں گے۔''

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پاکیزہ اور بری چیزیں کھانے کے اعتبار سے عرب لوگوں کا اعتبار ہوگا کہ جن کے سوال پر احکام نازل ہوئے اور بعض اہل علم اللہ کے اس فرمان کے بارے میں کہتے ہیں: ﴿قُلْ لَّآ أَجِدُ فِي مَآ أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ﴾ [الانعام ۱۴۵] ''کہہ دیجیے میں اللہ کی نازل کردہ وحی میں اس کو کھانے والوں پر حرام نہیں پاتا مگر یہ کہ وہ مردار ہوں۔''

(۱۹۲۵۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ: أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي وَأَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الْمُزَكِّي قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ

أَخْبَرَنِی مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَابْنُ أَبِی ذِئْبٍ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ وَغَيْرُهُمْ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِی إِدْرِيسَ الْخَوْلاَنِیِّ عَنْ أَبِی ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ :أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِی نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ فِی الصَّحِيحِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُوسُفَ عَنْ مَالِكٍ قَالَ وَتَابَعَهُ يُونُسُ وَجَمَاعَةٌ ذَكَرَهُمْ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِی الطَّاهِرِ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ مَالِكٍ وَابْنِ أَبِی ذِئْبٍ وَيُونُسَ وَعَنْ هَارُونَ الأَيْلِیِّ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو. [صحیح]

(۱۹۳۵۳) ابوثعلبہ خشنی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے ہر کچلی والے درندے کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے۔

(۱۹۳۵۴) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَسَنِ وَأَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِی إِسْحَاقَ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِیُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِی إِدْرِيسَ الْخَوْلاَنِیِّ عَنْ أَبِی ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِیَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِی أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلاَنِیُّ عَنْ أَبِی ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِی نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ.

وَفِی رِوَايَةِ الْحُمَيْدِیِّ :السَّبُعِ.

قَالَ الزُّهْرِیُّ وَلَمْ أَسْمَعْ هَذَا الْحَدِيثَ حَتَّى أَتَيْتُ الشَّامَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ فِی الصَّحِيحِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِی بَكْرِ بْنِ أَبِی شَيْبَةَ وَغَيْرِهِ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَأَخْرَجَهُ أَيْضًا مِنْ حَدِيثِ مَعْمَرٍ وَيُوسُفَ الْمَاجِشُونِ وَصَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِیِّ.

[صحیح]

(۱۹۳۵۴) ابوثعلبہ خشنی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر کچلی والے درندے کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے۔

(۱۹۳۵۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِیُّ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِی حَكِيمٍ عَنْ عَبِيدَةَ بْنِ سُفْيَانَ الْحَضْرَمِیِّ عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ -ﷺ- قَالَ :أَكْلُ كُلِّ ذِی نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ حَرَامٌ. [صحیح۔ مسلم ۱۹۳۳]

(۱۹۳۵۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہر کچلی والے درندے کا گوشت کھانا حرام ہے۔

(۱۹۳۵۶) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْقَاضِی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِی بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِیٍّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ فَذَكَرَهُ بِإِسْنَادِهِ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ : كُلُّ ذِی نَابٍ

مِنَ السِّبَاعِ فَأَكْلُهُ حَرَامٌ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ. [صحيح]

(۱۹۳۵۶) امام مالک اپنی سند سے بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر کچلی والے درندے کو کھانا حرام ہے۔

(۱۹۳۵۷) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فُورَكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْحَكَمِ وَأَبِي بِشْرٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَكُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ وَأَخْرَجَهُ أَيْضًا مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ هَكَذَا مَرْفُوعًا. وَمِنْ حَدِيثِ هُشَيْمٍ عَنْ أَبِي بِشْرٍ. [صحيح۔ مسلم ۱۹۳۴]

(۱۹۳۵۷) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر کچلی والے درندے اور پنجے والے پرندے کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے۔

(۱۹۳۵۸) كَمَا أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلاَمِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: نُهِيَ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى وَرَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ الْبُنَانِيُّ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. [صحيح]

(۱۹۳۵۸) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کچلی والے درندے اور پنجے والے پرندے کا گوشت کھانے سے منع کیا گیا۔

(۱۹۳۵۹) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّزَّازُ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- نَهَى عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ.

وَكَذَلِكَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ. [صحيح]

(۱۹۳۵۹) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر کچلی والے درندے اور پنجے والے پرندے کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے۔

(۱۹۳۶۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ

الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَغَيْرُهُ أَنَّ نَافِعًا أَخْبَرَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِي قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْفَأْرَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ .

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُوسُفَ عَنْ مَالِكٍ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ. [صحیح]

(۱۹۳۶۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: محرم کو پانچ قسم کے جانور قتل کرنے کی وجہ سے گناہ نہ ملے گا: کوا، چیل، چوہیا، بچھو اور کتا۔

(۱۹۳۶۱) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- مِثْلَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُوسُفَ عَنْ مَالِكٍ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ.

(۱۹۳۶۲) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّزَّازُ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ -ﷺ- قَالَ : خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لاَ جُنَاحَ فِي قَتْلِهِنَّ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْفَأْرَةُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ .

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ حَرْبٍ وَغَيْرِهِ عَنْ سُفْيَانَ. [صحیح]

(۱۹۳۶۲) سالم اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: پانچ قسم کے جانور حل وحرم میں قتل کرنے کی وجہ سے گناہ نہ ملے گا: کوا، چیل، بچھو، چوہیا، باؤلا کتا۔

(۱۹۳۶۳) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْعَقْرَبُ وَالْحِدَأَةُ وَالْغُرَابُ الأَبْقَعُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُسَدَّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنِ الْقَوَارِيرِيِّ عَنْ يَزِيدَ إِلاَّ أَنَّهُمَا لَمْ يَقُولاَ : الأَبْقَعَ . [صحیح]

(۱۹۳۶۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پانچ قسم کے شرارتی جانوروں کو حرم میں قتل کرنے کا حکم دیا۔ بچھو، چیل، برص والا کوا، باؤلا کتا اور چوہیا۔

(۱۹۳۶۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سِنَانٍ الزَّاهِدُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ

خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَأَبُو مُوسَى قَالاَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- أَنَّهُ قَالَ : خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحَيَّةُ وَالْغُرَابُ الأَبْقَعُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْحُدَيَّا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ بُنْدَارٍ وَأَبِي مُوسَى وَذَكَرَ فِيهِ :الأَبْقَعَ . [صحيح]

(۱۹۳۶۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ سے نقل فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: پانچ قسم کے شرارتی جانور حل وحرم میں قتل کیے جائیں: سانپ، کالا کوا، چوہیا، باؤلا کتا اور چیل۔

(۱۹۳۶۵) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ :مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّزَّازُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ الْبُرْجُلاَنِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ :هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمَسْعُودِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :الْحَيَّةُ فَاسِقَةٌ وَالْعَقْرَبُ فَاسِقَةٌ وَالْفَأْرَةُ فَاسِقَةٌ وَالْغُرَابُ فَاسِقٌ . فَقَالَ إِنْسَانٌ لِلْقَاسِمِ :أَيُؤْكَلُ الْغُرَابُ؟ قَالَ :وَمَنْ يَأْكُلُ الْغُرَابَ بَعْدَ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- :فَاسِقٌ . [صحيح]

(۱۹۳۶۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سانپ، بچھو، چوہیا، کوا یہ فاسق ہیں۔ ایک انسان نے قاسم سے کہا: کیا کوا کھایا جا سکتا ہے؟ تو کہنے لگے: رسول اللہ ﷺ کے فاسق کہنے کے بعد اسے کون کھائے گا۔

(۱۹۳۶۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي نُعْمٍ الْبَجَلِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- سُئِلَ عَمَّا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ قَالَ :الْحَيَّةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفُوَيْسِقَةُ وَيَرْمِي الْغُرَابَ وَلاَ يَقْتُلُهُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْحِدَأَةُ وَالسَّبُعُ الْعَادِي .

وَرُوِّينَا فِي الْحَجِّ حَدِيثَ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- فِي قَتْلِ الْحَيَّةِ وَالذِّئْبِ وَرُوِّينَا حَدِيثَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَغَيْرِهِ فِي قَتْلِ الْوَزَغِ . [ضعيف]

(۱۹۳۶۶) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ محرم کس چیز کو قتل کر سکتا ہے؟ فرمایا: سانپ، بچھو، چوہیا، کوے کو مار بھگائے قتل نہ کرے۔ باؤلا کتا، چیل اور پھاڑنے والے درندے۔

سعید بن العاص وغیرہ کی حدیث میں چھپکلی کے قتل کرنے کے بارے میں ہے۔

(۱۹۳۶۷) وَحَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ :عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ إِمْلاَءً أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ :مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَطَّانُ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْهِلاَلِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا :أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- أَمَرَ بِقَتْلِ الأَوْزَاغِ وَقَالَ :إِنَّهُ

كَانَ يَنْفُخُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ .
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى أَوْ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ أَوْجُهٍ أُخَرَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ . [صحيح۔ متفق علیه]

(۱۹۳۶۷) ام شریک فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چھپکلی کو قتل کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: یہ ابراہیم کی آگ پر پھونکیں مارتی تھی۔

(۱۹۳۶۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَحْبُورٍ الدَّهَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ : أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ بِلاَلٍ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا أَبُو الأَزْهَرِ
(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو سَهْلٍ الْمِهْرَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ بْنُ بُرْدٍ الأَنْطَاكِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : مَنْ يَأْكُلُ الْغُرَابَ وَقَدْ سَمَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فَاسِقًا وَاللَّهِ مَا هُوَ مِنَ الطَّيِّبَاتِ سَقَطَ مِنْ كِتَابِي عَنِ الدَّهَّانِ عَنْ أَبِيهِ وَهُوَ فِيهِ . هـ .[ضعیف]

(۱۹۳۶۸) حضرت عبداللہ بن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ کوے کو کون کھائے گا جس کو رسول اللہ ﷺ نے فاسق کہا ہے! اللہ کی قسم! یہ پاکیزہ چیزوں میں سے نہیں

(۱۹۳۶۹) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ دُرُسْتَوَيْهِ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ : إِنِّي لأَعْجَبُ مِمَّنْ يَأْكُلُ الْغُرَابَ وَقَدْ أَذِنَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فِي قَتْلِهِ لِلْمُحْرِمِ وَسَمَّاهُ فَاسِقًا وَاللَّهِ مَا هُوَ مِنَ الطَّيِّبَاتِ. [ضعیف]

(۱۹۳۶۹) عروہ حضرت عائشہ ؓ سے نقل فرماتے ہیں کہ مجھے اس پر تعجب ہے جو کوے کو کھائے جس کا نام رسول اللہ ﷺ نے فاسق رکھا ہے اور محرم کو بھی اس کے قتل کی اجازت دی ہے۔ اللہ کی قسم! یہ پاکیزہ اشیاء میں سے نہیں ہے۔

(۱۹۳۷۰) وَأَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : سُئِلَ عَنِ الْغُرَابِ مِنَ الطَّيِّبَاتِ هُوَ؟ قَالَ : كَيْفَ يَكُونُ مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَقَدْ سَمَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- الْفَاسِقَ لَمْ يُجَاوِزْ بِهِ عُرْوَةَ. [صحیح]

(۱۹۳۷۰) ہشام اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ کوے کے حلال ہونے کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: یہ کیسے حلال ہوگا جس کا نام رسول اللہ ﷺ نے فاسق رکھا ہے۔ عروہ کو اجازت نہ ملی۔

(۱۹۳۷۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدٍ الصَّيْرَفِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْهَاشِمِيُّ بِحَلَبَ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ

عَنْ أَكْلِ الْغِرْبَانِ فَقَالَ :أَمَّا هَذِهِ السُّودُ الْكِبَارُ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَكْلَهَا وَأَمَّا تِلْكَ الصِّغَارُ الَّتِي يُقَالُ لَهَا الزَّاغُ فَلاَ بَأْسَ بِأَكْلِهِ. [ضعیف]

(۱۹۳۷۱) شعبہ کہتے ہیں: میں نے حکم سے کوے کے متعلق پوچھا تو اس نے بتایا: کالے رنگ کا بڑا کوا، اس کو میں ناپسند کرتا ہوں لیکن چھوٹی قسم کا کوا اس کے کھانے میں حرج نہیں ہے۔

(۱۹۳۷۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ السَّيَّارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُوَجِّهِ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ زَيْدٍ مِنْ أَهْلِ صَنْعَاءَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَنْ أَكْلِ الْهِرَّةِ وَأَكْلِ ثَمَنِهَا. [ضعیف]

(۱۹۳۷۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بلی کا گوشت اور قیمت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۹۳۷۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَنْ قَتْلِ أَرْبَعَةٍ مِنَ الدَّوَابِّ النَّمْلَةِ وَالنَّحْلَةِ وَالْهُدْهُدِ وَالصُّرَدِ. [صحیح]

(۱۹۳۷۳) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چار قسم کے رینگنے والے جانور قتل کرنے سے منع فرمایا: چیونٹی، شہد کی مکھی، ہدہد اور ممولہ۔

(۱۹۳۷۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الشَّعْرَانِيُّ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنِي أَبُو ثَابِتٍ : مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- نَحْوَهُ.

(۱۹۳۷۵) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الْمُزَكِّي حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ هُوَ الأَصَمُّ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ وَسَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ :أَرْبَعَةٌ مِنَ الدَّوَابِّ لاَ يُقْتَلْنَ النَّمْلَةُ وَالنَّحْلَةُ وَالْهُدْهُدُ وَالصُّرَدُ . [صحیح]

(۱۹۳۷۵) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چار قسم کے جانور قتل کرنے سے منع فرمایا: چیونٹی، شہد کی مکھی، ہدہد اور ممولہ۔

(۱۹۳۷۶) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ :عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا ابْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حُدِّثْتُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَنْ قَتْلِ النَّمْلَةِ وَالنَّحْلَةِ وَالصُّرَدِ وَالْهُدْهُدِ.

قَالَ يَحْيَى وَرَأَيْتُ فِي كِتَابِ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَبِيدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ يَعْنِي هَذَا الْحَدِيثَ.

[صحیح۔ تقدم قبله]

(۱۹۳۷۶) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چیونٹی، شہد کی مکھی، میسولہ اور ہد ہد کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۹۳۷۷) وَأَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ الْمَالِينِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ بْنُ عَدِيٍّ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ الرَّمْلِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا وَارِثُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ هُوَ ابْنُ مُصْعَبٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَنْ أَكْلِ الرَّخَمَةِ. لَمْ أَكْتُبْهُ إِلاَّ بِهَذَا الإِسْنَادِ وَلَيْسَ بِالْقَوِيِّ. [ضعیف]

(۱۹۳۷۷) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہ رسول اللہ ﷺ نے گدھا کھانے سے منع کیا۔

(۱۹۳۷۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ الْقَاضِي قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ هُوَ الْقَطَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمُهَيْمِنِ بْنُ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَذْكُرُ عَنْ جَدِّي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- : أَنَّهُ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْخَمْسَةِ عَنِ النَّمْلَةِ وَالنَّحْلَةِ وَالضِّفْدِعِ وَالصُّرَدِ وَالْهُدْهُدِ. تَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ الْمُهَيْمِنِ بْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ ضَعِيفٌ وَحَدِيثُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَقْوَى مَا وَرَدَ فِي هَذَا الْبَابِ.

وَأَقْوَى مَا وَرَدَ فِي الضِّفْدِعِ [ضعیف]

(۱۹۳۷۸) عبدالمہیمن بن عباس بن سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے والد نے اپنے دادا سے نقل کیا، جو رسول اللہ ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے پانچ چیزوں کے قتل کرنے سے منع کیا: چیونٹی، شہد کی مکھی، مینڈک، میسولہ اور ہد ہد۔

(۱۹۳۷۹) مَا أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ دُرُسْتَوَيْهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ : الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمٍ قَالَ : ذَكَرُوا الضِّفْدِعَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- لِدَوَاءٍ فَنَهَى عَنْ قَتْلِهَا. [ضعیف]

(۱۹۳۷۹) سعید بن مسیب بنو تیم کے آدمی عبدالرحمن بن عثمان سے نقل فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس دوائی کے لیے مینڈک کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے مینڈک کو قتل کرنے سے منع کر دیا۔

(۱۹۳۸۰) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ السَّمَّاكِ حَدَّثَنَا حَنْبَلُ بْنُ إِسْحَاقَ

حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُوَیْسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاوِیَۃَ أَبِی الْحُوَیْرِثِ الْمُرَادِیِّ عَنِ النَّبِیِّ -ﷺ- : أَنَّہُ نَہَی عَنْ قَتْلِ الْخَطَاطِیفِ وَقَالَ : لاَ تَقْتُلُوا ہَذِہِ الْعُوذَ إِنَّہَا تَعُوذُ بِکُمْ مِنْ غَیْرِکُمْ .

وَرَوَاہُ إِبْرَاہِیمُ بْنُ طَہْمَانَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِیہِ قَالَ : نَہَی رَسُولُ اللَّہِ -ﷺ- عَنِ الْخَطَاطِیفِ عُوذِ الْبُیُوتِ وَکِلاَہُمَا مُنْقَطِعٌ وَقَدْ رَوَی حَمْزَۃُ النَّصِیبِیُّ فِیہِ حَدِیثًا مُسْنَدًا إِلاَّ أَنَّہُ کَانَ یُرْمَی بِالْوَضْعِ. [ضعیف]

(۱۹۳۸۰) عبدالرحمن بن معاویہ نبی ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ابابیل کی قسم کا پرندہ قتل کرنے سے منع کیا ہے۔ فرمایا: اس پناہ کو ختم نہ کرو کیونکہ یہ دوسروں سے تمہاری پناہ کا سبب بنتا ہے۔

(ب) عباد بن اسحاق اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابابیل کی قسم کے پرندے کو جو گھر کی پناہ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۹۳۸۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّہِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِیدِ بْنُ أَبِی عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوبَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ أَبِی طَالِبٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَہَّابِ بْنُ عَطَائٍ أَخْبَرَنَا حَنْظَلَۃُ بْنُ أَبِی سُفْیَانَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللَّہُ عَنْہَا أَنَّہَا قَالَتْ : کَانَتِ الأَوْزَاغُ یَوْمَ أُحْرِقَتْ بَیْتُ الْمَقْدِسِ جَعَلَتْ تَنْفُخُ النَّارَ بِأَفْوَاہِہَا وَالْوَطْوَاطُ یُطْفِئُہَا بِأَجْنِحَتِہَا.

قَالَ أَبُو نَصْرٍ یَعْنِی عَبْدَ الْوَہَّابِ بْنَ عَطَائٍ ہُوَ الْخُفَّاشُ. [حسن]

(۱۹۳۸۱) قاسم بن محمد حضرت عائشہ ؓ سے نقل فرماتے ہیں کہ چھپکلیاں جب بیت مقدس کو جلایا گیا اپنے منہ سے پھونکیں مارتی تھیں اور چمگادڑ اپنے پروں سے آگ کو بجھاتا تھا۔

(۱۹۳۸۲) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّہِ وَأَبُو سَعِیدِ بْنُ أَبِی عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا یَحْیَی حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَہَّابِ أَخْبَرَنَا ہِشَامٌ الدَّسْتُوَائِیُّ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ زُرَارَۃَ بْنِ أَوْفَی عَنْ عَبْدِ اللَّہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللَّہُ عَنْہُمَا قَالَ : لاَ تَقْتُلُوا الضَّفَادِعَ فَإِنَّ نَقِیقَہَا تَسْبِیحٌ وَلاَ تَقْتُلُوا الْخُفَّاشَ فَإِنَّہُ لَمَّا خَرِبَ بَیْتُ الْمَقْدِسِ قَالَ : یَا رَبِّ سَلِّطْنِی عَلَی الْبَحْرِ حَتَّی أُغْرِقَہُمْ. فَہَذَانِ مَوْقُوفَانِ فِی الْخُفَّاشِ وَإِسْنَادُہُمَا صَحِیحٌ.

(ق) فَالَّذِی أُمِرَ بِقَتْلِہِ فِی الْحِلِّ وَالْحَرَمِ یَحْرُمُ أَکْلُہُ إِذْ لَوْ کَانَ حَلاَلاً لَمَا أَمَرَ بِقَتْلِہِ فِی الْحَرَمِ وَلاَ فِی الإِحْرَامِ وَقَدْ نَہَی اللَّہُ عَنْ قَتْلِ الصَّیْدِ فِی الإِحْرَامِ وَالَّذِی نُہِیَ عَنْ قَتْلِہِ یَحْرُمُ أَکْلُہُ إِذْ لَوْ کَانَ حَلاَلاً لأَمَرَ بِذَبْحِہِ وَلَمَا نَہَی عَنْ قَتْلِہِ کَمَا لَمْ یَنْہَ عَنْ قَتْلِ مَا یَحِلُّ ذَبْحُہُ وَأَکْلُہُ وَاللَّہُ أَعْلَمُ. [حسن]

(۱۹۳۸۲) حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ فرماتے ہیں کہ تم مینڈکوں کو قتل نہ کرو۔ کیونکہ ان کی آواز میں تسبیح ہے اور تم چمگادڑ کو قتل نہ کرو۔ کیونکہ جب بیت اللہ مقدس کی بربادی ہوئی تو اس نے کہا تھا: اے میرے رب! مجھے سمندر پر غلبہ دے یہاں تک کہ میں

ان لوگوں کو غرق کر دوں۔ یہ دونوں روایات چمگادڑ کے بارے میں موقوف ہیں اور آپ ﷺ نے حل وحرم میں اس کے قتل کا حکم دیا۔ جو اس کے حرام ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ اگر یہ حلال ہوتا تو آپ ﷺ حرم میں اس کے قتل کی اجازت نہ دیتے۔ کیونکہ حرم میں اللہ رب العزت نے حرم میں شکار کو منع کیا ہے اور آپ ﷺ کا قتل سے منع کرنا بھی اس کے حرام ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ اگر حلال ہوتا تو آپ ﷺ اس کو ذبح کرنے کا حکم دیتے تو جس کا ذبح کرنا اور کھانا جائز ہے اس کے قتل سے آپ ﷺ نے منع نہیں کیا۔

(٦٧) باب مَا جَاءَ فِي الضَّبُعِ وَالثَّعْلَبِ

بجو اور لومڑی کا حکم

(۱۹۳۸۲) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي فِي آخَرِينَ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : آكُلُ الضَّبُعَ؟ قَالَ : نَعَمْ. قُلْتُ : أَصَيْدٌ هِيَ؟ قَالَ : نَعَمْ. قُلْتُ : أَسَمِعْتَ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ-. قَالَ : نَعَمْ. [صحیح]

(۱۹۳۸۳) عبدالرحمن بن ابی عمار کہتے ہیں: میں نے جابر بن عبداللہ سے کہا: کیا بجو کھایا جاتا ہے انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ میں نے کہا: کیا یہ شکار ہے؟ تو کہنے لگے: ہاں میں نے پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ فرماتے ہیں: ہاں۔

(۱۹۳۸۴) وَأَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَسَنِ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ هُوَ الأَصَمُّ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ وَعَبْدُ الْمَجِيدِ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ فَذَكَرَهُ بِمَعْنَاهُ زَادَ أَبُو سَعِيدٍ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ الشَّافِعِيُّ : وَمَا يُبَاعُ لَحْمُ الضِّبَاعِ بِمَكَّةَ إِلاَّ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. [صحیح]

(۱۹۳۸۴) امام شافعی ؒ فرماتے ہیں کہ بجو کا گوشت مکہ میں صفا اور مروہ کے درمیان فروخت کیا جاتا تھا۔

(۱۹۳۸۵) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَهُ

(ح) قَالَ وَأَخْبَرَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَجَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ حَدَّثَهُمْ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمَّارٍ : أَنَّهُ سَأَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الضَّبُعِ فَذَكَرَهُ بِنَحْوِهِ. [صحیح]

(۱۹۳۸۵) عبدالرحمن بن ابی عمار نے حضرت جابر بن عبداللہ سے بجو کے متعلق پوچھا تو انہوں نے اسی کی مانند ذکر کیا۔

(۱۹۳۸۶) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِءُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ الصَّائِغُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- قَالَ :الضَّبُعُ صَيْدٌ وَجَزَاؤُهَا كَبْشٌ مُسِنٌّ وَتُؤْكَلُ . [صحیح]

(۱۹۳۸۶) حضرت جابر نبی ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بجو شکار اور اس کا بدلہ دو دانت والا مینڈھا ہے اور اس کو کھایا جائے گا۔

(۱۹۳۸۷) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْقِلٍ السُّلَمِيِّ صَاحِبِ الدَّثِينَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَقُولُ فِي الضَّبُعِ؟ فَقَالَ :لاَ آكُلُهُ وَلاَ أَنْهَى عَنْهُ . قَالَ قُلْتُ :مَا لَمْ تَنْهَ عَنْهُ فَأَنَا آكِلُهُ. قَالَ قُلْتُ :يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا تَقُولُ فِي الضَّبِّ؟ قَالَ :لاَ آكُلُهُ وَلاَ أَنْهَى عَنْهُ . قَالَ قُلْتُ :مَا لَمْ تَنْهَ عَنْهُ فَإِنِّي آكِلُهُ قَالَ قُلْتُ :يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا تَقُولُ فِي الأَرْنَبِ؟ قَالَ :لاَ آكُلُهَا وَلاَ أُحَرِّمُهَا. قَالَ قُلْتُ :مَا لَمْ تُحَرِّمْهُ فَإِنِّي آكِلُهُ قَالَ قُلْتُ :يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا تَقُولُ فِي الذِّئْبِ؟ قَالَ :أَوَيَأْكُلُ ذَلِكَ أَحَدٌ . فَقُلْتُ :يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا تَقُولُ فِي الثَّعْلَبِ؟ قَالَ :أَوَيَأْكُلُ ذَلِكَ أَحَدٌ .

وَرُوِيَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ عَنْ حِبَّانَ بْنِ جَزْءٍ عَنْ أَخِيهِ خُزَيْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَذَكَرَ الْحَدِيثَ يُوَافِقُ السُّلَمِيَّ فِي بَعْضِ حَدِيثِهِ وَيُخَالِفُهُ فِي بَعْضِهِ وَفِي كِلاَ الإِسْنَادَيْنِ ضَعْفٌ .

وَرُوِّينَا فِي كِتَابِ الْحَجِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ : أَنَّهُمْ جَعَلُوا فِي الضَّبُعِ كَبْشًا إِذَا أَصَابَهُ الْمُحْرِمُ . [ضعیف]

(۱۹۳۸۷) عبدالرحمن بن معقل سلمی فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بجو کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں کھاتا نہیں اور منع بھی نہیں کرتا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے پوچھا: جب آپ ﷺ اس کو منع نہیں کرتے تو میں کھالوں گا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: گوہ کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں کھاتا بھی نہیں اور منع بھی نہیں کرتا۔ راوی کہتے ہیں: جب آپ ﷺ منع نہیں کرتے تو میں کھاؤں گا۔ کہتے ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے نبی ﷺ! خرگوش کے بارے میں آپ ﷺ کا کیا خیال ہے؟ فرمایا: میں اس کو کھاتا نہیں اور حرام بھی نہیں کہتا۔ راوی کہتے ہیں: جب آپ ﷺ اس کو حرام نہیں کہتے تو میں کھاؤں گا۔ کہتے ہیں میں نے پوچھا: اے اللہ کے نبی! بھیڑیے کے بارے میں آپ ﷺ کا کیا خیال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اسے کوئی کھاتا ہے؟ راوی کہتے ہیں: میں نے پوچھا: اے اللہ کے نبی ﷺ! لومڑی

کے بارے میں آپ ﷺ کا کیا خیال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا لومڑی کو بھی کوئی کھاتا ہے؟
(ب) حضرت عبداللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ جب محرم آدمی بجو کا شکار کرے تو اس کے عوض ایک مینڈھا ادا کرے گا۔

(۱۹۳۸۸) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو الْمِنْهَالِ :نَصْرُ بْنُ أَوْسٍ الطَّائِيُّ كُوفِيٌّ ثِقَةٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ وَلَدِ الضَّبُعِ فَقَالَ :ذَاكَ الْفُرْعُلُ نَعْجَةٌ مِنَ الْغَنَمِ. [حسن]

(۱۹۳۸۸) عبداللہ بن زید بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوہریرہ ؓ سے بجو کے بچے کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا کہ بجو کا بچہ بکری کے بچے کے مانند ہی ہے۔

(۱۹۳۸۹) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْكَارِزِيُّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ الرُّؤَاسِيُّ عَنْ نَصْرِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ عَمِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الضَّبُعِ فَقَالَ : الْفُرْعُلُ تِلْكَ نَعْجَةٌ مِنَ الْغَنَمِ. قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ :الْفُرْعُلُ عِنْدَ الْعَرَبِ وَلَدُ الضَّبُعِ وَالَّذِي يُرَادُ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ قَوْلُهُ نَعْجَةٌ مِنَ الْغَنَمِ يَقُولُ إِنَّهَا حَلاَلٌ بِمَنْزِلَةِ الْغَنَمِ. [حسن]

(۱۹۳۸۹) حضرت ابوہریرہ ؓ سے بجو کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: بجو کا بچہ بکری کے مانند حلال ہے۔ ابوعبید کہتے ہیں: بجو کا بچہ عرب کے نزدیک بکری کے قائم مقام ہے۔

(۱۹۳۹۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ :أَتَاهُمْ كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُمْ فِي بَعْضِ الْمَغَازِي بَلَغَنِي أَنَّكُمْ فِي أَرْضٍ تَأْكُلُونَ طَعَامًا يُقَالُ لَهُ الْجُبْنُ فَانْظُرُوا مَا حَلاَلُهُ مِنْ حَرَامِهِ وَتَلْبَسُونَ الْفِرَاءَ فَانْظُرُوا ذَكِيَّهُ مِنْ مَيْتِهِ.

[حسن]

(۱۹۳۹۰) زید بن وہب فرماتے ہیں کہ ان کے پاس عمر بن خطاب ؓ کا خط آیا۔ وہ کسی غزوہ میں مصروف تھے کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم پنیر کھاتے ہو، دیکھ لینا کیا چیز حلال ہے اور کیا حرام اور تم گورخر کا شکار کرتے ہو تو اس کے ذبیحہ کو دیکھ لیا کرو، مردار سے۔

(۱۹۳۹۱) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :الْقَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ الدَّشْتَكِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- سُئِلَ عَنِ الْجُبْنِ وَالسَّمْنِ وَالْفِرَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :الْحَلاَلُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ فِي الْقُرْآنِ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فِي الْقُرْآنِ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَقَدْ عَفَا عَنْهُ.

وَرَوَاهُ سَيْفُ بْنُ هَارُونَ عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ مَرْفُوعًا إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ فِي كِتَابِهِ وَذَلِكَ يَرِدُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ. [منکر]

(۱۹۳۹۱) حضرت سلیمان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پنیر، گھی اور گورخر کے بارے میں سوال کیا گیا تو رسول اللہ ﷺ فرمایا: جو چیز قرآن میں حلال بیان کی گئی ہے، وہ حلال ہے اور جس کو اللہ نے قرآن میں حرام قرار دیا ہے وہ حرام ہے اور جس سے خاموشی اختیار کی اس سے درگزر کیا ہے۔

(۶۸) باب مَا جَاءَ فِي الأَرْنَبِ

خرگوش کا حکم

(۱۹۳۹۲) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَى الْقَوْمُ فَلَغَبُوا فَأَدْرَكْتُهَا فَأَخَذْتُهَا فَذَهَبْتُ بِهَا إِلَى أَبِي طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا وَبَعَثَ مِنْهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- بِوَرِكِهَا وَفَخِذِهَا قَالَ فَخِذِهَا لاَ أَشُكُّ فِيهِ فَقَبِلَهُ قُلْتُ : وَأَكَلَ مِنْهُ؟ قَالَ: أَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ قَبِلَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ. [صحیح۔ متفق علیه]

(۱۹۳۹۲) حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے مرظہران نامی جگہ پر خرگوش کو بھگایا۔ لوگوں نے کوشش کی اور تھک کر بیٹھ گئے۔ میں خرگوش کو پکڑ کر ابو طلحہ کے پاس لے آیا تو ابو طلحہ نے خرگوش ذبح کر کے اس کے بازو اور ران کو نبی ﷺ کے پاس بھیجا۔ راوی کہتے ہیں کہ اس کی ران تھی۔ مجھے اس میں شک نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے قبول کر لی۔ میں نے پوچھا: کیا آپ ﷺ نے اس میں سے کھایا بھی تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اس سے کھایا بھی تھا۔

(۱۹۳۹۳) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوبَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ : أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا وَنَحْنُ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَى الْقَوْمُ فَلَغَبُوا فَأَخَذْتُهَا فَجِئْتُ بِهَا إِلَى أَبِي طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا وَبَعَثَ بِوَرِكَيْهَا وَفَخِذَيْهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَقَبِلَهَا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ أَوْجُهٍ أُخَرَ عَنْ شُعْبَةَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي الْوَلِيدِ. وَرَوَاهُ عَفَّانُ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ فِيهِ قُلْتُ : أَكَلَهَا؟ قَالَ : قَبِلَهَا. [صحیح]

(۱۹۳۹۳) ہشام بن زید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک سے سنا کہ ہم نے مرالظہران نامی جگہ سے بھگایا تو

لوگ دوڑتے ہوئے تھک گئے۔ میں اسے لے کر ابوطلحہ کے پاس آیا، جنہوں نے ذبح کر کے اس کے بازو اور رانیں نبی ﷺ کی طرف بھیج دیں جو آپ ﷺ نے قبول کیں۔

(ب) عفان شعبہ سے نقل فرماتے ہیں، جس میں ہے کہ میں نے پوچھا: کیا آپ ﷺ نے کھایا تھا؟ کہتے ہیں: آپ ﷺ نے قبول کیا تھا۔

(۱۹۳۹۴) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَوْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّهُ أَصَادَ أَرْنَبَيْنِ فَلَمْ يَجِدْ حَدِيدَةً يُذَكِّيهِمَا بِهَا فَذَكَّاهُمَا بِمَرْوَةٍ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهِمَا. [صحیح]

(۱۹۳۹۴) شعبی صفوان بن محمد یا محمد بن صفوان سے نقل فرماتے ہیں کہ اس نے دو خرگوش شکار کیے، ذبح کرنے کے لیے لوہے کی چیز نہ ملی تو اس نے پتھر سے ذبح کر دیے۔ پھر اس نے نبی ﷺ کو بتایا تو آپ ﷺ نے خرگوش کھانے کی اجازت دے دی۔

(۱۹۳۹۵) وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ فُورَكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّهُ صَادَ أَرْنَبًا فَذَبَحَهَا بِمَرْوَةٍ فَأَتَى النَّبِيَّ -ﷺ- فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا.

تَابَعَهُ دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ. [صحیح]

(۱۹۳۹۵) شعبی محمد بن صفوان سے نقل فرماتے ہیں کہ اس نے خرگوش شکار کر کے پتھر سے ذبح کر دیے۔ پھر اس نے نبی ﷺ کے پاس آ کر تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے کھانے کی اجازت دی۔

(۱۹۳۹۶) أَخْبَرَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ أَبِي أُسَامَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّهُ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ -ﷺ- بِأَرْنَبَيْنِ مُعَلِّقَهُمَا وَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ اصْطَدْتُ هَذَيْنِ الأَرْنَبَيْنِ فَلَمْ أَجِدْ حَدِيدَةً أُذَكِّيهِمَا بِهَا فَذَبَحْتُهُمَا بِمَرْوَةٍ فَآكُلُ؟ قَالَ : كُلْ.

وَقِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَحَدِيثُ ابْنِ صَفْوَانَ أَصَحُّ قَالَهُ الْبُخَارِيُّ. [صحیح]

(۱۹۳۹۶) شعبی محمد بن صفوان سے نقل فرماتے ہیں کہ وہ دو خرگوش لٹکائے ہوئے نبی ﷺ کے پاس سے گزرا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے دو خرگوش شکار کیے اور ذبح کرنے کے لیے لوہے کی کوئی چیز نہ پائی تو پتھر سے ذبح کر ڈالے۔ کیا میں کھا لوں؟ فرمایا: کھا لے۔

(۱۹۳۹۷) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ قِرَاءَةً وَأَبُو مُحَمَّدٍ : عُبَيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَهْدِيٍّ الْقُشَيْرِيُّ لَفْظًا

قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ غُلاَمًا مِنْ قَوْمِهِ أَصَادَ أَرْنَبًا فَذَبَحَهَا بِمَرْوَةٍ فَتَعَلَّقَهَا فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- عَنْ أَكْلِهَا فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا.

وَيُرْوَى عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ قَتَادَةَ بِنَحْوِهِ وَأَرْسَلَهُ هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ. [صحيح]

(۱۹۳۹۷) شعبی جابر بن عبداللہ سے نقل فرماتے ہیں کہ ان کی قوم کے ایک غلام نے خرگوش شکار کر کے پتھر سے ذبح کر کے لٹکا دیا اور رسول اللہ ﷺ سے اس کے کھانے کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے کھانے کی اجازت دے دی۔

(۱۹۳۹۸) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : جَاءَ غُلاَمٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ بِأَرْنَبٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- يَحْمِلُهَا فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي دَخَلْتُ أُحُدًا فَاصْطَدْتُ مِثْلَ هَذِهِ الأَرْنَبِ فَلَمْ أَجِدْ مَا أَذْبَحُهَا بِهِ فَذَكَّيْتُهَا بِمَرْوَةٍ قَالَ : كُلْهَا. [صحيح]

(۱۹۳۹۸) شعبی جابر بن عبداللہ سے نقل فرماتے ہیں کہ بنو ہاشم کے غلام نے خرگوش لا کر نبی ﷺ کو دیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے احد پہاڑ سے اس خرگوش کو شکار کیا تھا۔ میں نے ذبح کرنے کے لیے کوئی چیز نہ پائی تو پتھر سے ذبح کر ڈالا۔ فرمایا: اس خرگوش کو کھالو۔

(۱۹۳۹۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ الْحَوْتَكِيَّةِ قَالَ : سُئِلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الأَرْنَبِ فَقَالَ : لَوْلاَ أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَزِيدَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَوْ أَنْقُصَ مِنْهُ لَحَدَّثْتُكُمْ بِهِ وَلَكِنْ سَأُرْسِلُ إِلَى مَنْ شَهِدَ ذَلِكَ فَأَرْسَلَ إِلَى عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ : حَدِّثْ هَؤُلاَءِ حَدِيثَ الأَرْنَبِ. فَقَالَ عَمَّارٌ : أَهْدَى أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- أَرْنَبًا مَشْوِيَّةً وَأَمَرَنَا بِأَكْلِهَا وَلَمْ يَأْكُلْ وَاعْتَزَلَ رَجُلٌ فَلَمْ يَأْكُلْ فَقَالَ لَهُ : مَا لَكَ؟ فَقَالَ : إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ : صَوْمُ مَاذَا؟ . فَقَالَ : صَوْمُ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ -ﷺ- : أَفَلاَ جَعَلْتَهُنَّ الْبِيضَ . فَقَالَ الأَعْرَابِيُّ : إِنِّي رَأَيْتُ بِهَا دَمًا فَقَالَ النَّبِيُّ -ﷺ- : لَيْسَ بِشَيْءٍ . [ضعيف]

(۱۹۳۹۹) ابن حوتکیہ فرماتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے خرگوش کے بارے میں پوچھا گیا تو کہنے لگے: میں حدیث کے اندر کمی یا زیادتی نہ کر بیٹھوں تو انہوں عمار بن یاسر کی جانب بھیجا کہ انہیں خرگوش والی حدیث سناؤ۔ عمار کہتے ہیں: ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ کو بھنا ہوا خرگوش تحفہ میں دیا۔ آپ ﷺ نے ہمیں کھانے کا حکم دیا اور خود نہ کھایا اور ایک آدمی نے بھی نہ کھایا جب اس سے پوچھا گیا تو اس نے کہا: میں روزے دار ہوں۔ پوچھا کون سا روزہ رکھا ہوا ہے؟ اس نے کہا: ہر مہینے کے تین روزے رکھتا

ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تو ایام بیض کے روزے نہیں رکھتا۔ ایک دیہاتی نے کہا: میں نے خرگوش کے ساتھ خون دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔

(۱۹۴۰۰) قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُوسَى مِثْلَهُ إِلاَّ أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- قَالَ : أَفَلاَ جَعَلْتَهُنَّ الْبِيضَ ثَلاَثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ . [ضعیف]

(۱۹۴۰۰) طلحہ بن یحییٰ موسیٰ سے اسی کی مثل نقل فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تو یہ تین روزے تیرہ چودہ اور پندرہ تاریخ کو رکھا کر۔

(۱۹۴۰۱) وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ فُورَكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ الْحَوْتَكِيَّةِ قَالَ : أُتِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِأَرْنَبٍ فَذَكَرَ مَعْنَى هَذِهِ الْقِصَّةِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْمَسْأَلَةَ عَنْ غَيْرِ عَمَّارٍ . [ضعیف]

(۱۹۴۰۱) ابن حوتکیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس خرگوش لایا گیا۔ اس نے اس قصہ کے ہم معنی بات ذکر کی۔ لیکن عمار کے علاوہ مسئلے کے کوئی مسئلہ ذکر نہ کیا۔

(۱۹۴۰۲) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْمُقْرِءُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ بْنِ قُدَامَةَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ لأَبِي ذَرٍّ وَعَمَّارٍ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ : أَتَذْكُرُونَ يَوْمَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ -ﷺ- بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا فَأَتَاهُ أَعْرَابِيٌّ بِأَرْنَبٍ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَأَيْتُ بِهَا دَمًا فَأَمَرَنَا بِأَكْلِهَا وَلَمْ يَأْكُلْ قَالُوا : نَعَمْ ثُمَّ قَالَ لَهُ : ادْنُهْ اطْعَمْ . قَالَ : إِنِّي صَائِمٌ. لَمْ يَذْكُرِ ابْنَ الْحَوْتَكِيَّةِ فِي إِسْنَادِهِ. [ضعیف]

(۱۹۴۰۲) موسیٰ بن طلحہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوذر، عمار اور ابودرداء سے کہا: کیا تمہیں یاد ہے جس وقت فلاں جگہ پر ایک دیہاتی نبی ﷺ کے پاس خرگوش لے کر آیا تو اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے اس پر خون کو دیکھا ہے تو آپ ﷺ نے ہمیں کھانے کا حکم دیا اور خود نہ کھایا۔ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ پھر آپ ﷺ نے دیہاتی سے کہا: قریب ہو کر کھاؤ تو اس نے کہا: میں روزے سے ہوں۔

(۱۹۴۰۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي : خَالِدَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ : أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ بِالصِّفَاحِ مَكَانٍ بِمَكَّةَ وَأَنَّ رَجُلاً جَاءَنَا بِأَرْنَبٍ قَدْ صَادَهَا فَقَالَ : يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو مَا تَقُولُ؟ قَالَ : قَدْ جِيءَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَأَنَا جَالِسٌ فَلَمْ يَأْكُلْهَا وَلَمْ يَنْهَ عَنْ أَكْلِهَا وَزَعَمَ أَنَّهَا تَحِيضُ. [ضعیف]

(۱۹۴۰۳) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ مکہ میں صفاح نامی جگہ پر تھے۔ ایک شخص خرگوش کا شکار کر کے لایا۔ اس نے کہا: اے

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا تھا۔ آپ ﷺ کے پاس خرگوش لایا گیا۔ لیکن آپ ﷺ نے کھایا نہیں اور کھانے سے منع بھی نہیں کیا اور اس کا گمان تھا کہ اس کو حیض آتا ہے۔

(۶۹) باب مَا جَاءَ فِي حِمَارِ الْوَحْشِ وَمَا أَكَلَتْهُ الْعَرَبُ فِي غَيْرِ الضَّرُورَةِ

جنگلی گدھا عرب لوگ بغیر ضرورت کے کھالیتے تھے

(۱۹۴۰۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ : كَانَ أَبُو قَتَادَةَ فِي قَوْمٍ مُحْرِمِينَ فَعَرَضَ لَهُمْ حِمَارُ وَحْشٍ فَلَمْ يُؤْذِنُوهُ حَتَّى أَبْصَرَهُ هُوَ فَاخْتَلَسَ مِنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ سَوْطًا فَحَمَلَ عَلَيْهِ فَصَرَعَهُ وَأَتَاهُمْ بِهِ فَأَكَلُوهُ فَلَقُوا رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- فَسَأَلُوهُ فَقَالَ : هَلْ أَشَارَ إِلَيْهِ إِنْسَانٌ مِنْكُمْ بِشَيْءٍ. فَقَالُوا : لاَ فَقَالَ : كُلُوا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ وَأَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ مِنْ أَوْجُهٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ. [صحيح]

(۱۹۴۰۴) عبداللہ بن ابی قتادہ فرماتے ہیں کہ ابوقتادہ محرم لوگوں کے ساتھ تھے کہ جنگلی گدھا سامنے آیا۔ کسی نے ابوقتادہ کو اطلاع نہ دی یہاں تک کہ انہوں نے خود دیکھ لیا۔ ابوقتادہ نے کسی سے کوڑا چھین کر جنگلی گدھے کا شکار کر کے ان کے پاس لے آئے تو انہوں نے کھالیا۔ جب نبی ﷺ سے ملاقات ہوئی تو آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تم میں سے کسی نے اس کی جانب اشارہ کیا تھا؟ تو انہوں نے نفی میں جواب دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تب کھالو۔

(۱۹۴۰۵) أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ نُجَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيُّ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَلَمَةَ الضَّمْرِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَ عَنِ الْبَهْزِيِّ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- خَرَجَ يُرِيدُ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالرَّوْحَاءِ إِذَا حِمَارٌ وَحْشِيٌّ عَقِيرٌ فَذُكِرَ لِرَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَ : دَعُوهُ فَإِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ صَاحِبُهُ. فَجَاءَ الْبَهْزِيُّ وَهُوَ صَاحِبُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ شَأْنَكُمْ بِهَذَا الْحِمَارِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَسَمَهُ بَيْنَ الرِّفَاقِ. [صحيح]

(۱۹۴۰۵) بہزی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حالتِ احرام میں مکہ کی جانب نکلے۔ جب روحاء نامی جگہ پہنچے تو ایک زخمی وحشی گدھا دیکھا تو فرمایا: اس کو چھوڑ دو۔ قریب ہے کہ اس کے شکار کرنے والا آپہنچے۔ بہزی جس نے اس گدھے کو شکار کیا تھا وہ آ گئے۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ جیسے تم اس گدھے کو استعمال کرنا چاہتے ہو کر لو۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا۔ تو انہوں نے ساتھیوں میں تقسیم کر دیا۔

(۱۹۴۰۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ وَأَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ : أَكَلْنَا زَمَنَ خَيْبَرَ الْخَيْلَ وَحُمُرَ الْوَحْشِ وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَنِ الْحِمَارِ الأَهْلِيِّ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي الطَّاهِرِ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ. [صحيح]

(۱۹۴۰۶) جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے خیبر کے موقعہ پر گھوڑے اور نیل گائے کا گوشت کھایا۔ گھریلو گدھے کا گوشت کھانے سے نبی ﷺ نے منع کر دیا۔

(۱۹۴۰۷) أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ الأَصْبَهَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ ابْنُ الأَعْرَابِيِّ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ أَنَّ أَبَا مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ -ﷺ- يَأْكُلُ الدَّجَاجَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَأَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ أَيُّوبَ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۹۴۰۷) ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو مرغی کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۱۹۴۰۸) أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا تَمْتَامٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنِي بُرَيْهُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَفِينَةَ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ : الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْهَمَذَانِيُّ بِهَا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بَابُويَهْ بْنُ خَالِدِ بْنِ بَابُويَهْ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ طَاهِرٍ أَبُو الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا بُرَيْهُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَفِينَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ : أَكَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ -ﷺ- لَحْمَ حُبَارَى.

وَقَدْ مَضَتِ الآثَارُ عَنِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ فِي جَزَاءِ هَذِهِ الصُّيُودِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا وَفِي جَزَاءِ الْوَبْرِ وَالْيَرْبُوعِ وَغَيْرِهِمَا. [ضعيف]

(۱۹۴۰۸) بریہ بن سفینہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ سرخاب کا گوشت کھایا۔

(۷۰) باب مَا جَاءَ فِي الضَّبِّ

گوہ کا حکم

(۱۹۴۰۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو إِسْحَاقَ : إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْعَطَّارُ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- سُئِلَ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ : لَسْتُ آكِلَهُ وَلاَ مُحَرِّمَهُ.
أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَأَيُّوبَ وَغَيْرِهِمْ عَنْ نَافِعٍ. [صحیح]

(۱۹۴۰۹) نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے گوہ کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: نہ تو میں کھاتا ہوں اور نہ ہی حرام کرتا ہوں۔

(۱۹۴۱۰) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ
(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَدَّادُ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ الْبَيْهَسِيُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ : لَسْتُ بِآكِلِهِ وَلاَ مُحَرِّمِهِ.
رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ فِی الصَّحِيحِ عَنْ مُوسَى بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُسْلِمٍ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ. [صحیح۔ متفق علیه]

(۱۹۴۱۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ سے گوہ کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: میں کھاتا بھی نہیں اور حرام بھی نہیں کرتا۔

(۱۹۴۱۱) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ بِبَغْدَادَ وَأَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِی إِسْحَاقَ الْمُزَكِّی بِنَيْسَابُورَ قَالاَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ : أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو قِلاَبَةَ : عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِیِّ قَالَ قَالَ لِی الشَّعْبِیُّ : أَرَأَيْتَ الْحَسَنَ حِينَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ -ﷺ- إِنِّی جَالَسْتُ ابْنَ عُمَرَ قَرِيبًا مِنْ سَنَتَيْنِ فَمَا سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ -ﷺ- غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ : كَانَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- يَأْكُلُونَ عِنْدَهُ ضَبًّا فِيهِمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ فَنَادَتْهُمُ امْرَأَةٌ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِیِّ -ﷺ- إِنَّهُ ضَبٌّ فَأَمْسَكَ الْقَوْمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : كُلُوا فَإِنَّهُ لَيْسَ بِحَرَامٍ وَلاَ بَأْسَ بِهِ وَلَكِنَّهُ لَيْسَ مِنْ طَعَامِ قَوْمِی. وَفِی رِوَايَةِ أَبِی زَكَرِيَّا : أَوْ لاَ بَأْسَ بِهِ.
أَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ فِی الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ غُنْدَرٍ وَغَيْرِهِ عَنْ شُعْبَةَ. [صحیح۔ متفق علیه]

(۱۹۴۱۱) توبہ عنبری کہتے ہیں کہ شعبی نے مجھے کہا کہ حضرت حسن جب کوئی حدیث نبی ﷺ سے روایت فرماتے ہیں تو فرماتے ہیں کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس دو سال رہا کہ لوگوں نے نبی ﷺ کے پاس بیٹھ کر گوہ کھائی، جن میں سعد بن مالک بھی تھے۔ نبی ﷺ کی کسی بیوی نے آواز دی کہ یہ گوہ ہے تو لوگ کھانے سے رک گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کھاؤ یہ حرام نہیں ہے میں نہیں کھاتا کیونکہ میری قوم کا یہ کھانا نہیں ہے، میری قوم نہیں کھاتی۔

(۱۹۴۱۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ الشَّافِعِيُّ أَشُكُّ أَقَالَ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَوْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ : أَنَّهُمَا دَخَلَا مَعَ النَّبِيِّ -ﷺ- بَيْتَ مَيْمُونَةَ فَأُتِيَ بِضَبٍّ مَحْنُوذٍ فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بِيَدِهِ فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ : أَخْبِرُوا رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- بِمَا يُرِيدُ أَنْ يَأْكُلَ فَقَالُوا : هُوَ ضَبٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يَدَهُ فَقُلْتُ : أَحَرَامٌ هُوَ؟ فَقَالَ : لاَ وَلَكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ . قَالَ خَالِدٌ : فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يَنْظُرُ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۹۴۱۲) حضرت عبداللہ بن عباس خالد بن ولید سے نقل فرماتے ہیں یا عبداللہ بن عباس اور خالد بن ولید دونوں نبی ﷺ کے پاس میمونہ کے گھر آئے تو بھنی ہوئی گوہ ان کے سامنے پیش کی گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ بڑھایا تو میمونہ کے گھر موجود عورتوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کو بتاؤ کہ یہ گوہ ہے جس کو کھانے کا ارادہ رکھتے ہیں تو آپ ﷺ نے ہاتھ اٹھالیا۔ میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ حرام ہے؟ فرمایا: حرام تو نہیں لیکن ہماری علاقہ میں پائی نہیں جاتی۔ اس لیے میں نے احتراز کیا تو حضرت خالد نے کھینچ کر اپنے سامنے رکھ لی اور کھا گئے اور رسول اللہ ﷺ دیکھ رہے تھے۔

(۱۹۴۱۳) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ هُوَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- بَيْتَ مَيْمُونَةَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنِ الْقَعْنَبِيِّ. وَكَذَلِكَ قَالَهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ مَالِكٍ كَمَا رَوَاهُ الْقَعْنَبِيُّ. [صحیح]

(۱۹۴۱۳) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ساتھ نبی ﷺ کے پاس میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر آئے۔ پھر اس طرح حدیث ذکر کی۔

(۱۹۴۱۴) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى : هَارُونُ بْنُ مُوسَى بْنِ كَثِيرِ بْنِ مِهْرَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : دَخَلْتُ أَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- بَيْتَ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى.

وَبِمَعْنَاهُ قَالَهُ يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مَالِكٍ وَكَأَنَّ مَالِكًا كَانَ يَشُكُّ فِيهِ وَالصَّحِيحُ رِوَايَةُ الْقَعْنَبِيِّ وَمَنْ تَابَعَهُ وَقَدْ رَوَاهُ يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ وَمَعْمَرٌ فِي رِوَايَةِ هِشَامِ بْنِ يُوسُفَ عَنْهُ وَصَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ نَحْوَ

رِوَايَةِ الْقَعْنَبِيِّ عَنْ مَالِكٍ. [صحيح]

(۱۹۴۱۴) حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ میں اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے ساتھ میمونہ کے گھر داخل ہوئے۔

(۱۹۴۱۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي بِشْرُ بْنُ أَحْمَدَ الإِسْفَرَايِينِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَقِيلٍ هُوَ الْخُسْرَوْجِرْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلاَلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- وَهُوَ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ وَعِنْدَهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بِلَحْمِ ضَبٍّ فَقَالَتْ مَيْمُونَةُ أَخْبِرُوا رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- مَا هُوَ؟ فَلَمَّا أُخْبِرَ تَرَكَهُ فَقَالَ خَالِدٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ حَرَامٌ هُوَ؟ قَالَ: لاَ وَلَكِنِّي أَعَافُهُ. فَأَخَذَ خَالِدٌ يَتَمَشْمَشُ عِظَامَهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ شُعَيْبٍ. [صحيح]

(۱۹۴۱۵) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں موجود تھے۔ ان کے پاس گوہ کا گوشت لایا گیا تو میمونہ کہنے لگی: رسول اللہ ﷺ کو بتا دو، یہ کیا ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ کو گوہ کا بتایا گیا تو آپ ﷺ نے چھوڑ دی۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ حرام ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حرام تو نہیں، لیکن میں اس سے بچتا ہوں تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اس کی ہڈیاں پکڑ کر چوسنا شروع کر دیں۔

(۱۹۴۱۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو صَادِقِ بْنُ أَبِي الْفَوَارِسِ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الأَصَمِّ قَالَ: دُعِينَا لِعُرْسٍ بِالْمَدِينَةِ فَقُرِّبَ إِلَيْنَا طَعَامٌ فَأَكَلْنَا ثُمَّ قُرِّبَ إِلَيْنَا ثَلاَثَةَ عَشَرَ ضَبًّا فَمِنْ آكِلٍ وَتَارِكٍ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ أَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ: تَزَوَّجَ فُلاَنٌ فَقُرِّبَ إِلَيْنَا طَعَامٌ فَأَكَلْنَا ثُمَّ قُرِّبَ إِلَيْنَا ثَلاَثَةَ عَشَرَ ضَبًّا فَمِنْ آكِلٍ وَتَارِكٍ فَقَالَ بَعْضُ مَنْ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: لاَ آكُلُهُ وَلاَ أُحَرِّمُهُ وَلاَ آمُرُ بِهِ وَلاَ أَنْهَى عَنْهُ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: بِئْسَ مَا تَقُولُونَ مَا بُعِثَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- إِلاَّ مُحِلاًّ وَمُحَرِّمًا قُرِّبَ لِرَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- لَحْمُ ضَبٍّ فَمَدَّ يَدَهُ لِيَأْكُلَ فَقَالَتْ لَهُ مَيْمُونَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ لَحْمُ ضَبٍّ فَكَفَّ يَدَهُ وَقَالَ: هَذَا لَحْمٌ لَمْ آكُلْهُ قَطُّ فَكُلُوا. قَالَ: فَأَكَلَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَامْرَأَةٌ كَانَتْ مَعَهُمْ وَقَالَتْ مَيْمُونَةُ: لاَ آكُلُ مِنْ طَعَامٍ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-.

أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۹۴۱۶) شیبانی یزید بن اصم سے نقل فرماتے ہیں: مدینہ میں شادی کے موقعہ پر ہمیں کھانا دیا گیا جو ہم نے کھایا۔ اس کے بعد ہمارے سامنے تیرہ گوہ پیش کی گئیں۔ بعض نے کھالیں اور بعض نے چھوڑ دیں۔ صبح کے وقت میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آ

کر پوچھا۔ کھانے کے بعد ہمارے سامنے تیرہ گوہ پیش کی گئیں تو بعض نے کھالیں اور بعض نے چھوڑ دیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے کسی شخص نے یہ بات کہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: میں کھاتا تو نہیں لیکن حرام بھی نہیں قرار دیتا۔ اس کے کھانے کا حکم بھی نہیں دیتا اور منع بھی نہیں کرتا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: برا ہے جو تم کہتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حلال وحرام بھیجا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گوہ کا گوشت پیش کیا گیا۔ جسے کھانے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ بڑھایا تو حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ گوہ کا گوشت ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پیچھے کر لیا اور فرمایا: میں نے اس گوشت کو کبھی نہیں کھایا تم کھالو تو فضل بن عباس، خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھ موجود ایک عورت نے کھالیا۔ میمونہ کہتی ہیں: جو کھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کھایا میں نے بھی نہیں کھایا۔

(۱۹۴۱۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مَحْمُويَهِ الْعَسْكَرِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَلاَنِسِيُّ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ إِيَاسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَهْدَتْ أُمُّ حُفَيْدٍ خَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- أَقِطًا وَسَمْنًا وَأَضُبًّا فَأَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- مِنَ الأَقِطِ وَالسَّمْنِ وَتَرَكَ الأَضُبَّ تَقَذُّرًا. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَأُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا أُكِلَ عَلَى مَائِدَتِهِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ آدَمَ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ حَدِيثِ غُنْدَرٍ عَنْ شُعْبَةَ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۹۴۱۷) سعید بن جبیر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ ابن عباس کی خالہ ام حفید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پنیر، گھی اور گوہ تحفہ میں دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پنیر اور گھی تو کھالیا اور گوہ کو چھوڑ دیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: گوہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر کھائی گئی۔ اگر حرام ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر نہ کھائی جاتی۔

(۱۹۴۱۸) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ: عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِءُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ -صلى الله عليه وسلم- أُتِيَ بِصَحْفَةٍ فِيهَا ضِبَابٌ فَقَالَ: كُلُوا فَإِنِّي عَائِفٌ. [صحیح]

(۱۹۴۱۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پلیٹ میں گوہ لائی گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھاؤ میں اس سے پرہیز کرتا ہوں۔

(۱۹۴۱۹) وَأَمَّا الْحَدِيثُ الَّذِي أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ

بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ : أُتِيَ النَّبِيُّ -ﷺ- بِضَبٍّ فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَهُ وَقَالَ : إِنِّي لاَ أَدْرِي لَعَلَّهُ مِنَ الْقُرُونِ الأُولَى الَّتِي مُسِخَتْ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ.

فَهَذَا مِثْلُ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ فِي أَنَّهُ امْتَنَعَ مِنْ أَكْلِهِ وَزَادَ عَلَيْهِمَا فِي حِكَايَةِ عِلَّةٍ أُخْرَى لِلاِمْتِنَاعِ سِوَى التَّقَذُّرِ وَزَادَ عَلَيْهِ مَا يَدُلُّ عَلَى الإِبَاحَةِ. [صحیح۔ مسلم ۱۹۴۹]

(۱۹۴۱۹) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس گوہ لائی گئی جسے آپ ﷺ نے کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا: مجھے معلوم نہیں شاید کہ یہ پہلی امتوں میں سے ہے جو مسخ کی گئی۔

(ب) ابن عمر و ابن عباس کی احادیث میں کھانے کی ممانعت ہے، لیکن صرف بچتے اور پرہیز کرتے ہوئے نہ کھائی۔

(۱۹۴۲۰) وَقَدْ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ وَأَبُو عَمْرِو بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ قَالاَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ : سَأَلْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ : لاَ تُطْعِمُوهُ وَقَذِرَهُ وَقَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : إِنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- لَمْ يُحَرِّمْهُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَنْفَعُ بِهِ غَيْرَ وَاحِدٍ فَإِنَّمَا طَعَامُ عَامَّةِ الرِّعَاءِ مِنْهُ وَلَوْ كَانَ عِنْدِي طَعِمْتُهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ شَبِيبٍ.

وَكَذَلِكَ رَوَاهُ سُلَيْمَانُ الْيَشْكُرِيُّ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

وَعَلَى هَذَا حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ. [صحیح۔ مسلم ۱۹۵۰]

(۱۹۴۲۰) ابو زبیر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر سے گوہ کے بارے میں پوچھا تو کہنے لگے: تم نہ کھاؤ اور ناپسند کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو حرام قرار نہ دیا؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس سے کسی کو فائدہ بھی دیتے ہیں۔ کیونکہ عام لوگوں کا کھانا یہی تو ہے۔ اگر میرے پاس ہوتی تو کھا لیتا۔

(۱۹۴۲۱) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّزَّازُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ -ﷺ- فَقَالَ إِنَّا بِأَرْضٍ مَضَبَّةٍ فَمَا تَأْمُرُنَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : بَلَغَنِي أَنَّ أُمَّةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُسِخَتْ دَوَابًّا وَلاَ أَدْرِي أَيُّ الدَّوَابِّ هِيَ . فَلَمْ يَأْمُرْهُ وَلَمْ يَنْهَهُ.

[صحیح۔ تقدم قبلہ]

(۱۹۴۲۱) ابو سعید فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: ہم گوہ کے علاقہ میں رہتے ہیں۔ آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے بتایا گیا کہ بنی اسرائیل کے چوپائے مسخ کیے گئے تھے۔ مجھے معلوم نہیں یہ کونسا جانور ہے۔ نہ تو آپ ﷺ نے کھانے کا حکم دیا اور نہ ہی منع فرمایا۔

(۱۹۴۲۲) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بِمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ : فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ قَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ لَيَنْفَعُ بِهِ غَيْرَ وَاحِدٍ وَإِنَّهُ لَطَعَامُ عَامَّةِ هَذِهِ الرِّعَاءِ وَلَوْ كَانَ عِنْدِي لَطَعِمْتُهُ إِنَّمَا عَافَهُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى. [صحيح۔ مسلم ۱۹۵۱]

(۱۹۴۲۲) ابوسعید فرماتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر فرمایا: اس کے ذریعہ اللہ کسی کو نفع دے گا۔ کیونکہ یہ عام لوگوں کا کھانا ہے۔ اگر میرے پاس موجود ہوتی تو میں کھالیتا لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس کو ناپسند کرتے ہوئے چھوڑ دیا۔

(۱۹۴۲۳) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فُورَكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ : بَشِيرُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ النَّبِيَّ -ﷺ- فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي فِي حَائِطٍ مَضَبَّةٍ وَإِنَّهُ عَامَّةُ طَعَامِ أَهْلِي فَسَكَتَ عَنْهُ فَقُلْنَا عَاوِدْهُ فَعَاوَدَهُ فَسَكَتَ عَنْهُ ثُمَّ قُلْنَا عَاوِدْهُ فَعَاوَدَهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ : يَا أَعْرَابِيُّ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ غَضِبَ عَلَى سِبْطٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَمَسَخَهُمْ دَوَابَّ يَدِبُّونَ فِي الأَرْضِ فَلاَ أَدْرِي لَعَلَّهَا بَعْضُهَا وَلَسْتُ بِنَاهِيكَ عَنْهَا وَلاَ آمِرِكَ بِهَا.

أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ أَبِي عَقِيلٍ وَقَالَ فَلَسْتُ آكُلُهَا وَلاَ أَنْهَى عَنْهَا. [صحيح]

(۱۹۴۲۳) ابوسعید فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ میں ایسے باغ میں رہتا ہوں جہاں گوہ پائی جاتی ہے اور یہ میرے گھر والوں کا کھانا بھی ہے تو آپ ﷺ خاموش رہے۔ اس نے دوسری اور تیسری مرتبہ پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے دیہاتی! اللہ نے بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر غضب نازل کیا تو زمین پر چلنے والے چوپائے یا جانوروں کی شکلیں تبدیل کر دیں۔ مجھے معلوم نہیں کہ یہ ان میں سے ہے نہ تو میں تمہیں اس کے کھانے کا حکم دیتا ہوں اور نہ ہی منع کرتا ہوں۔

(ب) ابوعقیل بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: نہ تو میں کھاتا ہوں اور نہ تمہیں اس سے منع کرتا ہوں۔

(۱۹۴۲٤) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ حَسَنَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا فِي سَفَرٍ فَأَصَابَنَا جُوعٌ فَنَزَلْنَا مَنْزِلاً كَثِيرَ الضِّبَابِ فَبَيْنَمَا الْقُدُورُ تَغْلِي بِهَا إِذْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : إِنَّهُ مُسِخَتْ أُمَّةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَأَخَافُ أَنْ تَكُونَ هَذِهِ. فَأَكْفَأْنَا الْقُدُورَ

كَذَا رَوَاهُ الأَعْمَشُ عَنْ زَيْدٍ. [صحيح]

(۱۹۴۲٤) عبدالرحمن بن حسنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں سفر میں بھوک لگ گئی تو ہم نے ایسی جگہ پڑاؤ کیا جہاں گوہ عام پائی جاتی تھی تو

ہنڈیاں گوہ کے گوشت کے ساتھ جوش مار رہی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی امت کی شکلیں تبدیل کی گئیں اور میں ڈرتا ہوں کہ کہیں یہ اس میں سے نہ ہو تو ہم نے ہنڈیاں انڈیل دیں۔

(۱۹۴۲۵) وَرَوَاهُ الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ عَنْ زَيْدٍ كَمَا أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ الْقَاضِي وَأَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّبِيعِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ هُوَ الأَصَمُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ :الْخَلِيلُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاضِي الْبُسْتِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :أَحْمَدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ الْبَكْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ ثَابِتِ ابْنِ وَدِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- أُتِيَ بِضَبٍّ فَقَالَ :أُمَّةٌ مِمَّنْ مُسِخَ فَاللَّهُ أَعْلَمُ . وَفِي رِوَايَةِ عُبَيْدِ اللَّهِ أُتِيَ النَّبِيُّ -ﷺ- بِضَبٍّ فَقَالَ :إِنَّ أُمَّةً مُسِخَتْ وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

كَذَا قَالَ الْحَكَمُ. وَرَوَاهُ حُصَيْنٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ ثَابِتِ ابْنِ وَدِيعَةَ وَقِيلَ ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ الأَنْصَارِيُّ وَيَزِيدُ أَبُوهُ وَوَدِيعَةُ أُمُّهُ وَهُوَ فِي مَعْنَى أَحَادِيثَ مَنْ قَبْلَهُ وَلَيْسَ فِيهِ تَحْرِيمٌ وَاللَّهُ أَعْلَمُ قَالَ الْبُخَارِيُّ حَدِيثُ ثَابِتِ ابْنِ وَدِيعَةَ أَصَحُّ وَفِي نَفْسِ الْحَدِيثِ نَظَرٌ. [صحیح]

(۱۹۴۲۵) ثابت بن ودیعہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس گوہ لائی گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ مسخ شدہ امتوں میں سے ہے۔

(ب) عبیداللہ کی روایت میں ہے کہ نبی ﷺ کے سامنے گوہ لائی گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ مسخ شدہ امت میں سے ہے اللہ بہتر جانتا ہے۔

(۱۹۴۲۶) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ فُورَكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ :أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- ضَبٌّ فَلَمْ يَأْكُلْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلاَ نُطْعِمُهُ الْمَسَاكِينَ فَقَالَ :لاَ تُطْعِمُوهُمْ مِمَّا لاَ تَأْكُلُونَ .

تَفَرَّدَ بِهِ حَمَّادُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ مَوْصُولاً. وَقِيلَ عَنْهُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَائِشَةَ مُرْسَلاً. [منکر]

(۱۹۴۲۶) حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ کو گوہ ہدیہ میں دی گئی جو آپ نے نہ کھائی۔ میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم مسکینوں کو کھلا دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو خود نہیں کھاتے ان کو بھی نہ کھلاؤ۔

(۱۹۴۲۷) أَخْبَرَنَاهُ ابْنُ بِشْرَانَ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ :مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْفَحَّامُ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ :أُهْدِيَ لَنَا ضَبٌّ فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ -ﷺ- فَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَقُلْتُ :يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلاَ نُطْعِمُهُ السُّؤَّالَ؟ فَقَالَ :إِنَّا لاَ نُطْعِمُهُمْ مِمَّا لاَ نَأْكُلُ .

وَهُوَ إِنْ ثَبَتَ فِي مَعْنَى مَا تَقَدَّمَ مِنِ امْتِنَاعِهِ مِنْ أَكْلِهِ ثُمَّ فِيهِ أَنَّهُ اسْتَحَبَّ أَنْ لاَ يُطْعِمَ الْمَسَاكِينَ مِمَّا لاَ يَأْكُلُ وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقُ. [ضعیف]

(۱۹۴۲۷) ابراہیم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو گوہ تحفہ میں دی گئی، جو میں نے نبی ﷺ کے سامنے پیش کی تو آپ ﷺ نے نہ کھائی۔ میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم مانگنے والے کو دے دیں؟ فرمایا: جو خود ہم نہیں کھاتے ان کو بھی نہ کھلائیں گے۔

نوٹ: انسان جو چیز خود کھانا پسند نہیں کرتا وہ مساکین کو بھی نہ کھلائے۔

(۱۹٤۲۸) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ دُرُسْتَوَيْهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ زُرْعَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي رَاشِدٍ الْحُبْرَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِبْلٍ: أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- نَهَى عَنْ أَكْلِ وَهَذَا يَنْفَرِدُ بِهِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ وَلَيْسَ بِحُجَّةٍ وَمَا مَضَى فِي إِبَاحَتِهِ أَصَحُّ مِنْهُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ. [ضعیف]

(۱۹۴۲۸) عبدالرحمن بن شبل فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے گوہ کھانے سے منع فرمایا۔

(۱۹٤۲۹) أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ وَأَبُو بَكْرٍ: أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي قَالاَ أَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ أَحْمَدَ الطُّوسِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُنِيبٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ -ﷺ-: وَدِدْتُ أَنَّ عِنْدَنَا خُبْزَةً بَيْضَاءَ مِنْ بُرَّةٍ سَمْرَاءَ مُلَبَّقَةً بِسَمْنٍ وَلَبَنٍ. فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَاتَّخَذَهُ فَجَاءَ بِهِ فَسَأَلَهُ فِي أَيِّ شَيْءٍ كَانَ هَذَا قَالَ: فِي عُكَّةِ ضَبٍّ فَقَالَ: ارْفَعْهُ. أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ فِي السُّنَنِ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ. [ضعیف]

(۱۹۴۲۹) نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میں پسند کرتا ہوں کہ میرے پاس گندم کی سفید روٹی گھی اور دودھ سے تر موجود ہو تو لوگوں میں سے ایک شخص نے لا کر نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کر دی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: یہ گھی کہاں رکھا گیا تھا تو اس نے کہا: گوہ کے بنے ہوئے چمڑے کی تھیلی میں۔ فرمایا: اس کو لے جاؤ میں نہیں کھاتا۔

(۱۹٤۳۰) أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو الْفَتْحِ الْعُمَرِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَجَاءَ ابْنٌ لَهُ أُرَاهُ الْقَاسِمَ قَالَ أَصَبْتُ الْيَوْمَ مِنْ حَاجَتِكَ شَيْئًا؟ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: مَا حَاجَتُهُ؟ قَالَ: مَا رَأَيْتُ غُلاَمًا أَكَلَ لِضَبٍّ مِنْهُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: أَوَلَيْسَ بِحَرَامٍ فَسَأَلَ: وَمَا حَرَّمَهُ قَالَ: أَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يَكْرَهُهُ قَالَ: أَوَلَيْسَ الرَّجُلُ يَكْرَهُ الشَّيْءَ وَلَيْسَ بِحَرَامٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: إِنَّ مُحَرِّمَ الْحَلاَلِ كَمُسْتَحِلِّ الْحَرَامِ. [صحیح]

(۱۹۴۳۰) ابواسحاق فرماتے ہیں کہ میں عبدالرحمن بن عبداللہ بن مسعود کے پاس تھا کہ ان کا بیٹا قاسم آیا۔ اس نے کہا آج کی ضرورت یعنی کھانے کے لیے میں نے کچھ پالیا ہے؟ تو لوگوں نے پوچھا: ان کی کیا ضرورت تھی؟ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے کسی لڑکے کو گوہ کھاتے نہیں دیکھا تو بعض لوگوں نے کہا: کیا یہ صرف حرام نہیں؟ اس نے پوچھا: کس نے اس کو حرام قرار دیا؟ کہنے لگے: کیا رسول اللہ ﷺ اس کو ناپسند کرتے تھے۔ فرماتے ہیں: بعض وقت انسان کسی چیز کو ناپسند کرتا ہے لیکن وہ حرام نہیں ہوتی؟ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ حلال کو حرام کرنا ایسے ہی ہے جیسے حرام کو حلال کرتا ہے۔

(۷۱) باب مَا رُوِيَ فِي الْقُنْفُذِ وَحَشَرَاتِ الْأَرْضِ

سیہ اور حشرات الارض کا بیان

(۱۹۴۳۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَبُو ثَوْرٍ: إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عِيسَى بْنِ نُمَيْلَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَسُئِلَ عَنْ أَكْلِ الْقُنْفُذِ فَتَلَا ﴿قُلْ لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا﴾ الآيَةَ قَالَ شَيْخٌ عِنْدَهُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَ: خَبِيثَةٌ مِنَ الْخَبَائِثِ. فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: إِنْ كَانَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- هَذَا فَهُوَ كَمَا قَالَ. هَذَا حَدِيثٌ لَمْ يُرْوَ إِلَّا بِهَذَا الإِسْنَادِ وَهُوَ إِسْنَادٌ فِيهِ ضَعْفٌ. [ضعيف]

(۱۹۴۳۱) عیسیٰ بن نمیلہ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سیہ کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے یہ آیت تلاوت کی ﴿قُلْ لَا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا﴾ [الانعام ۱۴۵] ابوہریرہ کہتے ہیں: نبی ﷺ کے پاس اس کا تذکرہ ہوا تو فرمایا: یہ خبیث چیزوں میں سے ہے۔

(۱۹۴۳۲) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زُهَيْرٍ حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَبِي وَحْشِيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: جَاءَتْ أُمُّ حُفَيْدٍ بِضَبٍّ وَقُنْفُذٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَوَضَعَتْهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَنَحَّاهُ وَلَمْ يَأْكُلْهُ هَذَا مُرْسَلٌ.

(ت) وَقَدْ رُوِّينَاهُ مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنْ جَعْفَرٍ أَبِي بِشْرٍ مَوْصُولاً دُونَ ذِكْرِ الْقُنْفُذِ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ مَوْصُولاً دُونَ ذِكْرِ الْقُنْفُذِ. ثُمَّ هَذَا إِنْ صَحَّ لَمْ يَدُلَّ عَلَى التَّحْرِيمِ وَكَأَنَّهُ عَافَهُ كَمَا عَافَ الضَّبَّ. [ضعيف]

(۱۹۴۳۲) سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ ام حفید گوہ اور سیہ لے کر نبی ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے ان پر ہاتھ رکھ کر اٹھالیا اور آگے سے ہٹا دیا، کھایا نہیں۔ اگر یہ حدیث صحیح بھی ہو تو ایسے ہی ہے جیسے نبی ﷺ نے گوہ کو نہیں کھایا۔ ایسے ہی سیہ کو بھی نہیں کھایا۔

(۱۹۴۳۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا غَالِبُ بْنُ حَجْرَةَ حَدَّثَنِي مِلْقَامُ بْنُ تَلِبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- فَلَمْ أَسْمَعْ لِحَشَرَةِ الأَرْضِ تَحْرِيمًا. وَهَذَا إِنْ صَحَّ لَمْ يَدُلَّ عَلَى الإِبَاحَةِ وَمَا لَمْ يَسْمَعْ وَسَمِعَهُ غَيْرُهُ فَالْحُكْمُ لِلسَّامِعِ دُونَهُ وَقَدْ رُوِّينَا عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- مَا دَلَّ عَلَى تَحْرِيمِ الْعَقْرَبِ وَالْحَيَّةِ فَكَذَلِكَ مَا فِي مَعْنَاهُمَا مِمَّا تَسْتَخْبِثُهُ الْعَرَبُ وَلاَ تَأْكُلُهُ فِي غَيْرِ الضَّرُورَةِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ. [ضعيف]

(۱۹۴۳۳) ملقام بن تلب اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ میں نے حشرات الارض کی حرمت کے بارے میں نبی ﷺ سے نہیں سنا۔ اگر یہ صحیح بھی ہو تب بھی ان کی اباحت پر دلالت نہیں کرتا۔ لیکن سانپ اور بچھو کی حرمت نبی ﷺ سے منقول ہے اور عرب بھی بغیر ضرورت کے ان کا استعمال نہ کرتے تھے۔

(۷۲) باب أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ

گھوڑے کا گوشت کھانے کا بیان

(۱۹۴۳۴) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ الْقَاضِي حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالاَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ وَأَذِنَ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ قَالَ وَلَمْ يَذْكُرْ سُلَيْمَانُ فِي حَدِيثِهِ الأَهْلِيَّةَ وَقَالَ مُسَدَّدٌ فِي حَدِيثِهِ قَالَ : نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٍ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى وَغَيْرِهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۹۴۳۴) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن گھریلو گدھے کے گوشت سے منع فرمایا۔ جبکہ گھوڑے کے گوشت کی اجازت دی۔ لیکن سلیمان نے گھریلو کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

(۱۹۴۳۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : ذَبَحْنَا يَوْمَ خَيْبَرَ الْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ فَنَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَنِ الْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ وَلَمْ يَنْهَانَا عَنِ الْخَيْلِ. [صحيح]

(۱۹۴۳۵) جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ خیبر کے دن ہم نے گھوڑے، خچر اور گدھے ذبح کیے۔ آپ ﷺ نے گدھے اور خچر سے منع کر دیا، لیکن گھوڑے کے گوشت سے منع نہ فرمایا۔

(۱۹۴۳۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِیٍّ الرُّوذْبَارِیُّ وَأَبُو الْحُسَیْنِ بْنُ بِشْرَانَ قَالاَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِیلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا وَکِیعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عَبْدِ الْکَرِیمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : کُنَّا نَأْکُلُ لُحُومَ الْخَیْلِ. [صحیح]

(۱۹۴۳۶) عطاء، جابر سے نقل فرماتے ہیں کہ ہم گھوڑے کا گوشت کھاتے تھے۔

(۱۹۴۳۷) أَخْبَرَنَا أَبُو بَکْرِ بْنُ الْحَارِثِ الأَصْبَهَانِیُّ أَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ عُمَرَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بُکَیْرٍ الْحَضْرَمِیُّ حَدَّثَنَا شَرِیکٌ عَنْ عَبْدِ الْکَرِیمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :سَافَرْنَا یَعْنِی مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَکُنَّا نَأْکُلُ لُحُومَ الْخَیْلِ وَنَشْرَبُ أَلْبَانَهَا.

[صحیح۔ بدون شرب اللبن]

(۱۹۴۳۷) عطاء حضرت جابر سے نقل فرماتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ سفر میں گھوڑے کا گوشت کھاتے اور دودھ پیتے۔

(۱۹۴۳۸) وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَکْرٍ أَخْبَرَنَا عَلِیٌّ حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا یَحْیَى بْنُ حَکِیمٍ أَبُو سَعِیدٍ حَدَّثَنَا کَثِیرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا فُرَاتُ بْنُ سَلْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْکَرِیمِ الْجَزَرِیِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِی رَبَاحٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ :أَنَّهُمْ کَانُوا یَأْکُلُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- لُحُومَ الْخَیْلِ. [صحیح]

(۱۹۴۳۸) عطاء بن ابی رباح حضرت جابر سے نقل فرماتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے دور میں گھوڑے کا گوشت کھاتے تھے۔

(۱۹۴۳۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِیُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِی بَکْرٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ :أَکَلْنَا لَحْمَ فَرَسٍ عَلَى عَهْدِ النَّبِیِّ -ﷺ-.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِی الصَّحِیحِ عَنْ أَبِی کُرَیْبٍ عَنْ أَبِی أُسَامَةَ وَأَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ مِنْ أَوْجُهٍ عَنْ هِشَامٍ.

[صحیح۔ متفق علیه]

(۱۹۴۳۹) فاطمہ بنت منذر حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے نقل فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں ہم نے گھوڑا کھایا۔

(۱۹۴۴۰) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو زَکَرِیَّا بْنُ أَبِی إِسْحَاقَ الْمُزَکِّی قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ :مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْفَرَّاءُ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ فَذَکَرَهُ بِمِثْلِ حَدِیثِ أَبِی أُسَامَةَ وَزَادَ فِیهِ وَنَحْنُ بِالْمَدِینَةِ وَذَکَرَهُ أَیْضًا عَبْدَةُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ.

(۱۹۴۴۱) أَخْبَرَنَا أَبُو زَکَرِیَّا بْنُ أَبِی إِسْحَاقَ وَأَبُو بَکْرِ بْنُ الْحَسَنِ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ هُوَ الأَصَمُّ أَخْبَرَنَا الرَّبِیعُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ قَالَ الشَّافِعِیُّ أَخْبَرَنَا سُفْیَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ :نَحَرْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ النَّبِیِّ -ﷺ- فَأَکَلْنَاهُ. [صحیح۔ متفق علیه]

(۱۹۴۴۱) حضرت فاطمہ اسماء سے نقل فرماتی ہیں کہ ہم نے نبی ﷺ کے دور میں گھوڑا ذبح کر کے کھایا۔

(۱۹۴۴۲) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ :أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ جَدَّتِهَا أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ :نَحَرْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَأَكَلْنَاهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنِ الْحُمَيْدِيِّ وَقَدْ أَخْرَجَاهُ مِنْ أَوْجُهٍ أُخَرَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ. [صحيح]

(۱۹۴۴۲) فاطمہ بنت منذر اپنی دادی اسماء سے نقل فرماتی ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے دور میں گھوڑا ذبح کر کے کھایا۔

(۱۹۴۴۳) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ هُوَ الأَصَمُّ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ قَالَ قَالَ الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ :أَكَلْتُ فَرَسًا فِي عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَوَجَدْتُهُ حُلْوًا. [ضعيف]

(۱۹۴۴۳) عبد الکریم ابوامیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے ابن زبیر کے دور میں گھوڑے کا گوشت کھایا۔ وہ میٹھا لذیذ تھا۔

(۱۹۴۴۴) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :لاَ بَأْسَ بِلَحْمِ الْفَرَسِ. [صحيح]

(۱۹۴۴۴) یونس حضرت حسن سے نقل فرماتے ہیں کہ گھوڑے کے گوشت کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۹۴۴۵) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :غَزَوْنَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ إِلَى سِجِسْتَانَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ :وَكُنَّا نَأْكُلُ لُحُومَ الْخَيْلِ فِي غَزَاتِنَا هَذِهِ.

رَوَيْنَا عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الأَسْوَدِ أَنَّهُ أَكَلَ لَحْمَ فَرَسٍ. [ضعيف]

(۱۹۴۴۵) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ ہم نے عبد الرحمن بن سمرہ کے ساتھ غزوہ میں حصہ لیا تو ہم غزوہ میں گھوڑے کا گوشت تناول کرتے تھے۔

(۷۳) باب بَيَانِ ضَعْفِ الْحَدِيثِ الَّذِي رُوِيَ فِي النَّهْيِ عَنْ لُحُومِ الْخَيْلِ

گھوڑے کے گوشت کھانے کی ممانعت میں احادیث کے ضعف کا بیان

(۱۹۴۴۶) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ دُرُسْتُوَيْهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَنْ لُحُومِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ وَكُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ. [ضعيف]

(۱۹۴۴۶) خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھوڑے، خچر، گدھے اور ہر کچلی والے درندے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

(۱۹۴۴۷) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَارِثِ قَالاَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ فَذَكَرَهُ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ :نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ. وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ صَالِحٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ الْمِقْدَامَ وَرَوَاهُ عُمَرُ بْنُ هَارُونَ الْبَلْخِيُّ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَالِدٍ فَهَذَا إِسْنَادٌ مُضْطَرِبٌ وَمَعَ اضْطِرَابِهِ مُخَالِفٌ لِحَدِيثِ الثِّقَاتِ. [ضعيف]

(۱۹۴۴۷) ثور بن یزید اپنی سند سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے خیبر کے دن منع فرمایا۔

(۱۹۴۴۸) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ :مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْفَارِسِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ :إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ قَالَ : صَالِحُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ الْكِنْدِيُّ الشَّامِيُّ عَنْ أَبِيهِ رَوَى عَنْهُ ثَوْرٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ سُلَيْمٍ فِيهِ نَظَرٌ.

(۱۹۴۴۹) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَارِثِ قَالاَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ هَارُونَ يَقُولُ :لاَ يُعْرَفُ صَالِحُ بْنُ يَحْيَى وَلاَ أَبُوهُ إِلاَّ بِجَدِّهِ وَهَذَا ضَعِيفٌ وَزَعَمَ الْوَاقِدِيُّ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَسْلَمَ بَعْدَ فَتْحِ خَيْبَرَ.

(۷۴) باب مَا جَاءَ فِي أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ
گھریلو گدھے کا گوشت کھانے کا بیان

(۱۹۴۵۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الْخَفَّافُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُوسَى بْنُ مُحَمَّدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُوسُفَ وَغَيْرِهِ عَنْ مَالِكٍ.

[صحيح۔ متفق عليه]

(۱۹۴۵۰) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن عورتوں سے متعہ کرنے اور گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

(۱۹۴۵۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّیْبَانِیُّ بِالْکُوفَةِ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ : إِبْرَاهِیمُ بْنُ أَبِی الْعَبْسِ الْقَاضِی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدٍ عَنْ عُبَیْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ وَسَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- نَهَی عَنْ أَکْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الأَهْلِیَّةِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ فِی الصَّحِیحِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ نَصْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَیْدٍ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ عُبَیْدِ اللَّهِ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۹۴۵۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھریلو گدھے کے گوشت سے منع فرمایا۔

(۱۹۴۵۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَدِیبُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَکْرٍ الإِسْمَاعِیلِیُّ أَخْبَرَنِی الْحَسَنُ هُوَ ابْنُ سُفْیَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا أَبِی حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللَّهِ

(ح) قَالَ وَأَخْبَرَنِی الْحَسَنُ حَدَّثَنِی مُصَرِّفُ بْنُ عَمْرٍو الْیَامِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ وَسَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- نَهَی عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الأَهْلِیَّةِ زَادَ عَبْدَةُ یَوْمَ خَیْبَرَ وَقَالَ ابْنُ نُمَیْرٍ حَدَّثَنِی نَافِعٌ وَسَالِمٌ.

رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ فِی الصَّحِیحِ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ سُلَیْمَانَ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَیْرٍ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۹۴۵۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔ عبدہ کہتے ہیں کہ خیبر کے دن۔

(۱۹۴۵۳) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِیُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَیْدٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِیلُ الْقَاضِی حَدَّثَنَا عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ

(ح) وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو بَکْرِ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِیلُ بْنُ قُتَیْبَةَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیَی أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِینَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- نَهَی یَوْمَ خَیْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الأَهْلِیَّةِ وَأَذِنَ فِی لُحُومِ الْخَیْلِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ فِی الصَّحِیحِ عَنْ مُسَدَّدٍ عَنْ حَمَّادٍ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ یَحْیَی بْنِ یَحْیَی وَغَیْرِهِ.

[صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۹۴۵۳) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع کیا اور گھوڑے کا گوشت کھانے کی اجازت دی۔

(۱۹۴۵۴) أَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَیْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ

وَعَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ وَاللَّفْظُ لِسُلَيْمَانَ قَالاَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَأَصَبْنَا حُمُرًا فَطَبَخْنَاهَا فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى أَوْ قَالَ فَأَمَرَ فَنُودِيَ أَنِ اكْفَئُوا الْقُدُورَ. [صحیح۔ متفق علیه]

(۱۹۴۵۴) براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ ہم نے گھریلو گدھوں کا گوشت پکایا تو آپ ﷺ نے اعلان کرنے والے کو کہا کہ ہنڈیاں انڈیل دی جائیں۔

(۱۹۴۵۵) قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُو مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِمِثْلِهِ.
أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ مِنْ أَوْجُهٍ أُخَرَ عَنْ شُعْبَةَ.

(۱۹۴۵۶) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَلاَّمٍ وَجَعْفَرٌ الصَّائِغُ قَالاَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ وَأَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّهُمْ أَصَابُوا يَوْمَ خَيْبَرَ حُمُرًا فَطَبَخُوهَا فَنَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- أَنِ اكْفَئُوهَا. أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ حَدِيثِ غُنْدَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ. [صحیح۔ متفق علیه]

(۱۹۴۵۶) براء اور عبداللہ بن ابی اوفی فرماتے ہیں کہ خیبر کے دن انہیں گدھے ملے جو انہوں نے پکائے۔ نبی ﷺ کی جانب سے اعلان کرنے والے نے کہا کہ ہنڈیاں انڈیل دی جائیں۔

(۱۹۴۵۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو الْبِسْطَامِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الإِسْمَاعِيلِيُّ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- أَنْ نُلْقِيَ لُحُومَ حُمُرِ الأَهْلِيَّةِ نِيئَةً وَنَضِيجَةً ثُمَّ لَمْ يَأْمُرْنَا بِأَكْلِهِ بَعْدَهُ.
رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَرِيرٍ وَأَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ عَاصِمٍ.

[صحیح۔ متفق علیه]

(۱۹۴۵۷) براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھریلو گدھوں کا کچا اور پکا گوشت گرا دینے کا حکم دیا۔ اس کے بعد کھانے کی اجازت نہیں دی۔

(۱۹۴۵۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى

(ح) قَالَ وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ وَصَفْوَانُ بْنُ عِيسَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : لَمَّا قَدِمْنَا

خَيْبَرَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- نِيرَانًا تُوقَدُ فَقَالَ : عَلَى مَا تُوقَدُ هَذِهِ النِّيرَانُ؟ . قَالُوا : عَلَى لُحُومِ الْحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ قَالَ : كَسِّرُوا الْقُدُورَ وَأَهْرِيقُوا مَا فِيهَا . قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ :يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنُهَرِيقُ مَا فِيهَا وَنَغْسِلُهَا؟ قَالَ :أَوْ ذَاكَ .

لَفْظُ حَدِيثِ ابْنِ حَنْبَلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ وَأَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ يَزِيدَ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۹۴۵۸) سلمہ بن اکوع فرماتے ہیں: جب ہم خیبر آئے تو رسول اللہ ﷺ نے آگ جلتی دیکھی۔ پوچھا: یہ کیسی آگ ہے؟ تو صحابہ نے کہا: گھریلو گدھوں کا گوشت پک رہا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہنڈیاں توڑ دو اور گوشت گرا دو۔ راوی کہتے ہیں: لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا: کیا ہم گرا کر ہنڈیاں دھولیں؟ فرمایا: ہاں دھولو۔

(۱۹۴۵۹) وَأَمَّا الْحَدِيثُ الَّذِي أَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى الأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ : إِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- نَهَى عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ زَمَنَ خَيْبَرَ قَالَ : قَدْ كَانَ يَقُولُ ذَلِكَ الْحَكَمُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَلَكِنْ أَبَى ذَلِكَ الْبَحْرُ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ وَقَرَأَ ﴿قُلْ لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا﴾ [الأنعام ١٤٥] الآيَةَ وَقَدْ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَتْرُكُونَ أَشْيَاءَ تَقَذُّرًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى كِتَابَهُ وَبَيَّنَ حَلاَلَهُ وَحَرَامَهُ فَمَا أَحَلَّ فَهُوَ حَلاَلٌ وَمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَفْوٌ ثُمَّ تَلاَ هَذِهِ الآيَةَ ﴿قُلْ لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنْزِيرٍ﴾ [الأنعام ١٤٥] فَقَدْ أَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ أَوَّلَهُ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ عَنْ سُفْيَانَ. وَلَوْ عَلِمَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- حَرَّمَهُ تَحْرِيمًا لَمْ يَصِرْ إِلَى غَيْرِهِ إِلاَّ أَنَّهُ لَمْ يَعْلَمْهُ. [صحيح]

(۱۹۴۵۹) جابر بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا۔ راوی کہتے ہیں: حکم بن عمرو رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح فرماتے ہیں، لیکن ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کا انکار کیا ہے اور یہ آیت تلاوت کی ﴿قُلْ لَا أَجِدُ فِيْ مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا﴾ [الأنعام ١٤٥] میں اللہ رب العزت کی جانب سے اس کو حرام نہیں پاتا کہ بعض چیزیں جاہلیت والے ناپسند کرتے ہوئے چھوڑ دیتے تھے تو اللہ رب العزت نے حلال اور حرام کو بالکل واضح کر دیا۔ اللہ کی حلال کردہ چیز حلال ہے اور حرام کردہ چیز حرام اور جس سے خاموشی اختیار کی گئی اس سے درگزر ہے۔ پھر اس آیت کی تلاوت کی: ﴿قُلْ لَا أَجِدُ فِيْ مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنْزِيرٍ﴾ [الأنعام ١٤٥] ''کہہ دیجیے: اللہ کی وحی میں میں حرام نہیں پاتا کھانے والے پر مگر مردار یا بہایا ہوا خون یا خنزیر کا گوشت۔

(ب) سفیان فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو علم نہ تھا کہ نبی ﷺ نے اس کو حرام قرار دیا ہے۔ وگرنہ وہ کسی

دوسری چیز پر اصرار نہ کرتے۔

(۱۹۴۶۰) وَقَدْ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : لاَ أَدْرِي أَنَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ كَانَ حَمُولَةَ النَّاسِ فَكَرِهَ أَنْ تَذْهَبَ حَمُولَتُهُمْ أَوْ حَرَّمَهُ فِي يَوْمِ خَيْبَرَ لَحْمَ الْحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْحُسَيْنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ يُوسُفَ الأَزْدِيِّ. [صحيح]

(۱۹۴۶۰) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے سواری کرنے کی وجہ سے منع کیا ہو کہ ان کی سواریاں ختم ہو جائیں گی یا خیبر کے دن گھریلو گدھے کے گوشت کو حرام قرار دیا ہے۔

(۱۹۴۶۱) وَفِي مِثْلِ هَذَا الْحَدِيثِ الَّذِي أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِءُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو عَمْرُو بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ قَالاَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ : أَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ لَيَالِيَ خَيْبَرَ قَالَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ وَقَعْنَا فِي الْحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ فَانْتَحَرْنَاهَا فَلَمَّا غَلَتْ بِهَا الْقُدُورُ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- أَكْفِئُوا الْقُدُورَ وَلاَ تَأْكُلُوا مِنْ لُحُومِ الْحُمُرِ شَيْئًا قَالَ فَقَالَ نَاسٌ : إِنَّمَا نَهَى عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- لأَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ وَقَالَ الآخَرُونَ نَهَى عَنْهَا الْبَتَّةَ. لَفْظُ حَدِيثِ أَبِي كَامِلٍ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي بُكَيْرٍ وَقَالَ نَاسٌ حَرَّمَهَا الْبَتَّةَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُوسَى بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي كَامِلٍ.

[صحيح۔ متفق عليه]

(۱۹۴۶۱) عبداللہ بن ابی اوفیٰ فرماتے ہیں کہ خیبر کے دنوں ہمیں سخت بھوک لگی تو ہمیں گھریلو گدھے ملے، جن کو ہم نے ذبح کر دیا۔ جب ہنڈیوں نے جوش مارا تو رسول اللہ ﷺ کی طرف سے اعلان کرنے والے نے یہ بات کہی کہ ہنڈیوں کو انڈیل دیا جائے اور تم گدھوں کے گوشت کو نہ کھاؤ۔ راوی کہتے ہیں: لوگوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے خمس نہ نکلنے کی وجہ سے منع کیا اور دوسرے کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ہمیشہ کے لیے منع کر دیا۔

(۱۹۴۶۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو الأَدِيبُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الإِسْمَاعِيلِيُّ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : أَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ يَوْمَ خَيْبَرَ فَذَكَرَ

الْحَدِيثَ قَالَ الشَّيْبَانِيُّ فَلَقِيتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَنْهَا الْبَتَّةَ لأَنَّهَا كَانَتْ تَأْكُلُ الْعَذِرَةَ.

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ مِنْ حَدِيثِ عَبَّادِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ. وَقَدْ عَلِمَ جَمَاعَةٌ مِنَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ النَّهْيَ عَنْ ذَلِكَ وَقَعَ عَلَى التَّحْرِيمِ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۹۳۶۲) شیبانی نے ابن ابی اوفیٰ سے نقل کیا کہ خیبر کے دن ہمیں سخت بھوک لگی۔ اس نے حدیث کو ذکر کیا ہے۔ شیبانی کہتے ہیں: میری ملاقات سعید بن جبیر سے ہوئی تو یہ بات میں نے ان سے ذکر کی۔ انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے اس کے گندگی کھانے کی وجہ سے ہمیشہ کے لیے حرام قرار دے دیا۔

(ب) عباد بن عوام شیبانی سے نقل فرماتے ہیں کہ صحابہ کی ایک جماعت جانتی ہے کہ آپ ﷺ کا منع کرنا صراحت کے مترادف ہے۔

(۱۹۴۶۳) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- لَحْمَ الْحُمُرِ وَلَحْمَ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۹۳۶۳) ابوثعلبہ خشنی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گدھوں اور تمام کچلی والے درندوں کا گوشت حرام قرار دیا۔

(۱۹۴۶۴) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ مِلْحَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى فَذَكَرَهُ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلاَنِيِّ وَقَالَ لُحُومَ فِي الْمَوْضِعَيْنِ.

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ثُمَّ قَالَ تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ وَعُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ. [صحيح۔ تقدم قبله]

(۱۹۳۶۴) ابوادریس خولانی فرماتے ہیں کہ گوشت کی صراحت دو جگہوں پر آئی ہے۔

(۱۹۴۶۵) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِءُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- جَائَهُ جَاءٍ فَقَالَ : أُكِلَتِ الْحُمُرُ ثُمَّ جَائَهُ جَاءٍ فَقَالَ : أُكِلَتِ الْحُمُرُ ثُمَّ جَائَهُ جَاءٍ فَقَالَ : أُفْنِيَتِ الْحُمُرُ فَنَادَى مُنَادٍ فِي النَّاسِ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ فَإِنَّهَا نَجِسٌ قَالَ فَأُكْفِئَتِ الْقُدُورُ وَإِنَّهَا لَتَفُورُ بِاللَّحْمِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلاَمٍ وَغَيْرِهِ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۹۴۶۵) محمد بن سیرین حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یکے بعد دیگرے تین آدمیوں نے آ کر کہا کہ گدھے کھانے کی وجہ سے ختم ہو جائیں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان کروایا کہ اللہ اور اس کا رسول تمہیں گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کرتا ہے، کیونکہ یہ نجس ہے تو جوش مارتی ہوئی ہنڈیاں انڈیل دی گئیں۔

(۱۹۴۶۶) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُعَيْمٍ وَأَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ قَالاَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- خَيْبَرَ أَصَبْنَا حُمُرًا خَارِجًا مِنَ الْقَرْيَةِ فَطَبَخْنَاهَا فَنَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- أَلاَ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْهَا فَإِنَّهَا رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَأُكْفِئَتِ الْقُدُورُ بِمَا فِيهَا وَإِنَّهَا لَتَفُورُ بِمَا فِيهَا.
رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ وَأَخْرَجَهُ مِنْ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَلَى لَفْظِ حَدِيثِ عَبْدِ الْوَهَّابِ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ : فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- أَبَا طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَنَادَى. وَالتَّعْلِيلُ الْمَنْقُولُ فِيهِ يَدُلُّ عَلَى التَّحْرِيمِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۹۴۶۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خیبر فتح کیا تو بستی کے باہر ہمیں گدھے ملے جن کو ہم نے ذبح کر کے پکانا شروع کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعلان کرنے والے نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ شیطانی عمل پلید ہے تو گوشت کے ساتھ جوش مارتی ہنڈیاں انڈیل دی گئیں۔

(۱۹۴۶۷) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- حَرَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ كُلَّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَالْمُجَثَّمَةَ وَالْحِمَارَ الإِنْسِيَّ. [صحیح]

(۱۹۴۶۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن کچلی والے درندوں، باندھ کر مارے گئے جانور اور گھریلو گدھوں کے گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۹۴۶۸) أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ : عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الإِيَادِيُّ الْمَالِكِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ الْمِقْدَامَ صَاحِبَ النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم- يَقُولُ : حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- أَشْيَاءَ يَوْمَ خَيْبَرَ مِنْهَا الْحِمَارُ الأَهْلِيُّ وَقَالَ : يُوشِكُ الرَّجُلُ مُتَّكِئٌ عَلَى أَرِيكَتِهِ يُحَدِّثُ بِحَدِيثِي فَيَقُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللَّهِ فَمَا وَجَدْنَا فِيهِ مِنْ حَلاَلٍ أَحْلَلْنَاهُ وَمِنْ حَرَامٍ حَرَّمْنَاهُ أَلاَ وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.
ابْنُ جَابِرٍ هَذَا هُوَ الْحَسَنُ بْنُ جَابِرٍ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ. [صحیح]

(۱۹۴۶۸) مقدام فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن کچھ چیزیں حرام قرار دیں، جن میں گھریلو گدھا بھی تھا۔ راوی فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: قریب ہے کہ کوئی شخص اپنے تکیے پر ٹیک لگائے ہوئے میری حدیث بیان کرتے ہوئے یہ کہے کہ ہمیں کتاب اللہ کافی ہے، جو چیز ہم اس میں حلال یا حرام پائیں گے یہیں حرف آخر ہے۔ خبردار رسول اللہ ﷺ کی حرام کردہ چیز بھی اللہ کی حرام کردہ چیز کے مانند ہے۔

(۱۹۴۶۹) وَشَاهِدُهُ مَا أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ السُّكَّرِيُّ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ التَّرْقُفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ رُؤْبَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَوْفٍ الْجُرَشِيِّ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ الْكِنْدِيِّ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- قَالَ : أُوتِيتُ الْكِتَابَ وَمَا يَعْدِلُهُ يَعْنِي وَمِثْلَهُ يُوشِكُ شَبْعَانُ عَلَى أَرِيكَتِهِ يَقُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ هَذَا الْكِتَابُ فَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ حَلَالٍ أَحْلَلْنَاهُ وَمَا كَانَ مِنْ حَرَامٍ حَرَّمْنَاهُ أَلَا وَإِنَّهُ لَيْسَ كَذَلِكَ أَلَا لَا يَحِلُّ ذُو نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَلَا الْحِمَارُ الأَهْلِيُّ وَلَا اللُّقَطَةُ مِنْ مَالِ مُعَاهِدٍ إِلَّا أَنْ يَسْتَغْنِيَ عَنْهَا وَأَيُّمَا رَجُلٍ أَضَافَ قَوْمًا فَلَمْ يَقْرُوهُ فَإِنَّ لَهُ أَنْ يُعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ . [صحیح]

(۱۹۴۶۹) مقدام بن معدیکرب کندی نبی ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں قرآن اور اس کی مثل دیا گیا ہوں۔ قریب ہے کوئی پیٹ بھر کر اپنے تکیے پر ٹیک لگائے ہوئے کہے کہ ہمارے اور تمہارے درمیان کتاب اللہ کافی ہے، جو اس میں حلال ہے ہم اس کو حلال جانیں گے اور جو اس میں حرام ہے ہم اس کو حرام جانیں گے۔ حالانکہ بات اس طرح نہیں۔ خبردار کچلی والے جانور، گھریلو گدھے کھانے جائز نہیں۔ معاہد آدمی کی گری ہوئی چیز لیکن جس سے بے پرواہ ہوا جائے جائز نہیں ہے۔ جس شخص نے مہمانی طلب کی لیکن اس کی مہمان نوازی نہ کی گئی لیکن تو وہ اپنی مہمان نوازی کے برابر کوئی چیز لے سکتا ہے۔

(۱۹۴۷۰) وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَارِثِ الأَصْبَهَانِيُّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو طَلْحَةَ : أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَجْزَأَةَ بْنِ زَاهِرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَكَانَ بَايَعَ النَّبِيَّ -ﷺ- تَحْتَ الشَّجَرَةِ : أَنَّهُ اشْتَكَى فَنُعِتَ لَهُ أَنْ يَسْتَنْقِعَ فِي أَلْبَانِ الأُتُنِ وَمَرَقِهَا فَكَرِهَ ذَلِكَ . [صحیح]

(۱۹۴۷۰) مجزاہ بن زاہر اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ اس نے درخت کے نیچے نبی ﷺ کی بیعت کی کہ وہ بیمار ہوئے تو اسے بتایا گیا کہ گدھی کے دودھ اور شوربے کو استعمال کیا جائے تو آپ ﷺ نے اس کو ناپسند کیا۔

(۱۹۴۷۱) وَأَمَّا الْحَدِيثُ الَّذِي أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عُبَيْدٍ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ مَعْقِلٍ عَنْ غَالِبِ بْنِ أَبْجَرَ قَالَ : أَصَابَتْنَا سَنَةٌ فَلَمْ يَكُنْ فِي مَالِي شَيْءٌ أُطْعِمُ أَهْلِي إِلَّا شَيْءٌ مِنْ حُمُرٍ وَقَدْ

كَانَ النَّبِيُّ -ﷺ- حَرَّمَ لُحُومَ الْحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ -ﷺ- فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَابَتْنَا سَنَةٌ وَلَمْ يَكُنْ فِي مَالِي مَا أُطْعِمُ أَهْلِي إِلاَّ سِمَانَ حُمُرٍ وَإِنَّكَ حَرَّمْتَ لُحُومَ الْحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ فَقَالَ : أَطْعِمْ أَهْلَكَ مِنْ سَمِينِ حُمُرِكَ فَإِنَّمَا حَرَّمْتُهَا مِنْ أَجْلِ جَوَالِّ الْقَرْيَةِ . فَهَذَا حَدِيثٌ مُخْتَلَفٌ فِي إِسْنَادِهِ رَوَاهُ شُعْبَةُ فِي إِحْدَى الرِّوَايَتَيْنِ عَنْهُ عَنْ عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ نَاسٍ مِنْ مُزَيْنَةَ : أَنَّ أَبْجَرَ أَوِ ابْنَ أَبْجَرَ سَأَلَ النَّبِيَّ -ﷺ- . وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى عَنْهُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بِشْرٍ.

(ت) وَرُوِيَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عُبَيْدٍ عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ عَنْ رَجُلَيْنِ مِنْ مُزَيْنَةَ أَحَدُهُمَا عَنِ الآخَرِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ لُوَيْمٍ وَغَالِبِ بْنِ أَبْجَرَ قَالَ مِسْعَرٌ : وَأُرَى غَالِبَ بْنَ أَبْجَرَ الَّذِي سَأَلَ النَّبِيَّ -ﷺ- . وَرُوِيَ عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ غَالِبِ بْنِ أَبْجَرَ . وَمِثْلُ هَذَا لاَ يُعَارَضُ بِهِ الأَحَادِيثُ الصَّحِيحَةُ الَّتِي قَدْ مَضَتْ مُصَرِّحَةً بِتَحْرِيمِ لُحُومِ الْحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقُ. [ضعیف]

(۱۹۴۷۱) غالب بن ابجر فرماتے ہیں کہ ہمیں قحط سالی آ گئی تو میرے پاس گھر والوں کو کھلانے کے لیے صرف گدھا موجود تھا اور نبی ﷺ گھریلو گدھوں کے گوشت منع کر دیا تھا۔ میں نے نبی ﷺ کو آ کر کہا: قحط سالی کے دور میں گھر والوں کو کھلانے کے لیے صرف گدھا موجود ہے جبکہ آپ گھریلو گدھے کا گوشت کھانے سے منع کر دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے گھر والوں کو گدھے کا گوشت کھلاؤ۔ میں نے تو بستیوں کے قریب پھیری لگا کر بیچنے سے منع کیا تھا۔

(۷۵) باب مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْجَلاَّلَةِ وَأَلْبَانِهَا

گندگی کھانے والے جانور کے گوشت اور دودھ کا حکم

وَهِيَ الإِبِلُ الَّتِي يَكُونُ أَكْثَرُ عَلَفِهَا الْعَذِرَةَ وَأَرْوَاحُ الْعَذِرَةِ تُوجَدُ فِي عَرَقِهَا وَجِرَرِهَا.

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ :وَفِي مَعْنَى الإِبِلِ الْبَقَرُ وَالْغَنَمُ وَغَيْرُهُمَا مِمَّا يُؤْكَلُ.

اونٹ ایسا جانور ہے جس کی اکثر غذا گندگی ہو۔ امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اونٹ میں گائے اور بکری بھی شامل ہے جن کا گوشت کھایا جاتا ہے۔

(۱۹۴۷۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَنْ أَكْلِ الْجَلاَّلَةِ وَأَلْبَانِهَا.

خَالَفَهُ شَرِيكٌ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ. [صحیح]

(۱۹۴۷۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گندگی کھانے والے جانور کا گوشت اور دودھ پینے سے منع کیا ہے۔

(۱۹۴۷۳) أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّيْدَلاَنِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَنْ لُحُومِ الْجَلاَّلَةِ وَعَنِ النُّهْبَةِ.

وَرُوِىَ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. [ضعیف]

(۱۹۴۷۳) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فتح مکہ کے دن گندگی کھانے والے جانور کے گوشت اور لوٹی ہوئی چیز کھانے سے منع فرمایا۔

(۱۹۴۷۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِىٍّ الرُّوذْبَارِىُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِى أَبُو الْوَلِيدِ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُعَيْمٍ قَالاَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِى سُرَيْجٍ الرَّازِىُّ أَخْبَرَنِى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِى قَيْسٍ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِىِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَنِ الْجَلاَّلَةِ فِى الإِبِلِ أَنْ يُرْكَبَ عَلَيْهَا أَوْ يُشْرَبَ مِنْ أَلْبَانِهَا. [صحیح]

(۱۹۴۷۴) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گندگی کھانے والے اونٹ پر سواری کرنے یا ان کا دودھ پینے سے منع فرمایا۔

(۱۹۴۷۵) وَرَوَاهُ عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى عَنْ رُكُوبِ الْجَلاَّلَةِ أَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَلِىٍّ الرُّوذْبَارِىُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ فَذَكَرَهُ.

أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ :أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِى أَخْبَرَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِىُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِى عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا :أَنَّ النَّبِىَّ -ﷺ- نَهَى عَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَعَنْ لَبَنِ الْجَلاَّلَةِ وَأَنْ يُشْرَبَ مِنْ فِى السِّقَاءِ تَابَعَهُ سَعِيدُ بْنُ أَبِى عَرُوبَةَ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَعُمَرُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ قَتَادَةَ.

إِلاَّ أَنَّ حَمَّادَ بْنَ سَلَمَةَ قَالَ :وَعَنْ رُكُوبِ الْجَلاَّلَةِ لَمْ يَذْكُرِ اللَّبَنَ أَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِىُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ فَذَكَرَهُ بِمَعْنَاهُ وَقَالَ عَنْ رُكُوبِ الْجَلاَّلَةِ وَقَدْ قِيلَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. [صحیح]

(۱۹۴۷۵) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے باندھ کر مارے گئے جانور کا گوشت اور گندگی کھانے

والے جانور کا دودھ پینے اور مشکیزہ کے منہ سے پینے سے منع کیا ہے۔

(۱۹۴۷۶) أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ الْقَاضِي حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- نَهَى أَنْ يُشْرَبَ مِنْ فِي السِّقَاءِ وَالْمُجَثَّمَةِ وَالْجَلاَّلَةِ. [صحيح]

(۱۹۴۷۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مشکیزہ کے منہ سے پینے اور باندھ کر مارے گئے جانور اور گندگی کھانے والے جانور کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے۔

(۱۹۴۷۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ عُفَيْرٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- نَهَى عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْجَلاَّلَةِ وَأَلْبَانِهَا. وَكَانَ عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ يَنْهَى عَنِ الْجَلاَّلَةِ مِنَ الإِبِلِ وَالْغَنَمِ أَنْ تُؤْكَلَ. [صحيح]

(۱۹۴۷۷) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے جلالہ کے گوشت اور دودھ سے منع فرمایا ہے۔ عطاء بن ابی رباح نے بھی اونٹ اور بکری میں سے جو جلالہ ہو اس کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے۔

(۱۹۴۷۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ إِدْرِيسَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ وَعَنِ الْجَلاَّلَةِ عَنْ رُكُوبِهَا وَأَكْلِ لُحُومِهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ فِي السُّنَنِ عَنْ سَهْلِ بْنِ بَكَّارٍ عَنْ وُهَيْبٍ. [صحيح]

(۱۹۴۷۸) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن گھریلو گدھے کے گوشت جلالہ پر سواری اور ان کے گوشت کھانے سے منع کیا ہے۔

(۱۹۴۷۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ : عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابَاهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَنِ الْجَلاَّلَةِ أَنْ يُؤْكَلَ لَحْمُهَا أَوْ يُشْرَبَ لَبَنُهَا وَلاَ يُحْمَلَ عَلَيْهَا أَظُنُّهُ قَالَ إِلاَّ الأَدَمَ وَلاَ يَرْكَبُهَا النَّاسُ حَتَّى تُعْلَفَ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً. لَيْسَ هَذَا بِالْقَوِيِّ.

وَقَدْ أَشَارَ إِلَيْهِ الشَّافِعِيُّ وَزَعَمَ أَنَّهُ أَرَادَ تَغَيُّرَهَا مِنَ الطِّبَاعِ الْمَكْرُوهَةِ إِلَى الطِّبَاعِ غَيْرِ الْمَكْرُوهَةِ الَّتِي هِيَ

فِطْرَةُ الدَّوَابُّ حَتَّى لَا تُوجَدَ أَرْوَاحُ الْعَذِرَةِ فِي عَرَقِهَا وَجَزَرِهَا. [حسن]

(۱۹۴۷۹) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جلالہ جانور کا گوشت کھانے یا دودھ پینے سے منع کیا ہے اور نہ اس پر سواری کی جائے۔ لیکن چالیس دن تک صاف ستھرا چارہ ڈال کر سواری کی جا سکتی ہے۔

(۷۶)باب مَا جَاءَ فِي الدَّجَاجِ الَّذِي يَأْكُلُ النَّتْنَ

ایسی مرغی جو بدبودار خوراک کھاتی ہے کا حکم

(۱۹۴۸۰) أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ذَكَرَ سُفْيَانُ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ :عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ :سُلَيْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الطَّبَرَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ :رَأَيْتُ أَبَا مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَأْكُلُ الدَّجَاجَ فَدَعَانِي فَقُلْتُ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ نَتْنًا قَالَ :ادْنُهْ فَكُلْ فَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ -ﷺ- يَأْكُلُهُ.

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ وَكِيعٍ عَنْ سُفْيَانَ وَأَخْرَجَاهُ مِنْ أَوْجُهٍ عَنْ أَيُّوبَ. [ضعيف]

(۱۹۴۸۰) زہدم فرماتے ہیں: میں نے ابوموسیٰ کو مرغی کھاتے دیکھا تو انہوں نے مجھے دعوت دی۔ میں نے کہا: میں نے اس مرغی کو گندگی کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ قریب ہو کر کھاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مرغی کھاتے دیکھا ہے۔

(۷۷)باب مَا جَاءَ فِي الْمَصْبُورَةِ

باندھے ہوئے جانور کا حکم

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ :وَالْمَصْبُورَةُ الشَّاةُ تُرْبَطُ ثُمَّ تُرْمَى بِالنَّبْلِ.

وَقَالَ أَبُو عُبَيْدٍ :هُوَ الطَّائِرُ أَوْ غَيْرُهُ مِنْ ذَوَاتِ الرُّوحِ يُصْبَرُ حَيًّا ثُمَّ يُرْمَى حَتَّى يُقْتَلَ وَأَصْلُ الصَّبْرِ الْحَبْسُ.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مصبورہ ایسی بکری جسے باندھ کر تیر مارے جائیں۔

ابوعبید کہتے ہیں کہ کوئی پرندہ یا کوئی ذی روح چیز کو باندھ کر تیروں سے مارا جائے۔

(۱۹۴۸۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ :دَخَلْتُ مَعَ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الْحَكَمِ بْنِ أَيُّوبَ فَرَأَى فِتْيَانًا أَوْ غِلْمَانًا قَدْ نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا فَقَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- أَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ أَوْجُهٍ أُخَرَ عَنْ شُعْبَةَ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۹۴۸۱) ہشام بن زید کہتے ہیں: میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ حکم بن ایوب کے پاس آیا تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بچوں کو دیکھا کہ مرغی کو باندھ کر تیر مار رہے ہیں تو فرمانے لگے: رسول اللہ ﷺ نے جانور کو باندھ کر قتل کرنے سے منع کیا ہے۔

(۱۹۴۸۲) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ فُورَكَ رَحِمَهُ اللَّهُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ وَهُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَإِذَا طَيْرٌ أَوْ دَجَاجَةٌ يَرْمُونَهَا فَلَمَّا رَأَوُا ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا تَفَرَّقُوا فَقَالَ: لَعَنَ اللَّهُ مَنْ فَعَلَ هَذَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- لَعَنَ مَنْ فَعَلَ هَذَا.

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ حَدِيثِ هُشَيْمٍ. [صحيح]

(۱۹۴۸۲) سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا کہ کسی پرندے یا مرغی کو باندھ کر تیر مارے جا رہے تھے۔ جب انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو منتشر ہو گئے۔ جس نے یہ کیا ہے اللہ اس پر لعنت کرے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا کرنے والے پر لعنت کی ہے۔

(۱۹۴۸۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ: أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي وَأَبُو مُحَمَّدٍ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْمُقْرِءُ وَأَبُو صَادِقٍ: مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْعَطَّارُ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ أَبُو عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: دَخَلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَلَى يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ ابْنُ الْعَاصِ وَغُلاَمٌ مِنْ بَنِيهِ رَابِطٌ دَجَاجَةً وَهُوَ يَرْمِيهَا فَمَشَى إِلَى الدَّجَاجَةِ فَحَلَّهَا ثُمَّ أَقْبَلَ بِهَا وَبِالْغُلاَمِ فَقَالَ لِيَحْيَى: ازْجُرُوا غُلاَمَكُمْ هَذَا عَنْ أَنْ يَصْبِرَ هَذَا الطَّيْرَ عَلَى الْقَتْلِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- نَهَى أَنْ تُصْبَرَ بَهِيمَةٌ وَإِنْ أَرَدْتُمْ أَنْ تَذْبَحُوهَا فَاذْبَحُوهَا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سَعِيدٍ. [صحيح]

(۱۹۴۸۳) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یحییٰ بن سعید کے پاس آئے تو ان کے بیٹے مرغی کو باندھ کر تیر مار رہے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مرغی کو کھول کر بچے کو لے کر آئے اور یحییٰ سے کہا کہ اپنے بچوں کو ڈانٹو۔ یہ اس پرندے کو باندھ کر قتل کر رہے تھے کیونکہ رسول اللہ نے جانور کو باندھ کر قتل کرنے سے منع کیا ہے۔ اگر تم ذبح کرنا چاہتے ہو تو کر لو۔

(۱۹۴۸۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: نَهَى النَّبِيُّ -ﷺ- أَنْ يُقْتَلَ شَيْءٌ مِنَ الدَّوَابِّ صَبْرًا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ هَارُونَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ. [صحيح]

(۱۹۴۸۴) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے کسی بھی جانور کو باندھ کر قتل کرنے سے منع کیا ہے۔

(۱۹٤۸۵) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَنْ لَبَنِ الْجَلاَّلَةِ وَعَنْ أَكْلِ الْمُجَثَّمَةِ وَعَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ.

(۱۹۴۸۵) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے گندگی کھانے والے جانور کے دودھ سے، باندھ کر مارے گئے جانور کے گوشت کھانے اور مشکیزہ کے منہ سے پینے سے منع فرمایا۔ [صحیح۔ مسلم ۱۹۵۹]

(۱۹٤۸٦) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ : عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَبَابَةَ الشَّاهِدُ بِهَمَذَانَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ : عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَسَنِ الأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُوَيْسٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلاَنِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَنِ الْخَطْفَةِ وَالنُّهْبَةِ وَالْمُجَثَّمَةِ وَعَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ.

قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ : الْمُجَثَّمَةُ هِيَ الْمَصْبُورَةُ أَيْضًا وَلَكِنَّهَا لاَ تَكُونُ إِلاَّ فِي الطَّيْرِ وَالأَرَانِبِ وَأَشْبَاهِ ذَلِكَ مِمَّا يَجْثُمُ بِالأَرْضِ وَغَيْرِهَا إِذَا لَزِمَهُ.

(۱۹۴۸۶) ابوثعلبہ خشنی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے اچکی ہوئی اور لوٹی ہوئی چیز اور باندھ کر مارے گئے جانور کے گوشت اور ہر کچلی والے درندے کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے۔

(۷۸) باب ذَكَاةِ مَا فِي بَطْنِ الذَّبِيحَةِ

ذبح شدہ جانور کے بچے کو ذبح کا بیان

(۱۹٤۸۷) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا تَمْتَامٌ وَابْنُ أَبِي قُمَاشٍ وَابْنُ زَوْزَانَ قَالُوا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرِ بْنِ سَلْمٍ الْبَجَلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : ذَكَاةُ الْجَنِينِ ذَكَاةُ أُمِّهِ.

وَكَذَلِكَ رَوَاهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ الْقَدَّاحُ الْمَكِّيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَمِنْ ذَلِكَ الْوَجْهِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ فِي كِتَابِ السُّنَنِ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ شُعَيْبٍ وَابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ. [ضعيف]

(۱۹۴۸۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پیٹ کے بچے کو ذبح کرنے کی بجائے اس کی والدہ کو ذبح کر دیا تو کافی ہے۔

(۱۹٤۸۸) أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا تَمْتَامٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْجَنِينِ فَقَالَ: كُلُوهُ إِنْ شِئْتُمْ.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ فِي كِتَابِ السُّنَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيِّ. [صحيح]

(۱۹۴۸۸) ابوسعید فرماتے ہیں کہ نے رسول اللہ سے بچے کے گوشت کے متعلق سوال کیا تو فرمایا: اگر چاہو تو کھالو۔

(۱۹۴۸۹) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ: عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِءُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدُنَا يَنْحَرُ النَّاقَةَ وَيَذْبَحُ الْبَقَرَةَ وَالشَّاةَ وَفِي بَطْنِهَا الْجَنِينُ أَيُلْقِيهِ أَمْ يَأْكُلُهُ؟ فَقَالَ: كُلُوهُ إِنْ شِئْتُمْ فَإِنَّ ذَكَاتَهُ ذَكَاةُ أُمِّهِ.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ فِي السُّنَنِ عَنْ مُسَدَّدٍ. [صحيح لغيره]

(۱۹۴۸۹) ابوسعید فرماتے ہیں کہ ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم اونٹنی ذبح کرتے ہیں۔ گائے یا بکری جس کے پیٹ میں بچہ ہو کیا ہم اس بچہ کو کھالیں یا گرادیں؟ فرمایا: اگر چاہو تو کھالو، کیونکہ بچے کی ماں کا ذبح کرنا بچے کو ذبح کرنے میں شمار کرلیا جائے گا۔

(۱۹۴۹۰) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَارِثِ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو يُوسُفَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. سُئِلَ عَنِ الْجَزُورِ وَالْبَقَرَةِ يُوجَدُ فِي بَطْنِهَا الْجَنِينُ قَالَ: إِذَا سَمَّيْتُمْ عَلَى الذَّبِيحَةِ فَذَكَاتُهُ ذَكَاةُ أُمِّهِ.

وَرُوِيَ ذَلِكَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَدَّادِ عَنْ يُونُسَ عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ مُخْتَصَرًا. [صحيح لغيره]

(۱۹۴۹۰) ابوسعید فرماتے ہیں کہ اونٹ، گائے جس کے پیٹ میں بچے ہوں کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا تو فرمایا: اونٹنی یا گائے کو ذبح کرنا اس کے بچے کا ذبح کرنا شمار کرلیا جائے گا۔

(۱۹۴۹۱) وَهُوَ فِيمَا أَنْبَأَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ: مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ الْمُزَكِّيَ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ وَاصِلٍ أَبُو عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ: جَبْرِ بْنِ نَوْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ذَكَاةُ الْجَنِينِ ذَكَاةُ أُمِّهِ.

وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي أَيُّوبَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ

وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَبِي أُمَامَةَ وَالْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ مَرْفُوعًا.

وَفِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُونَ فِي الْجَنِينِ إِذَا أَشْعَرَ فَذَكَاتُهُ ذَكَاةُ أُمِّهِ. [صحیح لغیرہ]

(۱۹۴۹۱) ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بچے کی ماں کو ذبح کر دینا یہ بچے کا ذبح کرنا بھی شمار ہوگا۔

(ب) ابن کعب بن مالک فرماتے ہیں کہ صحابہ بچے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس کی ماں کو ذبح کرنا بچے کا ذبیحہ شمار ہوگا۔

(۱۹۴۹۲) أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْمِهْرَجَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُزَكِّي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَسَنِ وَأَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُولُ: إِذَا نُحِرَتِ النَّاقَةُ فَذَكَاةُ مَا فِي بَطْنِهَا فِي ذَكَاتِهَا إِذَا كَانَ قَدْ تَمَّ خَلْقُهُ وَنَبَتَ شَعَرُهُ فَإِذَا خَرَجَ مِنْ بَطْنِهَا حَيًّا ذُبِحَ حَتَّى يَخْرُجَ الدَّمُ مِنْ جَوْفِهِ.

لَفْظُ حَدِيثِ ابْنِ بُكَيْرٍ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ وَهْبٍ بِذَكَاتِهَا وَالْبَاقِي سَوَاءٌ هَذَا هُوَ الصَّحِيحُ مَوْقُوفٌ.

[صحیح لغیرہ]

(۱۹۴۹۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب اونٹنی کو ذبح کیا جائے تو پیٹ کے بچے کو بھی ذبح شدہ شمار کیا جائے گا۔ جب بچہ مکمل ہو اور جسم کے بال اگے ہوں۔ جب بچہ پیٹ سے زندہ نکلے تو ذبح کیا جائے کہ اس کے پیٹ سے خون نکل آئے۔

(۱۹۴۹۳) وَقَدْ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ: مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ دَاوُدَ الْعَلَوِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدُوَيْهِ بْنِ سَهْلٍ الْمَرْوَزِيُّ الْمُطَّوِّعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ: مَعْمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَعْمَرٍ الْعَوْفِيُّ حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ مُجَاهِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ فِي الْجَنِينِ: ذَكَاتُهُ ذَكَاةُ أُمِّهِ أَشْعَرَ أَوْ لَمْ يُشْعِرْ.

رَوَاهُ أَبُو الْحَسَنِ: عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الدَّارَقُطْنِيُّ فِي كِتَابِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدُوَيْهِ الْمَرْوَزِيِّ هَذَا وَعَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ طَاهِرٍ. [صحیح]

(۱۹۴۹۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے جنین کے متعلق فرمایا: اس کی ماں کو ذبح کرنا بچے کا ذبیحہ شمار کیا جائے گا۔ اگرچہ بال اگے ہوں یا نہ اگے ہوں۔

(۱۹۴۹۴) أَخْبَرَنَا بِذَلِكَ أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَارِثِ الأَصْبَهَانِيُّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الْحَافِظُ فَذَكَرَهُ.

وَرُوِیَ مِنْ أَوْجُهٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَرْفُوعًا وَرَفْعُهُ عَنْهُ ضَعِیفٌ وَالصَّحِیحُ مَوْقُوفٌ.

(ت) وَفِی حَدِیثِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ فِی ذَكَاةِ الْجَنِینِ ذَكَاةُ أُمِّهِ. [منکر]

(۱۹۴۹۴) حارث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ جنین کو ذبح کرنے کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اس کی ماں کو ذبح کرنا بچے کا ذبح کرنا ہے۔

(۱۹۴۹۵) أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ : عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُبَیْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحُرْفِیُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِیمَ الشَّافِعِیُّ إِمْلاَءً حَدَّثَنَا أَبُو یَحْیَى : جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ یَعْنِی الرَّازِیَّ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا یَحْیَى بْنُ أَبِی زَائِدَةَ عَنْ إِدْرِیسَ عَنْ عَطِیَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : بَهِیمَةُ الأَنْعَامِ أُحِلَّتْ لَكُمْ وَذَكَاتُهُ ذَكَاةُ أُمِّهِ.

وَفِی حَدِیثِ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ أَبِی ثُمَامَةَ الْبَصْرِیِّ سَمِعَ حَنْظَلَةَ أَبَا خَلْدَةَ قَالَ قَالَ عَمَّارُ بْنُ یَاسِرٍ : یَا حَنْظَلَةُ أُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِیمَةُ الأَنْعَامِ وَإِنَّمَا أُنْزِلَتْ فِیمَا أُبْهِمَ عَلَیْهِ الرَّحِمُ إِذَا تَمَّ خَلْقُهُ وَنَبَتَ شَعَرُهُ فَذَكَاتُهُ ذَكَاةُ أُمِّهِ.

[منکر]

(۱۹۴۹۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چوپائے تمہارے لیے حلال کیے گئے۔ جنین کی ماں کو ذبح کرنا بچے کا ذبح شمار کیا جائے گا۔

(ب) حضرت عمار بن یاسر فرماتے ہیں: اے حنظلہ! تمہارے لیے چوپائے حلال کیے گئے ہیں۔ جب بچے پر بال آ جائیں تخلیق مکمل ہو جائے تو ماں کو ذبح کرنا بچے کو ذبح کرنے کے حکم میں ہے۔

(۱۹۴۹۶) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِیمَ الْفَارِسِیُّ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ : إِبْرَاهِیمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَیْمَانَ بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِیلَ الْبُخَارِیُّ قَالَ قَالَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ.

(۱۹۴۹۷) أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو مَنْصُورٍ النَّضْرَوِیُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا سَعِیدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا جَرِیرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ قَابُوسَ قَالَ : ذُبِحَتْ فِی الْحَیِّ بَقَرَةٌ فَوَجَدْنَا فِی بَطْنِهَا جَنِینًا فَشَوَیْنَاهُ وَقَلَیْنَا إِلَى أَبِی ظَبْیَانَ فَتَنَاوَلَ لُقْمَةً مِنْهُ فَقَالَ : هَذَا الَّذِی حَدَّثَنَا بِهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ مِنْ بَهِیمَةِ الأَنْعَامِ. وَرَوَاهُ أَیْضًا طَاوُسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَرُوِّینَا عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ فِی بَهِیمَةِ الأَنْعَامِ : هُوَ الْجَنِینُ ذَكَاتُهُ ذَكَاةُ أُمِّهِ. [ضعیف]

(۱۹۴۹۷) قابوس فرماتے ہیں کہ ایک جنین والی گائے ذبح کی گئی۔ ہم اس کے جنین کو بھون کر ابی ظبیان کے پاس لائے تو

انہوں نے ایک لقمہ لے کر فرمایا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ بہیمۃ الانعام میں سے ہے۔

عکرمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ جنین کی ماں کا ذبح جنین کا ذبح ہے۔

(۱۹۴۹۸) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :الْجَنِينُ ذَكَاتُهُ ذَكَاةُ أُمِّهِ. [ضعيف]

(۱۹۴۹۸) مغیرہ ابراہیم سے نقل فرماتے ہیں کہ جنین کی ماں کا ذبح کرنا جنین کا ذبح کرنا ہے۔

(۱۹۴۹۹) قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :ذَكَاتُهُ ذَكَاةُ أُمِّهِ. [حسن]

(۱۹۴۹۹) زبیر بن عدی ابراہیم سے نقل فرماتے ہیں کہ جنین کی ماں کو ذبح کرلیں تو جنین بھی ماں کے حکم میں ہے۔

(۱۹۵۰۰) قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : كَانَ يُقَالُ إِنَّمَا هُوَ رُكْنٌ مِنْ أَرْكَانِهَا ذَكَاتُهُ ذَكَاةُ أُمِّهِ. [حسن]

(۱۹۵۰۰) زبیر بن عدب ابراہیم سے نقل فرماتے ہیں کہ ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ جنین کی ماں کو ذبح کردیں تو جنین بھی اس کے حکم میں ہے۔

(۱۹۵۰۱) قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : كُلْهُ أَشْعَرَ أَوْ لَمْ يُشْعِرْ إِنْ لَمْ تَقْذَرْهُ يَعْنِي الْجَنِينَ.

قَالَ يَعْقُوبُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :لاَ يَكُونُ ذَكَاةُ نَفْسٍ ذَكَاةَ نَفْسَيْنِ. [حسن]

(۱۹۵۰۱) ابراہیم فرماتے ہیں کہ جنین کو کھالو اگرچہ بال ہوں یا نہ ہوں۔ اگر جنین خراب نہ ہو۔

(۱۹۵۰۲) قَالَ يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُثْمَانَ أَخْبَرَنَا الْبَتِّيُّ قَالَ : كَانَ حَمَّادٌ إِذَا قَالَ بِرَأْيِهِ أَصَابَ وَإِذَا قَالَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ أَخْطَأَ.

وَرُوِّينَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَالْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ وَعَامِرٍ الشَّعْبِيِّ وَعَطَاءٍ وَطَاوُسٍ وَمُجَاهِدٍ وَنَافِعٍ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى وَعِكْرِمَةَ وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ نَحْوَ قَوْلِنَا.

(۱۹۵۰۲) حماد اپنی رائے سے درست بات کہتے ہیں، جبکہ ابراہیم خطا کرتے ہیں۔

جماع أَبْوَابِ كَسْبِ الْحَجَّامِ

سینگی لگانے والے کی کمائی کا حکم

(۷۹)باب التَّنْزِيهِ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ

حجام کی کمائی سے بچنے کا بیان

(۱۹۵۰۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مَحْمُويَهِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ : اشْتَرَى أَبِي عَبْدًا حَجَّامًا فَأَمَرَ بِمَحَاجِمِهِ فَكُسِرَتْ وَقَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الْبَغِيِّ وَثَمَنِ الدَّمِ وَلَعَنَ الْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَآكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ وَلَعَنَ الْمُصَوِّرَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ آدَمَ. [صحیح]

(۱۹۵۰۲) عون بن ابی حجیفہ کہتے ہیں: میرے والد نے سینگی لگانے والا غلام خریدا۔ اس کو سینگی لگانے کا کہا تو وہ ٹوٹ گئی۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کتے کی قیمت، زانیہ کی کمائی، خون کی قیمت، سرمہ بھرنے اور بھروانے والی کی کمائی، سود کھانے اور کھلانے والے کی کمائی سے منع فرمایا اور تصویریں بنانے والے پر لعنت کی۔

(۱۹۵۰۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ : إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ الأَوْزَاعِيَّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ قَارِظٍ حَدَّثَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : كَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ وَثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ.

أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الأَوْزَاعِيِّ. [صحیح۔ مسلم ۱۵۶۸]

(۱۹۵۰۳) رافع بن خدیج فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سینگی لگانے والے کی کمائی حرام، زانیہ عورت کی کمائی حرام اور کتے کی قیمت وصول کرنا حرام ہے۔

(۱۹۵۰۵) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ الإِمَامُ حَدَّثَنَا أَبُو قُدَامَةَ

حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- قَالَ : شَرُّ الْكَسْبِ مَهْرُ الْبَغِيِّ وَثَمَنُ الْكَلْبِ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ . [صحيح۔ تقدم قبله]

(۱۹۵۰۵) رافع بن خدیج نبی ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ بدترین کمائی زانیہ عورت کی، کتے کی قیمت اور حجام کی کمائی ہے۔

(۱۹۵۰۶) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ وَأَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُحَيِّصَةَ : أَنَّ مُحَيِّصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلَ النَّبِيَّ -ﷺ- عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَنَهَاهُ عَنْهُ فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُهُ حَتَّى قَالَ : أَطْعِمْهُ رَقِيقَكَ وَاعْلِفْهُ نَاضِحَكَ . [صحيح]

(۱۹۵۰۶) محیصہ نے نبی ﷺ سے حجام کی کمائی کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے منع فرمایا۔ وہ آپ ﷺ سے بات کرتا رہا۔ آپ نے فرمایا: اپنے غلام کو کھانا کھلاؤ اور جانور کو گھاس کھلاؤ۔

(۱۹۵۰۷) وَأَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا وَأَبُو بَكْرٍ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ (ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْمِهْرَجَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُزَكِّي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ مُحَيِّصَةَ أَحَدِ بَنِي حَارِثَةَ عَنْ أَبِيهِ : أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- فِي إِجَارَةِ الْحَجَّامِ فَنَهَاهُ عَنْهَا فَلَمْ يَزَلْ يَسْأَلُهُ حَتَّى قَالَ : اعْلِفْهُ نَاضِحَكَ وَرَقِيقَكَ .

[صحيح۔ تقدم قبله]

(۱۹۵۰۷) ابن محیصہ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ اس نے حجام کی کمائی کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے منع فرما دیا۔ وہ سوال کرتا رہا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے اونٹ کو چارہ دو اور غلام کو کھانا مہیا کرو۔

(۱۹۵۰۸) أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا ابْنُ مِلْحَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي عُفَيْرٍ الأَنْصَارِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنْ مُحَيِّصَةَ بْنِ مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّهُ كَانَ لَهُ غُلاَمٌ حَجَّامٌ يُقَالُ لَهُ نَافِعٌ فَانْطَلَقَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- يَسْأَلُهُ عَنْ خَرَاجِهِ فَقَالَ : لاَ تَقْرَبْهُ . فَرَدَّهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَ : اعْلِفْ بِهِ النَّاضِحَ وَاجْعَلْهُ فِي كَرِشِهِ . [ضعيف]

(۱۹۵۰۸) محیصہ بن مسعود انصاری کا ایک حجام غلام تھا جس کا نام نافع تھا۔ اس نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے خراج کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: اس کے قریب بھی نہ جاؤ۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو واپس کر دیا اور فرمایا: اپنے اونٹ کو چارہ دو اور اس کو اپنا ساتھی تصور کرو۔

(۸۰)باب الرُّخْصَةِ فِي كَسْبِ الْحَجَّامِ

حجام کی کمائی میں رخصت کا بیان

(۱۹۵۰۹) أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُحَمَّدَابَاذِيُّ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السَّعْدِيُّ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- حَجَمَهُ أَبُو طَيْبَةَ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ مَوَالِيَهُ فَخَفَّفُوا عَنْهُ مِنْ ضَرِيبَتِهِ وَقَالَ : خَيْرُ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ وَلاَ تُعَذِّبُوا صِبْيَانَكُمْ بِالْغَمْزِ مِنَ الْعُذْرَةِ .
أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ مِنْ أَوْجُهٍ عَنْ حُمَيْدٍ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۹۵۰۹) حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ ابو طیبہ نے رسول اللہ ﷺ کو سینگی لگائی تو آپ ﷺ نے دو صاع کھانے کے دینے کا فرمایا۔ اس کے مالکوں سے بات کی کہ اس کے خراج کو کم کردیں اور فرمایا: تمہاری بہترین دوائی سینگی لگانا ہے۔ قسط بحری کا استعمال اور اپنے بچوں کو گلے کی تکلیف کی وجہ سے دبا کر تکلیف نہ دو۔

(۱۹۵۱۰) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : حَجَمَ أَبُو طَيْبَةَ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ وَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يُخَفِّفُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُوسُفَ عَنْ مَالِكٍ. [صحيح۔ تقدم قبله]

(۱۹۵۱۰) حضرت انس فرماتے ہیں کہ ابو طیبہ نے رسول اللہ ﷺ کو سینگی لگائی تو اسے ایک صاع کھجور دی گئی۔ اور آپ ﷺ نے اس کے خراج میں بھی تخفیف فرمائی۔

(۱۹۵۱۱) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مَحْمُويَهِ الْعَسْكَرِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَلاَنِسِيُّ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ : دَعَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- غُلاَمًا فَحَجَمَهُ وَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ أَوْ صَاعَيْنِ أَوْ مُدٍّ أَوْ مُدَّيْنِ وَكَلَّمَ فِيهِ فَخُفِّفَ مِنْ ضَرِيبَتِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ آدَمَ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ شُعْبَةَ. [صحيح۔ تقدم قبله]

(۱۹۵۱۱) حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک غلام کو منگوا کر سینگی لگوانے کے بعد ایک یا دو صاع، ایک یا دو مد ادا کرنے کا کہا اور اس کے خراج کی کمی کا بھی حکم دیا۔

(۱۹۵۱۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ وَأَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ قَالاَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يَحْتَجِمُ وَلاَ يَظْلِمُ أَحَدًا أَجْرَهُ.

أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ. [صحیح۔ تقدم قبله]

(۱۹۵۱۲) حضرت انس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سینگی لگوا کر کسی کی مزدوری میں ظلم نہ کرتے تھے۔

(۱۹۵۱۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ الْفَقِيهُ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ قَالاَ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَفَّانُ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ الْعَمِّيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- احْتَجَمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَاسْتَعَطَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ مُعَلَّى بْنِ أَسَدٍ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَفَّانَ. [صحیح۔ متفق علیه]

(۱۹۵۱۳) حضرت عبداللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سینگی لگوانے کے بعد حجام کو زیادہ مزدوری دی۔

(۱۹۵۱۴) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- حَجَمَهُ عَبْدٌ لِبَنِي بَيَاضَةَ فَأَعْطَاهُ أَجْرَهُ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُعْطِهِ وَأَمَرَ مَوَالِيَهُ أَنْ يُخَفِّفُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ. [صحیح۔ متفق علیه]

(۱۹۵۱۴) حضرت عبداللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ بنو بیاضہ کے غلام نے آپ ﷺ کو سینگی لگوائی۔ آپ نے اسے مزدوری ادا کی۔ اگر سینگی کی مزدوری حرام ہوتی تو آپ ﷺ ادا نہ کرتے اور اس کے مالکوں کو خراج کم کرنے کا حکم دیا۔

(۱۹۵۱۵) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَلَوْ عَلِمَهُ خَبِيثًا لَمْ يُعْطِهِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُسَدَّدٍ. [صحیح۔ متفق علیه]

(۱۹۵۱۵) حضرت عبداللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سینگی لگوا کر مزدوری ادا کی۔ اگر اس کو حرام خیال کرتے تو ادا نہ کرتے۔

(۱۹۵۱۶) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ وَمُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ

عَبَّاسٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- احْتَجَمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَلَوْ كَانَ خَبِيثًا لَمْ يُعْطِهِ.
وَرَوَاهُ أَيْضًا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَرِوَايَةُ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مُرْسَلَةٌ.

[صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۹۵۱۶) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سینگی لگوا کر مزدوری ادا کی۔ اگر اس کو حرام خیال کرتے تو ادا نہ کرتے۔

(۱۹۵۱۷) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَسَنِ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ هُوَ الأَصَمُّ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ
(ح) وَأَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- احْتَجَمَ وَآجَرَهُ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُعْطِهِ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۹۵۱۷) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سینگی لگوا کر مزدوری ادا کی۔ اگر اس کو حرام خیال کرتے تو کبھی بھی نہ دیتے۔

(۱۹۵۱۸) أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ وَسُلَيْمَانُ قَالاَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ قَالَ أُنْبِئْتُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- وَآجَرَهُ وَلَوْ رَأَى بِهِ بَأْسًا لَمْ يُعْطِهِ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۹۵۱۸) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سینگی لگوا کر حجام کو مزدوری ادا کی۔ اگر مزدوری کو حرام خیال فرماتے تو ادا نہ کرتے۔

(۱۹۵۱۹) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا وَأَبُو بَكْرٍ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ : احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- وَقَالَ لِلْحَاجِمِ : اشْكُمُوهُ. [ضعیف]

(۱۹۵۱۹) طاؤس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سینگی لگوا کر حجام کو عطیہ دینے کا حکم دیا۔

(۱۹۵۲۰) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ فُورَكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : احْتَجَمَ النَّبِيُّ -ﷺ- وَأَمَرَنِي فَأَعْطَيْتُ الْحَجَّامَ أَجْرَهُ. وَهَذَا أَوْلَى وَأَشْبَهُ بِمَا مَضَى مِمَّا رُوِيَ عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : كَسْبُ الْحَجَّامِ مِنَ السُّحْتِ. [منکر]

(۱۹۵۲۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سینگی لگوا کر مجھے حجام کو مزدوری ادا کرنے کا حکم دیا۔ عبداللہ بن

ضمرہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ حجام کی کمائی حرام کی ہے۔

(۱۹۵۲۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ هُوَ الأَصَمُّ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ قَالَ قَالَ الشَّافِعِيُّ : وَقَدْ رُوِىَ أَنَّ رَجُلاً ذَا قَرَابَةٍ لِعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدِمَ عَلَيْهِ فَسَأَلَهُ عَنْ مَعَاشِهِ فَذَكَرَ لَهُ غَلَّةَ حَمَّامٍ وَكَسْبَ حَجَّامٍ أَوْ حَجَّامَيْنِ فَقَالَ : إِنَّ كَسْبَكُمْ لَوَسِخٌ أَوْ قَالَ لَدَنِسٌ أَوْ لَدَنِيءٌ أَوْ كَلِمَةً تُشْبِهُهَا. [صحیح]

(۱۹۵۲۱) امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا رکن قرابت داران کے پاس آیا تو آپ نے ان سے معاش کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے حمام یا حجام کا ذکر کیا یا دو حجاموں کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: تمہاری کمائی تو گندگی ہے یا ''لدنس یا لدنی'' یا اس جیسا دوسرا لفظ ذکر کیا۔ حجام کی کمائی گندی ہے۔

(۱۹۵۲۲) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَسَنِ وَأَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ : أَنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ تَتَكَرَّمُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- لِلأَنْصَارِيِّ اجْعَلْهُ فِي عَلَفِ نَاضِحِ الْيَتِيمِ. [ضعیف]

(۱۹۵۲۲) عبد الرحمن بن ابی الزناد اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ قریش حجام کی کمائی کو معزز جانتے تھے۔ اگر یہ حرام ہوتی تو نبی ﷺ یہ نہ فرماتے کہ یتیم کے اونٹ کے چارے میں استعمال کرو۔

(۸۱) باب مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْحِجَامَةِ عَلَى طَرِيقِ الاِخْتِصَارِ حَدِيثُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَدْ مَضَى

مختصر سینگی لگوانے کی فضیلت کا بیان انس ابن مالک کی حدیث گذر چکی ہے

(۱۹۵۲۳) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَسَنِ وَأَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ أَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ : أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَادَ الْمُقَنَّعَ ثُمَّ قَالَ : لاَ أَبْرَحُ حَتَّى يَحْتَجِمَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّ فِيهِ شِفَاءً.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ تَلِيدٍ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ هَارُونَ بْنِ مَعْرُوفٍ وَأَبِي الطَّاهِرِ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۹۵۲۳) حضرت جابر سرڑھانپ کر آئے اور فرمایا، میں ہمیشہ سینگی لگواتا رہا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اس میں شفا ہے۔

(۱۹۵۲٤) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : إِنَّ أَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ أَوْ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ وَلاَ تُعَذِّبُوا صِبْيَانَكُمْ بِالْغَمْزِ . أَخْرَجَاهُ فِي الصَّحِيحِ كَمَا مَضَى . [صحیح۔ متفق علیه]

(۱۹۵۲٤) حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری بہترین دوائی سینگی لگوانا اور قسط بحری کا استعمال ہے اور چوکا دے کر بچوں کو تکلیف دو۔

(۱۹۵۲۵) أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْهَيْثَمِ الشَّعْرَانِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ أَبَا هِنْدٍ حَجَمَ النَّبِيَّ -ﷺ- فِي يَافُوخِهِ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهِ وَقَالَ : إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ شِفَاءٌ مِمَّا تَدَاوَوْنَ بِهِ فَالْحِجَامَةُ . [ضعيف]

(۱۹۵۲۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابو ہند نے نبی ﷺ کو کنپٹی میں سینگی لگائی۔ آپ نے فرمایا: اگر کسی دوا میں شفا ہوتی تو وہ سینگی تھی۔

(۱۹۵۲٦) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي أَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُنِيبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ هُوَ ابْنُ عُمَيْرٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ أَبِي حُرٍّ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ فَدَعَا الْحَجَّامَ فَعَلَّقَ عَلَيْهِ مَحَاجِمَ قُرُونٍ ثُمَّ شَرَطَهُ بِشَفْرَةٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَعْرَابِيٌّ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذَا يَقْطَعُ جِلْدَكَ قَالَ : هَذَا الْحَجْمُ . قَالَ : وَمَا الْحَجْمُ؟ قَالَ : مِنْ خَيْرِ دَوَاءٍ يَتَدَاوَى بِهِ النَّاسُ . [صحیح]

(۱۹۵۲٦) سمرہ بن جندب فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے حجام کو بلایا جس کے پاس سینگ کی بنی ہوئی سینگی تھی۔ اس نے آپ کا تھوڑا سا گوشت کاٹا اور ایک اعرابی نے آ کر کہا: اے اللہ کے رسول! اس نے آپ ﷺ کا چمڑا کاٹا ہے۔ فرمایا: یہ سینگی ہے۔ اس نے پوچھا: سینگی کیا ہوتی ہے؟ فرمایا: یہ ایک قسم کی دوا ہے جس کا لوگ استعمال کرتے ہیں۔

(۱۹۵۲۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِ حَدَّثَنَا فَائِدٌ مَوْلَى عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ مَوْلاَهُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ جَدَّتِهِ سَلْمَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا خَادِمِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- قَالَتْ : مَا كَانَ أَحَدٌ يَشْتَكِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَجَعًا فِي رَأْسِهِ إِلاَّ قَالَ : احْتَجِمْ . وَلاَ وَجَعًا فِي رِجْلَيْهِ

إِلاَّ قَالَ :اخْضِبْهُمَا . [صحيح]

(۱۹۵۲۷) علی بن رافع اپنی دادی سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو جب بھی کوئی سر درد کی شکایت کرتا تو آپ ﷺ سینگی لگانے کا حکم دیتے۔

اگر پاؤں کے درد کی شکایت کرتا تو آپ ﷺ مہندی لگانے کا حکم دیتے۔

(۱۹۵۲۸) وَأَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ :مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُحَمَّدَابَاذِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو قِلاَبَةَ : عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيُّ الْبَصْرِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِي عَنْ أَيُّوبَ بْنِ حَسَنٍ عَنْ جَدَّتِهِ سَلْمَى قَالَتْ :مَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَشْكُو إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَجَعَ رَأْسِهِ إِلاَّ أَمَرَهُ بِالْحِجَامَةِ وَلاَ وَجَعَ رِجْلَيْهِ إِلاَّ أَمَرَهُ أَنْ يَخْضِبَهُمَا بِالْحِنَّاءِ.

أَيُّوبُ بْنُ حَسَنٍ هُوَ ابْنُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي رَافِعٍ وَقَدِ اخْتُلِفَ فِيهِ عَلَى ابْنِ أَبِي الْمَوَالِي. [صحيح]

(۱۹۵۲۸) ایوب بن حسن اپنی دادی سلمہ سے نقل فرماتے ہیں کہ اگر کوئی سر درد کی شکایت کرتا تو آپ ﷺ سینگی لگوانے کا حکم دیتے۔ اگر کوئی پاؤں کی تکلیف کی شکایت کرتا تو آپ ﷺ مہندی لگانے کا حکم فرماتے۔

(۸۲) باب مَوْضِعِ الْحِجَامَةِ
سینگی لگوانے کی جگہ

(۱۹۵۲۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ :مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ التَّاجِرُ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ : مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا الأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ قَالَ أَخْبَرَنِي عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- وَهُوَ مُحْرِمٌ فِي رَأْسِهِ مِنْ صُدَاعٍ كَانَ بِهِ أَوْ وَثْيٍ وَاحْتَجَمَ فِي مَاءٍ يُقَالُ لَهُ لَحْيُ جَمَلٍ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنِ الأَنْصَارِيِّ وَأَخْرَجَهُ أَيْضًا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِمَعْنَاهُ وَقَدْ مَضَى فِي كِتَابِ الْحَجِّ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۹۵۲۹) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حالت احرام سر درد کی وجہ سے سر اور موچ کی وجہ سے سینگی لگوائی اور یہ جگہ لحی جمل کہلاتی تھی۔

(۱۹۵۳۰) حَدَّثَنَا السَّيِّدُ أَبُو الْحَسَنِ :مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ دَاوُدَ الْعَلَوِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ :مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو الأَزْهَرِ السَّلِيطِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- احْتَجَمَ عَلَى ظَهْرِ قَدَمِهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

كَذَا فِي هَذِهِ الرِّوَايَةِ عَلَى ظَهْرِ قَدَمِهِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ بُحَيْنَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي رَأْسِهِ وَالْعَدَدُ أَوْلَى بِالْحِفْظِ مِنَ الْوَاحِدِ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ فَعَلَ ذَلِكَ مَرَّتَيْنِ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَاللَّهُ أَعْلَمُ. [صحيح]

(۱۹۵۳۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالتِ احرام میں اپنے پاؤں کے اوپر سینگی لگوائی۔

(۱۹۵۳۱) أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ وَأَبُو مُسْلِمٍ قَالاَ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ -صلى الله عليه وسلم- احْتَجَمَ عَلَى وَرِكِهِ مِنْ وَثْيٍ كَانَ بِهِ.

كَذَا قَالَ مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَلَى وَرِكِهِ. [صحيح]

(۱۹۵۳۱) جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے موچ کی وجہ سے سرین پر سینگی لگوائی۔

(۱۹۵۳۲) وَقَدْ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ فُورَكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ -صلى الله عليه وسلم- احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ مِنْ وَثْيٍ كَانَ بِوَرِكِهِ أَوْ قَالَ بِظَهْرِهِ فَكَأَنَّهُ -صلى الله عليه وسلم- احْتَجَمَ فِي رَأْسِهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ مِنْ وَثْيٍ كَانَ بِهِ أَوْ صُدَاعٍ كَمَا رُوِّينَا فِي حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. [صحيح]

(۱۹۵۳۲) جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالتِ احرام میں موچ کی وجہ سے سرین پر سینگی لگوائی۔ گویا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موچ یا سر درد کی وجہ سے سینگی لگوائی۔

(۱۹۵۳۳) أَخْبَرَنَا أَبُو الْخَيْرِ: جَامِعُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُحَمَّدَابَاذِيُّ (ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الْمُزَكِّي أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ: أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدُوسٍ الْعَنَزِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عُثْمَانَ اللاَّحِقِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ وَهُوَ ابْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ يَحْتَجِمُ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- ثَلاَثًا اثْنَيْنِ فِي الأَخْدَعَيْنِ وَوَاحِدًا فِي الْكَاهِلِ.

[صحيح]

(۱۹۵۳۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین مرتبہ سینگی لگواتے دو مرتبہ رخسار اور ایک مرتبہ کولہے پر۔

(۱۹۵۳۴) أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنِي ابْنُ مُصَفًّى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ هُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي ابْنُ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ الأَنْمَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ حَدَّثَهُ: أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- كَانَ يَحْتَجِمُ عَلَى هَامَتِهِ وَبَيْنَ كَتِفَيْهِ وَيَقُولُ: مَنْ أَهْرَاقَ مِنْ هَذِهِ الدِّمَاءِ فَلاَ يَضُرُّهُ أَنْ لاَ يَتَدَاوَى بِشَيْءٍ. أَظُنُّهُ قَالَ لِشَيْءٍ. [ضعيف]

(۱۹۵۳۴) ابو کبشہ انماری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کندھے اور سر کے درمیان سینگی لگاتے۔ فرمایا: جس نے یہ خون

بہایا۔ اس کو کوئی چیز بھی نقصان نہ دے گی اگرچہ وہ دوائی نہ بھی کرے۔

(۸۳) باب مَا جَاءَ فِي وَقْتِ الْحِجَامَةِ

سینگی لگوانے کا کیا وقت ہے

(۱۹۵۳۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ : الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُمَحِيُّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :مَنِ احْتَجَمَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَإِحْدَى وَعِشْرِينَ كَانَ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ . [صحیح]

(۱۹۵۳۵) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے سترہ، انیس اور اکیس تاریخ کو سینگی لگوائی تو اسے ہر بیماری سے شفا مل جائے گی۔

(۱۹۵۳۶) وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ فُورَكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : خَيْرُ مَا تَحْتَجِمُونَ فِيهِ سَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَإِحْدَى وَعِشْرِينَ .

وَرَوَاهُ أَيْضًا الزُّهْرِيُّ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- مُرْسَلاً . [صحیح]

(۱۹۵۳۶) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین تاریخیں سترہ، انیس اور اکیس ہیں جس میں سینگی لگوائی جائے۔

(۱۹۵۳۷) وَرَوَى سَلاَّمُ بْنُ سَلْمٍ الطَّوِيلُ وَهُوَ مَتْرُوكٌ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- قَالَ :مَنِ احْتَجَمَ يَوْمَ الثُّلاَثَاءِ لِسَبْعَ عَشْرَةَ مِنَ الشَّهْرِ كَانَ دَوَاءً لِدَاءِ السَّنَةِ .

أَخْبَرَنَاهُ أَبُو سَعْدٍ الْمَالِينِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ بْنُ عَدِيٍّ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا سَلاَّمٌ الطَّوِيلُ فَذَكَرَهُ . [ضعیف]

(۱۹۵۳۷) معقل بن یسار نبی ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ جس نے منگل کے دن سترہ تاریخ کو سینگی لگوائی اس کے لیے سال کی بیماریوں سے دوا بن جائے گی۔

(۱۹۵۳۸) وَرُوِيَ عَنْ زَيْدٍ كَمَا أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَنَسٍ رَفَعَهُ قَالَ :مَنِ احْتَجَمَ يَوْمَ الثُّلاَثَاءِ لِسَبْعَ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنَ الشَّهْرِ أَخْرَجَ اللَّهُ مِنْهُ دَاءَ سَنَةٍ . [ضعیف]

(۱۹۵۳۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ مرفوع حدیث بیان کرتے ہیں کہ جس نے منگل کے دن سترہ تاریخ کو سینگی لگوائی اللہ اس سے

سال کی بیماریاں ختم کر دیتے ہیں۔

(۱۹۵۳۹) وَرَوَاهُ أَبُو جَزِيٍّ : نَصْرُ بْنُ طَرِيفٍ بِإِسْنَادَيْنِ لَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرْفُوعًا وَهُوَ مَتْرُوكٌ لاَ يَنْبَغِي ذِكْرُهُ.

أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا تَمْتَامٌ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ قَالَ وَحَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ السِّيرَافِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْمِنْقَرِيُّ ح وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَهُوَ أَبُو سَلَمَةَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرَةَ : بَكَّارُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَتْنِي عَمَّتِي وَهِيَ كَبْشَةُ بِنْتُ أَبِي بَكْرَةَ : أَنَّ أَبَاهَا كَانَ يَنْهَى أَهْلَهُ عَنِ الْحِجَامَةِ يَوْمَ الثُّلاَثَاءِ وَيَزْعُمُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- : أَنَّ يَوْمَ الثُّلاَثَاءِ يَوْمُ الدَّمِ وَفِيهِ سَاعَةٌ لاَ يَرْقَأُ.

لَفْظُ حَدِيثِ أَبِي دَاوُدَ وَرِوَايَةُ ابْنِ عَبْدَانَ بِمَعْنَاهُ النَّهْيُ الَّذِي فِيهِ مَوْقُوفٌ غَيْرُ مَرْفُوعٍ وَإِسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَاللَّهُ أَعْلَمُ. [ضعیف]

(۱۹۵۳۹) کبشہ بنت ابی بکرہ کے والد اپنے گھر والوں کو منگل کے دن سینگی لگوانے سے منع فرماتے اور ان کا گمان تھا کہ اس دن ایک ایسی گھڑی ہے جس میں خون بند نہیں ہوتا۔

(۱۹۵۴۰) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ إِمْلاَءً أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَيُّوبَ بْنِ مَاسِي أَخْبَرَنَا أَبُو مُسْلِمٍ الْكَجِّيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَرْقَمَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : مَنِ احْتَجَمَ يَوْمَ الأَرْبِعَاءِ وَيَوْمَ السَّبْتِ فَرَأَى وَضَحًا فَلاَ يَلُومَنَّ إِلاَّ نَفْسَهُ . سُلَيْمَانُ بْنُ أَرْقَمَ ضَعِيفٌ.

وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ سَمْعَانَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ كَذَلِكَ أَيْضًا مَوْصُولاً وَهُوَ أَيْضًا ضَعِيفٌ وَرُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الصَّلْتِ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرْفُوعًا وَهُوَ أَيْضًا ضَعِيفٌ وَالْمَحْفُوظُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- مُنْقَطِعًا وَاللَّهُ أَعْلَمُ. [منکر]

(۱۹۵۴۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے بدھ اور ہفتہ کے دن سینگی لگوائی جس کی وجہ سے پھل بہری کی بیماری لاحق ہوگئی تو وہ مجھے ملامت نہ کرے۔

(۱۹۵۴۱) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ دَاوُدَ الْعَلَوِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدُوَيْهِ بْنِ سَهْلٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَمَّادٍ الآمُلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لاَ يَحْتَجِمُ فِيهَا مُحْتَجِمٌ إِلاَّ عَرَضَ لَهُ دَاءٌ لاَ يُشْفَى مِنْهُ.

عَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ ضَعِيفٌ.

وَرَوَى يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ الرَّازِيُّ وَهُوَ مَتْرُوكٌ بِإِسْنَادٍ لَهُ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ فِيهِ حَدِيثًا مَرْفُوعًا وَلَيْسَ بِشَيْءٍ. [ضعیف]

(۱۹۵۴۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن سینگی لگوانے سے ایسی بیماری پیدا ہو جاتی ہے جس کی دوا نہیں ہے۔

(۸۴) باب مَا جَاءَ فِي اسْتِحْبَابِ تَرْكِ الِاكْتِوَاءِ وَالِاسْتِرْقَاءِ

دم کروانے اور داغ دینے کو چھوڑ دینا مستحب ہے

(۱۹۵۴۲) أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْبَاغَنْدِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْغَسِيلِ ابْنُ حَنْظَلَةَ بْنِ الرَّاهِبِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ: إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ فَفِي شَرْطَةِ الْحَجَّامِ أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ أَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ. [صحيح]

(۱۹۵۴۲) حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہاری دواؤں میں شفاء ہوتی تو حجام کی سینگی، شہد پینے اور آگ سے داغنے میں ہوتی۔ لیکن میں داغ دینا پسند نہیں کرتا۔

(۱۹۵۴۳) وَأَخْبَرَنَا عَلِيٌّ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْغَسِيلِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ: أَتَانَا جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى بَيْتِنَا فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ: إِنْ كَانَ فِي أَدْوِيَتِكُمْ أَوْ مَا تَدَاوَوْنَ بِهِ خَيْرٌ فَشَرْطَةُ حَجَّامٍ أَوْ شَرْبَةُ عَسَلٍ أَوْ لَذْعَةٌ بِنَارٍ تُوَافِقُ دَاءً وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.

[صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۹۵۴۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہاری دواؤں میں خیر ہوتی تو وہ تین اشیاء ہیں ① سینگی لگانے میں ② شہد پینے میں ③ آگ سے داغنے میں۔ لیکن میں داغ دینے کو پسند نہیں کرتا۔

(۱۹۵۴۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنِي أَبُو الْحَسَنِ: عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ: مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ شُجَاعٍ

عَنْ سَالِمٍ الأَفْطَسِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- قَالَ : الشِّفَاءُ فِي ثَلاَثَةٍ فِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ أَوْ كَيَّةٍ بِنَارٍ وَأَنَا أَنْهَى أُمَّتِي عَنِ الْكَيِّ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۹۵۴۴) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تین چیزوں میں شفاء ہے: ① آگ سے داغنے میں ② شہد پینے میں ③ سینگی لگانے میں۔ لیکن میں نے اپنی امت کو داغ لگوانے سے منع کر دیا ہے۔

(۱۹۵۴۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ الصَّفَّارُ الأَصْبَهَانِيُّ إِمْلاَءً حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى : أَحْمَدُ بْنُ عِصَامِ بْنِ عَبْدِ الْمَجِيدِ الأَنْصَارِيُّ الأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ : كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ : أَيُّهُ سَاعَةِ الْبَارِحَةَ كَانَ كَذَا وَكَذَا؟ فَقُلْتُ : كَذَا وَكَذَا فَظَنَنْتُهُ ظَنَّ أَنِّي كُنْتُ أُصَلِّي فَقُلْتُ : إِنِّي لُدِغْتُ الْبَارِحَةَ فَقَالَ : أَلاَ اسْتَرْقَيْتَ فَقُلْتُ : إِنِّي سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ بُرَيْدَةَ بْنِ حُصَيْبٍ أَنَّهُ قَالَ : لاَ رُقْيَةَ إِلاَّ مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ. فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ . قَالَ فَقُلْتُ : مَنْ هُمْ؟ قَالَ : هُمُ الَّذِينَ لاَ يَسْتَرْقُونَ وَلاَ يَتَطَيَّرُونَ وَلاَ يَكْتَوُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ .

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ إِسْحَاقَ عَنْ رَوْحٍ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ حُصَيْنٍ.

[صحيح۔ متفق عليه]

(۱۹۵۴۵) حصین بن عبدالرحمن کہتے ہیں: میں سعید بن جبیر کے پاس بیٹھا تھا۔ فرماتے ہیں: گزشتہ رات میں اس طرح کہا۔ میرا گمان تھا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ میں نے کہا کہ گزشتہ رات مجھے ڈس لیا گیا۔ پوچھا: کیا تو نے دم کیا؟ میں نے کہا کہ شعبی بریدہ بن حصیب سے نقل فرماتے ہیں کہ دم صرف نظر اور زہریلے جانور کے ڈسنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے ستر ہزار لوگ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ راوی نے پوچھا: وہ کون سے لوگ؟ فرمایا: جو نہ دم کرواتے ہیں اور نہ ہی بدشگونی لیتے ہیں اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔

(۱۹۵۴۶) أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ حَدَّثَنِي مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَقَّارِ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ : مَنِ اكْتَوَى أَوِ اسْتَرْقَى فَقَدْ بَرِءَ مِنَ التَّوَكُّلِ.

وَقِيلَ عَنْهُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ حَسَّانَ بْنِ أَبِي وَجْزَةَ عَنْ عَقَّارٍ . وَقَدْ سَمِعَ مُجَاهِدٌ الْحَدِيثَ عَنْ عَقَّارٍ إِلاَّ أَنَّهُ لَمْ يَحْفَظْهُ فَأَمَرَ حَسَّانًا فَحَفِظَهُ لَهُ قَالَهُ جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ . [حسن]

(۱۹۵۴۶) مغیرہ بن شعبہ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے داغا یا دم کروایا اس کا توکل نہیں ہے۔

(۱۹۵۴۷) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فُورَكَ رَحِمَهُ اللَّهُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَنِ الْكَيِّ فَاكْتَوَيْنَا فَمَا أَفْلَحْنَا وَلاَ أَنْجَحْنَا . [صحيح]

(۱۹۵۴۷) حضرت عمران بن حصین فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں داغ دینے سے منع فرمایا: ہم نے داغ دیا تو ہم کامیاب نہ ہوئے۔

(۸۵) باب مَا جَاءَ فِي إِبَاحَةِ قَطْعِ الْعُرُوقِ وَالْكَيِّ عِنْدَ الْحَاجَةِ

رگ کو کاٹ کر بوقت ضرورت داغ دینے کا بیان

(۱۹۵۴۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- إِلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ طَبِيبًا فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا ثُمَّ كَوَاهُ عَلَيْهِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى . [صحيح۔ مسلم ۲۲۰۷]

(۱۹۵۴۸) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ابی بن کعب کے پاس طبیب کو بھیجا۔ اس نے رگ کاٹ کر داغ دیا۔

(۱۹۵۴۹) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : مَرِضَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرَضًا فَبَعَثَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ -ﷺ- طَبِيبًا فَكَوَاهُ عَلَى أَكْحَلِهِ .
أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ مِنْ أَوْجُهٍ عَنِ الأَعْمَشِ . [صحيح]

(۱۹۵۴۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابی بن کعب بیمار ہو گئے تو نبی ﷺ نے ان کے پاس طبیب کو بھیجا تو اس نے ان کی رگ کو داغ دیا۔

(۱۹۵۵۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوبَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ الإِمَامُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : رُمِيَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِي أَكْحَلِهِ فَحَسَمَهُ النَّبِيُّ -ﷺ- بِيَدِهِ ثُمَّ وَرِمَتْ فَحَسَمَهُ الثَّانِيَةَ.

لَفْظُ حَدِيثِ يَحْيَى رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى وَأَحْمَدَ بْنِ يُونُسَ. [صحيح۔ مسلم ۲۲۰۸]

(۱۹۵۵۰) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سعد بن معاذ کو رگ میں تیر لگ گیا تو نبی ﷺ نے اپنے ہاتھ سے داغا۔ زخم سوج گیا تو پھر دوبارہ داغ دیا۔

(۱۹۵۵۱) أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ وَأَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْفَارِسِيُّ قَالاَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- كَوَى أَسْعَدَ بْنَ زُرَارَةَ مِنَ الشَّوْكَةِ. [منكر]

(۱۹۵۵۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اسعد بن زرارہ کے زخم کو داغ دیا۔

(۱۹۵۵۲) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : جَاءَ نَفَرٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ صَاحِبًا لَنَا اشْتَكَى أَفَنَكْوِيهِ؟ قَالَ فَسَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ : إِنْ شِئْتُمْ فَاكْوُوهُ وَإِنْ شِئْتُمْ فَارْضِفُوهُ . يَعْنِي بِالْحِجَارَةِ.

وَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ بِمَعْنَاهُ وَقَالَ : فَارْضِفُوهُ بِالرَّضْفِ . [صحيح]

(۱۹۵۵۲) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک گروہ نے نبی ﷺ سے آ کر کہا: ہمارا ایک ساتھی بیمار ہے کیا ہم اس کو داغ دیں؟ راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ تھوڑی دیر خاموش رہے۔ پھر فرمایا: اگر چاہو لو ہے یا پتھر سے داغ دو۔

(ب) ابو اسحاق کی روایت میں ہے کہ پتھر سے داغ دو۔

(۱۹۵۵۳) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو مَنْصُورٍ : الظَّفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْعَلَوِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرِ بْنُ دُحَيْمٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : اشْتَكَى رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ فَاشْتَدَّ وَجَعُهُ فَنُعِتَ لَهُ الْكَيُّ فَأَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- فَسَأَلُوهُ فَسَكَتَ ثَلاَثًا فَقَالَ : إِنْ شِئْتُمْ وَإِنْ شِئْتُمْ فَارْضِفُوهُ بِالرَّضْفِ . [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۹۵۵۳) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری کی بیماری بڑھ گئی تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے داغنے کے متعلق پوچھا۔ آپ ﷺ خاموش رہے پھر فرمایا: اگر تم چاہو تو پتھر گرم کر کے داغ دو۔

(۱۹۵۵۴) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ

الْقَاضِي حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا رَيْحَانُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : أَذِنَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- لأَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الأَنْصَارِ يَرْقُوا مِنَ الْحُمَةِ وَأَذِنَ بِرُقْيَةِ الْعَيْنِ وَالنَّفْسِ وَقَالَ أَنَسٌ : كُوِيتُ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ وَرَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- حَيٌّ وَشَهِدَنِي أَبُو طَلْحَةَ وَأَنَسُ بْنُ النَّضْرِ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَبُو طَلْحَةَ كَوَانِي.

قَالَ الْبُخَارِيُّ وَقَالَ عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ وَسَاقَ هَذَا الْحَدِيثَ بَعْدَ حَدِيثِ عَارِمٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ وَأَنَسَ بْنَ النَّضْرِ كَوَيَاهُ وَكَوَاهُ أَبُو طَلْحَةَ بِيَدِهِ. [صحیح۔ بدون قول ولانعس]

(۱۹۵۵۴) حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کو زہریلے جانور کے ڈسنے کی وجہ سے دم کرنے کی اجازت دی۔ اسی طرح نظر وغیرہ کے دم کی بھی اجازت دی۔ حضرت انس فرماتے ہیں: ذات الجنب کی وجہ سے نبی ﷺ کی زندگی میں داغا جاتا تھا اور میرے دغوانے کے وقت ابوطلحہ، انس بن نضر، زید بن ثابت، ابوطلحہ موجود تھے۔

(ب) ابوقلابہ حضرت انس سے بیان کرتے ہیں کہ ابوطلحہ اور انس بن نضر نے داغ دیا تھا۔

(۱۹۵۵۵) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْمُقْرِءُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ قَرَأَ جَرِيرٌ كُتُبًا لأَبِي قِلاَبَةَ قَالَ أَيُّوبُ قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي قِلاَبَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كُوِيتُ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ فَشَهِدَنِي أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ وَأَبُو طَلْحَةَ كَوَانِي.

[صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۹۵۵۵) ابوقلابہ حضرت انس سے نقل فرماتے ہیں کہ ذات الجنب کی بیماری سے مجھے داغ دیا گیا تو انس بن نضر اور ابوطلحہ نے میرے دغوانے کی گواہی دی۔

(۱۹۵۵۶) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ : أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اكْتَوَى مِنَ اللَّقْوَةِ وَكَوَى ابْنَهُ وَاقِدًا. وَأَخْبَرَنَا ابْنُ بِشْرَانَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّهُ اكْتَوَى مِنَ اللَّقْوَةِ وَاسْتَرْقَى مِنَ الْعَقْرَبِ. [صحیح]

(۱۹۵۵۶) نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ اس نے لقوہ کی بیماری کی وجہ سے داغا اور بچھو کے ڈسنے کی وجہ سے دم کیا۔

(۸۶) باب مَا جَاءَ فِی إِبَاحَةِ التَّدَاوِی

دوائی کرنے کی اجازت کا بیان

(۱۹۵۵۷) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِءُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْقَاضِی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِی بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِیُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِی رَبَاحٍ عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ -ﷺ- قَالَ : إِنَّ اللَّهَ لَمْ يُنْزِلْ دَاءً إِلاَّ أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ فِی الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ أَبِی أَحْمَدَ. [صحیح۔ بخاری ۵۶۷۸]

(۱۹۵۵۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ نے جو بیماری پیدا کی اس کا علاج بھی رکھا ہے۔

(۱۹۵۵۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ وَأَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِی إِسْحَاقَ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِی عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- أَنَّهُ قَالَ : لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَإِذَا أُصِيبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَأَ بِإِذْنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِی الصَّحِيحِ عَنْ هَارُونَ بْنِ مَعْرُوفٍ وَغَيْرِهِ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ. [صحیح۔ مسلم ۲۲۰۴]

(۱۹۵۵۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر بیماری کے لیے دوا ہے۔ جب بیماری کو صحیح دوا مل جاتی ہے تو اللہ کے حکم سے مریض تندرست ہو جاتا ہے۔

(۱۹۵۵۹) أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ : عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحُرْفِیُّ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- وَأَصْحَابُهُ كَأَنَّمَا عَلَى رُءُوسِهِمُ الطَّيْرُ فَسَلَّمْتُ ثُمَّ قَعَدْتُ فَجَاءَ الأَعْرَابُ مِنْ هَا هُنَا وَهَا هُنَا فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ نَتَدَاوَى قَالَ : تَدَاوَوْا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلاَّ وَضَعَ لَهُ دَوَاءً غَيْرَ وَاحِدٍ الْهَرَمَ . قَالَ وَسَأَلُوهُ عَنْ أَشْيَاءَ لاَ بَأْسَ بِهَا : عَلَيْنَا حَرَجٌ فِی كَذَا وَعَلَيْنَا حَرَجٌ فِی كَذَا. قَالَ : عِبَادَ اللَّهِ وَضَعَ اللَّهُ الْحَرَجَ إِلاَّ مَنِ اقْتَرَضَ امْرَأً ظُلْمًا فَذَاكَ الَّذِی حَرِجَ وَهَلَكَ. قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا خَيْرُ مَا أُعْطِیَ النَّاسُ؟ قَالَ : خُلُقٌ حَسَنٌ .

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ فِی كِتَابِ السُّنَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ إِلَى قَوْلِهِ الْهَرَمَ. [صحیح]

(۱۹۵۵۹) اسامہ بن شریک کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور صحابہ یوں بیٹھے تھے جیسے ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔ میں سلام کہہ کر بیٹھ گیا تو ایک اعرابی بھی آ گیا۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم دوائی سے علاج کر

لیں؟ فرمایا: علاج کیا کرو کیونکہ اللہ نے ہر بیماری کا علاج رکھا ہے، سوائے بڑھاپے کے۔ راوی کہتے ہیں: اس نے بعض دوسری اشیاء کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ فرمایا: اللہ کے بندو! اللہ نے تنگی کو ختم کر ڈالا لیکن جو شخص دوسروں پر ظلم کرتا ہے یہ ہلاکت و پریشانی کا باعث ہے۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! لوگوں کو بہترین چیز کیا عطا کی گئی؟ فرمایا: اچھا اخلاق۔

(۱۹۵۶۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَيْبَانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ -ﷺ- : مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنْ دَاءٍ إِلاَّ وَأَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً عَلِمَهُ مَنْ عَلِمَهُ وَجَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ . [صحیح]

(۱۹۵۶۰) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ نے ہر بیماری کی شفا اتاری ہے اور جس نے اس کو جان لیا اور بعض لوگ اس سے ناواقف بھی ہیں۔

(۸۷) باب مَا جَاءَ فِي الاِحْتِمَاءِ

مہمان نوازی کا بیان

(۱۹۵۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ الأَصْبَهَانِيُّ إِمْلاَءً أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ الأَعْرَابِيِّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَدَنِيُّ أَخْبَرَنِي أَيُّوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَنْصَارِيُّ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ الأَنْصَارِيَّةِ وَكَانَتْ بَعْضَ خَالاَتِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- وَمَعَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَاقِهٌ مِنَ الْمَرَضِ وَفِي الْبَيْتِ عِذْقٌ مُعَلَّقٌ فَقَامَ النَّبِيُّ -ﷺ- فَتَنَاوَلَ مِنْهُ فَأَقْبَلَ عَلِيٌّ يَتَنَاوَلُ مِنْهُ فَقَالَ : دَعْهُ فَإِنَّهُ لاَ يُوَافِقُكَ إِنَّكَ نَاقِهٌ . قَالَتْ : فَقُمْتُ إِلَى شَعِيرٍ وَسِلْقٍ وَطَبَخْتُهُ فَجِئْتُ بِهِ النَّبِيَّ -ﷺ- فَقَالَ : كُلْ مِنْ هَذَا فَإِنَّهُ أَنْفَعُ لَكَ . كَذَا قَالَ أُمُّ مُبَشِّرٍ . وَكَذَلِكَ قَالَهُ إِسْحَاقُ الْحَنْظَلِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ الْحُبَابِ. [ضعیف]

(۱۹۵۶۱) ام بشر انصاریہ اور نبی ﷺ کی بعض خالاؤں میں سے ہیں، فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ جو بیماری سے کمزور ہو چکے تھے، ہمارے گھر آئے اور وہاں کھجوروں کا ایک خوشہ لٹک رہا تھا۔ نبی ﷺ نے اس سے کھجوریں کھائیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ لینے لگے: تو فرمایا تو کمزور ہے یہ تیری طبیعت کے موافق نہیں چھوڑ دو۔ تو میں نے جو اور چقندر پکا کر نبی ﷺ کو پیش کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی! کھاؤ یہ تمہارے لیے فائدہ مند ہے۔

(۱۹۵۶۲) وَقَدْ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ صَعْصَعَةَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ أَبِي

يَعْقُوبَ عَنْ أُمِّ الْمُنْذِرِ بِنْتِ قَيْسٍ الأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ : دَخَلَ عَلَىَّ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- وَمَعَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ. وَكَذَلِكَ قَالَهُ أَبُو دَاوُدَ وَسُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ عَنْ فُلَيْحٍ وَكَذَلِكَ الْمُعَافَى بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ فُلَيْحٍ وَفِى رِوَايَةِ زَيْدِ بْنِ الْحُبَابِ وَهْمٌ. [ضعف]

(۱۹۵۶۲) ام منذر بنت قیس انصاریہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت علی کو لے کر میرے پاس آئے۔

(۱۹۵۶۳) أَخْبَرَنَا أَبُو حَامِدٍ : أَحْمَدُ بْنُ أَبِى خَلَفَ بْنِ أَحْمَدَ الصُّوفِىُّ الإِسْفَرَايِنِىُّ بِهَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ يَزْدَادَ بْنِ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوبَ أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ زِيَادِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ صُهَيْبٍ قَالَ : قَدِمْتُ عَلَى النَّبِىِّ -ﷺ- مُهَاجِرًا وَبَيْنَ يَدَيْهِ التَّمْرُ فَقَالَ : تَعَالَ كُلْ . قَالَ : فَجَعَلْتُ آكُلُ التَّمْرَ فَقَالَ : تَأْكُلُ التَّمْرَ وَبِكَ رَمَدٌ . قَالَ قُلْتُ : إِنِّى أَمْضَغُهُ مِنْ نَاحِيَةٍ أُخْرَى قَالَ فَتَبَسَّمَ النَّبِىُّ -ﷺ-. [ضعيف]

(۱۹۵۶۳) عبدالحمید بن زیادہ بن صہیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل فرماتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس ہجرت کر کے آیا تو آپ ﷺ کے سامنے کھجوریں رکھی ہوئی تھیں۔ فرمایا: آؤ کھاؤ۔ کہتے ہیں: میں نے کھجوریں کھانی شروع کر دیں۔ فرمایا: کھجوریں کھا رہے ہو حالانکہ تمہاری آنکھیں خراب ہیں۔ کہتے ہیں: میں نے کہا کہ میں دوسری جانب سے کھا رہا ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسکرا دیے۔

(۸۸)باب أَدْوِيَةِ النَّبِىِّ ﷺ سِوَى مَا مَضَى فِى الْبَابِ قَبْلَهُ

نبی کی ادویات کے متعلق ان کے علاوہ جو پہلے باب میں گزر گئی

(۱۹۵۶۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو الأَدِيبُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الإِسْمَاعِيلِىُّ أَخْبَرَنِى عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالاَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِى الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِى سَعِيدٍ : أَنَّ رَجُلاً جَاءَ إِلَى النَّبِىِّ -ﷺ- فَقَالَ إِنَّ بَطْنَ أَخِى قَدِ اسْتَطْلَقَ فَقَالَ : اسْقِهِ الْعَسَلَ . فَأَتَاهُ فَقَالَ قَدْ سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلاَّ اسْتِطْلاَقًا فَقَالَ : اسْقِهِ عَسَلاً . فِى الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : صَدَقَ اللَّهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ اسْقِهِ عَسَلاً . فَسَقَاهُ فَبَرَأَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ فِى الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَشَّارٍ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُثَنَّى وَمُحَمَّدِ بْنِ بَشَّارٍ.

[صحيح۔ متفق عليه]

(۱۹۵۶۴) ابوسعید فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے نبی! میرے بھائی کا پیٹ خراب ہو گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: شہد پلاؤ، اس نے دوبارہ آ کر کہا کہ اللہ کے رسول! زیادہ خرابی ہو گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اور پلاؤ۔ تیسری یا چوتھی مرتبہ

فرمایا کہ اللہ سچ فرماتے ہیں۔ تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے اور شہد پلاؤ تو پھر شہد پلانے سے درست ہو گیا۔

(۱۹۵۶۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَفِيدُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَلَمَةَ اللَّبَقِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : عَلَيْكُمْ بِالشِّفَائَيْنِ الْعَسَلِ وَالْقُرْآنِ.
رَفْعُهُ غَيْرُ مَعْرُوفٍ وَالصَّحِيحُ مَوْقُوفٌ. وَرَوَاهُ وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ مَوْقُوفًا. [منكر]

(۱۹۵۶۵) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم دو شفاؤں کو لازم پکڑو: ① شہد ② قرآن۔

(۱۹۵۶۶) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا حَمْزَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ الْفَضْلِ
(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ : الْحَسَنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ شَاذَانَ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا حَمْزَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ هُوَ ابْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : فِي الْقُرْآنِ شِفَاءَانِ الْقُرْآنُ وَالْعَسَلُ الْقُرْآنُ شِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ وَالْعَسَلُ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ.
هَذَا هُوَ الصَّحِيحُ مَوْقُوفٌ. وَرَوَاهُ أَيْضًا الأَعْمَشُ عَنْ خَيْثَمَةَ وَالأَسْوَدُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مَوْقُوفًا. [صحيح]

(۱۹۵۶۶) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن میں دو شفائیں ہیں: قرآن اور شہد۔ قرآن دلوں کو شفا بخشتا ہے اور شہد بیماریوں کو شفا دیتا ہے۔

(۱۹۵۶۷) أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ الأَصْبَهَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ لِلشُّونِيزِ : عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ فَإِنَّ فِيهَا شِفَاءً مِنْ كُلِّ شَيْءٍ أَوْ دَاءٍ إِلاَّ السَّامَ . يُرِيدُ بِهِ الْمَوْتَ.
رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَبْدِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَأَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنِ الزُّهْرِيِّ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۹۵۶۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم کلونجی کو لازم پکڑو کیونکہ اس میں ہر بیماری کا علاج ہے سوائے موت کے۔

(۱۹۵۶۸) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- قَالَ : الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ سُفْيَانَ وَأَخْرَجَاهُ مِنْ أَوْجُهٍ أُخَرَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ.

[صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۹۵۶۸) حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل نبی ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ کھمب من سے ہے اور اس کا پانی آنکھوں کی شفا ہے۔

(۱۹۵۶۹) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ : إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْمُنَادِي حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ : شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ سَعْدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : مَنْ تَصَبَّحَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِنْ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ . [صحیح۔ متفق علیہ]

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاهَوَيْهِ عَنْ أَبِي بَدْرٍ وَأَخْرَجَاهُ مِنْ أَوْجُهٍ أُخَرَ عَنْ هَاشِمٍ.

(۱۹۵۶۹) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے صبح سویرے سات عجوہ کھجوریں کھالیں اس پر زہر اور جادو اثر نہ کرے گا۔

(۱۹۵۷۰) وَرَوَاهُ أَبُو طُوَالَةَ : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : مَنْ أَكَلَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِمَّا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حِينَ يُصْبِحُ لَمْ يَضُرَّهُ سُمٌّ حَتَّى يُمْسِيَ . أَخْبَرَنَاهُ أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ : إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّيْبُلِيُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ الصَّائِغُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَذَكَرَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنِ الْقَعْنَبِيِّ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۹۵۷۰) سعد بن ابی وقاص رسول اللہ ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ جس نے صبح ہوتے ہی سات کھجوریں کھالیں اس کو شام تک زہر نقصان نہ دے گا۔

(۱۹۵۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ إِمْلَاءً أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْفَاكِهِيُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى بْنُ أَبِي مَسَرَّةَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُنْزِلْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ شِفَاءً إِلَّا السَّامَ فَعَلَيْكُمْ بِأَلْبَانِ الْبَقَرِ فَإِنَّهَا تَرُمُّ مِنْ كُلِّ شَجَرٍ . [ضعیف]

(۱۹۵۷۱) حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے موت کے علاوہ ہر بیماری کا علاج رکھا ہے اور تم گائے کا دودھ پیا کرو کیونکہ یہ ہر درخت سے کھاتی ہے۔

(۱۹۵۷۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا أَبُو

النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِهِ عَنْ مُلَيْكَةَ بِنْتِ عَمْرٍو الْجُعْفِيَّةِ أَنَّهَا قَالَتْ لَهَا : عَلَيْكِ بِسَمْنِ الْبَقَرِ مِنَ الذُّبْحَةِ أَوْ مِنَ الْقَرْحَتَيْنِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : إِنَّ أَلْبَانَهَا أَوْ لَبَنَهَا شِفَاءٌ وَسَمْنَهَا دَوَاءٌ وَلَحْمَهَا أَوْ لُحُومَهَا دَاءٌ . [ضعیف]

(۱۹۵۷۲) ملیکہ بنت عمرو جعفیہ فرماتی ہیں کہ گائے کا گھی گلے کی سوزش یا زخم کے لیے بہتر ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گائے کے دودھ میں شفاء اور گھی دواء ہے جبکہ گوشت بیماری ہے۔

(۱۹۵۷۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو الأَدِيبُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الإِسْمَاعِيلِيُّ أَخْبَرَنِي الْهَيْثَمُ بْنُ خَلَفٍ الدُّورِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالاَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا : أَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ بِالتَّلْبِينَةِ لِلْمَرِيضِ وَالْمَحْزُونِ عَلَى الْهَالِكِ وَتَقُولُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ : التَّلْبِينَةُ تُجِمُّ فُؤَادَ الْمَرِيضِ وَتُذْهِبُ بَعْضَ الْحُزْنِ .

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ حِبَّانَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ هَكَذَا وَأَخْرَجَاهُ مِنْ حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ عُقَيْلٍ وَقَدْ مَضَى فِي كِتَابِ الْجَنَائِزِ . [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۹۵۷۳) عروہ حضرت عائشہ سے نقل فرماتے ہیں کہ انہوں نے مریضوں اور پریشان لوگوں کے لیے تلبینہ بنانے کا حکم دیا کیونکہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا کہ تلبینہ دل کے مریض کو فائدہ دیتا ہے اور غم کو ختم کر دیتا ہے۔

(۱۹۵۷۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْمَيْمُونِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا أَيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي لَيْثٍ عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَقْرَبٍ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ : عَلَيْكُمْ بِالتَّلْبِينِ الْبَغِيضِ النَّافِعِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ يَغْسِلُ بَطْنَ أَحَدِكُمْ كَمَا يَغْسِلُ أَحَدُكُمْ وَجْهَهُ بِالْمَاءِ مِنَ الْوَسَخِ . وَقَالَتْ : كَانَ إِذَا اشْتَكَى أَحَدٌ مِنْ أَهْلِهِ شَيْئًا لاَ تَزَالُ الْبُرْمَةُ عَلَى النَّارِ حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى أَحَدِ طَرَفَيْهِ . [ضعیف]

(۱۹۵۷۴) حضرت عائشہ ؓ نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم فائدہ مند تلبینہ کو لازم پکڑو کیونکہ تلبینہ پیٹ کی صفائی اس طرح کر دیتا ہے جیسے تم اپنے چہرے کو میل کچیل سے صاف کر لیتے ہو۔ فرماتی ہیں: جب کوئی گھر سے بیمار ہو جاتا تو ہنڈیا کو آگ پر جوش دیا جاتا۔

(۱۹۵۷۵) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ أُخْتِ عُكَّاشَةَ بْنِ

مِحْصَنٍ الأَسَدِيَّةِ قَالَتْ : دَخَلْتُ بِابْنٍ لِي عَلَى النَّبِيِّ -ﷺ- قَدْ أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ أَوْ قَالَ عَنْهُ مِنَ الْعُذْرَةِ قَالَ : عَلَى مَا تَدْغَرْنَ أَوْلاَدَكُنَّ بِهَذَا الْعِلاَقِ عَلَيْكُنَّ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ شِفَاءً مِنْ سَبْعَةِ أَشْفِيَةٍ يُسْعَطُ بِهِ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ بِهِ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ .

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى وَابْنِ أَبِي عُمَرَ وَغَيْرِهِمَا. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۹۵۷۵) عکاشہ بنت محصن کی بہن ام قیس بنت محصن اسدیہ کہتی ہیں: میں اپنے بیٹے کو لے کر نبی ﷺ کے پاس آئی اور میں نے حلق کی تکلیف کی بنا پر اس کو زور دیا تھا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: حلق کی بیماری کی وجہ سے اپنے بچوں کے حلق کو دباتے ہو؟ تم عود ھندی کے ساتھ دوائی کیا کرو کیونکہ اس میں سات قسم کی بیماریوں سے شفاء ہے۔ حلق کی بیماری کی وجہ سے ناک کی جانب سے دوا دیں اور نمونیہ کے مریض کو منہ کی ایک طرف سے دوا دیں۔

(۱۹۵۷۶) عَنْ سُفْيَانَ قَالَ فِيهِ ابْنُ أَبِي عُمَرَ يَعْنِي الْقُسْطَ وَذَلِكَ فِيمَا أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ فَذَكَرَهُ وَقَالَ : فَإِنَّ فِيهِ أَشْفِيَةً .

[صحیح]

(۱۹۵۷۶) ابن ابی عمر حضرت سفیان سے نقل فرماتے ہیں اس نے حدیث بیان کیا کہ اس میں شفاء ہے۔

(۱۹۵۷۷) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْمُقْرِءُ ابْنُ الْحَمَّامِيِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ مَيْمُونٍ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :تَدَاوَوْا مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بِالزَّيْتِ وَالْقُسْطِ الْبَحْرِيِّ .

وَرَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :نَعَتَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- ذَاتَ الْجَنْبِ وَرْسًا وَزَيْتًا وَقُسْطًا. [ضعیف]

(۱۹۵۷۷) زید بن ارقم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نمونیہ کے مریض کی دوائی زیتون اور قسط بحری سے کرو۔

(۱۹۵۷۸) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَسَنِ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ثَوْبَانَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ رَافِعٍ الأَشْجَعِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ :مَاذَا فِي الأَمَرَّيْنِ مِنَ الشِّفَاءِ الصَّبْرِ وَالثُّفَّاءِ .

أَوْرَدَهُ أَبُو دَاوُدَ فِي الْمَرَاسِيلِ. [ضعیف]

(۱۹۵۷۸) قیس بن رافع اشجعی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صبر بوٹی اور رائی کے دانہ میں بھی شفاء ہے۔

(۱۹۵۷۹) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّزَّازُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ حَدَّثَنَا

إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : خَيْرُ الدَّوَاءِ السَّعُوطُ وَاللَّدُودُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشِيُّ وَالْعَلَقُ . هَذَا مُرْسَلٌ أَوْرَدَهُ أَبُو دَاوُدَ فِي الْمَرَاسِيلِ.

وَرَوَاهُ عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : خَيْرُ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ السَّعُوطُ وَاللَّدُودُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشِيُّ .

وَرُوِّينَا فِيمَا مَضَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- قَالَ : عَلَيْكُمْ بِالإِثْمِدِ فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعَرَ . [ضعیف]

(۱۹۵۷۹)(ا) شعبی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین دواء ناک سے دوائی دینا، منہ کی ایک جانب سے کھلانا، سینگی لگوانا، جلاب لینا اور جونک رکھوانا ہے۔

(ب) عکرمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ بہترین دوائی جس سے تم علاج کرتے ہو ناک کی جانب سے چڑھانا منہ کی ایک جانب سے کھانا، سینگی لگوانا، جلاب لینا اور جونک لگوانا ہے۔

(ج) ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ اثمد سرمہ نظر کو تیز کرتا ہے اور بال اگاتا ہے۔

(۱۹۵۸۰) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِءُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : سَأَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : بِمَاذَا تَسْتَمْشِينَ؟ . قُلْتُ : بِالشُّبْرُمِ . قَالَ : حَارٌّ . قَالَتْ ثُمَّ قُلْتُ اسْتَمْشَيْتُ بِالسَّنَا قَالَ : إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ شِفَاءٌ مِنَ الْمَوْتِ لَكَانَ فِي السَّنَا . هَكَذَا رَوَاهُ أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ.

وَخَالَفَهُ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ فِي إِسْنَادِهِ فَقَالَ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَيَاضِيِّ الأَنْصَارِيِّ وَقِيلَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَوْلًى لِمَعْمَرٍ التَّيْمِيِّ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ. [ضعیف]

(۱۹۵۸۰) اسماء بنت عمیس سے رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ پیٹ کی خرابی کا علاج کس سے کیا جائے؟ میں نے کہا: شبرم سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ گرم ہوتی ہے۔ تو میں نے کہا کہ سنا سے علاج کیا جا سکتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں ہر بیماری کا علاج ہے سوائے موت کے۔

(۱۹۵۸۱) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْوَانَ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ سَمِعْتُ شَدَّادَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مِنْ وَلَدِ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي عَبْلَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَبِي أُبَيٍّ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ : السَّنَا وَالسَّنُّوتُ فِيهِمَا دَوَاءٌ مِنْ

كُلِّ دَاءٍ . قَالَ فَقِيلَ لإِبْرَاهِيمَ : وَمَا السَّنُّوتُ؟ فَقَالَ : أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ الشَّاعِرِ :

هُمُ السَّمْنُ بِالسَّنُّوتِ لاَ أَلْسَ فِيهِمُ ... وَهُمْ يَمْنَعُونَ الْجَارَ أَنْ يُقَرَّدَا

وَرَوَاهُ عَمْرُو بْنُ بَكْرِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي عَبْلَةَ وَزَادَ فِيهِ : إِلاَّ السَّامَ . وَفَسَّرَ عَمْرٌو السَّنُّوتَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ بِالْعَسَلِ وَأَمَّا فِي غَرِيبِ كَلاَمِ الْعَرَبِ فَهُوَ رُبُّ عُكَّةِ السَّمْنِ يَخْرُجُ خِطَطًا سُودًا عَلَى السَّمْنِ ثُمَّ ذَكَرَ الشِّعْرَ وَفَسَّرَ قَوْلَهُ لاَ أَلْسَ فِيهِمْ قَالَ : لاَ غِشَّ فِيهِمْ وَقَوْلَهُ أَنْ يُقَرَّدَا أَيْ لاَ يُسْتَذَلَّ جَارُهُمْ.

[حسن]

(۱۹۵۸۱) ابراہیم بن ابی عبلہ کہتے ہیں: میں ابن دیلمی کے ساتھ حضرت ابن ابی انصاری کے پاس آیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ شہد میں ہر قسم کی بیماری کی دوا ہے۔ جب ابراہیم سے سنوت کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: کہ وہ گھی کی تھیلی جس میں ملاوٹ نہ ہو اور وہ ہمسائے کو بھی لذت حاصل کرنے سے روکتے ہیں۔

قال الشیخ: جب کسی زمین پر بیماری کا سنو تو وہاں نہ جاؤ لیکن یہ تمام کچھ اللہ کی مشیت اور اذن سے ہوتا ہے۔[ضعیف]

(۱۹۵۸۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ بَحِيرِ بْنِ رَيْسَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ فَرْوَةَ بْنَ مُسَيْكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَرْضًا عِنْدَنَا يُقَالُ لَهَا أَرْضُ أَبْيَنَ وَهِيَ أَرْضُ رِيفِنَا وَمِيرَتِنَا وَهِيَ وَبِئَةٌ أَوْ قَالَ وَبَاؤُهَا شَدِيدٌ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ -ﷺ- : دَعْهَا عَنْكَ فَإِنَّ مِنَ الْقَرَفِ التَّلَفَ. قَالَ الْقُتَيْبِيُّ : الْقَرَفُ مُدَانَاةُ الْوَبَاءِ وَالْمَرَضِ.

قَالَ أَبُو سُلَيْمَانَ وَهَذَا مِنْ بَابِ الطِّبِّ لأَنَّ فَسَادَ الأَهْوَاءِ مِنْ أَضَرِّ الأَشْيَاءِ وَأَسْرَعِهَا إِلَى إِسْقَامِ الْبَدَنِ عِنْدَ الأَطِبَّاءِ.

قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى : وَهَذَا نَظِيرُ قَوْلِهِ -ﷺ- : إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ فِي أَرْضٍ فَلاَ تَقْدَمُوا عَلَيْهِ . وَكُلُّ ذَلِكَ بِمَشِيئَةِ اللَّهِ وَإِذْنِهِ وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللَّهِ. [ضعیف]

(۱۹۵۸۲) فروہ بن مسیک فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! ہم اپنے علاقہ میں رہتے ہیں جو سرسبز و شاداب ہے یا کہا اس کی وبا سخت ہے تو نبی ﷺ نے فرمایا: اس کو چھوڑ دو کیونکہ یہ بیماریوں کے پلٹ کر آنے والا علاقہ ہے۔ کیونکہ اشیاء کے خراب ہونے کی وجہ سے صحت بھی خراب ہو جاتی ہے۔

(۸۹) باب لاَ تُكْرِهُوا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ

اپنے مریضوں کو کھانے، پینے پر مجبور نہ کرو

(۱۹۵۸۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَنْصُورٍ الْقَاضِي حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ

أَبِي طَالِبٍ.

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ بِقَرْيَةِ حَدَّادَةَ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ يُونُسَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :لاَ تُكْرِهُوا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فَإِنَّ اللَّهَ يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيهِمْ .

لَفْظُ حَدِيثِ أَبِي نَصْرٍ إِسْنَادًا وَمَتْنًا. تَفَرَّدَ بِهِ بَكْرُ بْنُ يُونُسَ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيٍّ وَهُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ قَالَهُ الْبُخَارِيُّ.

وَرَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ قُتَيْبَةَ الرِّفَاعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْيَشْكُرِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَرْفُوعًا وَهُوَ بَاطِلٌ لاَ أَصْلَ لَهُ مِنْ حَدِيثِ مَالِكٍ. [ضعيف]

(۱۹۵۸۳) عقبہ بن عامر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے مریضوں کو کھانے اور پینے پر مجبور نہ کرو کیونکہ اللہ انہیں کھلاتا اور پلاتا ہے۔

(۹۰) بَابُ إِبَاحَةِ الرُّقْيَةِ بِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِمَا يُعْرَفُ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ

اللہ کی کتاب اور معروف ذکر اللہ سے دم کی رخصت

(۱۹۵۸۴) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِءُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ فَقَالَتْ : رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فِي الرُّقْيَةِ مِنْ كُلِّ ذِي حُمَةٍ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُوسَى بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ.

أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُثَنَّى أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- أَنْ أَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَثِيرٍ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ سُفْيَانَ. [صحيح]

(۱۹۵۸۴) عبدالرحمن بن اسود اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ ؓ سے زہریلے جانور سے دم کے بارے میں پوچھا۔ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر زہریلے جانور سے دم کی رخصت دی ہے۔

(ب) عبداللہ بن شداد حضرت عائشہ ؓ سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے نظر کا دم کرنے کی اجازت دی۔

(۱۹۵۸۵) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا : أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- رَأَى فِي بَيْتِهَا جَارِيَةً فِي وَجْهِهَا سَفْعَةٌ فَقَالَ : لَوِ اسْتَرْقُوا لَهَا فَإِنَّ بِهَا نَظْرَةً . [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۹۵۸۵) ام سلمہ نبی ﷺ سے نقل فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ نے ان کے گھر ایک بچی کے چہرے پر زردی دیکھی تو فرمایا: اس کو دم کر دو کیونکہ اس کو نظر لگی ہے۔

(۱۹۵۸۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ : سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ بِمِثْلِ إِسْنَادِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ لِجَارِيَةٍ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ -ﷺ- رَأَى بِوَجْهِهَا سَفْعَةً فَقَالَ : بِهَا نَظْرَةٌ فَاسْتَرْقُوا لَهَا . يَعْنِي بِوَجْهِهَا صُفْرَةٌ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَهْبِ بْنِ عَطِيَّةَ الدِّمَشْقِيِّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۹۵۸۶) محمد ولید زبیدی اپنی سند سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ام سلمہ کے گھر ایک بچی کے چہرے پر زردی دیکھی تو فرمایا: اس کو نظر ہے دم کرو یعنی اس کے چہرے پر زردی ہے۔

(۱۹۵۸۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ وَأَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ قَالَا أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ : أَيْ رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بَنِي جَعْفَرٍ تُصِيبُهُمُ الْعَيْنُ أَفَأَسْتَرْقِي لَهُمْ؟ قَالَ : نَعَمْ وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ يَسْبِقُ الْقَدَرَ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ . [صحيح]

(۱۹۵۸۷) اسماء بنت عمیس کہتی ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! جعفر کے بیٹوں کو نظر لگ جاتی ہے کیا میں دم کروں؟ آپ ﷺ نے اثبات میں جواب دیا۔ اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت لے جاتی تو وہ نظر ہوتی۔

(۱۹۵۸۸) وَحَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْعَلَوِيُّ إِمْلَاءً أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدَوَيْهِ بْنِ سَهْلٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ الزُّرَقِيِّ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَكَرَهُ بِنَحْوِهِ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ : الْقَضَاءُ . بَدَلَ الْقَدَرِ . [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۹۵۸۸) اسماء بنت عمیس نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس نے قدر کی بجائے قضاء کا لفظ بولا ہے۔

(۱۹۵۸۹) أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ حُصَيْنٍ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ الصَّيْرَفِيُّ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ السُّوسِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الأَصَمُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: لاَ رُقْيَةَ إِلاَّ مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ.

قَالَ الشَّيْخُ: يَعْنِي وَاللَّهُ أَعْلَمُ هُمَا أَوْلَى بِالرُّقَى لِمَا فِيهِمَا مِنْ زِيَادَةِ الضَّرَرِ وَالْحُمَةُ سُمُّ ذَوَاتِ السُّمُومِ.

[صحیح]

(۱۹۵۸۹) حضرت عمران بن حصین فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ دم نظر یا زہریلے جانور کے ڈسنے کی وجہ سے ہے۔

شیخ فرماتے ہیں: نظر سے دم زیادہ تکلیف کی وجہ سے ہے اور دوسرا دم زہریلے جانور کے ڈسنے کی وجہ سے ہے۔

(۱۹۵۹۰) أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ: سُلَيْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الطَّبَرَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فِي الرُّقْيَةِ مِنَ اللَّقْوَةِ وَالنَّمْلَةِ وَالْحُمَةِ كَذَا فِي كِتَابِي اللَّقْوَةِ.

[صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۹۵۹۰) حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لقوہ، پہلو میں نکلنے والی پھنسی اور زہریلے جانور کے ڈسنے کی وجہ سے دم کی رخصت دی۔

(۱۹۵۹۱) وَقَدْ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ فَذَكَرَهُ بِإِسْنَادِهِ وَقَالَ: مِنَ الْعَيْنِ. بَدَلَ: اللَّقْوَةِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ.

وَقَالَ أَبُو عُبَيْدٍ قَالَ الأَصْمَعِيُّ: النَّمْلَةُ هِيَ قُرُوحٌ تَخْرُجُ فِي الْجَنْبِ وَغَيْرِهِ. [صحیح]

(۱۹۵۹۱) سفیان نے اپنی سند سے نقل کیا ہے کہ نظر کی بجائے لقوہ کا تذکرہ کیا۔

ابو عبید نے کہا: نملہ یہ وہ پھنسی ہے جو پہلو میں نکلتی ہے۔

(۱۹۵۹۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- لِبَنِي عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فِي رُقْيَةِ الْحَيَّةِ. [صحیح۔ مسلم ۲۱۹۹]

(۱۹۵۹۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو عمرو بن حزم کو سانپ کے ڈسنے سے دم کی اجازت فرمائی۔

(۱۹۵۹۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو سَهْلٍ : مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرُوَيْهِ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبٍ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- قَالَ لأَسْمَاءَ : مَالِي أَرَى أَجْسَامَ بَنِي أَخِي ضَارِعَةً أَتُصِيبُهُمْ حَاجَةٌ؟ . قَالَتْ : لاَ وَلَكِنَّ الْعَيْنَ تُسْرِعُ إِلَيْهِمْ أَفَأَرْقِيهِمْ قَالَ : وَبِمَاذَا؟ . فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ كَلاَمًا لاَ بَأْسَ بِهِ فَقَالَ : نَعَمِ ارْقِيهِمْ .

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ مُدْرَجًا فِي الأَوَّلِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ. [صحیح۔ تقدم قبلہ]

(۱۹۵۹۳) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اسماء سے کہا کہ میں اپنے بھتیجوں کے جسم کو کمزور دیکھتا ہوں۔ کیا انہیں کوئی پریشانی ہے؟ فرماتی ہیں: پریشانی کوئی نہیں، انہیں صرف جلد نظر لگ جاتی ہے کیا میں دم کر دیا کروں؟ پوچھا: کس سے؟ تو انہوں نے آپ ﷺ کو کوئی کلام سنائی۔ فرمایا: اس سے دم کر دیا کرو۔

(۱۹۵۹٤) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ الْفَقِيهُ وَأَبُو الْعَبَّاسِ النَّضْرَوِيُّ قَالاَ أَخْبَرَنَا الْحَارِثُ بْنُ أَبِي أُسَامَةَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ : لَدَغَ رَجُلاً مِنَّا عَقْرَبٌ وَنَحْنُ جُلُوسٌ مَعَ النَّبِيِّ -ﷺ- فَقَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرْقِيهِ؟ فَقَالَ : مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ .

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ عَنْ رَوْحٍ. [صحیح۔ مسلم ۲۱۹۹]

(۱۹۵۹۴) ابو زبیر نے حضرت جابر سے سنا کہ ہمارے ایک آدمی کو بچھو نے ڈس لیا۔ ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھے تھے تو ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! دم کر دوں۔ فرمایا: جو اپنے بھائی کو نفع دے سکتا ہے دے۔

(۱۹۵۹۵) أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ السُّكَّرِيُّ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَنِ الرُّقَى وَكَانَ عِنْدَ آلِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ رُقْيَةٌ يَرْقُونَ بِهَا مِنَ الْعَقْرَبِ فَأَتَوُا النَّبِيَّ -ﷺ- فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقَى وَكَانَتْ عِنْدَنَا رُقْيَةٌ نَرْقِي بِهَا مِنَ الْعَقْرَبِ قَالَ : فَاعْرِضُوهَا عَلَيَّ . فَعَرَضُوهَا عَلَيْهِ فَقَالَ : مَا أَرَى بَأْسًا مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ .

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ. [صحیح۔ مسلم]

(۱۹۵۹۵) ابو سفیان جابر سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دم سے منع فرمایا اور عمرو بن حزم بچھو کے ڈس جانے کی وجہ

سے دم کرتے ہیں۔ وہ نبی ﷺ کے پاس آئے کہ آپ ﷺ نے دم سے منع فرمایا ہے۔ حالانکہ ہم بچھو کے ڈسے کا دم کرتے تھے۔ فرمایا: میرے سامنے پڑھو۔ انہوں نے آپ ﷺ کو سنایا۔ فرمایا: کوئی حرج نہیں جو کوئی اپنے بھائی کو نفع دے سکے تو دے۔

(۱۹۵۹۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا نَرْقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا : يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَقُولُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ : اعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لاَ بَأْسَ بِالرُّقَى مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي الطَّاهِرِ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ. [صحيح۔ مسلم ۲۲۰۰]

(۱۹۵۹۶) عوف بن مالک فرماتے ہیں کہ ہم جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے۔ ہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! آپ کا کیا خیال ہے؟ فرمایا: اپنا دم میرے سامنے پڑھو۔ اس دم کا کوئی حرج نہیں جس میں شرک نہ ہو۔

(۱۹۵۹۷) أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ : عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ وَأَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَشَّاطُ قَالاَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنِ الشِّفَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَلَى حَفْصَةَ وَأَنَا عِنْدَهَا فَقَالَ لِي : أَلاَ تُعَلِّمِيهَا رُقْيَةَ النَّمْلَةِ كَمَا عَلَّمْتِيهَا الْكِتَابَةَ. [صحيح]

(۱۹۵۹۷) ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ شفاء رضی اللہ عنہا سے نقل فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ حفصہ کے پاس آئے اور میں ان کے پاس تھی۔ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: کیا آپ ان کو پھوڑے پھنسی کا دم نہیں سکھا دیتی جیسے ان کو تو نے لکھنا سکھایا تھا۔

(۱۹۵۹۸) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الْمُزَكِّي وَأَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا خِزَامَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ دَوَاءً نَتَدَاوَى بِهِ وَرُقًى نَسْتَرْقِي بِهَا وَأَتْقَاءً نَتَّقِيهَا هَلْ يَرُدُّ ذَلِكَ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : إِنَّهُ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ. [ضعيف]

(۱۹۵۹۸) ابوخزامہ کے والد نبی ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ اے اللہ کے رسول! آپ کا دوا کروانے اور دم کے متعلق کیا خیال ہے یا جس کو ہم بچاؤ کے لیے استعمال کرتے ہیں کیا: یہ اللہ کی تقدیر کو ٹال سکتی ہیں؟ پھر فرمایا: یہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہیں۔

(۱۹۵۹۹) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو خِزَامَةَ أَحَدُ بَنِي الْحَارِثِ

بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ فَذَكَرَهُ بِمِثْلِهِ قَالَ يَعْقُوبُ : أَبُو خِزَامَةَ بْنُ مَعْمَرٍ السَّعْدِيُّ سَعْدُ هُذَيْمٍ قُضَاعِيٌّ.

(۱۹۶۰۰) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ السَّمَّاكِ حَدَّثَنَا حَنْبَلُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيُّ الْقَاضِي حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي خُزَامَةَ : زَيْدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِيهِ : أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- كَذَا قَالَ وَالأَوَّلُ أَصَحُّ وَاللَّهُ أَعْلَمُ. قَالَ الشَّيْخُ :وَرُوِيَ عَنْ مَعْمَرٍ وَعَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي خُزَامَةَ عَنْ أَبِيهِ وَالأَوَّلُ أَصَحُّ.

(۱۹۶۰۱) وَأَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ذَكَرَ سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا يَهُودِيَّةٌ تَرْقِيهَا فَقَالَ :ارْقِيهَا بِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. [صحیح۔ دون قولہ یہودیہ]

(۱۹۶۰۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ان کے پاس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے۔ انہیں ایک یہودیہ دم کر رہی تھی فرمانے لگے کہ انہیں اللہ کی کتاب سے دم کرنا۔

(۱۹۶۰۲) وَأَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الأَصَمُّ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ قَالَ :سَأَلْتُ الشَّافِعِيَّ عَنِ الرُّقْيَةِ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَرْقِيَ الرَّجُلُ بِكِتَابِ اللَّهِ وَمَا يُعْرَفُ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ قُلْتُ : أَيَرْقِي أَهْلُ الْكِتَابِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ :نَعَمْ إِذَا رَقَوْا بِمَا يُعْرَفُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ أَوْ ذِكْرِ اللَّهِ فَقُلْتُ :وَمَا الْحُجَّةُ فِي ذَلِكَ؟ فَقَالَ غَيْرُ حُجَّةٍ فَأَمَّا رِوَايَةُ صَاحِبِنَا وَصَاحِبِكَ فَإِنَّ مَالِكًا أَخْبَرَنَا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ :أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ تَشْتَكِي وَيَهُودِيَّةٌ تَرْقِيهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :ارْقِيهَا بِكِتَابِ اللَّهِ.

قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ :وَالأَخْبَارُ فِيمَا رَقَى بِهِ النَّبِيُّ -ﷺ- وَرُقِيَ بِهِ وَفِيمَا تَدَاوَى بِهِ وَأَمَرَ بِالتَّدَاوِي بِهِ كَثِيرَةٌ قَدْ أَخْرَجْتُ بَعْضَ مَا وَرَدَ فِي الرُّقَى فِي كِتَابِ الدَّعَوَاتِ وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقُ. [صحیح]

(۱۹۶۰۲) ربیع کہتے ہیں: میں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے دم کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: آدمی اللہ کی کتاب اور معروف ذکر سے دم کرے تو کوئی حرج نہیں۔ میں نے پوچھا: کیا اہل کتاب مسلمانوں کو دم کر سکتے ہیں؟ تو فرمانے لگے: جب کتاب اللہ یا ذکر اللہ سے دم کریں تو جائز ہے۔ میں نے پوچھا: اس کی دلیل کیا ہے؟ کہتے ہیں: اس کی کوئی دلیل نہیں، لیکن ہمارے اور تمہارے صاحب کی روایت ہے کہ عمرہ بنت عبدالرحمن فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے، وہ بیمار تھیں۔ جنہیں ایک یہودیہ عورت دم کر رہی تھی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو اللہ کی کتاب کے ذریعے دم کرنا۔

شیخ فرماتے ہیں: وہ احادیث جن میں یہ بیان ہے کہ نبی ﷺ نے دم کیا اور آپ ﷺ کو دم کیا گیا اور اس کے بارے

میں کہ جو آپ نے دوائی کرنے کا حکم دیا بہت ساری احادیث ملتی ہیں۔

(۹۱) باب التَّمَائِمِ

تمائم کا بیان

(۱۹۶۰۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنِ ابْنِ أَخِي زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ : إِنَّ الرُّقَى وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ . قَالَتْ قُلْتُ : لِمَ تَقُولُ هَذَا؟ وَاللَّهِ لَقَدْ كَانَتْ عَيْنِي تَقْذِفُ فَكُنْتُ أَخْتَلِفُ إِلَى فُلاَنٍ الْيَهُودِيِّ يَرْقِينِي فَإِذَا رَقَانِي سَكَنَتْ. فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ : إِنَّمَا كَانَ ذَاكِ عَمَلُ الشَّيْطَانِ كَانَ يَنْخَسُهَا بِيَدِهِ فَإِذَا رَقَاهَا كَفَّ عَنْهَا إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكِ أَنْ تَقُولِي كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ : أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لاَ شِفَاءَ إِلاَّ شِفَاؤُكَ شِفَاءً لاَ يُغَادِرُ سَقَمًا . [صحيح۔ دون القصة]

(۱۹۶۰۳) حضرت زینب فرماتی ہیں کہ حضرت عبداللہ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: دم، تمائم، تولہ شرک ہیں۔ کہتی ہیں: میں نے پوچھا: آپ یہ کیوں کہتے ہیں؟ اللہ کی قسم! میری آنکھیں دکھتی تھیں۔ میں فلاں یہودی سے دم کروا لیتی تھی۔ جب وہ مجھے دم کر دیتا تو آرام آ جاتا۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: یہ شیطانی عمل تھا۔ وہ اپنے ہاتھ سے چوکا مارتا۔ جب وہ دم کرتا تو رک جاتا۔ آپ صرف رسول اللہ ﷺ کے کہنے کی طرح کہہ لیا کریں کہ اے لوگوں کے رب! بیماری کو ختم فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے تیرے علاوہ کوئی شفا دینے والا نہیں۔ ایسی شفا دے کہ بیماری باقی نہ رہے۔

(۱۹۶۰٤) أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ وَأَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْفَارِسِيُّ قَالاَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ مَطَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيٍّ الذُّهْلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ عُمَيْلَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يَكْرَهُ عَشْرَ خِلاَلٍ تَخَتُّمَ الذَّهَبِ وَجَرَّ الإِزَارِ وَالصُّفْرَةَ يَعْنِي الْخَلُوقَ وَتَغْيِيرَ الشَّيْبِ وَالرُّقَى إِلاَّ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَعَقْدَ التَّمَائِمِ وَالضَّرْبَ بِالْكِعَابِ وَالتَّبَرُّجَ بِالزِّينَةِ لِغَيْرِ مَحِلِّهَا وَعَزْلَ الْمَاءِ عَنْ مَحِلِّهِ وَإِفْسَادَ الصَّبِيِّ غَيْرَ مُحَرِّمِهِ. [منكر]

قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ : أَمَّا التِّوَلَةُ فَهِيَ بِكَسْرِ التَّاءِ وَهُوَ الَّذِي يُحَبِّبُ الْمَرْأَةَ إِلَى زَوْجِهَا وَهُوَ مِنَ السِّحْرِ وَذَلِكَ لاَ يَجُوزُ وَأَمَّا الرُّقَى وَالتَّمَائِمُ فَإِنَّمَا أَرَادَ عَبْدُ اللَّهِ مَا كَانَ بِغَيْرِ لِسَانِ الْعَرَبِيَّةِ مِمَّا لاَ يُدْرَى مَا هُوَ.

قَالَ الشَّيْخُ : وَالتَّمِيمَةُ يُقَالُ إِنَّهَا خَرَزَةٌ كَانُوا يَتَعَلَّقُونَهَا يَرَوْنَ أَنَّهَا تَدْفَعُ عَنْهُمُ الآفَاتِ وَيُقَالُ قِلاَدَةٌ تُعَلَّقُ

فِيهَا الْعَوْذُ.

(۱۹۶۰۴) شیخ فرماتے ہیں: تمیمہ ایسی رسی یا ہار جو اس لیے لٹکاتے تھے تاکہ ان کے مصائب دور ہوں۔ ایسے ہار جس کو صرف پناہ کے لیے لٹکایا جائے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دس چیزوں کو ناپسند کرتے تھے: ① سونے کی انگوٹھی ② چادر ٹخنوں سے نیچے لٹکانا ③ زردی لگانا ④ بڑھاپے کو تبدیل کرنا ⑤ معوذتین کے علاوہ سے دم کرنا ⑥ تعویذ لٹکانا ⑦ نرد سے کھیلنا ⑧ بغیر محل کے زینت ظاہر کرنا ⑨ پانی کو بغیر محل کے بہانا یعنی زنا کرنا ⑩ بچے کو خراب کرنا اس کے محرم کے علاوہ کے ساتھ۔

ابوعبید فرماتے ہیں: تولہ ایسا تعویذ جس سے عورت کو محبوب بنایا جائے۔ یہ جائز نہیں اور عربی زبان کے علاوہ تمام جن کا پتہ نہ ہو۔

(۱۹۶۰۵) وَأَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ وَأَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ أَنَّ خَالِدَ بْنَ عُبَيْدٍ الْمَعَافِرِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي الْمُصْعَبِ مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ : مَنْ عَلَّقَ تَمِيمَةً فَلاَ أَتَمَّ اللَّهُ لَهُ وَمَنْ عَلَّقَ وَدَعَةً فَلاَ وَدَعَ اللَّهُ لَهُ .

قَالَ الشَّيْخُ : وَهَذَا أَيْضًا يَرْجِعُ مَعْنَاهُ إِلَى مَا قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ وَقَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ وَمَا أَشْبَهَهُ مِنَ النَّهْيِ وَالْكَرَاهِيَةِ فِيمَنْ تَعَلَّقَهَا وَهُوَ يَرَى تَمَامَ الْعَافِيَةِ وَزَوَالَ الْعِلَّةِ مِنْهَا عَلَى مَا كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَصْنَعُونَ فَأَمَّا مَنْ تَعَلَّقَهَا مُتَبَرِّكًا بِذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَى فِيهَا وَهُوَ يَعْلَمُ أَنْ لاَ كَاشِفَ إِلاَّ اللَّهُ وَلاَ دَافِعَ عَنْهُ سِوَاهُ فَلاَ بَأْسَ بِهَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ. [ضعيف]

(۱۹۶۰۵) عقبہ بن عامر جہنی نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس نے تمیمہ لٹکایا اللہ اس کا کام مکمل نہ کرے اور جس نے کوڑی یا گھونگا لٹکایا تو اللہ اس کو آرام نہ دے۔

شیخ فرماتے ہیں: مکمل عافیت اور بیماری کے ختم ہونے کی علت سمجھ لے، جیسے زمانہ جاہلیت میں کرتے تھے۔ لیکن صرف متبرک کے طور پر اور بیماری کی دوری کا صرف اللہ پر بھروسہ کرے تو درست ہے۔

(۱۹۶۰۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الأَشَجِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : لَيْسَتِ التَّمِيمَةُ مَا يُعَلَّقُ قَبْلَ الْبَلاَءِ إِنَّمَا التَّمِيمَةُ مَا يُعَلَّقُ بَعْدَ الْبَلاَءِ لِيُدْفَعَ بِهِ الْمَقَادِيرُ. [صحيح]

(۱۹۶۰۶) قاسم بن محمد حضرت عائشہ سے نقل فرماتے ہیں کہ تمیمہ وہ نہیں ہوتا جو مصائب سے پہلے ڈالا جائے۔ تمیمہ تو وہ ہوتا

ہے جو مصائب کے بعد لٹکایا جائے تاکہ تقدیر کو ٹالا جا سکے۔

(۱۹۶۰۷) وَرَوَاهُ عَبْدَانُ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَقَالَ فِي مَتْنِهِ إِنَّهَا قَالَتْ : التَّمَائِمُ مَا عُلِّقَ قَبْلَ نُزُولِ الْبَلَاءِ وَمَا عُلِّقَ بَعْدَ نُزُولِ الْبَلَاءِ فَلَيْسَ بِتَمِيمَةٍ.

أَنْبَأَنِيهِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ إِجَازَةً أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ حَلِيمٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُوَجِّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ فَذَكَرَهُ وَهَذَا أَصَحُّ. [ضعيف]

(۱۹۶۰۷) عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ تمیمہ وہ ہوتا ہے جو مصائب سے پہلے ڈالا جائے اور جو مصائب کے بعد ڈالا جائے وہ تمیمہ نہیں ہوتا۔

(۱۹۶۰۸) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا وَأَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَسَنِ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الأَصَمُّ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ -ﷺ- أَنَّهَا قَالَتْ : لَيْسَتْ بِتَمِيمَةٍ مَا عُلِّقَ بَعْدَ أَنْ يَقَعَ الْبَلاَءُ.

وَهَذَا يَدُلُّ عَلَى صِحَّةِ رِوَايَةِ عَبْدَانَ. [صحيح]

(۱۹۶۰۸) قاسم بن محمد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل فرماتے ہیں کہ وہ تمیمہ نہیں ہوتا جو مصیبت کے بعد ڈالا جائے۔

(۱۹۶۰۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ مِنْ أَصْلِهِ وَأَبُو بَكْرٍ الْقَاضِي وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْخَزَّازُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ -ﷺ- وَفِي عُنُقِهِ حَلْقَةٌ مِنْ صُفْرٍ فَقَالَ : مَا هَذِهِ؟ . قَالَ : مِنَ الْوَاهِنَةِ قَالَ : أَيَسُرُّكَ أَنْ تُوكَلَ إِلَيْهَا انْبِذْهَا عَنْكَ . [ضعيف]

(۱۹۶۰۹) حضرت عمران بن حصین نبی ﷺ کے پاس آئے اور ان کے گلے میں تانبے کا ایک حلقہ تھا۔ پوچھا: یہ کیا ہے؟ اس نے کہا: کمزوری کی وجہ سے۔ پوچھا: کیا تو پسند کرتا ہے کہ اس کے سپرد کر دیا جائے؟ اتار کر پھینک دو۔

(۱۹۶۱۰) أَخْبَرَنَا الْفَقِيهُ أَبُو إِسْحَاقَ : إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الطُّوسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ : حَسَّانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَخِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : مَنْ تَعَلَّقَ عِلاَقَةً وُكِلَ إِلَيْهَا . [ضعيف]

(۱۹۶۱۰) عبداللہ بن عکیم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کوئی چیز گلے میں لٹکائی وہ اس کے سپرد کر دیا جائے گا۔

(۱۹۶۱۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا هَارُونُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ وَاقِعِ بْنِ سَحْبَانَ عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِلَ إِلَيْهِ.

قَالَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِلَ إِلَيْهِ.

قَالَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ فُضَيْلٍ :أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ كَانَ يَكْتُبُ لاِبْنِهِ الْمُعَاذَةَ.

قَالَ وَسَأَلْتُ عَطَاءً فَقَالَ :مَا كُنَّا نَكْرَهُهَا إِلاَّ شَيْئًا جَاءَنَا مِنْ قِبَلِكُمْ. [حسن موقوف]

(۱۹۶۱۱)(ا) اسید بن جابر فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: جو کوئی تعویذ لٹکاتا ہے اسی کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔

(ب) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی تعویذ لٹکائے وہ اسی کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔

(ج) حضرت سعید بن جبیر اپنے بیٹوں کے لیے تعویذ لکھتے تھے۔

(د) راوی کہتے ہیں: میں نے عطاء سے پوچھا تو اس نے کہا کہ تمہارے پاس سے آنے والی ہر چیز ہمیں اچھی نہیں لگتی۔

(۱۹۶۱۲) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَسَنِ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الأَصَمُّ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ سَأَلَ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنِ الرُّقَى وَتَعْلِيقِ الْكُتُبِ فَقَالَ :كَانَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ يَأْمُرُ بِتَعْلِيقِ الْقُرْآنِ وَقَالَ لاَ بَأْسَ بِهِ.

قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ :وَهَذَا كُلُّهُ يَرْجِعُ إِلَى مَا قُلْنَا مِنْ أَنَّهُ إِنْ رَقَى بِمَا لاَ يُعْرَفُ أَوْ عَلَى مَا كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ إِضَافَةِ الْعَافِيَةِ إِلَى الرُّقَى لَمْ يَجُزْ وَإِنْ رَقَى بِكِتَابِ اللَّهِ أَوْ بِمَا يُعْرَفُ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ مُتَبَرِّكًا بِهِ وَهُوَ يَرَى نُزُولَ الشِّفَاءِ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى فَلاَ بَأْسَ بِهِ وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقُ. [صحیح]

(۱۹۶۱۳) نافع بن یزید نے یحییٰ بن سعید سے دم اور قرآنی تعویذ کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: سعید بن مسیب قرآنی تعویذ لٹکانے کا حکم دیتے اور فرماتے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

شیخ فرماتے ہیں: ایسا دم جس کے بارے میں علم نہ ہو یا جاہلیت کے دموں میں سے ہو وہ جائز نہیں لیکن جو دم کتاب اللہ یا اللہ کے ذکر سے کیا اور شفاء اللہ کی جانب سے ہے کا نظریہ رکھا جائے تو کوئی حرج نہیں۔

(۹۴) باب النُّشْرَةِ

دم کرنے کا بیان

قَالَ أَبُو سُلَيْمَانَ :النُّشْرَةُ ضَرْبٌ مِنَ الرُّقْيَةِ وَالْعِلاَجِ يُعَالَجُ بِهِ مَنْ كَانَ يُظَنُّ مَسَّ الْجِنِّ وَقِيلَ سُمِّيَتْ نُشْرَةً لأَنَّهُ يَنْشُرُهَا عَنْهُ أَيْ يَحُلُّ عَنْهُ مَا خَامَرَهُ مِنَ الدَّاءِ.

ایسا دم اور علاج جو جنات کی وجہ سے کیا جاتا ہے اور نشرہ اس لیے کہتے ہیں کہ وہ انسان سے بیماری کے اثر کو زائل کر دیتا ہے

(۱۹۶۱۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا عَقِيلُ بْنُ مَعْقِلٍ قَالَ سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ مُنَبِّهٍ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَنِ النُّشْرَةِ فَقَالَ :هُوَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ .

(ق) قَالَ الشَّيْخُ :وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- مُرْسَلاً وَهُوَ مَعَ إِرْسَالِهِ أَصَحُّ وَالْقَوْلُ فِيمَا يُكْرَهُ مِنَ النُّشْرَةِ وَفِيمَا لاَ يُكْرَهُ كَالْقَوْلِ فِي الرُّقْيَةِ وَقَدْ ذَكَرْنَاهُ. [ضعیف]

(۱۹۶۱۳) حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے جنات کے دم کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شیطانی عمل ہے۔

شیخ فرماتے ہیں: جنت کے دم کے بارے میں جو دو قسم کے قول منقول ہیں وہ اسی طرح ہی ہیں جو عام دم کے بارے میں ہے۔

(۹۳)باب الاِسْتِغْسَالِ لِلْمَعِينِ

نظر لگانے والے شخص سے غسل کرنے کا مطالبہ کرنے کا بیان

(۱۹۶۱۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ (ح) قَالَ وَأَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدُوسٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- قَالَ :الْعَيْنُ حَقٌّ وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَإِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوا .

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيِّ وَحَجَّاجِ بْنِ الشَّاعِرِ وَأَحْمَدَ بْنِ خِرَاشٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ. [صحیح۔ مسلم ۲۱۸۸]

(۱۹۶۱۴) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ نظر حق ہے۔ اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت لے جاتی تو وہ نظر ہوتی اور جب تم سے غسل کا مطالبہ کیا جائے تو غسل کر دیا کرو۔

(۱۹۶۱۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ :كَانَ يُؤْمَرُ الْعَائِنُ فَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ الْمَعِينُ. [صحیح]

(۱۹۶۱۵) اسود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل فرماتے ہیں کہ نظر لگانے والے کو وضو کا حکم دیا جائے گا اور اس پانی سے نظر لگنے والے انسان کو غسل کرایا جائے۔

(١٩٦١٦) أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ الأَصْبَهَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ: أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ: مَرَّ عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَلَى سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ وَهُوَ يَغْتَسِلُ فَقَالَ: لَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ وَلاَ جِلْدَ مُخَبَّأَةٍ فَمَا لَبِثَ أَنْ لُبِطَ بِهِ فَأُتِيَ النَّبِيُّ -ﷺ- فَقِيلَ لَهُ أَدْرِكْ سَهْلاً صَرِيعًا فَقَالَ: مَنْ تَتَّهِمُونَ بِهِ؟. قَالُوا: عَامِرَ بْنَ رَبِيعَةَ فَقَالَ: عَلَى مَا يَقْتُلُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ إِذَا رَأَى مَا يُعْجِبُهُ فَلْيَدْعُ بِالْبَرَكَةِ. وَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ وَيَغْسِلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى مِرْفَقَيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَدَاخِلَةَ إِزَارِهِ وَيَصُبَّ الْمَاءَ عَلَيْهِ

قَالَ مَعْمَرٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَيَكْفَأُ الإِنَاءَ مِنْ خَلْفِهِ قَالَ سُفْيَانُ حَدَّثَنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ مَعْمَرٌ وَزَادَ فِيهِ هَذَا.

[صحيح]

(۱۹۶۱۶) ابو امامہ سہل بن حنیف فرماتے ہیں کہ عامر بن ربیعہ سہل بن حنیف کے غسل کرنے کے موقعہ پر ان کے پاس سے گزرے۔ اس نے کہا: میں نے آج تک پوشیدہ رہنے والی لڑکی کا جسم بھی ایسا نہیں دیکھا۔ اتنی بات سے سہل بن حنیف زمین پر گر پڑے۔ اٹھا کر نبی ﷺ کے پاس لایا گیا۔ کہا گیا کہ سہل اچانک گرا دیے گئے۔ پوچھا: کس کو تم تہمت لگاتے ہو؟ صحابہ نے کہا کہ عامر بن ربیعہ گزرے تھے۔ فرمایا: کیا تم اپنے بھائی کو قتل کرو گے جبکہ کوئی اچھی چیز دیکھے تو اس کے لیے برکت کی دعا کرے اور آپ ﷺ نے عامر بن ربیعہ کو وضو کا حکم دیا کہ وہ اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوئے اور پاؤں گھٹنوں تک اور چادر کا اندرونی حصہ دھو کر سہل بن حنیف پر پانی ڈالا جائے۔

(١٩٦١٧) وَأَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَسَنِ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ فَذَكَرَ مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: فَدَعَا عَامِرَ بْنَ رَبِيعَةَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ وَقَالَ لَهُ: عَلَى مَا يَقْتُلُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ أَلاَ بَرَّكْتَ اغْتَسِلْ لَهُ. فَاغْتَسَلَ لَهُ عَامِرٌ فَرَاحَ سَهْلٌ مَعَ الرَّكْبِ.

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: الْغُسْلُ الَّذِي أَدْرَكْنَا عُلَمَاءَنَا يَصِفُونَهُ أَنْ يُؤْتَى الرَّجُلُ الَّذِي يَعِينُ صَاحِبَهُ بِالْقَدَحِ فِيهِ الْمَاءُ فَيُمْسِكُ لَهُ مَرْفُوعًا مِنَ الأَرْضِ فَيُدْخِلُ الَّذِي يَعِينُ صَاحِبَهُ يَدَهُ الْيُمْنَى فِي الْمَاءِ فَيَصُبُّ عَلَى وَجْهِهِ صَبَّةً وَاحِدَةً فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يُدْخِلُ يَدَهُ الْيُسْرَى فِي الْمَاءِ فَيَغْسِلُ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ بِيَدِهِ الْيُسْرَى صَبَّةً وَاحِدَةً فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يُدْخِلُ يَدَهُ الْيُمْنَى فَيَغْسِلُ يَدَهُ الْيُسْرَى صَبَّةً وَاحِدَةً إِلَى الْمِرْفَقِ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يُدْخِلُ يَدَيْهِ جَمِيعًا فِي الْمَاءِ صَبَّةً وَاحِدَةً فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يُدْخِلُ يَدَهُ فَيَتَمَضْمَضُ ثُمَّ يَمُجُّهُ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يُدْخِلُ يَدَهُ الْيُسْرَى فَيَغْتَرِفُ مِنَ الْمَاءِ فَيَصُبُّهُ عَلَى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُمْنَى صَبَّةً وَاحِدَةً فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يُدْخِلُ يَدَهُ الْيُسْرَى فَيَصُبُّ عَلَى مِرْفَقِ يَدِهِ الْيُمْنَى صَبَّةً وَاحِدَةً فِي الْقَدَحِ وَهُوَ ثَانٍ يَدَهُ إِلَى عُنُقِهِ ثُمَّ يَفْعَلُ مِثْلَ ذَلِكَ فِي مِرْفَقِ

يَدِهِ الْيُسْرَى ثُمَّ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي ظَهْرِ قَدَمِهِ الْيُمْنَى مِنْ عِنْدِ الأَصَابِعِ وَالْيُسْرَى كَذَلِكَ ثُمَّ يُدْخِلُ يَدَهُ الْيُسْرَى فَيَصُبُّ عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ يَفْعَلُ بِالْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَغْمِسُ دَاخِلَةَ إِزَارِهِ الْيُمْنَى فِي الْمَاءِ ثُمَّ يَقُومُ الَّذِي فِي يَدِهِ الْقَدَحُ بِالْقَدَحِ فَيَصُبُّهُ عَلَى رَأْسِ الْمَعْيُونِ مِنْ وَرَائِهِ ثُمَّ يَكْفَأُ الْقَدَحَ عَلَى وَجْهِ الأَرْضِ مِنْ وَرَائِهِ. (ت) وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَقَالَ : يُؤْتَى الرَّجُلُ الْعَائِنُ بِقَدَحٍ فَيُدْخِلُ كَفَّهُ فِيهِ فَيَتَمَضْمَضُ ثُمَّ يَمُجُّهُ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَغْسِلُ وَجْهَهُ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يُدْخِلُ يَدَهُ الْيُسْرَى فَيَصُبُّ عَلَى كَفِّهِ الْيُمْنَى ثُمَّ يُدْخِلُ يَدَهُ الْيُمْنَى فَيَصُبُّ عَلَى كَفِّهِ الْيُسْرَى ثُمَّ يُدْخِلُ يَدَهُ الْيُسْرَى فَيَصُبُّ عَلَى مِرْفَقِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ يُدْخِلُ الْيُمْنَى فَيَصُبُّ عَلَى مِرْفَقِهِ الْيُسْرَى ثُمَّ يُدْخِلُ يَدَهُ الْيُسْرَى فَيَصُبُّ عَلَى قَدَمِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ يُدْخِلُ يَدَهُ الْيُمْنَى فَيَصُبُّ عَلَى قَدَمِهِ الْيُسْرَى ثُمَّ يُدْخِلُ يَدَهُ الْيُسْرَى فَيَصُبُّ عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ يُدْخِلُ يَدَهُ الْيُمْنَى فَيَصُبُّ عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى ثُمَّ يَغْسِلُ دَاخِلَةَ إِزَارِهِ وَلاَ يُوضَعُ الْقَدَحُ بِالأَرْضِ ثُمَّ يُصَبُّ عَلَى رَأْسِ الرَّجُلِ الَّذِي أُصِيبَ بِالْعَيْنِ مِنْ خَلْفِهِ صَبَّةً وَاحِدَةً.

قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ : إِنَّمَا أَرَادَ بِدَاخِلَةِ إِزَارِهِ طَرَفَ إِزَارِهِ الدَّاخِلَ الَّذِي يَلِي جَسَدَهُ. وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ زَادَ فِيهِ ثُمَّ يُعْطِي ذَلِكَ الرَّجُلَ الَّذِي أَصَابَهُ الْقَدَحَ قَبْلَ أَنْ يَضَعَهُ فِي الأَرْضِ فَيَحْسُو مِنْهُ وَيَتَمَضْمَضُ وَيُهَرِيقُ عَلَى وَجْهِهِ ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ يَكْفَأُ الْقَدَحَ عَلَى ظَهْرِهِ. [صحيح۔ تقدم قبله]

(۱۹۶۱۷) ابوامامہ بن سہل بن حنیف نے اس کی مثل حدیث ذکر کی ہے کہ آپ ﷺ نے عامر بن ربیعہ کو بلا کر ڈانٹا اور فرمایا: کیا تو اپنے بھائی کو قتل کرے گا۔ فرمایا: غسل کر کے پانی مہیا کرو تو عامر نے غسل کر کے پانی سہل پر چھڑکا تو وہ قافلے کے ساتھ چل پڑے۔

ابن شہاب فرماتے ہیں: جس کی نظر لگ جائے اس سے غسل کروانے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک شخص پیالہ پکڑ کر کھڑا ہو جائے تو نظر لگانے والا شخص اپنا دائیں ہاتھ سے پانی لے کر اسی پیالہ میں اپنا ایک مرتبہ چہرہ دھوئے۔ پھر اپنا بایاں ہاتھ پانی میں داخل کر کے اپنا دایاں ہاتھ کہنی تک اپنے بائیں ہاتھ کے ساتھ پیالے میں دھوئے، پھر اپنے دائیں ہاتھ سے پیالے سے پانی لے کر بایاں ہاتھ کہنی تک پیالے میں دھوئے پھر اپنے دونوں ہاتھ پیالے میں ایک بار داخل کرے۔ پھر اپنے ہاتھ سے کلی کر کے پیالے میں ڈال دے۔ پھر الٹے ہاتھ سے پانی کا چلو لے کر دائیں ہاتھ کے الٹی جانب ڈال کر پانی پیالے میں داخل کر دے۔ پھر اپنا بایاں ہاتھ پیالے میں داخل کر کے پانی دائیں ہاتھ کی کہنی تک ڈالتے ہوئے پیالے میں داخل کرے اور پھر اپنے دوسرے ہاتھ کو گردن تک دھوئے۔ پھر اسی طرح اپنے الٹے ہاتھ کے ساتھ کرے۔ پھر اپنے دائیں پاؤں کے اوپر والا حصہ انگلیوں کے نزدیک سے دھوئے اور الٹے پاؤں کے ساتھ بھی ایسے کرے۔ پھر وہ اپنا بایاں ہاتھ پیالے میں داخل کر کے پانی بائیں گھٹنے پر ڈالے۔ پھر اس طرح بائیں گھٹنے کے ساتھ کیا جائے۔ پھر چادر کی دائیں جانب پانی میں ڈال کر نکال لی جائے۔ پھر وہ شخص پیالہ لے کر نظر لگے ہوئے شخص کی پچھلی جانب سے اس کے چہرے اور سر پر پانی ڈالے۔

(ب) ابن ابی ذئب زہری سے نقل فرماتے ہیں کہ نظر لگانے والے شخص کو پیالہ لانے کا حکم دیا جائے تو وہ اپنے دائیں ہاتھ سے پانی لے کر اس میں کلی کرے اور اپنا چہرہ دھوئے۔ پھر الٹے ہاتھ سے پانی لے کر دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر ڈالے پھر دائیں ہاتھ سے پانی لے کر الٹے ہاتھ کی ہتھیلی پر ڈالے پھر الٹے ہاتھ سے پانی لے کر دائیں ہاتھ کی کہنی پر ڈالے۔ پھر دائیں ہاتھ سے پانی لے کر الٹے پاؤں پر ڈالے۔ پھر سیدھے اور الٹے ہاتھ سے پانی لے کر دایاں اور بایاں گھٹنا دھوئے اور پھر پیالے میں چادر کے ایک کنارے کو دھویا جائے اور پیالہ زمین پر نہ رکھیں۔ پھر نظر لگے ہوئے شخص پر انڈیل دے۔

جِمَاعُ أَبْوَابِ مَا لَا يَحِلُّ أَكْلُهُ وَمَا يَجُوزُ لِلْمُضْطَرِّ مِنَ الْمَيْتَةِ

ایسی اشیاء جن کا کھانا جائز نہیں اور مجبور انسان کے لیے مردار کھانا بھی جائز ہے

(۹۴) باب السَّمْنِ أَوِ الزَّيْتِ تَمُوتُ فِيهِ فَأْرَةٌ

ایسا گھی یا تیل جس میں چوہیا مر جائے

(۱۹۶۱۸) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ غَالِبٍ الْخَوَارِزْمِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَمْدَانَ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوبَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- سُئِلَ عَنْ فَأْرَةٍ سَقَطَتْ فِي سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ -ﷺ- : خُذُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوا سَمْنَكُمْ. لَفْظُ حَدِيثِ مُحَمَّدٍ وَفِي رِوَايَةِ الْقَاضِي : خُذُوهَا وَمَا حَوْلَهَا مِنَ السَّمْنِ فَاطْرَحُوهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ. [صحيح]

(۱۹۶۱۸) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما میمونہ بنت حارث سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے گھی میں گر کر مر جانے والی چوہیا کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: چوہیا اور اس کے ارد گرد والا گھی گرا کر باقی ماندہ گھی کھانے میں استعمال کرلو۔

(۱۹۶۱۹) أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ الأَصْبَهَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ : أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْبَصْرِيُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا : أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- سُئِلَ عَنْ فَأْرَةٍ وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَمَاتَتْ فِيهِ فَقَالَ :أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوهُ . [صحيح]

(۱۹۶۱۹) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما میمونہ سے نقل فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ سے گھی میں گر کر مر جانے والی چوہیا کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: چوہیا اور اس کے ارد گرد والا گھی نکال کر باقی کھالو۔

(۱۹۶۲۰) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا : أَنَّ فَأْرَةً وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَنْهَا فَقَالَ: أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوا . فَقِيلَ لِسُفْيَانَ فَإِنَّ مَعْمَرًا يُحَدِّثُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سُفْيَانُ :مَا سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُهُ إِلاَّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ مِرَارًا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنِ الْحُمَيْدِيِّ. [صحيح]

(۱۹۶۲۰) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما میمونہ سے نقل فرماتے ہیں کہ ایک چوہیا گھی میں گر کر مر گئی تو رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا گیا۔ فرمایا: چوہیا اور اس کے ارد گرد والا گھی نکال کر باقی کھالو۔

(۱۹۶۲۱) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ الْقَاضِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَاللَّفْظُ لِلْحَسَنِ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :إِذَا وَقَعَتِ الْفَأْرَةُ فِي السَّمْنِ فَإِنْ كَانَ جَامِدًا فَأَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَإِنْ كَانَ مَائِعًا فَلاَ تَقْرَبُوهُ . قَالَ الْحَسَنُ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَرُبَّمَا حَدَّثَ بِهِ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ أَنَّ مَعْمَرًا كَانَ يَرْوِيهِ أَيْضًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ

عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا. [منكر]

(۱۹۶۲۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب چوہیا گھی میں گر جائے: اگر گھی جامد ہو تو چوہیا اور اس کے اردگرد والا گھی نکال دو۔ اگر جامد نہ ہو تو اس کے قریب بھی نہ جاؤ۔

(۱۹۶۲۲) وَأَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ هُوَ ابْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَنْ فَأْرَةٍ وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَقَالَ: إِنْ كَانَ جَامِدًا أُخِذَتْ وَمَا حَوْلَهَا فَأُلْقِيَتْ وَإِنْ كَانَ ذَائِبًا أَوْ مَائِعًا لَمْ يُؤْكَلْ. [منكر]

(۱۹۶۲۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے گھی میں چوہیا گر جانے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: اگر گھی جامد ہو تو چوہیا اور اس کے اردگرد والا گھی گرا دو اور اگر جامد نہ ہو تو کھانے کے لیے استعمال نہ کیا جائے۔

(۱۹۶۲۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْكَارِزِيُّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ أَبَانَ عَنْ رَاشِدٍ مَوْلَى قُرَيْشٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ فَأْرَةٍ وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَقَالَ: إِنْ كَانَ مَائِعًا فَأَلْقِهِ كُلَّهُ وَإِنْ كَانَ جَامِسًا فَأَلْقِ الْفَأْرَةَ وَمَا حَوْلَهَا وَكُلْ مَا بَقِيَ.

قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ: جَامِسًا يَعْنِي جَامِدًا. [ضعيف]

(۱۹۶۲۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے گھی میں چوہیا گر جانے کے متعلق سوال ہوا تو فرمایا: اگر جامد نہ ہو تو سارا گرا دو۔ اگر جامد ہو تو چوہیا اور اس کے اردگرد والا گھی گرا کر باقی کھا لو۔

(۹۵) باب مَنْ قَالَ لاَ يَجُوزُ بَيْعُ مَا نَجُسَ

جس نے نجس چیز کی بیع کو جائز قرار دیا

مِنْهُ اسْتِدْلاَلاً بِقَوْلِهِ: أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا. وَقَوْلِهِ: وَإِنْ كَانَ مَائِعًا فَلاَ تَقْرَبُوهُ.

اس قول سے استدلال کرتے ہوئے: ((أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا)) و قوله ((وَإِنْ كَانَ مَائِعًا فَلاَ تَقْرَبُوهُ))

(۱۹۶۲۴) وَأَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ بَرَكَةَ أَبِي الْوَلِيدِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ -ﷺ- فِي الْمَسْجِدِ فَرَفَعَ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَتَبَسَّمَ وَقَالَ: لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْهِمُ الشُّحُومَ فَبَاعُوهَا وَأَكَلُوا أَثْمَانَهَا إِنَّ اللَّهَ إِذَا حَرَّمَ عَلَى قَوْمٍ أَكْلَ شَيْءٍ حَرَّمَ عَلَيْهِمْ ثَمَنَهُ. [صحيح]

(۱۹۶۲۴) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مسجد میں اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی اور مسکرائے اور تین مرتبہ فرمایا: اللہ یہود پر لعنت کرے کہ جب اللہ نے ان پر چربی حرام کی تو انہوں نے فروخت کر کے اس کی قیمت کھائی۔ جب اللہ کسی قوم پر کسی چیز کا کھانا حرام قرار دیتے ہیں تو اس کی قیمت کھانا بھی حرام ہوتا ہے۔

(۹۶)باب مَنْ أَبَاحَ الاِسْتِصْبَاحَ بِهِ

جس نے نجس چیز سے دیا جلانا جائز قرار دیا ہے

(۱۹۶۲۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ وَأَبُو بَكْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ وَغَيْرُهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- سُئِلَ عَنْ فَأْرَةٍ وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَقَالَ : أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوا مَا بَقِيَ . فَقِيلَ : يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ السَّمْنُ مَائِعًا قَالَ : انْتَفِعُوا بِهِ وَلَا تَأْكُلُوهُ .
عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عُمَرَ غَيْرُ مُحْتَجٍّ بِهِ.
وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ هَكَذَا وَالطَّرِيقُ إِلَيْهِ غَيْرُ قَوِيٍّ. [ضعيف]

(۱۹۶۲۵) سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے گھی میں گر جانے والی چوہیا کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: چوہیا کے ارگرد والا گھی گرا کر باقی کھالو۔ کہا گیا: اے اللہ کے نبی! اگر گھی جامد نہ ہو تو؟ فرمایا: اس سے فائدہ اٹھاؤ لیکن کھانے میں استعمال نہ کرو۔

(۱۹۶۲۶) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَنِ الْفَأْرَةِ تَقَعُ فِي السَّمْنِ أَوِ الْوَدَكِ فَقَالَ : اطْرَحُوهَا وَمَا حَوْلَهَا إِنْ كَانَ جَامِدًا . فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنْ كَانَ مَائِعًا قَالَ : فَانْتَفِعُوا بِهِ وَلَا تَأْكُلُوهُ.
وَالصَّحِيحُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهِ مَوْقُوفًا عَلَيْهِ غَيْرَ مَرْفُوعٍ. [ضعيف]

(۱۹۶۲۶) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ گھی یا چربی میں چوہیا کے گر جانے کے متعلق نبی ﷺ سے پوچھا گیا تو فرمایا: اگر گھی جامد ہو تو اردگرد سے پھینک دو۔ انہوں نے پوچھا: اگر جامد نہ ہو تو فرمایا: فائدہ حاصل کرو لیکن کھانے کے لیے استعمال نہ کرو۔

(۱۹۶۲۷) أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو عُثْمَانَ : عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ

أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي فَأْرَةٍ وَقَعَتْ فِي زَيْتٍ قَالَ :اسْتَصْبِحُوا بِهِ وَادْهُنُوا بِهِ أَدَمَكُمْ. [ضعيف]

(۱۹۶۲۷) نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں: ایسی چوہیا جو تیل میں گر جائے، اس تیل سے چراغ جلاؤ اور اپنے مشکیزوں کو تیل لگالو۔

(۱۹۶۲۸) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَارِثِ الأَصْبَهَانِيُّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ رَاشِدٍ الأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَرْقِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ أَبِي هَارُونَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- عَنِ الْفَأْرَةِ تَقَعُ فِي السَّمْنِ وَالزَّيْتِ قَالَ :اسْتَصْبِحُوا بِهِ وَلاَ تَأْكُلُوهُ . أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ.

قَالَ عَلِيٌّ وَرَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي هَارُونَ مَوْقُوفًا عَلَى أَبِي سَعِيدٍ . [ضعيف]

(۱۹۶۲۸) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ سے گھی اور تیل میں چوہیا کے گر جانے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: اس کے ذریعے چراغ جلاؤ، لیکن کھانے میں استعمال نہ کرو۔

(۱۹۶۲۹) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ أَخْبَرَنَا عَلِيٌّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ وَأَسِيدُ بْنُ عَاصِمٍ قَالاَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ فِي الْفَأْرَةِ تَقَعُ فِي السَّمْنِ أَوِ الزَّيْتِ :اسْتَنْفِعُوا بِهِ وَلاَ تَأْكُلُوهُ قَالَ الشَّيْخُ هَذَا هُوَ الْمَحْفُوظُ مَوْقُوفٌ. [ضعيف]

(۱۹۶۲۹) ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: گھی یا تیل میں جب چوہیا گر جائے تو اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہو، لیکن کھاؤ نہیں۔

(۹۷) باب مَنْ مَنَعَ الاِنْتِفَاعَ بِهِ

جس نے اس سے فائدہ اٹھانے سے بھی منع کیا ہے

(۱۹۶۳۰) اسْتِدْلاَلاً بِمَا أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ هُوَ ابْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- يَقُولُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ :إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالأَصْنَامِ . فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهُ يُطْلَى بِهَا السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ :لاَ هُوَ حَرَامٌ . قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- عِنْدَ ذَلِكَ :قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ إِنَّ اللَّهَ لَمَّا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ شُحُومَهُمَا أَجْمَلُوهُ ثُمَّ بَاعُوهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ سَعِيدٍ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۹۶۳۰) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ اللہ و رسول نے شراب، مردار، خنزیر کا گوشت اور بتوں کی بیع سے منع فرمایا۔ آپ ﷺ سے مردار کی چربی کے بارے میں پوچھا گیا۔ جس سے کشتیاں اور چمڑوں کو تیل لگایا جاتا ہے اور لوگ دیے جلاتے ہیں: فرمایا: وہ حرام ہے۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ یہود کو ہلاک کرے، جب اللہ نے ان پر چربی کو حرام قرار دیا تو انہوں نے پگھلا کر فروخت کر کے قیمت کھانا شروع کر دی۔

(۱۹۶۳۱) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ وَأَبُو بَكْرٍ: أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ: إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالأَصْنَامِ. فَقِيلَ لَهُ عِنْدَ ذَلِكَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهُ يُدْهَنُ بِهَا السِّقَاءُ وَالْجُلُودُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ قَالَ: لاَ هِيَ حَرَامٌ. ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذَلِكَ: قَاتَلَ اللَّهُ يَهُودَ إِنَّ اللَّهَ لَمَّا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ شُحُومَهَا أَجْمَلُوهُ ثُمَّ بَاعُوهُ فَأَكَلُوا ثَمَنَهُ.

قَالَ الشَّيْخُ: وَمِنَ الْعُلَمَاءِ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الْمَيْتَةِ وَبَيْنَ مَا نَجِسَ بِوُقُوعِ نَجَاسَةٍ فِيهِ فَأَبَاحَ الاِنْتِفَاعَ بِمَا نَجِسَ حَادِثًا دُونَ الْمَيْتَةِ اتِّبَاعًا لِلآثَارِ فِيهِمَا وَبِأَنَّ نَجَاسَةَ الْمَيْتَةِ أَغْلَظُ وَنَجَاسَةَ الزَّيْتِ أَخَفُّ وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقُ.

[صحیح لغیرہ]

(۱۹۶۳۱) حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ و رسول نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی بیع سے منع فرمایا۔ اس وقت آپ ﷺ سے مردار کی چربی کے بارے میں سوال ہوا کیونکہ اس کے ذریعہ مشکیزے، چمڑے کو چکناہٹ زدہ کیا جاتا ہے اور لوگ دیے جلاتے ہیں۔ فرمایا: تب بھی یہ حرام ہے۔ پھر فرمایا کہ اللہ یہود کو ہلاک کرے جب چربی حرام قرار دے دی گئی تو انہوں نے پگھلا کر فروخت کر کے اس کی قیمت کھالی۔

شیخ فرماتے ہیں: مردار کی نجاست زیادہ ہوتی ہے جبکہ تیل کی نجاست ہلکی ہوتی ہے۔

(۹۸) باب تَحْرِيمِ أَكْلِ السُّمِّ الْقَاتِلِ

زہر قاتل کھانا حرام ہے

(۱۹۶۳۲) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فُورَكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

ﷺ- قَالَ :مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَجَأُ بِهَا بَطْنَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسُمٍّ فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ يَتَرَدَّى فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا .

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ شُعْبَةَ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۹۶۳۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی لوہے کے ساتھ اپنے آپ کو قتل کیا وہ کل قیامت کے دن لوہا اپنے ہاتھ میں لے کر آئے گا اور جہنم میں ہمیشہ اس طرح کرتا رہے گا اور جس کسی نے زہر پی اپنی زندگی ختم کی۔ وہ جہنم میں ہمیشہ زہر پیتا رہے گا اور جس نے پہاڑ سے گرا کر اپنے آپ کو ہلاک کر لیا وہ جہنم میں اس طرح اپنے آپ کو پہاڑ سے گراتا رہے گا۔

(۹۹)باب مَا جَاءَ فِي أَكْلِ التِّرْيَاقِ

تریاق کھانے کا بیان

(۱۹۶۳۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنَا شُرَحْبِيلُ بْنُ يَزِيدَ الْمَعَافِرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ التَّنُوخِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ : مَا أُبَالِي مَا أَتَيْتُ إِنْ أَنَا شَرِبْتُ تِرْيَاقًا أَوْ تَعَلَّقْتُ تَمِيمَةً أَوْ قُلْتُ الشِّعْرَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِي .

وَرُوِّينَا عَنِ ابْنِ سِيرِينَ :أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ التِّرْيَاقَ لأَنَّهُ يُصْنَعُ فِيهِ الْحَيَّةُ.

قَالَ الإِمَامُ أَحْمَدُ وَبِهَذَا الْمَعْنَى كَرِهَهُ الشَّافِعِيُّ فَقَالَ :لاَ يَجُوزُ أَكْلُ التِّرْيَاقِ الْمَعْمُولِ بِلُحُومِ الْحَيَّاتِ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ فِي حَالِ الضَّرُورَةِ حَيْثُ تَجُوزُ الْمَيْتَةُ. [ضعیف]

(۱۹۶۳۳) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے کوئی پرواہ نہیں، اگر میں تریاق پیوں اور تعویذ لٹکاؤں یا اپنے طرف سے اشعار کہوں۔ ابن سیرین تریاق کھانے کو ناپسند کرتے کیونکہ اس میں سانپوں کا گوشت ڈالا جاتا ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جیسے مردار بوقت ضرورت کھایا جاتا ہے اس طرح تریاق بھی ہے۔

(۱۰۰)باب مَا يَحِلُّ مِنَ الْمَيْتَةِ بِالضَّرُورَةِ

بوقت ضرورت مردار سے کیا کھایا جا سکتا ہے

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ﴿وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلاَّ مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ﴾ [الأنعام ۱۱۹] وَقَالَ ﴿إِنَّمَا

حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ﴾ [البقرة ۱۷۳] قَالَ مُجَاهِدٌ ﴿غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ﴾ [البقرة ۱۷۳] يَقُولُ غَيْرَ قَاطِعِ السَّبِيلِ وَلَا مُفَارِقِ الأَئِمَّةِ وَلَا خَارِجٍ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ جَلَّ جَلَالُهُ.

اللہ کا فرمان ہے: ﴿وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ﴾ [الأنعام ۱۱۹] ''مردار کھانے کی اجازت صرف مجبوری کی حالت میں ہے۔'' ﴿إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ﴾ [البقرة ۱۷۲] ''تم پر مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور جو غیر اللہ کے نام کے لیے مشہور ہو لیکن جو مجبور ہو باغی اور حد سے تجاوز نہ کرے اس پر کوئی گناہ نہیں۔''

(۱۹۶۲۴) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ السَّمَّاكِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ الأَزْرَقُ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَاتَ بَغْلٌ أَوْ قَالَ نَاقَةٌ عِنْدَ رَجُلٍ فَأَتَى النَّبِيَّ -ﷺ- يَسْتَفْتِيهِ فَزَعَمَ جَابِرٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ لِصَاحِبِهَا: أَمَا لَكَ مَا يُغْنِيكَ عَنْهَا؟ . قَالَ: لَا قَالَ: اذْهَبْ كُلْهَا. [ضعيف]

(۱۹۶۲۴) جابر بن سمرہ فرماتے ہیں: کسی شخص کے پاس خچر یا اونٹنی مرگئی۔ نبی ﷺ سے فتویٰ پوچھنے آیا تو جابر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تجھے کوئی چیز اس سے بے پرواہ کرنے والی ہے؟ اس نے جواب دیا: کوئی چیز موجود نہیں۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ جا کر کھالو۔

(۱۹۶۲۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلاً نَزَلَ الْحَرَّةَ وَمَعَهُ أَهْلُهُ وَوَلَدُهُ فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَّ نَاقَةً لِي ضَلَّتْ فَإِنْ وَجَدْتَهَا فَأَمْسِكْهَا فَوَجَدَهَا فَلَمْ يَجِدْ صَاحِبَهَا فَمَرِضَتْ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ: انْحَرْهَا فَأَبَى فَنَفَقَتْ فَقَالَتِ: اسْلُخْهَا حَتَّى نُقَدِّدَ شَحْمَهَا وَلَحْمَهَا وَنَأْكُلَهُ فَقَالَ حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- فَأَتَاهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ: هَلْ عِنْدَكَ غِنًى يُغْنِيكَ. قَالَ: لَا قَالَ: فَكُلُوهَا. قَالَ فَجَاءَ صَاحِبُهَا فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ فَقَالَ: هَلَّا كُنْتَ نَحَرْتَهَا قَالَ: اسْتَحْيَيْتُ مِنْكَ.

تَابَعَهُمَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ. [ضعيف]

(۱۹۶۲۵) جابر بن سمرہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنے بیوی، بچوں سمیت باہر پتھریلی زمین پر پڑاؤ کیا تو کسی نے اس سے کہا: میری اونٹنی گم ہوگئی ہے۔ اگر مل جائے تو اپنے پاس رکھ لینا اونٹنی مل گئی لیکن مالک نہ آیا اونٹنی بیمار ہوگئی۔ بیوی نے ذبح کرنے کا کہا لیکن مرد نے انکار کر دیا وہ مرگئی تو بیوی نے کہا: کھال اتار دو، تاکہ اس کی چربی اور گوشت کے ٹکڑے کر کے کھائے جا سکیں۔ اس شخص نے کہا: پہلے رسول اللہ ﷺ سے پوچھ لیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی چیز تجھے اس سے غنی کرتی ہے؟ اس

نے کہا: نہیں فرمایا: کھالو۔ جب اونٹنی کا مالک آیا تو اس نے پوچھا کہ تو نے ذبح کیوں نہ کیا تھا تو کہنے لگا: میں نے تجھ سے شرم محسوس کی تھی۔

(۱۹۶۳۶) وَفِيمَا رَوَى إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنِ ابْنِ مَرْثَدٍ أَوْ أَبِي مَرْثَدٍ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُمْ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بِأَرْضٍ تُصِيبُنَا بِهَا الْمَخْمَصَةُ فَمَا يَحِلُّ لَنَا مِنَ الْمَيْتَةِ فَقَالَ: إِذَا لَمْ تَصْطَبِحُوا أَوْ لَمْ تَغْتَبِقُوا أَوْ لَمْ تَحْتَفِئُوا بَقْلاً فَشَأْنَكُمْ بِهَا.

أَخْبَرَنِيهِ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ إِجَازَةً أَنَّ أَبَا الْحَسَنِ بْنَ صَبِيحٍ أَخْبَرَهُمْ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شِيرُوَيْهِ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ فَذَكَرَهُ. [صحيح]

(۱۹۶۳۶) ابو واقد لیثی فرماتے ہیں کہ صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم اپنے علاقہ میں جہاں بھوک پریشان کرتی ہے ہمارے لیے مردار کب حلال ہے؟ فرمایا: جب تم صبح وشام کھانا یا سبزی نہ پاؤ تو تمہارے لیے مردار کھانا جائز ہے۔

(۱۹۶۳۷) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ هَارُونَ الزَّاهِدُ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عَمَّارٍ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا تُصِيبُنَا مَخْمَصَةٌ فَمَا يَصْلُحُ لَنَا مِنَ الْمَيْتَةِ؟ قَالَ: إِذَا لَمْ تَصْطَبِحُوا أَوْ تَغْتَبِقُوا أَوْ تَحْتَفِئُوا بَقْلاً فَشَأْنَكُمْ بِهَا. [صحيح۔ تقدم قبله]

(۱۹۶۳۷) حسان بن عطیہ حضرت ابو واقد لیثی سے نقل فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ اگر کسی علاقہ میں بھوک ہمیں پریشان کرے تو مردار کھانا کب حلال ہے؟ فرمایا: جب صبح وشام کھانا یا سبزی نہ پاؤ تو پھر مردار کھانا تمہارے لیے جائز ہے۔

(۱۹۶۳۸) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ: مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْكَارِزِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الأَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلاً قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَكُونُ بِالأَرْضِ فَتُصِيبُنَا بِهَا الْمَخْمَصَةُ فَمَتَى تَحِلُّ لَنَا الْمَيْتَةُ؟ فَقَالَ: مَا لَمْ تَصْطَبِحُوا أَوْ تَغْتَبِقُوا أَوْ تَحْتَفِئُوا بِهَا بَقْلاً فَشَأْنَكُمْ بِهَا.

قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ: هُوَ مِنَ الْحَفَإِ وَهُوَ مَهْمُوزٌ مَقْصُورٌ وَهُوَ أَصْلُ الْبَرْدِيِّ الأَبْيَضِ الرَّطْبِ مِنْهُ وَهُوَ يُؤْكَلُ فَتَأَوَّلَهُ فِي قَوْلِهِ تَحْتَفِئُوا يَقُولُ: مَا لَمْ تَقْتَلِعُوا هَذَا بِعَيْنِهِ فَتَأْكُلُوهُ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ وَأَمَّا قَوْلُهُ: مَا لَمْ تَصْطَبِحُوا أَوْ تَغْتَبِقُوا. فَإِنَّهُ يَقُولُ إِنَّمَا لَكُمْ مِنْهَا الصَّبُوحُ وَهُوَ الْغَدَاءُ وَالْغَبُوقُ وَهُوَ الْعَشَاءُ يَقُولُ فَلَيْسَ لَكُمْ أَنْ تَجْمَعُوهُمَا مِنَ الْمَيْتَةِ.

قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ :رَأَيْتُ عِنْدَ الْحَسَنِ كُتُبَ سَمُرَةَ لِبَنِيهِ إِنَّهُ يُجْزِءُ مِنَ الاضْطِرَارِ أَوِ الضَّارُورَةِ صَبُوحٌ أَوْ غَبُوقٌ.

قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ :هَذَا التَّفْسِيرُ الَّذِى فَسَّرَهُ أَبُو عُبَيْدٍ رَحِمَهُ اللَّهُ صَحِيحٌ لِمَا حَدَّثَ عَنْ كِتَابِ سَمُرَةَ فَأَمَّا الْخَبَرُ الْمَرْفُوعُ فَقَدْ قِيلَ يُحْتَمَلُ أَنَّهُ إِنَّمَا قُصِدَ بِهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ إِحْلاَلَ الْمَيْتَةِ لَهُمْ مَتَى مَا لَمْ يَكُنْ لَهُمْ مِنَ الْحَلاَلِ صَبُوحٌ أَوْ غَبُوقٌ أَوْ بَقْلَةٌ يَعِيشُونَ بِأَكْلِهَا وَهَذَا هُوَ الَّذِى يَلِيقُ بِسُؤَالِهِمْ فِى رِوَايَةِ أَبِى عُبَيْدٍ مَتَى تَحِلُّ لَنَا الْمَيْتَةُ وَبِقَوْلِهِ أَوْ تَحْتَفِئُوا بِهَا بَقْلاً. [صحیح]

(۱۹۶۳۸) ابو واقد لیثی فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمیں کسی علاقہ میں بھوک پریشان کرتی ہے ہمارے لیے مردار کب حلال ہے؟ فرمایا: جب صبح یا شام کے وقت کھانا یا سبزیاں نہ پاؤ۔ پھر تمہاری جو حالت ہو۔

ابو عبید کہتے ہیں کہ جفاء سے مراد ترکھجور جس کو کھایا جاتا ہے، یعنی صبح شام دونوں مردار کھانے کو جمع نہ کرو۔

ابو عبید کہتے ہیں کہ میں نے حسن کو دیکھا۔ انہوں نے سمرہ کے بیٹے کو خط لکھ کر دیا کہ بوقت مجبوری یا ضرورت یہ چیز انسان کو کفایت کر جائے گی۔

شیخ فرماتے ہیں: مردار تب حلال ہے جب صبح وشام حلال کھانا میسر نہ ہو جس کے ذریعہ زندگی گزاری جا سکے۔

(۱۹۶۳۹) وَقَدْ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ :كَامِلُ بْنُ أَحْمَدَ الْمُسْتَمْلِيُّ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ أَحْمَدَ الْمِهْرَجَانِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْبَيْهَقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَارِجَةُ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ وَأَعْطَانِى كِتَابًا عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِىَّ -ﷺ- قَالَ :إِذَا أَرْوَيْتَ أَهْلَكَ مِنَ اللَّبَنِ غَبُوقًا فَاجْتَنِبْ مَا نَهَاكَ اللَّهُ عَنْهُ مِنَ الْمَيْتَةِ.

وَهَذَا يُؤَكِّدُ مَا قَبْلُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ وَمَا فَسَّرَهُ بِهِ أَبُو عُبَيْدٍ أَشْهَرُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَأَلْيَقُ بِقَوْلِهِ فَمَا يَحِلُّ لَنَا مِنَ الْمَيْتَةِ فِى رِوَايَةِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَذَكَرَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَلِيمِىُّ رَحِمَهُ اللَّهُ فِى كِتَابِهِ وَقَالَ :فَأَبَانَ أَنَّهُمْ إِذَا لَمْ يَأْكُلُوهَا أَكْلَ الطَّعَامِ الْمُبَاحِ فَلاَ إِثْمَ عَلَيْهِمْ فِيهَا فَأَكْلُ الطَّعَامِ الْمُبَاحِ أَنْ لاَ يَتَحَيَّنَ لَهُ حَالَ ضَرُورَةٍ يُخَافُ مِنْهَا عَلَى النَّفْسِ لَكِنَّ الْوَاجِدَ يَصْطَبِحُ بِشَىْءٍ فَيَسْتَغْنِى بِهِ عَمَّا سِوَاهُ إِلَى اللَّيْلِ يُرِيدُ بِهِ أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ إِلَى حَوَائِجِهِ فَإِذَا أَمْسَى تَنَاوَلَ مِنْهُ مَا تَرَكَهُ بِالنَّهَارِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ ضَرُورَةٌ شَدِيدَةٌ وَقَدْ يَضُمُّ إِلَيْهِ الْبَقْلَ وَغَيْرَهُ إِمَّا مُزْدَادًا مِنَ الطَّعَامِ وَإِمَّا مُسْتَطِيبًا لَهُ وَلَيْسَ هَذَا سَبِيلَ الْمَيْتَةِ إِنَّمَا أُذِنَ مِنْهَا فِيمَا يُمْسِكُ مِنْهُ الرَّمَقَ وَالضَّرُورَةُ الدَّاعِيَةُ إِلَيْهَا لاَ تَتَّفِقُ فِى وَقْتٍ بِعَيْنِهِ مِنْ صَبَاحٍ أَوْ مَسَاءٍ وَلاَ تُؤْكَلُ اسْتِطَابَةً فَيُضَمَّ إِلَيْهَا بَقْلٌ أَوْ نَحْوُهُ فَبَيَّنَ النَّبِىُّ -ﷺ- أَنَّهُمْ إِذَا لَمْ يَأْكُلُوهَا كَمَا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ الْمُبَاحَ فَلاَ إِثْمَ عَلَيْهِمْ فِيهَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ. [ضعیف]

(۱۹۶۳۹) سمرہ بن جندب فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب شام کے وقت تو اپنے گھر والوں کو دودھ سے سیراب کرلے تو پھر اللہ کے حرام کردہ مردار سے بچو۔

ابوعبداللہ حلیمی اپنی کتاب میں تحریر کرتے ہیں کہ جائز کھانے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ اگر صبح کے وقت ایسی چیز پالے جو شام تک اس کی ضروریات کو کافی ہو اور صبح کے وقت چھوڑی ہوئی چیز شام کو کھالے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ اگر سبزی ملا کر یا کوئی دوسری چیز کے ساتھ اضافہ کرے۔ یہ مردار کی صورت میں نہیں بلکہ مردار سے جان بچانے کی مقدار کھا سکتا ہے لیکن حلال کھانوں کی مانند نہ کھائے۔

(۱۹۶۴۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ وَهْبِ بْنِ عُقْبَةَ الْعَامِرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنِ الْفُجَيْعِ الْعَامِرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَ مَا يَحِلُّ لَنَا مِنَ الْمَيْتَةِ؟ قَالَ: مَا طَعَامُكُمْ. قُلْنَا: نَغْتَبِقُ وَنَصْطَبِحُ.
قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ فَسَّرَهُ لِي عُقْبَةُ قَدَحٌ غُدْوَةً وَقَدَحٌ عَشِيَّةً قَالَ ذَاكَ وَأَبِي الْجُوعُ فَأَحَلَّ لَهُمُ الْمَيْتَةَ عَلَى هَذِهِ الْحَالِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ الْغَبُوقُ مِنْ آخِرِ النَّهَارِ وَرَوَاهُ غَيْرُهُ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ فَقَالَ: ذَاكَ دَارُ الْجُوعِ. وَفِي هَذَا أَنَّهُ أَبَاحَ لَهُمْ تَنَاوُلَ الْمَيْتَةِ مَعَ تَنَاوُلِ مَا يُمْسِكُ الرَّمَقَ وَيُقِيمُ النَّفْسَ صَبُوحًا وَغَبُوقًا إِذَا كَانَا لاَ يُغَذِّوَانِ الْبَدَنَ وَلاَ يُشْبِعَانِ الشِّبَعَ التَّامَّ وَاللَّهُ أَعْلَمُ
وَفِي ثُبُوتِ هَذِهِ الأَحَادِيثِ نَظَرٌ وَحَدِيثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَصَحُّهَا. [ضعیف]

(۱۹۶۴۰) فجیع عامری نبی ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا: کیا مردار ہمارے لیے حلال ہے؟ فرمایا: تمہارا کھانا کیا ہے؟ ہم نے کہا: صبح و شام ایک ایک پیالہ پینا۔ ابونعیم کہتے ہیں کہ اس وقت نبی ﷺ نے اس حالت میں ان کے لیے مردار جائز قرار دیا، جب بھوک ختم نہ ہو۔ اتنا کھایا جائے جس سے جان بچ سکے۔ اگرچہ بدن کھانے اور پینے سے اچھی طرح سیراب نہ بھی ہو۔

(۱۹۶۴۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ: إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَحْمَدَ الْجُرْجَانِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَسْقَلاَنِيُّ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلاَلٍ عَنْ عُتْبَةَ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قِيلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: حَدِّثْنَا عَنْ شَأْنِ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ فَقَالَ عُمَرُ: خَرَجْنَا إِلَى تَبُوكَ فِي قَيْظٍ شَدِيدٍ فَنَزَلْنَا مَنْزِلاً أَصَابَنَا فِيهِ عَطَشٌ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّ رِقَابَنَا سَتَنْقَطِعُ حَتَّى إِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيَذْهَبُ يَلْتَمِسُ الْمَاءَ فَلاَ يَرْجِعُ حَتَّى يَظُنَّ أَنَّ رَقَبَتَهُ سَتَنْقَطِعُ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَنْحَرُ بَعِيرَهُ فَيَعْصُرُ فَرْثَهُ فَيَشْرَبُهُ لَيَجْعَلُ مَا بَقِيَ عَلَى كَبِدِهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ قَدْ عَوَّدَكَ فِي الدُّعَاءِ خَيْرًا فَادْعُ لَنَا فَقَالَ: أَتُحِبُّ ذَلِكَ. قَالَ: نَعَمْ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمْ يَرْجِعْهُمَا حَتَّى قَالَتِ السَّمَاءُ فَأَظَلَّتْ ثُمَّ سَكَبَتْ فَمَلَئُوا مَا مَعَهُمْ ثُمَّ ذَهَبْنَا

نَنْظُرُ فَلَمْ نَجِدْهَا جَاوَزَتِ الْعَسْكَرَ. [حسن]

(۱۹۶۴۱) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: ہم مشکل وقت کے بارے میں بیان کریں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم غزوہ تبوک کے لیے سخت گرم دن میں نکلے۔ ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا تو سخت پیاس کی وجہ سے ہماری گردنیں ٹوٹنے کے قریب تھیں۔ آدمی پانی کی تلاش میں نکلتا لیکن واپسی تک گردن ٹوٹ جانے کا خطرہ ہوتا۔ یہاں تک کہ لوگ اونٹ ذبح کر کے اوجڑی کا پانی نچوڑ کر پیتے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے دعا خیر کی درخواست کی۔ فرمایا: کیا تم پسند کرتے ہو۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اثبات میں جواب دیا۔ تب نبی ﷺ نے ہاتھ اٹھا دیے تو بارش ہوئی لوگوں نے برتن پانی کے بھر لیے لشکر میں کوئی پیاسا نہ تھا۔

(۱۹۶٤۲) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: مَنِ اضْطُرَّ إِلَى الْمَيْتَةِ وَالدَّمِ وَلَحْمِ الْخِنْزِيرِ فَلَمْ يَأْكُلْ وَلَمْ يَشْرَبْ حَتَّى يَمُوتَ دَخَلَ النَّارَ.

وَعَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: يَأْكُلُ مِنَ الْمَيْتَةِ مَا يُبَلِّغُهُ وَلاَ يَتَضَلَّعُ مِنْهَا قَالَ مَعْمَرٌ وَلَمْ أَسْمَعْ فِي الْخَمْرِ رُخْصَةً. [صحیح]

(۱۹۶٤۲) مسروق فرماتے ہیں کہ جو شخص مردار، خون اور خنزیر کے گوشت کی جانب مجبور کیا گیا اس نے کھایا اور پیا نہیں اور اس حالت میں فوت ہو گیا۔ وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ قتادہ کہتے ہیں: جان بچانے سیر ہو کر نہ کھائے لیکن شراب کے بارے میں رخصت نہیں۔

(۱۰۱) باب تَحْرِيمِ أَكْلِ مَالِ الْغَيْرِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ

کسی کا مال بغیر اجازت کے کھانا حرام ہے

(۱۹۶٤۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ فِيمَا قَرَأَ عَلَى مَالِكٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي أَبُو نَصْرٍ: عُمَرُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْحَرَشِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ: لاَ يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ أَحَدٍ إِلاَّ بِإِذْنِهِ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تُؤْتَى مَشْرُبَتُهُ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهُ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهُ فَإِنَّمَا يَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوعُ مَوَاشِيهِمْ أَطْعِمَتَهُمْ فَلاَ يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ أَحَدٍ إِلاَّ بِإِذْنِهِ.

لَفْظُ حَدِيثِ يَحْيَى وَفِي رِوَايَةِ الْقَعْنَبِيِّ: فَيُنْتَثَلَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُوسُفَ عَنْ مَالِكٍ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى.

[صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۹۶۴۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی کسی کے جانور بغیر اجازت کے نہ دوہے۔ کیا کوئی چاہتا ہے کہ اس کے کھانے کے برتن کو توڑ کر کھانا گرا دیا جائے؟ ان کے مویشیوں کے تھن بھی ان کے کھانے کو جمع کیے ہوئے ہیں تو کوئی کسی کے جانور بغیر اجازت کے نہ دوہے۔

(۱۹٦٤٤) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ : الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- أَنْ تُحْتَلَبَ الْمَوَاشِي إِلاَّ بِإِذْنِ أَهْلِهَا قَالَ : يُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تُؤْتَى مَشْرُبَتُهُ الَّتِي فِيهَا طَعَامُهُ فَيُنْتَثَلَ مَا فِيهَا فَإِنَّمَا ضُرُوعُ مَوَاشِيهِمْ مِثْلُ مَا فِي مَشَارِبِهِمْ . أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَأَخْرَجَهُ أَيْضًا مِنْ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَأَيُّوبَ وَمُوسَى بْنِ عُقْبَةَ وَإِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ-. [صحيح۔ متفق عليه]

(۱۹۶۴۴) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھر والوں کی اجازت کے بغیر مویشی دوہنے سے منع کیا ہے۔ فرمایا: تم چاہتے ہو تمہیں ایسا برتن دیا جائے جس میں کھانے پینے کا سامان جمع ہو تو ان کے مویشیوں کے تھن کھانے کے برتن کی مانند ہیں۔

(۱۹٦٤٥) أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ : عَبْدُ الْخَالِقِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ الْمُؤَذِّنُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ خَنْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ : مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ : لاَ يَحِلُّ لاِمْرِءٍ أَنْ يَأْخُذَ عَصَا أَخِيهِ بِغَيْرِ طِيبِ نَفْسِهِ . وَذَلِكَ لِشِدَّةِ مَا حَرَّمَ اللَّهُ مَالَ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ.

وَرَوَاهُ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ وَرَوَاهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَارِثَةَ الضَّمْرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَثْرِبِيٍّ الضَّمْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ-. وَقَدْ مَضَى فِي كِتَابِ الْغَصْبِ وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَهُ الْبُخَارِيُّ. [صحيح]

(۱۹۶۴۵) ابوحمید ساعدی رسول اللہ ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ کسی کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اجازت کے بغیر کسی کی لاٹھی بھی وصول کرے۔ اس وجہ سے کہ اللہ نے مسلمان کا مال مسلمان پر حرام قرار دیا ہے۔

(۱۹٦٤٦) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبِرْتِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ هُوَ ابْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي مَوْلًى لِسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ : كُنَّا مَعَ سَعْدٍ

رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَتَيْنَا عَلَى وَادٍ فِيهِ نَخْلٌ قَدْ أَدْرَكَ فَأَعْطَانِي سَعْدٌ دِرْهَمَيْنِ فَقَالَ اشْتَرِ لَنَا عَلَفًا وَتَمْرًا فَذَهَبْتُ فَلَمْ أَجِدْ فِي النَّخْلِ أَحَدًا فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ لِي إِنْ سَرَّكَ أَنْ تَكُونَ مُؤْمِنًا حَقًّا فَلَا تَأْكُلْ مِنَ النَّخْلِ تَمْرَةً قَالَ فَبَاتَتْ وَبَاتَتْ حِمَارَتُنَا جَائِعَيْنِ. [ضعیف]

(۱۹۶۴۶) سعد بن ابی وقاص کے غلام نے بیان کیا کہ ہم سعد بن ابی وقاص کے ساتھ تھے کہ ہم ایک کھجوروں کے باغ میں آئے تو سعد نے ہمیں دو درہم دیے تا کہ گھاس اور کھجور خرید کر لاؤ لیکن باغ میں میں نے کسی کو بھی نہ پایا۔ واپس پلٹ آیا اور بتایا تو انہوں نے کہا: اگر آپ کو اچھا لگے تو کھجور کا پھل نہیں کھانا تو ہمارے گدھے اور ہم نے بھوکے ہی رات گزار دی۔

(۱۹۶۴۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَبُو عُتْبَةَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّهُ سُئِلَ عَمَّا يَسْقُطُ مِنَ النَّخْلَةِ أَنَأْكُلُ مِنْهُ قَالَ : لَا وَلَا تَمْرَةً وَاحِدَةً. [ضعیف]

(۱۹۶۴۷) نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہا سے نقل فرماتے ہیں کہ جب ان سے پوچھا گیا: کیا کھجور سے گرا ہوا پھل کھالیں؟ فرمانے لگے کہ ایک کھجور بھی نہ کھاؤ۔

(۱۰۲) باب مَا جَاءَ فِيمَنْ مَرَّ بِحَائِطِ إِنْسَانٍ أَوْ مَاشِيَتِهِ

جو انسان کسی کے باغ یا جانوروں کے پاس سے گزرے اس کا بیان

(۱۹۶۴۸) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْأَصَمُّ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ قَالَ قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : مَنْ مَرَّ لِرَجُلٍ بِزَرْعٍ أَوْ ثَمَرٍ أَوْ مَاشِيَةٍ أَوْ غَيْرِ ذَلِكَ مِنْ مَالِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ أَخْذُ شَيْءٍ مِنْهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ لِأَنَّ هَذَا مِمَّا لَمْ يَأْتِ فِيهِ كِتَابٌ وَلَا سُنَّةٌ ثَابِتَةٌ بِإِبَاحَتِهِ فَهُوَ مَمْنُوعٌ لِمَالِكِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ قَالَ وَقَدْ قِيلَ مَنْ مَرَّ بِحَائِطٍ فَلْيَأْكُلْ وَلَا يَتَّخِذْ خُبْنَةً.

وَرُوِيَ فِيهِ حَدِيثٌ لَوْ كَانَ يَثْبُتُ مِثْلُهُ عِنْدَنَا لَمْ نُخَالِفْهُ وَالْكِتَابُ وَالْحَدِيثُ الثَّابِتُ أَنَّهُ لَا يَجُوزُ أَكْلُ مَالِ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ.

قَالَ الشَّيْخُ أَمَّا قَائِلُ هَذَا الْقَوْلِ فَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ . [صحیح]

(۱۹۶۴۸) امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب کوئی کھیتی، باغ، پھل یا مویشیوں کے پاس سے گزرے تو بغیر اجازت کے کچھ نہ لے۔ کیونکہ کسی بھی دلیل سے اس کا لینا درست ثابت نہیں ہے۔ صرف مالک کی اجازت سے ممکن ہے۔ فرماتے ہیں: جو باغ کے پاس سے گزرے وہ پھل توڑ کر کھالے لیکن جھولی بھر کر نہ لے جائے لیکن مالک کی مرضی کے بغیر پھل نہ توڑے۔

(۱۹۶۴۹) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْأَرْدَسْتَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ : أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو الْعِرَاقِيُّ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي عِيَاضٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :مَنْ مَرَّ مِنْكُمْ بِحَائِطٍ فَلْيَأْكُلْ فِي بَطْنِهِ وَلاَ يَتَّخِذْ خُبْنَةً. [حسن]

(۱۹۶۴۹) ابوعیاض حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ جو باغ سے گزرے اپنا پیٹ بھرے لیکن جھولی بھر کر نہ لے جائے۔

(۱۹۶۵۰) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ وَأَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ قَالاَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :إِذَا كُنْتُمْ ثَلاَثَةً فَأَمِّرُوا عَلَيْكُمْ وَاحِدًا مِنْكُمْ فَإِذَا مَرَرْتُمْ بِرَاعِي الإِبِلِ فَنَادُوا يَا رَاعِيَ الإِبِلِ فَإِنْ أَجَابَكُمْ فَاسْتَسْقُوهُ وَإِنْ لَمْ يُجِبْكُمْ فَأْتُوهَا فَحُلُّوهَا وَاشْرَبُوا ثُمَّ صُرُّوهَا. هَذَا عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَحِيحٌ بِإِسْنَادَيْهِ جَمِيعًا وَهُوَ عِنْدَنَا مَحْمُولٌ عَلَى حَالِ الضَّرُورَةِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ. [صحيح]

(۱۹۶۵۰) زید بن وہب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم تین ہو تو ایک کو امیر مقرر کر لیا کرو اور جب تم اونٹوں کے چرواہے کے پاس سے گزرو تو تین آوازیں دے لیا کرو: اے اونٹوں کے چرواہے! اگر تمہاری آواز سن کر آ جائے تو دودھ پینے کا مطالبہ کر دو، وگرنہ دودھ دوہ کر پی لو اور اونٹنی کے تھن پھر بند کر دو۔ لیکن یہ بوقت ضرورت ہے۔

(۱۹۶۵۱) وَأَمَّا الْحَدِيثُ الَّذِي رُوِيَ فِيمَا رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- قَالَ :مَنْ دَخَلَ حَائِطًا فَلْيَأْكُلْ وَلاَ يَتَّخِذْ خُبْنَةً.

أَخْبَرَنَاهُ عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ :مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الْجَوَّازُ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ فَذَكَرَهُ. [ضعيف]

(۱۹۶۵۱) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے نقل فرماتے ہیں: جو شخص باغ میں داخل ہو، پھل توڑ کر کھا لے لیکن جھولی بھر کر نہ لے جائے۔

(۱۹۶۵۲) وَقَدْ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ السُّكَّرِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الأَزْهَرِ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ غَسَّانَ قَالَ وَذُكِرَ لأَبِي زَكَرِيَّا :يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ حَدِيثُ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ فِي الرَّجُلِ يَمُرُّ بِالْحَائِطِ فَيَأْكُلُ مِنْهُ قَالَ :هَذَا غَلَطٌ.

وَقَالَ أَبُو عِيسَى التِّرْمِذِيُّ :سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ يَرْوِي أَحَادِيثَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ يَهِمُ فِيهَا.

قَالَ الشَّيْخُ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ أَوْجُهٍ أُخَرَ لَيْسَتْ بِقَوِيَّةٍ. [صحيح۔ لابن معين]

(۱۹۶۵۲) یحییٰ بن سلیم طائفی حضرت عبد اللہ سے ایسے شخص کے بارے میں جو باغ کے پاس سے گزرتا ہے اور پھل توڑ کر کھا لیتا

ہے فرماتے ہیں: یہ غلط ہے۔

(۱۹۶۵۳) فَمِنْهَا مَا أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلاً مِنْ مُزَيْنَةَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ الضَّالَّةِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ ثُمَّ سَأَلَهُ عَنِ الثِّمَارِ يُصِيبُهُ الرَّجُلُ قَالَ: مَا أَخَذَ فِي أَكْمَامِهِ يَعْنِي رُءُوسَ النَّخْلِ فَاحْتَمَلَهُ فَثَمَنُهُ وَمِثْلُهُ مَعَهُ وَضَرْبُ نَكَالٍ وَمَا كَانَ فِي أَجْرَانِهِ فَأَخَذَ فَفِيهِ الْقَطْعُ إِذَا بَلَغَ ذَلِكَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ وَإِنْ أَكَلَ بِفِيهِ وَلَمْ يَأْخُذْ فَيَتَّخِذْ خُبْنَةً فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ. وَهَذَا إِنْ صَحَّ فَمَحْمُولٌ عَلَى أَنْ لَيْسَ عَلَيْهِ فِيهِ قَطْعٌ حِينَ لَمْ يُخْرِجْهُ مِنَ الْحِرْزِ. [حسن]

(۱۹۶۵۳) مزینہ قبیلے کے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے ایسے شخص کے متعلق پوچھا جو باغ کے پھل توڑ لیتا ہے، فرمایا: جس نے مجبورے توڑ کر ساتھ لے لیا تو اس کی قیمت ادا کرنا ہوگی اور عبرت ناک سزا دینا ہوگی۔ جس نے ڈھیر سے اٹھالیا۔ اگر وہ ڈھال کی قیمت جتنا ہوا تو ہاتھ کاٹا جائے گا، لیکن اگر اس نے صرف کھایا ساتھ نہیں لیا اس پر کوئی حد نہیں۔ یہ تب ہے جب وہ محفوظ چیز کو اٹھائے لیکن یہ صورت حال نہ ہو تب قطع ید نہیں ہے۔

(۱۹۶۵۴) وَمِنْهَا مَا أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ الرَّقَّامُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ: إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ عَلَى مَاشِيَةٍ فَإِنْ كَانَ فِيهَا صَاحِبُهَا فَلْيَسْتَأْذِنْهُ فَإِنْ أَذِنَ لَهُ فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهَا فَلْيُصَوِّتْ ثَلاَثًا فَإِنْ أَجَابَهُ فَلْيَسْتَأْذِنْهُ وَإِلاَّ فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ وَلاَ يَحْمِلْ.

قَالَ الشَّيْخُ أَحَادِيثُ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ لاَ يُثْبِتُهَا بَعْضُ الْحُفَّاظِ وَيَزْعُمُ أَنَّهَا مِنْ كِتَابٍ غَيْرَ حَدِيثِ الْعَقِيقَةِ الَّذِي قَدْ ذَكَرَ فِيهِ السَّمَاعَ وَإِنْ صَحَّ فَهُوَ مَحْمُولٌ عَلَى حَالِ الضَّرُورَةِ. [ضعيف]

(۱۹۶۵۴) حضرت سمرہ بن جندب فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم جانور کے پاس آؤ وہاں ان کا مالک ہو تو اجازت لے کر دودھ دوہ کر پی لو۔ اگر مالک نہ ہو تو تین آوازیں لگاؤ۔ اگر مالک آجائے تو اجازت لے لو، وگرنہ دودھ دوہ کر پی لو ساتھ نہ لے جاؤ۔

شیخ فرماتے ہیں: اگر یہ حدیث صحیح ہو تب یہ بوقت ضرورت ہے۔

(۱۹۶۵۵) وَمِنْهَا مَا أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ: عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ أَبِي أُسَامَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- قَالَ: إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ عَلَى رَاعٍ فَلْيُنَادِ يَا رَاعِيَ الإِبِلِ ثَلاَثًا فَإِنْ أَجَابَهُ وَإِلاَّ فَلْيَحْلِبْ وَلْيَشْرَبْ وَلاَ يَحْمِلَنَّ وَإِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ عَلَى حَائِطٍ فَلْيُنَادِ ثَلاَثًا يَا صَاحِبَ الْحَائِطِ فَإِنْ أَجَابَهُ وَإِلاَّ فَلْيَأْكُلْ

وَلَا يَحْمِلَنَّ .

تَفَرَّدَ بِهِ سَعِيدُ بْنُ إِيَاسٍ الْجُرَيْرِيُّ وَهُوَ مِنَ الثِّقَاتِ إِلاَّ أَنَّهُ اخْتَلَطَ فِي آخِرِ عُمُرِهِ وَسَمَاعُ يَزِيدَ بْنِ هَارُونَ عَنْهُ بَعْدَ اخْتِلاَطِهِ.

وَرَوَاهُ أَيْضًا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ وَلَيْسَ بِالْقَوِيِّ.

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- بِخِلاَفِ ذَلِكَ. [صحیح]

(۱۹۶۵۵) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم اونٹوں کے چرواہوں کے پاس آؤ تو تین آوازیں دو۔ اگر کوئی جواب ملے تو درست وگرنہ دودھ لو پی کر ساتھ نہ لو اور جب تم کسی کے باغ میں آؤ تو تین آوازیں لگا لیا کرو۔ اگر جواب مل جائے تو درست ہے، باغ کا پھل کھا لینے کی اجازت ہے۔ لیکن ساتھ لے جانے کی اجازت نہیں ہے۔

(۱۹۶۵۶) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْكَارِزِيُّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ : لاَ يَحِلُّ لأَحَدٍ أَنْ يَحِلَّ صِرَارَ نَاقَةٍ إِلاَّ بِإِذْنِ أَهْلِهَا فَإِنَّ خَاتَمَ أَهْلِهَا عَلَيْهَا .

فَقِيلَ لِشَرِيكٍ :أَرَفَعَهُ قَالَ :نَعَمْ.

قَالَ الشَّيْخُ :وَهَذَا يُوَافِقُ الْحَدِيثَ الثَّابِتَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- فِي النَّهْيِ عَنْ ذَلِكَ وَقَدْ مَضَى فِي الْبَابِ قَبْلَهُ. [ضعیف]

(۱۹۶۵۶) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ گھر والوں کی اجازت کے بغیر اونٹنی کے دودھ دوہنے کے لیے تھن کھولے۔ کیونکہ اس کے گھر والوں نے اس پر مہر ثبت کر رکھی ہوئی ہے۔ جب شریک سے کہا گیا: کیا آپ اس کو مرفوع بیان کرتے ہیں؟ کہنے لگے: ہاں مرفوع بیان کرتا ہوں۔

(۱۹۶۵۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْكَارِزِيُّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ وَإِنَّمَا يُوَجَّهُ هَذَا الْحَدِيثُ يَعْنِي حَدِيثَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثُمَّ حَدِيثَ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ فِي الرُّخْصَةِ أَنَّهُ رَخَّصَ فِيهِ لِلْجَائِعِ الْمُضْطَرِّ الَّذِي لاَ شَيْءَ مَعَهُ يَشْتَرِي بِهِ وَهُوَ مُفَسَّرٌ فِي حَدِيثٍ آخَرَ حَدَّثَنَاهُ الأَنْصَارِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- لِلْجَائِعِ الْمُضْطَرِّ إِذَا مَرَّ بِالْحَائِطِ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ وَلاَ يَتَّخِذَ خُبْنَةً.

قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ :وَمِمَّا يُبَيِّنُ ذَلِكَ حَدِيثُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الأَنْصَارِ الَّذِينَ مَرُّوا بِحَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ فَسَأَلُوهُمُ الْقِرَى فَأَبَوْا فَسَأَلُوهُمُ الشِّرَى فَأَبَوْا فَضَبَطُوهُمْ فَأَصَابُوا مِنْهُمْ فَأَتَوْا عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ فَهَمَّ بِالأَعْرَابِ وَقَالَ :ابْنُ السَّبِيلِ أَحَقُّ بِالْمَاءِ مِنَ الثَّانِي عَلَيْهِ.

قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ حَدَّثَنَاهُ حَجَّاجٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عُمَرَ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ فَهَذَا مُفَسَّرٌ إِنَّمَا هُوَ لِمَنْ لَمْ يَقْدِرْ عَلَى قِرًى وَلاَ شِرًى وَكَذَلِكَ قَالَ فِي الْحَدِيثِ الأَوَّلِ لِيُصَوِّتْ يَا رَاعِيَ الإِبِلِ ثَلاَثًا . لِيَكُونَ طَلَبَ الْقِرَى قَبْلُ.

قَالَ الشَّيْخُ وَفِي مِثْلِ هَذَا مَا أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا تَمْتَامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَخْزُومِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُخَوَّلٍ الْبَهْزِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللَّهِ الإِبِلُ نَلْقَاهَا وَنَحْنُ مُحْتَاجُونَ وَهِيَ مُصَرَّاةٌ قَالَ :تُنَادِي يَا صَاحِبَ الإِبِلِ ثَلاَثًا فَإِنْ أَجَابَكَ وَإِلاَّ فَاحْلِبْ ثُمَّ دَعْ لِلَّبَنِ دَوَاعِيَهُ . زَادَ فِيهِ غَيْرُهُ :وَاحْلِبْ ثُمَّ صُرَّ وَبَقِّ لِلَّبَنِ دَوَاعِيَهُ. [صحيح]

(۱۹۶۵۷) عمر بن خطاب، عمرو بن شعیب کی احادیث میں رخصت ہے۔ ایسا انسان جو کچھ خرید نہیں سکتا اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب باغ کے پاس سے گزرے تو کھالے لیکن جھولی بھر کر نہ لے جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ انصار ایک عرب قبیلہ کے پاس سے گزرے، جب ان سے مہمانی کا مطالبہ کیا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ انہوں نے ان سے کچھ مال لے لیا۔ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا تو انہوں نے دیہاتی لوگوں کا قصد کیا اور فرمایا: مسافر لوگ جس پانی کے چشمہ پر واقع ہوں اس کے زیادہ حق دار ہوتے ہیں۔ ابو عبید نے اس کی تفسیر یہ بیان کی، جو مہمان نوازی اور کچھ خریدنے کی طاقت نہ رکھے۔ وہ چرواہے کو تین آوازیں لگائے تاکہ وہ اس سے مہمانی کا مطالبہ کر سکے۔

شیخ فرماتے ہیں: قاسم بن مخول اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: ہم اونٹوں سے ملتے ہیں دودھ کی ضرورت ہوتی ہے۔ جبکہ انہوں نے دودھ روکا ہوتا ہے تو چرواہے کو تین آوازیں دو۔ اگر جواب ملے تو درست وگرنہ دودھ دوہ لیا کرو۔ پھر دودھ پینے والوں کے لیے چھوڑ دیا کرو۔ پھر دودھ اور دودھ روک دے تاکہ چرواہے دودھ دوہ سکیں۔

(۱۹۶۵۸) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ :مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّزَّازُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ سَلِيطِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ التَّيْمِيِّ عَنْ ذُهَيْلِ بْنِ عَوْفِ بْنِ شَمَّاخٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ -ﷺ- فَإِذَا إِبِلٌ مُصَرَّرَةٌ بِعِضَاهِ الشَّجَرِ فَانْطَلَقَ نَاسٌ لِيَحْتَلِبُوا فَدَعَاهُمُ النَّبِيُّ -ﷺ- فَقَالَ :أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ أُنَاسًا عَمَدُوا إِلَى مَزَاوِدِكُمْ فِيهَا أَزْوِدَتُكُمْ فَأَخَذُوا مَا فِيهَا لَكَانُوا غَدَرُوكُمْ؟ . قَالُوا :نَعَمْ. قَالَ :هَذِهِ لأَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِنَّ مَا فِي ضُرُوعِهَا مِثْلُ مَا فِي أَزْوِدَتِكُمْ . قَالُوا :يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنْ مَالِ أَخِيهِ؟ قَالَ :أَنْ يَأْكُلَ وَلاَ يَحْمِلَ وَيَشْرَبَ وَلاَ يَحْمِلَ .

هَذَا إِسْنَادٌ مَجْهُولٌ لاَ تَقُومُ بِمِثْلِهِ الْحُجَّةُ. وَالْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ غَيْرُ مُحْتَجٍّ بِهِ.

وَقَدْ رُوِيَ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنِ الْحَجَّاجِ مَا دَلَّ أَنَّهُ فِي الْمُضْطَرِّ . [ضعيف]

(۱۹۶۵۸) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے کہ اونٹ درختوں کے پتے کھا رہے تھے۔ لوگ ان کا دودھ دوہنے گئے۔ آپ ﷺ نے بلا لیا اور فرمایا: اگر لوگ تمہارے مشکیزے میں موجود چیز کا قصد کریں اور تمہاری کھانے کی اشیاء لے جائیں تو انہوں نے تمہارے ساتھ غدر کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں! فرمایا: یہ بھی مسلمان گھروں کی مانند ہیں جوان کے تھنوں میں موجود ہے۔ وہ تمہارے مشکیزوں میں موجود اشیاء کی مانند ہے۔ صحابہ نے اپنے بھائی کے مال سے حلال چیز کے متعلق پوچھا تو فرمایا: کھائے پیے لیکن ساتھ نہ لے کر جائے۔

(۱۹۶۵۹) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِءُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ سَلِيطِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ذُهَيْلِ بْنِ عَوْفِ بْنِ شَمَّاخٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : بَيْنَا نَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ -ﷺ- إِذْ رَأَيْنَا إِبِلاً مَصْرُورَةً بِعِضَاهِ الشَّجَرِ قَالَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَقُلْنَا :أَفَرَأَيْتَ إِنِ احْتَجْنَا إِلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ؟ فَقَالَ : كُلْ وَلاَ تَحْمِلْ وَاشْرَبْ وَلاَ تَحْمِلْ .

وَرَوَاهُ شَرِيكٌ الْقَاضِي عَنِ الْحَجَّاجِ فَخَالَفَ فِي إِسْنَادِهِ مَنْ مَضَى. [ضعيف]

(۱۹۶۵۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ ایک اونٹ کو کانٹوں کے ساتھ اٹھا ہوا دیکھا۔ ہم نے کہا: جب ہم کھانے پینے کی ضرورت محسوس کریں۔ فرمایا: کھاؤ، پیو لیکن ساتھ اٹھا کر نہ لے جاؤ۔

(۱۹۶۶۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ :أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ سَلِيطٍ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :سُئِلَ النَّبِيُّ -ﷺ- عَمَّا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنْ مَالِ أَخِيهِ؟ قَالَ :يَأْكُلُ حَتَّى يَشْبَعَ إِذَا كَانَ جَائِعًا وَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى . [ضعيف]

(۱۹۶۶۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا کہ انسان کے لیے اپنے بھائی کے مال سے کیا حلال ہے؟ فرمایا: جب بھوکا ہو یا پیاسا ہو پیٹ بھر کر کھا پی لے۔

أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْمُزَكِّي أَبُو الْقَاسِمِ :مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الْمُنْعِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْفَرَاوِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمَعَالِي: مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا الإِمَامُ الْحَافِظُ أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَيْهَقِيُّ وَأَنْبَأَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَشْيَاخِنَا عَنْ زَاهِرِ بْنِ طَاهِرٍ الشَّحَّامِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا الإِمَامُ الْحَافِظُ أَبُو بَكْرٍ :أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْبَيْهَقِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ:

(۱۰۳) باب مَا يَحِلُّ لِلْمُضْطَرِّ مِنْ مَالِ الْغَيْرِ

مجبور کے لیے غیر کے مال سے کیا جائز ہے

(۱۹۶۶۱) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فُورَكَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ وَقَدْ أَصَابَنِي جُوعٌ شَدِيدٌ فَدَخَلْتُ حَائِطًا فَأَخَذْتُ سُنْبُلاً فَأَكَلْتُ مِنْهُ وَجَعَلْتُ فِي ثَوْبِي فَجَاءَ صَاحِبُ الْحَائِطِ فَضَرَبَنِي وَأَخَذَ مَا فِي ثَوْبِي قَالَ فَانْطَلَقْنَا إِلَى النَّبِيِّ -ﷺ- فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: مَا عَلَّمْتَهُ إِذْ كَانَ جَاهِلاً وَلاَ أَطْعَمْتَهُ إِذْ كَانَ سَاغِبًا. فَأَمَرَ لِي بِنِصْفِ وَسْقٍ مِنْ شَعِيرٍ.

[صحیح۔ اخرجه الطيالسي]

(۱۹۶۶۱) عباد بن شرحبیل فرماتے ہیں کہ میں مدینہ آیا اور مجھے سخت بھوک لگی ہوئی تھی۔ میں ایک باغ میں داخل ہوا اور پھل دار شاخ کو پکڑ کر اس سے کھالیا اور کچھ اپنے کپڑے میں ڈال لیا۔ باغ والا آ گیا، اس نے مجھے مارا بھی اور مجھ سے توڑا ہوا پھل بھی چھین لیا۔ راوی فرماتے ہیں کہ پھر ہم دونوں (باغ والا اور عباد بن شرحبیل) نبی ﷺ کی طرف چلے اور نبی کے سامنے واقعہ کا تذکرہ کیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر یہ نہیں جانتا تھا تو آپ اس کو سکھا دیتے اور آپ نے اس کو بھوک کی وجہ سے کھلایا بھی نہیں۔ آپ ﷺ نے مجھے ایک وسق جو کا حکم دیا۔

(۱۹۶۶۲) أَخْبَرَنَا أَبُو حَامِدٍ: أَحْمَدُ بْنُ أَبِي خَلَفٍ الصُّوفِيُّ الإِسْفَرَائِينِيُّ بِهَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ يَزْدَادَ بْنِ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ يَحْيَى الرَّازِيِّ أَنْبَأَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ الْخُرَاسَانِيُّ أَنْبَأَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى أَنْبَأَنَا صَالِحُ بْنُ أَبِي جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: كُنْتُ أَرْمِي نَخْلاً لِلأَنْصَارِ فَأَخَذُونِي فَذَهَبُوا بِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالُوا إِنَّ هَذَا يَرْمِي نَخْلَنَا فَقَالَ: يَا رَافِعُ لِمَ تَرْمِي نَخْلَهُمْ. قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَجُوعُ قَالَ: لاَ تَرْمِ وَكُلْ مِمَّا يَقَعُ أَشْبَعَكَ اللَّهُ وَرَوَّاكَ. [ضعيف]

(۱۹۶۶۲) رافع بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں انصار کی کھجوروں کو پتھر مار رہا تھا۔ وہ مجھے پکڑ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئے اور کہنے لگے: یہ ہماری کھجوروں کو پتھر مار رہا تھا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اے رافع! تم ان کی کھجوروں کو پتھر کیوں مار رہے تھے۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! بھوکا تھا۔ آپ نے فرمایا: پتھر نہ مارو بلکہ نیچے گرے ہوئے کھالیا کرو۔ اللہ آپ کو سیر اور سیراب کرے۔

(۱۹۶۶۳) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ أَنْبَأَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ السَّمَّاكِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْمُنَادِي حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ ابْنُ أَخِي عَلِيِّ بْنِ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي جُبَيْرٍ مَوْلَى

الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : شَكَا نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- أَنَّ غُلَامًا مِنْ بَنِي غِفَارٍ يَرْمِي نَخْلَهُمْ قَالَ خُذُوهُ فَأْتُونِي بِهِ فَإِذَا هُوَ رَافِعُ بْنُ عَمْرٍو أَخُو الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو فَذَكَرَ مَعْنَاهُ وَهَذَا مُنْقَطِعٌ وَرُوِيَ ذَلِكَ بِإِسْنَادٍ آخَرَ عَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ. [ضعیف۔ العلل الترمذی ۳۴۰]

(۱۹۶۶۳) صالح بن ابوجبیر جو حکم بن عمرو غفاری کے غلام ہیں، اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ مدینہ کے لوگوں نے نبی ﷺ کو شکایت کی کہ بنو غفار کا غلام ان کی کھجوروں کو پتھر مارتا ہے۔ آپ نے فرمایا: پکڑ کر میرے پاس لے آؤ تو وہ رافع بن عمرو جو حکم بن عمرو کے بھائی تھے۔

(۱۹۶۶۴) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ أَنْبَأَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ السَّمَّاكِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْمُنَادِي حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ ابْنُ أَخِي عَلِيِّ بْنِ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي الْحَكَمِ الْغِفَارِيَّ يَقُولُ حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي عَنْ عَمِّ أَبِي رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ قَالَ : كُنْتُ وَأَنَا غُلَامٌ أَرْمِي نَخْلاً لِلأَنْصَارِ فَقِيلَ لِلنَّبِيِّ -ﷺ- إِنَّ هَا هُنَا غُلَامًا يَرْمِي نَخْلَنَا قَالَ قَالَ : خُذُوهُ فَأْتُونِي بِهِ قَالَ يَا غُلَامُ لِمَ تَرْمِ نَخْلَهُمْ. قَالَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ آكُلَ قَالَ : لَا تَرْمِ نَخْلَهُمْ وَكُلْ مِمَّا فِي أُصُولِهَا. قَالَ وَمَسَحَ رَأْسَ الْغُلَامِ وَقَالَ : اللَّهُمَّ أَشْبِعْ بَطْنَهُ.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ فِي السُّنَنِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُثْمَانَ ابْنَيْ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ مُعْتَمِرٍ بِمَعْنَاهُ. [ضعیف]

(۱۹۶۶۴) ابو رافع بن عمرو غفاری فرماتے ہیں کہ میں اور ایک غلام انصار کی کھجوروں کو پتھر مارا کرتے تھے۔ نبی ﷺ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا گیا کہ یہاں غلام ہماری کھجوروں کو پتھر مارتے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: تم ان کو پکڑ کر میرے پاس لاؤ۔ آپ نے پوچھا: اے بچے! تم ان کی کھجوروں کو پتھر کیوں مارتے ہو؟ کہتے ہیں: میں نے کہا: کھانے کا ارادہ ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا: پتھر نہ مارو، بلکہ نیچے گرے ہوئے پھل کھالیا کرو۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ نے بچے کے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: اے اللہ! اس کے پیٹ کو سیر کر دے۔

(۱۹۶۶۵) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِءُ أَنْبَأَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ قَالَ : أَقْبَلْتُ مَعَ سَادَتِي نُرِيدُ الْهِجْرَةَ حَتَّى إِذَا دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ جَعَلُونِي فِي ظَهْرِهِمْ وَدَخَلُوا الْمَدِينَةَ فَأَصَابَتْنِي مَجَاعَةٌ شَدِيدَةٌ قَالَ فَمَرَّ بِي بَعْضُ مَنْ يَخْرُجُ مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ إِنَّكَ لَوْ دَخَلْتَ الْمَدِينَةَ فَأَصَبْتَ مِنْ ثِمَارِ حَوَائِطِهَا فَدَخَلْتُ حَائِطًا مِنْ حَوَائِطِ الْمَدِينَةِ فَقَطَعْتُ قِنْوَيْنِ فَجَاءَ صَاحِبُهُ وَهُمَا مَعِي فَذَهَبَ بِي إِلَى النَّبِيِّ -ﷺ- فَسَأَلَنِي عَنْ أَمْرِي فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ : أَيُّهُمَا أَفْضَلُ؟. فَأَشَرْتُ إِلَى أَحَدِهِمَا فَقَالَ : خُذْهُ. وَأَمَرَ صَاحِبَ الْحَائِطِ فَأَخَذَ الآخَرَ وَخَلَّى سَبِيلِي.

وَهَذِهِ الأَخْبَارُ إِنْ ثَبَتَتْ كَانَتْ دَالَّةً مَعَ غَيْرِهَا عَلَى جَوَازِ الأَكْلِ مِنْ مَالِ الْغَيْرِ عِنْدَ الضَّرُورَةِ ثُمَّ وُجُوبِ الْبَدَلِ فَمُسْتَفَادٌ مِنَ الدَّلاَئِلِ الَّتِى دَلَّتْ عَلَى تَحْرِيمِ مَالِ الْغَيْرِ بِغَيْرِ طِيبَةِ نَفْسِهِ وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقُ. وَقَدِ اسْتَدَلَّ بَعْضُ أَصْحَابِنَا بِمَا ذَكَرْنَا فِى كِتَابِ الطَّهَارَةِ مِنْ حَدِيثِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ حِينَ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فِى سَفَرٍ هُوَ وَأَصْحَابُهُ فَأَصَابَهُمْ عَطَشٌ شَدِيدٌ وَإِنَّهُ بَعَثَ إِلَى الْمَرْأَةِ الَّتِى كَانَ مَعَهَا بَعِيرٌ عَلَيْهِ مُزَادَتَانِ حَتَّى أُتِىَ بِهَا وَأَخَذُوا مِنْ مَائِهَا وَالْمَزَادَتَانِ كَمَا هُمَا لَمْ تَزْدَادَا إِلاَّ امْتِلاَءً ثُمَّ أَمَرَ أَصْحَابَهُ فَجَاءُ وا مِنْ زَادِهِمْ حَتَّى مَلأُوا لَهَا ثَوْبَهَا.

(۱۹۶۶۵) ابواللحم کے غلام عمیر فرماتے ہیں کہ میں اپنے آقاؤں کے ساتھ آیا اور ہم ہجرت کا ارادہ رکھتے تھے۔ جب ہم مدینہ کے قریب ہوئے تو انہوں نے مجھے پیچھے کر دیا اور وہ مدینہ میں داخل ہوئے اور مجھے سخت بھوک لگ گئی۔ کہتے ہیں: میرے پاس سے مدینہ کے باشندے گزرے تو کہنے لگے: اگر آپ مدینہ میں داخل ہوں اور وہاں کے باغوں کے پھل کھالو۔ میں مدینہ کے باغوں میں سے کسی باغ میں داخل ہوا اور دو خوشے توڑ لیے۔ باغ والا آ گیا اور دونوں خوشے میرے پاس تھے۔ وہ پکڑ کر مجھے نبی کے پاس لے گیا تو آپ نے مجھ سے میرے معاملہ کے بارے میں پوچھا تو میں نے آپ کو بتادیا۔ آپ نے پوچھا: ان دو خوشوں میں سے کونسا اچھا ہے۔ تو میں نے ایک کی طرف اشارہ کیا۔ آپ نے فرمایا: اس کو لے لو اور باغ والے سے فرمایا: دوسرا خوشہ لے لو اور میرا راستہ چھوڑ دیا۔

نوٹ: یہ احادیث اس پر دلالت کرتی ہیں کہ ضرورت کے وقت دوسروں کا مال کھایا جا سکتا ہے اور کسی کے مال کا بدل دینا واجب ہے، جب مال والے کی رضامندی کے بغیر مال لیا جائے۔ جیسے عمران بن حصین کی روایت میں ہے کہ نبی ایک سفر میں نکلے۔ آپ صحابہ کے ساتھ تھے۔ ان کو سخت پیاس لگ گئی تو انہوں نے ایک عورت جس کے پاس دو مشکیزے تھے، اس کو لے کر نبی ﷺ کے پاس آئے تو انہوں نے اس کے مشکیزوں سے پانی لیا۔ آخر کار اس کے مشکیزے اور کپڑے میں مزید بھی دیا۔

(۱۰۴) باب صَاحِبِ الْمَالِ لاَ يَمْنَعُ الْمُضْطَرَّ فَضْلاً إِنْ كَانَ عِنْدَهُ

مال والا لعنیز ائد مال سے مجبور آدمی کو مت روکے

(۱۹۶۶۶) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِىُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِءُ أَنْبَأَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْقَاضِى حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا أَبُو الأَشْهَبِ عَنْ أَبِى نَضْرَةَ عَنْ أَبِى سَعِيدٍ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِىِّ -ﷺ- فِى سَفَرٍ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى رَاحِلَةٍ فَجَعَلَ يَصْرِفُهَا يَمِينًا وَشِمَالاً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: مَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَضْلٌ مِنْ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لاَ ظَهْرَ لَهُ وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَضْلٌ مِنْ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لاَ زَادَ لَهُ . وَذَكَرَ أَصْنَافَ الأَمْوَالِ حَتَّى رَأَيْنَا أَنَّهُ لاَ حَقَّ لأَحَدٍ مِنَّا فِى فَضْلٍ عِنْدَهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ. [صحیح۔ مسلم ۱۷۲۸]

(۱۹۶۶۶) ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے۔ اچانک ایک آدمی اونٹ پر سوار آیا وہ دائیں بائیں گھوم رہا تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس زائد سواری ہو، وہ اسے دے دے، جس کے پاس سواری نہیں ہے اور جس کے پاس زائد زادِ راہ ہو، وہ اس کو دے دے جس کے پاس نہیں ہے۔ اس طرح آپ ﷺ نے مال کی اقسام ذکر کیں تو ہم نے خیال کیا کہ زائد مال میں ہمارا کوئی حق ہی نہیں۔

(۱۹۶۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ الزَّاهِدُ إِمْلاَءً أَنْبَأَنَا أَبُو الْحَسَنِ: مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ السَّرَّاجُ أَنْبَأَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُودُوا الْمَرِيضَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَثِيرٍ. [صحیح۔ بخاری ۷۳۵۲]

(۱۹۶۶۷) ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم بھوکوں کو کھلایا کرو۔ بیمار کی تیمارداری کرو اور گردنوں کو آزاد کرو۔

(۱۹۶۶۸) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ أَنْبَأَنَا أَبُو جَعْفَرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْفَحَّامُ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ أَنْبَأَنَا أَبُو الْحَسَنِ: عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُسَاوِرِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ يُبَخِّلُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَيْسَ الْمُؤْمِنُ الَّذِي يَشْبَعُ وَجَارُهُ جَائِعٌ إِلَى جَنْبِهِ. لَفْظُ حَدِيثِ أَبِي أَحْمَدَ. [صحیح۔ بدون قصہ تبخیل ابن زبیر]

(۱۹۶۶۸) عبداللہ بن مساور فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ ابن زبیر کو بخل کی جانب منسوب کر رہے تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: وہ شخص مومن نہیں جو بذاتِ خود سیر ہو کر کھائے اور اس کا ہمسایہ بھوکا رہا۔

(۱۹۶۶۹) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الأَصَمُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَنْبَأَنَا أَبُو الْحَسَنِ الطَّرَائِفِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: سَافَرَ نَاسٌ مِنَ الأَنْصَارِ فَأَرْمَلُوا فَأَتَوْا عَلَى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَسَأَلُوهُمُ الْقِرَى أَوِ الشِّرَى فَأَبَوْا فَقَبَضُوهُمْ فَأَصَابُوا مِنْهُمْ

فَذَهَبَ الْأَعْرَابُ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَشْفَقَتِ الْأَنْصَارُ مِنْ ذَلِكَ فَهَمَّ بِهِمْ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَالَ : تَمْنَعُونَ ابْنَ السَّبِيلِ مَا يُخْلِفُ اللَّهُ فِي ضُرُوعِ الإِبِلِ وَالْغَنَمِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ابْنُ السَّبِيلِ أَحَقُّ بِالْمَاءِ مِنَ التَّانِءِ عَلَيْهِ.

هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ وَفِي رِوَايَةِ يَحْيَى بْنِ آدَمَ أَنَّ قَوْمًا مِنَ الأَنْصَارِ أَرْمَلُوا فَمَرُّوا بِقَوْمٍ مِنَ الأَعْرَابِ فَسَأَلُوهُمُ الشِّرَاءَ فَأَبَوْا وَسَأَلُوهُمُ الْقِرَى فَأَبَوْا فَضَبَطُوهُمْ وَاحْتَلَبُوا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ : تَمْنَعُونَ ابْنَ السَّبِيلِ مَا يُخْلِفُ اللَّهُ فِي ضُرُوعِ الْمَوَاشِي بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ثُمَّ قَالَ ابْنُ السَّبِيلِ أَحَقُّ بِالْمَاءِ مِنَ التَّانِءِ عَلَيْهِ. [ضعيف]

(۱۹۶۶۹) عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ انصار کے لوگوں نے سفر کیا، وہ ایک عرب قبیلے کے پاس سے گزرے تو ان سے مہمان نوازی کا سوال کیا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ انہوں نے ان کو پکڑ کر تکلیف بھی دی۔ دیہاتی حضرت عمر کے پاس آئے تو انصاری ڈر گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو تکلیف دینے کا قصد کیا اور فرمایا: تم مسافروں سے اونٹوں، بکریوں کے دودھ رات اور دن کے وقت روکتے ہو۔ حالانکہ مسافر پانی کا زیادہ حق دار ہے، جس پر وہ واقع ہوتا ہے۔

یحییٰ بن آدم کی روایت میں ہے کہ انصاری ایک دیہات کے قریب سے گزرے۔ انہوں نے مہمانی کا سوال کیا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ لیکن انہوں نے زبردستی دودھ دھو لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دن اور رات کے اوقات میں جانوروں کے دودھ جو اللہ پیدا کرتا ہے روک لیتے ہو۔ مسافر تو پانی کا زیادہ حق دار ہے جو صبر کرنے والا ہے۔

(۱۹۶۷۰) وَأَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الأَصَمُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَالِدٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عُمَرَ قَالَ : ابْنُ السَّبِيلِ أَحَقُّ بِالْمَاءِ وَالظِّلِّ مِنَ التَّانِءِ عَلَيْهِ. [ضعيف]

(۱۹۶۷۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسافر آدمی پانی کا اور سائے کا زیادہ حق دار ہے کیونکہ وہ صابر ہوتا ہے۔

(۱۹۶۷۱) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ وَهِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ الْحَسَنِ : أَنَّ رَجُلاً أَتَى أَهْلَ مَاءٍ فَاسْتَسْقَاهُمْ فَلَمْ يَسْقُوهُ حَتَّى مَاتَ عَطَشًا فَأَغْرَمَهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دِيَتَهُ. [ضعيف]

(۱۹۶۷۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ ایک آدمی چشمہ والوں کے پاس آیا۔ اس نے ان سے پانی طلب کیا، لیکن انہوں نے پانی نہ دیا بلکہ وہ پیاسا ہی مر گیا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو چٹی کے طور پر دیت ڈال دی۔

(۱۹۶۷۲) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ بِمَعْنَى هَذَا قَالَ إِسْمَاعِيلُ وَكَانَ الْحَسَنُ

يَقُولُ إِنْ أَبَوْا أَنْ يُطْعِمُوهُ وَخَشِيَ عَلَى نَفْسِهِ قَاتَلَهُمْ. [صحیح]

(۱۹۶۷۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر وہ کھانا دینے سے انکار کر دیں اور اس کو اپنی جان کا خطرہ ہو تو وہ ان سے لڑائی کرے۔

(۱۰۵)باب مَا يَحِلُّ مِنَ الأَدْوِيَةِ النَّجِسَةِ بِالضَّرُورَةِ

ضرورت کے وقت نجس دوائی سے علاج درست ہے

(۱۹۶۷۳) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْعَلَوِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ أَنْبَأَنَا أَبُو حَامِدِ بْنُ الشَّرْقِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ -ﷺ- أَمَرَ الْعُرَنِيِّينَ أَنْ يَشْرَبُوا أَلْبَانَ الإِبِلِ وَأَبْوَالَهَا. [صحیح۔ بخاری و مسلم]

(۱۹۶۷۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عرنیین کو حکم فرمایا تھا کہ وہ اونٹوں کے پیشاب اور دودھ پیا کریں۔

(۱۹۶۷۴) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَخْتَوَيْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ رَهْطًا مِنْ عُرَيْنَةَ أَتَوُا النَّبِيَّ -ﷺ- فَقَالُوا إِنَّا قَدِ اجْتَوَيْنَا الْمَدِينَةَ وَعَظُمَتْ بُطُونُنَا وَارْتَهَشَتْ أَعْضَادُنَا فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ -ﷺ- أَنْ يَلْحَقُوا بِرَاعِي الإِبِلِ فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَلَحِقُوا بِرَاعِي الإِبِلِ فَشَرِبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا حَتَّى صَلَحَتْ بُطُونُهُمْ وَأَبْدَانُهُمْ ثُمَّ قَتَلُوا الرَّاعِيَ وَسَاقُوا الإِبِلَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ -ﷺ- فَبَعَثَ فِي طَلَبِهِمْ فَجِيءَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ.

قَالَ قَتَادَةُ فَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ أَنَّ ذَلِكَ قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ الْحُدُودُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ هُدْبَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ هَمَّامٍ. [صحیح۔ تقدم قبلہ]

(۱۹۶۷۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عرینہ قبیلہ کے لوگ نبی کے پاس آئے کہنے لگے ہمیں مدینہ کی آب ہوا راس نہیں (یعنی موافق نہیں آئی) ہمارے پیٹ بڑھ گئے ہیں اور ہمارے بازو زخمی ہو گئے ہیں، آپ ﷺ نے حکم فرمایا کہ وہ اونٹوں کے چرواہوں کے پاس جا کر اونٹوں کا دودھ اور پیشاب استعمال کریں تو انہوں نے چرواہوں کے پاس جا کر اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیا تو ان کے بدن اور پیٹ درست ہو گئے۔ پھر انہوں نے چرواہوں کو قتل کر دیا اور اونٹ لے گئے۔

یہ خبر نبی کو ملی تو آپ نے ان کو پکڑنے کے لیے آدمی روانہ کیے جوان کو لے کر آئے تو آپ نے ان کے ہاتھ، پاؤں کاٹ دیے اور ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیر دیں۔ قتادہ فرماتے ہیں کہ محمد بن سیرین کہتے ہیں: یہ حدود کے نازل ہونے

سے پہلے کا واقعہ ہے۔

(۱۹۶۷۵) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ الْمَالِينِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْمُقْرِءُ وَطَرِيفُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالاَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنِي إِسْرَائِيلُ عَنْ ثُوَيْرٍ عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ قُبَاءٍ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ -ﷺ- :أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ -ﷺ- عَنْ شُرْبِ أَلْبَانِ الأُتُنِ فَقَالَ لاَ بَأْسَ بِهَا.

قَالَ الشَّيْخُ :لَيْسَ هَذَا بِالْقَوِيِّ. [ضعيف]

(۱۹۶۷۵) ثویر اہل قباء کے ایک شیخ سے نقل فرماتے ہیں اور وہ اپنے والد سے جو صحابی رسول ہیں کہ انھوں نے نبی ﷺ سے گدھی کے دودھ کے پینے کے بارے میں سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۰۶) باب النَّهْيِ عَنِ التَّدَاوِي بِالْمُسْكِرِ

نشہ والی چیز سے علاج کی ممانعت کا بیان

(۱۹۶۷۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ طَارِقَ بْنَ سُوَيْدٍ أَوْ سُوَيْدَ بْنَ طَارِقٍ رَجُلاً مِنْ جُعْفِيٍّ سَأَلَ النَّبِيَّ -ﷺ- عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَى عَنْ صُنْعِهَا فَقَالَ إِنَّهَا دَوَاءٌ فَقَالَ النَّبِيُّ -ﷺ- :إِنَّهَا لَيْسَتْ بِدَوَاءٍ وَلَكِنَّهَا دَاءٌ.

أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ غُنْدَرٍ عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ إِنَّ طَارِقَ بْنَ سُوَيْدٍ سَأَلَ.

[صحيح۔ مسلم ۱۹۸٤]

(۱۹۶۷۶) طارق بن سوید یا سوید بن طارق جعفی نے نبی ﷺ سے شراب کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے اس کے بنانے سے منع فرمایا۔ وہ کہنے لگا: یہ دوا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دوا نہیں بلکہ یہ بیماری ہے۔

(۱۹۶۷۷) أَخْبَرَنَا السَّيِّدُ أَبُو الْحَسَنِ :مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْعَلَوِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ أَنْبَأَنَا أَبُو حَامِدٍ :أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَارِثِ الْبَغْدَادِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ :إِنَّ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ لَمَّا أَهْبَطَهُ اللَّهُ إِلَى الأَرْضِ قَالَتِ الْمَلاَئِكَةُ أَيْ رَبِّ ﴿أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لاَ تَعْلَمُونَ﴾ [البقرة ۳۰] قَالُوا رَبَّنَا نَحْنُ أَطْوَعُ لَكَ مِنْ بَنِي آدَمَ قَالَ اللَّهُ لِلْمَلاَئِكَةِ هَلُمُّوا مَلَكَيْنِ مِنَ الْمَلاَئِكَةِ حَتَّى نُهْبِطَهُمَا إِلَى الأَرْضِ فَنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ قَالُوا رَبَّنَا هَارُوتُ وَمَارُوتُ فَأُهْبِطَا إِلَى الأَرْضِ وَمُثِّلَتْ

لَهُمَا الزُّهَرَةُ امْرَأَةٌ مِنْ أَحْسَنِ الْبَشَرِ فَجَاءَ تْهُمَا فَسَأَلَاهَا نَفْسَهَا فَقَالَتْ لَا وَاللَّهِ حَتَّى تَكَلَّمَا بِهَذِهِ الْكَلِمَةِ مِنَ الإِشْرَاكِ فَقَالَا لَا وَاللَّهِ لَا نُشْرِكُ بِاللَّهِ أَبَدًا فَذَهَبَتْ عَنْهُمَا ثُمَّ رَجَعَتْ بِصَبِيٍّ تَحْمِلُهُ فَسَأَلَاهَا نَفْسَهَا فَقَالَتْ لَا وَاللَّهِ حَتَّى تَقْتُلَا هَذَا الصَّبِيَّ فَقَالَا لَا وَاللَّهِ لَا نَقْتُلُهُ أَبَدًا فَذَهَبَتْ ثُمَّ رَجَعَتْ بِقَدَحِ خَمْرٍ تَحْمِلُهُ فَسَأَلَاهَا نَفْسَهَا فَقَالَتْ لَا وَاللَّهِ حَتَّى تَشْرَبَا هَذَا الْخَمْرَ فَشَرِبَا فَسَكِرَا فَوَقَعَا عَلَيْهَا وَقَتَلَا الصَّبِيَّ فَلَمَّا أَفَاقَا قَالَتِ الْمَرْأَةُ وَاللَّهِ مَا تَرَكْتُمَا مِمَّا أَبَيْتُمَا عَلَيَّ إِلَّا قَدْ فَعَلْتُمَاهُ حِينَ سَكِرْتُمَا فَخُيِّرَا عِنْدَ ذَلِكَ بَيْنَ عَذَابِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الآخِرَةِ فَاخْتَارَا عَذَابَ الدُّنْيَا.

تَفَرَّدَ بِهِ زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ نَافِعٍ. وَرَوَاهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ كَعْبٍ قَالَ ذَكَرَتِ الْمَلَائِكَةُ أَعْمَالَ بَنِي آدَمَ فَذَكَرَ بَعْضَ هَذِهِ الْقِصَّةِ وَهَذَا أَشْبَهُ.

[منکر۔ العلل للدار قطنی ۲۷۹۲]

(۱۹۶۷۷) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرما رہے تھے: جب اللہ نے آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا تو فرشتے کہنے لگے: ﴿أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ﴾ [البقرۃ ۳۰] ''اے اللہ! کیا تو اس کو بنائے گا جو فساد کرے اور خون بہائے زمین میں اور ہم تیری حمد و تقدیس بیان کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔'' اے ہمارے رب! ہم بنو آدم سے زیادہ فرمانبردار ہیں تو اللہ نے فرمایا: دو فرشتے آؤ۔ ہم انہیں زمین پر اتارتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں، وہ کیسے عمل کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا: یہ ہاروت اور ماروت ہیں۔ وہ دونوں زمین پر اتار دیے گئے تو ایک خوبصورت عورت ان کے سامنے ظاہر ہوئی تو ان دونوں نے اس کے نفس کے بارے میں سوال شروع کر دیا وہ کہنے لگی: نہیں جتنی دیر تم یہ شرکیہ بات نہ کہو گے۔ وہ کہنے لگے: ہم اللہ کی قسم! ہرگز شرک نہ کریں گے۔ پھر وہ ان دونوں کے پاس سے چلی گئی اور پھر ایک بچہ اٹھا کر واپس پلٹی۔ پھر ان دونوں نے اس کے نفس کے بارے میں سوال کیا تو وہ کہنے لگی: اللہ کی قسم ایسا نہ ہوگا جب تک تم دونوں اس بچے کو قتل نہ کر دو۔ وہ کہنے لگے: اللہ کی قسم! ہم اسے ہرگز قتل نہ کریں گے۔ پھر وہ عورت ایک شراب کا پیالہ لے کر آئی۔ پھر ان دونوں نے اس کے نفس کا مطالبہ کیا، وہ کہنے لگی: اللہ کی قسم! پہلے شراب پیو۔ ان دونوں نے شراب کو پی لیا اور نشے میں وحت ہو گئے تو عورت سے بدکاری اور بچے کا قتل دونوں جرم کر لیے۔ جب دونوں نشے سے فارغ ہوئے تو عورت کہنے لگی: تم نے نشے کی حالت میں وہ جرم کر لیا جس سے میں نے انکار کر دیا تھا تو اس وقت ان کو دنیا اور آخرت کے عذاب کے بارے میں اختیار دیا گیا تو انہوں نے دنیا کے عذاب کو اختیار کر لیا۔

(ب) ابن عمر رضی اللہ عنہ حضرت کعب سے نقل فرماتے ہیں کہ فرشتوں نے بنو آدم کے اعمال کا تذکرہ کیا۔ پھر اس کے مثل بیان کیا۔

(۱۹۶۷۸) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ بِبَغْدَادَ أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ دِينَارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ قَالَ قَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : إِيَّاكُمْ وَالْخَمْرَ فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ أُتِيَ رَجُلٌ فَقِيلَ لَهُ إِمَّا أَنْ تُحْرِقَ هَذَا الْكِتَابَ وَإِمَّا أَنْ تَقْتُلَ هَذَا الصَّبِيَّ وَإِمَّا أَنْ تَقَعَ عَلَى هَذِهِ الْمَرْأَةِ وَإِمَّا أَنْ تَشْرَبَ هَذَا الْكَأْسَ وَإِمَّا أَنْ تَسْجُدَ لِهَذَا الصَّلِيبِ قَالَ فَلَمْ يَرَ فِيهَا شَيْئًا أَهْوَنَ مِنْ شُرْبِ الْكَأْسِ فَلَمَّا شَرِبَهَا سَجَدَ لِلصَّلِيبِ وَقَتَلَ الصَّبِيَّ وَوَقَعَ عَلَى الْمَرْأَةِ وَحَرَقَ الْكِتَابَ. وَقَدْ رُوِّينَاهُ فِي كِتَابِ الأَشْرِبَةِ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

[صحيح۔ تقدم برقم ۸/ ۱۷۳۳۹/ ۱۷۳۴۰]

(۱۹۶۷۸) یحییٰ بن جعدہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان نے فرمایا: تم شراب سے بچو، کیونکہ یہ ہر برائی کی چابی ہے، ایک آدمی کو لایا گیا، اس سے کہا گیا: اس کتاب کو جلا دو یا یہ بچہ قتل کر دو یا اس عورت پر واقع ہو یا پھر شراب کا پیالہ پی یا اس صلیب کو سجدہ کر، فرماتے ہیں: اس عیب سے چھوٹا کام شراب کا پی لینا سمجھا۔ جب اس نے شراب پی لی تو صلیب کو سجدہ، بچے کا قتل، عورت سے بدکاری اور کتاب کا جلانا سب جرم کر لیے۔

(۱۹۶۷۹) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَارِثِ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ حَيَّانَ الأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ هَارُونَ بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ الْقَطِيعِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ مُخَارِقٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : نَبَذْتُ نَبِيذًا فِي كُوزٍ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- وَهُوَ يَغْلِي فَقَالَ مَا هَذَا قُلْتُ اشْتَكَتِ ابْنَةٌ لِي فَنَعَتُّ لَهَا هَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَكُمْ فِيمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ. وَرَوَاهُ خَالِدٌ الْوَاسِطِيُّ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ حَسَّانَ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فَذَكَرَ مَعْنَاهُ. [ضعيف]

(۱۹۶۷۹) سیدہ ام سلمہ ؓ فرماتی ہیں کہ میں نے کوزے میں نبیذ بنایا، نبی ﷺ داخل ہوئے، وہ جوش مار رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کیا ہے۔ میں نے کہا: میری بیٹی بیمار ہوگئی، میں نے اس کے لیے تیار کیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے حرام کردہ چیز میں تمہارے لیے شفا نہیں رکھی۔

(ب) حضرت حسان ام سلمہ ؓ سے نقل فرماتے ہیں کہ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ داخل ہوئے۔ پھر اس کے مثل ذکر کیا ہے۔

(۱۹۶۸۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ : اشْتَكَى رَجُلٌ مِنَّا بَطْنَهُ فَوُجِدَ فِيهِ الصُّفْرُ يَعْنِي الْمَاءَ الأَصْفَرَ فَأَتَى عَبْدَ اللَّهِ فَقَالَ إِنِّي اشْتَكَيْتُ بَطْنِي فَنُعِتَ لِي السَّكَرُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ : إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَكُمْ فِيمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ. [صحيح]

(۱۹۶۸۰) شقیق بن سلمہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کا پیٹ خراب ہوگیا۔ زرد پانی پایا گیا تو اسے عبداللہ کے پاس لایا گیا۔ وہ کہنے لگا: میرا پیٹ خراب ہوگیا ہے۔ میرے لیے شراب یا نشہ آور چیز بنائی گئی تو عبداللہ ؓ کہنے لگے: جو اللہ نے تمہارے اوپر حرام

کر دیا، اس میں تمہارے لیے شفا نہیں رکھی۔

(۱۰۶) بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّدَاوِي بِمَا يَكُونُ حَرَامًا فِي غَيْرِ حَالِ الضَّرُورَةِ

ضرورت کے بغیر حرام سے علاج کرنے کی ممانعت

(۱۹۶۸۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الأَنْصَارِيِّ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْزَلَ الدَّاءَ وَالدَّوَاءَ وَجَعَلَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً فَتَدَاوَوْا وَلاَ تَدَاوَوْا بِحَرَامٍ. [ضعيف]

(۱۹۶۸۱) ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے دوا اور بیماری دونوں نازل کی ہیں اور ہر بیماری کے لیے دوا ہے تم دوا کرو، لیکن حرام سے علاج کرنے سے بچو۔

(۱۹۶۸۲) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيثِ. وَهَذَانِ الْحَدِيثَانِ إِنْ صَحَّا فَمَحْمُولاَنِ عَلَى النَّهْيِ عَنِ التَّدَاوِي بِالْمُسْكِرِ أَوْ عَلَى التَّدَاوِي بِكُلِّ حَرَامٍ فِي غَيْرِ حَالِ الضَّرُورَةِ لِيَكُونَ جَمْعًا بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ حَدِيثِ الْعُرَنِيِّينَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

[صحيح۔ اخرجه السجستاني ۳۸۷۰]

(۱۹۶۸۲) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حرام دوائی سے منع فرمایا ہے۔

نوٹ: نشہ آور یا حرام دوائی سے علاج بغیر ضرورت کے ممنوع ہے۔ تاکہ دونوں احادیث میں تطبیق ہو جائے۔

(۱۹۶۸۳) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَسَنِ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ عَبْدَ رَبِّهِ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ نَافِعًا يَقُولُ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا دَعَا طَبِيبًا يُعَالِجُ بَعْضَ أَهْلِهِ اشْتَرَطَ عَلَيْهِ أَنْ لاَ يُدَاوِيَ بِشَيْءٍ مِمَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ. [صحيح]

(۱۹۶۸۳) نافع فرماتے ہیں کہ جب بھی ابن عمر رضی اللہ عنہ کسی طبیب (ڈاکٹر) کو بلاتے تو یہ شرط رکھتے کہ ایسی چیز استعمال نہیں کرے گا جو اللہ نے حرام قرار دی ہو۔

(۱۰۸) باب أَكْلِ الْجُبْنِ

پنیر کھانے کا بیان

(۱۹۶۸۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : أُتِيَ النَّبِيُّ -ﷺ- بِجُبْنَةٍ فِي تَبُوكَ فَدَعَا بِسِكِّينٍ فَسَمَّى وَقَطَعَ. [ضعیف۔ ابوداود ۳۸۱۹-۵۴]

(۱۹۶۸۴) ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ تبوک کے موقع پر نبی ﷺ کے پاس پنیر لایا گیا، آپ ﷺ نے چھری منگوائی اور اللہ کا نام لیا اور کاٹ ڈالا۔

(۱۹۶۸۵) وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ فُورَكَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- لَمَّا فَتَحَ مَكَّةَ رَأَى جُبْنَةً فَقَالَ :مَا هَذَا؟ . فَقَالُوا هَذَا طَعَامٌ يُصْنَعُ بِأَرْضِ الْعَجَمِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- :ضَعُوا فِيهِ السِّكِّينَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَكُلُوا . [ضعیف]

(۱۹۶۸۵) عکرمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب مکہ کو فتح فرمایا تو پنیر کو دیکھا، آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ تو آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ یہ ایسا کھانا ہے جو عجم میں بنایا جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: چھری سے کاٹو اور اللہ کا نام لے کر کھالو۔

(۱۹۶۸۶) أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ أَنْبَأَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ مَطَرٍ وَأَبُو الْحَسَنِ السَّرَّاجُ قَالاَ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمَانَ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ قَرَظَةَ يُحَدِّثُ عَنْ كَثِيرِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ : سَأَلْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْجُبْنِ فَقَالَ إِنَّ الْجُبْنَ مِنَ اللَّبَنِ وَاللَّبَإِ فَكُلُوا وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَلاَ يَغُرَّنَّكُمْ أَعْدَاءُ اللَّهِ. [ضعیف]

(۱۹۶۸۶) کثیر بن شہاب فرماتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب سے پنیر کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا: پنیر دودھ اور چربی وغیرہ سے بنتا ہے۔ اللہ کا نام لے کر کھاؤ۔ اللہ کے دشمن تمہیں دھوکہ نہ دیں۔

(۱۹۶۸۷) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ أَنْبَأَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ :مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الشَّيْبَانِيُّ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ أَنْبَأَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَنْبَأَنَا مُسْلِمٌ عَنْ حَبَّةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَأْكُلَ الْجُبْنَ فَضَعِ الشَّفْرَةَ فِيهِ وَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَكُلْ.

وَرُوِيَ فِي ذَلِكَ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَرُوِيَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ. [ضعیف]

(۱۹۶۸۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب آپ پنیر کھانے کا ارادہ کریں تو چھری سے کاٹیں اور اللہ کا نام لے کر کھا لیں۔

(۱۹۶۸۸) وَأَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَأَلَتِ امْرَأَةٌ مِنَّا عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ -ﷺ- عَنْ أَكْلِ الْجُبْنِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: إِنْ لَمْ تَأْكُلِيهِ فَأَعْطِينِيهِ آكُلْ. [ضعیف]

(۱۹۶۸۸) ابوبکر بن منکدر فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے جو ہمارے قبیلہ کی تھی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پنیر کھانے کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: اگر تو نے نہیں کھانا مجھے لا کر دے دینا، میں کھا لوں گی۔

(۱۹۶۸۹) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْعَدْلُ أَنْبَأَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ نُمَيْلَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ -ﷺ- أَنَّهَا قَالَتْ فِي الْجُبْنِ كُلُوا وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. [ضعیف]

(۱۹۶۸۹) نمیلہ سیدہ ام سلمہ سے نقل فرماتے ہیں کہ پنیر کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اللہ کا نام لے کر کھا لیا کرو۔

(۱۰۹) باب مَا يَحِلُّ مِنَ الْجُبْنِ وَمَا لاَ يَحِلُّ

پنیر سے کیا حلال ہے اور کیا حرام

(۱۹۶۹۰) أَخْبَرَنَا الشَّرِيفُ أَبُو الْفَتْحِ الْعُمَرِيُّ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الشُّرَيْحِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ: قُرِءَ عَلَيْنَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنْ كُلُوا الْجُبْنَ مِمَّا صَنَعَهُ أَهْلُ الْكِتَابِ قَالَ الشَّيْخُ هُوَ إِبْرَاهِيمُ الْعُقَيْلِيُّ وَعَمُّهُ ثَوْرُ بْنُ قُدَامَةَ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْهُ. [ضعیف]

(۱۹۶۹۰) شعبہ بنو عقیل کے ایک آدمی سے نقل فرماتے ہیں، جو اپنے چچا سے روایت کرتا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا خط ہمارے سامنے پڑھا گیا، جس میں تحریر تھا کہ اہل کتاب کا بنا ہوا پنیر کھا لو۔

(۱۹۶۹۱) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو بَكْرٍ الأَرْدَسْتَانِيُّ أَنْبَأَنَا أَبُو نَصْرٍ الْعِرَاقِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْهِلاَلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ الْعُقَيْلِيُّ حَدَّثَنِي عَمِّي ثَوْرُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ: جَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنْ لاَ تَأْكُلُوا مِنَ الْجُبْنِ إِلاَّ مَا صَنَعَ أَهْلُ الْكِتَابِ.

[ضعیف۔ تقدیم قبلہ]

(۱۹۶۹۱) ثور بن قدامہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا خط آیا کہ صرف اہل کتاب کا بنا ہوا پنیر کھاؤ۔

(۱۹۶۹۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ إِمْلاَءً سَنَةَ سَبْعٍ وَثَلاَثِينَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَكَنٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ هُوَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : كُلُوا الْجُبْنَ مَا صَنَعَ الْمُسْلِمُونَ وَأَهْلُ الْكِتَابِ. [حسن]

(۱۹۶۹۲) قیس بن سکن فرماتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسلمان اور اہل کتاب کا بنا ہوا پنیر کھاؤ۔

(۱۹۶۹۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَنْبَأَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَافِظُ أَنْبَأَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَلِيٍّ الْبَارِقِيِّ : أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْجُبْنِ فَقَالَ كُلْ مَا صَنَعَ الْمُسْلِمُونَ وَأَهْلُ الْكِتَابِ. وَرُوِّينَا مِثْلَ هَذَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ.
وَهَذَا لأَنَّ السَّخَالَ تُذْبَحُ فَتُؤْخَذُ مِنْهَا الأَنْفَحَةُ الَّتِي بِهَا يَصْلُحُ الْجُبْنُ فَإِذَا كَانَتْ مِنْ ذَبَائِحِ الْمَجُوسِ وَأَهْلِ الأَوْثَانِ لَمْ يَحِلَّ وَهَكَذَا إِذَا مَاتَتِ السَّخْلَةُ فَأُخِذَتْ مِنْهَا الأَنْفَحَةُ لَمْ تَحِلَّ. [حسن]

(۱۹۶۹۳) علی بارقی فرماتے ہیں کہ اس نے پنیر کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو مسلمان اور اہل کتاب بنائیں کھالیا کرو۔ اس طرح کی روایت ابن عباس اور انس بن مالک سے بھی منقول ہے۔

نوٹ: بکری کا چھوٹا بچہ جو ابھی دودھ پیتا ہو اس کو ذبح کرنے کے بعد پیٹ سے کوئی چیز نکالنا پھر کپڑے میں لت پت کرنے کے بعد وہ پنیر کی طرح ہو جاتی ہے جس کو لوگ پنیر کی طرح کھاتے ہیں۔ اگر یہ ذبح شدہ مجوس اور بت پرستوں کا ہو تو کھانا جائز نہیں۔ اگر بکری کا بچہ مر جائے تو تب بھی اس سے پنیر کی مانند کوئی چیز بنانا جائز نہیں ہے۔

(۱۹۶۹٤) أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ أَنْبَأَنَا أَبُو عُثْمَانَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ الْجُبْنِ وَالسَّمْنِ فَقَالَ : سَمِّ وَكُلْ. فَقِيلَ إِنَّ فِيهِ مَيْتَةً فَقَالَ إِنْ عَلِمْتَ أَنَّ فِيهِ مَيْتَةً فَلاَ تَأْكُلْهُ.

(ق) وَقَدْ كَانَ بَعْضُ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ لاَ يَسْأَلُ عَنْهُ تَغْلِيبًا لِلطَّهَارَةِ رُوِّينَا ذَلِكَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَغَيْرِهِمَا وَبَعْضُهُمْ يَسْأَلُ عَنْهُ احْتِيَاطًا وَرُوِّينَا عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ لأَنْ أَخِرَّ مِنْ هَذَا الْقَصْرِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ آكُلَ جُبْنًا لاَ أَسْأَلُ عَنْهُ. وَعَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ -ﷺ- يَسْأَلُونَ عَنِ الْجُبْنِ وَلاَ يَسْأَلُونَ عَنِ السَّمْنِ. [ضعيف]

(۱۹۶۹٤) جبلہ بن سحیم فرماتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پنیر اور گھی کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا: اللہ کا نام لے کر کھاؤ۔ کہا گیا: اگر وہ مردہ ہو تو فرمایا: اگر مردہ کا بنایا گیا ہو تب نہ کھاؤ۔ بعض صحابہ طہارت کی وجہ سے سوال نہیں فرماتے تھے اور بعض حضرات احتیاط کی وجہ سے سوال کر لیتے تھے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں پنیر کو کھالوں اور اس کے

بارے میں سوال نہ کرو یہ مجھے زیادہ محبوب ہے۔ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صحابہ پنیر کے متعلق سوال کر لیتے تھے لیکن گھی کے متعلق سوال نہیں کرتے تھے۔

(۱۹۶۹۵) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ وَأَبُو بَكْرٍ: أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ هُوَ الأَصَمُّ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي الْخَلِيلُ بْنُ مُرَّةَ عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نَأْكُلُ الْجُبْنَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَبَعْدَ ذَلِكَ لَا نَسْأَلُ عَنْهُ وَكَانَ أَنَسٌ لَا يَأْكُلُ إِلَّا مَا صَنَعَ الْمُسْلِمُونَ وَأَهْلُ الْكِتَابِ. أَبَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ مَتْرُوكٌ. [ضعيف]

(۱۹۶۹۵) انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم آپ ﷺ کے زمانہ میں اور آپ کے بعد بھی پنیر کھاتے تھے لیکن اس کے بارے میں سوال نہیں کرتے تھے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ صرف وہ پنیر کھاتے تھے جو مسلمان اور اہل کتاب بناتے تھے۔

(۱۹۶۹۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ هُوَ الأَصَمُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ جُمْهَانَ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي لاِبْنِ عُمَرَ أَوْ قَالَ غَيْرِهِ: مَرَرْتُ عَلَى دَجَاجَةٍ مَيِّتَةٍ فَوَطِئْتُ عَلَيْهَا فَخَرَجَتْ مِنِ اسْتِهَا بَيْضَةٌ آكُلُهَا؟ قَالَ: لَا. قَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَرَرْتُ عَلَى دَجَاجَةٍ مَيِّتَةٍ فَوَطِئْتُ عَلَيْهَا فَخَرَجَتْ مِنِ اسْتِهَا بَيْضَةٌ فَفَرَّخْتُهَا فَأَخْرَجَتْ فَرْخًا آكُلُهُ؟ قَالَ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قَالَ قُلْتُ: مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ. [ضعيف]

(۱۹۶۹۶) کثیر بن جمہان فرماتے ہیں کہ میں نے ابوعبدالرحمن، یعنی ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا یا میرے علاوہ کسی اور نے: میرا گزر ایک مردہ مرغی کے پاس سے ہوا۔ میں نے اس کو روندا تو انڈہ باہر آ گیا، کیا یہ انڈہ میں کھا لوں، فرمایا: نہیں۔ پھر پوچھا: اے ابوعبدالرحمن! اگر میں مردہ مرغی کے پاس سے گزروں اور اس پر وزن ڈالوں اور اس سے انڈہ نکل آئے اور وہ انڈہ اس سے چوزہ نکل آئے تو پھر اس کو کھا لوں۔ فرمایا: تو کن میں سے ہے۔ میں نے کہا: اہل عراق سے ہوں۔

(۱۱۰) باب مَا جَاءَ فِي الْكَبِدِ وَالطِّحَالِ
جگر اور تلی کا حکم

(۱۹۶۹۷) أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ الْقُشَيْرِيُّ أَنْبَأَنَا أَبُو مَنْصُورٍ: الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْهَرَوِيُّ أَنْبَأَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: أُحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ وَدَمَانِ فَأَمَّا الْمَيْتَتَانِ فَالْجَرَادُ وَالْحِيتَانُ وَأَمَّا الدَّمَانِ فَالطِّحَالُ وَالْكَبِدُ. كَذَلِكَ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَأَخَوَاهُ عَنْ أَبِيهِمْ وَرَوَاهُ غَيْرُهُمْ مَوْقُوفًا عَلَى ابْنِ عُمَرَ وَهُوَ الصَّحِيحُ.

[منكر۔ تقدم برقم ۱۱۹۶]

(۱۹۶۹۷) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارے لیے دو خون اور دو مردار حلال ہیں، دو خون سے مراد جگر اور تلی ہے اور دو مردار سے مراد مچھلی اور ٹڈی ہے۔

(۱۹۶۹۸) وَأَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبَغْدَادِيُّ الْهَرَوِيُّ بِهَا أَنْبَأَنَا مُعَاذُ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :إِنِّي لآكُلُ الطِّحَالَ وَمَا بِي إِلَيْهِ حَاجَةٌ إِلاَّ لِيَعْلَمَ أَهْلِي أَنَّهُ لاَ بَأْسَ بِهِ. [صحیح]

(۱۹۶۹۸) زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں تلی کھالیتا تھا حالانکہ مجھے ضرورت نہ ہوتی۔ صرف اس لیے کہ میرے گھر والے جان لیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۹۶۹۹) وَأَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ أَنْبَأَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ إِسْحَاقَ أَنْبَأَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ :سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ :آكُلُ الطِّحَالَ؟ قَالَ :نَعَمْ قَالَ :إِنَّ عَامَّتَهَا دَمٌ قَالَ إِنَّمَا حُرِّمَ الدَّمُ الْمَسْفُوحُ. [ضعیف]

(۱۹۶۹۹) عکرمہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: کیا میں تلی کھالوں فرمایا: ہاں۔ وہ کہنے لگا: اس میں اکثر خون ہوتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے کہ صرف بہنے والا خون حرام ہے۔

(۱۱۱) باب مَا يُكْرَهُ مِنَ الشَّاةِ إِذَا ذُبِحَتْ

ذبح شدہ بکری سے کیا چیز مکروہ ہے

(۱۹۷۰۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ الْهَيْثَمِ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ بْنَ أَبِي اللَّيْثِ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا الأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الأَوْزَاعِيِّ عَنْ وَاصِلِ بْنِ أَبِي جَمِيلٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يَكْرَهُ مِنَ الشَّاةِ سَبْعًا الدَّمَ وَالْمَرَارَ وَالذَّكَرَ وَالأُنْثَيَيْنِ وَالْحَيَا وَالْغُدَّةَ وَالْمَثَانَةَ قَالَ وَكَانَ أَعْجَبُ الشَّاةِ إِلَيْهِ -ﷺ- مُقَدَّمَهَا. هَذَا مُنْقَطِعٌ. [ضعیف]

(۱۹۷۰۰) مجاہد فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ ذبح شدہ بکری سے سات چیزیں ناپسند فرماتے تھے: خون، شرمگاہ، خصیتین مغز یا صفرا یا سودا، غدود اور بکری کے آگے والا حصہ (یعنی گوشت) آپ کو پسند تھا۔

(۱۹۷۰۱) وَرَوَاهُ عُمَرُ بْنُ مُوسَى بْنِ وَجِيهٍ وَهُوَ ضَعِيفٌ عَنْ وَاصِلِ بْنِ أَبِي جَمِيلٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا :أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- كَانَ يَكْرَهُ أَكْلَ سَبْعٍ مِنَ الشَّاةِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

أَخْبَرَنَاهُ أَبُو سَعْدٍ الْمَالِينِيُّ أَنْبَأَنَا أَبُو أَحْمَدَ بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا وَقَارُ بْنُ الْحُسَيْنِ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ الْوَزَّانُ حَدَّثَنَا فِهْرُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُوسَى فَذَكَرَهُ مَوْصُولاً وَلاَ يَصِحُّ وَصْلُهُ.

(ق) قَالَ أَبُو سُلَيْمَانَ الْخَطَّابِيُّ فِيمَا بَلَغَنِي عَنْهُ : الدَّمُ حَرَامٌ بِالإِجْمَاعِ وَعَامَّةُ الْمَذْكُورَاتِ مَعَهُ مَكْرُوهَةٌ غَيْرُ مُحَرَّمَةٍ. [ضعيف]

(۱۹۷۰۱) مجاہد ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ سات چیزیں بکری سے ناپسند فرماتے تھے۔ اس طرح انہوں نے حدیث ذکر کی ہے۔

ابوسلیمان خطابی فرماتے ہیں کہ خون تو بالاجماع حرام ہے، لیکن باقی اشیاء مکروہ ہیں۔

(۱۱۲) باب مَا حُرِّمَ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ ثُمَّ وَرَدَ عَلَيْهِ النَّسْخُ بِشَرِيعَةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ

جو بنو اسرائیل پر حرام تھا لیکن شریعتِ محمدی کی وجہ سے منسوخ ہو گیا

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ﴿كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِبَنِي إِسْرَائِيلَ إِلَّا مَا حَرَّمَ إِسْرَائِيلُ عَلَى نَفْسِهِ﴾ [آل عمران ۹۳] الآيَةَ.

امام شافعی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِبَنِي إِسْرَائِيلَ إِلَّا مَا حَرَّمَ إِسْرَائِيلُ عَلَى نَفْسِهِ﴾ الآية [آل عمران ۹۳] تمام کھانے بنی اسرائیل کے لیے حلال تھے مگر جو انہوں نے اپنے اوپر حرام کر لیے۔

(۱۹۷۰۲) أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ بِبَغْدَادَ أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَأَنَا الثَّوْرِيُّ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَنْبَأَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ أَنْبَأَنَا أَبُو الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ إِسْرَائِيلَ أَخَذَهُ عِرْقُ النَّسَا فَكَانَ يَبِيتُ وَلَهُ زُقَاءٌ قَالَ فَجَعَلَ إِنْ شَفَاهُ اللَّهُ أَنْ لاَ يَأْكُلَ لَحْمًا فِيهِ عُرُوقٌ قَالَ فَحَرَّمَتْهُ الْيَهُودُ فَنَزَلَتْ ﴿كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِبَنِي إِسْرَائِيلَ إِلَّا مَا حَرَّمَ إِسْرَائِيلُ عَلَى نَفْسِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرَاةُ قُلْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ﴾ [آل عمران ۹۳] أَيْ أَنَّ هَذَا كَانَ قَبْلَ التَّوْرَاةِ. قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ سُفْيَانُ : زُقَاءٌ صِيَاحًا.

قَالَ الشَّافِعِيُّ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ﴿فَبِظُلْمٍ مِنَ الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبَاتٍ أُحِلَّتْ لَهُمْ﴾ [النساء ۱۶۰] الآيَةَ قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ وَهُنَّ يَعْنِي وَاللَّهُ أَعْلَمُ طَيِّبَاتٍ كَانَتْ أُحِلَّتْ لَهُمْ وَقَالَ ﴿وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِي ظُفُرٍ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُومَهُمَا إِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُورُهُمَا أَوِ الْحَوَايَا أَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ﴾ [الأنعام ۱۴۶] قَالَ الشَّافِعِيُّ : الْحَوَايَا مَا حَوَى الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ فِي الْبَطْنِ. [ضعيف]

(۱۹۷۰۲) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ بنو اسرائیل کے اندر عورتوں کی بیماری شروع ہوئی۔ فرماتے ہیں: اگر اللہ نے انہیں

شفا دے دی تو وہ ہڈی والا گوشت نہیں کھائیں گے۔ فرماتے ہیں کہ یہود نے حرام کر لیا تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِبَنِي إِسْرَآءِيلَ إِلَّا مَا حَرَّمَ إِسْرَآءِيلُ عَلَى نَفْسِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ قُلْ فَأْتُوا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوهَا إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِينَ﴾ [آل عمران ۹۳] ''تمام کھانے بنی اسرائیل کے لیے جائز تھے لیکن جو کھانے بنی اسرائیل نے اپنے اوپر حرام کر لیے تورات کے نزول سے پہلے۔ تم تورات لاؤ اور پڑھو اگر تم سچے ہو۔''

امام شافعی فرماتے ہیں: ﴿فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ أُحِلَّتْ لَهُمْ﴾ الآية [النساء ۱۶۰] ''یہودیوں کے ظلم کی وجہ سے ہم نے ان پر پاکیزہ چیزیں حرام کر دیں جو ان کے لیے حلال تھیں۔'' کے متعلق فرماتے ہیں کہ اللہ خوب جانتا ہے وہ پاکیزہ چیزیں جو ان کے لیے حلال کی گئیں۔

﴿وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِي ظُفُرٍ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُومَهُمَا إِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُورُهُمَا أَوِ الْحَوَايَا أَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ﴾ الآية [الأنعام ۱٤٦] ''یہودیوں پر ہم نے ہر ناخن والا جانور حرام کر دیا تھا اور گائے اور بکری کی چربی حرام کر دی تھی مگر جو چربی پیٹھ پر لگی ہو یا آنتوں یا ہڈی سے مل گئی ہو۔''

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حوایا سے مراد جو کھانے اور پینے کو پیٹ میں گھیرے ہوئے ہو۔

(۱۹۷۰۳) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ أَنْبَأَنَا أَبُو الْحَسَنِ الطَّرَائِفِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ ﴿كُلَّ ذِي ظُفُرٍ﴾ [الأنعام ۱٤٦] قَالَ هُوَ الْبَعِيرُ وَالنَّعَامَةُ وَفِي قَوْلِهِ ﴿إِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُورُهُمَا﴾ [الأنعام ۱٤٦] يَعْنِي مَا عَلِقَ بِالظَّهْرِ مِنَ الشَّحْمِ أَوِ الْحَوَايَا وَهُوَ الْمَبْعَرُ. وَبِمَعْنَاهُ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ مِنْ قَوْلِهِ فِي تَفْسِيرِ كُلِّ ذِي ظُفُرٍ وَالْحَوَايَا وَقَدْ مَضَى فِي الْحَدِيثِ الثَّابِتِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَغَيْرِهِ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- أَنَّهُ قَالَ: لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَجَمَلُوهَا فَبَاعُوهَا وَأَكَلُوا أَثْمَانَهَا.

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ: فَلَمْ يَزَلْ مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ الْيَهُودِ خَاصَّةً وَغَيْرِهِمْ عَامَّةً مُحَرَّمًا مِنْ حِينِ حَرَّمَهُ حَتَّى بَعَثَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مُحَمَّدًا -ﷺ- فَفَرَضَ الإِيمَانَ بِهِ وَأَعْلَمَ خَلْقَهُ أَنَّ دِينَهُ الإِسْلَامُ الَّذِي نَسَخَ بِهِ كُلَّ دِينٍ قَبْلَهُ فَقَالَ ﴿إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الإِسْلَامُ﴾ [آل عمران ۱۹] وَأَنْزَلَ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ﴾ [آل عمران ٦٤] الآيَةَ وَأَمَرَ بِقِتَالِهِمْ حَتَّى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ إِنْ لَمْ يُسْلِمُوا وَأَنْزَلَ فِيهِمْ ﴿الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ﴾ [الأعراف ۱۵۷] قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ فَقِيلَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَوْزَارَهُمْ وَمَا مُنِعُوا بِمَا أَحْدَثُوا قَبْلَ مَا شُرِعَ مِنْ دِينِ مُحَمَّدٍ -ﷺ-. [ضعيف]

(۱۹۷۰۳) ابن عباس ﷠ ﴿كُلَّ ذِي ظُفُرٍ﴾ [الأنعام ١٤٦] کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد اونٹ اور شتر مرغ ہے اور اللہ کا فرمان ہے: ﴿إِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُورُهُمَا﴾ [الأنعام ١٤٦] وہ پشت کی چربی یا آنتوں کی چربی ہے۔

مجاہد فرماتے ہیں: کل ذی ظفر والحوایا، نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ اللہ یہود پر لعنت کرتے ہیں کہ اللہ نے ان پر چربی حرام کی، لیکن انہوں نے اس کو پگھلایا اور فروخت کیا اور اس کی قیمت کو کھایا۔

امام شافعی ﷫ فرماتے ہیں: جو اللہ نے بنی اسرائیل پر حرام قرار دیا تھا وہ حرام ہی رہا، جب نبی ﷺ مبعوث کیے گئے، تب پہلے والے احکامات کو منسوخ کر دیا۔ اللہ فرماتے ہیں: ﴿إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ﴾ [آل عمران ١٩] ''اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے۔'' ﴿قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ﴾ [آل عمران ٦٤] ''اے اہل کتاب! ایک کلمہ کی طرف آؤ، جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے اور ان سے لڑائی کا حکم دیا، یہاں تک کہ جزیہ دیں یا اسلام قبول کر لیں۔''

﴿الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ﴾ [الأعراف ١٥٧] ''وہ لوگ جو نبی امی کی پیروی کرتے ہیں، جس کو وہ تورات و انجیل میں اپنے پاس لکھا ہوا پاتے ہیں، وہ ان کو نیکی کا حکم کرتا ہے اور برائی سے روکتا ہے اور ان کے لیے پاکیزہ چیزیں حلال ہیں اور بری چیزیں حرام قرار دی گئی اور ان کے بوجھ جو ان پر ہیں ہلکے کرتا ہے۔''

امام شافعی ﷫ فرماتے ہیں: اللہ ان کے بوجھوں کو خوب جانتا ہے اور جو وہ بدعات کرتے تھے ان سے منع کر دیے گئے۔ نبی ﷺ کے دین کے مشروع ہونے سے پہلے۔

(١٩٧٠٤) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا أَنْبَأَنَا أَبُو الْحَسَنِ الطَّرَائِفِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: هُوَ مَا كَانَ اللَّهُ أَخَذَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْمِيثَاقِ فِيمَا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ أَنْ يَضَعَ ذَلِكَ عَنْهُمْ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ: فَلَمْ يَبْقَ خَلْقٌ يَعْقِلُ مُنْذُ بَعَثَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مُحَمَّدًا -ﷺ- مِنْ جِنٍّ وَلاَ إِنْسٍ بَلَغَتْهُ دَعْوَتُهُ إِلاَّ قَامَتْ عَلَيْهِ حُجَّةُ اللَّهِ بِاتِّبَاعِ دِينِهِ وَلَزِمَ كُلَّ امْرِئٍ مِنْهُمْ تَحْرِيمُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ وَإِحْلاَلُ مَا أَحَلَّ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ -ﷺ-. [ضعيف]

(۱۹۷۰۴) ابن عباس ﷠ فرماتے ہیں کہ جو اللہ نے ان سے پختہ وعدہ لیا تھا۔ ان کے بارے میں جو ان پر حرام قرار دیا کہ وہ ان چیزوں کو ان سے ہٹا دے گا۔

امام شافعی ﷫ فرماتے ہیں: نبی ﷺ کی بعثت کے وقت کوئی عقل مند مخلوق نہیں بچی، جس تک نبی ﷺ کی دعوت نہ

پہنچی ہو۔ اب کے دین کی اتباع والی اللہ کی حجت پوری ہوگئی اور ہر آدمی کے لیے وہ حرام تھا جو اس نے اپنے نبی کی زبان سے حرام قرار دیا اور وہی حلال تھا جس کو نبی ﷺ نے حلال قرار دیا۔

(۱۹۷۰۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِى أَبُو النَّضْرِ : مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ الْمَرْوَزِىُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنْبَأَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ

(ح) قَالَ وَأَخْبَرَنِى أَبُو عَمْرِو بْنُ أَبِى جَعْفَرٍ أَنْبَأَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِى سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : أَتَى النَّبِىَّ -ﷺ- النُّعْمَانُ بْنُ قَوْقَلٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِذَا صَلَّيْتُ الْمَكْتُوبَةَ وَحَرَّمْتُ الْحَرَامَ وَأَحْلَلْتُ الْحَلاَلَ أَأَدْخُلُ الْجَنَّةَ؟ فَقَالَ النَّبِىُّ -ﷺ- : نَعَمْ .

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِى الصَّحِيحِ عَنْ أَبِى بَكْرِ بْنِ أَبِى شَيْبَةَ. [صحيح۔ مسلم ۱۵]

(۱۹۷۰۵) جابر ؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس نعمان بن قوقل آئے اور کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ کا کیا خیال ہے، جب میں فرض نمازیں پڑھوں، حرام کو حرام اور حلال کو حلال جانوں، کیا میں جنت میں داخل ہو جاؤں گا۔ آپ نے فرمایا: ہاں۔

(۱۹۷۰۶) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَنْبَأَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا مَكِّىُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِى حُمَيْدٍ عَنْ أَبِى الْمَلِيحِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : اعْمَلُوا بِالْقُرْآنِ أَحِلُّوا حَلاَلَهُ وَحَرِّمُوا حَرَامَهُ وَاقْتَدُوا بِهِ وَلاَ تَكْفُرُوا بِشَىْءٍ مِنْهُ وَمَا تَشَابَهَ عَلَيْكُمْ مِنْهُ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى أُولِى الْعِلْمِ مِنْ بَعْدِى كَمَا يُخْبِرُوكُمْ وَآمِنُوا بِالتَّوْرَاةِ وَالإِنْجِيلِ وَالزَّبُورِ وَمَا أُوتِىَ النَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ وَلْيَسَعْكُمُ الْقُرْآنُ وَمَا فِيهِ مِنَ الْبَيَانِ فَإِنَّهُ شَافِعٌ مُشَفَّعٌ وَمَاحِلٌ مُصَدَّقٌ أَلاَ وَلِكُلِّ آيَةٍ نُورٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنِّى أُعْطِيتُ سُورَةَ الْبَقَرَةِ مِنَ الذِّكْرِ الأَوَّلِ وَأُعْطِيتُ طه وَطَوَاسِينَ وَالْحَوَامِيمَ مِنْ أَلْوَاحِ مُوسَى وَأُعْطِيتُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ .

(ح) عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِى حُمَيْدٍ تَكَلَّمُوا فِيهِ. قَالَ الشَّافِعِىُّ وَأَحَلَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ طَعَامَ أَهْلِ الْكِتَابِ فَكَانَ ذَلِكَ عِنْدَ أَهْلِ التَّفْسِيرِ ذَبَائِحَهُمْ لَمْ يَسْتَثْنِ مِنْهَا شَيْئًا فَلاَ يَجُوزُ أَنْ تَحِلَّ ذَبِيحَةُ كِتَابِىٍّ وَفِى الذَّبِيحَةِ حَرَامٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ مِمَّا كَانَ حُرِّمَ عَلَى أَهْلِ الْكِتَابِ قَبْلَ مُحَمَّدٍ -ﷺ-. [ضعيف]

(۱۹۷۰۶) معقل بن یسار ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم قرآن پر عمل کرو، اس کے حلال کو حلال اور اس کے حرام کو حرام جانو اور تم اس کی اقتدا کرو اور تم اس میں سے کسی چیز کا انکار نہ کرو اور جو چیز اس میں سے تم پر مشتبہ ہو جائے تو اس کو اللہ کی طرف لوٹا دو اور میرے بعد علم والوں کی طرف جو تمہیں خبر دیں اور تم تورات، انجیل، زبور، اور جو انبیاء اپنے رب کی

طرف سے دیے گئے ان پر ایمان رکھو اور تمہیں قرآن اور جو کچھ اس میں ہے کافی ہے۔ کیونکہ وہ ایسا سفارشی ہے جس کی شفاعت قبول کی جائے گی اور اس کی حلال چیزوں کی تصدیق کی گئی ہے۔ خبردار! ہر آیت قیامت کے دن نور ہوگی اور میں سورۂ بقرہ پہلے ذکر میں سے دیا گیا ہوں اور میں طٰہٰ اور وہ سورتیں جن کے شروع میں طٰسین اور حم وغیرہ آتا ہے اور میں سورۂ فاتحہ عرش کے نیچے سے دیا گیا ہوں۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ نے اہل کتاب کا کھانا حلال قرار دیا۔ اہل تفسیر تو ان کے ذبیحہ میں سے کسی کو مستثنیٰ بھی قرار نہیں دیتے۔ لیکن اہل کتاب کا ذبح جائز نہیں ہے اور وہ ذبیحہ ہر مسلم پر حرام ہے جو نبی ﷺ سے پہلے اہل کتاب پر حرام تھا۔

(۱۹۷۰۷) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْعَلَوِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ أَنْبَأَنَا أَبُو الأَحْرَزِ : مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ جَمِيلٍ الطُّوسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ : إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمَرْوَزِيُّ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا سَعْدُوَيْهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ هُوَ ابْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ دُلِّيَ جِرَابٌ مِنْ شَحْمٍ فَاحْتَضَنْتُهُ فَقُلْتُ لاَ أُعْطِي أَحَدًا مِنْهُ شَيْئًا فَالْتَفَتُّ فَإِذَا النَّبِيُّ -ﷺ- يَتَبَسَّمُ.

[صحیح۔ بخاری و مسلم]

(۱۹۷۰۷) عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب خیبر کا دن تھا تو مجھے ایک چربی کی تھیلی ملی۔ میں نے اس کو الگ کرلیا۔ میں نے کہا: اس میں سے کسی کو کچھ بھی نہیں دینا۔ میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو آپ ﷺ مسکرا رہے تھے۔

نوٹ: اہل کتاب کے ذبیحہ کی چربی جائز ہے تو ذبیحہ بھی جائز ہے۔

(۱۹۷۰۸) وَأَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ الْمَالِينِيُّ أَنْبَأَنَا أَبُو أَحْمَدَ بْنُ عَدِيٍّ أَخْبَرَنِي الْفَضْلُ بْنُ حُبَابٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ : دُلِّيَ جِرَابٌ مِنْ شَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ فَالْتَزَمْتُهُ فَقُلْتُ هَذَا لِي لاَ أُعْطِي أَحَدًا شَيْئًا فَالْتَفَتُّ فَإِذَا النَّبِيُّ -ﷺ- يَتَبَسَّمُ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ.

أَخْرَجَاهُ فِي الصَّحِيحِ كَمَا مَضَى. وَفِي هَذَا مَا دَلَّ عَلَى أَنَّهُ أَبَاحَ الشَّحْمَ مِنْ ذَبِيحَةِ أَهْلِ الْكِتَابِ وَفِي ذَلِكَ مَا دَلَّ عَلَى صِحَّةِ قَوْلِ الشَّافِعِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ. [صحیح۔ تقدم قبله]

(۱۹۷۰۸) عبداللہ بن مغفل فرماتے ہیں کہ خیبر کے دن مجھے ایک چربی کی تھیلی ملی تو میں اس کو اپنے پاس رکھ لیا۔ میں نے کہا: یہ میری ہے میں نے کسی کو کچھ بھی نہیں دینا۔ میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو نبی ﷺ مسکرا رہے تھے، میں نے آپ سے حیاء کیا۔

(۱۱۳) باب مَا حَرَّمَ الْمُشْرِكُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ

جو مشرکین نے اپنے اوپر حرام کرلیا تھا

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : حَرَّمَ الْمُشْرِكُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ أَشْيَاءَ أَبَانَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّهَا لَيْسَتْ

حَرَامًا بِتَحْرِيمِهِمْ وَذَلِكَ مِثْلُ الْبَحِيرَةِ وَالسَّائِبَةِ وَالْوَصِيلَةِ وَالْحَامِ كَانُوا يُنْزِلُونَهَا فِي الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ كَالْعِتْقِ فَيُحَرِّمُونَ أَلْبَانَهَا وَلُحُومَهَا وَمِلْكَهَا وَسَاقَ الْكَلَامَ فِيهِ كَمَا هُوَ مَنْقُولٌ فِي الْمَبْسُوطِ.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مشرکین نے اپنے کچھ مال اپنے اوپر حرام کر لیے، حالانکہ اللہ نے جائز رکھے تھے تو ان کے حرام قرار دینے کی وجہ سے وہ حرام نہیں ہوں گے، جیسے بحیرہ، سائبہ، وصیلہ، حام، وغیرہ۔ وہ ان کے دودھ، گوشت اور ملکیت کو بھی حرام قرار دیتے تھے۔

(۱۹۷۰۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ وَأَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الْمُزَكِّي وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَنْبَأَنَا أَبِي وَشُعَيْبٌ قَالَا أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ :رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ كَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ. قَالَ سَعِيدٌ السَّائِبَةُ الَّتِي تُسَيَّبُ فَلَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ وَالْبَحِيرَةُ الَّتِي يُمْنَعُ دَرُّهَا لِلطَّوَاغِيتِ فَلَا يَحْلُبُهَا أَحَدٌ وَالْوَصِيلَةُ النَّاقَةُ الْبِكْرُ تُبَكِّرُ فِي أَوَّلِ نِتَاجِ الْإِبِلِ بِأُنْثَى ثُمَّ تُثَنِّي بَعْدُ بِأُنْثَى فَكَانُوا يُسَيِّبُونَهَا لِلطَّوَاغِيتِ يَدْعُونَهَا الْوَصِيلَةَ إِنْ وَصَلَتْ إِحْدَاهُمَا بِالأُخْرَى وَالْحَامُ فَحْلُ الْإِبِلِ يَضْرِبُ الْعَشْرَ مِنَ الْإِبِلِ فَإِذَا قَضَى ضِرَابَهُ جَدَعُوهُ لِلطَّوَاغِيتِ فَأَعْفَوْهُ مِنَ الْحَمْلِ فَلَمْ يَحْمِلُوا عَلَيْهِ شَيْئًا فَسَمَّوْهُ الْحَامَ.

أَخْرَجَاهُ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ وَغَيْرِهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ الْهَادِ.

[صحیح]

(۱۹۷۰۹) ابن مسیب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا، وہ جہنم میں اپنی آنتیں گھسیٹ رہا تھا۔ یہ پہلا شخص تھا جس نے جنوں کے نام پر جانور چھوڑے۔ سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ السائب وہ ہوتا ہے جس پر سواری نہ کی جائے اور بحیرہ وہ جس کا دودھ صرف بتوں کے لیے دوہا جائے۔ وصیلہ، وہ اونٹنی جو پہلیا رمؤنث جنے اور دوبارہ پھر مونث کو جنم دے تو اس کو بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے۔ حام، وہ سانڈ جس کی جفتی سے دس بچے ہو جائیں تو اس کو بھی بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے اور سواری نہ کرتے تھے۔

(۱۹۷۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ : عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بِشْرَانَ بِبَغْدَادَ إِمْلَاءً وَقِرَاءَةً أَنْبَأَنَا أَبُو عَلِيٍّ : إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ الْجُشَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ :رَآنِي النَّبِيُّ -ﷺ- وَعَلَيَّ أَطْمَارٌ فَقَالَ :هَلْ لَكَ مِنْ مَالٍ؟ . قَالَ قُلْتُ :نَعَمْ. قَالَ :مِنْ أَيِّ الْمَالِ؟ . قَالَ قُلْتُ :قَدْ آتَانِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الشَّاءِ وَالإِبِلِ. قَالَ :فَلْتُرَ نِعْمَةُ

اللهِ وَكَرَامَتُهُ عَلَيْكَ . ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ -ﷺ- :هَلْ تُنْتَجُ إِبِلُكَ وَافِيَةً آذَانُهَا؟ . قَالَ :وَهَلْ تُنْتَجُ إِلاَّ كَذَلِكَ وَلَمْ يَكُنْ أَسْلَمَ يَوْمَئِذٍ. قَالَ :فَلَعَلَّكَ تَأْخُذُ مُوسَاكَ فَتَقْطَعُ أُذُنَ بَعْضِهَا فَتَقُولُ هَذِهِ بَحِيرٌ وَتَشُقُّ أُذُنَ أُخْرَى فَتَقُولُ هَذِهِ صُرُمٌ . قَالَ :نَعَمْ. قَالَ :فَلاَ تَفْعَلْ فَإِنَّ كُلَّ مَا آتَاكَ اللَّهُ حِلٌّ وَإِنَّ مُوسَى اللَّهِ أَحَدُّ وَسَاعِدَ اللَّهِ أَشَدُّ . قَالَ :يَا مُحَمَّدُ أَرَأَيْتَ إِنْ مَرَرْتُ بِرَجُلٍ فَلَمْ يَقْرِنِي وَلَمْ يُضَيِّفْنِي ثُمَّ مَرَّ بَعْدَ ذَلِكَ أَقْرِيهِ أَمْ أَجْزِيهِ؟ قَالَ :بَلْ أَقْرِهِ . [صحيح]

(۱۹۷۱۰) ابواحوص جشمی اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ میرے اوپر پرانے کپڑے تھے، اس حالت میں نبی ﷺ نے مجھے دیکھا، آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تیرے پاس مال ہے؟ میں نے کہا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کون سا مال ہے؟ میں نے کہا: بکریاں اور اونٹ وغیرہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اس کی نعمتوں اور فضل کا اثر نظر آنا چاہیے۔ پھر آپ نے فرمایا: جب اونٹنی بچے جنم دیتی ہے تو ان کے کان پورے ہوتے ہیں؟ کہتے ہیں: ہاں اس طرح ہی ہوتا ہے۔ لیکن ابھی وہ مسلمان نہ ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آپ اپنا استرہ لے کر بعض کے کان کاٹ دیتے ہیں اور کہتے ہو: یہ بحیرہ ہے اور بعض کے کانوں کو پھاڑ دیتے ہو اور کہتے ہو: یہ صرام ہے۔ کہتے ہیں: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: اس طرح نہ کرو، جو اللہ نے آپ کو دیا ہے وہ حلال ہے اور اللہ کا ہتھیار زیادہ تیز ہے اور اللہ کی مدد زیادہ سخت ہے۔ اس نے کہا: اے محمد ﷺ آپ کا کیا خیال ہے اگر میں ایک آدمی کے پاس جاؤں اور وہ میری مہمان نوازی نہیں کرتا لیکن بعد میں میرے پاس آتا ہے تو میں بدلہ لوں یا مہمان نوازی کروں۔ آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ مہمان نوازی کرو۔

(۱۹۷۱۱) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ أَنْبَأَنَا أَبُو الْحَسَنِ الطَّرَائِفِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿وَجَعَلُوا لِلَّهِ مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْأَنْعَامِ نَصِيبًا فَقَالُوا هَذَا لِلَّهِ بِزَعْمِهِمْ وَهَذَا لِشُرَكَائِنَا﴾ [الأنعام ١٣٦] قَالَ ﴿جَعَلُوا لِلَّهِ﴾ [الأنعام ١٣٦] مِنْ ثَمَرَاتِهِمْ وَمَالِهِمْ نَصِيبًا وَلِلشَّيْطَانِ وَالأَوْثَانِ نَصِيبًا فَإِنْ سَقَطَ مِنْ ثَمَرِ مَا جَعَلُوا لِلَّهِ فِي نَصِيبِ الشَّيْطَانِ تَرَكُوهُ وَإِنْ سَقَطَ مِمَّا جَعَلُوا لِلشَّيْطَانِ فِي نَصِيبِ اللَّهِ الْتَقَطُوهُ وَحَفِظُوهُ وَرَدُّوهُ إِلَى نَصِيبِ الشَّيْطَانِ وَهَكَذَا فِي سَقْيِ الْمَاءِ قَالَ وَأَمَّا مَا جَعَلُوا لِلشَّيْطَانِ مِنَ الأَنْعَامِ فَهُوَ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ بَحِيرَةٍ وَلَا سَائِبَةٍ وَلَا وَصِيلَةٍ وَلَا حَامٍ﴾ [الأنعام ١٣٦]

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ وَيُقَالُ نَزَلَ فِيهِمْ ﴿قُلْ هَلُمَّ شُهَدَاءَكُمُ الَّذِينَ يَشْهَدُونَ أَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ هَذَا فَإِنْ شَهِدُوا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ﴾ [الأنعام ١٥٠] فَرَدَّ عَلَيْهِمْ ﴿مَا أَخْرَجُوا وَأَعْلَمَهُمْ أَنَّهُ لَمْ يُحَرِّمْ عَلَيْهِمْ﴾ مَا حَرَّمُوا بِتَحْرِيمِهِمْ وَذَكَرَ سَائِرَ الآيَاتِ الَّتِي وَرَدَتْ فِي ذَلِكَ. [ضعيف]

(۱۹۷۱۱) ابن عباس اللہ کے اس قول: ﴿وَجَعَلُوا لِلَّهِ مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْأَنْعَامِ نَصِيبًا فَقَالُوا هَذَا لِلَّهِ بِزَعْمِهِمْ وَ

هٰذَا لِشُرَكَآئِنَا﴾ [الأنعام ١٣٦] ”اور انہوں نے اپنی کھیتیوں اور چوپاؤں میں سے اللہ کے لیے حصے مقرر کر دیے اور انہوں نے اپنے گمان کے مطابق کہہ دیا: یہ اللہ کے لیے اور یہ ہمارے شرکاء کے لیے۔“

﴿جَعَلُوْا لِلّٰهِ﴾ [الرعد ١٦] اپنے مالوں اور پھلوں سے حصہ مقرر کر دیا۔ اس طرح شیطانوں اور بتوں کے نام پر بھی مقرر کر دیا۔ اب اگر اللہ کے لیے مقرر شدہ حصہ میں کمی آ جاتی تو اس کو چھوڑ دیتے۔ اگر شیطان کے مقرر کردہ حصہ میں کمی آتی تو اللہ کے حصہ سے اس کمی کو پورا کر لیتے۔ اس طرح پانی پلانے کے بارے میں کرتے اور اس طرح جو جانوروں کے حصہ میں مقرر کرتے۔ اللہ کا ارشاد ہے: ﴿مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيْرَةٍ وَّ لَا سَآئِبَةٍ وَّ لَا وَصِيْلَةٍ وَّ لَا حَامٍ﴾ [المائدۃ ١٠٣] ”اللہ نے کوئی بحیرہ، سائبہ، وصیلہ اور حام مقرر نہیں کیا۔“

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی: ﴿قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ﴾ [الانعام ١٥٠] ”کہہ دیجیے: تم گواہ لاؤ جو یہ گواہی دیں کہ یہ اللہ نے حرام قرار دیا ہے۔ اگر وہ گواہی دے بھی دیں تو آپ ان کے ساتھ گواہی نہ دیں۔“

یہاں اس بات کا رد ہے جو انہوں نے اپنے اوپر حرام کر لیا ہے، اللہ نے ان پر حرام قرار نہیں دیا۔

(۱۱۴) باب اسْتِعْمَالُ أَوَانِي الْمُشْرِكِينَ وَالأَكْلُ مِنْ طَعَامِهِمْ

مشرکین کے برتن استعمال کرنا اور ان کے کھانے سے کھانا

(۱۹۷۱۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالاَ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنْبَأَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَائِذُ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ كِتَابٍ نَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ وَأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي وَأَصِيدُ بِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ أَخْبِرْنِي مَا الَّذِي يَحِلُّ لَنَا مِنْ ذَلِكَ؟ قَالَ: أَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكُمْ بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ كِتَابٍ تَأْكُلُونَ فِي آنِيَتِهِمْ فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ آنِيَتِهِمْ فَلاَ تَأْكُلُوا فِيهَا وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا ثُمَّ كُلُوا وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ بِأَرْضِ صَيْدٍ فَمَا أَصَبْتَ بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا اصْطَدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا اصْطَدْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ هَنَّادِ بْنِ السَّرِيِّ وَأَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ. [صحیح]

(۱۹۷۱۲) ابو ثعلبہ خشنی فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم اہل کتاب کی

زمین میں رہتے ہیں اور ہم ان کے برتنوں میں کھاتے ہیں اور شکار والی زمین پر اپنے تیروں سے شکار کرتے ہیں اور اپنے سدھائے ہوئے کتے اور غیر سدھائے ہوئے کتے سے شکار کرتا ہوں۔ آپ بتائیں ہمارے لیے کیا حلال ہے؟ فرمایا: جو آپ نے تذکرہ کیا اہل کتاب کی زمین کا اور ان کے برتنوں میں کھانے کا اگر کوئی دوسرے برتن مل جائیں تو پھر نہ کھاؤ۔ اگر نہ ملیں تو پھر خوب اچھی طرح ان کے برتن صاف کر واور کھالو اور جو آپ نے شکار کی زمین کا ذکر کیا تو جو شکار اپنے تیر سے کیا ہوا پاؤ تو اللہ کا نام لے کر کھالو اور جو سدھائے ہوئے کتے سے شکار کریں، اللہ کا نام لے کر کھائیں (یعنی بسم اللہ پڑھ کر) اور اگر آپ غیر سدھائے ہوئے کتے سے شکار کریں اور شکار کو خود ذبح کرلیں تو پھر کھالو۔

(۱۹۷۱۳) أَخْبَرَنَا أَبُو صَالِحِ بْنُ أَبِي طَاهِرٍ الْعَنْبَرِيُّ أَنْبَأَنَا جَدِّي يَحْيَى بْنُ مَنْصُورٍ الْقَاضِي حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ وَلَقَبُهُ دُحَيْمٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانِءٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- فَقُلْتُ أَيْ رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَرْمِي بِقَوْسِي فَمِنْهُ مَا أُدْرِكُ ذَكَاتَهُ وَمِنْهُ مَا لاَ أُدْرِكُ فَمَاذَا يَحِلُّ لِي وَمَا يَحْرُمُ عَلَيَّ إِنَّا فِي أَرْضِ أَهْلِ الْكِتَابِ وَهُمْ يَأْكُلُونَ فِي آنِيَتِهِمُ الْخِنْزِيرَ وَيَشْرَبُونَ فِيهَا الْخَمْرَ فَآكُلُ فِيهَا وَنَشْرَبُ. قَالَ: كُلْ مَا رَدَّ عَلَيْكَ قَوْسُكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ وَإِنْ وَجَدْتَ عَنْ آنِيَةِ أَهْلِ الْكِتَابِ غِنًى فَلاَ تَأْكُلْ وَإِنْ لَمْ تَجِدْ عَنْهَا غِنًى فَارْحَضُوهَا بِالْمَاءِ رَحْضًا شَدِيدًا ثُمَّ كُلُوا فِيهَا.

وَفِي هَذَا دَلاَلَةٌ عَلَى أَنَّ الأَمْرَ بِالْغَسْلِ إِنَّمَا وَقَعَ عِنْدَ الْعِلْمِ بِنَجَاسَتِهَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ. [صحیح]

(۱۹۷۱۳) ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں شکار پر تیر پھینکتا ہوں تو بعض شکار پکڑ کر ذبح کر لیتا ہوں اور بعض نہیں ملتے۔

میرے لیے حلال کیا ہے اور حرام کیا؟ ہم اہل کتاب کی زمین میں رہتے ہیں، وہ اپنے برتنوں میں خنزیر کا گوشت کھاتے اور شراب پیتے ہیں۔ کیا ہم ان کے برتنوں میں کھاپی لیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو تیرا تیر تجھے واپس کر دے اور تو ذبح کر لے تو اس کو کھالو۔ اگر آپ کو اہل کتاب کے برتنوں کی ضرورت نہ ہو تو پھر نہ کھاؤ۔ اگر ضرورت پڑ ہی جائے تو پانی سے خوب اچھی طرح صاف کرلو، بعد میں ان میں کھالو۔

(۱۹۷۱۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى وَإِسْمَاعِيلُ عَنْ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَنُصِيبُ مِنْ آنِيَةِ الْمُشْرِكِينَ وَأَسْقِيَتِهِمْ فَنَسْتَمْتِعُ بِهَا وَلاَ يَعِيبُ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ. [حسن]

(۱۹۷۱۴) جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ سے مل کر غزوہ کیا کرتے تھے۔ مشرکین کے برتن اور مشکیزے ہمیں ملتے تو ہم ان سے فائدہ اٹھاتے تو ان کی وجہ سے ہم پر عیب نہ لگایا جاتا۔

(۱۹۷۱۵) وَحَدَّثَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ أَنْبَأَنَا أَبُو سَهْلٍ : أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ بُرْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا نَغْزُو فَنَأْكُلُ فِي أَوْعِيَةِ الْمُشْرِكِينَ وَنَشْرَبُ فِي أَسْقِيَتِهِمْ.

قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي رِوَايَةِ حَرْمَلَةَ أَهْدَتْ لِلنَّبِيِّ -ﷺ- يَهُودِيَّةٌ شَاةً مَحْنُوذَةً سَمَّتْهَا فِي ذِرَاعِهَا فَأَكَلَ مِنْهَا هُوَ يَعْنِي وَغَيْرُهُ. وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- : مَا زَالَتِ الأُكْلَةُ الَّتِي أَكَلْتُ مِنَ الشَّاةِ تُعَاوِدُنِي حَتَّى كَانَ هَذَا أَوَانَ قَطَعَتْ أَبْهَرِي . [حسن۔ تقدم قبله]

(۱۹۷۱۵) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ مل کر غزوہ کرتے تو ہم مشرکین کے برتنوں میں کھاتے اور ان کے مشکیزوں سے پیتے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حرملہ کی روایت میں ہے کہ نبی ﷺ کو ایک بھنی ہوئی زہر آلود بکری تحفہ میں دی گئی۔ آپ ﷺ نے اور دوسروں نے بھی اس سے کھالیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: جب سے میں نے یہ زہر آلود بکری کھائی ہے، اس وقت سے اس نے مجھے بیمار کر چھوڑا ہے اور اس وقت بھی یہ میری شاہ رگ کو کاٹ رہی ہے۔

(۱۹۷۱۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ امْرَأَةً يَهُودِيَّةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- بِشَاةٍ مَسْمُومَةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا فَجِيءَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَسَأَلَهَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ : أَرَدْتُ لأَقْتُلَكَ. قَالَ : مَا كَانَ اللَّهُ لِيُسَلِّطَكِ عَلَى ذَلِكَ . أَوْ قَالَ عَلَيَّ قَالَ فَقَالُوا أَلاَ نَقْتُلُهَا قَالَ لاَ قَالَ فَمَا زِلْتُ أَعْرِفُهَا فِي لَهَوَاتِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ-.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَبِيبٍ وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنِ الْحَجَبِيِّ عَنْ خَالِدٍ وَرُوِّينَا فِيهِ حَدِيثَ جَابِرٍ وَغَيْرِهِ فِي كِتَابِ الْجِرَاحِ. [صحیح۔ متفق علیه]

(۱۹۷۱۶) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک یہودی عورت نے نبی ﷺ کو زہر آلود بھنی ہوئی بکری پیش کی تو آپ ﷺ نے اس سے کھالیا۔ اسے نبی کے پاس لایا گیا تو آپ ﷺ نے اس سے سوال کیا تو وہ کہنے لگی: میں نے آپ کے قتل کا ارادہ کیا تھا تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے میرے اوپر مسلط نہیں کرے گا، (یعنی تو مجھے ہلاک نہیں کر سکتی) تو صحابہ نے سوال کیا کہ کیا ہم اس کو قتل نہ کر دیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں، راوی فرماتے ہیں کہ میں اس کو نبی ﷺ کے کوے یعنی حلق میں ہمیشہ محسوس کرتا رہا۔

(۱۹۷۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى الأَشْقَرُ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْمَرْوَرُّوذِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ عُرْوَةُ

كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ يَا عَائِشَةُ إِنِّي أَجِدُ أَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِي أَكَلْتُ بِخَيْبَرَ فَهَذَا أَوَانُ انْقِطَاعِ أَبْهَرِي مِنْ ذَلِكَ السُّمِّ.
أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ فَقَالَ وَقَالَ يُونُسُ. [صحیح۔ متفق علیہ]

(۱۹۷۱۷) حضرت عروہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل فرماتے ہیں کہ وہ فرماتی ہیں کہ آپ اپنی بیماری میں فرماتے تھے جس کی وجہ سے فوت ہوئے: اے عائشہ! جو کھانا میں نے خیبر میں کھایا تھا، آج بھی میں اس کی تکلیف محسوس کرتا ہوں۔ اس وقت اس زہر کی وجہ سے میری شاہ رگ کٹ رہی ہے۔

(۱۱۵) باب مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الطِّينِ قَدْ رُوِيَ فِي تَحْرِيمِهِ أَحَادِيثُ لاَ يَصِحُّ شَيْءٌ مِنْهَا

مٹی کھانے کی حرمت کے بارے میں جو احادیث منقول ہیں ان میں کوئی صحیح نہیں ہے

(۱۹۷۱۸) وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْحُرْضِيُّ النَّيْسَابُورِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ : حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْهَرَوِيُّ الرَّفَّاءُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ أَبُو أَيُّوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْوَانَ زَعَمَ أَنَّهُ ثِقَةٌ دِمَشْقِيٌّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ :مَنِ انْهَمَكَ فِي أَكْلِ الطِّينِ فَقَدْ أَعَانَ عَلَى نَفْسِهِ . عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْوَانَ هَذَا مَجْهُولٌ. [ضعیف]

(۱۹۷۱۸) ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مٹی کھانے میں مصروف ہو گیا تو اس نے اپنے خلاف ہی مدد کی ہے۔

(۱۹۷۱۹) وَرُوِيَ مَعْنَاهُ بِإِسْنَادٍ آخَرَ مَجْهُولٍ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ الْمَالِينِيُّ أَنْبَأَنَا أَبُو أَحْمَدَ بْنُ عَدِيٍّ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي مَعْشَرٍ حَدَّثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ -ﷺ- :مَنْ أَكَلَ الطِّينَ فَكَأَنَّمَا أَعَانَ عَلَى قَتْلِ نَفْسِهِ. قَالَ أَبُو أَحْمَدَ:وَهَذَا لاَ أَعْلَمُ يَرْوِيهِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ غَيْرَ عَبْدِ الْمَلِكِ هَذَا وَهُوَ مَجْهُولٌ.
قَالَ الشَّيْخُ : وَهَذَا لَوْ صَحَّ لَمْ يَدُلَّ عَلَى التَّحْرِيمِ وَإِنَّمَا دَلَّ عَلَى كَرَاهِيَةِ الإِكْثَارِ مِنْهُ وَالإِكْثَارُ مِنْهُ وَمِنْ غَيْرِهِ حَتَّى يَضُرَّ بِبَدَنِهِ مَمْنُوعٌ وَاللَّهُ أَعْلَمُ. [ضعیف۔ انظر ماقاله المصنف]

(۱۹۷۱۹) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مٹی کھائی اس نے اپنے قتل پر خود ہی مدد کی۔
شیخ فرماتے ہیں: اگر یہ صحیح بھی ہو تو حرمت پر دلالت نہیں کرتی، بلکہ جس چیز کی کثرت بدن کو نقصان دے اس میں کراہت ہے۔

(۱۹۷۲۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْجَرَّاحِيُّ بِمَرْوٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَاسَوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ السُّكَّرِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ زَمْعَةَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ وَذُكِرَ لِعَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ حَدِيثٌ أَنَّ أَكْلَ الطِّينِ حَرَامٌ فَأَنْكَرَهُ وَقَالَ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَهُ لَحَمَلْتُهُ عَلَى الرَّأْسِ وَالْعَيْنِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ. [صحیح۔ لابن المبارک]

(۱۹۷۲۰) سفیان بن عبدالملک فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن مبارک کے سامنے بیان ہوا کہ مٹی کھانا حرام ہے تو انہوں نے انکار کر دیا اور فرمایا: اگر یہ نبی ﷺ کا فرمان ہوتا تو میں سر اور آنکھوں پر رکھتا اور اطاعت کرتا۔

(۱۹۷۲۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُهُ وَسُئِلَ عَنْ بَيْعِ الْمَدَرِ الَّذِي يَأْكُلُ النَّاسُ فَقَالَ مَا يُعْجِبُنِي ذَلِكَ أَنْ يَبِيعَ مَا يَضُرُّ النَّاسَ فِي دِينِهِمْ وَدُنْيَاهُمْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ﴾ [المائدة ٤] قَالَ مَالِكٌ وَأَرَى لِصَاحِبِ السُّوقِ أَنْ يَمْنَعَهُمْ عَنْ بَيْعِ ذَلِكَ وَيَنْهَى عَنْهُ وَقَالَ مَالِكٌ وَهُوَ أَيْضًا مِنْ بَابِ السَّفَهِ. [صحیح۔ مالک]

(۱۹۷۲۱) عبداللہ بن وہب فرماتے ہیں کہ امام مالک سے مٹی کی فروخت کے بارے میں سوال کیا گیا اور جو لوگ کھاتے ہیں تو فرمایا: مجھے اچھا نہیں لگتا کہ لوگوں کو جو چیز ان کے دین و دنیا میں نقصان دے اس کو فروخت کیا جائے۔ اللہ فرماتے ہیں: ﴿يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ﴾ [المائدة ٤] ''وہ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ ان کے لیے کیا حلال کیا گیا۔ کہہ دیجیے پاکیزہ چیزیں حلال کی گئی۔''

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بازار والوں کو اس کی بیع سے منع کر دیا گیا تو وہ رک گئے۔

(۱۱۶) باب مَا لَمْ يُذْكَرْ تَحْرِيمُهُ وَلاَ كَانَ فِي مَعْنَى مَا ذُكِرَ تَحْرِيمُهُ مِمَّا يُؤْكَلُ أَوْ يُشْرَبُ

جس کی حرمت یا ایسا معنی جو حرمت پر دلالت کرے ذکر نہ کیا گیا ہو تو اس سے کھانا پینا جائز ہے

(۱۹۷۲۲) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى أَبُو عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أُرَاهُ رَفَعَهُ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَحَلَّ حَلاَلاً وَحَرَّمَ حَرَامًا فَمَا أَحَلَّ فَهُوَ حَلاَلٌ وَمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَفْوٌ. [صحیح موقوف]

(۱۹۷۲۲) عثمان حضرت سلمان سے نقل فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے وہ اس کو مرفوع بیان کرتے ہیں کہ اللہ نے حلال کو حلال اور حرام کو حرام قرار دیا، جو اس نے حلال قرار دیا وہ حلال اور جس کو حرام قرار دیا وہ حرام اور جس سے خاموشی اختیار

کی وہ جائز ہے۔

(۱۹۷۲۲) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ : عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَنْبَأَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ هَارُونَ وَكَانَ مِنْ خِيَارِ خَلْقِ اللَّهِ مِنْ أَعْبَدِ النَّاسِ وَكَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يُعَظِّمُهُ وَكَانَ فَوْقَ أَخِيهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- عَنِ السَّمْنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَاءِ فَقَالَ : الْحَلاَلُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَفْوٌ . وَرُوِّينَا ذَلِكَ فِيمَا مَضَى مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ سَلْمَانَ مَرْفُوعًا وَرُوِيَ فِي ذَلِكَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ. [صحیح۔ مرفوعاً تقدم قبلہ]

(۱۹۷۲۳) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ گھی، پنیر اور جنگلی گدھے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حلال وہ ہے جو اللہ نے اپنی کتاب میں حلال قرار دیا اور حرام وہ ہے جو اللہ نے اپنی کتاب میں حرام قرار دیا اور جس سے خاموشی اختیار کی وہ جائز ہے۔

(۱۹۷۲٤) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَنْبَأَنَا أَبُو جَعْفَرٍ : مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ الْغِفَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَفَعَ الْحَدِيثَ قَالَ : مَا أَحَلَّ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ فَهُوَ حَلاَلٌ وَمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَافِيَةٌ فَاقْبَلُوا مِنَ اللَّهِ عَافِيَتَهُ فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُنْ نَسِيًّا . ثُمَّ تَلاَ هَذِهِ الآيَةَ ﴿وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا﴾ [مريم ٦٤]

(۱۹۷۲٤) ابو درداء مرفوع حدیث بیان فرماتے ہیں کہ اللہ نے جو اپنی کتاب میں حلال یا حرام بیان کیا ہے وہی حلال یا حرام ہے اور جس پر خاموشی اختیار کی ہے، اس سے درگزر کیا ہے (یعنی رخصت ہے) تو تم اللہ کی رخصت کو قبول کرو اور وہ بھولا ہوا نہیں ہے۔ پھر یہ آیت تلاوت کی: ﴿وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا﴾ [مريم ٦٤] ''تیرا رب بھولا ہوا نہیں ہے۔''

(۱۹۷۲۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ : مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ دَاوُدَ هُوَ ابْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ فَرَضَ فَرَائِضَ فَلاَ تُضَيِّعُوهَا وَحَدَّ حُدُودًا فَلاَ تَعْتَدُوهَا وَنَهَى عَنْ أَشْيَاءَ فَلاَ تَنْتَهِكُوهَا وَسَكَتَ عَنْ أَشْيَاءَ رُخْصَةً لَكُمْ لَيْسَ بِنِسْيَانٍ فَلاَ تَبْحَثُوا عَنْهَا. هَذَا مَوْقُوفٌ.

[منكر۔ قال الدار قطني في العلل ١١٧٠]

(۱۹۷۲۵) مکحول ابو ثعلبہ سے نقل فرماتے ہیں کہ اللہ نے فرائض کو فرض کیا۔ تم ان کو ضائع مت کرو اور حدیں مقرر کیں، ان سے تجاوز نہ کرو اور کچھ چیزوں سے منع فرمایا۔ ان کے احکامات کو نہ توڑو اور کچھ اشیاء سے خاموشی اختیار کی، وہ رخصت ہیں، بھول نہیں۔ تم اس کے بارے میں بحث نہ کرو۔

(۱۹۷۲٦) وَأَنْبَأَنِيهِ شَيْخُنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ فِيمَا لَمْ يَقْرَأْ عَلَيْهِ إِجَازَةً حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْحَرَشِيُّ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. فَذَكَرَهُ بِمَعْنَاهُ.

[صحیح۔ انظر التعلیق قبلہ]

(۱۹۷۲٦) ابوثعلبہ خشنی فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس طرح بیان فرمایا۔

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

مُسندِ حمیدی رحمہ اللہ

مترجم

تصنیف

امام ابوبکر عبداللہ بن زبیر حمیدی رحمۃ اللہ علیہ

المتوفی ۲۱۹ ہجری

مترجم

مولانا ابوسعید روشن دین بشیر

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

فون: 042-37224228-37355743

قرآنی آیات کے شانِ نزول

مترجم
مولانا ریاض احمد صاحب

مکتبہ رحمانیہ
اقرا سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
فون: 042-37224228-37355743

بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً

تذکرۃ المحدثین

اس میں دوسری صدی ہجری کے آخر سے چوتھی صدی ہجری کے اوائل تک کے مشہور اور صاحب تصنیف محدثین کرام کے حالات وسوانح اور ان کی خدمات حدیث کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔

مرتبہ: ضیاء الدین اصلاحیؒ

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

فون: 042-37224228-37355743

مکتبہ رحمانیہ
اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
فون: 042-7224228-7355743
فیکس: 042-7221395